











16/50







اد م

## تکسی رالمائن

رام چہرت مائن

دو ہے چو پائیاں سوڑھے سمیتیں اردو ترجمہ

قیمت فی جلد 10/8

پبلشر

دیہانی تیک بھنڈا رچا وڑی بازار دہلی (4)

16/50





(کتابخانه عمومی سپهری بازار اردبیل)



گوسوامی تلسی داس کرت

مہادیک جوالا لکھنؤ

# مفت مہرست مین

چاوری بازار دہلی

دہلی کی لکھنؤ

بمعہ دوہل  
جو پانی اور  
سلیں اور ترجمہ

تلسی کرت  
رامائن

نمبر شمار	مضمون	نمبر شمار	مضمون	نمبر شمار	مضمون
۱	خزست مہرست مین	۳	سستی کو مہرست مین جانا اور شری رام جی کی پرکھنے لینے کے لئے سیتا کا	۲۱	سستی کو مہرست مین جانا اور شری رام جی کی پرکھنے لینے کے لئے سیتا کا
۲	رامائن کی عظمت	۷	روپ دھار کرنا	۲۲	شوجی کاستی کو تیاگ دینا
۳	بھگوان رام کے چروں میں شروہا کے پھول	۹	سستی کا اپنے چاچا کیشو کے گھر جانا اور پتیا لکھی میں اپنے پران	۲۳	سستی کا اپنے چاچا کیشو کے گھر جانا اور پتیا لکھی میں اپنے پران
۴	گوسوامی تلسی داس جی کے چروں میں شروہا کے پھول	۱۰	تیاگ دینا	۲۴	پارسی جی کا جسم
۵	سنت تلسی داس جی کا جین چتر	۱۲	پارسی جی کا جسم	۲۵	شری رام جی کا شوجی کی کھجی پر پتیا لکھی میں اپنے پران
۶	سنگا چرن	۱۳	شری رام جی کا شوجی کی کھجی پر پتیا لکھی میں اپنے پران	۲۶	سپت شوجی کا آنا اور شوجی کی کھجی پر پتیا لکھی میں اپنے پران
۷	گرو بندنا	۱۴	دو تانوں کا اور کوشی کی سماجی بندنا کرنے کیلئے بھیجنا اور	۲۷	دو تانوں کا اور کوشی کی سماجی بندنا کرنے کیلئے بھیجنا اور
۸	برہمن اور سنتوں کی بندنا	۱۵	کام دیو کا جسم مہرست مین	۲۸	دو تانوں کا اور کوشی سے بیاہ کے لئے پران لکھنا
۹	ویشنو کی بندنا	۱۶	دو تانوں کا اور کوشی سے بیاہ کے لئے پران لکھنا	۲۹	شوجی کی زالی برات - بیاہ کی تیاری
۱۰	سنت اور اسنت بندنا	۱۷	شوجی کی زالی برات - بیاہ کی تیاری	۳۰	شوجی کی زالی برات - بیاہ کی تیاری
۱۱	جگت کو رام سرورپ جان کر اس کی بندنا	۱۸	شوجی کی زالی برات - بیاہ کی تیاری	۳۱	رام اور دھارن کرنے میں سہجہ
۱۲	کوی کا دین بھار اور رام بھگتی سے پری پورن کو تاکا جہا	۱۹	رام اور دھارن کرنے میں سہجہ	۳۲	نار دھارن اور مایا کا اسے اٹھانا اور سہجہ
۱۳	کوہوں کو پرنام کرنا	۲۰	نار دھارن اور مایا کا اسے اٹھانا اور سہجہ	۳۳	شوجی کو مہرست مین اور مایا کا اسے اٹھانا اور سہجہ
۱۴	وامیک و دیو برہما آدی دیوتاؤں اور شوجی پر پتیا لکھی میں اپنے پران	۲۱	شوجی کو مہرست مین اور مایا کا اسے اٹھانا اور سہجہ	۳۴	شوجی کو مہرست مین اور مایا کا اسے اٹھانا اور سہجہ
۱۵	ایو دھیا پوری اور سرورپ کی بندنا	۲۲	شوجی کو مہرست مین اور مایا کا اسے اٹھانا اور سہجہ	۳۵	شوجی کو مہرست مین اور مایا کا اسے اٹھانا اور سہجہ
۱۶	ویشنو جی کی دھجک جی کی بندنا	۲۳	شوجی کو مہرست مین اور مایا کا اسے اٹھانا اور سہجہ	۳۶	شوجی کو مہرست مین اور مایا کا اسے اٹھانا اور سہجہ
۱۷	پرہم گیانی سنگ دیو سنگاری ویشنو کی بندنا	۲۴	شوجی کو مہرست مین اور مایا کا اسے اٹھانا اور سہجہ	۳۷	شوجی کو مہرست مین اور مایا کا اسے اٹھانا اور سہجہ
۱۸	سیتا جی کی بندنا	۲۵	شوجی کو مہرست مین اور مایا کا اسے اٹھانا اور سہجہ	۳۸	شوجی کو مہرست مین اور مایا کا اسے اٹھانا اور سہجہ
۱۹	رام نام کی بندنا اور نام کی جہاں	۲۶	شوجی کو مہرست مین اور مایا کا اسے اٹھانا اور سہجہ	۳۹	شوجی کو مہرست مین اور مایا کا اسے اٹھانا اور سہجہ
۲۰	یگیہ ملک اور بھوج ورن سنگ دیو پر یگیہ ملک کی جہاں	۲۷	شوجی کو مہرست مین اور مایا کا اسے اٹھانا اور سہجہ	۴۰	شوجی کو مہرست مین اور مایا کا اسے اٹھانا اور سہجہ



نمبر شمار	مضمون	نمبر شمار	مضمون
۶۲۳	دو تانوں کاویا کل جوتا اور مسرتی جی سے پرارتھنا کرنا	۱۲۱	ختم کرنے کیلئے مسکوان دھنوں سے پرارتھنا اور مسکوان کا وردن
۶۲۴	غصہ کی بھجی کو مسرتی جی کا پلٹ دینا	۱۲۲	۲۸ دشرتھ جی کا پٹر کیلئے پتریشی یگی اور رانیوں کا ساتھ ہونا
۶۲۵	سکینتی شتھرا کی بات چیت	۱۲۳	۲۹ شری رام جی کا بھوتنیوں بھائیوں کے جتم لینا
۶۲۸	کیکی کا شتھرا کا کہنا مان کر کوپ بھون جی بچلے جانا	۱۲۴	۳۰ دشرتھ جی کا کیکی کرنا۔ راکشوں کا اسے بھر شٹ کرنا اور
۶۲۶	دشرتھ جی سے مدد دلوانا مانگنا اور دشرتھ کا شوک کرنا	۱۲۵	دشرتھ جی کا لاجہ دشرتھ کے پاس آکر رام لکشن کی سیکھی رکھنا
۶۲۷	سخترا محل میں آنا اور شری رام جی کو کیکی کے محل میں جاکر بھینا	۱۲۶	کے لئے مانگ کرے جانا
۶۳۰	کیکی اور شری رام جی کی بات چیت	۱۲۷	۴۱ ایلیرا دھار
۶۳۱	شری رام اور دشرتھ کی بات چیت	۱۲۸	۴۲ دشرتھ جی سمیت شری رام لکشن کا جنگ پور آنا
۶۳۵	ادو دھ پڑی کے کرنا دیوں کا ادویا	۱۲۹	۴۳ شری رام لکشن جی کی جنگ پور کی سیر کرنا اور جنگ پور واپس
۶۳۶	شری رام جی کا اپنی مانا کر شلیا جی کے پاس آنا	۱۳۱	کا آئندہ پرت کرنا اور مسکوان سے رام کی سیر کرنا پرتھ کرنا
۶۴۰	شری سیتا جی اور شری رام چندر جی کی بات چیت	۱۳۲	۴۴ دیشپ بالکا کی سیر اور شری رام سیتا جی کا آپس میں دشمن کرنا
۶۴۳	شری رام اور لکشن جی کی بات چیت	۱۳۳	۴۵ سیتا جی کا گوی پوجن اور وردان پراپتی
۶۴۴	شری لکشن اور سترائی کی بات چیت	۱۳۴	۴۶ شری رام لکشن جی کا دشرتھ سمیت یگیٹ لائیں پر دیش
۶۴۵	تیوں کا پھر کیکی کے محل میں جانا	۱۳۵	۴۷ سیتا جی کا یگیٹ لائیں پھارنا
۶۴۶	تیوں کا بن میں جانا۔ نگر کے لوگوں کا ساتھ سہ لینا۔ شری رام جی	۱۳۶	۴۸ مھاؤں کی سوئم کی شرط سب راجاؤں کو ملنے لگانا
۶۴۷	کا ان سب کو سونے ہی چھوڑ جانا	۱۳۷	۴۹ راجاؤں کا دھنش توڑنے کے لئے بے حد زور لگانا
۶۴۸	نشا دواج کی سیلا اور لکشن دشا دواج کا سنوار	۱۳۸	۵۰ جنگ جی کی نراش
۶۴۹	سمت کی بے قراری اور واپس لوٹنا	۱۳۹	۵۱ لکشن جی کا طیش
۶۵۱	گنگا پرکرت۔ بھرہراج منی اور شری رام جی کی بات چیت وغیرہ	۱۴۰	۵۲ شری رام جی کا دشرتھ کی آگیا پلکر دھنش کو توڑ دینا اور سیتا کا اسے
۶۵۲	ایک پر امرات پتوئی کا آنا	۱۴۱	جے مال پینا سیتا
۶۵۸	جما جی پر جانا بن باسیوں کا پریم بھانڈ	۱۴۲	۵۳ پر سرام جی سے ٹھٹھ بیٹھ
۶۵۹	شری رام جی اور دھالیک جی کی بات چیت	۱۴۳	۵۴ راجہ جنگ جی کا ایو دھیا کر دشت بھینا۔ موم پر جینے کی خبر سن
۶۶۱	چترکٹ میں نراس اور جنگی لوگوں کی شرہا	۱۴۴	۵۵ کرالو دھیا جی میں آئندہ راجہ دشرتھ کا برات کی تیاری کرنا
۶۶۲	سمتھرا داس اور دھیا پینا۔ دشرتھ جی کو شری رام لکشن اور سیتا	۱۴۵	۵۶ برات کا جنگ پڑ میں پینا اور رسواگت آوی پر کرن
۶۶۸	جی کا سنڈیش سنانا اور راجہ کا مرنا۔ رلوں میں اکرام جمع جانا	۱۴۶	۵۷ سیتا جی کا شری رام جی سے بیاہ ہو جانا
۶۶۹	دشٹ جی کا بھرت کو بلانے کیلئے دشت بھینا بھرت کا کیکی کو بھینا	۱۴۷	۵۸ برات کا واپس لوٹنا اور ایو دھیا میں جہا آئندہ چھ جانا
۶۷۰	بھرت اور کو شلیا کی بات چیت	۱۴۸	۵۹ ووا پر سنگ کی مہما
۶۷۱	دشٹ جی کا بھرت کو بھینا اور بھرت کا شری رام کو واپس لایا کی تیاری کرنا	۱۴۹	۶۰ ایو دھیا کا نڈ (۲)
۶۷۲	نوا کیوں سمیت بھرت جی کا بن کو جانا۔ دواج کے من میں شک ہو کر	۱۵۰	۶۱ منگلا جرن
۶۷۳	بھرت اور دواج کی بات چیت۔ دواج کا سبوا کرنا	۱۵۱	۶۲ شری رام جی کو دواج تلک کرنا کی تیاری



نمبر شمار	مضمون	نمبر شمار	مضمون
۸۹	شہر دہلی جی کا بھرت جی کا دور کرنا اور بات چیت	۲۳۹	نارود رام سنواد
۹۰	اندراور برہمپت میں بات چیت	۲۴۰	گشکندہ کا لہلا (۲)
۹۱	شری رام جی کا بھرت کے آئیں خیر یا نارود گشمن جی کا روٹ جی آنا	۲۴۱	منٹکاجرن
۹۲	شری رام جی کا گشمن جی کو کچھ مانا اور بھرت جی کے پریم کا درشن کرنا	۲۴۲	سہومان جی کا شری رام جی سے ملنا اور گریہ سے ترسا لہین کرنا
۹۳	بھرت جی آدی سب کا شری رام گشمن سہیتا سے ملاپ پتیا جی کا درنہ	۲۴۳	بالی کو گریہ کا کرنا شری رام جی کے تیر سے بالی کا ملا جانا
۹۴	پاشوک کی لکٹی باہری کرنا توالت چڑھ جانا	۲۴۴	ناراکا اپنے تہی بالی کی سرتیہ پدلاپ رام جی کا لکھیاں پاپیشینا
۹۵	بھرت جی کا سادی سہیتا اور بھرت کو سہارا لے کے بھاشن دینا	۲۴۵	شری رام جی کا گشمن برست اور گشمن سر مارا کا درشن کرنا
۹۶	بھرت جی کا بھاشن رام جی سے ملنا کی بات چیت	۲۴۶	شری رام جی کی سنگیو پنا راغنی کا گشمن جی کا سنگیو کو کچھ مانا
۹۷	جنگ جی کا آنا داپس میں سب کا مل ملاپ	۲۴۷	سنگیو کا شری رام جی کے پاس آنا اور ستیا جی کی تلاش کرنا
۹۸	کو شلیا سہیتا اور ستیا جی پر سہیتا چیت	۲۴۸	سہومان آدی بازوں کا جانا لکھیاں سے تھوپی کے درشن کرنا
۹۹	جنگ اور ششٹ جی کی بات چیت	۲۴۹	سہومان آدی بازوں کا سندھ کے کنارے پریشینا
۱۰۰	شری رام اور بھرت کا سنواد	۲۵۰	جاسوت جی کا سہومان جی کو لکھا جانا کہ لے پریشینا کرنا
۱۰۱	شری رام جی کا بھرت کو کھڑا دینا اور بھرت جی کا دواغ جہنا	۲۵۱	سندھ کا جٹ (۵)
۱۰۲	بھرت جی کا لکھیاں داپس تو نا کھڑا دل کو تخت پر رکھنا	۲۵۲	منٹکاجرن
۱۰۳	ارنیہ کا لہلا (۳)	۲۵۳	سہومان جی کی لکھا کو وانی و مرسا سے ملنا
۱۰۴	منٹکاجرن	۲۵۴	لکھنی راکشی کو سہومان جی کا ماریا اور لکھیاں داخل ہونا
۱۰۵	اندراور برہمپت میں کرنی کا بھل جانا	۲۵۵	سہومان اور بھیش جی کی بات چیت
۱۰۶	منی ماری اور شری رام جی کا ملنا ماری جی کی پریشینا استی کرنا	۲۵۶	سہومان جی کا شوک باکس میں آنا اور ستیا جی کی حالت دیکھ کر
۱۰۷	سہیتا ماری سنواد	۲۵۷	ستیا جی کا تر جہا سے چلتا رکھنے کے پورائنا کرنا
۱۰۸	براہ کا ادا جانا اور شری رام جی کا لکھیاں گنی سے شری رام جی کو لینا	۲۵۸	شری ستیا جی اور سہومان جی کا سنواد
۱۰۹	اگست میں کا مل شری رام جی کا رخ وانی میں لواس	۲۵۹	سہومان جی کا شوک باکس کا جارا لکھنے کا دیکھا جانا
۱۱۰	شری رام جی کا گشمن جی کو جیو دیکھ کے سندھ میں پیریش کرنا	۲۶۰	سہومان واد سنواد
۱۱۱	سہو دیکھ کا آنا اور ناک کاں کوٹا کر کھڑوٹن کو بھڑکانا	۲۶۱	لکھا کو سہومان جی کا جلا دینا اور ستیا جی سے دواغ مانگنا
۱۱۲	کھڑوٹن کا بھرت اپنی فوج کے شری رام جی کے ہاتھوں ملا جانا	۲۶۲	سہومان جی کو کھڑوٹن کا پریشان ہونا
۱۱۳	شومہ دیکھ کا لہلا سے چلتے لکھیاں آنا اور وادوں کو کچھ ملنا	۲۶۳	شری رام جی کا باز سہیتا کے ساتھ سندھ کے کنارے پریشنا
۱۱۴	راون کا لہلا دیکھ کے پاس جانا مار پیچ کا سون کا مرگ بننا اور ملا جانا	۲۶۴	منٹ دودری اور وادوں کی بات چیت
۱۱۵	ستیا سہن جی وادوں کی لڑائی	۲۶۵	بھیش جی کا راج دربار میں آنا اور وادوں کو سمجھانا
۱۱۶	شری رام جی کی دلاپ لکھیاں کا انتشی سنکار کرنا	۲۶۶	بھیش جی کا شری رام جی کی شرن میں آنا
۱۱۷	گشمن نامی واکشس کا کھیل کرنا	۲۶۷	سندھ پر پل باندھنے کا دھار لکھن جی کا وادوں کو تیر بھینا
۱۱۸	شری رام کا اور شری رام جی کا اسے بھگتی پالیش	۲۶۸	دوت جنگ کا وادوں کو سمجھانا اور لکھن جی کا تیر دینا







مثنوی

# رامائن کی عظمت

رامائن کی تعلیم موجودہ دنیا کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ ہندو دھرم اور ہندو سملج میں ویدوں اور سہتوں کو خاص اہمیت دی اور یہ حاصل ہے۔ لیکن کتب مقدسہ علوم و معرفت و فلسفہ اور دھرم کے دقیق مسائل کی وضاحت و تشریح کرتی ہیں۔ لہذا عوام میں جو ان کے متعلق احترام اور عقیدت کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ وہ صرف علموں اور شیوں کی شہادت پر ہی مبنی ہے۔ براہ راست عوام ان کتب مقدسہ کی تعلیم سے بہرہ ور نہیں ہو سکتے۔ لیکن شری رامائن میں یہ مخصوص خوبی ہے کہ اس کی تعلیم عوام کی زندگیوں پر براہ راست اثر انداز ہوتی ہے۔ گھروں میں پانچھٹا لاکھوں میں برابر رامائن کی کہانیاں زبان زد خلقت ہو چکی ہیں۔ اور ہر ہندو یہ جب سن بلوغت کو پہنچتا ہے تو اسے رامائن کے تذکروں کا بہت کچھ گمان ہوتا ہے۔ ہماری روزانہ زندگیوں کے ایسا مخصوص و نزدیک تعلق صرف رامائن کی ہی خوبی ہے۔

دنیا کی کوئی اور کتاب اور خود ہندو دھرم میں کوئی تصنیف انسانی کرتوت پر اتنا واضح اور اونچا آدش پیش نہیں کرتی ہے۔ بچے جوان۔ بوڑھے۔ غور۔ مرد۔ استری۔ بچی۔ والدین اور ان کی اولاد۔ بھائی۔ بہن۔ دوست۔ دشمن سب کے لئے رامائن کی تعلیم اعلیٰ اور اونچے آدش پیش کرتی ہے۔ کیا سبنا مانا کی نسبت دنیا میں اور کوئی دیوی بچی برتا کی بچی اور مکمل مثال پیش کر سکتی ہے؟ کیا دنیا کا کوئی راجہ شری رام چندر جی کی نسبت بہتر حکمرانی کی مثال پیش کر سکتا ہے؟ کیا شری کشن جی کی نسبت دنیا میں کوئی بہتر نصیحتی بھاء کی مثال مل سکتی ہے؟

اس کے علاوہ ہمیں یہ بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ پراچین بھارت کی سبھتیا کے متعلق ہم جو کچھ بھی جانتے ہیں۔ وہ ہمیں زیادہ شری رامائن سے ہی معلوم ہوتا ہے۔ رامائن کی ورنی گروانی سے ہی جان پڑتا ہے۔ کہ ان دنوں قومی مجلسی۔ تمدنی اور خانگی زندگی کی کیا حالت تھی۔ ان دنوں عوام کا طرز زندگی و طرز معاشرت کیا تھا۔ ان کے رنج و راحت کا کیا معیار تھا۔ ان دنوں کو کیسے تعلیم دی جاتی۔ اور عوام کی دماغی کیفیت کیسی تھی۔ اس میں کسی شک ہو سکتا ہے۔ کہ اگر ہم اپنے دماغوں سے رامائن کی تعلیم و تفہیل کو نکال دیں۔ تو ہمارے دماغوں میں پراچین بھارت کی صرف ایک دھندلی سی بے معنی تصویر بن جائے گی۔ اسی سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رامائن کی تعلیم کو ہماری زندگیوں۔ ہمارے دماغوں اور ہمارے دلوں پر کتنا اقتدار حاصل ہے۔

ہمیشہ والی ایک رشتی نار دجی سے ملے اور ان سے پوچھا۔ کہ اس جگت میں کوئی مکمل انسان بھی ہے۔ جو کہ دھرم کے رموز کا نکتہ دان ہو۔ سستہ وادی ہو۔ پوتر دلی رکھتا ہو۔ لیکن بڑش ہو۔ اور اندریاں جس کے دوش میں ہوں۔ پورن گیانی ہو۔ نو نار دجی نے جواب دیا۔ کہ اکثر اکثر خاندان میں ایک راجہ رام نامی ہے۔ جو نہایت سوشیل۔ عالی حوصلہ اور عالم باعمل ہے۔ سندھ سوپ اور بڑیہ دان ہے۔ جو گنگ میں پورھا اور صلح میں نمزادالا ہے۔ نار دجی نے مختصر الفاظ میں ان کے حالات بیان کئے۔ اور بتایا کہ کس طرح سے مکمل عقلی اور انہماک کے ساتھ راج کر رہا ہے۔ اور اپنی



رعیت کو اپنی اولاد کے سمان سمجھتا ہے۔ ناروجی نے رام راجہ کی بہت تعریف کی۔ اور بتایا کہ رام راجہ میں بیماری اور قحط نالود تھے۔ آتشزدگی اور طوفان سے نقصان نہ ہوتا تھا۔ والدین کی زندگی میں نیچے نہ مرتے تھے۔ اور نہ ہی استریاں بیوہ ہوتی تھیں۔ ملک میں غلہ اور دولت کے انبار تھے۔ اچھی کھجوری یا بھوک وغیرہ کا خطرہ نہ تھا۔ گویا راجہ اور رعیت دو فو کمال سکھ اور آرام کی زندگی بسر کرتے تھے۔ اور ملک میں مکمل مالی خوشحالی اور روحانی ترقی تھی۔ گویا قوم جب دہرم پالن کرتی ہے۔ تو دیوتا اسے مادی ترقی سے مالا مال کرتے ہیں۔ اور جو قوم اپنے فرائض اور دہرم سے بے محکم ہو جاتی ہے۔ وہ انجام کار تباہ ہو جاتی ہے۔ یقیناً مستقبل خوشحالی اور قومی سکھ کی عالی شان اور مضبوط عمارت صرف دہرم اور اخلاق کی بنیاد پر ہی قائم کی جاسکتی ہے۔ جو قوم حیوانی طاقت میں دھواں رکھتی ہے وہ جرمی اور جان کی طرح ضرور تباہ ہو جاتی ہے۔ لہذا جو لوگ اس وقت اشیم برب سے دنیا کو خالیف یا تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ خود ضرور اشیم برب سے ہی تباہ ہوں گے۔ ایسا اہل ایشوری نیم ہے۔ اور اس میں ہرگز ہرگز کسی کو شک نہ ہونا چاہئے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر ہندوستان بھی مضبوط جڑوں پر اپنے استحکام اور قومی عظمت کی عمارت قائم کرنا چاہتا ہے۔ تو اسے بھی پراچین اور مشوں پر ہی چلنا ہو گا۔ جن کی وضاحت کہ رامائن میں کی گئی ہے۔

دنیا میں جب جب دہرم کی گلائی مہدی ہے۔ تو ایشور اپنے بھگتوں کی رہنمائی کے لئے اور دہرم کو سختی کرنے کے لئے انسانی جامہ میں آتے ہیں۔ اس طرح سے دنیا کی رہنمائی کے لئے بے شمار اوتار مہوتے ہیں۔ اور مختلف موقعوں پر انسانی سوسائٹی کی مختلف ضروریات کو پورا کرنے کے خیال سے زمانہ زمانہ میں اوتار ہو چکے ہیں۔ لیکن ان تمام اوتاروں میں شری رام اوتار کی خاص نفیست اور فریقیت یہ ہے کہ شری رام نے تیاگ یا سنیاس مارگ کی وضاحت کے لئے اوتار دھارن نہیں کیا۔ بلکہ انہوں نے دنیا کے ہر تپا۔ پٹر۔ بھائی۔ حکمران۔ پودھا۔ جنگی سودا۔ اور ہر دنیا دار اور گرسلی کی رہنمائی کے لئے انسانی جامہ پہنا۔ اور انہی مثال سے واضح کیا۔ کہ کس طرح سے یہ تمام فرائض ادا کرتے ہوئے بھی ہر انسان آتم ورشن کر سکتا ہے۔ اس ممکنہ خیال سے شری رام اوتار دنیا کے باقی تمام اوتاروں میں ایک مخصوص امتیازی درجہ رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی زندگی کا انہاس (شری رامائن) دنیا کے ہر شخص کے لئے مکمل راہ ہدایت پیش کرتی ہے۔ اور زندگی کے ہر شعبہ میں مکمل اور شش کی وضاحت کرتی ہے اور ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہندو دہرم کے انہاس اور ہندو دہرم کی تعلیم میں شری رام چیندرجی کی شخصیت اور عملی زندگی سہارا بہترین پراچین ورثہ ہے۔ جس سے کہ ہم کو موجودہ زمانہ میں بھی بہرہ ور ہونا چاہیئے۔ الغرض دنیا اس وقت جن مشکل اندہ پیچیدہ مسائل سے دوچار ہو رہی ہے۔ ان کا حل صرف رامائن ہی پیش کرتی ہے۔ کاش کہ دہمی اور گمراہ دنیا اس وقت رامائن کا مخصوص پیغام سنئے تاکہ یہ ممت کی ولی سے نکل کر سلامتی کے ساحل پر پہنچے۔



अंगार, धान, चीन से









گو سائیں تلمی داس جی کے چرنوں میں

شروع کے معمول

یہاں سے پانچ گنہ گنہ غشی و آند کا مقام ہے۔ آج کیسا بیٹھ دن ہے جبکہ ہماری چند سالوں کی سلسل اور کڑی محنت سے آپ کے ہاتھوں میں تلمی کرت لایا تھا جیسا آتم و انول گرنہ پہنچ رہا ہے جس کے مقابلہ ہندی ساجتہ میں دوسر کوئی بھی گرنہ نہیں ہے ہندو سمجھتا دنیا کی تمام سمجھتاؤں سے پران میں سمجھتا ہے۔ اس کے آغاز کا پتہ لگانے میں تاریخ بھی ناکام ہے جسوقت دنیا میں یونانی، ایرانی و رومن تہذیب کا بھی نام و نشان بھی نہ تھا اور زمانہ حال کی تہذیب جاتیوں کے آباد و اجدا اجرتی کے جنگلوں میں گھومنا کرتے تھے۔ اسوقت بھی آج سے ہزاروں لاکھوں سال پہلے ہندو سمجھتا اپنے گھوسے جوڑی پر تھی۔ اور آج چیکہ دشمنوں کے ہلک حملوں کی تاب نہ لا کر یونانی و ایرانی اور رومن سمجھتاؤں کا نام و نشان مٹ گیا ہے اور ان کا کوئی نام لیا و پانی دلو نظر نہیں آتا ہندو سمجھتا کے انہائی چالیس کروڑ کی تعداد میں بھارت ویش میں موجود ہیں۔ اس بات نے بڑے بڑے بھیا تک انقلاب دیکھے۔ یہ گر گر کر سنبھلی اور مرنہ کر نیز جیوت ہوئی۔ بیرون نے اس کی آجی کو طیا میٹ کرنے کی ٹھانی۔ لیکن یہ جاتی سب کا برتی کا کرتی ہوئی آج لاکھوں ہزاروں سال کے بعد بھی اپنی پوری شان سے زندہ ہے۔ ہندوؤں اور سنگھوں کے ٹھکانہ دور میں جب ہندوؤں طرف اندھکار ہی اندھکار دکھائی دیتا تھا۔ اور جب جاتی کی ناؤ میند اور میں ڈوب رہی تھی۔ اسے کوئی بھی پرکاش دکھلانے و لاندھا تھا۔ اسے کس شکست سے مارگ دکھلایا؟ اس کی ڈوبتی ناؤ کو کس نے میند دار سے نکال کر پار لگایا؟ کس نے اسے آستہ و لا کر نیز جیوت کیا؟ ان سب کا سہرا ایک تاریخی نام ہے۔ کال کے ہر ایک دور میں ہندو جاتی کے دل و دماغ پر رانی تھا یہی ہے۔ اس گھور کلگی دور میں بھی آج بھارت میں سینتالیس کروڑ بہت استریں و بھرت ٹھہرن جیسے آتش وادی بھائی۔ رام جیسے نیک سپوت کہیں نہ کہیں ڈھونڈنے سے مل ہی جائیں گے۔ یہ راما یں اور جاتی کے ہر دے میں ہیں کے بڑے ہر دے پر بھانڈو کا ہی پھیل ہے۔

والیک راما یں۔ ادھیاتم راما یں اور تلمی کرت راما یں یہ تینوں راما یں ہی بھارت میں اور یہ اور پر تشخص ہیں۔ والیک اور ادھیاتم راما یں دونوں سنسکرت شاعری میں ادھیاتم کوئی کے گرنہ ہیں۔ والیک راما یں باقی دونوں راما یوں سے پرانی ہے۔ اس کے مختلف خری والیک جی ہیں۔ بھگوان رام نے بن کو جاتے وقت ادا و دھالوئے وقت والیک انجمن میں و شام کیا تھا سیتا جی نے بن باس کے بارہ سال دشمن والیک کے سایہ میں ہی گزارے تھے۔ نو نورش و دوز کی پیدا لیش۔ پالن و شرن و تسلیم و تربیت اسی والیک انجمن میں ہوئی تھی۔ یہ راما یں سنسکرت لریج میں ایک انول ہیں۔ والیک کی سنسکرت کا آدی کوئی کہا جاسکتا ہے۔ یہ نیک بڑی و ستار سے بھی گئی ہے۔ یہ خلاف ہیکے رام جیوت مائیں ایک مختصر گرنہ ہے۔ اس کے مختلف خری تلمی داس جی گو سائیں ہیں۔ جنہوں نے کلک کے بڑی بن موڑہ پرائیں پر جو سنسکرت بھاشا کو سمجھنے کی شکتی کھ مینے ہیں۔ دیکارے ہوئے اس کی رچنا ہندی شاعری میں کی ہے۔ ہندی ساجتہ میں کاویہ بوشی سے و بکٹی وں امرت و دینی و رشی سے اس گرنہ کا کوئی بھی خالی نہیں ہے۔ یہ گرنہ بھارت ویش میں اتنا لوک پریر ہے۔ کہ اسی پڑہ سادھارن جن سمجھائے سے لیکر بڑے بڑے و ددان سادھو ہا تاؤں تک اس گرنہ پر پڑھنے کے معمول پڑتے ہیں یہ ایک بھارت بریں سب زیادہ تمل و ایں لکھی ہے جو خود نہیں پڑھ سکتے۔ وہ دوسروں سے بڑے شوق سے اس کی کھانستے ہیں۔







کہہ دیا کہ ایسے بالک کو جس کا پالنہ دشن کرے وہ لامرتیہ کو ہر پات ہو جائے گی میں دیکھنا تک نہیں چاہتا۔ ان خندوں سے گاؤں والے بھی بے  
 بھیمت ہو گئے۔ اور اس دہم میں پھنس کر کہیں اس بالک کا پالنہ دشن کرے اس کی مرتیہ ہو جائے۔ انہوں نے آپ کے کھانے پلانے کی  
 سہاٹا چھوڑ دیا۔ آپ اس بال اور تھا میں بنا ات پانی پئے رہتے تھے بھگوان بڑے دیوانوں میں نہیں اس دین دکھایا بالک پر کوئی جگ  
 جنتی شری پارتی جی برہمنی کا بھیس دھارن کئے ہر روز آپ کے پاس آتے۔ اور اپنے ہاتھوں کھانا کھلایا کرتے۔ اس طرح دو سال اور بیت  
 گئے۔ اور اہل ٹھکھ ماس اور سات برس کی ہو گئی۔

سوامی اتنا تندی کے چیلے سو وہی نور پانہ دی رام شول پر رہتے تھے۔ وہ بھگوان شنکر کی پرستاسے ہری پور گرام میں آئے اور امان  
 بالک کو اپنی گوں میں اٹھائے ایوہیا آئے۔ مگھ شکلا پنجی شکر وار سمیت ۱۵۶۱ کو مروجہ کنارے آپ کا یگیو پوت سنسکار کیا گیا۔ اور شری  
 سوامی جی نے آپ کا نام رام پولا رکھا۔ آپ نے پنا سیکھائے ہی گائیتری منتر کا شہہ آچار کیا۔ جسے دیکھ کر سب لوگ انجیو پوت ہو گئے ہر پانہ  
 سوامی نے دشنو جنت پنج سنسکار کی برتی سے شری رام منتری دیکھا دے کہ آپ کو دتیا پڑھانا شروع کیا۔ آپ بال اور تھا میں ہی سوشم  
 بدھیا پٹن تھے۔ جو کچھ گورو کھ کے ایک بار سن لیتے تھے۔ وہ خدا آپ کو زبانی یاد ہو جاتا تھا۔ اس ماس اور ماسیاں لڑا کر نے کے بعد گورو  
 ریشیہ دو نو کھ پوجوان کہتے ہوئے مروجہ کھا کھ کے سنگھم آتھان سو کر کھنیر پہنچے۔ وہاں شری نور سوامی نے باج برس تک آپ کو شکشا  
 دی۔ جب بھگوت پرم آپ کے ہونے میں اٹھنے لگا تو آپ کے گورو جہا راج نے شری امام جنت سنسکار اس کے گورو و سہی کو انیکو خوب سمجھا دیا۔  
 اس کے بعد نور سوامی آپ کو ساتھ لئے کاشی پہنچے۔ وہاں ایک بڑے بروز اور تھا دھاری لیاں دان جاتا شیش سنان جی رہتے تھے۔ انہوں نے  
 نور سوامی سے آپ کو لے لیا۔ اور بندہ برس اپنے پاس رکھ کر دیدیا تاکہ پڑھانے۔ اس کے بعد جب آپ پون و دیا برت کر چکے تو پرا بردہ بھوگوش  
 آپ کے من میں لوک سا اھاگ اٹھی۔ آپ اپنے گورو سے لگائے کہ اپنی جہم بھوئی راج پور میں آئے۔ وہاں اپنے مکان کو کھنڈ بنا دیکھا۔ اور اپنے  
 پروردہ کے کسی بھی شخص کو زندہ نہ پایا۔ آپ نے اپنے مرنک پر لیا کہ شرا دھ کر م کیا۔ اور اگر سہنہ کی طرح مکان کی مروت کر داکر وہاں رہنا  
 شروع کیا۔ آپ بت برتی شری رام جتر کی کھ پڑھتے تھے۔ اور لوگوں کو سناتے تھے۔ جدیہ شکلا ۱۳ سمیت ۱۵۸۳ گورو دار کے دن بھر دواج  
 گونو کی رتنا ولی نامک ایک مندر کنیا سے آپ کا دورا ہو گیا۔ وہ اتنی روپ وتی تھی کہ آپ اس روپ پر مہمت ہو گئے۔ آپ اسے کبھی  
 بھی اپنی آنکھوں سے برے نہ ہونے دیتے تھے۔ اسی طرح باج سال جوان کے سکھ بھوگ میں دیمت ہو گئے۔ ایک دن آپ کبھی کام کے  
 لئے دوسرے ٹٹ رتی گاؤں میں گئے جو سے تھے۔ کہ آپ کی جہی کے بھائی آپ کے گھر آئے۔ اور چونکہ انکی ماما انم سوہن نے رتی تھی  
 اس لئے وہ اپنی بہن رتنا ولی کو ماما کے انم نہ مشن کرنے کے لئے اپنے گھر لے گئے۔ آپ شام کو گھر آئے تو تین کو دیا نہ پایا۔ آپ اس کے پیر  
 کی برہ پٹیر میں تر پئے گئے۔ رات کو پیدل چیکر اور راستہ میں ندی کو پار کر کے آپ اوجھی رات کے وقت سسرال پہنچے۔ بد بار دروازہ  
 کھٹکھٹانا شروع کیا۔ گھر والے سب دیمت سو رہے تھے۔ کھر کھر کی آواز سنکر سبھی جہی جاگ اٹھی جب اس نے کوڑا کھ لے اور انیکو دروازہ پر کھڑا  
 پایا۔ تو اس نے آپ سے اس کا کارن پوچھا۔ جب اسے یہ معلوم ہوا کہ آپ اس کے در سے واک کو سہا نہیں سکے۔ تو اس نے آپ کو دھکارا اور کہا۔  
 کہ جتنی اسکتی آپ کی اس کش بھت گڈی ماس دھر سے یکت الہ تر شر بریں ہے۔ اگر اس سے اوجھی بھی بھگوان کے جوں میں جوتی دینا پڑا پڑ گیا  
 ہوتا یہ شہ نہیں تھے۔ مازبان تھے جو آپ کے ہرہ کل میں چھو گئے۔ کھن پھر بھی آپ دما نہ دے۔ اور وہاں سے چکر تیرہ راج پراگ پہنچے۔  
 تردی جی میں اشنان کر کے گرو شہہ انم کا تیاگ کیا۔ اور ساو بھیس دھاری کیا۔ تیرہ یا تر کرتے کرتے آپ کاشی پہنچے اور وہاں اسرود کے جس  
 آپ کو کاک بھٹ ندی جی کے دشن ہوئے۔ کاشی میں اگر آپ برتی دن رام کھتا کہنے لگے ایک دن ایک پشاج آپ کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا  
 جو کام میرے یوگیہ ہے کہئے۔ آپ نے کہا میری خواہش مولے رام بھگوان کے دشن کرنے کے اور کچھ نہیں۔ پشاج نے ہنومان جی کا پتہ بتایا۔  
 ہنومان جی سے مل کر آپ سے رام بھگوان کا دشن کرنے کے لئے دے پورک براہنہ کی ہنومان جی کی برزن سے آپ پیر کوٹ چلے گئے۔ اور رام  
 گھاٹ پر اپنا اس جمایا۔ اور آپ رات دن شری رکھنا تھی کامن کیا کرتے تھے۔ ایک دن پیر کوٹ کی پرکار کر سے تھے کہ گورو شہہ سند بالک



دھنش بان ہاتھوں میں لئے گھوڑوں پر سوار پاس سے گندے آب ان دونوں کی سندھ آگنی کو دیکھ کر مگدھ ہو گئے۔ لیکن انہیں پہچان نہ سکے۔ جب ہنومان جی نے سارا بھید بتایا تو بشی تاب کرنے لگے ہنومان جی نے آپ کو پھر اٹھوا دیا۔ اور کہا کہ کل پھر دشمن ہونگے۔ سمت ۱۶۰۶  
 مگھ کی مونی ادا یہ بدھ فار کے دن سورج اُسے سے پہلے آپ پریم و ہلکتی رات میں ڈھپے ہوئے بھگوان کے تلک لگانے کے لئے چندن  
 گھس رہے تھے۔ کرام بھگوان آپ کے سامنے پھر گرٹ ہوئے۔ انہوں نے بالک ہوپ میں آپ سے کہا۔ یاد آہیں چندن وہ ہنومان  
 جی نے یہ سہا کر بھگت شاید پھر دیکھ کر نہ کھا جاتے طوطے کا ٹھوپہ چھان کے من لکھت دو ہا بڑبا۔

بھگوان کے گھاٹ پر بھی حق کی جھیس۔ تکیہ اس چندن گھسے تلک دیت رکھو سید

بھگوان کے دشمن کر گدگد ہو آپ اجیت سے ہو گئے۔ تلک تو کیا رکھا شری کی ہی سندھ بدھ بھول گئے بھگوان نے اپنے ہاتھ سے  
 بجنی لے کر اپنے اتیس دس جی کے مستک پر لگایا۔ اور اندر دھیان ہو گئے۔ کچھ سے بعد جب آپ جیت ہوئے اور بھگوان کی سندھ من موہنی  
 نورنی کو سکہ نیا یا تو دو لک کی اس داروں پر اسے دیا کل ہو گئے۔ اور اس سندھ بھی وہی بھائی کو اپنے ہر دے کل میں تھا ہر کو کے اس کے دھیان میں  
 سگن اس جگہ رہے۔ رات بیت جانے پر ہی ہنومان جی نے آپ کو آکر جگایا۔ اور شری رام رسیم کا دھن کر کے آپ کے جیت کو منتشٹ کیا سمت ۱۶۲۸  
 میں ہنومان جی کی آگیا سے آپ ایدھیا کی اور جی بڑے۔ ان دونوں پر یاک میں سادھو سید بھگوان کچھ دن ٹھہرے۔ پر ب کے چھ دن بعد ایک بڑ  
 برکش کے نیچے ایک بھر دواج اگیا۔ تلک مٹی کے دشمن ہوئے۔ اس اکانت سمت سنگ میں رام کٹھا ہونے لگی۔ آپ کو دواں بڑا ہی انتظا۔ دواں  
 سے جلی کر آپ کاشی آئے اور بھلا دھکٹا ہمایک۔ برجن کے گھر رہنے لگے۔ وہاں آپ کے ہر دے میں کویت شکتی کا پھرن ہوا۔ اور رام جیت مانس کی  
 سنکرت میں بد چاکر تھے لیکن ان پھر کی بات یہ تھی کہ جو کچھ وہ دن بھر میں رہتے وہ ہزار جتن کر رہے تھے رات کو کھو جانا تھا۔ یہ کٹنا کی دن گھٹی  
 رہی آخر انہوں دن آپ کو سوئی میں انگوٹھ شکر لے آؤش واکہ رام جی مانس کی بھاشا میں کاہر دیا کہ نہ تاکہ سارے بھگت کا کلیان ہو۔ ابکی نیند  
 کھل گئی بسترے سے اٹھ بیٹھے اس سے بھگوان شکر اور بارتی آپ کے سامنے پرگٹ ہوئے۔ آپ نے انہیں سناٹا لگ پر نام کیا شو بھگوان نے ایدھیا  
 چلے جانے کے لئے آؤش کیا۔ اور کہا کہ میری اغیر بار سے تھری یہ کویتا سام دھکے سان پر شھیت ہوگی۔ اتنا کہ نہ کر ہی نہ رہیاں ہو گئے۔ آپ نے  
 ان کی آگیا کا پاؤں کیا۔ اور ایدھیا چلے آئے۔ ایدھیا پہنچ کر آپ ایک بدھ پنجسو پرش کی گئی میں گئے ہوپ کے گئی میں پر دش کرتے ہی سوٹم  
 پر دم کو چلے گئے۔ کھ کیا آپ کو رہنے کے لئے دئے گئے سمت ۱۶۳۱ کا آڑھہ ہوا۔ اس سال رام کوئی کے دن ویسا ہی ہوگ تھا۔ جیساکہ  
 زینا لک میں خری دھاک کے جنم کے دن تھا۔ اس دن بڑا کال آپ نے رام جیت مانس کی رہنا کھ کی دو برس سالت مانس جھیس دن عیسی  
 سمت ۱۶۳۲ مارگ شری شگل بھگوان دھاک کے دن سات کاٹھوں کی پورن رہنا ہوگی۔ گرتھ کی پورن رہنا ہو جائے پر خری ہنومان جی نے اسے او  
 سے انت تک سا ایدھیا میں اس کاشی ہوگا۔ اور ایدھیا ہوگا۔

اس کے بعد بھگوان کی آگیا سے آپ کاشی چلے آئے۔ وہاں بھگوان دشناٹھ اور مانا اتن چونا کو آپ نے رام جیت مانس منایا۔  
 رات کو یہ گرتھ دشناٹھ جی کے منند میں رکھ دیا گیا سویر۔ جب دیکھا تو گرتھ پر ستیم شوم سندرم شبر بھگوان ہوئے تھے۔ اندھے بھگوان  
 شکر کے دھکٹھے تھے۔ اس سے جو جتن پرش وہاں موجود تھے۔ انہوں نے ستیم شوم سندرم کی آواز بھی کانوں سے سنی۔

دن برقی دن سوا جی کا سنان بڑھنے لگا۔ بیات دھاک کے دیا بھیا پانی چندن کو نہ بھائی۔ وہ آپ کے سامن میں اپنا اپمان سمجھ کر آپ کو ہانی پینے  
 کے من سوچنے لگے۔ اور خوب جی بھر کر آپ کی سندھ کرنے لگے۔ اور اس گرتھ کو بھی پھر کر نشٹ کرنے کی کیمپٹا کی۔ انہوں نے بستک چالانے کے لئے دو  
 چور سے جب چو کٹیا پس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ کٹیا کے دروازے کے آگے دو دیر دھنش بان لئے پہرہ دے رہے ہیں۔ وہ برے ہی منند شام اور  
 گھوڑوں کے تھے ان کے دشمن مائے جہدوں کے ہوئے شدد ہو گئے۔ اور انہوں نے اس سے ہی خدی جیسے نشدد کم کا تیگ کیا۔ اور  
 رام جی کر سنے لگے کس طرح بھگوان رات بھر کٹیا کی رکشا کرتے رہے۔ یہ جان کر ابھو بھگوان آپ نے کٹیا کا سارا سامان لٹا دیا۔ پتک اپنے  
 ہنر ٹوڑل کے گھر پہنچا۔ اور نو ایک نقل اپنے لئے تیار کر کے رکھی۔ اس کے آدھار پر دوسری نقلیں تیار کی جاتے ہیں۔



پستک کا پرچار دن بیتی دن بڑھنے لگا جس سے بڑھت لگ ابرشا کے مارے جھٹنے لگے۔ انہوں نے جب آپ کو بانی پہنچانے کا اور کوئی آپاٹے نہ دیکھا۔ تو وہ شری مدھو سودھن سوانی کے پاس گئے۔ اور اس پستک کو دیکھنے کی پرزنانکی شری مدھو سودھن سرسوتی نے اُسے دیکھ کر بڑی پرستیا پرکٹ کی۔ اور اس پر اپنی سستی اس پر کار لکھ دی۔ اس کا شری روپنی آنند بن میں تلسی داس چلتا پھرتا تلسی کا پوتا ہے۔ اس کی کویتا روپنی بھی بڑی ہی سندر ہے جس پر شری رام روپنی بھونرا سدا منڈایا کرتا ہے۔ اس پر بھی پڑتوں کی آگنی ڈوہ کم نہ ہوئی تب پستک کی پرکھنا کا ایک اور آپاٹے سوچا گیا۔ بھگوان وشوانا کے سامنے مندر میں سب سے ابرو تدا اس کے نیچے شاستر شاستروں کے نیچے پزان اور سب کے نیچے رام جوت ماس رکھا گیا۔ مندر کے کوڑ بند کر دیئے گئے۔ جب سورے مندر کو کھولا گیا۔ تو یہ دیکھ کر سب کے اچھر پکی کوئی سیانہ رہی۔ کہ رام جوت ماس سب گرتوں کے ابرو کھا ہوا تھا۔ اب پڑت لگ بگ بھت ہو گئے اور آپ کے چروں میں گر کر کشما مانی۔

آپ کی شہرت دُور دُور پھیل گئی۔ اس وقت کے بادشاہ جہانگیر نے آپ کو بڑے اور سدا سے راج دبار میں بلایا۔ اور آپ کو کچھ کرامات دکھانے کو کہا آپ نے کرامات دکھانے سے انکار کیا۔ بادشاہ نے کہ وہ میں اگر آپ کو جینے میں بند کر دیا۔ آپ نے شری ہنومان جی کا حکم کیا۔ لاکھوں کہڑوں بندوں نے لکھے ہوئے بادشاہی محل پر انکرن کر دیا۔ بیگانوں کے کپڑے پھینا ڈالے۔ اصولیہ دستوریں ٹنک ٹنک کر نشٹ کر ڈالیں بادشاہ کو دھرتی پر دے چکا۔ محلی میں باہا کار چنگ گیا۔ بادشاہ نے فوراً انکرنے چروں میں شیش بھکا دیا۔ جیلانی نے سے باہر نکال کر بڑے اور سدا سے آپ کو بالکی میں بٹھا کر وہاں سے رواد کیا۔ تب کہیں جا کر ہنومان جی کی سینا شانت ہوئی۔

ایک دن کا شری میں آپ ناگھ جہاتم کے سے گنگا اشٹان کر رہے تھے۔ اور جل میں بیٹھے ہی منتر جاپ کر رہے تھے۔ سردی اور بدوہ اوتھا کے کارن آپ کانپ رہے تھے۔ ایک ویشیا یہ سب ہر شے دیکھ رہی تھی۔ آپ پانی سے باہر آئے۔ اور پانی کے چھینے ہیٹے بستر پر چڑھنے لگے۔ جس کے کچھ بوند اس ویشیا پر بھی پڑ گئے۔ اس کے پوکھاؤ سے ویشیا نے اپنا منہ کرم بھونر دیا اور بھگوت بھیج میں لگ گئی۔

ایک دن ایک ایودھیا پوڑی داسی جہتر آپ کے دوشوں کیواسطے آیا۔ آپ نے اُسے رام روپ مان کر ہوسے سے لگایا ایک سے گزنا۔ کے بدھ ہرندا کاش ارگ سے جلتے پڑے آپ کے انفرم پر آئے اور دوشن دست سنگ کا آنند ہوتا رہا۔ انہوں نے آپ سے من لکھت پڑن پوچھا۔

”تہیں نہ دیا پے کام ات کرال کارن کون ! کہئے بات سکھ دھام یوگ پر بھاکر بھگت بل“

آپ نے اپنے مکھار بند سے جواب دیا۔ یوگ نہ بھگت نہ گیان بل کیول نام ادھار

آپ کا شری میں ہی گنگا گھاٹ پر رہنے لگے۔ رات کو ایک دن کلک بھیا نک روپ دھارن کر کے آپ کے پاس آیا۔ اور ایک تراس دینے لگا۔ آپ نے شری ہنومان جی کا دھیان کیا۔ ہنومان جی نے آپ کو جوتے پر وچنے کو کہا۔ اس پر آپ نے ”وئے پتر کا“ لکھی اور بھگوان کے چروں میں سمرن کر دی شری رام نے اس پر اپنے دستخط کر دیئے۔ اور آپ کو تر بھے پر ہوان کیا۔

اسی گھاٹ پر سمت ۱۶۸۰ میں ۱۲۶ برس کی عمر میں سادھن کرشن گپش تیج پچوار کو آپ نے شری نیگ کر نرفان پیراپت کیا۔

سمت سولہ سواتی اسی گنگ کے تیر : سادھن کلک سیدھی گنگسی بچو شری

اگر آپ اس سے ہمارے درمیان نہیں۔ آپ کو ہم دھام گئے ہیں سوہر سے ادھاک نال بیت چکا ہے۔ میں جب تک آپ کی کاویہ رچنا ہو جو ہے۔ آپ کا نام ہمیشہ امر ہے گا۔ آپ کی کاویہ رچنا ہمیں سوری کی کر دی۔ کا روپ دھارن کر کے یہ سہر تو اگان روپنی ہما اندھکار میں جلتے ہوئے موڑھ پام پرائیوں کو پرکاش سوروپ کلیان مارگ کی اور بڑھاتی ہے۔ اور دوسری اور تیل چندرما کی سیتل کر یوں کا روپ دھارن کو کے ہر دے میں مل وکشیپ سے بٹھے ہوئے تاپ کو شانت کرتی ہے۔

یام نام مہی دیپ دھرم جلیجا دہری دوار

تلسی جلیتر باہسرہ۔ جو باہسی اجنیا ر

”زبان کی دلیز پر رام نام روپنی دیپک مہا کر رکھ دو۔ اس سے باہر اور بھیترو دونوں سے گنگ پرکاش ہو گا۔ رام شرم پلسر



# شری رام چرت ماس

— (پہلا سوان) —

## پال گاند

(بموجہ ترجمہ)

(شلوک)

ستو شری سکرم سیتام تو آہم رام بلجھام  
ترجمہ: سپید پیش تپتام اور فناہ کرنے والی کھنڈوں کو ستا نیوالی  
اور سمجھوں کلیاؤں کی کرنے والی شری رام چندری کی برہ شری سیتا جی کو  
میں شسکار کرتا ہوں۔

یہ نما یاوش ورتی وشو مکھلم برہم ادی دیو اسٹرا  
یت ستوا دم کیو کھاتی سکلم رجو ییٹھا ہیر بھر منہ  
یت پاپلوم ایم ایوی بھوام بھو جیستیسہ کھا و تام  
بندے اہم کم شیش کارن برہم رام اہیم ایتیم برہم  
ترجمہ: سپولہا برہما نڈ برہما دی دیوتا اور سترن کی لایا کے وش میں  
ہیں جن کی ستا سے رتی میں سرپ کے بھرم کی کھانت یہ مارا ورشیہ  
جگت ستیہ ہی کھانتا ہے جن کے کیوں جن ہی اس بھوساگر کو بار کرنے  
کے اچھا بڑوں کے لئے ٹاؤ کے سان ہے ان سب کاروں کے کلان  
اور سب سے برشتہ رام کہانے والے بھگوان ہری کی میں بندنا کرتا ہوں۔

ناہا بران نگا گم سمستہ پرا لائیتے نگد تم کو میدا نیتوا پی  
سوانتہ مکھائے تلسی رگھو ناتھ کا تھا بھاشا بندہ تی منجلم اتوتی  
ترجمہ: بھگوان برانوں۔ ویط شاستریوں اور راتن میں میں رگھو ناتھ کی  
کی کھانا لڑت ہے۔ ادا کے علاوہ بھی جو کچھ کھتا کسی دوسرے ساہوکاروں  
سے براہت ہوئی ہے۔ وہ ساوی کی ساوی میں تلسی دس اپنے انتہہ کرن کے  
سکھ کیلے بہت ہی مٹھی بھاشا میں وشار سے وزن کرتا ہوں۔

قدنا نام ارتھ سنگھانام رسیانام چند سام اپی  
سنگھانام جا کرتا روتھندہ دانی وناٹیکو  
ترجمہ: اکھتر ولد ارتھ سو پوں۔ رسوں چندل اور سنگھوں  
کی کرنے والی شری سر سوتی جی اور شری کنیش جی کی بندنا کرتا ہوں۔  
بھوانی شکر و بندے شروہا وشواس رو پیٹو  
یا بھیا م پنا نہ پشینتی سداہا سو تھامت ایشورم  
ترجمہ: شروہا اور وشواس کے سر رپ شری پاربتی جی کی میں  
بندنا کرتا ہوں جنکی گریا پنا بندہ پرتش اپنے ہر دے میں تھت بھگوان  
کے دش نہیں کر سکتے۔

بندے بڑہ میم نیتیم گروم شکر رومی نم  
یم اشرو تی وکر داپی چندلہ سر تر بندہ  
ترجمہ: گیان سے نیتہ شکر روپی گرو کی میں بندنا کرتا ہوں۔  
جنگ اشتر ہونے سے ہی ٹیڑھے چاند کی بھی سرتو بندنا ہوتی ہے۔  
سیتا رام گن گرام پنہی ارنسیہ ومارو !  
بندے وشدھ و گیا فو کویشور کیشور رو

شری سیتا رام جی کے گن سوا روپی پرتن میں وچرنے والے  
وشدھ و گیان کے ندھان کوئی شروشی اور کبی شروشی یعنی شری ولیک  
اھ توں کما شری ہوان جی کی بندنا کرتا ہوں۔  
اؤ بھو تھکی سنگھار کار نیم کلیش پار نیم



سورج

جو سحر تہ بندھی ہو گئی نایک کری بڑ ہر دن  
کرواؤ گھر سوئے بڑھی راسی بھگت گن سدن  
ترجمہ :- جنہیں سحر کرنے سے سب کا راج ستھ بجاتے ہیں  
جو گنوں کے سوامی اور سندرہاتی کے گنگہ دے شری کشیش ہیں وہ  
ہی بدھی کے راشی اندھ گنوں کے کھنڈا بھگت کرنا کریں۔  
شوگ ہوئے باچال بنگو بھیس گری درہن  
جاسو کر پام سودیاں دھنڈھ شکل کلی مل دہن  
ترجمہ :- جس اندھ کو کرپا سے گونگا پرش بھی سندھولنے والا دکھا  
بھجاتا ہے۔ اور گنڈا کو لا مشکل سے جھٹے والے پر توں پر چڑھ جاتا ہے  
اور ان کی کرپا سے کلچک کے سارے پاپ بھسم ہو جاتے ہیں وہ شری  
بھگوان دیالو بھگت ہو کر پاپ کریں۔

نیل سر وندھ سیام ترن اولن بارن جن  
کر پو سوخم اور دھام سدا پھیر ساگر سین  
ترجمہ :- جن کا رنگ نیل اکمل کے سمان شام ہے جن کے فیر  
لال کس کے سمان ہیں اور جو سدا کھیر ساگر پر آرام کرتے ہیں وہ  
نارائن بھگوان میرے ہر سے میں فوس کریں۔

کند اندھ سم دیہہ آمار من کرونا امین  
جای دیں برہمہ کر پو کرپا ضرورن سین  
ترجمہ :- جن کا گھبرا شریہ گندھ کے بھول اور چنند مال کے ساتھ ہے  
جو پادینی جن کے پر تہم اور کرتا ماروٹا کے دھام ہیں اور جو سدا اون دگی  
دینوں سے پریم کرتے ہیں وہ کام رہو گہ بھسم کرنے والے شری ستوری  
بھاراج بھگت کرنا کریں۔

بندو گورو پد کچ کر پاسندھو زروپہ پری  
مہا موہ تم تیج جاسو بچن روی کر کر  
ترجمہ :- اپنے گرو کے چرنی لعل میں بندنا کرنا ہوں جو  
کرپا کے سمندر بھیس میں شری بھگوان ہی ہیں اور جن کے کھیر سے  
نکلے ہوئے ہیں انو ہاموہ روٹی گھنے اندھیرے کے ناش کرنے کے  
لئے سوریر دیو کی کرپو کا ڈھیر ہیں۔

بندو گورو پدیم بھاگا۔ شری بھھاس مرس انورا کا  
چوبائی ایتھ مٹوری سے چرن چارو۔ سحر بھگت ہو کر اور

ترجمہ :- میں اپنے گورو دیو کے چرن کملوں کی مٹی کی بندنا کرنا ہوں  
جو سندھو دھنڈھ خوش ہوا رہا اور انوراگ روٹی رس سے بھر پور ہے۔  
اور ستیونی ہوئی کاسندھ چھان ہے جو سمجھوں سندھ بھر کے روگوں کے  
اش کرتے والا ہے۔

سکر تی بندھون بنل بھو تی۔ سچن مشکلی موہر بر ستوق  
جن من منجو مگر مل ہرنی۔ کئے تلک گن گن میں کرنی  
ترجمہ :- وہ گرو کی چرن راج پنے وان پرش ادنی شوبی کے شری  
پر شو بھاو پنے والی پوتھ بھو تی ہے اور سندھ سنگوں کی جتنے والی ہے۔  
بھگت کے من روٹی سندھ شیشے کی میل کوہر کرنے والی اور تلک کرنے  
سے گنوں کے ڈھیر کو دش میں کرنے والی ہے۔

نری گورو نیکھ منی گن جو تی۔ سمیت دو پندھ شری ہے ہوتی  
دلن موہ تم سوہر کا شو۔ بڑے بھاگ ار آدیں جاسو  
ترجمہ :- شری گورو دیو کے چرن ناکھوں کی جیوتی میںوں کی جیوتی  
کے سمان ہے۔ سب جس کے سحر کرنے ہی ہر سے میں دو تہ  
دش پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ جیوتی موہ روٹی اندھیرے کا ناش کرنے  
والی ہے۔ وہ پرش بڑا بھاگہ شانی ہے جس کے ہر سے میں وہ جیوتی  
سما جاتی ہے۔

اکھوئی بیل لوچن ہی کے میٹیں اوش دکھ بھو جی کے  
سو بھیس ہی رام چرت میں مانک۔ گپت پرگٹ جہہ جو جی کھانک  
ترجمہ :- اس جیوتی کے ہر سے میں پر پندھ شریہ کے کرپل نتر  
کھل جاتے ہیں اور سندھ روٹی براہی رات کے سب کلش اور دکھ  
دور ہو جاتے ہیں۔ انیان دیو اندھیرا بھاگ جاتا ہے لہ شری کام چرت  
دھانی سنی اور مانک میں کان میں ہوں بھگت وہ پو شیدہ ہوں یا ظہر ہوں  
سب دکھائی دینے لگتے ہیں۔

دو

جھاسو انجی انجی درگ سادھک ہندھ سمان  
کو تک دیکھت سیل بن بھوٹی بھوٹی ہندھان

ترجمہ

جیسے باد کے شرے کو آنکھوں میں لگا کر سادھک ہندھ  
اور سمان پرش پہاڑوں اور جنگلوں اور بھوٹی کے اند کو تک سے  
ہی بہت سی چھی ہوئی کانٹہ دیکھتے ہیں۔



چوپائی

گردید راج مرد و منجمل انجن۔ میں ہمہ درگ و دل و بھن  
تہی کری بیل و دیک۔ بون۔ بونٹو رام چرت بھو موچن  
ترجمہ۔ شری گورو دیک کے چروں کی آج کو ۱۲ اور سندن لہرت مرتبہ  
جو انکھوں کے روشن کا ناسک ہے۔ اس شے سے دھار و پنی انکھ  
کوڑی کر کے میں سنسار زندہ سن سے نکلت کر کے والے شری رنکھنا تہی  
کے چرو کا ورتن کرتا ہوں۔

بند یو پر بھتم بھی سہ چرنا۔ موہ جنت سن سے سب ہرنا  
سجن سماج سکل کن کھائی۔ کر یو پر نام سپرلم سبائی  
ترجمہ۔ سب سے پہلے میں بونٹو کے دوتا برہمنوں کے  
چروں کی بندنا کرتا ہوں جو وہ سے پیدا ہوئے۔ سب بند یو کو دور  
کرتے ہیں پھر میں سند۔ در پریم بھرتے بندوں میں سب کنوں کی کھائی  
سنت سماج کو پر نام کرتا ہوں۔

سادو چرت سچھ چرت کیا سو نرس لہر گئے پھل جاسو  
جو سہی دک پر چھدر دلاوا۔ بند نہہر جہیں جگ جس پاوا  
ترجمہ۔ ستنوں کا جیون کیا اس کے پودے کے جیون کے سامان  
شجھ ہے جس کا پھل دے آسکتی سے دہت اچل اور گنوں سے بھرت  
ہوتا ہے کیا اس کی ٹوڈی نرس ہوتی ہے۔ ویسے ہی سنت کے جیون  
میں دے آسکتی نہ ہونے کے کارن وہ بھی نرس ہوتا ہے کیا اس اچل  
سید نہوں ہوتی ہے سنتوں کے بروے میں ہی مل دکھشپ نہ ہونے  
کلن قبل گیان جیوتی ہوتی ہے کیا اس سے بتر کا روپ دھارن کے خود  
بیل جانے کا تے جلنے و فوہ و فوہ کشت ہر گورو سروں کے ننگ کو بھکتی  
ہے ویسے سنت بھی خود کشت ہن کر کے دوسروں کے دشوں کو دھکتا  
ہے جس کے کارن سنت سراج کے سنسار بھرس شیا و کیری و بندنا ہوتی ہے  
نہ شکل مئے سنت سماجو۔ جو جگ جنم تیرتھ را جو!

رام بھگتی جہاں سر سہری دھالا۔ سر ش برہم دھار پر چارا  
سنت سماج سکھ روپ اہ بھیان روپ ہے جو سنسار چلتا  
ہر تا پر باگ ہے۔ اس سنت سماج روپی تیرتھ راج پر باگ میں رام  
بھگتی مانو لنگھی کی دھارا ہے۔ اور برہم و چار مانو سر سوتی جی ہے۔  
بدی نشہ مئے کل مل ہرنی۔ کریم کھارانی سندنی برنی  
ہری ہر کھت بواجتی بینی۔ سنت سکل تہنگل دینی

ترجمہ۔ پانی یعنی شجھ کر مں کا کرنا نشہ یعنی آئندہ کر مں کا کرنا  
کریم کا ننگ کی لہری کھتا جو سنت سماج میں ہوتی ہے نہ مانو شری جنبا  
ہیں جو کہ بھگت کے پاؤں کا ناس کرتی ہے سنت سماج میں بھگتوں  
کی کھتا ہوتی ہے۔ مانو تروخی ہے جو سنت ہی سب سکھ اور بھیان کی  
دینے والی ہے۔

بٹو سو اہل اچل راج دہرنا۔ تیرتھ راج سماج سکھ  
سب ہی بھیم برہمن سب ویسا۔ سیوت سادو سن کلپسا

ترجمہ۔ اپنے دہرم میں جو اہل شری ہے۔ وہ مانو اس سنت سماج  
روپی تیرتھ راج میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ اور کھ کریم اس تیرتھ راج کا سماج  
ہے سنت سماج روپی تیرتھ پر باگ راج ہر ایک و شری میں ہر ایک وقت  
میں بھی کو سچ ہی میں پراپت ہو سکتا ہے۔ اور پودہ اس کا سیون  
کرنے سے بھی کلپشوں کا ناس ہوتا ہے۔

اکٹھا الو لگ تیرتھ راو۔ دنی سند یہ پھل پر گٹ بھار  
یہ سنت سماج روپی تیرتھ لگ تیرتھوں سے بالکل نرانا ہے اسکی  
جہاں کا وزن کیا ہی نہیں جاسکتا۔ یہ نور ہی پھل دینے والا ہے۔  
اور اس کا پر بھار لوک میں پر نکیش ہے۔

دوہا

سنی سمجھیں جن مہرت من جھیں اتی نوراک  
اہیں چار پھل اچت تو سادو سماج پر باگ!  
ترجمہ۔ جو عقل اس سنت سماج روپی تیرتھ راج کے اپدیش کو  
پر تن من سے سنتے اور سمجھتے ہیں سادو بھرت چرت ہوئے پریم سے  
اس اپدیش روپی تل میں غوط لگاتے ہیں۔ وہ اس شری کے رہتے ہی  
اور تھات اس جنم میں ہی دہرم۔ ارتھ کام موکش چاروں پھل پراپت کر  
لیتے ہیں۔ ایسا الو لگ اس سنت سماج کا پر بھار ہے۔

چوپائی

جن پھل پیکھے تت کالا۔ کاک بوٹیں پاک بکٹو ملا!  
سنی آچر ج کرے جی کوئی۔ ست ننگی نہا نہیں کوئی!  
ترجمہ۔ اس سنت سماج روپی تیرتھ راج میں اشنان کرنے کا پھل  
تت کالی دکھائی دینے لگتا ہے۔ یہاں ہنار کو سے کوئل بجاتے ہیں۔  
اور بکٹو سند نہیں بن جاتے ہیں یہ وچر کھٹاں کر میران نہیں ہونا چاہئے  
کیونکہ ست سنگ کی ہماں سب پر گٹ ہے۔



کیا ساگ ترکاری بیچنے والے ہیرے جو ہر اتوں کے گھٹوں کا درخت کر  
سکتے ہیں۔!

دو

ہندو سنت سمان چیت ہمت ان بہت نہیں کوئی  
انجلی گت سنجھ سمن جی سس سگت رہ کر دوئی  
ترجمہ: میں سنتوں کو پر نام کرتا ہوں۔ جن کا نہ کوئی ہمت ہے  
اور نہ شمن جیسے پھول اپنے ٹوڑنے والے اور پلنے والے دونوں  
ہاتھوں کو سمان بھاؤ سے ملکتا دھت کرتے ہیں۔ ویسے ہی سنت بھی  
شتر اور ہتر دونوں کا ہی سمان بھاؤ سے کیا کرتے ہیں۔  
سنت سرل چیت جگت پت جانی بھاؤ سنیتو  
بال ونے سنی گری کر یا رام چرن سنی دسے ہنو  
ترجمہ: سنت سرل بھاؤ اور دنیائی بھلائی چاہنے والے ہوتے  
ہیں ان کے لیے بھاؤ اور چرائی مارتے۔ نہ نہ پریم کو جان کر ہیں  
ان سے بنتی کرتا ہوں۔ بھلائی کے سمان دنیائی ہیں ان کی اس سنتی کو سن کر  
کر یا کو کے شری رام جی کے چروں میں مجھے پرتی دیں۔

چو پائی

ہوئی بندی کل گن سنی بھائیں ہے جو کارج داسنیہو پائیں  
پرست ہانی لاکھ جنہیں کیوں۔ اگروں ہرش بشاد بسیریں  
ترجمہ: اب میں سچے ہوئے سے دشت جنوں کو بھی پر نام  
کرتا ہوں جو بغیر کسی مطلب کے بھی اپنی بھلائی چاہنے والے۔ تے  
مجھے بدسلوکی کرتے ہیں۔ دوسروں کے ہمت کی ہانی کو بھی بولا بھٹ  
ہیں۔ جو دوسروں کے اچھڑنے میں خوش ہوتے ہیں نند دوسروں کی برہمتی  
میں بکھی ہوتے ہیں۔

ہری ہر جس را کیس را ہوئے۔ پر اکارج بھٹ ہس با ہوئے  
جو پر دوش کھکھیں سہہ ساکی۔ پرست گھرت جھیں کے من ماکی  
ترجمہ: جیسے چند ماں کی جیوتی کو را ہوڈ دھک دیتا ہے۔

ویسے ہی یہ دشت پرش جہاں کہیں بھی بھوکا ان کے لیش کا گن کاں  
ہے۔ اسی میں بادھا ڈالتے ہیں۔ دوسروں کو ہانی پہنچانے میں یہ سہرا  
کے سمان بہادر ہیں۔ یہ دوسرے کے دوشوں کو ہزار آنکھوں سے  
دیکھتے ہیں جیسے گھی میں کھی کر کر اسے خراب کر دیتی ہے ویسے ہی یہ دشت  
لوگ بھی دوسروں کے کام کو آپ دکھ اٹھا کر بھی دگاڑ دیتے ہیں۔

بالمک نالہ گھٹ جونی۔ رنج رنج کھنچی کی رنج جونی  
جل پرقتل جرنیچہ نانا۔ جے جڑ جیتن جیو جہانا  
ترجمہ: ہر شری مالک سی ناروتی اور اگست جی نے اپنے  
اپنے گھٹوں سے اپنی جیون کھائیں کہی ہیں۔ جل میں رہنے والے پر پھوٹی  
پر پلنے والے اور اکاش میں اڑنے والے جڑ جیتن جتنے بھی جیو اس سنار  
میں ہیں۔

متی کیرتی گتی بھتی بھلائی۔ جب جہیں جیتن جہاں جہیں پائی  
سو جہاں ہمت سنگ پر بھاؤ لوک بھلا وید نہ آ پائو  
ترجمہ: ان میں سے جس جس نے جس جس دشت جہاں کہیں بھی  
تو جی بڑائی۔ سگتی اور خوشامی اور بھلائی پر پست کی ہے وہ سب ست  
سنگ کے بھلاؤ کا ہی پھل ہے۔ وید اور لوک میں ان کے پر پست کیے  
کا اور کوئی آبا سے نہیں دیکھا گیا۔

نوسنت سنگ ویک نہ ہوئی۔ رام کر یا پتو سبھہ سوئی  
سنت سنگت مدنگل مولام سوئی پھل سدی سب دھن چو  
ترجمہ: سنت سنگ (نیک صحبت) کے بغیر دیا نہیں ہوتا لیکن  
ست سنگ بھی رام جی کی کر یا پتو بھی ملتا ہے۔ ست سنگتی آند اور کلیان  
کی بھٹ۔ ست سنگ کی پڑتی ہی پھل ہے۔ اور جتنے سادھن ہیں  
وہ سب تو پھول ہیں۔

سٹھ سٹھ میں ست سنگتی پائی۔ باس پرش کدھات سہا میں  
بدھی بس جن گنگت پر۔ میں جہنی منی سم رنج کن اوز مر ہیں  
ترجمہ: جیسے باتوں کے ساتھ جھوٹے سے کو بھی سوانا جاتا ہے  
ویسے ہی دشت لوگ بھی ست سنگ کو پا کر سدھر جلتے ہیں۔ اگر  
بدھمتی سے اچھے پرش کنگتی (برکی صحبت) میں پڑ جاتے ہیں۔ تو  
جس پر لاو سانپ سے سیل پا کر بھی منی اس کی دوش کو گرن نہیں کرتی۔  
اور اپنے سبھاؤ گن پر کاش کو نہیں چھوڑتی۔ ویسے ہی وہ بھی دشتوں  
کا صحبت میں رہ کر ان کو کلیان مارگ کی اور پی بڑھاتے ہیں۔ دشتوں  
کا ان پر کچھ بھی اثر نہیں پڑتا۔

بدھی ہری ہر کوئی کو بد بانی۔ کہت سادھو جہاں سکائی  
سوموسن ہی جات نہ کیسے۔ ساک نیک منی گن جنے  
ترجمہ: ہر ہما۔ دشتو۔ دشتو۔ کوئی اور پتوں کی بانی بھی ست سنگ  
کی جہاں کا وزن کرنے میں آکر لکھتے ہیں۔ جو مجھ سے کیسے بھی جاسکتی ہے۔



ترجمہ:۔۔۔ خوش ہنر کسی کی بھی بھلائی سن کر ہنر الگ کے ہی  
جل مرزا دشتوں کا بھڑا ہے۔ یہ جان کریں دونوں ہاتھ جوڑ کر ہر پھونک  
ان سے ہنر مانتی کرتا ہوں۔

چوہائی

میں اپنی دسی کینہہ ہنورا۔ تنہہ پنج اور نہ لایو بھورا  
باس پلہیں اتی اورا گکا۔ ہوں نرماش کہوں کہ کاگا  
میں نے اپنی طرف سے تو ان سے عرض کر دی ہے لیکن وہ  
اپنی طرف سے میری برا بھلا تو کبھی بھی نہ مانیں گے۔ کوئی کوٹھے پریم  
نے پالے لیکن دو کبھی بھی انس کھانا نہیں چھوڑ سکے۔

ہندوؤں سنت استھن جرنہ۔ دکھ پر دایہیئے۔ بیچ کچھو برنا  
چھوٹ ایک پلان ہری نہیں۔ ملت ایک دائروں دکھ دیہیں  
نیک بھٹاؤ پرنشل اور دشت بھٹاؤ پرنشل دونوں کے  
گنوں کا پھیل ایک ہی جان کر میں دونوں کے جرنہ کی بتنا کرتا ہوں  
دونوں ہی بھٹاؤ کے پرنش دکھ دینے والے ہیں لیکن دونوں میں کچھ  
فرق بھی ہے۔ نیک پرنش تو جب بھٹاؤ دتے ہیں تو پلان ہر لینے ہیں۔  
اس لئے دکھ دیتے ہیں۔ اور دشت پرنش جب ملتے ہیں تو اپنے  
کھٹور پھنوں اور دشت بھٹاؤ سے دوسروں کو بھیا نکٹھ دیتے  
ہیں یعنی نیک پرنشوں کی بھلائی اور دشت پرنشوں کا ملاپ خون  
ہی کو دکھ دینے والے ہیں۔

ایکجہن ایک سنگ جگ ماہیں چلچ جو ناک جہیں گئی پلاگا ہیں  
سدا شرم سدا دھوا سدا دھو۔ جنکا ایک جاک بھاری اگا دھو  
بھلے اور بے پرنش دونوں ایک ساتھ ہی دنیا میں پیدا ہوتے ہیں۔  
جونا اور کل کے چھول کے سامان دونوں کے الگ الگ گئی ہیں کیل  
کے چھول کے درشن کرنے بھونے سے شکہ بدتا ہے۔ ایسے ہی سادھو  
پرنشوں کے درشن اور سنگ سے شکہ بدتا ہے جونا غریب سے لگتے ہی  
خون چوسنے لگتی ہے۔ ایسے ہی دشت پرنش اپنے درشن اور سنگ سے  
جونا کی طرح دوسروں کو پیڑی پینچا لے ہیں۔

امرت اور ہر دونوں ایک ہی مندر سے نکلے تھے اور ایک  
ہی جیل سے پیدا ہونے کے باوجود اپنے گن الگ الگ ہیں۔ امرت پان  
مر کے شافی اور شکہ بدتا ہے۔ اور ہر شرم کو ہلاک کرتی ہے۔ ویسے  
ہی سادھو بھٹاؤ پرنش اور دشت بھٹاؤ دے پرنش دونوں ہی اپنی

ایسا نقد سان کر کے بھی دوسروں کو نقد سان پہنچاتے ہیں۔  
تج کر سانووش ہی شیا۔ اگہ ادگن دھن دھنی دھنیا  
اؤ کے کیت سم پت سم ہی کے۔ کیتن سم سورت۔ پیکے  
ترجمہ:۔۔۔ جو دوسروں کو بدلانے کے لئے ان کی کے سامان تجبوی  
ہیں۔ اور دھن پان کے سامان ہیں۔ باب اور پیکٹوں کا جو کے  
میں خزانہ ہوا ہے۔ جن کی پرمی کیتو مارے کے سامان سم کے  
لے پانی کا رک ہے۔ اگر ایسے پرنش کیتو کرن کی طرح سوتے ہی پری  
تو ہیں ہی سنار کی بھلائی ہے۔

پرا کا جو گ تن پر ہرتی۔ جی ہم ایل کشی وئی گریں  
بند پھل جس سیش سروشا۔ سہس بدن پرنی پر دوشا  
ترجمہ:۔۔۔ دوسروں کا کام بگاڑنے کے لئے وہ دغٹ لوگ  
اپنی جان کی بازی تک لگا دیتے ہیں۔ ایسے اولے سوئم اپنا ناش  
کر لیتے ہیں لیکن ساتھ ہی کیتی کا ناش ہی کر دیتے ہیں۔ میں دشتوں کو  
شیش ہی کے سامان سم بھگ پر نام کرتا ہوں جرنہ رکھوں (زبانوں)  
سے دوسروں کی خدا ترستے زور سے بھکارتے ہیں۔

بہی پر نو پرتھوراج سمانا۔ پکھ سننی سہس دس کا نا  
بہوری سکر تم بنو ملک تھی۔ مننت شرنیک پرت جیہی  
ترجمہ:۔۔۔ راجہ پرتھو نے بھگوان کا شش مننے کیلئے دس ہزار  
کان مانگے تھے۔ کوئی کہتے ہیں کہ میں ان دشتوں کو پرتھو راجہ کے  
سامان بھک کر بنام کرتا ہوں۔ جو دس ہزار کانوں سے پرتھو راجہ کی طرح  
بھگوان کا شش نہیں سنتے۔ لیکن دوسروں کی ندا سنتے ہیں۔ ویسے  
سورگ کے راجہ اندر کے لئے دیوتاؤں کی سینہا ہنکاری ہے۔  
یہ ہی ان دشتوں کو مکدا بھلی اور ہنکاری جان پرتی ہے۔

بچن بچر جیہی سدا پرا۔ سہس جیہی پر دوش ہنارا  
دوسروں سے کھٹور بچن بولنا مالو کہ بھیرات ہو گیا پوچی نہیں  
اچھا اور پریم لگتا ہے۔ یہ دوسروں پر ہزار کانکھوں سے دوش اور پری  
کیتے ہیں۔ یعنی دوسروں کی کمزوریوں کو ہزار کانکھوں سے دیکھتے  
ہیں۔ اور اپنی طرف ذابھی دھیان نہیں کرتے۔

دو ما

اسٹین ارمیت پرت سنت جیہی کھل رتی  
جانی یا جگ جوری جیہی کرے سیرتی







اور تیرائیوں کو شاکر نزل لیش دیتے ہیں۔ ویسے ہی دشت پُرش بھی  
کبھی کبھی نیک محبت پاکر بھلائی کرتے ہیں لیکن ان کا بوسیدہ سا ہونا  
ہے وہ نہیں مٹتا۔

لکھی سیش جگہ بچک ہے او۔ بیش پرتاپ بوجھیں تے او  
اگر ہی انت نہ ہوئے زبنا ہو۔ کال نی جرم را ون را ہو۔  
جو سلاھو بھیں بنائے ٹھگ ہوتے ہیں۔ باہری طور اٹکا سا دھو  
بھیں دیکھ روگ زور کرتے ہیں۔ لیکن ایک نہ ایک دن اچا پول کھل  
جاتا ہے۔ آخر تک اُن کی یہ دھوکا دی ساتھ نہیں رہتی۔ جیسے کال نی  
را دی اور زرا ہوئے بھی سا دھو بھیں دھارن کر کے دھوکہ دیا تھا لیکن  
اُن کے دھول کا پول جلدی ہی کھل گیا تھا۔ جیسے پجائی کہاوت ہے۔  
کہ ستو دن سا دھ کا اور ایک دن چور کا۔

کئے ہوں کینش سا دھو ستاؤ۔ جم جگ جام دنت ہنواؤ  
ہانی کسنگ سوسختی لاؤ۔ لوگ اُنہوں دیدت سب کا ہو  
سا دھو پُرش اگر بُرا بھیں بھی دھارن کر لیں تو بھی سنساریں  
اٹکا اور ہی ہوتا ہے جیسے پام دنت (جس کا بھیں رچھ کا سا تھا)۔  
دھنواں (جس نے بندر کا بھیں دھارن کر رکھا تھا) کا ہوا۔ جیسا  
صحبت سے نقصان اور اچھی صحبت سے لا بھ ہوتا ہے سبھی لوگ اس  
کو جانتے ہیں۔ اور دید شاستروں کا بھی یہی مت ہے۔

گلن پڑھے راج پون پر سنگا۔ کچھ ہیں بلے بیچ جل سنگا  
سا دھو سا دھو سن سنگ ساریں بکمر میں رام دھیں گنی گاریں  
ہوا کے ساتھ مل کر دھوں آکاش پر چڑھ جاتی ہے۔ اور وہی  
پُرش کی اہلی ہے والے جل کے ساتھ مل کر کچھ پُرش مل جاتی ہے۔ نیک  
پُرشوں کے گھر کے ٹوٹا اور میتا رام رام کا جاب کرتے ہیں۔ اور  
دشت پرشوں کے گھر کے ٹوٹا اور میتا رام رام کا جاب کرتے ہیں۔ اور  
دھوم کسکتی کار رکھ ہوئی۔ لکھئے پیران منجوسوی سولی  
سولی جل انلی اہل سنگھاتا۔ ہوئیں جلد جگ جیون داتا  
جری صحبت کے کارن دھوں کا لکھ (سیاہی) بنتا ہے اور  
دی دھوں اچھی صحبت پاکر سندریا ہی بن کر پُران جیسی دھارنگ  
پستکوں کے صفحے میں کام آتا ہے۔ اور وہی دھوں جب جل آئی اور تو  
کے ساتھ مل کر بادل بن جاتا ہے۔ تو دنیا کا جیون داتا بن جاتا ہے۔

گرہ بھیشج حل پون سٹ پائے بکوک بکوک !  
ہو ہیں کد سنو سوسو بکوک لکھیں بکھیں لوک

اچھی اور بُری صحبت پاکر سورج آدک گرہ۔ دو نیار جل ہوا۔  
اور بستر سے اور بھلے پر لکھ ہو جاتے ہیں۔ خیر اور دھارن پُرش ہی اس بھید  
کو جانتے ہیں۔

سم پرکاش تم پاکھ دو ہو نام بھید بدھی کینہ  
سسی سوشک پوشک بھی جگہ بل پ جیس دینہ

بھینے کے دونوں پا کھوں میں روشنی اور اندھیرا برابر ہی رہتا ہے۔  
بھاتا ہے اُن کے نام میں بھیر کر دیا ہے ایک پاکھ چندرما کے آکا  
اور پرکاش کو ہر روز بڑھانا جاتا ہے اس لئے وہ فنکل کپشہر اٹا تا ہے اور  
سنساریں اُس کا لیش ورن ہوتا ہے۔ دوسرے پاکھ چندرما کے آکا پر پرکاش  
کو تید تک ٹھکانا جاتا ہے۔ وہ کرشن بھی کہلاتا ہے۔ اور لوگ اس پاکھ کو  
اچھا نہیں سمجھتے۔ (پرکاش دونوں پا کھوں میں برابر ہے لیکن جس پاکھ کا  
رخ گھٹاؤ کی اور ہے۔ اُسے بیش نہیں ملتا۔ اور جس کی گتی کا رخ  
بڑھاؤ کی اور ہے۔ اُسے سنسار میں سخاں پراپت ہوتا ہے۔ اس طرح  
گن اور دشت کسی نہ کسی انش میں نسب پرشوں میں ہوتے ہیں لیکن جو  
پُرش دن پرتی دن اپنے سد گنوں سدا چار کو بڑھا رہے ہیں جس کے  
عملوں کا رخ زیادہ تر اچھائی کی طرف کو ہے انہیں سنسار میں عزت  
کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ بھلے ہی ان میں کچھ نہ کچھ دشتا اور شبہ  
موجود رہتے ہیں۔ اور جو پُرش دن پرتی دن آچار کی اور بڑھ رہے ہیں  
ہیں جن کی کرم گتی بُرائی کی اور کو مٹے کئے ہوئے ہے وہ سنسار میں  
بند کو پراپت ہوتے ہیں۔

دو

جڑ جیتن جگ جیو جیت سکل رام مے جانی  
بندوں سب کے پد کملی سدا جوری جگ پانی

اس برہما میں جتنے بھی جڑ اور جیتن اٹھا اور جو مل سکے  
جیسے رخت بنا پتی آدک اور جنگم جو چلنے پھرتے ولسے پرانی چری  
جیسے لپوش کیت پتنگ (آک) جیو ہیں۔ ان سب کو بکوان  
دوب جان کر سدا دونوں پاکھ جو کر ان کے چرن گلوں کی میں  
بند نا کرتا ہوں۔



دیو دھرج نرنگ کھک پرست پترنگ بھرب  
 بند یوں کتر رتی چہرہ کرپا کرٹو اسب سرب  
 دیوتا۔ دھرت۔ کش۔ ناگ۔ برہم سے چیت پترنگ بھرب۔  
 راکش اند رات کو بھلنے والے آٹو چھگاد و غیرہ نشا پر سب لوں  
 پر نام کرتا پڑا۔ آپ سب مجھ پر کر پاریں۔  
 اگر چار لاکھ جو کسکی۔ جانی جو حل فصل بھج باسی  
 سیارام سے سب جگ جانی۔ کر یوں پر نام جگ جانی  
 اس پر سنا پڑیں جو راسی لاکھ یو تیاں ہیں۔ ان یوں میں  
 سویدرج۔ اندرج۔ ایشج۔ جراج۔ چار پرکار کے جو کاکا گون چکر  
 میں گھومتے رہتے ہیں۔ یہ چاروں پرکار کے جو حل۔ پرتھوی اور  
 آکاش میں رہتے ہیں۔ چھیلنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ انہیں سویدرج  
 کہتے ہیں جو حیران رکھات جانی میں بندھے ہوئے پیدا ہوتے ہیں۔  
 انہیں جراج اور جو اندوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ انہیں اندرج اور  
 جویج سے جنتے ہیں۔ جیسے ستھ اور درخت آدک وہ اوچھ کھلنے  
 ہیں۔ ان سب پرکار کے حیووں سے مجھے ہوئے سارے ملک کو میں  
 نرڈا بھگوان کا سر وپ بھکر دوں ہاتھ جو کر پر نام کرتا ہوں۔  
 جب کرپا کر کرک کر موٹو سب بل کر بھجادی اچھل بھو  
 رنج پڑی بل بھروس ہے ناہیں۔ تاں تے ہے کر یوں سب پائیں  
 اے دنیا بھر کے کرپا ندھان جو۔ آپ سب لوگ بل کر  
 مجھے ہناسیوک جان کر چھیل کپٹ کو بھو کر پتر من سے مجھ پر کر پاریں  
 کیجئے مجھے (پا) بدھی بل پر دھائی بھروسہ نہیں ہے۔ اس لئے میں  
 آپ سے برا کرتا کرتا ہوں۔  
 کرپا چھیلوں رگھوپتی گن گا۔ لگھوتی موری جرت ادگا ہا  
 سو بھو۔ ایشو۔ انگ۔ اپاؤ۔ من مئی رنگ سنور تھ ناؤ  
 میں بھگوان نام کے گنوں کا گن گان کرنا چاہتا ہوں لیکن  
 میری باہمی تو بھوتی ہے۔ اور دام بھگوان کا جتر اٹھا ہے۔ جسکے  
 آدانت کا کچھ بھی پارا تھ نہیں آتا۔ اس کے لئے مجھے کچھ اپا ہے  
 تعین ہو جاتا۔ میری بدھ اور من تو کڑ گال ہے۔ لیکن نور تھ وایاؤں  
 کا ہے۔  
 متی اتی نیج اوچھ جی اچھی۔ چھی جی اچھ کرپا جی نہ جھھی  
 کھشہ ہیں سجن موری ڈھٹائی۔ سنہیں بال کچن من لائی

سین جھٹی تر یا لکل ہی نی ہے۔ لیکن رام پتر ورت کوسکی  
 جو چاہ میں اٹھی ہے۔ وہ پڑی اٹھی ہے۔ اچھا تو امرت پان کی ہے۔  
 لیکن دنیا میں مٹی چھانچہ بھی نہیں سمجھ۔ لوگ میری اس ڈھٹائی پر مجھے  
 معاف کرینگے اور میرے بالک جیسے بچوں کو پریم پورک نہیں گے۔  
 یوں بالک کہہ تو تری با نا۔ سنہیں مدت من پتو اور ماتا  
 سنہیں کور کٹل کچیاری۔ یہ پرتوشن بھو شرا۔ دھارنی  
 جیسے بالک جب تو تری با نا میں بولتا ہے تو اس کے اپنا  
 من کر برن ہوتے ہیں۔ لیکن جو کر تو بھو اور بھو نا۔ اور بھو سے بچا  
 والے لوگ ہیں۔ انکو تو دوسروں کی زندہ اور قیاس جونی کرے میں ہی  
 مرہ آتا ہے۔ ایسے لوگ تو میرے بل کچنوں کو سن کر سنسی اٹھائیں گے ہی۔  
 رنج کہت کہہ لاگ نہ نیکا۔ سرس ہوو اتھو اتی اچھیکا  
 بے پر بھتی سنت برشا ہیں۔ اتے بریش بہت ملک ناہیں  
 اپنی اپنی کوتا دشاعری اسی ہو یا بہت ہی بھلی سمجھ کر اچھی  
 لگتی ہے لیکن ایسے اتم پڑش سنسا بھر میں فال خال ملتے ہیں۔ جو  
 دوسروں کی سوچا سن کر برن ہوتے ہیں۔  
 جگ بھو نر سہری سم بھائی۔ جے رنج باڈو اچھیل بل پانی  
 سجن سکت سن دھو سم کوئی۔ بھج پور بھو باڈو جونی  
 ہے بھائی۔ اس۔ سنسا پڑا ایشو۔ پڑی زیادہ تو دھار میں  
 سنتے ہیں جن کا بھو تالاب اور دیوں کا سا ہے۔ جو بل پار اپی ہی باڈ  
 سے (دستی سے) برن ہوتے ہیں۔ سنسا پڑا ایشو۔ کو کتی ورت پتر من  
 کا ہی ہوتا ہے۔ جو چند رما کی پورن نیکی کو دیکھ کر، رتھات تو سہرا نی  
 ترقی کو دیکھ کر برن ہو کر اچھل پڑتا ہے۔ (جو جب چاند پورن ہوتا ہے  
 تو اس کے سبک سے سمند میں اپری اٹھ آتی ہیں۔ سنہیں تبار جھاٹا  
 یا د و جزر کہتے ہیں۔)  
 دھار  
 بھاگ بھوٹ اچھلا شو بر کر یوں ایک سوس  
 پیہہ ہیں کھ سنی سجن سب کھل کری ہیں اچھاس  
 میرا بھائی کہ تو چھوٹا ہے لیکن چاہ بہت ہی بڑی ہے لیکن  
 مجھے یہ ایک وشواں ہے کہ اسے من کر نیکی پڑش بھی کھ باؤں گے  
 اور دھشت جی بھائی اڑا دیں گے۔



کھل کر یہ سہا س ہوتی بہت موزوں کاک کہیں کل کشتہ کھوڑا  
 ہاتھی ایک راہر چپ تنگی سنسپیں ملیں جن میں بہت ہی  
 نہیں دوشوں کی ہنسی سے میرا بیان ہی ہو گا۔ سچے شہزادی  
 کوئل کو کوئے تو کھوڑی کہا کرتے ہیں بیسے بگے منہوں کی ہنسی  
 اڑاتے ہیں۔ اور مینڈک سے کی۔ اسے ہی پیسے میں دے دشت پرش  
 نعلوان کی ہوا کو دشت کہتے دانی پتر بالی کو سن کر ہنستے ہیں۔  
 کبک رسک نہ رام پدینہو تہنی کن سکھداس رس ایہو  
 جھانکھتی کھوڑی مٹی موری۔ پتہ جوک سنسپیں نہیں کھوڑی  
 جو کوتا کے سواد کو نہیں جانتے ہیں۔ اور نہ ہی بھگوان کے پریم میں  
 میں رنگے ہوئے ہیں۔ ان کو بھی میری یہ کوتا شک دینی باس رس کا کام دینی  
 ایک تو یہ کوتا جھانکھتی رہی گئی ہے۔ دوسرے میری بڑی بھی بھولی ہے  
 اس لئے یہ ہنسنے کے یوگیہ رہی ہے۔ جو اس کی ہنسی اڑائیں گے انہیں کوئی  
 دوش بھی نہیں ہے۔

پر کھو پدیرتی نہ سا بھی رہی۔ تہنہ ہی کھٹا سنی لاگہ پھکی  
 ہری ہر پدیرتی مٹی نہ کتر کی۔ تہنہ ہوں مدھر کھٹا کھوڑی  
 جن کو پر کھو کے چرن گل میں پریتی نہیں جلاوڑی کی سکھ  
 بھی بھی نہیں ہے۔ ان کو یہ کھٹا سننے میں پھکی بے لائق گئے گی جن  
 کی بھگوان دشت اور شہو کے چرن میں پریتی ہے۔ اور جن کی بدھی میں  
 کوئی اعتراض نہیں انہیں شری رام چندر جی کی یہ کھٹا میٹھی لگے گی۔  
 رام بھگتی جھوشت جیسا جانی بھنہ میں جن سراہی سہانی  
 کوئی نہ ہو دل نہیں جن پر مینو۔ سکل کلا سب بدیا ہینو  
 اس کھٹا کو رام بھگتی روپی زیور سے جی جان کر سچ کن سند  
 بانی سے اس کی استغنی (تو لیف) کرتے ہوئے پر سچت نہیں گے۔  
 میں نہ تو کوئی ہوں۔ اور نہ داک دینا میں بھی ماہر ہوں۔ میں تو سب  
 بنزول ماور علموں سے خالی ہوں۔

آخر اللہ التکرتی۔ نانا جین پر بندہ انیک بدھانا  
 بھاو بھید رس بھید اپاما۔ کبک دوش گن بدھ پر کارا  
 انھشروں۔ اور کھل اور انکاروں (تہنہوں) کے اور بھند  
 و چند کے بہت بھار گئے بھید ہوتے ہیں۔ بھاووں رسول کے بھی  
 انیک بھید ہیں۔ اور کوتا میں بھانت بھانت کے گن اور دوش  
 جوتے ہیں۔

کبک بیک ایک تہنہ ہوریں۔ تہنہ ہوں کھٹی کا گد گوریں  
 کاویہ سمبوری ان سب باطن میں سے لکھ کر کا بھی گیان نہیں  
 ہے۔ یہ میں تم کھرا بکل جج کہتا ہوں۔  
 دو یا

کھنٹی ہوری سب گن رسبست ہنر پرت گن ایک  
 سو دھاری نہیں سو مٹی چنہ کے پمل بدیک  
 میری یہ کاویہ رچنا سب گنوں سے خالی ہے۔ لیکن اس میں  
 ایک جگہ، دکھیات گئی ہے۔ اُسے دھار کے پدھی مان پرش جن  
 کے ہر وہ میں گیان کا پرکاش ہے۔ اس کو نہیں گے۔

ایک جہاں رکھتی نام اُدارا۔ اتی پاوون پوان شرتی سالا  
 منگی بھوان اننگل پالہی۔ اُما بہت جھی جیت پکالی  
 اس میں شری رکھونا تہ جی کا اُدارا نام اوتھات سب کچھ دینے والا  
 سوب کھناؤں کو پوری کرنے والا رام نام ہے۔ جو کہ پتر تر اور وید پرانوں  
 کا سار ہے سب کھیاؤں کا گھر اور امنگول کو فورت کوئے والا ہے۔  
 بھگوان شوہی پار جی بہت اس رام نام کا سدا جاپ کرتے ہیں۔  
 بھنٹی پتہر شکوی کرت جوو۔ رام نام ہنو سوو نہ سوو  
 پدھو بدنی سب بھانت سنواری سوو نہ لیکن بنا ہر ناری  
 بے شک کسی شہر کوئی نے پتہر کوتا کی رچنا کی ہو لیکن اگر  
 اس میں رام نہیں ہے تو وہ شوہا نہیں باقی جیسے چندرما کے سماں سند  
 مکھ والی استری زیوروں بار شدکار سے سچی ہوئی ہوئے بڑی بستر کے  
 بنا شوہا نہیں پائی۔

سب گن رسبست کو کوئی کرت بانی۔ رام نام میں ابک جانی  
 ساد کہہ ہیں کھنا ہی پدھ تہنہ۔ دھو کر اس میں سنت گن گراہی  
 نہ بہت اس سے سب گنوں سے عاری لگولی (جو کوئی کوتا  
 رچنے میں ماہر نہ ہو) کی رچی ہوئی کوتا بھی اگر رام نام میں سے ہی ہوں  
 ہے۔ تو بدھیاں لوگ اور سنت کار پوروک اُسے کہتے ہیں۔ کیونکہ  
 شہد کی مکھوں کی بھانت سنت جن تو گن کے ہی کا پاک تہ ہیں  
 جہدی کبک رس ایکو نایں۔ رام پرتاب پرگٹ ایمہی مایں  
 سوئی بھورس میرے من اوا۔ کے ہیں نہ سونگ بھرن پاوا  
 اگر میری اہر رچنا میں کاویہ درشی سے کوئی بھی رس نہیں ہے  
 تو بھی میرے میں یہ ایک ہی بھو سے کہ اس پر شری رام جی کی اپار کیا ہے



کاوی ہوتا ہے۔ یہی سمجھ کر سب لوگ اس کو برتن ہو کر بیٹے ہو کر  
اسی طرح اگر میری یہ کوتاہی ہائی گواہی بھاشاں ہے۔ تو یہی  
شری سیتا رام ہی کے کش کو بدھیان پرش پڑے شوق سے لکاتے اور  
منستے ہیں۔

چوہیلی

منی مانک منکٹا جی جیسی۔ ایہی گری گج سر سوہ نہ سی  
زیرپ کریت ترونی تنو پائی۔ لہیں سکل سو بھا ادھیکائی  
منی مانک اور موٹی تینوں ہی کیسی سندر و سندر ہیں لیکن یہ  
یہ بتدیج سانپ پرست۔ اور ہنسی کے مستک پرانی شو بھا  
نہیں پاتے۔ جتنی شو بھا کہ کسی راہ کے گٹ اور کسی سندھو جان  
استری کے شری کو باکر پاتے ہیں۔

تیسے ہی سکوی کبت بدھ کہیں۔ اچھین انت انت چھپی لہہ ہیں  
بھگنی سہتیو باڈی بھون پرہانی۔ سمرت ساوڑاوت دھائی  
اسی طرح پنڈت لوگ کہتے ہیں کہ اچھے کوئی کی کوتاہی  
کہیں جاتی ہے۔ اور اس کا مان اور پر تشھہ کہیں دوسری جگہ بھی  
جے۔ کوئی لوگوں کا پریم اور کھنٹی کے کارن سمیرن کرتے ہی سر سوئی جی  
برہم لوگ سے دوڑ کر آتی ہیں۔

رام جرت سرتو انہو میں سو شرم جانی۔ کوئی اپائیں  
کوئی کو پر اس ہنسے پکاری بکاویں ہری جس کلی مل ہاری  
جب تک اس سر سوئی جی کو اس رام جرت روپی سر دورین  
نشان کرایا جائے۔ تب تک ان کی وہ تھکاوٹ کروڑوں منٹوں  
سے بھی دور نہیں ہوتی۔ کوئی اور پنڈت لوگ کہتے ہوئے میں ایسا  
وچار کر کے کلچاگ کے پاؤں کے ناش کے لئے شری ہری کے  
یش کا ہی گن گان کرتے ہیں۔

کیتھیں پر کرت جن گن گانا۔ سر ہنسی گرا لکت پھیتانا  
ہر دے بندھو منی سب سمانا شوئی سدا وا کہہ ہیں سچانا  
جو دنیاوی مشقوں کے لیش کا گان کرتا ہے۔ سر سوئی جی اس نے

دھو منو جیسی سہج کر وائی۔ اگر پر سنگ سگڑ دھ لیسائی  
بھنٹی بھلا پرتا پرتا پرتا۔ رام کھٹا ایک منگل کرنی  
دھواں بھی اگر دھوپ کے سنگ سے خوشبودار ہو کر  
اپنی سبھا دک کر وائی (رگڑ ورن) پھوٹو تیا ہے میری کوتاہی شک  
بھدی ہے لیکن سفسار کا کیا ان کہنے والی شری رام کھٹا کا اس میں  
ورن ہے۔ اس لئے اس کی سر بتائی ہوئی۔

چھند

منگل کرنی کلی مل ہرنی تلسی کھٹا رگھونا کھٹا کی  
گتی گور کو تاسرت کی جیوں سرت پادون پاتھ کی  
پر کھو سب سگتی بھنٹی بھلا پرتا پرتا۔ رام کھٹا ایک منگل کرنی  
بھوانا گس بھوئی مسان کی سمرت سہاون پاوتی  
شری رام کی کھٹا کلیان کرنے والی اور کلچاگ کے تاپوں کو  
شانت کرنے والی ہے۔ جیسے شری گنگا جی کی چال ٹیرھی ہے  
پر بھو کے لیش کے سنگ سے یہ بھدی کوتاہی سندر اور سچ پرش  
کو بید بھا سنے لگے گی۔ مرگھٹ کی ابوتر را کہ بھی شری ہادیو جی  
کے شری سے پرش کرتے ہی سہاونی لگتی ہے۔ اور سمیرن کرتے  
ہی ہی کو پرت کرنے والی ہوتی ہے۔

دوہا

پر یہ لاگ ہی اتی سب ہی تم بھنٹی رام جس سنگ  
دارو وچارو کے کرے کو دیرند یہ ملیہ سنگ  
میری یہ کوتاہی شری رام جی کے لیش کے سنگ کے پرتاب  
سے بہت ہی پیاری لگے گی۔ کیونکہ کاٹھ کی ذات کا وچار کون کرتا  
ہے۔ ملیا چل پرست کے سنگ سے تھکا چدن بن کر بند نہ  
ہو جاتا ہے۔ افقات سبھی چدن لگا کر انکا سنان کرتے ہیں۔ کوئی  
اسے تھکا کہہ کر نہیں ٹھکرتا

سیام سر بھی پیئے لیش اتی گن و کر ہیں سب پان  
گرا اگر اسے سیارام جس کا وہیں جس میں سچان  
کیا لگائے (کا کے رنگ کی) کا بودھ اعل اور بہت گن



جو خری رام جی کی بھگتی کی کڑی لکڑی کو گھٹکتے ہیں۔ دھم کر دھم  
اور کام کے غلام ہیں۔ اور دھندلے گھٹکتی کرتے والے۔ دھم کا بھڑکا  
اڈبھرو چنے والے یا کھنڈی اور کینڈ کے دھندلے دھم کا بھڑکا  
والے ہیں۔ سنار کے ایسے لوگوں میں سے ہے پہلے میری گئی۔

جو اپنے اوگن سب کہیوں۔ یاد دھنڈی کھٹا یا نہیں لہٹوں  
تاتے میں اتنی الپ بکھاتے۔ بھٹوڑے متہ حاشیہ میں سیانے  
اگر میں اپنے سب اوگنوں کا ذکر کرنے لگوں تو کھٹا پڑی  
لمبی ہو جائے گی۔ اور پھر بھی میرے اوگنوں کا یاد دھنڈا نہ آئے گا۔  
اس لئے میں نے اپنے بہت ہی بھٹوڑے اوگنوں کا ذکر کیا ہے۔  
بڑھیمان لوگ تھٹھٹے ہی میں سمجھ جائیں گے۔ عاتلاں را اشارہ  
کافی است۔

بھگتی پھٹی بدھی نیتی موری۔ کووندہ گھٹائی دیہی کھوری  
ایتھو پرکھی ہیں جے استکا موہے تے ادھاکے ٹھمتی زکا  
بہت پرکھ سے کی گئی میری اس نیتی کو سمجھ کر کوئی بھی  
اس کھٹا کو سن کر دوش نہیں دیگا۔ اتنے پر بھی اگر کوئی شکا کریں  
تو وہ تو جھ سے زیادہ جھوڑا اور بدھی کا کنگال ہے۔

کوئی نہ ہووں نہیں چیر کہاؤں متی اور پام گن کاؤں  
کہنہ کھوٹی کے چرت اپارا۔ کہنہ متی موری توت مستارا  
نہ تو جھے کوئی ہونے کا دعویٰ ہے۔ اور نہ ہی میں چیر کہاؤں  
ہوں میں تو اپنی بدھی کے انصار دام کے ٹخن گان کرتا ہوں۔  
کہاں تو رکھنا تھجی کا اپار چیر اور کہاں میری سنسار کے موہ  
مت میں بھنسی ہوئی۔ بلین بھٹی

جیہیں روت گری میرا ہیں کہہ سوتول کے ہی لیکھ ماہیں  
سمجھت امت رام پر بھٹو تائی۔ کرت کھٹا من اتی کدرائی

جس ہوا کے بیگ سے سمیرو جیسے پرست اٹھاتے ہیں  
اُس کے سامنے بھٹا روئی کا بھٹا کس گنتی میں ہے۔ خری دام  
جند کی پر بھٹو تائی کی اپار دھماں کو سمجھ کھٹا چنے میں مران بکھپا نا۔

اگر بھگتی ہیں کہ کیوں اس موہ کے بلاستے پرائی۔ پندت  
پندت کہتے ہیں کہ ہرہ سمندر ہے۔ اور بدھی اس ہرہ روپی سمندر میں  
سینکے سمان ہے۔ اور سرسوتی جی کھشتر کے سمان ہے۔

جوں بڑی بربازی بجا رو۔ ہوئی کھشتر مکتا منی جا رو  
میں اگر نہ لیتھو و جا رو پی جمل پرستائے۔ تو موتی تنی  
کے سمان سندرتائی کی سمجھنا ہوتی ہے۔ (سیپ کا ٹھنڈا کھلا ہوا ہو  
اور جمل پرست ہو۔ سوانی کھشتر ہو۔ جب ان تینوں کا جوگ ہو  
تب جو بھگتی شانی جمل کا قطرہ سیپ کے تھ میں گرے گا۔ وہ تھ  
فورا بند ہو جائے گا۔ اور وہ پانی کی ٹوند سندرتائی کے روپ میں  
پرست ہوگی۔ کوئی یہ پما دے کر کہتے ہیں کہ کوئی کا ہرہ ناویک سمندر  
ہے۔ اور اس کی پھی اس سمندر میں سیپ ہے۔ سرسوتی جی سوانی  
نسترت ہیں اور جو عتم و پیر روپی جمل رہتا ہے۔ وہ موتی کے سمان  
سندر کو تاتھوتی ہے)

## دوہا

بھگتی ہی جی جی پو نہیں رام چرت برتاگ  
پہر میں سجن ہمل اور سو بھائی الوراگ

اس کویتا روپی ہوتی متی کوٹری ترکیب سے سوارا کر کے  
پھر رام چرت روپی سندردھاکے میں پرور کر جہا کا ہرہ نام کر پائے  
شوہ ہو گیا ہے۔ ایسے سن لوگ اپنے پوتر ہر دے میں دھارن  
کرتے ہیں۔ وہ دھارن کر کے پرکھ دس کا پان کرتے ہیں۔

## چو پائی

جے جنے کلی کال کرا لا۔ کرت بائیس بیش مرالا  
چلت کینتھ بیدرک چھٹا۔ کپت کلور کلی لی بھٹا ترے

جو جیو ہا کال اس کھجک میں جتنے ہیں کل موتا کر قوت کا فواں  
جن کی کوئی کوئے کے سمان ہے۔ اور ہمیں سنس کا سنا بنا رکھا ہے  
جو وید مارگ کو پھوڑ کر کمارگ پر جیتے ہیں۔ جو سیم کپت کھجک کے  
پاؤں کے بھانڈے ہیں۔

بھجک بھگتی کہانی رام کے۔ کھٹک کھن کوہ کام کے  
تہنہ تہنہ پرکھتھم دیکھ جگ موری۔ دھینگ دھم و جوج دھندل دھوری



دفعہ کرپا دشمنی کی تو اس پر پھر کبھی روک دے نہ کیا۔

گئی ہووے غریب نہوے جو۔ سر بل حساب رکھو راہو  
بندھ بڑا نہیں ہری اس جانی کہیں پختہ سچل سچ بانی  
وہ پھر کبھی شہری رگھو ناکھنی مرلی بھیا ورو شکتی مان سب کے  
سوامی غریب نواز گئی ہوئی دستوں کو باجہ نہایت کرنے والے ہیں  
اس بھید کو جہاں پندرت جن ہری گن گان کر کے اپنی بانی کو پورا تر اور ترشہ  
پھل دینے والی بناتے ہیں۔

نئے ہی بل میں رگھو تی گن گاٹھ۔ کہیو نانی رام پد ماٹھ  
مٹن ہی پر پھم ہری کیہ تی گائی۔ تے ہی گائیٹ مشگھو ہی بھائی  
ہنگوت کرپا کے اس بل پر شہری رگھو ناکھنی کے پر لڑن میں ہیں  
جھکا کر ان کے گنوں کی کٹھا کہوں گائینوں نے پہلے بھگوان کی  
کیہ تی گا گان کیا ہے۔ سچ بھائی اسی مارگ پر چلنا میرے لئے  
آسان ہے۔

دو با

اتنی اپا جے بہت بہتوں نرپ سیتو کر اپیں  
چڑھ پھیل کا پریم لکھو پو شرم پار ہیں جیسا ہیں

جڑے جڑے دیاتیں اگر رام اس پر بل بندھ دیتا ہے تو  
چھوٹی سے چھوٹی ناچیر جڑے ہی کسک بھی بیکہ کسی سخت محنت کے اس  
دیرا کو پل کے نرپے پا کر کرتے ہے اسی طرح رشی سیتوں نے پور پور  
کے گن گان کا مارگ بتلایا ہے اس کے ہمارے ہیں ان کی پار کھا کا  
ورن کر سکوں گا۔

ابھی پکار بل میں ہی دیکھائی۔ کہ پور رگھو تی کچھ شہائی  
سیاس آدی کوئی پٹنگو نانا۔ جہنہ سار ہری جس بھکھانا  
اس بل سے من کو تھوہ دیکھ میں بھگوان رام کی منور کھائی رچنا  
کردن گا شہری دیاس آدی جو بہت سے اقم کوئی ہو گئے ہیں جنہوں نے  
بڑے اور سے بھگوان کے ش کا من کیا ہے۔

چرن کل بندوں تنہہ کیہ سے۔ پور پور سکلی منور کھ میرے  
کلی کے کو نہہہ کر پور پور پور۔ جہنہ بڑے رگھو تی گن گرا ما  
میں ان سب کو یوں کے چرن کلوں کو پر نام کرتا ہوں۔ وہ  
سب سمون منور کھوں اور پور کر میں بھگاک لئے کو یوں کو بھی میں

دو با  
سار شیش جیش پدی اگم تکم پیران  
ییتی نیتی کی جاشو گن کرپیں رتر تر گان

سر سو تی جی شیش جی شوی۔ یہ ہا جی شاستر ویدا ویرا  
بھگوان کی لیل کا پار نہ پاسکے۔ اس لئے وہ سب نیتی نیتی ایسا نہیں  
ایسا نہیں) بھکر سارا ان کا گن گان کیا کرتے ہیں۔

یو با

سب جانتے پھر پھر پھر پھر سوئی۔ تدی کی کہے بنا رہ نہ کوئی  
تہاں بیاس کارن را کھا۔ بھجن پر بھیا و بھانت ہو بھیا کھا  
پر پھو کی ہما اکھینہ ہے۔ ارکھات شہد اور بانی کا و شہ نہیں۔  
تو ہی یہ سب کچھ جانتے ہوٹ ان کے گن گان کرنے سے کوئی نہیں  
دبا یعنی اگرچہ یہ سب جانتے ہیں کہ ان کی جہا اکھینہ ہے۔ لیکن پھر بھی  
اپنے اپنے شہدوں اور بھی انوسار اس کا وزن کرتے ہیں۔ وید نے  
اس کا کارن یہ بتلایا ہے۔ کہ پختہ گئی بن پڑے بھگوان کا بھجن کرنا چاہئے  
اس سے ہی یہ ورگم بھو ساگر تر جاتا ہے۔ اس لئے اکھینہ سمجھنے پر بھی  
بھگوان گان کرتے ہیں۔

ایک انہیہ روپ اناما۔ ارج سچھا سنسہ پور واما  
ویا نکے وشو روپ بھگوانا۔ تے پیرا دھرو دھو پیرا کرتا ہونا  
بھگوان اودو تیرہ ہیں۔ ان کی کوئی ایسا نہیں ہے انکی کوئی شکل  
فہم ہے۔ ان کا کوئی نام نہیں ہے۔ ارکھات وہ ایک نرند کا پ۔

نرا کار۔ نام نہت ہیں۔ وہ اجنا ہیں۔ ست چت اسندا اور پریم بھام  
ہیں۔ سب میں وی ایک ہی اہد وشو روپ ہیں۔ ا تھی بھگوان نے  
دو تیرہ منور وھان کر کے بھانت بھانت کی لیل کی ہے کیا مایا کا  
کیل ہے

سو کیوں بھگوان بہت لاکھی۔ پریم کرپال پر رت اورا کی  
جہی جن پر لٹنا اتی یہ چھو پو جہنہ کرنا گری کہینہ نہ کو پو  
وہ سب بھگوان نے بھانت بھانت کی بہت سے لیل کی  
ہے۔ کیونکہ وہ کرپا کے نہ جان اور شرم گتوں پرانی پریم کرپا لے  
ہیں جن کی بھانت پر اپاد کرپا اور سب سے کہے جنہوں نے جس پر ایک



پندت لوگ آمد دیتے ہیں جسے سن کر ہنسنے لگی دیر لگا کر چھوڑ کر  
تعریف کے پل باندھنے لگے۔

دو

سوڑ ہوئی جو میل مٹی موہی ہستی بل اتی تھوڑ  
کر جو کیا ہری جس کہیوں مٹی تھی کر میو ہنور  
ایسی کوستا کی دیا نزل مٹی کے بغیر نہیں ہو سکتی اور ہر آدمی  
بل بہت تھوڑا ہے۔ اس لئے ہی میں آپ سے باد بابر پر لکھا کرتا ہوں۔  
کہ ہے کوئی! آپ تجھ پر کر پا کریں جس کے پر تاپ سے میں لگا اں دام  
سے نیش کا وزن کر سکوں۔

کوئی کو پد رکھو ہر چہ تہ مائسی منجھ مرال  
بال دئے مٹی سحر کی مٹی مہر ہو ہو کر پال  
ہے کوئی دیندت گن کہ آپ شری رام چتر نامہ در کے اہل  
سندھ سنس تہ۔ مجھ بالک کی ہستی سن کر اور رام چتر کہنے پر سندھ  
مٹی دیکھ کر تجھ پر کر پا کریں۔

سور کھٹھا

بند یو مٹی پاد گنجو را مائن صہیں نہر میو!  
سکھ سکھول منجھ دوش بہت تہ مٹی سحر کی  
میں ان بایک مٹی کے چرن نل کی بند ناگرا ہوں جنہوں  
نے رامائن کی چٹائی ہے جس میں اگر وہ دشت کھوڑ دل راکشوں  
کے چتر ہیں۔ تو ہی وہ ان کے کھوڑ چھاؤ اور دشت بھاؤ سے  
دوشت نہیں ہے۔ بلکہ کول نزل سندھ اور دوش رہت ہے  
بند یوں چاروں دیر کھچو بارہی لو بہت مسر  
جلینہیں نہ پینہوں کھید بہت رکھو ہر لہند نیش

میں چاروں دیروں کا بند ناگرا ہوں جو کہ سندھ سمندر کو  
پہر کرنے کے لئے جہاز کا کام دیتے ہیں جنہیں شری لکھنا تھی کے  
نزل یغ کا وزن کرنے کے لئے خراب تہ لگی ذرا تھکا دت نہیں ہوئی۔

سندھوں پر تہو چھو ساگر نہیں کینہ یہ  
سنت اسہ کھنڈی مہینوں کے کھل لاش بارونی  
میں جگت پتا شری برہما کے چرن کی بلنا کرتا ہوں جنہوں  
نے سندھوں کی رہنمائی ہے۔ اس سندھ ساگر سے سنت دہلی  
امرت۔ چندا۔ کام دھینو نکلیے اور ساگر ہی زشت منشا روئی

پر نام کرنا ہوں۔ جنہوں نے شری رکھنا تھ جی کے گنوں کا وزن  
لیا ہے۔

جے براکت کوئی ہم سیاتے۔ ہھا شا جنہر ہری چرت بھانے  
بھجے جے پینہ جے پوہی ہیں آگے۔ یلہوڑ سب ہی کپت پھل تیا گے  
جو براکت کوئی اتھتی شاعر۔ شری تھ بھسی مان میں جنہوں نے  
بھوان کے چرت کا وزن بھاغ میں کیا ہے۔ جو ایسے کوئی بھوت کال  
میں ہو چکے ہیں۔ اور جو اس درنمان کال میں موجود ہیں اور جو آگے بھوشیہ  
میں ہونگے۔ ان سب کو نشکپٹ بھاؤ سے یعنی پترن سے میں  
پر نام کرنا ہوں۔

ہو چو پیر ست دیو بردانو۔ سا دھو سماج کھنڈ ہنما نو  
جو پر بندت نہ نہیں آدیں۔ سو شرم پر تھ بانی کوئی کر میں  
آپ سب پر سن چت ہو کر تھ یہ وردان دیں کہ میری یہ کویتا  
سا دھو سماج میں عزت کی جگہ سے لگی ملے کیونکہ جس کویتا کو بھی  
مان لوگ اور میں دیتے اس کی رچائی دیکھت کرنا مورکھ کو توں  
کا کام ہے۔

کیرتی بھنت بھوتی بھلی سوئی۔ شری سب کہیں بھبتی  
دام تیکرتی بھنت بھدہ یسا۔ سہن جس اس موہی اندک سیا  
لوک بڑائی۔ کویتہ اور وہ۔ دو دولت وہی بھی ہے جو نکاحی  
کی طرح دوسروں کا بہت کرے۔ ہر رام چندر جی کی کیرتی لوک  
بڑائی۔ تو شری سندھ اور ہر جا کا امانت کلیان کرنے والی ہے۔  
لیکن جس کویتا میں میں نے ان کی کیرتی کا گن گان کرنا ہے۔ وہ  
کویتا بڑی بھدی ہے۔ ان دونوں کا بھاؤ کیا میل ہے مجھے اس  
بات کا بڑی فکر لگی ہوئی ہے۔

تھری کر یا سبھ سب موسے۔ سی ان تھوانی ٹاٹ ٹو سے  
بے کوئی گن۔ آپ کی کہ اگر ہو تو مشکل ہی سے جی میں حل ہو  
سکتی ہے۔ شیم کی بھائی ٹاٹ بیسی بھدی چیز پر میں سبھاؤنی معلوم  
ہوئی ہے۔

دو

سہل گبت کیرتی بھل سوئی اور میں سجان  
تہج بیر سہانی رہو جو سخی کر میں بھجان  
کویتا سہل ہو اور نزل چتر کا اس میں درن ہر ایسی کویتا کو



زیر بھی اسی منسار سے پیدا ہوئے۔  
 بندہ پیر منہ کرہ چرن ہندی کہنوں کر چوہ  
 ہوئی پر تن پر و ہو سکل بنو منور تھ مود  
 رہتا ہر من۔ بندت گروہ دن سب کے چروں کی بندنا  
 پالتہ جوڑ کر تاروں۔ سب پر تن ہو کر میرے سارے منور کھنوں کی  
 پورنی کریں۔

### چوبانی

یعنی بندہ منسار سر سرتا ہوگل بنیت منور چہرنا  
 محن پان پاپ ہر ایک۔ کہت صلت ایک ہر ایدیکا  
 سر سوتی اور گنگا کی میں پھر بند ناکرنا ہوں دونوں ہی  
 پوتر اور منور چتر والی ہیں۔ شری گنگا جی تو اشنان اور عل  
 پان کرنے سے پاؤں کا ناش کرتی ہے۔ اور دوسری شری سرتی  
 جی لھگو ان کے گن گان کرنے اٹھنے سے اگیان کا ناش کرتی

جے گرو منور ناگر ہمیش لکھواتی پرتوں پر بندہ دن دانی  
 سیوک سوانی سکھا سیانی کے۔ ہرست پرتو چھی سب تھی تھی کے  
 اپنے گرو تاپتا شری ہادیو اور پارتی جی کوں پر نام کرتا ہوں  
 جو دن بندھو زغریب نوان اور نتیہ دان کرنے والے ہیں۔ اور سیقا  
 جی کے پتی شری دھونا تھ جی کے جو سیوک۔ سوانی اور سکھا  
 (متر) ہیں۔ اور تھ تھی داس کے سب پر کار سے سچے ہتیشی ہیں  
 کلی بکوی جگ بہت ہر گرجا ہر سار ہر متر جیال جھنہ سہر جا  
 ان بل آکھر ارکھ نہ جاؤ۔ پرکٹ پر بھاؤ ہمیش پرتا پو  
 کل جگ کو دیکھ کر جگت کے ہست اٹھ شری پارتی جی نے  
 شاپر متر جیال کی رہنمائی جن کے اکھ شریلے میل ہیں جن کا نہ کوئی  
 ٹھیک مطلب ہی نکلتا ہے اور نہ چپ ہی ہوتا ہے لیکن پھر  
 بھی شری شو جی کے پرتاب سے ان کا پر بھاؤ ورتیش ہے۔

سوا کیس موہی پرتو گولا۔ کرئی پرتی لکھنا تھ منگی مولا  
 سمری سوا شو پانی پ۔ او۔ پرتوں نام ہریت پیت جاپو  
 شو جی پرتی پرتی ہو کر میری اس دھونا تھ جی کی لکھنا گوند اور  
 کلیان کا دی بندیں۔ جس شری پارتی جی اور شو جی دونوں کا سمرن  
 کر کے اور دونوں کر پاگو پار ہرے پر سن رجست سے شری

رام چتر جی کی بیوں کتھا کا وزن کرتا ہوں۔  
 بھنتی سوری شو کر پابھیانی۔ سی سلی ملی ہوں سرتی  
 ہے ای لکھی سینہ سمیتا۔ کہیں نہیں سمجھ سکتا  
 ہوئیں رام چرن انورانی۔ کلی مل رہت سونگل بھالی  
 شری شو جی کی کرپا سے میری یہ کویتا ایسی شو بھاگو پلاپت  
 ہوگی۔ جیسی شو بھاگے چندرا اور تاروں سے جی ہوئی رات  
 کی ہوتی ہے۔ جو پریم بھاؤ سے اور ساودھانی سے اس کتھا کو  
 نہیں سنیں گے۔ ان کی شری رام چند جی کے چروں میں برتی ہو  
 جائے گی۔ اور وہ کل جگ کے سارے پاؤں کا ناش کے کلیان  
 کے بھالی بن جائیں گے۔

### دوہا

سینہ ہو ساچے ہوں موہی پر جو ہر گوری پاؤ  
 تو دیکھ ہو جو کہنوں سب بھاشا بھنتی پر بھیاؤ  
 اگر شری شو جی کی اور پارتی جی کی تپنے میں بھی تھ پرتی پرتی کرپا  
 ہو۔ تو میں نے اس بھاشا کویتا کا جو پر بھاؤ کہا ہے۔ وہ بالکل سچ ہوا  
 بندوں اور دھ پوری اتی پاؤں ہر جو ہر کی کلیش فاون  
 پرتوں پر نرنار ہو رہی۔ محتاج نہ پر پرتی نہ تھوری  
 میں اتی پوتر شری اودھیا جی کی بندنا کرتا ہوں اور  
 کلجگ کے پاؤں کا ناش کرنے والی شری سرجی کی بھی بندنا کرتا  
 ہوں۔ شری اودھیا پوری کے باسی نرناریوں کو بھی پر نام کرتا ہوں  
 جن پر شری رام جی کی بہت محتاج ہے۔

سیا نندک اکھ اولکھ نساے۔ نوک سوک بنائی نساے  
 بندو کو کشلیا دسی ہراجی۔ کیرتی جاو سکل جگ ہاجی  
 سینا ماتا کی بندا کرتے رائے دھونی ہوک تھو کوں کو  
 بھگو ان نے ان کے سارے پاؤں کا ناش کر کے ان کو شوک  
 رست بنا کر اپنے لوک میں بسا دیا۔ میں کو سلیا دھنی جو رب دسا کی  
 بندنا کرتا ہوں۔ جن کی سدا سنسار پرتی کرتا ہے۔

پر گنیو چنہ رکھتی ششی ہارو۔ وشو سکھ کھل کل تھ رُو  
 دشر تھ داو سہت سب رانی۔ شکریت سونگل مورتی مانی  
 کروں پر نام کر من مانی۔ کر و کر پاست سیوک جسانی  
 چنہیں برج پرتی بھاتا۔ ہما اودھ رام پتو ماتا



رام چندر جی کے کیرتی رُوپی جھنڈے میں میں کایش انڈے کے  
سمان چہ (جیسے جھنڈے کو اپنی اٹھا کر رکھنا اور لہانا ان سب کا  
آدھار ایک مارتو ڈنڈا ہے۔ ویسے ہی شری بھگوان کے کیرتی رُوپی  
جھنڈے میں گشت میں کایش انڈے کے سمان ہے۔)

شیش ہر ستریس جگ کارن۔ جو اوترو پوجو جی بجے نارن  
سدا سو سناو کول رہ موہر۔ کرماندھو سو موہر گت کر  
ہزار ہر مالے شیش جی بریدگت کے کارن ہیں جنہوں نے

پرکھوئی کا بجے دور کرنے کے لئے آوار دھارن کیا۔ وہ کرماندھان  
شری سوہتر کے پتر گنوں کی کھان شری گشت میں جی بھو پر سدا برتن ہیں۔

رُوپ سوہوان پد کسل نسائی سوہو سوس بھرت اُلو گامی  
ہما بیر بنوؤں ہنو مانا۔ رام جاسو جس آپ بیکھانا  
شری شرو گن جی کے چرن کملوں کو میں پر نام کرتا ہوں۔

جوڑے بہادر سوہیل بھاؤ اور بھرت کی پیروی کرنے والے ہیں۔  
ہماویر شری ہنومان جی کی سنا جی کرتا ہوں۔ جی کی بڑائی خود شری  
رام چندر جی نے اپنے شری مجھ سے کی ہے۔

سورکھا

پرنوؤں پون کمار کھل بن پاوک گیان گھن

جاسو ہوے آگار پ ہیہ رام سر چاپ دکھر

میں پون کمار شری ہنومان جی کو پر نام کرتا ہوں جو دشت رُوپی  
بن میں اگنی کے سمان ہیں۔ اور گیان کا بھندار ہیں۔ جن کے ہر دے  
اکاش میں بھگوان رام دھنش بان دھارن کے براجمان ہیں۔

کبھی تپری کچھ نسا پر راجا۔ اُنگد آوی جے کیس منسا ابا  
بنڈوں سب کے چرن سہاٹے۔ اوہم شری رام جین پائے  
بانروں کے ستر تاج شری سگر پٹی۔ دھچوں کے راجہ شری

جاو نت جی اور راکھشوں کے راجہ شری بھگت شرو می بھیکش  
جی اور اُنگد وغیرہ انر سماج کے سندر سہاوانے چرنوں کی میں بندنا  
کرت ہوں جنہوں نے پشو اور راکشس آدی اوہم دیونیوں میں  
پی بھگوان کی برائی کر لی۔

رکھوئی چرن اپاسک جے تے بھگم گ مُنر اُمر سمیت  
بندوں پد سترج سب کیے جے بنو کام رام کے چیرے  
پندے پشو۔ دیوتا گشت۔ اسمیت جتنے شری رام چندر جی

جواں یعنی کوسلیا رُوپی پورب دشا سے شری رام چند  
جی سندہ پری پونا چند ما پرگت ہوئے جو سنا ر کو سگھ دینے  
تاسا اور دشت راکشس رُوپی کملوں کے لئے کمر کے سمان ہیں  
سب رانیوں سمیت راجہ دشر جی کو نیکی اور بھلائی کی سورتی مان  
کو میں بن گین کیس سے پر نام کرتا ہے۔ وہ بھو پر اپنا پتر شری راج چند  
اور اُنگد جی کی کر گیا کریں۔ جن کو رنی کر یعنی پیدا کر کے شری  
بھگوان نے جو بڑائی پائی ہے۔ اور شری راج چند جی کے ماما  
پتا ہونے کے کارن جن کی مہما کا کوئی پاد نہیں ہے۔

سورکھا

بنڈوں اودھ جی اول ستیہ پریم جہ رام پد

چھتر درنیاں پر یہ بنوہن ار پری ہر پو

میں اودھ نریش شری دشر جی کی بندنا کرتا ہوں بھگوان رام  
کے چرن کملوں میں جن کا پاپا پریم تھا۔ جو بی دین دیاں پرکھو شری  
رام چندر جی ان سے جانا ہوئے توں ہی انہوں نے اُن کے پریم  
میں اپنا شری بھار کر دیا۔ جیسے کہ وہ گھاس کا ٹکڑا ہو۔

پرنوؤں پری جن سمیت وہ پو جاسی رام پر گوڑھ سینیہو  
جوگ بھوک جہہ را کھیو کوئی۔ رام بلوکت پر گئیو سونی  
میں بھلا نریش شری جگ ہمارن کو اُن کے پر وار

سمیت پر نام کرتا ہوں۔ جن کا بھگوان کے چرنوں میں گوڑھ پریم تھا  
اور جنہوں نے یوگ اور جھوگ میں اسے چھپا کر رکھا تھا لیکن وہ  
پریم شری رام کو دیکھتے ہی پرگت ہو گیا۔

پرنوؤں پریم بھرت کے چرنا۔ جاسو نیم برت جانی نہ پرنا  
رام چرن نپنک من جاسو۔ لہندھ دھب او بھجی نہ پاسو  
تینوں بھائیوں میں سب سے پہلے میں شری بھرت جی

کے چرنوں کو پر نام کرتا ہوں جن کے نیم اور برت کا ورن ہو ہی  
نہیں۔ کتا شری رام جی کے چرنوں میں جن کا میں پریم میں بھونرہ کی  
کی طرح مکھد ہو گیا ہے۔ اور جو بھی اُن کا پاس نہیں چھوڑا۔

بنڈوں جھیں بدجل جاتا۔ سیتل سو بھگت بھگت سکھ داتا  
رکھوئی کیرتی بسل پتا کا۔ دند سمان بھو جس جاسا  
میں شری گھن جی کے چرن کملوں کی بندنا کرتا ہوں جو  
سانت بھاؤ سند اور بھگتوں کے سکھ داتا ہیں۔ اور بھگوان



سورہ کا بیج ہے۔ اور کار چند را کا بیج ہے اس لئے انی سورہ  
چند را تینوں ہی جاگت کے اُپاوان کارن اس "رام" شبد کے  
انترگت ہیں۔ اس لئے "رام" شبد ہی ایک ماتر سدا را کا دل ہے  
اگنی سورہ چند را اس کی بھوتیاں میں شری کوئی شری تلسی داس  
ہی کہتے ہیں، کہ بھگوان کے اس "تام" نام کی میں چند را تہوں جو  
سورہ اور چند مال کا بیج ہے اور وہی "رام" نام شری برہما، وشنو،  
مہیش رُوپ ہے۔ وہی "رام" ویدوں کی جان ہے۔ وہ نرگن۔  
اُپمار بہت (اس کی تانا کوئی بھی دستو نہیں کر سکتی، اس سے یہ اُپما  
رہت ہے) اور گنوں کا بھندار ہے۔

جہاں متر ہوئی جیت مہیشو۔ کاسی مکت مہیشو اُپدیشو  
جہاں جاسو جان کن راؤ۔ پتر پوجیت نام پر بھساؤ  
جس "لام" مہا متر (کلام عظیم) کو شری تلجو جیتے ہیں۔  
اور جس کے اُپدیش سے کاشی میں مکتی ہوتی ہے جس کی جہاں کو شری  
گیش جی جانتے ہیں۔ اس لئے ہی سب کاریہ میں وہ سب سے  
پہلے پوجے جاتے ہیں۔ ایسا "رام" نام کا پر بھساؤ ہے  
جان اکو کوئی نام پر تا پو۔ بھیشو شندہ کر اُٹا جاپو  
سہس نام سم سنی شویانی۔ جب ہے ای پانگ بھوانی  
اس "لام" نام کے پرتاپ کو آدی کوئی شری والیکس جی  
جانتے ہیں۔ جو رام کی بجائے "راما" اُٹا باب کرنے سے ہی پر  
پتر ہو گئے۔ اور پر م سدی پائی۔ ایک "لام" نام ہزار نام کے سامان  
ہے۔ شوی کے ان بچوں کو سن کر شری پاربتی جی اپنے جی شوی  
کے ساتھ اس "لام" نام کا جب کرتی رہتی ہے۔

ہر شے ہیتو ہری ہری کو سننے بھوشن تیا بھوشنانی کو  
نام پر بھساؤ جہاں شوی کو۔ کال کوٹ پل دینہ امی کو  
پاربتی جی کے ہونے میں لام نام کی پریتی کو دیکھ کر شوی بہت  
پرتر ہوئے۔ اور پرتر ہو کر انہوں نے جی پرتا شرو منی شری پاربتی جی  
کو اپنے انگ میں دھال کر کے اور دھانگی بنا لیا تب سے ہی  
شری پاربتی جی کا نام اتیر بھوشن ہوا۔ نام کے پر بھساؤ کو شوی جہاں راج  
بھلی بھانت جانتے ہیں۔ یہ اس "رام" نام کا ہی پر بھساؤ تھا۔ کہ کال  
کوٹ زہری کر بھاٹے مرنے کے وہ امر ہو گئے۔ اور تھات "لام"  
نام کے پر بھساؤ سے زہری امرت بن گئی۔

کے چرون کے بجائی اور ان کے نشکام سیوک ہیں۔ ان سب کے  
چرن مکوں کی میں بند نا کرتا ہوں۔

شک منکا ہی بھگت سنی نارو۔ جے سنی ورد گیان رشا رو  
پرتووں بھس دھرنی دھری سیسا۔ کر ہو کو پان بانی شیدشا  
شری شکہ پوجی شک اگنی بھگت شرو منی شری نامو جی و  
اور جتنے بھگت تو رتا شرتھ سنی ہیں۔ میں زین پر شک شک کر  
ان سب کو پر نام کرتا ہوں۔ بھو سنی گن! آپ مجھے اپنا دس جان کر  
کر باریں۔

جنگ ستا بگ جانی جانی۔ انیہ پر یہ کرونا ندھان کی  
تلسکے بگ پد مکمل مناووں۔ جاسو کر پرتلی متی پاووں  
جنگ پتری۔ جگت تانا۔ کر باندھان شری رام جی کی پیاری  
شری سینا جی کے دونوں چرن مکوں کی بند نا کرتا ہوں چرن کی کر پ  
سے مجھے پتر بھی برپت ہوتی ہے۔

پینی من چن کر م رکھو ناٹک۔ یہ چرن مک مل بندو سب لایک  
راجو نینن نہر میں دھوساٹک۔ بھگت پتی بھجن شکہ ناٹک  
بھرم مک نتر۔ دھنش بان دھاری۔ بھگتوں کی کلیفوں  
کو دور کر کے شکہ کی برشا کرنے والے شکتی بھندار شری راج چندر جی  
کے چرن مکوں کی من چن کر م سے بند نا کرتا ہوں۔

دوہا

گرا اٹھ جل بیج سم کہیت بھجن نہ بھجن  
بندو سینا رام پد۔ جہاں پر م پر م پر م  
شبد اور اس کا اٹھ جل اور اس کی ہر جیسے کہتے تہیں  
الگ الگ ہے۔ لیکن وہ اس یہ ایک ہی ہے۔ ایسے ہی شری سینا جی  
اور رام جی دونوں کو ایک مان کر ان کے چرن مکوں کی میں بندنا  
کرتا ہوں جو دین دگی برائیوں سے بہت ہی پریم کرتے ہیں۔  
بندو نام رام رکھو بر کو۔ ہیتو کر سناو بھنا پریم کر کو  
بدھی ہری ہر مے بید پران سو۔ اُن تو ہم کن ندھان سو  
اگنی سورہ چند را تینوں ہی سدا کے کارن ہیں اگنی م تو کا  
کارن ہے۔ سورہ پیدایش کا کارن ہے۔ اور چند مال پرورش  
کا کارن ہے۔ "رام" شبد بھی تین مرنوں والا ہے۔ یعنی  
"ر" "آ" "م" ان میں سے "ر" کار تو اگنی کا بیج ہے۔ اور کار



دوہا

برشاہو رگھوپتی بھگتی تلسی سال سداس  
رام نام برینن ملک ساون بھاو اس  
تلسی داس جی کہتے ہیں۔ کہ شری رگھوناہ جی کی بھگتی برسات  
کا موسم ہے۔ اور بھگوان کے نظر کام سیوک مانو شڑھ کیا ہوا دھا  
ہے۔ اور رام نام کے دستہ اکشر (حرف) رکاز کا رساوں کا دو  
کے پینے ہیں۔

چوپائی

اکھر مھر منوہر دوئو۔ برن بلوچن ہیرا جوؤ  
مہرت تیلکھ سب کا ہو۔ لوک لاہو پر لوک نہا ہو  
.. رام۔ نام کے یہ دو اکشر رکاز کا بڑے میٹھے اور  
من کو موہنے والے ہیں۔ اور دون بالا (حرف تہی) میں ان کا لیش  
شر میں تیروں کے لیش کے سمان ہے۔ اور بھگت گنوں کے بیان  
ہیں۔ سخن کرتے میں سب کے ہی لئے آسان ہیں، اور سب کو بھگت  
دینے والے ہیں۔ ان کے سخن سے لوک میں لایکھ ہوتا ہے اور پر لوک  
پیش کرتی۔

کہت مہنت مہرت ٹٹھ نیکے۔ رام لکھن سم بریہ تلسی کے  
برنت برن پر تہی بلاتی۔ برہم جو سم سبج سنگھاتی  
کہتے مہنت مہرت کرنے میں داک۔ کان اور من کو میٹھے لگتے  
ہیں۔ تلسی داس جی کے لئے تو یہ رام لکھن کے سمان پیار ہے۔ میں  
ان کا الگ الگ اچان کر کے سے (را اور ما) کا اور تھل اور پھل  
میں فرق آتا ہے۔ (یعنی ان دونوں اکشروں کے اکار ستمھان  
اور اور تھل ایک سب الگ الگ ہیں) لیکن یہ برہم اور جیو کی طرح  
سکھاؤ سے ہی ساتھ رہنے والے سکھا اور ایک روپ ایک رس  
اور دونوں اکھن ہیں۔

نرنا رائن سس بھھتا۔ جاک پالک لیش جن تراتا  
بھگتی سو تہی کل کر بھوشن جاک بہت بہت پھل پادھو پو شن  
یہ دونوں اکشر نرنا رائن کے سمان آدش وادی بھائی ہیں  
جگت کی برورش کرنے والے اور بھگتوں کی رکھشا کرنے والے ہیں۔ بھگتی  
روپنی سندرا سترن کے کانوں کے کرن پھولی (کانوں کا زلیہ)  
ہیں۔ اور بھگت کی بھلائی کے لئے نرمل چندا اور سورہ روپ ہیں

سوار تو شرم سسگنی سدھا کے کھٹ سیش سم دھرم سو دھا کے  
جن من بھو کرج بدھو کر سے جہیزیں جہوتی ہری بدھو کر سے  
یہ دونوں اکشر کو شن تہی امرت کے سوار اور تہی کے  
سمان ہیں۔ کچھ اوتار اور شیش اناہ کے سمان دھرتی کے بھو کو  
دھارن کرنے والے ہیں۔ بھگت گنوں کے من روپ کل پر منو لاسنے  
والے بھونرے کے سمان ہیں۔ جو ان کا جاپ کرتا ہے۔ ان کی  
جیہا سے نکل کر کرشن برام کے سمان بار بار جیہا کو لیشو دھا مانی  
پر دی دے کر اس کا سمان بھاتا ہے اور اسے برہم پوتر کرتے ہیں۔

دوہا

ایک چھتر و ایکو مکٹ متی سب برن پر جوؤ  
تلسی لکھو بر نام کے برن برا جت دوؤ  
تلسی داس جی کہتے ہیں کہ رگھوناہ جی کے "رام" نام کے  
یہ دو اکشر سب اکشر سموہ میں اتی اتم ہیں۔ جن میں سے پہلا  
اکشر رکاز وریکھ روپ پھتر آکار سب اکشروں پر شوکھا پاتا ہے  
اور دوسرا مکا مکٹ متی کے سمان سب اکشروں پر برا جتا ہے۔  
یعنی یہ دونوں اکشر سب اکشروں کو مکٹ دھاری کر کے ان کو  
بڑائی اور مان دیتے ہیں۔ اس لئے سب اکشروں میں سرتاج  
ہیں۔

چوپائی

سمجھت سس نام ارنانی۔ پر تہی پر سپر پھو الو گا می !  
نام روپنی ایں ابادھی۔ اکٹھ انا دی سسسا جھی ساوھی  
سمجھنے میں تو نام اور نامی دونوں ایک سے جان پڑتے ہیں۔  
لیکن ان دونوں میں سیوک اور سوا می کا سا پریم ہے۔ نام روپ  
دونوں ایشور کی آبادھی ہے۔ یہ دونوں اکٹھنہ۔ انا دی ترنا شڑھ  
بڑھی سے ہی ان کا الوکاک سروپ سمجھ میں آتا ہے۔

کو بڑھوٹ کہت اپرا دھو۔ سنی گن بھی سمجھیں ہی ساوھو  
کھنہ پھنہ روپ نام اڑھینا۔ روپ گیان نہیں نام بہینا  
ان نام اور روپ میں کون بڑا ہے اور کون چھوٹا ہے یہ کہنا تو گناہ ہے  
ان دونوں کے گنوں کے بھید کو سنکر ساوھو پریش خود ہی سمجھ لیں گے۔ روپ  
نام کے اڑھین دیکھے جاتے ہیں۔ بنا نام کے روپ کا کچھ بھی گیان



ہیں ہر سکتا۔

لُوبِ بَیش نام پتو چائش کرتل گت نہ پڑی پچا پش  
سُکھ سنے نام رُوبِ دُور دیکھے سادت ہر دے سیتہر لیکھے  
کئی خاص شکر پختل برکھ رہی ہو لیکن اگر اس کے نام کا  
لگیا نہ نہیں تو وہ پچا پنی نہیں جاسکتی اور اگر شکل سا بنے نہ ہو اور  
اس کے نام سرین کریں تو وہ شکل نام لیتے ہی پشیش پریم کے سا  
ہر دے میں آجاتی ہے۔

نام رُوبِ گئی اکتھ کہلانی سچوت سکھ نہ پرت لکھانی  
اگر کسک نہ نام سسالی لکھے پر دھک چڑو دھاکھی  
نام اور رُوب کی بڑائی کی کہانی اکتھ نہ ہے جو بھنے میں  
تو سکھ رُوب ہے لیکن اس کا وزن نہیں کیا جاسکتا۔ نرگن اور سگنی  
پریم میں نام ہی ساسکشی (گواہ) ہے اور دونوں کے تو کا بودھ  
کرانے والا چڑو دھاکھی (دُبھاشی) سے کہتے ہیں جو دو مختلف  
زبانیں جانتا ہو اور جو شخص ایک دوسرے کی زبان نہ سمجھتے ہوں  
تو وہ اُن دونوں کو ایک دوسرے کے خیال بھادرتا ہے جسے  
انگریزی میں Interpreter کہتے ہیں)

دوہا

نام مہنی دیپ حرو جی دی ویریں دوار  
تلسی پھیرتا ہروں جو چاہی اچھا  
تکسی دس ہی کہتے ہیں کہ اگر باہر اور اندر دونوں جگہ اچھا  
چلتے ہو تو رام نام رُوبی دیکھ کو زبان کی دہلیز پر رکھو۔

چوپائی

نام جہاں جب جاگیں جوگی۔ برتی برتی پر پریج بیوگی  
پریم سکھیں الو بھونہ اونپا۔ اکتھ انامیہ نام نہ روپا  
اگنی۔ جل۔ آکاش۔ پرتھوی۔ پچا ان اچھ کھول سے  
رچا ہوئی دنیا سے پوزن دیرکت۔ ہی نہ نام کہی نہ سکھتے ہو  
مہنتے ہیں (اگر دیکھتے تریں سہی لوگ جانتے ہیں سیک انامی بھکتوں  
اور گیان دان جاتادوں کے بغیر سب کا جانا سونے کے ہی۔ مان  
ہے کیوں کہ ان کے بغیر باقی ستماری ہی نام ماز کے لئے جاگتے  
ہوئے ہی دراصل اگیان کی گڑھ نیند سوئے سوئے ہوتے ہیں  
اور لاتی پریم آندہ کا اونکھ کر کے ہیں۔ جو اندر دھیر اند گیان

سُوب ہے۔  
جانا پش گورھ گتی ہے او۔ نام جہاں جب جانہ تے اڑ  
سادھک نام جب ہیں لے لایں۔ ہوئی بندھ اینمارک پائش  
جو بھگوان کے گورھ رسیہ (راز مخفی) کو جاننا چاہتے ہیں  
وہ زبان سے نام کا جاپ کر کے اسے جان لیتے ہیں۔ دنیاوی بندھ  
کے جاپنے والے سادھک لوگ تو لگا کر نام کا جاپ کرتے ہیں۔ اور اس  
جب کے پرتاپ سے انیا اوک بندھوں کو پرت کر لیتے ہیں۔

جہیں ناموچن آرت بھادی۔ مہٹ پر کھنکھن ہوں گھاری  
لام بھگت جگ چار پر کارا۔ سُکرتی چارو اکتھ او ارا  
دنیاوی مصیبتوں اور تکلیفوں سے چکنا چور دھکی پش  
جب نام کا جپ کرتے ہیں۔ تو اُن کے سب بڑے بڑے سنگت  
اور دھک دور ہو جاتے ہیں۔ اور وہ سکھی ہو جاتے ہیں۔ سنسار میں چار  
قسم کے نام بھگت ہیں۔ وہ چاروں ہی پنیہ اتھا۔ نشاپ اور  
آدار دل ہیں (آرت بھگت جو مصیبت کے وقت اس مصیبت  
کو دور کرنے کے لئے بھگوان کی بھگتی کرتے ہوں جیسے ج باقی۔  
دو میدی اوک (۲) اور تھارتھی بھگت۔ جو دنیاوی مال دولت وغیرہ  
کو حاصل کرنے کے لئے بھگوان کا بھجن کرتا ہے جیسے دھو بھگت۔ (۳)  
مگیا سو بھگت۔ جو بھگوان کو جاننے کی اچھا سے بھجن کرتا ہے۔ جیت  
اور دھو بھگت۔ (۴) اگیانی بھگت جو بھگوان کو اتم رُوب سے پریت  
ہو گئے ہیں۔ اور سارا اُن کے پریم میں لپٹن بھادرتا ہے اُن رہتے ہیں۔  
جیسے جگنا سکھ لو آدلی)

چوتھ پریموں نام اچھا ارا۔ گیانی بھگتی۔ ساسپا ارا  
چھوٹ جگ چھوٹ پش نام پچھا تو کا مہنت پریم اُن اُتپاؤ  
چاندن ہی قسم کے چھ بھگتوں کو ایک ماز نام کہی ماز ہے  
ان چاروں میں سے گیانی بھگت پچھو کو خاص اور پر پیار ہے۔ چاروں  
زمانوں میں چاروں ادبوں میں اگرچہ نام کا بھجنا ہے لیکن کلجک  
نہ تو اس بھوسا کو یاد کرنے کے لئے نام جپ کے بغیر اور کو دُور  
ہی نہیں ہے۔

دوہا

سکھ کا سدا میں جے رام بھگتی کس لین !  
نام سو پریم پش پش پر دھنوں کے میں !



پر اس کا مولیٰ قیمت ابرگٹ ہو جاتا ہے۔

دوہا

نرنگ تیار ہی بھارت پتر نام پر پھلاؤ اپار  
کوہیوں نام پتر نام تے چچ، چپار الو سار  
اس پرکا نرنگ برہم تے نام کا پر پھلاؤ بہت ہی بڑا ہے اب  
ہیں اپنے دیاروں کے افسار کہتا ہوں کہ نام رام سے یعنی دسگن برہم  
سے بھی بڑا ہے۔

چوہالی

رام جگت بہت نرنگ دھاری سہی سنگت سادھو سنگھاری  
نام سو پریم جیت ان یاسا جگت ہونے لنگل باسا  
رام جگتوں نے جگتوں کے بہت کے لئے نرنگ سہاوان  
کیا اور خود گٹ سہر کر سادھوؤں کو شکستہ کیا لیکن جگت ہی پریم پھلاؤ  
سے نام کا جب کر کے سہی ہی میں آندازہ نکل کے گھر ہو جاتا ہے۔  
رام ایک تاپس تپہ تاروی نام کوئی کھل بنتی سادھاری  
رشی بہت رام سکیتو ستاکی بہت سین ستیت کینہ بیباکی  
سہت دوشا دکھ داں دالاسا۔ دلی ہی نام ہم روئی نشن ناسا  
جھنجھو رام آپو کھو جی پلو۔ کھو جی کھو جی نام پر تاپلو  
رام جھنگوان نے تو ایک ہی تپسوی کی استری اہلیہ کا ادھار  
کیا لیکن نام نے کر دہوں وشتوں کی بکری ہوئی دیشی کا سہار کیا۔  
جھنگوان رام نے وشوا متر کے بہت کے لئے سکیتو کش کی لڑکی  
تارکا کو اس کی فوج اور سب بھوتیر کے سمیت مٹ گیا لیکن نام بھارتوں  
کے دوشوں، دکھوں اور بری بھلاؤ ناؤں کا اس طرح ناش کرنا  
جیسے سوید پورا تری کا، بھگوان رام نے خود شیوگی کے دھنش کو  
توڑا لیکن نام کے پرتاب سے دنیا بھر کے سب جیسے ناش کو پراپت  
ہو جاتے ہیں۔

دند گن پتر پھو کینے سہاوان۔ جن ان بہت نام تے پاران  
نشن چرنگ دے لگھونند۔ نام سنگل کی کلینش نکند  
پر پھو نے اپنا چرن کمپوں سے دند گن دھارنا بنا لیا۔  
لیکن بے شمار منشوں کے منوں کو پتر کر دیا۔ شری پھو ناٹھ جی نے  
راکشوں کے دہول کو مارا لیکن نام کو کھات کے سارے پلوں کی  
چر کاٹھ دلا ہے۔

جوس پرہاری کا ساول اعراہات سے رہت ہو کر

نام گنتی میں میں ہو گئے ہیں۔ انہوں نے بھی نام کے سندر پریم پوہلی  
امرت سرور میں اپنے من کو چھپی بنا رکھا ہے۔ اترتات بیتے گئی  
کے پلان میں ہیں ویسے ہی ان کے پلان نام جب ہیں کیا۔

اگن سنگن روئی پریم سرور پا۔ اکتھ اگادھ انادی الوپا  
مونسے رست جرنامو دو ہو تیں۔ کے جہیں جگت میں نرنگ تو تیا

نرنگ اور سنگن پریم کے دو سہوپ ہیں۔ یہ دونوں اکتھہ اکتھہ اور  
پیدا بہت ہیں۔ بری سمجھ میں نام ان دونوں سے بڑا ہے جس نے  
اپنی شکست سے دونوں کو اپنے قابو میں کر رکھا ہے۔

پندو میں جن جان ہیں جن کی۔ کہوں پتی پتی پتی رچی من کی  
ایکو، اور گت ویسے ایکو۔ ہاک سم گت برہم و دی کو  
اچھ نام گت سکھ نام تیں۔ کہوں نامو پریم رام تیں!  
وہ پلو ایکو برہم اوناشی۔ ست جتین گن آندہ راسی  
جو ہیں اپنے من کے اعتقاد پریم اور پسند کی بات کہتا ہوں۔  
اس کو مرشد تین جن جان ہیں گے نرنگ اور سنگن دونوں پرکھو کے  
برہم کا گیان اگنی کے سامان ہے۔ نرنگ برہم اس اگنی کے سامان  
ہے۔ جو کاکھ تیا ہی ہوتا ہے۔

یعنی اس کے اندر سوچو رہے لیکن دکھائی نہیں دیتی اور سنگن برہم اس  
اگنی کے سامان ہے۔ جو کاکھ سے باہر اگر پرگٹ ہوتا ہے۔ دونوں پرکھ  
کے برہم جانتا بڑا کھنوں تیا لیکن نام کے جب سے دونوں ہی  
جانتے ہیں آسان ہو جاتے ہیں۔

اس نے میں نے پریم اور رام سے نام پتر کیا ہے ایک ہی  
پریم ہے۔ وہ دیکھ ہے۔ اوناشی بہت چست اور آندہ کی گنتی ناشی  
(دیکھ رہا ہے۔)

اس پر پھو بہت بھارت بیکاروی۔ سنگل و مگد دونوں دھاری  
نام نروپن نام جتن ہیں۔ سو پریم گت جیم کول تان تیں  
ایسے نرنگار پر پھو کے ہرے میں (نام کے بنا) رہتے ہرے  
سب دنیا ہی جو دین اور دگی ہیں۔ نام کے خلیک ارتھ سمجھنے سے  
اٹھ بگی الو سار شرمہا سے اس کا جاب کر سنے سے ہی برہم  
ایسے پرگٹ ہو جاتے ہیں۔ جیسے کہ تین کے گن اور تھ کو پرکھ لینے



یہ دو نام کو بھی در دینے والا نام نرگن برہم اور سنگ برہم رام  
دو فوں سے بڑا ہے۔ یہ جان کر ہی شری شوی نے سو کر پڑ رام  
چرتروں میں سے اس "رام" نام کو جن کر اپنے ہر دے میں دھارن کر  
لیا ہے۔

## ماس پران پہلا و شرام

نام برہم ساد بھکھو ابنا سی۔ ساج مشکل مشکل راسی  
سک سنگ کی ستھنی جوگی۔ نام برہم ساد برہم سکھ بھو گی  
اس لام نام کی کر پائے سری جوبی لہر ہوئے اور بھوتی تندر مالا  
دھارن کئے ہوئے مشکل بھیس دے ہوئے یہ بھی مشکل کی راشی ہیں۔  
شری سکھ دیوی اور سنگ آدی ستھنی یوگی لوگ اس رام نام کی کر پائے  
سے ہی برہم سکھ کو بھو گئے ہیں۔

نار د جانو نام پر تا پو۔ جگ پر یہ ہری ہری ہری ہری آپو  
نام جیت پر کو کینہ برہم ساد و بھگت شرونی بھے پر بھلا دو  
نابقی نام کے پر تا پ کو جانتے ہیں بھگوان ہری سائے سنار  
کو پیارے ہیں۔ اور ہری کو شوی پیارے ہیں۔ (اس کا بھی ارکھ پڑکتا  
ہے کہ اس پیارے سنار کو جس کا تیاگ کر انائی کھن ہے۔ تیاگ کر  
نار دی ہر کے پیارے ہوئے) نام کے جب کرتے سے پر بھوئے کر پائے  
کی جس کے پر تا پ سے برہم لادے بھگت شرونی کی پردی پائی۔

دھو سگالانی جیو ہری ناؤں۔ بانیو اہل انویم بھٹاؤں  
سمری یون ست پاون نامو۔ اپنے میں کری را کھے رامو  
دھوئے اپنی سوتیلی اما دوارا کئے گئے اپنے اہلن کو  
زہر کر مگی چھ ہو سکام بھاؤ سے رام نام کا جاپ کیا۔ اور اس  
کے پر تا پ سے اسی اوجہ اہل پردی پائی جس کی پر کر اسب گرو  
نکھتر کرتے ہیں۔ اس شخص کی کوئی ایما ہی نہیں ہے۔ پون کمار شوی  
ہنومان جی نے رام نام کا سرن کر کے شری رام کو اپنے دھن میں کر رکھا ہے

پتو اجا لگو جو گز کا تو۔ بھے مشک پر ہی نام برہم لادو  
کہوں کہاں لگ نام بڑائی۔ رامو سکھ نام گن گا

دوہا

سبیری گیدھ سو سیو کن سو گتی دینہ رگھو ناٹھ  
نام اودھائے است کھل بیدیت گن گاکھ  
شری رگھو ناٹھ جی نے نو شری گیدھ راج جٹاؤ وغیرہ اہم  
سیو کن کو ہی اچھی گتی بردان کی۔ لیکن نام لے تو بے شمار دشمنوں کا  
اودھار کیا۔ ویدوں میں نام کے گتوں کی کھتاید سبت ہے۔  
رام سنگھ بھیشن دوو۔ را کھے سرن جان سیو کو کو  
نام کر سب انیک نو ہے۔ لوگ بید و ر پر د بر ہے  
شری رام جی نے نو سکر اور بھیشن دوو فوں کو ہی اپنی شرن  
میں رکھا۔ اس کو سب کوئی جانتے ہیں۔ لیکن نام نے انیک غریبوں  
کو اودھار دیا۔ جو لوگ جی اور ویر تیرا سبت ہے۔

لام بھاو گی کس کو بھو را۔ سیتھ ہدیہ نر کو کینہہ رنہ پورا  
نام لیت بھو شھو سکھ ہیں۔ کر پو پیا پو جن من ما ہیں  
شری رام چند جی نے ہزاروں اور ریکھوں کی فوج اکھی کر کے  
سمندر پر بڑی سخت سخت سے کر بانڈھا لیکن نام لیتے ہی بھو ساگر  
سو کھاتا ہے۔ سچے تھن گن کپ خود ہی وچار کریں کہ نام بڑا ہے

یلام  
رام اسکل زن راون مارا۔ سیا سہت پنج پر گرو دھارا  
راجا رام اودھ بھدھانی۔ گاوت گن شرمی بربانی  
سیوگ شہرت نام سویری۔ پو شرم برل وہ دولو جیتی  
بھرت سہرہ گن کھ اپنیں۔ نام پر ساد سوچ اپنیں  
شری رام نے بڑھ میں راون کو اس کے کٹھ سمیت مارا تپ

وہ جیتا جی کو ساتھ لے کر اپنے گرو اودھیا میں بھارے۔ رام ماجہ  
ہوئے اور اودھ ان کی ماجہ بھانی ہوئی۔ دینا اور مٹی گن سمد بانی  
سے ان کے گن کان کرتے ہیں۔ لیکن جگت جی پریم پورک نام کا سرن  
کر کے بغیر کسی سخت سخت کے سوہ کی ہما جان فوج کو بیت لیتے ہیں۔  
اودھیم میں گن پر کر اپنے ہی انتر سکھ ہیں۔ رہتے ہیں۔ نام کی کر پائے  
سے انہیں خواب پر بھی کوئی چنتا نہیں ہوتی۔

دوہا

برہم رام تے نام بڑ پروانک بردان  
رام چرت سکت کوئی نہاں ہے ہمیش میں جان







بھرواج جی دونوں سمان شیخیں والے اور سم درشی ہیں اور بھگوان  
کی لیل کو بھلاؤتھ مانتے ہیں۔

جانیمہ تین کال بچ گیا نا۔ کر تل گت آ ملک سمانا  
اور جے ہری بھگت بچانا کہہ ہیں نہیں سمجھیں بڑھی نانا  
وہ دونوں (بگیتہ دھک اور بھرواج) اپنے گیان کے بل  
سے تینوں کالوں کو (بھوت بھوشہ۔ درنمان) کو تھیلہ پر رکھتے ہوئے  
آنولے کے سمان مانتے ہیں۔ اُن سے علاوہ اور بھی جو ہری بھگت ہیں  
وہ اس جزیرہ کو نیک پرکار سے کہتے تھتے اور سمجھتے چلے آئے ہیں۔

دوہا

میں مینی جی گرو سن مینی کھنڈا سو مو کر کھیتا نا  
سمجھیں میں اس بال تبتی رہ ہوں اچھیت نا  
پھر مے نے رام جزیرہ کی یہ کھانا بڑا کوشیہ میں اپنے شری گورو کو  
سے سنی۔ وہ میری سمجھ میں اس وقت نہ آئی کیونکہ میں بال ہیں کے کارن  
بہ سمجھ تھا۔

شوہا بکت گیان نہ جی کھنڈا رام کی گورہ  
کم بھوں میں جو ہری بھگت بل گورہ بھوڑ  
اس رام جزیرہ کی کھان کے کہنے والے وکتا اور سننے والے  
شوہا دونوں گیان کے خزانے ہیں۔ پھر بھلا س موڑھ مٹی  
کلیجک کے پاؤں میں اٹھا ہوا۔ اسے کیسے سمجھا۔

چوہائی

تدلی ہی گورو ہاری باراں۔ سمجھ میری کچھو مٹی اوسارا  
بھنا شا بدرب میں سوئی۔ سور سے کن پڑوہہ آپس ہونی  
جب گورو دیو نے مجھے بار بار سمجھا کر یہ کھانا ہی تب جیسے  
بھی میری مٹی کے اوسار میں سمجھ میں آئی۔ ویسے ہی میں اس کی بھنا  
میں رجا کرنے کا پرہیز کرتا ہوں جس سے میرے من کو بھلی بھانت  
سندوش ہو۔

میں کچھ بڑھی بیک بل میرے تیس کہوں ہے ہری کے پریرے  
راج سندھیدہ وہ بھرم ہرنی۔ کروں کھنڈا بھو سرتا ترنی  
جیسا کچھ سمجھتا ہوں بل اور دھار ہے۔ مٹی کے اوسار ہر دے  
میں بھگوان کی پریرا سے میں کہوں نا میں اپنے سندھیدہ (شک و شبہ)  
انگہانی اوردھرم کو دور کرنے والی اور بھوسا کر کو یاد کرنے والی ٹاؤ کے

دوہا

وہ پھر تروتر کوئی ڈار پر کے کے اگوسمان  
تسلی کہوں نہ رام سے صاحب میل ندھان  
بھگوان شری رام چند جی تو دھتوں کے بچے سمجھیں اور چیل  
بندران کے سرچہ دھتوں کی ہتھیوں پر کودتے پھرے۔ اُن کو سوامی  
نے اپنے برابر بنالیا۔ تسلی اس جی کہتے ہیں۔ کہ کیا رام جیت دھمی  
جیسے شیل ندھان سوامی کہیں اور مل سکتے ہیں۔

رام نکاش راوردی ہے سب ہی کو نیک  
جو ہری ساچی ہے سدا توں نی کو تسلیک

ہو رام جی آپ کے کلیان مے بھاؤ سے سب ہی کلیان  
ہوئے بے لگہ بات سچ ہے تو جے تسلی اس کا بھی کلیان ہی ہوگا۔  
اپہ بھگت بچ گن دوش کہہ سب ہی بھگت نہاے  
ہوڑوں بھو پر بیدیش من کلی کھنڈا نسائے  
اس طرح اپنے گن اور دوشوں کا ذکر کر کے میں سب کو ایک دفعہ  
پھر میں بھگت کر رام کرتا ہوں شری رگھوناتھ جی کا دریں پیش رفت  
کرتا ہوں۔ یہ سے من کر کھجک کے سارے کلیدر نشٹ ہو پتے پیرا۔

چوہائی

بگیتہ لک جو کھنڈا سوہائی۔ بھرواج مٹی بری سنانی  
کہی ہوں سوئی سنیاد بھانی۔ سنہوں کل سجن شکہ مانی  
پریندہ مٹی بگیتہ دھک نے جو سندھیدہ ہونی کھنڈا بھرواج مٹی کو  
سنائی تھی اس ستواد (مکالمہ) کو میں دستار سے کہوں گا۔ سب  
بھگت جن بھگوان کر سنفو۔

شبنہو کنہہ جرت سہاوا۔ بھو کر پاکر مٹی سہناوا  
سوئی شوکلہ ششٹی ہی دیہنا۔ رام بھگت اھیکالہ چنیہا  
پہلے شری شیو جی سے اس عند رام جزیرہ کی رہنمائی پھر کر پا  
کر کے شری باب جی بتی کو سنایا۔ اسی رام جزیرہ کو رام بھگت اور اوجھکار  
جان کر پاکر ششٹی کو شری شیو جی نے دیا۔

نہی مٹی بگیتہ ولک پنی پاوا۔ تھہری بھرواج پرتی گاوا  
تھہر ونا بکتا سم سہلا۔ سم درشی جا بھیمہ ہری لیل  
کاک بھشٹی سے پھر شری بگیتہ ولک جی نے پایا ہوں  
نے پھر بھرواج مٹی کو گا کر سنایا۔ دکتا بگیتہ ولک جی اور شروما ترنی



(دھیر) ہے۔ نیک صفات و توانوں کے پیدا کرنے اور باطن پختہ کرنے کے لئے ماما اوتی کے سمان ہے۔ شری و گھونٹنے کی جگہ پختی اور پریم کی پریم سیمار آخری مداسی ہے۔

دوہا

رام کھتا مند اکئی پتر کوٹ چیت چھا رو  
نکسی سبھاگ سینہ بن سیدھ گھوٹ پر ہمارو  
رام کھتا مند اکئی ندی ہے بھگتوں کا شندھ انتہہ کرن مانو  
چتر کوٹ ہے۔ اور ان کے پردے میں بھگوان کے لئے ہر پریم ہے  
وہ سہا و نایں ہے جہاں پریتینوں ہوں۔ وہاں ہی یہ شری و سیتا  
رام جی بہار کرتے ہیں۔

رام جیت جنتا منی چارو سینت سوئی تیر سبھاگ سنگارو  
جگت کل گنا گرام رام کے۔ دن نکت دھن دھرم دھام کے  
رام چند جی کا چتر سندھ جنتا منی ہے۔ سینتوں کی سریشٹھ موشی  
رُوپی ناری کا شندھ غر نگار ہے۔ شری رام جی کے جوگن سموہ ہیں۔ وہ  
جگت کا کلیان کرنے والے اور کتی دھن دھرم اور پریم دھام کے دینے  
والے ہیں۔

سندھ رنگیان براگ لوگ کے۔ سیدھ وید بھو بھیم روگ کے  
جننی جنک تیار رام جی کے۔ بیج شکل برت دھرم انیم کے  
رام جی کے گنا سموہ گیلان دیو لک اور لوگ کے سچے اور دین  
اور سندھ کے بھیکر روگوں کا ناش کرنے کے لئے دو پر وید مشوئی  
کمار کے سمان ہیں۔ سیتا رام کے پریم کے ماما پتا ہیں۔ اور پھون  
جرت دھرم اذیم کے بیج ہیں۔

سمون پاپ ستاپ سوک کے۔ پریم یا لک پر لوک لوک کے  
بیجو بھگت بھوئی وصال کے۔ کچھ لوٹھ اڈوھی اپار کے  
یو پاپ ستاپ اور شوک کا ناش کرنے والے اور لوک  
پر لوک کے ہنگامی پاک ہیں۔ گیان رُوپی رام کے بہادر وزیر ہیں۔  
اور لوٹھ رُوپی اپادھنہ کے سکھا ڈالنے والے اگست منی ہیں۔

کام کرو وہ کلی مل کر یوں کے۔ کوئی عداوت جن بن بنا کے  
آجھئی پوجیہ پریم پر لری کے۔ کھنڈھن داہد دواہری کے  
بھگتوں کے من رُوپی من ملک دینے والے کام کردہ اور لوگ  
کے پاپ رُوپی ہاتھوں کو مارنے والے شیر کے بچے ہیں شری شری

سمان اس کھتا کی رچنا کرتا ہوں۔  
بھو بھرم سکلی جن رجن۔ رام کھتا کلی کاشش۔ بھجن  
رام کھتا کلی پننگ بھرنی۔ پن بیبک پاوک کھو ادنی  
بھئی مانگے لئے رام دیکے والی اور سب منشوں کو پرت گئے  
والی یہ رام کھتا کلجگ کے کلیشوں کو ناش کرنے والی ہے۔ یہ رام کھتا کلجگ  
رُوپی سانپ کے لئے مورتی ہے! ورگیان رُوپی اگنی کے لئے اسے  
پریم ت کرتے والی لکڑی ہے۔

رام کھتا کلی کا د کاٹی۔ سچن سنجیونی مور سہ سہائی  
سوئی بسو بھائی سندھ ترنگی۔ بھگت بھج بھیم بھیک بھو اننگی  
کھجک میں رام کھتا کام دھینو سب کامناؤں کو پوری کرتے  
والی اگت ہے۔ بھگت جنوں کے لئے سندھ رنجیونی ہوئی ہے یہی رام  
کھتا دھرتی پر مانو اور سہ کی جی ہوئی ندی ہے۔ بچے کا ناش کرنے والی اور  
بھرم رُوپی میننگ گھوٹا کرنے والی ناگنی ہے۔  
اسن سنم نرک گندرن۔ ساڈھو بیدھ کل بہت گندرن  
سنت سماج پیو دھراسی۔ وشو بھجا بھیر اچل کھاسی  
یہ رام کھتا سوں کی فوج کے سامنے نرکوں کا ناش کرنے والی  
اور ساڈھو روپ ویتاؤں کے کل کا بہت کرتے والی شری و رگا ہے۔ سینت  
سماج رُوپی کھشیر ساگر کے لئے کھشیری ڈاکے سمان ہے۔ اور سارے سندھ  
کا آوارا اچل دھرتی ماما کے سمان ہے۔

جیم گن مہوں میں جاہ جناسی جیوان گنت مہیو جنو کاسی  
راہہ پریم پاوان تلسی سی۔ کسید پر بہت ہی تلسی سی  
بھدوؤں کے مہنہ پریم پائی لگائے کے لئے۔ سندھ ریں  
جنابی کے سمان ہے۔ اڑھت لوگ رام کھتا کہتے ہیں یا بھتے ہیں  
انہیں بیدوت مہنہ نہیں دکھاتے ہیں۔ اور جیوں کی مکتی داہد گشی ہے  
شری رام جی کو یہ پتر تلسی کے سمان پیدی ہے۔ اور تلسی دوسرے کیلئے  
تلسی (تلسی واس جی کی ماما کا نام) کے سمان ہر دے سے دسکی بھلائی  
چلبے والی ہے۔

شور پریم سکلی سیں ستاسی۔ سکلی سیدی سکھ سیدی راسی  
سدھن سرگن انب دتی سی۔ رگھو بھگتی پریم پریم سیدی سی  
شوجی کی پیاری سیکل پریت کی پتری شری تر بداندی کے  
سمان ہے۔ ساری سہیوں سکھوں اور مال و دولت کی راشی

لام پرت پر پور نمائی کے چند رما کی کڑوں کی طرح سب کو ہی  
شکھ دینے والا ہے۔ لیکن آج رُوپی گودنی اور پور کے چھت کے  
اتے تو خاص طور پر بہت کمری والا اور بہت ہی لالچور دینے والا ہے۔

پروانہ

کیونکہ میں نے تم کو جاننے کی خواہش کی تھی۔ جس سے تم نے مجھے بتا دیا کہ میں تم سے  
میں نے تم کو جاننے کی خواہش کی تھی۔ جس سے تم نے مجھے بتا دیا کہ میں تم سے  
میں نے تم کو جاننے کی خواہش کی تھی۔ جس سے تم نے مجھے بتا دیا کہ میں تم سے

میں دیکھتا ہوں کہ غریب و غریب کھانسی کی آواز سن کر ہرگز نہیں کہیں گے۔

جیسے کہ کھانسی نہیں ہوتی۔ جن کو چھڑ کر رہے سن سوئی

کتھا: "ایک سُن رہی ہے گیانی۔ نہیں اُچرے کرے اُس عباتی"

۱۔ ہم اکتھ کے معنی ایک ہائیے۔ اے پستی تیر کے من مامیں

مناجات و دعا و استعاذہ و غیرہ

*Musab bin Kharizman*

ذہبوں۔ جو کیا فی حق اس لوگات ایک سے نرالی کہ کتھا کو سنتے ہیں۔

یہ یہ حال تھا کہ سلطان نہیں ہونے کہ اس سنسار میں وام کھٹا کی کوئی

ہو نہیں ہے۔ ان کے من میں ایسا شواہس ہوتا ہے نہانا پرکار کے

ایم اقدار ہیں۔ اور ان ہی سو کوڑا پار ہیں۔

کلیں پیچیدہ تھی ورنہ سہا ہے۔ حالت انیکشتی میں نہ گائے

کریں نہ سہی افسار آئی۔ سہی کھنساں پر رتی مانی !!

کاپی کے بعد انوسازی جنوں نے انیکاپرکار بھگوان کے سندر

جبر کو کیا ہے۔ ہر نوے میں ایسا چار گزری ہر کار کا شک نہ کریں اور

اس حدیث پر گراہ ہے اس حدیث کو غیبت

روحا

ایام انزنت انہت گن ایت کتھا بستار

کن ابروت نہ مانیں گے بے مل و حب و

ایک انتہا ہی اُچا کے گئیں بھی انتہا ہی پور اُن کی

ستارہ اسکیم (فریئر محلو دوست) لیکن جن کے ویلڈ شدہ

ایک نیا اس دیر تھا کہ میں گریبان پہنیں ہوں گے۔

اسلامی سائنس کی روشنی میں

انہیوں کے وجود کی گہرے گہرے بیانیہ لکھ

کے ہر پہلے بوجہ یہاں ہیں۔ دوسرا (غریب کو نکالی) اور تیسری اگلی  
کو شناخت کرنے والے دکھانوں کو پورا کرنے والے سکھ ہیں۔

منتر ہامنی پشے بیال کے۔ پشت شکر کو انکس بجال کے

ہر نواہم دن کر کے بیسویں سال ہاں جلد سے

۶۔ ختمی روپی سانپ کے لئے منتر (جادو) اور ماسٹی (تربیع)



اس پر کارسب شندک و غمبہات (سختی) کو ذکر کر کے  
انہ دگورو دیو کے چرن کملوں کی دھول کو سر پر دھر کر ایک بار پھر  
دونوں ہاتھ جوڑ کر سب سجنوں سے منی کرتا ہوں جس سے کھٹا کی  
رجپاس کوئی ویش نہ لگ جائے۔

سادر شوونائی اب مانتا بنوں پسند نام گن کا تھا  
سمت سورہ سو اکتیس کر شوں تھا ہری پرندہ سبسا  
اب شری شوخی ہوا ان کا سادر میں نام کر کے شری دھونا  
جی کے نرل گنوں کی تھا کا ورش کرتا ہوں سمیت سورہ سو  
اکتیس میں اس تھا کا ارنیہ کرتا ہوں اور ارنیہ کرنے سے  
پہے شری ہری کے چرن کلوں پر سردھتا ہوں

نوحی بھوم یا مدھو ما سا۔ اودھ پُری یہ چرت پرکاسا  
جیہن دن دم شرم شرقی گاؤں بنیو سکھ تہاں چلی آویں  
ماہ جمیت دن منگل وار نوحی تھن کو شری ابودھیاجی میں  
اس پر تر کو پرکاشت کیا۔ جس دن شری راجن مری کا جنم ہوتا ہے۔  
وید کہتے ہیں کہ اس دن سارے تیرتھ ابودھیاجی میں آکر اٹھ  
ہو جائے۔

اُسے ناک ٹھٹک نہ مٹنی دیو۔ اُسی کر میں رگوں ناک سیوا  
جسم ہو تسو ج ہیں سچا نا۔ کہ ہیں رام کل کیسرتی گانا  
اُسے ناک کچھی نہ مٹنی اور دیوتا اور دھ پوری ہیں اگر شری رگوں  
جی کی سیوا کرتے ہیں۔ اور بھی مانا جھگت میں شری رام جی کا جہ  
ہو تسو منا تے ہیں۔ اور ان کی سدا کرتی (برائی) کا کر گانا کرتے  
ہیں۔

جہیں تین ہند بھوپاون سر جو نیر دروہا

جس میں رام دھرم بیان آئندہ شیام شرمہ

سجنوں کے چھڑک چھڑک شری۔ رچوی کے پوتر جل ہوا، شان  
کرتے ہیں۔ اور سندر شام شری کو ہر دے میں دھارن کر کے شری رام  
چھڑکی کا دھیان کر کے رام نام کا صپ کرتے ہیں۔

هنگامی که من از او می‌دانم - هرگز پاسبان که به سید می‌رساند

ندی نیت ایت ہما اتی کہہ نہ سکیں ساردا ایل ہتی  
اس سر جو ندی کے درن کرنے چھئے۔ اشان کرے اور اس کا  
جل پینے سے سب پاپ نشٹ ہو جاتے ہی۔ ایسا وید پان میں  
کہا ہے۔ یہ نری پوتر ہے اور اس کی مہا کا کوئی انت نہیں۔ خود  
نرل ہندی والی مسرتوئی ہی چھ اس کی پار مہا کا درن نہیں کر سکتی۔

رام دھام داپیری سہاون۔ لوک مست بدست آتی پاؤں  
جاگدھان جگ جیو اپارا۔ اودھ تھیں تھو تھیں سنسار  
پرسنن اودھیا پیری رام کے پریم دھام کو دینے والی ہے  
صارے لوگوں کی بدست ہے اور بہت ہی پوتر ہے۔ اس پر ساتھی  
چار پرکار کے اننت جیویں (سویمنج، اٹنج، جراتنج اور ادھج انی  
ویا کہیا پہلے کی جاچکی ہے) ان میں سے جو کوئی بھی خری اودھیاں  
ماتے سے شریچھوڑتے رہا۔ وہ پھر اس سنسار میں نہیں آتے۔ ارتقا  
ملتی کو رہا پت ہو جاتے ہیں۔

اس ایو دھیا پٹری کو سب طرح سے تیار منور بیان کرادے  
ہو۔ عیسویوں کی آئینہ دار خدایان کی کہان جان کر میں نے اس پٹری میں اس  
جگہ اکتھا کا کر دیا کہ باہر جس کو سنتے ہی کام بند اور پا کھنڈ۔ مقصود اچھا  
سب ناشر کو پورا رہا جاتے ہیں۔

رام جرت مانس ایجا ناما - سنسنت شرون بائیے بقراما  
من کردشے افلی بن - تری - ٹوئی سکھی جو رہیں سر جرتی  
اس کھکا نام رام جرت مانس ہے جس کو کالوں سے سنسنت  
ی آندھتا ہے بن ٹوئی ہتھی وشے ٹوئی ری میں لگی ٹوئی بھیا نک  
گ میں چل رہا ہے۔ اگر وہ اس کھکا سرور میں آن پڑے تو سکھی ہو  
- باوے -

نام حیرت مانس منی کیا و از این خبر نویسم که شهابون یارون  
روی بنده داشت که دارد آهون علی بیگم را می کشد تبارک

راحم چیرہ، زانسن تنی قبول کاسن کو کھانا سب ایک سند ادویم  
 راہم چیرہ زانسن کو شری مشورے کے لیا ہے میں کر کے دوسرا  
 بیٹوں اور دروتا (کلیانی) کو دی گئے والو اور کاویس فی طبع چاہا

اور پاؤں کو نشٹ کرنے والا ہے۔

رجی ہنیش رنج مانس را کھا۔ پانی سسے شوا سن بھا کھا  
تاتے رام جرت مانس بر۔ دھرو نام ہمیر ہیر رکھ ہیر  
اس سند رام جرت مانس کو شونے رچ کر اپنے من میں  
رکھا۔ اور کسی یوگیہ سنے پر شری بارتی جی سے کہا۔ اسی لئے ہی  
شود جی نے اپنے ہرے میں ویار کر اور پوسن جت ہو کر رام جرت  
مانس ایسا سند نام رکھا۔

گوپیوں کھا سوئی سکھ سہائی۔ ساد سنہو جتن من لائی  
وہی سند اور سکھ دینے والی رام کھائیں کہتا ہوں۔  
بچوں بڑے اور سے من لگا کر اس کو سنے

دوہا

جس مانس صبی بدھ بھو جگ پر چار ہی ہدیتو  
اب سوئی کہیوں پر سب سب مہرا پر س کیتو

رام لیش روپی مانس جس پر کار بنا اور جیسے اس کا سنار میں  
پر چار ہوا۔ وہ سب پر سب میں شری شوبی اس کے وک کا سمرن کر  
کے کہتا ہوں۔

شبھو پر ساد سوئی رہیہ تلسی۔ رام جرت مانس کوئی تلسی  
کری منو ہر متی الوہاری۔ جن لچت سنی لیو سندھاری  
شری شوبی کی کرپا سے میرے ہرے میں سند بھ کی بھنا  
ہوئی جس سے اس رام جرت مانس کا تلسی دس کوئی ہوا۔ نہیں تو کہاں  
میں اور کہاں۔ رام جرت اگا دھ انسرور۔ اب میں اپنی بھگی مطابق  
اسے منوہرنا ہوں۔ ہے جن گن شدہ چنٹ سے جن کو آپ  
اسے خود شدہ ہیں۔

سوئی بھوئی تھل ہرے اگا دھو۔ ویدیران اُدھی گھن ساد ہو  
برکھیں رام جس پر باروی۔ بدھ منوہر منگل کاری  
نزل بدی بھوئی تل (بھوئی کی سطح) ہے۔ ہر وہ اس میں  
گہرا آسمان ہے۔ ویدیران منہ رہے سادھو سراج اس سمندر سے  
اٹکنے والے بادل ہیں۔ جن کے شری سکھ سے رام لیش روپی سند منوہر  
نیشی اور سب کھیاؤں کو دیتے والی بارش ہوتی ہے۔

لیلا سنک جو کہیں بھسانی۔ سوئی سو بھتا کریں مل ہانی  
پریم بھگتی جو برنی نہ جائی۔ سوئی دھرتا سو ستیل نالی

بھگوان کی سنک لیل کو جو ستار سے کہتے ہیں۔ وہی اس بارش سے  
برسی ہوئی جل کی شدھتانی ہے۔ جو گندگی کا ناس کرتی ہے۔ اور جس  
پریم بھگتی کا وزن نہیں ہو سکتا وہ اس جل کی مٹھاس اور ٹنڈک ہے۔

سو جل سکرت سال بہت ہوئی۔ رام بھگت جن جیون سوئی !  
میدھا نہ گت سو جل پاؤں۔ سکل ترون مگ چلیو سہاؤں  
بھرتو سو مانس سٹھل بھرتا نا سکھ سیت رچی چارو چرنا  
وہ رام لیش روپی مل پین روپی دھان سکے لئے تو بھکاری ہوتا  
ہی ہے لیکن رام بھگتوں کا تو وہ جیون پران ہے۔ وہ نرمل جل بھی روپی  
دھرتی پر گرا اور سند کا نول کے راستے سکھ کر اندر چلا۔ اور اس سے سند  
انسروور بھ کریری پورن ہو گیا۔ اور جب وہ جل ستھ ہو گیا۔ اور بہت  
دول کا پرانا ہو گیا۔ تو شیتل سند من بھانا اور سکھ کرانیک ہو گیا

دوہا

شکھی سند رسنا اور برچے بھٹی بھپا  
تھی اپنی پاؤں سو بھگت سر گھاٹ منوہر چار  
پریم سند نام اتم چار سنوار (مکائے) جو اس کھائیں بدھی سے  
وچار کر رہے گئے ہیں۔ نالوہ اس پتر سند منور کے چار گھاٹ ہیں  
سیت پرندہ سبھگ سو پانا۔ گیان تین ترکھت من بھانا  
رکھتی تھا اگن ابادھسا۔ برنوں سوئی بر باروی اگا دھا  
سات کا دس انسرور کی سات سیڑھیاں ہیں جن کو گیان  
روپی نیتروں سے برکھ کرنے پر من برن ہو جاتا ہے۔ رکھتی جی کی  
نرگن اور نر بودھ (جو گن ایت اور بدھی کا دشنہ رہو) مہا کا بدھن  
ہے۔ وہ اس مانس روکے سند جل کی اٹھاہ گہرائی ہے۔

رام سیاس جل سکھاسم۔ اپمانیج بلا س متورم  
پران سکھن چارو چو پائی۔ اگھتی منوہر سیت سہائی  
شری رام چندر جی اور شری سیتا جی کا ش امرت کے سمان  
جل ہے۔ اس میں جو اپمانیج دی گئی ہیں۔ وہ لہروں کی منوہر کر رہے  
سند چایاں بھی بھلی ہوئی کسلیاں ہیں۔ اور کیتیاں (دلائل) سند  
موتی پیدا کرنے والی سیدیاں ہیں۔

بھند سورکھسا سند دوہا۔ سوئی بھونگ گل گل سوہا  
ارتھ انوب بھا وٹو بھاسا۔ سوئی پرگ مکرند سوہا



مانس میں اور جو کھائیں ہیں۔ مانو وہ رنگ رنگ کے ٹوٹے اور  
کوئیں آؤ گے بھی ہیں۔

دوہا

پلک بالک باگ بن گئے سو بہنگ بہارو  
مالی سن سنہرے جل سنجیت لو جن چہارو  
کھائیں جو رمانی کسی پرنگ کو چڑھ کر دنگے کھڑے  
بہرمانا ہوتا ہے۔ وہی باغیچہ باغ اور ہی ہے۔ اور جو سکہ ستر ہے  
وہی سندر پھپھوں کا دار ہے۔ نہرل من اس بانگ کا مانی ہے جو پریم  
روٹی مل سے سن رانکھوں سے ان کو سینچتا ہے۔

چو پائی

جے گاویں یہ چرت منہ کھائے تھی یہی تالی چتر دکھوائے  
سدا سنہیں سادہ نر ناری۔ تھی سر سرائس ادھیکاری  
جو لوگ اس نام چرت مانس کو بڑی سا ڈھائی اور جو کسی  
سے گاتے ہیں۔ وہی اس تالاب کے چتر دکھوائے ہیں جو نر ناری سے  
سدا آد سے سنتے ہیں۔ وہی اس سندر مانس کے ادھیکاری دوتائی  
اتی کھل جے تیشی باگ کا گا۔ اہی سر کھڑ نہ جا ہی اچھا گا  
سنہک بھیک سیوا و سمانا۔ ایسا نہ بے کھائیں اس نانا  
جو ہوا دشت و شے بھوک میں لبت لگے اور کوئے ہیں۔  
وہ اچھا گے اس سرور کے نزدیک نہیں پھٹتے کیونکہ وہاں گھونگھے۔  
مینڈک اور سیوا کے سمان و شے دس کی نانا پرکاری کھائیں نہیں  
ہیں۔

تیرھی کارن آوت ہیہ ہارے۔ کافی کاک ہلاک بچارے  
آوت ایہیں سر آئی کھنائی۔ رام کر یا بنو آئی نہ جانی  
اسی کارن دئی کوئے اور گئے بچارے یہاں آتے ہوئے  
ہرے میں ہار مان جاتے ہیں۔ اس سرور نہک آنا کچھ آسان نہیں ہے  
بلکہ ہاکٹن ہے شری رام جی کی کر یا بنو یہاں آیا ہی نہیں جاتا۔

کھن کو سنگ کو پتھہ کمرانا۔ تہنہ کے کچن باگھ ہر سیالا  
گر ہیہ کار ج نانا جھیالا۔ تے اتی ڈر گم سیل بستا

ہا کھن کو سنگ ہی بھیا نک ہر راستہ ہے ان سنگیوں کے  
کچن بھینکر باگھ شیر اور سانپ کے سمان ہیں گھر کے کام میں۔

اس کو تیا میں جو چھندر سور کھٹے۔ اور سندر دو ہے ہیں۔ مانو  
وہی اس سرور میں بھانت بھانت کے رنگ والے گل شوکھا یا ہے  
ہیں۔ انیم اریکھ (جن کی کوئی پیمانہ نہ ہے) اونچے بھاؤ اور سندر بھاشا  
ہی مانو ان کھیلوں کی رنج رس اور خوشیوں میں۔

سکریت پنچ منجیل ال مالا۔ گیان براگ بچار مالا  
دھنی اور بکست گن جاتی۔ بین سوہرے بہو بھاشی  
(گملوں کی شوکھا بھونروں اور انس سے ہوتی ہے۔)

اس لئے کوئی کہتے ہیں۔ کہ جن کرموں کے سموہ بھونروں کی سندر  
بنتگتیاں یعنی قطاریں ہیں اور گیان ویراگ و چار مانو سنس ہیں۔ کویتا  
کی دھونی (آواز گونج) و طیرے ارتھ اور گن اور جاتی ہی بھانت  
بھانت کی منوہر بھلیاں ہیں۔

ارتھ دہرم کام آؤک چاری۔ کہب گیان و گیان بچاری  
نورس جپ تپ جوگ ہراگا۔ تے سب جیل چہ چار و نر ناگا  
دہرم ارتھ کام نوکش۔ یہ چاروں اور گیان و گیان و چار  
کر کے کہنا۔ نورس جپ تپ۔ یوگ اور ویراگ کی کھائیں اس  
سرور میں رہنے والے سندر جل چر ہیں۔

سکریتی سادہو نام گن گانا۔ تے وچتر جل بہگ سمانا  
سنت بھا چھوں پٹل امرئی۔ شرہار تو یسنت سم گائی  
پن آتیا پٹھوں و سادھو سماج کے نام اور گنوں کا گان ہی  
مانو چاروں اور گئی ہوئی آسموں کی باغیاں ہیں۔ اور شرہار کا بسنت  
و تو کے سمان گان کیا ہے۔

بھگتی نروین بدھ بدھانا۔ دیا دم لتا بتانا  
سنگم نیم بھول بھل گیا نا۔ ہری بدرتی رس بید بھانا  
اور و کھانا نیک پر سنگا۔ تیشی سک یک ہو برن ہونگا  
اور جو بھانت بھانت سے بھگتی کا نروین (ذکر) اور کشما دیا۔

دم۔ (اندروں کا قابو میں کرنا) ہیں وہ مانو اس سرور میں آگئی ہوئی بیلوں  
کے بھنڈ ہیں۔ شمر (من کا قابو کرنا) ہم (ہنسنا۔ بستیہ بھاشن۔ برہمچریہ۔  
جوری نہ کرنا اور تیاگ) نیم (شوچ یعنی صفائی بستیوش تپ۔ وید  
آؤک شاستروں کا پڑھنا اور پوجا پاٹھ) ہی ان بیلوں میں لگے ہوئے  
بھول ہیں۔ اور گیان بھل ہے بھگوان کے چرن کل میں جو پرتی ہے۔  
وہی ان گین سے پھولوں کا رس ہے ایسا وید نے کہا ہے۔ اس رام چتر

جنوں میں بھات بھانت کے مجال بہت ہی دُرگم (دشوار گزار) پہاڑوں کی چوٹیاں ہیں۔

بن بڑے بچھ موہ دانا۔ ندی کو ترک کھینک کر نانا  
بڑا ستری لوگ میں موہ دھن دولت دوا آدک کا  
گرب اور جانی کل کا اچھا بن ہی جگہ بن ہیں اور نانا بکار  
کے کو ترک (پر لوگ کیا ہے۔ کون دہاں سے لوٹ کر آیا کہیں کے  
پاس سو رنگ کی بچھی ہے۔ کہ دہاں کھ ہے۔ اتیاری ہی بھیک  
ندیاں ہیں۔

دوہا

جے شردھا سنیل رہت نہیں شتن کر ساٹھ  
تہنہ کہوں مانس اگم ات جنہیں نہ پریرہ کھوناٹھ  
جن کے پاس شردھا روپی راہ فرج نہیں ہے اور جنت جوں  
کاست سنگ نہیں کرتے۔ اور جن کو شری رکھوناٹھ جی سے پریم  
نہیں ہے۔ اُن کے لئے یہ مانس جہا اگم ہے ارقاٹ شردھا لو۔  
ست سنگی اور بھگوت بیکہ پرش ہی اس رام جرت مانس کے  
ادھیکاری ہیں۔ اُن کے لئے ہی یہ سنگ ہے۔  
جو کر کشٹ جائے ہی کوئی۔ جاتنہ نیر جڑائی ہوئی  
جڑتا جاٹو کھم اور لاگا۔ اگنے ہو نہ جن پاو اچھا کا  
اس رام جڑوئی مانسوند کے نکٹ اگر کوئی کشٹ اٹھا کر  
بہن بھی جائے تو دہاں باتے ہی اُسے نیند روپی جوڑی آجاتی ہے  
ہر دے میں جڑتا روپی (مور ستا روپی) جاڑہ لگنے لگتا ہے۔ جسکے  
کارن وہ اچھا کا دہاں جا کر بھی شان کرتے سے دنجت (محروم  
خالی ہاتھ) رہتا ہے۔

کری نہ جائے سر جتن پانا۔ پھر روپی سمیت اچھا پانا  
جو پرور کوٹ پوچھن آوا۔ سر نند کر تا ہی بچھا وا  
اس اچھا گے سے اس سرور میں اشنان اور مل پان تو  
کیا نہیں جانا۔ وہ اچھا سمیت دہاں سے لوٹ آتا ہے اگر اُس سے  
کوئی انہ جن اس سرور کا حال چال پوچھے آتا ہے۔ تو وہ اُسے  
سرور کی نند کر کے بھانا ہے۔

سنگ بچھن بیا پر میں نہیں تے ہی۔ رام سکر یا لو کہیں جے ہی  
سوئی ساہر سر جتن کرای۔ جہا کھو ترے تاپ نہ جڑی

یہ سارے دھن اس سولھا گہ شانی منش کو نہیں دیا ہے جس پر  
شری رام چندر جی گہرا دھن رکھتے ہیں۔ دہی جتن پرش آد اور پریم سے  
اس سرور میں اشنان کرتا ہے اور جہا گور تینوں تاپوں اور ادھیا نک  
اچی دیوک اور ادھی بھوتک سے چھوٹ جاتا ہے (من میں پستا کر  
دیگر سے جو تاپ بڑھتا ہے۔ اُسے ادھیا نک تاپ کہتے ہیں۔ واپ  
باش۔ دہوپ۔ سردی گرمی سے جو تاپ ہوتا ہے وہ ادھی دیوک  
تاپ ہے۔ اور کسی دوسرے بھوتک پرانی سے ایشو پکشی کیٹ  
پتنگ وغیرہ سے جو شریر کو کشٹ پہنچتا ہے وہ ادھی بھوتک تاپ  
ہے۔)

نئے نریرہ سر جتن نہ کاؤ۔ جنہ کے لام جرن بھل بھلاؤ  
جولہائی چہہ اینہ سر بھائی مسوست سنگ کر من لانی  
وہ پرش اس سرور کو کبھی بھی نہیں چھوڑتے جن کا شری رام جی  
کے جرن میں سجا پریم ہے۔ ہے بھائی جو سخن اس سرور میں  
اشنان کرنا چاہتے ہیں۔ نہ من لگا کر ست سنگ کریں۔  
اس مانس مانس چکھ چاہی بھٹی کوئی بدھی بھل ادگا ہی  
بھیو ہر دے آند اچھا ہو۔ اکیو پریم پر مود پر یا ہو  
اس مانس سرور کو من کی آنکھوں سے دیکھ کر اس میں  
غوط لگا کر کوئی کی بدھی شد ہوئی۔ اور ہر دے میں آند اور حوصلہ  
بھر گیا۔ اور پریم اور آند کا پرواہ اندر نہ۔

چلی بھگ کو تیتا سر تاسو۔ رام نبل جس جل بھن تاسو  
سر جو نام سو منگل مو لا۔ لوک ویدیت مغل مو لا  
اُس سے یہ سند کو تیتا روپی ندی چل سنگی شری رام جی کا  
نرل ش روپی جل اس ندی میں بھرا ہے۔ اس کا نام سر جندی ہے۔  
اور یہ سمجھوں کلیانوں کا مول ہے۔ لوک اور ویدیت اس کے دو  
سہاؤ لئے کتا رہے ہیں۔

ننگا نیت شو مانس نندن۔ کل مل ترن تر مول نندن  
یہ سند مانس سرور کی ندنی بڑی پوتر ندی ہے۔ اور کھج  
کے پاپ روپی تنوں اور دشتوں کو جڑ سے اکھاڑنے والی ہے۔

دوہا

شردھا تری بدھ سماج پر گرام نگر دو ہو کو مل  
سنت بھا انیم اورہ سکل سمگل مول



چاروں بھائیوں کے بال چتر مانو اس میں کھلے ہوئے رنگ  
برنگ کے بہت سے کسل کے پھول ہیں اور راہ درانی اور سمیت  
اُن کے پر پواسے جو پیڑ کرم ہیں وہ کھنڈ اور اصل کھنڈی ہے۔

سیا سو پھر کھنڈا سہائی، سریت سہاؤں سو چھب چھائی  
ندی ناو پو پیرش اینکا کیوٹ کشل اتر سیدرگا

شری سینتیا جی کے سو پھر کی جو سہاؤنی کھنڈا ہے۔ انورہ ہی

اس ندی میں نہادنی بھی پھیرا رہی ہے اور جو اس میں انیکوں

سند پیرش ہیں۔ انورہ ہی اس ندی کی ناو ہیں۔ اور اُن پیرشوں

کے دو ایک ایک اتر کی کشل کیوٹ ہیں۔ (یعنی ابر لاج ہیں)

سنی انوکھن بر سپر ہوئی، تھک سماج سوہ سر سوئی

گھور دھار کھڑ گوناٹہ رسائی گھٹاٹ سو بندھ رام بر بان

اس کھنڈا کو کُن کر جو پیرش ہیں بھان پوتا ہے۔ ناوہ ہی اس

ندی کے سہارے سہاؤں کے چلنے والے یا تریوں کا سماج شو بھا

یارا ہے۔ اور یہ لہر جی کا کردہ اس ندی کی بھینگر دھارا ہے۔ اور

شری رام چندر جی کی سند پیرش ہی انورہ ہی اس ندی پر بند ہے ہوئے

گھاٹ ہیں۔

سماج رام دواہ اچھب سو پھر اگٹا کھٹب کاٹو

کہت کھٹت پیرش پلکا ہیں تے شکر جی من کت نہا ہیں

چھوٹے بھائیوں سمیت شری رام چندر جی کے سیاہ کا آتہا

ماو اس کھنڈا سوئی ندی کی کایاں کاوئی اگٹا ہے جو سب کو شک

دینے والی ہے۔ اس کے کہنے سننے سے جو پیرش اور پلکٹ ہوتے

ہیں۔ وہ ہی پیہ آتا ہیں جو پیرش من ہو کر اس ندی میں اُٹان کرتے

ہیں۔

رام ترک بہت منگل سماجا۔ پیرب جوک جو بڑے سماجا

کالی کھنڈی کپ کئی کیری۔ پری جا سو پھل بیت گھنیری

شری رام چندر جی کے راج کٹک کے لئے جو منگل سماج

سماجا گیا۔ انورہ ہی اس ندی پر پیرب کے سب کھنڈا ہر یا تریوں کا

سموہ ہے کیسی کی کیدی دیری عقل ہی اس ندی میں ہی ہوئی

کالی ہے جس کے پرینام سو پھر پیری بھاری مصیبت آجی۔

دوہا

سمن بہت اتیا نہ سب بھرت پرت بپ جاگ

تینوں پیرکار کے خروٹا (اُنم اویھکاری۔ ندیا دھیکاری  
اُدھم اویھکاری) گنوں کا سماج اس ندی کے دونوں کناروں پر  
بے پورے پیر گرام ونگریں۔ بہت جنوں کی سجا اویھ کی جس کی  
کوئی اُپما نہ ہو ارقھات بے مثال (اورہ پوری اویھیا) ہے  
جو سمیورن منگلوں کا مول ہے۔

رام بھگتی شرسر تھی جالی۔ ملی سیکتی سر سو سہائی

سماج رام سمر جھو پاون۔ بلو ہراند سون سہاؤں

رام بھگتی روئی گنگا جی میں سند کیرا ندی سر سوئی آملی

چھوٹے بھائی بھگت شری رام چندر جی کے پدھ کا پو پیرش روئی

جہاند سون اس میں آملی۔

جگ بھگتی دیو دھن دھارا سو بہت بہت سو پیری بھارا

نہر بہت نہر ساک تھو پانی۔ رام سو پیر بندھو سو پانی!

جیسے لین اور ویراگ کے بیچ بھگتی شو بھائی ہے۔ ایسے

ہی شری گنگا جی کی دھارا سمر جی اور ہراند سون کے بیچ شو بھائی پو

اس پیرکار میں کبھی پیر گریٹوں تاپوں کو ڈرانے والی تین بھگتی ندی رام

سو پیری سندی اور پیر پیر ہے۔

مالش ٹوں ملی شرسر ہیں۔ شرسر تھن میں پالنا کر گھیا

زنگی کھنڈا پیر بھگتا۔ جین سر پیر پیر بنا باگا

اس سر سو پیری کا مول مالش ہے اور پیرش گنگا جی میں ملی ہے

اس لئے سننے والے جنوں کو پیر گرتی ہے۔ اس کے بیچ بیچ میں چھٹا

بھات کی وجہ کھنڈا ہیں وہ ہراند کے کنارے کے کس پاس کے

ہیں اور بار ہیں۔

اُپا پیرش دواہ براتی تیر جل پیرا گنت بہو بھائی

رگھو بر جیم آتند بدھائی۔ بھنور تھنک منوہر تانی

اس ندی میں جو بھانت بھانت کے پیر شمار ہیں جو ہیں

وہ سب شری پادتی اور شری شری کے سیاہ کے براتی ہیں بھگوان

شری رگھو ناٹھ جی کے پیر کی آتند بدھائی ہیں اس ندی کے بھنور اور

ترنگوں کی منوہر تانی ہے۔

دوہا

بال چرت چہو بندھو کے بیچ پیر پیر رنگ

نرپ دانی پیر جن کھرتا۔ فدیو کر پیر پیر رنگ

چادوں بھائیوں کا آپس میں دیکھنا۔ بولنا۔ اور ملنا اور آپس میں ایک دوسرے سے پریم کرنا۔ ہنسنا اور سند بھلنا۔ اس جمل کی مدھرتا (مٹھاس) اور سوگنہ (خوشبو) ہے۔

### چھو پانی

آرت دینے دینا سوری۔ لکھنا ولت سبار نہ بھوری  
اوکھت ریل سنت گن کاری۔ اس پیاس منول ماری  
میری آرتی و سبتی اور دینتا (بے چارگی) اس سمدن مل جل  
کاتی انت ہلکا پن ہے (جمل ہلکا ہوتا ہے سوگن کاری ہوتا ہے)  
اس لئے کوئی کہتے ہیں۔ کہ یہ جمل اوکھا ہے۔ اور سنتے ہی گن کرتا ہے۔ اور  
جگت کی در آشا روپی پیاس اور سن کے وکاروں کو ہر تا ہے۔

رام سو پریم پوشت پانی۔ بہت سکل کلی کلش گلانی  
بھوثرم سو شاکتے شک تو شاک۔ سمن دریت دکھ دارو دوشا  
یہ جمل سند رام پریم کو پشت کرتا ہے۔ کلک کلک کے کل پاپوں  
اور ان سے ہونے والی گلانی کو ہر لیتا ہے بھوثرم ارتھات ہم مرن  
کو سکھا دینے والا ہے۔ اور سنتوں کو بھی سنتشت کر نیا لا ہے۔  
اور پائیوں۔ دکھوں۔ دروزنا (لنگالی) دوشوں کا ناشک ہے۔

کام کرودھ مد موہ نساو۔ جمل بیگ ہراک پر بھاون  
سادر محن بان کئے تے۔ شیں پاپ ہی تاپ ہیئے تے  
یہ جمل کام کرودھ مد اور موہ کا ناش کر نیا لا ہے اور شہ گیان  
اور دیرکت بھاو کا بڑھانے والا ہے۔ (آر پو روک اس میں نشان کر کے  
اور پنے سے اس کے پرتاب سے ہرے کے سب پاپ اور سناپ سٹ  
جاتے ہیں۔

رجن اہم یا نہ مانس دھوئے۔ تے کائری کال جگوئے  
ترکھت بڑھن لوی کر بھو باری پھر برک ورم جہو دکھاری۔

جن ابھاگے پرشوں نے اس رام جرت دھوی مانس وور کے جلی میں  
اپنے انتہہ کرن کو دھو کر شہ نہیں کیا وہ کائرا و کلک کے دوار چکے اور  
مارے گئے۔ جیسے پیاسا ہرن سورج دیوی کروں سے تپائی گئی۔ تپن دین  
کی جیتی ریت کو بھرم سے جلی بھکر ابی پیاس بھانے کے لئے اس کی اور  
دور تا ہے۔ اور آگے سے آگے اس آشا پر بھاگا جاتا ہے۔ کہ جمل ملا کر ملا۔

اور اس بھرم میں بڑا جھاڑ بھی ہوتا ہے۔ ویسے ہی یہ دکھیدی جو کلی کال کا  
ماڑ ہوا دشیوں اور بھوگوں میں آسند سکھ کی تلاش کرتا ہوا بھکت اور

کلی اگھ کل اوگن کھن تے جمل مل بگ کاگ

شری بھرت جی کا جرت مان سب اگنت اتپاتوں (مقیبتوں)  
تکلیفوں کو شانت کرنے والا جپ یگیہ ہے۔ کلک کلک کے پاپوں  
اور دوشوں کے اوگنوں کی گھائیں ہیں اس ندی کے جمل کا کچیر اور  
بلکے کو تے ہیں۔

کیرتی بہت چھوڑ تو دھوری۔ سسے مہاون پاون بھوری  
بھرم پچھنیل ستا شو بیا ہو۔ سسے سسے پچھو جھم اچھا ہو  
یہ کیرتی روپتی ندی چھوڑوں میں سمد ہے۔ سسے سسے سندر  
اور تے ہے اور اس میں شوبی اور ہم ستا شری پاربتی جی کا بیاہریت  
تو ہے۔ اور شری رام جی کے ہم کا آسند سکھا ایک شہر تو ہے کہ گنت  
تو ہم نراں کو کہتے ہیں۔ اور شہر تو موسم بہار کو)

بیرب رام بباہ سما جو۔ سوئے سنگل مئے تو راجو  
آر شہم دھرم رام بن گو نو۔ پنچہ کھھا کھر آپ یو نو  
شری رام دواہ سماج کا درن مانو آسند کلیان مئے تو  
واج بسنت ہے شری رام جی کا بن میں ماما مانو گوم رو ہے۔ اور  
رستے کی گھائی مانو بڑی دھوپ تو ہے۔

بیرش گھورن شاہ راری۔ سر کل سال سو سنگل کاری  
لامداج سکھ پنے بڑائی۔ بکھد سکھد سوئی سر مہائی  
دکھوں کے ساتھ گھوڑیہ مانو برشا رو (موسم برسات)  
ہے۔ چھوٹا کل ٹپنی دھان کے لئے بہت ہی اچھا کلیان کر نیوالی  
ہے۔ رام مان کا بوسکھ نمرتا اور بڑائی ہے۔ مانو وہ ہی شہد سکھ  
دینے والی سرز تو ہے۔

ستی سروتی سید گن گا کھسا۔ سوئی گن ایل انومیم پا کھسا  
بھرت بھما و شو شیل تانی۔ سدا ایک ہن برن نہ صانی  
ستی شرو منی (ستی سراج) شری سیتانی کے گنوں کی گھائی  
میں شہ اور انومیم کرت ہے۔ بھرت جی کا بھما و اس جمل کی شیتل  
ہے۔ جو سدا ایک سدر کھتی ہے۔ اور جس کا درن کیا ہی نہیں جاسکتا  
دو جھا

وہ گن لسن لسن پرری برس برس  
کھائی کھائی جھونڈ کھوئی جمل ادھوری سب اس



کہتے ہیں۔

دوہا

برہم نروین دھرم بدھی برہمن تو بھاگ  
کہیں جھگتی جھگوت کے مسجحت گیلان پراگ  
برہم نروین دھرم بدھی اور تو تو بھاگ کا وزن کرتے ہیں۔  
اور گیلان و پراگ سے جھگتی کا کھن کرتے ہیں۔

چو بانی

ایہی برکا دھرم گھرا گھرا نہیں رہا ہیں۔ پتہ سب پنج آشرم جا ہیں  
پرتی سنیت اتی ہوئے آندا۔ مگر تھہ گاویں مٹی پر ندا  
اس پرکارا گھرا اشنا ان کر کے سب اپنے اپنے آشرم کو  
چلے جاتے ہیں۔ ہر سال وہاں ایسا ہی آندہ ہوتا ہے مگر میں اشنا  
کر کے رشی مٹی چلے جاتے ہیں۔

ایک بار کھبر مگر نہائے سب منش آشرم نہر سدھائے  
یا گئے ونگیہ مٹی پر م سب کی بھر دواج را کھے پد شکی  
ایک بار پورے مگر بھر اشنا کر کے مٹی کن اپنے اپنے آشرموں  
کو اس لوٹ گئے۔ جہاں گئی مٹی بھر دیکھی کو بھر دواج مٹی نے  
جہن بھر کر وہاں ٹھہرایا۔

سادرجن سدواج یکھا لے۔ اتی پنیت آسن بھیٹارے  
کر پوجا مٹی سوئی اچھ مانی۔ بولے اتی پنیت مہر دواجی !!  
اور سے ان کے چن کل دیوے۔ اور اتی انت شدہ آسن پراگ  
ٹھایا۔ پوجا کر کے مٹی بھر دیکھی کے سندرش کا وزن کیا۔ اور پھر اتی پت  
پو تو مڑھی بانی سے بھر دواج مٹی بولے۔

ناکھ ایک سنشتے بڑمورے۔ کر گت دینو سب تورے  
کہت سو مہ لاگت بھے لا جا۔ جوں نہ کہوں بڑمورے اکا جا  
ہے ناکھ! میمن میں ایک بڑی بھاری شنکا ہے۔  
دیروں کا سمیٹورن تو آپ کی مٹھی میں ہے۔ اس شنکا کو کہتے ہو  
بھے اور شرم اتی ہے۔ اگر میں نہ کہوں تو میں بھاری دانی ہوتی ہے۔

دوہا

سنت کہیں اس مٹی پر بھو شرن پراں مٹی گاؤ  
ہوئے نہ بھل بیک ڈر گرسن کئے ڈراؤ  
ہے بھو سنت لوگ اپنی مٹی کھڑی اور دیکھ پراں مٹی جنوں

دیکھی ہوتا ہے۔

سنتی انوار سبار گن گن گنی من انہو اتی  
سنتی بھو اتی رشنکر تھہ کہہ کوئی کھتا سہائی  
اپنی بدھی کے انوار اس سریشہ میل کے گنوں کو چار کر اور  
اس میں اپنے سن کو بھلا کر اور شری بھو اتی اور شکر کوسمن کر کے کوئی مٹی  
وہی سنندھ کھتا کہتا ہے۔

اب دھوتی پدیت کر وہ مہیہ دھروانی پر ساد  
کہیں جھگتی مٹی برہم کر ملن سو بھگ سنباد  
اب شری دھوٹا تھہ جی کے پد کلن کو اپنے بڑے سے دھان  
کر کے اور ان کی کرپا کو پراپت کر کے دونوں مٹی دروں کے ملن کا سندھ  
سنواد کہتا ہوں۔

بھر دواج مٹی سب ہیں پریاگا۔ تنہیں رام پد اتی انوار کا  
تاپس سم دم دیا ندھانا۔ پریا تھہ پتھہ پرم بھانا  
شری بھر دواج مٹی پریاگ میں بستے ہیں۔ ان کا شری رام جی  
کے چوڑوں میں اتی انت پریم ہے۔ تپسوی مٹی جت اندریہ  
اور دیا ندھان ہیں۔ اور برہم گیلان کے مارگ میں پتہ پریاگ ہیں۔  
ماگہ مگر گت رومی جب ہوئی۔ تہ تھہ پتھہ آو سب کوئی  
دیو دواج رکتہ نر شری۔ ساد بھیں سکل۔ جت مٹی  
ماگہ ماس میں سورہ دیو جب مگر رشی پراگتے ہیں اور سب  
لوگ تیرتھ راج پریاگ کو آتے ہیں۔ دیوتا۔ دیوت کتر اور منشوں کے  
سموہ سب اور پورک تو مٹی میں اشنا کرتے ہیں۔

پو جھیں مادہ ہو پد جل جاتا۔ پس اکھے بھو ہر کھیں گاتا  
بھر دواج آشرم اتی پا دن۔ پر م مٹی ور من بھادن  
شری دینی مادہ جی کے پد کلن کو پوجتے ہیں۔ اور اکھشتہ  
بھٹ کا سپر شکر کے پرت ہوتے ہیں۔ بھر دواج جی کا آشرم بہت ہی  
پو تو مہر اور مٹی جنوں کے من کو بھانے والا ہے۔

نہاں ہوئے مٹی رشی سما جا۔ جا میں جے جتنا تیرتھ لا جا  
جھیں پرات سمیت اچھا۔ کہیں پر سپر ہری گن گا جا  
اس تیرتھ راج پریاگ میں رشی نیوں کا بوساج اشنا  
کرنے جاتا ہے۔ وہ سب بھر دواج آشرم میں ٹھہرتے ہیں۔ برانکال  
بڑے اثناء سے اشنا کرتے وہ آپس میں ٹھکان کے گنوں کی کھائی

کاجی رہی انت ہے کہ گڑ سے کوئی بات اپنا کر رکھنے سے ہر دے  
بہر شدہ گیان پر کاشا نہیں ہوتا۔

اس وجہ پر گشیوں رنج مزاج۔ بہر نہ ناؤ کر جن پر چھو ہو  
رام نام کر امت تیر رکھو۔ اور سنت جڑان اپنشد گا وا  
ایسا دہار کر کے میں اپنے سوہ ڈالیاں کو آئکے سامنے پر گٹ  
کرنا ہوں۔ ہے نہاٹھ مجھ سیک۔ پر دیا کر کے اس سوہ ڈالیاں کو فاران  
کیجئے۔ رام نام اتی انت پر پھانہ ہے جس کو سنت جڑان اور اپنشد  
لے گیا ہے۔

سنت جیتا بھو اپناشی۔ شہو ڈال گیاں گن راشی  
اگر جلد جو بیک راہ ہیں۔ کاسی امز پریم بد لہیں  
گیان اور گشوں کی راشی۔ اپناشی بھگوان شہو بھو اس رام  
نام کا سدا جب کرتے ہیں۔ سنداریں اپناشی کے جیوں کاشی  
میں مرنے سے بھی پریم دھام کو پراپت ہو سکتی ہیں۔

سوئی رام جاسنی رایا شہو ڈال گیاں گن راشی  
رام کوئی پریم پھنوں تو ہی۔ کہو ڈھانے کر پانڈی ہوئی  
ہے شنی راج۔ وہ بھی رام نام کی پراپت ہے کہ شنی ہمارا ج  
کاشی میں شہر چھوڑنے والوں کو دیا کر کے رام نام کا ہی پادش کرتے ہیں  
بے پریم ہیں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ وہ رام کون ہے جس کے نام کی  
آنی نہا ہے آپ کر پانڈیاں ہیں۔ مجھے ہلی بھانت سمجھا کر کیجئے۔

ایک رام اور ہیش مکسارا۔ تین کر جیت ریت سندار  
ناری برہ ڈکھ لہیو اپارا۔ بھو رو شتورن راون مارا  
ایک رام تو اورہ کے راہ و شہر کا بیٹا ہے جن کے جتر کو  
سدا اسنا رہا نہا ہے جس نے ناری اور لوگ میں بڑا ہی ڈکھ اٹھایا  
اور کروڈھ یکت ہو کر تیر میں راون کو مار ڈالا۔

دوہا

پریم سوئی رام کہ اپرا ڈھای جیت تر پورا

ستیم دھام سر جگی۔ تم لہو۔ ایک بجیا

ہے پریم دھام رام میں یا ابروئی دوسرے ہیں جن کو شری

شونی ہمارا جیتے ہیں۔ آپ سچین۔ اپناشی ہمارے سب کچھ جاننے

والے ہیں۔ آپ گیان دیا کر کے کیجئے۔

چوبائی

جیسے ریتے ہو بھرم بھاری۔ کہیو سو کھنا ناٹھ بستاری  
یکہ ولک بولے مسکائی۔ نہ ہی بدیت لکھتی پر بھوتالی  
ہے ناٹھ! جس طرح بھی میری اس بھاری شنکا کا نوازن ہو  
وہ کھتا و ستار سے کہئے۔ یا گیہ و لکیر جی مسکر کر بولے۔ شری رگھو  
کی پر بھوتالی کتاب جانتے ہیں۔

رام بھگت تم من کر م بانی۔ چترائی تہہ ہی میں جانی  
چاہو سنئے رام گن گورھا۔ کینو شرن منہوں الی توڑھا  
تم من بکری کر م سے رام بھگت ہو۔ میں نے تمہاری چترائی  
کو جان لیا۔ تمہیں شری رام جی کے گڑھ گشوں کے سننے کی ابھلا شاہ  
اس لئے اپنے آپ کو اگیانی پر گٹ کر کے مجھ سے ایسا تم نے  
پر شن کیا ہے۔

تات ستو ساندھن لائی۔ کہیوں رام کی کھتا سہائی  
دھاموہ ہکھیش بیشالا۔ رام کھتا کارکا کرالا  
ہے تات۔ تم اور یوزک ساودھان ہو کر ستو میں تہیں  
رام کی پتر کھتا کتا ہوں۔ یہ گیان بھاری پر بی ہی شاسر ہے۔  
اور شری رام جی کی کھتا اسے مارنے والی پھینک کرانی جی ہے۔

رام کھتا ششی کرن سمانا۔ سنت چکور کر ہیں چنہ پانا  
ایسے سنشے کینہہ بھوانی۔ مہا دیونب کہا بھگانی  
شری رام چندلی کی کھتا چندرما کی شقیل کرن کے سمان ہے  
جسے سنت رومی چکور پان کرتے ہیں۔ ایسی ہی شنکا شری بھوانی نے  
کی تھی۔ اور شری مہادیو نے وسنار سے شنکا نوازن اٹھاتا  
دیا تھا۔

دوہا

کہیوں سوئی الہا راب اما شہو سو سنیاد

بھیو سے جہہ سنیو جہہ شمن مٹی میٹس بسا

اب میں اپنی بھٹی الوسا بھوانی اور شری مہادیو جی میں ہو

سنو ادھوا کہتا ہوں۔ وہ تم سے اور جہہ کاران و شش ہوا۔ اسے ہے شنی

تم ستو۔ تمہا کا بشا و سب مٹ جائے گا۔

چوبائی

ایک بار تو تیریاگ باہیں بھجھو گئے کبھی رشی پانی



شہوئی کے ہر دے میں اتنی انتہا ہوا کرتا تھی۔ اتنی اس بھید نہ  
نہیں جانتی تھی۔ تلسی داس ہی لکھے ہیں کہ بڑھو کے دشمنوں کے لئے  
شہوئی شہوئی کے نیر لگا رہے تھے لیکن ان میں بھید کھٹنے کا رشتہ تھا۔

### چوہائی

راون مرن منج کر جانچا۔ پر بھو بھو کچن کدینہ چہہ سا بچا  
جوں نہیں جاؤ رہی کچھتا وا۔ کہ بت بکار نہ مینت رہنا وا  
”میری موت منش کے لہجہ سے ہو“ ایسا راون نے برہما  
جی سے برا لگا تھا۔ پر بھو برہما جی کے بچن کو سچ کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ہ  
ان کے دشمنوں کے لئے پاس نہ پاؤں تو میں بڑا کچھتا وارہے گا۔  
شہوئی یہ دیا کرتے تھے لیکن کسی فیہ بل پر نہ پہنچ سکے۔

ابھی بدھی بھٹے سوچ بس ایشا۔ تے ہی سے جائے دس شیشا!  
لینہہ نیچ مار تیج ہی سنگا۔ بھو تورت سونی کپٹ کورنگا  
اس پر کار شہوئی چنتا لگن ہو گئے مانی سے راون نے جا کر  
نیچ مار تیج کو سا لگا لیا۔ اور وہ مار تیج کور کپٹ کا رہن بن گیا۔

گرہیل موڑھ ہری و دیہی۔ پر بھو پر بھو کس پڑ نہ تے ہی  
مرگ بلہ نہ بھو بہت ہری گئے۔ آئتم دیکھ مین چل چھپائے  
اس سوکھ نے اس بکا وکیل کر سیتا کو پر لیا۔ اسے پر بھو کے پھلے او  
کا ذرا بھی گیان نہ تھا۔ مرگ کو دکر ٹھیس بہت شہوئی نام چپ واپس  
آئے تو آئتم کو خالی دیکھ کر آئتم نے پروں میں ہل بھجایا۔

برہہ ایل تر او رکھو رانی۔ کھوجت پین بھرت دوو بھائی  
کب لں جوگ ہوگ نہ جا لیں۔ دیکھا پر کٹ پرہہ ڈکھ تاکیں

منشوں کے سامان برہہ میں بیا کھل ہو کر شہوئی رکھنا تھ جی میت  
چوٹے اجاتی پھمن کے بن یں سیتا جی کو لاٹھار کر کے ہوئے گھوم رہے  
ہیں چہر بھگوان میں سیتے میں کسی سے جوگ۔ جوگ نہیں ہے پر لکرت  
ہار شہوئی۔ سے ان میں پر سیکش برہہ ڈکھ دیکھا گیا۔

### دوہا

اتی پچتر رکھو تیں چرت جانیہا پریم مش  
جے متی مند بھوہ بس ہر نہ دھریں کھو آ  
شہوئی رکھنا تھ جی کا چتر اتی انت دچتر ہے۔ اس کو پریم  
بھگتی برہہ وین جانیہا ہے۔ لیکن موڑھ متی وہ کے وشی۔ دشت ہوئے  
منش من میں کچھ کی کچھ کا پنا کر بیٹھتے ہیں۔

سنگ ستی جگ جننی بھوانی۔ پو بھے شہوئی اکھیا یستور جانی  
ایک باز تریتا یک میں شہوئی شہوئی گست شہوئی کے پاس گئے  
ان کے پاس جگ جننی بھوانی ستی جی بھی تھی۔ شہوئی نے سمجھو لون گت  
کے ایشور جان کر ان کی پوجا کی۔

رام کھتا مٹی بڑج بکھائی۔ مٹی ہمیش پریم سکھ مانی  
رشی پوچھی ہری بھگتی سمانی۔ مٹی سمجھو ادھیکاری پانی  
مٹی گست نے رام کھتا کا دستار سے درن کیا۔ اور شہوئی  
شہوئی نے مٹی کو پریم سکھ مانا۔ پھر رشی نے شہوئی شہوئی سے سندھ ہری  
بھگتی پوچھی اور شہوئی نے ادھیکاری جانی کر بھگتی کا رسیہ (رازا)  
گست مٹی پر رکھو لیا۔

کہت سنت گھو پی گن گا تھا۔ کچھ دن تہاں سے گری نا تھا  
مٹی سن پدا مانگی تر پورا ری۔ چلے بھون سنگ دکھش کمار ی  
شہوئی دھونا تھ جی کے گنوں کی کھٹائیں کہتے سنتے شہوئی مارج  
کچھ دنوں تک وہاں رہے پھر مٹی سے ودار مانگ کر وہ کمار ی  
شہوئی ستی جی کے ساتھ اپنے بھون کو چلے۔

تہی او شہر بچن مہہ بھال۔ ہر رکھو تیں لینہہ اوتارا  
پیتا بچن تیج راج ادا سی۔ دنگ بن بھرت اپنا شہوئی  
انہیں دونوں پر بھوئی کا بھار دھو کر سنے کے۔ مٹی شہوئی  
ہری نے رکھو کل میں اوتا لیا۔ وہ ادنا شہوئی بھگوان اس سے اپنے پنا  
کے بچوں کا پالن کرتے ہوئے راج پاٹ چھوڑ کر سا دھو بھیس میں دنگ  
بن میں وچر رہے تھے۔

### دوہا

ہر وہ بکارت جات ہر کہہ بدھ درشن ہوئے  
گیت ٹوپ اوت پر بھو کئے جان سب کوئے  
شہوئی شہوئی ہمارا ان ہر دے میں دیا کرتے رہے تھے کہ بھگوان  
کے درشن کس بکارتوں بھگوان نے گیت ٹوپ میں اوتا رہا نہ کیا۔  
ہے۔ لگزم ان کے پاس گیا تو سب لوگ مان مائیں گے۔ اور ان  
کے گیت ٹوپ میں اوتا رہنے کا بھید کھل جائے گا۔

### سورجھا

ننکر اراتی چھو بھو ستی نہ جانیہہ مرم سونی  
تلسی درشن لو بھو من ڈارو لوچن لاجی

کھو جی سو کہ اکیہ اد ناری۔ گیان عام شری پتی اسرار  
دیوتاؤں کی بھلائی کے لئے شری دشو بھگوان جو نہ شعر  
دھارن کرتے ہیں۔ وہ دشو بھگوان تو شوی کی طرح سر دیہ میں ڈھ گیان  
دلہم لکھی تہی اور انہوں کے شتر و بھگوان دشو بھلا گیا نیوں کی طرح شری  
کون میں کھو جی گے؟

شبو بھو گرا جی بھکا نہ ہوئی۔ شو سر بگیہ جان سب کوئی  
اس سنشے من بھو آیارا۔ ہوئے نہ ہر وہ پر پورہ پر چار  
شری شوی کی بات بھی بھولی نہیں ہو سکتی۔ وہ سر دیہ میں۔ اسے  
سارا سنسا راجاتا ہے۔ اس طرح کی ایار شکا سستی کے من میں اڈھ کھڑی ہوئی  
انہوں نے بہت زور لگایا لیکن من سمجھا ارتھات وہ شکا نہ گئی۔

جد پی پر گٹ نہ کیو بھوانی۔ ہر انتر یابی سب جانی  
سن ہی سستی تو ناری سمجھاؤ۔ سنشے اس نہ دھرے ارکاڈ  
اگر سستی جی نے اس شکا کو پر گٹ کر کے نہیں کہا لیکن پھر بھی  
انتر یابی شو بھگوان اس کے من کی سب جان گئے۔ وہ بولے ہے  
ستی تمہارا ناری سمجھاؤ ہے۔ ایسی شکا من میں بھی نہ رکھنی چاہئے۔  
جاسو کھٹا کھچ ش گائی۔ بھگتی داسوئیں شنی سنائی  
سوئی تم شبت دھو کو میرا۔ سیوت جانی سندا سنی دھیرا  
جن کی کھٹا گت سنی نے گائی۔ اور جن کی بھگتی میں نے سنی  
کو سنائی۔ دی میرے شبت۔ دیو شری دھو ویر جی ہیں جن کی گیانی سنی  
سدا سیدا کیا کرتے ہیں۔

چھند

منی دھیر جی سدا سنشے بل من جے ہی ہیا رہی  
کہن پتی تم نران ام کم جاسو کسیتی گا وہی  
سوئی رام بیایک برہم بھون نکائے پتی مایا دھنی  
اوتر یو اپنے بھگت بہت راج سنتر نت رھو کل منی  
گیانی منی سدا یوگی نر نتر شدا اتہہ کرن سے جن کا دھیا  
کرتے ہیں۔ اور وید پزان اور شاستر جن کی کیری کا گان کرتے ہیں۔  
نری رام بھگوان سر دیہ ایک برہم سکل برہماندول کے ادھی پتی  
مایا پتی۔ برہم سوتنتر ہیں۔ انہوں نے اپنے بھگتوں کے کلیان ارکا  
رھول کے منی روپ میں اوتار دھارن کیا۔

چوپائی

شبو بھو سم تہی رامہ دیکھا۔ ابجا ہیم اتی ہرکھ بشیکھا  
بھری لوجن بھی سندا ہناری۔ کسم جیان نہ کیہ نہ جن ہاری  
اسی سے شری شوی نے رام بھگوان کو دیکھا۔ ان کے ہرے  
میں ہر ش اور آند آند آیا۔ ان شو بھا کے ساگر شری رام چند جی کو انہوں  
نے خوب جی بھر کر دیکھا۔ لیکن یو کیہ سمان زبان کران سے سیل بول نہیں کیا۔  
جے سدا نند جگک پاوان۔ اس کی چلیو منوع منساوان  
چلی جات شو سستی سمیتا۔ پرن پرن پیلکت کر با نلیکتا  
سے جگت کو پوتر کرنے والے سدا نند بھگوان آپ کی  
جے ہو۔ ایسا کہہ کر کام دیو کا ناش کرنے والے شری شوی جل دیئے  
وہ کر پاکے بھڈا شری شوی سستی سمیت اس دشن آند میں لگن چلے  
جا رہے تھے۔

ستی سووشا شبو بھو کی دیکھی۔ اڑا جی سندا یو بشیکھی  
شکر جگت بندید جگدیش۔ سر نرنی سب نات سیدشا  
ستی جی نے شری شوی ہمارا ج کی یہ آند سے دشا  
(عالت) دیکھی تو ان کے من میں یہ سندا یہ ہوا کہ شری شوی تو جگت  
کے پوجیہ ہیں۔ وہ جگت کے الیو ہیں۔ دیو منش میں جن سب ان  
کے آگے مستکھ ہکا کر پر نام کرتے ہیں۔

تنہہ نرب شدت کیہ نہ پر ناما۔ کبی سدا نند پردھام  
بھے مگر بھگتی تاسو بلوکی۔ آج ہوش پیتی اڑ بہت نہ روکی  
انہوں نے ایک مابھکار کو سدا نند پردھام کہہ کر پر نام  
کیا۔ اور ان کی شو بھا کو دیکھ کر وہ برہم میں ایسے بین ہو گئے ہیں  
کہ اب تک بھی ان کے ہرے میں برہمی روکنے سے بھی نہیں رکتی

دوہا

برہم جویا یک پر ج ارج اکل اینہہ البھید  
سو کہ دھیر دھر ہوئی نر جانی نہ جانت دید  
جو برہم دیا پاک۔ مایا۔ انیت۔ انیتا۔ کلا انیت بھیا بہت  
اور بھید بہت ہے جس کی اہما کو وید بھی نہیں جانتے کیا وہ مغریر  
دھارن کر کے نر بھیں میں پر گٹ ہو سکتا ہے۔

چوپائی

وشنو جو شری نر سدا دھاری سو و سر بگیہ بھتا تر پوراری



## سورجی

لاگ نہ اور اپنی جگہ پر بیٹھ رہا ہو  
لوٹے ہمیں ہمیشہ ہر بابا بل جان جہمیر  
اگرچہ شوجی نے بار بار سمجھایا لیکن پھر بھی سستی کے شرے  
میں ان کا یہ آپدیش نہ بدھتا تب شوجی اپنے چت میں جگوان کی  
ایا کا بل جان کر مسکراتے ہوئے ہوئے۔

## چو پائی

جو تھر میں اتنی سند ہو توں کن جانی پر کھشالی ہو  
تب تک بچھا ہوں بٹھپھاپیں جب لگتے ایہو موی پاویں  
جو تھارے سن میں یہ بہت بڑا سند یہ لے کہ بار بار سمجھائے  
سے بھی نہیں دور ہوتا۔ تو تم کیوں جا کر پرکشا (امتحان) نہیں لیتی۔  
پرکشا لے کر تمہارے واپس لوٹ آئے تب تک میں اس پر گرش کی  
بھایا میں بچھا رہوں گا۔

جیسے چائے موہ بھرم بھاری۔ کر سو جتن بدیک بکاری  
چلی سستی شوجی آیسو پائی۔ کر میں بچارو کروں کا بھائی  
جس ابا سے تمہارے من کا یہ موہ جنت بھرم دور ہو جائے  
وہی ابا سے تم سوچ سمجھ کر کرنا شوجی کی آگیا پر سستی ملی۔ اور من میں ہمار  
کرنے لگی۔ کہ کیا ابا کیا جائے۔ ارحات کس ڈھنگ سے پرکشا لی  
جائے

ایہاں شیمکو اس من اوماناکھوش تاکہوں نہیں کلیانا  
موتے ہو کہیں نہ سنتے جا ہیں۔ پندھی پرست بھلائی ناویں  
ادھر شوجی نے اپنے سن میں یہ اومان کیا۔ کہ بھش کنیا سری  
ستی جی کا اس میں بھلا نہیں ہے جب میرے سمجھانے سے بھی اس  
کی شکا دور نہ ہوئی تو سمجھو کہ یہ اس کا بچھا گیا ہے۔ اب سستی جی کی  
بھلائی نہیں ہے۔

ہوئی سوئے جو رام راج را کھلا۔ کو کر ترک بڑھا دے ساکھا  
اس کہہ لگے چین ہر ناما۔ گئی سستی جی ہاں پرکھو سکھ ہاما  
جو رام کی اچھا ہے وہی ہوگا۔ ویرہ ترک کر کے دیلوں  
میں بڑھ کر کون اس شاکھا کو بڑھانا پھرے۔ ایسا کہہ کر شری شوجی  
رام نام کا جب کرنے لگے۔ اور سستی جی وہاں چلی گئی۔ جہاں سکھ کے  
ہام شری راج چندر جی تھے۔

## دوہا

سستی جی پر ہے بچارو کر دھرم سیتا کر روپ  
اس کے ہوئی جلی پتھ تین جے جہہ اوت نہر جھوپ!  
بار بار سن میں وچار کر سیتا جی کا روپ دھارن کر کے سستی جس  
مارگ کے سامنے ہو کر ملی جس مارگ سے کو شری راج چندر جی منتوں  
راہا رہے تھے۔

## چو پائی

پھمن دیکھ امارت ہمیشہ۔ جکت بھٹ بھرم ہر دہ و شیشا  
کہہ نہ سکت پھو اتی بھمیرا۔ پرکھو بھارو حانت سستی دھیرا  
پھمن جی سستی کے بدلے ہوئے ہمیں کو بچھ کران رو گئے  
اولان کے سن میں بھرم پیدا ہو گیا۔ وہ بہت بھمیرا ہو گئے۔ اور کہہ  
نہ سکے۔ دھیر دھیں پھمن پرکھو شری راج چندر جی کے پرکھاؤ کو جاننے تھے۔  
ستی کپٹ جانیو شری سوانی۔ سم درسی سب انتریا می!  
سمرت جا ہی مٹے اکیانا۔ سوئی سر و گہ رام بھگوانا  
دیوتاؤں کے سوا سب کو دیکھنے والے اندر سب کے ہر دے  
کی جاننے والے بھگوان شری رام چندر جی نے سستی کے کپٹ کو جان  
لیا۔ جن کے سمجھنے کرنے سے اکیان سٹ جلتا ہے۔ وہی سر و گہ بھگوان  
شری رام چندر جی ہیں۔

ستی کینہہ چہ تھوں دواؤ۔ دیکھ ہوناری سمجھاؤ پرکھاؤ  
نچ مایا بل ہر دہ بچھ سانی۔ بولے ہمیں رام مردو بانی  
استری کے سمجھاؤ کے پرکھاؤ کو تو دیکھو کہ سر و گہ سستی جی  
بھگوان کے سامنے بھی سستی جی بچھاؤ کیا جاتی ہیں۔ اپنی ایا کی  
شکستی کا ہر دے میں وچار کر کے مسکراتے ہوئے شری رام چندر جی  
ہمیشہ بانی سے ہوئے۔

جو دیان پرکھو کینہہ پر نامو۔ پتر سمیت اینہہ نچ نامو  
کہو بہور نہاں برش کیتو۔ سپن ایلی پھر تو کے جیتو  
پہلے پرکھوئے دونوں ہاتھ جوڑ کر سستی کو پرنام کیا اور پتر  
سہت اپنا نام بتایا۔ پھر پتر چھا کہ کو بہریش کیتو شوجی کہاں ہیں!  
تم یہاں اکیلی بن میں بس لئے کھم رہی ہو۔

## دوہا

رام بچن مردو گورھ سن اچھا اتی سنکو چو

ستی دیکھ کو تک مل گیا۔ آگے رام سہت شری بھارتا  
شری رام چندری نے جانا کہ سستی نے دیکھ پا لیا ہے۔  
تب انہوں نے اپنا کچھ پرکھا اور پرکٹ کر کے دکھا۔ سستی جی نے  
مارگ میں جاتے ہوئے یہ کو تک دیکھا کہ رام چندری پھین اور سینا  
سمیت آگے چلے جا رہے ہیں۔

پھر تھو پانچیس پرکھو دیکھا۔ سہت ہنر ہوتا سندھ بدیشا  
جنہ جتوں تہاں پرکھو پھینا بیوہیں سستی شیش پر وینا  
پھر چھ کی طرف مڑ کر دیکھا۔ تو وہاں بھی سندھ پھین پرکھو  
کو سینا اور پھین سمیت دیکھا۔ وہ جو دھر کو نکلا کرتی ہیں۔ ادھر  
میں پرکھو برا جمان ہیں۔ اور پھر سستی جی کی سیوا  
کر رہے ہیں۔

ستی سمیت ہمیش میں چلے ہر کوئی سوچو  
شری رام چندری کے کوئل اور گڈھ بچوں کو شن کرتی جی کو  
براس نکھو ہوا (اندیشہ ہوا) وہ ڈرتی ڈرتی ہر دے میں بڑی چلتا  
کرتی ہوئی شری جی کے پاس چلی۔

جوپانی

میں شکر کر کہنا نہ مانا۔ حج اگیان لام پراٹا  
جانی اتراب نے ہوں کا پا۔ اتر اچا اتی داروں داما  
کریں نے شری شری مہاراج کا کہنا نہ مانا۔ اور اپنا اگیان  
شدہ وگیان مڑو پ شری رام چندری پرلا بیت کیا۔ اب میں شری  
مہاراج کو جا کر کیا اتر دوں گی۔ ایسا سوچے سوچے سستی جی کے ہر  
میں بھیا ملک میں پیدا ہوئی۔

جانا رام سستی دیکھ پاوا۔ برج پرکھا وکھو کھو گئی جانا را

# بال کاٹ

## حصہ دوم

دیکھے جہاں تہاں گوتی جے تے شکتین سہت سکل سرتے نے  
جیو جیو چو سسارا۔ دیکھے سکل اٹیک بد کا را  
ستی جی نے جہاں تہاں جتنے رگھو ناتھ جی دیکھے۔ وہاں وہاں  
اپنی اپنی شکتیں سہت استری اور سحرہ کو بھی دیکھا۔ سسار میں جو جہاں  
جیو ہیں۔ وہ بھی انیک پرکار کے سب دیکھے۔

پو جہیں پرکھو دیو پھو میگھا۔ رام روپ دوہم نہیں دیکھا  
اولو کے رگھو تہاں تیرے۔ سیدا سہت نہ بیکھ کھنیرے  
ستی جی نے یہ دیکھا کہ جتنے دیوتا شری رام چندری کو پوجتے  
ہیں۔ انکے تو انیک بھیس ہیں۔ لیکن رام کا روپ اور بھیس جو سہا نہیں  
ہے۔ اگر یہ سیدا سہت شری رام چندری جی کی سہت سے دیکھے لیکن  
ان کے بھیس انیک نہیں تھے۔

سوئی رگھو بر سوئی پھن سینا۔ دیکھی سستی جی بھی سمیت

دیکھے شو بھی دشمنو اینکا۔ بہت پرکھا وایک تے ایک  
بندت جرن کرت پرکھو سیدا پھنیش دیکھے سب دیوا  
ستی جی نے انیک شو پرکھا و دشمنو دیکھے۔ ایک سے  
ایک کا پرکھا و بڑھ کر رہے۔ انہوں نے یہ بھی دیکھا کہ بھانت  
بھانت کے بھیس وہاں لائے۔ سبھی دیو سحرہ شری رام جی کی  
چرنا بندنا اور سیدا کر رہے ہیں۔

دکھنا

ستی بدھاتری اندھا دیکھیں امت الوپ  
جنہ جہنہ بھیش جادو سرتہ تہہ من اتو روپ  
ستی نے انکے بے بھیش تویم زبہن اتی برہانی اور اندھانی دیکھیں۔  
جس جس روپ میں ہمیشہ کوئی دیو تھے۔ اسی کے انوکھ انکے ساتھ انکی  
یہ سب شکتیاں (استریاں) ابھی دیکھیں۔



ہر وہ مکپ تن سیدھ کچھو ناچا۔ میں توڑ بیٹھی ملک ماہیں  
 سب جگہ دی رام دی نہیں اور وہی سیتا جی راجسا دیکھ کر  
 سق جی بھے بھیت ہوئی۔ ان کا من کا پنے لگا شری کی سسہ نہ رہی  
 وہ انہیں بند کر کے مارگ میں بٹھو گئی۔  
 پھر بلو کیو تین اگھاری۔ کچھو نہ دیکھ نہاں کوش کمار  
 جی مانی رام پکسیستا۔ جلیں نہاں یہاں سے گریشا  
 سق جی نے جب پھر انہیں لکھ لکھ کر دیکھا تو دیاں کچھ بھی نہ تھا  
 باہار انہوں نے شری رام جی کے چروں میں مستکھجکایا پھر دیاں

جی یہاں پر کہ شری شری برجان تھے۔  
 دوھا  
 گیلن سمپ ہمیش تن ہنس پو بھی کشنات  
 لینہہ پو کھشا کون بدی کہو سیتہ سب بات  
 جب شری کے پاس پہنچی تو انہوں نے ہنس کر ان کی  
 کش پوچھا۔ پھر کہنا کہ سچ سچ کہو تم نے کس پرکار سے بھگوان  
 شری رام چند جی کی پرکھانی۔

## ماس پارائن بوستر و شرام

ستی سمجھ لگھو پر پکھاؤ۔ بھے س شری شری کینہہ وراؤ  
 کچھو نہ پکھیا لینہہ گوسائیں۔ کینہہ پر نام نہاں جی ناہیں  
 شری رام جی کے پکھاؤ کو جان کر ستی سہم گئی تھی۔ اسی دور کے  
 مارے انہوں نے شری سے یہ بھی پکھاؤ رکھا اور کہا کہ یہ  
 سوامی میں نے کچھ بھی پرکھیا نہیں۔ کیوں آپ کی طرح انہیں پر نام  
 کر کے چلی آئی ہوں۔

جو تم کہا سو پکھا نہ ہوئی۔ مورے من بنیت اتی سوئی  
 تب فکر دیکھو دھردھیا نا ستی جو کینہہ ہر سب جاننا  
 جو آپ نے کہا وہ کیا بھی جھوٹا ہو سکتا ہے میرے من میں  
 یہ بڑا وشواس ہے۔ تب شری نے دھیان دھر کر دیکھا۔ اگھ ستی  
 نے جو پرکھیا لینہہ کے لئے کیا تھا سو سب جان لیا۔

پھر رام مایا سب رناوا۔ پرپرستہ جیہ تیوت کہاوا  
 ہر اچھ بھادی اٹوانا۔ ہرے بکارت شری شری شری نا  
 پھر رام چند جی کی ماکو مستکھجکایا جس سے پریرت  
 ہو کر ستی جی نے بکارت بھادی شری شری دھاراج نے من میں دھار کیا کہ  
 بھگوان کی اچھا روٹی بھادی بڑی بری ہے۔

ستی کیتہ سیتا کریشا۔ شری لکھو لکھو لکھو لکھو  
 جوں اب کروں تی سن پریتی۔ میں بھگتی تھ ہوئے اپنی

یہ جان کر کہ ستی جی نے سیتا جی کا بھیس بنایا تھا شری کے  
 ہونے میں بڑا کیش ہوا۔ وہ دھار کرنے لگے کہ اگر اب میں ستی جی سے  
 پریتی کروں تو بھگتی مارگ نشٹ ہو جائے گا۔ اور بڑا انبا سے ہوگا۔

دوھا  
 پرپرستہ نہ جائے رچ کئے پرپرستہ پاپ  
 پرپرستہ نہ کیتا نیش کچھو ہر سادھک کشتاپ  
 ستی پرپرستہ ہے۔ اس لئے ان کا تیاگ بھی نہیں کیا جاسکتا۔  
 پرپرستہ کرنے میں بڑا پرتنا ہے۔ شری نے پرپرستہ کر کے تو کچھ نہ کہا۔  
 لیکن ان کے ہونے میں بڑا داہ ہے۔

### چوہائی

تمہی شکر پرکھو پرپرستہ ناوا۔ پھر رام ہرے اس آوا  
 اپنی تن تہہ بھیت مہے ناہیں شری شری کینہہ سن ماہیں  
 اس پنڈتا میں بیکال ہو کر شری نے پوچھو خری دھار جی کے  
 بد کہوں میں سر نوایا۔ اور ان کا سمن کرتے ہوئے ان کے پرے گیا  
 دھار اٹھا کہ جس شری سے ستی جی نے سیتا جی کا روپ دھار کیا ہے  
 اس شری سے مجھ کو ان سے جی جی روپ میں بھیت کرنا اچھا نہیں  
 ہے۔ مستکھجکایا نے اپنے من میں کریشا  
 ان بکارت شکر جی دھیرا۔ میں بھگتی تھ ہوئے اپنی

کر پابند ہو شوہریم اگلا دھا۔ برکت نہ کہیو مور اپرا دھا  
اپنی ہی کرنی کو بچہ کرستی جی کے سن میں بڑی سوچ ہے اتنی  
اپار جیتا ہے کہ جس کا دن ہی نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے من ہی  
من میں کہا۔ کہ شری شوی گریا کے اتھا سمندریں۔ انہوں نے میرے  
اپرا دھا کو برکت کر کے نہیں کہا۔

شکر رکھ او لوکی بھوانی۔ پر بھو موسے تجو ہرنے کو لانی  
سج اگھ سمجھ نہ کچھ کہہ جانی۔ چینی او ان او اڑ اویسکائی  
شری تی جی نے تبوی کا لکھ دیکھ جان لیا کہ پر بھو نے میرا  
تیاگ کر دیا ہے۔ یہ جان کر وہ بہت بیا کل ہو گئیں۔ اپنا اپرا دھا بھکر  
کچھ کہاں جاتا ہی نہیں ہے رکتو کھار کے اڑے کی طرح ہر وہ اندھی  
اندر جاتا ہے۔

ستی ہی مسوچ جانی ایش کیٹو کہیں کتھا سندھ کے مہیو  
برنت پتھ بیدھ اتھا سا۔ وشونا تھ پہنچے کیلا شیا  
کر پانو بھگوان شوی تی جی کو بیا کل دیکھ کر اس کے کھ  
ار تھ سندھ کتھا کہنے لگے۔ اس پر کار۔ مارگ میں بھانت بھانت کے  
اتھا سوں کو کہتے ہوئے وشونا تھ کیلاش جانیجے۔

تھا پنی شھو جھ پین آہین۔ پیٹھ بٹ تر کر کھلا سن  
شکر سہج سروب سنوارا۔ لانی سادھی اکھنڈ اپارا  
تب وہاں شوی اپنے پرن کو یاد کر کے بر کرش کی چھایا  
میں کل اسن (پتھی نا کر) لاکر بیٹھ گئے شوی اپنے بھارک  
سروب میں تھبت ہو گئے۔ ادا ان کی اکھنڈ اور اپرا دھا لگ گئی۔

دو دھا

ستی لبھیں کیلاش تب ادھا کے دو جو سن ماہیں  
دم نہ کو د جان کچھ جگہ سم دو س سہرا ہیں  
ستی جی تب کیا ش سہرا س کہنے لگیں۔ ان کے سن میں بڑا  
بھاری دکھ تھا۔ اس بیدہ کو کوئی نہیں جانتا تھا کہ ان کا ایک ایک  
دن جگہ کے سمان ویت ہوتا ہے۔

چو پائی

رنت نوسو مچو سستی ر بھارا۔ کب جیہوں دکھ ساگر بارا  
میں جو کینہہ رکھتی ایسا نا۔ پُن تی پُن بھرک کر جانا  
ستی جی کے ہرے یانیت بنا بھاری سوج ٹرہتا جلتا تھا

چلت لگن بھئی گرا مہائی۔ جے مہیش بھلی بھگتی در دھائی  
دھیرستی شری شوی ایسا جاد کر کے اور شری رگھونا تھ جی  
کا سمرن کرتے ہوئے اپنے بیوں کیلاش جی کو جے جلتے سے کاش  
بانی ہوئی کہ جے شو آپ کی جے ہو آپ نے بھگتی مارگ کو بھلی  
بھانت وڈھ کر دکھایا۔

اس پرن تم بن کرے کو آنا۔ رام بھگت سمر تھ بھگوانا  
سن بھگت سستی اڑ سوچا۔ پوچھا شتھ سمیت سکھو چا  
ایسا کھن پرن تمہارے بغیر ادھ کون کر سکتا ہے آپ  
رام بھگت ہی سمر تھ ہیں۔ اور بھگوان ہیں۔ یہ کاش بانی سندر  
ستی جی کے ہرے میں جانتا ہو گئی۔ انہوں نے اڑتے اڑتے شری  
شوی سے پوچھا۔

کینہہ کون پرن کہہ ہو کر پالا۔ ستیہ رام پر بھو دین دیالا  
جد پائی تی پتھا پو بھانتی۔ تبدی نہ کہیو تر پیر آراتی  
جے کر پانو پر بھو کہنے آپ نے کون سا پرن کیا ہے؟  
آپ ستیہ کے دھام دین دیال پر بھو ہیں۔ اگر جی جی نے بہت  
پرکار سے پوچھا لیکن تر پوراری شوی چپ رہے کوئی اتر نہ دیا۔

دو دھا

ستی ہرے انومان کیو سب جانیو سہج  
کینہہ کپٹ میں بھو سن ناری سہج جڑا گیتھ  
ستی جی نے ہرے میں یہ انومان کیا کہ سہو گری شوی سب  
بکھ جان گئے ہیں۔ میں نے شری شوی سے کپٹ کیا ہے۔ ناری جھاو  
سے ہی جڑا رہے سمجھ ہوتی ہے۔

سور دھلا

جل پئے سرس بانی دیکھو پیتی کی ریتی بھلی  
جگہ ہوئے رسو جانی کپٹ کھائی برت پنی  
کوی کہتے جیا کہ دیکھو کیم کی کیسی نوکھی برت ہے جل  
وہ جس کے ساتھ لٹھوا دو دھ کے ہی بھاو بکھا ہے۔ اگر دو دھ میں  
کپٹ روپی کھائی پڑ جائے تو دو دھ پھٹ جاتا ہے۔ پانی الگ  
ہو جاتا ہے۔ اور دو دھ میں کچھ رس بھی نہیں رہتا۔

چو پائی

ہرے سوچو بھگت رنج کرنی۔ چنتا امت جانی نہیں برنی



کہیں اس دُکھ بُوئی سمندر کا پار کب پاؤں گی۔ میں نے جو شری رکھا  
جی کا ایمان کیا ہے۔ اور اپنے بچے کے بچے کو بھی جھوٹ مانا۔  
سو کھیل مے بدھاتا دینہا۔ جو کچھ اُچت رہا سوئی کینہا  
اب بدھی اُس جھٹے نہیں تو ہی۔ شکر کچھ جیاوسی موہی  
سو اس اپرا دھ کا کھیں بدھاتا نے مجھے دیا ہے جو کچھ انہوں  
نے اُچت سمجھا۔ وہی کیا ہے۔ ہے بدھاتا اب یہ کچھ کو اُچت نہیں ہے۔  
جو شکر سے کچھ کر کے مجھے ملا رہا ہے۔

کہی نہ جانے کچھ ہرے گلانی۔ من مہہ رامہہ سکر سیانی  
جو پھر کھو دین دیال کہاوا۔ اگر تھی ہرن ویدھو گاوا  
سستی جی کے ہر دے کی گلانی (ہانی نہ است) کچھ کھی نہیں ماتی۔  
دُکھ نوارن کا اور کوئی اُپا ہے۔ دیکھ کر انہوں نے رام کا سمن کیا۔ اور  
کہا کہ ہے پھر جو آپ جو دین دیا لو کہلاتے ہیں۔ اور آپ دُکھوں کے ہرے  
وہے ہیں۔ ایسا آپ کا پیش ویدھو گوان نے گایا ہے۔

تو میں بچے کروں کر جوری۔ جھوٹ بیگ دیہہ یہ مودی  
جو مٹے شوچر ان سینہو۔ من کرم کچن ستیہ برت ایہو  
تو میں ہاتھ جوڑ کر آپ سے سیتی کرتی ہوں۔ کہ میری یہ دیہہ  
جلدی ہی چھوٹ جائے۔ یہی میرے من میں شوچی کے جڑوں سے  
پریم ہے۔ اور من کچن کرم سے ہی میرا ستیہ برت ہے۔

دوہا  
تو سم درسی سینے پر کھو کر سو سو بیگ اُپا ہے  
ہوئی جیہیں بے شرم دوسرہ سیتی یہاں ہے  
تو ہے سرورشی پر کھو سینے اور جلدی ہی آپ رسا کوئی  
اُپا ہے کچھ جس سے میری مٹی ہو جائے۔ اور نہ کسی محنت کے یہ  
اسہہ (نا قابل برداشت) یہ سیتی دودھ ہو جائے۔

چوہائی  
ابھی بدھی دُکھت پر جس کماری اکتھینہ اردن دُکھ بھاری  
جیہیں نہت سہس ستاسی۔ جی سہادی سیم جھو ادناشی  
اس پر کا دُکھش ستا شری تی جی جو ہرادی ہے اندر میں کے  
دُکھ اتنے بھاری اور اسہہ میں کہ جن کا وزن نہیں کیا جاسکتا۔ کو دُکھ سہتے  
سہتے ایک ہزار ستاسی برس بیت گئے تب شری شوچی ادناشی پر کھو  
لے اپنی سہادی کا تیاگ کیا۔

رام نام شو سحر لاکے جانو سستی مکت پتی جاگے  
جانی کچھ پید بندن کینہا۔ سن کچھ شکر سن دینہا!  
شوچی رام نام کا جب کرنے لگے تب سستی جی نے جانا کہ  
جکت پتی جاگ پڑے ہیں۔ انہوں نے جا کر شوچی کے چوڑوں میں  
پر نام کیا۔ شوچی نے اپنے سامنے ان کو بیٹھنے کے لئے اُس دیا۔  
لگے کہن ہری کھتا رسالا۔ دھجہ بر صیں بھے تھی کالا  
دیکھا بدھی بچا سب لایاک۔ دھجہ کینہہ پر جاتی نایک  
تب شوچی بھگوان ہری کی کرسی کھتا کہنے لگے۔ اسی سال میں  
سستی کے پتا دُکھش پر جاتی ہوئے۔ یہ رہا جی نے سب پر کار سٹان  
میں یوگستا دیکھ کر نہیں بریا تپوں کا سوئی بنا دیا۔

بڑا دھیکا رکھش جب پاوا۔ اتی اہیان ہر دے تب آوا  
نہیں کو دُکھش جاک مائی۔ یہ کھوتا پانی جہاں مدنا میں  
جب دُکھش نے اتنا بڑا دھیکا رہا یا۔ تو اس کے ہر دے  
میں بہت ہی اہیان ہو گیا۔ یہ کھوتا کا بھاد ہی اہیان ہے ایسا  
کوئی شش سند میں پیدا نہیں ہوا۔ جس کو پر کھوتا پاکر اہیان نہ ہو۔

دوہا  
دُکھش لئے مٹی بولی سب کچن لگے بڑھاگ  
نوتے سادہ سکل شرجے یادت کچھ بھاگ  
دُکھش نے جب مٹی بلانے اور وہ ایک ٹکڑی کر کے لگے  
جو دوتے گئیے میں بھوگ پالنے کے ادھیکار تھے اُن کو اور سہت  
نمترن دیا۔

چوہائی  
کتر ناگ سہد گن رھوا۔ بھینہ سمیت چلے سر سہوا  
بشو بر جی ہمیش ہسائی۔ چلے سکل سریان بنائی  
کتر ناگ سہد گن رھوا اور سب دیو گن اپنی اپنی استریاں  
سمیت کچھ شالا کی اور چلے۔ دُکھش پر ہما اور شری شوچی کو بھو سب  
دینا اپنے اپنے سامان سمجھا کر چلے۔

سستی بلو کے بیوم پسانا جات چلے سر سہو بدھی نانا  
سر سہو کر میں سکل گانا سہد شردن پوٹیں مٹی دھیا نا  
نانا پر کار کے سر سہو بان آکاش میں چلے ہوئے سستی نے دیکھے۔  
دو سر سہو بان ان سہو بان میں کچھ سہو کان کرتی جاتی تھیں جس کو

ہیں۔ اگر تم بنا بلا سے ہی جاؤ گی تو نہ تو شمال سینہ پر کما رہے گا نہ ان  
ہی رہے گا۔ بلکہ انسا تھارا ایمان ہوگا۔

جہاں پر تیرے چھوٹے گرو گھبرا۔ جا بے غلو لہو نہ سستہ لہا  
تدلی پرودہ مال جنہر کوئی۔ تہاں گئے گیان نہ ہوئی  
یہی اس میں کوئی سند یہ نہیں کہ اپنے ہتر سوانی گرو  
کے گھر بنا بلائے بھی جا جا بے تھاپی ان میں سے بھی ہوئی  
پرودہ مانا ہو اس کے گھر جانے میں بھلائی نہیں ہے۔

پھانتی ہنیک شہو سمجھاوا۔ بھاوی بس نہ گیان اساوا  
کہہ پرچھو جا جو جو ہی بلائے۔ نہیں بھلی بات ہمارے بھلائے  
اس پرکار شہو سے سستی کو انیک بھانت سے سمجھایا۔  
لیکن بھاوی دش اس کے ہوس میں کچھ بھی گیان نہ آیا پھر شہو  
جی نے کہا کہ اگر بنا بلائے چارگی تو سارے خیال میں یہ بھی بات  
نہوگی۔

### دوہا

کہی دکھا جتن ہیو ہے نہ دھجہ کساری  
تے گئے کن ملک تب بد کینہہ تر پوراری  
شہو جی نے بہت پرکار سے سمجھا کر دکھایا لیکن جب وہ  
کسی طرح بھی نہ مانی تب انہوں نے اپنے عجیب گون کو ساتھ دیکھ  
ستی کو دوا کر دیا۔

### چوبائی

پتا بھول جب گئیں بھوانی۔ دکھش تر اس کا ہونہ سمنانی  
سامہ بھلے ملی اک ماتا۔ کلگنی ملی بہت مسد کاتا  
ستی جب اپنے پتا کے گھر پہنچی تو ان کے پتا دکھش کے ڈر  
کے مارے کسی نے اُن کا آدر نہ کیا۔ کیوں ایک ماتا ہی اور سے ملی  
بہنیں بہت مسکراتی ہوئی ملیں۔

دکھش نے کچھ تو بھی گستاخا تا۔ سستی بلو کی جس سے بہت گاتا  
ستی جانی دیکھو تب جاگا۔ کست سوں نہ دیکھو کر بھلاگا  
دکھش نے تو سستی کی گستاخا تا نہ پوچھی۔ بلکہ سستی کو دیکھ کر  
اس کے ایک سبب مل آئے۔ سب سستی نے جا کر گئے دکھیا۔ تو وہاں  
کس بھی شہو کا بھلا نہ دکھائی نہ دیا۔

تب پتہ نہ ہو جو شکر کہی۔ پرچھو ایمان سمجھ۔ اور شہو

منکر شہو جنوں کے دھیان جھوٹا مانتے تھے۔

پوچھو تب شہو کو سو بھائی۔ پتا گیم سنی بھو ہر شانی  
جو ہمیش ہوئی انہوں دی۔ کچھ دن جانے رہوں میں اپنی  
تب سستی نے شری شہو سے ان برانوں کے جانے کا کارن  
پوچھا۔ انہوں نے سب دھش بکیم بندھی باتیں بتادیں۔ پتا  
کے بکیم کا سامان گرسٹی بڑی پرست ہوئی۔ سن ہی ان میں یہ  
وجہ کرنے لگی۔ کہ اگر شری شہو مجھے آگیا دیں۔ تو میں ہی بہا لے  
سے پتا کے گھر کچھ دن رہاؤں۔

بتی برتیاگ ہرے دکھ بھاری اپنی نہ رنج اپرادھ۔ بکاری  
بولی سستی منوہر مانی۔ بھئے سکوچ پریم رس مانی  
بتی دوارا اپنا تیاگ کیا جاتے پر اس کے ہر سے یہ بڑا  
بھاری دکھ تھا۔ لیکن وہ اپنا اپرادھ سمجھ کر کچھ کتی دختی۔ آخر سستی ہی  
سکوچ (اندیشہ) اور پریم رس سے بھر پور بھی بانی سے شہو سے  
بولیں۔

### دوہا

پتا بھول اتسو پریم جو پرچھو آیسو ہوئے  
تو میں جاؤں کر بے تن ساہو دیکھان سوئے  
بے پرچھو! دیکھو میرے پتا کے گھر ایسا بڑا اتسو ہو رہا ہے۔  
اگر آپ کی آگیا پاؤں تو ہے پرکار دھان میں بھی اور بہت اسے  
دیکھنے جاؤں۔

### چوبائی

کہہ مونیک مولے من بھاوا۔ یہ اٹھت نہنیں نیوت پٹھاوا  
دکھش شکل پنج شتا بلانی۔ ہمیں ویر نہیں لیسرانی  
شہو نے کہا۔ تم نے ہلی بات کہی ہے۔ یہ میرے من کو بھی  
اچھی لگی ہے لیکن انہوں نے تمہیں نیوتا نہیں بھجوا۔ تمہارے پتا  
دکھش نے تمہارے دھرا پتی بھی لڑکیوں کو بلایا ہے کہ تو ہمارے  
ساتھ دیکھاؤ رکھنے کے کارن انہوں نے تمہیں بھی بھلا دیا ہے  
برم سنہا ہم سن دکھ مانا۔ تہی تے اچھوں کرس ایمانا  
جون بولیں جا جو بھوانی۔ رہی یہ سیں سیدہ نہ کافی  
ایک اپنا ہمارے چابی برہما کی بھلا س جھ سے دکھ مان  
گئے تھے اس سے سے لے کر انک ہمارا ایمان ہی کر گئے



پھیل دیکھ نہ ہرے اس بیابا جس پھو مہسا پر کیا پایا  
 تب جو کچھ شوبی نے کہا تھا وہ سب جنت میں سما گیا۔  
 سوامی کا اندر دیکھ کر سستی کا ہر وہ مل اٹھا۔ پتی دوانا تیاگ کیا  
 جانے پر بھی ان کے ہرے میں اتنا بڑا دھک نہ دیا پتا تھا جتنا  
 بہان دھک اس سے ہی کے ایمان کے کارن بڑھا۔  
 پر پی جگ انون دھک تانا سب کے کھن جاتی اپنا  
 کچھ سوچی کھینچوئی کر دھوا۔ ہو یہی جینی کینہ پر پودھا  
 اگر کہ سنسار میں ایک پرکار کے بھی تاک دھک ہو تر  
 ہیں لیکن سب کے کھن دھک جانی ایمان ہے۔ یہ کچھ کرستی کو بڑا  
 کر دھک ہو گیا۔ ان کی تاملے انہیں بہت پرکار سے سمجھایا۔

دوہا

نشو ایمان نہ جانے سہ پہر کے نہ ہوتی پر بودھ  
 سکل سبھی بھی ہنسکتی تب جو کی بک سکر دودھ  
 شوبی کا ایمان سستی ہی سے سہیں نہ ہو سکا۔ ماما کے سمجھانے  
 پر بھی ان کے ہرے میں کچھ بودھ نہ بڑھا۔ تب تو سمجھو رہی سبھا کا ہنٹ  
 پورک ڈانٹ کر کر دودھ بھرے کن بولیں۔

شمنہو سبھا سدا سکل نندا۔ کہنی جنت شکر نندا  
 سو پل تر ت لہب کا ہو۔ بھلی بھاتی کچھ تاپ پتا ہو  
 بے سبھا سندو و سب تفسور دشنو۔ جنہوں نے شوبی بہان  
 کی بندگی یا سنی ہے۔ اس کا پھل ترنت ہی سب کو مل جاوے گا  
 اور میرا پتا بھی بھلی بھانت اپنے کے پر کھتا دے گا۔  
 سنت سبھو شری پتی ابواوا۔ سینے جہاں توہاں اس مریدا  
 کاٹے تاسو جیہ جو لیسائی۔ شرون موند نہ تو چلے پرائی  
 اسی مریدا ہے کہ جہاں سنت بشوبی و شری و شرنوی کی  
 زندا ہوتی ہو۔ وہاں اس زندا کو سننے والا اگر سادہ رکھتا ہو۔  
 تو زندا کرتے والے کی جیہ کاٹ ڈالے لیکن اگر سادہ نہ ہو۔ تو  
 وہاں سے کان بند کر کے بھاگ جائے۔

جلد آتما ہمیش برادی جگت جگ سب کے ہر شکاری  
 پتا منہدی بندت تے ہی۔ دچھ شکر شمشو یہ دیہی  
 تری پور دینت کو ماننے والے بھگوان شوبی سمجھو رنگت  
 کے آتما ہی جگت کے پتا اور سب کی پھلائی چاہنے والے ہی۔

میرا مولہ سستی پتا ان کی بننا کرتا ہے۔ اور میری۔ وہ میری و شری  
 کے دینت سے پیدا ہوئی ہے۔  
 تھن ترنت دیہ ہی ہیتو۔ اور چندر مونی بر شکیو  
 اس ہی جگ اگنی تنو جارا۔ بھٹیو سکل ککھ پاما کارا  
 اس لئے چند ما کو لٹا پودھا ان کرنے والے بر شکیو  
 شوبی کا ہرے میں دھیان کر کے (کہ میرا شریو بندک کھش  
 کے دینت سے پیدا ہوا ہے)۔ میں اس دیہ کو ترنت ہی تیاگ دوں  
 گی۔ ایسا کہ کرستی ہی نے لگی کی اگنی میں اپنا شریو جلا ڈالا۔ تب  
 سب لگیہ شالا میں پاما کار پچ گیا۔

دوہا

ستی مرن سنی شمنہو گن گے کرن ککھ کھیس  
 یگنہ وہ دھوش بلوک بھر گور تھا کینہہ کمنیس  
 سستی کا جسم ہوناں کر شوبی کے گن اس لگیہ کو دودھوش  
 (نشٹ بھشٹ) کرنے لگے یگیہ و دھوش ہوتے دیکھ کر مینشور بھر گو  
 جی نے رور گنوں کو ہنکار اس کی دکھشائی۔

چھپائی

سما چار سب شکر پائے۔ یہ پھر جھد کر کوپ پھٹائے  
 یگیہ پھنس جاتی تہنہ کینہا۔ سکل مرنہ دیہ و تھن و تہنا  
 بھر گوی کے بھیکے ہوئے اپنے رور گنوں کے ٹکے سے  
 سب سما چار شکر شوبی نے بڑے کمزور ہیں اگر یہ پھر دیکھ لاش  
 سے ہر دوار کو کھینچا۔ انہوں نے وہاں جا کر لگیہ و دھوش کر ڈالا۔ اور سب  
 دیوتاؤں کو تھکا یوگیہ زند دیا۔

بھئی جگ بدت دچھ گئی سوئی۔ جس کچھ شمنہو مہک کے ہوئی  
 یہ اتھاس سکل جگ جانی۔ تاتے میں کھشیب۔ بھسانی  
 دکھش کی لوک پرستہ وہی گئی ہوئی جو شورو دیہوں اشو  
 دشمن کی ہوتی ہے۔ اس اتھاس کو سارا سنسار جانتا ہے۔  
 اس لئے میں نے اس کا شکیت وزن (مختصر بیان) کیا ہے۔  
 سستی مرنت ہری سن ہروا گکا جیم جنم شوبو پدا تو را گا  
 تے ہی کارن ہم گری کر یہ جانی۔ جینی پاروتی تنو پائی  
 سستی نے دیہ تیاگ کے سے بھگوان ہری سے یہ بر مانگا کہ  
 میرا جنم جنم میں شوبی کے چوں میں پریم ہو۔ اسی کارن وہ پاروتی کا

رخ سو بھالکے بہت گری برنا۔ ستا بیل میلی مٹی چرنا  
 ہما چلنے اپنی استری سست مٹی کے چروں میں سس  
 بھکایا۔ اور اُن کے چروں کو (وہ جل جس سے پاؤں دھوئے گئے)  
 کو سارے گھرنے چھلک کر پڑ گیا ہما چل نے اپنے سو بھالکے کی بہت  
 مل منائی۔ اندھیری کو بھلا کر اُن کے چروں پر رکھ دیا۔ اور کہا۔

دوہا

تری کا لکیر میری گئی ستر و تر تہار  
 کہو ستا کے دوش کن مٹی برہر دے کپال  
 ہے مٹی سر شچہ! آپ تین کالوں (کھجور، ورنماں بھوشیہ) کی  
 باتیں جانتے ہیں۔ اور سر و گریہ ہیں۔ ستر و تر آپ کی پہنچ ہے۔ سو آپ  
 میری اس کنیا کے گن دوش ہر دے میں دیا کر کہئے۔

جوابی

کہہ مٹی بہی گویہ مردوبانی۔ ستا تہاری سکل گن کھانی  
 سندھ سچ سخیل سیانی۔ نام اُما امیکا بھوانی  
 تب نارو جی نے چستے بُرے کوڑھ کو مل بانی سے کہا  
 تہاری یہ کنیا سمیٹوں گوں کی کان ہے۔ یہ بھاؤ سے ہی  
 سندھ سخیل اور خیر ہے۔ اُما امیکا اور بھوانی یہ اس کے نام ہیں۔  
 سب بچپن سمیٹن کساری۔ ہوئے ہی منتت پیا پیاری  
 سدا اہل ایہی کر ہی باتا۔ ایہی تیں جو پہیں تہو ماتا  
 یہ کنیا سب لکھنوں سے پری پڑن ہے۔ یہ اپنے پی کو سدا  
 ہی پیاری ہوگی۔ اس کا سہاگ سدا اہل رہے گا۔ اور تم ماتا پیتا کا  
 سنسار میں بڑا ریش ہوگا۔

ہوئی ہی پوجیہ سکل جگ ماہی۔ ایہی سیوت کچھو در لکھ ناہیں  
 ایہی کر نام سمیر سنسار۔ تہیہ تہو ہہیں پتی برت اسی دھارا  
 سب سنسار اس کی پوجا کر لگا۔ اس کی سید کر لے سے  
 کوئی ایسا پدارتھ نہیں جو نہ ملے۔ اس کے نام کا سمرن کر کے سنسار  
 میں استریاں پتی برت روپی تلوار کی تیز دھار پر چڑھ جائیں گی۔  
 سیکل سیکل چھوڑتے تہا رے سنہو جے اب گن دوئے چاری  
 اگن لمان ماتو پتو ہلینا۔ ادا سین سب سنشے چھدیت  
 ہے پر برت راج تہاری یہ کنیا شہ لکھنوں سے یکٹ ہے۔  
 اب اس کے جو دو چار اگن ہیں۔ اُن کو بھی سنو اگن رہت۔ ان رہت

شرم دھارن کر ہما چل کے گھر جا کر مٹی۔  
 جب تے اُما چل کر بہہ جائیں۔ سکل سدا ہی سیدی تہاں چھائیں  
 جہز تہہ مٹن سو آشرم کینے۔ اُچت باس ہم بھو دھر دینے  
 جس دن سے اُما ہما چل کے گھر میں پیدا ہوئی۔ اُسی دن  
 سے ان کے گھر ساری سدا چیاں اور سمیتیاں چھائیں مٹی بنوں  
 نے جہاں تہاں سندا آشرم بنائے۔ اور ہما چل نے اُن کو رہنے  
 کے لئے یوگیہ تھان دیئے۔

دوہا

سدا سمن بھل سہت سب دُرم تو نانا جاتی  
 پر لکھن سدا سخیل پر مٹی اس کر سہو بھانٹی  
 پارقی کے جنم کے پر بھاؤ سے نانا پر کار کے نئے نئے پیش  
 سدا بھل بھووں سے لے ہوئے اُس سندھ پر بہت پر پیدا ہو  
 گئے۔ اور ہون پر کار کی سندھ مٹینوں کی کانیں اس پر برت پر سب  
 کہیں پر گٹ ہو گئیں۔

جوابی

سہر تاسب پیت جل بہیں۔ گھگ برگ بھگ بھگ سب ہیں  
 سبج ویر و سب جیون تیا گا۔ گری پر سکل کریں اور ارا کا  
 ساری ندیوں میں پو تر مل جتا ہے۔ اور پتو پکشی بھو ترے  
 اراک سب بھگ رہتے ہیں سب جیون نے اپنا اپنا سہا واک  
 پو پھوڑ دیا۔ اور پر برت پر سب اسیس پریم کرنے لگے۔  
 سوئیل گرجا کر بہہ آئے۔ جم جو رام بھگتی کے پائے  
 نت نوتن مشکل گر بہہ تاسو۔ پرنا اراک گا وہیں جو ما سو  
 پارقی جی کے جنم لینے سے ہما چل کے گھر اسی شو بھا بڑھی کہ  
 جیسے منش رام بھگتی کو پا کر شو بھا ایمان جوتا ہے۔ اس کے گھر ت پر تی  
 نے نئے نئے مشکل آندھونے لگے جس کا لیش پر بہہ اراک لگاتے ہیں۔  
 نارو سا چار سب پائے۔ کو تک ہیں گری گیہ سدا بھگ  
 سیکل راج بڑھ ادا کر کیتہا۔ پد بھاری بر آسن دینہا  
 نارو جی کو یہ سب سا چار معلوم ہوئے۔ تو وہ سدا ہارن اپی  
 ہما چل کے گھر چلے گئے پر برت راج نے اُن کا بڑا آدھنکار کیا۔  
 اور چرن دھو کر اُن کو سندھ آسن دیا۔  
 نارو بہت مٹی پد سہر نادا۔ چرن سکل سب بھون سنچا وا



جس کا کوئی پتہ نہ ملتا۔ ویرکت سننے بہت۔

دو جہا

جوگی جیل اس کام میں نکلے اسکل پیش

اس سوائی اپنی کہاں میں ہی بہت سی رکھ

اور لوگی شاد ساری کشاکش میں والا رنگ اور ان کی جیس  
والا۔ دوسری اس کو کہے گا۔ اسی رکھا اس کے ساتھ ہی بڑی ہے۔

شستی میں گرا ستیہ جانے والی۔ ڈکھ رہی ہے۔ انا پر شانی  
نارہ اولیٰ یہ فیہ نہ جیسا نا۔ دوسرا ایک سنگت بل کا  
نارہ تی کے بھڑکا کو۔ سن کر ادا ہر سے میں سچ مان کر  
ہما جیل اور اس کی جی مینا کر بہت ڈکھ تھا لیکن پارٹی کی بڑی  
ہو میں نارہی کی اس بھید کو نہ جان سکے کیونکہ سب کی باہری دشا  
ایک ہی ہوئے پر بھی جیت کی سمجھ الگ الگ ہے۔

سکل پر جیس کر بی جا کر ی مینا ڈکھ خیر بھر سے جل نینا  
نارہ اولیٰ نہ ہر شاد پر لگی بھلا شاد انا کی ہر سے دھرا لکھا  
ساری کھیاں پارٹی ہما جیل اور مینا ان جیس شریکات  
تھے سبھی کے تروں میں انا بھڑکے تھے۔ (سکھیں ہما جیل  
اور مینا کی ڈکھ رہی تھیں انا وہ اس سے کہ انہیں ڈکھ تھا۔ اور  
پارٹی کی انکھوں میں آنند کے کاشتر تھے۔ پارٹی کے کچھ جھوٹ  
خبر ہو تھیں یہ دیکھ کر کے پارٹی جی سننے ان بچوں کو سنیں بھلا نا  
کر یا۔

اچانک شادی کامل سیتھو۔ ماس ٹھنیں ان بھلا سندھو  
جان کو اور سر پر ڈرائی۔ سنگھ بھلا سب بھلی ہی جوائی  
تھے۔ سبھی ہوائی کی کوشش سے کہیں کسکیں میں پارٹی  
ہو گی لیکن میں یہ سندھو ہر لکھ انا کاشتر میں سنہ کسمیہ بھلا کر  
پارٹی جی نے اپنے اس بڑے کو بھلا لیا اور بھڑکے سکھی کی گود میں  
بھاگ کر چلے گئی۔

بھلا نہ سندھو پارٹی جانی۔ سو میں جلتی سکھی سیانی  
اور دھرم دھرم کہی گری راو۔ کہیں بھلا کا کریت آباد  
وہ ش کی جانی جوتی تو نہ کوشی۔ اس دھما کریت طبع  
اور مینا اور ساری پیر سکھیاں پتھرا سب بھلا کریت اور نہ  
ہو گا مین میں دھرم دھرم ریت راج نے لکھا ہے نا کہ کہیں میں

کیا انا کیا جائے۔

کہیں نہیں سم و نیت سفو جو بھی لکھا امار

دو جہا۔ دیو راج نرنگ مٹی کوؤ نہ میٹھن مار

میشور نے کہا ہے پرست راج سفو جو بھی بھلا نا

قسمت میں کچھ دیا۔ اسے کوئی بھی دیو۔ دانو نرنگ مٹی نہیں سکتا

چو بائی

تہہ لی ایک میں کہیں اپانی۔ ہوئے کرے جو دیو سہانی  
جس بروش بریوں تہہ پانی۔ ملی ہی اٹھ تھیں سب سے  
تو بھی میں ایک کیا ہے جانا ہوں۔ اگر دیو سہا پاک ہو تو وہ  
سیدہ ہوئے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کو نور یا سی ملے  
گا جیسا کہ میں نے کہا ہے۔

جے جے بر کے دوش بھلاے۔ تے سب شو بہت میں نو مانے  
جو وہاں مشنار من ہوئی۔ دوشو گن ستم کہہ سب کو کوئی  
جو جس نے وہ کے دوش کہے ہیں میرے وہاں تو وہ  
سب نکش شو جی میں ہیں۔ اگر اس کاشو جی کے ساتھ بیاہ چلائے  
تو ان کے دوشوں کو بھی سنساں ہم کنوں کے سمان ہی کہے گا۔  
جو اسی سب سین ہری گریں۔ بھلا کچھ تہہ دوشو نہ دھریں  
کھا لور سا کو سب س کھا ہیں۔ نہ نہ کہ نہ مذہت کوؤ نا ہیں  
جیسے رشتہ لکھا ان شیش ناگ کی سچ پر سنے ہیں بھگ مان  
لوگ اُن کو کوئی دوش نہیں لگائے سورہ اور انی دیو بھی بھلا ہو  
رسوں کو بھکتی کر داتے ہیں لیکن اُن کو کوئی بھی نہیں کہتا۔

شیمہ اور شیمہ سب بل سب بہتی ستر کوؤ انیت نہ کہہ ای  
سمر کہ کہیں دشا کو سائیں۔ اوی پاوک ستر مری کی نا ہیں  
شری گنگا جی میں بڑا اور بھلا سب بل بہتا ہے لیکن اسے  
کوئی پوتر نہیں کہتا سورج گئی اور گنگا کے سمان سار تھ داں  
کو کوئی دوش نہیں ہوتا۔

دو جہا

جواس ہوی شا کر میں زجریک ابھیماں

پر میں کلپ بھر نک میں جو کہ ایش سمان

یہاں سب کہ شمس ابھیماں میں ہو کر اس پر کاؤ نہیں اڑتے

جی تو وہ کلپ بھر کے ترک جی پڑے ہیں جیلا جو بھی نہیں پتھر

۵۷

ایسا کہ کر بھگوان کا سمن کر کے نارو جی نے شری پاربتی جی کو  
آخیر دودیا۔ اور کہا کہ ہے پرست راج اب کلیان ہی ہو گا مابین  
سب سہیلوں کا تیاگ کرو

### چوہائی

کہی اس پریم بھٹن مٹی گیدو۔ آگلی جیت مسو جس بھٹو!  
بتی ہی ایکانت پائی کہہ بیٹا۔ ناخنہ میں بگے مٹی بیتا  
ایسا کہ کر نارو جی پریم لوگ کو چلے گئے اب آگے ہر جتر ہوا  
اُسے سنو۔ جی کو اکیٹھ پکر پاربتی جی کی مانا پتا ہوا کسی بیٹا میں  
نے مٹی نارو جی کے پتوں کو نہیں سچھا۔

جو گھر نہ گھر ہوئے الو پیا۔ کر بیٹے وواہ مستانور ویا  
نہ تا کنیا ہرد سو گنہاری رکت انا مہ پوان پیاری  
اگر اپنی کنیا کے اگوں گھر واد کرل اگم ہوتا بیاہ کیجئے  
نہیں تو لڑکی چاہے کنواری ہی رہے۔ کیونکہ یہ سواری پاربتی جی کو

پرانوں سے بھی پیاری ہے۔ گری جڑ سے کہیں ہو تو کو  
خونہ لے کر گر گیا جو گو۔ گری جڑ سے کہیں ہو تو کو  
سوئی پاربتی کر ہو بیا ہو۔ جیسے نہ بہور ہو۔ نہ آردا ہو  
بدی پاربتی کے لئے کہیں لوگ تیرے در ملا۔ تو سب لوگ کہیں گے  
کہ پرست تو بھلاؤ سے ہی خورہ ہوتے ہیں۔ سوچو وچار کر بیاہ کرنا  
تاک بعد میں ہر دے میں ستاپ نہ ہو۔

اس کی ہری پریں دھریں اشارہ لے بہت سینہ گر لیشا  
برپا وکیر گئے ششی ماہی۔ نارو جی اچھا نا ہیں  
ایسا کہ کر مینا اپنے جی ہما میں کے چوں پریں دھکر گری  
تو بڑے پریم سے پرست راج بولے۔ ہے رانی بھلے ہی چند راس میں  
پرگت ہو جائے (نامکون ممکن ہو جائے) پر تو نارو جی کے بچن  
چھوٹے نہیں ہو سکتے۔

### دوہا

پریم سوچو پری ہر سو سو سو شری بھگوان  
پاربتی ہی تر میو جی سوئی کرے کلپان  
ہے پریم۔ چننا کرنا چھوڑ کر بھگوان کا سمن کر د جنہوں نے  
پاربتی جی کو اپن کیا ہے۔ وہ بگوان اس کا کلیان ہی کریں گے۔

### چوہائی

### چوہائی

نرمہری جل کرت بارونی جانا۔ کہوں نہ سخت کریں نہی پانا  
نرمہری کہیں سو پاون جیسے۔ پس انیس ہی انتر و سیسے  
گنگائی کے تیل سے نیا رنگائی۔ مدرا دخراب (کو جان کر بھی  
سنت لوگ کبھی اس کا یاں نہیں کرنے پر وہی مدرا دخراب) گنگا  
جی میں مل جاتے پر جیسے پتر ہو جاتی ہے۔ ایشوراد جیوں بھی  
ولسا ہی بھید ہے (جیو ایشور کا انش ہے تو ہی ایشور سے بگھ  
جیو کا کوئی آمد نہیں کرتا۔ اور جب وہ جیو ایشور پریم میں گمن ہو کر شہ  
اور سامر تھ ہو جاتا ہے۔ تو وہ بھگوان کے سمان پو جیا جاتا ہے)  
شہ جو سہرے مر تھ بھگوانا۔ اہی وواہ سب پریں کلیا نا  
درا را وحید ہے اہی ہیسو۔ آسو لوش پئی کیے کلیستو  
شری شوجی تو سہا د سے ہی سامر تھ دان بھگوان میں آگ  
ان سے اس کنیا کا وواہ ہو جائے۔ تو سب پرکا د سے کلیان ہی  
ہے۔ پر تو شوجی کی ارادھنا ٹری کھن ہے۔ پھر بھی وہ گھو دپ  
کرنے سے سخت ہوجانے ہیں۔

جو تپ کرے گمادی تمہاری۔ بھا دیو میت سکیں تر تو داری  
یدی بڑا نیک جگ ناہیں۔ ایہ کہنہ شوجی دوسر ناہیں  
یدی تمہاری یہ کنیا تپ کرے تو شوجی ہمارا راج اس کی  
بھا دی (بڑی قسمت) کو مل سکتے ہیں۔ یدی سنسار میں انیک  
دریں۔ تمھاری تمہاری اس پتری کے لئے شوجی کے بغیر اور دوسرا  
اور نہیں ہے۔

بڑا ایک پرستار ت بھنیں۔ گریا بندھو سیوک من رنج  
اچھت پھل پو شوا اور دانہ۔ کہنے نہ لوی جوگ جب سادھے  
شوجی دے دانہ ہیں۔ موت پرائیوں کے بگھن کا ناش کئے  
واکے ہیں۔ گریا کے ساگر اور سیوکوں کے منوں کو پر تن کرنے والے  
ہیں۔ ان کی ارادھنا بنا کر دوں لوگ جب کرنے سے بھی غور تھ  
پورے نہیں ہوتے۔ وہ ہی ایک بڑا چھت بھلوں کے دینے  
والے ہیں۔

### دوہا

اس کہ ما۔ دھرم ہری گری جیسے دھرم آ  
ہوئی ہی۔ کلیان انات سے جنہو کر لیش





جب تمہارے پنا نہیں ماسے کوئی تب تم کو بھڑک کر  
چلی مارا اور جب تمہیں سبقت دینا نہیں تھا تو اس رانی کو ہیکہ خانہ  
سنت گرا بدھی گنگن بھائی ایک نکت گری مہار شانی  
اُچرت سندھ میں نکا واہ سفینہ بھڑک کر حیرت سہاوا  
کاش سے کہی ہوئی اس برہم بان کوٹن کر پاتی آتی انت  
پر ت ہو گئی اور ان کا شری شری کے مارے پاکت ہو گیا۔ گیدر لک  
بھر دراج جی سے کہتے ہیں کہ بے بھر دراج جی نے پاری جی کا سندھ  
جزیرہ نہیں سنایا اب شہو کا سہاوانا جی تر سنے۔

جب سستی چالی تنو تپا گا۔ تب تے تے میں بھڑک کر  
جیسے سردار کھونا ایک ناراجہ خنہ تھیں نام گرا نا  
جب سے سستی نے ہار شری تیاگ کیا تب سے شہو کے  
من میں دیراگ ہو گیا۔ وہ سدا شری رہتا تھا جی کے نام کا چپ کرنے  
لگے۔ اور ادھر اُدھر شری رام جی کے گن گن سہو کی کتھیں اُسنے لگے۔

دو چھا

چاند نہ سکھ دھام شہو شری رام  
نچر میں جی دھر شری رام کی لک لک ابھی رام  
یہا نہ سکھ دھام شہو دھام رام سے بہت شہو جی  
سیورن لوگوں کو آند دینے کے بھگوان شری رام چند جی کو ہرے  
میں دھارن کر کے دھیان گن ہو بھتوی پر جی نے لگے۔

چو پانی

گت ہوں میں اپنی گت ناکت ہوں رام گن گریں بھانا  
بدی اکام تہی بھگوانا بھگت برہم دھت سبوانا  
کہیں تو وہ تینوں کو گسان اُدیش کرے اور کہیں نام گنوں کا  
بھان کرنے تھے۔ یہاں شہو بھگوان نام دہت ہیں۔ تھی وہ اپنے  
بھگت کے دیگ کے دھتے دھکی ہیں۔

اپنی دھی گنوں کا ل ہو سیتی۔ نہت تو جی کے رام یہ بدی  
جہ پریم شکر گری دھیا۔ اچل دھت بھگت کی دھیا  
اس پر کار بہت کال بیت گیا شہو جی کی تہی رام چند جی کے  
چروں میں نہت تھی برہم دھت جی کے نیم پریم اور انہ  
بھگت کو جب شری رام چند جی نے دھیا۔

پر گئے رام کر گئے کر یا لا۔ روپ میں ندھی تیج بٹالا

پار جی کا اتی اسے سکرا شری تپ کے یو گیت نہیں تھا۔ تو بھی  
پتی کے چروں کا چروں کر کے انہوں نے مارے بھگت نیاں نیے  
غرت تو جی ان اور گرا۔ بھری دھت تپ ہیں گن لاگا  
حیرت سہو جی بھل کھانے ساگ کھانی ست برش گنوائے  
پاری جی شہو کے چروں میں نہت نیا پریم جڑھانے لگے۔  
تپ میں من الپ گن ہو گیا کہ شری کی بھی کچھ سدا دھت۔ ایک سدا  
برش تک انہوں نے کتہ تول بھل کھانے اور سو برس ساگ کھا کر  
ہی لڑا دیے۔

بھگوان بھجوان پاری سا سا کے کٹھ کچھو دن آپ یا سا  
میل پری بری شگھانی تپ سہو سدا سوتی کھانی  
اس کے بعد کچھ دن میل اور والوانی چروں کو ان بھجوان  
پر ہاربت مکے۔ جہل ریز سوہ کر شری پر گری تپیں تپ ہر ہر  
نہیں کھایا۔

پتی پر برے سکھانیو پر نا۔ اچھی نام تپ بھجوان اپر نا  
دھکی اچھی تپ بھجوان شری رام۔ پریم گن لک لک بھجوان  
جہ سے میل پری کھانے بھی بھو دھت تپ سے ہی پاری  
کا نام اپر نا ہو۔ تپ سے بھجوان شری رام کر میل اور بھگوان کاش  
سے کھیر بریم پانی ہوئی۔

دو چھا

بھگوان شہو شری رام توں گری راجکمار  
پری ہر دھت بھجوان سب اب بھجوان پاری  
سہو پرت راجکمار شہو شری رام شہو شری رام۔ تو اب  
اچھن تپوں اور برتوں کو بھڑکے۔ اب بھجوان پاری

چو پانی

اس تپ کا ہونہ کینہہ بھوانی۔ بھجوان ایک بھجوان گنیانی  
اب اُر دھتو بریم بر پانی۔ بھجوان سدا سقت بھجوان  
سہو شری رام سدا سقت بھجوان گنیانی تو سہو  
پری۔ برتو اچھو تپ کسی نے نہیں کہا اب پریم میں اس پریم  
پانی کو سدا سقتا شہو جان کر حارن کر۔

آپ تپا بولا دل جب ہی۔ بھجوان ہر گھر جاتے تو تپ  
بھجوان جہ سدا شری رام عانیو سب پرمان با بھجوان



اب کا پرچہ پورا ہو گیا۔ اب جو کچھ ہم نے کہا ہے اسے بروئے می رکھنا۔

انتر دھیان بھیجے اس بھاکھی شکر سہی مورتی اُر رکھی  
تبھی سیت شری سہو میں گئے۔ بولے پو پو آئی بچن سہا نے  
یہ کہہ کر بھگوان شری راج چندری انتر دھیان ہو گئے سہی نے  
اُن کا موی روپ ہرے میں دھارن کر لیا۔ اسی سے سیت شری شوی  
کے پاس آئے۔ اور پو پو تہا راجی اُن سے مندرجہ ہوئے

چوہا

بارتی پہ جائے تہہ کیم میر بھشتا لیہو  
گر کپا پریر بھگوان شری راج چندری  
آپ لوگ بارتی کے دس جاگراں کی پریم پرکھنا لیں۔ اور  
بھاکھی کو کہہ کر بارتی کو گھر بھیجیے۔ اور ان کے منہ پر کو رو کیجیے۔  
رکن گوری دیکھی تہاں کیسی مورت منت تھیا جیسی  
بولے مئی سنو سہیل کماری۔ کہہ کر کو ان کا ران پو بھاری  
دشیوں نے: ہاں جا کر بارتی جی کو کسی دیکھا مانو تھیا لیا  
ساکھشات مورتی ہو مئی بولے۔ ہے سہیل کماری سنو تم کس لئے  
ایسا گھر تہا کر رہی ہو۔

کہی ہی او را دھو کا تہہ چھو۔ ہم سہی منیہ مرم کن کہو  
کہت کچن من اتی ساوہیانی۔ سہیہو سہی ہمار چوہا تانی  
تم کس روٹا کی را دھنا کرتی ہو۔ اور اس سے کہہ کر بھاکھی جاتی ہو۔  
ہم سے پرچہ سب ہو کر کیوں آئی کہتی۔ بارتی نے کہا کہ ہے منہ وڑ  
بھید کہتے ہو سہیہر۔ تہاں ایسے کچن ہو تہا ہے کہ آپ لوگ میری پو پو  
کو تن کر میری تھسی پاؤں گئے۔

منو بھو میرا نہ سنو کہہا اور چہت باری پر بھیت اٹھا اور  
نار دھنا تہا۔ سو ذرا دھنا ہن بھگوان پریم چھو اٹھانا  
نیل من ایسا منہ کر گیا ہے کہ کسی کے اپدیش کو شستا  
ہی اہنیہ۔ پانی پر دھوا اٹھانا دھنا ہے۔ بارتی نے جو کہہ دیا اُسے  
چا مان کر میں بندہ روں کہی اٹھ دھنا ہی ہوں۔

بھگوان مئی اور یک ہم را۔ تہا ہے سدا شوہی بھرتارا  
ہے منو اسہرے اگیان کی اہ تو دشن کر رہی۔ کہیں شوہی کو ہی  
سپاتی سانا جاتی ہوں

پو پو کا ریشنکر سہرا ہا۔ تہہ پرین اس برت کو ہر باہا  
تو ایکار ماننے والے۔ کہ پو پو اور شیل کے ساگر ہسان  
تجسوی بھاکھی ان شری رام چندری پرگٹ ہوئے۔ اجوں نے بہت  
پرکار سے شکر جی کی سہرا ہنکی اور کہا تہا رے پنا ایسا کن برت کو ہی  
نہیں کر سکتا ہے۔

پو پو پتی رام شوہی سمجھاوا۔ بارتی کر جس من سناوا  
اتی پتیت کر گیا کی کرنی۔ بہت سہرہت کر اہنی برتی  
شری رام چندری نے بہت پرکار سے شوہی کو سمجھاوا اور بارتی  
جی کے جسم کا سنا چار سنا یا۔ کہہ کر دھان شری رام چندری نے ہتھار  
بھدک بارتی جی کی پر کر کرنی کا درجن کیا۔

چوہا

اب پتی مح سنو شوہو مویر رنج نیہو  
جہانی دھوا ہو سہیل نہیں ہے تہا نہیں دیہو  
پھر شری رام چندری نے شوہی سے کہا ہے شوہی اب  
آپ میری پتی سنئے۔ اگر آپ کا بھو پر سینہ ہے تو آپ جا کر بارتی  
جی کے ساتھ بیاہ کر لو۔ یہ کہیں میں آپ سے مانگتا ہوں۔

چوہا

کہہ شوہی پتی اچت اس تہا۔ ناٹھ کچن پتی پتی نہ جاپیں  
دھو دھو آئیں کر پتے تہا را۔ پریم دھرم پر ناٹھ ہمارا  
شوہی نے اُتر دیا کہہ کر بھگوان پریم یہ کہی یہ اچت (سب)  
نہیں ہے۔ تو بھی تہا ناٹھ آپ کچن منہ ہیں جاسکتے ہیں کی ایک  
سوا تھے پریم پریم دھرم ہے۔

مات پتا گر پر بھو کی بانی۔ نہیں بپا کر کیے شہنیانی  
تم سب بھانت پریم چھکاری۔ آگیا پر ناٹھ تہا راری  
مانا پتا کو رو اور سوا کی بات کو فریاد ہے ہی شہہ جان کر  
کرنا چاہیے بھو آپ تہا پرکار سے پریم پریم پتی یہ ناٹھ آگیا  
آگیا سہا تھے

پر بھو تہا شوہی من شکر کپنا بھگوان بدیک ہرم برت رچنا  
کہہ پر بھو ہر تہا پرین رہیو۔ اب اور دھو جو ہم کہہ یو  
پر بھو شری رام چندری شوہی کے بھگوان دو یک دھرم  
بھگوان بچوں کو شکر کرے برت دے کہہ پر بھو نے کہا ہے شری۔





مہاراجہ اور کن بھون بھونو سکل گن دھام  
جیسی کہ سنویم جاہی سن پئی سہی سن کام  
جہاں پوچی او گنوں کے گھر گئی۔ اور شفقت ہوئی ہوئی  
گنوں کے بھون بھون پھیریں کاموں میں ہوئی ہوئی گنوں کے گنوں کے  
کام بچے۔ دوسرے سے کیا مطلب۔

جوانی

جو تم ملتے ہو تو تم میں شہرِ تختوں کے تہوار کی ادھر شیشا  
اب میں جنو سمجھو بہت ہلکا۔ کوئی دوشن کرے بچار کا  
ہے مینہ رور۔ اگر آپ پہلے ملتے تو اس آپ کے اس  
ایڈیشن کو سراختے بدلتے لیکن اب تو میں نے اپنا نام شوخی کے  
نہت ہمارا دیا ہے۔ پھر میں اور دلش کا ہر نو کوئی کرے۔

عورتوں سے بڑھ کر ہر قسم کی کیشی۔ یہی دنیا میں انوکھے بریگی  
تو لوگوں میں اس سے نمایاں۔ برکیا انیک ایک ماہی  
یہ کہ آپ کے سر سے تیرا بہت ہی بڑھ ہے۔ کہ آپ سے چھا

لوگوں پر ملائے ہوئے رہا انہیں جاننا تو کھیل تمنا کرنا تو دل کی تالیف تو ہوتا  
نہیں۔ در اور کتیا سنساریں بہت ہیں اور کہیں جا کر کھیل کھیلے  
جتنم کوئی لگ رہا کہ ہماری۔ ریٹوں شہنشاہ تو رہوں تو ذرا  
تجربوں نہ ناز کر (پیدلیسو)۔ اچھا کہیں مدت بار جا ہی سو  
میرا تو کروڑوں جنموں تک یہی رہا۔ رہا گا کہ یا تو خوشی  
کو دروں گی نہیں تو کمنا رہی ہی رہوں گی۔ اگر خود جا رہی ہیں اگر  
سو بار کہیں تو بھی جی ناز کا ایلش انہیں چھٹوں گی۔

میں باپ بیٹوں کی جگہ مہیا۔ تم اگر میرے گھون بھڑ بھنسا  
دیکھ کر یہیم بولے مثنیٰ گئی۔ جے جے جگہ مہیے جھوانی  
پھر مکت مثنیٰ پارٹی جی نے کہا کہ میں آپ کے پاؤں ٹپتی  
ہوں آپ اپنے گھروں کو جا یہ بہت دیر ہو گئی ہے۔ پارٹی جی  
کا ساتھ یہیم دیکھ کر گیا مثنیٰ بولے ہے جگہ مثنیٰ۔ جے جھوانی۔  
آپ کی جے ہو جے ہو۔

697

تم مایا بھگوان شوکت کی جگہ تھوڑی  
 نالی چرن پٹری چھٹی پٹی ہر شیت نکالت  
 آپ مایا میں ہر شے بھگوان کی آپ نے فانی کی برہما

چو پائی  
چائی مینِ غم و متوجہاے کسی سببی گر جہ گریہ لائے  
بہو سپست رشی شری میں پائی کھتا انا کی شکل سنائی  
میتوں سے جا کر پرت مارچ ہمارے کو پارتی جی کے پاس بھیجا  
اور وہ مینی کر کے نہیں گھر لے آئے پھر سپست رشی شری کے  
پاس گئے اور انہیں پارتی جی کی ساری کھتا کہ سنائی -  
بھگے گان شری سبست سفیر ہا - ہرش سپست رشی گوئے کیہا  
من پھر کر تب شری شری مانا - گئے گرن دھونا ناکٹھیا نا  
پارتی جی کے پریم کوئی کر شری آندریں مکن ہو گئے سپست  
رشی پرت ہو کر اپنے گھر کو لے گئے تب شری شری من کو ایک کر کے  
شری رگھو ناتھ جی کا دھیان کر لے گئے۔

تارک اس وقت بھی توجہ کا لا۔ پہنچ کر تپا بل بیج پشالا  
تہاں سب لوگ لوگ پتی جیسے۔ بیکے دیو سنگھ سمیٹتی ریتے  
اس سے ایک تارک نام دینے پیدا ہوا جس کا بھجا بل  
اور پرتاپ حیرت و شال تھا۔ اس نے سب لوگ اور لوگ پل  
جیت لئے اور سب دیوتا لوگ اس کے اوپر پتی سے خالی ہو گئے۔

اجرامِ موجودیت نہ جانی۔ ہائے مگر سیدہ لڑائی  
ترب پرچی بن جائے بکارے۔ دیکھتے ہدی سب دیو دکھائے  
وہ اجرا اور از حد قیمت کسی سے بیتا نہ گیا۔ دیوتا لوگ اس  
کے ساتھ بہت طرح کی لڑائیاں لڑ کر ماراں بیٹھے تب انہوں نے  
برہما کی کہ پاس جا کر بکار کی اور برہما نے دیو سموت کو دکھی دھکر  
دوٹھا

روحي

سب سے کہا بھائی پڑھی دین نہ میں تب ہوئی  
شہباز کو سکر سمجھوت نہت ایسی جیتے رن سوئی  
برہما جی نے سب کو سمجھا کر کہا کہ اس دینت کا مرن تب  
دو کا جب شہباز کے ویرج سے پیرا تین ہوگا۔ وہی پس دینت کو  
پڑھیں جیتے گا۔

جوانی

مور کہا میں کر ہوا پانی۔ ہوئی ہی ایشور گرس سہائی  
ستی جو تھی دکش مکھ رہا۔ جننی جانی ہما میں یہ رہا  
میر و بات میں کر یہ اپا کے کچھ تپ کا نام پر اعلیٰ کا۔  
ایشور سہائی کر کے سی جی نے دکش کے کچھ میں اپنے شہر کا  
تیاگ کر دیا تھا۔ اب وہ پارٹی نام سے ہما میں کے گھر میں ہے۔  
تیر تپ کیسہ غمگین تھی لانی۔ شو سادھی تھے سب تیاگی  
ید بی ایسی اسٹیمس بھاری۔ تیری بات ایک شہر ہو چاری  
شوئی کوئی روپ میں ہر بات کرنے کے لئے اہول سے  
تپ کیا ہے۔ اور شوئی سب کچھ کر سادھی لگا کے تھے ہیں۔  
پہلی سے تپ کے اسٹیمس ریل کے لئے تپ کا نام سب

ک بات تھی پانی میری ایک بات تھی  
پتھ ہو کام جانی ایشور پانی۔ کیسہ کچھ شہر میں ماہی  
تب ہم جاتے شہر سہائی۔ کر دے سہائی پانی آئی  
کام فرو جی کو شوئی کے پاس ہجروہ جا کر ان کے سن میں  
کھنڈیہ ریل پانی۔ سہائی پانی کر کے ایشور ان کی سادھی  
بھنگ کر دے۔ سب ہم جا کر شوئی کے پانی میں سہائی کر انہیں  
راہی کر کے ان کا وہاں کر دے۔

ایک بھی بھلے ہیں پانی پانی۔ پانی تیاگ کہ پانی کوئی  
استی شہر کیسہ الی تپ کر دے پانی پانی۔ کچھ کچھ  
اس پانی میں تپ کر دے پانی پانی۔ کچھ کچھ  
کپا۔ کپا کی پانی پانی۔ پانی پانی۔ کچھ کچھ  
کام کر دے پانی پانی۔ پانی پانی۔ کچھ کچھ  
روپ۔ اس گندہ سمیت پانی۔ کچھ کچھ  
روپ کر دے پانی پانی۔

دوہا

تپ کی پانی پانی۔ پانی پانی۔ کچھ کچھ  
تپ کر دے پانی پانی۔ پانی پانی۔ کچھ کچھ  
کام کر دے پانی پانی۔ پانی پانی۔ کچھ کچھ  
روپ۔ اس گندہ سمیت پانی۔ کچھ کچھ  
روپ کر دے پانی پانی۔

چوہائی

تپ کی پانی پانی۔ پانی پانی۔ کچھ کچھ  
تپ کر دے پانی پانی۔ پانی پانی۔ کچھ کچھ  
کام کر دے پانی پانی۔ پانی پانی۔ کچھ کچھ  
روپ۔ اس گندہ سمیت پانی۔ کچھ کچھ  
روپ کر دے پانی پانی۔

تپ کی پانی پانی۔ پانی پانی۔ کچھ کچھ  
تپ کر دے پانی پانی۔ پانی پانی۔ کچھ کچھ  
کام کر دے پانی پانی۔ پانی پانی۔ کچھ کچھ  
روپ۔ اس گندہ سمیت پانی۔ کچھ کچھ  
روپ کر دے پانی پانی۔

تپ کی پانی پانی۔ پانی پانی۔ کچھ کچھ  
تپ کر دے پانی پانی۔ پانی پانی۔ کچھ کچھ  
کام کر دے پانی پانی۔ پانی پانی۔ کچھ کچھ  
روپ۔ اس گندہ سمیت پانی۔ کچھ کچھ  
روپ کر دے پانی پانی۔

بھنگا

تپ کی پانی پانی۔ پانی پانی۔ کچھ کچھ  
تپ کر دے پانی پانی۔ پانی پانی۔ کچھ کچھ  
کام کر دے پانی پانی۔ پانی پانی۔ کچھ کچھ  
روپ۔ اس گندہ سمیت پانی۔ کچھ کچھ  
روپ کر دے پانی پانی۔



درختات سدا گیان و چار گر تھل پڑی لکھارہ گیا۔ اُس کا  
آجرن چھوٹ گیا (سارے سنسار کھڑے کھلیں جگ گئی کہ ہے  
بھگوان کیا ہونے والا ہے۔ ہرانی کون رکھنا کرے گا۔ ایسا دوسر  
والا کون ہے جس کے لئے رفتا ناتھ کام دیو نے کشت ہو کر رکھا ہے  
دھنشن بان دھان کیا ہے۔

بچے بھی جاگ اچر چرناری پُرش اُس نام  
تے رنج رنج مر یاد تھی بھئے سکل بس کام  
سنسار میں استری پُرش نام والے جتنے چار پرانی تھے وہ  
سب اپنی اپنی مر یاد کو بھول کر کام کے دش میں ہو گئے۔

### چو پائی

سب کے پردہ مدن اچھ بھلا شا۔ لٹا نہاری تو نہیں تر و ساکھا  
ندری اُنگ اُنگ کھول دھائی۔ سنگم کہیں تالاب تلالی  
سب جیوؤں کے ہونے میں کام پیشہ پڑھی بیلوں کو دھیکر  
دھتوں کی شاخیں جھکیں۔ ندیاں اُنگ اُنگ کر سمندر کی طرف  
دڑیں۔ اور تالاب تلاشیں پر سپر ملنے جلتے لگیں۔

جہاں اُس دشا بڑن کی برنی۔ گو کہہ کے سچیتن کرنی  
پشو پچی نیمہ جل تھل چاری۔ بچئے کام پیش سے بساری  
جہاں جو جیو سمودنے کی ایسی دشا ہو گئی۔ وہاں جیتن جیوؤں  
کی کرنی کا تو کہنا ہی کیا۔ پشو پچی ارھات اکاش اور پھوکی دونوں پر  
وچرنے والے جیو اپنا اپنا سماں بھول کر سب کے سب کام اندھ ہو  
گئے۔

مدن اندھ بیا کل سب لو کا دیش دن نہیں او لو کہیں کو کا  
دیو دینج نہر کتر بیا لا۔ پزیت پشاج بھوت بیتا لا  
ان کی دشا نہ کہیں لکھائی سدا کام کے چیرے جانی  
سندھ ویرکت جہاسنی جو کی۔ تپنی کام وش بچئے بیو کی  
سب لوگ کام میں اندھے ہو کر ویا کل ہو گئے۔ جیکو اچکوی کو  
بھی دن رات کی تیز زہی دیو۔ دیش دیش۔ کتر ناگ۔ بھوت  
پریت۔ پشاج (چندال) کوک کی دشا کا تو کہنا ہی کیا۔ یہ تو سدا کام  
کے غلام ہیں کتو سندھ ویرکت۔ جہاسنی اور لو کی لوگ بھی کام کے  
دش ہو کر استری کے پردہ میں تھپتے لگے۔

### چھنل

بچئے کام وش جو گیش تاپس پامرن کی کو کہے  
بچیں چار چرناری سئے جے پریم نے دھیت رہے  
ابلا باو گہیں پُرش نے بگ پُرش سب ابلا یتم  
دوئی وڈ بھر برہما ندھیت کام کرت کو گنگ ایتم  
جب یوگی تپستوی بھی کام کے دل ہو گئے تو پامرن میں کی تو  
گنتی ہی کیا جو پریم گیانی چار چھت کو پریم روپ سے دیکھتے تھے  
وہ اسے استری روپ میں دیکھتے تھے۔ استریاں سارے سنسار کو  
پُرش روپ میں اور پُرش سارے سنسار کو استری روپ میں دیکھتے تھے  
دو گھڑی تک سارے برہما ندس کام دیو کا یہ تاسا رانا۔

### سدا رھتا

دھری نہ کار ہوں ہیر سبک من سن سج ہرے  
جے راگھے رکھو میرے اُپر تپے ہی کال ہوں  
کسی نے بھی من میں دھیر نہ رکھی کام دیو نے سب کے  
من ہرئے۔ اُس سے کیوں وہ ہی کام دیو کے برہما ند سے بچے جن  
کی شری رگھو ناتھ جی نے رکھنا کی کام دیو کے اس کو تک کہ  
درشتاں روپ دیکر کئی پرستلانے ہیں۔ کہ جب سنسار میں یا تو  
سماج میں دشتے بھوگ ہی ایک نر جیون کا دھیر ہو جانا ہے تو کل  
وید مر یادا۔ دم مر یادا۔ لوک مر یادا اُڑ جاتی ہے۔ کام کے بغیر اور کچھ  
دکھائی ہی نہیں دیتا۔ سماج میں اتنا چار و بھار دیوگ تپ کا ڈھونگ  
جڑھ جاتا ہے۔ اور کام اندھ ہو کر جب اُس میں لڑائی بھگڑنے پڑھتے  
ہیں تو باہا کار راج جاتی ہے۔ اُس سے اس ساری بیتا اور کیش  
سے بچنے کا ایک ماتر آپائے بھگوت لکھتی ہے۔

### چو پائی

اُچھ گھری اس کو تک بھیت۔ جب دیگ کا شمشو پینہ گیسو  
شونہ بلوکی سنسکلیو مارو کچھو جھتا تھی سب سنسار  
چھتکار دو گھڑی تک تھا۔ جب تک کہ کام دیو۔ جادو جی  
کے پاس پہنچا۔ شوجی کو بھیک کام دیو شکا میں پڑ گیا۔ اور تب  
سدا ستار پیلے کی بھانت تھپتہ ہو گیا۔  
بچئے تپت سب جیو کھا رہے۔ جم مدا تر گئے۔ متوارے  
رودہ دیگی مدن رہے مانا۔ درادھرش ندگم بھگوانا

## چو پانی

دیکھی رسال بیٹپ برسا کھا تیہی بر چڑھو بدن منا کھا  
شعن چاپ رخ سر نہ دھانے۔ اتی اس فانی شرن لگ تانے  
تب کام دیو ام کے درخت کی ایک سندر شاخ بیکھر اس  
پر چڑھ گیا میں اس کے کروہ بھرا ہوا تھا۔ اس نے بھولوں کے  
دھنش پر اپنے ہاتھوں بان چڑھائے اداقی انت کروہ میں اکرتا کہ  
ابنیں اپنے کان تک تان لیا۔

چھانڈے بچم لسیکھ ارا لگے۔ چھوٹی سما دھی شہو تب جاگے  
بھولوں من چھو بھو سیکھی۔ نین اگھاری کل جڑی دیکھی  
کام دیو نے بہت ہی زبردی بان بھوڑے جو شہو کے ہرہ  
میں لگے۔ ان کی سما دھی ٹوٹ گئی۔ اور بھگوان شہو جاگ بیٹے  
ان کے من میں بہت کھشوکھ (دل چل)۔ بیا کلتا (ترا)۔ اچول نے  
انکھیں کھول کر چاروں دشاؤں کی اور دیکھا۔

سورجھ پتو بدن بلو کا بھو کو پ بھو ترے لوکا  
تب شہو تیسرین اگھاراجیت دت کام بھو جڑی بھارا  
ام کے بچوں میں کام دیو کو چھپا دیکھ شہو کو بڑا کروہ بھو  
انکے کروہ سے تینوں لوک کانپ اٹھے تب شہو نے اپنا پیسرا  
نیر کھولا۔ اس کے دیکھتے ہی کام دیو جل کر بھسم ہو گیا۔

پاکاد بھو جاگ بھاری۔ ڈریے سر بھئے اگھ شگھاری  
سبھی کام شگھو چھپیں بھو کی۔ بھئے اگھو اک سادھاک جوی  
سندار میں بھاری ماہاکار بج گیا۔ دیونا ڈر گئے اور دہیت  
شگھو ہوئے۔ بھو کی لوگ کام شگھو کو یاد کر کے سوچ کرنے لگے اور  
سادھاک یوگی جن نشک شک ہو گئے۔ ان کے مار گھس کوئی  
روکاوٹ نہ رہی

## چھند

جوگی اکشک بھئے پتی گتی سنت رتی مور جھیت بھئی  
رو دتی بدت بہو بھانتی کرونا کرت شکر ہیں گئی  
اتی بریم کو بیتی سبد بھدی جو کرک سنا بھدی  
بر بھو شکو تو ش کر پال شو بلا نہ بھدی بولے سہی  
ریوگی جن لشک شک ہو گئے۔ کام دیو کی استری رتی اپنے  
پتی کی یہ گتی سن کر مور جھیت ہوئی۔ روتی چلاتی اور بھانت بھانت

جیسے متراے لوگ نشہ اتر جانے جشان نہت ہو جانے  
ہیں۔ ویسے ہی ترنت سب جھٹکھی ہو گئے۔ شہو بھگوان جن پر وج  
پانا اتی انت کھن ہے وجن کا پار پانا بھی مہا کھن ہے کو دیکھ کر  
کام دیو ڈر گیا۔

بھرت لاج چھو کر ہی نہیں جانی مرل بھان من چھے سی اپانی  
پر نکش ترنت زچر رتو را جا کسومت تو تر راج برا جا  
نا کام لوٹ جانے میں شرم محسوس ہوتی ہے اور کیا کچھ نہیں  
جاسکتا کام دیو نے اپنے سرے کاٹنے کر کے اپنے سوچا ترنت ہی  
سہارون بہت رت کو پرکٹ کیا۔ بھو نے جو مئے نئے نئے درختوں کی  
قطاریں شہو بھانے لگیں۔

بن آہیں باریکل تر اگا۔ برم بھگ سب دسا بھجا گا  
جتنہ تہنہ جنو ام کت اور اگا۔ دیکھی تھے ہول من من سنج جاگا  
بن دبارغ دیو دلی و تالاب اور سب دشا کے دھاگ سہاؤ  
ہو گئے۔ ادھر ادھر مانو بریم ہی اٹھنے لگا۔ جسے دیکھ کر مرہ دلوں میں  
بھی کام دیو جاگ اٹھا۔

## چھند

جاگنی متو جھوٹے ہوں من بن بھکتا نہ برے کوئی  
سیتل ولنہ سہ بند باروت بدن انی سکھا سہی  
بھسے سر نہ بھو کت بھت بھج مل مھو کرا  
کل ہنس یک شک ہنس رو کرگان نہا ہیں اچھیرا  
دوہ دلوں میں کام دیو جاگئے لگا۔ بن کی سند تہا ہی نہیں عا سکھتی  
کا مانگی کا ستمی تر شتیل شگھو بھت اور مند لوں چلنے لگا۔ ہر دوروں  
میں انیکوں گل گل گئے جن پر سندر بھوڑوں کے چھند کو بھج رہے  
تھا۔ راج ہنس۔ کوئی اور ملے سڑی بولی بولنے لگے اور پیسرا میں  
گالے اور ناچنے لگیں۔

## دوہا

سکل کلا کری کوئی بھئی بار یو سین سمیت  
چلی نہ دل سما دھی شہو کو بیو ہر دے نیت  
اس پر کار کام دیو سینا سمیت کر ڈورن اپنے کر کے بھی  
مار گیا۔ پر شہو کی سما دھی چل رہی۔ اور تھات ان کا من چلا رہا  
تھا۔ تب کام دیو کو بھت ہوا تھا۔



سچ نہیں دیکھا چہ میں ناٹھ تہہ رواد  
ہے شکر گوان! سب دیوتاؤں کے سن میں ایسا پرستار  
ہے کہ اپنے خیروں سے ہے ناٹھ! آپ کا رواد دیکھیں۔

چو پانی

یہ اُتو دیکھے بھری لوچیں سوئی چھو کر مودن مدھوچن  
کام جاری تھی کہوں برودینہا۔ گریا سنہو بہ اتی بھل کینہا  
سویرہا اُتسو جیسے سب دیوتا اسٹھ بھگے دیکھیں فیسا  
ہی ہے کام دیو کے مار کو دور کرنے والے آچو کرنا چاہئے۔ کام دیو کو  
بھسم کر کے آپ نے رتی کو نو دیا۔ سو ہے کرنا دھان رو  
بہت ہی بھلا کسا۔

سا ست کر سُن کر ہیں ایساؤ۔ تا تھ پر بھو نہ کر سچ بھھاؤ  
پارتی تپ کینہہ آ پارا۔ کر سوتا سوا ب انگیکارا  
ہے ناٹھ! دند کے اودھکاری کو دند دیکھ کر پلاک ناپوئی  
لوگوں کا سچ بھاد ہی ہوتا ہے۔ پارٹی جی نے آپ کے مت کھن  
تپ کیا ہے۔ اس لُٹاب انہیں آپ انیکار دیتی کے روپ  
میں سویکارا کیجئے۔

سُکی بھگے بے سچ پر بھو بانی! ایسے ہی ہوو کہا سکھ مانی  
تب دیون دند وہی بجا میں۔ برش سن جے بے سسائر  
برہما کی سیتی مسکراؤ پر بھو کے بچوں کو یاد کر کے شو بی نے  
پرن چت ہو کر کہا کہ ایسا ہی ہو تب دیوتاؤں نے نگارے بکائے  
اودھکوں کی بارش کر کے جے ہو ہے دیوتاؤں کے سولی تہاری  
جے ہو ایسا کہنے لگے۔

دوسرے جان سیت رشی اُسے ثرت ہی بدھی گری فون بھائے  
پر تھم گئے جیاں رہی بھوانی۔ پوئے مٹھوچن بھیل سانی  
پر سندر سخال جان کر سیت رشی بھی وہاں آگئے۔ برہما  
نے ثرت ہی امان پریت راج کے لگے بھجیا۔ وہ پہلے وہاں  
گئے۔ جہاں پارٹی جی تھیں۔ اور بھیل سے بھرے تھے پانچ بولے۔

دوہا

کہا ہمارے سننے ہونے نارد کے اُپدیش  
اب بھیا بھوٹ تہا میں دیار مہ نام ہدیش  
ناردی کے شپیل کے درن مہ کے کہے ہاں ہنار

کے ورلاپ کرئی شو بی کے پاس گئی بڑے پریم کے ساتھ ایک  
پرکاد سے بنی کر کے ہاتھ جوڑ کر شو بی کے سامنے کھڑی ہو رہی جلدی  
ہی پر تن ہونے والے کر پالو ہا۔ یو جی ابلو ویکھ کر سندرین بولے۔

دوہا

اب تیں رتی تب ناٹھ کر ہوئی ہی نام اننگو  
رین وپو ویاپیں سیمہ پنی سنوچ بن پر سنکو  
ہے رتی۔ اب سے تیرے ہی کا نام انگک ہوگا۔ یہ پنا  
شریر کے ہی سکو دیا۔ پچے گا۔ اب تو پتی سے ملنے کی بات تھ۔

چو پانی

جب جدوش کرشن اوتارا۔ ہوئی ہی پر تن ہما ہر بھاد  
کرشن سننے ہوئی ہی پتی تورا۔ بچو ایتھا ہوئے لا مورا  
جب دھرتی کا ہما بھادی بھاد ہرنے کے لئے بھگوان  
یا دواں میں شری کرشن اوتار میں گئے تو تیرا پتی ان کے پتر کے  
روپ میں پیدا ہوگا۔ میلہ پچن بالکل سچ ہوگا۔

رتی کوئی سستی سنکر پانی۔ کھنڈا پر اب کہ پوں بھائی  
دیون سما گیا سب پائے پریم آؤک بیکٹھ سدرھائے  
شو بی کے پچن سن کر پتی ملی گئی۔ اب دوسری لٹھا دتتا سے  
کہتا ہوں۔ دیوتاؤں برہما کوئی سے سب سما جا رہا ہے تو وہ سیکٹھ  
کو چلے گئے۔

سب مہریشو پر پتی سمیتا۔ گئے جہاں شو کر پانکینا  
پر تھک تھک تنہہ کینہہ پر تھنسا۔ بھگے پچن جیند او تھنسا  
سب دیوتا برہما رشنو سمیت وہاں گئے جہاں کرنا دھان  
شری شو بی برہما تھے۔ سب نے الگ الگ شو بی کی استی  
کی چند رشیکھ شو بی پر تن ہو گئے۔

پوئے کر پانندھو برش کینٹو۔ کہہ ہو امرائے کہی سمنو  
کہہ پچھی تم پر بھو انتر جانی۔ تلی بھگتی میں ہونوں سوانی  
گریا سا کر بھگوان شو بولے۔ ہے دیوتاؤں کہنے کس کا دن  
یہاں آئے ہو۔ برہما ہی نے کہا۔ ہے پر بھو! آپ تو انتر پائی ہیں  
بھی ہے سوامی بھگتی پتی میں آپ سے منی کرتا ہوں۔

دوہا

سکل مرن کے ہر وہ اس شکر پریم اچھا

مانا تھا۔ اب تو تمہارا پران بھی جھوٹا ہو گیا ہے کیونکہ وہ ادھ کاٹول جو کام دیا ہے۔ اسی کو ہی بہا دیو جی نے بھسم کر ڈالا۔

## ماس پارا این تسیرو شرام

چلے بھولنی نانی سر گئے ہمسار چل پاس  
پارتی جی کے بچے شکر دان کی پرتی ہو خوش دیکھ کر  
منیوں کے ہرے پر تن ہو گئے۔ وہ پارٹی جی کو پرنام کر کے اُس کے  
پتا ہمسار کے پاس گئے۔

### چوہائی

سب پر سنگ گری پی ہی سنا دا۔ دن دن سن اتی دکھ پاوا  
بہوڑ کھپورتی کر روزانا۔ مٹی نیم دن بہت سکھو مانا  
انہوں نے پریت راج ہمارے کو شوجی کا سب جرت سنا یا  
کام دیو کے جسم ہو جائے گا سنا چار سن کر پریت راج بہت دکھی  
ہوا۔ کچھ منیوں نے رتی کے وردن کی بات کہی جیسے سن کر ہم دن  
نے بہت شکھ مانا۔

ہرہ بچار شہو پر بھونائی۔ سادھنی پر لئے بلانی !!  
سدرن شکھت گھری ر جانی۔ بیگ بید بھگی لگن دھاری  
اپنے ہرے میں شوجی کی پر بھوتا کو دیا کر ہمارے لڑی  
پریت سے نکٹ وہی منیشوروں کو بلایا اداں سے شہ دن بھ  
نکھتہ دیو دیو جی اوسار سدا کر لگن نکھائی۔

تیری پیت شہر سوئی دینی۔ کھی پد پنے ہمسار چل کینی  
جانی دھی تن دینی سو پانی۔ باچت پرتی و ہرہ سمائی  
سودہ لگن تیر کا ہمسار چلے ریشیوں کو دے دی۔ اور لگنے  
چون کو کر ان کی بنی کی۔ انہوں نے وہ لگن پتر کا جا کر ہر ہما جی کو دی  
اس کو ترہتے سے ہر ہما جی کے ہونے میں اوند نہ سما سکا۔

لگن مارچ آج سکھ سنائی۔ ہر شے مٹی سب ہر سمودانی  
سمن شرنی بھ باجن بلجے۔ منگل کلس دھوں دسی ساجے  
ہر ہما جی نے لگن پتر کر سب کو سنایا جس کو سن کر مٹی اور دیو  
سموداے (دیوتاؤں کا ساج) پتر سے برتن ہوئے اکاش سے پھول

سنی بولیں سوکائے بھونائی۔ اچت کہہ مٹی بر بگیاتی  
تمہری جان کام اب جارا۔ اب لگ شہو سہ سید کا را  
سپت ریشیوں کے پچین سن کر مسکراتی ہوئیں پارٹی جی  
بولیں۔ ہے وگیا مٹی درد! آپ نے اچت ہی کہا۔ آپ کی  
سمجھ میں تو شوجی نے کام دیکو اب ہی بھسم کیا ہے انا ہی لگ  
شوجی کام میں لپٹے تھے۔

ہم بے جان سدا شو جوی۔ آج ان وڈیہ اکام بھوگی  
جو میں شو سیئے اس جانی۔ پرتی سمیت کرم تن بانی  
لیکن ہماری سمجھ میں تو شوجی سدا سے ہی بولی۔ اچتے  
ایندیہ (نندا کے یوگیہ) کام داسنا بہت اور بھوک میں  
ہیں۔ سوا کر میں نے من میں کرم سے پرتی سہت ان کی سیوا  
ان کو ایسا جان کر ہی کی ہے۔

توں ہمارے سنہو منیشا۔ کر ہمیں ستیہ کر یا ندھی ایسا  
تمہ جو کہا ہر جاریو مارا۔ سولی اتی بڑا دیک تمہارا  
تو ہے منیشور! سیئے۔ وہ کر یا ندھان بھگوان میرے  
پران کو سچ ہی کریں گے۔ آپ نے جو کہا ہے کہ شوجی نے کام  
دیو کو جلا دیا۔ سو یہ آپ کا بڑا بھاری اگمان ہے۔

نات اتل کر سہج سمھاؤ۔ ہم یہی نکٹ جانی نہیں کاؤ  
گئے سیرپ سوا دس سائی اس من نکٹ جہیں کی نانی  
ہے نات سنو! اگنی کا پر سہج بھاؤ ہے کہ بالا (جاٹا)  
اس کے سیمپ کھی جابی نہیں سکا۔ اور جانے ہرہ ادش پشٹ  
ہو جانے گا۔ تیسے ہی کام دیو بھی شوجی کے پاس جا کر سوکیم پشٹ  
ہو جاتا ہے۔ شوجی کو اسے ملانے سے کیا مطلب ہے۔

### دوہا

ہم ہر شے مٹی کچن سن دیکھ پرتی دشواں



دشنوئے سب وگیاوں (دشاؤں کے راج) کو بلا کر سنس کر کہا کرتے  
سب لوگ اپنے اپنے سماج بہت الگ الگ ہو کر چلے۔

### چو پائی

برانو بار برات نہ بھائی بنسی کریمو پہر پڑ جانی  
دشنو چن سنی سر مسکا گئے۔ پنج پنج سین بہت بلگائے  
چو پائی۔ دو لہا کے لیکر ہماری برات نہیں ہے کس  
پرائے نکریں جا کر اپنی سنسی کو کو گئے۔ دیوتاؤں دشنوئی کے چن سنکر  
مسکر دیوتا۔ اور اپنے اپنے دل سمیت الگ ہو گئے۔

مین ہی مین مہیش مسکا ہیں۔ ہری کے بچے مین نہیں اہا میں  
اتی اپری مین مہنت پر پر کر کے۔ بھگتی ہی اپری سنی مین میرے  
دشنوئی پر دیکھ کر مین ہی مین میں مسکا کر کے دشنوئے  
دل لگی والے مین نہیں چھوٹے اپنے پیارے کے اتی پر مین مین کر بھگتی  
گن کو کہہ کر اپنے سارے گنوں کو بلایا۔

شوا تو شان سنی سب آئے۔ پر بھو مین مین تنہ نائے  
نانا باہن۔ نانا بیکھیا۔ سب سب شوا سماج رنج دیکھا  
شوا کے آدیش (شکم) کو سن کر سب آئے اور ان کے  
چرن کسوں میں مستک لایا۔ نانا پرکار کے باہن (سواریاں) اور  
نانا پرکار کے بھیسوں سے بھرت اپنے سماج کو دیکھ کر شوا بھتے۔

کوؤ بھک سبیل چلے کھک کاہو۔ بن یا کر کوؤ بھوید با جو  
سبیل مین کوؤ مین بھیتا۔ برشت پٹ کوؤتی تن بھینا  
کسی کا نہ نہیں ہے۔ تو کوئی بہت ست مہوں والا ہے۔  
کسی کے پاؤں نہیں ہیں۔ تو کوئی بہت سے پاؤں والا ہے۔  
کسی کی بہت سی آنکھیں ہیں۔ تو کوئی اندھے ہیں۔ کوئی بہت ہر  
پٹ (موتا تازہ ہے) تو کوئی کانٹے کی طرح ڈلا تالا۔

### چھند

تن گھیں کوؤ اتی مین پاؤں کوؤ پایا دن گتی دھریں  
بھوشن کرال کیاں کر سب ستر ستر تن بھریں  
کھ سوان شوئر ستر کال بھگن مینش انیت کو گئے  
ہو جس پر ستر سماج جو کی جات برت نہیں ہے  
کوئی بہت ڈلا۔ کوئی بہت ٹٹا۔ کوئی پتر کوئی پتر بھیں

برشا ہوئے تھی۔ اور باجے بجنے لگے۔ اور دسوں دشاؤں میں نکل  
کاش سجاوے گئے۔

### دو دھا

لگے سنواران سسکل ستر باہن پر مدھ بمان  
ہو ہیں سگن منگل سبھ کر ہیں اچھراگان  
سب دیوتا اپنے اپنے باہن (سواروں) اور بمان کو سنوارا  
لگے۔ اور ستر منگل شگن ہونے لگے۔ اور اپسر میں گانے لگیں۔

### چو پائی

سبوی شیمہ گون کر ہیں ہنگارا۔ جٹاٹ ابی سورہ سنوارا  
کندل کنکن پرے مہیالا۔ تن بھوئی پٹ کیہری چھالا  
دشنوئی کے گن ان کا شکر کار کرنے لگے۔ جتاؤں کا ستر منگل  
اور سانبوں کا سور سجا گیا۔ کندل اور کنکن بھی سانپوں ہی کے چہنے  
شریر بھوئی سبائی اور ستر کی جگا باکھر (غیر کی کھال) پہنا دی۔  
سسی لٹاٹ سندر ستر گنگا۔ نین مین ابویت بھگنگا  
گرل کندھ آتر ستر مالا۔ سبیش شوا دھام کر پالا  
ستک پر چندرا سر پر گنگا مین مین اور سانپ جنیو  
گن مین دشن اور چھاتی پر مین مین کی مالا۔ اس پر کاواؤں کا  
شیمہ بھیس ہے۔ نیرتو سوئم وہ کلیان کے دھام اور کیا ہیں  
کر تر شول آر ڈمڈ برا جا۔ چلے بھہ چلے باہن با جا  
دیکھ شوا ستر تہہ مسکا ہیں۔ برلا ناک آدھن جگ نا ہیں  
ایک ہاتھ میں ترسول اور دوسرے میں ڈمڈ شوا پار ہے ہیں۔  
دشنوئی پیل پر چڑھ کر چلے دشنوئی کو دیکھ کر دیوتاؤں کی آشرم  
مسکرائیں۔ اور کہنے لگیں کہ اس در کے لویہ تو سندسار بھریں کوئی  
دہن نہیں ہے۔

بشنو ستر آدی ستر براتا۔ چڑھ بڑھ باہن چلے براتا  
ستر سماج سب بھاتی الو پا نہیں برات ڈولہا انور ویا  
دشنو ستر ہما اور دیو سمود اپنے اپنے باہن پر چڑھ کر برات میں  
چلے۔ پید پید دیوتاؤں کا سماج سب بھانت پر م ستر بھتا۔  
تھابی برات دو لہا کے لیکر نہ تھی۔

بشنو کراس تن بھسی تپ بولی سسکل دس راج  
دو دھا۔ بلک بلک ہوئی چاہو سب رنج بہت سماج

اُن میں تھا جو گریہ سب کو اتار دیا۔ نگر کی شوہیا اتنی سندر ہے۔  
کہ آپ کے سامنے برہما کی رچا بھی پھسکی پڑنے لگی۔

چھوٹا  
لکھلاک بدھی کی چمکتا اولوی پُرشوہیا ہی  
بن باگ کوپ تڑاں ستراسبھا سب سناک کوہی  
منگل بی توڑن تیا کاکیتو گریہ کہ ہرپسوہ یس  
بیتل پُرش سندر پُرشوہیا دیگی تھی من موہ یس  
اس نگر کی شوہیا سندر تا کو دیکھ کر برہما کی کارگیری سچ  
چھوٹ گئی ہے۔ بن بارغ۔ کوں۔ تالاب۔ ندیاں۔ سب سندر یس  
اُن کی سندر کا وزن کون کر سکتا ہے۔ نگر کے پُرشوہیا گھر بہت  
سے سندر چکیں اور چھوٹے شوہیا ایمان ہوں ہے۔ نگر خواہی  
سندر استروں پُرشوں کی شوہیا کو دیکھ کر مینوں کے ہونے ہو ہے  
گئے۔

## دوسرا

جگہ مہا جتہہ اوتری سو پُرشوہیا نہ جانی  
رچی سندر ہی چمکتی سکھنت تو تن ادھیکا نہی  
جہاں جگت کی مانتا نے سوئم اوار لیا موہن نگر کی شوہیا  
کا وزن کون کر سکتا ہے۔ رچی سندر ہی چمکتی سکھنت نہی برہما  
ہی جاتی ہے۔ ارتھات سب ادا مند ہی آند ہے۔

## چوپائی

نگر نگر برات سنی آئی۔ پُرشوہیا شوہیا ادھیکا نہی  
کری بناو سبھی باہن نانا۔ چلے یں سار اگوانا  
نگر کے پاس جب برات آئی۔ تو نگر نگر ہر گھر دھوم  
دھام مچ گئی جس سے نگر کی شوہیا ادھیکا نہی بڑھ گئی۔ بناؤ نگر نگر  
کے اور نانا پرکار کے باہن سجا کر آد بہت برات کی اگرانی (میشوائی)  
لینے کو چلے۔

ہر شے ہر شے میں نہاری۔ ہری ہی بھتی اتی بھتے شکاری  
شوہیا سب جب بھین لائے۔ بند چلے باہن سب بھاگے  
پہلے تو قزاقوں کی سینا کو دیکھا سب پر تن چیت ہوئے کہ  
برات بہت ہی آئی۔ وشنو کو ان کو دیکھ کر تو سب کو بڑا ہی آند  
ہوا۔ لیکن جب شوہیا کو دیکھنے لگے۔ تو اُن کے باہن ابھی گھوڑے۔

دھارن گئے ہوئے ہیں۔ بھینکر گئے ہیں۔ ہاتھ میں کیا لے  
ہیں۔ اور تازہ خون سے شر پرتھرے ہوئے ہیں۔ گدھے گئے اور  
گیدڑ کی گدھا کے چہرے ہیں۔ ان کے بے شام بھیسوں کی گنتی کیا ہو  
سکتی ہے۔ بہت پرکار کے بھوت پریت پشاج اور یوگینوں کی  
جماعتیں ہیں۔ ان کا وزن نہیں کیا جاسکتا۔

## سورٹھا

ناچیں گاویں گیت۔ پر م ترنگی بھوت سب  
دکیت اتی اپریت بولہیں مچ پتر و دھی  
پر م ترنگی (موتی) بھوتوں کے گن ناچے گئے چلے جاتے  
ہیں۔ دیکھتے ہیں بہت ہی بھینکر ہیں اور بڑے ہی دچتر ڈھنگ سے  
بولتے ہیں۔

## چوپائی

جس دُلہا تس بنی براتا۔ کو تک پر دھوم مچ لگ جاتا  
یہاں ہماں رچیو بہت لانا۔ اتی پتر نہیں جاتی بکھانا  
بہسا دوہا ہے۔ اب ایسی ہی برات بنی ہے۔ اور  
راستے میں جاتے ہوئے ایک پرکار کے تماشے ہوتے جاتے ہیں۔  
اُدھر ہماں نے ایسا پتر بیاہ منڈپ بنایا کہ جس کا وزن نہیں  
کیا جاسکتا۔

نیل کل جہاں لگ جگاہیں لگے ہوشال نہیں برنی سرائیں  
بن ساگ سب ندی تولا وا۔ ہم گری سب کون نیت تھاوا  
جگت میں جتنے چھوٹے بڑے پریت جتنے جن کا وزن کوئے کوئی  
پا نہیں بلتا۔ اور جتنے بن سمندر۔ دیاں تالاب بھتے ہماں سے  
سب کو متیرن بھیجا۔

کام روپ سندر زن دھاردی۔ بہت سماج بہت بڑا  
نگر کو سکل تھنا چسل گیہا۔ گاویں مشک سب سہیا  
اپنی اپنی اچھا انوکول سندر شر پُرشوہیا کر کے (ایسے  
سماج استری پتروں بہت پریم نگر لگاتے ہوئے ہماں کے  
گھر گئے۔

پر تھے گری بہو گریہ سنوارے بختیا لوگ جہاں تھاں سبھی لے  
پُرشوہیا اور لوگ سہیاں۔ لاگتی لکھتے پرچی پُرشوہیا  
پہلے ہی سے پریت راج نے بہت سے ہر سنوارے کھتے



بیل آؤک) سب ڈر کے بھاگ چلے۔

دھڑ دھڑ تھیں یہ سب۔ بالک سب کے چو پرانے  
گیٹیں بھونچھیں پتو مانا۔ کہیں کہیں بچے کنیت گاتا  
ڈرے بڑھے لوگ تو دھڑ دھڑ کر کے وہاں کھڑے رہے  
اور لڑکے تو سب اپنے پرانے کھیل گئے۔ گھر پہنچے چوبائے لائے  
پتہ برات کی بات پوچھتے ہیں۔ تو سب ڈر کے مارے کانچے ہوئے کہتے  
ہیں۔

کہتے تھے کہ ابھی جانی نہ باتا۔ ہم کر دھار کر دھوں بری آنا  
برو بورا ہسپتال اسوارا۔ بچاں کپال بھوشن چھارا  
ہم کیا کہیں۔ ہم سے کوئی بات کہی ہی نہیں جانی ہم نہیں  
جانتے ہیں کہ یہ برات کئی ہے یا میراج کی عیدنا ہے۔ دو لہا۔ بہت  
(پاگل) ہے۔ اور بیل کی سعاد کی گئے ہوئے ہیں۔ سانپ کپال  
(کھوٹری) بھونچتی ہی اس کے کہتے ہیں۔

### چھند

تن چھار بیل کپال بھوشن کن جٹل بھنیکرا  
سنگ بھونچت پریت پشاج جون بکت کھ جتی چرا  
جو بیٹ رہ ہی برا پشاجت پنہ پشہ ہی کر سہی  
وچھیں سو آسا ہونہ کھ پات اس کر کن کہی  
وہ لے کے شہر پر پھس گئی ہوتی ہے سانپ اور کپال ہی  
اس کے کہتے ہیں۔ وہ نرگا جٹا دھاری اور بھنیکر روپ والا ہے  
بھوت پریت پشاج۔ جو گنی اور بھیا تاک کھ ولے نشا چر  
(راکشش) اس کے ساتھ ہیں۔ جھیتا وہ ہے گا سو لہا کو رکھے  
گا۔ سچ چ وہ بھاگ رہا شالی ہو گا۔ جو اس جھیت کر برات کو دھیکر  
جیتا رہ کے لڑکوں نے کھ گھر ہی بات کہی۔

### دھندا

سبھی ہمیشہ ساج سب سبھی جنک مسکا ہیں  
بال بھائے بدھ بدھی ندر ہو ہو ڈر نا ہیں  
ہمارا دیوٹی کا ساج سبھک لڑکوں کے مانا پڑا ہنسے لگے اور  
بہت طرح سے انہوں نے لڑکوں کو سمجھایا کہ کون سا ہو جاؤ۔ ڈرنے  
کی کوئی بات نہیں ہے۔  
لے اگوان برات ہی لائے۔ ویسے سب ہی جن میں سہا

جینا شہ آرتی سنواری رنگ سنگل گاوہیں ناری

اگوان لوگ (پیشوائی کرنے ولے) برات کو لے آئے انہوں  
نے سب کو سدا جن دس کھڑے کو دیئے۔ پادتی جی کی ماما مینا  
نے شہ آرتی بنائی اور ان کے ساتھ کی ناریاں سندر گل گان  
کرتے لگیں۔

کچن کھار سو۔ ہر پائی۔ پر بھین چلی ہری ہر شانی  
پاکٹ میں رو رہ جب وچھیا۔ ابلنہہ آر کھئے کھو بھیا کھیا

سورن کا کھال سندر ہاتھوں میں شو کھیا پار سے اس پر کار  
دینا پرت جت ہو کر رو کر پوچھتے چلی جب ہمارا دیوٹی کو بھیا نکھتیں  
میں دھکا تو استروں کے ہروں میں بڑا بھاری بچے اہن ہو گیا۔  
بھائی بھول کھیں اتنی ترسا مگے ہمیشہ جہاں جن باسا  
دینا ہر وہ بھو ڈکھ بھاری۔ لینہی لونی کر لیس کمار دی  
وہ ڈر کے مارے کھاک کر کھروں میں کھس گئیں اور شو جی  
جنا سے کو چلے گئے۔ دینا کے ہر وہ میں بڑا بھاری ڈکھ ہوا۔ انہوں نے  
تب پارتی ہی کو بلایا۔

ادھاک سینہہ گود بھٹھاری۔ شام سدرج نین بھر یاری  
جہیں بدھی تھیں روپ اس نہا۔ تے ہی بڑا پروا کر کس کینہا۔  
اور اتنی انت سینہہ (پریم۔ ممتا) سے گود میں بھایا اور لیل  
کمل کے سامن تیروں میں مل (انسو) بھر کر لولی۔ کہ جس بھاتا  
نے تمہیں ایسا سندر روپ دیا ہے۔ اس سو رکھنے تمہارے  
درو پاگل کیسے بنایا۔

### چھند

کس کینہہ برو اورا۔ بدھی جہیں تمہیں سندر تادی  
جو بھلو چہئے ترو ہیں سو برس۔ بھو ہیں لا گئی  
نہہ بہت گری ہیں گرون پاوک جوں مل بندھی ہوں پروں  
گھر جاؤ آپکیں ہو وھاگ جوت بہا ہونہ ہوں کروں  
جس بھاتا نے تمہیں اتنی سندر تادی ہے۔ اس نے  
تمہارے لئے دریا گل کیسے بنایا جو کھل کلپ کرش میں لگتا چاہئے  
تھا۔ وہ برس (زیرستی سے) بھوں میں لگا جاتا ہے۔ میں تمہیں ساتھ  
لے کر بہاؤں سے گر کر مر جاؤں یا آگ میں مل مروں یا سمندر میں ڈوب  
کر مر جاؤں۔ گھر آج جائے۔ لوک میں پکھیں (بدنامی) بھلے ہی ہو جائے

یہ سب کچھ منظور لیکن میں جیتے ہی تمہارا بیاہ اس پاگل دوڑھے سے کبھی نہ کروں گی۔

دوہا

بھی بکل ابلا سکل دیکھت دیکھی گری نادر  
کری بلاپ رورت ورت ستا سنیہہ وچار  
پرست لاج کی استری بینا کو دکھی دیکھ کر سب ابلاں  
بیکل ہو گئیں۔ بینا اپنی کتیب کے سنیہہ کو پا کر کے دلاب کرتی روئی  
اور کہتی تھیں۔

چوپائی

نادر کمر میں کاہ لگا لا۔ بھون موز جنبہ لبست اُجیلا  
اُس اُپسٹھوھی جنبہ دینہا۔ پورے برہ لائی پتو کینہھا  
میں نے نادر کا کیا لگا ڈانٹا جس نے میرا ہاتھ اُجڑا دیا۔ پارہی  
کو ایسا پدیش دیا کہ اس نے اس پاگل دوڑھے کے لئے تپ کیا۔  
سناچے ہوں اُن کے موہ نہ مایا۔ اُس میں دھام نہ جایا  
پر گھر گھا لاک لاج نہ بھیرا۔ یا جھ کہ جان پرستو کی پیرا  
سچھی اُن کو کسی کا موہ مایا نہیں ہے۔ سب ادا میں  
نہ اُن کے دھن سہ نہ دھام دھرا ہے۔ اہنہ استری ہی ہے برائے  
گھڑوں کو بگاڑنے پھرتے ہیں۔ نہ کسی کی لاج نہ کسی کا ڈر۔ بھلا یا جھ  
استری پرستو (پچھنے) کی پیچھ کو کیا جانے۔  
جتنی ہی بکل بلوکی بھوئی۔ بونی محبت بلیک مہر دُوبانی  
اُس بچاری سوچے متی ماما۔ سونہ ٹرنی جوڑی بارھاتا  
اس پر کار اپنی لانا کو بیکل دیکھ کر بارہی بی گیان بہت کہاں  
بانی سے کہتے لگیں۔ ماما! جو بھاتا نے لکھ دیا ہے سنا نہیں مل  
سکتا۔ ایسا شپ کر کے سپر مت کرو۔  
یو کم لکھا جوں بائیر نا ہو۔ تو کت روش۔ لگایے کا ہو  
تم سن مٹ ہی کر دیکھ گئے تھکا۔ مات ویر جھ جن لہو کلکا  
اگر کروں میں میرے پاگل ہی لکھتا ہے۔ تو کسی کو روش  
کیوں لگتی ہو۔ تمہارے مٹانے سے تو بھاتا کے لیکھ مٹنے سے  
رہے۔ پھر بھلا ویر تھری کیوں جھوٹا کٹک لیتی ہو۔

پچھن

جین لہو مالتو کلٹاک کرونا پر پیر سو اور نہیں

دکھ شکہ جو لکھتا بلار پھرینا و جہاں یا وہیں  
سُن اُپسٹھوھی جنبہ کو بل سکل ابلا سونو چھیں  
ہو جھاتی پھر لگائی شون بین باری میو چھیں  
چے لانا۔ کلٹاک مت لو۔ رونا چلاتا چھوڑو۔ یہ او سر روئے  
دھونے کا نہیں ہے جو میری قسمت میں دوکھ شکہ لکھا ہے سو میرے  
ساتھ ہی رہے گا۔ جہاں جاؤں گی وہاں بھو گناہ ہے گا۔ پارہی بی  
کے ایسے کو بل کہیں جن کو سارا ابلا سونو چھیں میں پرستو کی  
پر کار سے بھاتا کو روش دے کر اُنھوں سے اُسو رہا تے لگیں۔

دوہا

تھی اوسنار دھست اُرشا سپست سبست  
سما چارنی پھن گر گوتے تترت بکست  
یہ سما چارن کر پرست راج برما چل نادر اور سپست شریوں  
کو ساتھ لے کر تترت۔ پھی رنھاس میں گئے۔

چوپائی

تب نادر سب ہی سمجھاوا۔ پورب کتھایر سنگ اُسناوا  
مینا ستیہہ سونم بانی جگدب توستا چوئی  
تب نادر جی نے سب کو سمجھایا۔ اور پورو جیم کا سارا  
حال کہہ سنایا۔ اور کہا۔ کہ ہے مینا! تم میری بی بات کو سُنو۔  
تمہاری یہ کنڈا جگت بھی شری لکھائی جی ہیں۔  
اجا انا دی شکتی ابنا شن۔ سدا شیمھوار دھنگ لو اس  
جاک سمھو پالن لے کارن۔ رنج اچھا لیلو بیو دھارن  
یہ اجنا۔ انا دی شکتی اوینا شن ہے۔ اور سدا شوئی کے  
اُدھے اناک میں فورس کرتی ہے۔ یہ سنسار کی اتنی پالن اور سنگھار  
کرتی ہے۔ اپنی اچھیا سے لپٹا کر نے کو شہر دھارن کرتی ہے  
جنہی پرتم دھش گرہیہ جانی۔ نام سستی سُنو ترو جانی  
تہیوں سستی شکر ہی دھائیں۔ کتھایر سدا سکل جاک ملان  
پہلے اس سُنو دھش کے گھر جا کر جیم لیا۔ اس کا نام سستی تھا۔  
سُنو شہر دھارن کیا ہو تھا۔ وہاں بھی سستی کا یہ شکر ہے ہی ہوا تھا  
اس بات کو سارا سنسار اجانتا ہے۔

ایک بار اُدھ شوسنگا۔ دیکھو دیکھو کلی کل پتنگا  
تھیو موہ شہو کہا نہ کینہا۔ بھرم بس ایش سیا کر لینا



ساتر اوتھتا جس شاد میں کھائے پیئے کی دستور تیار کر دئے گی  
شکشاں کی گئی ہے کے بدھان انوسہ بھانت بھانت کی دوتی  
تیار کی گئی۔

سو جیونا کر جائے بھائی بیسہیں کھن چہیں ماتو بھوانی  
سار بولے سکی برائی لہنٹو برچی دیو سب جاتی  
جس گھر میں ماتا کھوانی آپ ہی براتی ہیں۔ اس گھر کی  
بھوجن ساگر کی کا کیسے وزن کیا جا سکتا ہے۔ سارے براتیوں  
وشتو برہما اور سب دیو جاتیوں کو ہما چلے آدر سے بلوایا۔  
پیدہ پانتی بیٹھی جیونا رار۔ لگے پروتن میں سوا کر  
ناری پرندہ جیونت جاتی۔ لگی دین گاری مرند بانی  
بھوجن کرنے والے بہت سی پگتوں (ظاہروں) تیار کیے  
چتر سویتے بھوجن پروتہ لگے۔ ہنروں نے جب دیوتاؤں کو  
بھوجن کھاتے دیکھا تو کوئل بانی سے ہنسی میں کالیاں دینے لگیں۔

### چھند

گاتر سار سورج پر سندر بن گنگ بن سناو تیں  
بھوجن کر تیں سرائی بدینو نو دینی سینچو پاو تیں  
جیونت جو برہیو آندو وکھ کوئی ہوں پرے کہیو  
اچائیں نیچے پان گولنے ہاں جہاں جا کو رہیو  
سب سنا دیاں مدھر سورت کالیاں دینے لگیں اور ہینگ  
بچن سنا لے لگیں۔ جسے سن کر دیوتا بڑے پرتن ہوئے اس نے جلدی سے  
بھوجن کرنے لگے بھوجن کرتے سے جو آندہ بڑھا اس کا وزن کروڑوں  
لکھوں سے بھی نہیں ہو سکتا بھوجن کر لینے کے بعد آجمن کر کے  
پان دیئے گئے۔ پھر سب لوگ اپنے اپنے ستمان کو چلے گئے۔  
اربیاہ کے سہے جو درہن کی سکی سہیلیاں دولہا و براتیوں کو ان کی  
استروں کا سمبندھ اپنے بچوں سے جو کر گائی دیتی ہیں۔ اسے  
بیگ بچن کہتے ہیں جسے پنجابی میں بھٹیا کہتے ہیں۔

### دوہا

ہو رمن ہم دنت کہوں لگن سنانی آئی  
سے بلوک بدھ کر بھٹے دیو بولائی  
پھر ہنسوں نے ہم دنت کو واہ کی لگن جاسانی سو واہ کا  
سے جان کر ہما چلے سب دیوتاؤں کو بلایا۔

ایک سے اس نے بھوجی کے ساتھ جاتے ہوئے راستے میں  
رکھو گئی دوتی کمل کے سورج خری رام چندر جی کو نریلا کرتے ہوئے  
دیکھا تب اسے موہ ہو گیا بھوجی کا کہنا مان کر وہ دیش ہو کر اس نے  
سیتا جی کا روپ دھارن کر لیا۔

### چھند

سیتا ویشنتی جو کینر نہیں ایر لہنٹو شکر پر ہری  
ہر برہ جانی بھویر پتو کے جگہ جو گانل جس میں  
اب پنجی تھر سے بھوجن پتی لائی داروں تپ کیا  
اس جاتی سے بھویر گریا سریدا شکر پریا  
ستی جی نے جو سیتا کا روپ دھارن کیا۔ اس پرادھ کے  
کارن بھوجی نے ان کا تیاگ کر دیا بھوجی کے برہ میں اپنے پتا کے  
بیگہ کی لگنی میں اس نے اپنے شکر کو ملا لایا۔ اب یہ تمہارے شکر  
پیدا ہوئی ہے۔ اور اپنے پتی کے ممت کھن تپ کیا ہے۔ ایسا  
چل کر تم سب سٹشے (شاک و شبہ) اچھوڑ دو۔ پارٹی ہر کال تیا بھوجی  
کی پرہ ہے۔

### دوہا

سمن نار د کے بچن تب سب گر مٹا بشاد  
چھن جھوں بیانیو سکل پر گھر گھر پر سناد  
نار دجی کے بچن سمن کر سب کا بشاد (سفناپ) دھک اور  
بقیاری (مدھ لگیا) اور کھن بچر میں نار دجی کا یہ سنوا (زبات حیت)  
سارے سمن میں گھر گھر چل گئی۔

### چوہانی

تب پانام دتھو آندے سنی پنی پارتی پر بندے  
نار دجی پر سوسو پانام سنے۔ نگر لوئے سیداتی ہر شائے  
تھپ پینا اور ہما چل دیوتا پرتن ہوئے۔ اور انہوں نے مار بار  
پارتی پنی کے چروں کی بند ناکی۔ اس نگر کے لوگ نار دجی پر ش ہالک  
حوالہ دے رہے تھے بہت پرتن ہوئے۔

لگے ہوں پر ممت گل گانا۔ سب سب میں ہانگ گھٹ نانا  
بھانت انیک بھٹی جیونا رار سوپ ساتر میں کچھو جیونا رار  
سارے نگر میں منگل کان ہونے لگے بہت سے اپنے گھروں میں  
دیوتا جانتے کے منگل کاش سجا کر رکھے سوپ ساتر (پات

بھوانی منڈپ میں اس بھگتی جہاں پرکھ شوی تھے۔ وہ شکوہ کے مارے اپنے چنے کے چن مکلوں کو نہیں دیکھ سکی لیکن اُن کا سن تو بھونرا کی بھانت وہاں ہی رس پا کر رہا تھا۔

### دو صا

مُنی اُوسا سگن پتہ پوجیو شمشو بھوانی  
کوڈ سخی سسے کرے جن سرانادی جیہ جانی  
مُنیوں کی آگیا سے شو جی اور پارتی جی نے کنیش جی کا پون  
کیا۔ سن میں کوئی اس بات کی شک نہ کرے کہ کنیش جی تو اُن کے  
پتر ہیں۔ ابھی وداہ سے پور دی وہ کہاں سے آگئے۔ دیوتا انا دی  
ہیں۔ شو جی اور پارتی انا دی کال سے ہی شرتی اپنی پالن اور  
پر لے کرتے آئے ہیں۔ بھوانی پر کرتی ہے اور شو جی پرش پر دو نو  
انادی ہیں۔ اور شرتی پداہ روپ میں ان کے شوگ۔ دیوگ سے  
نبتی بھگتی رہتی ہے۔ یہ نہیں کہ ان کا سمبندھ اس منڈپ میں ہی  
جوڑا گیا تھا۔ ان کا تو انا دی ہی سپر سمبندھ ہے۔ ویسے ہی اُنکے  
پتر کنیش جی بھی انادی ہیں۔ اس لئے اگر بیاہ منڈپ میں شو جی  
و پارتی نے کنیش کا پون کیا۔ تو اس میں کچھ حدیہ نہ کرنا چاہیے۔

### چھو پانی

جس بیاہ کی بھگتی گائی۔ جہا مٹن سو سب کر دئی  
گئی گرس گس گنیا پانی۔ بھو جی سمری جان بھوانی  
ویدوں میں جیسی بیاہ کی بھگتی گئی ہے۔ وہ سب جہا مٹنوں  
نے کر دائی۔ بہت راجہ ہما مل نے ہاتھ میں کشا لے کر اور گنیا کا ہاتھ  
پکڑ کر انہیں شرتی جان کر شو جی کو سمر کر دیا۔

پانی اگر میں جب کینہہ ہمیشہ۔ بہیہ ہر شے تب سکل شرتی  
بید منتز شنی برا تجرب ہیں۔ جے جے جے شکر شرتی  
جب شو جی نے پارتی جی کا پانی گرس کیا۔ (ہاتھ پکڑ لینا)  
تب سب دیوتا میں بڑے ہی دیرت ہوئے شرتی مٹی جن وید منتز  
اجار ان کرنے لگے سب دیوتا شو جی کی جے ہوئے ہو ایسا ہر شے ناد  
کرنے لگے۔

ابہیں جہاں پہلے بدھانا۔ شمن شرتی شرتی بھگتی بھگتی نانا  
ہر گریا کر بھینو سب ہو۔ سکل بھون بھر رہا اچھا ہو  
بھانت بھانت کے طرح طرح کے باجے بجنے لگے۔ بھانت

### چھو پانی

یوں سکل شرتی سا در لینے۔ بھگتی جیت آسن دینے  
بیدی بید بھان سنواری۔ بھگتی شرتی گاوہیں نادی  
سب دیوتاؤں کو آدر سے بلوا بھیجا۔ اور سب کو بھانرا گیا  
(اپنی اپنی بدوی کے مطابق آسن دینے لگے۔ وید کی ریتی انصار  
ویدی سنواری گئی۔ اور شرتی شرتی گیت گانے لگیں۔  
ہنگھاس لئی دویر شرتی ہوا۔ جانی نہ برن۔ برنجی بناوا  
بیٹھے سو پتر نہہ سر نانی۔ ہر وہ سمر کج پر بھونرا بھوانی  
وید کی پر پتر ہما جی کا بنایا ہوا وید وید شرتی شرتی گیت گانے لگی  
سندرتا کا وزن نہیں کیا جاسکتا۔ شو جی پتر ہون کو پر نام کر کے اور پتر  
میں اپنے پر بھونرا شرتی رگھونا تھا جی کا سمر کرتے ہوئے اس شرتی  
پر ہر اجمان ہوئے۔

پتر شرتی سن آما۔ بولائی۔ کری سنگا سکل سکل سکل  
دیکھت روپ سکل شرتی ہو ہے۔ بڑے بھی اس جگ کوئی ہے  
پتر مٹنوں نے پارتی جی کو بلایا بھیجا۔ جسے شرتی کر کے سکل پان  
لے آئیں۔ پارتی جی کے روپ کو دیکھ کر سب دیوتا موہت ہو گئے۔  
سندرتی ایسا کون کوئی ہے جو اس سندرتا کا وزن کر سکے۔  
جگد مہکا جانی بھو بھاما۔ شرتی سن ہی سن کینہہ پر ناما  
سندرتا ہر جاد بھوانی۔ جانی نہ کوئی ہوا۔ بدن بھانی  
جگت کی جنتی اور شو جی کی جنتی جان کر دیوتاؤں نے انہیں میں ہی  
میں پر نام کیا سندرتا کی سیا (حد) شرتی پارتی جی کا شو بھانرا  
کر دینا بھگتی نہیں کر سکتے۔

### چھند

کوئی ہوں بدن شرتی بے برت جگت جنتی شو بھانرا  
سیکھ کیت شرتی شیش سا در مندی ملیسی کہا  
چھو بھانرا مالو بھانی کوئی بھگتی شرتی جہاں  
اولو کی سکائیں شرتی پیکل ہو ہو ہو کر تہاں  
جگ جنتی شرتی پارتی جی کی مہاں شو بھانرا وزن کر دوں  
مکوں سے بھی نہیں کیا جاسکتا۔ ان کی شو بھانرا وزن کرتے ہوئے  
شرتی شیش جی اور شرتی جی تک بھی سکھا دیتے ہیں (بھگتی پان)  
بھگتی شرتی اندس جیسے سندرتی کھلو کہنا ہی کیا شو بھانرا کان



بھانت کے بھولوں کی بدوش اکاش سے ہوئے مٹی بنو اور پاربتی  
مٹی کا بیاد ہو گیا۔ اور سارے برہمن نے اسے کھڑکھا۔  
وہاں دس ٹوک رتھہ - گاگا - دھیتو سن مٹی رتھہ بھانگا  
ان کنگ بھانجن بھرجانا - وارج ورنہ نہ جانی بکھانا  
داسی - دوس - گھوڑے - دھہ - ہاتھی - گائیں - بستراند مٹی -  
نانا پرکار کی چیزیں - بسوتے کے ترن گاڑیاں بھر بھر کر اپار جہیز دیا -  
جس کا وزن نہیں کیا جاسکتا -

### پھند

راج دیو ہو بھانجنی مٹی کروری ہم بھو دھر کہو  
کاویوں پورن کام شکر چرن - شکر ہی رہیو  
شوکر یا مگر سنسٹو سنسٹو سب بھانجنی ہی کیو  
پہنی کہے پیداکھن جیٹا پریم بری پورن ہیو  
بہت پرکار بہیز نے کر بھرا تھ جو کریم ورت نے کہا ہے شکر  
آپ پورن کام ہیں - میں آپ کو کیا ہے سنا ہوں - ایسا کہ وہ شوخی کے  
چرن مکوں میں گرتا تب کر کے ساگر بھگوان شوئے سنسٹو سب  
بھانت سنسٹو کیا بھر پاربتی کی ماما مینا نے پریم بری پورن ہر وہ  
سے شوخی کے چرن کس پڑے - اور کہا -

### دو صا

ناکھ اُنا مہ پران سم گر بہر کن گری کر ہو  
چھم ہو سکل اپرا دھ اب ہوئی پر تن برو دیو  
سے ناکھ اُنا پاربتی تھے پراؤن کے سمان پیاری ہے - آپ  
اسے اپنے گھر کی دہلی سیوا کار کریں - ہمارے سب اپرا دھوں کو کشا  
کیجئے - اور پر تن ہو کر گئے ہی وردان دیکھے -

### چو بائی

ہو بھادی شمسو سو بھائی - کوئی بھون چرن سرو نائی  
جھنی اُنا لولی تب کینہی - لے اچھناک مند کہہ دھنی  
شوخی نے بہت پرکار سے سانس کو بھایا تب وہ شوخی  
کے چوں میں سروا کر گھر چلی گئیں - بھرتانا نے پاربتی جی کو بلالیا -  
اور گوس لے کر شدر شکشا دینے لگی -

کر ہو سدا شکر پد یوھا - ناری دھم مٹی دیو نہ دوھا  
بجن کہت کھیرے لوچن باجی - ہوو لائی اُرنی کساری

سہ پاربتی! تو سدا شوخی کے چوں کی ہوھا کرنا استروں  
کا یہی دھرم ہے - استروں کے لئے ایک پتی ہی دیوتا ہے - دوسرا  
کوئی دیوتا نہیں - یہ باتیں کہتے ہوئے مٹی انھوں میں است بھرتے -

اور بھرتوں نے پاربتی جی کو اپنے ہرہ سے لگا لیا -  
کت پدھی سرورناری جاکٹا ہیں پر اُرنی سنسٹو کہہ تاہیں  
بھئی مائی پریم بکل متاری - دھیرج کینہہ کہتے کجاری  
پیدا بھرتی - کہ ہے دیو! تو نے استروں کو سنسٹو کیوں  
پیدا کیا - پرا دھن کو تو کبھی سینے میں بھی نہ نہیں ہوا ایسا کہہ کر ماما  
پریم میں اتی انت بیاکل ہو گئی - پر تو روئے دھوئے کا سماں نہ  
جان کر دھیرج کیا -

جی پتی بلنت یرت گی چرنا - پریم پریم کچھو جانی نہ پڑنا  
سب ناو نہ مل بھئی بھوانی - جانی بھئی اُرنی پلٹانی  
دینا بار بار ملتی ہے - اور پاربتی جی کے چرن پڑتی ہے -  
اں پریم پریم کا کچھ وزن نہیں کیا جاسکتا بھوانی سب استروں کو  
مل ملا کر بھرتا ناکی چھاتی سے لپٹ گئی -

جھنی ہی ہوو لولی اُجبت اسس سب کاموں دس  
بھرتو کوکت مات تن سکھیں سبویا ہیں گئیں  
یاچاک سنسٹو شکر اُنا بہت بھون چلے  
سب امر نہ شے مرن بھی لسان تھہ باجے بھلے  
پاربتی جی ماما سے بھرتل چلیں سب استروں نے انہیں پر  
آشیرواد دیا پاربتی جی ماما کو مڑ کر دھیتی ہیں - تب اُن کی سکتیاں  
انہیں شوخی کے پس لے گئیں سب یاچوں (بھیکاریوں) کو سنسٹو  
کر کے شوخی پاربتی سمیت اپنے بھون کو چلے سب دیوتاؤں نے  
پر تن ہو کر بھولوں کی بادش کی اور اکاش میں مند بھجے چائے گئے

### دو صا

چلے سنگ ہونت تب ہیوان اتی ہیو  
بپدہ بھانجنی پریم تو ش کر بد کینہہ برش کیتو  
پریت راج اُن کو پہنچانے کے لئے ساتھ چلے - اُن کو  
بہت سنسٹو کر کے شوخی نے دودھ کیا -

### چو بائی

ترت بھون آئے گری رانی - سکل سکل سر لے لولائی

چرت بھٹھو گریا رن سید نہ پاؤں پاؤں  
پڑے تلسی داس کم اتی متی مسند گنوار  
شوجی کا چرت تو اتھا ہا سمندر ہے اُس کا پار تو دید بھی  
نہیں پاس کے بھریں تلسی داس اتی انت سورہ متی گنوار جیلے اُن  
کے چرت کا کیسے درن کر سکتا ہوں۔

### چو پائی

شہجھو چرت متی سرس ہاوا - بھر دواج متی اتی سکھ پاوا  
ہو لالسا اتھا پو بادھی - نین نیرو ماوی کٹھا ڈھنی  
شوجی کے دس بھرے شد چرت کوٹن کر بھار دواج متی اتی پرت  
موتے کٹھا مننے کی اتی لالسا اُن کے من میں بھری نیروں میں حل  
بھرایا اور شری پرند گئے کھڑے ہو گئے۔

پریم بس مکھ آونہ بانی - وشا دیکھ ہر شے متی گئیانی  
ا ہو دھن تو جہنم منیشا - تہہیں پران کم پریدہ کو ریشا  
مارے پریم کے مکھ سے بولا نہیں جاتا۔ اُن کی یہ وشا  
دیکھ کر نگیہ دیکھ کر برے پرتن ہوئے۔ اور کہا ہے مہی در تہا را جہنم  
دھنہ ہے۔ تہیں گوری پتی شری شوجی پرانوں کے سمان پہلے  
ہیں۔

شہید کمل جنہیں رتی ناہیں - رامہ تے تہنہوں نہ سہا ہیں  
رہن چھل وشونا کتہ پد نیرو - رام بھگت کرچن اہو  
جن کی شوجی کے چرن کلوں تل پرتی نہیں ہے۔ وہ رام  
چندر جی کو سوچن میں بھی خواب میں بھی نہیں سہاتے ہیں۔ (اچھے  
نہیں گئے ہیں) ناچھل کے یعنی شدھن سے شوجی کے چرنوں  
میں پریم ہونامی رام بھگتی کا لکھن ہے۔

شہو کم کو رکھو پتی برت دھاری - بن اکھ جی سستی اس ناری  
پنو کر رکھو پتی بھگتی رکھانی - کو شو سم رامہ پریدہ بھانی  
شری رگھونا کھ جی کا برت دھارن کرنے والا شوجی کے سمان  
اور کون ہے جنہوں نے بنا کسی ایرادھ کے جی سستی جیسی ناری کا  
نیاگ کر دیا۔ اور کھن پران بھا کر پچھو شری رام چندر جی کی بھگتی  
کو ڈر دھ کیا۔ بے بھائی شوجی کے سمان رام چندر جی کو اور کون  
پیارا ہو سکتا ہے۔

### دوہا

اگر دان پنے بہو مانا - سب کریدا کینہہ ہم وانا  
پریت ران توت اپنے گھر کے۔ اور سب پریتول اور  
سہو وروں کو بکایا۔ اور دان - قرتا۔ پوزک اور بہت سمان پوزک  
اُن کو دوا کیا۔

جہیں شہجھو کیلاش میں آئے بر سب نچ نچ لوک سدھائے  
جگت اوتو شہجھو بھوانی - تہہ سنگار نہ کہیوں بکھانی  
جب شوجی کیلاش پہنچے۔ تو سب دوتا اپنے اپنے گھروں  
کو چلے گئے کوئی کہتے ہیں کہ شوجی اور پار پتی جی جگت کے ناچتا  
ہیں۔ اس لئے میں اُن کے شرنگار کا درن نہیں کروں گا۔

کر میں سیدہ بدھی بھوک بلاسا - گن سمیت بسہیں گیل لالسا  
ہر گریا ہر انت نیدھ - اہی پٹی پٹی کال چل گئیو  
انیک پرکار کے بھوک ولاس کرتے ہوئے شوجی اور پار پتی  
جی اپنے گنوں سمیت کیلاش پر رہتے تھے۔ اسی طرح نت سے بہار  
کرتے ہوئے بہت سواں بیت گیا۔

تب جنہ کو کھٹ بدن گسایا - تارک اُس سمر جنہ مارا  
اگم کم پریدہ پرا نا بھنکھ جہنم سکلی جاک جانا  
تب اُن کے گھ گھ کا بھوں دے سواں کا رنگ ناگاس پتر  
کا جہم ہوا۔ جس نے ترے ہو کر پریدہ میں تار کو ناگ اس کو مارا۔ دید پران  
اور شاستروں میں سواں کا رنگ کی کٹھا پریدہ ہے۔ اور سارا سدا  
اسے جانتا ہے۔

### چھند

جلاو جا رگن مکھ جہم کم پر تاب پر شافہ تھا  
پتی پتی میں بر شکیو سدا کر چرت پنچیت کیا  
پرا نا بھنکھ بیا ہو جہنم ناری میں جے سکا وہیں  
کلیان کا راج بیاہ منگل سدا کتہ پاد میں  
شہجھو سواں کا رنگ کے جہم کم پر تاب اور ہوان پتر  
کو سنسار جانتا ہے۔ اس لئے میں نے شوجی کے پتر کا سناکھ شپیت  
رخصتر چتر کہا۔ شوجی کے بیاہ کی اس کٹھا کو جو ناری کہیں  
گئے اور گاویں گے۔ وہ کلیان کے کاری میں اور وواہ منگل میں  
سدا سکھی رہیں گے۔

### دوہا



پر غم نہ کیا کہی شو حیرت یو بھارم تہا را  
 چنی سیدوگ تم رام کے رہت سہست زکار  
 میں نے پہلے ہی شو چتر کہہ کر تہا سے دل کے بھید کو  
 جان لیا تم راچی کے پتے سیاوگ ہوا دوسارے دوشوں رہت ہو۔

### چو پانی

میں جانا تہا را گئی شیش پلا۔ کہیوں سنوں اب دھوپتی لیل  
 میں مئی آج سہ سہاگم نور سے۔ کہی نہ جانی جس سکھ من نہ سے  
 میں نے تہا را دن شری جان لیا سہاگم اب میں دھوپتی مئی کی  
 لیل کا ورن کرتا ہوں۔ بے مٹی اسنو تہا را سے شے سے جیسا کہ  
 ہم کو آج آئندہ ہوا ہے سو کہا نہیں جاسکا۔

رام حیرت اتنی اہمیت میں لیا۔ کہ نہ سکھیں سہت کوئی اہمیت  
 تہا پانی نیچھا شری کہیوں کھانی نہ سہم کر اپنی پرکھو دھوپتی پانی  
 ہے مئی شہر ڈھرام حیرت اتنی انت اپار ہے۔ جسے سو کر ڈھ  
 شیش جی بھی نہیں کہہ سکتے۔ تو کہی نہیں سہت سے منہ ہے۔ ویسا ہی  
 پانی کے سوا مئی اور ہاتھ دھنسن دھان کئے ہوئے پرکھو گوان  
 شری رام چندری کا سہن کر کے دستار پورک کہتا ہوں۔

سارو دارو ناری سہ سوا مئی۔ رام شو تر دھرا انتر مائی  
 چہ پرکھ کر پان کر میں جو جانی۔ کوئی اور اجر نچا دیں پانی  
 واک اندری کی اور دھنشا تری دیوی شری سر سوتی مئی ہے  
 پر شو ابریکت چو پانی میں پانی کے سوا مئی شری رام چندری کو کہنا گیا۔  
 اب کوئی اس شہن کا کا سہا دھان کرتے ہیں۔ کہ شری سر سوتی مئی تو  
 گاٹھ کی پتی ہے۔ اور بھگوان رام اس کو نچانے والے ہاتھ میں  
 ڈوری بکڑے ہوئے شو تر دھار تیں۔ جس کوئی پر اپنا بھگت جان  
 کر وہ کر پان کرتے ہیں۔ اس کوئی کے من روئی آگن میں سر سوتی مئی کو  
 وہ جیسا جانتے ہیں۔ ویسا ہی ناچ بچاتے ہیں۔

یہ نووں سوئی کر پان لکھو نا تھا۔ بڑوں لہند تا سو گن گاٹھا  
 پریم کریم کریم ورن سہ لاسو۔ سہا جہاں شو انا نواسو  
 ان گناو بھگوان شری رام چندری کو میں پر نام کرتا ہوں اور  
 انہیں کے نرمل اہل گنوں کی کٹھا کہتا ہوں۔ کیرلاش سب پر تہوں  
 میں آتم اور بھت ہی رینہ (آئندہ واک) ہے جہاں شو پار تری مئی  
 سارا نو اس کرتے ہیں۔

### دو صا

سہا تہا تہو دھن جو مئی سہ کتر مئی بزند  
 سہسپیں تہاں لکھتی سہل سیویں شو چھ کتر  
 سہا تہا تہو دی اور دیو کی بن۔ دیوتا و کتر اور مئیوں کے سموہ  
 (سماج جماعت) اپنے پیروں کے پھل ہو پ واپس لو اس کرتے  
 ہیں۔ اور آئندہ دل شری شو مئی کی سہا کر تے ہیں۔

### چو پانی

پریم پریم بھگوان دھرم دتی نا ہیں۔ تے تہاں سفنوں نہیں جاتیں  
 یہی لکھتی پریم سہا بھگوان لہنا لا۔ نت کو تن سہا سب کالا  
 جو شش بھگوان دھنشا اور جہا دی سے بھگوان۔ اور نہیں دھرم  
 میں پریم نہیں۔ وہ لوگ تو پسے میں بھی وہاں نہیں جاسکتے اس پہا پر  
 ایک وشتاں بھگوان کش ہے جو نہت نیا اور سب کال میں سہا رہتا  
 ہے۔

تہری بدھ سہ سہستیل چھایا۔ شو لہنا شری شری گایا  
 ایک بار تہری تر بھو گئیو۔ تر و بھو کی آرا کی سہ کھو  
 وہاں تین پرکاری واپس سہستیل بند۔ اور سہا رہتی رہتی ہے  
 اور اس پرکش کی چھایا بڑی ہی ٹھنڈی رہتی ہے۔ وہ شو مئی کے شہرام  
 کرنے کا پرکش ہے۔ جلد ویروں میں پرستہ ہے۔ ایک بار بھگوان  
 شو اس پرکش کے نیچے گئے۔ اور اس پرکش کو دیکھ کر اتنی انت پر تن  
 جت ہو گئے۔

بچ کر دھرم ناگ۔ لہو چھایا۔ بچھے سہج میں شہم بھو کر پالا  
 کندا بند در گور شہر سہا۔ بچ پر لکھ پریم مئی چیرا  
 اپنے ہی ہاتھ سے شو مئی تے وہاں شیر کی کھال کا آسن کچا لیا  
 اور سہج سہا دھان اس آسن پر بچھ گئے۔ کندا ناں بھول۔ چند ماور  
 شہنک کے سمان ان کا سہا گر رات شہر تھا۔ بازو لیے اور شہر پر مئیوں  
 کے سے بستر دھان کئے ہوئے تھے۔

ترن ار و ان اہنچ سہم جہا۔ نکھ مئی بھگت سہر دھم سہر نا  
 بھگت مئی بھو ش تر پور راری۔ آسن سہر چندر بھو ہا دی  
 ان کے چن اتی سہا دیو سے کھلے ہوئے لال مل کے بھول  
 کے سمان تھے۔ ناخنوں کا پرکاش بھگتوں کے ہر دہ کا اندھ کار دور  
 کرنے والا تھا۔ سانس اور بھو مئی شو مئی کے گئے تھے۔ بھگت اتنا سہا

تھا کہ جس کی سند کے سامنے پورنشی کے چند مالکی پاندی  
کی شو بھالی لجاتی تھی۔

دوہا

بٹلر مکٹ سر سرت سر لوچن نلن پشال  
نیل کنٹھ لاوتہ نہدی سوہ بال بدھو بھال  
سر بر جتاؤں کا مکٹ اور شری گنگا جی بھٹیں۔ اُن کی آنکھیں  
بڑی بڑی گن کے پتوں کے سمان بھٹیں نیل کنٹھ تھا۔ اور وہ روپ  
کے بھنڈا رتھے مستک پر بال چندرا شو بھال پار تھا۔

چوپائی

بیٹھے سوہ کام رپو کیسے۔ دھریں شری شانت س جیسے  
پارتی بھل او سوہ جانی۔ گین شمشو ہیں مات بھوانی  
وہ کام کے شمن شو بھالی وہاں بیٹھے ایسی شو بھالی پار ہے تھے۔  
اوشانت سن نے ساکار روپ دھارن کیا جو۔ پارتی جی اسے اچھا  
سے (متوقع) جان کر شو بھالی کے پاس گئیں۔

جان پر یہ اور اتی کیلتا۔ مام بھاگ آسن ہر دینا  
میٹھی شو بھالی ہر شانی۔ پورب جنم کتنا چت آئی  
اپنی پیاری اور سنگنی کو آئی جان کر شو بھالی نے بڑے  
گور سدا کا سے اپنے بائیں طرف انہیں بیٹھنے کے لئے آسن دیا۔ پارتی  
جی برین پر کر شو بھالی کے پاس بیٹھ گئی۔ اسے پھلے جنم کی کتنا یاد آئی  
پتی پر بیٹھو اوشاک اوشانی۔ ہر سی ابا بولیں پر یہ بانی  
کتنی جو سنگل لوک ہتکاری۔ سوئی پوچھیں جہیں کھاری  
اپنے اوپر جی کے ہر دہ میں اوشاک پریم کا اوشان (جان کر)  
کو کے اوشانتی ہوئی بیٹھے جن بولیں جو کتنا سب لوگوں کے لئے  
ہتکاری ہے۔ سوئی کتنا فرات سے پارتی جی شو بھالی سے پوچھنے  
لگیں۔

شو ناٹھ جم ناٹھ پڑاری۔ تری بھون ہر پادیت تھاری  
چرارو اجر ناگ نر دیوا۔ سنگل کر میں بدست کج سیوا  
ہے برہمانڈ کے سوئی! ہے میرے ناٹھ ہے تری پادیت  
کو مارنے والے آپ کی جہا تینوں لوگوں میں مشہور ہے۔ چر  
اجر۔ ناگ۔ نر اور دیوتا سب آپ کے پد کملوں کی سیوا کرتے  
ہیں۔

دوہا

پر بھو سمر تھ سہو گئے شو سنگل کلا گن دھام  
یوگ گیان ویراگ نہدی پرت کلپترو نام  
ہے پر بھو! آپ نہو گئے ہیں سب کلاؤں اور گنوں کے فروغ  
ہیں۔ یوگ گیان ویراگ کے بھنڈا رہیں۔ اور شری ناگنوں کے لئے  
آپ کا نام کلپ برکش ہے۔

جو مو پر پرت سنگھ راسی۔ جانے تھ سوہ رنج واسی  
توں پر بھو ہر ہو سور اگیانا۔ کی رکھو ناٹھ کتنا بدھی نانا  
ہے سنگھ دھام۔ بدی آپ مجھ پر پرت ہیں! اور مجھے اپنی  
سچی ہسی مانتے ہیں۔ تو میرے گیان کو شری رکھو ناٹھ کی نانا  
پر کار کی کتنا اہم کرناش کیجئے۔

ماسو بھون سر ترو تر ہوئی۔ سوہ کہ در در جنت دھ سوئی  
ششی بھون اس ہر دہ بکالی۔ ہر مو ناٹھ جم متی بھر ہجاری  
کیونکہ جس کا کھ کلپ برکش (سورگ کا وہ برکش جو سب مناؤں  
کو پورا کرتا ہے) کے نیچے ہو وہ بھلا غری کاٹھ کیوں سمجھے ہے چندر  
بھون۔ ہے ناٹھ! ایسا ہر دہ میں دیا کر کے میری بدھی کے اس مہان  
بھاری سند پر کو دور کیجئے۔

پر بھو جے غنی پر ناٹھ بادی۔ کہیں رام کہوں پر ہم نا دی  
شیش شاردا بید پر ناٹھ۔ سنگل کر میں رکھو تری گن گانا  
ہے پوچھو! جو تو دیتا اور تو کو کہنے والے غنی ہیں وہ شری رام چندر  
کو نا دی پر ہم کہتے ہیں شیش۔ ہر سوئی اور سب ویر پلن یہ سب ہی  
رکھو ناٹھ کے گن گان کر رہے ہیں۔

تم پین رام رام دن رانی۔ سادہ جھوں اننا گ رانی  
رام سو او دھ تری سنت سوئی۔ کی آج آگن الگھ کتی کوئی  
آپ بھی رات دن نت نر نتر رام رام ہی جیتے رہتے ہیں  
سوہ نام اوشکے واکار ہیں۔ یا کوئی اور نر گن اور اندر یہ اگو جہا رام ہیں۔

دوہا

جو نرپ تنے تابہ ہم کم ناری برہ متی بھور  
دیکھ جرت ہما شنت بھرت بدھی اتی موہ  
اکر وہ راجہ وخر تھ کھ پتر ہیں۔ تو وہ برہم کیسے ہیں! اگر اُن  
کو برہم مان لیا جائے تو انہری کے دیوگ ہیں اُن کی بدھی کیوں کھوئی



میں دھرتی پرستک ٹیک کر آپ کے چروں کی بندھنا کرتی ہوں۔ اور اچھوڑ کر آپ سے پرارتھنا کرتی ہوں۔ مگر ہے ناخدا سب ویدوں کے سدھانت کو پھوڑ کر شرعی رکھنا تھا جی کے نزل اتمیش کا وزن کیئے۔

### چوبائی

جاری جو تھنا تھیں اوھیکاری۔ داسی من کرم بن نہاری  
گوڑھیو تنو نہ سادھو دراویس۔ بہت اوھیکاری جہاں پادیں  
ہدی استری جاتی ہونے کے لے یہاں سدھانت سننے میں میرا  
اوھیکار نہیں تھتانی میں من کرم سے آپ کی دسی ہوں سنت  
لوگ جہاں آرت اوھیکاری (دین دھکی بیاہلی اوھیکاری) پاتے  
ہیں۔ وہاں وہ گوڑھ تو کو اس آرت اوھیکاری سے چھپاتے نہیں ہیں۔  
اتنی آرت پوچھو سوسر ریا۔ رگھو پتی کھنکھو کر دایا  
پرہم سوکارن کہیو بچاری۔ نرنن برہم سنگن پو دھاری  
ہے دیوتاؤں کے سوامی! میں بہت ہی آدھین ہو کر آپ سے  
پوچھتی ہوں۔ آپ مجھ پر دیا کر کے شری رکھنا تھا جی کی کھنکھن  
پہلے تو وہ کارن وچار کر کہئے۔ جی کارن وشن نرنن برہم نے سنگن شری  
دھارن کیا ہے۔

مینی پرکھو کہیو رام اوارا۔ بال چرت مینی کہیو اوارا  
کہیو خجھا جانی بیاہیں۔ راج تاسو دوشن کاہیں  
ہے پرکھو پھر آپ رام اوارا دھارن کرنے کی کھنکھن کیے پھر  
ان کی اوارا بال لیاؤں کا وزن کیئے۔ جیسے انہوں نے جانی کو بیاہا۔  
وہ کھنکھن کیئے۔ کون سے دوش وشن انہوں نے راج پاش چھوڑا  
وہ برزنگ بھی کیئے۔

بن لسی کینے چرت اپارا۔ کہیو ناخدا رجم راون مارا  
راج بیچھ کینے بہو کیلا۔ سنگل کہیو شکر سنگھ شیل  
پھر بن میں رہ کر انہوں نے جو انیک چرت کر کے اور اسکے  
بعد جس طرح دون کو مارا سو بھی سے ناخدا "وستار سے کہیو راج  
پر بیچھ کر انہوں نے جو انیک لیلان کی ہیں سو بھی سب ہے  
شکر روپ شکر! کیئے۔

### دوہا

ہو کہیو کرو نانی من کینہہ جوا چرج رام

گئی۔ ایک طرف تو ان کے اگلے رکار سا دھارن اگانی منشوں  
کے سے چرت کر دھکر اور دوسری طرف ان کی جہاں من کرمیری بنگا  
بڑی بھرم میں پڑ گئی ہے۔

جو انہیں بیاہک بھجو کوؤ۔ کہیو بھجائی ناخدا موہ سوؤ  
اکیہ جان رس ارجن دھو ہو۔ نہی مدھ موہ مٹے سوئی کرہو  
اور ارجن کے بغیر کوئی اور کامنا بہت۔ دیاہک سمرتہ۔  
برہم ہے۔ سو ہے ناخدا۔ اُسے مجھے سمجھا کر کہئے مجھے اگانی جانکر  
من میں کرودھ نہ لائیں۔ گنتو میں بھانت بھی میرا یہ مدھی بھرم دور  
ہو دڑی اُپاٹے کیئے۔

میں بن دیکھی رام پرکھو تانی۔ اتی بھج کل نہ تھیں سنانی  
تدپنی نلین من بودھ نہ آوا۔ سو بھج کل بھانت ہم یاوا  
میں نے نام چند رچی کی پرکھو تانی بن میں دیکھی ہے۔ پرنو  
اتی انت بھج بھیت ہو جانے کے کا دن میں لے آپ سے وہ بات  
نہیں کہی۔ تو بھی میرے پلین بن لو گیان نہیں ہوا۔ اور اس کا پریش  
بھل تر بھلی بھانت میں نے پائی بیاہ ہے۔

انہوں کچھو سننے من موئے۔ کرہو کر یا بنوؤں کر جو رے  
پرکھو تب مینی بہو بھانتی پر بودھا۔ ناخدا سو۔ کچھ کر پھنکھو کرودھا  
اب بھی میرے من میں کچھ شکا ہے میں ناخدا جوڑ کر آپ سے  
بنتی کرتی ہوں کہ آپ کر یا کر کے میری اس شک کا دور کریں۔ پرکھو اس  
سمے (جب کہ میں اتی روپ میں تھی) آپ نے مجھے بہت پرکار سے  
سمجھایا تھا۔ پھر بھی میری شکا دور نہ ہوئی۔ ایسا جان کر آپ مجھ پر کرودھ  
نہ کیئے۔

تب کراں مہوہ اب ناہیں۔ رام کھنکھن رچی من ناہیں  
کہیو طبیعت رام گن گنا کھنکھن۔ بھجک راج بھوشن سر ناخدا  
مجھے اب پہلے جیسا موہ نہیں ہے۔ اب تو میرے من میں شری رام  
چندر جی کی کھنکھن سننے کی لالسا ہے۔ ہے شیش ناگ روپی گئے بہتے  
وے دیوتاؤں کے سوامی مجھے شری رام چند رچی کے گنوں کی  
پوکر کھنکھن کہہ کر سنائیے۔

### دوہا

بندوؤں پند دھر دھن ہرے کرؤں کر جو  
پرہو کہیو پریشند جس شری سدھانت پنچور

پر جا بہت رکھو جس کو کہ گونے بج دھام  
ہے کرنا دھان انہوں نے پر جا سمیت بیکٹھ کر دھام  
کو جانے کا جو اوجھوت چتر کیا اس کا بھی دستار سے وزن کیجئے۔

چوبانی

مینی پرکھو کہو سو تنو بھائی - خیمہ بیکیان مگن منی گیانی  
بھگتی گیان بیکیان پر کا بھنی سب پر نہو بہت بھاکا  
ہے پرکھو ابھر اس تنو کا دستار سے وزن کیجئے جس کو  
اوجھو کر کے گیانی منی سدا مگن رہتے ہیں اور بھگتی گیان  
دیراگ ان سب کو الگ الگ کر کے وزن کیجئے۔

ادرو رام رہیہ اینر کا کہو ناٹھ اتی رسل اسیکا  
جو پرکھو جس پوجھا انہیں ہوئی سو دیاں راکھو جن کوئی  
بے ناٹھ اس کے علاوہ اور بھی رام چند ہی کے جو انیک  
چھپے ہوئے بھاوا اور چتر ہیں ان کو بھی کہئے آپ کا گیان اتی  
نری ہے اس لئے ہے پرکھو جو کچھ مجھ سے پوچھنے سے وہ جانے  
ہے نہ پاؤ اس کو آپ اپنے من میں چھپائیں نہیں۔

کم تری بھون کر بید بھانا - آن جیو پام کا سنا نا  
پرشن اما کے ہرچ سہائی - پھل نہیں منی شوکنا بھائی  
آپ تینوں لوک کے گروں - ایسا وید نے کہا ہے دوسرے  
پام جو اس گڑھ تو کو نہیں جان سکتے پارتی جی کے سدا بھل رہت  
اندھنل کچھ شریو جی کے من کو بہت ہی بھائے۔

ہر پر رام چرت سب آئے پریم پاک لوجن جلا بھائے  
شری رکھو ناٹھ روپ اداوار پرمان اہت مسکھ پاوا  
شری کے پر دے میں سب رام چتر پر گٹ ہو گئے پریم  
وش آن کا شریو پاکست وینال ابھریا - آنکھوں میں خوشی کے آنسو  
بھرائے شری رکھو ناٹھ جی کا روپ ہرستہ بھا گیا تیس سے  
سویم آند سروپ بھگوان شریو جی نے بھی اننت کھ پایا۔

دوہا

لگن دھیان اس رند ٹیک پی من باہر کینہہ  
رکھو تی چرت ہمیش تب بہر شرت بر لئے کینہہ

وہ گھڑی تک شریو رام کے دھیان - کہہ رہے ہیں لگن  
بھراں دھیان ہے من کو بھلا اور پریت چرت پر گڑھ رکھو ناٹھ

کے چتر وید ساک ورن کر لئے گئے۔

چوبانی

بھو بھو ستیہ چاہی پو جانے - چیم بھگتی پین رجو بھائی  
جی جانی جگ جانی پیرانی - جاکھ بھگتی پین بھگتی جانی  
جس کے جانے ہی بھوٹ بھی اس طرح ستیہ معلوم ہوتا ہے۔  
جس طرح رسی میں اگیان وشن ان ہوا سانپ بھی ہوا سا بھائے  
لگتے ہے اور جس کو میان لینے پر سنسار اس طرح نورت ہو جاتا ہے۔  
کہ جاگئے پر سارا سو پن کا کھجنا اور شریو نورت ہو جاتا ہے۔

بندوں پال روپ مونی راہو - سب بندوں کے شریو بھگتی پین  
مگن بھون امگن ہاری - ورو سو دشر تھ اجہ ہاری  
میں انہیں رام روپ کے بال روپ کی بندنا کرتا ہوں جن  
کا نام چنے سے سب بندھیاں ایا س ہی (آسانی سے)  
پر اپت ہو جاتی ہیں - جو بھگتیان کے دھام میں اور امگن (میتنا)  
کے ہرے والے ہیں - ان دشر تھ جی کے آنکھوں میں بال روپ سے  
لیسا کرنے والے بھگوان رام کی چھ پر کر باہو۔

کر پر نام راجہ تر پوراری - شری سدھا عم کر اجاری  
دھینہ دھینہ کری راجہ کاری - تھہ سمان نہیں کو واکاری  
شریو رام جی کو پر نام کے پرتن چیت ہو کر امرت کے سمان  
بھگتی بانی ہوئے - سب پارتی اگرو دھینہ ہے - تو دھینہ ہے تمہارا  
سمان کوئی پر اکر کا دی نہیں ہے۔

پوچھو پو رکھو تی کتھ ایسنگا سکل نوک جگ پاوان گنگا  
تم رکھو میر سپرن انورگی - کہہ پرتن جگت بہت لاگی  
کہ جو تم نے رکھنا تھا جی کی کتھ اکا پر سنگ پوجھا ہے - جو کتھ  
سمیچوں لوگوں کو جگت کو پرت کر کے والی گنگا کے سمان ہے نہیں  
شری رکھو ناٹھ جی کے چروں میں پرتی ہے - اور تم نے جگت کی بھلائی  
ارکھری پرشن پوچھے ہیں۔

دوہا

رام کر باتیں پارتی پینہوں تیرن ماہیں  
شوگ تھوہ سدا پر بھگتی عم وچا رکھو ناٹھ

سچ پارتی - میرے خیال میں تو شری رکھو ناٹھ جی کی کرنا  
ہے پارتی - میرے خیال میں شوگ اہت پر بھگتی عم وچا نہیں ہے۔



چو پانی

تیدی اسکا کہنہی ہو سوئی نہ کہت نہت سب کہرت موی  
 جن ہر کھاشی نہیں کا تا شہر دن رات کھائی بھون ماتا  
 پھر بھی تم نے نہ کیا کچھ شک اور وہ نہ ہوتے ہوئے بھی چو پانی  
 فٹکا اٹھائی ہے سواں شنگہ کے پہاڑے اس بھگوت کھانا کے کہنے سننے  
 سے سب کی بھلائی ہوئی جنہوں نے بھگوان شری رام چندر کی یہ  
 کھانا ان سے نہیں تیری کاناؤں کے مافوں کے سوا ساغ سانپ  
 کے بل کے سامان ہیں۔

یہ ہی سنت ورس نہیں دیکھا۔ لوچن مورپ کھ کر لیکھا  
 تے سر کو تمبر سمتولا۔ جے نہ نہت ہری گرو پدمولا  
 جنہوں نے اپنی آنکھوں سے ہاتھ مٹھوں کے دھن نہیں  
 کے ہنگی آنکھوں کی کتنی مور کے پتھوں پر کی نقلا آنکھوں کے  
 سوا اور کچھ نہیں۔ جو سر بھگوان اور گورو کے چرن تی پر نہیں بھکتے وہ  
 سر گرو کی توہنی کے سامان ہیں۔

جن ہری بھگتی ہر وہ نہیں آتی۔ جیوت شوسان تھی ہرانی  
 جو نہیں کرنی رام گن گانا۔ جیہ سواد اور جیہ سہانا  
 جنہوں نے اپنے ہر وہ سے بھگوان کی بھکتی کو اتنے نہیں دیا  
 وہ بھلی جیوت دیکھائی دینے پر بھی مردہ کے سامان ہیں۔ جو جیہ شری  
 رام چندر کی گنوں کا گان نہیں کرتی۔ اہم جیہ کو بھنگ کے سامان  
 جاتو۔

گھس گھس نہر سوئی چھائی سنی ہری جرت نہ جہر شاتی  
 رگرجا شہو رام کی اسیلا۔ جہر جیوت نہ جہر جیوت سلا  
 جہر وہ بھگوت جرتن کر پرتن۔ جو وہ بھگوت کے سامان کھو اور  
 نشہ ہے۔ جے پارٹی شری رام چندر کی اسیلا۔ یہ سلا  
 دیوتاؤں کی بھلائی کوئے والی اور دیوتاؤں کو رہ میں ڈالنے والی ہے

دو چھا

رام کھتا شہر جہر سم جہر سم جہر سم جہر سم  
 صفت کھو جہر سم کوک رہ کوک رہ کوک رہ کوک رہ کوک رہ  
 یہ رام کھتا کام دھن کے سامان سیوا کرنے سے ہی سب کھوں کو  
 دینے والی ہے۔ اور نہت ہر شری رام کی سمان ہی وہ ہو کہ ادا دتی ہے۔  
 ایسا جان کر کون اسے نہتے جھا۔

چو پانی

رام کھتا سدر کر تادی۔ سننے ہر گاہ اراول ہاری  
 رام کھتا کل شپ کھاری۔ سادو سنو گری راجک ہاری  
 رام کھتا کھوں کی سند تالی ہے جو سننے دیلی بھی کانا  
 ہے پھر رام کھتا کھک رپوئی برکش کے لئے کاشنے والی تیر بھاری  
 ہے۔ جے پارٹی! تم اسے اور سے سنو۔

رام نام گن جرت سہائے ہم کرم اگنت شری گائے  
 جھتا اننت رام جھگوانا تھتا کھتا کھتی گن گانا  
 رام کے نام گن۔ سند جرت اور ہم کرم دیدوں نے آنت کے  
 ہیں۔ جیسے بھگوان شری رام چندر کی آنت ہیں ویسے ہی اسی کھتا کھتی  
 (رٹل) اور گن بھی اننت ہیں۔

تیدی جھتا شری جس متی سوئی کہنیوں کی ہری اتی توری  
 امان شری تو سہج سہائی۔ جگہ سنت سمیت موی بھائی  
 جیسا چھ ہیں نے شناے۔ اور جیہ ہری بھگتی ہے اسی کے  
 اوسا رہا ہری اتی انت پر تھی دیکھتا ہوا میں اس رام کھتا کو کہتا ہوں۔  
 جے پارٹی! کھتا اور شری سہا سے ہی سہا ونا کھتا ایک اور سنت  
 سمیت (جسے سنتوں نے ماہوس ہے۔ اور میرے سن کو بھی بہت  
 اچھا لگتا ہے۔

ایک بات نہیں ہے سہائی۔ جہر ہری کہنیوں بھوانی  
 تم جو کسا رام کو آنا۔ جہر شری گادھری موی بھائی  
 ہے پارٹی! اہمادی ایک بات مجھے پسند نہیں آتی۔ اگر وہ تم نے  
 موی وں ہو کر ہی ہے تم نے جو کہا کہ وہ رام سہج کے پرتیوں یا کوئی اور  
 رام ہیں جن کی جہاں کو دید گاتے ہیں اور تھی گن جن کا دھیان کرتے ہیں

دو چھا

کہنیں نہیں اس آدھم گرت سے جے موی ساج  
 پا کھندی ہری پد کھجیا نہیں جھوٹ نہ ساج  
 ایسے جی تو ہا آدھم جیوی کہتے ہیں جگیاں دیو چنڈال کے  
 بگڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ جے پا کھندی ہیں بھگوان کے جروں سے  
 بگڑے ہیں جن کو جھوٹ اور اٹھائیں اور باب کی کوئی پرکھ نہیں ہے۔

چو پانی

اکیہ کو بد ادھ اچھا گی۔ کانی پنے موکر من لاگی

گن اروپا لکھ اچ جوئی بھگت پریم میں گن سوہنی  
 سنگ پریم اندر گن پریم میں گن بھگت پریم ہے سنی پوان بڑا  
 اور ورید سبھی ایسا کہتے ہیں جو گن نرا کار اوکیت (اپگرٹ) اندر اپنا  
 پریم ہے۔ وہی بھگتوں کے پریم دس سنگ بوجاتا ہے۔  
 جو گن ریت سنگ سونی کیسے جلوہ پل بلک نہیں جیسے  
 جاسو نام بھرم تمہر بنگا تہی کم کہے بھوہ پر سنگا  
 جو گن میں وہ سنگ کیسے ہیں! جیسے حال دلوں میں بھید نہیں  
 دونوں پر راتھ روپ سے ایک ہیں۔ ویسے ہی گن۔ اور سنگ ایک ہی  
 میں جن کا نام بھرم روپی اندھکار کو مٹانے کے لئے سورج ہے۔  
 دن کے لئے سورج کا پر سنگ بھی کیسے کہا جاسکتا ہے۔

رام سچدا نند دیشا نہیں تہاں سوہ نیشا لولیشا  
 سچ پرکاش روپ بھگوانا نہیں تہاں ہی بھگوان ہیشا نا  
 رام تو سچدا نند سوروپ سوریم ہیں۔ ان میں تو سوہ اندھکار  
 روپی راتری کالیش ماتر بھی نہیں ہے بھگوان تو اپنے بھادک روپ  
 سے ہی پرکاش سوروپ ہیں۔ ان میں تو بھرو گیان روپی پرانہ کال  
 (صحیح) بھی ہیں۔ کیونکہ جہاں اگیان روپی راتری ہو وہاں ہی اگیان  
 روپی پرانہ کال ہونا چاہئے۔ جب وہ سوروپ سے پرکاش سوروپ ہیں تو ان  
 میں اگیان روپی راتری اور گیان روپی پرانہ کال کی دونوں کیسی۔

پیشا بشار گیان اگیانا۔ جیو دہم اہمست اہمستا  
 رام پریم سیاک جگ جانا۔ پرمانند پرکاش پیرانا  
 پیش (دھنشی) شوک لاغم گیان اور اگیان۔ اہم بھاؤ  
 اور اہمجان یہ سب تو جیو کے دہم ہیں۔ رام چندر جی تو دیا پاک پریم  
 پرمانند سوروپ۔ سب جیوؤں کے سوا جی اور سب سے پرانے  
 ہیں۔ اس بات کو سارا احساں جانتا ہے۔

## دوہا

پیش پریم پرکاش ندھی پرگٹ پر اور ناتھ  
 رکھو گل منی مم سوامی سونی کہہ شوناٹو ماتھ

جو پراں پیش پریم ہیں۔ پرکاش کے بھنڈا رہیں سب  
 روپوں میں پرگٹ ہیں۔ اور سب لوگ بڑلک اٹھوا انت کوئی بڑلک  
 کے سوا ہی ہیں۔ وہی رکھو گل منی شری رام چندر جی پریم سوامی

لیٹ کپٹی کٹل سبیکھی۔ سچنے جوں نہت بھائی بھی  
 جو نے اگیانی۔ منہ بھ۔ اندھے اور بھاگہ ہیں۔ بھگت  
 من روپی شیشے پر دے روپی کالی جم گئی ہے۔ جو کالی کپٹی۔ اور  
 بڑے کٹل ہیں۔ اور جنہوں نے کبھی سچنے میں ہی سنت سراج کے  
 دشن نہیں کئے۔

کہیں تے میدا منت بانی جن کے سوہ لاکھ نہیں ہانی  
 مگر پلن اگن ہبیتا۔ رام روپ دیکھیں کم دیشا  
 وہی ہی رید و دوہائی کہتے ہیں جنہیں اپنے لاکھ اندائی کا بھی  
 گیان نہیں ہے۔ جن کا من روپی شیشہ میل ہے۔ جن کے (گیان روپی)  
 نیتر نہیں ہیں وہ۔ بھاگے پرانی بھلا کس طرح شری رام پندری کے  
 روپ کو دیکھ سکیں گے۔

جن کے گن نہ سنگ بیدکا جلیہیں کلپت جن اینکا  
 ہری مایاں جگت بھرا ہیں۔ تنہیں کہت کچھ اگھت نایاں  
 رتن کو نہ تو گن پریم کا اور نہ سنگ پریم کا ہی گیان ہے جو سوہ  
 کلپت جن کہہ کر داد و داد کرتے ہیں جو ہری کی مایا کے برائی ہو کر  
 اوروں کے چوڑے میں بھرن کرتے ہیں۔ وہ اچت اور پت (مناسب)  
 نامناسب ایک جگہ بھی کہہ سکتے ہیں۔

بائے بھوت بس متوارے تے نہیں ہوں بحین بکارے  
 جہہ گرت فرا سوہ پانا تہہ کر کہا کرینے نہیں کا نا  
 دو باگل ہوں۔ بھت کے دس ہو گئے ہوں یا کسی نشے میں  
 متوارے ہوں۔ ایسے لوگ سوہ سچ کہہ کر جن میں کہا کرتے جنہوں نے  
 ہا سوہ روپی ہوا (ہا اگیان روپی شراب) پانی ہو۔ ایسے لوگوں  
 کے کہنے پر جہاں نہیں دیتا چاہئے۔

## سورٹھا

اس پنج ہرہ بکاری جو شیشے بھجو رام ید  
 سنو کریراج گماری بھرم تم روی کر کچن نام  
 ایسا ہے ہوت میں دیا کر کے سب شکاؤں کو رو کر اور  
 شری رام چندر جی کے جنوں کا سہرا کر دے پارتی! بھرم روپی ہا  
 اندھکار کا ناش کرنے والے سورج کے سماں میں بھنوں کو سنو

## چوہائی

سنگی گن ہی نہیں کچھ بھیدا۔ گاؤں میں گن پراں بڈھ بیدا



ہیں۔ ایسا کہ کر بیٹے اُن کو پر نام کیا۔

چھو پانی

بچہ ہم پر نہیں کہیں اگیاں۔ پر بھوکہ موعہ دھریں جو پانی  
جھٹا لگن کھن پٹل نہادی بھانپہ بھانپہ کھانپہ کھانپہ  
اگیاں پٹل لپٹنے اگیاں کو تو بچتے نہیں۔ پڑتو در تھا۔ پر بھوکہ  
شری رام چند بی پر اس اگیاں کا روپ کرتے ہیں۔ جیسے آکاش  
میں پھل چھا جانے سے جو سورج کے آگے پردہ چھا جاتا ہے اُس  
کو دیکھ کر منہ بدلتی ہوگ کر کرتے ہیں۔ کہ چھب گیا۔  
چتو جو جو پانی اُسکی لائے۔ پر گنگا کی ششٹی تہ کے بھائے  
امارام پیشک اس موہا۔ بچہ تم دھوم دھور کی بگم سوہا  
جیسے کوئی اپنی اُنکی آنکھ پر لگا کر دیکھے تو اُس کے سنے  
دو چند ماہر گنگا۔ جو پانی اِلام چند بی کے گوشے میں موہ  
کی کلپنا کرنا ویسا ہی ہے۔ جیسے آکاش میں چھائے جوئے اندھکار  
دھواں اور گرو وغیرہ۔ اٹھتا ہے ان چیزوں کے چھا جانے سے آکاش  
پست نہی ہوتا۔ وہ سدا ہی تولد نہ کا۔ نہ لپ ہے۔ دیکھ ہی بھگوان  
شری رام چند بی سدا بقیہ۔ اسنگ۔ نزل اور نہ لپ ہی۔

پتے کرن ستر جو سمیت۔ سکر ایک تیر ایک سمیت  
سب کریم پرکاشک جرنی عام امدادی اور دھتی سوئی  
دشے اندھاں۔ رونا اور جیو آتما یہ سب جرنی جرنی  
نہی یہ سب ایک کی مہا ماس سے ایک چتین ہوتے ہیں۔ ایتھات  
شبد پٹل روپ لگا لگنے سے یہ پانچوں دشے اندھوں سے۔ اندھاں  
اپنے اور دشنا تری۔ وہ شکستوں سے اور دشنا تری شکستیاں  
جیو آتما سے چتین (پرکاشاں ہوتی ہیں) ان سب کا پریم پرکاشک  
انکھات جس کی چتین شتا سے ان سب کی شتا ہے۔ جس کے  
پرکاش سے یہ سب پرکاشتے ہیں۔ وہ امدادی۔ پریم شری امدادیا  
پتی شری رام کی پتی۔

جگت پرکاشک را مو۔ مایا پیش گیاں گن دھامو  
ما ستر ستر تاتے جو مایا۔ بھاس ستر امداد موہ سہایا  
جگت پرکاشک ہے۔ اور رام اُس کے پرکاشک ہیں وہ مایا کے  
سوئی گیاں اور گنوں کے بھند اور پتی کی چتین شتا سے موہ کی  
وہ سہا مایا کی چتین شتا سے۔

دھوا

رجوت سیپ تھوں بھاس تم جھٹا بھانپہ کر باد  
جد پنی مرکھا تھوں کال سوئی بھرم نہ سکی کووٹار

جیسے سیپ میں چاندی اور سورج کی کرنوں میں پانی  
(سراب) اُن ہوئے ہی بھاسے ہیں۔ اگر وہ تینوں کال میں دھکھٹے سے  
پہلے بھاسے سے اور بھاسنے کے بعد جگہ گیاں ہو جاتا ہے۔ کہ یہ سیپ  
ہے۔ چاندی نہیں جو یہ تو سورج کی کرنوں کی جگہ نکل سے پانی بھیا  
جھٹا تھا) جھوٹے ہیں جس سے اگیاں دش سیپ میں چاندی کا پریم  
ہوا اُس سے بھی سیپ میں چاندی نہیں بن گئی تھی۔ اور جب یہ گیاں  
ہو گیا۔ کہ یہ سیپ ہے۔ اس وقت بھی چاندی کا نام و نشان نہ تھا۔  
اد جب اگیاں سیپ میں چاندی کی پرتی ہوئی نہیں تھی اس سے  
بھی چاندی دہاں نہ تھی۔ چاندی تینوں کالوں میں بھٹھیا ہے۔ اور  
اس کا ادھشٹان یعنی اُدھار تینوں کالوں میں تہ ہے۔ مگر یہ چاندی  
بھٹھیا ہے۔ یا سورج کی کرنوں میں جل کی پرتی بھٹھیا ہے۔ تو بھی یہ  
سدا سے اُن ہوئی بھاتی ہے۔ اس پریم کو کوئی نہیں مٹا سکتا۔

چھو پانی

اگیاں بگم ہر شرت اہ ای بھیتی سستیت دھک اہ ای  
خو پنے سر کائے کوئی۔ بن جاکیں نہ دور دھک ہوئی  
اس طرح (جس طرح کے سیپ کے اشرت بھٹھا) چاندی  
اُن ہوئی ہی بھاتی ہے۔ بھگوان میں اُن ہوئے سندر کی  
بھٹھیا پرتی ہے۔ اگر یہ سنسا بھٹھیا ہے تو یہ یہ دھک دیتا ہے۔  
جس طرح کہ پتے میں کوئی سرکات سے تو بنا جاگے وہ دھک دھنیں ہوتا۔  
(جس طرح دھتی میں جب سانپ کا بھرم ہو جاتا ہے تو منس اُسے پچھا  
کا سانپ بھکد کے مارے پچھے پٹ جاتا ہے۔ اس کا کچھ دھک  
بھک کرتے لگتا ہے۔ کہ جان بلی لاگوں پاسے۔ اگر اس سانپ پر پانی  
پڑ جاتا تو جان گئی تھی۔ لیکن جب روٹی میں دیکھنے سے پہلے جاتا ہے  
کہ یہ تو روٹی تھی جسے سانپ سمجھا تھا تو کوکاشی ہو جاتی ہے۔ رشی  
میں کوئی دھک نہیں ہوا۔ اس کی کسی سانپ نہیں بٹھا تھا۔ سانپ بھٹھا تھا  
لیکن تو بھی اس سے بچے۔ اور دھک تو ہوا اور رشی کے گیاں تھ جائے پر دھک  
و شانتی ہو۔ مایا یہ سدا بھگوان روٹی اور ششٹان میں بھٹھا بھٹھا

سے اور اس میں ایک پرکار کے دکھ ہوتے ہیں۔ لیکن جس ہمارے  
کو بھگوان روپی ادھشتان کا گیان ہو جاتا ہے۔ بھگیا سرب  
کی طرح اس پر سے یہ سنا نور ت ہو جاتا ہے۔ اور وہ پرمانند پرکو  
برایت ہو جاتا ہے۔  
جاسوکر یا اس بھرم مٹ جائی۔ گری سونی گریاں رکھو رائی  
آرانت کوو جاسو نہ پاوا مئی انومان رنگم اس گاوا  
ہے پارٹی۔ جوا کی کر سے اس پرکار کا بھگیا بھرم مٹ جاتا  
ہے۔ وہی کر یاو بھگوان شری رگوناکھ جی تیجا جن کا اور انت کسی  
نے نہیں پایا۔ اپنی بھو کے ہر سدھیدوں نے اس پرکار گایا ہے۔  
بن پر چلے سننے بن گانا۔ کر بن کرم کر پے بدھی نانا  
آئن رہت سکل رس بھوگی۔ بن بانی بکت اثر جھگی  
وہ بنایاؤں کے چلتا ہے۔ پناکان کے سنتا ہے پناکھ  
کے نانا پرکار کے کرم کرتا ہے۔ بنارنا (جیجا) کے ہی سارے  
سوا دوں کا آئن لیتا ہے۔ اور پنا بانی کے بدھت یوگیہ وکتر ہے۔  
تن پو پر سنن بنو دیکھا۔ گری شری گھران بنو اس ایسکھا  
اس سب بھانت الوکک کرنی۔ ہما جاسو جانی نہیں کرنی  
وہ شری کے بنا ہی سپر کرتا ہے اور انھوں کے بنا ہی  
دیکھتا ہے۔ ناک کے پنا ہی سب گندھوں کو سو گھٹا ہے۔ اس  
برم کی کرنی سب ہی پرکار سے الوکک ہے جس کی ہما کا ورن پنا  
ہی میں جاسکتا۔

دوہا

جہیم گاویں بید بدھ جہای دھری مئی ٹھیان  
سونی دشر تھ شت بھگت ہر ت شل تی بھوگی

جس کو دید اور بدھی مان بندت اس پرکار گاتے ہیں۔ اور  
تتی جن جن کا دھیان کرتے ہیں۔ وہی دشر تھ کے پتر بھگتوں کے ہم  
تہنشی اور جاتی بھگوان شری رام چند جی ہیں۔  
لاشی مرت یمنو اولوکی۔ چاھو نام نیل کرنیو سوکی  
سونی پر بھو مور جہا چر سالی۔ رکھو برنٹ اور انتر یا می  
جی بھگوان کے نام کے بنی سے کشی میں جوتے وہے جیو ک  
دھرم شری رام شری گھران کو کے بھگت کرنا میں سونے آئے

پر بھو ہیں۔ وہ جہا چہ (جو چیتن) کے سوا ہی ہیں۔ وہ رکھو تر لیتھ  
شری رام چند جی سب کے ہر دے کی جاننے والے ہیں۔  
بیشروں جاسونام تر گھیں۔ جہم انیک ریت اگھ دہیں  
ساد سمن جے تر کر ہیں۔ بھو بار دھی گوید اور تر ہیں  
روکش ہو کر بنا بھگت کے بھی ان کا نام لینے سے بندوں کے جہم  
جہا شری کے گئے پاپ دگدھ ہو جاتے ہیں پھر جو پرش اور اور جی  
تھان کے نام کا سمن کرتے ہیں۔ وہ تو آئے ہر سنا دھار کو گاتے  
کے گھر کے سامان اتا یا اس ہی پھر کسی سخت سخت کے پار کر جاتے  
ہیں۔

رام شو پر ماتا بھوانی جہنہ بھیم اتی ابھت تو بانی  
اس سنیہ انت ار مایں۔ گیان براگ مکش گن جہاں  
سہ پارٹی! وہی پرمانند شری رام چند جی ہیں۔ ان پر بھرم کیسا  
ہی تو کلپنا کرنا ہی سراسر بھول ہے۔ ایسی شکرکان میں لاتے ہی گیا  
وہاں بھی سب گن جاتے رہتے ہیں۔

سنی شو کے بھرم بھنجیں بھنا۔ مٹ گئی سب گن کی رچنا  
بھنی رکھو تی بد پر جی پریتی۔ لاؤن اچھو ساو نا مینی  
شرو جی کے بھرم کو ناش کرنے والے جن بن کر یار جی کے  
سب کو ترکوں دھرمی دھار کی بھجھ گئی۔ ان کی بھگوان  
شری رگوناکھ جی کے جروں میں پریتی اور شرو دھا ہو گئی۔ اور جو ان  
کے من میں شری رام جی کے پریتی تھہہ پکنا اور شرو دھا تھی۔ وہ  
سب جاتی رہا۔

دوہا

پنی پنی پر بھو پد مکمل کبی جوری پس کر وہ پان  
بولی لگی ریا کچن پر سن ہوں پر مہ رس سانا

بار بار شرو جی کے چرن مکلوں کو پیکر اور مکس کے سامان  
سندھو بقول کو جوڑ کر پارٹی جی اماھر کو مل پریم ہی سے پرئی پووان  
بچن بولیں۔

چوبائی

سنی کریم شنی گرا ٹھاری۔ مٹا موہ سہرات بھاری  
شم کر یاں سنیہ سنیہ ہر مٹو۔ رام سہو دلپہا جی مذ ہی پر شرو



ناٹھ دھڑو نرن کہہ دینو۔ موی بھائی کہو برشکیو  
 اناکھن سکن پریم چیتا۔ رام کتھا پر پرتی پندیت  
 پھر ہے ناٹھ! انہوں نے کون سے کارن وشن منش شری  
 دھان کیا۔ سو برشکیو (دہم کا بھنڈا دھان کرنے والے) جھے  
 یہ اچھی طرح سمجھائیے! پارٹی جی کے دن پرتی سنکر اور رام کتھا  
 ان کی شدہ پرتی دیکھو۔

دوہا

ہمید ہر شے کا ماری تب سنکر سچ سچان  
 ہو بدی اہمیر سستی پی بولے کر پاندھان

تب کام دیو سے دشمن سمجھا سے ہی پرت کر پاندھان شری  
 سن میں بہت ہی پرت ہوئے۔ اور بہت پرکار پارٹی جی کی سنتی  
 (تعریف) کہ کے اس پرکار ہوئے۔

بھنڈاں کی شیتل کرنوں کے سمان آپ کی بانی سنکر  
 میرا گیان روپی اسوج کی دھوپ کا بھادی آپ سب بھٹ گیا  
 ہے کر پاؤ! آپ نے میرے سب سنشے ڈھک کر دیئے۔ اس بھادی رام  
 جی کا بھارتھ سو روپ میری بھگ میں لگیا ہے۔

ناٹھ کر پاؤ! اب گئیو بشتاوا۔ سنکھی بھیکو پر بھوچرن پر شادا  
 اب موی پرتی سنکر جانی۔ جیدی سچ جڑناری ایانی  
 پر قلم ج میں پوچھا سوئی کہو۔ جو مو پر پرتن پر بھو ایو  
 رام پر ہم جن سے اپنا شعی۔ سرب جیت سب اور پرماسی  
 ہے ناٹھ! آپ کی پریم کر پائے میرا شوک بھٹ گیا۔ اور  
 آپ کے چروں کے پرناپ سے میں سنکھی ہو گئی۔ اگرچہ میں ناری جانی  
 جہ اور گن پرتن جوں تو بھی ہے پر بھو بھے اپنی ذاتی جان کر جو کچھ  
 میں نے پہلے پوچھا ہے۔ اگر آپ بھ پر پرتن ہیں کہتے۔ شری رام  
 جندی پریم ہیں گیان سو روپ اور اونا ہی ہیں سب سے اشک  
 اطسب کے جوں میں انتر دی روپ سے بولاج رہے ہیں۔

# نوائن پرائن پہلا و شرام ماس پرائن چوتھا و شرام بھگوان رام کا اوتار

سووشا

سو سنباد ادا ر جی بدھی بھائی گئیں کہیں  
 سنہو رام اوتار چرت پریم سندھ انکھ

کاک بھٹندی اور گڑجی کے اس سنباد کا درن تو میں  
 آگے کروں گا۔ پہلے شری رام جی کے اوتار کا پریم سندھ اور  
 پاپ ناشک چرت سنو

سور دھشا

سنو بھٹ کتھا بھوانی رام چرت مانس بسل  
 کہا بھٹندی پکھانی سنا بگ نایک گڑ

ہے پارتی! اس شدھ رام چرت مانس کی پرت کلپان  
 میں کتھا کو سنو۔ جسے کاک بھٹندی نے و سنا سے کہا اور  
 پختیوں کے سوانی گڑجی نے سنا تھا۔

اور برہمن کاغے اور دوتا اور برہمنی کو دکھ دیتے ہیں۔ تب تب  
کر باذہان پہنچو شریٹھ جنوں کی پیٹھاؤ دکھ تکلیف کو دور کر دے  
کے بہت بھانت بھانت کے شریٹھان کرتے ہیں۔ اور انکی  
پیٹھاؤ کرتے ہیں۔

دوہا

اسرار تھا بہیں سر نہہ را کھیں بنج شریٹھ  
جگ بستا رہیں پس رام جسم کر ہیٹو  
دشوں کو مارو دیوتاؤں کو ستھاپت کرتے ہیں۔ وہ اپنے  
وید مراد روپی ہیں کی رکشا کرتے ہیں جگت میں اپنے سندرل  
یش کا دستا کرتے ہیں۔ شری رام (وتار کا بھی یہی کارن ہے۔

چو پانی

سوئی جس گان بھگت بھگت ہیں کیا سندر جو بہت تنوہر ہیں  
رام جنتم کے ہیٹو آیتکا پریم وچتر ایک تیں ایک  
اکی ش کا گن گان کر کے بھگت جن اس دستر سفا رسلو  
سے تر جاتے ہیں۔ کیا کے ساگر بھگوان بھگتوں کے کیا ان اوق  
شری دھان کرتے ہیں۔ رام جنم لینے کے ایک کھن ہمہ اور  
ہر ایک کادن ایک دوسرے سے وچتر (نرالا حیران کن) ہے۔  
جنم ایک دینی کہیوں بھگاتی۔ سا دھان ٹلو سوئی بھگاتی  
دو اور پانی ہری کے پریم رو۔ چہ اور چہ جان صب کو  
ہے۔ سندر دھری ادا پارٹی۔ سا دھان ہر گن میں شری  
ہری کے ایک دو جنوں کا دستا سے دنی کرتا دھری۔ ہری کے دو  
پیارے دار پال ہیں۔ جن کا نام ہے اور وچتر۔ انکو صب  
جانتے ہیں۔

پہر شاپ تین رو تو دھانی۔ تاسا مٹر دیہہ جن پانی  
کنک کشک آرا ناگ لو جن بگت پت مہر مہر مد مو جن  
مہ دون بھاتی ہے اور وچتر ایک تیں ایک  
شاپ (مراپ۔ بد اعا) سے تاسا لاکھی شری کو پات ہوئے  
ایک کا نام ہے پت کستھپ اور دوسرے کا نام ہے پت کستھ  
نے دیوتاؤں کے راج اندھا گرب (دھیمان) کوڑا تھا جس کی  
سلا سندھو جانتا ہے۔  
پچھی سحر ہیر وکھیا تا۔ دھری براہ پو ایک نیپاتا

ہری گن نام ابار کھسا روپ گنت اہت  
شری گن نام ابار کھسا روپ گنت اہت

شری ہری کے گن۔ نام کھسا روپ گنت (بیشکار)  
اور اہت ہیں۔ سہ پارٹی اور پریم بھگت اسے سٹوں اپنی  
پدھی ہر ساوکتا ہوں۔

چو پانی

سندر گریا ہری جوت سہائے پیل سندر گم گائے  
ہری اوتا دھیتو جی ہوتی۔ اور جنتم کی جانی۔ سوئی  
ہے پارٹی سٹو ہری کے سندر وچتر (مختل) اور  
بہن جوتوں کو دھانستوں نے گایا ہے۔ ہری کا اوتا میں کارن  
سہ ہوتا ہے۔ ویش کر ہی کارن ہے۔ وہ کارن ہے یا ایسا کارن  
ہے۔ ماتیادی ادا تو کوئی بھی نہیں کہہ سکتا۔ ہری کی ایل ہری جانی۔  
اوتا لینے کی پار لیا ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ ایک (فلان) کارن  
وچ بھگوان نے اوتا لیا ہے۔

وام اتر کیمہ بھگت من پانی۔ مہر ہمار اس سٹوں سیانی  
تدلی منت مہی سید پیرانا۔ جس پیرا کہیں سو مہی ادا مانا  
ہے چتر۔ سٹو۔ ہمارا منت تو یہ ہے۔ کہ نام چند روئی بھگت ان  
بل کی ترک میں نہیں آتے۔ من پدھی پانی کی اس انتھاد ساگر تک  
پہنچ نہیں۔ (ویدوں میں بھی لکھا ہے۔ کہ وہاں سے پانی سمیت من  
اور پدھی کے کوٹ آتی ہے۔ وہ پریم ہے۔) تو ہی سا دھو ہمارا  
پیشوں نے دھیتوں نے اور وید پیران نے اپنی اپنی سچہ کے مطابق  
جو کچھ کہا ہے۔

تس میں مگھ شتاووں تہری۔ سچہ پانی جس کارن موری  
جب جب ہوتی دھیر کے پانی۔ بارہا میں ارجہم اچھی پانی  
کہیں پانی جانی نہیں برنی۔ سندر میں پیرا دھیتو شری  
تبت پیرا۔ پیرا دھ شری۔ ہری کر پانی سچہ پیرا  
ہے سندر روپ پارٹی۔ بھگوان کے اوتا لینے کے جو کارن  
میری سچہ میں آتے ہیں۔ وہ میں نہیں سنا تا ہوں۔ جب سندر  
میں دھرم کی پانی ہوتی ہے۔ اور وچتر پانی اچھی پانی راکش  
پانہ اند وہ ایسا گھر۔ انیا سے ویتا پار کرتے ہیں۔ جو کہہ رہا ہے



نہی نہ ہری دوسری مارا۔ جن پر ملا جس پستارا  
وہ دونوں ہاتھ میں رہے (فخ) ہاتھ دے مشہور رہتے  
دونوں سے ایک پریشانی کو تو بھگوان نے سوز کا لپ دھالنے کے مارا  
اور دوسرے ہر نیا کشپ کو نہ کچھ روپ دھارن کر کے مارا۔ اور  
اپنے بھگت پر حلاہ کے سنو ریش کو سنسار میں بھجوا دیا۔

دوہا

بھئے نشا چربانی تیشی جہا بھر بلوان  
کنبھ کرن راون بھگت سر جی جگ جنان

وہ دونوں جاکر راون اور کنبھ کرن کے نام سے بڑے  
جہاد پر بلوان رکھیں جوئے جنہوں نے دیوتاؤں کو جیت کر سارے  
جگت میں بھگتی دشہرت پر اپیت کی۔

ممکت نہ بھئے ہتے بھگوانا۔ تین جنم درون جہنم پر مانا  
ایک بار تین کے ہت لاگی۔ دھرم تو شر پر بھگت شوری  
سک آوی ہر جنوں کا شاپ تین جنم کے لئے تھا۔ اس لئے  
بھگوان دوا را مارے جانے پر بھی وہ ممکت نہ ہوئے۔ ایک بار ان  
کے کلیان ارتھ بھگت پر ہی بھگوان نے پھر شر پر دھارن کیا  
کشیپ اوتی تھاں پتو ماتا۔ دشہرتہ کو شلیا وکھیا تا  
ایک کلب ای ہی ہنگ اوتا را۔ جیت پو تر کئے سنسارا  
اس جنم میں کشپ اوتی ان کے ماتا پتا ہوئے جو دشہرتہ  
اور کو شلیا کے نام سے پورے تھے ہیں ایک کلب میں اس پر کار  
اوتا رہا۔ جگت میں پو تر لیا میں کیں

ایک کلب پتر دیکھ دکھا کہ سچ جہنم میں سب ہارے  
شیمبھو کینہ نہ سنگرام اپارا۔ درج مہا بل مری نہ مارا  
پریم ستی اسرا دھپ اناری۔ نہیں بل تابی نہ تہاں پوری  
ایک کلب میں جہنم میں نہت سے ہاتھ میں ہار جہنم کے  
کارن دیوتا لوگ بڑے دھکی ہوئے شوری نے ان کو دھکی دیکھ کر  
جہنم کے ساتھ بڑا گھور بدھ کیا۔ پر وہ جہا شکست شالی نہت  
مارا نہ جاسکا۔ اس نہت کی استری بڑی ہی پتی برتا تھی۔ جس  
کے چڑاپ کے کارن تر پورادی یعنی تر پر اس نہت کو مارنے  
والے شوری بھی اس جہنم میں نہت کو نہ جیت سکے۔

دوہا

چھل کر تارو۔ تا سو برت پر پھر کارج کینہہ  
جب نہیں جانیو مہم تب تلک پ کری نہ نہہ

پڑھوئے چھل کر کے اس کے تی برت دہم کو بھگت کیا اور  
اس طرح سے دیوتاؤں کا کارج سدھ کیا۔ جب اسی استری پر بھجھ  
کھل گیا تب اس نے غصے ہو کر بھگوان کو شاپ دیا۔

تا سو شراب ہری کینہہ پر مانا۔ کو شک بندھی کر پاں بھگوانا  
تھاں جہنم راون کھیو۔ لک نہت نام پریم پد دیو  
لیلاؤں کے بھنڈار کو پد بھگوان نے اس کے شاپ کو سکار  
کیا۔ وہی جہنم اس کلب میں راون ہوا جس کو پتہ میں شری نام

جہنم کے مال پریم پد دیا یعنی کت کر دیا۔  
ایک جنم کر کارن ایہا جی لگ نام دھری نرد پیا  
پرستی تو تار کتھار پتھو کیری۔ سنو مری نری کو نہہ کھنیری  
ایک جنم کا کارن پتھو جس سے کہ بھگوان نے نرد پریم  
کیا۔ سپہ مری سنو۔ بھگوان کے ہر ایک اوتار کی کتھاکاویوں نے  
بھت پر کار سے دن کیا ہے۔

نار دشراب نہہ ایک بار۔ کلب ایک تہی لگ اوتا را  
گر کجا جگت تہی سنن بانی۔ نار دشنو بھگت تہی گیانی  
کارن کون شراب تہی نہہا۔ کا اپرا دھ را تہا کینہہ  
پریم سنگ موی کہو پورا ری۔ مری سن موہ آچر ج بھاری  
ایک بازار میں نے بھگوان کو شاپ دیا۔ اس لئے ایک کلب  
میں بھگوان نے اس شاپ کو پورا کرنے کے لئے اوتار دھارن کیا۔ نار  
کے اس شاپ کو سن کر پاتی جی حیران ہو گئیں اور کہنے لگیں کہ نار مری  
تو دشہرتہ بھگت اور گیان وان میں۔ انہوں نے کس کارن بھگوان  
کو شاپ دیا۔ لکشی تہی بھگوان وشنو نے ان کا کیا قصہ کیا تھا ہے  
شکر جی نار دجی کی یہ کتھانہ ہستار سے کہئے۔ نار دجی کے من میں بھی  
موہ (اگیان) آگیا یہ بڑے شچر ج کی بات ہے۔

دوہا

پوہی ہریش نہ گپانی موڑ نہ کوئے  
جیہی جس لکھو پتی کر پیا۔ سوس تہی پھن ہوئے

تب نبوی ہستے ہوئے کہنے لگے۔ نہ کوئی کیا ہے اور نہ  
خود۔ بڑھو جس کو جب میسار کرتے ہیں۔ وہ اُسی بخشش و سبائی ہو  
جاتا ہے۔

### سورٹھا

کہیوں رام گن گا تھ بھرواج سازن اٹو  
بھو بھنجن اگھونا تھ بھو تلسی تچ مان مد

(بیکہ و لک جی بولے) سب بھرواج! میں خری رام کے گنوں  
کی گتھا کہتا ہوں۔ ہم پریم سے اسے سنو۔ بھوساگر کو بورت کیے  
والے ارتھات جنم مرن کے کچھندے کاٹنے والے بھگوان  
شری گھونا تھ جی کا سب مان اور مد کو تیاگ کر بھجن کرو۔

### چو پائی

ہم گری گویا ایک اتی پا دن۔ وہ سمیپ سر سہی سہا و ن  
آشرم پریم بنیت سہا و ا۔ دیکھ دیو رشی سن اتی بھوا و ا  
ہما بن پریت میں ایک بڑی پوتر گھٹا تھی۔ اس کے نکٹ  
ہی سندر گنگا جی بہر رہی تھیں۔ وہ پریم پوتر سہا نا آشرم دیکھ کر  
ناراجی کو بڑا پسند آیا۔

نرکھ سیل سر پین بھگا گا۔ بھو دیو رما تپتی ید اٹورا گا  
شہرت ہری شراپ تپتی بادھی۔ سہج پل من لاگی سما دھی  
پریت کی سندر ندی اور بن کے اس سنا رہی بھاگ رہتھا  
کو دیکھ کر ناراجی کو لکشی تپتی بھگوان و سنو کے جہنوں میں پریم  
چو گیا۔ دکھش برجاتی کے جس شاپ کے کارن وہ ایک  
ستھان پر ٹھہر نہیں سکتے ہیں۔ اس شاپ کا پر بھا و رنگ گسا  
اودن تو ان کا سبھا و سے ہی نرل تھا جس کے کارن ان کی  
وہاں سما دھی لگ گئی۔

تمنی اتی دیکھ سریش ڈرانا۔ کا چہ یول کینہہ سنما نا  
سہت سہا بے عبا ہو م ہیتو۔ چلیو ہرش مہیہ جیل چر کیتو  
ناراجی کی اس سما دھی اور ستھا کو دیکھ کر دیو راج اندر  
گئے۔ انہوں نے کام دیو کو بلایا۔ اور اس کا بڑا سنا مان (آدر) کیا  
اور کہا کہ تم اپنے سہا یگانوں (مد گاروں) سمیت میری سہت  
اگھ جاؤ۔ یہ سن کر کام دیو سن میں پریت ہو کر چلا۔

سناسیرن ہوں اس ترا سا چیت دیو رشی ہم چو باسا  
جے کافی لوٹ چکے ہیں۔ کپل کاک (اوسب ہی ڈرا ہیں

اندر کہ سن سی یہ ڈر تھا۔ کہ ناراجی میری بڑی ابراہی کاراج  
چاہتے ہیں۔ سناسرنا جو کافی اور لوٹھی ہوتے ہیں۔ وہ کبھی کو دن  
کی طرح سب سے ڈر کرتے ہیں۔

### دو صا

سنو کہ ہاٹے بھاگ تھ سوان نرکھ مرگ لاج

چھین لئی جن جان بڑکم سرتی ہی نہ لاج

جیسے کوئی جھاٹو رکھ گتا شیر کو آتے دیکھ کر سوکھی ہڈی کو  
لے کر بھاگ جاتے ہیں۔ اس ڈر کے مارے کہ کہیں شیر کھ سے چھین نہ  
ولیسے ہی دیو راج اندر کو سن میں ایسا ڈر لائے ہوئے کہ کہیں میرے  
راجیو کو ناراجی نہ چھین لیں۔ شرم نہ آئی۔

### چو پائی

تپتی آشرم میں مارن جب گیت۔ رنج دیا بھنت نر عیو  
کسمت بریدہ شپ بہو رنگا۔ گو تجس کوکل کو نہیں بھرنکا  
اس آشرم میں جاتے ہی کام دیو نے اپنی مایا سے بسنت تو  
کا نرمان کیا۔ بہانت بھانت کے بکھش لگے۔ اور ان میں  
رنگ برنگ کے پھول بھل گئے۔ کوئیں ان پر گونگ کرے تھیں۔ اور  
بھرنے وہاں گونجا کر رہے تھے۔

چلی سہا و ن تری پدہ بیاری۔ کام کرشاو بڑھا و ن ہاری  
رنبھا آڈک شر ناری نوینا۔ سکل آسمس کلا پر بیت  
کام اگنی کو بڑھائے والی تین پرکارگی سندر دیاو چلنے لگی۔  
رنبھا و غیر دیو ستراں جو نوجوان تھیں اور کام اگنی کو بڑھائے ہیں  
کش (ماہر) تھیں۔

کرہیں گان ہو و ان تو رنگا۔ ہو بدھی کر ٹو تپتی پانی پتنگا  
دیکھ سہا بے دن ہر شا نا۔ سیکھ کر پر پتچ بدھی تانا نا  
وہ بہت شرمناں سے ہجوم ہجوم کر گئے تھیں اور ہاتھیں  
گیندے کر بھانت بھانت کے کھیں کر لے تھیں۔ کام دیو اپنے سہا یگانوں  
کو دیکھ کر بہت خوش ہوا اور پھر اس نے بھانت بھانت کی پر پتچ



دایا) رچا رچی۔

کام کلا کچھو مٹی ہی نہ بیانی۔ رنج بھٹے ڈیو منو بھو پانی  
سیم کہ چا تپ سٹی کوؤ تا سو۔ پڑ رکھوار لپاتی حب اسو  
کام دیو کی اس ساری رچاؤں کا نار دجی بر کچھ اثر نہ ہوا۔  
تب تو اپرا دھی کام دیو اپنے ہی ڈر سے ڈر گیا جس کی رگھشاکنے  
والے خود بھگوان وشنو ہوں۔ اس کی سیما (حد) مریدا کو سنسا  
بھر میں کون دیا سکتا ہے۔

دو صا

سہت سہا سمیت اتی مانی ہاری من مین  
گہیسی جائے مٹی ہرن تب کھی شٹھی آرت بین

اپنے سہا نیکوں سمیت کام دیو اتی انت بھے پھیرت ہو کر  
اورن میں اپنی ہار مان کر نار دجی کے چروں میں جاگرا۔ اور ٹری  
آرت (دین) مانی بولا۔

چو پانی

بھو نہ نار دجی کچھو رو شا۔ کوئی پر یہ جن کام ہری تو شا  
نانی چرن سہرو ایشو پانی۔ گہیو دن تب سہت سہائی  
نار دجی کے سن میں ذرا غصہ نہ آیا۔ اور پر کم بھرے پیٹھے جن  
کہہ کر کام دیو کو سنتشٹ کیا۔ تب کام دیو نے ان کے چروں میں  
مستاک بھگایا۔ اور ان کی ہگیا پا کر اپنے سہا نیکوں (مددگار  
مینا) سمیت وہاں سے چلا گیا۔

مٹی سوشلیتا اسین کرنی۔ مٹی سوشلیتا سہا ہا سب برنی  
سٹی سٹی کے سن اچر روج آوا۔ مٹی ہی پر سٹی ہری سہرو ناوا  
تب کام دیو نے دیوارج اندر کی سہا میں اگر نار دجی جی کی  
سوشلیتا (سند سہا) اور اپنی کر توت سب کھی۔ یہ سب کچھ  
سن کر سب کے سن میں ہیرا ہی ہوئی۔ اور سب نے نار دجی جی کی استغنی  
کی اور شری ہری کو پر نام کیا۔

تب نار دجی کو لئے شرو پائیں۔ چنا کام اہمیت من مایں  
مار جرت شکر دستانے۔ اتی پر یہ جان مہیں سکھائے  
بار بار بھوؤں مٹی توری۔ جم یہ کھٹا سنا پھو موری

رتم جن ہری ہی سناؤں گہووں۔ چلیو پر سنگ اور پوتب ہوں  
میں نے کام دیو کو جیت لیا ہے۔ یہ بھیمان نار دجی کے من  
میں ہو گیا۔ اسی طرح اہنگا کر توتے ہوئے وہ شوجی کے پاس گئے  
اور کام دیو کی ساری کر توت کہہ سنانی شوجی نے نار دجی کو پنا  
اتی انت پیارا بیان کر یہ سکھشادی کہ ہے مٹی! میں تم سے مایا  
یہ پرارتھنا کرنا ہوتی کہ جس طرح سے تم نے یہ کھٹا کھٹے سنانی  
ہے۔ اس طرح بھگوان وشنو کے آگے کھبی نہ کہنا۔ اگر کہیں اسی  
بات چلا بھی جائے تو بھی چپ رہنا اور اس بھید کو بھپائے رکھنا۔

دو صا

شہم سہو دینہ پدیش ہرت ہنس نار دج سہان

بھرو دارج کو ناک سہو ہری اچھا بلوان

اگر یہ شوجی نے نار دجی کے ہمت ارتھ اپیش کیا۔ لیکن تو بھی  
یہ اپیش نار دجی کو اچھا نہ لگا۔ نگہ و لک ہی کہتے ہیں کہ بے بھرو دارج!  
اب تما شا سٹو۔ ہری کی اچھا بڑی ہی بلوان ہے۔

چو پانی

رام کینہہ چا میں سوئی ہوئی۔ کرے انتھا اس نہیں کوئی  
شہم سہو دینہ مٹی من نہیں بھائے۔ تب برنجی کے لوک سہائے  
شری رام چندر جی جو چاہتے ہیں وہی ہوتا ہے۔ ایسا کوئی  
بھی منش نہیں ہے جو ان کی اچھا گے وودھ کوئی کا دیہ کر سکے۔  
شوجی کے جن نار دجی کو پسند نہیں آئے۔ تب وہ وہاں سے برم لوک  
کو چلے۔

ایک یار کر تل بر دینا۔ گاوت ہری گن گان پر دینا  
بھیرن ہو کوئے مٹی ناخدا جہنم شری لوک شری مانتھا  
راگ و دیا کے ماہر مٹی نار دجی کا بار دھ میں مین سٹے اور  
ہری کے گن گان کرتے ہوئے کھنڈر ساگر کو گئے جہاں پر کہ ویدوں  
کے مستاک سہرو پ کھنڈی لوک بھگوان وشنو لوک کرتے ہیں۔  
ہرش نے اچھ زما نکیتا۔ پیٹھے سن شری سمیت  
لوکے ہنس چرا جہ را یا۔ بھتے دن کینہہ مٹی دایا  
بھگوان وشنو اٹھے۔ اور بڑے آند سے

اس گرب روپی برکش کو جس جلد ہی اگھاؤں گا۔ کیونکہ  
جھگت کے بہت ارتھ کا رہ کر نہی ہمارا بول ہے۔ میں وہ اپائے  
اور شید کردوں گا جس سے مٹی کا بہت ہو اور میرا کھیل ہو۔  
تب نار دہری بد سمر نائی۔ چلے ہر دے بہت لوہی کارائی  
شری تپی سچ مایا تب پریری سنو کھن کرنی تہہ کیری  
تب نار دہی بھگوان وشنو کو پر نام کر کے پہلے سے بھی زیادہ  
ابھیان کے ساتھ وہاں سے چلے تب نکشی تپی بھگوان وشنو نے  
اپنی سن موہنی مایا کو نار دہنی کے اوپر پھیلایا۔ اس مایا نے جو کھن  
چتر کر کیا سو سنو۔

دوہا

یہ جو گم مہ نگر تہیں شت جو جن یستار  
شری نو اس پر تے ادھاک چنا پ رہہ پر کار  
اس من موہنی مایا نے راستے میں ایک سو دین یعنی چار سو  
کوس کا ایک لمبا چڑا نگر بنایا۔ اس میں بیکٹھ سے بھی بڑھ کر  
شدر بھات بھات کی رچائیں رچائی گئی تھیں۔

چو پائی

بہیں نگر ندر نر ناری جو بہن ہون سچ رتی تنو دھاری  
تہیں پر سیں سیل ناری را جا۔ اگنت سے گ سین سما جا  
اس نگر میں ایسے شدر استری پیش بستے تھے۔ مانو جیسے  
کہ بہت سے کام دیو اور اس کی استری رتی تے ہی ساکار روپ  
دھاردن کرش شری میں اپنے آپ کو پر گٹ کیا جو۔ اس نگر میں سیل  
ندھی نام والا ایک راہ تھا جس کے یہاں گھوڑوں۔ ہاتھیوں اور  
فوج کی ٹولیوں کا شمار نہ تھا۔

ست شری سمیم بھو بلا سا۔ روپ تیج بل نیتی نو اس  
وشو موہنی تاسو گساری۔ شری موہ جس روپ نہاری  
سورگ کے راہ اندر سے تنو گن بڑھ کر اس کا بیچو دکھاٹ  
بارٹ اور سکھ و بھوگ کا ولاں تھا۔ روپ۔ تیج۔ بل اور نیتی مکتو  
مانو دھ گھرتھا۔ اس کی وشنو موہنی نام کی ایک راجکساری تھی  
جو اتنی روپ وتی تھی کہ جس کے روپ کو دیکھ کر لکشمی جی بھی  
موہت ہو جائیں۔

سوئی ہری مایا سب گن کھائی شو پھا تاسو کی جانی پکھانی

نار دہی سے ملے۔ اور اس پر نار دہی کے ساتھ ہی بیٹھ گئے۔  
چراچ جگت کے سوامی وشنو بھگوان ہنس کر دے سے مٹی در؛  
آپ نے بہت دنوں کے بعد ادھر آتے کی کر پاکی ہے۔  
کام چرت نار دہی سب بھاکھے۔ جدی پر تھم سرج شوراکھے  
اتی پر چندر گھو پتی کی مایا۔ جہہ نہ موہ اس کو ملک جایا  
نار دہی نے سب کام دیو سمندھی کھتا کہہ سنائی اگر شری  
نے پہلے ہی سے منع کر رکھا تھا۔ بھگوان شری دھو ناٹھ جی کی  
مایا بڑی پر بل ہے۔ بھلا ایسا کوں پیش اس نسا میں پیدا ہو ہے  
جس کو اس مایا نے سوہ میں نہ ڈالا ہو۔

دوہا

روکھ بدن گز بن ہر دو بولے شری بھگوان  
تہرے سمرن تے تہیں موہ کام مد مان

بھگوان نے روکھا ساٹھ کر کے یہ کوں بچن بولے کہ ہے  
مٹی ورا آپ کا سمن کرنے سے ہی دھروں کے سوہ کام۔ اور  
مد ابھیان سپرٹ جاتے ہیں پھر بھلا آپ کا تو کہنا ہی کیا ہے  
چو پائی

سٹی مٹی موہ ہوئی سن تلکے۔ گیان براگ ہر دہ نہیں جا کے  
بڑھ کر برتارت مٹی دھیرا۔ تہی کی کرنی متو بھو پیرا  
ہے مٹی ورا سنو۔ موہ تو اس کے من میں پیدا ہوتا ہے۔  
جس کے ہر وہ میں گیان اور دیراگ نہیں۔ آپ تو پودن بر بھر برت  
دھاری اور بڑے دھیر بھی ہیں۔ آپ کو بھلا کام دیو کیسے ستا  
سکتا ہے۔

نار دہی بہت ابھیان نا۔ کہہ تہماری سکل بھگوانا  
گرونا ہدی من دیکھ بھاری۔ ارا نگر موگرب تر دھاری  
تب نار دہی نے ابھیان کے ساتھ کہا۔ بھگوان یسب  
آپ کی کر پا ہے۔ گردنا مدھان (دیا کے بھنڈار) بھگوان نے  
من میں دیا کر دیکھا۔ کہ اس کے ہر دے میں تو بڑا بھاری  
گرب (ابھیان) روپی برکش کا انکر پیدا ہو گیا ہے۔  
بیگ سو میں ڈراہیوں اگھاری بین تہا رسنوگ ہنکار  
مٹی کر بہت تم کو تک ہوئی۔ اوٹا پائے گرب میں سوئی



نارنجی نے اس راہکار کے سب لکھنوں کو اپنے میں  
چھپائے رکھا اور اپنی طرف سے کچھ اور ہی۔ اور بنا کر کہہ دئے۔  
راجہ سے راہکاری کے سب بھگت لکھنوں کہہ کر بڑی سوچ میں پڑتے  
ہوئے نارنجی وہاں سے چل بیٹھے۔

کروں جانی سوئی جتن پکاری جی پرکار ہوئی ہرے پکاری  
جب تپ کچھ نہ ہوئی تھی کالا۔ ہے مدھی ٹی کون بدھی بالا  
نارنجی میں یہ سوچ رہے تھے کہ سوچ وچار کر کوئی ایسا  
- تن (اپائے) کیا جائے کہ جس سے سوئیں یہ راہکاری مجھے  
ہی دے۔ اس سے جب تپ سے تو کچھ ہونے سے رہا ہے  
بدھاتا! مجھے یہ راج لکھنا کس پرکار ہے۔

### دوہا

ایہی اوسر جاپے پرم شو بھاروپ بشال  
جوبلو کی ریتھے کنوری تب میلے جے مال

اس سے تو پرم شو بھار اور بہت ہی سند روپ چاہئے۔  
جسے بھیکرا۔ جماری مجھ پر بھج جائے۔ اور تب جے مال میسے  
گلے میں ڈال مجھے دن کرے۔

### چوہائی

ہری آن مانگوں مسندرتانی۔ ہوئی جات گہرو اتی بھائی  
موریں بہت ہری تم نہیں کوؤ۔ ایہی اوسر سہائے سوئی ہوؤ  
ایک اپائے کروں کہ بھگوان ہری سے جا کر سند روپ  
مانگوں۔ پر بھائی اُن کے پاس جائے میں تو بہت ذر ہو جائے گی۔  
لکھن شری ہری کے سمان میرا کوئی بھی ہتھی نہیں ہے ہاں لئے  
اس سے میری وہ ہی سہا بیا کریں۔

ہو پاری پنے کینہہ تھی کالا۔ پر گئیو پر بھو کو تنگی کر بالا  
پر بھو بلو کی مٹی میں بڑا لئے ہوئی ہی کاج ہیں ہر شائے  
اس سے بہت پرکار سے نارنجی نے اُرت پرادھنا کی۔  
کر پو لیللا دھاری بھگوان وہاں پر گٹ ہوئے۔ پر بھو کو بھیکر  
مٹی کے نیتر شیتل ہو گئے۔ اور یہ وچار کر من بڑا ہی پر تن ہو گیا کہ  
بس اب کام بن گیا سمجھو۔

کر پو سوئیں سوئیں سوئیں بالہ۔ آئے تہاں اکنت ہی بالا  
وہ راہکاری بھگوان کی من پرستی سب گنوں کی کان بیا  
ہی تھی۔ اس کی شو بھاکا کون وزن کر سکتا ہے۔ وہ راہکاری اپنا سوئیں  
کرنا جاتی تھی۔ اس لئے وہاں بے شمار راجہ آئے ہوئے تھے  
مٹی کو ٹکی تگر نہیں گئیو۔ پیریاں سب پوچھت بھو  
میں سب چرت بھو پ گئے۔ کر پو جاپا پر مٹی پھٹائے  
کھلاواری مٹی نارنجی اس گھر میں گئے اور بکر نواسیوں سے  
سب سماچار پوچھا سب سماچار سن کر وہ راج محل میں گئے۔  
راجہ نے اُن کی پوجا کی۔ اور اور سے آتن پر بھایا۔

### دوہا

آن دیکھائی ناروہ بھویتی راہکار  
کہہونا تھ گن دوش سب ایہی کے ہرہ پکار

راجہ نے اپنی راہکاری کو بلا کر نارنجی کو دیکھا یا اور کہا۔  
ہے نا تھ! من میں اچھی طرح وچار کر کے اس کے گن اور دوش  
کہیے۔

### چوہائی

دیکھ روپ مٹی ہرتی بساری۔ بڑی بار لگا ہے نہاری  
کچھن تاسو بلو کی بھلائے۔ ہر وہ ہر ش نہیں پر گٹ بھائے  
اس کے روپ کو دیکھ کر مٹی اپنا گیان وچار سب بھول گئے۔  
بڑی دیر تک اس کی طرف دیکھتے ہی رہے۔ اس کے بھین بھیکر مٹی  
اپنے آپ کو بھی کھو بیٹھے۔ ہر وہ مارے خوشی کے کھل اٹھا۔ پر راجہ  
سے پر گٹ کر کے اُن لکھنوں کو نہیں کہا۔

جو ایہی ہری امر سوئی ہوئی۔ سمجھوئی۔ یہی حیت نہ کوئی  
سیو پریا کل چاچر۔ ناری۔ ہری سیل بندھی کنیا ہاوی  
من ہی من میں نارنجی اس کے لکھنوں کو وچار کر رہے  
گئے۔ کہ اسے جو سیاہے گا۔ وہ امر ہو جائے گا۔ اسے پڑھ بھوئی میں  
کوئی حیت نہ سکے گا۔ یہ سیل نہ ہی راہکاری جس کا وزن کریں۔

اس کے سارے چاچر ہو سیدو کریں گے۔  
پچھن سب پکاری اور رکھے۔ کچھک بنائی بھوپن بھیکھے  
ستا پچھن کہیں نرپ پاہیں۔ نارو چلے سوچ من ماہیں

اتنی اُرت کہہ کھٹا سنائی۔ کہہ کر کیا کر ہو جو سہائی  
 آپ روپ ہو کر جو موہی۔ ان بھائی نہیں پاؤں ہی  
 ناردی نے بہت دین بھاڑے سارا سماچار کہہ سنایا۔ اور  
 برا بھلا کی کہتے بھگوان آپ کر کے میری اس سب سہائیت  
 کریں۔ آپ اپنا روپ مجھے دیجئے جس اسی پر کار میں اس راز  
 دنیا کو پر اپت کر سکتا ہوں۔ اور کوئی آپاے نہیں ہے۔  
 جیہی بدھی ناٹھ ہوئی بہت ہو کر جو سو بیگ دریں ایک تو را  
 رخ مایا میں سو یکھیش لا بہرہ ہنس بولے دین دیا لا  
 ہے سوانی! پس پر کار میری بھلائی ہو وہ آپاے جلدی  
 کیے میں آپکا سیوک ہوں۔ بھگوان اپنی مایا کی اس جہان اور چتر  
 شکتی کو دیکھ کر کہ جس نے ناردی جیسے سنی کو بھی موہ میں ڈال دیا۔  
 من ہی من ہنسے اور کہا۔

### دوہا

جیہی بدھی ہوئی ہی پر بہت ناردی ہو تھارا  
 سونی ہم کر ب نہ ان چھوٹی نہ مر کھا ہمارا

ہے ناردی سنیو۔ جس پر کار تمہارا پر بہت (انتم بھلائی)  
 ہو گا۔ وہی آپاے میں کروں گا۔ نہ سوا کچھ نہیں میرا کچھ بھی چھوٹ  
 نہیں ہو سکتا۔

### چوہائی

کیتھ ماگ رُج بیاگل روگی۔ بید نہ دیہی نہ ہو سنی جوگی  
 ابھی بدھ بہت تھارا شیش ٹھیکو کہی اس اتہ بہت پر جو جو  
 ہے یوگی سنی اپنے۔ روگ سے بیاگل روگی اگر کھانے لو  
 کیتھ (وہ غذا جو صحت کے لئے مفید ہو) مانے تو دینا سے نہیں دیتا  
 اسی پر کار میں نے تمہاری بھلائی کرنے کی من میں کھان لی ہے۔  
 ایسا کہہ کر چھو اتڑھیاں ہو گئے۔

مایا پس بھٹے متی متڑھیا۔ بھی نہیں ہری گرا نگوڑھا  
 گوئے ترست تھارا شیش رائی۔ جہاں سو مہم جوئی بنائی  
 مایا کے دیش میں ہو کر ناردی اتنے موڑھ ہو گئے تھے کہ انہوں  
 نے بھگوان کی اس ٹوڑھ بانی کو نہ سمجھا۔ ترست ہی جہاں سو مہم گرا

بھوئی بنائی ہوئی تھی وہاں چلے گئے۔

رخ رچ آسن پیٹھے را جا۔ ہو بہت او کر بہت سہا جا  
 منی من پرش روپ اتی دوسے موہی بھی آہنی بری نہ بھولے  
 راہ لوگ اپنے اپنے سماج سمیت خوب کھاٹ باٹھ  
 سے اپنے اپنے سناں پر بیٹھے تھے۔ ناردی من میں بڑے ہی پرش  
 تھے کہ میرا روپ بہت ہی سندر ہے۔ راہکار کی مجھے چھوڑ کر بھول  
 کر بھی دوسرے کار میں نہیں کرے گی۔

منی بہت کارن کر مایا دھانا۔ دہرہ کر وپ نہ جانی بھانا  
 سو چتر تر کھی کھاہو نہ پاوا۔ ناردی جان سب ہی ہر ناوا  
 ناردی کے کلیان ارٹھ کر نہ دھان بھگوان نے انہیں ایسا ہا  
 کر وپ (بہت ہی بد شکل) بنا دیا کہ جس کا دین نہیں ہو سکتا۔ بھگوان  
 کے اس چتر کو کوئی نہ جان سکا۔ سب نے ناردی جان کر  
 ہی ان کو ذروت کی۔

### دوہا

سپہ تنان وئی روگن تے جانی سب بھو  
 سپریش دیکھت پھر میں پر م کوئی تہیہو  
 وہاں سو مہم شوجی کے روپ ہے موہی گن برہمنوں کا  
 بھیس بنائے اس ساری لیا کو۔ بھیتے پھرتے تھے۔ اور وہ سب بھید  
 جانتے تھے۔

### چوہائی

جہاں سماج پیٹھی جانی۔ ہر دے زب بہت ادھیکائی  
 تھال پیٹھے ہمیش گن دوڑ۔ سپریش گتی تھی نہ کو و  
 اپنے سندر روپ کے سندر میں ناردی جس بھاس جاکر بیٹھے  
 وہاں ہی نہ دیو نہ گن جاکر بیٹھے گئے۔ برہمنوں کے سے بھیس  
 دھان کر لینے کے کارن ان کی اس چال کو کوئی نہ جان سکا۔

کر میں کوئی ناردی سنائی۔ نیکی دہرہ ہری سندر تائی  
 رکھی را جگنوار پیٹھی دھکی۔ انہیں برہ ہری جانی بھیشکھی  
 وہ دونو روگن سناں کر ناردی کا مذاق اڑانے لگے کہ  
 بھگوان نے ان کو کیا سندر روپ دیا ہے۔ راہکار کی ان کے  
 سہارے روپ کی شو بھا دیکھ کر ان پر رچھ جائے گی۔ اور ان کو



سولیم ہری جان کر تھیں اس طور پر نہ لے گی۔

(یہاں ہری کے ارادہ بند بھی ہو سکتے ہیں۔ تو انہیں بند جان کر انکو  
در نہ لے گی۔ ایسا ارادہ بھی ہو سکتا ہے۔ چونکہ وہ ان کی ہنسی اڑا رہے  
تھے۔ اس لئے ہری کا ارادہ بھگوان اور بندہ دونوں ہی اس سے تھان  
پر بچت بیٹھتے ہیں۔)

منی ہی موہ من مانقہ پر اے سہنس میں چھوڑتی سچو پائش  
جدلی سنی سنی اسٹہ جی پانی۔ سبھی نہ پرتی بکھی بھرم سانی  
نار دمنی جی کا سن تو پرائے وڑا سنی مایکے دس میں تھا ہاں  
لئے موہ دس انہیں کھی سبھی زبیر نا تھا۔ اور بوجی کے گن ترے  
پر تن ہو کر بیٹھے بیٹھے ان کی ہنسی اڑا رہے تھے۔ اگرچہ نار دمنی ان کی  
سادہ الٹی پٹی باتیں سنتے تھے لیکن بکھی تو بھرم میں ڈوبی ہوئی تھی  
اس لئے وہ ان کے ان اشاروں کو کیسے سمجھ سکتے تھے انہوں  
نے سمجھا کہ شاید رند گن کی پر شنسا (تعریف) کر رہے ہیں۔  
کاٹھونہ لکھا سو جرت و شیکھا۔ سو سو روپ نرب کنیا دیکھا  
مرکٹ بدلن بھنیکر نہ ہی۔ دیکھت نہ کہ کروڑھ بھائی تھی  
بھگوان کی اس وپتر لیلکا کو اور تو کسی نے نہیں دیکھا۔ پر تو  
راجکمار کی نار دمنی کا وہ روپ دیکھائی دیا۔ ان کا بندر کا سامنے  
اور بھنیکر شریز دیکھ کر راجکمار کی کومن میں بڑی غصہ آیا۔

دوہا

سکھیں سنگے کنوری تب علی جنوراج مرال

دیکھت بھرتی ہمدی سب کر سرج جے مال

سکھیوں کو ساتھ لئے اپنے کس جیسے سندہ بانھوں میں  
جے مالا لئے سب راجاؤں کو دیکھتی ہوئی راج منسی کی چال  
سے وہ راجکمار کی اس سو گھر منڈپ میں گھومنے لگی۔

چو پائی

جے ہی دسی بیٹھے نار د بھولی سو دسی تھی نہ بلو کی بھولی  
بئی پئی سنی اکسہ میں اگو لا ہیں۔ دیکھی دشا ہر گن مسکا ہیں  
جس طرف نار دمنی اپنے روپ کے کھنڈ میں بھولے بیٹھے  
تھے۔ اس طرف کو راجکمار نے بھول کر بھیا۔ تاکا مٹی کو بار بار  
اکسا ہٹ ہوتی ہے اور وہ بیٹھے ہی چھٹ چار رہے ہیں۔ ان کی

اس سہنسی کو دیکھ کر رند گن مسکراتے ہیں۔

دہری نرب نہ تھاں لیکو کر پالا۔ کنوری ہنسی میلو جے مالا  
بہن کے گئے لکھی نو سا نرب سماج سب بھو بڑا سا  
کر پالو بھگوان بھی راجہ کا شہر دھارن کرواں جا پہنچے راجکمار  
نے برتن ہو کر ان کے گلے میں جے مالا ڈالی بھی نو س بھگوان  
بہن کو لے گئے۔ اور سب راجاؤں کا سماج برائش ہو گیا۔

منی اتی کل موہ منی پائی۔ منی گری گری چھوٹی جو کا نھی  
تب ہر گن بولے مسکا کی۔ سچ مکھ مو کر بلو کو جانی  
منی راجکمار کی کو لگی دیکھ کر اتی انتہا سبکل ہو گئے۔ موہ  
کے کارن ان کی بھی نشٹ ہو چکی تھی۔ وہ اتنے سبکل تھے کہ  
جیسے ان کے ماتھ سے پارس مٹی گر کر کھوئی گئی ہو تب رند گن  
مسکرا کر ان سے کہنے لگے۔ کہ اپنا چہرہ تو ذرا جا کر شیشے میں دیکھو۔  
اس لہی دوو بھاگے بھے بھائی۔ بدن دیکھ منی باری ہناری  
بیشو بنو کی کروڑھ اتی مارٹھا تہ نہ ہی سر پ نہ لئی کارٹھا  
ایسا اکھروہ دو نو رند گن نار دمنی کے بھے سے بھاگ گئے  
نار دمنی نے اپنا چہرہ پانی میں دیکھا۔ اپنا ایسا کر وپ چہرہ دیکھ کر  
کروڑھ سے لال پیسے ہو گئے۔ اور ان مدر گنوں کو انہوں نے شاپ  
(بددعا) دیا۔

دوہا

ہو ہو نشا چر جانی تم کیٹی پانی دوو

ہنسہ ہوں سولیو بھیل ہو ہنسہ منی کوو

تم دو نو کیٹی اور پانی جا کر رکھشش ہو جاؤ جو تم نے میری  
ہنسی اڑائی ہے۔ اس کا بھیل چھو۔ اور منی لوگوں کی ہنسی پھرن  
کرنا (ارتقاات کسی مٹی کی اب ہنسی نہ کرنا۔)

چو پائی

مٹی جل دیکھ روپ رنج پاوا۔ تہی ہر دم سنتوش نہ آوا  
پھرت اوھر کوپ من ماہیں۔ سیدی چلے کملائی پائیں  
جب انہوں نے اپنے چہرے کو پھر جل میں دیکھا۔ تو  
اپنے اصلی روپ کو پایا۔ لیکن پھر بھی ان کے من میں سنتوش نہ ہوا۔  
ان کے ہونٹ پھٹک رہے تھے اور من غصہ سے جل مٹ گیا۔

میں کچھ دیکھ کر کہہ نہیں لاتے ہو۔

ڈاکٹر باب بریجہ سب کا ہو۔ اتنی اسٹاک من سدا اچھا ہو  
کرم سبھا سبھ تہیں نہ بارہا۔ ابھی تہہ ہی کا ہول سدا ہا  
نھاگ جھاگ کرسب کی پرکھنا کرتے ہو۔ اور اتنی اسٹاک نڈر  
ہو گئے ہو۔ اسی سے تمہارے من میں سدا افسانہ رہتا ہے۔ بھلے بڑے  
کرم کوئی بھی نہیں چھو نہیں سکتے۔ اب تک تمہیں کوئی وند دینے والا  
بھی نہیں ملا۔

بھلے بھولن اب بائیں دیتا۔ یاہو کے چیل اپن کینہہا  
نچھو سوئی جوتی دھری دیہا سوئی تودھو شرب پلم ایہا  
اب تم نے بھلے گھر نیا دیا ہے یعنی میرے جیسے زبردست آدمی  
سے چھڑے غانی کی ہے۔ اس لئے اپنے کئے کا پھل بھلی پرکار یاد دے گے۔  
جو شریر دھارن کر کے تم نے مجھے ٹھکا ہے۔ سنساریں تم بھی دیہا شریر

دھارن کرو یہ میرا شاپ ہے۔  
کیا اگر تیری تہوہ کینہہ ہمارا۔ کرہیں کسپیں سہائے تمہاری  
جہاں کار کینہہ تہہ ہمارا۔ ناری پرہ تم ہوؤ دکھاری  
تم نے میری صورت بندر کی بنا دی تھی۔ سو وہ بندر ہی تمہاری  
سہا تار کریں گے۔ (چونکہ تم نے اس استری سے میرا دل لگ کر رکھا  
تھا۔) میرا اثر کیا ہے۔ اس لئے تم بھی استری کے دل لگ کر رہو گے۔

## دوہا

شراب سبب ہری ہری شہی شہی پرچھو ہووئی کینہہ  
رہج مایا کے پرلیتا کرشی کرپا بندھی کینہہ

شراب کو ریش من سے سویکا کر کے پرچھوئے ناردی سے  
بہت نینتی کی۔ اور کرپا بندھان لئے اپنی مایا کی شکتی کو کھینچ  
لیا۔

## چوہائی

جب ہری مایا دُور لواری نہیں تھاں رط نہ راہکارا  
تب مئی اتنی بھیت ہری چونا۔ کہے پاپی پرنتا رست ہرنا۔  
جب بھگوان نے اپنی مایا کو پرے بٹھالیا۔ تو وہاں نہ  
لکشی ہی رہی اور نہ وہ راہکارا ہی۔ یہ دیکھ کر ناردی بھلے

وہ جلدی ہی کلاپی بھگوان دشنو کے پاس چلے۔  
دیہوں شراب کہ مہووں جانی جگت موری ایہا س کرانی  
بچ میں پنتھ مے دوو جاری۔ سنگ رما سوئی راہکارا  
مئی من ہی من میں یہ کہتے جاتے تھے کہ یا بھگوان کو شراب  
دیوں گا۔ یا جو مہا دس گا۔ انہوں نے سنساریں میری جنتی اڑائی۔  
دشیتوں کے دشمن بھگوان ہری انہیں راستے میں ہی مل گئے۔

ان کے ساتھ لکشی جی اور دوسرا راہکارا تھی۔  
بولے مہر کچن سر سائی۔ مئی کہتہ چلے ریکل کی ناہیں  
سنت کچن ایجا اتی کرودھا۔ مایا لیس نہ رہا من بودھا  
دیوتاؤں کے سوا ہی بھگوان بڑی بیٹھی باقی سے بولے کہ  
ہے مئی! ریکل سی تھتی میں کہاں چلے۔ یہ کچن سن کر ناردی کرودھ  
میں چل بھٹ گئے۔ مایا کے وش میں ہونے کے کارن اتنی جی بھٹ گئے  
نہ رہی۔

پر سید اسکوہ نہیں دیکھی۔ تہہ ہے ایرشا کیٹ۔ لسیکھی  
مکت بندھو کرورائے ہو۔ مہر مہریری لیش ان کرانہو  
تاو مئی بولے کہ تم بڑے کپٹی اور پرشا کرتے والے ہو تم دوسروں  
کی بڑھتی کو نہیں دیکھ سکتے۔ سمندر کا منقش کرتے سے تم نے رُدر کو  
پاکل بنایا۔ اور دیوتاؤں کو پریرما کر کے ان کو زہر پلائی۔

## دوہا

اسر سربش شندرہ اپو رہا مئی چار  
سنوار تھ سناوھا کٹل تہہ پدا کرٹ بیوہار

اسروں کو دھرا اور بھولے بھالے شہو جی کو پوش بکر خود آپ لکشی  
اور سندرہ کو سنبھ مئی لے لی تم بڑے مطلبی اور دھوکہ باز ہو۔ اور  
سدا کیٹ کرنا ہی تمہارا بیوہار ہے۔

## چوہائی

پدم سوتنتر نہ سر پر کوئی۔ بھاؤنی متے کر مہو تہہ سوئی  
بھلے ہی مند مند ہی بھل کر ہو۔ لیسے ہر نہ پرچھو در ہو  
تم پدم سوتنتر (ازاد مطلق) ہو۔ کوئی دوسرا تمہارے سر پر نہیں  
ہے۔ اس سے جو من کو چھانکتا ہے وہی تم کرتے ہو۔ بھلے  
کو مند اور مندے کو بھلا کرتے ہو۔ اور ایسے کرتے ہوئے ہر دے



میں راستے میں جاتے ہوئے دیکھا۔ تو بھی وہ اتنی اذیت دیتے  
ڈرتے اُن کے پاس آئے۔ اُن کے چرن بکڑے۔ اور بڑے  
دین بولے۔

ہر گن ہم نے ہر مٹی رایا۔ بڑا برا دھکینہ پھیل پایا  
شراب الو گرہ کر گویا۔ بولے ناز دین دیا لا  
سے سنی راج ہم زمین نہیں کنتوشی کے گن ہیں ہم نے  
آپ کی مٹی اڑانے کا جو جہاں ابراہیم سوس کا پھیل پایا  
ہے۔ یہ کر پاؤ مٹی۔ اب شاپ دوز کرنے کی کر پا کیجئے۔ دین  
ذیل ناز مٹی جی بولے۔

بھیج جانی ہو جو تم دو۔ یہ بھیل تیج کل ہو جو  
تیج کل اسو جت تم جھپیا۔ دھریا شتو تیج تن تہیتا  
کہ تم دو نو رائش تو ہو گے پتو تھارا و بھو (ٹھاٹھاٹ)  
تیج اور بل برا ہو گا جب تم اپنے بھیل (توت بازو) سے سارے  
سنسار کو جیت لو گے تب بھگوان وشنو شش سریر دھارن  
کریں گے۔

سمر مرن ہری ہاتھ تھارا۔ ہوئی ہو مکت نہ مٹی سنسارا  
چلے گل مٹی پر سہر نائی۔ بھئے نشاچر کا لہرہ پائی  
یہ ہیں وشنو بھگوان کے ہاتھ سے تھاری مرتی ہو گی جس  
سے تم مکت ہو جاؤ گے۔ اور پھر ہم مرن روئی سنسار پھر سے  
چھوٹ جاؤ گے۔ وہ دونوں مٹی کو ڈنڈوت کر کے چسے گئے اور پچھ  
کال بعد رائش ہوئے۔

دوہا

ایک کلپ ایہی ہتھو پر بھو لینہ تیج اوتار

سمر تیج سجن سکھد ہری۔ جن بھو بھار

دیتاؤں کو خوش کرنے والے اور بھلے پرشوں کو سکھ  
دینے والے پر پتھوی کا بھار دوز کرنے والے بھگوان ہری نے  
ایک کلپ میں اسی کارن وشنو شش سریر دھارن کیا تھا۔

چو پائی

ایہی بدی جنم کریم ہری کیے سنسار سکھد پتھر گھنیرے  
کلپ کلپ پرتی پر بھو اوتار ہیں۔ چار جرت نا نا بدی کر ہیں

بھیت ہو گئے اور شری ہری کے چرن پکڑ لئے اور کہا ہے شراکت  
کلپشوں کو ہرنے والے بھگوان مجھے بخشو۔

مشراب ہوو تم شراب کر پالا۔ تم اچھا کہہ دینا دیا لا  
میں در بچن کہے بہو تیرے۔ کہہ مٹی پاپ مٹیں کم میرے  
ہے کر پاندھان۔ میرا شراب چھوٹا ہو جائے تب دین  
ذیل بھگوان نے کہا یہ سب کچھ میری اچھا سے سہا ہے مٹی  
ناز جی نے کہا۔ کہ میں نے آپ کو بہت سے بڑے شہد کہے  
ہیں۔ کہو یہ میرے پاپ کیسے دور ہوں گے۔

بھیج جانی شکر سست ناما۔ ہو بیٹے ہر وہ توت پشرا  
کو تو نہیں سو مان یہ یہ ہوئے۔ اسی پر مٹی۔ تم جو جن بھو  
بھگوان نے کہا۔ شوجی کے سونا موں کا جب کرو کیونکہ  
تم نے منع کرنے پر بھی اُن کا کہا نہ مانا تھا۔ اُن کے نام  
کا جب کرنے سے تھارے ہر وہ میں ترنت ہی شانتی ہو گی  
مجھ شوجی کے سمان کوئی پیدا کرتی ہے اس وشنو اس کو بھول  
کر بھی کبھی نہ چھوڑنا۔

جیہی پر کر پانہ کر پاری۔ سو نہ یا مٹی بھگتی ہماری  
آس اردھری ہی پھر ہو جانی۔ اب نہ تھتہ ہی مایا نیارائی  
سے مٹی۔ جس پر شوجی کی کر پانہ ہو وہ میری بھگتی کو نہیں  
پراست کر سکتا۔ ایسا وشنو اس اپنے مٹی میں دوزہ کر کے پتھوی  
پر رکھو سو۔ اب میری مایا تمہارے نکٹ نہیں آئے گی۔

دوہا

بھو پتھو مٹی ہی پر بودھ پر بھو تب بھئے انتروہیا

ستیتھ لوک ناز چلے کرت رام گن گان

اس پر کار بہت طرح سے سمجھا کر مٹی کے دل کو ڈھارس  
بندھا کر پر بھو انتروہیا ہو گئے۔ اور ناز دجی شری رام کے  
گنوں کا گان کرتے ہوئے برہم لوک کو چلے۔

چو پائی

ہر گن مٹی جات پتھو نہ بھی۔ یکت ہوو من ہرش بشکی  
اتنی بھیت ناز نہیں آئے۔ کہی پدارت جین منائے  
رود گنوں نے ناز مٹی کو فوہ رہت اور پرین چت سھتی

چھوٹی

اس پر کھڑکھوٹان کے ایک سندر سیکھو ایک اور دچتر  
جسم اور کم ہیں۔ ہر ایک کلب میں پھو جوب جب اوتار لیتے ہیں۔  
اور ناما پر کار کی سندر میلان دھاتے ہیں۔

تب تب کھتا منیشن گائی۔ برہم ہیئت پرست رہ بنائی  
پہلے پرنگ لوپ پکھاتے۔ کرپن نہ سنی آج جو سیانے  
تب تب منیشوروں نے سن رہی برہم پوتر کو تاؤں کی جینا  
کر کے انکی کھتاؤں کا گن گن کیا ہے۔ اور بھانت بھانت  
اوتار (لاٹانی بے مثال) پرنگوں کا وزن کیا ہے جن کو سنکر  
چتر گیان وان لوگ آشیج نہیں کرتے۔

ہری منت ہری کھتا اُنتا۔ کہیں سنہیں نہویدی سب منتا  
رام چندر کے جرت سہا۔ کلب کوئی انکی بجائیں نہ گائے  
شری ہری انت ہیں اور ان کی کھتا ہی انت ہے۔  
دونوں کا کوئی پار نہیں پاسکتا۔ منت جرت ان کی کھتا کو بہت  
پرکار سے کہتے اور سنتے ہیں۔ شری راجندر جی کے سندر چتر  
کرڈوں کلبوں میں بھی نہیں نکالے جاسکتے۔

یہ پرنگ میں کہہ سکتا ہوں۔ ہری مایا موہنی گیانی  
برکھو کوئی جرت ہنکاری۔ سیو مت سلیجھ گئی دکھ مادی  
شوخی کہتے ہیں کہ ہے پارتی باہر شاہی ناہی ناہی  
کی کھتا میں نے یہ بھلائے کے لئے ہی ہے کہ ہری کی مایا  
پر بھاؤ سے گیانی مٹی بھی موہ میں پڑ جاتے ہیں۔ بھگدان مایاوی  
ہیں۔ اور شرنانگوں کا پت کرنے والے ہیں۔ وہ کل دیکھوں کا  
ناش کرنے والے ہیں۔ اور سیو کرنے میں بہت سیکھیں (جتنی سیو  
کرنے سے وہ سچ ہی سی پراپت ہو جاتے ہیں۔

سورکھا

سرنرینی کو ناما میں تھی نہ موہ مایا پر بل  
اس پکار میں مایاں بھجئے ہما مایا پتی ہی  
دیناؤں نشوں اور مٹی جنوں میں ایسا کوئی نہیں ہے  
کھجوان کی ہر شکتی شالی مایا موہ مت کرے۔ ولسا میں  
وچار کر کے اس مایا کے سوامی مایاوی کھجوان کا بھجن کرنا چاہئے  
زنب ہی یہ مایا غری مائی ہے۔

ایہ سنیو سنو سبیل کمار۔ کہوں و پتر کھتا رستاری  
تیہی کارن اُن اُن اور پیا۔ برہم بھجیو کوسل پتر بھجوپا  
ہے پرست راجکمار۔ اب بھجوان کے اوتار دھارن نے  
کا دوسر کارن سنو۔ وہ کھتا بڑی دچتر ہے جسے میں ورتا دپورک  
کہوں گا جس کارن سے اجنا نرگن اور نرا کار برہم الودھیا پری  
کے راجہ ہوئے۔

جو پرکھو پین پیرت تہرہ پکھا۔ بند سمیت ہیں مٹی ویشا  
جاسو جرت او لوکی بھوانی۔ سستی شری رچی ہو بھو رانی  
جس بھجوان کو تم نے ایسے بھائی سمیت مٹیوں کا بھیس  
دھارن کیے ہیں میں گھومتے دیکھا تھا۔ اور سنی لیل کو دیکھ کر  
ہے بھوانی! تم سستی کے شری میں پاگل سی ہو گئی تھی۔

اجہوں نہ چھایا مہیت تمہاری۔ تاسو جرت سنو کھم سچ مادی  
ایلا کینہہ جو تہیں اوتار ایلو سب کہوں مٹی الو سارا  
اور اس پاگل میں کی چھایا۔ اب بھی تمہارے میں سے نہیں  
مٹی بھجن رہی اور گ کے در کرنے والی اُن کی ایلا کو سنو میں اپنی  
بڑی الو سارا اس ساری ایلا کا وزن کروں گا جو کہ بھجوان نے اس  
اوتار دھارن کرنے کے کال میں کیا۔

بھرزواج سنی شنکرانی۔ سچی سپریم اما مسو کانی  
لگے پرور برہم نے برت کیتو۔ سو اوتار بھجیو جی ہی سیتو  
(بگیکہ واک ہی کہتے ہیں) ہے بھرزواج سنو! شوخی کے  
جین شنکر پارتی جی شکیا گئیں۔ (شرنندہ سی ہو گئیں) اور بھرمیم  
سہت مسکران بھرجیں کارن وشن بھجوان نے وہ اوتار دھارن  
کیا تھا۔ اس کا وزن برشکتیو شوخی کرنے لگے۔

دوہا

سو میں تم کو کہیو سنو سنو مٹیں من لانی  
رام کھتا کلی مل ہرن منگل کرن سہائی



ہے نئی بھر دواج اداہ ساری کھائیں تم سے کہتا ہوں سادھان  
ہو کر سونو۔ رام چند کی کھانگ کے سارے پاؤں کو دھو کر کرنے والی کھان  
کالی اور پریم مندر ہے۔

چھائی

سوا کیجھو منو اور ست روپا۔ جن میں بھئے زمر شری انوپا  
دھیتی دھرم آچرن نیکا۔ اچوں گادو شری جنہ کے پکا

سوا کیجھو منو اور ان کی بھانشت روپا جن سے مشوں کاں  
سوا افیم (بے مثل) شری گادو منو ہے کے دھرم اور آچرن  
بہت اچھے تھے۔ آج بھی وہ جن کی چائی ہوئی مریدا اور مدھانتوں  
کا گان کرتے ہیں۔

حرب تان پورست ماسو۔ دھرم شری بھگت بھگت بھگت  
لکھو مسک م پریرت تھی۔ دید پران پرستیں جا ہی

راج اتان یاد ادا تہ تھا جس کا پریرت ہری بھگت دھرم  
نای پترہ انو جی کے چھوٹے ٹکے کا نام پریرت تھا جس کی  
قرینت دیدار پران کرتے ہیں۔

دیو ہوتی تھی تا سحر کمار۔ جو مٹی کر دم کے پریرت ناری  
کوی دیو پریرت دین جالا۔ جھٹھ دھرم پیرتیں کپل کر پالا

دیو ہوتی سونو کی کیا تھی جو کر دم مٹی بھائی گئی۔ ادی دیوین  
دیاں کپل بھگوان اسی دیو ہوتی کے گھر سے پیدا ہوئے۔

راکھیا شاستر جنہ پرگٹ بھگوانا۔ تو بھائی شین بھگوانا  
تہیں منوراج کینہہ بھگوانا۔ پریرتہ اکیسویں مٹی پریرتہ پالا

یکل بھگوان تو دوجار میں بہت نہیں رہا ہر انھار انھوں  
نے مشور شاستر راکھیا کی لپٹا کی۔ سوا کیجھو منو جی نے بہت ل  
تکلی کیا۔ اور طرح سے بھگوان کی آگیا کاپاں کیا۔

بھائی بھائی پرگٹ بھگوان بھگوان بھگوان  
بھگوان بھگوان بھگوان بھگوان بھگوان بھگوان

گھر میں رہتے چوتھی اور تھار (برہما) آگئی۔ لیکن دیشوں سے  
ویراگ نہ ہوا۔ یہ سوچ کر منو کے من میں ٹپو کہہ ہوا کہ بھگوان کی  
بھگتی کے نامش جنم ویرتہ ہی چلا گیا۔

چوپائی

برہمن راج منہ تب دینہا۔ ناری سمیت گون بن کینہہا  
تیرتہ برہمن بھگوانا۔ اتی پینت سادھک مدھی دانا  
بھگتیں تھیں مٹی بندھ سماجا۔ تہنہ تہہ ہر ش چلیو منوراجا  
پنھ جات سوا میں مٹی دھیرا۔ گیان بھگتی جنود ہر میں شریرا  
منو نے زبردستی راج اپنے پتر اتان پاد کو دیا۔ اور آب  
سمیت اپنا ہری شستہ دیا کے بن کو چلے گئے اتی انت پوتر اور  
سادھکوں کی مٹکا مٹا کو بھگت کرنے والا سب تیرتہوں میں  
اکم تیرتہ نیش آرنی شہر ہے۔ وہاں مٹی اور سرورہ بستہ ہیں  
سونا ہر دم میں پرکھ ہو کر ہیں۔ وہ دیشی مٹی راج اولکان  
راستے میں جاتے ہوئے ایسے ٹپو ایمان ہو رہے تھے۔ مانو کہ  
گیان اور بھگتی ہی ساکار روپ میں پرگٹ ہو گئے ہوں۔

پنھ جاتی دھینو مٹی تیر۔ ہر ش نہانے نرمل سیرا  
آئے ملن بندھ مٹی گیان۔ دھرم دھرم پریرت شری جانی

چیتہ چیتہ وہ گوستی کے کنارے جا پہنچے۔ اور اس کے نرمل مل  
میں پرکھ چیتہ ہو کر انشان کیا۔ بت تو دھرم دھرم پریرت راج شری کوئے  
ہوئے جان کر بندھ اور گیان مٹی ان سے ملے کوئے۔

جہاں جہاں تیرتہ رہے سہاگے۔ منہہ سکل سادھ کر داسے  
کرش شری مٹی پٹ پریرت دھما سب ملن جنت تہیں بھگوانا

اس بن میں جہاں جہاں مندر تیرتہ تھے سونو جنوں نے  
اور پوروک بھی ان کو کر دایے اکھاسر دھما ہو گیا تھا۔ وہ  
مٹیوں کے سے بستر پہنتے تھے اور سنت سماج میں تپ پران سنو تھے

دوہا  
دو ادس اکھشتر مٹی جہیں سہن انوراک  
باشو دیو پریرت مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی  
اور بارہ اٹھنی منتر ادم بھگوتے واسدوئے کا پری

پریشی سے جب کہتے تھے۔ بھگوان واسد یوجی کے چرن مکمل میں رہ کر  
رانی کا من بہت ہی لین ہو گیا۔

کہ میں آہار ساک پھل کندا۔ ستر میں پریم سچ را اندا  
پنی ہری ہینو گرن تپ لگے۔ باری ادھار مٹول پھل تپا گے

وہ ساگ پھل اور کنڈول کھاتے تھے۔ یہی ساند بھگوان کا مٹول  
کہتے تھے۔ پھر بھگوان کے منت پ کرنے لگے اور مٹول پھل کو چھوڑ  
کر صرف پانی کے ادھار پر ہی رہنے لگے۔

اپنا بھلا شس رنتر مٹول۔ دیکھئے نین پریم پر بھو سوئی  
اگن اکھنڈ انت انادی۔ جیہی چنتہیں پر بار کھ بادی

ان کے من میں لگتا رہا یہ بھلا شانتی کہ ہم پریم پر بھو کی اپنی  
انکھوں سے دیکھیں جو رگن۔ اکھنڈ۔ انت واندی ہیں۔  
اور جن کا جنتن پریم گمانی لوگ کیا کرتے ہیں۔

نیتی نیتی جیہی بید نہرو پا۔ بخاند نہرا پادھ انو پا  
شعبو پنی اشنو بھگوانا۔ اچھیں جاسو انس تیں نانا

نیتی نیتی (یعنی یہ بھی نہیں یہ بھی نہیں) کہہ کر جن کا نہروپن کرنا  
ہیں جو آند نہروپ نہرا پادھی اور انو ہم ہیں۔ اور جن کے انت سے  
ایک برہما دشنو اور رور پیدا ہوتے ہیں۔

ایٹو پھو سوک سب اہ ای۔ بھگت ہینو کیلا تو کہہ ہی  
جول یہ یجن سیتہ شرتی بھاکھا۔ تو ہمارو جیہی ابھلا کھا

برہما دشنو جن کی بھوتیاں ہیں۔ ایسے جہاں پر بھو بھی  
بھگوان کے گوش میں ہیں۔ اور انہیں کے منت شرتی دھارن  
کر کے ودیہ لپکا کرتے ہیں۔ اگر ویدوں کے یہ یجن سچے ہیں۔ تو ہمارے  
ابھلا شانتی ضرور پوری ہوگی۔

دوہا

ایہی بدھی متے برش گھٹ سہس باری آہار  
نہنت نہنت تہسہرئی رہے سمیر ادھار  
اس پرکار ان کو ط کا آہار کھتے تھے۔ ہر روز اس پر  
گذر کر ان کے دل کو بھلا شانتی دیا کرتے تھے۔ وہی  
یعنی ہوا کا شانتی دینے کے لیے ہر روز اس کو گدھ لگاتے۔

پو پانی  
برش سہس دس تیا گئے سو سو۔ بھادھیں رہے ایک پندو  
بدھی ہری ہر تپ دیکھی اپارا۔ مٹو سمیت آئے بہو بار  
دس ہزار برس تک انہوں نے دایو کو بھی تیاگ کر ایک  
پاؤں کے سہارے کھڑے ہو کر تپ کیا۔ ان کے اس پارتپ کو دیکھ کر  
کئی بار برہما دشنو اور شوچی منو کے پاس آئے۔

مانگو پریم بھجانتی لو بھائے۔ پریم دھیر نہیں چلہیں چلائے  
اسخنی ماتر مٹولی رہے شرتی۔ شدی سناگ من ہی نہیں سیرا  
انہوں نے راجہ رانی کو ایک پرکار کے پرلو جھن دے گا دیکھا  
کچھ پرانگ لو۔ لیکن درڑھ مشکب یکت راجہ رانی ان کے چلائے  
مان گئے جانے پر بھی ہنقر رہے۔ اگرچہ ان کا شرتی پریوں کا ڈھانچہ  
ہو گیا تھا۔ لیکن پھر بھی ان کے من میں ذرا پھر بھی دکھ نہ ہوا۔

پریمو شرتی داس بچ جانی۔ گنتی انہیہ تاپس نرپ رانی  
مانگ مانگ بر بھئی بھیر بانی۔ پریم گھنیر کر پامرت سانی

سرو گریہ پھو نے اتہریشن (جو بھگوان کے بغیر اور کسی کا شرتی  
نہ دھونڈے) شرتن واسے تپسوی را جانی کو اپنا داس جان کر پریم  
گھیر اور کر پامرت سے پری پورن اکاش بانی میں ان سے کہا کہ  
"در مانگو" اور مانگو۔

مرنگ جیاون گرا تہائی۔ شرتن واندھہر مٹولی ارجب آئی  
ہر شرتی پشے تن بھے سہا۔ مانو اب میں بھون تے آئے

مردوں کو بھی زندہ کرنے والی یہ شرتی را کاش بانی ان  
کے کانوں کے حیدروں دوارہ جب ہر دے میں آئی۔ تب راجہ  
رانی دونوں کے شرتی ایسے موٹے تازے اور شرتی سہو گئے جیسے  
کہ وہ دونوں ابھی اپنے راج محل سے آئے ہوں۔

دوہا

شرتن واندھہر مٹولی۔ پشے سناگ پشے سناگ  
بوسے مٹو کر ڈنڈوت پریم نہ ہر دے سناگ  
کانوں سے اس امرت بانی کو سن کر ان دونوں کے شرتی ایک



اور پھیلت (نرو تازہ اور سفت) ہر گز نہ دھڑکت کر کے بیٹھیں  
کہے۔ اُن کے ہر دے میں پریم سماتا تھا۔

چوپائی

سندھو کوک سُر تو سرد بینو - ریدھی ہری ہر بندت بدینو  
سیوت بلکھ سکل سکھ دانگ - پرتیال پھر اچھرا چہر ناگ  
ہے سیدھو کوک کی منو کا مانا کی لوری کرے ولے کلب کرش  
کام دھینو روئی پر بھو سینے۔ آپ کے چرن راج کی ہر ہما دشو  
اور ہمیش بند ناگے تہیں۔ آپ سیدھو کرنے سے بلکھ اور پورن سکھوں  
کے دینے والے ہیں۔ اور شرناگتوں کے پالن کرنے والے اور جڑ  
چینن سنار کے سوا ہی نہیں۔

جوانا قدرت ہم پر چھو - تو پسین ہوتی یہ سرد دیہو  
جو سرد وپ بس تو من ماہیں - چھپی کارن سنی چنن کرناہیں  
جو جھنڈن ماس ہنسا - سنگن اگل چھو گم پر شستا  
دیکھیں ہم سور وپ کی چون - کرنا کر ہو پر تارست موچن  
لے انھوں کے ہنکار کی پر بھو اگر کہہ کا ہم لوگوں پر پریم ہے  
تو پرسن ہو رہیں یہ درد دیکھ کر آپ کے جس سرد وپ کا تو ہی سردا من ہی  
دھیان کرتے ہیں۔ اور جس کو یا نے کے لئے مٹی جن جن کرتے ہیں جو  
سروپ کا کر جھنڈی کے من روئی سرد وپ میں راج ہنس کے سامان  
بستا ہے سنگن اور گرگن کہا کر دیدیں سرد وپ کی ہنسا کرتے ہیں۔ ہے  
شرناگت کے دکھ ہرنے والے پر بھو آپ یہ کرنا کیجئے۔ کہ ہم آپ کے  
اس دوہ سرد وپ کو آنکھوں سے ہی بھر کر دیکھیں۔

ومتی چن پر م پر یہ لاگے - میر دل بلینت پریم پر سہاگے  
بھگت پھل پر بھو کر پاندھانا۔ بسو باس پر گئے سبھ گوانا

لاہر رانی کے کوئل دے پھیلت اور پریم رس سے پری پودن  
پن بگوان کو بہت ہی پیارے گئے۔ بھگت دستل کر پاندھان  
درو و شو دیا پر بھو کر گٹ ہو گئے۔

نیل سرور وہ نیل نیل نیل نیل سرور شیا م  
لا جھیں تن شو بھانر کہ کوئی کوئی صت کام

بگوان کے نیل کل کے سامان کوئل نیل مٹی کے سامان پرکاش

سے ادنیٰ مسیگہ کے سامان منو ہر اور سکھ وپ شیا م دن شری  
کی شو بھا کو دیکھ کر روڑوں کا دیو بھی تھاہلے ہیں۔

چوپائی

سروینگ بدن چھپی سینوا - چارو کیول جیک دو گروا  
ادھر ارون رو مند راسا - بندھو گر نکرو مذک ہاسا  
سرو روگے پورن چندر ما کے سامان اُن کے کھار سینگ شیا  
ایم مٹی (عہد) گال اور مٹوڑی بہت ہی سندھ تھے۔ اور سکھ کے  
سامان سندھ لٹھ تھا۔ لال ہونٹ۔ دانت اور ناگ بہت ہی سندھ تھے  
انکی ہنسی چندر ما کی کرپوں کو بچانے والی تھی

وایچ انبک چھپی شیکہ - جتوں للت بھاوتی جی کی  
بھرکلی نوج چا پھیں ہاکی - نلک لٹاٹ پٹل ڈککاری  
نیروں کی شو بھانر کھنڈے کھل کے سامان بڑی ہی سندھ  
تھی۔ منو جتوں من کو بیاری لگتی تھی۔ سندھ پڑھی بھوس کام دیو  
کے دھنس کی شو بھا کو ہرنے والی تھیں۔ مٹھ پرکاش مان سندھ  
تھک تھا۔

کنڈل مکر مکٹ مسر بھراجا - کٹل کیس جنو دھب سماجا  
اُر شری بٹس رچرین مالا - پدک ہار بھوشن مٹی جالا  
کانوں میں بھلے تھے نگار کے کنڈل اور سر پر مکٹ خوشیا پالم  
تھا۔ بھونڈوں کے جھنڈ کے سامان ٹیڑھے گھو گھو لے گھنڈاں  
ہر دے پر شری دتس گلے میں سندھ بن مالا ہیروں کی مالا  
مٹی جڑ پھنٹے تھے۔

کیہری کندھر چارو بینو - باہو بھوشن سندھ تیو  
کری کر سرس سٹیکنڈ دندا - کٹی ننگ کر سر کو دندا

نیر کے سامان اونچے کندھے تھے۔ اور سندھ بینو تھا  
بازوؤں میں جو زیور لینے ہوئے تھے بہت ہی سندھ تھے۔ ہاتھ کے  
سودھ کے سامان سندھ بچ دندا تھے۔ کمر میں دتس ہاتھ میں تیر اور دھنڑ  
شو بھا پار ہے تھے۔

نیر کے سامان پیت پٹ اور دیکھ برتینسی  
ناجی سوہر لیتی جتوں بھنور چھپی چھینی  
پرنکاش مٹا مٹا کرکاش کو بچاتا تھا۔ پیت پرند تھیں  
تھیں۔ ناچی وایتی مٹوڑی ناچ مٹا جی کی بھنوروں کی شو بھا کو

## چوپائی

منی من مدھب ہیں جنہاں  
اوی ہستی تھی ندھی جگ مٹلا

پدر اچو برتی نہیں جاپیں  
بام بھاگ بمعنی انوکھلا

بھگوان کے ان چرن کلوں کی شو بھکا تو درن ہی نہیں کیا جا  
سکتا۔ جن میں کہنیوں کے من روپی بھونرے نو اس کرتے ہیں بھگوان  
کے بالیں بھاگ میں سدا انوکھل رہنے والی آدی شستی۔ شو بھا  
کی راشی اور بھگت کی مول کا دن شری سیتا جی برا جتی تھیں۔

## مہا بھارت

دنیا کی سب سے بڑی پُستک ہے۔ سنسکرت کے اٹھ لاکھ شلوکوں کا مجموعہ ہے۔ ہندی اور  
دھرم کا ادب بھت گرنہ ہے جسکو ہرشی وید ویاس جی نے پانچ سال کی شب و روز محنت سے  
تیار کیا تھا اور جسکو دو دنوں نے پانچواں وید مانا ہے آج اسکی مانگ روس۔ عرب اور دیگر ممالک  
کر رہے ہیں۔ شرید بھگوت گیت جو کہ تمام سنسار میں پرستہ ہے وہ بھی اسی مہا بھارت کے  
بیشتر برب کا ایک حصہ ہے۔ یہ تمام ویدوں، شاستروں اور پوراؤں کا سار ہے۔ نل دینتی۔  
وشیت شکنتلا۔ ستیہ وان سادتری اور راجہ شوی وغیرہ بیشمار کتھاؤں کے علاوہ کوروؤں  
پانڈوؤں کے مہا بھارت یوگا کا معصل حال اسیں پڑھئے۔ اپنے دھرم کی واقفیت کیلئے ہر ہندو کو یہ گرنہ ضرور  
پڑھنا چاہئے۔ ہمنے اس گرنہ کو اردو میں چھپوایا ہے جس میں مکمل اٹھاراں پر بروج ہیں جگہ جگہ پر سہ رنگی تصاویر  
چسپا لگی ہیں۔ ٹائپل سہ رنگا اور خوبصورت مضبوط جلد میں ملبوس۔ کاغذ اعلیٰ سفید لکھائی چھپائی ویدہ زیب سا  
حصہ اول صفحہ ۷۰ قیمت ۱۳/۶ روپیہ  
حصہ دوم صفحہ ۵۸۸ قیمت ۱۲/۶ روپیہ



# بال کاٹ

## حصہ سوئم

جان کر ہو کچھ بھی تم چاہو وہ در مجھ سے مانگ لو۔

چھو پائی

سُن پر چھو بچن جوری جھک پائی۔ دھڑ دھیر بولے مردوبانی  
ناخن دیکھ پدِ کل مہرے۔ اب پورے سب کام ہمارے

پر بھوکے ان اُدار کو مل بچنوں کو سکر اور دونوں ہاتھ جوڑ  
دھیر پکڑ کر منو ہمارے نے کوں بانی سے کہا کہ ہے بھگو ان آپکے  
پدِ کلوں کو دیکھ ہماری سب کامنائیں پوری ہو گئی ہیں۔

چھو پائی

ایک لاسا بڑی اُرمائیں۔ سگ اگم کہ جات سونا ہیں  
مہیں دبت الی شکم گوسائیں۔ اگم لاگ موہی خ کر پنائیں

میرے من میں ایک بڑی لاسا ہے۔ جس کی پورنی ہونا اُمان  
بھی چادر کٹھن بھی ہے۔ اس لئے اُسے کھد سے کہا نہیں جاتا  
ہے جگت کے سوامی۔ آپ کے لئے اُسے پور کرنا تو بہت ہی  
اُسان ہے اور مجھے اپنی دنیا (بیچارگی) کے کارن وہ بہت  
کٹھن جان پڑتی ہے۔

جھاد در بدھ تر پائی۔ ہومیتی مانگت سکو چائی  
تا سو پر بھاؤ جان نہیں ہوئی۔ شتھارے م سسٹیر ہوئی

جیسے کوئی ہمار دی (غریب بنگال) سب سمیتی کو دینے والے  
کلب کرشن کو باکر بھی زیادہ دھن دولت مانگنے سے ڈرتا ہے  
کیوں کہ وہ کلب کرشن کے پر بھاؤ کو جانتا ہی نہیں۔ اور وہ من  
میں شینکا کرنے لگتا ہے۔ کہ کیا مجھ جیسے درد کو اتنا اچھا دلت  
پسے کا ادھبکار ہے۔ دوسری شینکا کھدین کے من میں بڑھتی ہے  
سو تہہ جانو اُستر جامی۔ پر کو ہو موہ نور تھ سوامی

چھو پائی

جاسو اُنس اچھیں گن کھائی۔ اگنت راما ابر مہمانی  
بھرنی بلاس جاسو جگ ہوئی۔ رام بام دسی سیتا سوئی  
جن کے اُنس سے سب گنوں کی کاہانت کوئی کھمبی بھوانی  
اور بہائی تینوں شکتیاں پیدا ہوئی ہیں۔ اور جس کے بھوؤں کے اندر  
سے ہی شری کی اُپتی ہوئی ہے۔ وہی شری سیتا جی شری رام چند  
جی کے بائیں براجمی تھیں۔

چھو سمندر سری روپ بلوکی۔ ایک ٹک ہے نیں بٹلکی  
چھو ہیں سادر روپ انویا۔ نرتی نہ مانہیں منوت روپا

تو بھا کے ساگر بھگو ان کے روپ کو دیکھ منو اور شت روپا  
بنزوں کی بیکوں کو چھینے سے روکے ہوئے ایک ٹک دیکھتے رہ  
گئے۔ اس انویا روپ کوہ آدر بہت دیکھ رہے ہیں۔ اور دیکھتے  
دیکھتے تھکتے ہی نہ تھے۔

ہر ش بنس تن دسا بھلانی۔ پرے دند او گہی پد پائی  
مسر پر سے پر بھوؤں کر گنجا۔ تر ت اٹھائے کوونا چنجا

آنندو ہو کر وہ اپنے سر پر دس کی دشا ہی بھول گئے ہاتھوں  
سے بھگو ان کے جو ان مکلوں کو پکڑ کر شمان ان چلوں پر گر پڑے  
پر بھوئے اپنے کل کے سمان مندر ہاتھوں سے اُن کے مستکوں کو  
چھو ادا مانہیں پر بھوئی پر سے نرت ہی اٹھا لیا۔

دوہا

بولے کر پاندھان پنی اتی پرسن موہی جان  
مانگھو بھوئی بھاد من مہادان انومان  
پھر کر پساگر بھگو ان بولے۔ کہ مجھے اتی انت پرسن اور اتی

برتنو سے سوامی۔ برتنو بڑی ڈھٹائی (دھبے پر) ہے۔ تو بھی  
بھگتوں کے بہت ارفع نہیں یہ ڈھٹائی بھی شہنائی ہے۔ آپ برہما  
کے بھی پتا اور سارے بھگت کے سوامی اور سب کے گھٹ کی جاننے  
والے (انترجامی) برہما ہیں۔

اس بھگت من سنبھ ہوئی۔ کہا جو پر بھو پر و ان کی سوئی  
جے رنج بھگت ناخنہ نواہ اسی۔ جو کھد باد میں سوئی نہیں

ایسا سمجھ کر میرے من میں سنندھ نہ تھی۔ برتنو جو کچھ آپ نے کہا  
ہے وہ سب سیدھے۔ میں تو آپ کی مانگی ہوں کہ آپ کے بھگتوں کو  
جو دیکھ اور پریم گتی ملتی ہے۔

### دوہا

سوئی سکھ سوئی گتی سوئی بھگتی سوئی رنج چرن پھو

سوئی بیک سوئی رنجی پر بھو ہم ہی کر پا کر دیہو

دھی سکھ مجھے ملے۔ وہ گتی پاؤں۔ ویسی ہی پریتی میری آپ کے

چروں میں ہو۔ ویسا ہی میرے من میں گیان پرکاش ہو اور میرا رہن  
سہن بھی ویسا ہی ہو۔ یہ وردان کرنا کہ مجھے دیجئے۔

سنی مردو گوڑھو چر کر رچنا۔ کر پاسندھو بولے مردو بچنا  
جو کچھو چر تھرے من مائیں۔ میں سو دنیہ سب سنبھہ ناہیں  
رانی کے کوٹ کوڑھاد من کو ہرنے والے بچوں کی سندر رچنا کو

من کو کر پاندھان بھگوان کو مل بچن بولے کہ ہے رانی اہم تھرے من میں  
جو کچھ لاسا ہے وہ سب میں نے پوری کر دی ہے۔ اس میں کوئی

تھوہ نہ کرنا۔

ماتو بیک الوگک توڑے۔ کہوں نہ ملے اوگرہ موڑے

بندی چرن منو کیو بہوری۔ اور ایک سینیٹی پر بھو موری

ہے ماتا امیری کر پاسے تھاسے ہر دے سے الوگک دوک

(پر بادھ گیان) کہی نہیں ملے گا۔ تب منوراج نے بھگوان

کی چسرن بندھنا کر کے پھر کہا۔ تب پر بھو امیری ایک ادھ

سینیٹی ہے۔

مٹ بٹیک تو پد رتی ہوؤ۔ ہوئی بڑوڑھ کہے کن کوؤ

سکھ بھائی مانگو نرب موئی۔ مورے نہیں ادیہ کچھ تو بھی

ہے سوامی! آپ انترجامی ہیں ہر دے کے جاننے والے  
ہیں۔ میرا وہ منورہ پورا کیجئے۔ بھگوان جنہ کے بیچ میں کر بولے ہیں  
راجن! من کی سب شکاؤں اور ڈر کو چھوڑ کر جو کچھ تھرے من میں  
لاسا (خواہش) ہے اس کی پوری نیت جو کچھ بھی تم جانتے ہو وہ  
دور سے مانگو۔ کوئی ایسا پدا رکھ نہیں ہے جو میں آپ کو نہ دے  
سکوں۔ ارتھات میں سب کچھ آپ کو دے سکتا ہوں  
جو اچھا ہے مانگو۔

### دوہا

دانی شرو منی کر پاندھی ناخنہ کہوں ست بھاؤ

چاہیوں نہیں سمان مٹ پر بھو سن کون کر او

تھو بولے کہ ہے دانا شرو منی دکر پاکے دھام۔ ہے سوامی میں اپنے

من کے بھاؤ کو کچھ کہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ میں چاہتا ہوں۔ کہ میرے گھر

آپ جیسا پتر پیدا ہو۔ آپ سے کوئی بات چھائے نہیں چھیتی۔

### چوپائی

دیکھی برتی سنی بچن امولے۔ ایوم استو کر و ناندھی بولے

آپو برس گھو جوں کہاں جانی۔ نرب تو تینہ ہوب میں آئی

منوراج کی ایسی پریتی دیکھ کر اور ان کے انمول بچن بھگوان

دیا سا کر بولے۔ ایسا ہی ہو۔ تھرے راجن مجھ ادرتھ۔ انویم برہم کے

سمای تو دوسرا کوئی نہیں۔ میرے سمان فود میں ہی ہوں۔ اس لئے ہے

راج۔ میں فودی آپ کے گھر آپ کے پتر روپ میں پرکھ ہوں گا۔

ست روپ ہی بلوکی کروریں۔ دیوی مانگو بڑوڑھو جی تو ریں

جو بڑوڑھ جتر نرب مانگا۔ سوئی کر پاں تو ہی انی پریر لاگا

رانی ست روپا کو دو لون ہاتھوڑے دیکھ کر بھگوان نے کہا۔ کہ

ہے دیوی! جو تھاری اچھا ہے۔ سو درمجھ سے مانگ لو۔ رانی نے

کہا ہے ناخنہ بدمحمان راج نے در مانگا ہے سو ہے کر پاؤ وہ میرے

من کو بہت ہی پیارا لگتا ہے۔

پر بھو پر تو ستم بہت ڈھٹائی۔ جدی بھگت بہت نہیں سہائی  
تم بہا آدی جنگ جنگ سوامی۔ برہم کل انترجامی



اپنا ستر چھوڑ کر اندر پوری میں جا کر رہنے لگے۔

دوہا

یہ اتنا س پُنیت اتی اُہی کہیو برشکیتو

بھر دواج سُنو اپر پئی رام جنم کریتو

یگیہ دنگ جی بھر دواج مئی سے کہتے ہیں۔ کہ ہے بھر دواج

یہ پوڑ اتنا س توجی نے پارتی جی سے کہا تھا۔ اب لکھوان کے ساتھ دھارن کرنے کا اور دوسرا کارن سُنو۔

## ماس پارائی پاپوان شرام

سُنو مئی کھتا پُنیت پُرانی - جو گریا پرتی شمشو بکھانی  
و شوبدیت اک کیلئے ویو - ستیہ کیتو تہاں بے زلیو

ہے مئی! اب وہ پرانی ہم پوڑ کھتا کو سُنو جو شری شوجی نے  
دستار پور وک پارنی سے کی تھی - و سُنو بھریں پر سِدھ ایک کیلئے  
دیش ہے۔ وہاں ستیہ کیتو نامی راجہ تھا۔

دھرم دھرم نہ دھرمیتی نہ دھانا تیہ پرتاپ سبیل بلوانا  
تہ کے بھلے جکل سُرست بیرا - سب گن دھام مسار نہرا

وہ دھرم کی پٹا لہرائے والا - نینی پُن تہیوی - پرتاپی شل  
سجھاوا در بلوان تھا - اس کے گھر دھرم پیر پیدا ہوئے جو سب گنوں  
کے بھنڈارا اور بڑے ہی پودھا دیر تھے۔

راج دھنی جو چھٹ سُرست آہی - نام پرتاپ بھانوا س تہی  
اُنر سُنہار مردن نا نا - بھج بل اتل اچل سنگراما

راج کا اترادھیکاری (جائین) جو بڑا اڑکا تھا۔ اُس کا نام  
پرتاپ بھانوا تھا۔ دوسرے لڑکے کا نام اری مردن تھا وہ بڑا ہی بھال  
شان (احصا زور قوت) اور سِدھ میں پرست کے سمان اتل  
رہنے والا تھا۔

مئی سُو بچن جم جل بنو مینا - جم چوٹن تم تہیں اوجھینا  
آپ کے چروں میں میری پرتی پتر بھاؤ سے ہی ہے جٹے ہی  
تھ کو کوئی ٹوڑھ مئی کہے جیسے مئی کے بغیر ساپ دج کے بغیر بھلی نہیں رہ  
سکتی دیے ہی میرا چون بھی آپ کے بنانہ رہ سکے۔

اُس بُرو مانگ سپرن گہر نہو - اچو مستو کرو ناندھی کیو!  
اب تم تم انوسا سن مانی - ہو جانی اُس جیتی راجدھانی

ایسا دھان مانگ کر راج بھگوان کے چرن پر گورہ گئے تب دیا  
کے بھنڈارا پر بھولے کہا کہ جیسی تمہاری اچھا ہے ویسا ہی ہو گا سب تم  
میرا کہنا مان کر دیو اندر کی راجدھانی امرادتی میں جا کر رہو۔

سورسٹھا

تہاں کرمی بھوگ بلاس نات گئے کچھو کال پن  
ہو ہو ہو اودھ ہو آل تب میں ہوت تمہار سُرست

ہے نات! وہی کچھ کال بدہیت سے بھوگ بھوگ کرم اودھ  
کے راج ہو گئے۔ تب میں تمہارا پتر ہوں گا۔

اچھا مئے زربیش سنوارے - ہو ہو ہوں پر گٹ نکیت تمہارے  
اشن سہست و پیر دھرتاتا - کریم ہوں جرت بھکت سکھانا  
میں اپنی اچھا سے سنش شریہ دھارن کہے تمہارے گھر پر گٹ  
ہوں گا۔ ہے نات! میں اپنے اشنوں سمت دیہہ دھارن کر کے بھگتوں  
کو سکھواند دینے والی لیلکروں گا۔

بچے مئی سادر نہر ٹہج باگ - بھو تر ہیں مست مدت باگی  
آدی فکتی جہیں بگ اپجایا - سوؤ اوترین مور یہ مایا

جس لیلکرو سو بھاگیہ شالی سنش آدر پور وک سُن کرمتا اور  
ایمان کو تیاگ کر بھوساگر کو پار کر جائیں گے۔ میری آدی فکتی جس نے  
سامنے بھکت کی رہا کی ہے۔ ارتھات نیری مایا بھی ادا مانے گی۔

دھنی اُردھوی بھکت کر پالا - تیہ میں آشرمہ بے کچھو کالا  
سے پالی اُردھوی ان آس - جانی کینہہ امرادتی باس  
بھکت کر لکھوان کو ہر سنے میں دھارن کر کے راج اور رانی  
کچھو کالا بگ اسی آشرم میں رہے۔ کچھ کال باکرہ سیکھی ہے۔

سیت دیپ بھیج بل بس کیہنے۔ لے کے ڈنڈ بھاڑی زرب پتہ  
 شکل اون منڈل تھی کالا۔ ایک پرتاب بھاڑی پالا  
 ساتویں (جریوں) کو اپنی بھال سے جیت کر ان کیوں  
 کے راجاؤں سے (خرچ) لے کر انہیں بھڑو دیا۔ سمبورن پرتوی  
 منڈل پر اس سے ایک ہی پرتاب بھاڑی چکرورتی راجہ تھا۔

### دوہا

سو بس دشو کری باہو بل بچ پر کنیہ پریش  
 ارتھ دھرم کام آدی سکھ سیویں سے نریش

اپنی بھال سے سارے سنار کو جیت کر راجہ اپنے نگر  
 میں پریش کیا۔ اور سے انو سار دھرم ارتھ کام آدی کھوں کا جگ کرنے لگا۔

### چوپائی

بھوپ پرتاب بھاڑی پائی۔ کام دھینو بھو بھو بھائی  
 سب گھر جیت پر جاسکھاری۔ دھرم میل سندرناری

راجہ پرتاب بھاڑی کے بل اور تیج کے پرتاب سے پرتوی اندر  
 کام دھینو کے کان سب کامناؤں کو دینے والی ہوئی۔ سب دکھوں  
 سے رہت ہو کر پر جاسکھاری تھی۔ اس کی پر جاسکھی استری پریش  
 سندرا اور دھرم پرائی تھی۔

پچودھم رچی ہری پد پرتی۔ زرب پتہ جیتو سکھاوت فیتی  
 گھر گھر سنت پتر ہی دلوا۔ کرنی سدا زرب سب کی سیوا  
 منتری دھرم رچی کا کھلون کے چرنوں میں پریم تھا۔ وہ راجہ  
 کے کلیان ارتھ سدا اسے فیتی اپدیش دیا کرتا تھا۔ راجہ پرتاب بھاڑی  
 گرو۔ دیوتا۔ سادھو مہاتا۔ مٹر اور زمین ان سب کی سیوا سدا ہی  
 کرتا تھا۔

بھوپے مرمجے یید بھانے۔ شکل کرے سادر سکھ مانے  
 دن پرتی دیسی بید بدھی دانا۔ سنی شاستر میں سید پرتانا  
 دیدوں میں جو راجہ کے دھرم کھ گئے ہیں۔ ان سب کا پالن  
 آدھ پوروک اور پرست جیت سے راجہ کرتا تھا۔ ہر روز انہی پر کاہنے  
 دان دیتا تھا۔ اور انم شاستر۔ وید۔ پورانوں کی کھٹ  
 سنتا تھا۔

بھائی ہی بھائی ہی پریم سمیتی۔ سکل دوش چیل جیت پرتی  
 جیتے سرت راج زرب دینہا۔ ہری پتہ آپ گون بن کینہا  
 دونوں بھائیوں میں آپس میں بڑا ہی میل جول اور ایک دوسرے  
 سے سچی پریتی تھی۔ بڑے بڑے کوراجے راج دیدیا۔ اور آپ  
 بھگوت بھگتی کرنے کے لئے بن کو جلا گیا۔

### دوہا

جب جب پرتاب روی بھو زرب پھیری دوہائی پرتی  
 چر جاپاں اتی بید بدھی کتھوں انہیں لکھ لیش

جب پرتاب بھاڑی راجہ ہوا تو سارے دیش بھر میں دھوم مچ گئی۔  
 وہ دیکھ کر جی انو سار پر جاکا پالن کرنے لگا۔ اس کے راج میں پاپ  
 کا بیش تک نہ رہتا۔

### چوپائی

زرب پتہ کارک سو سمانا۔ نام دھرم رچی شکر سمانا  
 سو سیان بند بھول پیرا۔ آپو پرتاب رندھ پیرا

دھرم رچی نامی شکر آچار کے سمان بدھیمان راجہ کا ہتھکڑی  
 منتری تھا۔ چکر منتری اور دیش منتری بھائی کے ساتھ ہی  
 فودا بھائی بڑا پرتابی اور رندھ پیرا۔

سین سنگ چترنگ اپارا۔ ایت سبھٹ سب سمر جھارا  
 سین بلوکی راؤ ہر شانا۔ اربا جے گہ گہے نانا

ساتھ ہی چترنگی اپار دینا تھی۔ جس میں ایک دیکھ کلا میں کٹل  
 بڑے بڑے پودے تھے۔ سینا کو دیکھ کر راجہ بہت پرست ہوا۔ اور بڑے  
 کھلو راجے بنے لگے۔

وے جیتو گٹ کٹی بنائی۔ مہرن سادھی زرب پتہ بھائی  
 جہاں اتناں پرل نیک لائی۔ جیتے سکل بھوپ بری آئی  
 دے کے تھے (منجانی کے لئے) سینا سدا کردہ راج سندرون  
 مہورت دھار کر لکھا بھار کھانا۔ اور دھرم دیشوں میں بہت سی ڈالیاں  
 ہوئیں۔ اور سب راجاؤں کو اپنی شکتی سے پرانے کر کے وجے پائی۔





کنجاں کی طرح غصے کو سنائی سن میں مار کر وہ راجہ تیسوی کا بھیس  
بنا کر اس بن میں آسا تھا۔ راجہ پرتاب بھانواؤ اسی کے بچنے گیا۔  
تو اس نے فو آہریان لیا کہ یہ پرتاب بھانواؤ وہی راجہ ہے جس نے  
مجھے بے گھر بے در کیا ہے۔

راؤ ترکھت نہیں سوچا نا۔ دیکھ سٹیش ہرانی جانا  
اوتری تیش کینہہ پرنا ما۔ پریم چتر نہ کہیو سچ نانا  
پاس کے مارے بیاکل ہونے کے کارن راجہ پرتاب بھانواؤ  
نے اسے نہ پہچانا سندھو بھیس دیکھ کر اسے ہراسی سمجھا اور گھوڑے  
سے اتر کر اسے پرنام کیا پرنتو پرنام کرتے سمے جیسے کہ نام بتانے  
کی ریت ہے چتر راجہ نے اسے اپنا نام نہ بتایا۔

### دوہا

بھوتی ترشیت بلو کی تہیں سر رونیہہ دیکھائی  
تجن پان سمیت ہے کینہہ نرتی ہر شائی  
راجہ کو بہت پیسا دیکھ کر اس نے تلاب تبادیا۔ وہاں جا کر  
پرین ہو کر راجہ نے گھوڑے سمیت انسان اور حل پان کیا۔

### چوہائی

گئی شرم سکھ نرب بھیسو۔ راجہ شرم تاپس لے گئیو  
اسن دیہہ است روی جانی۔ پنی تاپس بولیسو مرو بانی  
عبادی تھکا کاٹ اتر گئی۔ راجہ پرین ہو گیا تب وہ تیسوی  
اسے اپنے شرم میں لے گیا سورہ است ہوئے جان کر آرام لے  
کو اسے اسن دیا۔ اور پھر وہ تیسوی بڑی کو مل بانی سے بولا۔  
کو تم کس بن پھر ہو اکیلے سندھو بولیا۔ جیو پر سیکلے  
چکر مورتی کے چھن نورے۔ دیکھت دیا لائی الی مورے  
تم کون ہو سندھو پ ہو کر جانی کی عمر میں جان کو پھیل پ  
دھر کر بن میں اکیلے کیوں گھومتے ہو۔ لکھشوں سے تو تم چکر مورتی  
راجہ جان پرتے ہو جسے بھکر تجھے تم پر ترس آتا ہے۔  
نام پرتاب بھانواؤ اینیشنا تا سو سو میں سندھو منیشنا  
پھرت کھیریں پرینوں بھلائی۔ پرتے بھاک کھیسوں پد آئی  
سے سخی وہ سننے پرتاب بھانواؤ نام کا ایک راجہ ہے۔ میں

اس طرح چھتا اور بھانواؤ سورین کے ایسے گھنے  
سنتھان میں دور جا نکلا۔ جہاں باہیوں اور گھوڑوں کا گزرنہ  
تھا۔ اگر وہ راجہ بن لیں اکیلا تھا۔ اور اس بن میں کلش بھی  
بہت تھا۔ تو بھی راجہ نے اس لپٹو کا پھیانہ بھوڑا۔

کول بلو کی بھوپ بڑ دھیر۔ بھائی پیٹھ گری گویاں گھنیرا  
اگم دیکھ نربانی پچھتائی۔ پھر ہو جہان پر سو بھلائی  
سور راجہ کو بڑا صبرع وان دیکھ کر بھاگ کر بہار کی گہری  
پھاس میں جا گھسا۔ اس پھاس میں جانا گھٹن تھا۔ راجہ پچھتا یا اور  
واپس لوٹ پڑا۔ لیکن اس گھنے جنگل میں راستہ بھول گیا۔

### دوہا

کھیا کھن کھنودھت ترکھت راجہ باجی سمیت  
کھوجت بیاکل بہت ہر حل پو کھیسو اچیت  
بن کے کشٹ سے دیکھی علا جھنا لام اپنے گھوڑے سمیت  
بہت بھوکا اور پیسا تھا۔ اور اس بیاکل ہتھی میں اپنی کی تلاش  
میں ندی تلاب کو ڈھونڈتا ڈھونڈتا اچیت سا ہو گیا۔

### چوہائی

پھر سین اشرم ایک دیکھا۔ تہاں نس نرتی کبٹ منی منیشنا  
جاسو دیش نرب لیتہ پھر آئی۔ سمرین سخی گئیو ہرائی  
بن میں پھرتے پھرتے اس نے ایک اشرم دیکھا وہاں ایک  
کیشی راجہ تھی جیسا بھیس بنا سے رہتا تھا۔ جس کا دیش اسی راجہ پرتاب  
بھانواؤ نے پھین لیا تھا۔ اور جانی فوج کو یہ وہیں بھوک کر بھاگ کھڑا  
ہوا تھا۔

سے پرتاب بھانواؤ کر جانی۔ اپن اتی اسے اتو مانی  
گیونہ گروہ من بہت گائی۔ ملانہ راجہ نرب اچیمانی  
جیو راجہ پرتاب بھانواؤ کی پرار مدد کو ابھی جان کر اہر لپٹے  
کروں کو برا جان کر وہ مارے پانی اور شرمہ کی کے گھوڑا لیا وہ ہی  
بھیمان کے کارن پرتاب بھانواؤ سے میل تلاب کیا۔

اس اراداری رنگ جم راجہ۔ پین لسی ناپس کھیں ساہا  
اسو سیت کون نرب کینہہ سید پرتاب رنی سخی تپ چنہرا



اس کا منتہی ہوں۔ یہاں اس بن میں شکار کھیتے کھیتے راستہ  
بھول گیا ہوں میرے بڑے اچھے بھاگ ہیں جو آپ کے چروں  
کے درشن میں بنے پائے ہیں۔  
ہم کوں در لہجہ درشن تنہا را جانست نہل کچھ بھل ہو نہارا  
کہ منی نات کھیو اندھیا را جو جن منتر نگر و تمہارا  
ہم جیسے گریختوں کو آپ کا درشن ہی در لہجہ ہے بن میں راستہ  
بھول جانے کے کارن جو مجھے دکھ ہوا ہے سو مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے  
کہ اس بہانے یہاں اگر میرا کچھ کلیان ہوئے والا ہے تب ہی سے  
کہا کہ ہے غمت! اب اندھیل ہو چکا ہے اور تمہارا شہر یہاں سے منتر  
جو جن دور ہے۔

دوہا

نشا طور گمبھیر بن پنتھ نہ سوچھ سجان  
بسہوا جو اس جانی تم جائیو ہوت بہان

ہے سجان! راتری اندھیری ہے بن گھنٹا ہے۔ راستہ  
نہیں ہے ایسا سمجھ کر رات یہاں ہی ٹھہرنا اور سویرا ہوتے ہی  
چلے جانا۔

تلسی جس کھو تو تیتا تیسی ملے سہائے  
اپنہ کوئی نا ہی پھرینا ہی تھاں لے جانی

تلسی داس جی کہتے ہیں کہ جیسی بھاوی (دھونہاں)  
ہوتی ہے ویسی ہی سہا سہا مل جاتی ہے (دھنکات ویسا ہی فانا  
ورن مل جاتا ہے) یا تو بھاوی آپ ہی اس پرش کے پاس ہوتی  
ہے یا اسے وہاں لے جاتی ہے۔

چوپائی

بھلے ہیں ناٹھ ائیو شہریشا بانا ہی ترک تروٹیہ ہیشا  
نرپ ہو کھیانتی پرستھیو تا ہی چرن بندہ کیج بھاگہ سرا ہی  
بہت اچھا ہمارا ج! ایسا کہہ کر اور اس کی اگیا سرا تھے  
پر رکھ کر راجہ نے گھوڑے کو درخت کے ساتھ باندھ دیا اور آپ بٹ  
گیا۔ راجہ نے تیسوی کی انیکہ ملکات پر شیشا (تولیف) کی

اور اس کے چرن چھو کر اپنا بھاگ سہا۔  
مئی بولیمو مر دو گرا مہائی۔ جان پتا یہ کھو کر وں ٹھٹھائی  
میں منیش ست پیوک جاتی۔ ناٹھ نام ج کہہ ہو بھکائی  
پھر طرہ نے بڑی کوں بانی سے مئی سے کہا کہ ہے پر بھو!  
میں آپ کو پتا جان کر یہ ٹھٹھائی کرتا ہوں کہ آپ مجھے اپنا پتر  
اور پیوک جان کر بے ناٹھ! اپنا نام دسار سے بتلائیے۔

تیمی نہ جان نہ پت پ ہی ہو جانا بھو پت ہر سو کیٹ سیانا  
بیری پی چھتری پنی راجا بھیل بل کینہہ چھی رنج کا جانا

راجہ اس کو چاٹنا نہ تھا۔ اور وہ راجہ کو جانتا تھا۔ راجہ کا ہر وہ  
تو شہد تھا۔ اور وہ کیٹ کر کے میں ماہر تھا۔ ایک تو شہر و۔ دوسرے  
کھشتری جاتی۔ اور تیسرے راجہ۔ وہ بھیل بل سے اپنا کام نکالنا  
چاہتا تھا۔

شہی راج سکھ دکھت رانی۔ آواں ایل ایل سلی چھاتی  
سرن جن نہ پت کے سنی کا نا۔ بھر سنبھار ہر دے ہر شانا  
وہ شتر اپنے بھو گئے ہوئے راج سکھوں کو یاد کر کے  
بہت دکھی تھا۔ اس کی چھاتی آوے کی آگ کی طرح اندر ہی اندر  
چل رہی تھی۔ راجہ کے سیدھے ساوھے کچن مل کر اور اپنے دیر بھاؤ  
کو یاد کر کے وہ سن میں بڑا خوش تھا۔

دوہا

کیٹ بوری بانی برڈل بولیمو جگتی سمیت  
نام ہما کھی کھاری اب نہ دھن نہ پت نکیت

کیٹ سے بھری ہوئی کوں بانی سے بڑی مینی سمیت بولا  
اب تو ہمارا نام بھکاری ہے کیونکہ نہ تو ہمارے پاس دھن ہے اور  
نہ رہنے کے لئے گھر۔

کہہ نہ پ جے پگیان نہ دھانا۔ تم سار کھے گلکٹ اچھا نا  
سدا این پو رانی دوائے۔ سب بڑھئی کشل کیش بنائے  
راجہ نے کہا۔ جو آپ کی طرح گیان و گیان سمپن اور اچھا مان ست  
پرکش ہوتے ہیں وہ اپنے دست پرک نہ پ کو نہ دھاپائے رکھتے ہیں  
اور اس وجہ کے بارے کہ کہیں سنوں کا نہیں بنائے رکھنے سے زیادہ

مان سنان ہو جائے سے کہیں وہ کلیان مارگ سے پست نہ ہو  
جائیں آپ کی طرح بھیس (برہیس) بنا کر رکھتے ہیں اور اس میں  
ہی اپنا کلیان مانتے ہیں۔  
یہی تھے کہیں سنت شریقی کے پریم اپن پر یہ ہری کیرے  
تمہہ ہم اوچن بھکاری ایکہا۔ ہوت پر کی شوی سندھیا  
اس لئے تو سادھو جاتا اندوید ڈنکے کی چوٹ سے کہتے  
ہیں کہ جو پریش ابھکا دھتا اور مان سے رہت ہوں۔ وہ ہی بھگوان  
کو پیارے ہوتے ہیں۔ تمہارے جیسے نرہن بھکاری اور بے گھر  
پرشوں کو بھکر برہما اور شوجی کو بھی سندھیا ہو جاتا ہے بلکات  
وہ بھی پہچان کرنے میں دھوکا کھا مانتے ہیں کہ یہ کوئی سنت ہے یا  
بھکاری۔

جوسی سوسی تو جرن نرما می۔ مویر کر یا کیے اب سوامی  
ہر ج پریتی بھوتی کے دیکھی۔ آئیو پتے پتہ اس بشیکھی  
سب پرکار راہی اپنائی۔ لولینوا دھاک سیہرہ جانی  
سٹوٹی بھاؤ کہوں ہی پالا۔ ایرہاں بہت بیتے ہو کالا  
آپ جو کوئی بھی ہوں میں تو آپ کے جرنوں میں سادھو سنگار  
کرتا ہوں۔ ہے سوامی آپ مجھ پر کر ماکریا اپنے اوپر راہ کی بھاوک  
پریتی کو دیکھ کر اور یہ بھی دیکھ کر کہ اس کو بھیرا دھاک و شو اس ہو گیا  
ہے سب پرکار سے راہ کو اپنے آؤ جھن جانا کرشی ماتر بڑا پریم دھلا  
کر وہ کیتی تپسوی بولا۔ ہے راہن ہنوں آپ سے سچ کہتا ہوں  
مجھے یہاں رہتے ہوئے بہت کال دیندے ہو گیا ہے۔

دوہا

اب لگ موہ نہ یلن کو ویش نہ جناؤں کاہو  
لوک ویشا ایل سم کر تپ کا نہ راہو

اب تک مجھے نہ تو کوئی ملا ہے اور نہ ہی میں نے اپنے آپ کو  
کسی پر ظاہر کیا ہے۔ کیونکہ جیسے اگنی بن کو بھسم کر دیتی ہے ویسے  
ہی لوک میں مان پر تشٹھا تپسوی کے تپ کو بھنگ کر کے اس  
کا ناش کر دیتی ہے۔

سور شھا

تکسی دیکھی شیشو جھوٹا نہیں ہوئے نہ تیر نہ

سندر کی کہتہ بیگھوچن سداہا سم آئن اہی  
تکسی داس جی کہتے ہیں کہ سندر بھیس بھکر اہلی سرورپ کو  
پرکھنے میں جیت پریش بھی نہ ہو کا کھا مانتے ہیں۔ بھیرا دھاک کی تو بات  
ہی کیا۔ مور کو دیکھو اس کی شکل کیسی سندھ ہے۔ اس کے کپ کیسے  
امرت کے سمان میٹھے ہیں لیکن وہ کھانا سانپ ہے۔

تائیں گیت رہیوں جاگ اہیں۔ ہری تگ کم اپنی پر یو جن ناہیں  
پر جھو جانت سب بن ہیں جانیوں۔ کہو ہو کون سبھی لوک چھائیں  
وہ کیتی تپسوی بولا۔ اس لئے ہی میں سنسار میں ٹھپ کر رہتا ہوں  
بھگوان کے سوائے مجھے اور کسی سے کوئی مطلب نہیں ہے۔  
انہی بھگوان تو بنا کچھ بتائے یا پرگٹ کئے ہی اندر پار کی سب  
کچھ جانتے ہیں بھیر سنسار کے لوگوں کو دھلتے ہیں کہ انہی سندھی  
رہتی ہے۔

تم جی شمشہر پریم پریم موریں۔ پریتی پریتی موہی پر تو میں  
اب جومات دراووں تو ہی۔ داروں دوش کھشی اتی موہی  
تم پوتر اور ساؤک بدھی والے پریش ہو اس لئے مجھے تم پر  
لگتے ہو۔ اور تمہیں بھی جھو پریم اور شڑھا ہے اس لئے اسے  
تات! اگر میں آپ سے کچھ چھپاتا ہوں۔ تو مجھے بہت ہی بھاری  
پاپ لگے گا۔

جتم جتم جتم جتم اور سب۔ تم تم تریم ہی ایتج پندو اس  
دیکھا سوئیں کریم سوہانی۔ تپا لانا پس بک دھبانی  
جوں ہوں گائی تھی دیکھ بھاؤ کی تائیں کرتا تھا توں توں اس پر  
راہیہا شو اس بڑا جاتا تھا جب اس نے من کچن کریم سے رام کو اپنے  
میں جانا تب بگا بھگت مئی بولا۔

نام ہمارا ایک تنو بھتانی سینی نرپ بولینو یعنی سرو نانی  
کہو نام کر اوتھ بھگانی۔ موہی سیوک اپنی اپن جانی  
سے بھائی! میرا نام ایک تنو ہے۔ میں کو ایک بار بھیر  
دناوت کر کے رام نے کہا کہ مجھے اپنا سجا سیوک جان کر مجھے اپنے  
نام کا ارتھ کھول کر کہئے۔

آدی شہری گائی شہری تپا شتی بھے سوری





موت اور سب دکھوں سے ریت جو جائے اور یہ میں مجھے  
کوئی نہ جیت سکے۔ اور میرا راج سوکھ چکا ہے بھٹکے بنا رہے۔

### جوپائی

کہہ تائیں نہ یہ ایسی ہوؤ۔ کارن ایک کٹھن سنو سوؤ  
کائیو جیتے پدنا بھی سیسا۔ ایک بہر گل چھاڑی جیسیا  
تیسوی نے کہا۔ ہے راجن! ایسا ہی ہوگا۔ برا ایک مشکل  
ہے سوکھی سن لو۔ ہے پختوی کے سوا ہی ایک بزمین نش  
کو چھوڑ کر کال بھی تیرے جرنوں پر بیس چھوڑا کرے گا۔

تپ بل بہر سدا بری آرا۔ تیرے کوپ نہ کوؤ لھو آرا  
جوں بہر نہ بیس کہہ نہ لیا۔ تو تیرے لیس پدی لشنو ہمیشیا  
تپ کے بل سے بزمین سدا بری چلے آئے ہیں۔ ان کے  
کردہ سے کوئی بجا نہیں سکتا ہے۔ اگر تم بزمینوں کو اپنے وش  
میں کر لو تو پھر بہر سدا وشو ہمیش سدا دے دینا تمہارے وش میں  
ہو جائیں گے۔

چل نہ بہر کل سن بری آئی۔ ستیہ کہوں اور چھا اٹھائی  
بہر شراپ بنو سنو جی پالا۔ تو نہ ناس نہیں کولنے ہوں کالا  
بزمینوں کے وش کے آگے کسی کا کوئی زور نہیں چلنا۔  
میں دھول ہاتھ اٹھا کر یہ حق کہتا ہوں۔ بزمین کے شراپ (بدعا)  
کے پنا نہ ناس کسی بھی کال نہ ہوگا۔

نیشیو لاؤ گین سنی تاسو۔ ناچتہ نہ ہوئی موراپ ناسو  
تو پر سدا بر چھو کر پاندھا نا۔ جو کہوں سب کال کلیانا  
اس کے جین میں کر راج بڑا بڑا ہوا۔ اور کہنے لگا کہ ہے ناچا  
اب میرا ناس نہیں ہوگا۔ سو کر پاندھا نا! آپ کی کرپا سے ہر کال  
میں میرا لیان ہی ہوگا۔

### دوہا

ایو مستوی کپٹ سنی پولا گٹل بہر رہی  
طلب ہمارا اہل لاسن کہہ نہ ہم ہی نہ کھوئی

ایسا ہی چوگا کہہ کر کٹی سنی پھرو لا۔ ہم میرے ملنے اور اپنے  
راستہ بھول جانے کی بات کسی سے نہ کہنا۔ اگر کہہ دوں گے تو کھلا لاؤ  
میرا اس میں کوئی دشت نہیں۔

### جوپائی

تائیں میں تو ہی بزمینوں راجا۔ کہیں کھتا تو پریم اکا جا  
چھٹیں نثرن پر پرت کہانی۔ ناس ہمارا سنیہ ص بانہ  
ہے راجن! میں نہیں اس ملے ہی منہ کرنا ہوں کہ اس  
بھید کو دوسروں پر نہ ظاہر کرنا۔ اگر یہ بات کسی دوسرے کو بتا دوں گے  
تو بڑی بھاری ہانی ہوگی۔ چھٹے کان میں یہ بات پڑے ہی تمہارا اس  
ہو جائے گا۔ اسے بالکل سچ بھنا

یہ بزمینیں اٹھوا دو ج سترایا۔ ناس تو رسنو کھاؤ نہر تانا  
ان آپاے نہ رتن تو نہ ہیں۔ چل ہری بہر کوپ ہی نہ ہیں  
بہر تاپ کھاؤ سنو! یا تو اس بھید کو دوسروں پر کھول  
دینے سے اور یا بزمینوں کے شراپ سے ہی تمہارا ناس چھکا چاہے  
سنو اور شکر بھی من میں کر دو کہ میں تمہارا ناس نہیں ہوگا۔

ان کے سوا بے تمہارے ناس کا اور کوئی آپاے نہیں ہے۔  
ستیہ ناچہ بزمین تپ کھا شرا۔ دو ج کر کوپ کہہ نہ کوؤ لھو  
راکھی کر جوں کوپ بدھاتا۔ کر بڑو دھڑی کو دھاک تراتا  
راج نے سنی کے جرن پڑ کر کہا۔ ہے ناچا! یہ آپ نے سچ  
کہا ہے۔ بزمین اور گرنے کے کردہ سے کوئی بھی رکشا کرنے والا  
نہیں ہے۔ اگر بہر ہاجی کسی پر کردہ کریں تو گرو رکشا کر سکتے ہیں۔  
لیکن گرنے کے کردہ کرنے پر ہمت میں بھی کوئی بچا نہ والا نہیں  
ہے۔

چل نہ جلب ہم کہہ نہ ہا رہیں۔ ہوؤ ناس نہیں سوچتا ہمارا  
ایک میں ڈر دیرت میں موراپ بہر چھوئی دیو شراپ اتی کھورا  
اگر میں آپ کی آگیا ہو سارے جوں تو بے شک میرا ناس ہو  
جائے مجھے اس کی ذرا بھی عینتا نہیں۔ ہے بہر چھو! میرا تو اس ایک  
ڈر کے مارے ڈر رہا ہوں کہ بزمینوں کا شراپ بڑا گھور ہوتا ہے۔

### دوہا

ہوئی بہر میں کون پارگی کہہ نہ کر یا کری سوؤ  
تمہو جی زین دیال رنج پیتو نہ دیکھوں کوؤ!  
وہ بزمین کسی آپاے سے وش میں ہو سکتے ہیں کہ باکرے  
آپ وہ آپاے کہتے۔ ہے دین دیال! آپ کو چھوڑ کر میں کسی اند کو  
اپنا تیشی (بھلائی) جاسنے وال نہیں دیکھا۔



چو پائی

سُتور پہ سہوہ متنی جگ مائی گشت سادھ پئی مری کرناہی  
 اہ ای ایک اتی سکھ آپائی۔ تہاں پرتو ایک گشت اتی  
 ہے راجن! سنو جہنوں گوش میں کرتے کیسے سنسار میں  
 بہت سے آپائے تیر۔ اور وہ سارے بڑی گھٹنا سے کئے جاتے ہیں  
 کرتے پرکھی کار یہ سداہ جویا نہ ہو۔ اس کی کوئی کار نہی نہیں۔ اس ایک  
 آپائے بہت ہی آسان ہے لیکن اُس میں بھی ایک مشکلی ہے۔

ہم اُدھیں چلی گئی تیر پہ سوئی۔ مورہ باب تو نگر نہ ہوئی  
 اسیو لکھیں اور جیب میں بھٹیوں کا ہوکے کر یہ گرام نہ گئیوں  
 ہے راجن! وہ آپائے میرے دوش میں ہے لیکن یہاں ہمارے  
 نگوس ہو نہیں سکتا۔ جب سے میں پیدا ہوا ہوں کچ تاں کسی کے گھرا  
 نگوس نہیں گیا۔

جوں نہ ہاؤں تب ہوئی ارکا جو۔ بنا آئی اس منجس آ جو  
 سنی نہیں بولیو ہر دو بانی۔ نا کھنگم اسی نیتی پھانی  
 بڑے سینہ لکھو نہ پر کرہیں۔ گری رنج سرتی سدا ترن دہر میں  
 جلدی اگا دھ موئی بہن پھیتو سینتت دھرتی دہرت سہر رینو  
 اگر میں نہ ہاؤں تو تہاری بڑی ہانی ہوتی ہے۔ اچھا تھا را  
 کام بگڑتا ہے۔ اس لئے یہاں آجس (معہ بے میل بات) آن پڑا ہے۔  
 راجہ پرت کر پری کوں بانی سے بولا کہ ہے نا کہ! ویڈوں میں اسی نیتی  
 کہی ہے کہ لوگ اپنے سے بھوٹوں پر پریم کرتے آئے ہیں۔ پر بہت اپنی  
 چوٹیوں پر سدا ہی گھاس کو اٹھائے رکھتے ہیں۔ اگا دھ سمندر اپنی  
 سطح پر سدا ہی بلبلوں کو دھان کے رکھتا ہے۔ اور دہرتی سطح ہی  
 دھول اپنے سر پر اٹھائے رکھتی ہے۔

دوہا

اس گئی گئے نرس پد سو اتی ہو ہو کر پال  
 موئی لائی دکھ سہے پر بھو سجن زین دیال

ایسا کہہ کر راجہ نے چرن پڑ لئے۔ اور کہا کہ ہے سو اتی! اگر یا  
 کیجئے۔ ہے پر بھو! آپ بڑے تہاں پرش میں اور دین رکھیوں پر دیا  
 کرتے والے ہیں۔ آپ میرے لئے اپنا کشت ضرور دین کیجئے۔

چو پائی

جلے تیر ہی آپن آدھنیا۔ لولا ناپس کیٹ پر طپنا  
 ستیہ کیوں بھو پئی سنو تو ہی۔ جگ ماہن ر لکھ کھو موئی  
 اس پرکار راجہ گوش میں آیا ہوا جان کر کیٹ کرتے میں پورا نکل  
 تپسوی بولا۔ ہے راجن! سنو میں تہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس سنسار  
 میں میرے لئے کچھ بھی بڑھ نہیں ہے۔

اوی کاج میں کر یہوں تورا۔ من تن کچن پھگت میں مورا  
 جوگ چلی تپ منتر پھیاؤ۔ پھلی تپ میں جب کرے دراؤ  
 تو من کچن کرم سے میرا چلیکت ہے۔ اس لئے میں تیر کام ضرور  
 کروں گا پر لوگ چلیکتی منتر کا پر پھلا تھی پھل دیتا ہے جب پھلا کئے  
 جائیں۔

جوں نرس میں کر وں رسوئی تہہ پر سہو موئی ہاں نہ کوئی  
 ات سو جوتی ہوئی بھو جن کرئی۔ سوئی سوئی تو لبسو الو سرتی  
 ہے راجن! اس تھارے گھر مار رسوئی نیا کر وں اور تم اپنے  
 ہاتھوں سے اُس کو پر سو چھ کوئی جانے نہ پاوے تب جو اُس ات  
 کو کھائے گا۔ وہ تھارے دوش میں ہو جائے گا۔

مینی تہہ کے کر یہہ چو پئی جوؤ۔ تو پس ہوئی بھو پر سنو سوؤ  
 عیائی آپائے چو تیر پ ایہو سینتت بھری سنکپ کر یہو  
 ہے راجن! اتنا ہی نہیں۔ بلکہ اُن بھوین کرتے والوں کے گھر  
 بھی جو بھو جن کرے گا وہ سب آپ کے دوش میں ہو جائیں گے۔  
 ہے راجن! سنو ہا کر یہ آپائے کرو۔ اور سال بھر بھو جن کھلانے کا  
 سنکپ کرو۔

دوہا

نت تو تن دو ج سہس ست بہو بہت پر یوار  
 میں تھرے سنکپ لگی دہیں کر بی جیو نار

نت تے ایک لاکھ بہمنوں کو اُن کے پر یوار سمیت منترن  
 کرنا میں تھارے سنکپ کے اوسار ایک برس تک ہر روز بھو جن  
 تیار کر دیا کروں گا۔

چو پائی

سین کینہہ نہ پائیں مانی۔ اس جانی بیٹھ چھل گپانی  
شہرت بھوپ نہ را اتی آئی۔ سو کچھ سو سو سوچ اودھیکانی  
اس کی آگیا پاکر راجہ آرام کرنے کے لئے لیٹ گیا اور وہ  
کپڑی گپانی اس پر بٹھا بٹھا کھٹکے ہوئے راجہ کو گڑھ بند لگی۔ پردہ کپڑی  
کیسے سوتا۔ اسے سوچ کے مارے غیند کہاں۔

کال کیتو سنی پیر نہاں آوا۔ جیہیں سو کر ہوئی نہ پیر ہی بھلاوا  
پر م متیر تائیں نہ پیر کیرا۔ جانی سو اتی نہ پیر کھنیرا  
اتنے میں کال کیتو نامی راکشس وہاں آیا۔ جس نے سو رہیں کر  
راجہ کو بھلا لیا تھا۔ وہ اس پستوی راجہ کا بڑا متیر تھا۔ اور کپڑے کرنے میں  
بڑا کشل تھا۔

تیر ہی کے ست ستار دس بھائی کھیل اتی آجے دیو دکھائی  
پر م ہیں بھوپ سب مارے۔ پر سنت پیر کچھ دکھارے  
اس کے سو پیر اور دس بھائی تھے۔ جو بڑے دشت کسی سے  
نہ جیتے جالے والے اور دیوتاؤں کو دکھ دینے والے تھے۔ برہمنوں،  
سنئون، دیوتاؤں کو دکھائی دیکھ کر راجہ پر تاپ بھانوانے ان سب کو دکھ  
میں پہلے ہی مار ڈالا تھا۔

تیریں کھل پا چھل پیر سنہارا۔ تائیں نہ پیر ملی متیر چارا  
جیہیں راجہ کھٹکے سوئی نہ پیر پائو بھاوی نہ جان کھجوراؤ  
اس دشت نے پھیلے ویر کو یاد کیا۔ اور تپسوی سے مل کر صلہ  
مشورہ کیا۔ جس پر کار دھیری راجہ تاپ بھانوانے کا ناش ہو وہی ڈھنگ بنایا  
بھاوی کے دس ہونے کے کارن راجہ پر تاپ بھانوانے نہ سمجھ سکا۔

دوہا

لو تھیں اکیل اپی لکھ کر پ گئے نہ تا ہو  
اجڑوں دیت نہ کہہ بی کسی ہی سر او سبشت راہو  
تجسوی دشمن اگر اکیلا بھی ہو تو بھی اسے چھوٹا اور حق نہیں  
سمجھنا چاہئے۔ کھجور تک بھی چند رما اور سور یہ کورا ہو دکھ دیتا ہے۔  
جس کا صرف ایک مری کا تھا۔

دکھی بدھی بھوپ کشت اتی بھویریں پیریں کل پیریں سوریں  
کر تیریں پیر ہوم فکھ سیدوا۔ تیریں پیریں کچھیں پس دیوا  
ہے راجاں اس طرح کرنے سے تھوڑے ہی کشت سے  
سوارے برہمن ویش نیرے دس میں ہو جائیں گے۔ برہمن ہون گئے  
سیدوا پوجا کریں گے۔ تو اس سمبندھ سے سب راجا بھی بھج ہی میں  
تہہ رے دس میں ہو جائیں گے۔

اور ایک تو ہی کہوں لکھاؤ۔ میں اب نہیں بنیں نہ آؤب کاؤ  
تھرے پیر دہت کہوں راجا۔ پیری آئیں گری سچ مایا  
میں اپنے آپ کو بھلائے رکھنے کے کارن ایک بھجیاں  
تھیں اور جتا ہوں کہ میں اس بھج میں تھارے گھر نہیں آؤں سکا۔  
ہے راجاں میں اپنی مایا سے تمہارے راج پر دہت کو ہر لاؤں گا۔

تپ بل تیر ہی گری آؤ سمانا۔ دکھوں اہاں برش پروانا  
میں دھری تا شویش ستوراجا۔ سب پیری تو رسقوارب کا عیا  
لے تپ کی شکتی سے میں اسے اپنے سمان بنا کر ایک برس  
تک یہاں رکھوں گا اور میں اس کا روپ بنا کر سب پر کار سے تھسارا  
کام بناؤں گا۔

گئے رشی بہت سٹین اب کچھ موی تو ہی بھوپ بھینٹ دن تیجے  
میں تپ بل تو ہے ترک سمیتا۔ پینچپوں سووت ہی نکیتا  
پرے راجا رات بہت چلی گئی۔ اب تم آرام کرو آج سے تیرے  
دن میں کچھ ملوں گا۔ میں اپنے تپ کے بل سے کھڑے سمیت تھیں  
ہوئے ہی کھڑے بن جائوں گا۔

دوہا

میں آؤب سوئی بیشو دھری اپی تپو تپ ہی  
جب ایکانت بلالائی سب کتھا سناؤں تو ہی  
میں تہارے راج پر دہت کا بھیس بنا کر آؤں گا۔ اور  
ایکانت میں تم کو بلا کر جہاں کی سب بات چیت سناؤں گا تپ تم  
مجھے بھجیاں لینا۔

چوہائی



چوپانی

تا پس نرپ پنج نسکھی نہاری ۔ ہر غی بلینو کھی بھینو سکھاری  
 برتر ہی سب کھنڈا سنائی ۔ جا تو دھان بولا سب کھدائی  
 تپسوی راہ اپنے مڑ کو آیا ہوا دیکھ کر بہت آندھ ہو کر اٹھا۔ اس  
 سے بلا اور برتن ہو گیا مگر سب کھنڈا کہ سنائی ۔ کال کیتو برتن جت ہو کر بولا۔  
 اب سادھینوں ریو سنھو نرلیا ۔ جو تہہ کینہہ مور اپد ریا  
 پر ہی ہری سوچ راہ کو تہہ سوئی ۔ پخواوشدہ سادھی پھی کھوئی  
 سے راجن کو میرے کہنے کے اوسار تم نے سب کا کر لیا  
 ہے اب شمن کو میں سمجھاں ہی لوں گا۔ سب چننا دور کرو۔ اور جا کر  
 سو رہو۔ بھاتا نے بنا دوائی کے ہی بیماری کو دور کر دیا ہے۔  
 کل سمیت ریو مول بہائی جو بھین دوس بیپ میں آئی  
 تا پس نرپ ہی بہت پریشوشی ۔ چلا جا کیتی اتی زوشی  
 شمن کو اس کے پر یو اسمیت جو مول سے ناش کر کے چھتے  
 دن میں تم سے آبلوں کا اس پر کار تپسوی کو سنتشت کر کے وہ ہا  
 کیتی راکشس کرودھ سے جل بھن کر دیاں سے چل دیا۔  
 بھانور تاب ہی باجی سمیتا پہنچا لکھی چن ما جھنکیتا  
 نرپ ہی نارنی ہمیں سین کرانی پیدھر ۔ گر تہہ بانڈھسی باجی بنائی  
 اد بھانور تاب کو اس کے کھوٹے سمیت چن بھری اس  
 کے کھنچا دیا۔ راہ کو دوائی کے پاس لاکر کھڑے کو اچھی طرح سے  
 کھڑے رٹھالیں بانڈھ دیا۔

دوہا

راجا کے ابرو بہت ہی ہری لے گیو ہوری  
 لے را کھی گری کھوہ مول یاں کی مٹی ہوری

پھر وہ راکشس راہ کے پر بہت کو اٹھالے گیا۔ اور اسے  
 پہاڑ کی کھوہ میں لا رکھا۔ اور اپنی راکشسی مایا سے اس کی بھی کو بھرم  
 میں ڈال دیا۔

چوپانی

اکیو برجی ابرو بہت رو پا ۔ بریو جانی تہی سچ انویا  
 اگیو نرپ ان بھیں بہانا ۔ کھنچ کھنچ اتی اچر جو ماتا  
 آپ پر بہت کا روپ بنا کر اس کی سند سچ پر جا سوا۔ راہ

سو راہو نے سے چلے ہی جا کا اور اپنے گھر کو دیکھ کر اسے بڑا ہی  
 اشیچر ہوا۔

مٹی نہاں ہوں انو مانی ۔ اٹھو کو میں جہیں جان نہ رانی  
 کان گیو ہاجی پڑھی نہی ۔ پیر نہادی نہ جانیو کے ہی  
 اپنے من میں مٹی کی ہما کا انو مان کر کے چیکے سے اٹھا کرانی کو  
 پیر نہ چل جائے کھڑے پر چڑھ کر جنگل کو چلا گیا۔ نگر کے کسی اشری برتن  
 کو اس بات کا تہ نہ لگا۔

گیس جام جگ بھوتی آوا ۔ گھگھ اٹسو باج بدھا وا  
 ابرو بہت ہی دیکھ جب دا جا ۔ جیت بلوک سحر سوئی کا جا  
 دو پر بہت جاتے پر راہ نگر آیا تو گھر میں آسو ہونے لگے۔  
 اور آندھ کی بدھاں بجنے لگی۔ جب راہ نے پر بہت کو دیکھا تو اپنے  
 کام کو یاد کر کے اشیچر پکت ہو کر اسے دیکھنے لگا۔

جگ سم نرپ ہی گئے دن تینی ۔ کیتی مٹی پدہ متی لینی  
 سمے جانی ابرو بہت آوا ۔ نرپ ہی مٹے سب ہی سمجھا وا  
 یہیں دن راہ کو یگ کے سماں گزرے کیتی مٹی کے چروں  
 میں ہی اس کی بھٹی لگی رہی ۔ بکت سماں جان کر پر بہت کا روپ  
 بنائے وہ راکشس آیا۔ اور راہ کو اچانت میں لے جا کر سب گیت  
 کھنچا سمجھا دی۔

دوہا

نرپ ہرینو پہچانی کر و بھرم میں پانہ جیت  
 برے ثروت ست سہس برہم کیتھ سمیت

راجا اپنے گرد کو پہچان کر بڑا پرستار ہوا۔ بھرم کے کارن اسے  
 پہچان ہی نہ رہی۔ کہ یہ تپسوی ہے یا کال کیتو راکشس فوراً  
 ایک لاکھ برہمنوں کو اس کے پر یو اسمیت نمٹن دے دیا  
 چوپانی

ابرو بہت جیو ناربت اتی ۔ جھس ماری بھری شرتی گائی  
 مایا مٹے نہیں کینہہ رسوئی ۔ نچن ہو گئی سکئی نہ کوئی  
 جیسا دیدوں میں دزن ہے اس کے اوسا چھس اور چار پر کار کے بھرن  
 اس پر بہت لے تیار کے اس نے اپنی مایا شکتی سے رسوئی تیل کی بھانت بھت  
 کے اتنے وینجن بنا کے کوئی گن ہی نہ سکتا تھا۔

سنتیت بدھتہ ناس تہیہ سوؤ۔ جل ناتہ نہ رسی ہی کل کوؤ  
نرب سنی شراپ کل اتی نرا سا۔ بھئے ہوری ہر گراہ کا سا  
ایک سال کے اندر اندر نیا ناس ہوگا تیری کل میں کوئی پانی  
دینے والا نہ رہے گا۔ راجہ شاپ شکر بھیت ہو کر سیال ہو گیا۔  
پھر شند آکاٹھ بانی ہوئی۔

پیر شراپ بکاری نہ دینہا۔ نہیں ابراہہ بھوہ بکھوہ لینہا  
چکرت پیر سب سنی منہ بانی۔ بھوہ بکھوہ جہاں بھوہ بکھوہ  
کہ ہے بھوہوں اتم نے کچھ دھار کئے نہ ہی شاپ دے دیا۔ راجہ  
نے کچھ بھی ابراہہ نہیں کیا۔ اسی آکاٹھ بانی میں کرسب برہمن چکرت  
ہو گئے اور راجہ باورچی خانہ میں گیا۔

اتہاں نہ آن نہیں پیر سیارا۔ پھر نوراہ من سورج ابارا  
سب پر سنگ ہی سمہ نہ سنا۔ ترست پر نوراہی اٹھا تی  
وہاں نہ بھوہوں تھا۔ اور نہ سوتیا پروست تھا۔ راجہ من میں بہت  
ہی سوچ کرتا ہوا وہاں سے لوٹا۔ برہمنوں کو ساری گیتھا کہ سنا۔ بہت  
ہی بھئے بھیت اور سیال ہو کر راجہ دہرتی پر گر پڑا۔

### دوہا

بھوہتی بھاوی مٹی نہیں جہتی نہ دوشن نور  
کیہ نہیں ایتھا ہونی نہیں پیر شراپ اتی کھور

ہے راجہ بھاوی مٹی نہیں۔ اگر تہا وا کچھ بھی دوش نہیں  
ہے لیکن برہمنوں کا شاپ بڑا بھاناک ہوتا ہے۔ بھوہا نہیں سکتا

### چو پائی

اس کی سب ہی دیوہ دھلے۔ سماہا دیوہ گنہہ پاسے  
سوچیں دوشن دیوہی دیہیں۔ برچیت ہنس کاگ کے پھر ہیں  
ایسا کہ کر برہمن سب چلے گئے۔ نگر واسیوں نے یسا را  
سماہا رستا تب تو سب من میں سوچ کرتے ہوئے بھانا کو دوشن دینے  
لگے کہ جس نے ہنس بننے کی یوگیتا دے کو کو بنا دیا۔ ارتھات  
پدیکرمی راجہ کو دیتا بنانے کی بجائے رکشس بنا دیا۔

اگر بہت ہی بھون پہنچائی۔ اترتاس ہی بھری جتائی  
تہہر کل جہاں تہاں پیر بھٹا۔ جی جی میں بھوپ سب ہلے

بیدہ مر گنہہ کر امش راندھا۔ تہی ہوں پیراٹھو کھل ساٹھا  
بھوہن کہوں سب پیر ملائے۔ پدکھاری ساد ر بھٹاے  
سبت پر کار کے پشوؤں کا ناس بنایا۔ اور اس ناس میں  
اس جہا رشت نے برہمنوں کا ناس ملا دیا تب سب برہمنوں  
کو بھوہن کرنے کے لئے بلایا۔ اور اور سے ان کے چرن دھو کھٹایا  
پرسن جب میں لاگ نہی پالا۔ بھئے آکاٹھ بانی تہی کا لا  
پیر برہمن اٹھی اٹھی کر یہہ جاؤ۔ ہے بھری ہانی ان جی کھاؤ  
جب راجہ رسونی پروستے لگا تو اسی سے کال کیتوکی پایا سے  
آکاٹھ بانی ہوئی کہ ہے برہمنوں اٹھ کر سب اپنے گھروں کو چلے  
جاؤ۔ بھوہن نہ کھاؤ اس کے کھانے میں بڑی بھاری ہانی ہے۔  
بھوہو سوتیاں بھوہو سب راون اٹھ بانی لبو اسو  
بھوہ کل مٹی موہاں بھلائی۔ بھاوی بس نہ آو کھ بانی  
اس رسونی میں برہمنوں کا ناس بنا ہے۔ سب برہمن اس  
آکاٹھ بانی پر دشاں کر کے اٹھ کھڑے ہوئے۔ راجہ من کر بہت  
بیالکرا۔ لیکن اس کی بدھی رکشس پایا سے موہت تھی۔ بھاوی  
کے دوش میں ہونے کے کارن اس کے منہ سے ایک شہ بھی نکلا۔

### دوہا

ہوئے پیر سکوب تب نہیں کچھ گنہہ بچار  
جانی نساہر ہو ہو نرب موڑھ بہت پر نیوار

تب تو برہمن غصے سے لال پیہہ موکر اٹھے اور من میں کچھ بھی  
دھار نہ کرنے ہوئے راجہ کو شاپ دیا۔ کہ ہے موڑھ راجہ تو اپنے  
پر نیوار سمیت دشت رکشس ہو جا۔

### چو پائی

چھتر نرھو تیں پیر بلائی کھالے لئے سہرت سمودائی  
ایشور راٹھا دہر پیر ہما۔ جہی تیں سمیت پر نیوار  
ہے دشت کشتی! تو نے برہمنوں کو باکر پر نیوار سمیت  
ان کا نشٹ کرنا چاہا تھا۔ ایشور نے ہمارے دہرہ کی رکشا کی ہے  
اے موڑھ۔ اس کا ناس کرنے کی آشا کرتا ہوا تو اپنے پر نیوار سمیت  
نشٹ ہو گا۔



اوری مردن نامی جھاج کا بھوٹا بھائی تھا۔ وہ بلوان کھینچ کر نہوا  
اور جو راجہ کا بہرہ لگی نامی منتری تھا، وہ راون کا سو تھلا بھوٹا بھائی  
ہوا۔

نام بھجیش جہی جاگ جاتا۔ دشمنو بھگت بھگیاں زندہ نا  
رہے جے ست سیکوٹ پ کیرے۔ بھگے نسا پکھوڑ گھنیرے  
راون کے اس سو تھلا بھائی کا نام بھجیش ہوا۔ جو کہ  
دشمنو بھگت اور گیاں کا بھنڈا رہو نے کے کارن بگت میں بریدہ  
ہے۔ اور جو راجہ کے بیٹے اور سیکوٹ تھے۔ وہ سب ہی بھوڑا ہوا کھس

ہوئے کام روپ کھل جنس اینکا گیش بھنیر بگت بیک  
کپاوت پنسک سب پانی۔ برنی نہ جاہیں لیسو پری تانی  
وہ سب کے سب کام روپ (جیسا بھی من میں چاہے  
بیسار روپ بنا لینے میں کیش) ایشٹ کیش۔ بھنیر گیاں (چار سے  
زہدت موڑو۔ نہروئی۔ پانی۔ ایشا چاری بھانت بھانت جاو  
کے اتنے گھوڑا ہنسیارے راکش ہوئے۔ کرین کے ایشا چاروں کا  
وزن ہر نہیں ہکتا۔ تینوں بھائیوں نے انیک پرکاری پڑی ہی تھیں  
تیسیا کی۔ جیسے دیکھ کر برہما جی ان کے پاس گئے۔

گئے بھجیش پاس پنی کہو پتر برہما گو  
وہا۔ تیرہیں ماگیو بھگوت پد کسل اٹل الورا گو

بھر برہما جی بھجیش کے پاس گئے اور کہا کہ ہے پتر در مانگو  
تب بھجیش نے لکھلکائی کے بریل چن کلوں میں شدہ پریم ہو، ایسا  
وروان مانگ لیا۔

چوپائی

تہہ ہی دی برہم سہدھائے۔ ہر شبت تے اپنے گریہ آئے  
مے تھو قیامندووری ناما۔ پریم سندری نادی للانا۔  
سوئی مے دہنی راوہی آئی۔ ہوئی ہی جالودھان پتی جانی  
ہر شبت بھائیو ناری بھلی پائی۔ مینی دووین ہووہیا ہی سی جانی  
آن کو ورنان دے کر برہما جی چلے گئے۔ وہ تینوں پتر چیت  
ہو کر اپنے گھر آئے۔ سنے راوہی ایک مندووری نامی پریم روپ تی  
منتری راوہی گئی تھی۔ مے راوہی نے یہ چار کر کہ راون سب راکشوں

پر ہمت کو اس کے بھوڑا بھائی راوہی کے پاس گئے۔ پتر سو کو سارا  
حال جا کر بتایا۔ اس نے جہاں تھیں پتر بھجیش اور راجہ پرتاب بھانوی کے  
سب دہری راہ اپنی سیٹھا بھاجا کر چلے آئے۔

بھجیش نگر لسان بھائی۔ پیہد بھائی نت ہوئی لرائی  
جو بھجیش کھٹ کری کرئی۔ بیزہو سمیت پریمو پرتاب دہری  
نقدارے بجا کر شہر کو بھگیا بہت پرکاری رت برتی لروئی  
ہوئی۔ راجہ پرتاب بھانوی کے دھارے پودھا اپنا اپنا پر کریم دکھا کر  
شودہ سیروں کی موت مرے۔ اور خود راجہ جی اپنے بھائی سمیت  
نگرام میں مارا گیا۔

سنتھ کیتھو کھل کوہ نہیں بانچا۔ پریم شراب کم ہوئی اسانچا  
رچو جتی سب پریم نگر لسانی۔ رچو بھگوت جے جھو پانی  
سنتھ کیتھو کے دشمن میں کوئی نہ بچا۔ جہنم کا شاپ کیا کبھی بھیا  
میں سنا ہے۔ دشمن اپنا پ بھانوی کو چیت کر اس کے نگر کو بھیر سے لسا کر  
اور دت کاڈنیک جاتے ہوئے شیش پائے ہوئے آکر من کرے والے راجہ  
لوگ اپنی اپنی سیدنا سمیت اپنے نگر کو چل دیئے۔

دوہا

بھر دواج ستھو جلی ہی جب ہوئی بدھاتا نام

دھوری میرو سم جنک ہم تاہی سیال سم دام

گیہ واک جی کہتے ہیں۔ ہے بھر دواج ستھو! جب بدھاتا نام  
کے پرتیوں ہو جاتے ہیں۔ تو اس کے دھوں کیں کرسل دینے والے  
بھاری سمرو پرست کے سمان اور پتا سم راج کے سمان اور رتی  
پھنکار تے ہوئے کاٹ کھانے والے سانپ کے سمان جاتی ہے

چوپائی

کال پانی مینی ستھو سوئی راہا۔ سبائیو لسانچہ سمیت سماجا  
ہیں ہر نہا ہی ہیں بھجیش نڈا۔ راون نام پریم پری پتر  
ہے مینی ستھو! وہ راجہ کچھ سماں پا کر اپنے پریمو سمیت راوہی ہوا  
اس کے دس سوتھے اور میں بھجیش تھیں۔ وہ بہت ہی بھاری جہا پر  
پودھا تھا۔ اور نام اٹل کا راون تھا۔

بھوڑا راجہ اوری مردن ناما۔ بھجیش کو کھینچ کر بل دھاما  
پتھو جو راجہ پریم رچی جب اس سو تھلا بھائی پتر بھجیش کو کھینچ کر

رہتے تھے۔ اُن کو دیوتاؤں نے بدھ میں مار دیا تھا۔ اب ہاں  
اندر کی پریمات سے کبیر کے ایک کروڑ رکھشاکیش لوگ وہاں رہ رہے

تھے۔ دس لاکھ گھڑوں گھری سی پانی۔ سین باجی گریہ گھیرے سے جانی  
کھٹی کھٹ بھٹ بڑی کٹکائی۔ چھ جیوتے گئے پرانی!  
راون نے اس پری کی خبر کبیر سے سنی لی۔ اُس نے سینہ سمجھا کر  
قلعو کو گھیر لیا۔ بڑے بڑے بھاری بودھا اور سینا کو دیکھ کر کیش لوگ اپنے  
پران بچا کر وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے۔

پھر سب بزرگ سانن دیکھا۔ کینوسوچ سکھ بھٹیو بسیمھا  
سندر، سراج اگم، الو مانی۔ کینہہ تہاں راون رہدھانی  
تب راون نے گھوم گھام کر ساری پری کو دیکھا۔ اُس کی ساری  
چندا مٹ گئی۔ اندر سے بہت ہی ٹھک بنا۔ اس پری کو سچ بھھاو سے ہی  
سندر اور چاروں اور سے سو رکھشت (محفوظ) جان کر وہاں راون  
نے اپنی راہدھانی بنائی۔

جیہی جس جوگ بانٹی گریہہ بنیے سکھی سکل رجنی چہر کینہہ  
ایک بار کبیر پر دھوا او لیشیک جان جیتی لے آوا  
جیسا کھربس کے نہاہ کے یوگیہ تھا۔ ویسا اُس کو دیکھ سب  
گھروں کو بانٹ کر سب راکششوں کو پر تن کیا۔ ایک بار راون نے  
کبیر پر دھاوا کیا۔ اور اس سے پشک ہوان جیت کر لے آیا۔

### دوہا

کو تاگ میں کیلاش پئی لبہہ سی جانی اُٹھانی  
منہوں تولی نچ باہو بل چلا بہت سہکھ پانی  
پھر اُس نے تماٹھے کے طور پر جا کر کیلاش پر بہت کو اٹھالیا۔  
اور اپنی بھجواؤں کے بل کا انومان کر کے بہت پر تن ہو کر وہ وہاں سے  
چلا آیا۔

### جو پانی

سکھیتی سنت سین سہائی جے پرتاپ بل بدھی بڑائی  
نرت نوتن سب باو دھت بانٹی۔ جیسے پرتاپ لاٹھ لکھ اڈھیکائی  
جسے جتنا لاٹھ ہو اتنا ہی لکھ لکھنا بامان ہے۔ ویسے ہی راون  
کے جتنی پرتاپ سین سہائی (مادگار) جے (نچ) پرتاپ۔

کا سراج ہوگا۔ اس کا بیاہ راون سے کر دیا۔ راون اس سندر  
استری کو باکر بہت ہی پر تن ہوا۔ اور گھر جا کر اُس نے اپنے دو  
بھائیوں کینہہ کرن اور بھیشن کا بھی بیاہ کر دیا۔  
گری تری کوٹ ایک سنگ بھاری۔ بدھی نرمت، درگم اتی بھاری  
سوئی مئے دانو ہوری سنوارا۔ کنگے چت مٹی بھون اپارا  
سندر کے بیچ میں تری کوٹ نامی پر بہت تھا۔ اُس پر بہت پر  
برہما جی نے ایک بڑی بھاری قلعو نما پری بنائی ہوئی تھی۔ اُس پری  
کو رے دانو پھلی لے سنوارا لیا۔ اُس میں سورن کے بہت سے  
مرکان مینوں سے جڑے ہوئے تھے۔

بھوگا ونی جسی اہی کل باسا۔ امراتی جسی سکر نواسا  
تہنہ تیں ادھک میہ لانی بنکا۔ جاگ بھیات نام تہہ لنگا  
ناگ کل کی راہدھانی بھوگا ونی پری اور پو اندر کی  
راہدھانی امراتی پری سے بھی بڑھ کر نینک (دکھش) اور بانگی  
(سندر) پری تھی۔ جو بھگت میں لنگا کے نام سے مشہور ہے۔

### دوہا

کھائیں ہندھو گھیراتی چاری ہوں دسی پری  
کنگے ٹ مٹی کھیت در پڑھو رنی نہ جانی بتاؤ  
یہ پیاروں طرف سے سندر کی گہری کھائی سے گہری ہوئی  
تھی اُس دن کے مینوں سے بڑا ہوا سولے کا درٹھ قلعو ہے جسکی  
کار پگری کا درن نہیں کیا جاسکتا۔

ہلی پر بہت جیس کلپ جونی جاتا دھان تپی ہوئی  
سرتاپی اہل بل دل سمیت بس ہوئی

بھگوت اچھا سے جس کلپ میں جو شور پیر پاپی جاہل  
نہانی راکشوں کا راہہ ہوتا ہے۔ وہ اپنی فوج سمیت اس پری میں فوس  
کرتا ہے۔

### جو پانی

سے تہاں تہی تیر بھٹ بھالے۔ تے سب پرتاپ سہ سنگھار  
اب تہاں راہ تہ تہ کے بنیے۔ رنکھائی چھ پتی پرتاپ  
پو رو کال میں رنکھ پتی میں تہ بھاری بھان راہ تہ



بل بھی اور کیرتی نت نئے بڑھتی جاتے تھے۔  
 اتنی بل کنہہ کرن اس بھرتا۔ جیسی کہوں نہیں پرتی بھٹ جاتا  
 کرنی پان ہوئی چھٹ ماسا۔ جگت ہوئی تھوں پر تر اس  
 اس کا چھوٹا بھائی کنہہ کرن ٹرا جا بلوان تھا جس کے  
 برابر کا لودھا دنیا میں پیدا ہی نہیں ہوا۔ وہ شراب پی کر کھماہ سو یا  
 کرتا تھا۔ اور جب جاگتا تھا تو اس سے تینوں لوک ڈر کے مارے  
 کا پتے تھے۔

جوں دن پرتی امار کر سوئی۔ سو بیگی سب چو پٹ ہوئی  
 سمر دھیر نہیں جانی بکھانا۔ تھی سم امت دیر بلوانا  
 اگر وہ ہر روز بھون کرتا تو جلدی ہی سندس چو پٹ ہو جاتا۔  
 بدھ میں ایسا دھرتھا۔ کہ جس کا وزن ہی نہیں ہو سکتا اس جیسے لڑکا  
 میں اندھی ہیشما بودھے تھے۔

بار دنا د جیٹھ نشت تا سو۔ بھٹ جھوں پترم لیک جا سو  
 جیسی نہ ہوئی رن سنگھ کوئی۔ سمر پرت نہیں پرا کون ہوئی  
 میگھ ناٹھ نامی راون کا سب سے بڑا لڑکا تھا۔ دنیا کے  
 لودھاؤں میں جس کی سب سے پہل گنتی تھی جس کے سامنے بدھ میں  
 کوئی نہ ٹھرتا تھا۔ دیو لوک میں اس کے بھے کے مارے بت بھگدپٹی  
 دھرتی تھی۔

## دوہا

گو مگھ اکپن کلی سر دھوم کیتو اتی کاے  
 ایک ایک جاگ جیتی سکے ایسے بھٹ نکاے

اس کے علاوہ درمگھ۔ اکپن بکرونت۔ دھوم کیتو اور اتی  
 کاے آدی ایسے انیک لودھا ویر تھے۔ جو اکیلے اکیلے ہی دنیا کو  
 جیت سکتے تھے۔

## چو پائی

کام روپ جا نہیں سب مایا۔ سینہوں جنہہ کے درم نہ دایا  
 بس لکھ نہ سبھاں ایکبارا۔ دیکھی امت آپن پیر لوار  
 سب راکش راکشی مایا کو جانتے تھے۔ اور اپنا من جا لڑپ  
 نہا سکتے تھے۔ زیادہ دم کا خیال تو انہیں کبھی نہیں میں بھی نہ آیا تھا ایک  
 بار بھاس میٹھے ہوئے راون نے اپنے اگنت اور پار پر پار کو دیکھا۔

## چو پائی

سنت سمجھ جن پری جن ناتی۔ گنے کو بار لسا چر جاتی  
 سین بلوکی سہج انجھیمانی۔ بولا جن کرودھ مد سانی  
 پتر۔ پوتر۔ کٹھنھی اور سیوکوں کے جھنڈ کے جھنڈ تھکھ پکھ کنوں  
 کی ساری جاتیوں کی گنتی تو کون کر سکتا تھا سمجھا دے ہی انجھیمانی دانا  
 اپنی سینا کو بکھ کر کرودھ اور مد سے بھرے ہوئے کچن بولا۔

سن ہو سکل رجنی چر جو بھٹھا۔ بھرے پری بدھ بڑو بھٹھا  
 تے ستھکھ نہیں کریں لرائی۔ دیکھی سیل روپ جاپیں پرائی  
 تنہہ کر من ایک پڑھی ہوئی۔ کہوں بھائی سن ہواب سوئی  
 دوہن بھون لکھ ہوم سرادھا سب کے جانی کر ہو تھہ بادھا  
 ہے راکش لوگو! سنو۔ سب دیوتا ہمارے دشمن ہیں  
 وہ سا منہ میدان میں نہیں لڑتے۔ اور اپنے سے زیادہ بلوان دشمن  
 کو دیکھ کر بھاگ جاتے ہیں۔ ان کے مارنے کا ایک ہی آپاٹے ہے۔  
 وہ ہیں نہیں سمجھا کر کہتا ہوں۔ وہ آپاٹے یہ ہے کہ برہمنوں کے بھین  
 بیگیہ ہوم اور شرادھ میں جا کر تم و گھن ڈالو۔

## دوہا

چھدھا چھین بل پرن سر سہج میں ملہیں آئی  
 تب مارہیوں کہ چھارہیوں کھلی بھاتی اپنائی

بھوک سے ڈریں اور بل پرن ہو کر دیوتا لوگ آپ ہی سہج  
 میں آلیں گے۔ تب میں ان کو مار ڈالوں گا یا بھلی بھانتا پنے  
 وش میں کر کے (پرا دھیں کر کے) چھوڑ دوں گا۔

میگھ ناٹھ کہوں پنی ہنکر اوا۔ نہی سیکھ بلو بیڑ بڑھاوا  
 جے سمر دھیر بلوانا۔ جنہہ کیں پری کر انجھیمانا  
 تنہہ ہی جیتی رن آنیو باندھی۔ اٹھی سنت پوناوساں کا نہی  
 ایہی بدھی سب ہی آگیا دہی۔ آپو چلیو گدا کر لینہی!  
 پھر اس نے میگھ ناٹھ کو بلایا اور اسے یہ سکھا کر کہ دیوتاؤں  
 نے پورو کال میں راکششوں کو اس پری سے نکال دیا اس کے درمجاوا  
 کو اتجیت (مشتعل) کر دیا۔ اور کہا کہ پتر اور دیوتا بدھ میں لڑنے والے  
 لودھا ہیں۔ انہیں اپنی بہادری کا اظہار ہے۔ ان کو میں ہرا

آدھیں کر لیا۔ کسی کو بھی سوتنتر نہیں چھوڑا۔ اس پر کار را جاؤں کی  
منڈی میں شرمیلی سمارٹ راؤں اپنی مرضی مطابق راج کرتے لگا۔

دیوچھ گندھرب نر کتر ناگ کساری

جیتی بریں رنج باہو میل ہو سندر برناری

دیوتا۔ یکیش۔ گندھرب نر کتر راؤں کی کنیاؤں کو اور  
بہت سی دوسری سندھ استریوں کو اس نے اپنی بھجائیوں کے بل سے  
حیت کر اپنی استریاں بنالیں۔

چو بیانی  
اندر جیت سن جو چھو گھو۔ سو سب پہلے ہی گری رہی ہو  
پر تھم ہی جنہم کہوں ایشو دینہا۔ تنہی کر جیت سن ہو جو کینہہ  
میکھنا تھ کو چھو راؤں نے کہا۔ اسے اس نے اتنی جلدی  
یو را کیا۔ ان کو پہلے ہی سے کر رکھا تھا۔ مینکھنا تھ سے پہلے جتا  
راکشوں کو راؤں نے دیکھ کر دیا تھا۔ ان راکشوں نے کیا کیا ایدو  
کئے۔ انہیں بھی سندر۔

دیکھت تھم روپ سب پانی۔ نیچر نکر دیو پری تانی  
کر ہی ایدو اسے نکایا۔ نانا روپ دھرمی دھری مایا  
دیکھنے میں وہ راکشوں کے جھنڈ بڑے بھیانک پانی اور دیو  
ڈکھائی تھے۔ وہ راکشوں کے جھنڈ ایدو کرتے تھے۔ اور اپنی مایا  
سے بھانت بھانت کے روپ بنا لیتے تھے۔

جیہیں بدھی ہوئی رہم نر مولا۔ سو سب کر ہی سید پر نیکولا

جیہیں جیہیں ہین ہینو دج پاوین نگر گاؤں پر اگی رگا وہیں

جس پر کار نہرم کی جڑ کٹ جائے۔ وہ ویسے ہی وید و پریت  
کام کرتے تھے۔ جہاں جہاں وہ برہمن اور گائے کو پالتے تھے۔ اسی  
نگر گاؤں اور پری کو انک لکھ دیتے تھے۔

سبھہ آج کل کہوں نہیں ہوئی۔ دیو پری گرو مان نہ کوئی  
نہیں رہی تھی۔ جگمگ تپ گیا نا۔ سینے ہوں سینے نہ سید سیرا نا  
ان کے بھٹے کے مائے شادھ آدک ویدک کم کوئی نہیں کرتا تھا  
دیوتاؤں۔ برہمنوں۔ اندا چاریوں کو کوئی نہیں مانتا تھا۔ نہ ہی برہمن  
تھی۔ اور نہ گیت تپ اور گیان تھا۔ وید پران کو کوئی نہیں جانتے ہیں

کرنا تھ باندھ لانا۔ پتا کے حکم کو سہما تھے۔ مڑھر کھنا تھ اٹھا۔  
اس پر کار سب کو حکم دے کر آپ بھی ہاتھ میں گدائے کر چل دیا۔

چلتے سنان دولتی آونی۔ گرجت گرجہ ہر وہیں سمر رونی

راؤں آوت مینو سکویا۔ دیونہ تھے میر و گری کھویا

راؤں کے کوچ کرنے ہی پر تھوئی کانتے لگی۔ اس کی گرج  
سے دیو الٹاؤں کے گرجہ کرنے لگے۔ راؤں کو کر دھ سوت آتا  
ہوا اس کر دونا لوگ سیمرو پیت کی گچھاؤں میں چھپ گئے۔

دگ پالہ تھ کے لوک سہائے سولے سکل وسان پائے

ہی ہی سنگھ ناد کر می بھاری۔ دیو تھہ گاری پچاری

انہد ورن جم کیر ان آدک دگ پالوں کے لوک جبے اون  
نے سولے پائے تودہ تیر کے سمان وہاں دھار کر دیے تاؤں کہ  
بلکار لکھ کر گالیاں دینے لگا۔

رن مدت پھرئی جانے ہاوا۔ پرتی بھٹ کھو جت تھوں پادا

رہی سسی پون بون تھن دھاری۔ انہی کال جم سب ادھیکاری

کتر سیدھ شخ سرنکا گا۔ مٹھی سب ہی کے پتھہ ہی لاگا

برہمن تھ ہی جہاں لگت تودھاری۔ دس مٹھ تھ بڑی نرناری

ایسوکریں سکل بھے بھیتا۔ توہی آئی پرت چرن بنیتا

ایمان میں چر ہو کر وہ سندھ بھر میں دوڑا پھرا۔ اپنے برابر کا  
پودھا سندھ بھر میں ڈھونڈنے لگا۔ لیکن اسے اپنے ساتھ لے

نالا کوئی بھی تودھانہ ملا سورج چندر ماں۔ دایو۔ ورن۔ کبیر

انہی کال اور کم وغیرہ سب ادھیکاری کتر سیدھ تھیں۔ دیوتا اور

ناگ جاتی سبھی کے پیچھے وہ ہاتھ دھو کر ٹھہر گیا۔ جہاں تک کسی بڑا  
کی شرمیلی میں تھری دھاری نرناری تھے۔ وہ سب راؤں کے آدھیں

پر گئے سب بھے کے مارے اس کی آگیا کو مانتے تھے۔ اور پت  
اگر پری اڑھینتا سے اس کے چہروں میں مشک بھگتے تھے۔

دو چھا

پنج مل پتو سید گری۔ پتھہ ہی کوڈہ سوتنتر

پتھہ ایک سنی مارن راج کرنی رنج منتر

اس نے اپنی بھجائیوں کے بل سے سارے شہر کو اسے



تو کہیں کان سینے میں نہیں آتا تھا۔ جو کوئی بیرادیر لڑا کرتا تھا  
تھا۔ اُس کو طرح طرح کے دندے گزشتے سے باہر نکال دیتا تھا۔

سودھٹھا

برنی نہ جانی اُٹتی گھوڑا تنسا چہرہ جو گرہیں  
پنسا پر آتی پرتی تنہہ کے باپ ہی کوئی متی !  
گھوڑا رکشس جو جو مہان اتیا چار اور ایدرو کرتے تھے۔

اُن کا درجن نہیں ہو سکتا۔ جن کی پرتی دوسرے حصوں کو گھائل  
کرنے اور تڑپانے میں جو اُن کے پاؤں کی جھلا کیسے گنتی ہو سکتی ہے۔

۔۔۔۔۔

چھند

جب جوگ براگ تپ نکھیا گا نہ رنشی ہی ہنسیا  
اُتیا گھٹی ہادی ہے نہ باؤنی دھری گھال لگی گھسیا  
اس بھشت آچا لکھا سندسارا دھرم سنئے نہیں کانا  
تہی بہو بھگی ترستی دیش نکاشی جو کہہ سید پیرانا

جب۔ یوگ۔ ویراگ۔ تپ۔ یگیہ میں دیوتاؤں کے بھوگ  
لگانے کی خبر مرادوں کہیں سے سن لیتا تو وہ سوکیم اٹھ وڑتا اور وہاں  
بگھ نہ چھوڑتا۔ دھن ڈال دیتا اور سب کو مار ڈالتا۔ سندسارا ایسا  
بھرشٹا چار بھٹہ گیا۔ کہ دھرم کا نام لیا اور پانی دیا کوئی نہ رہا۔ دھرم

## ماس پارائن چھٹا و شرام

چوپائی

باڈھے کھل بہو چور جو آرا۔ جے لمپٹ پردھن بروارا  
ماہیں مائو پتا نہیں دیوا۔ سا دھو نہ شن کروا وہیں سیوا

دُشت۔ چور۔ جوارہ۔ بہت بڑھ گئے۔ جو دھروں کے  
دھن و مال اور استریوں کو چھین لینے کی تاک میں لگے رہتے تھے۔  
لوگ مائو پتا اور دیوتاؤں کی اوگیا کرتے تھے اور سادھو جہاں پرشرو  
کی سیوا کرنے کی بجائے اُن سے اپنی سیوا کروانے لگتے۔

چہنہ کے یہ آچرن بھوانی۔ تے جانیو نہ پچسب پیرانی  
اتبیدہ دیکھ دھرم کے گزانی پرتم بھیت دھرا اگولانی

سے پارتی ! جن کے ایسے آچرن (چلن۔ اخلاق) ہیں  
اُن سب کو رکشس ہی جانتا چاہئے۔ (یعنی جو دھرم کے دھن و  
مال و استری پر نگاہ رکھیں۔ مائو پتا کی اوگیا کا پالن نہ کریں۔ البتہ کو نہ

ماہیں اور سریشٹ پرشوں کا اور سندکار نہ کر کے اُن کا نذر کر سیں (دھرم)  
کی اس پرکاری انت ہانی دیکھ کر پرقتوی بہت ہی بچے بھیرت ہو کر  
بیاباں ہو گئی۔

گری سری سندھو کھا نہیں ہی جس میں گروئے ایک پروردہ ہی  
سکلن ہرم دیکھی رہی پیتا۔ کہی نہ سکئی راون بھنے بھیتا

پرقتوی میں ہی میں میں کہنے لگی۔ کہ ہمالا آؤک مہان پرشوں گزرا

آؤک و مال ندیوں اور کھنیر ساگر آؤک مہان سمندوں کا بھارا اپنی

چھاتی پر اٹھلا میرے لئے کچھ بھی شکل نہیں لیکن دوسرے پرانیوں کا

بڑا کرنے والے اور کھانا ان سے زیر کرنے والے ایک بھی نہ دشت

پریش کا بوجھ میں نہیں سہا سکتی۔ سارے دھرم کرم کی اُٹھی لگا بہت دکھائی

دیتی ہے۔ لیکن راون کے ڈر کے مارے پرقتوی جوں نہیں کر سکتی۔  
بھینور پھری ہرے بچاری۔ گئی نہاں جہاں پرتمی جھاری  
نچ سٹاپ سٹائے سی روئی۔ کاہویش کچھو کا ج۔ نہ ہوئی

کہاں جا کر ان سے فریاد کریں۔ کوئی تو کہتا تھا کہ چلو سیکنڈ کو پیس۔  
کوئی کہتا تھا کہ پرچھو کھشیر ساگر میں فوس کرتے ہیں۔ وہاں چلتا  
چاہئے۔

جا کے ہر دے بھگتی جی پریتی۔ پرچھو تہاں ریگٹ سترہیں ریتی  
تہیں سماج گری بائیں رہیوں۔ اوٹھ رہی بچن ایک کیہوں!

جس کے ہر دے میں صبی بگتی اور کھلوت پریتی ہوتی ہے بھگوان  
وہاں اس کے لئے اسی ریتی سے پرگٹ ہو جاتے ہیں۔ ہے پارٹی اسی  
دیو سموہ میں میں بھی موجود تھا موقع پا کر میں نے بھی یہ ایک بات کہی۔

ہری سیا یک شروتر سمانا پریم تیں پرگٹ ہو میں میں جانا  
وہیں کال دی پستی ہو ما میں۔ کہہ ہو سو کہاں جاں پرچھو ناہیں

کہ بھگوان تو شروتر دیا یک ہیں۔ وہ پریم سے پرگٹ ہو جاتے ہیں  
میں تو ایسا جانتا ہوں۔ دیش کال۔ دشا۔ بدشا میں کہہ اسی کوئی  
جگہ ہے جہاں کہ بھگوان نہ ہوں۔

اگ جگ مئے سب بہت براگی۔ پریم تیں پرچھو پر گئی جیسی آگی  
موزچن سب کے من ماتا سادھو سادھو کیری پریم بھانا

سب اگ (ستھار۔ اچ) اور جگ (چر جنم) ارتھات  
بھگوان سب ستھار جنم سنسار میں دیا یک ہوتے ہوئے بھی سب  
سے سنگ اور ویرکت ہیں۔ جیسے رگڑ سے آگ جل اٹھتی ہے ایسے  
ہی پریم کی رگڑ سے بھگوان پرگٹ ہو جاتے ہیں۔ میری بات سب کے  
من کو بھائی برہانے ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔ ایسا کہہ کر اس کی  
تعریف کی۔

دوہا

سُنی بری من ہر شتن ہلکی نین بہہ نہیر  
اُستنی کرت جوری کر سا ودھان متی در پھر  
میری اس بات کو سن کر برہما جی آند میں گن ہو گئے شری لکٹ  
ہو گیا۔ اور پریم کے مارے نیتروں سے آنسو بہنے لگے۔ تب وہ دھیر  
بھی برہما جی بڑی سا ودھانی سے دونوں ہاتھ جوڑ کر وشنو بھگوان

تب وہ پرتھوی مانا ہر دے میں دیا کر کے گائے کا روپ  
دھان کر کے وہاں گئی۔ جہاں پر کہہ دیتا اور مٹیوں کے سماج پھیلے  
ہوئے تھے۔ پرتھوی نے ان کو اپنی بہتا دروں کر سانی۔ لیکن کسی سے  
کچھ نہ پڑا۔

بھند

سُنی گندھریا ملی کری سوا کے بریجی کے لوکا  
سنگ کو تو دھاری کھوئی بکادی پریم گل بھی سوکا  
برہما سب جانا من انوما نامور کچھو نہ بسائی  
جا کر تیں اسی سوا بسائی ہم ہو تو رسہائی

دیوتا مٹی۔ گنہر سب اٹھے ہو کر پریم لوک کو گئے۔ ڈراود  
شوگ کے بارے بیا کٹی پرتھوی گائے کا روپ دھان کر کے بھی  
ان کے ساتھ گئی۔ برہما نے ان کے لئے کا آشیہ (مطلب مقصد)  
جان لیا اور اپنے من میں انہوں نے انومان کیا۔ کہ ان کی بدیتا  
نورن کرنے میں آکر تھ ہوں تب انہوں نے پرتھوی کو دھیرج  
دیتے ہوئے کہا۔ کہ جس وشنو بھگوان کی تو داسی ہے۔ وہی اونامی  
پرچھو ہمارا تھو لا سب کا ایک ماتر سہا سنگ ہے۔

سور سٹھا

دہرنی دہرنی من بھیر کہہ بریجی ہری پر سٹھرو  
جانت جن کی پر پرچھو بھجی دارون پیتی

برہما جی نے کہا کہ ہے پرتھوی! تو من میں حوصلہ رکھ کر کے  
وشنو بھگوان کے چنا رہندوں کا سمن کرو۔ بھگوان اپنے بھگتوں  
کی تکلیف اور دکھ کو مانتے ہیں۔ وہ ہی تمہاری اس جہاٹھن پیتا  
کا ناش کریں گے۔

جواپنی

بیٹھے سر سب کہیں بچپارا۔ کہاں پایے پرچھو کرے پکارا  
پر سیکنڈ جان کہہ کوئی۔ کو وہ کہہ پئے نہ ہی میں پرچھو سوئی  
سب دیوتا اٹھے بیٹھ کر چار کرنے لگے کہ پرچھو کو کہاں ہیں۔



ان کے ہرے میں ناراضی بھگوان کی بھگتی تھی۔ اور اس کامن سدا  
انہیں کے دھیان میں لین رہتا تھا۔

دوہا

کو سلیا آدی ناراضی پر یہ سب آپن نہایت

پتی انوکوں پریم وڑھ بری پدکمل نہایت

کو سلیا آدی ان کی پیاری رانیاں بغیر جن کے آجہا پوتر  
تھے۔ وہ سب بڑی نرا بھاء سے پتی کی لگی کا پالن کرنے والی تھیں  
اور ان کا پتی کے چرن کملوں میں وڑھ پریم تھا۔

چو پائی

ایک بار بھو پتی من مایں۔ کھئے گلانی مور سست یا پیں  
گر گریہہ گئیہ ترنت ہی پالا۔ چرن لالی کری بنے بسالا  
ایک دفعہ یہ سوچ کر کہ میرے کوئی پتر نہیں ہے۔ راہ و درخت  
نے من میں بڑی ہانی مانی۔ وہ غور گرو کے گھر گئے اور ان کے چروں  
میں دندوت کر کے بڑی بنتی گی۔

راج ڈھک سکھ سب گرو ہی سناؤ کہی بسنت ہو رہی سمجھاؤ  
دیر مودھ پریم نہیں سست چاری تری بھون بربت بھگت کادی  
اپنے سب ڈھک سکھ گرو کو سناؤ بسنت جی نے انہیں نیک  
پرکار سے سمجھا کر کہا۔ کہ دھیر رہو۔ تمہارے گھر چار پتر پیدا ہوں گے  
جو تینوں لوگوں میں پرستھ اور بھگت جنوں کے بچے کو ہرے والے  
ہوں گے۔

شرنگی رشی ہی بسنت بلاد۔ پتر کام سیکھ جلیکھ کرا  
بھگتی سوت منی اہوتی دیشے۔ پر گئے گنی چرو کر لینے  
بسنت جی نے شرنگی رشی کو بلایا۔ اور ان سے پتر کا شی  
پیکہ کر دیا۔ یعنی کہ بھگتی سوت اہوتی دینے پر انکی دیو ہاتھ میں چپرو  
(ہوشیا ان کھیر آدی) لئے پرگٹ ہوئے۔

جو بسنت پتر ہر دے بکارا بسکل کا جو بھاسدہ تھا را  
یہ ہوتی بائی یہ ہونہرپ جانی جتھا جوگ جی بھاگ سانی

اور راہ سے کہا کہ جو کچھ بسنت جی نے ہرے میں دیا  
تھا وہ سب کام سندھ ہو گیا۔ یہ راہن آں ہوشیا راں کو اپنی راہ  
کو چھا یو گیت بھاگ کر کے بانٹ دو۔

دوہا

نتب آدی یہ بھئے پاوک سکل سب ہی سمجھائی

پریمانن گن نرپ ہرش نہ ہرے سمانی

یہ کہہ کر انکی دیو ساری سمجھا کر گپت ہو گئے اور راہ  
پریم آند میں گن ہو گیا۔ ان کامن خوشی کے مارے ملیوں اچھل اٹھا۔

چو پائی

نتب ہی راہ پر یہ ناراضی بھلائی۔ کو سلیا آدی تنہاں جلی آئیں  
اردھ بھاگ کو سلیا ہی دینہا۔ اچھئے بھاگ آدھے کر لینہا  
اُس سے راہ نے اپنی پیاری رانیوں کو بلایا۔ کو سلیا آدی سب  
لانیوں وہاں آگئیں۔ راہ نے اڈھا بھاگ کو سلیا کو دیا۔ اور باقی جو بچا  
اُس کے پھر دھھاگ کئے اور ان دونوں بھاگوں کو ایک ایک کر کے  
کو سلیا اور کینکی کے ہاتھ پدھر کر ان کی مرضی سے سو مٹر کو ان کامن  
پر تن کر کے دیا۔

ابھی ابھی گرو سوت سب ناراضی بھیں ہر دن شریٹ سکھ بھاری  
چا دن آئیں ہری گرو بھیں آئے بسکل لک سکھ سیمپتی چھائے  
اس پر کار تینوں رانیاں گروہ دی (عالمہ رانیں)۔ ان کے  
من بڑے پتر تھے جس دن سے بھگوان اپنی نایا سے ہی گروہیں آئے  
(بھگوان) جنہ میں وہ راستوں پر گروہیں نہیں آئے لیکن ہر طرح سوچ  
کبھی نہ غروب ہوتا ہے اور نہ چھٹتا ہے۔ اُس میں نہ اندھکار اور نہ پرکاش  
کاوند ہے۔ تو ہی زمین کی آبادی کے کارن اس میں رات دن غروب  
ہوتا۔ چھٹنا اندھکار روشنی آدک دونوں کی کلپنا ہے۔ راستوں  
وہ سب سے سنگ ہے۔ ویسے ہی بھگوان میں وہ من آدی کھیل  
مایا کی آبادی سے کلپت ہے۔ راستوں وہ مایا ایتھ اور  
سنگ (جنہ ہیں) اس دن سے ہی سندھار بھرم سکھ اور سیمپتی  
(خوشحالی) ہو گئی۔

مند میں سب راہیں رانی۔ سوکھ سیل تیج کی کھانی  
سکھت کچھاگ کال چلی گئیو۔ یہیں پھر پرگٹ سو او سر بھئیو

کی استغنی کرنے لگے۔ اور بہت پرکار سے اپنی اپنی سیوا بھگوان کی  
بھینٹ کرنے لگے۔

## دوہا

سُرموہ بنتی کری پہنچے رنج رنج دھام  
جگ نو اس پھوپھو پر گئے اہل لوک پرشرام  
دیوتاؤں کے سموہ بھگوان کی پرارقت کر کے اپنے  
اپنے لوگ کو چلے گئے سب لوگوں کو شانتی دینے والے  
جگت نو اس ناراین پر گٹ ہوئے۔

## بھند

بھئے پر گٹ کر بالا دین دیا لا کو سلیا ہنکار دی  
ہر شت ہنکاری مٹی میں مٹی دیو روپ بھاری  
لوچن اہی لانا تو مٹی میں مٹی ایہ بھج چاری  
بھوشن بن لانا مٹی میں مٹی ایہ بھج چاری

کر پاؤ۔ دین دیال کو مٹ لیا کے ہنکاری پر بھو پر گٹ ہوئے  
مٹی جنوں کے مٹی کو مٹنے والے ان کے ادبھت روپ کو دیکھ کر مٹا  
خوشی سے بھولا نہ سمائی تھی نیتروں کو آخند دینے والا ان کا شام  
شریر تھا جو سب کے سمان تھا۔ چاروں بھجواؤں میں مٹھ مٹھ گدا پدم  
آوی لکھنا دھارن کھوٹے تھے۔ دو یہ بھوشن (الوگ گئے) اور  
بن مالا پینہ ہوئے تھے۔ کمل سے اتنی دشالی نیت تھی۔ اس پر کار شو بھا  
کے سمندر رکت سوں بھولار نے والے بھگوان پر گٹ ہوئے۔

کہہ دو کر جو ری استغنی تو ری کہی یہی کرول اعدا  
مایا گن گیان انیت امانا بد پران بھندتا  
کرو تا سکا کھڑا گن گن اگر ہیں گن پر ترقی سنتا  
سوم پت لائی جن نورانی بھوپر گٹ شری کنتا

تب کو شلیا جی دونوں ہاتھ جوڑ کر کہتی تھیں۔ جے نہنت میں کس  
پر کار نہادی استغنی کرول۔ وید پران سب کہتے ہیں کہ آپ مایا گن اور

شو بھا شیل اور رنج کی کھان بنی ہوئی تینوں رانیاں  
راج محل میں رہتی تھیں۔ کچھ کال تو اس پر کار شکھ سے بیت گیا۔  
اور وہ گھڑی آگئی۔ جب کہ پھوپھو نے پر گٹ ہونا تھا۔

## دوہا

جوگ لگن گرہ بار تھی سکل بھئے انوکول  
چراؤندا چر شرس جٹ رام جنم سکھ مول  
یوگ۔ لگن۔ گرہ۔ بار اور تھی سب انوکول ہو گئے۔ جڑ اور  
پیتن جو سب پر تہ ہو گئے کیونکہ رام جنم سکھ کا مول ہے۔

## چوبائی

نومی تھی مدھو ماس پندتا۔ شکل بچھ اچھت ہری پریتا  
مدھو دوس اتی سیت نہ گھا مایا دن کال لوک پرشاما  
نومی تھی۔ پتر جیت کا مدھو تھا۔ شکل پش اور بھگوان کا پیارا  
ابھی جٹ ہورت تھا۔ دو پر کا سما تھا۔ نہ زیادہ سزی تھی نہ گرمی  
وہ پتر کال سب لوگوں کو آخند دینے والا تھا۔

سینٹل منڈر بھی بہہ پاؤ۔ ہر شت سُستن من چاؤ  
بن کسومت گری گن مٹی آرا۔ سر دیوں کا سترنا امت دہارا۔  
شیشل۔ دھیمی۔ یعنی بھینی۔ ہوا چل رہی تھی۔ زیادہ لوگ  
خوش تھے سینتوں کے من میں بڑا چاؤ تھا۔ بن پھولے ہوئے تھے۔  
پرتوں کے سموہ مہرے لالوں سے جگمگا رہتے تھے۔ اور ندیوں میں  
امت دھلا رہتے تھے۔

سیوا سہر برنجی جب جانا۔ چلے سکل پر ساجی ماسانا  
لگن بیل سکل سر جو تھتا۔ مٹاؤ پش گن گندھرب بر جو تھتا  
جب بھگوان کے پر گٹ ہونے کا سنا آیا تو بر ساجی سمیت  
سب دیوتاؤں کے ہمان سجا سجا کر جیسے خدائے آکاش دیوتاؤں کے سموہ  
سے بھر پور ہو گیا۔ اور گندھروؤں کے سموہ گئے کان کرنے لگے۔

شرمن سمن سونجی ساجی۔ گہا ہی لگن۔ دند بھی باجی  
استغنی کر ہیں ناگ مٹی دیوا۔ بھو باجی لاو پر رنج سیوا

دیوتاؤں کے سمندر انجلیوں میں سجا سجا کر بھولوں کی پرشاکر نے  
لگے۔ آکاش میں بڑے بڑے نور سے نکالے گئے ناگ مٹی اور دیوتاؤں



کی اُشتی کرنے لگے۔

جھنڈ۔ جے جے سُرنا یک جن سکھ دایک پرتپال بھگونا  
گو دوج پرتکاری جے اُستری سندھو ستا میرہ کنتا  
پالن سُر دھنی او بھوت کرنی پرم جانی کوئی  
جو سرج کر پالادین دیا لاکر میوانو گرہ سوئی

سچے دیوتاؤں کے سوامی، بھگتوں کو سکھ دینے والے۔  
شرنا گتوں کی رکشا کرنے والے بھگوان! آپ کی جے ہو جے  
ہو۔ سچے برہمن اور گائے کے ہندکاری۔ دُشٹوں کے شتر و سمند  
کی کنیا نکشی کے پیارے پتی! آپ کی جے ہو۔ سچے دیوتا اور  
پرہتوی کا پالن کرنے والے پرہجو! آپ کی لیلایا۔ ہے اس کا  
دم کوئی نہیں جان سکتا۔ جو آپ سمجھاؤ سے ہی کرنا کرنے والے  
اور دین دھکیوں پر دیا کرنے والے پرہجو ہیں۔ وہی آپ ہم دھکیوں  
پر کرنا کریں۔

جے جے ابنا سی سب گھٹ بائی یک پرم آندا  
ابیکت گو تپتم چرت منتم مایا رہت مُکندا  
جہمی لاگی برائی اتی انوراگی بکت موہ مٹی برندا  
نشی بلہ نہ بھیا وہیں کن گاہیں جیتی سچا رندا

بے اونا شی! گھٹ گھٹ میں نو اس کرنے والے انتریاہی  
سرو ویا یک۔ آند سُرپ (اودیا رہت) الگ۔ اندریوں سے ہے۔  
پرت لیلایا کرنے والے۔ مایا ایتیت۔ مکتی کے داتا۔ پرہجو! آپ کی  
جے ہو۔ جے ہو۔ ویرکت۔ موہ رہت ہو کر مٹی سماج بھی اتی  
اشت پریم سے جن کالات دن دھیان کرتے ہیں۔ اور جن  
کے گتوں کے سموہ کا گان کرتے ہیں۔ اُن است چت آند پرہجو  
کی جے ہو۔

جہیں سُرپ اپنی پرتی پرتی بنا کر سنا سنا دھوا  
سوکریو اگھاری چرت کارنا جانے بھگتی نہ پوجا

جو بھو بھو بھو مٹی من بن بن بیتی بروہتا  
من نچ کرم بانی چھاری سیانی سرن سکھ جوتھا

جنہوں نے بغیر کسی دوسرے آشرہ کے اکیلے ہی اپنی رستا کو  
لیلا سے نرگن روپ (برہما و شنو شو) بنا کر مٹی کا فرمان کیا جس کے  
ایا دان و نکت کا دن ایک ہاتھ اور دیتہ پرہجو ہیں۔ وہ سب  
پالوں کا ناش کرنے والے بھگوان ہم سب کی سندھ لیں یہیں نہ بھگتی  
کرتی آتی ہے۔ نہ پوجا۔ جو سندھ کے چم مرن روپی سارے بھے  
کا ناش کرنے والے اور مٹی جنوں کے من کو بھانے والے اور پتیاؤں  
کے سموہ کو نشٹ کرنے والے پرہجو اُن کی ہم سب دیو گن من بن کرم  
سے اپنی مٹی کو شلتا کو چھوڑ کر شرن آئے ہیں۔

سار شرتی سینشا شیدہ سینشا جا اہل کو دھنیں جانا  
جیہی بن پیارے سید لپکارے رو سو شرتی بھجوا نا  
بھو باروھی مند سب ہدی مند رگن مند سکھ مچا  
مٹی سندھ سکھ سُر پرم بھیا ترنمت تا تھ پد کتی

سروتی۔ ویدیشیش ناگ اور سب رشی مٹی بھی جن کی دھماک  
نہیں جانتے۔ جن کو دین دھکیوں سے پریم ہے۔ ایسا وید لپا کر بھجے  
ہیں۔ وہ شری بھگوان ہم پر کرنا کریں سندھ مار روپی کھنیر ساگر کے  
اُنے مند راجہل روپ (جس کے دوارا کھنیر ساگر کا منحن کیا گیا تھا)  
سورپ پرکار سے سندھ گتوں کے دھام۔ اور سکھ کی راشی پرہجو  
مٹی سندھ اور سمست دیو گن بھے سے اتی انت سیا کل ہو کر آپ کے  
چرن کمپوں پر نہیں دھرتے ہیں۔

دوہا

جانی سچہ سُر بھو مٹی بن بن سمیت سینہہ  
لگن گرا لمبھیر بھئی ہرنی سوک سندہہ

دیوتاؤں اور پرہتوی کو بھے بھیت جان کر اور اُن کے پریم  
بھے کرت بن بن کر شوک اور سندھ یہہ کو دور کرنے والی  
بھیسیر کاش بانی ہوئی۔

دور ہو جائے گا۔

دوہا

بچ لوک ہی بری گے دیو نہاہ ای سیکھائی  
بائرنو دھری دھری ہی ہری پد سبھو جانی

دیوتاؤں کو یہ آگیا دے کہ تم لوگ بائرنو دھری دھارن  
کر کے پرتھوی پر جا کر جگوان کے چوڑوں کی سیوا کرو۔ ہر مہاجی برہم لوک  
کو چنے گئے۔

چو پانی

گئے دیو سب رنج رنج دھاما۔ بھوئی سہیت من اکھول لکھرا ما  
جو کچھ آئیو برہما دھنہا۔ ہرے دیو بلنب نہ کینہہا  
نسب دیوتا اپنے اپنے لوگوں کو ملے گئے پرتھوی سمیت  
سب کے من کو شانتی ہوئی۔ جو کچھ برہما نے آگیا دی لکھی۔ اسے پاکر دیوتا بہت  
پرتن ہوئے۔ اور انہوں نے ویسا کرتے میں زرا دیر نہ کی۔

من چر دیوہ دھری چھتی آتینی۔ اولت بل پرتا سب تہنہ ماہیں  
گرہی کر دھنگ آئیو سب سبہا۔ ہری مارگ چنوی تہی دھیرا  
پرتھوی پر انھوں نے بندروں کے شہر پر دھارن کئے۔ جن میں  
بے انتہا بل پرتا سب پرت پرتش اور دھنگ دھنگ ہی ان کے شہر تھے  
وہ سب نشور ویر تھے۔ بڑے ہی بڑے بڑے۔ یہ دیو کن بانوں کے روپ  
میں بھاوان کے آنے کا انتظار کر رہے تھے۔

گرہی کانن جہاں تہاں ہی پوری سب رنج ایک ہی روری  
یہ سب رنج چرت میں بھا کھا۔ اب سوس ہو جو سچ ہیں رکھا  
یہ بائرنو دھریوں جگلوں میں جہاں تہاں اپنی اپنی سندھ سینا  
سیلا بنا کر رہنے لگے۔ یہ سب سندھ چرت ترویں نے کہا اب وہ چرت رستو  
جو بیچ میں ہی چھوڑ دیا ہے۔

اور وہ پوری رگھو کل منی راؤ۔ ہریدیت تہی دسرتھ ناؤں  
دہم دھندھ کھنن دھمی گیانی۔ ہر دے شجہتی متی سارنگ پانی  
اور وہ پوری میں رگھو کل تہر منی دسرتھ ناؤں راہ برہمے۔ ہریدوں  
میں انکا نام مشہور ہے۔ وہ دہم پرتان گنوں کے جھنڈ اور گیانی تھے۔

چو پانی

جنی ٹہر پو منی سہدہ سرسیا۔ تہہ ہی لاگی دھریوں نے بیشا  
السنہ سہت منج او تارا۔ انہوں دن کر نفس اوارا  
ہے منشور۔ سدھیشور اور سریشور! امت ڈرو۔

تہاں منت میں نر روپ دھارن کروں گا۔ میں اپنے انشول  
سہت و شال سورج دنش میں منش کا اوتار دھارن کروں گا  
کسب ادتی جہاں کینہہا۔ تہہ کھوں میں پورب بر دینہا  
تے و شرتھ کو سلیا رو پا۔ کوسل پوری پرگٹ نر کھو پا  
کشیپ (منش اور ادتی شت تو پا) نے بڑا بھاری تپ  
کیا تھا۔ انہوں نے پہلے ہی وردان دے رکھا ہے۔  
وہ اب و شرتھ کو شلیا کے روپ میں منشوں کے راہ رانی  
ہو کر شری ایدھیا بری میں پرگٹ ہوئے ہیں۔

تن کے گریہ اوتریہوں جانی۔ رگھو کل تک سوہا رتھو جانی  
نار دین سیتھ سب کرہیوں پر م سکتی سمیت اوتریہوں  
ان کے گھر بار میں رگھو کل میں سرتھ چار بھائیوں کے روپ  
میں اوتار لوں گا۔ میری پر م شکتی (دیا) ابھی میرے سہت اوتار لے گی۔  
اوتار دھارن کر کے میں ناند کے شاپ کے سب بچوں کو ستیہ  
کروں گا۔

ہر ہیوں کل بھوئی گروائی۔ نہر بھو ہو ہو دیو سمدائی  
گنن برہم بانی سنی کانا۔ ترت پھرے تہرے جڑا نا  
تب برہما دھری ہی سمجھاوا۔ اکیھے کھلی بھروس چیاں آوا

میں اوتار دھارن کر کے پرتھوی کے سارے بھار کو دور کروں گا  
سہہ رو سمدائے! نہر بھو ہو جاؤ۔ آگاش میں اس برہم بانی کو کاٹو  
سے سن کر دیوتا لوگ ترنت لوٹ گئے۔ ان کا چت شانت ہو گیا۔  
تب برہما جی نے پرتھوی کو سمجھا دیا۔ وہ تہہ بھو ہو گئی اس کے  
من میں بھرو مہ ہو گیا۔ کہ اب ملدی پاؤں کا ناش ہم کر سیکھا



اس مہان اُتو میں اودھ پوری ایسی شو بھارتی مٹی  
مانو جیسے پرکھو سے ملنے کے لئے راتری آئی ہو۔ اور سو سو کو  
دیکھ کر سن میں خرمندہ ہوئی ہو۔ پرتو پھر بھی من میں ویا کر مانو  
ہستہ بھان کی ہو

اگر دھوپ پہو جتو اندھیری۔ اُٹنی اینہوں اروناری  
مندر منی سموہ جنو تارا۔ نہرپ گہر کلس سوا پودا ادا  
اگر کی دھوپ کا بہت سا ڈھواں مانو سندھیا کا اندھکار  
ہے۔ اور ڈھیر کے ڈھیر چاہیہ ادا ہے وہ مانو اس کی سہری ہے۔ راج  
محل میں جو ہیرے موتیوں کے ڈھیر ہیں وہ مانو اکاش پر کے تارا گن  
ہیں۔ راج محل کا بولکس ہے وہ مانو شیش شیشل چندرا ہے۔

جنون بید دھنی آئی پرو دانی۔ جنو کھاگ کھر سمے جنو سانی  
کو تک دیگی پتنگ بھلانا۔ ایک ماس تیں جات نہ جانا  
راج محل میں جو مکمل بانی سے دیدھن ہو رہی ہے۔ مانو وہ  
سمے نو کوک پھیلوں کا چھپانا ہے۔ اس اچنھے کو دیکھ کر سورج بھی  
اپنی چال بھول گیا۔ ایک جہینہ بیت جاتے پر انہیں معلوم نہ ہوا۔  
ادھتات ایک جہینہ وہ اس اچنھے کو دیکھتے رہ گئے۔

دوہا

ماس دوس کر دوس بھام م نہ جانے کوئی ڈا  
رکھ سمیت رہی تھا کیوں نہ سنا کون پائی ہوئی

جیسے بھر کا دن ہو گیا۔ اس بھید کو کسی نے نہ جانا۔ سورج  
اپنی رکھ سمیت وہیں ٹھہر گئے۔ پھر دات بھلا کیسے ہو۔

چوپائی

یہ رہسیرہ کاموں نہیں جانا۔ دن مٹی چلکرت گن گانا  
دیگی ہو اُتو سر مٹی ناگا۔ صلی بھون برت سچ بھاگا  
ایک ماس کے پیچے سو رہ بھلا گان کے گن گان کرتے  
ہوئے چلے۔ اس بھید کو کسی نے نہیں جانا۔ اس ہا اُتو کو دیکھ کر  
دیوتا مٹی اور ناگ اپنے اپنے بھاگ کی سرائنا کرتے ہوئے اپنے  
اپنے گھر چلے۔

ادریو ایک گھنٹیوں سچ چوری سونو گر کیا اتی درڑھ مٹی توری

کاک بھٹندی سنگم دوو۔ منج روپ جانی نہیں کو  
ہے پارتی! تہادی بدی شری مام چندر جی کے چوں میں  
درڑھ ہے۔ اس لئے میں ایک اور بھی اپنی چوری تم سے کہتا ہوں  
کاک بھٹندی اور میں دونوں دہاں ساتھ ساتھ لئے منش روپ  
میں ہیں کوئی پہچان نہ سکا۔

پرمانند پریم سکھ بھولے۔ بتیجھ نہر میں مگن من بھولے  
یہ سبھ چرت جان پے سوئی۔ کرایا دام کے جا پر ہوئی  
پریم آند اور پریم تک میں بھولے ہوئے مسست ہو کر کم دونوں  
گلہوں میں تن میں کی شد بھولے ہوئے بھرتے تھے۔ اس سبھ چرت  
کو وہی جان سکتا ہے جس پر شری رکھناہ جی کی کیا ہو۔

تہی او سر جو جیہی بدھی آدا۔ دینہہ بھوپ جو جیہی من بھاوا  
کج رکھ ترک ہم گوہیرا۔ دینہہ نرپ نا نا بدھی چیرا  
اُس موقع پر جو جس پر کار آیا اور جو کچھ اُس کے من کو بھایا  
اُسے وہی راجا لئے دیا۔ باقی۔ رکھ بھوٹے۔ سونا۔ گائے۔ ہیرے  
اور بھجات بھانت کے بستر راہ لئے دیئے۔

دوہا

من سنتوشے سبنہہ کے جہاں تہاں ہیں ایس  
سکل زن جیو ہوں تلسی داس کے ایس

سب کے من برتن ہوئے سب لوگ جہاں تہاں ایشوا  
دے رہے تھے۔ کہ تلسی داس کے سوانی چاروں راہکار جیو ہوں  
(یعنی لمبی عمر وائے ہوں)

چوپائی

بھٹک دوس بیتے ایہی بھائی۔ جات نہ جانئے دن اُرا لائی  
نام کرن کر او سر جانی بھوپ بولی تھے مٹی گپانی  
اس پر کار کچھ دن بیت گئے دن اور رات کب بیت جاتے ہیں  
یہ جان ہی نہیں پڑتا تب نام کرن سنہ کار کا دیو گئے سماں جان کر راجا نے  
گیانی مٹی بدشت جی کو بھلا بھیجا۔

کری بوجھا بھیتی اس بھلا بھلا۔ دھرتے نام جو مٹی لٹی را کھا  
انہ کے نام ایک اٹو پا۔ میں نہرپ کپ مٹی اٹو روپا

بال بن سے ہی اپنا پریم ہنکار دی سدا می جان کر کھینچے  
بھگوان رام چندر جی کے چہرے میں پریتی جڑی۔ بھرت اور شتر دھن  
دو دھاتیوں میں سوانی سنیوک مہی پریتی اور بڑی ہفتی۔

سیام گور سندردو جو ری۔ نہ کھیں جھپ جھپ تنو توری  
چار سو پیل روپ گن دھاما۔ تپنی ادھاک شکھ ساگر راما

شیام اور گور سے حدن ہالی وہ نون سندردو جڑیوں کی شوکھا  
کو دیکھ کر ماما میں کرن (تنگی) توڑتی ہیں تاکہ کسی کی شری نظر نہ لگ  
جائے، اگر چہ پاؤں بھائی اسی میں سندردو روپ اور گنوں کے دھام تھے  
تو بھی آئند کے سمندر شری رام چندر جی سب سے ادھاک تھے۔

برہہ انو گرہ اندو پرکاسا۔ سوچت کرن منو ہر پاسا  
کہوں اچھنگ کہوں بر پلنا۔ مالود لاری کھی پر یہ لکنا  
اُن کے ہرے میں کر پاری جندر ماکا پرکاش ہے اور اُن کی  
منو ہر ہنس اس کی کرنوں کو سوچت کرتی ہے۔ کھی گوری اور کھی  
سندردو پلوڑے میں بٹا کر ماما پیارے لکنا کہہ کر پاری کرتی ہے۔

دو دھاتا

بیایک برہم نرنجن نرنجن یگت۔ بنود  
سوان پریم بھگتی بس کو سلیا کیں گود

جو فیا یک۔ مایا اتیت۔ گن اتیت۔ موہ رہت اور خما پریم  
ہیں۔ وہ پریم اور بھگتی کے وش ہو کر کوشلیا کی گود میں کھیلنے ہیں

چو پانی

کام کوٹی چھی سیام سر پرا۔ شیل پنچ بارو بکھیہا  
اُن چرن پنچ پنچ بھج جوتی۔ کس کسنی بنٹھے جنو موتی  
اُن کے نیل نل اور بکھیہ میگ (جل سے بھرے ہوئے بادل)  
کے سان شیام شری کی شوکھا کام دیو کی شوکھا سے گردوں گنا  
ہے۔ اُن کے لال لال چرن کلوں کے نکھوں (ناخنوں) کی جوتی  
ایسی شو بھاد سے دی۔ ہے مالو کلوں کے دیوں پر موتی بیٹھے ہوں۔  
اُن کے گیس دھون اچھس سو ہے۔ نو بر بھنی شنی من مو ہے  
کٹی کسکنی اُترے رکھیہا۔ نا بھنی بھیر جان جھپیں دیکھا  
اُن کے چرن کلوں کے تلوں میں بچر دھو دھو اور انکش کی

اُن کی بوجا کر کے راجہ نے کہا کہ ہے مٹی جو آپ نے اُن  
بہتوں کے نام میں دیا کر رکھیں۔ وہ نام رکھے۔ سو شست جی نے  
کہا کہ ہے راجا! اُن کے نام انیک اور انویم ہیں۔ پھر بھی اپنی بھئی  
انوسار اُن کے نام کہتا ہوں۔

جو آئند سند جوٹ کہ راسی۔ سیکر تپ ترے لوک سپاسی  
سوٹ کہ رام دھام اس ناما۔ اچھ لوک دایک پستہ اما  
جو آئند ساگر اور شکھ کی راشی ہے جس آئند ساگر کے ایک  
چھوٹے سے اش سے تین لوک پرکاشان ہو رہے ہیں اور شکھ پاتے  
ہیں۔ جو شکھ کے دھام اور سمپوڈن لوگوں کو شانتی دینے والا ہے۔

اس کا یعنی آپ کے سب سے بڑے تر کا نام رام ہے۔  
رہو بھرن پوشن کر جوتی۔ تاکا نام بھرت اس ہوئی  
جا کے سمرن تے روپا سا۔ نام ستر دھن بید پرکاسا  
جو سندسا کا پالن کرتے والا اور رکھنا کرتے والا ہے۔  
اس نام بھرت ہوگا جن کا نام سمرن کر کے سے ہی شتر دکانس جویا ہے۔  
اُن کا دیوں میں بکاشت شتر دھن نام ہے۔

دو دھاتا

لچھن دھام رام پر یہ سکل جگت آدھار  
گر و ب شست تپیں لکھا لچھن نام اُدار

جو شست گنوں کے بھگت نام کے پیارے اور سارے جگت  
کے آدھار ہیں۔ گورو بھگت جی نے اُنکا شست نام لکھا۔

چو پانی

دھارے نام گور ہرے پاد۔ بید تنو نرنجن تو سست چاری  
مٹی دھن جن پر سب جو بھانا۔ بال کسلی میں سب سب ماما  
اس پرکاش گورو۔ سو شست جی نے دیا کر چاروں پتروں کے  
نام دیے اور کہا کہ راجا! تمہارے چاروں پتروں کے سارے  
ہیں مٹی لوگوں کے دھن ہیں۔ اور کج گتوں کے کو سب کچھ ہی ہیں۔  
شوہی کے پان ہیں۔ تمہارے پریم دھن ہو کر ان چاروں نے بال لیا  
کے پس میں لکھا ماما ہے۔

بارہی تے پنج بہت پتی جانی۔ لچھن رام چرن رتی مانی  
بھرت شتر دھن دو سو بھائی۔ پرکھو سنیوک اچھی پریتی بڑائی



پرمان سے پرے تھیں جن کو دید اور سنت دھاتا دیا اور سب کے  
سمندر اور سب لگوں کے جھنڈا رکھ کر گان کرتے ہیں۔ وہی شری لکشمی  
کے سوا می میرے کلیان کے لئے جھکتے جنہوں پر پریم کرنے والے  
بھگوان پر گٹ ہوئے ہیں۔

برہمانڈ کا یا برہمت مایا روم روم برہمتی بید کہے  
تم اُسو اسی کی پرہاسی سنت دھرتی بھرتی رہتے  
اُچا جب گیا نا پکھو سو کا نچرت بہت ہی کھنہ ہے  
لکی کھاسہائی نا تو بھائی یہی پر کا سنت پریم لئے

دید کہتے ہیں کہ آپ کے روم روم میں آپ کی آگیا سے آپ ہی کی  
مایا کے دھائے ہوئے اُمت کوئی برہمانڈوں کے سموہ بھرتی ہے  
ہیں۔ وہ آپ بھگوان میرے گریہ ہیں رہے تو یہ سنسی کی بات ہے جسکو  
من کر دھرتی والے پرشوں کی بدھی ٹھکانے نہیں رہتی جب مانتا کو  
گیان پیدا ہوا۔ تو پکھو مسکرائے وہ بہت پر کا کے چرت کہنا جاتے  
ہیں۔ انہوں نے مانتا کو پورہ جنم کی سند کھنہ کہہ سمجھا دیا جس سے کہ  
مانا کے دل میں اُمت برہمتی پتر بھاؤ کا پریم پڑھے۔

ماتا پنی بولی سو جتی ڈولی تجو نات یہ روپا  
کیجے سسٹو لیلانی پریم بیلایہ سکھ پریم انو پیا  
سستی کچن لچا نارودن کھانا ہوئی بالک بھرتی پیا  
یہ چرت ہے گا وہیں ہری پد پد ہیں تے پتر پکھو کو پیا

مانا کی وہ گیان بدھی جلی گئی۔ وہ پکھو بولی کہ ہے نات اب تم ہیں  
روپ کو چھپا لیا۔ اندھ مجھ پر کر پا کرتے ہوئے سمندر ڈال لیلار چو میرے  
لئے پریم آنند ہوگا۔ مانا کے یہ کچن کچن کر سجان روپاؤں کے سوا می  
بھگوان بالک روپ ہو کر رونے لگے۔ جنم بھگوان میں پتر کو کہتے سنتے  
ہیں وہ پریم دھام کو برہمت ہوتے ہیں۔ اہر جنم مرنے کے چکر سے چھٹ  
جاتے ہیں۔

دوہا  
پیر دھینو مسنت پرت لینہ منج اوتار

منج اچھا برہمت تنو مایا گن کو پیا

برہمن گائے۔ دیوتا اور سادھو جانتوں کے کلیان  
بھگوان نے منش اوتار لیا۔ اُن کا وہی شری گن کی اپنی اچھا ہے  
بنا ہے۔ وہ اگیان بھی مایا اہ اس کے گن اور اندریوں سے ہے  
درشتی مائیں شری دھارن کرنے پر بھی وہ اُن سے سنگا ہیں پاتے۔  
فر دھیساک بھگوان نے گیتا میں کہا ہے کہ اچھا وہ نے پریمی اور سب  
بھرتی پرائیوں کا ایشور ہوئے پر بھی اپنی مایا کو اُدھیں کر کے (ایک کے  
اُدھیں ہو کر نہیں) یوگ مایا سے پر گٹ ہوتا ہوں جب جب پریم کی پانی  
ہوتی ہے۔ اور اہریم ٹھہ جاتا ہے۔ تب تب میں اپنے سرب کو چھا  
ہوں۔ سادھو پرشوں کا اُدھار کرنے کے لئے اور دشوں کا ناش  
کرنے کے لئے اور پریم کی ستھانا کرنے کے لئے ایک ایک میں پر گٹ  
ہوتا ہوں۔ ہے لکھن اسیراجنم اور کریم الوکاک ہے۔ اور خفات  
دوسرے سنساری جیوؤں سے دکھشن ہے۔ اس پر کا دھرتی  
تنو سے جانتا ہے۔ وہ شری کو نیاگ کر جنم ملنا روپی سنسار  
سے سدا کے لئے جھوٹ کر جھ او ناشی کو برہمت بھاتا ہے۔  
گیتا اُدھیائے ۱۸، ۷۶، ۷۷ میں ہے کہ بھو کو نہ ماننے  
کے کلان چھ سب بھوتوں کے ایشور کو بھی موڑھ لوگ منش کا  
شریر دھارن کرتے والا۔ چھ سمجھتے ہیں انخات اپنی یوگ مایا  
سے سنسار کا اُدھار کرنے کے لئے منش شری میں دھرتے ہوئے  
کو سادھارن منش سمجھتے ہیں۔ گیتا اُدھیائے ۱۸، ۷۶، ۷۷  
جو پانی

سستی بسو ندن چرم پریرہ بانی۔ سنہم علی اُنس سب رانی  
بشیرت جہاں تہاں دھائیں دسی۔ آنند گن سکل پر باسی  
بالک کے رونے کی پریم پریرہ بانی من کر سب رانیان اُناہی ہو  
کو خلیا جی کے نل میں ڈوڑی اُنیں۔ اور داسیاں بڑی پتر ہو کر منگ لیا  
سمنے کو دہ پتریں۔ اچھا پوری کے سارے فر ناری راج پتر کا  
جنم سنتے ہی آنند میں گن پڑ گئے۔

دسوتھ پتر جنم سستی کا نا۔ مائوں برہمانند سمانا  
پریم پریم من پاک سہریا۔ چاہت اُنھن کرے متی دھیرا  
شری دسوتھ جی پتر کا جنم کانوں سے سنتے ہی آنند کے سمندر

کئے ہی اٹھ دوڑیں سونے کے پتھاروں میں منگل و رقیہ (دوب۔  
پلدی۔ رُچا آجی آرتی) بھر کر گیت گاتی ہوئی راج دواڑیں گئیں۔

کری آرتی تیرھیا درگمیں۔ بار بار سسہ چرن پیریں  
مالدھ سوت بنی گن کا ایک۔ بار گن گاؤں رکھونا ایک  
سندرا آرتی کر کے پھندا کر کے لکیر پھندا بار بار مالک کے  
چرنوں پر گرنے لگیں۔ مالدھ۔ سوت۔ اور بندی گن خنری رکھونا تھ جی  
کے پتر گنوں کا گان کرنے لگے۔

سرس والی دینہ سب کا ہو۔ جھیل پاپا۔ مالکھا انہیں تاہو  
مرگ مد چندن کنکم کچ۔ جی سکل بدھنہ پنج بچیا۔  
راجہ نے سب کو بھر پور دان دیا۔ جنہوں نے دان لیا  
انہوں نے بھی خوشی میں اُسے کٹ دیا۔ کستوری۔ چندن اور کیسر  
الودھیا پیر سیوں نے ایک دوسرے پر آنا چھڑکا کہ سب گلی  
کوچوں میں کچ چم گئی۔

## دوہا

گرہ گرہ باج بدھا وسیہ پر گھنٹہ شاما کند  
پیش فیت سہیاں تہاں نگر تاری نر۔ برزند  
گھر گھر بدھائی باجے بجنے لگے۔ شو بھا کے سول سوانی کے جنم  
ہوئے سے نگر کے نزار یوں کے سموہ کے سموہ جہاں تہاں آند  
میں مگن ہو گئے

## چو پائی

لیکے ستا ستر ا دوؤ سندھت جہنت بھیں اوؤ  
وہ سکھ سمپتی سکھ سماجا۔ کہی نہ سکئی ساوہی را جا  
کیکئی اور سو مترا دونوں لایوں کے گر کہہ سے بھی سکھ  
پتروں نے جنم لیا۔ اسی سکھ سمپتی سے اور سماج کے آند کا وزن  
تو خود سری سر سوئی جی اور سریوں کے راجہ شیش جی بھی نہیں  
کر سکتے۔

اووہ پری موادی امی بھانتی پر بھوی ملن آئی جیفو لاتی  
دھبی بھالو جنوں سکھ جانی۔ تندی پتی سندھیا انو مانی

میں مگن ہو گئے۔ ہر دے میں پریم اُٹھ رہا تھا۔ شریر پاکت ہو گیا  
پریم رونی ندی کی بالھ میں خسر شعل ہو گیا۔ وہ اپنی بدھی کو دھیر  
دے کر اٹھنا چاہتے تھے۔

جا کر نام سنت سبھ ہوئی۔ مہوریں گرہ آوا پر بھو سوئی  
پیرانت رپوری من راجا۔ کہا بولائی بجاؤ ہو باجا  
جن کا نام سننے آتر سے ہی کلیان ہوتا ہے۔ وہ پر بھو میرے  
گھر میں پر گٹ ہوئے ہیں۔ یہ دیا کر راجہ دمر تھ کامن آند  
بری پورن ہو گیا۔ انہوں نے باجہ بجائے ڈالوں کو بلار کر کہا کہ باجہ  
بجاؤ۔

گرب شٹ اپوں کیونہ کارا۔ آئے دوج سہت تپ دوارا  
انوپم بالک دھینہ جانی۔ ٹپ رسی گن کہی نہ سرائی  
گودھ سٹپ جی کو بلوا بھی گیا۔ وہ پیرن منڈی سمیت  
رج دوار پر آئے انہوں نے جا کر انوپم بالک کو دیکھا۔ جو روپ کی  
راشی ہے۔ آو جس کے گنوں کا وزن کر کے ہی نہیں بنتا۔

## دوہا

فندی کو سداہ کری جات کرم سب کینہ  
ہا نکھیتو بس مکی تپ پیرنہ کہوں دینہ

پھر راجہ نے فندی کو شراہ کیا۔ اور جات کرم سنسکار آوی  
کئے۔ اور پیرنوں کو سونا۔ گائے۔ بستر اور ہیرے موتیوں کا دان دیا۔  
چو پائی

دھوج پتاک توں پوچھاوا۔ کہی نہ جانی مہی بھانتی بناوا  
سمن شری اکاش تیں ہوئی۔ برہما تہن سب لائی  
گھر گھر سو دوج ونشی جھنڈے لہائے گئے۔ بھات بھات  
کے بناؤ شنگار توں سے آدکے پور دھیا پوری کو ایسا سماجا گیا  
کہ جس کا دھن ہی نہیں ہو سکتا۔ اکاش سے پھول کی بارش ہوئی اور سب  
لوگ برہما تہن میں مگن ہو گئے۔

برند پرنڈلی ملیں لوگا میں۔ سہج سنگار کے اٹھی دھائیں  
لنک کس منگل بھری تھا را۔ گاوت پھپھیں بھوپ دوارا  
پیرہی استرال جھنڈ کے جھنڈ مل کر سا دھارن شرنگار



دیکھائیں شوکھا پارہی بھینس۔ نوٹیر (پتھر) کی کماڑی کر  
میںوں کے من بھی موہے جاتے تھے۔ کمر میں کر گھنی اور پیت پر تین  
ریکھائیں بھینس۔ نا بھی کی گھیرتا کو تو وہی جانتے ہیں جنہوں نے اسے  
دیکھا ہے۔

بچہ کبھی بھون جت بھوری۔ مہا پارہی نکھاتی سوکھا دوی  
اومی ہار دیک کی سوکھا۔ پر پھر من دیکھت من لوبھا  
اُن کی بھائی میں وشال (لمبے بازو) بھینس۔ اُن میں مندر کہنے  
براجتے تھے۔ ہر دوسرے پتھر کا ناخن اُتی انت مندر شوکھا دوسے را کھا۔  
چھائی پر کے رتوں سے جڑے ہوئے میںوں کے ہار کی شوکھا اور پھر میں  
بھر گئے چان دیکھا کو دیکھتے ہی من لُٹھا جاتا ہے۔

کبھی کٹھ اُتی چباک سہائی۔ اُن امت میں چھی چھائی  
دوئی دوئی دین اور ہار والے۔ نا سا تالک کو برنے پارے  
کٹھ شے کے سان مندر تھا۔ اور کھوڑی تو بہت ہی سہائی  
تھی کٹھ پر انت کامدیوں کی شوکھا جھاڑی تھی۔ ۲-۲ زنگیاں  
اور لال لال ہونٹ تھے۔ ناک اور مستاک پر کے پیٹے تالک کی شوکھا  
کا درن کون کر سکتا ہے۔

سندر نون سہار و کپولا۔ اُتی بریہ مدھر تو ترے بللا  
چکن کچ پکھٹا کھو اُری۔ ہر پر کار رچی کا تو سنوارے  
سندکان اور بہت ہی سندر کھل تو تے مدھر شہر تو من کو  
بہت پیارے لگتے تھے جنم کے وقت کے دیکھتے ہوئے مکنے اور  
گھونگر والے بال تھے جن کو مائے بہت پر کار سے بنا کر سنوار  
دا تھا۔

پیت بھلیا تنوہی رائی۔ جانو پانی پکھنی موہی بھائی  
روپ سکھیں نہیں کی شرتی سکھا۔ سوہائی سنے میں جہیں دیکھا  
شر پر پریلی ہنگام پھائی ہوئی بھینس۔ زانو اور ہاتھوں  
کے بل چانا تو کچھ بہت ہی بھا آ تھا۔ اُن کے روپ کا درن تو وید اور  
سیش جی بھی نہیں کر سکتے۔ اُسے وہی جانتا ہے جس نے کبھی بیٹے میں  
بھی دیکھا ہو۔

دوہا  
شکھ سندھ موہ پر گیان گرا گو تیت

و مپتی ہرم پر کیم لبس کر سسوت چرت پرت  
جو پرمانند سوپ۔ موہ بہت اور گیان بانی اور اندریوں سے  
اتیت (پتھر سے پرت) بھگوان ہیں وہ دسرتھ اور کوٹیا کے پریم  
کے دس میں ہو کر سندر پو تر مال لیل کر تے تھے۔

یو پانی  
ایہی بھئی رام جگت پو مائا کو سل پریا سنہہ سکھ ورا  
جنہہ رگھونا کھ چرنی مانی تہنہ کی یہ گتی پرگٹ بھوانی  
اس پر کار جگت کے مائا پیتا شری رام چندر جی نے  
اور دھ لہری کے وکیوں کو سکھ و شانتی دی۔ ہے بھوانی !  
جنہوں نے شری رگھونا کھ جی کے چروں میں پریتی کرنی ہے۔ آند  
اور سکھ کی بھائی تو اُن کے لئے پر نکیش ہی ہے۔

اگھوتی بکھ جتن کر کوری۔ کون سکی بھونہن چھوری  
جیو چر پر لبس کے را کھے۔ سو مایا پر بھوسوں بھے بھا کھے  
شری رگھونا کھ جی سے بکھ ہو کر کروڑوں اُپائے کرنے پر  
بھی دھا کھن سنسار بندھن کو کون بھونٹا سکتا ہے۔ وہ مایا میں سب  
چرا پر جیوؤں کو دس میں کر کھا ہے وہ بھی پر بھو سے بھے مانتی ہے۔

بکھ کٹی بلاں پچا دی تہا ہی۔ اس پر بھو بھاری بھنے کدو کا ہی  
من کرم کچن چھاری چترائی۔ بھجت لہا پر نہیں رگھو رائی  
بھگوان اس مایا کو اپنے بھوؤں کے اشارے سے ہی بنانے  
ہیں ایسے پر بھو کو چھو کر کہو اور کس کو بھیں۔ بدھی کی بھوتی چترائی  
(نرک و ترک۔ واد واد) کو چھو کر بھیں کرتے سے بھگوان شری  
رگھونا کھ جی کر با کرں گے۔

ایہی بھئی سسوت بندو پر بھو کینہا۔ سکھ نگر باسنہہ سکھ دیہنا  
لے اچھنگ کپھونگ ہلرا وے کیہول پالہنہ گھائی بھلا دے  
اس پر کار بال لیل کر کے پر بھو نے سائے نگر و اسیدل کو سکھ  
دیا کو شلیا جی بھی انہیں گود میں لے کر بھلائی ڈالائی تھی۔ اور کبھی  
پنگوڑے میں لٹا کر بھلائی تھی۔

دوہا

پریم مکن کو سلیا نسی دن جات نہ جان  
سنت سینہ بس مانا بال حیرت کرگان!!

اہں پرکار پتر کے پریم مکن کو شلیا جی کو کب دن چڑھا  
کب راتری آئی۔ اس کا گیان ہی نہ رستا تھا۔ پتر کے پریم کے دل  
ہو کر مانا اُن کی بال لیاؤں کا گان کیا کرتی۔

جو پائی۔

ایک بار جنتی انہو ائے۔ کرمی سنگار پلٹاں پوڈھائے  
نچ کل اشٹ دیو بھگوانا۔ پوجا ہینو کی نہہ اسنا نا  
ایک باسا تے شری رام چندر جی کو اشنان کرایا اور  
شرنگار کر کے پنگوڑے میں سلا دیا۔ پھر مانا نے اپنے کل کے شیش  
دیو بھگوان کی پوجا کرنے کے لئے خود اسٹان کیا۔

کرمی پوجا نے بید یہ چڑھاوا۔ اچو گئی جہاں پاک بناوا  
بہوری اتو تہواں چلی آئی۔ بھوجن کرت بھست جانی  
پوجا کر کے نئی بید یہ چڑھایا۔ اور آپ رسی گھر میں چلی گئی جیب  
وہ پلٹ کر آئی تو پتر کو اس نئی بید یہ کو کھاتے ہوئے دیکھا۔

گئے جنتی سب سوسپیں بھجیتا۔ دیکھا بال تہاں پنی سوتا  
پہوڑی آئی دیکھا ست سوئی۔ ہر دہ کمپ من چیر نہ ہوئی  
مانا بھجے بھیت ہو کر پتر کے پاس دوڑی گئی تو کیا بھیتی ہے کہ  
بالک پنگوڑے میں سوا پڑا ہے۔ پھر پوجا کے ستھان میں پلٹ کر آئی  
تو پھر اُسی پتر کو بھوجن کرتے ہوئے پایا تب تو کوشلیا کا ہر دہ کا  
گیا۔ اور دھیرج بھوٹ گیا۔

ایہاں ادھاں دوئی بالک دیکھا۔ مٹی بھرم مور کے کن بسلیکا  
دیکھی رام جنتی اگو لائی۔ برہم ہنسی دیتی مدھر مسکائی  
یہاں وہاں دو بالک ایک جیسے دیکھ کر کوشلیا میں ہی  
میں کہتی ہے۔ کہ میری بدمی ہی ٹھک لئے نہیں رہی یا اور کوئی ٹھک  
کارا ہے۔ یہ بھو شری رام چندر جی نے مانا کو دیا کل دیکھا تب وہ  
بھڑک اٹا۔ ہنس دے۔

دوڑھا

دیکھ لدا لات ہی رنج او بھوت روپ اکھنڈ  
روم روم پرتی لاگے کوئی کوئی برہما نڈ  
پھر اہوں نے اتنا کو اپنا او بھست اکھنڈ وراث روپ  
دکھلایا۔ کہ جس کے ایک ایک روم میں کروڑوں برہما نڈ لگے ہوئے  
ہیں۔

جو پائی

النت رچی سسی پتر ن۔ بہو کرمی سرت ہونہی کاتن  
کال کرم گن گیان بھاد۔ سوو دیکھا جو سنا نہ کاو  
اننت برہما نڈوں میں اننت سورج اننت چندر ماں اور  
اننت شیو ہادیو دیکھے۔ اننت برہما دیکھے۔ النت (بے شمار)  
پریت ندیاں سمندر۔ پر پھوی۔ بن۔ کال۔ کرم۔ گن۔ گیان اور بھاد  
دیکھے۔ اور دے پتھو میں دیکھیں۔ جن کو بھی یہ پتر نہایتی نہ تھا۔

دیکھی مایا سب بدمی گا دھمی۔ اتی سب جیت جو رپ کرٹھا ڈی  
دیکھا جیو نیاوی جاہی۔ دیکھی بھگتی جو پھوڑی تاہی  
سب پرکار سے بل شالی مایا کو دیکھا کہ شری رام چندر جی کے  
سامنے اتی اننت بھجے بھیت ہو کر ہاتھ جوڑے کھڑی ہے۔ جیو  
جی دیکھا جیسے یہ ایک کرم کی بھانسی میں بانڈہ کر جنم جھانتر جی تی ہے۔  
اور بھگتی کو بھی دیکھا۔ جو اس جیو کے بندھنوں کو کاٹ کر اسے مکت  
کر کے اس جہتر مایا سے سوا کے لئے چھڑا دیتی ہے۔

تن پلاکت مکھ پچکانہ آوا۔ نین موند چوڑی سبر ناوا  
بسے وننت دیکھی ہتاری۔ بھجے بہو شری پھوڑو پ کھاری  
مانا کا شر پلاکت ہو گیا۔ مجھ سے شبد نہ نکلتا تھا تب آنکھیں  
بند کر کے شری رام چندر جی کے چوڑوں میں مستک ٹیک دیا مانا  
اچھرہ چکت دیکھ کر کاشس کے شتر و شری رام جی نے پھر بال  
روپ بنایا۔

استی کری نہ جانی بھجے مانا۔ جگت پتا میں سرت کرمی جانا  
ہری جنتی بہو پادھی سمھائی۔ یہ جی اہوں کسی سنو مایا  
مانا سے بھجے کے مے استی بھی نہیں کی جاتی۔ وہ سبہم ہی کہ



جگت کے پتا پر آتا کو میں نے اپنا پتر جانا ہے بھگوان سے  
 مانا کو بہت بھکار سے سمجھایا اور کھا کہ سے مانا یہ گیت بات  
 اوماٹ سروپ کا دشمن اکوہں کسی سے کہنا نہیں۔

دوہا

بار بار کو سلیا پیئے کرنی کر جوری  
 اب جی کہوں سلیا پیئے پر کچھ موہی بیا توری

کو سلیا جی بار بار ہاتھ جوڑ کر پراٹھا کرتی ہیں کہ یہ بھو!  
 مجھے آپ کی پرل مایا بھی موبت نہ کر سکے۔

جوپائی

بال چرت ہری بہو بدھی کینہا۔ اتی آسند داس کہں دینہا  
 کھٹک کال پیئے سب بھائی۔ پڑے پھئے پڑ پھن سکھائی  
 بھگوان نے انیک پرکار سے بال چرت کئے اور اپنے  
 سید کوں کو بہت ہی سکھ دیا۔ پھر کچھ سماں بیت جانے پر چاروں  
 بھائی پڑے ہو گئے اور اپنے پرچار کے سکھ دانا ہوئے۔

چوڑا کرن کینہہ گرو بھائی۔ ہم پر نہ پنی دھینا بہو پائی  
 پر م منوہر چسرت اپا را۔ کرت پھرت چارو سکھارا

تب گرو پسرشت نے جا کر ان کا منڈن سنکا کر کیا جس  
 پر برہمنوں نے پھر کشتا پائی۔ چاروں بسند را حکمار بر م  
 منوہر اور اپار لیا کرتے پھرتے تھے۔

من کر م یجن اگو چسرت جوی۔ دسر کھڑا جہر پیکھو سوئی  
 بھو جن کرت بول جب راجا نہیں آگت جی بال سما جیا  
 جو پیکھو من کر م یجن سے آگت ہیں۔ (جہاں سے باقی)  
 سمت من کے پانڈ پکروٹا آتی ہے۔ وہ پیکھو دسر کھڑا جی کے من  
 میں کر پڑا کرتے تھے۔ راجہ جب بھو جن کرتے سے انہیں بلائے  
 تھے۔ تو وہ کہیں میں مگن اپنے بال سکھ اوں کی منڈی چھوڑ  
 کر نہیں آتے تھے۔

کو سلیا جب بولن جانی ٹھٹھک پیکھو چلیں پائی  
 بگم لیتی سوا انت نہ پاوا۔ تپا ہی دھرت جی سٹی دھاوا  
 کو سلیا جب بلائے جاتیں تو مانا کو اتنی دیکھ پیکھو ٹھٹھک

ٹھٹھک کرتے بھاگ جاتے۔ جن کا پار ویر نہ پاسکے اور نہ ہی (پہنیا)  
 کہہ کر چپ ہوئے شو جی جن کا انت نہ پاسکے ایشچری کی بات بنگ  
 مانا انہیں پکڑنے کا ہتھ کرتی ہے۔

دھو سر دھو رسی بھرتی تنو گئے بھو جی بہسی گود بیٹھا سے  
 وہ شریس مٹی دھول سے پھڑکے ہوئے سے، لاج نے  
 ہنس کر گود میں بیٹھا لیا۔

دوہا

بھو جن کرت چیل چیت اتات او سر وائی  
 بھاجی چلے کلگت مکھ دھمی اودن لیدائی

بھو جن کرتے ہیں من چیل ہے۔ سو ق پاکر دی اور بھٹا  
 سے پھڑکے ہوئے مکھ سے ہی تلکاری مار کر بھاگ جاتے تھے۔

جوپائی

بال چرت اتی سل سہا۔ سار دیش سمجھتے تھے گائے  
 جنہہ کر من انہن سن نہیں راتے جن بخت کے بدھاتا  
 شری رام چندر جی کی سہل اور سند بال لیلکا سہوئی  
 شیش شو جی اور دیہی نے گان کیا ہے۔ جن اچھا سے منشوں  
 کا من ان کی منوہر بال لیلایں نہیں لگتا ہے۔ ان کی بدھی کو  
 بدھانا نے ہر لیا ہے۔

بھئے کماز جہیں سب بھارتا۔ دینہہ جنیو گرو پتو اتا  
 گرو گریہ گئے ٹھٹھک گورائی۔ الپ کال بدیا سب آئی

جب چاروں بھائی ذرا سیانے ہوئے تو گرو۔ ماتا پاتا  
 نے نیگیو بیت سنسکار کر دیا۔ پھر شری رگھو ناٹھ جی سارے  
 بھائیوں سمیت گرو اشتم میں وڑیا پڑھنے لگے اور پھوڑے ہی کال  
 میں سب دیا پڑھ لی۔

جاگی سچ سواں شرتی جاری۔ سوہری پڑھ کر تو تک بھاری  
 بدیا پنے نین گن سیلا۔ کھیل کھیل سکں نرب لیلکا  
 چاروں دیہیں پیکھ کے سچ شوس (بھاگ سانس) ہیں وہ

بھگوان بھی پڑھتے ہیں۔ یہ بڑا بھاری کو تک (اچنبھا ہے چاروں  
بھائی و ذیادہ۔ بڑا بھائی۔ گن اور شیل میں پن (ماہر) ہو کر راج کی اہل  
کھیتے ہیں۔

کرتل بان دھنش اتی سوہا۔ دیکھت روپ چراچر سوہا  
جنہہ بیہنہ بہر سب بھائی۔ جھکت ہو میں سب لوگ لگائی  
شندکس سے ہاتھوں میں دھنش اور بان شو بھایا رہا۔  
ان کے روپ کو دیکھ کر جو جیتن جیو موہت ہو جاتے ہیں۔ جن کی  
کوچوں میں چاروں بھائی کھیتے کھیتے نکلتے ہیں۔ ان کی کوچوں  
نے سب نہاری۔ روپ کو دیکھ کر ایسے مست بے خود ہو جاتے  
ہیں۔ کہ بڑا کرے ہی نہیں نکلتے۔

دوہا۔

کوہل پرباسی نرناری بردھ اروبال

پران ہوتے پر یہ لاگت سب کہل رام کرپال

جو دھائی کے واسے سب ناری بوڑھے اور بچے سبھی کو

را بھگوان شری رام چندر جی پرانوں سے بھی اڑھاک پیارے  
کھیتے ہیں۔

چو پائی

بندھو کھانا سنگ لیس یو لائی۔ بن مرگیا نہت کھیا میں جانی  
باون مرگ مار میں جیاں جانی۔ دن پرئی نہ پئی دیکھا میں آتی  
شری نام چندر جی سب بھائیوں کو اور سکھاؤں کو ساتھ لیکر  
بن میں نہت شکار کھیتے جاتے اور بن میں بڑے بھکر مرگوں کو مارتے  
اور پریتی دن لاکر رام کو دکھاتے۔

جے مرگ رام بان سے مارے نے تنو کی ہر لوک ہر مارے  
انج سکھا سنگ لھو بن کر ہیں۔ مانا پتا کیا انوسر ہیں  
حمرگ شری رام چندر جی کے مان سے مارے جاتے تھے۔ وہ  
شرم کو چھوڑ کر دلوک کو پاپت ہو جاتے۔ شری رام جی چھوٹے  
بھائیوں اور دوست مہرول سمیت بھو جن کرتے ادا مانا پتا کی  
اگیا انوسر مہا کرتے تھے۔

جہی بدھی سکھی ہو میں ہر لوکا۔ کر ہیں کر باندھی سوئی سنجوگا  
مید پران سنہن سن لائی۔ آکو کہیں انو جنہہ سبھی بھائی

جس پرکار اودھ بھری کے واسی سکھی رہیں۔ بھگوان کر باندھان  
شری نام چندر جی ویسا ہی آپاے کرتے۔ خود میں لگا کر دیکھ پران سنہتہ۔  
اور پھر خودی چھوٹے بھائیوں کو سمجھا کر کہتے۔  
پرانت کال اٹھی کے رگھو نا تھا۔ مانا پتا کر دنا وہیں مانا تھا  
آنیسو ماگی کر ہیں پیر کا جسا۔ دیگی جرت بھری من راجسا  
پیر بھو شری رام چندر جی پلاہ کال اٹھ کر مانا پتا کر کے پرانوں  
میں میں بھگوان اور ان کی اگیا پاکر کھاکام کرتے۔ ان کے چتر دیکھ کر  
راج بہت پر سن چت ہو جاتے۔

دوہا

بیا پاک اکل اینہہ اچانگ نام روپ

بھگت مہیتو مانا پدھی کرت چر تر اوپ

جو دھاپک۔ کل رہت (نرو پو) اچھا رہت۔ اچھے نرگن اور

نام روپ سے رہت پیر بھو ہیں۔ وہ بھگتوں کے کلہان اچھا مانا پرکار  
کے انویم چتر کرتے ہیں۔

چو پائی

پرسب جرت کہا میں گائی۔ اگلی کھتا سنہو من لائی  
لسوا متر جہا منی گئیانی۔ بسہرین بن سبھ اشرم جانی  
یہ بال و کمار اوستھا کے چتر میں نے گا کر کہے ہیں۔ اب اس سے  
اگلی کھتا من لگا کر سنہو مشہور جہا منی گئیانی دشوا متر جی بن میں ایک سنہ  
اور پو تر سٹھان میں اشرم بنا کر رہتے ہیں۔

جہاں جب جگہ جوگ منی کر ہیں۔ اتنی مارتیج سیا موی ڈر ہیں  
دیکھت جگہ بن ساچر ہا وہیں۔ کر ہیں ابد تو منی دکھ یا وہیں  
اس پو تر اشرم میں منی دسوا متر جی جب لیکے اور لوگ کرتے  
تھے لیکن نہتج اور سبھو۔ ناراکشسوں سے بہت ڈرتے تھے۔ لیکے  
کو دیکھتے ہی دیشٹ راکشس بول دیتے تھے۔ اور اپدو کر کے عجیب شلا  
کو بھڑک کر دیتے تھے۔ جس سے منی دشوا متر بہت ڈکھی تھے۔

گا دھی تنے من چنٹا بیاپی۔ بہری بنو مر ہیں نہ نہ پھر پائی  
تب منی دامن کیہنہ بجا را۔ پیر بھو او تر مو بہر جی بارا  
گا دھی پیر دسوا متر کھن میں بڑی چنٹا ہوئی۔ انہوں نے من  
میں دیوار کر یہ پالی راکشس دشوا بھگوان کے بنا نہیں مر میں گے۔



تب مٹی سرسیدھ دیشوا ہترجی نے سوچا کہ پرکھو تو پرکھو  
کا بھار دودھ کر کے نمت اوتار دھال کر رکھے ہیں۔

ایہوں میں دیکھوں بدجیائی۔ کرمی بیتی آ تو دودھ بھائی  
گیان ہلاک کنگ اینتا۔ سو پرکھو میں کھجیب بھری نینا

اسی بہا نے میں ان کے چرنوں کے درشن جا کر کروں اور  
پروہ جھنا کر کے ان بدوزن بھائیوں کو لے آؤں۔ جگیان ویراگ  
اوسمست گنوں کے آشرہ ستھان ہیں۔ ان پرکھو کو میں غنوں (غیروں)  
سے جی بھر کر دیکھوں۔

### دوہا

بہو بدھی کرت منورکھ جات لاگی نہیں بار  
کرمی مٹن سر سو جل گئے مھو پ در بار  
اس پرکھ منورکھ کرتے جو بھالے میں دیر نہیں لگی۔ مہر جو کے  
جل میں اشنان کر کے مٹی راج دربار پر گئے۔

### چوہائی

مٹی آگن سنا جب راجا۔ بلن گیسو لے۔ سپر سما یا  
کرمی دندوت مٹی ہی سنمائی۔ سچ آگن بیٹھا رہیہ آتی  
جب راجا نے مٹی و سوا مہتر کو آئے ہوئے سنا۔ تو وہ برسنوں  
کے سماج کو ساتھ لے کر مٹی کے سوا گت کے لئے گئے مٹی کو ڈیر پت  
بنام کر کے بڑے اور ستکار سے لا کر انہیں اپنے آسن پر بٹھایا۔

چرن بھاری کینہہ اتی پوجا۔ موسم آجودھینہ نہیں دوجا  
پیدھ بھاتی بھوچرن کر وا وا۔ مٹی برہر دیں ہرش اتی پا وا

چرن نہھو کر ان کا پوجن کیا۔ اور کہا کہ میرے سمان سو بھائی  
شالی آج کون ہے جس کے گھر آپ کے چرن کل سدھارے مٹی  
کو بھانت بھانت کے بھوچرن کھلائے جس سے سرسیدھ مٹی بڑے  
ہی برتن ہوئے۔

پہنی چرن میلے ست چاری۔ رام دیکھی مٹی دیہہ پاری  
بھئے مٹن دیکھت مٹکھ سو بھا۔ جنو میکور پورن سسی لو بھا  
پھر چاروں راجکاروں کو مٹی جی کے چرنوں پر ڈال دیا۔ مٹری

رام چندر جی کو دیکھ کر مٹی کو تن من کی ستر نہ رہی۔ ان کے کھار پت  
کی شو بھا دیکھ کر و سوا ہترجی آند میں گن ہو گئے۔ مانو میکور پورن  
چندر را کو دیکھ کر موہمت ہو گئی ہو۔

تب من ہرش پچن کہہ را۔ مٹی اس کر پانہ کینہہ ہو کا ہو  
کینہہ کارن آگن تمہارا کہہ ہو سو کرت نہ لاؤں بارا  
تب من میں برتن ہو کر نہ پچن کہے۔ کہ ہے مٹی! آپ نے راج دربار  
میں بدھارنے کی ایسی اہار کیا بھی ہے کی کس کارن دش آپ کا شہہ آنا  
ہوا۔ آپ آگیا کریں میں آستہ پورا کرے میں ڈھیل نہیں کروں گا۔

اُسہر سموہ ستا دیں موی۔ میں جاچن آسوں برب تو ہی  
ا سچ سمیت دیو رگھو نا کھا۔ نیسہر بدھ میں ہو پ ستھان کھا  
مٹی نے کہا کہ بے راجن! اسٹروں کے گردہ مجھے ستانے  
ہیں۔ اس لئے میں آپ سے کچھ مانگنے آیا ہوں سو بھوٹے بھائی  
پچھ سمیت آپ مٹری رام چندر جی کو میرے ساتھ بھیج دیں۔ تو راکشس  
کا ناش ہو جائے گا۔ اور میں مٹی بے کھٹکے جب یوگ بگیہ کروں گا۔

### دوہا

دہو بھو پ من ہرشیت تجھو مودہ اگیان  
دھرم تجھس پرکھو نہہ کول انہہ ہن اتی کلیان

ہے راجن! برتن من سے مودہ اگیان کو دور کر کے آپ دونوں  
راجکاروں کو میرے ساتھ بھیج دیجئے۔ آپ کو تو پچن اور کیرتی کی  
پرائی ہوگی۔ اور ان دونوں راج کاروں کا پریم کلیان ہوگا۔

### چوہائی

مٹی راجا اتی اپریہ یانی۔ ہرہ کسٹھ دتی کملانی  
جو کھنچن پائوں ست چاری۔ سپر مٹن نہیں کہیہ ہو پاری  
مٹی کی ایسی اپریہ یانی (نا پسند بات) کو سن کر راجا کا ہرہ  
کا پنے لگا۔ چہرہ کمل گیا۔ وہ بڑی آدھینتا سے ہلے کہ ہے برتن!  
میں نے بڑھاپے میں ان چاروں چیزوں کو پایا ہے۔ اس لئے آپ نے  
یہ مانگ و چار کر نہیں کی۔

ماگو بھو مٹی دھینو دھن کو سا۔ سرس دیوں آجوسہر و سا

گئے۔ اور ان کی چرن ہڈیاں کر کے مٹی کے ساتھ چل دیئے۔

پیش سنگھ دوؤ پیر شری چائے مٹی بچے ہرن  
کر پاسدھو مٹی دھیر اھل بسو کارن کمرن

مشتوں میں شیر روپ دو نو بھائی رام اور لکھن مٹی کے ڈرک  
دور کرنے کے لئے پیرن ہو کر چلے وہ کرپا کے سمندر۔ دھیر بارھی  
سمپورن برہمانڈ کے کارن اور کرتا ہیں۔

چو پائی

ارون نین اہ باہو بال۔ نیل علیج تنو سیام تمالا  
کٹی پٹ پیت کیس یو بھاتھا۔ رچرچاپ سایا کٹ ہوں ہاتھا

جوانی اور ویرتا کا جوش مارتے بھگوان کے لال تیر ہیں۔  
چھاتی چوڑی اور بازو لمبے ہیں۔ نیل کس اور تمال کرش کے سمان  
شہنام شری ہے۔ کمر میں پیلے بستر پہنے ہوئے ہیں۔ اور سندر  
ترکش کسا ہوا ہے۔ دونوں ہاتھوں میں دھنش اور بان ہیں۔

سیام گور سندر دوو بھائی۔ لیسوا مٹر مہا بندھی پائی  
پرکھو برہمنیہ دیو میں جانا۔ موہی نئی پتا تجھو بھگوانا

ایسی سندر سانولی اور گوری دونوں بھائیوں کی چوڑی  
کوپا کرنا لیسوا مٹر جی کے ہاتھ کوئی بڑا بھاری خزانہ ہاتھ اگیا ہو۔  
دسوا مٹر جی میں ہی میں کہہ رہے تھے کہ میں نے جان لیا کہ پرکھو  
پسج حج برہمنوں کے دیو ہیں جنہوں نے میرے لئے اپنے پتا کو بھی  
چھوڑ دیا۔

چلے جات مٹی دینہر بھائی۔ مٹی تار کا کرودھ کری دھائی  
ایک ہی بان پلان ہری لینہا۔ دین جانی تھی تیج پد دینہرا

راستے میں جاتے جاتے مٹی دسوا مٹر جی نے ہاتھ کا کو دکھلایا  
شدہ سنتے ہی وہ کرودھ کرنے دوڑی آئی پرکھو شری رام چندر جی  
نے ایک ہی بان سے اس کے پیران ہر لٹے اور دین جان کر سیکھ ڈھام  
ڈیا۔

تب رشی تیج ناٹھ ہی جان صینی۔ پیدایندھی کہوں بدیا دینہری

دینہر پیران تیں پر یہ کچھو ماہیں سو د مٹی دیوں نش ایک ماہیں

آپ پرکھو۔ گائے۔ جھن اور خزانہ مانگیں۔ وہ میں آپ کو  
سب کچھ پیرن ہو کر دوں گا۔ شری اور پانوں سے بڑھ کر کچھ بھی پیارا نہیں  
ہوتا۔ سوئے مٹی! ان کو بھی پل بھریں میں آپ کے دین کر دوں گا

سب مٹ پر پیر پیران کی ناہیں ملام دیت ہیں مٹی گور سائیں  
کہن شچراتی گھور کھوڑا۔ کہن سندر ست پریم کھوڑا

بے مٹی! یوں تو چھاپنے چادوں پیر پیرانوں کے سمان  
پیدا ہے میں لیکن رام چندر کو تو کسی پرکا بھی دیتے نہیں بنتا۔

کہاں تو پرکال بھاناک راکشس اور کہاں یہ نادان میرے سندر  
بچے۔ بھلا ان کا راکشسوں سے مقابلہ کیا۔

مٹی برب گرا بریم رس سانی۔ ہرے ہرش مانا مٹی گیانی  
تب بے شٹ ہو بدھی سمجھاوا برپ سند یہ ماس کہوں پاوا

راجہ کے بریم رس سے پری پورن بچوں کو شکر گیانی مٹی  
دشوا مٹر جی نے من میں بڑی ہرش مانا تب گرو دستھ جی  
نے راجہ کو بہت پرکار سمجھایا تب کہیں جا کر راجہ کے موہ کا ناش ہوا

اتی اور دوؤ قلنہہ بلائے۔ ہرے لائی بھو بھانتی سبھا  
میرے پیران ناٹھ ست دوو۔ تمہے مٹی پتا آں نہیں کوو

راجہ نے بڑے آد سے دونوں راجکماروں کو بلایا اور انہیں  
چھاتی سے لگا کر بہت پرکار کی شکشا دی اور پھر مٹی سے کہا کہ بے  
مٹی! یہ دونوں پیر میرے پیران ہیں۔ اب آپ ہی ان کے ماتا پتا ہو۔  
دو مٹر کوئی نہیں۔

دو مھا

سوئے بھوپ شری ہی ست بڑو بدھی مٹی اسپس

جنی بھون گئے پرکھو چلے نائی پد ریس

پرکھو کر راجہ نے دونوں راجکماروں کو اشیر داد دے کر مٹی  
دشوا مٹر کو سوئے دیئے پھر پرکھو شری رام چندر جی مانا کے محل میں



راکشوں کو مار کر برہمنوں کو زبردستی کر دیا۔ دیوٹیوں کے سموہ  
بھگوان شری رام چندر جی کی ہستی کرنے لگے۔

تہاں اپنی کچک دوس لکھوایا۔ رہے کینہہ سپرن پر دایا  
بھگتی ہینو بہو کتھا پُرا تا۔ کہے سپر جہنی پر بھو جانا

وہاں کچھ دن اور رہ کر شری رگھوناتھ جی نے برہمنوں پر  
کی بھگتی کے کارن برہمنوں نے انہیں بہت سی پُرائوں کی کتھا سن  
سنائیں۔ اگر یہ پر بھو سب کچھ جانتے تھے تو بھگتی انہوں نے پریم بھو  
سے سنیں۔

تب مہنی سدا در کہا بھجائی جرت ایک پر بھو دیکھے جانی  
دھنش جگہ سستی رگھو کھانا تھا۔ ہر شئی جانتی بر کے سا کھنا  
اس کے بعد مہنی وشوا مہر جی نے اور پورک شری رام چندر جی  
کو سمجھا کر کہا کہ۔ ہے پر بھو! چل کر ایک جرت دیکھے دھنش جگہ کی بات  
سن کر شری رگھوناتھ جی پر سن ہو کر مہنی وشوا مہر جی کے ساتھ ہوئے

آشتم ایک دیکھ گاہیں۔ کھاگ مرگ جہنتو تہاں ناہیں  
پوچھا مہنی ہی سدا پر بھو دیکھی۔ سکل کتھا مہنی کہاں سیکھی  
رستہ میں ایک آشتم نظر پڑا وہاں پشوپتی جی جو جہنتو کوئی  
نکھا۔ پھر کی ایک سدا پر بھو شری رام نے دیکھی تو مہنی وشوا مہر جی  
اس کا کارن پوچھا۔ مہنی نے ساری کتھا و ستار سے کہہ سنائی۔

دوہا

گو تم ناری شرپ بس ایل دیہہ دھری دھیر  
جہن کل راج چاہتی کر پا کر پور بھو سیر

کہ۔ گو تم رشی کی اہتری اہیہ ہے۔ یہاں کے دیئے ہوئے شاپ  
کے کارن پھر کی دیہہ دھارن کئے ہوئے ہے۔ اور بہت کال سے بڑی  
دھیر تہاں آپ کے جہن کموں کی راج چاہتی ہے۔ ہے رگھوناتھ جی!  
اس پر دیا کیجئے۔

چکھند

پرست پاوان سوک نساوان پرکھنی تپ پنچ سپہی  
دھیت گھوٹا کہ جہن کھنڈ ایک سدا پر بھو کی جوری رہی

جاتے لاگ نہ چھڑھا پیا سا۔ اترت یں شو پنچ پر کا سا

تب شری وشوا مہر جی نے سن میں یہ جانتے ہوئے بھی  
کہ پر بھو سکل ورتا کے بھنڈا رہیں۔ کیوں انکی لیلای پورتی اٹھ انہیں  
ایسی ورتا پڑھائی کہ جس سے بھوک پیاس نہ لگے۔ اور شری میں بے  
پناہ بل اور پنچ کا پرکاش ہو۔

دوہا

ایدھ سرب سمر جی کے پر بھو پنچ آشتم آئی  
کنڈ مول پھل بھو جہن نہر بہہ بھگتی ہرت جانی

سب دویہ استر شستہ رام چندر جی کو سمرن کر کے وشوا  
مہر جی انہیں اپنے آشتم میں لے گئے اور انہیں پریم ہنیشی جان  
کر کن مول پھل آدک بھو جہن پریم پورک کھلائے۔

چوبائی

پرات کہا مہنی سن رگھو رانی۔ نہ کھے جگہ کر ہو تمہہ مہنی  
ہوم کرن لاگے مہنی بھار دی۔ آپور ہے مکھ کی رگھو ادی  
سو پرا ہوتے ہی شری رگھوناتھ جی نے وشوا مہر جی سے کہا کہ  
آپ بے کھٹے اپنا لکھ کیجئے۔ یہ سن کر آشتم کے نکٹ قادی سب  
مہنی ہون کرنے لگے۔ اور آپ شری راج چندر جی کی جگہ کی رگھو ادی  
کرنے لگے۔

مہنی ماریچ انساجر کر دی۔ لے سہائے دھار مہنی دھری  
ہنو پھر بان رام یہی مارا بست جو کھن گاسا کر پارا  
یہ سماچار سنتے ہی مہنیوں کا دشمن ہما کر دھجی ہما مہنی  
راکشس ماریچ اپنے لشکر سمیت جگہ کو بھر رشٹ کرنے کیلئے  
چڑھ ہوڑا۔ شری رام چندر جی نے بفر پھل والا بان اس کے مارا  
جس سے وہ سو پوجن دور سمندر کے اس پار جا گرا۔

پادک سر سبھا ہو پئی مارا۔ انج لسا چرکٹ کو سنگھارا  
ماری اسر دوج نہر بھیکے کاری۔ سستی کر پس دیو مہنی بھار دی  
پھر سبھا ہو کر ان بان مار کر بھسم کر دیا۔ اُدھ بھوٹے بھجائی  
لکشمی نے راکشوں کے سب لشکر کا سنگھار کر دیا۔ آں پرکار

سندھ سے چھڑنے والے آپ پر بھوکو جی بھر کر دیکھا۔ آپ کے دشمن  
کو شری شوجی جیوں کا سب سے بڑا لالچ سمجھتے ہیں۔ سب پر بھوکو! میری  
آپ سے بنتی ہے۔ میری بدھی بڑی بھولی ہے۔ بے ناخدا! میں آپ سے  
اور کوئی دردان نہیں مانگتی کیوں یہ رو مانگتی ہوں۔ کہ میں من رو پی بھوڑا  
آپ کے چرن کملوں کی دھول کے پریم دس کا سدھاپان کرتا رہے۔

جیہیں پدسر تیرا پریم سیتیا پرگٹ بھٹی سو میں دھری  
سوئی پد پچ جیہی پوجیت اج تم سر دھو کر کویاں ہری  
اسی بھانیت ہاری گوتم ناری لارا ہری چرن پیری  
جوانی من بھاو سو رو پاوا لگے تپ لوک آند بھری

جن چرنوں سے دیو ندی پریم پو تر شری گنگا جی پرگٹ ہوئی۔  
جنہیں شوجی نے اپنے سر پر دھارن کیا جن چرن کملوں کو برہما  
جی پوجتے ہیں۔ بے کر پاوا! بے ہری! آپ نے وہی چرن میرے  
سر پر دھو دیئے۔ اس پر کار بار بار بھگوان کے چرنوں پر گری اور استی  
کرتی ہوئی گوتم پتی اہلیہ اپنے من چاہے وردان کو پا کر آند سے بھر  
پور ہو کر اپنے تپ کے پاس گئی۔

دوہا

اس پر بھو دین بندھو ہری کارن تہ دیال  
تلسی داس ٹھہرتی بھو چھاری کپٹ جنجال

پر بھو شری رام چندر جی دین بندھو (غریب لافز) اور  
دینا کارن کے ہی دیا کرنے والے ہیں۔ کوئی کہتے ہیں کہ بے دھرت  
من تو سارے کپٹ جنجال کو بھوڑ کر شُدھ اور سچے بھاد سے ایک  
ماتر انہیں کا بھجن کر۔

اتی پریم ادھیر ایک سر سر اگھ نہیں دنی بھن کہی  
اتی شہ بڑھائی چرن نہ لائی جگن نین جل دھار کہی

پر بھو شری رام چندر جی کے پو تر اور شوک کا ناش کر نیوالے  
چرنوں کا سپریش یا گئے ہی وہ تپ کی مورتی اہلیہ پرگٹ ہو گئی بھگت جنوں  
کے سکھ داتا شری رگھو ناگھ جی کو دیکھ کر سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہو رہی۔  
اتی انت پریم کے مارے وہ ادھیر ہو گئی۔ پریم دس اس کا شری پرگٹ ہو  
گیا۔ ایک سے کچن نہیں نکلتا تھا۔ وہ اتی انت سو بھاکر دان پر بھوکے چرنوں  
سے لیٹ گئی اور دونوں آنکھوں سے پریم اور آند کے کارن آنسوؤں  
کی دھار بہ نکلی۔

دھیر ج من کینہا پر بھوکوں پنہا رگھو جی کر پگٹ پائی  
اتی نرنانی استی کھائی گیان گمیر جے رگھو رائی  
میں ناری پا دن پر بھو گیا دن لون رپوچن سکھ دانی  
راجیو بوجن کھو کھے جوں باہی پاپی شرن ہی آئی

من میں دھیر ج پکر کر بھوکو کو بچانا اور شری رگھو ناگھ جی کی کرپا  
سے بھگت پراپت کی۔ اپنی پریم پو تر بانی سے بھگوان کی استی کرنے لگی۔  
جے گیان سے جانتے ہو گئے شری رگھو ناگھ جی میں اپو تر نادی ہوں۔  
آپ سارے بھگت کو پو تر کرنے والے پر بھو ہوں۔ آپ اسرار ج را دن  
کے دشمن ہیں۔ اور بھگتوں کو شکھ دینے والے ہیں۔ بے کمل نیر! بے  
جہم من رو پی سندھار جکے کھے سے چھڑانے والے پر بھو! ایسا پکی  
شرن ہوں میری رکشا کیجے میری دکشا کیجئے۔

منی شرن دینہا اتی بھل کینہا پریم انو گرہ میں مانا  
دیکھو دیکھو جیہی ہری بھو جیہی لالچ شکھ جاتا  
پنتی پر بھو موری تپ ستی بھوئی ناخدا ناگیو بر آنا  
پد کمل پرگا رس انورا کا نم من مدھپ کپ پانا

منی سے جو بچہ شاپ دیا۔ وہ اچھا ہی کیا۔ اس شاپ کو بھی  
میں ان کی اپنے ادھر بڑی بھاری کرپا مانتی ہوں میں اپنا آنکھوں سے



# ماس پارائن ساواں شرام

چوپائی

چلے رام چھین منی سنگا گئے جہاں جاگ پاونی گونگا  
گکاو جی تہنہ سب کھٹا سناں جیہی پرکار سہری جی اسی  
رام اور منی دیو نو منہ کے ساتھ چلے۔ وہ وہاں پہنچے جہاں  
کہ جگت کو پوتر کرنے والی شری گنگا جی بہہ رہی تھیں گکاو جی کے پتر  
شری وشنو امرت جی نے وہ سب کھٹا سناں جس پرکار دیوندی گونگا  
جی پر کھوئی پرکاش۔

تب پر کھوئے تہنہ سمیت ہنلے۔ سپدہ دان جی دیو انہ پائے  
ہر شری چلے انی بڑا سہا یا۔ بگی بدیم نگر نیسرایا  
تب شری رام چند جی نے دشمنوں کے ساتھ گنگا جی میں  
استنان کیا۔ بہمنوں کو دان دیا۔ پھر برہمن چیت ہو کر منیشوڑوں  
کے ساتھ چلے۔ جلدی ہی جنک پوری کے نزدیک پہنچ گئے۔  
پیر میتا رام جب دیکھی۔ ہر شے پنج سمیت لسیکھی  
باہیں کوپ سرت سرتا نا۔ سبلی سدھا سم منی سو پاتا  
جنک پوری کی شو کھا دیکھ کر شری رام چند جی سمیت اپنے  
چھوٹے بھائی کھنسن کے بہت ہی پرہیز ہوئے۔ وہاں ایک باڑی  
کنیں۔ ندیاں۔ ادنا لالاب ہیں۔ برہمن کا جس امرت کے سوان ہے اور  
جواہرات سے جڑی ہوئی وہاں بیٹھیاں بنی ہوئی ہیں۔

رگنیت منجومت اس پھر سنگا کو جیت لی ہو برہمن بہنگا  
برہمن برہمن بکھے بنا جاتا تیری بارہ سمیرا سکھاتا  
کھنورے کرند برہمن سے متالے ہو کر سند کو بخا کر رہے ہیں۔  
کھانت کھانت کے رنگوں کے بہت سے بھی بیٹھے شہا بول ہے

ہیں رنگ برنگے کس کے پھول کھلے ہوئے ہیں تین پرکار کی شیتیں بند  
سنگندہ سدا سکھ دینے والی دیو جیل رہی ہے۔

دوہا

سمسن یا نکا باگ بن سہل بہنگا نو اس  
پھوٹ پھلٹ سہلوت سوہت پرچول پاس  
جنک پوری کے چاروں طرف سندرو پھلواڑیاں۔ باغ باغیچے  
پھولے کھلے ہرے بھرے سندرتیوں سے لدے ہوئے ہیں۔ میں  
بہت سے بھی نو اس کرتے ہیں شوکھ پاپا رہے کھے۔

چوپائی

نئی نہ برہنت نگر نہنگائی۔ جہاں عالی بن تہاں ہی لہجائی  
چلارو بکارو پختہ انباری مٹی مے بھی جنوشو کر سنواری  
نگر کے بھیر کی سندرتا کچھ کہتے ہی نہیں ملتی میں جہاں جاتا  
ہے وہاں ہی رم جاتا ہے۔ سندرا زار ہیں۔ ویترا انا را مالک جو کہ جواہرات  
سے جڑی ہوئی ہیں۔ مانو کہ خود برہجائی نے اپنے ہاتھوں سے بنائی ہوں۔  
دھنک ہنک برہدھند سمانا۔ بیٹھے مکمل دستوں نے جانا  
چوہرٹ سندر گلین سہائی۔ سہنت برہمن سنگندہ سنجائی  
دھنڈا دیو پاری کبیر کے سمان دھنوان سب پرکار کی انیک  
دستویں۔ کانوں میں سجائے بیٹھے ہیں۔ چوک سند اور کوسے  
بڑے سہاؤ نے ہیں۔ جو سدا سنگندہ سے بھر پور رہتے ہیں۔

منگل مٹن سب کیرے جیت جیوتی ناٹھ چترے  
پیر نزاری سچک سچی سفتا۔ دھرم سہل گیانی گون ومنتا  
سب کے مکان منگل سے ہیں۔ ان پر تصویریں اور بیل بوٹے کھچے

بہت سے غم و پریشانی منتری اور سنا پتی ہیں۔ اُن کے گھر  
بھی راجہ محل کے سامن سندرا اور اہل ہیں۔ جنک پوری کے  
باہر تالاب اور ندی کے نزدیک ادھر ادھر راجہ جو سو گھر کے لئے  
آئے ہوئے ہیں ڈیرہ ڈالے ہوئے ہیں۔

دکھی انوپ ایک انورائی۔ سب سپاس سنبھانتی سہرائی  
کوسک کہو مور منو مانا۔ ایہاں دتے رگھوپر سہجانا  
وہاں ایک سندرا انوپم کا باغ دیکھ کر جو سب بھانت بہانا  
لگا۔ اور جس میں سب پرکار کی سوجھا میں (سہولیات) بھینیں۔ دشواہتر  
جی نے کہا کہ میرا من چاہتا ہے کہ یہ رگھوپر! اس باغ میں لائش کریں۔  
پھلے ہیں ناٹھ کھی کر یا نکیتا۔ اترے تہاں مٹی بزد سمیتا  
دسواہتر جہا مٹی آئے سما چار مٹھلا پتی پائے

”بہت اچھا سوا من“! ایسا کہہ کر یا ندھان شری رام چندر  
جی مٹی سماج کے ساتھ وہاں نکھر گئے۔ راجہ جنک نے جب یہ خبر  
سنی کہ جہا مٹی دشواہتر جی آئے ہوئے ہیں۔

### دوہا

سنگ سچو سچو پھوری بھٹ بھو سر بر گئیاتی  
چلے ملن مٹی نایک ہی بدت راؤ ابھی بھانتی

تب راجہ جنک آگیا کاری منتری۔ بہت سے یو دھاہتر لٹھ  
برہمن گرو اور اپنی جاتی کے شیشٹھ لوگوں کو ساتھ لئے بڑے پرتن ہو کر  
مٹی گنوں کے سوامی شری دشواہتر جی کو پہنچے۔

### چوہائی

کیدہ بہت ناموچرن دسری ماٹھا۔ دہنہہ ایس مدت مٹی ناٹھا  
دسیر برنہ سب سادہ بندے۔ جانی بھاگیہ بر راؤ اندے  
راجہ نے مٹی دشواہتر جی کے چوٹوں پر مستک شاک کر پر نام کیا۔  
مٹیوں کے سوامی دشواہتر جی نے پرتن ہو کر اشیر باد دیا اور پھر برہمن  
منڈلی کو جو کہ دشواہتر جی کے ساتھ مٹی راجہ نے سادہ پر نام کیا۔  
اور اسے اپنا سو بھاگیہ جان کر راجہ جنک بڑے پرتن ہوئے۔

سندرا میں انوکا۔ پو پو کار (مصور) نے  
ای ان لکھن پور کو اپنے ہاتھ سے بنا لیا۔ پو پو کے سب نرائی  
سندرا بہت بھلاؤ دھرم پرائن لگائی اور گنواں ہیں۔

انی انپ بہاں نیک نوا سو بھیکہیں بیدہ ملوک بلل سو  
ہوت چکت چیت کوٹ بھوکی۔ سکل بھون سو بھا جنور وکی  
ہماں جنک جی ہی راجہ محل تو اتنا سندرا ہے کہ انسی  
سندرا کی کوئی آپکاری نہیں ہے۔ (یعنی جو خوبصورتی میں اپنا  
نامی نہیں رکھتا) نہیں کے (مشورہ) خوشحالی (دھن دولت) کو  
بچھ کر دیا تو ف بھی سوہت ہو جاتے ہیں۔ راجہ محل کے کوٹے میں جو  
کو بھیکہ تو چست چکرت ہو جاتا ہے۔ وہ اتنا سندرا ہے مانوسا  
سندرا بہرے شو بھا آئی نے ہی بھیتی ہے۔

### دوہا

دھولی دھام مٹی پُرٹ پُرٹ سٹھٹا ناٹھاتی  
سیا نوں سندرا سون بھا کھی لکھی جاتی

انی اہل راجہ محلوں میں انیک پرکار کے مٹی جڑت سندرا  
دھنگ سے بنے ہوئے پردے لگے ہوئے ہیں۔ شری سیتانی کے  
رہنے کے سندرا بھون کی شو بھا کا دھن تو بھلا کوں کر سکتا ہے  
چوہائی

شہک دوا سب کس کیا ناٹھو پھیرٹ ماگدھ بھاٹا  
نی یساں باجی کج کالا۔ بنے گئے رتھ سکل سب کالا

راجہ محل کے سب دروازے سندرا میں چین میں بھر گئے  
سامن مضبوط اور کھیڑ ٹوٹنے والے کھوار لگے ہیں۔ وہاں ماتحت  
راہدہ میں شری ملکہ ہوں اور بھٹوں بھیکہ لگتی رہتی ہے۔ محل میں  
شری دتھل گھوڑ شالا اور گج شالا۔ (مٹھل اور فیل خانہ) یہی  
ہوتی ہیں جو سب سے گھوڑوں۔ اہلیوں سے بھری رہتی ہیں۔

سو پو پو سب بہو تیرے نرپ گروہ سب سب کیرے  
پر پو پو سب سب سب اترے جہاں تہاں ہیں جھپیا



کشتن پتوں کی بارہی بارہا۔ لیسوا متر نرب ہی میں  
تیرہی اور سرکے دوو بھائی۔ گھر ہے دیکھن کھلوانی

اس کے بعد بار بار کشتن پوچھ کر دین و خیریت (دشوا) اور  
لے راجہ جیک کو اپنے پاس بٹھایا۔ اسی سے دونوں راجہ مار کے ہونے  
پھلواری۔ بچنے کے لئے تھے۔

سیام کو مرد و بیس کسپوہ لوچن کھد لیسو جیت چورا  
کھٹے سکل جپ رکھتی آئے۔ لیسوا متر نرب کٹ بیٹھا  
دونوں راجہ اتنی منور سافو لے اور گورے رنگ کے تھے۔  
اٹھتی جوانی کی اوستھا تھی۔ اپنی سندرتائی سے بیڑوں کو کھینچنے  
والے اور شہو کے من کو پونے والے تھے۔ جب نری رام نرب  
وہاں آئے تو ان کے ہوپ اور تیج کو دیکھ کر سب اکٹھے کھڑے ہوئے  
دشوا متر جی نے ان کو اپنے پاس بٹھا لیا۔

بھٹے سب کھٹی بھٹی دوو بھارتا۔ باری پلوچن پلکات گاتا  
مورتی مہر منور دیکھی۔ بھٹے پاریچو پدہو بھیکھی  
دونوں کھائیوں کو دیکھ کر بھی کھٹی ہوئے۔ بیڑوں میں آنند  
کے اکتوبرہ نکلے۔ بشر کے رنگے کھڑے ہوئے۔ رام جی کی مہر منور  
مورتی کو دیکھ کر خالص کریدہر (جنک جس کو کہ گیان پچار کے پربھاؤ  
سے دیہہ کا ابھیان نہ رہا تھا) سچ جج ہی شریر کی سدرہ بڑ جھول  
گئے۔

## دو صا

پریم لگن متوجانی نرب کر ہی بلیا ہن دھیر  
لو لے مٹی پدنائی سہر و گد گد گرا گھو صیر  
اپنے من کو پریم میں نگارہ جان کر راجہ نے گیان وچار سے  
من کو دھیرج دے کر مٹی و دشوا متر جی کے چروں میں سر جھکا کر گد گد  
گھیر بانی سے کہا۔

## چو بانی

کھونا تھ سندر دوو بالک مٹی کل تلک کہ نرب کل بالک  
پریم جو نیک نیتی کسی نگاوا۔ اچھے پیش بھری گی سوئی آوا  
سہ سوادی! کہنے کے یہ دو سندر بالک مٹی کل تلک ہیں یا  
نرب کل بالک۔ ارنھات مٹی پتر ہیں یا کسی راجہ کے بیٹے ہیں۔

کشتن پتوں کی بارہی بارہا۔ لیسوا متر نرب ہی میں  
تیرہی اور سرکے دوو بھائی۔ گھر ہے دیکھن کھلوانی

اس کے بعد بار بار کشتن پوچھ کر دین و خیریت (دشوا) اور  
لے راجہ جیک کو اپنے پاس بٹھایا۔ اسی سے دونوں راجہ مار کے ہونے  
پھلواری۔ بچنے کے لئے تھے۔

سیام کو مرد و بیس کسپوہ لوچن کھد لیسو جیت چورا  
کھٹے سکل جپ رکھتی آئے۔ لیسوا متر نرب کٹ بیٹھا  
دونوں راجہ اتنی منور سافو لے اور گورے رنگ کے تھے۔  
اٹھتی جوانی کی اوستھا تھی۔ اپنی سندرتائی سے بیڑوں کو کھینچنے  
والے اور شہو کے من کو پونے والے تھے۔ جب نری رام نرب  
وہاں آئے تو ان کے ہوپ اور تیج کو دیکھ کر سب اکٹھے کھڑے ہوئے  
دشوا متر جی نے ان کو اپنے پاس بٹھا لیا۔

بھٹے سب کھٹی بھٹی دوو بھارتا۔ باری پلوچن پلکات گاتا  
مورتی مہر منور دیکھی۔ بھٹے پاریچو پدہو بھیکھی  
دونوں کھائیوں کو دیکھ کر بھی کھٹی ہوئے۔ بیڑوں میں آنند  
کے اکتوبرہ نکلے۔ بشر کے رنگے کھڑے ہوئے۔ رام جی کی مہر منور  
مورتی کو دیکھ کر خالص کریدہر (جنک جس کو کہ گیان پچار کے پربھاؤ  
سے دیہہ کا ابھیان نہ رہا تھا) سچ جج ہی شریر کی سدرہ بڑ جھول  
گئے۔

## دو صا

پریم لگن متوجانی نرب کر ہی بلیا ہن دھیر  
لو لے مٹی پدنائی سہر و گد گد گرا گھو صیر  
اپنے من کو پریم میں نگارہ جان کر راجہ نے گیان وچار سے  
من کو دھیرج دے کر مٹی و دشوا متر جی کے چروں میں سر جھکا کر گد گد  
گھیر بانی سے کہا۔

## چو بانی

کھونا تھ سندر دوو بالک مٹی کل تلک کہ نرب کل بالک  
پریم جو نیک نیتی کسی نگاوا۔ اچھے پیش بھری گی سوئی آوا  
سہ سوادی! کہنے کے یہ دو سندر بالک مٹی کل تلک ہیں یا  
نرب کل بالک۔ ارنھات مٹی پتر ہیں یا کسی راجہ کے بیٹے ہیں۔

پر چھوٹری راجت ندی کا ڈر لستے ہیں۔ اور کچھ مٹنی و شوا اترتی  
سے بھی سکوت کرتے (بچکپاتے) ہیں۔ اس لئے پرکٹ نہ کہتے  
نہیں من ہی من میں مسکرا رہے ہیں۔

رام اس من کی گتی جانی بھگت بھلنا یہاں ہلسانی  
پریم نہایت سچی مسکائی۔ بولے گرو انوس من پانی  
انتر پانی بھگیاں شری رام چندر جی نے اپنے چھوٹے بھائی  
کے من میں ہونے والے آثار دیکھا کہ وہاں لیا۔ ہر دے میں بھگت  
و تسلط (بھگت پریم) اند آئی وہ گرو کی آگیا پاکر بہت ہی دے  
سے سکپاتے ہوئے (شریلے پن سے بڑے ادب مسکرا کر بولے۔

ناکھ لکھن پو بھگت تھیں پریم سکورج ڈر پرکٹ نہ کہیں  
جوں لکھن لیسو میں پاؤں بگر دیکھائی ترست لے آؤں  
ہے ناکھ لکھن جی بتاک پور دیکھا چاہتے ہیں لیکن آکے  
ڈر اور سکورج کے مارے پرکٹ کر کے نہیں کہتے۔ اگر آپ آگیا دیں تو  
میں انہیں نگرہ کھا کر جلد ہی دل میں لے آؤں گا۔

سنی میں کہہ پان سپر ہی۔ کس نہ رام نہ ہوا چھوٹو مٹتی  
دھرم سیتو پا لک۔ کہہ پان تا پریم پس سیکو سکھدا تا  
مٹتی و شوا مٹتی رام ہی کے یہ کن مسکر پریم بھری بانی  
سے بولے! ہے رام اتھ مٹتی کی رکشا کیے نہ کرو گے۔ سچے بات!  
تم دھرم سیتو (دھرم کا بلی) ارتھات دھرم دربار)۔ کہے پانے والے  
ہو اور پریم و شوا بھگتوں کو سکھائے دینے والے ہو۔

دوہا

جانی دیکھی او پو نگر و سکور ندھان دوو پانی  
کر پو بھگت سب کے من میں ندی بدن دیکھائی  
تم دوو نگر ندھان بھائی اپنی اچھا پرکٹ نگر بھگت او اور  
اینا سندھ پرہ دکھا کر نگر و سیکوں کے نیچوں کو تر پت کرو۔

چوپائی

من پان بندہ دوو بھارتا پلے لوک لوپن سکھدا تا

پراپت ہوا ہے۔ یہ دونوں سندھ شام اور گورے رنگ کے  
دونوں بھائی آند کو بھی آند دینے والے ہیں۔

انہ کے پریمی پر سپر پانی کی نہ جانی من بھاؤ سپر پانی  
سہو ناخہ کہہ ندرت بد پو۔ برہم جیو او سہج سینہ پو  
ان دوو کا آپس میں جو پتر اور سندھ پریم ہے۔ وہ من  
کو بہت بھاتا ہے۔ یہ سوا من آستے۔ راجہ جنک لے پرین  
ہو کر کہا۔ برہم اور جیو کی طرح ان دونوں بھائیوں میں سبھاوک پریم

ہے۔ منی پر چھوٹی جیو نہا مو پلاک گات ارا دھک اچھا پو  
منی ہی پر سنی نانی پریسیو۔ جلیو لوانی نگر او ریسو  
راجہ پر چھوٹری رام چندر جی کو بار بار دیکھتے تھے ہی نہیں۔  
شر پر بھگت پورہا ہے من میں بڑا آند اور آتسا ہے۔ منی کی  
استی کر کے اور ان کے چروں میں ستاک بھگا کر راجہ انہیں اپنے  
من میں سا پتہ لے چکے۔

سندھ نو سکھ سب کا لا۔ تہاں پاسو لے پو نہا چھوٹو لا  
کری پو جاسب بھری سیکو کائی۔ گنیوراؤ گرو پلا کرائی  
ایک سہ بھگت جو سب موسوں میں سکھدا تک (آدم وہ) اٹھا  
راجہ نے ان کے ٹھہرنے کے لئے دیا۔ سب پرکار سے پوجا اور  
سیو کر کے بداع مانگ کر راجہ اپنے راج محل میں آئے۔

دوہا

رشیہ تنگ رکھو منی کری بھو جیو پتر امو  
بھگت پر چھوٹو بھارتا سہت پو لے ہا بھری جیامو

تب تو سب رشیوں کے ساتھ رکھو کل تبارک پر چھوٹری  
رام چندر جی بھوجن اور آدم کر کے بھائی لکشمین سمیت بیٹھے۔ اتنے  
میں دن کا ایک پہر پاتی رہ گیا۔

چوپائی

لکھن ہر دیں لا سلسلہ سیکھی۔ جانی جنک پراپے دیکھی  
پر چھوٹو بھری منی ہی سیکھا ہیں۔ پرکٹ نہ کہیں من میں سکھا ہیں  
لکھن جی کے من میں جنک پورن کے رچنا دیکھنے کا بڑا چاہو۔



اور کھنگھڑا لے بال ہیں۔ ابری سے لے کر چٹی تک دونوں بھائی  
سندر ہیں۔ اور جس رنگ کی شو بھا جیسی چوٹی چاہئے۔ ویسی  
ہی ہے۔

### چوپائی

بچپن گرو کچھو کچھو پٹ آئے سما چار پیر باسنہہ پائے  
دھماکے دھماکے کام سب تیاگی۔ میں ہوں تاک ہی کوٹن لاگی  
یہ سما چار پیر کر کہ دونو را جکار دنگر دھکے آئے ہیں۔ نگر داسی نر  
ناری اپنے گھرار اور اپنے اپنے کام کاج کو جیسے جیسے چھوڑ کر ان  
کے دشمن کرنے کے لئے ایسے یا کل ہو کر ڈوڑے کہ جیسے کوئی  
دور دری خزانہ کوٹنے دوڑے۔

نر کھی سچ سندر دو بھائی۔ سوئیں کھی لوچیں کھپ پائی  
بچپن بچوں جھرو کھنہہ لالیں۔ نر کھیں رام روپ انو را گیں  
سبھاؤ سے ہی سندر دونوں را جکاروں کے دشمن کر کے نگر  
داسی لوگ اپنے نیروں کو سمجھل جان کر اندر سے چور ہے ہیں۔  
جوان استریاں گھر کے گھروں میں سے شری رام چندر جی کے ڈوڑے  
کوڑے پر کم سے دیکھ رہی ہیں۔

کہیں اپر سپر کچن سپر تپی۔ سکھی انہ کوئی کام بھی جیتی  
سمر ترانگ منی ماہیں سو بھائی اکھوں سنی اتی ناہیں

اور ڈے مہم سے آپس میں کہہ رہی ہیں۔ سہ سکھی یا ان  
دونو را جکاروں نے نوکر ڈوں کام دیوں کی سند تائی کو جیت لیا ہے  
دو۔ شش۔ سترانگ۔ اور منی ساجیل تو ایسی شو بھا کہیں نہیں سنی گئی۔

بشو چاری کھچ بکری کھچا دی۔ بکری شش بچ پرا ری  
اپر سو اس کوو نہ اتنی جھپی سکھی پٹ ترے جاہی  
دشنو جگان میں ایسے نکش تو ہیں پرنتو ان کی چار بھیج میں

جس سے ان کی ایسی شو بھا نہیں۔ برہما جی میں سندر تا تو ہے۔  
لیکن ان کے چار نہ ہیں۔ اس لئے ان کی شو بھا بھی ان کی شو بھا  
سے نگر نہیں کھاتی شو جی سکھ کے دھام تو ہیں۔ پرنتو ان کا جھانک

بالک ہر زرد بکھی اتی سو بھا۔ لگے سنگ لوچیں منو لو بھا  
منی سو امتری کے چرن مکلوں کو پر نام کر کے دونو بھائی  
دنیائی آنکھوں کو سکھ دینے والے نگر کی انہ میں پڑے نگر میں پریش  
کرتے ہی بچوں کی ٹولیاں ان کی شو بھا کو دیکھ کر سب جتہ ہولیں بھی  
سند دنا کو دیکھ کر بچوں کی آنکھیں میں سمیت مہریت ہو گئیں۔

پیت بس پری کر کٹی بھانا۔ چارو چاپ ہم سو بہت ہاتھا  
تن انو بہت چنڈن کھوری سیال لور منو ہر جوری  
دونوں کے پیے رنگ کے بہتر ہیں۔ بکری ترکش بندھے  
ہوئے ہیں۔ ہاتھوں میں سندر جھش اور بان شو بھا پاوہے ہیں۔  
شریوں کے رنگ کے مطابق سندر چنڈن کھور (لیپ) شو بھا  
دے رہی ہے سنیام اور گورے رنگ کی دونو بھائیوں کی جوری  
کیا ہی منو ہر ہے۔

کیہری کندھر باہوب بالا۔ اراقی رچھر ناگ منی مالا  
سبھاگ سون سہر سیر وہ لوچیں۔ بادل منینگ تاب تپے موچیں  
شیر کے سمان اوچے کندھے ہیں۔ کھی ہیں لمبی میں بھاتی چوٹی  
ہے۔ اور اس پر ناگ منی الا شو بھا پا رہی ہے۔ لال مک کے سمان  
سندر نیر ہیں۔ ادھیا تمک ادھی دیوک اور ادھی جھونک تینوں  
تاہوں سے چھڑانے والے چندرماں کے سمان سندر چہرے ہیں۔

کا تہی کنک کھول بھی ہیں۔ حقوت جیتی چوری جتو لہیں  
چمتو چارو بھر کٹی ہر باتکی۔ نراک ایک سو بھا جتو چاٹکی  
کانوں میں کرن چھول شو بھا دے رہے ہیں۔ جود بھیتے ہی  
دشٹا کے من کو چڑا لیتے ہیں۔ نیرتوں کو چتون (دھڑی) بڑی منو ہر ہے۔  
اور کھوٹن بڑی بانگی ہیں۔ ماتھے پر ناگ کے نشان ایسے شو بھا پا رہے  
ہیں۔ ماتو شو بھا روپی موڑتی پر لکش دنگار کیا دوا ہو۔

دوہلا  
رچھو تین سبھاگ سہر مہیک نچت کس  
ناکھ سندر بندھو دو سو بھا سکھ سکھ  
سندر چو کوئی ٹولیاں سندر مسکوں پر شو بھا پا رہی ہیں کالے

اور جو باہر ہیں، دھنش بان لئے ہوئے ہیں۔ وہ سکھ کے دھام کو خلیا  
جی کے پتر ہیں۔ اور ان کا نام رام ہے۔

گور کسوریشو پیر کا چھیں۔ گور چاب رام کے پا چھیں  
چھن نامورام لکھو بھرتا سنو سکھی تاسو سمتر ماسا

اور یہ جو گورے رنگ کے جوان سندھیں بنائے ہوئے ہیں ہے  
سکھی اسنو۔ یہ سمتر کے پتر ہیں۔ ان کا نام چھن ہے اور یہ شری رام  
چندر جی کے چھ لئے بھائی ہیں۔

دوہا

پیر کا جو کری بندھو دووگا مٹی بھو اودھاری  
آئے دھن چاب مکھ سنی شری سب تاری

برہمن دشوا متری کے یگیہ کی رکشا کر کے اور راستے میں گوتم  
پتنی اہلیہ کا اڈھار کر کے یہ دونوں را جھمار ہیں دھنش یگیہ دیکھتے  
آئے ہیں۔ یہ سن کر سب استریاں رتن ہو گئیں۔

چوہائی

دیکھی رام پپی کو وایک کہہ ای۔ جو گوجا کی ہی یہ برو اہ ای  
جول سکھی اہہ ہی دیکھ نرنا ہو۔ پن پری ہری سٹی کری سیا ہو

ایسی منہ ہرام کی شو بھا کو دیکھ کر کوئی ایک سخی یہ کہنے لگی کہ  
شری جانی جی کے یو گریہ تو یہی کر رہے۔ ہے سکھی! اگر راہ جنک انکو  
دیکھ لے دے تو ضرور اپنے پرن کو چھوڑ کر سٹھ پورک انہیں کے ساتھ  
جانی کا بیاہ کر دیوے۔

کو واکہ اے بھو پتی پچا نے مٹی سمیت سادر ستما لے  
سکھی نرتو پوراؤ نہ تجھی۔ یہی پس سٹی ابیک ہی بھجی

کوئی دوسری سکھی کہنے لگی براہ نے انہیں پہچان لیا ہے۔ اور  
دشوا متری سمیت ان کا بڑا آدرستہ کا دیا ہے۔ ہے سکھی!  
رامو اپنا پرن نہیں چھوڑتا۔ دیو لوگ گے آدھیں ہوا پرن پورا کرنے  
کی نوکھتا پتلا ہوا ہے۔

کو واکہ جول بھل اہ ای بدھتا سب گس سنئے اچت بھل داتا

بھیس اور پانچ مٹن ہیں۔ اس لئے ان کی بھی ایسی شو بھا نہیں جب  
برہما دشوا اور شری کی شو بھا بھی ان را جھماروں کی شو بھا سے لگاؤ  
نہیں کھاتی تو پھر کسی دوسرے دیتا کی شو بھا سے تو بھلا ان کی شو بھا  
کو کیسے ایجاد کی جاسکتی ہے۔

دوہا

بتے کسور شمسدن سیام گور مکھ دھام  
انگ انک پر باریتے کوئی کوئی ست کام

ان کی کشور اوتھا (چڑھتی جوانی) ہے۔ روپ کے بھندار  
ہیں۔ سافلے اور گورے رنگ کے دونوں را جھمار سکھ کے دھام ہیں  
ان کے ایک ایک پر کروڑوں اور پوں کام دیوؤں کو بچھا اور  
کر دیا جاتا ہے۔

چوہائی

کھو سکھی اس کو تنو دھاری۔ جو نہ موہ یہ روپ نہاری  
کو وینیریم بولی مر دوا بانی جو میں مناسو سنہو سیانی

ہے سکھی ایسا شری ہمداری کون ہے جو ان کے روپ کو دیکھ کر  
موہت نہ ہو جائے تب کوئی دوسری سکھی پریم سے پری پورن کو مل  
چکن بولی ہے سکھی! جو کچھ میں نے سنا ہے۔ اسے سنو۔

اے دوو دسرتھ کے ڈھوٹا۔ بال مرالنبہ کے کل جوٹا  
مٹی کو سبک رکھ کے رکھوٹے۔ چہ نہ رن اچہ انسا چرمارے

یہ دونوں را جھمار جہا راہ دسرتھ کے پتر ہیں۔ بال راج ہنسوں کی  
سندر جوڑی ہے۔ انہوں نے مٹی دشوا متری کے یگیہ کی رکشا کی ہے۔  
اور اس یگیہ کو بھرت کر کے کی نیت سے آئے ہوئے جہا را جے وکرا ل  
راکشسوں کو ان دونوں نے دن بھیری میں مارا ہے۔

سیام گات کل کینج بلوچن۔ جو ما یج سٹھج مدو موچن  
کوسلیا ست سوکھ کھانی۔ نامورامو دھنوسا مک پانی

ان دونوں میں سے جن کا شام شریر ہے۔ اور من رمل جیسے  
نیرت ہیں جنہوں نے مایہ اور سب باہو کے مدو چور چور کر دیا ہے۔



توں جانکی ہی ملہی برو ایہو۔ ناہن اکی ایہاں سدریہو  
کوئی کہتی ہے کہ اگر بدھانا بھلے ہیں اور سنا جاتا ہے کہ وہ  
سب کو بیٹھا یو گیہ پھیل دیتے ہیں۔ تو جانکی جی کو یہی ورٹے گا ہے  
سکھی! اس میں ذرا سند بہر نہیں ہے۔  
مچوں پدی پس اس بے سنجو گو۔ توں کرت کرتی ہوئی سب کو  
سکھی جرم اتی اتی تاتیں کہہونک اے اوہیں ایہی نا طیں  
جوہر لوگ سے ایسا سنجوگ بن جائے تو ہم سب نگرہسی نرناری  
نوبہال ہو جائیں۔ بے سکھی! میرے میں تو اسی لئے اتنی اڑھاک ترنا  
(بے ترو دی بھٹ پٹا ہٹ) ہو رہی ہے کہ یہ اسی ناطے لکھی یہاں  
پھر لکھی آیا کریں گے۔

دوہا

ناہیں تو ہم کہوں سنہو سکھی! نہ کہہ کر دتو دوری  
یہ شکھو تب ہوئی جب بلیہ پر کرت بھووری

ہیں تو ہے سکھی! سنہو ہم کو انکا درشن دیر لھ ہے۔ (ارتھات  
ہم ان کے کبھی درشن نہ کر سکیں گی) ایہوگ تب ہو سکتا ہے۔ جب  
ہمارے پورے جسم میں لٹے ہوئے پندیر کرم اڑے آئیں۔

چوپائی

بولی ایر کہہ ہو سکھی نیکا۔ ایہیں بیادتی بہت سب کا  
کو کہہ سنکر چاپ کٹھورا۔ اے سیال مردو گات کسورا  
دوسری سکھی بولی! ہے سکھی! تم نے سچ کہا۔ اس بیاد  
سے سبھی کا پریم کلیان ہے۔ کسی نے کہا! کہ شوجی کا دھنش  
کٹھور ہے۔ اور یہ کوئل شام شریکے بالاک ہیں۔

سنو انجس اہ اسی سیانی۔ یہ سنی ایر کہہ اکی مردو بانی  
سکھی! نہ کہہ کو کو کو اس ہیں۔ پھر بھادو بھکت لکھواہ ہیں  
ہے چتر سکھی! سب انجس ہی ہے۔ (ارتھات سب بے  
میل بات ہے۔ دھنش کٹھور ادھر یہ نادان بالاک سینا کے لئے یو گیہو

پرتو ادھر راجہ جنک کا اپنے پرتن پرٹھ۔ یعنی یہ سکھی باتیں میں نہیں  
کھاتیں ہم جانتی ہیں کہ ان کا بیاد ہو جائے۔ تو ہم کبھی بھی ان کے  
درشن کرنے کو بل جائیں گے۔ لیکن ادھر دھنش کا چکر پھرنے کی شطر  
راستے میں چٹان ہے۔) یہ سن کر دوسری سکھی کو بل بانی سے بولی! ہے  
سکھی! ان کے بارے میں کوئی کوئی ایسا بھی کہتے ہیں کہ یہ دیکھنے میں  
ہی بالاک ہیں۔ پرتو پر بھادو میں تو یہ بہت بڑے ہیں۔

پر سسی جاسو پرت سنج دھووری۔ تری ایلہ کرت اگھ بھووری  
سو کہ رہ ہی ہو سو دھنو تو دیں۔ یہ تیری پری ہرے نہ بھووری  
جن کے چرن کمپوں کی رچ کے سپر ش سے مہا پاپن ایلہ  
ترگئی۔ وہ ایسے پر بھاوشانی کیا شوجی کے دھنش کو توڑے بناریں  
گے؟ ہے سکھی! اس دشو اس کو بھول کر بھی نہ بھوڑنا چاہئے۔

جہیں برنجی رچی سیانوار تہیں سایل برو چو بکاری  
ناسو کچن سنی سب ہر شانی۔ ایسی ہو کہہ ہیں مردو بانی  
جس بدھانا نے روپ دتی سینا کو چاہے۔ اس نے اس کے  
لئے یہ شام شری پر دھکی دیا کر رچ رکھا ہے۔ اس کے کچن میں کر  
سب سکھیاں پر سن ہوئیں سب کو بل بانی سے کہنے لگیں۔ کہ ایسا  
ہی ہو۔

دوہا

ہیں ہر ش میں سن سکھی سلوچی برند  
جا ہیں جہاں ہیں بندھو دو تہاں تہاں پرمانند

سندر سکھی اور سندر نیتروں والی استریاں منڈلی کی منڈلی میں  
میں اتی انت پر سن ہو کر بھروکوں سے بھول برساتے لگیں۔ جہاں ہیں  
دونوں را بھکار جاتے ہیں وہاں وہاں انند بھاجاتا ہے۔

چوپائی

پر لپ دی سی گے دو بھائی جہاں ہنو لکھ بہت بھوئی بنائی  
انی لیتا چارو کچ ڈھاری۔ نسل برید کا رچر سنواری  
اس پر کا دھب کو انند دیتے ہوئے دو نور بھکار نگر کے پور

کی طرف گئے جہاں ہنشن بیکہ کے لئے رنگ بھوئی ہی ہوئی  
تھی، مندر دھنگ سے بنا ہوا۔ بڑا لمبا چوڑا منڈپ تھا جس میں مندر  
اور نول ویدی سجائی گئی تھی۔

چوہوں کی کچن منج بے سالا۔ رچے جہاں بٹھیں ہی پالا  
تھی پھیں سمیپ چوہوں پالا۔ اپر منج منڈلی بلا سالا  
چاروں طرف سونے کے بڑے بڑے بجان (ارکھات)  
اونچے چوہے بنے ہوئے تھے۔ جہاں پر راجہ لوگ بٹھیں گے  
اُن کے پیچھے پاس ہی چاروں طرف اور دوسری منج منڈلیاں شوہا  
پادی تھیں۔

کچھ اونچی سب بھانتی سہائی۔ بٹھیں لوگ جہاں جانی  
ترنہ کے نکت بے سالا۔ بھول ہام چوہوں بنائے  
جہاں بٹھیں بھیں سب ناری۔ جتھا جو کچھ کل اٹو ماری  
پیر بالک کہی کہی مر دو۔ چنا۔ سادر پر بھوئی کھاویں رچنا  
توڑ ہی لوگوں کے بیٹھے کے لئے جو چوہ ترہ بنایا گیا ہے۔  
وہ اس سے کچھ اونچا ہے۔ اور سب پر کار سے شہاؤنا تھا۔ اُن کے  
نزدیک وصال اور مندر مکان بھانت بھانت کے رنگوں کے  
بنائے گئے ہیں۔ جہاں اپنے اپنے گل کے اٹو سار تھا جو کہ سب  
استر باں مہیکر بٹھیں گئی۔ تو کہے بالک کوئل کچن کہہ کر پچھو شری رام  
چندر جی کو بڑے اور سے بیکہ بھوئی کی رچنا دکھلا رہے ہیں۔

سب بسو ہی س پریم لیس پری منوہر گات

تن بلکہیں اتی پر شوہیاں بھی بھی دو ڈھکرات

سب بالک اسی بہانے پریم وش ہو کر شری راج چندر جی کے  
مندر منوہر شری کا سپریش کر کے پلکت شری ہو رہے ہیں اور دونوں بھائیوں  
کو بیکہ من میں بچھ لئے نہیں سماتے۔

چوپائی

سب سب ام پریم لیس جانے پری سمیت کجرت بکھا لے  
کچ رچ سب یہیں یو لائی سہرت سینہ جہاں دو بھائی

شری رام چندر جی نے سب بالکوں کو پریم کے وش جانا تب تو  
پریم پر روک بیکہ شالا کے ستھانوں کی رچا کی بہت سراہنا کی۔  
بالک اپنی اپنی رچی کے اٹو سار نہیں بلا لیتے ہیں۔ اور دونوں  
بھائی پریم بہت جہاں وہ بٹھاتے ہیں چلے جاتے ہیں۔

رام دیکھا وہیں اچھی چنا کہی مر دو مہر منوہر بچتا  
لو نکیش مہوں بھوں نکایا۔ رچئی جاسو اٹو ساسن مایا  
بھکتی ہدیتو سوئی دین دیالا۔ جتوت جکت ہنشن گمک شالا  
کو تاک بیکہ چلے کر پاہیں۔ جانی بامیو تر اس من مایہیں

شری رام چندر جی اپنے چھوٹے بھائی لچھمن کو سیٹھ کوئل اور  
منوہر کچن کہہ کر بیکہ شالا کی رچنا دکھلا رہے ہیں۔ دیکھو جس ایشور کی انگیا  
سے اس کی مایا لکھ کے بھیکنے تاک کے کال کے بھی جو بھائی سے  
میں انت کوئی برہما منڈوں کے سمود رچ ڈالتی ہے۔ وہی لکھوان  
دین دیال شری رام چندر جی بھکتی کے کارون و ہنشن بیکہ شالا کو  
اسچر کے ساتھ دیکھ رہے ہیں۔ اس پر کاؤنگر کا سارا تہا شاد دیکھ کر وہ گوڑ  
کے پاس چلے۔ کیونکہ اُن کے من میں دیر جو جانے کا ڈر ہے۔

جاسو تر اس ڈر کوں ڈر ہوئی۔ کچن پر بکھاؤ دیکھاوت سوئی  
کہی تہیں مر دو مہر سہائی کے یالا بالک برہمن آئی

جن کے ر سے ڈر کو بھی ڈر لگتا ہے۔ وہ پر بھو کچن کا پر بکھاؤ  
دکھلا رہے ہیں۔ بالکوں کو مہر کوئل اور مندر کچن کہہ کر بھگوان شری  
رام چندر جی نے زبردستی دواغ کیا

دوہا

سب پریم پندیت اتی سیک سہرت دوو بھائی

گر پاد پشچ تائی سر بیٹھے اکیسو پائی

پھر بچے۔ پریم پندیتی اور بڑے سنگوچ کے ساتھ دونوں  
راجہ بالکوں نے گورو ونا شری کے چرن مکلوں میں مستکھ کا یا  
اور اُن کی انگیا پر بیکہ گئے۔

چوپائی



نسی پر بس مٹی آیسو دیتھا۔ سمبہری سندھیا بندھ لو کینہا  
کہت تھا اتھاس پُرانی۔ رچھو جی جگ جگ م سرتی  
رات پڑتی ہوئی جان کر مٹی نے آگیا دی تب سب نے زندیا  
کال کا بھگوت زند کیا۔ اس کے بعد اتھاس پرانوں کی کہتا کہتے کہتے  
وید پر رات بیت گئی۔

مٹی پر بس کینہ تب جانی۔ لگے چرن چا پین دو دھانی  
چرن کے چرن سرورہ لائی۔ کست پر سب جگ جگ پرانی  
تی دو بندھ پریم جنوبیت۔ گریڈ مکمل پلوٹ پریتے  
بار بار مٹی آگیا۔ دینہ ہی۔ رگھو جی جگ جگ م سرتی  
تب مٹی دشاو تر سونے کے لئے بہتر پریٹ گئے۔ دونوں  
بھائی اُن کے چرن دبانے لگے۔ چرن کے چرن کسوں کے لئے ویر کست  
پریش نا نا پر کاو کے جب اور لوگ کرتے ہیں۔ وہی دو دھانی مانو  
پریم سے جیتے ہوئے پریم سے گرو کے چرن کسوں کو دیا رہے ہیں۔  
مٹی نے بار بار آگیا دی۔ تب کہیں شری راجندر جی بہتر پر جا کر لیٹے۔

چاپت چرن لکھنوار لائیں سبھے پریم سچو پائیں  
پتی پتی پر بھو کہر سو ہو مونا۔ پودھے دھری آر پد مل جاتا  
لچھن جی پر بھو شری رام چندر جی کے چرنوں کو بھاتی سے لگا کر  
بھے اور پریم کے ساتھ پریم آند میں اوبے ہوئے دیا رہے ہیں۔ پر بھو  
شری رام چندر جی نے بار بار کہا۔ کہ ہے مات! اب جا کر آرام کرو۔  
تب لچھن جی اُن چرن کسوں کا من میں دھیان کر کے لیٹ گئے  
دوہا

اٹھے لکھنوی پکت مٹی اردن رکھا دھنی کان  
گر تیں پہلے ہی جگت پتی جاگے رامو سجان

رات گزر جانے پر جب مرغ کی بانگ کی آواز لچھن جی  
نے کانوں سے سنی۔ تو وہ اٹھ بیٹھے جگت کے ایشور شری رام چندر جی  
بھی گرو سے پہلے ہی جاگ پڑے۔

جو پانی

سکل سوچ کر ہی جلے نہاے۔ نتیہ بنای مٹی ہی سہرناے

سے جانی گرو آیسو پانی۔ بس پسون چلے دو دھانی  
سب شری کر (مٹا حاجت۔ دتن وغیرہ) کر کے وہ جا کر  
نہاے اور بھرت کرم بنا کر مٹی کو زندوت کیا۔ پودا کا سماں جان کر  
گورو کی آگیا لے کر دو دھانی پھول لینے پئے۔

بھوپ بانو سروریکھو جانی۔ جہاں نسبت تلو رہی تو بھانی  
لاگے ٹپ منوہر نانا۔ برن برن بر سبلی پتانا  
انہوں نے جا کر راج جنک کا سندرا رخ دیکھا۔ جس کی  
سندنا کو دیکھ کر بسنت رتو بھی موہرت ہو کر رہ گئی ہے۔ اس باغ  
میں من کوہر نے والے انیک برکش لگے ہوئے اور بھاست لھانت  
کی رنگین سندریا میں پھیلی ہوئی ہیں۔

نوپو پھیل سمن سہاے۔ رچ سمپتی سرورکھ لجاے  
چاتک کو کل کیر چ کورا۔ کو جت ہرگ نشت کل مورا  
نئے پتوں بھاپوں اور سندھ پھولوں سے سجے ہوئے پتوں  
اپنی سمپتی سے دیو برکشوں کو بھی تیار رہے ہیں پیسے کو لیں طوطے۔  
جکرو آدی سب بچھی بیٹھے بیٹھے گیت گار رہے ہیں۔ اور سندھ  
مورنا چ کر رہے ہیں۔

ماہیہ باگ سرور سوہ سہا وا۔ مٹی سو بان بکتر بیتا وا  
بیل سبل سر سرج پھونکا۔ جل لھاگ کو جت کو جت بھرنگا  
باغ کے بیچ میں سندھ سرور شو بھا پارا ہے جس میں مٹی  
جڑت و جڑ سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں اس کا مل نہل ہے۔ اور اس میں  
رنگ برنگے گل کھلے ہوئے ہیں۔ جل بچھی ہوں رہے ہیں۔ اور بھونکے  
گو تار کر رہے ہیں۔

دوہا

بالو تر آگو بلو کی پر بھو ہر شے بندھو سمیت

پریم رمیہ ارا مولیو جو رام ہی سکھ دیت

باغ اور سرور کو دیکھ کر بھو شری لام چندر جی لکشمی سمیت

اس کی آئندہ شام سب نے دیکھی۔ شہر پر پلکت ہے۔ نیتروں  
میں آئندہ کا جل بھرا ہے۔ سب سکیمیاں کوئل بانی سے پوچھنے لگیں  
کہ تو اپنے آئندہ کا کارن بتا۔

چوپائی

دیکھنا بالو کنور دوتی آئے۔ بنے کوسو سب بھانٹ سہائے  
سیام گور کیسے کہوں بکھائی۔ گراہنیں نیتروں بانی  
اس نے کہا کہ دورا بھکار یاخ دیکھنے آئے ہیں۔ کنور تو ان کی  
اوستھا ہے۔ اور سب بھانٹ سندرہیں سانو لے اور گورے رنگ  
کے ہیں۔ ان کی شدت کا وزن کیسے کروں کیونکہ بانی جو وزن کرنے  
میں مہر ہے۔ اس کے تو نیتروں کے جو دیکھ کر کہے۔ اور نیتروں نے  
ان کو دیکھا ہے۔ وہ بول نہیں سکتے۔ جو وزن کریں۔

سنی شمس سب سکھیں سیانی۔ سیایاں اتی ات کنٹھا جانی  
ایک کہہ ہی نہ پست تیسی آئی۔ سنے جے سنی سنگ آئے کالی  
یہ سن کر اور سیتا جی کے من کی لالسا جان کر سب چتر سکیمیاں  
پر تن ہو گئیں۔ ان سے ایک نے کہا اے کھی! یہ وہی راجکار ہیں جو  
سنہ ہے کہ سنی دشو امتر جی کے ساتھ کل یہاں آئے ہیں۔

جہنم خن روپ موتی ڈاری۔ کینے سو اس نگر نر ناری  
بہرنت چھپی جہاں سب لو اوسی دیکھے ہی دیکھیں جو گو  
جنہوں نے اپنے سندر روپ کا بھنڈا ڈال کر نگر آئی سبھی نر ناروں  
کو اپنے وش میں کر لیا ہے۔ جہاں تھاں سب لوگ انھیں کی شو بھا کے  
گن کار ہے ہیں۔ ان کو ضرور ہی دیکھنا چاہئے۔ وہ دیکھنے ہی کے یو گریں۔

تاسو عجبتی سیاسہ ہانے۔ دریں لاگی لوچن اگلا نے  
چلی اگر گری پر یہ سکھی سوئی۔ پرتی پراتن لکھتی نہ کوئی  
اس سکھی کے جن سیتا جی کو بہت ہی پیارے لگے۔ درشن  
کرنے کے لئے نیتروں لگے۔ اس پیاری سکھی کو ان کے کر کے سیتا جی چلیں  
اس طرح سے کہ پرتی پرستی کو کوئی پہچان نہ سکے۔

دوہا

بہت پر تن ہوئے۔ یہ بارخ داستانیں پر مرنیک رہیت ہی  
پیارا ہے۔ جو جگت کو سکھ دینے والے پر کھو شری رام چندر  
جی کو بھی سکھ دے رہا ہے۔

چوپائی

چھوں پتی پتی پوچھی مالی لن۔ لگے لین ل پھول بدت من  
نیہی اور سیتا تھاں آئی۔ گریجا پوجن جھنٹی بھجانی  
چاروں طرف دیکھ کر اور مالیوں سے پوچھ کر وہ دونو پر تن  
من سے پھول پتر لیتے لگے۔ اتنے میں سیتا جی وہاں آئیں۔ ان کی  
آواز انہیں شری پارتی جی کی پوجا کرنے کے لئے باخ تیں بھجنا تھا۔

سنگ سکھیں سب سبک سیائیں۔ گاؤں میں گیت منوہر بانی  
سر سیمپ گریجا گہرہ سوہا۔ برنی نہ جانی دیکھی منوہوہا  
اس کے ساتھ سب سندر اور چتر سکیمیاں ہیں جو منوہر بانی  
سے گیت گاری ہیں۔ سرور کے پاس پاربتی جی کا سندر شو بھا بارہا  
ہے۔ جس کا وزن نہیں کیا جاسکتا۔ جسے دیکھ کر من ہو بہت ہو جاتا ہے  
جھنکری سر سیمپ سیمیتا۔ لگی بدت من گوری نکیتنا  
پوہا کینہہ اڈھاک انور اگا۔ رنج انور پ سٹھا۔ برو ماگا

سرور میں سکھیوں سمیت سیتا جی نے نشان کیا۔ اور پھر  
پر تن من سے شری پاربتی جی کے منہ میں گئیں۔ بڑے پریم سے پوجا  
کی اور اپنا سا رنج روپ شیل سے پرہ پورن در مانگا۔

ایک سکھی سیاسنگوہیانی۔ گئی نہ ہی دیکھن پھلوانی  
تہیں دھندھو بلو کے جانی۔ پریم بلس سیتا ہیں آئی  
ان جی ایک سکھی سیتا جی کا ساتھ چھوڑ کر بارخ کو دیکھنے کے  
لے چلی گئی تھی۔ اس نے جا کر دونو بھائیوں کو دیکھا اور پریم آئندہ  
سے بھری ہوئی سیتا جی کے پاس آئی۔

دوہا

تاسو سا دیکھی سکھینہ نیک گات جلوئیں  
کوہ کارو رنج ہرش کر چھپیں سب ہر دو بین



سُمری سا نارنگین اُپکے پر تپتی پُلیست !  
چکرت باولکت شکل دیتی جنو بسو وری گھیت

ناروجی کے بچنوں کو یاد کر کے سیتاجی کے من میں پوتر تپتی اند  
اُئی۔ وہ چکت ہو کر ساری رشاؤں کو ایسے دیکھ رہی ہے۔ مانو کوئی  
بال ہرنی ٹر سے بھی ہوتی اور اوندھ بچہ ہی ہو۔

چوپائی

لنکن لکنتی نو پیر و مٹھنی سستی کہت لکھن تنیا موہ دین گئی  
مانہ ورن مدن دو نہی دینہی۔ منسا بسو و جے کہن کینہی  
لنکن (ہاتھوں کے کرے) لکھن (کرے مٹھنی) نو پیر (باغوں کا زبور)  
کی منور دوش سنتے ہی شری رام چندر جی نے من میں دیا اور دیکھیں  
سے کہا۔ یہ کیسا منور شد ہونا چلا آتا ہے۔ مانو لغتارہ بجا کر کار پر سنسا  
کو جیتنے کے لئے بڑھا چلا آ رہا ہے۔

اس کی پھری چیت اے تہی اور۔ سیا لکھن سی بھنے بن پکورا  
بھنے بلوچن چارو اچھپل۔ منہوں پی نمی تھے دگچل

ایسا کہہ کر شری رام چندر جی نے پھر کراس اور دیکھا۔ چندر مٹھی  
سیتا کو دیکھ کر اُنکے نیر دیکھ رہے تھے۔ سندر نیر ستھر ہو گئے۔ لکنتی لگ  
گئی۔ پلکوں کا گزرا لگ گیا۔ مانو نے نہی نے بخت ہو کر پلکوں میں رہنا چھوڑنا  
ہو۔ (نئی جنگ نہی کے پور ورن ہیں جن کا سب کی پانوں میں نو اس  
مانا گیا ہے۔ لڑکی اور داماد کے بن پرنگ کو دیکھنا مناسب نہیں  
اس لئے لجا کے مارے انہوں نے پلکوں کو چھوڑ دیا ہے جس سے  
اُنکے جھپکتی نہیں)

دیکھی سا سو بھا اسکھو پاوا۔ ہر دین سر اہست بچن نہ آوا  
جو مہر کی سب تنیا نی۔ مہر کی پ دین پری دیکھائی

سیتا جی کی شو بھا کو دیکھ کر شری رام جی بڑے سکھی ہوئے  
من ہی من میں وہ اس الوکک شو بھا کی سر بنا کرتے ہیں ایک جہ سے  
شد نہیں مکتے۔ ایسا بان نیر ہے کہ بربائی نے اپنی ساری کار گیری کو  
ساکار روپ میں مجسم کر کے برست کر کے سندر دھو دکھا دیا ہے۔

سندر نا کھوں سندر کرنی۔ چھی گریں نہ پ کھا جنو برنی  
سب اپرا کوئی ہے چھاری۔ کہیں پٹ تروں بدر ہیہ کساری

جس کی سندر تا سندر تا کو بھی سندر کرتی ہے۔ مانو سندر تا  
روپی گھر پ دیک کی روشنی ہو جس سے سندر تا جگمگا اٹھتی ہے۔  
کوئوں نے ساری آجیوں (شبابات کو تو چھوٹی کر دیتا ہے۔ یہ  
جنگ کمارن شری سیتا جی کی کس سے اپادوں۔

دوہا

سیا سو بھا ہیماں برنی پر بھو اپنی دسا بکاری

بو لے سچی من اسچ سن کچن سمے الو ہاری

سیتا جی کی شو بھا کا من میں ورن کر کے اور اپنی پریم لگن دشا  
کو دیا کر پچھو شری رام چندر جی چھوٹے بھائی لکشمین سے پوتر من  
سے سے الو سار کچن بو لے۔

چوپائی

تات جنگ تنیا یہ سوئی۔ ہنش گہیہ ہی کارن ہوئی  
پوچن گوریں سکھیں لے آئیں۔ کرت پر کا سو بھنی چھلوئیں

ہے تات ایہ دی جنگ کساری ہے جس کے نیر ہنش  
یگیہ ہو رہا ہے۔ سکھیاں اُسے پار پتی جی کی پوجا کرنے کے لئے  
بارش لے آئی ہیں اور پر کاش کرتی پھر رہی ہے۔

جا سو بلو کی الوکک سو بھا۔ سچ پکیت مور مو بھو بھا

سو سو کارن جان بدھاتا۔ پھر کہیں سبھ دانگ ستو بھراتا

جس کی الوکک (دنیا سے نرالی) شو بھا کو دیکھ کر میرا بھاؤ  
سے ہی پوتر من موہت ہو گیا ہے۔ اس کا سب کارن تو بدھاتا جی  
پرنتو ہے بھائی! سنو میرے ساکے منگل کار کی انا۔ پھر کہتے ہیں

رنگو سنہرہ کر سچ بھھاؤ۔ منو کپتھ مانو دھرتی نہ کاؤ

موہی اتسہ نیتنی من کیری۔ جہیں سینے ٹوں پری نہ پری  
رنگ و نشیوں کا تو یہ سچ بھھاؤ۔ ہے کہ اُن کا من ہی راہ پر کھی

پاؤں نہیں دھرتا۔ مجھے اپنے من پر برا بھروسہ ہے۔ جس نے سنے  
میں بھی پرانی استری پر نظر نہیں ڈالی۔

جنہم کے لہسین دیورن سیٹھی۔ نہیں پاؤں پر تیا منوڈیٹھی  
منگن لہسین نہ جنہم کے ناہیں۔ تے تریر تھورے جاک ماہیں  
جوہرہ میں دشمن کو اپنی پیٹھ نہیں دکھاتے۔ پرانی استریاں جن  
کے من اور دڑھی کو نہیں کھینچ سکتی۔ (ارتھات پرانی استری کو بھیکر  
جن کا من اور دڑھی میلان نہیں ہوتے جن کے دوار پرانگنے دلالی  
ہاتھ نہیں جاتا۔ ایسے شریٹھ پش سنا دیں تھورے ہیں۔

### دوہا

کرت تنکھی انج من سبیا روپ لوکھا  
نکھ سرفج کرنڈھی کرنی ندھپ اوپان

شری رام جی جھوٹے بھائی سے تو باتیں کر رہے ہیں لیکن من  
سیتابی کے روپ پر سوہمت ہو رہا ہے۔ سیتابی کے نکھ روپ کی مکمل  
کے شوہاروپی مکندرہس کا شری رام جی کا من روپ بھونرا پان  
کر رہا ہے۔

### چوپائی

چتوتی چکرت چوہوں سی سیتا کہن گئے نرب کسور منوچنتا  
جہس بلوک مرگ ساوک نمینی جھونہتاں ہرں مکمل بہت شرنی  
سیتابی چادوں اور چکرت ہو کر (گھبرا کر حیران ہو کر) دیکھ  
ہے نہ من میں یہ دیتا ہے کہ راجھا لکھاں گئے۔ بال مرگ نمینی سیتا  
جی جدھر کو دیکھتی ہیں۔ مانوہاں سفید مکمل کی قطاعتی قطار ہرں  
جاتی ہیں۔

لنا اوٹ تب سیکھتہ لکھائے۔ سیال گو کسور سہرائے  
دیکھی روپ لوچن لپسے۔ ہرے جھونج نڈھی ہچا پانے  
تب سکھیوں نے میل کی اوٹ میں سندھیم اور گو کماروں  
کو دکھلایا۔ اُنھے روپ کو سیتابی کے نیر لپا اٹھے اور ایسے پرتن ہوئے  
ماٹوک انہوں نے اپنا خزانہ پہچان لیا ہو۔

تھکے تین گھوتی جھی دیکھیں۔ بیکتھی مولی ہر ہی نمیش  
ادھاک سینہ میں دیوہ پھر لکھی۔ ہر دھری ہی جھونچو جھو رتی  
شری رگھوناتھ جی کی شوہیا کو دیکھ کر سیتابی کے نیر نش چل ہو  
گئے۔ پلاکوں نے بھی گزنا چھوڑ دیا۔ ادھاک پریم کے کارن دیوہ کی  
سندھ نہ رہی۔ جیسے کہ موسم شرما کے پورن چندرماں کو دیکھ کر جھوڑے  
سندھ ہو کر سب کچھ جھوٹ جاتی ہے۔

لوچن مگ رام ہی ارانی۔ ویتہہ پلک کیاٹ سیانی  
جب سیاسکھنہ پریم لپس تانی۔ کہہ نہ سکھیں کچھو من سکھانی  
مکھوں کے واسطے شری رام جی کو ہر دھری لاکر پریم چتر  
سیتابی نے پلاکوں کے گوار لگائے ارتھات اُنکھیں بند کر لیں  
جب سکھیوں نے سیتابی کو پریم کے وش دیکھا تیا تو سادی  
سکھیاں سکھیا گئیں کچھ کہہ نہ سکیں۔

### دوہا

لنا کھوں تیل پرگٹ جھے تہی اوتھرو بھائی  
نکھسے جھو جاک میل بدھو جلد پیل بدگانی

اُسی سے سیوں کے جھنڈ کی اوٹ میں دونوں راجکار  
پرگٹ ہوئے مانو دونرل چندرما بادلوں کے پردے کو پھاڑ کر  
نکلے ہوں۔

### چوپائی

سو بھاسیوں سبھان ووریل نیل بیت جلی جاکھ سہریا  
مورنکھ سہر سوہمت نیلے۔ پھ بیج بیج کشم کلی کے  
دونوں بھائی سندریں اور شو بھائی سیمار حد ہیں نیلے  
اور پیل مکمل کے سمان اُن کے شری ہیں۔ ہر سندرمورنکھ شو بھا  
دیتے ہیں۔ اُنکے بیج بیج پھولوں کی کلیوں کے منور چھ لٹکتے ہیں۔  
بھال تلک شرم بندھو سہرائے۔ شرون بھگ بھوشن جھپی جھائے  
پچٹ پھٹ کیج جھگھ بادلے۔ نو سروج لوچن رتنا رے  
منتاب پر سندرنکاس اور سپینے کی لوندریں شو بھائی یاد ہی ہیں کانوں



میں سند زوروں کی شہید ہوئی ہے۔ تیرے چہرے پر ہیں۔ اور گھر لے  
 بال ہیں۔ منے بھلے ہوئے لال لعل کے سمان تیرا ل ہیں۔

چارو پنجاب ناس کا کیولا۔ ہاس بلاس ایت مشو مولا  
 منگھ بھی گئی نہ جانی موی پاہیں۔ جو بلوکی چو کا م لچا ہاں  
 کھوڈی۔ ناک اور گال بڑے سندریں منی کی بہارن کو مول ہی لے  
 لیتی ہے چہرے کی شو بھا کا ورث تو مجھ سے ہوئی نہیں بکنا چسکا دیکھ کر  
 ہستے کام دیو بھی شرم کے ارے پانی پانی ہو جاتے ہیں۔

اُرنی مال کبھو کل گیوا۔ کام کبھ کر بھج بل سیوا  
 سمن سمیت بام کر دوتا۔ ساوڑ کھوڑ کھوڑ کھوڑ لونا  
 جہانی پریتوں کے ہار شو بھا ایمان پر کھنکھ کے سمان سند ہے  
 کام کھجری سوئد کے سمان کوں بھجائیں ہیں جول کی سیاہد ہیں بائیں اٹھیں ہیں  
 سے بھجے بھجے دوتے ہیں۔ بھجے ان میں سے ساوڑ کھوڑ بھت ہی ساوڑا ہے۔

کبھری گئی پٹ پیت دھڑ شہا پٹل ہدھان  
 دیکھی بھانوں کی بھوشن ہی پسیر کھنہہ اپان،

شیر کی سی تہی کر رہے پیلے بستر زہارن گئے ہوئے ہیں۔  
 شو بھا اوریل کے سمن دریں۔ ان سورج نوشی بھوشن شہری راج چند  
 جی کو دیکھ کر کیا اپنے آپ کو کھو بیٹھیں۔

دھری دھیر جو ایک اکی سیانی۔ سینا سن بولی گئی پانی  
 بہوری گوری کر دھیان کر ہو۔ کھو پ کھوڑ کھجی گن لیو  
 ایک پتر سکھی کھجے کو تھام کر سینا جی کا ہاتھ پکڑ کر انہیں  
 کہنے لگی کہ شہری پارتی کا دھیان پکڑ لینا۔ اگلی ان راجہ ماروں کو  
 گیوں نہیں دیکھ گیتی۔

سکھ جی بیاتب تین اگھاے سنکھ دودھو سنکھ نہارے  
 نلکھ سکھ دیکھی رام کے شو بھا۔ سمیر تیا جو منواتی چھو بھا  
 سینا جی تب سکھی کر (شری پین سے) نیتہ کھولے۔ سانسے  
 دودھو کھجی کے شیر کھڑے دیکھے۔ اثری سے لے کر جوتی ناک شہری  
 رام چندر جی کی سند زما کو دیکھ کر اور اپنے بتا کے پرن (دھنش کھجی کی شرط)  
 کو مار کر کے سینا جی کے من میں ہل چل پڑ گئی۔

پس کھنہہ لکھی جب سینا۔ بھو گھر وسب کبھیں سمیتا  
 پنی اوپ ایہی ہیریاں کالی۔ اس کہہ من جسی ایک آلی  
 جب سکھوں نے سینا جی کو پریم کے دس میں دیکھا تو سب  
 ہر کر کہنے لگے۔ کہ شہری دیو گئی۔ چلنا چاہئے۔ کل اسی سے یہاں  
 پھر آئیں گی۔ ایسا کہہ کر ایک سکھی من آئی تھی۔

گور گراشی سیا سنجانی۔ بھو بلو مولاو بھجے مانی  
 دھری بڑی دھیرا موارا نے۔ پھری پن پو پوٹولس جاتے  
 اس سکھی کی گور گھ بانی کو سن کر سینا جی سکھی لگیں۔ دیر ہو گئی  
 جان کر ماتا کا ڈر مانا۔ دھیرج دھکر رام چندر جی کو ہر دے میں  
 لا کر اود اپنے آپ کو پتا کے آدھین جان کر واپس لوٹ پڑیں۔

دو

دیکھن میں مرگ ہرگ نہرو پھری بہوری بہوری  
 نہرگی نہرگی رگھو پھری باز پھری پرتی نہ کھوڑی

ہرن پختی۔ اور برکشوں کو دیکھنے کا بہانہ کر کے سینا بار بار  
 پیچھے مڑ کر دیکھتی تھیں۔ شہری رگھو ناکھ جی کی شو بھا کو دیکھ کر ان میں  
 پرتی بہت ہی بڑھتی جاتی تھی۔

چوپانی

جانی کچن سوچا پ بسوڑتی۔ جلی رگھو ارسا پل مورتی  
 پر کھو جوب جات جانی جانی کھنہہ سنہہ سو بھا گن کھانی

شہری جانی جی شوڈ کے دھنش کو کھوڑ دھان کر دھری رام  
 چندر جی کو اتی کوں جان کر کہ یہ اس کھوڑ دھنش کو کیسے توڑیں  
 گے اور دھنش توڑے بنا میراں گے ساٹھ سو گ اسمبھ ہے سینا  
 جی شیا م شہر شہری رام چندر جی کی مورتی کے سر دے میں رکھ کر من  
 میں پنتا کرتی ہوتی سی۔ جب پرکھو شہری رام چندر جی سے شکہ  
 پریم اور سند زما کی گھن شہری جانی جی کو جاتے دیکھا۔

پریم پریم مے مر دوسی کھنہہ چارو جیت کھنہہ لکھی نہی  
 گئی کھو اتی بھون بہوری۔ بندی جرن بولی کر جوری

پیاری! آپ کی سیوا کرنے سے دہرم ارفہ کام موکشن چاروں کھیل  
سچ ہی میں مل جاتے ہیں۔ سچ دیوی! آپ کے چرن کملوں کی  
پوجا کر کے دیونا۔ منش اور منی سب سکھی ہو جاتے ہیں۔

مور منور کھو جانہو رینکیں۔ بسہو سدا اریہ سب ہی کیں  
کینہوں پر گٹ نہ کارن تہیا۔ اس کی چسرن گے پدیہی  
میرے من کی بھلاشا کو آپ ابھی طرح سے جانتی ہیں۔  
کیونکہ سب کے ہر دے روپی پروں میں آپ کا فاس ہے۔ اس لئے  
ہی میں نے پرگٹ کر کے نہیں کہا ایسا کہہ کر جانکی جی نے پاربتی جی  
کے چرن پکڑ لئے۔

بنے پریم بس بھئی بھوانی بھسی مال مورتی مسکانی  
سادریاں پر سادو نہر نہر یو۔ بولی گوری تہر تہیاں بھر یو  
بھوانی جی سیتا جی کے بنے اور پریم (عاجزی اور پریم)  
کے وش میں ہو گئیں۔ ان کی گلے کی مالا کھساک گئی۔ اور مورتی مسکانی  
سیتا جی نے دیوی کے اس پر شاد مالا کو سر پر دھر تب پاربتی جی من  
میں آئند سے بھر لو پر کر لیں۔

سنو سیاستیہ اسیس ہماری پوجی ہی من کا منا تمھاری  
نار دین سدا سچھی سلاچا۔ سو بھرو ملیتی جاہیں متو راچا  
ہے سیتا سنو۔ ہماری آشر واد ستیہ ہوئی۔ تمھاری منوکا  
پورن ہوئی۔ نار دجی کے کچن سدا ہی پوتر اور سچے ہوتے ہیں۔ جن کے  
پریم میں تمھارا من گدھ ہو رہا ہے۔ وہی در تھیں ملے گا۔

چھند

منو جاہیں راچو ملی ہی سو بھرو سچ سندرا نورو  
کر وماندھان سجان سیلو سینہو جانن راورو  
ایہی تہا گوری ایس سننی سبت پیاں بشری الی  
تلسی بھوانی ہی پوجی پتی پتی مدت من مندر چلی  
جس کے پریم میں تمھارا من گدھ ہو رہا ہے۔ وہی سچ سبھاو

پریم پریم سے کول سیاسی بنا کر شری رکھو نا تھ جی نے  
اپنے سندر جیت روپنی بھتی پر (من روپنی دیوار پر) سیتا جی کی مورتی  
کھینچ لی تب سیتا جی پھر پاربتی جی کے مندر میں گئیں اور اٹکا چرن  
بندن کر کے پاتھ جوڑ کر لیں۔

جے جے گری برج کسوری جے ہمیں مکھ چند چکوری  
جے گج بدن شرن ماتا جگت جننی دامن دوتی گاتا  
ہے شری شٹ پرست را حکماری! آپ کی جے ہو۔ جے  
ہو۔ ہے شو جی کے چند مکھ پر موہت چکوری۔ آپ کی جے ہو۔  
ہے باہمی کے مکھ والے گیش اور چھ مکھوں والے سوامی کارنگ  
جی کی ماما ہے جگت ماما! ہے بجلی کی چاک کے سماں شری والی  
اچکی جے ہو۔

نہیں تو آدی نہ تھہ اوسانا۔ امت پر بھاؤ بیرو نہیں جانا  
کھو کھو بھو پیرا کھو کارنی بسو بھوتی سولیس بہارنی  
آپ کا نہ آدی ہے نہ نہ تھہ اور نہ انت ہی ہے۔ آپ کے اسیم  
(غیر محمد) پر بھاؤ کو وید بھی نہیں جان سکے۔ آپ ہی منسا کی پتی  
پالن اور پرے کرنے والی ہیں۔ وشو کو موہنے والی اور اپنی سو تنتر  
اچھا سے بہار کرنے والی ہیں۔

دوہا

پتی یوتا ستیا مہوں تالو پر تھم تو ریچھ  
مہا امت نہ سکھیں کہی سہس سارا سیش

ہے ماما اپنی کواشٹ دیوانے والی پریم سو بھا گوتی آدرش  
وادی استر لیں میں پچھے آپ کی ہی گنتی ہے۔ ہزاروں سیش اور  
سرسوتی جی بھی آپ کی اسیم (غیر محمد) جہا کا ورن نہیں کر سکتے۔  
پوجا پانی

سیوت تہی سلم بھ چار دی۔ بر داتی پیار دی پیاری  
دیوی پوجی پر کمل تھالے۔ سہر منی سب ہوئیں سکھائے  
ہے بھگتوں کو من چاہے وردان دینے والی! ہے شو جی کی



بہارِ شمسِ ایشیو سہاوا سیا لکھ مس دیکھی سکھ پاوا  
 بہوری بچارو کینہہ من مائیں۔ سیا بدن ہم ہم کرنا ہیں  
 یورب و شاہیں چند را چڑھ آیا۔ شری رام چندر جی نے سینتا  
 جی کے مکھ کے سمان سند رو پکھل سکھ مانا۔ پھر من میں و چار کی کہ چندرا  
 سینتا جی کے مکھ کے سمان نہیں ہے۔

دوہا

جمنو سندھو مٹی بندھو پستو دن ملین ہر کلنک  
 سیا لکھ ستمتا پاو کے چند با پُر رنگ

اس کا جمنو سندھو سے ہو ہے جس کا رنگ و ش اس کا  
 بھائی ہے۔ دن میں یہ تیج رہت ہو جاتا ہے اور اس کے تیج کالا  
 داغ اسے کلنک لگا ہوا ہے۔ یہ بے چارہ غریب چندرا بھلا سینتا  
 جی کے مکھ کی تلن کیسے کر سکتا ہے۔

چو پائی

گھٹی ٹھٹی برہنی دکھائی۔ گرسہی رامو رنج سندھی ہی پائی  
 کوک سوک پردیج دروہی۔ اون بہت چندرما تو ہی  
 پھر یہ گھٹنا اور بڑھتا رہتا ہے۔ اور بہرین استریوں کو جو کہ  
 دینے والا ہے۔ راہو اپنی سندھی میں (دائرہ اختیار میں) پا کر اسے  
 گرس لیتا ہے۔ چلو اے چلو کی کا دکھائی ہے۔ اور کس کے چلو  
 کا دیری ہے ہے چندرما! مجھ میں تو بہت سے روش ہیں۔

بید ہی مکھ پٹ تر کینہہ۔ بہوئی دوشو بڑا نوچیت کینہہ  
 سیا مکھ پٹی بڑھو سیا ج بھائی۔ گرسہیں چلے بسا بڑی جانی  
 سینتا جی کے مکھ کو تیری اچھا دینا بڑا نوچیت کریم کرنے کا  
 روش ہے۔ اس پر کار چندرما کے بہانے سینتا جی کے مکھ کی تعریف  
 کر کے بڑی رات گئی جان وہ گرو کے پاس چلے۔

کریم مٹی چرن سروج برمانا۔ لیسہ پائی کینہہ بشراما  
 بگت بسا گھونا ناگ جاگے۔ بندھو لو کی کہن اس لاگے

سے سندھو سا نولا جرم کو ملے گا۔ وہ دیا ندھیان و سجان ور  
 تمہارے شیل اور پریم کو جانتا ہے۔ یارتی جی کا آئینہ واد سن کر سینتا  
 جی اپنی سکھیں سمیت برتن ہوئیں تلسی راں جی کہتے ہیں کہ اس پر گنا  
 بار بار بھوانی جی کی پوجا کر کے سینتا جی پر سن چیت ہو کر راج مند  
 کو چلیں۔

سور ٹھہرا

جانی گوری نو گول سیا ہمہ شرونہ جانی ہی  
 منجھل منگل مول یام انگ پھر کن لکے

شری یارتی جی کو برتن جان کر سینتا جی کے سن کا آئینہ  
 نہیں جاتا ہے۔ منجھل منگل کے مول آن کے بائیں انگ پھر کن  
 لکے۔

چو پائی

ہر دین سراہت سیا لونانی۔ گرسہیپ نے دوو بھائی  
 رام کہا سیو کو سک پاپا ہیں۔ سہل سمجھا چھات چھل ناہیں  
 من میں سینتا جی کے سندھو پ کی سراہنا کرتے ہوئے دونوں  
 بھائی گرو کے پاس گئے شری را چندر جی نے سب کچھ بارگ کا سما چار  
 و شوامتر جی کو کہہ سنایا۔ کیوں کہ وہ منزل سمجھا دیں۔ اور چھل کپٹ  
 تو انہیں چھو بھی نہیں سکتا۔

سمن پائی مٹی پوجا کینہہ۔ مٹی اسیس دہو بھائی کینہہ نہی  
 پھل منور تھو ہو تھارے۔ رامو لکھنوی بھے سکھا لے  
 پھلوں کو یا کر مٹی نے پوجا کی۔ اور دیکھ دونوں بھائیوں کو آئینہ  
 دیا۔ کہ تمہاری منو لکھائیں سب پوری ہوں۔ یہ سن کر رام کشمن سکھی ہوئے۔

کریم بھو جنو مٹی برگیانی۔ لکے کہن کچھو کھت پرائی  
 بگت دو سو گرو دایو پائی۔ سندھیا کرتے چلے دوو بھائی

شریشہ و گیانی مٹی و شوامتر جی نے پھر بھوجن کیا اور اس  
 کے بعد کچھ پرائی کھائیں کہنے لگے۔ دن بیت جانے پر گرو کی آگیا  
 پا کر دونو بھائی سندھیا کرنے چلے۔

کو پرکاش ہوا۔

دلی رخ اُدے پیراج رگھو رابا۔ پڑھو ترپو سب ترپنہ دکھایا  
تو کچھ مل مہا اُدکھائی پڑی دھن بکھن پر ہی پانی  
سے رگھو ناتھ جی سورج نے اپنے اُدے ہونے کے پہلے  
آجے بزناپ کو سب راجاؤں کو پرکٹ کر دکھایا ہے۔ یہی لکھیاؤں  
کے بل کی جہاں کو کھول کر پرکٹ کرے کے منت ہی دھنش تو نے  
کی یہ ریتی (رسم) پرکٹ ہوئی ہے۔

بن رہو کچن شنی پر کھو مسکاتے ہوئی جی پتیت نہا نے  
نتیہ کرنا کر ہی گروپس گئے جیون ہر ج بھگ ہر نا نے  
چھن جی کے کین زنگ پر کھو مسکاتے پھر شریج اُدک کر پاپکے  
نہا نے نتیہ کر کے وہ پھر کر کے پاس آئے اور ان کے سندرجن  
کدوں میں مستک لویا۔

ستانند تب جنک بولا نے کو سبکائی پتیت ترپٹھائے  
جنک نے تنہہ آئی سنانی بہرے بولی لئے دوو بھائی  
تب جنک نے اپنے پرہیت ستانند کو بلایا۔ اور انہیں  
وشوامتری کو یگیہر شالائیں لے لے کے لئے ان کے پاس  
بھیجا۔ راہ جنک کی کمر پر لڑھکا ستانند نے اگر جب  
وشوامتری کو سنانی، تب انہوں نے پرتن ہو کر دونوں راہکاروں  
کو اپنے پاس بلایا۔

دوہا

ستانند پاندی پر کھو بیٹھے گر پھیں جانی  
چلہوات مئی کھو تب پھو جنک بولائی  
ستانند جی کے چروں کی بندنا کر کے پر کھو گور جی کے  
پاس جا کر بیٹھ گئے۔ تب وشوامتری نے کہا کہ بے تات!  
چلو راہ جنک جی نے بلاوا بھیجا ہے۔

مٹی کے جرن کدوں کو پر نام کیا اور ان کی آگیا کر پر نام کیا  
رات سمایت جو ہا نے پر شری رگھو ناتھ جی جاگے اور کشن کو رگھو  
ایسا کہنے لگے۔

ایوارن او لوکھو تاتا۔ پیکج کوک لوک سکھاتا  
بولے لکھو جوڑی جگ پانی۔ پر کھو پر بھاو سوچک پر پانی  
ہے تات! دیکھو کمل ویکھو اچکوی اور لوک کو سکھ دینے  
والا اُرن (شقی کی مٹھی) چڑھایا۔ یہ سن کر دونوں ہاتھ جوڑ کر پکھو نری  
رام چندر جی کے پر بھاو کو پرکٹ کرنے والی کو بل بانی سے کشن  
جی نے کہا۔

دوہا

اُرن اُدین سیکے کمدار گن جوتی بلین  
رہیں تمہارا گن سنی بھئے نرتی بلین

ہے سوامی! اُرن اُدے ہونے سے کمدنی بند ہو گئیں  
اور تارا گنوں کی روشنی پھیک پڑ گئی۔ جیسے آپ کا آنا سن کر سب  
راجے بل پرتن ہو گئے ہیں۔

جو پانی

ہر پ سب نکھت کر میں اُجاری۔ طاری نہ میں چاپ تم بھاری  
کمل کوک دھو کر کھگ نانا بہرے سکل نشا اوسانا  
سب راہ روپی تارے دھم رشی دیتے ہیں لیکن وہ دھنش  
روپی بھاری اندھکار کو انہیں ٹٹا سکتے۔ کمل جیوا اچکوی۔ کھو نرے  
پچھی نانا پرکار کے جیسے رات ختم ہونے پر پرتن ہو رہے ہیں۔

ایسے ہیں پر کھو سب بگت تمہارے ہو ہیں تو میں دھنش سکھارے  
ایکھو کھالو پتو شرم تم نا سا۔ دوزے نکھت جگ تیو پر کا سا  
ویسے ہی ہے پر کھو۔ آپ کے سب بگت دھنش ٹوٹنے  
پر سکھی ہوں گے۔ سورج نکل آیا بنا ہی کسی محنت سے اندھکار  
نشٹ ہو گیا۔ تارے سب چھپ گئے اور بگت میں تیج



# ماس پارائن آٹھواں شمار

## تواہن پارائن دوسرا شمار

کے پاس جاؤ اور ہر ایک کو بٹھانے کے لئے بیٹھا دیکھو اسن دو۔

دوہا

گہری مڑو بچن نہایت تنہا بٹھیا رہے نرناری  
اُتم بدھیم بچ لکھو بچ بچ قتل الوہاری  
تب اُن سیوکوں نے کوئل۔ نمر ملائم (بچن کہہ کر اُتم بدھیم  
بیچ اوچھوٹے سبھی پرکار کے استری پرشوں کو اپنے اپنے بچہ  
سمٹھاؤں پر بٹھلا دیا۔

چوہائی

راج کنور تہی او سر آئے۔ منہ منہ ہوتا تن چھائے  
گن سالگرہ گر بہر سیرا۔ سندریا مل گور سیرا

اس سے رام اور بچمن دونوں را حکما رہا ان آئے وہ ایسے سندریا  
ہیں۔ پانچ منہ ہوتا ہی اُن کے شریروں پر بٹھایا ہے۔ گن کے سمندر  
چتر اوما تم دیر ہیں۔ ایک سندریا شریو دھاری تو وہ سمر گورے رنگ کا

راج سماج براجت رورے مار گن ہوں جو جگت ہو پورے  
تنہا کہیں رہی جب انا جیسی پر بٹھو مورتی تنہا دیکھی جیسی

دونوں را حکما راہاؤں کے سماج میں ایسے براجتے ہیں  
جیسے تارا منڈل میں دو پون چند راہوں جن کی جیسی بھاؤ ناہی  
پر بٹھو شری رام چندر جی کی مورتی کو انہوں نے ویسی ہی دیکھا۔

بکھیں روپ ہماں رندھیر منہ ہوں بہر رسو دھری شریرا  
دورے گنل زب پر بٹھو ہناری۔ منہ ہوں یا نہ رتی کھٹاوی

چوہائی

سیا سو بھر دیکھے جانی۔ ایسوکا ہی دھوں دیٹی بڑائی  
لکھن کہا جس کھا جتو سوئی۔ ناٹھ کرنا تو جب پر ہوئی

سیا سو بھر چل کر دیکھنا چاہئے۔ دیکھے ایشور کس کو بڑائی  
دیتے ہیں۔ بچمن جی کے کہا۔ ہے ناٹھ! جس پر آپ کی بڑائی ہوگی  
وری اس اُتم لیش کا پاتر ہوگا۔

ہر شے مٹی سب مٹی ہر بانی۔ مٹی سب سب ہر سیکھو مانی  
پتی مٹی ہر بند سمیت گہر پالا۔ بکھن چلے دھنشل مکھ سالا  
بکھن جی کی لسی اُتم بانی شکر سب مٹی پر تن ہوئے سبھی  
نے مکھ مان کر ایشور وادیا۔ بکھن مٹی سموہ کے ساتھ ہر پاؤ شری  
رام چندر جی دھنشل بیکیت لا دیکھنے چلے۔

رنگ بھوئی آئے دو بکھائی۔ اسی سبھی سبب باسنہ پائی  
چلے سکل گرہ کاج لیساری۔ پال جوان جرٹھ نرناری

دونوں بھائیوں کی رنگ بھوئی میں آئے کی جر جب نگر  
نور سیوں نے مٹی۔ تو سب بالاک جوان۔ بوڑھے۔ نرناری اپنے  
گھر کے کام کاج کو جوں کا توں چھوڑ کر دیکھنے کو چل دیئے۔

دیکھی جنک بکھیر بکھیر بھاری۔ سچی سیوک سب لئے ہنکاری  
نرت سکل لوگ نہ بہیں جیا ہو۔ اسن اُچت دیہو سب کا ہو

راجہ جنک نے دیکھا کہ بہت بکھیر ہو گئی ہے۔ تب انہوں نے  
سب اُتم سیوکوں کو بلا لیا۔ اور اُن سے کہا کہ فوراً ان سب لوگوں

ہری بھگتنہ دیکھے دو بھارتا شہٹ یواہ سیکھ واتا  
رام ہی چتو بھائیں جیہی سیسا سنیو ہوسکھو نہیں کھنڈیا

ہری بھگتوں نے دونوں بھائیوں کو شہٹ دیو کے سمان سنب  
سکھوں کے سینے والے دیکھا جس بھاء سے سبتا جی رام جی کو دیکھ  
رہی ہیں اس پریم اور سکھ کا تو کھنن ہی نہیں ہو سکتا۔

اُرا تو بھوتی نہ ہی ساک سوو کون پرکار کہے کوئی کو و و  
ایہی رہی رہا جا ہی جس بھاء تہی تس دیکھو کو سسل را و و

اس پریم اور سکھ کو سبتا جی بھی اپنے من میں ہی اُو بھو کر رہی  
ہیں وہ کہہ نہیں سکتیں پھر بھلا کوئی کس پرکار کہے اس پرکار جس  
کی جیسی بھائو نا تھی اس نے اسی کے اُو روپ شری رام چند جی  
کو دیکھا۔

دوہا

راجت راج سماج مہوں کو سسل راج کسور

سندر سیال گورنن ایسو بلوچن چہور

سندر سانو لے گورے شریرو لے اور سارے سفسار کی  
آنکھوں کو چرانے والے کو شل راج و شرتھ کمار راج سبھائیں  
اس پرکار ہوا راج رہے ہیں۔

چوبائی

سچ منوہر مورتی دو و کوئی کام اپما لگھو سو و  
سدر چند نندک گھنیکے نیب جن بھائو تے جی کے

دونو بھائیوں کی سچ بھاء سے ہی ایسی موہنی مورتی ہے  
کہ جن کو کر ڈکا دلو کی اپھا دی بھی چھوٹی ٹکھتی ہے اُن کے سندر  
چہرے موسم سہرا کے پورن چندر ما کی سند تا کو لگانے والے ہیں اور  
گل کے پھول کے سمان من بھائو نے وشال نیر ہیں۔

جیتونی چارو مار منوہرنی بھائو تے ہر جاتی نہیں برنی  
کل کپل شری گنڈل لولا چرک دھندر ہر د وولا

جوراج لوگ مہا یونہ سے شہر دیر تھے اُن کو پکھو شری رام  
چند جی دیر تا کی سورتی دی دکھائی دیتے تھے اور جو شہٹ دھوکے  
باز راج لوگ تھے وہ پکھو شری رام چند جی کو ایسے دیکھ رہے تھے۔  
مانو کوئی بھیا تاک مورتی ہو۔

رہے اُس پھل چھوٹے بلیکھا تنہہ پر پکھو پر گٹ کال سم دکھنا  
پریا سہہ دیکھے دو و بھائی نہر بھوشن لوچن سکھائی  
جوراکشس پھل سے راجاؤں کا بھیس بنائے وہاں بیٹھے  
تھے انہوں نے پکھو کو ساکشات پریم راج کے سمان دیکھا گورنن  
نے دونوں بھائیوں کو منشد کے بھوشن روپ اور نیرن کو ساک  
دینے والے دیکھا۔

دوہا

ناری بلو کہیں شری مہیاں رنج رنجی اُو روپ

جوسوہت سنگار دھری مورتی پریم الوپ

سب استریاں من میں برتن ہو کر اپنی اپنی عورتی کے اُوسار  
ایسا دیکھتی ہیں مانو سنگار (شرنگار) ہی دو ساکار روپ (جستہ  
روپ) دھارن کئے ہوئے برا جتے ہیں۔

چوبائی

پندو شہر پر پکھو برات مئے دیسا بھو مکھ کر یک لوچن سیسا  
جناک جاتی اُو لو کہیں کسپیس سچن سکے پرید لا کہیں جسدیس

گیا نون کو پکھو برات روپ دکھائی دیئے جن کے بہت  
مٹے ہاتھ پاؤں آنکھیں اور سر ہیں جنک جی کے پریدار کو پکھو  
ایسے دکھائی دیئے مانو اُن کے پیارے سکے سمبندھی ہوں۔

سہت بدیہہ بلو کہیں رانی سوسوم بریتی نہ جاتی بھانی  
جو گنہہ پریم تو سنے بھاسا سانس سدر سم سچ پرکار سا

جناک سمیت رانی انہیں تچے کے سمان دیکھ رہا ہے۔  
ان کی برتی کا دھن نہیں ہو سکتا لوگیوں کو وہ پرشانت شہ  
ایک رس سچ پرکار شری مورتی کے روپ میں بھاستے ہیں۔

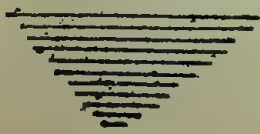


کمر میں ترکش اور پتیا مبر (پیلے بستر) باندھے ہیں ہاتھوں میں بان اور بائیں ہند رکنھوں پر دھنشن ہیں۔ پیسے جھپٹو کیا ہی شو بھادے رہے ہیں۔ اٹری سے لے کر چوٹی تک سب انگ اُبل ہیں۔ اور ان پر حمان شو بھاجھائی ہوئی ہے۔

بکھی لوگ سب بکھے ٹنکھالے ایک ٹنک لو جن چلتا نہ تارے ہر شے جنک بھی دو بکھائی۔ مٹی پدیں گئے تب جانی انہیں دیکھ کر سب ہی لوگ شکھی ہو گئے نیز ایک ٹنک انہیں دیکھ رہے ہیں۔ اور ٹنکیاں حرکت کرنے سے رگ گئی ہیں۔ جنک ہی دونوں بھائیوں کو دیکھ کر جیت پر سن ہوئے اور بھرجا کر مٹی و شو اتر جی کے چرن کمل پڑ گئے۔

کری بنتی رنج کھٹا سنائی۔ رنگ اونی سب مٹی ہی لکھائی جہاں جہاں اسی کنور برود۔ نہاں اہاں چکت چتو سبو کو و بنتی کر کے اپنے پرن کی کھٹا مٹی کو کہہ سنائی۔ اور رنگ بھوجی کی رچنا دکھائی۔ جہاں جہاں شریٹھ را جگا رہا ہے ہیں۔ وہاں وہاں سب لوگ اچھر یہ چکت ہو کر ان کی اور دیکھنے لگتے ہیں۔

رنج رگھ را جی سبو دیکھا۔ کوؤ نہ جان کچھو موب دیکھا کھلی رچا مٹی ترپ سن کہو۔ را جہ بدیت ہا س کھ لہو اپنی اپنی طرف ہی سب نے بام جی کو نگہ کئے ہوئے دیکھا۔ اس کوڑھ بھید کو کوئی نہ جان سکا۔ مٹی و شو اتر جی نے را جہ جنک سے کہا کہ رنگ بھوجی کی رچنا بڑی سندا ہے۔ مٹی کے ٹکھ سے یہ بچن من کر را جہ بڑا پر سن ہوا اور اسے جہاں سکھ کی پراپتی ہوئی۔



جن کی چتون سند رہے۔ اور کامدیو کے من کو بھی ہر لئے والی ہے۔ وہ ہر زے میں ہی بھاتی ہے۔ کہتے نہیں بنتی ہے۔ اتنی سند رکالی ہے۔ کانوں میں چھیل کٹل شو بھاجا رہے ہیں کھوڑی اور ہونٹ سند ہیں۔ اور کچن پیٹھے کوئی ہیں۔

گھبرائی پکٹ منو ہر ناسا بھال لساں تاکہ جھلکا ہاں کچ بلوگی انی ادلی لجتا ہیں منو ہر ہنسی چند ماں کی کروں کو جا رہی ہے۔ ٹیٹھی بھوس اور منو ہر ناک ہے۔ چڑے متاک پر تنکاب جگہ گار رہے ہیں۔ سند رکالے چکتے ہالوں کو دیکھ کر بھونرے خرم کے ارے پانی پانی ہو رہے ہیں

پیت چوتنی ہر نہی سہا ہیں کسٹم جلیں رنج بیچ بست ہیں رکھیں اچر کمبو کل گیواں۔ جنو لری بھون شٹما کی سیواں ہروں پر پہلی چو کوئی ٹوپیاں سویتی ہیں جن کے بیچ بیچ میں پھولوں کی کلیاں کا ڈھسی ہوئی ہیں شیکھ کے سمان سند رکٹھ ہے۔ جس میں منو ہر تہیں رکھا ہیں ہی ان کی ایسی شو بھاجے۔ ناوتین لک کی سند رتا کی حد ہی ہیں۔ (ارکھات تینوں لوگوں کی شو بھاجاں اگر ختم ہو گئی ہے)

دوہا۔

گنجر مٹی کٹھا کلٹ ار نہی تلسی کا مال

بر شجھ کندھ کپیری ٹھنی بل ندھی با ہو لشدال

چھاتی پر بھتی مٹی کے سند رکٹھ اور تلسی کی مالائیں ہر جتی ہیں۔ بیلو کے سمان اوچے کندھے شجہ کی سی چال۔ اور بھجائیں مٹی ہیں۔ جو بل کی بھندا ہیں۔

چو پانی

کٹی تو نہر پیت پٹ باندھیں۔ کر سند دھنشن بام بر گاندھیں پیت یگید اپدیت سہاے۔ نیکہ سکھ جو جھا چھبی چھائے

# بال کاند

## حصہ چہارم

سے کان دبائے اپنے اپنے گھر سدھارو۔

ہے اپر بھوپ سنی یانی ہے ایک اندھ ابھیما نی  
تور بیہوش ہنش بیاہو او گا یا بہنو تو رہیں کو کنوری بیاہا  
راج منڈی میں سے جو اگیا نی اور ابھیما نی راجہ کھتے وہ یسن کر  
پننے اور کہنے لگے دھنش نور کر بھی بیاہ ہونا کھن ہے! پھر بنا دھنش  
تور ہے تو کون راجکاری کو بیاہ سکتا ہے۔

ایک یار کا لیو کن ہوو۔ سیاہت سمر جرتب ہم سوو  
یسن اپر بھوپ مسکا نے۔ دہرم شیل ہری بھگت سیلے  
کال دیو ہی کیوں نہ ہو۔ ایک بار تو سیتا کے لئے اس کو ہم  
یدھ میں کچھا رہیں گے۔ یسن کر جراج منڈی میں دہرم پرائن وٹیل  
سیھاو اور ہری بھگت جتر راج گن کھتے وہ مسکرائے۔

سور سٹھا

سیا بیاہی رام گرب دوری گری نہ نہیہ کے  
جیتی کو ساک سنگرام دشتر تھ کے دن بانگرے  
اور کہنے لگے کہ ارے ملو کھو! تمہارے ابھیماں کو چور کر کے  
سیتا جی کو تو رام چند ہی بیاہیں گے۔ لڑنے کا ابھیماں چھوڑ دو کھلا ہوا  
راجہ دشتر تھ کے دن دھیر بانگے پڑوں کا یدھ میں کون مقابلہ  
کر سکتا ہے۔

چوپائی

یتر تھ مروجنی کال کائی۔ من مود کنہہ کی بھوکھ بتائی

سب متچ نہتیں منہ چو ایک سند رسید بسال  
منی سمیت نو بند شو تھال بھیاے ہی پال

سب جیوں میں سے جو بہت سند نزل اور وٹال سچ کھا  
اس پر راجہ جنگ نے منی وٹو اتر سمیت دونوں راجکاروں  
کو بھایا۔

چوپائی

پر بھوپنی دیکھی سب سپاں ہاے جنہو کیس نے بھئے تارے

جیسے پورن چند رام کے نکھنے ہی تاروں کل پر کاش پھیر کا پڑھاتا  
ہے۔ ویسے ہی پر بھوپنری رام چند جی کو دیکھ کر سوئیں میں پڑھائے  
ہوئے سب راجہ من میں حوصلہ چھوڑ بیٹھے اور پر بھوپ کے سامنے اپنی ہار  
مان بیٹھے۔ انہیں اپنے بل پر وٹو اس نہ رہا۔

اسی پرتی سب کے من مایں۔ رام چاپ تورب ساکنا ہیں  
ان سب کے من میں نشچ ہو گیا کہ سند یہیہ (بلانشک) رام ہی  
اس دھنش کو توڑیں گے۔

منہ بھوپنیں بھو دھنش بیشالا۔ ملیہی سیارام اور مالا  
اس بکاری گون ہو گھر بھائی۔ جسٹو پرتاپ بلوینچ گنوائی  
اگر رام سے دھنش نہ بھی ڈٹا تو بھی سیتا رام کے گلے میں  
جے مالا ڈال کر انہیں ہی درگی یعنی جے مال پہنائے گی۔ ہے  
بھائی! ایسا وچا کر اپنے لیش۔ پرتاپ بل اور یچ کو کھو کر چکے



### چو پائی

سیا سو بھانپیں جانی پکھانی۔ یگد بیکاروپ گن کھانی  
 اچھا سکل موی لکھو لاگیں۔ پراکرت ناری انگ اور راگیں  
 سیتا جی کی شو بھاکا دین نہیں کیا جاسکتا۔ وہ انت کوئی  
 برہمنڈوں کی مانتا ہے۔ اور سب روپ اور گن اس میں سے پرکٹ  
 ہوتے ہیں۔ ان کی شو بھاکو کس سنسارک دستور کی ایجاد دی جائے  
 کیوں کہ سب روپ اور گن تو ان سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی  
 ایتا تو پراکرت استری کے انگوں کو دی جاسکتی ہے۔ (انہیں سے  
 پرکٹ ہوئے نام روپی سنسارک دستوروں کی ایجاد ہو کر انہیں  
 کر دئے اور ان چھ دستوروں کی اچھا سے ان کا ایمان کر کے کون  
 پاپ کا بھانگی بنتا پھرے۔

سیا پر نیے تٹی اچھا دیئی۔ لگی کہا جی اجسو کو لیٹی  
 جوں پٹ ترے تیا سم سیا۔ جاگسی جلتی کہاں کمٹیا  
 ان سنسارک دستوروں کی سیتا جی کے وزن میں پاتے  
 کر کون اپنے آپ کو برا شاعر کہا ہے ارتھات کون اپنی شاعری کو جہ  
 لگائے اور بے عزتی اور بدنامی کون مول لے۔ کوئی بھی اچھا شاعر  
 جاگ جنتی سیتا جی کو چھ سنسارک دستوروں کی اچھا دینے کا  
 انوچھ (نامنا سب) کا رینہ نہیں کرے گا۔ اگر کسی استری کی سیتا  
 سیتا جی کی ایجاد دی جائے۔ تو تینوں لوگوں میں ایسی سند رکون  
 یونی (جوان استری) ہے۔ جس سے کہ ان کی تلتا کا جائے۔

گر اکھترن اردھ بھوانی۔ رتی اتی دکھتا تو بیتی جانی  
 بش بارانی بندھو پر یہ جیہی۔ کہیے راسم کہی بدیہی  
 سرسوتی جی سند تو ہیں۔ لیکن انہیں بہت زیادہ بولنے اور کہنے  
 کی عادت ہے۔ شری پارتی جی آدھ ناری ہیں۔ ارتھات ان کے  
 آدھے انگ استری کے ہیں۔ اور باقی آدھے انگ پرش شو جی کے ہیں۔  
 جب سے کام دیو کے شری کو شو جی نے بھسم کیا تب سے اسے بنا شری  
 جان کر ان کی استری رتی جو پریم سند ہے۔ دکھی ہوئی پھرتی ہے۔  
 چکھی جی جڑ سمندر سے پیدا ہوئیں اور ویش اور شراب بھی دو سمندر

سکھ ہماری سنی پریم پنیتا۔ جگد مباحا ہنوبسیاں سیتا  
 کیوں دیکھتے گال بجا کر موت کو دعوت دیتے ہو بھلا کہیں  
 میں کے لٹوؤں سے بھی بھوک کی ترقی ہوتی ہے۔ ہمارے پریم  
 پوتہ تشاکو سن کر اپنے ہرے میں سیتا جی کو جگت کی مانتا سمجھو۔  
 جگت تیا رکھونی ہی بکاری بھری لوچن چھی لے تو نہاری  
 سند رکھ سک گن راسی لے دووہن ہو۔ کھوار باسی  
 اور شری رکھونا تھ جی کو جگت تیا جان کر نیتوں سے جی بھر  
 کر ان کی شو بھاکو دیکھ لو۔ یہ سماں پھر نہیں ہاتھ آئے گا۔ سند رکھ  
 واک۔ سائے گنوں کے بھنداریہ دونوں کھائی شو جی کے ہرے  
 میں نو اس کرتے ہیں۔

سندھاسمندر سمپ بہائی۔ مرگ جلو نہرھی مہرکت تھائی  
 کر شو جانی جاہوں جونی کھادا۔ ہم تو اچھو جیم بھلو پاوا  
 پاس آئے ہوئے امرت کے سمندر کو چھو کر تم ہوئے مرگ  
 جل (سراب) کو دیکھ کر کیوں دورے مرتے ہو۔ جس کی جیسی اچھیا  
 ہے۔ ویسا کرو۔ ہم نے تو آج اپنے جیم کو سچھل کر لیا۔

اسی کہی بھلے بھوپ اور اگے۔ روپ انوب بلو کن لاگے  
 دیکھیں سرنجہ چڑھے یمانا۔ برہنہیں سنن کر ہیں کل گانا  
 ایسا کہہ کر سا دھو بھارا جو پریم سے بھر پور ہو کر بھگوان  
 کے انویم روپ کو دیکھنے لگے دیوتا لوگ اکاش پر سے۔ مانوں پر  
 بیٹھے ہوئے پر بھو کے وزن کر رہے ہیں۔ اور سمندر گان کرتے ہوئے  
 پھول برسا رہے ہیں۔

### دوہا

جانی سوا اوٹھو سیاتب بھٹی جنک بولائی  
 پتر سکھیں سند رکھ سکل سادر چلیں لوائی

شہد سماں جان کر راہ چنک سیتا جی کو بلا بھیجا۔ سب چیز اور سندھ  
 سکھیاں سیتا جی کو بڑے آدھ سے ساتھ لے کر گیتھنالا کی اور چل پڑیں۔

اس پر کار کا میل ملنے سے جب سندھو اور سکھ کا مول  
لکشمی پیدا ہو تو بھی کوئی لوگ سنگوچ سے ہی (تامل سے)  
اسے سیتا جی کی برابری کا درجہ نہیں گے (کیوں؟ کوئی ایسے  
سندھو کاروں سے پیدا ہوئی لکشمی کو کیوں سیتا جی کے سامان  
نہ کہیں گے۔ کوئی نے بڑا گورھ دار شکا پرشن اٹھایا ہے۔ سیتا جی  
بھگوان کی انادی شکتی میں شکتی شکتیہاں سے مترو تھا ابھی ہوتی  
ہے بھگوان سوا ستیا پر تری شیل اور ایک اس میں۔ اس لئے  
اُن کی شکتی میں بھی ہی گن ہونے چاہئیں، اور سندھو کاران جو لکشمی  
کی پیدائش میں انکیست کئے گئے ہیں سب تری گن و سنگوچ۔  
جس سے سب ایتہ کھشن بھنگ رہیں۔ اس لئے دھ کے مول ہیں  
اور سیتا جی متیہ ستیہ اور سیداند مسوہ ہے۔ اس لئے ابن کا دیو  
سے پیدا ہوئی لکشمی کی سیتا جی کو اپنا دینے میں کوئی سنگوچ ہی  
کریں گے۔)

### چوہائی

چلیں شاگ لے سکھیں سیانی۔ گاوت گیت منوہر بانی  
سوہ نول تنو سندھو ساری۔ جگت جی تولت چھی بھاری  
چتر سکھیاں سیتا جی کو ساتھ لے کر چلیں۔ کوئل بانی سے سندھو  
گیت گاتی جاتی ہیں۔ سیتا جی کے نازک شریر پر سندھو سارھی شہوت  
ہے جگت ماما کی بھاری شو بھا کی تلنا کون کر سکتا ہے۔

بھوشن سکھ سیش سہاے۔ انانک رچی سکھ نہ بنائے  
رنگ بھونی جب سیا پو دھاری۔ دیکھی روپ موہے نرناری  
سب بھوشن (زوریات) اپنی اپنی جگہ شو بھا پا رہے ہیں۔  
انانک میں سندھو دھنگ سے سبکار سکھیوں نے انہیں پہنایا  
ہے۔ جب سیتا جی نے رنگ بھونی میں چرن رکھے تو ان کے  
دوہرہ روپ کو دیکھ کر سب نرناری موہت ہو گئے۔

ہرشی مہر نہہ دندو بھیں بجائیں۔ ہرشی پرسون اچھرا گائیں  
پانی سرج سوہ جے مالا۔ اوچٹ چتے سکھ بھو لا  
دیوتاؤں نے پرتن ہو کر نقارے بجائے بھول برسا کر

سے پیدا ہوئے۔ اس لئے جس بھی کے ویش شراب جیسا پوتر  
بندھو ہوں۔ وہ بھلے ہی سندھو ہو۔ سیتا جی کی تلنا نہیں  
کر سکتی جب یہ دیوتا نہیں بھی کسی نہ کسی ویش یا تری کے کار  
میتا جی کی تلنا نہیں کر سکتیں تو پھر سندھو کار استریوں کی تو بات  
ہی کیا۔

جوں بھی سکھا پونہی ہوئی۔ پریم روپ سے کچھ سوئی  
سوہا جو مندر سوہ کارو۔ متھ پانی پنج رنج مارو  
دشری لکھی جی کے پرگٹ ہونے کی کتھا پرانوں میں اس طرح لکھی  
ہے۔ کہ ان کا جنم کھنیر ساگر اٹھا سے سندھو سے ہوا تھا۔ اس  
کھنیر ساگر کو متھ کرنے کے لئے بھگوان دشنوب نے کچھوے کا روپ  
دھارن کیا تھا۔ مندر اہل پریت سے متھانی کا کام لیا گیا  
اور اس متھانی کو گھمانے والی رتی کی جگہ باسکی ناگ سے رتی  
کا کام لیا گیا۔ یہی کے ایک بہرے کو دیتا اور دوسرے کو ویت  
پر پرکھ کر سمندر کو متھن کرنے لگے۔ تو اس سمندر سے جو رتن نکلے ان میں  
سے ایک رتن تو یہ بھی جی بھیں۔ اور شراب ویش انہیں رتنوں میں  
سے تھے۔ ہرشی لکھی جی کی پیدائش کے یہ سارے کلان کچھوے باسکی  
ناگ۔ ویت سب بھواو سے ہی دیوتا پر سندھو ہیں۔ اور ان کو  
پرگٹ کرنے میں کتنا کرا پریشم کرنا پڑا۔ ایسے اسدھو کاروں سے پیدا  
ہوئی۔ لکھی جی کی سیتا جی کیساتھ کیسے اپمادی جاسکتی ہے۔ (کوئی نہ مونی  
کہتے ہیں۔ کہ اگر ان بھواو اسدھو کاروں کی بجائے ارتھات  
کھارے سمندر کے ستھان پر شو بھا روپی ادرت کا سمندر ہو۔  
اور ہا کرال کچھو کی بجائے پریم روپ سے کچھو ہو۔ باسکی ناگ جی  
بھیا ناگ رتی کے ستھان پر شو بھا روپی رتی ہو۔ اور مندر اہل  
جیسے کچھو پر ہاٹ کے ستھان پر سندھو کار روپی پریت کی متھانی ہو۔  
اور متھن کرنے والے دیتا اور ویتوں (جن کے ہاتھ ایک دوسرے  
کے خون سے رنگے ہوئے ہیں) کے ستھان پر خود کا دیو اسے  
اپنے کرکھوں سے متھ۔

### دوہا

ایہی بھی اُچھے لکھی جب سندھو تامل مول  
تدینی سکوچ سمیت کی نہیں سیاسم تول



ایسی رائیں گانے لگیں۔ سینتا جی کے کمر سے گول ہاتھوں میں ہے  
مالاشو بھا پار ہی ہے۔ سب راجاؤں نے اپنا تک چکیت ہو کر ان کی  
طرف دیکھا۔

میا چکیت چیت رام ہی چاہا۔ بھٹے موہ بس سب نرنا ما  
مٹی سمیپ بیکھے دوو بھائی لگے لکلی لوچن بڑھی پائی  
سینتا جی چکیت چیت سے شری رام چندر جی کو دیکھنے لگیں۔  
سب راجہ لوگ موہ کے دوش ہو گئے۔ سینتا جی نے مٹی کے پاس  
بیٹھے ہوئے دوو بھائیوں کو دیکھا۔ ان کے نیترا اپنے خزانے (شری  
رام چندر جی کو) پا کر لپکا کر وہیں سترہ گئے۔

دوہا

گر مہن لاج سما جو بڑ بھئی سیاسکیانی  
لاگی بلو کن سکھنہ تن رگھویری اڑانی

نیرتو کرو جوں کی لاج سے اور بہت بڑے سماج کو دیکھ کر  
سینتا جی کو لٹا آئی۔ وہ شری رام چندر جی کی منور موہنی کو اپنے  
ہر دے میں دھما دھما کر لے سکھ جوں کی طرف دیکھنے لگیں۔

چھاپی

رام راجاوار سیاسی بھئی دیکھو۔ نرنا نہ پری ہری نمیشیں  
سوچیں شکل کہت سکھی ہیں۔ بھئی سن پئے کرہیں مین ماہیں  
شری رام چندر جی کے سند روج اور سینتا جی کی جہان شو بھا  
کو دیکھ کر سب نرنا یوں کی انگلیں کھٹی کھٹی رہ گئیں سب نرنا یوں  
اپنے اپنے من میں سوچتے ہیں پر کہتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ بن ہی ان میں وہ  
سب بدھاتا سے نر پر رقتنا کرتے ہیں۔

ہر و بھئی سگی جنک جڑ تانی۔ متی ہماری اسی دیہی سہرائی  
دو بچا دینو تچی نرنا ہو۔ سیارام کر کرے بوا ہو  
سے بدھاتا جنک کی مور کھتا کو ہر لپیچے اور ہماری سی سند  
سوچ سمجھ اے دیکھئے کہ وہ بنا وچا دے ہی اپنے کھن پرن  
کو چھوڑ کر سینتا جی اور شری رام چندر جی کا وواد کر دیں۔

جگو بھائی ہی بھاد سب کا ہو۔ بھٹے کھینے نہت ہوں اڑ دا ہو  
ایہی لالساں مگن سب لوگو۔ برو سا نور جب انکی جو گو  
سندار اس کی سرا ہنای کرے گا۔ کیوں کہ یہی بات سب کے  
من کو بھاتی ہے۔ بھٹے کرنے سے تو انت میں بھاتی ہی بیٹے گی۔  
سب لوگ اسی لالساں مگن ہیں کہ سانو لے رنگ کا ورتو سینتا جی  
کے ہی دیو گئے۔

تب بندی جن جنک بولائے۔ برداوی کہت چلی آئے  
کہہ نرپ جانی مہو پ مور۔ چلے بھاٹ ہیال ہر شو دھورا  
انتے میں راجہ جنک کے بھاٹوں کو بلایا۔ جو ان کے دوش کی  
کیرتی (خاندانی عظمت) گاتے ہوئے چلے آئے۔ راجہ نے کہا کہ میرا پرن  
(سو مگر کی شرط) سب راجاؤں کو پکار کر سنا دو۔ بھاٹ ہر دے میں  
ان کی پرست ہو کر رنگ بھو می میں گئے۔

دوہا

بولے بندی بچن بیرستہ ہو سکل مہی پال  
بن بدیہہ کر کہیں ہم بھیا امٹھانی بکسال

بھاٹ شری شٹھ مہن بولے۔ سب پر خنوی کی پالنا کرنے والے  
راجہ ہمارا جاؤ۔ ہمارے بچن کان دے کر سنو۔ ہم اپنی وصال بھیا  
اکٹھا کر اپنے ہمارا راجہ جنک کا پرن کہتے ہیں۔

چھاپی

نرپ بھج بلو بھو ہو دھو را ہو۔ گردے کھو بدیت سب کا ہو  
راو بوا تو ہر بھاٹ بھارے۔ بھئی مہن کو کہیں سدا ہاکے  
راجاؤں کا بھج بیل (قوت بازو) چندر ما ہے۔ اور یہ شو  
جی کا دھنش را ہو ہے۔ یہ بڑا بھاری کھو ہے۔ اسے سب جانتے  
ہیں۔ راو اور نا مہر صیے ہا بھاری بودھا بھی اس دھنش کو دیکھ کر  
چٹکے سے ہی چلے گئے۔ بھو نے تاک کی ہمت نہ ہوئی۔

سوئی بھاری کو دندو کھو را۔ راج سماج آج جوئی تو را  
نری بھو جے سمیت بدیہی۔ میں ہیں بھاری تھی تھی

نہیں بگڑتا ہے۔ جیسے کامی پیش کے بچوں سے سنتی استری کھن  
کبھی نہیں بگڑتا ہے۔

سب نرپ بھئے جو گو اپہاسی۔ جیسے بنو براگ سنیا سی  
رکیرتی کچے بیزا بھساری۔ چلے چاپ کریریں ماری  
سب راج اپہاس کے یگ ہو گئے۔ (یعنی مذاق کا مضمون  
بن گئے) جیسے براگ کے پنا سنیا سی کیوں ہنسنے کے ہی یو گئے  
ہوتا ہے۔ جنم بھر کی کیرتی۔ دسے اور بڑی دیتا ان سب کو وہ دھنش  
کے ہاتھوں مجبوراً گنوا کر چلے۔

شہری سہت بھئے ہاری سپاں لہا۔ بیٹھے رنج جہانی سما ہا  
نرینہ بلو کی جنک اٹھانے۔ بولے کچن روش جنو سنانے  
راج لوگ من میں ہار مان کر شو بھائی ہر کرانی اپنی سماج  
میں جا بیٹھے۔ راجاؤں کی یہ دشا دیکھ کر راج جنک طیش کھا گئے  
اور ایسے کچن بولے جو کرودھ میں ڈوبے ہوئے تھے۔

دیس دیس کے بھوتی نانا۔ لے سنی ہم جو پٹو ٹھانا  
دلو رنج دہری منج سمریا۔ پیل پیراٹے رن دھیر  
دیش دیش کے انیوں۔ راجا سیرے کئے ہوئے یرن  
کوسن کر آئے۔ دیتا اور راکش بھی منش کا بھیس دھارن کرکے  
آئے ان کے علاوہ اور بھی بہت سے دن دھیر پودھا آئے۔

دوہا

کنوری منوہر بچے بڑی کیرتی اتی مکنیہ

پانی ہار برنجی جنو رچوینہ دھنو دینہ

پرتو کسی سے دھنش نہ ہلا۔ ایسا جان پرتا ہے کہ منوہر  
کنیا بڑی وجہ اور اتی انت سند کیرتی کو دھنش توڑ کر پراپت  
کرتے والا برہما جی نے کوئی منش پیدا ہی نہیں کیا۔

چو پائی

کہو کاری یہ لاجھو نہ کیا وا۔ کاہوں نہ تنک چاپ پڑھا وا  
رینو پڑھاؤں تورب بھائی۔ بلو بھری بھوئی نہ شے چھڑائی

اسی شوجی کے کھوڑ دھنش کو آج اس راج سماج میں جو  
کوئی بھی توڑے گا نینوں لوگوں کی وجہ (فتح) کے ساتھ ہی جانکی  
جی اس کے گلے میں جے مال ڈال کر اسے اپنا دیر پھر سوچے پھر پڑوک  
(نہ چاہتے ہوئے بھی) سوچا کر کریں گی

سُنی بن سکل بھوپ اٹھلا شے۔ بھٹ مانی اتب میں ماکھے  
پیری کرانڈھی اٹھے اٹھائی۔ چلے اسٹ دیو نہہ سہرانی  
جن کے من میں سو مہر جینے کی بھینسا تھنی۔ جو اپنی دیرنا کے گھنٹہ  
میں تھے۔ ایسا راج لوگ یرن بن کر من میں بہت ہی تھلائے  
کر کس کر اٹھا کر (تڑپ کر کلش کھا کر) اٹھے اور اپنے اسٹ دیوؤں  
کو بونام کر کے چلے۔

تکلی تکی سکو دھنو دہریاں۔ اٹھی نہ کوئی بھاتی بلو کرہیں  
جہنہ کے کھو بچاؤ من مایاں۔ چاپ میرپ میرپ نہ جاہیں  
وہ تک تک کر شوجی کے دھنش کی اور تاکتے ہیں۔ اس کی  
ادھک ملکی لگا کر اسے پڑتے ہیں۔ کرڑوں پرک رسے بل کا پر لوگ کرتے  
ہیں۔ (طاقت آزمائی کرتے ہیں) پر وہ دھنش اٹھاتا ہی نہیں۔ جن جاؤں  
کے من میں کچھ وچا رہے وہ تو دھنش کے نزدیک ہی نہیں جاتے۔

دوہا

تکلی دھریاں دھنو موٹھ نہرپ اٹھی صلہ لہائی

من ہوں پائی بھٹ باہول اڈھکو اڈھکو گروائی

وہ موٹھ راج تک کر دھنش کو پرتے ہیں۔ پرتو جب نہیں اٹھتا  
تو شرم کے مارے ہر نی پرکے چل دیئے ہیں۔ مانو پودھاؤں کے بھجباں  
کو پا کر دھنش اڈھاک سے اڈھاک بھاری ہوتا جاتا ہے۔

چو پائی

بھوپ ہس ایک ہی بار۔ لگے اٹھاؤں ٹرٹی نہ ٹارا

ڈگنی نہ سبھو سہر سنو کیسیں۔ کامی کچن سنی منو جیسیں

تب دس ہزار راج ایک ہی ساتھ دھنش کو اٹھانے لگے  
پرتو دھنش نہیں ہلتا۔ شوجی کا وہ دھنش اپنی ستھی سے کیسے









کہو یہ لاکھ کس کو اچھا نہیں لگتا اور کس سے بھی شہری کے  
دھنش کا چہرہ نہ چمکھایا کرتا اور نہ لگتا تھا کہ بھڑکائی سے اسے  
نہ کھسکا سکا۔

اب جی کو دیکھتے بھٹ مانی پیر پیریں بھی میں جانی  
جھوٹا اس سچ گرہ چاہو۔ بکھا نہ بدھی بید بھی بیاہو

اب کوئی دینا کی ڈینا مارنے والا لگتا ہے میں نے جان  
بیلہ کہ برقی دیروں سے خالی ہو گئی ہے۔ اٹھا چوڑو اولیے  
اپنے گھروں کو چلے جاؤ۔ بدھاتنے پستانا کے بھگت میں وہ  
لکھا ہی نہیں۔

مسکرتی جانی جوئی پیری ہرؤں کنوری کیاری رہو کا کروں  
جھل جیوں نہ جو بھٹ کھوئی کھائی توں پیر کری ہونیوں ہلکائی

اگرین توڑتا ہوں۔ تو پیر کیوں کا ناشر ہو جاتا ہے اس  
لے میرا کچھ نہیں کہتا ہے۔ کس کنوری نہ رہے۔ اگر میں جانتا ہوتا  
کہ پختوی دیروں سے خالی ہو چکی ہے تو میں بھی میں پر کر کے  
اپنی ہنسی نہ کر داتا۔

جناک کج سنی سب نر ماری۔ دھکی جانی ہی بھٹے دکھاری  
ماکھے کھنوں کھنیں بھوہ میں۔ روپٹ پھر کتہا رسو میں

جناک کے کچھ بھی کر سب اجنری پرش مانی جی کا اور دیکھ کر  
بڑے دکھی ہوئے پرتو نقشن جی تلملا لکھے۔ اُن کی بھیں تھی گیش  
ہوٹ پھر کتے کے اور تیر کر دھ سے انگارہ ہو گئے۔

دو

کبی نہ سکتا رگھویر ڈر لگے۔ کچن جھو بان

نانی رام پد کسل ہر سو بولے گرا پر مان

رام چند جی کے ڈر کے مابے کچھ کہہ تو سکتے ہیں۔ پرتو  
وام جناک کے کچھ تو بان کے سمان لگے جو سہرے نہیں جاتے ہیں  
تب نقشن جی شری رام چند جی کے چرن کملوں میں میں بھاکر  
یتھارتھ کچن بولے۔

چو جانی

رگھوینندھن جانی کو کوہوئی۔ تپتیں سمارج اس لہری نہ کوئی  
کسی تنکسی الوچیت جانی۔ ورتیہ مان کو کس مٹی جستانی

جس سماج میں رگھوینندھن میں سے کوئی بھی موجود ہو سکتا ہے۔  
اس سماج میں کوئی ایسی الوچیت (نامناسب) بات نہیں کہتا۔  
جیسی کہ رام جناک نے رگھوینندھن شری رام چند جی کی موجودگی  
جانتے ہوئے بھی آج کہی ہے۔

سٹھو بھانوں کل پنکج بھانوں۔ کہیوں سبھاؤ نہ کچھو بھیا نو  
جوں تھاری نو سائن پادوں۔ گنگا اویر ہمانڈ اٹھاؤں

بے سورج و نشی روئی کسل کے سورہ! سننے میں سچ  
سبھاؤ سے ہی کہتا ہوں کچھ ابھیان نہیں کرتا ہوں اگر آپ کی  
اگیا پاؤں تو اس برہمان کو گیند کی طرح اٹھاؤں۔

کچھ بھٹ جی دیروں پھیری۔ سائیوں تیر وٹو کس جی کووری  
تو پرتاپ ہما بھگوانا۔ کو با پدھر پیناک پرتانا

اور اسے۔ کچھ کھڑے کے سمان بھڑو والوں۔ میں پرتو  
پیرت کو مولی کی طرح توڑ سکھاؤں۔ سہ کھان ان! آپ کپرتاپ  
کی جہا سے یہ پیرا دھنش تو چیز کیا ہے۔

ناقد جانی اس آئیو ہوؤ کو تنک کروں بلو کے سو  
کسل نالی پرتاپ پرتو ادوں۔ جو میں مست پران لے دھلوں

ایسا جانا کہ تپ سوانی! اگر آگیا ہو تو کچھ تماشا کروں لے  
بھو۔ کچھ کسلی دھری کے سمان اس دھنش کو ٹھاکر سو یو میں  
دو اچھا جاناؤں۔

دو

تو چہر کتہا جی تو پرتاپ بل ناقد

جوں نہ کر میں بھگوان پرتو گریز دھو دھنو بھاکت

ہے ناقد! آپ کے پرتاپ کے بل سے برساتی چھ کے سمان

منجھ روٹی اور سے چلے بہت پر دھڑکے بلبلوں کے نکلنے  
ہی بھگت روٹی کھل آئے اور پر دھڑکے پتھر پانی بھجوا دے  
تندہ ہو گئے۔

### چوہاں

زیر نہہ گیری آسا سنی مای۔ کجی نکست اوئی نہ پر کاسی  
مائی جھپ کمر کمر کجی لے کجی جھپ کمر کجی نکاسے  
راجاؤں کی آشا روئی راستہ نشہ ہو گئی۔ اُن کے کجی روئی  
اور روئی چپنے سے بند ہو گئی۔ ایسی ہی راجہ کندی جانتا تھا گئے۔  
اور کیشی راجہ اتو کی طرح کولوں میں جا گئے۔

بھئے بسوک ککشتی دیوا۔ سر سہیں گئی جانا دیو سیدھا  
گور پرتی بہت انورا گا۔ رام نہتہ سن آلیو ماگا  
منی اور دیونا روئی چکوے شوک رہت ہوئے بچوں  
برسا کروہ اپنی ہیوا پر گٹ کرتے تھے۔ بڑے پریم سے گڑ کھٹا کر  
کے شری رام چندری نے مینوں سے آگیا ناکی۔

اسچ ہیں چپ کل جگت اچی۔ مست ہو بر کچر گامی  
چلت ام سب پر نر ناری۔ پکست پوری تن بکے کھاری  
جگت کے انور شری رام چندری سندرتانے شری شہ اچھی  
کی سس سھاوک چال سے چلے۔ شری رام چندری کو چلتے دیکر گڑ روئی  
نزاریوں کے خوشی اور کھ کے کارن غریبوں کے دھکے کھڑے ہوئے۔

بندی پتھر شری رام چندری سبھا کے چوں کچھ تھے پر بھرا ہوا ہمارے  
توں شرو دھنور مال کی ناہیں توڑیوں اور سنیس گوسائیں  
اُن نگر دسیوں نے پیتر اور دیوتاؤں کی یاد تھاکہ کے اپنے  
اپنے بن کر موں کو یاد کر کے کہا کہ یدی ہمارے پیتر کر موں کا کچھ بھی  
پر بھرا ہو تو ہے گیش گوسائیں اُن شری کے دھنور کو شری رام  
کس کی ڈنڈی کے سمان توڑا لیں۔

دوہا

رام ہی پریم سمیت لکھی سچنہ سمیپ بولائی

اس دھنور کو توڑا لوں۔ اگر ایسا کر سکوں تو پر بھرا ہوا ہمارے  
کی سو گندہ کھا کر کہوں کہ پریم دھنور اور نر کس کجی ہاتھ میں  
بھی نہ لوں گا۔

### چوہاں

لکھن سو پ کجی جے بولے۔ دنگنی موی دگ گج ڈولے  
سکل لوگ سب جھوپ رانے بیامیاں پر شرو جکو سکیا تے  
جب ایسے کر دھ سے بھرے کجی نکشتن جی بولے تر تہ پتھری  
وکتا لے لگی۔ اور دھنور کے لکھی کا پتے تھے۔ سارے لوگ اور راجہ  
لکھ سمیت ہوئے۔ بیتابی میں پریم ہوش اور راجہ جنگ ڈر گئے  
گڑ بھگتی سب سنی مایاں۔ نہت پتھری پنی پکسا ہیں  
سین پریم لکھوتی کھنوتی بولے پریم سمیت نکست بیھارے  
گڑ دھنور شری شری رگونا تہ جی اور سب سنی مایاں میں پریم ہو گئے  
اور بار ملکیت ہونے لگے۔ شری رام چندری نے لکھن جی کو اٹھائے  
سے چپ کرایا۔ اور پریم سے اپنے پاس بٹھایا۔

دشا ہتر سے سچ جانی۔ بولے اتی سینہ مے بانی  
اٹھو رام بھج ہو بھو چا پا۔ میدہ موات جنک سہری تاپا  
تب دشا ہتر جی نے شہ سواں جان کر پریم سنی کوئل بانی سے  
کہا ہے رام اٹھو غوجی کے دھنور کو تھو اور ہے تات۔ راجہ جنگ  
کے ستاپ (دکھ) کو دور کر دے۔

منی گڑ بکن جرن سر دناوا۔ ہر شرو بشارد نہ کچھ ار آوا  
ٹھا ڈھے بھٹا ٹھی سچ بھائیں۔ ٹھوئی جیامرگ راجو کجائیں  
گڑو کے کجی مں کر شری رام چندری نے اُن کے چروں کو پریم  
کیا۔ اُن کے ہی میں۔ ہر ش ہٹا۔ نہ شوک (دکھ)۔ سچ بھٹا  
ہی اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور اپنی چال سے جوان شیر کو بھی تچایا۔

دوہا

اتنی اُدے گبری منج پر رگھو بر بال پینگ  
کسے سنت مرنج سب ہر شے لوجی بھرنگ



ہے۔ سو روئے منڈل دیکھنے میں تو چھوٹا لگتا ہے۔ لیکن اس کے آنے  
روئے ہی تینوں لوگوں کا ہوا اذھکار کا فور ہو جاتا ہے۔

دوہا

منتر پریم لکھو جاسوس پدھی ہری ہر ہر سرسب  
جہامت کج راج کہوں بس لکھ انکس کھرب

منتر بہت ہی چھوٹا ہوتا ہے۔ لیکن انکے دل میں ہر جاوشنو شو  
اور سچی رو آتا ہے۔ وہاں مست ہاتھی کو چھوٹا سا انکس دل میں کر لیتے ہیں

چوہائی

کام کھنم جنو سا ایک لینے۔ سکل جھون اینیں بس کینے  
ہی بجے سنسو اس جانی۔ بھنجب دھنش دام سنو رانی  
کام دیو نے نازک پھولوں کے دھنش بان کو لے کر سارے  
لوگوں کو اپنے دل میں کر رکھا ہے۔ ہے دیوی! ایسا جان کر ساری  
شک کا درد کرو۔ یہ رانی سنو! رام جی دھنش کو ضرور توڑ دیں گے۔

سکھی بچن سنی بچے پرتیتی۔ ہسالبشا وٹیری اتی پرستی  
تب رام ہی بلو کی سیدی۔ سیجے ہون ہوتی میہی۔ تہی  
سکھی کے بچن کرانی کو وٹو شوش بھگیا۔ سب منتاب  
مٹ گیا۔ اور رام جی کے پرتی ان کا پریم بہت بڑھ گیا۔ سیتانی  
رام چندر جی کو کوٹھ کر ڈالے ہوئے من سے جس جس دینا کی تمنا دھنا  
کرتے تھیں۔

من ہیں من مناوا اٹھانی۔ ہو ہو پرین جہیس بھوانی  
کر ہو سچھل اپنی سیو کاٹی۔ کر ہی ہوتو ہر ہو چاب کر وائی  
وہ تڑپتی ہوئی من ہی من میں دیوتاؤں کو سناتے گی۔ ہے  
شو پارتی! جھ پرین ہو جائے۔ میں نے آج تک آپ کی سیوا  
کی ہے اسے سچھل کرینے۔ جھ پر کر بار کے دھنش کے بھاری پن  
کو دھکے۔

گن نایک بردایک دیوا۔ آجو گن کینہوں تو سیوا

سیتنا ما تو سنو۔ سب کچن کھرای پکھائی

شری رام چندر جی کو پریم کے ساتھ دیکھ کر اور سب بھائیوں  
کو اپنے پاس بلا کر سیتانی کی ماما پریم دلش ہو کر یہ دھ بھرے بچن  
ہوئی۔

چوہائی

سکھی سب کھنم دیکھ نہا لے۔ جیو کہاوت چھو ہمارے  
کو توڑ بھائی کھرای کھرا ہیں۔ اسے بالک ہی ٹھٹھائی ناپیں  
ہے سکھی! جو ہمارے بڑے ہتھ (ہمدردی کرنے والے) کا کھانا  
ہی وہ بھی سب تناشہ دیکھنے والے ہیں۔ کوئی بھی گرو شواہتر کے  
پاس جاکر انہیں نہیں سمجھا تا کہ نام چندر جی بالک ہیں ان کے لئے  
ایسا بچہ اچھا نہیں۔

لاون بان چھوا نہیں چا پا۔ پائے سکل بھو پ کھری دا پا  
سو وٹو لاج کھور کر دیہیں۔ بال مرل کی مند رہیں۔  
واون اور بانا سرتے جس دھنش کو پاتھ نہیں لگا یا اور  
جس دھنش نے ٹھٹھ کے اچھائی راہاں کا اچھین بن چور چور  
کر دیا ماس دھنش کو نازک بدن راہیکار کے ہاتھ میں لے لے لے  
ہیں۔ بال نہیں بھی ہمیں مند راہل آٹھا لیتے ہیں۔

بھوپ سیانپ سکل سہرائی۔ سکھی ہا گتی کچھ عاتی نہ جانی  
بولی چتر سکھی مردو بانی۔ تیج ورت لکھ گینے نہ رانی  
گیان دھن راہ بھی اس سے اپنی ساری بھئی کھو بیٹھے۔

ہو سکھی! پھاتا گئی کچھ بانی نہیں بانی ہے۔ چتر سکھی کو توڑ بچن  
ہوئی۔ سہرائی۔ ان کو چھوٹے نہ جانئے۔ بڑے تھوڑی راہکار ہیں  
کہاں کچھ کہاں سندھو پارہ۔ سو شیبو سچھو سکل سیتسالا  
رہی منڈل بھگیت گھولا گا۔ اوکھ تا سوتری بھون لم بھانگا

کہاں تو گھٹ پتر اگست اور کہاں بار مندرا انہی کو  
انہوں نے شکہ پڑا لہجہ کی۔ لے ہنسارن این کرانی بھائی ہوئی

تیار ہی آشر ہے۔

نچ جڑنا لو کنہہ پر ڈاری۔ ہو ہی ہو رو گھومتی ہی نہاری  
اتی پری تاپ سیان ماہیں۔ لو نیش جاک سے سم جاپیں  
تم اپنی جڑنا (بھاری پن) لوگوں پر ڈال دھونا گھ جی کے  
کوئل شری کو دیکھ کر تلک ہو جاؤ۔ سینا جی کے سن میں بہت ہی سنناپ  
ہے۔ اور انہیں آنکھ تلک کے جھپکنے کا سماں بھی سو گیسوں کے  
سمان بیت رہا ہے۔

دو

پر بھوہی چتی پنی جیتوہی راحت لوچن اول  
نیکھت سن سج من جھاک جنویدھو منڈل اول  
پھو شری رام چند جی کو دیکھ کر اور بھوہی کو دیکھتی ہوئی  
سینا جی کے چوٹا نیتراں بکراؤ شوکھاوے رہے ہیں۔ مانو کا مدلو  
دو ٹھیلیوں کا روپ بنا کر چند منڈل بند ولے میں بھولتا ہو۔

چو پائی

گرا لہی مکھ پنکج روکی۔ پر گٹ نہ لاج نسنا ایلوکی  
لوچن ہلوارہ لوچن کونا۔ جیسس پریم کرین کر سوتا  
اس کی بانی روپی بھوہی کو مکھ روپی کل لے روک رکھا  
ہے۔ بڑے پریشوں کی لاج روپی رات کو دیکھ کر نہ کس کھلتا ہے  
اور نہ بھوہی اڑتی ہے۔ نیتروں کا جمل نیتروں کے کوئے میں ہی  
رہ جاتا ہے۔ جیسے کسی جہاں کوں کا سونا کوئے ہی میں گڑا رہ جاتا  
ہے۔

سکھ پائی بکلتا ہری جانی۔ دھری دھیر جو پرتی ار آنی  
تن من کن مورن جو لجا دھوہی پد سرج چتو راہیا  
تلن کھگوانو سکل ار باسی۔ کری ہی موسی رگھویر کے دسی  
جیہ کیں جیہ پرستیدہ سنہیہو۔ سو تھی ملنی نہ کھو سنہیہو  
من میں بھی ہوئی دیا کلتا کو دیکھ کر سینا جی سکھ گئیں پھر دھیر

بار بار بنتی سنی موری۔ کر ہو جاپ گروتا اتی تھوری  
ہے گوں کے سوامی اور دوران دینے والے دیوتا شری  
گیش جی! میں نے اس سے کئے ہی تمہاری سیوا کی ہے میری  
بر بار اس پرارٹنا کو سن کر دھنش کے بھادی پن کو بانہا کر دیجئے۔

دو

دیکھی دیکھی رگھوہیر تن شرمنا د دھری دھیر  
بھرے بلوچن پریم جل پلکا ولی ہریر  
شری رگھونا گھ جی کے مکھ کو دیکھ کر سینا جی دھیرج دھر کر دیتا  
کی آزاد ہنا کر ہی تھا۔ اُن کے نیزوں میں پریم میں بھل رہا ہے اور شری  
پلکھت ہو رہا ہے۔

چو پائی

نیکس نہ کھی نین بھری شوکھا۔ پتو پتو شری بھوری شوچھو بھیا  
اہ ہے مات وارونی بھٹھانی۔ سمکھت ہیں کھولا بھوہی ہانی  
بھلی پرکار نہ بھر کر شری رام جی کی شوکھا دیکھی بھرتا کے پن  
کو یاد کر کے سن میں بڑی بیانی ہوئی۔ اور ہوا پتائی نے کیسا کھن  
پرن ٹھانا ہے۔ ایسا بھٹھ کرتے ہوئے لالچ اور ہانی کی کچھ بھار  
ہی نہیں۔

سجھ سجھ دی نہ کوئی۔ بادھ ساج بڑا لوچت ہوئی  
کہاں دھو کلس ہو جای کھورا۔ کہاں سیال مرچو گات کسورا  
منتری بھی ڈر گئے ارے انہیں کھ نہیں بھجائے۔ بڑی مانوں  
کی ساج میں یہ بڑا لوچت ہو رہا ہے۔ کہاں تو جبر سے بھی بڑھ کر  
کٹھ دھنش اور کہاں یہ کوئل شری سندرسا نو لاج کمار۔

مدی کہی بھاتی دھڑل اردھیر۔ ہر سن من کن بریہے ہیرا  
سکل بھاکے متی بکھ بھوری۔ اب موسی بھو جاپ گتی توری  
ہے بھاتا! میں کس پرکار سن میں دھیر دھو۔ ہر کے  
بھوہی کے کن سے کہیں میرے میں سوراخ ہو سکتا ہے با ساری بھاک  
بدھی باڈی ہوئی ہے۔ ہے شوہی کے دھنش! اب تو لے ایک ماتر



دھڑکن میں یہ دشا اس لائیں کہ اگر تن کن کن سے میرا بن سچا  
ہے۔ اور یہ جو غری رگھوناتھی کے چرن کنوں میں میرا سجا پریم  
ہے تو ہے گھٹ گھٹ دسی لہنگوان! تجھے شری رگھوناتھی کی یاد دہانی  
بلایے جس کا جس پر سجا پریم ہوتا ہے۔ وہ اسے بل ہی جاتا ہے۔ اس  
میں کچھ بھی سنا یہ نہیں۔

پروکھوتن جتی پریم تن ٹھانا۔ کرنا نہ جان رام سبھو جانا  
سیا ہی بلوگی تکیو دھنوکیسس چتو گر گھو بیال ہی جلیس

پروکھوتن شری رام چندر جی کی اردو کو کر سینا جی نے منہ پر کے دوا  
پریم ٹھانا لیا۔ اہلقات اور سب بھو سے چوڑ کر پریم کے پوتی سچے  
پریم پریمی ایک بات بھو سے کر لیا۔ کرنا نہ جان شری رام چندر جی نے  
یہ سب کچھ جان لیا۔ سینا جی کو دھوکہ انہوں نے دھنوکے ایسے تاکا  
جیسے پستی راج گڑ بہت ہی بھو لے سے سانپ کو گھرنائی درشتی  
(نظر قنارت) سے دیکھتا ہے۔

دوہا

لکھن بھو رگھو شس منی تا کیو ہر کو ڈنڈو !

پلیکات بلے کچن چرن چانی برہمانڈو !!

لکھن جی نے جب دیکھا کہ رگھو کا منی شری رام چندر جی  
نے شتو جی کے دھنوکے لکھنا تاکا ہے تو وہ شری سے پلکات ہو کر  
برہمانڈ کو چرن سے دبا کر یہ کچن بولے۔

چو پانی

دسی کنہر ہو کٹھ اہی کولا۔ دہر ہو دہرنی دہر ہینہ ڈولا  
رامو چھیں سنکر دھنوتورا۔ ہو چو جاک شنی اسیو مورا

ہے دشاؤں کے ہاتھیا! ہے کچپ! ہے شیش!  
ہے باراہ! دھیرج و ہر کر دہرنی کو دھارن کر رکھو جس سے وہ  
نڈو لے جائے۔ شری رام چندر جی سنکر کے دھنوکے توڑ رہے ہیں یہی  
آگیا سن کر تم سب سچیت ہو جاؤ۔

عیاب سبھو رگھو جی آئے۔ نر نار نہر ہر مسکرت منائے  
سب کر سنسوار اکب نو منہ جی نہرہ کر ابھیا نو

بھو کو پتی کیری گرب گروائی۔ سہ منی بر نہہ کیری کد رانی  
سیا کر سوچو جنگ بچھتا وا۔ رانہہ کر وارون دھکا داوا  
سمبھو چاپ بڑو پتو پانی۔ چڑھ جانی سب سنگو بنائی  
رام با ہر پیل سناھو اپا رو۔ چہت پوٹش کو و کڑ بارو

جب دھنوکے پاس شری رام جی آئے تو سب ناروں  
نے دیوتاؤں اور اپنے پن کریموں کو منایا۔ سب کا سہ پریم اور  
اکیان۔ ادھم راجاؤں کا اچھیان۔ پرشو رام جی کا بھاری ٹھنڈ۔  
دیوتا اور شریٹھ مہینوں کا ڈر۔ سینا جی کی چنتا۔ جنگ کا چھتا وا  
اور رانیوں کے وارون دھکا کی بھیا ناک لگنی۔ یہ سب شتو جی کے  
دھنوکے کو بڑا بھاری جہاز جان کر ایک ساتھ سمب اس پر چڑھ بیٹھے  
پریم شری رام جی کے بھیا پل روتی اپا رمندر کے پاد جانا چاہتے  
ہیں۔ پر نہ تو کوئی طارح نہیں ہے۔

دوہا

رام بلو کے لوگ سب چتر لکھے سی دیکھی

چتر سی کر پائتین جانی بکل بسیکھی

شری رام چندر جی نے سب لوگوں کو دیکھا۔ تو وہ سب  
چتر لکھے سے ہی دکھائی دیئے (تصویری سی لے جس و حرکت  
کی حالت میں) کھر کرنا نہ جان پریمو نے سینا جی کی طرف دیکھا  
تو ان کو بھی بہت ہی بیا بکل جانا۔

چو پانی

دیکھی بکل بکل بید ہی۔ شش بہات کلپ سم تہی  
ترشیت باری ہو جو تنو تیا کا۔ موٹیں کرای کا مسدا تر اگا

رام چندر جی نے جانی جی کو بہت ہی لے میں دیکھا۔ انہیں  
ایک ایک پل کلپ کے سامان بیت رہا تھا۔ اگر کوئی پیاس سے  
بیا بکل پانی کو نہ پا کر شری تیاگ دے تو اس کے مرنے پر امرت  
کے تالاب سے بھی کیا لاکھ ہو گا۔

کا برشا سب کرشی سکھائیں۔ سے چوٹیں منی کا چھتا منیں  
اس جیاں جانی جانی دیکھی۔ پریمو لکھے لکھے پرتی بسیکھی

سجے چنے لے۔

سورٹھا

سکر چا پو چھا جو ساگر و رکھو میر یا ہو بلو  
بوسو سکل سہا جو چھا جو پر تھم ہیں موہ لیں

شوخی کا دھنش بہاڑ ہے۔ شری رگوناکھ ہی کی بھجوانوں کا  
ہل سندر ہے۔ وہ سارا سماج جو موہ دھنش جہاڑ پر چلے چھا تھا دوبہاڑ

چھائی

پیکھو دو چار پکھڑ ہی ڈارے۔ ٹھیک لوگ سب بھٹے کھائے

کو سبک دے پٹویدھی باون۔ پریم باری اوکا ہو سہا ولی  
لام روپ دیکھو سہا ولی پٹویدھی پٹکا ولی بھائی  
با جے جھگہ گے رتسا نا۔ دیو بدھونا چھیں کمری گانا

پر ٹھیکے دھنش کے دن۔ نوں ٹھووں کو زمین پر ڈال دیا۔  
پر دیکھ کر سب لوگ ٹھیکے ہوئے۔ رشوا اترو پئی پریم پوٹر سندر رہے۔  
جس میں پریم دہی سہاوا اکتھاہ چل بھرا ہے۔ رام دہی پورن چندرا  
کو دیکھ کر پٹکا ولی روٹی زور بھگتا۔ رشوا اترو پئی پریم پوٹر  
ٹھیکے اکاش میں بڑے زور زور سے تھا دھنش پٹکا۔ اور دیوناں  
کی استہیاں کھا کر ناچنے لگیں۔

برہما دیکھ کر سہاوا منیسا۔ برہما دیکھ کر سہاوا منیسا  
برہما دیکھ کر سہاوا منیسا۔ برہما دیکھ کر سہاوا منیسا  
برہما دیکھ کر سہاوا منیسا۔ برہما دیکھ کر سہاوا منیسا  
برہما دیکھ کر سہاوا منیسا۔ برہما دیکھ کر سہاوا منیسا  
برہما دیکھ کر سہاوا منیسا۔ برہما دیکھ کر سہاوا منیسا

برہما دیکھ کر سہاوا منیسا۔ برہما دیکھ کر سہاوا منیسا  
برہما دیکھ کر سہاوا منیسا۔ برہما دیکھ کر سہاوا منیسا  
برہما دیکھ کر سہاوا منیسا۔ برہما دیکھ کر سہاوا منیسا  
برہما دیکھ کر سہاوا منیسا۔ برہما دیکھ کر سہاوا منیسا  
برہما دیکھ کر سہاوا منیسا۔ برہما دیکھ کر سہاوا منیسا

کھیتی کے ہاتھ لکھو جانے پر بارش کس کام کی سماں گونگ  
بھر پکھنے سے کیا لکھ۔ سن میں ایسا دھاگر پر پکھو شری رام چندر  
ہی نے جاتی ہی کی طرف دیکھا اور ان کی بہت بڑی پریمی کو دیکھ کر  
برہما پر سن ہو گئے۔

گرمی پر نامو منہیں میں کھینچا۔ اتنی لاکھو اٹھائی دھنوں لینہا  
دیکھو دہی جے جب لینو۔ پتی پٹھو دھنوں منڈل سم بھیسو  
انہوں نے سن ہی میں گرو کو پر نام کیا اور اسے بھیسو ہلکی  
سی دستو کی طرح بڑی پھرتی سے اٹھایا۔ جب ہاتھ میں آیا  
تو وہ دھنش بھلی کی طرح چمکا اور پھر آتش منڈل جیسا ہو گیا۔  
اور کھات اکاش میں ملکر آکاش زو پ ہو گیا۔

لیت چھاوت کھینچت گا ہیں۔ کاهوں دیکھا دیکھو بھیسو ٹھو  
تہی پھن رام ملہیہ دھنوں تو را۔ بھیسو بھیسو دھنوں کھیسو  
کب اٹھایا کب چھایا کب زور سے کھینچا اسے کسی نے  
نہیں دیکھا سب نے شری رام جی کو دھنش اٹھائے کھڑے دیکھا۔  
اسی کھنش خرمی رام جی نے دھنش کو دیا ان سے توڑ دیا۔ جس کے  
ٹوٹنے کی بھینک کھٹو آواز سے سب لوگ گور گئے۔

چھندا

بھیسو بھیسو دھنوں زور دہی جاتی جاتی مارگو چلے  
چکر میں دگ گڈول میں اسی کول کوڑم کھلے  
سہا سہی کران دینے سہا سہی کران دینے  
کوڑم کھٹو سہا سہی جاتی جاتی چکر میں

بھیسو کھٹو آواز سے تینوں لوگ بھیسو گئے۔ سوہیہ کے گھوٹے  
راستہ چھوڑ کر چلے گئے۔ رشوا دیکھ کر ہاتھی چنگھاڑنے لگے۔ دہرتی  
کا پٹنے لگی شیش ناگ باراہ اور پٹھپ سب کھٹلا اٹھے۔ دہرتی  
راکشس مٹی سب کانوں پر ہاتھ دہر کر سب بیا کل ہو کر وچارتے  
لگے۔ تلسی دس جی کہتے ہیں کہ جب انہوں نے یہ حال دیکھا۔ دھنش  
کو خرمی لام چند جی نے توڑ ڈالا تو سب خرمی لام چند جی کی



کشتیں جی شری رام چند جی کو ایسے دلچھ رہے ہیں جیسے کہ لہک  
چند را کو چھوڑ کا کچھ دلچھ رہا ہے راج پر ویت سے انکا دی اسی  
جی رام چند جی کے پاس میں۔

159

نگہ کیوں نہ ہے چرخِ گداز میں منہمک چار  
گوتی بالِ منزل گئی سسٹھا انگ اچار

مستور و مخفی ہوا ہوتا ہے کہ وہ ایک سنگی گیت گاتی جا رہی ہیں  
یہ گیتیں اہل شہر کی ہوائی سے چلیں۔ ایک ایک پر ہوا سے خوش ہوا ہوا  
ہوئی۔

چو پانی

سکہ نہ دیا۔ یہ سکہ تو کسی گنہگار کا ہے۔ جس نے اس سکہ کو  
 کر سچ ہے مال شہنائی۔ لہذا جو سکہ دیا ہے اس میں چھائی  
 سکہوں کے بیچ میں سیتا جی کیسے شوکھا پارہی ہے جیسے  
 بھوت سی شوکھاؤں میں ہما شوکھا شوکھا پارہی ہو ہاتھ گلوں میں  
 سندھ کے لاشہ جس پر شوہو ہے کی شوکھا چھائی ہوئی ہے۔  
 تن کو جو ہن پر کم اچھا ہو۔ گھر پر کو لکھی پرے نہ کا ہو  
 جانی سمیپ رام بھی دیکھی۔ یہ ہما شوکھا شوکھا پارہی  
 سیتا جی کے تن میں سنگھ ہے۔ ہن میں ہما شوکھا ہے۔  
 اٹکا گیت پریم بھی جو جان ہن پڑا ہے۔ جب اس ہما شوکھا رام  
 چندر جی کی شوکھا یاد بھی تب تو سیتا جی چتر میں بھی سی رہ گئیں۔ لکھا  
 ہے کہ گھر رہ گئیں جسے جان شوکھا ہو۔

چتر گپت نے بھی کہا جیسا ہے۔ پہلا سوچے والے سہائی  
سنت چل کر اٹھائی۔ یکم پیر پرائی نہ جانی  
سینا جی کی ایسی کہنت کی سی حالت دیکھ کر چتر گپتوں نے  
انہیں سمجھ کر کہا۔ کہ سوچو جیہ مالاشی لام کو پہننا دو۔ یہ سن کر سینا جی نے  
دونوں ہاتھوں سے جیہ والا اٹھائی نہ تو یہ یکم کوش ہونے سے وہ  
پہنائی نہیں جاتی۔

جہاں تہاں سب نزاریاں برسین سن ہو کر کہو چہاں کہہ شری رام  
ہندو جی نے غوی کے دشمن کو توڑ دیا ہے۔

19

بندھی ماگدہ سنوت گن برود پیر پیتی مہر  
کر پی نچھاو دی لوگ سب ہئے گج دھن نئی چیر

بندہ نے جو کچھ اور سوت لوگ شری اور گونا گونا گویں کے پیش کرتے  
 ہیں ان کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ یہ سب لوگ گمراہ ہیں۔ ان کی زبان جو اہل  
 اور بہتر دنیا کو دیکھ کر کہتے ہیں۔

چراغ

جہاں بھی مردگے تھے سہرائی۔ بھیری ڈھول زندگی سہرائی  
 جہاں بھی بوجہ سہرائی تھے۔ یہاں تکیہ منگل گائے  
 جہاں بھی مردگے تھے سہرائی بھیری ڈھول اور سندر لقا۔  
 لہو و نیک پر کاو کے سندر باجے بجنے لگے۔ اور شران استریوں نے  
 جہاں تھاں بھی گیت گائے۔

سکھ بڑا بہت شہسائی رانی سو کھٹھان پر جتو پائی  
جنگ لیو سکھ سو چر بہائی۔ پیرت تیکس تھاہ جتو پائی  
سکھ یوں سمیت رانی خوشی کے ماسے پھولا نہیں سماقی  
مانو جان کی سو کھی بھجی پر چلی پر سا ہو۔ جنگ بڑا نے عینا چھو کر  
سکھ بڑا پیرت کیا مانو تیرے تیرے شکے مانو بے پیرش کو آرام کر سنے  
کے لئے کوئی تھاہ مل گئی ہو۔

شہری بہت بے وقوف اور حسدیں پورن سپیچر چھپنے لگے  
 بیابانوں میں نہ کہیں بھانسی نہ بھانسی پائی جلتی سوانی  
 دھنک کے ٹوٹے پر راجہ لوگ شو بھانسن ہو گئے۔ جس دن  
 میں ریک شو بھانسن ہو جاتے تھے سیتابی کے ٹیکہ کا وزن کس پر کار  
 کر۔ مانو ہانکا (مادہ پھیرا) نے سوانی کا صلہ بالیاجو۔

رامی لکھنؤ بلوکت کیسین۔ سیسہ چاکو کسور گڑھیسیس  
تلفظ آریستو دینہا۔ سیتا لکھن رام ہری کینہا

پیشہ کی پائال اور سورگ آوی تینوں لوگوں میں بھائی کیا۔ جسکے بچے  
کے ہوتے سب اشری پریش رام چندر جی کی آوی اتار رہے ہیں۔ اور  
اپنی دھن شکستی سے زیادہ دان دے رہے ہیں۔

سوہت سیارام کے جوری۔ جھپی ہنکار منہوں ایک ٹھوڑی  
سکھیں کہیں پر پچھو پچھو سیتا۔ کرتی نہ چرن پرس اتی بھیتنا  
اُس سے سیتا اور شری رام کی جوری ایسی شوہا بیماں ہو رہی  
ہے۔ نافو شوہا اور شرمگارا کھٹے ہو گئے ہوں۔ سکھیوں نے سیتا جی  
کو کہا کہ سیتا۔ پرچھو کے چرن چھو۔ سیتا جی اتی انت بھے پھیت  
ہوئی۔ ان کے چرن نہیں چھوئیں۔ (لجے اس بات کا ہے کہ پرچھو چرن  
چھو کر اہلیہ سکھنے کو چلی گئی تھی۔ سیتا جی ڈرتی ہیں کہ کہیں پرچھو کے  
چرن چھو نے سے میں بھی سیکھ نہ کو نہ چلی جاؤں۔ انہیں کچھ ان کا ویگ  
اسہ ہے)

دوہا

گو تم نگیتی سرتی کی نہیں بستی باگ بانی  
من رہے دگھنیں مئی پرتی الوکک جانی

گوتم شری کی مئی اہلیہ کی گئی کو یاد کر کے سیتا جی بھگوان کے  
چرن کو ہاتھ نہیں لگاتی تھی۔ سیتا جی کی اس الوکک پرتی کو دیکھ کر شری  
رام چندر جی من میں ہنسے۔

چوہائی

تب سیا بھئی بھوپا بھیللا شے۔ کوڑ کپوت موڑھ من ماکھے  
اٹھی اٹھی پھری ستاہ لہجائے جہاں تال گال کجا دن لاگے  
تب کچھ وشت۔ کپوت۔ موڑھ راجہ لوگ من میں طیش کھاکر  
سیتا جی کو ہاتھ نہ کرنے کے لئے تلپاڑ تھے۔ وہ اہلگے اپنے اپنے  
آسنوں سے اٹھ اٹھ کر کوچ (زبرد بستر) پہن کر کھل کجا کر لڑنے  
کے لئے لڑکھارنے لگے۔

لیہو چٹرائی سیا کہہ کوؤ۔ دھری بلندھو پرب بالکدوؤ  
نوریں دھنش پڑ نہیں سرتی جیوت ہم ہی گھوڑی کو برئی

سوہت جنوٹ۔ جال سنالا۔ سستی ہی بھیت تیت جے مالا  
گاؤ پھی چھی اولو کی سہیلی۔ سیاں جے مال رام ارنیلی  
جے مالا اٹھائے ہوئے سیتا جی کے دونہا تھ ایسے شوہا  
پارے ہیں مالاؤ اٹیوں سمیت دو کھلے ہوئے کس ڈرتے ڈرتے چندرا  
کو جے مالا دے رہے ہوں۔ یہ شوہا دیکھ کر سکھیاں گیت گانے  
لگیں نہ سیتا جی نے شری رام جی کے گلے میں جے مالا ڈال دی۔  
دوہا

رگھو ہمارے مال بکھی دیو برہمن شمن  
سکھے سکل بھال جنو لو کی رتی کدو گن !!

شری رگھو ناتھ جی کے گلے میں جے مالا دیکھ کر دوتا کھیل رہے  
ہے۔ ہمارے رام لوگ ایسے مڑھائے۔ جیسے سورہ کو دیکھ کر کھوں  
کا سواہ مڑھایا ہو۔

چوہائی

پڑاؤ بیوم باجنے باجے۔ کھل بھئے ملن سا دھو سب راجے  
نمر کتر نر ناگ منیسا۔ جے جے کہی دیہیں اسیسا  
نمر اور اٹھاش میں باجے بجنے لگے۔ وشت لوگ مڑھائے  
اور سا دھو سبھاؤ سمجھن پر تن ہو گئے۔ دیوتا۔ کتر۔ منش۔ ناگ اور  
مینشور جے کہہ کر آخر وار دینے لگے۔

ناہیں گاہیں بیدہ بدھوٹیں۔ بار بار کسما بھلی چھوٹیں  
جہاں تھل بہرید دھنی کرہیں۔ بندی برد اولی اچتر ہیں  
دیو انکناں اتند بھری ناچنے اور گانے لگیں بار بار بار تھوں  
سے ٹھول برسانے لگیں۔ برہمن لوگ جہاں تھان وہی دھن گانے لگے  
اور بھاٹ لوگ رگھو دوش کے یوں گان گانے لگے۔

جی پاتال ناگ جھو بیا پا۔ رام بری سیا بھئی چسا پا  
کر میں آرتی پڑ نر ناری دیہیں کچھاری پت پکاری  
وام چندر جی نے دھنش کو ڈر کر سیتا جی کو بیاہ لیا۔ یہ لیش



بھٹا کارن ہی کرودھ کرے۔ اور اپنی بھونچے۔ یہ تیوی دروہی  
سنار میں کھا اور سمیٹا چاہے وہ بھی ناہی سندرس و کی نہ ہے  
کامی پرش نش کلنگ (بے داغ پس) چا چاہے اور سیر ہو چکا  
کے چروں سے جگہ ہو کر نش کلنگ کی اشار کے تو جیسے یہ سب  
ہے ویسے ہی سیتا کے لئے تمہارا یہ منورہ شکیل ہے

کو لا بلو سنی سیاسکانی سکھیں وائی گئیں یہاں رانی  
لامو بھائی چلے گرو باہیں۔ سیاسنہو بڑت من باہیں  
شور و غل میں کر سیتا جی وائیں جب سکھیاں انہیں ان کی۔ نا  
کے پاس لے گئیں شری رام چندری سیتا جی کے پیچ کی مراہمن ہی  
من میں کرتے ہوئے سچ بھاد گرو دشوار شری کے پاس چلے  
رانہ بہت سوچ لیں سیا۔ اب ہوں یہی؟ نہ لرنی آ  
کھوپ گئی سنی ات ات نکھیں۔ نکھولام ڈر بود  
رائیوں کے بہت سیتا جی جتنا لگن ہوئی گند جانے بدھاتا  
اب کیا فکر کرنے والے ہیں راجاؤں کے بھی سن کر دشمن گاہ اور ادھر  
تاکتے رہے۔ پرتورام کے ڈر کہ مارے دل نہیں سکتے۔

دوہا

اُن میں بھری گئی نینوت نیرنہ سکوپ  
من ہوں مت نجان نہ لگے کھنہری چوپ  
لال آنکھیں اور ڈیر ہی بھونچ کر کے کرودھ سے ہرے ہوئے  
نکشن جی راجاؤں کی طرف اس طرح دیکھ رہے ہیں جیسے مست بالکل  
کے جھنڈ کو دیکھ کر جان شیر کو خوش آگیا۔ مو۔  
چوہائی

کھکھرو دیگی سکل پر ناہیں سب ملی دھیں جینہ گاریں  
تہیں اور شری بودھنہ بھنگا آہو بھو گول کل نپنگ گا  
کھیلی دیکھ کر گری مہتریاں سیاہی ہو گئیں اور سب بل کر اہاؤں  
کو گالیاں دینے لگیں اتے میں ہی شری کے دھنش کے ٹوٹنے کی آواز  
سن کر کھکھ گول روپی کل کے سوچ پر شورامی وہاں آگئے۔

کوئی کہتا ہے کہ سیتا کو جبراً چھین لو۔ اور دونوں راجکاروں  
کو پکڑ کر پھینک دو۔ کیوں؟ دھنش توڑنے سے ہی کام نہیں چلے گا۔  
ہمارے جیسے جی سیتا کو کون وہن کر سکتا ہے۔

جوں بدو پوچھو کرے سہائی۔ جیت ہو سہرت دوو بھائی  
سادھو جھوپ لولے سنی بانی۔ راج سماج ہی لاج بجاتی

اگر راج جنگ ان کی کچھ سہاٹا کریں تو وہ ہیں ان دونوں  
راجاؤں سمیت اس کو بھی جیت لو۔ یہ عجیب سن کر ساہو بھاد وادھ  
بولے کہ سہ ٹوٹو ہوا! تم نے اس راج سہا کی شان کو ہی بڑھائی۔

بلو پرتاپو سہرتا بڑائی۔ ناک پناہی سنگ سدھائی  
سوئی سونگا کہ اب کہوں پائی۔ اس بھی تول پدھی ہوں سی پائی

اُسے نر جتو تمہارا بل۔ پرتاپ۔ ویرتا۔ بڑائی اور ان سنان  
تو دھنش کے ساتھ ہی جانا رہا۔ اب وہی ویرتا ہے یا اور کہیں سے  
نئی پراپت کی ہے۔ تمہاری ایسی دھنش بدھی ہے۔ بھی تو بدھانا سے  
تمہارے کھوں پر ہی کا کھ لگادی ہے۔

دوہا

دیکھو رام ہی میں بھری تھی ہریشا مدو کو ہو  
نکھن رو شو باو کو پرل جانی سلہ جی ہمو ہو

ایشا (حسد) گھنڈ اور کرودھ کو تباہ کر جی بھکر بیکروں  
سے شری رام کے دشمن کر لو۔ اور نکشن جی کے کرودھ کو پیر چنڈ  
جوالا جان کر اس میں بھسم ہونے والے ہروا نے نہ بنو۔

چوہائی

بنیتیر بلی جے جہ کا گو۔ جے سوچے ناک ای بھانڈ  
جے جہ نیکل اکارن کو ہی۔ سب سہا جے سہ دروہی  
لو بھی تو لپک کی تہی جہ ای۔ کلنگتائی کامی لہ ای  
ہری پد بھک پر گتی چاہا۔ تس تمہارا لالچو ترنا  
جیسے گڑ کی ملی کو کو چاہے دشیر کے شکار کو خوش چاہے

پیشو رام جی نے ہمارا گڑا اٹھیں کہ دیکھ کر سب راجہ بچے  
سے بیا کل ہو گئے۔ اور تپہ سمیت اپنے اپنے نام لے لے  
دندوت پر نام کر لے گئے۔

جیہی سمجھا اُن جتوہیں متوجہ جانی۔ سو جانی جنوائی کھٹائی  
جنگ ہجوری آئی سرور ناوا۔ بیا بولائی پر نامو کر اوا  
رہت سمجھ کر بھی سب سمجھاؤ سے پیشو رام جی جس کی  
اوردیٹھے ہیں۔ وہ سمجھتا ہے کہ میرے جیون کے دن پورن ہو گئے  
(یعنی میری موت آگئی) پھر جنگ جی نے اگر سرور ناوا اور سینتائی کو  
بلا کر پر شرام جی کو پر نام کر دیا۔

امیش دینہ بھیس ہر شانیں۔ حج سماج لے گئیں سیانیں  
پسوامتر و پئی آئی۔ پدہ سروج میلے دوو پھائی  
پیشو رام جی نے سینتا کو آشیر واد دیا۔ سمجھاں آشیر واد اُن کر  
پرس ہو کر سینتائی کو اپنے سماج میں لے گئیں۔ پھر وشوامتر جی  
انہیں آکر ملے۔ اور انہوں نے رام اور لکشمین دونوں راجکاروں  
کو اُن کے جہیزوں پر گرایا۔ اور کہا۔

رام لکھنودہ سرتھ کے ڈھوٹا۔ دینہ سبیس دیکھی بھیل جوٹا  
رام ہی جی لے بے ٹھکی نوچن۔ روپ اپار مار مد موچن  
یہ دونوں راجکار رام اور لکشمین راجدہ سرتھ کے جہیز ہیں۔ پیشو  
رام جی نے سندرجوڑی دیکھ کر انہیں آشیر واد دیا۔ کام دلو کے  
مد کو چورن کے کہ شری رام چندر جی کے اپار سروپ کو دیکھ کر پیشو  
رام جی نینتر شتھل ہو گئے۔

دوہا

ہجوری بلو کی بدہیم سن کہہ ہو کاہ اتی پھیر  
پونچت جانی اجمان جی بیا شو کو پو سریر  
پھر سب طرف دیکھ کر جان بوجھ کر انجان کی طرح راجہ جنگ  
سے پوچتے ہیں کہ کہو۔ یہ بڑی بھاری بھڑکیسی ہے شری عتھتے  
سے لال پیلا ہو رہا تھا۔

دیکھیں سب سکل سکپا نے۔ باج بھیت جنو لو ا لکانے  
گوری سر پھوئی بھل بھرا جا۔ بھال پسالی تری پند پر اجا  
اُن لو پیا دیکھ کر سب واد لوگ بگڑے۔ مانو باز کی بھیت سے  
بڑھ چپ لے ہوں۔ گونا شریر ہے۔ اور اس پر جسم بھلی ج رہی ہے  
ہوڑے لے پر جسم کا خاک بہت ہی شو بھاد سے رہا ہے۔

سبیں جڑا سبسی بدو شہاوا۔ اُن لیں چپک اُن ہوئی ادا  
نھری لیل نین رس رائے۔ بہوؤں جتوت نہوں سائے  
سر جٹا میں ہی۔ سندرجندما کا سا گھ ہے جس کی نکت  
کر دھ کے مارے کہ لال سی ہو گئی ہے۔ تر بھی بھوئی ہیں اور اٹھیں  
کر دھ سے انکار ہو گئیں ہیں۔ جب وہ سب سمجھاؤ سے بھی لپٹی  
در شئی ڈالتے ہیں۔ اسی معلوم ہوتا ہے کہ کر دھ سے دیکھ لے ہیں۔

شیر کدھ اربا ہو لالا۔ چارو جنو مال مرگ چھالا  
لنی ننی لیں تو دوئی باندھے۔ دھنوسر کر کھارو کل کا ندھے  
بیل کے سامان اوچے کدھے ہیں چھائی اور بھٹا میں وشال  
اس سندرجنیو پہنا ہوا ہے۔ گلے میں لالا ہے اور مرگ شالا لے  
ہوئے ہیں۔ کمر میں بیوں کا بستر اور دو ترش باندھے ہوئے ہیں  
پاکھ میں دھنن بان اور کدھے پر پھر سا (کھارٹھا) رکھے  
ہوئے ہیں۔

دوہا

سانت بدیشو کرنی کھٹن برنی نہ جانی سُرپ  
بھرنی جنو جنو بیرس ائیو جہاں سب بھوپ

بھیس تو شانت ہے پر تو کرنی (عمل) بہت کھٹن ہے ایسے  
سُرپ کا ننی بھیس یہاں۔ اودیر کس ہی سنی کا شریر بان کر کے  
راجاؤں کی سماج میں آگیا ہو۔

چو پائی

بجیت بھرتی بیش کرالا۔ اٹھے سکل بھے بھل بھو آلا  
یتو سمیت کی گئی بج نا۔ لگے کرن سب دند پر نا



چو پانی

سما چا کہی جنگ سناے۔ جیہی کارن جہیپ سب آئے  
سنت کچ پھری انت نہاے۔ دیکھے چا پکھنڈ ہی ڈارے  
راجہ جنگ نے وہ سب سما چا کہہ سنائے جس کارن سب  
راہد ہاں آئے۔ یجن کن کر پشورام جی نے پھر کر دوسری نظر  
دیکھا۔ تو دھنش کے ٹھوڑے پر پھوٹی پڑ پڑے ہوئے دیکھے۔

اتی برس بولے یجن کھوڑا۔ کہوڑ جیک دھنش کے تورا  
بیگی دیکھا و موڑھ نہ تو آجو۔ اُلٹوں ہی جہاں ہی تو راجو  
اتی انتنا بھٹے میں کھڑوہ کھوڑ یجن بولے۔ ارے جڑ  
جنگ! کہو اس دھنش کو کس نے توڑا ہے۔ اُسے ہدی دکھاؤ  
نہیں ہے سوزہ جہاں تاک تیرا راجہ ہے وہاں تاک کی پر پھوٹی  
اُلٹ دیں گا۔

اتی ڈوڑو اترو دیت نہ پنا ہیں۔ کپٹل بھوپ بہرے من مایں  
نہنی ناگ نگر نر ناری۔ سوچیں سکل تر اس اُڑھاری

ڈر کے ہاوسے راجہ جنگ کو پچھ جواہر بن پڑا۔ یہ دیکھ کر دھنش  
راجہ من میں ڈرے ہدی پرتن ہوئے۔ دینا نہنی ناگ اور نگر اسی  
نر ناری من میں سہے ہوئے بڑی چنٹا کر لے لگے۔

من پھپھاتی سیاہ ستاری۔ پدھی اب ستوری بات یگاری  
بھگروٹی کر سبھاو سنی سیدنا۔ اردھ نہیاش کلپ سہم بیت  
سیتنا کی مانا من میں پھپھاتی ہیں۔ کہ بدھاتا نے سب کام  
بنکر بگاڑ دیا ہے۔ پشورام جی کے سبھاو کو کس کر سیتنا کو اُدھان  
بھی کلپ کے۔ مان بیتنے لگا (گدگد لگا)  
دوہا

سچھے ہلکے لوگ سب جانی جانی بھیرو  
بہر نہ سہ نہ شولہ شاد و گھوڑ بولے شری دھو سہرو  
تب سب لوگوں کو ڈرے ہوئے اور سیتنا کی کو سہی ہوئی  
دیکھ کر شری دھو ناگ جی بولے۔ اُن کے من میں ہرش لکھا۔ دوشاد  
الکھات شانت سہج سبھاو ہی بولے۔

## ماس پارا تین نوان و شرم

چو پانی

ناہ سہجودھن بھجن ہارا۔ سوچیں کو وایک اس تمہارا  
ایو کاہ کہنے کن سوہی۔ سنی ہسانی بولے سنی کوہی  
جے سوہی! شو جی کے دھنش کو توڑنے والا آپ ہی کا  
کوئی ایک سیرک ہرگا کیا آگیا ہے۔ تجھ سے کہیں نہیں کہتے۔  
یجن کر کر دھنی میں بھٹے سے جل بھن کر بولے۔  
سیو کو سو جو کوے سیو کا فی۔ اری کرنی کرئی کرئی لرائی  
نہنی ناگ تیرا سبھاو سہج سبھاو سوہی پوہورا

سیو کو تو وہ ہوتا ہے۔ جو سیو کا کام کرے شتر کا کام  
کر کے تو لڑائی ہی کرنی چاہئے ہے رام سنو! جس کسی نے شو جی  
کے دھنش کو توڑا ہے وہ سہج پارے کے سماں میں شتر ہے۔  
سوہی لگا و بہانی سماجا۔ نہ تے مارے جہیں سب راجا  
سنی منی یجن لکھن مسکا نے۔ بولے پڑو دھری ایما نے  
سوہی اس سمارے کو چھوڑ کر انگ ہو جائے نہیں تو اُس  
کے ساتھ سب راجہ مارے جائیں گے منی کے کھن کھن کر لکھن میں  
مسکرائے۔ اور پشورام جی کا ایمان کرتے ہوئے۔

بال برہمچاری اتی کوہی۔ لیسو بدت چھتری کل دروہی

بالک جان کر میں تجھے نہیں مارتا ہوں۔ ارسہ نووہ کوہی  
تو نے مجھے نہ مانتی ہی سمجھ رکھا ہے۔ یہاں بال برہمچاری ہوتا ہے اور ان  
انت کر دیتی ہوں۔ کھتری دیش کو سارے سنسار تیرا پرست ہے  
شتر و ہوں۔

بھج بل بھوہی بھوب بنو گینہی۔ سچل یار دھری دیون دیہی  
سہسبا ہو کھج چھید ہنار۔ پرسو بلو کوہی ہیس کر مارا  
اپنے بھیا بل سے (وقت بازو سے) میں نے پرکھوئی کو راجا  
سے کھالی کھریا۔ اور بہت بار کھنوں کو اسے دے ڈالا سہسبا ہنوی  
کھنیاؤں کو کاسنے والے میرے اس کھیر سے کو سچے۔ راجا کھار۔ نو دیکھ

دروہا

ماتو پتا جی سوچ بس کر سی تہیں کسور  
گر کھنہ کے اڑکھاک لن پرسو موراتی کھور

جے راجا کمار! تو اپنے ماتا پتا کو سوچ میں مت ڈال۔  
میرا کھیر سا اتی انت کھیا نک ہے۔ جو گرہ کے کچوں کا بھی ناش کئے  
والا ہے۔

چوہائی

بہسی کھنوں لو لے مردو بانی۔ اہو منیسو تہا کھٹ مانی  
پنی پنی موہی دیکھا دکھا رو۔ چہت اراون کھو نی پہارو  
لکشمی جی ہنس کر کول کین بولے۔ اہو منیشور کو تو اپنے بڑا  
کھاری بودھا ہونے کا اچھا ہے۔ مجھے بار بار دکھا دکھا رہی  
ماہ کھوناک سے پہار اڑانا چاہتے ہیں۔

اباں کھہر بیتاں کوو ناہیں۔ جے تر جی دھری مری جاہیں  
دکھی کھارو سراسن بانا۔ میں کھو کھا سہت اچھا نا

بیاں کوئی کھڑے کی بیتاں (کھوٹا کچا کھل) نہیں میں جوانی  
کو دیکھتی ہی نہ کھیا ہائیں۔ کھار اور دھش بان کو دیکھ کر ہی میں نے کچھ

بہوہ توہی توہی کھائیں۔ کھون اسی رس کھنہ کو سائیں  
لہی دھنوپہ متا کھہی ہدیو۔ سنی رسائی کھیر کو کل کیتو  
جے گو سائیں! بال پت ہم نے بہت سی دھنوپیاں  
(دھنش کا چھوٹا نام) توڑ ڈالیں۔ پتہ ایسا کرو دھ آپ نے بھی  
نہ کیا تھا۔ نہ جانیں اس دھنش پر آپ کی ہتاس کس ہدیو سے ہے  
پلھن کے ان بچوں کو کھن کر کھیر کو کل کیتو پر شرام جی غصے میں  
لال پیسے ہو کر بولے۔

دروہا

رے حرب بالک کال بس جوست توہی نہ بھمار  
دھنوی تم تر پیری دھنوپرت سکل سلسار

ارے راج پتر بالک کے دیش ہونے سے تجھے بولنے کی بھی  
تیز نہیں ہے۔ کیا شوق کا دھنش ان سادھارن دھنوی کے سامان  
ہے۔! یہ تو سارے سنسارے میں مشہور ہے۔

چوہائی

لکھن کہا ہنسی تہیں جہانا۔ سنہو دیو سب دھنش سمانا  
کا چینی لاکھو جوں دھنوی توہیں۔ دیکھا رام نین کے کھو ریا

لکشمی جی نے ہنس کر کہا ہے۔ دو اپنے بہاری سمجھ ہی تو  
سچی دھنش ایک سے ہی ہیں۔ پرائے دھنش کو توڑنے میں کیا لاج  
اور بانی ہے؟ شری رام چند جی سے تو اس کے نئے ہونے کا دھوکا  
اٹھا کر دیکھا تھا۔

چھوٹ لٹ لٹھو پتی ہونہ دھنوی۔ مٹی پوکاج کر بیٹ کرت روسو  
بولے پتی پرسو کی اورا۔ رے سٹھ سٹھ ہی سٹھاؤ نہ مورا

پھر تو ناٹھ لگاتے ہی ٹوٹ گیا۔ اس میں شری رگھوناتھ جی کا  
بھی کوئی دوش نہیں ہے۔ ہے سنی آپ پنا کارن کے ہی کیوں کر دھ  
کرت ہو۔ پرشورا جی نے اپنے پھر سے کی اندکھ کر کہا۔ ارے شٹ  
نہ نے میرا سہا نہیں ٹٹا۔

لکھو کوئی بدھنوں نہیں توہی۔ کیوں مٹی بڑبانی موہی



کشتن بھرتی یہ موت کا نواز ہو جائے گا۔ میں پکار کر کہتا ہوں۔  
پھر مجھے دوش نہ دینا۔ تم اگر اس کو بچانا چاہتے ہو تو ہمارے پر تاپ  
مل اور کروڑوں کو جتنا کرنا سے منع کرو۔

لکھن کھنٹی منی جھوٹا ہمارا۔ تمہی اچھت کو برنے پارا  
اپنے منہ متہہ اپنی کرنی۔ بارانیک بھاتی بہو برنی  
لکشمی جی نے کہا۔ تپنی آپ کے ہوتے ہوئے آپ کے  
شیش کا وزن اور دوسرا کون کر سکتا ہے؟ آپ نے اپنے منہ  
سے ہی اپنی کرنی کا انیک بار بہت بھانت سے وزن کیا ہے۔  
نہیں سنئے شوتال پیچو کہو۔ جہی اس روکی دسہ دھ سہو  
بیر برتی متہہ دھیرا چھو بھا۔ گاری دیت نا پاؤھو شو بھا  
اگر کھیر کی دل کو سنو ش (صبر) نہیں تو کھیر کھ کھ ڈالنے سن  
میں کروڑوں کو دبا کر اسہہ پیرا کو مت سہن کیجئے آپ پریر مت بھا  
سختہ بھری اور دھیرن وان بھیا۔ گالیاں دینے میں آپ کی شو بھا  
نہیں ہے۔

دوہا

سور سحر کرنی کر ہیں کہی نہ جناو ہیں آپو  
و دیہ مان رن پائی رلو کا پیر کھتھیں پر تاپو  
شور ویر تو یہ میں لڑا کرتے ہیں کیوں مانی کا بکوا کر کے  
ہی اپنے آپ کو ویر نہیں بتلانے۔ یہ نہ بھوئی میں شرد کو حاضر پا کر  
کایری اپنی ویر تانگی دینگیں مارا کرتے ہیں۔  
چوبائی

تمہہ لو کال بانک جنو لاوا۔ بار بار موی لاگی بو لاوا  
سنت نکھن کے بچن کھوورا۔ پدوسدھاری دھرو کر گھووا  
آپ بار بار موی کو نکالتے ہیں۔ مانو موی دلو آپ کی مانک پر  
لگا ہوا ہے (یعنی آپ مجھے بار بار مارنے کی دھمکی دیتے ہیں۔ اور  
مجھے کال وٹس ہوا بتاتے ہیں۔ کیا کال دلو آپ کے اشارے پر ناچتا ہے  
جسے میرے لئے جب بھی چاہو مانک لگا کر بلاؤ) نکھن جی کے ان ٹھو

اکھیان بہت کہا تھا۔

بھوگوست سچھی جنیو بلوکی۔ جو کھو کھو سہیوں رسی  
سہر جی سہر سہرین اور گائی۔ سہرین کی ان پرینہ سہرائی  
بھوگوست نشی سمجھ کر اور گئے ہیں جنیو دھیکر جو کچھ آپ نے کیا  
وہ میں نے غصے کو بند کر کے سب سہن کر لیا۔ دینا برین بھوگوست ان کے  
کھنٹ اور گائے۔ ان پر بھوگوست میں بہادری نہیں دکھائی جاتی۔

بدھیں پاپو اچھرتی ہاریں۔ مارت ہوں پار پیرے تمہاریں  
کوئی کہیں تم بچو تمہارا۔ بھرکھ دھرو دھنوبان کھارا  
ان کو مارنے سے پاپ لگتا ہے۔ اور ان سے مار جانے پر  
آپیش (بدنامی۔ رسوائی) سوتا ہے۔ آپ کا تو ایک ایک بچہ ہی کوڑوں  
بجروں کے سامان ہے۔ بھیر۔ دھنوبان اور کھوڑ کھارے کا دیرکھ  
بوجھ کیوں اٹھائے پھرتے ہو۔

دوہا

ہو بلوکی اچھرت کھپوں کھپو ہما مئی دھیر  
سستی سہروش بھوگوست مئی بولے گرا گھمبیر  
آپ کے اس طرح کے شستہ دھاری بھیس کو دیکھ میں نے  
اگر کچھ نامنا سب بات کہہ دی ہو تو اُسے ہے دھیر شنی اکشما کیجئے  
یہ سن کر بھوگوست مئی پر شو دام جی کروڑوں بھری بھیر بانی بولے۔  
چوبائی

کو سیک سہو مند بہو بالکو۔ کٹل کال میں نچ کل کھا کو  
بھاو نیس را کیس کلنکو۔ نیٹ نرکس ابھ اسکو  
ہے رشوا تیرا سٹو۔ یہ بالک بڑا موڑھ متی ہے۔ کٹل ہے  
کال کے دوش ہو کر یہ اپنے کئی کا ماش کرنے والا ہے۔ سورج دشی  
چندر مایں کلنگ ہے۔ یہ انڈھ (فد کی پرواہ نہ کرنے والا) بھری  
دین اور نڈھ ہے۔

کال کو ہو یہی چھن ناہیں۔ کہیوں بکاری کھوئی موی ملیں  
تمہہ بھیکو بچل جہو ابارا۔ کہی پر تاپو بلو رو شو ہمارا

دشمن کو ان کے دروازہ کوٹا ہوا جان کر جی بے سمجھ مٹی نے ان کے  
پر کھانکھان کو نہیں سمجھا۔

پیشواری

کہو لکھن مٹی میں نہارا۔ کو نہیں جان بدلت ستارا  
ماتا پرتی اُرنی بھئے نیکیں۔ گرو رنور ہاسو پوٹری کیں  
لکشمی جی نے کہا ہے مٹی آپ کے شیل کو نہیں جانتا۔  
آپ ماتا پرتی کے رن سے تو بھلی پرکار مکت ہو چکے (پیشورام جی نے  
اپنے باپ کی اکیا سے اپنی ماما کو مار دیا تھا۔ لکشمی جی اس گھٹنا کو  
نہایت کر کے مٹی کو چڑا رہے ہیں۔ کہ آپ نے ماتا پرتی کے رن کو بھلی  
بھانٹ چکایا ہے۔ اب کیوں گرو کا رن چکانا باقی ہے بسواس کے  
من میں بڑی جھٹکا ہوئی ہے۔

سو جنو ہم سے ہی ملے کا ڈھا۔ دن میں گئے بیاج بڑا ڈھا  
اب آئے بیو سہ یا یو۔ نرت دیوں میں تھیلی کھولی

سو وہ گرو کا قرضہ اپنے ہمارے ذمہ لگا دیا بہت دینیت  
گئے ہیں بیاج بھی بہت بڑھ گیا ہوگا۔ اب کسی حساب کرنے والے  
کو بلا لیجئے تو یہ نارتھ ہی تھیلی کھول کر ادا کر دیں گا۔

مٹی کو بچن کھڑا سدھارا۔ ہائے ہائے سب بھلا پکارا  
بھگور پر سو ڈھیا وٹو موہی۔ پسر پاری بھجوں نہرپ دروہی  
لکشمی جی کے ان کروے بچوں کو سن کر پیشورام جی نے  
کھڑا سدھالا۔ سب بھلا ہائے ہائے پکارا مٹی لکشمی جی نے کہا ہے  
بھگور نہرپ ٹھہر گیا آپ بھگور سا دکھا رہے ہیں؟ بے کشتہ دی  
راہیوں کے دشمن میں تو برہمن بھگور کے طرح دے رہا ہوں۔

مٹی نے کہہ دی کہ بھگور کا ڈھ۔ رن دیوتا گھری کے پاؤں سے  
الوچت کی سب لوگ پکارے۔ رگھوپتی میں کھنڈنیوار سے  
آپ کو کبھی شوریر پوزھاؤں سے واسطہ نہیں پڑا ہے۔  
برہمن دیوتا آپ اپنے گھر کی میں بڑے پردھانے پھرتے ہیں۔ یہ شکر  
سب نگ پکارا لکھے کہ یہ الوچت کہا (یعنی ایسا کہنا نامناسب)

بچوں کو سن کر پیشورام جی نے بیاباک بھرتے کو سمجھا کہ  
اپنے ہاتھ میں لے لیا اور بول اٹھے

اب جتنی بڑی دوسو موہی لوگو۔ کٹوادی بالکوبھو جو گو  
وال بلوکی بہت میں بانچا۔ اب یہو مرنی بار کھاسا پنا  
سے لوگو! مجھے اب کوئی دوش نہ دینا یہ کروے بچن بولنے والا  
بالک ساڈا لے کر ہی لوگیتے۔ بالک جان کریں نے اسے بہت  
بچایا۔ پر اب تو نشچہ ہی یہ موت کے منہ میں آ گیا ہے۔

کوسک کہا پھٹے اپرا دھو۔ پال دوش کن گنہیں۔ ساڈو  
کھڑا نہیں اگر من کوہی۔ آئیں اپرا دھی گرو دروہی  
اتر دیت جھوڑوں بنو ماریں۔ کیول کوسک سیل تمہاریں  
نہالی سیکی کھڑا کھوڑیں۔ گری اڈن ہوتیوں شرمہوڑیں

دشوا متری جی نے کہا! اپرا دھ کٹما کیجئے۔ ساڈو لوگ  
بالک کے گن اور دوش نہیں گنتے ہیں۔ پیشورام جی بولے تیز دھا کا کہا  
میں وہ بہت ادر کرو دھی۔ اور یہ میرے گرو کا دروہی (مخالف)  
دشمن بُرائی کرنے والا اور اپرا دھی میرے سامنے کھڑا ہے اور  
اتر پر اتر دیتے جا رہا ہے۔ کھڑکی میں اسے پنا مارے پھوڑا ہو  
سو ہے دشوا متری کیوں یہ آپ کا ہی کھانا ہے۔ میں تو اس نیز دھا  
کھوڑ کھڑا سے کاٹ کر سبج ہی میں گرو کے رن سے مکت ہو جاتا۔  
(یعنی گرو سمجھدی اپنے کرتوبہ کا پال کر کے ان کا قرضہ چکا دیتا۔

دوہا

گادھی سونو کہ ہر دھ ہی مٹی ہی سہی ارنی سوچھ  
ایہی کھنڈن اٹھیں اجہوں نہ بوجھ بوجھ!

دشوا متری جی میں من میں نہیں کر کہتے ہیں کہ مٹی کو ہر طرف  
ہر پاؤں ہی ہر پاؤں نظر آ رہی ہے۔ دین پوزہ رام لکشمی کے ہاں  
کھنڈن کی طرح آسانی سے جیت جانتے ہیں۔ یہی سبج رہتا ہے  
کٹو یہ تو فلا کا کھانڈ نہیں اس کی کھانڈ نہیں ہیں کہ مٹی سے  
مست میں ہل مٹا ہے۔ افسوس ہے کہ اپنے سامنے شوہی کے پھوڑ



تنب شری رام چندر جی نے اشارے سے کشمن جی کو بولنے سے منع کر دیا۔

دوہا

لکھن اتر ہوئی کس بھر کو پوکر کس نو  
بڑھت دیکھی ہل سم چن کو لے لکھو کل کھانور

کشمن جی کے اتر گئی میں ڈالی جانی والی اہوتی کے سنا  
ہیں جس سے بھر کو تر لٹھ شری پرشورام جی کی کرودھ روپی لکھی کو  
پر چند ہوتے دیکھ کر شعور یہ وانش کے سہرہ شری رام چندر جی ہل  
کے سامان شانہ کرنے والے کچن بولے۔

چو پانی

ناکھ کر ہو بالک پر چھو ہو ۔ سو دھ دو دھ کرے نہ کو ہو  
جول پے پر کو بھیا و کچھ جانا۔ تول کی برابری کرت ایا نا  
بے سحری ! بالک پر دیا کچھ بھولے کھانے دو دھ مکھ  
بچے پر کرودھ نہ کیے۔ یہی یہ آپ کے پر کھیا و کو کچھ کھی جانتا تو  
یہ نادان کیا کھی آپ کی برابری کرنے کا حوصلہ کرتا۔

جول لری کا کچھ ہیکری کریں۔ گرونیو تھو مو دمن کھسریں  
کرے کر پراسو سیک جانی۔ تمہہ تم میں دھیرنی گپانی  
یدی بالک کچھ ڈھٹائی بھی کرے تو بھی گروتا مانا میں  
آند سے بھر جاتے ہیں۔ آپ کچھ کو اپنا سیک جان کر کرا کیجیے۔  
آپ تو سم درشی ہوشیل ستھ بھجی اور گیانی مٹی ہیں۔

رام چندر جی نے کہا کہ کھانور کھانور کھانور کھانور  
ہنسنت دیکھی لکھ کر سن پانی۔ رام نور بھرتا بڑ پانی  
رام چندر جی کے کچن میں کریشورام جی کچھ ٹھنڈے ہوئے  
اتنے کشمن جی کچھ کچھ کہہ کر مسکرائے۔ ان کو ہنسے ہوئے دیکھ کر  
پرشورام جی کے سارے شری میں ابری سے لے کر چوٹی تک کرودھ  
لکھی بھرک سٹی۔ انہوں نے کہا۔ ہے رام۔ تمہارا کھانی ہل پانی ہے۔  
گو لٹھ پر بیام من ما ہیں۔ کال کوٹ لکھ پے مکھ نا ہیں

سج شہر ہاں ہوتی نہ تو ہی۔ نیچو نیچو سسہم دیکھ نہ موی

یہ شری کا گویا ہے پر میں کا کالا ہے۔ زیر لکھ ہے دو دھ مکھ  
انہیں سمجھاو سے ہی شہر ہے۔ تمہارا انویانی نہیں یعنی تمہارے  
جیسے شیل سمجھاو کا نہیں۔ یہ سچ کچھ موت کے روپ میں نہیں دکھتا۔

دوہا

لکھن کہو منسی منسی ہو مٹی کرودھو پاپ کامول  
جیہی پس جن انوچت کس میں پر پیس سو پرتی کو مل

کشمن جی نے کہا ہے مٹی! نیچے کرودھ پاپ کامول ہے  
جس کے دس میں ہو کر نش انوچت کرم کر بیٹھتے ہیں۔ اور دھنوروی  
بن کر ورتے ہیں۔

چو پانی

میں تمہارا نوچر مٹی رایا۔ پری ہری کو پو کرے اب دیا  
لوٹ جاپ نہیں جری ہی سائنے۔ بیٹھے ہوئی ہیں پاسے پر لے  
ہے نیشور! میں تو آپ کا سیک ہوں۔ اب کرودھ چھوڑ کر  
دیا کیجیے۔ کرودھ کرنے سے ٹوٹا ہوا دھنش نہیں جوڑے کا بیٹھ جائیے۔  
کھڑے کھڑے پاؤں دیکھنے لگ گئے ہوں گے۔

جول اتی پر یہ تو کرے اپانی۔ جو رہے کو بڑ گئی بولانی  
ولن لکھن ہریاں جن کو ڈراویں۔ مشٹ کر مو اوجت بھل ناہیں  
یدی دھنش بہت سی سارا ہے۔ تو اس کے جوتے کا پائے  
کچھ کسی کا دیکھ کیلا کر جڑوا لیجئے کشمن جی کے بولنے سے جنگ  
ڈر گئے اور کہنے لگے بس۔ چپ۔ رہو۔ انوچت کچن بولنا اچھا نہیں۔

تھقہ کرنا نہیں پیر نہ ناری۔ بھوٹ کما رکھوٹ بڑ بھاری  
بھر کو پتی مٹی مٹی نہ بھجے بانی۔ رن تن جی مٹی بل مانی

مگر تو اسی سب اتری ریش تھقہ کرنا پ ہے۔ اور میں ہی میں  
میں کچھ کہہ رہے ہیں۔ کہ کچھ مارا بھار ڈرا کھوتا ہے۔ پرشورام جی کشمن جی  
کے نڈر کچنوں کو سن کر کرودھ کے مائے آگ بگولا ہو رہے ہیں۔

اور ان کے بل کی ہانی ہو رہی ہے۔

بولے راہی دینی تہورا۔ بچوں بکاری بندھو لکھو تورا  
مٹو پٹن تھو سندر کسینس۔ پکھ رس بھرا لنگ گھو جیسینس  
پھر راہی چندر جی کو لاہنا دے کر پرشورام جی بولے تیرا چھوٹا  
بھائی جان کریں اسے چھوڑ رہا ہوں۔ یمن کا سیلا اورین کا اچلا  
کیسا ہے جسا کہ سونے کا گھڑاوش سے بھر لے رہا۔

سنی لکھن پھر ہوری نین تریرے رام  
”گر سیمپ گونے سیکھی پری ہری بانی بام  
تب لکھن جی پھر بنسے تب شری راچن راجی نے انکی طرف  
پڑھی نظر سے دیکھا تب وہ ڈر کر راجی کے پاس چلے گئے۔ اور جو کچھ  
ہنسکر انکی سیدی بات کہنے لگے تھے اُسے اندھی روک لیا۔  
چو بانی

اتی بنیت مر دوسیتل بانی۔ بولے راہو جوری جگ پانی  
سنہو ناٹھ تمہرے سچ سے جانا۔ بالک بچو کرے نہیں کانا  
شری رام چندر جی دونوں ہاتھ جوڑ کر شری نمرتا سے کوں شیتل  
بچن بولے۔ ہے ناٹھ! سنے۔ آپ تو سبھاؤ سے ہی سب کچھ جاننے  
والے تہی۔ بالک بچوں پر کان نہ دیکھے۔

بمیرے بالکو ایکو سبھاو۔ انہی بد سنت بد شہیں کاؤ  
تہیں ناہیں کچھو کاج یگا را۔ اپرا دھی میں ناٹھ تمہارا  
کیڑے کیڑے اور بالک کا ایک ہی سبھاو ہے۔ سنت لوگ نہیں  
کبھی بھی پوشی نہیں کھراتے لکھن نے تو کچھ کام بھی نہیں لگا رہا ہے۔  
اپنے گرو کے ہنشن توڑنے کا اپرا دھی تو میں ہوں۔

کریا کو بوبدھو بن دھب گوسائیں موپر کرے داس کی ناہیں  
کہنے کی جیہی بدھی رس جانی۔ مٹی نایک سوئی کروں اُپانی  
اسنے ہے سوامی! کر یا کرودھ۔ بتمہ (مارنا) اور بندھن ہر کچھ  
کرنا چاہو۔ وہ کچھ سیوک پر گھبے۔ جلدی کہتے ہیں جس اپنے سے اپنا کرودھ  
شانت ہو جائے۔ وہ اُپائے میں کروں گا۔

کہنٹی رام جانی رس کسینس۔ اچھو انج تو چیتوا۔ تیسینس  
ایہی کے کٹھ کٹھارو دینہا۔ تو میں کاہ کو پوکری کینہا  
مٹی نے کیا۔ ہے رام! میرا گرو دھ کیسے شانت ہوا۔ اب  
بھی تیرا چھوٹا بھائی مجھے گھمک کر بچہ رہا ہے۔ اس کی گردن پر میں نے  
اگر کٹھارہ چلائی تو ویرتھ کرودھ کر کے کیا لایا تھا کٹھارہ۔

گر کچھ سر و پٹن اونپ رونی سنی کٹھار گتی گھور  
پر شو چھیت دیکھو پٹن حثیت بری چھوپ کر سور  
میرے جس بھیا نک کوٹار کرنی کو سُن کر کے گر جاتے ہیں۔  
اُس پھر سے سے سے سونے میں اس شرور اچھا کر کو جینا دیکھ رہا ہوں۔  
چو بانی

بہٹی۔ ہتھو وہ ای رس چپاتی۔ بھا کٹھارو کٹھت نہرپ گھاتی  
بھو بام بدھی پھر سٹو بھھاو۔ مورے ہر دے کر یا کسی کاؤ  
چھاتی کرودھ سے مل رہی ہے۔ پر اس بالک پر ہاتھ نہیں اٹھتا۔ راجاؤں  
کا کھانا کبھی کبھار کھاتی کھڑ ہو گیا بدھانا میرے ویرتھ ہو گئے۔ اس سے  
میرا بھاؤ بدل گیا۔ نہیں تو میرے من میں کسی سے بھی کر یا کیسی۔

اچو دیا دھو دسہہ سہاوا۔ سنی سو متری بہمی سرو نادا  
باؤ کر یا مورتی اتو کو لا۔ بولت یکن جھرت جنو پھولا  
آج زمانے جھے یہ دسہہ دیکھ سہن کرنے پر دوش کر یا ہے۔ یینکر سو مترا  
نندن شری لکھن جی ہنس کر سر نیچے کر کے کہا۔ واہ ری کر یا۔ واہ ری کر یا  
انکول موٹی چن بولتے ہیں۔ مانو پھول چھڑتے ہیں۔

جوں پے کر یاں جہیں مٹی گاتا۔ کرودھ پٹن تھو را کھ بدھاتا  
دیکھو جنک سٹھی بالکو ایہو۔ کینہہ چیت جرحیم پر گہو  
ہے مٹی! بدی کر یا کرنے سے بھی آپ کا شریر جلا جاتا ہے۔  
تو کو دھارنے سے تو شریر کی رکشا بدھاتا ہی کر رہے۔ پرشورام جی  
بولے۔ ہے جنک! دیکھو یہ پھولا بالک اپنی مور کٹھاوش ہم پھری میں  
اپنا ڈیرہ ڈال چاہتا ہے۔



شری رام چندرجی من ہی من میں کہتے ہیں کہ دوش تو پھمن  
کا ہے۔ اور کروہہ مجھ پر کر رہے ہیں۔ کہیں کہیں سدھائی (سید جان  
سرتا۔ بھل مانستا) اتنی بھی بڑا دوش ہو تب ہے۔ ٹیٹھا جان کر سب  
لوگ کسی کی بندنا کرتے ہیں۔ خیر ہے چندرا کو تو راجہ بھی نہیں مانتا  
رام کیوں اس تجھے منداشا۔ کرٹھارو آکیں یہ سیسا  
جیہیں اس جانی کرے سوئی سوئی۔ سوئی جانے اپن انو گامی

شری رام چندرجی نے کہا ہے منداشا! کرے دھہ چھڑے۔  
آپ کے ہاتھ میں کٹھار ہے۔ اور اس کے آگے یہ رہے۔ ہے سوئی  
جس پر کار ایک کروہہ شانت جو وہی کیجئے اور مجھے اپنا میک جانے

دوہا

یہ بھی سیوک ہی سہو کس تجھو پیر برور سو  
بیشو بلو کیں کہیں کیجی پچو بالہو انہیں دو سو

سوا می اور سیوک میں یہ کیسا! ہے مٹی شری شہ خنہ کو  
تیاگ دیجئے۔ آپ کے بھیس کو دیکھ یا اک لے کچھ بڑا کھلا کہ ڈالا ہے۔  
دستوں تو اس کو بھی کوئی دوش نہیں ہے۔

چوبائی

دیکھی کٹھار بان چنودھاری۔ کچھ لری کی اس بیرو باری  
نامو جان کے تہہ ہی نہ چہنا۔ منس سہا ایں انرو تہیں دیہنا

کٹھار بندش بان دھارن کئے دیکھ اس کے کہ تے آپ کو ویر  
سمجھ کر روہہ کیا۔ وہ آپ کا نام تو جانتا تھا۔ پرتو اس نے آپ کو پنا  
نہیں۔ اپنے گلے سبھاوا انوسار اُنک لے اتر دیا۔

جول تہہ اتر ہو مٹی کی ناہیں۔ پلج سہر سہو دھرت سائیں  
چھو چوک اجات کیری۔ چہ پیر ار کر پا کھنیری

ہے گوسائیں! پیری آپ مٹی بھیس میں آتے تو بالک آپ کے  
جنوں کی رنج کو اپنے دست پر دھرتا۔ اجان پن میں جو بھول ہوئی۔  
اسے کشما کیجئے برہمنوں کے ہرے میں تو بہت دیا ہوئی چلے  
ہم ہی تہہ ہی سہری بری کسی نا تھا۔ کہو کہان چن کہاں مانھا

بیلی کر مہن آنا کھنیرا۔ بھیت چھوٹ کھوٹ نہ پھوٹا  
ہے لکھنو کہا من مائیں۔ موندیں بھی کتہوں کو وناہیں  
اس کو جلدی ہی میری آکھوں سے زور کرو۔ یہ راجکار  
دیکھنے میں تو چھوٹا پرتو ہے بڑا کھوٹا لکشمی نے ہنس کر من ہی  
من میں کہا۔ اپنی آنکھیں بند کر لیجئے۔ پھر آپ کی دوشی میں کوئی کہیں  
بھی نہیں ہے۔

دوہا

پریشورامو تب رام پرتی لے اراتی کرو دھو  
سمجھو سہر سہو توری سٹھ کر سی ہمار پر بو دھو

پریشورام جی من میں اتی انت کروہہ کر کے شری رام جی  
سے بولے اے شہ! (دشہ) تو شوجی کا دھنش توڑ کر اٹا  
ہیں ہی گیان سکھاتا ہے۔

چوبائی

بندھو کی کو شمت تو رہیں۔ تو چھل بنے کر سی کر جو رہیں  
کر پیری تو شو مور سنگراما ناہیں تا چھار کہاوپ رام

تیرا چھوٹا بھائی تیری شہ سے ہی کھو رہن بولتا ہے۔ اور  
تو دونوں ہاتھ پور کر کرتا ہے پر اٹھا کرتا ہے۔ یا تو دیکھیں۔ کچھ  
سنتشت کر نہیں تو رام کہلانا چھوڑ دے۔

چھلوجی کر سی شروہ سو دروی۔ بن سہو بہت تاں ماڑیوں تو ہی  
بھر کو پتی بھیں کٹھار اٹھائیں۔ من مسکائیں رامو سہر ناہیں

ہے شروہ وہی چھل چھوڑ کر میرے ساتھ بیٹھ کر۔ نہیں تو  
سمیت تمہارے چھوٹے بھائی کے تجھے مار ڈالوں گا پریشورام  
جی کٹھار اٹھا لے بکوا کر رہے ہیں۔ اور شری رام چندرجی سر جھکا لے  
من ہی من میں سکوا رہے ہیں۔

گنہ لکھن کر ہم پیر و شو۔ کتہوں سدھا ہوئے پیر و شو  
ٹیٹھا جانی سب بندی کا ہو۔ بکر چند ہی کر مٹی نہ راہو

ایسے کرڈوں پدھ گئے میں نے بکا دیکار کر راجاؤں کی بی بی دیکر نے سی  
 مور یہ بھاو بدلت نہیں تو رہیں۔ بوسنی ندری میرے کھو رہیں  
 بھنجیو چا پو داپو بڑ باڑھا۔ اہم اتی منہوں تی جھوٹا دھا  
 تو میرے پر بھاو کو نہیں مانتا۔ اس لئے برہمن شہ سے سمبھو دھن  
 کر گئے تو دھوکا کھا کر میرا ایمان کر رہا ہے۔ دھنش کو توڑ کر تیرا گھنٹہ بڑا  
 بڑھ گیا ہے۔ ایسا اہنکار ہے ناو سارے سنسار کو ہی تیت کر دم لیا  
 رام کہاں ہی کہو بچا ری۔ اس اتی بڑی لکھو چوک ہماری  
 چھوٹ میں ٹوٹ پناک پڑا نا۔ میں کی پی سبتو کروں الجھیا نا  
 شری رام چند جی نے کہا۔ بچہ منی! دھار کر لو لے ہماری  
 کھنوں تو چھوٹی سی ہے۔ پر تو اس پر آپ اتنا کرودھ کیوں کر رہے ہو۔  
 وہ سچا رہ پڑا نا دھنش تو ہاتھ نکاتے ہی ٹوٹ گیا۔ تو پھر کھلا میرے اہم  
 کر کے کاکی کارن رہا ہے۔

### دوہا

جول ہم ندریں سپریدی تینہ سنہو کھو گونا تھ  
 تو اس کو جاکھو چھو بھی بھجے لیس ناو میں ما تھ  
 ہے کھو گونا تھ! یدی ہم آپ کو برہمن کہہ کر بھی نرا در کرتے  
 ہیں۔ تو میں سچ کہتا ہوں سنئے! ایسا سنسار بھرتی کوئی بھی پو دھا  
 نہیں ہے۔ ڈر کر رہیں گے اگے ہم متناک بھکائیں۔

### چوپائی

دیو درج کھو تی بھٹ نا نا۔ سم مل ادھاک ہوو بلو اتا  
 جول دن ہم ہی پاپے کوو۔ لڑیں سکھیں کالو کن ہوو  
 دوتا۔ دلیت۔ راجا یا اور بہت سے پو دھا بھلے ہی وہ ہمارے  
 برابر کابل رکھتے ہوں یا ہمارے سے زیادہ شکتی شانی ہوں۔ جو بھی پدھ  
 کھوئی میں ہمیں لڑنے کے لئے لاکارے بھلے ہی وہ سو کم کال۔ پو دھو  
 ہم سکھ لہروک اس کے ساتھ لڑیں گے۔  
 چھتری تھو دھری سہرہ کا نا۔ گل کلنگو تہیں یا میرا نا  
 کہیوں سبھاؤ نہ کل کی پر سنسی۔ کالو پڑیں زن رکھو ندیسی

رام نا تر لکھو نام ہمارا۔ پوسو بہت بڑ نام تو ہا را  
 ہے نا تھ! ہمدادی اور آپ کی برابری کیسے ہو سکتی ہے  
 کہو تو بھلا کہاں جرن اور کہاں متناک کہاں میرا کھو سا نام کیوں  
 رام اور کہاں آپ کا پڑا نام پر شو بہت رام (یعنی پر شورام)  
 دیوا پو گنو دھنش ہماریں۔ نوں پریم نیت شہاریں  
 سب کا دم تو ہم من ہا رہے۔ چھو پیر ابرا دھ ہمارے  
 ہے دیو۔ ہم میں تو کیوں ایک دھنش ہی گن ہے اور آپ میں  
 پر پو تر (شم۔ زم۔ تپ۔ شو۔ ج۔ کشما۔ سہرنا۔ گیان اور و گیان اور  
 آستکتا) تو گن ہیں۔ ہم تو سب پر کار ہی آپ سے ہار چکے ہیں  
 برہمن! ہمارے ابرا دھ کشما بھجے۔

### دوہا

بار بار مٹی سپر ہر کہا رام سن رام  
 بولے کھو گوتی شری مٹی تھوں بندھو سم بام  
 شری رام چند جی نے پر شورام جی کو بار بار مٹی اور برہمن  
 شری کہہ کر سمبھو دھت (خطب) آیا تب پر شورام جی کرودھ کی مٹی  
 ہنس کر بولے تو بھی اپنے بھائی کے سامان کھوٹا ہے۔

### چوپائی

پٹھیں دو ج کری ج اہی مٹی۔ میں جس پر پناؤں تو ہی  
 چا پ شردا سر آہو تی جاتو۔ کو پو مورانی کھو کر سا نو  
 تو مجھے صرف برہمن ہی بھتا ہے میں جیسا برہمن ہوں سو تمہیں  
 سناتا ہوں۔ میرے دھنش کو سرودا جاتو۔ بان آہو تی ہے۔ اور میرا کرودھ  
 بیگیہ کی پر چھٹ جوالا ہے۔

سم دھئی میں چتر ناگ سہاتی۔ جہا حبیب بھٹ پٹھو آتی  
 میں یہی پر شو کاٹ بی دینے۔ سہرہ جیپ کہ تہنہ کینے  
 چتر ناگ سہا جی کی ساگری ہے۔ اس بیگیہ کی پٹھو جیپ  
 بڑ۔ رام لوگ آئے ہیں۔ جن کو اس پٹھرت کاٹ کر میں نے بی دی ہے۔



ہے ماموہ گردنہ اور اگیا لہا کو ہرنے والے! اپنی جے ہوئے ہو۔  
 بنے سیں کر و لما گن سگر۔ جیتی کن ریت اتی ناگر  
 سیکو سکھ سبھا سب انگا۔ جے مہر تھپی کو ٹی انتگا  
 جے نہرنا! شیل اور دیا آدی گنوں کے سمندر جے کچن رچا  
 کرنے میں اتی کشل ہے سکھ رائٹ ابے سب انگوں سے  
 سند نار شہر میں کروڑوں میں کام دیوں کی شو بھا دھارن کھلا  
 والے پرکھو! آپ کی جے ہو۔ جے ہو۔ جے ہو۔

گروں کاہ مکھ ایک پرستسا۔ جے مہیں من مانس منسا  
 الو چٹ بہت کہیوں اگیا تا۔ چھو چھو مندر دوو بھرا تا  
 میں اپنے ایک منہ سے اکی کیا اٹلی کروں۔ جے شوی کے  
 من روٹی سمودہ کے ہنس! آپ کی جے ہو میں نے آپ کو اگیا ن وٹ  
 بہت برا کھلا تھا۔ آپ دو نو بھائی گنٹا کے مندر میں بونچے کشا کیجئے  
 کی جے جے جے رگھو کل کیتو۔ بھگوتی گئے بن ہی تپ مہیتو  
 آپ بھین گٹل جیپ ڈیرا نے جہاں تال کاٹو گوسپس پرانے  
 جے رگھو کل کیتو شری رام چندر جی۔ آپ کی جے ہو۔ جے ہو۔  
 جے ہو۔ ایسا جیکار کرتے ہوئے پرستورام جی میں تپ کرنے چلے  
 گئے۔ دوشٹا راجے اپنے من کے ہی ڈر سے بھے پھیت ہو گئے اور  
 کانڑا دکھا کر چپکے سے جہاں تہاں بھاگ گئے۔

دوہا

دیونہہ دیمین ندو بھیت پرستورام جی میں تپ  
 ہر شے پرستواری سب ہی مومہ مے سول

دیوتاؤں نے اتھارے کیاے اور پھو پر پھول پریشا  
 کرنے لگے۔ سب ترناری برتن ہو گئے اور انکا سارا مومہ تاب  
 مٹ گیا

چوہانی

اتی کہہ گئے! جتے باجے۔ سب میں منور منگل ساجے  
 جوتہ جوتہ ملی سکھ سنجیں۔ کریں گان کل کو کل مینیں

کھتری ہو کر جیدھ سے ڈرتا ہے وہ سچ اپنے کی لو کانت  
 کرتا ہے۔ میں سچ سمجھاوی بات کہتا ہوں۔ اپنے کل کی بڑائی نہیں  
 کرنا کہ رھو نشی یڈ بھوٹی میں کال سے بھی نہیں ڈرتے۔

پرنس کے اسی پر بھستائی۔ اچھے ہوئی جو تہہ ہی ڈیرائی  
 سنی مہو کوڑھ چن مدھو تپی کے۔ اگھر پیل پرستو دہر متی کے  
 برہمن وٹش کی اسی ہی بڑائی ہے۔ کہ جو آپ سے ڈرتا ہے۔ وہ  
 بڑیکے ہو جاتا ہے۔ (ایساں کا یہ بھی ارادہ ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی کتنا بھی  
 غر بھے کیوں نہ ہو وہ بھی برہمن کے ناطے آپ سے ڈرتا ہے) شری  
 رگھو ناگہ جی کے کول کوڑھ کچنوں کو گن کر پرستورام جی کے عقل کے  
 پرے کھل گئے۔ (برہمن ٹھکانے آگئے)

رام راپتی کر دھنٹو لیہو۔ کھنچو مے مور سندھو  
 دین چا پو اچیں سبلی گیتو۔ پرستورام من رستمہ کھیتو  
 پرستورام جی نے کہا ہے رام اس کشتی تپی دھنٹو کے دھنٹو کو  
 لیجئے اور اس کا چلچر ڈھائیے تب پرستورام جی کا پرستورام جی  
 دھنٹو دینے لگے پرستو وہ آپ ہی چلا لیا تب پرستورام جی کے من میں  
 بڑا آچو یہ ہوا۔

دوہا

جانا رام پر بھاؤ تب پلک پر پھلت گات  
 جوی پانی بولے کچن ہر دیالی نہ یو مہمات

تب شری رام جی کے پر بھاؤ کو جان کر پرستورام جی کے  
 شہر کے رونگٹے کھڑے ہوئے اور من میں آند بھرا۔ دونوں ہاتھ  
 جوڑ کر یہ کچن بولے ان کے ہرے میں اتھا پریم تھا۔

چوہانی

جے دگونس سچ بن بھاؤ۔ کچن دسج کل دسرا کر ساناو  
 جے مہر تھپی پرستواری۔ جے ماموہ کوہ بھرم ہاری  
 سے رگھو وٹش کل بن کے سورج! ہے رانٹوں کے گن  
 میں کو بھیم کرنے والے اگنی دوتا ہے دیوتا برہمن اور گائے کے گھنٹا





## چوہائی

رچے رچو برست بنو ارے۔ منہوں موٹو کھنڈ سنو ارے  
 منگلی کلس ایک بناے۔ دھوچ پٹاک پٹ چمر سہاے  
 بندو ار ایسے سہا وئے اور اتم بناے مانو کامو نے پھنڈ  
 لگائے ہوں۔ بہت سے منگلی کش (گھرے) اور سندر دھو جا پٹاکا  
 (جھنڈے) پرے اور چنور بناے۔

دیپ منو ہر منی مئے نانا۔ جانی نہ ہرتی بچتر بتانا  
 جہیں منڈپ دہنی بید ہی۔ سوہنے اسی مٹی کبی کبھی  
 سندر منو ہر منیوں کے دیپاک پرکا شمان ہیں ایسے دچتر  
 منڈپ کی رچا کا وزن کیا ہی نہیں جاسکتا۔ جس منڈپ میں شری  
 سیتا جی رہن ہوں گی۔ اسی بڑی بڑی سے مکت کون کوئی ہے  
 جو اس کا وزن کر سکے۔

دوٹھو رامو روپ گن ساگر۔ سونتا نو تہوں لوک اُجاگر  
 جنک بھون کے سوکھا سیسی۔ گرہ گرہ پرتی پیر دیکھئے تیسری  
 جس منڈپ میں دوٹھو سب روپ اور گنوں کے سمندر  
 شری رام چندر جی ہوں گے۔ وہ منڈپ تو تینوں لوگوں میں اُجاگر  
 ہوگا ہی جیسی شوکھا جنک جی کے راج مندر کی ہے۔ ویسی ہی  
 شوکھا جنک پور کے ہر ایک گھر گھر کی دکھائی دیتی ہے۔

جہیں تیرہتی تہی سے ہناری۔ تہی کھو نہیں بھون دس چاری  
 جو تپس داچ گرہ سوہا۔ سونو کی ستر نائک موہا  
 اُس سے جس کسی نے تیرہت نگر کو دیکھا۔ اُسے چوہ لوک  
 بچ جان پڑے۔ جو شوکھا نگر کے چوٹے سے چوٹے کھانے میں ملتی۔  
 اُسے ہی دیکھ کر دیا اندر مہرت ہو جاتے کچھ بڑے گھر ان کی  
 شوہیا کچھ تو کہنا ہی کیا۔

## دوہا

کسی کج تیرہس کچھ کری لپٹ ناری ہریشو  
 تیری پیر کے شوہیا مہرت سکچہر سارہ سیدشو

مینو ہر منی مئے سب کینے۔ نرل نرپ پر ہی نہیں چھینے  
 کنک کلتا ہی بلی بنائی۔ لکھی نہیں بیدی سپر سہائی  
 بانس ہری منیوں کے بناے جو سیدھے اور ایسے گانٹھوں  
 سے بکت تھے۔ کہ بچان ہی نہیں پڑتے کتے۔ کہ یہ سادھارن بانس  
 ہیں یا مینیوں کے پیونے کی ایسی ناگ میل بنائی جو تہوں سمیت  
 ایسی مہوم ہوتی تھی کہ بچانی نہیں جاتی تھی۔

یتھی کے چنی کچی بندھ بنائے۔ رچ رچ گتا دام سہائے  
 ماناک مکت کلس پروجا۔ تیری کوری کچی لچے سروجا  
 اسی ناگ میل کے رچ کر اور پکڑی کر کے بندھ بنائے بیچ  
 بیچ موتیوں کی سندر بھالیں لگائیں۔ ماناک۔ پتے۔ پیرے اور فیروز  
 ان چار تہوں کو چکر کھود کر اور پکڑی کر کے انہیں کے رنگ والے  
 چار رنگوں کے کمل بنائے۔

کئے پھر ننگ بہو ننگ بہنگا۔ کو نہیں کو نہیں پون پر سنگا  
 مہر پرتیا کھن گدھی کا ڈھیس۔ منگلی درپہ لیں سب ٹھا ڈھیس  
 کھنڈرے اور رنگ برنگے پچھی بنائے۔ جو ہوا لگے سے  
 گوشتے اور پو لیتے تھے کھنڈوں پر دوتاؤں کی پرتھائیں (موتیاں)  
 گرہ گرہ کر نکالیں۔ جو سنگوں والی دستوں اٹھائی کھڑی تھیں۔  
 جو کس بھانٹی ایک پرائیں۔ سندر منی مئے سچ سہا ہیں  
 مہرت پرکاد کے چک پرائے گئے جو گنگتاؤں کے تھے  
 اور سجاد سے ہی سندر تھے۔

## دوہا

سورج پتہ سبھاک سٹھکی کے نیل منی کوری  
 مہیم اور مکت کسوری لست پٹ مئے دوری  
 بہت ہی سندر رام کے پتے نیل سنی کو کھود کر بناے۔  
 سونے کے نور دور و شیم کی دوری سے بنائے جو پتے کے  
 پتے ہوئے پتوں کے کچھ شوکھا نماں تھے۔

دروہا

کسل پران پریر بندھو دوواں کی کٹھنوں میں دس  
سُنی سینہ سائے بچن باجی بہوری نرس

ہمارے پران پیارے دونوں بھائی کُشل تو ہیں کہتے وہ  
کس بلیں میں ہیں۔ پریم سے پری پران بھرت جی کے بچنوں کو سُندر  
راجہ دُشترہ نے انہیں پھر چھٹی پڑھ کر سُنائی۔

چوہائی

سُنی پاتی چلے دوو بھرتا۔ ادھک سینہ سوات نہ گاتا  
پریتی نیت بھرت کے کو بھی۔ سکل سبھاں چھو بیٹا۔  
چھٹی کوں کر آئند کے مائے دونوں بھائیوں کے  
بھرتے ہو گئے۔ پریم کی باڑھ شرم میں ساتی جی نہ سُنی بھرت جی  
گی پرت پریتی کو دیکھ کر ساری سبھاں نے بہت ہی سُکھ مانا۔

تب نرپ دُوت نکٹ بیٹھا۔ مدھر منوہر بچن اُچارے  
بھیا کہو کُسل دوو بارے۔ نہرہ نیکس رنج من نہارے  
تب راجہ نے دوو کو اپنے پاس بٹھایا۔ اور ان کو چھٹی  
منوہرانی سے کہا۔ بھیا! کہو دوو اور بھاکر کُشل تو ہیں کیا تم نے  
انہیں اپنی آنکھوں سے بھی طرح دیکھا ٹھی ہے۔

سیال گوردھر دُشو بھاکر۔ بے کسور کو سوات سُنی ساٹھا  
پہا پہو نہرہ کہو سبھاں۔ پریم پس سُنی سُنی کہہ راو  
سافوے اور گورے رنگ کے ہیں۔ بھنشن اور ترکش

دھارن کے رہتے ہیں۔ کسور (چڑھتی جوانی) اوستھ کے ہیں۔  
اور دُشو اتھ جی مٹی کے ساٹھ ہیں۔ مٹی انکو پہانتے ہو تو ان کے بھاؤ  
کو تو کہو پریم کے دُش ہوئے راجہ دُشترہ بار بار اس پرکار پوچھتے ہیں۔

جہاں تیں مٹی گئے اوائی۔ تب تیں جی سکی سہی پانی  
کہو بہرہ کون بدی جانے۔ سُنی پریم بچن دُوت مسکانے  
جس دن۔ سُنی اتھ اپنے ساتھ لے گئے اس دن سے

شری کشمی جی کیٹ سے اتھری کا سندھ میں بسا کر  
جس نگر میں بر جاتی ہیں۔ اس نگر کی شو بھاکر کا وزن کرتے ہوئے شری  
سرسوتی جی اور شیش ناگ جی بھی لجاتے ہیں۔

چوہائی

ہنچے دُوت رام پر پاوں۔ ہر شے نگر بلو کی سکر پاوں  
بھوپ دُواتر نہرہ خیر جنائی۔ دُشترہ نہرہ پستی لئے بولائی

جک جی کے بھچے ہوئے دُوت پریم پوتری شری ابو دھیا  
جی میں پہنچے۔ اور نگر کی سڈرنا کو دیکھ کر بے پرین ہوئے۔ انہوں  
نے راجہ دُواتر میں جا کر اپنے آنے کی خبر دی۔ راجہ دُشترہ جی نے  
انہیں اپنے پاس بلالیا۔

کری پر نامو نہرہ پاتی دینچی۔ مدت جھپا پو اٹھی لینچی  
پاری بلوچن یا نچت پاتی۔ پلاس گات آئی بھری بھاتی

دونوں نے راجہ کو منسکا کر کے تیر دیا۔ راجہ دُشترہ نے پرین پور  
سوگم اٹھ کر تیر پکڑا۔ تیر کو پڑھتے ہی ان کی آنکھوں میں آنند بھر  
آیا۔ اور شرم ملکیت ہو گیا۔ ہر دے میں ان کے آنند سماتا نہ تھا  
رامو لکھن آ کر کریم چھٹی۔ رسی گئے کہت نہ کھائی بیٹھی  
پہنی دھری دھیر پتر کا پانچی۔ پرتی سبھاں بات سُنی ساچی

رام اور کشمن ہر دے میں ہیں۔ اور دُشترہ چھٹی ہاتھ میں ہے۔  
پریم میں گن وہ عیسے کے تیسے رہ گئے۔ اور چھٹی کی کھٹی چھٹی بات  
چچہ زکھ سکے بھر دھیر پتر کر چھٹی پڑھی۔ سچے منگل مئے ساجا رنکر  
ساری سبھاں بڑی پرین ہوئی۔

کھلیت رہے تہاں سہی پانی۔ آئے بھر تو سہت بہت بھائی  
پچت اتی سینہ سکیائی۔ مات کہاں تیں پانی آئی

بھرت جی جہاں کھینٹے تھے وہاں یہ خبر سن کر اپنے ہنوں  
اور چھوئے بھائی شرم کھن سہت راجہ دربار میں آئے۔ اور بڑے  
پریم سے لجاتے ہوئے راجہ دُشترہ سے پوچھا۔ تب بات یہ تیر کا  
کہانی ہے آئی ہے۔





سندھ میں تمہارے سامان کوئی پتہ آتا ہے نہ ہوا ہے۔  
اور نہ بھوشن میں ہوگا۔ ہے راجن نام سے اڑھک پیہر اڈوس کا ہوگا۔  
جس کے رام چندر جیسے پتر ہیں۔

بیر بنیت ہم برت تھاری۔ گن ساگر میر بالک بچاری  
نہہ کہوں سر سب کا کلیا نا۔ جھوہرات بجائی بسا نا  
جس کے چاروں بالک دیر نہر تاشیل ودھرم کا برت  
دھارن کرنے والے اور شرت تھ گنوں کے سمندر ہیں تھارے  
لے وسبھی کال منگل مئے ہیں۔ (سدا ہی تمہارا کلیان ہے)  
اب تم باجہ بجا کر برات سجاؤ۔

دوہا

چلہو بگی سنی گرجن بھلی ہیں ناٹھ سرنو نائی  
کھوپتی گونے بھون تب و تنہہ باسو دیوائی  
اور جلدی چنے کی تیاری کرو۔ گرجی کی آگیا پا کر۔ ہے  
ناٹھ ابہت اچھا کہہ کر راجہ دشر تھ دندوت کر کے اور دوتوں کو رہنے  
کی جگہ دے کر نو اس میں لے۔

چوہائی

راجہ سیو رتھواس بولائی۔ جنک پتر کا باج سنانی  
سنی سندھ لیسو سکل ہر شانی۔ اپر تھاسد بچھوپ بچھانی  
راجہ نے سارے رتھواس (رائیوں) کو بلا کر راجہ جنک  
کی ٹھہی ٹپھ کر سنانی۔ سما جاتھن کر سب رائیاں پر تن ہو گئیں۔  
اور پھر راجہ نے ساری باتیں جو کہ دوتوں سے سنی تھیں۔ رائیوں  
کو سنائیں۔

پریم پھلت راجہیں رانی۔ منہو سکھینی سنی بار د بانی  
ہدات سلیں دھیں گرناریں۔ اتی آند گن جہت ساریں  
پریم میں آند گن رائیاں ایسی برا جی ہیں جیسے سورنی  
بادلوں کی گرج کوٹن کر آند گن ہو جاتی ہے۔ گرجو جیوں کی  
استریاں پر تن ہو کر آشیر واد دے رہی ہیں۔ اور ماتا میں اتی انت

کوئی پریش چڑھائی نہیں) دوتوں کی پریم پر تاپ اور ویر دس  
بھر پور جیوں کی دینا سب کو بہت پیاری لگی۔

سہا سمیت او الو رگے۔ دوت نہہ دین پچھاری لاگے  
کہی انیت تے مود میں کا نا۔ دھرمو بچاری سہیں سکھو مانا  
سہا سمیت راجہ پریم لگن ہو گئے اور دوتوں کو پچھا در  
دینے لگے۔ پیتی کے درودہ ہے۔ کہہ کر دوتوں نے کانوں پر ہاتھ  
رکھے۔ ہر ادا کو وچا کر سبھی نے سکھ مانا۔

دوہا

تب اٹھی بھوب شت کہوں دینہہ پتر کا جانی  
کہتا سنانی گرجی سب در دوت بولائی  
تب راجہ اٹھ کر ویشٹ جی کے پاس گئے۔ اور انہیں  
پٹھی دکھائی اور ادر سے دوتوں کو بلا کر گرجی کی ساری کھانا سنادی  
چوہائی

سنی بولے گرائی سکھو پائی۔ پتہ پریش کہوں ہی سکھ چائی  
جی سرتا ساگر مہوں جانیں۔ جپتی تا ہی کامست ناہیں  
رتمیں سکھ سمیتی پن میں بولائیں۔ دھرم سبیل پس جانیں سکھائیں  
نہہ کہہ کر پتر دھینو سرتھیوی۔ لسی پتیت کو سلیدا دیوی  
یہ سما جاتھن کر گورو ویشٹ جی اتی پر تن ہو کر بولے کہ پتہ  
آتا پریشوں کے لئے سدا ہی پر تھوی سکھوں سے چھائی رہتی ہے۔  
جیسے پدی بی سمند رو کوئی کامنا نہیں ہے۔ تو کھی نڈیاں سمند  
میں ہی پریش کرتی ہیں۔ ایسے ہی دھرم پرانی پریشوں کے پاس  
سکھ سمیتی بنی بلانے سبج سبھاو سے ہی جلی آتی ہے۔ تم گورو پر تن  
سکا دے اور دوتوں کی سبوا کرتے والے ہو۔ اور ایسی ہی پتر کو شلیا  
دیوی جی ہیں۔

سکرتی تہرے مان جاگ مانیں۔ بھونہ ہے کووہو نیو ناہیں  
نہہ تھ اڑھک پتہ پریم کائیں۔ راجن رام سرت سرت جاکیں



آہندیں لیکن ہیں۔

یہیں پر سیراتی پر یہ پاتی۔ ہر لگائی جڑا وہیں چھاتی  
رام بھن کے کیرنی کرنی۔ بارہا بار کھوپ پر برنی

اس پیاری چٹھی کو لیسیں لے کر سب رانیاں ہرے  
سے لگا کر کلیہ ٹھنڈا کرتی ہیں۔ شہرینہ ہزاراج دشرہ لے  
بار بار شری رام لکشمی کی کیرنی اور کرنی کا درن کیا۔

مٹی پر سادو کہہ دو اور سادے۔ رانہ نہ تب ہی دیو بولا سنے  
دیئے دان آئند سمیت۔ چلے پیر پر اس سبش دیتا

"یو سب مٹی و شو امترجی کی کرپا ہے۔ ایسا کہکر راج راج  
دربار کو چلے آئے تب رانیوں نے برہمنوں کو بلایا۔ اور پرین من سے  
انہیں دان دیا۔ یہ سب ٹھہر رہیں آئندہ او دیتے ہوئے چلے۔

سمو دسٹھا

جاچاک ہنکاری نہ بھپاوری کوٹی بدھی

جرو جیو ہوں مست چاری پھر ورتی دسرتھ کے

پھر جاچوں (مانگنے والے بھکاری) کو بلوا کر انہیں روٹوں  
پر کاکی پھا دیں دیں۔ پھر ورتی راج دشرہ کے چاروں پتر  
جرو جیو ہوں۔

چوبائی

کہت چلے پیریں پٹا نا تا۔ مری بنے کہ کہے نہ نا

سما چار سب لو گنہہ پاسے۔ لاگے گھر گھروں بدھائے

یوں کہتے ہوئے وہ بھانت بھانت کے بستر پہنچے ہوئے

چلے۔ پیریں ہو کر نقادے والوں نے بڑی دھوم دھام۔ نقادے

بجائے لوگوں نے جب یہ سما چار سنا تو گھر گھر بدھا دے گئے

جھون چاری وہ بھرا اچھا ہو۔ جنگ ستار ہو سیریا ہو

سٹی سٹھ کتھا لوگ انورا کے۔ گاہ گاہ گل سنوارن لاگے

چودہ کووں میں آئند بھر گیا کہ شری جنک کماری سینتا جی کا  
و شری رگھوناتھ جی کا دادہ ہوگا۔ اس شہ کتھا کو شکر لوگ پریم میں  
لیکن ہو کر راستے۔ گھر اور گلی کو چے سجانے لگے۔

جدپی اودھ سد لوسہا ونی۔ رام پری منگل سے پا ونی

تدی پی پرتی کے پرتی شہائی۔ منگل رچنا رچی بتائی

یہ پی اودھ پری سدہا ہی سند ہے۔ کیونکہ وہ رام جی کی

کلیان مئی پرتی لگی ہے۔ تو بھی پرتی پر پرتی ہونے سے وہ سند

منگل رچنا سے سجائی گئی۔

دھوج پتاک پٹ چاد چار۔ چھا واپرم بچتر بجا رو

کنک کلس نورن مئی جالا۔ ہر ددب ودھی جھپت مالا

دھوجا۔ پتا کا۔ پردے اور سندھیا رول سے سارا بازار

بہت ہی دھڑکھایا ہوا ہے۔ سونے کے کلش نورن مینیوں

کی جھاکریں۔ ہادی۔ روپ۔ دہی اور دھڑکھانے والے پھولوں کی

لالاؤں سے۔

دوہا

منگل مئے پنج پنج جھون لو گنہہ پے بنائی

بیتھیں پیچی چتر سم چوکیں چارو پیرائی

لوگوں نے اپنے اپنے گھروں کو سندھ رچنا سے منگل

مئے بنا لیا مگر کی گلیاں (سگندھ) سے سینی گئیں اور سندھ

چرک پڑائے گئے۔ (چندن کیسٹور و کستوری۔ کپور سے بنی ہوئی

سگندھت و ستو کو چتر سم کہتے ہیں)

چوبائی

جہاں تہاں جوتھ جوتھ ملی بھائی۔ سچی نو پست کل دوتی دامنی

بھونیں مرگ ساوگ لوچی۔ پنج ستر پاتی مانو بوجی

گاویں منگل منگل بائی۔ سنی گل رو کلنٹھی لجتانی

جھوپ بھونیں جانی بھانا۔ لیسو بوسن ریلیو پتا نا

پھر راج نے بھرت کو بلایا اور کہا کہ جا کر گھوڑے بانٹھی اور  
دیکھ مچاؤ اور جلدی شری رکھنا تھکی کی برات میں چلو۔ پھر کر  
دلوں بھائی بھرت اور شری گن آنتری کی انگوں سے بھر پور  
ہو گئے۔

بھرت سکل ساہنی بولائے۔ ایشو دنیہ بدت اٹھی اٹھائے  
رچی اچی میں ترک تہہ سا ہے۔ برن برن براہی برا ہے  
کھرت لے سارے ساہنی را محضیل کے کار فخر اٹھائے  
ان کو گھوڑے سحائے کا حکم دیا۔ وہ بڑے پرتن ہو کر دوڑے انہوں  
نے پیچھا دو گئے زین کسکر گھوڑے سجائے زنگ رنگ کے اُنتم  
گھوڑے شو بھادیئے گئے۔

سُکھاگ سکل سٹھی جھیل کرنی۔ ایسے اور تہہ بھرت گئے سٹھی  
ناما جانی زجا ہیں بھجھائے۔ بندری پوڈو بوجیت اڑانے  
سارے گھوڑے بڑے ہی سندری جھیل جال کے ہیں۔  
پر پھوی پریاؤں دھرتے ہیں۔ بانو تپے ہوئے لوہے پریاؤں دھرتے  
ہوں۔ (ارتھات پختوی پرائن کا پاؤں لگتا ہی نہیں) بہت  
سی جاتیوں کے ہیں جن کا وزن نہیں کیا جاسکتا۔ دوڑتے ہیں  
تو ایسا جان پڑتا ہے کہ اپنی تیز آواز سے رالو کو بھی لجا لے  
ہیں۔

تہہ سب تحصیل بھئے اسوارا۔ بھرت سیر میں بئے راجکمارا  
سب سندری بھوشن دھاری۔ کر سرجاپ ٹون گٹی بھاری  
بھرت جی کی اوستھیا کے سندری تحصیل بھئیے راجکمارا  
گھوڑوں پر سوار ہوئے۔ سبھی سندری ہیں۔ اور بھئیے بھئیے ہوئے ہیں۔  
اُن کے بالٹوں میں بان اور دھنکشی ہے۔ اور گڑی بھاری ترش  
باندھے ہوئے ہیں۔

دوہا

چھڑے چھیلے چھیل سب شور جال میں  
جگ پد چلا سوار پرتی جے سی کلا پر بین

کلی کی سی چھیلی اور چند راج کے سمان سندری کھ دلی  
بارا رنگ سوارا ہے سندری روپ سے کام دیو کی تپنی رتی  
کے گھوڑے کو بھی بھرت کرنے والی سواگن استریوں۔ سو سو  
مترنگار سے کہیں نہیں مل کر منور بلتی سے مشکل گیت گاری  
س۔ جس کے غریباناں کہیں کر کو کلیں بھی تپا رہی ہیں۔ راج محل  
ن شو بھاکا دین سے کیا جائے۔ جہاں سارے سندری  
وہمت کرنے والا سندری بجا گیا ہے۔

سکل دربیہ منور نانا۔ راحت تاجت سٹیل ہسانا  
کہتوں برہم پٹی آپہ ہیں۔ کہتوں بھیدی تھی بھوت کر ہیں  
انیک برہم کے منور شگون میں چارہ براہ رست ہیں  
اور سب سے بھارتیہ رست ہیں۔ یہ ہیں بھیاٹ لوگ دھوکہ کی  
پرکھ کا گان کر رہے ہیں۔ اور کہیں بندت لوگ دیہ صحن کا ہے  
ہیں۔

گاد میں سندری سکل گیتا۔ لے لے نامورا مو اور سینتا  
بہت اچھا دھنواؤں تھوڑا۔ ناہوں اگی چلا چوں اورا  
سندری استریاں رام ادسیتا کا نام لے لے کر منگل گان کر  
رہی ہیں۔ آتھاہ ست ہے۔ در محل بہت چھوٹا ہے۔ اس لئے وہ  
محل نہ سنا تا ہوا ناچاروں طرف اُٹھ پڑا ہے اور باہر بند بھلا ہے  
دوہا

سو بھاد مر تھ بھون کہہ کو کبی برنے پار  
جہاں سکل سیر سینی رام لینہہ اوتار

جہاں سارے دیوتاؤں کے شری رام چندر جی  
لے اوتار لیا ہے۔ دسکھ کے اس محل کی شو بھاکا وزن  
کرے گا کون کوئی ساہس دھملا کر سکتا ہے

چوپائی

بھوپ بھرت سنی لے بولائی۔ بئے گئے سیندن جہو جانی  
چہو سٹی دھو میر براتا ہست پٹاک پوکے دو دھرتا





اپنا سماج سجا کر لیں۔

495

سب کے ارنہ بھر رہو پورٹ پلک سہریہ  
کب پڑی تھی بے نین بھری امو لکھنؤ دو ویر  
من میں پھولے نہیں سہاتے اور آئندہ سے پری پورن  
شہر میں کہ کب پہنچ کر جی بھر کر نیتروں سے رام نکشیں گی  
دونوں بھائیوں کے درشن کریں -  
چوپائی

گر جہیں گج گھنٹا دھنی گھورا۔ رکتہ رواجی ہنس چڑا اور  
 زندی گھنٹی گھوم رہا سنا سنا۔ سچ پرائی کچھو سٹئے نہ کا نا  
 بانٹی گرج رہے ہیں۔ اُن کے گھنٹے گھور بند کر رہے ہیں  
 دیکھوں کی گھر گھرا ہٹ اور گھوڑوں کی ہنہننا ہٹ چاروں طرف  
 ہو رہی ہے۔ نقارے اپنے گھور بندوں سے میگوں کو گھبرا  
 رہے ہیں۔ اپنی برائی کا نثری آواز سنائی نہیں دیتی۔

تہا بھیر جھوٹی کے دوا ریں لیج ہوئی جانی ایشان پیا ریں  
چڑھی امار نہ دیکھیں ناریں لہیں آتی منگل کھاریں  
راج دوا ریں اسی بڑی بھیر جمع ہے کہ اگر تھیر بھیر نیکیں  
تو وہ بھی پس کر دھول ہو جائے۔ مگر کی استریاں اٹاریں پر جو بھی  
بہات دیکھ رہی ہیں اور منگل تھا توں یہ آرتی سجائی ہوئی ہے۔

گاہیں گیت منوہر نانا۔ اتی آئندونہ جانی بیکھانا  
تب سمنتر زونی سیندن ساجی۔ جوتے ربی ہئے ننگ باجی  
نانا پرکار کے وہ سندر منوہر گیت گارہی ہیں۔ اُن کے آئند کا  
دورن انہیں کیا جاسکتا۔ تب سمنتر جی سے دُور تھ سجاتے۔ جن میں  
سُورن کے گھوڑوں کو بھی مات کر لئے والے سندر گھوڑے جوتے۔

دو رکھڑے کھوبہ ہیں آئے انہیں سا رہیں جا میں کھانے  
راج سا جو ایک رکھ سا جا دو سترج پنج اتی بھر ابا

دو ٹوں سند رکتہ وہ راجہ دشرتہ جی کے پاس لے آئے۔  
 اُن کی شوبھا کا اور ن تو ہر سو جی بھی نہیں کر سکتیں۔ اُن میں سے ایک  
 رکھ پر راج سماج سجا ہوا ہے۔ اور دوسرا جو بیچ کا بیچ اور اتنی انت  
 سند رکھا۔

109,

تہیں اس قدر چرچہ و بحث کہوں شی چھائی ہو  
اچھو ہو سیندن شمری ہر گوری گنیشو  
اسا سند بھیرا وجہ نے اپنے کل گرو و شیشٹ جی کو برتن  
چٹ ہو کر چڑھایا۔ اور آپ شو۔ گرو۔ پارتی اور گنیش جی کا سمرن کر  
کئے دوسرے لفظ پر چڑھے۔

چند

سہیت سہیت سوزہ زپ کسپیں۔ گر گر سنگ پیر نہر حبیبیں  
 کری کل ریتی ہرید بھی راؤ۔ کچھی سب ہی سب بجاتی بناؤ  
 سمری راموگر آلیسو پائی۔ چلے جی تھی سنگھ بجائی  
 ہر شے بیٹھ بلوکی براتا۔ بر شہر میں سمن سنگل داتا

راجہ دشرتہ و سہشت جی کے ساتھ ایسے شوہیا پارہے تھے۔  
جیسے دیواندرائے گرد برہمپتی کے ساتھ شوہیا پارہے ہیں۔ وہ  
بدھئی اوسار اور اپنے گل کی مراد اوسار سب کا رہ کر کے اوس سب  
کو سب پر کار سے سجدہ دیکھ کر شری رام چندر جی کا سہن کر کے گڑھی  
اگیا پاکر راجہ دشرتہ شکرہ چکار چلے۔ برات دیکھ کر دیتا بڑے برتن  
ہوئے اور منگل سندھو پھول کی برشا کرنے لگے۔

بھیو کو لاہل پہن گئے گا۔ بیوم برات باجنے باجے  
سمر نائی سمنگلی گائیں۔ سمر سا راگ چہرے سنبھائیں  
جب برات مٹی۔ تو بڑا شور مچا باقی اگر جے گھوڑے سنبھائے۔  
اکاش و برات میں باجے بجنے لگے دیر نہ لگی اور سمر نائی سمنگلی گیت  
گانے لگیں اور سمر پھر راگ سنبھائی بیٹھ گئی۔

دھنٹ دھنٹی ہستی برنی نہ جائیں۔ نہ کوئی پاٹک بھجرا ہیں



کھڑی جھیلوں کو دودھ پلا رہی ہیں۔ سرخیوں کی ڈار کھوم کر داہنی طرف کو آئی۔ مالو منگل اور آند کی سماج ہی دیکھ پڑی ہو۔

چھیم کمری کہہ چھیم بسیشی۔ سیاما مام ستر و پر دیکھی سنگھ آئیو دھی اڑو پینا۔ کرٹپٹکے وئی پسر پر پینا

سفید بر وانی چیل مانو بندیش کلیان کی سوچنا دے رہی ہے۔ بائیں طرف سندر دخت پر شیا ماد کھائی دی۔ سامنے سے وہی اور پھلی آتے دیکھی۔ بالکھوں میں پٹنگ اٹھائے ہوئے دو دروان برمنوں کا درشن ہوا۔

دوہا

منگل مئے کلیان مئے بھیمت پھل داتا

جنو سب ساچے ہون ہمت کھئے سنگن ایک بار

منگل مئے کلیان مئے اور من مئے پھل دینے والے سنگن مانو سچے ہونے کے ہمت ایک ہی بار ہو گئے ہیں۔

چو پائی

منگل سنگن سکرم سب تاکیں۔ سنگن برہم سندر سبت جاکیں

رام سرس بر و د لہنی سینتا۔ سمہی دترتھو جنکو پکتیا

سنی اس سیا ہو سنگن سب ناچے۔ اب کینہ برہی ہم ساچیں

ایہی یدھی کینہ برات پیا نا۔ ہئے گئے کا جہیں ہنے لسانا

سنگن برہم شری رام چندر جی جن کے پتر ہیں ان کے لئے

تو سب منگل سنگن سکرم دینج ہی ہیں۔ رام جینا ور اور سینتا جیسی

دوہن و پریم پوتر۔ دترتھ و جنک جیسے سمبندھی جہاں ہوں ایسا اور

سنگن کر سنگن سب ناچ اٹھے ناؤ کھا د بند سے کہہ رہے ہوں کہ ہے

برہما اب لے ہمیں سچا کر دکھایا۔ اس طرح برات لے کر چ گیا۔

گھوڑے۔ ہاتھی گرج رہے ہیں۔ اور نقارے پرچٹ پرچٹ پڑ رہی ہے۔

آوت جانی بھانوک ل کبتو۔ ستر تہر جنک بندھا سیتو

بیچ بیچ بر باس بنائے۔ ستر سرس سنمپدا چھائے

کمریں پادوشک کو نکاس نا نا۔ ہاں کشل کل گان سچا نا  
گھنٹے گھنٹوں کی گھوڑاواز کا وزن نہیں کیا جاسکتا پیدل چلنے والے سیوک گن کسرت کے کھیل کر رہے ہیں اور بھنڈے لہرا رہے ہیں۔ مسخرے مانا پر کار کے تماشے کرتے ہمارے ہیں۔ بڑے ہتھی کھیل کرنے میں بڑے کشل (ماہر) اور گلے بجالانے میں بڑے چتر ہیں۔

دوہا

ترگ نچا وہیں کنور سر انی مردنگ لسان

ناگرنٹ جنو ہیں حکیت ڈھی نہ تال بندھان

مردنگ۔ اور نقارے کے شدن کر شرتھ را حکما را پنے گھوڑوں کو انہیں شدوں کے انوسار اس پر کا زایاچ نچا رہے ہیں کہ وہ گھوڑے تال کے بندھن سے ذرا بھی نہیں چمکتے۔ ناگرنٹ (چتر نٹ) بھی ان کی چال کو دیکھ کر اسچو یہ حکیت ہو رہے ہیں۔

چو پائی

بنی نہ برت بنی براتا۔ ہو ہیں سنگن سندر سبت داتا

چارا چا شو بام و سی لینی۔ منہوں سنگل منگل کہی دی

برات ایسی سچی ہے کہ جس کا وزن کرتے نہیں بنتا۔ راستے میں سندر اور منگل مئے سنگن ہو رہے ہیں نیل کٹھ پھلی بائیں طرف

چارہ مینتا ہے۔ مانو یہ کہہ رہا ہو کہ سب منگل ہی سنگل ہے۔

دہن کاگ سکھیت سہا وا۔ منگل و سوسب کا ہوں پایا

سانو کول بہر تری بارہ بیاری۔ ساگھٹ سبال آو برنالی

دینے طرف کو اسندر حکیت میں شو کھا پارہ لے بیچے کا

درشن بھی سب کسی نے کیا۔ تین پرکار کی شیتل بند اور سو گندھت

دایو اٹو کول و شایں چل رہی ہے۔ شری شہ استریاں سر پر سندر

گھڑا اٹھائے اور گودی میں بچے لیے آ رہی ہیں۔

لو و پھری پھری دوسو دیکھا۔ سر ستر ستر ستر ستر سیا وا

مرگ مالا پھری دہنی آئی۔ منگل گن کبتو نہر دیکھائی

لو مری بار بار پھر پھر دیکھا۔ دیکھا ہی ہے سندر گائیں سامنے

مطابق پاکر سب برائی اپنے اپنے گھروں کے شکھ کو بھول گئے۔  
دوہا

آوت جانی برات بر سنی کہہ گئے لہسان  
سجی گج رکھ پد پر ترگ لین چلے اگو ان

زور سے بچتے ہوئے نقادوں کی آواز سنکر سند برات اتنی جان کر  
اپنے اپنے گھر گھوڑے رکھ سجا کر اور پیدل بھی اگو اتنی (پیشوائی) کرنے  
والے لوگ برات کی اگو اتنی (پیشوائی) کرنے کیلئے کو چلے۔

•••••

## ماس پارین دسول شرام

بکھی بناو سہت اگو انا۔ مہرت برات نہہ ہتے لہسانا  
اگو انیوں نے (پیشوائی) کرنے والوں نے) جب برات  
بکھی تو مارے آند کے وہ کھولے نہیں سماتے۔ اگو انیوں کو  
کھاٹے باٹھ کے ساتھ آتے دیکھ کر برتن ہو کر براتیوں نے نقار  
بجائے۔

دوہا

ہشی پر سیرین بہت کچھاک چلے بک میل  
جنو آند سمدر دوئی بلیت بہانی سبیل

کچھ لوگ آپس میں ملنے کے لئے اس پر کار بے لگام ہو کر  
دوڑے بانو آند کے دو سمندر اپنی مرید اگو بھور کر ملنے کو آند  
پڑے ہوئے۔

چو پائی

ہشی سمن ہر سندی گا دیں۔ مہرت دیو دند بھی سجا دیں  
بستو سکا گھیرن پیا سگس۔ بنے کینہ نہ نہ اتی اورا گس  
دیوانگنا س بھولوں کی برشا کر کے گیت گانے لگیں  
دیوانوں نے برتن ہو کر نقار سے بجائے۔ اگو انیوں نے سب ستوش

سوریک کی کے پتا کا سوروب و شرف جی کو آتے ہوئے جان کر  
راج جنک نے ندیوں پر پل بنا دیئے۔ بیج بیج میں سند پڑاؤ بنا گئے  
جن میں دیولک کے سامان سمیدرا (خوشحالی) چھائی ہوئی ہے۔

اس سٹین بریس سہاے۔ پانی سب بیج بیج منجائے  
نت لون کھ لکھی الو کو لے۔ سکل برات نہہ مندر بھولے

جن میں سب براتی اپنی اپنی پسند کے اتم بھوجن۔ سند  
بستر اور بستر پاتے ہیں۔ ایسے نت نئے سکھ پاکر اپنی پسند کے

کو کس بھی کو پر کھارا۔ بھجان اہت انیک پر کارا  
بھر سدا سم سب بکوائے۔ نانا بھانتی دھائی بھانے  
بھل انیک برستو ہرمانیں۔ ہشی بھینٹ بہت بھو بھائیں  
کچھون بس مہانی نانا۔ کھاگ گئے گئے بھو بھائی  
منگل سنگن سنگدھ سہاے۔ بہت بھانتی جی پال جائے  
دوھی جیورا اہسار اپارا۔ بھو بھائی کھوڑی چلے کہاوا  
سولنے کے گھرے۔ پرات دھال آدی انیک پر کار کے

سند برتن امرت کے سامان جوانوں سے بھرے ہوئے بن کا درن  
کیا ہی نہیں باسکتا و انیک بھیں اور دوسری سند و ستوں برتن  
ہو کر راج جنک نے بھینٹ کے لئے بھیجیں گئے۔ کپڑے اور  
نانا پر کار کے رتن و کیشی بشتو۔ گھوڑے۔ ہاشی اور بہت طرح  
کی سواریاں اور منگلی دروہ اور ہواوئے ساکندھ بہت پر کلکے  
راج جنک نے بھیجیں وہی جیورا اور اگت ناشتے کی چیزیں  
بہنگیوں میں بھر کر کہاوا چلے۔

اگو انہ جب دیکھی براتا۔ آند رو ملک بھر گاتا



دشمنوں کو سب پرکار سبھ پار سب راہ جنک کی بڑائی کرے  
لگے۔ اور اس الشوریہ کے بھید کو کسی نے بھی نہ جانا۔

سیا ہمارا گھوٹا ناک بانی۔ ہر شے ہریاں ہینو پانی  
پتو اگنو سنت دو و بھائی۔ ہریاں نہ اتی آندرو امانی  
رگھو ناتھ جی نے سیتا جی کی اس ہماں کو جان لیا۔ اور اُنکا  
پریم بچاں کر سن میں بڑے پرست ہوئے۔ پتا جی کے آنے کی خبر  
سن کر دونوں بھائیوں کے ہر دے میں ہماں آندرو سامانہ تھا۔  
سچنہ کی نہ سکتا گرو باپیں۔ پتو درسن لاجو من ماہیں۔  
بسوا متر بنے بڑی دیگی۔ پاچا ارسنتو شوبیشی  
اُن کا من پتا جی کے دشمن کرنے کو بہت ہی لپا تھا۔  
پرتو سناوچ وش گو رو پتو متر جی سے نہیں کہتے دشوا متر جی  
نے جب اُن کی ایسی بڑی آدھینا (عاجزی) دیگی تو وہ من  
میں بہت ہی پرست ہوئے۔

ہری بندھو دو ہریاں لگائے۔ پاک اناک نیک جل چھائے  
چلے جہاں شترتھو جنوا سے۔ منہوں سرور نلبو پیاسے  
پرست ہو کر انہوں نے دونوں راہکاروں کو ہر دے سے لگایا۔  
پریم وش شریہ کے روٹھے کھڑے ہو گئے۔ اور میتروں میں پریم کے آنسو  
بھڑائے۔ وہ دشمن جی کے جنوا سے کی اور چلے۔ مانو سرور کی اور  
تاک کر کوئی بڑا پیاسا بڑھا چلا جا رہا ہو۔

دوبا

بھوپ بلو کے جہیں منی آوت ستنہ سمیت  
اٹھتے ہری شکر بندھو مہول چلے تھاہ سی لیت  
راہ نے جب دشوا متر جی کو دونوں پتروں سمیت آتے  
دیکھا تب وہ پرست ہو کر اٹھے۔ اور شکر کے سمندر میں تھاہ سی  
لیتے ہوئے چلے۔

چوپائی

منی ہی زندوت کینہہ ہمیا۔ بلبار پلج دھری سبیا

راہ دشمن کے آگے رکھ دیں۔ اور اتی انت پریم سے سیتی کی  
پریم سمیت راوسب لہنہا۔ بھے بھیس جاچکینہ دنیہا  
کری پوجا نیتا بڑائی۔ جن باسے کہوں چلے لوائی  
راہ دشمن نے بڑے پریم سے سب بیلارکھ سوکا کئے  
اور ماچکوں (بھکاریوں) کو کھنٹیس دیں۔ پوجا مان سمان کر  
کے اگوائی لوگ برات کو جنوا سے کی آدو ساکھ لے چلے۔

لبن بچتر پاٹوڑے پر ہیں۔ دیکھی دھنرو دھن پیر ہر ہیں  
اتی سار دتھو جنوا سا۔ جہاں سب سبھائی تپا سا  
وہاں کیسے دیک بنگ کے بچتر کیوں کے پاٹوڑے پڑتے  
جاتے ہیں کہ جن کو دیکھ کر کبھی (اپنے دشمن کے اہنکار کو پھوڑتے  
ہیں۔ بہت ہی سار جنوا سا دیا گیا۔ جہاں سب کو سب پرکار کی  
سوڈھا (سہولیات) تھیں۔

جانی سیال برات پر آئی۔ کھونچ ہما پر گٹی جنائی  
ہریاں شمری سبھی بولائیں۔ بھوپ بھونی کرن پھٹائیں  
برات کو اتی جان کر سیتا جی نے بھی اپنی کچھ ہما  
پر گٹ کر کے دکھلائی۔ ہر دے میں سمن کر کے سب سہا جیاں  
بلائیں اور راہ دشمن جی کی ہما کی کرنے کو جنوا سے پر لکھیں۔

دوبا

سہی سبھ لیسوا کنی گئیں جہاں جنوا س  
لیئیں سبھ اسکل سکھ شمر بھوگ ریکاس  
سیتا جی کی آگیا پاکر سب سہا جیاں سہیدا۔ اور دلوک  
کے سارے سکھ و بھوگ دلاس کو ساکھ لے کر جنوا سے لکھیں۔

چوپائی

نچ نچ باس کی براتی۔ شمر سکھ سبھ سب بھاتی  
بھو بھید کھو کوڑ نہ جانا۔ سکل جنک کر کیریں بھانا  
سب براتی اپنے اپنے ٹھرنے کے ستمان میں سارے رو تے

چوہائی

رام ہی کبھی برات جڑانی۔ پرتی کی رتی نہ جاتی پھانی  
نرسپ سب سہل سست چاری۔ جنوہن دھرم ادک تنو دھاری  
نتری رام چندر جی کو دیکھ کر برات کے من شتیل ہو گئے۔ پریم  
کی تو ریت ہی لگ ہے۔ اس کا وزن نہیں ہو سکتا۔ راج سمیت  
چاروں راجکار ایسے شو بھا پار ہے ہیں۔ جیسے دھرم ارٹھ کلام  
اور موکش مورتی مان ہوئے بیٹھے ہوں۔

سفندہ سمیت دسہرہ ہی دیکھی۔ مدت نگر نرناری بسکھی  
سمن برسی سرک ہی لسانا۔ ناک نیٹن ناہیں کری گانا  
پتروں سمیت راج دسہرہ کو دیکھ کر نگر کے استری پرش  
بہت ہی پرین ہوئے۔ دیتا پھولوں کی برشا کرنے لگے۔ اور  
ایسٹریں گاگا کرنا چنے لگیں۔

متانند او بیپر سچو گن۔ ماگر دسوت برش بندی جن  
سہت برات راوسنما نا۔ اکیسواگی پھرے اگوانا

جنک جی کے پر دہت متانند جی۔ دوسرے برین اور نتری  
لوگ۔ ماگر دسوت۔ وڈوان اور بھالوں نے برات سمیت راج کا  
سٹمان کیا۔ اور پھر آگیا مانگ کر سب اگوانی لینے والے لوگ  
واپس لوٹے۔

پتھم برات لگن تیں آئی۔ تائیں پریمو وادھیکائی  
برہمانندو لوگ سب کہیں۔ چوہوں وں فشی بڈی کن کہیں  
یہ بات سن کر کہ برات لگن کے ٹائم سے پہلے آگئی ہے نگر میں  
بڑا ہی آندا بھا گیا سب لوگ برہم اند پر اپت کر رہے ہیں۔ اور  
برہم جی سے پراکھنا کر رہے ہیں کہ ہے بدھانا! دن اور رات بڑے  
ہو جائیں۔

دوہا

رامو سیاسو بھا اوڈی سگرت اوڈی وڈی وڈی راج  
جہاں ل پرین کہیں اس ملی نرناری سماج

کوسک راؤلے ار لائی۔ کپی سبیس پوچی کسلانی  
راج نے متک ٹیک کرنی کو پر نام کیا۔ اور بار بار ان کے  
چروں کی دھول کو سر پر دھرا۔ وشنو متری نے راج کو بھانی سے  
لگا لیا۔ اور استیر وادی۔ اور پھر انکی شکل پوچی۔

پنی دندوت کرت دو بھائی۔ دیکھی نتری ار سکھو نہ سمائی  
سست ہیاں لائی دسہرہ کھ میٹھ۔ تبرک سر پر پران جنو بھینٹے  
پھر دونوں بھائیوں نے راج کو دندوت پر نام کیا۔ تہیں دیکھ کر راج  
دشہرہ پھولے نہ سمائے۔ پتروں کو کلیو سے لگا کر دیوگ کے اسہرہ  
دھک کو شانت کیا۔ مانو مردہ نتری میں جان آگئی ہو۔

پنی بسٹ پد برتہ نہ ناے۔ پریم برت مٹی براد لائے  
پر پریند بند سے دوہول بھائی۔ من بھاتی سبیس پائیں  
پھر انہوں نے وشنو جی کے چروں میں سر نوایا پریم لگن  
ہو مٹی نثریٹھ لے آئے کو اپنی چھاتی سے لگا لیا۔ پھر دونوں بھائیوں  
نے برہمن منڈی کی بھناکی۔ اور ان بھائے استیر وادیے۔

بھرت ہراج کینہہ پر نا تا۔ لے اٹھائی لائی ار را ما  
ہشے لکھن دیکھی دوو بھرتا۔ لے پریم پریم پورت گاتا  
بھرت اور شتر دگھن نے نتری رام چندر جی کو پر نام کیا  
نتری رام چندر جی نے ان کو اٹھا کر بھاتی سے لگا لیا۔ کشمن  
جی نے دونوں بھائیوں کو دیکھ کر پرین ہوئے۔ اور پریم سے بھر پور  
نثری سے ان سے لے۔

دوہا

پرین پرین جاتی جن جا پسا نتری سمیت  
لے جیتھا بھئی سب ہی پریم پریم کر پال بنیت

پریم کر پال اور کوئل سبھا و بھو رام چندر جی بنک پور وادیوں  
کٹھنوں۔ جاتی کے لوگوں۔ جاچکوں و منتریوں اور منتریوں سے  
یتھا لگیہ لے۔



یار ہیں یار سیہہ پس جنگ بلاؤ ب سیا

لین آہیں بندھو دو کوئی کام کیتا

راہ جنگ یریم دشمنیتا جو بار بار یا کریں گے اور یہ  
کر دو دن کا مدیوں کے ساں بندر بھائی ان کو لینے آیا کریں گے

چوپائی

بہدہ بھانتی ہوگی ہی ہونائی۔ پیر نہ کا ہی اس ساسانی

تب تب رام لکھنوی نہاری۔ یہ ہیں سب لوگ سکھاری

تب ان کی میت یر کا رے بھائی ہوا کرے گی مہلا یا سرائ  
کس کو دیا راگے کا شہنشاہ ہم نگر داسی لوگ عام لکھن کو دیکھ دیکھ  
کر برہن اور سکھی ہو کر یں گے

سکھی ہیں رام لکھن کر ٹھانا۔ تیغی بھوپ سنگ دوتی دھوٹا

سیام گور سب الگ سہاگے سب کہیں دیکھی جے آتے

ہے سکھی! جیسی رام لکھن کا جوڑی ہے تیری پھر اے سنگ دو  
پتراہ بھی ہیں جن لوگوں نے دیکھا ہے وہ سب بیکھے ہیں کہ ان میں  
سے بھی ایک سانولے الگ کلبے اور دو سرانگوں سے دگ

کلبے

کہا ایک میں آج نہا کر جنوں برنجی پنج ہاتھ سنوارے

بھرتو رام ہی کی آلوہاری سہا لکھن نہ سکھیں نہ زنا راری

ایک نے کہا میں نے آتے ہی ایس دیکھا ہے اتنے سعد ہیں  
ماویر ہا جی نے اپنے ہی ہاتھ سے سنوارے ہیں بھرت  
جی تو صورت میں رام چندر جی سے اتنے تھے ہیں کہ کوئی بھی

استری برقی آسانی تھان دونوں کو بھان میں سکھتا

لکھنو شتر و شتر دو ایک لڑا چھ تھکے گئے سب الگ الگ آیا

من بھاو میں مکہ بری نہ جا میں آپا کہوں تری بھوک نہیں

لچمن اور شتر دگن و دو کا ایک ساہی روپ ہے اڑی سے لے کر  
چولی تک دونوں کے سب ہی لگ فوجیم دے مثال ہیں

جہاں جہاں جنگ پڑا سی استری پڑش یہ کہہ ہے میں کہ  
شری رام اور سیتا جی تو شو بھا کی سیاد مد ہیں، اور جنگ  
اور راہہ و شتر تھ دو دنوں پن کی سیا ہیں

چوپائی

جنگ سکرتا مور تی پیدھی و سر تو سکرتا راتو مور تی

انہم ہم کاہنوں نہ سوا اور اوسے کاہنوں نہینہ سماں چل لاؤ

سیتا جی تو راہہ جنگ جی کے پن کر موں کا سار دپ ہے اور شری  
و شتر تھ جی کے پن کر م شری رام چند جی کا ریب و جان کر کے  
پرگٹے ہوئے ان دونوں راہا دے کے ساں نہ تو کسی نے شو جی کی

آرادھنا کی اور نہ ہی ان کے ساں کسی نے بھل پایا

انہم ہم کو تھ بھو جنگ ہیں یہ نہیں کہتوں ہونو نا میں

ہم سب سگی سکرتا کے راسی بھجنگ جی جنگ پرباسی

ان کے ساں کوئی سدا میں نہیں ہے دہو ہے اور کوئی ہوگا  
ی اور ہم بھی سارے پیسوں کی راشی ہیں جو سدا  
نیں جنہ نے کر جنگ پور کے باسی ہوئے۔

جہنہ جانی رام چھی دیکھی کو سکرتی ہم سرس بسکھی

پنی دیکھت رگھو پریا بولی بھلی بدھی لوچن لاہو

ہمارے ساں کوئی بڑا نہیں آتا ہوگا جنہوں نے رام اور  
سیتا جی کی شو بھا دیکھی اب شری رگھو ناتھ جی کا دواہ چھی  
کے اور انہی طرح انکھوں کا لا بھا نکھیں گے۔

کہیں پر سہ کو کل گئی اسی پیاہوں پڑ لا بھو جیتی

بڑے بھاگ بدھی بات بتائی میں اتھی ہر دینہ دوتائی

کوئل کے ساں مدھر سر والی استریاں آپس میں کہہ رہی  
ہیں کہ ہے سندھو نیر والی بڑی بھاگ سے دونوں نے یہ بات بتائی ہے  
یہ دونوں بھائی ہمارے نیر وں اتھی ہو کر یں گے

دودھا

من کو ہی بھلے ہیں۔ برتنو کھان کی طرح بھاگنا کرتے ہیں  
اسمہ تھپے تینوں لوگوں میں ایسی کوئی دستہ نہیں جن کی ان کو اپنا  
دعائیت ادبھا مے

چند  
اٹمانہ کو دکھ داس غمسی کبھی کو بد کہیں

بل پنے بدیا سبیل سو بھاشدھو انہ سے الہی ہیں  
پر ناری سکل پساری انچل بدھی ہی پنی ساد ہیں  
بیا ہیوں چار تو بھائی انہیں پر غم سنگل گاد ہیں  
سمی داس جی دین بھاد سے کچھ ہیں کہ کوئی امد دھان سب  
کچھ ہیں کان کی اٹھنا نہیں کوئی نہیں ہے بل غم ترا دویا۔ شین  
شو بھا کے نمن دان کے سمان یہ سو کم ہی ہیں نگر کی اب  
ناریاں آنچل پھیلا کر بدھتا ہے۔ یہ پرانہ کھانا کر رہی ہیں کران  
چاروں بھائیوں کا دواہ اس نگر میں ہی ہو جائے اور ہم  
سب شدہ سنگل گائیں

سورٹھا

کہیں پر سپہ ماری باری بلوچن پلک تن

سکھی سیکو کرب پراری پنی پوندھی بھوپ ڈوڑو

میتروں میں پریم آنو بھرے امد پلک شری سے استریاں  
آپس میں یہ کہہ رہی ہیں کہ ہے سکھی۔ زور اور غم کے سمندر ہیں  
قربراری غم جو جی ہاری منو کا کٹا کو پورہ کر رہی ہے

چوپائی

ایہی بدھی سکل منور تھ کر ہیں۔ آندنا کی آنگی ارہر ہیں

جے فرپ سیا سو کیر آئے۔ دنگھی بندھو سب تہم سکھ پا

اس پر کار سب منور تھ کر رہی ہیں ادا انگوں سے ہر نہ  
کو بھر پور بھائیوں کو کچھ کر سکھ کو برائت ہوتے

گنت رام جسو لبید لبلا۔ خچ نچ بھوں گئے ہی پالا

گئے پتی کچھو دن ایسی بھائی۔ پر مدتہ رجن سکل پرانی  
غری رائجی کی نریں اور وہاں شین دکر کی کا مدنی کرتے ہوتے  
راجہ لوگ اپنے اپنے گھر میں کہ گئے اس پر کار کچھ دن بیت گئے جب  
مرد اس امد پرانے پرانی ٹھکے ہی پر ہیں

سنگل مول گن دن تا داس ہم رتھا گنوا سو سہا وا

گرہ تھی نکستو جو گوبر مارو لگن سودھی بدھی کینہی مارو

سنگل کا مول گن کا دن آگیا جنتیت زور جب ہنوتوں گے

نر پنے تے جھڑتے ہیں اور تے آتے خیر و بد ہوتے ہیں) ہے سہا دن  
کینو اس دو گریاں سے ہے گرہ تھی نکستو لوگ امد ہار سب

اتر تھے مہورت شوروہ کر رہا جی نہ اس پر دھارکا

پچھے دھیمہ مارو سن سوئی گئی جبکے گنگنہ جوئی

سنی سکل لو گنہ یہ باتا کہیں جو تھی آہیں بدھاتا

امد شوروہ کر مارو کے ہاتھ جبک جی کے پاس بھید یا راجہ جک  
کے خوشیوں نے بھی دی گنا کر رکھی تھی۔ سب لوگوں نے یہ بات سنی

ا دہکتے گئے کہ یہاں کے تو خوشی جی بھی سوئم برہا ہیں۔

دوا

دھینو دھوری بیلا بل سکل سنگل مول

پسر نہ کہیں بدھیہ سن جانی سنگن انوکوں

نریں سب شنگوں کا مول گودھو کی پوتر بیلا وقت  
آگیا اور انوکوں شنگی ہوتے ہوتے جان کر برہمنوں نے راجہ جک

جی سے جا کر کہا

چوپائی

ابروہت ہی کہیں نہ نایا۔ اب بائیں کارو کا با

ستاند تہ سچو لالے سنگل سکل سا جی سپا کیا

تب راجہ جک نے اپنے راجہ بھت تانند  
جی سے کہا کہ اب دیر کرنے کا کیا کارن ہے تب تانند جی



دربار میں کوہلیا وہ سب مثل سباج سما گئے  
 مگر انسان بنو بہر چاہئے۔ مشکل کس سنگن چھو ساجے

سجک سیاستی کا دیرینہ گیت کہ میں سید و سنی سرپرست  
 فتنہ نظام سے بڑھوں اور ہر تہمت سے اپنے گیت کی شکل کش اور  
 ادیب فکریں سے بیجا ہونے سے تھکن سدا استرا گیت گانے کیں  
 اور برہنہ دیکھ پتہ دید و سنی گریں گے

نہیں چاہتا تھا کہ اس کے لئے یہاں اس برائی

کو سہل پتی کرو کیجیے ساہواری گولڈنک نہری سراجو

اس پر کار کچھ لوگ کھڑے ہو کر برائے کو اپنے چہرہ پر  
برائی ٹھہرے ہوئے تھے وہاں گئے مہاراج و شترجی کے ساتھ کی گئیں  
و خیریت کو دیکھ کر یہ مہاراج اندر کا ساتھ بھی کھینچ گئے تھے  
جیسے اب وہاں رہے یا نہ رہے سنی میرا لسان نہ بھینکا تو

گرتی پھرتی کری کل بدھو لہا چلے سنگ منی ساو سو سماجا

انہیں تھے جو کچھ ہی عمر کے کہا کہ اب اسے ہو گیا ہے  
آپ برات تکھیں چہرہ دھوئیے یہ سنتے ہی تھوڑا سا پرچہ ٹپڑی  
گرد و شست جی سے پوچھ کر اہ سیال کی ریتا کر مہا جابد شرف  
منی اور سادھو کوں کی سہانہ کو ساتھ لے چلے

دوبلا  
بھاگ بیھوادو ویس کردیکی دیو پر سھادی  
لگے سہرین سہرس کہ جانی جنم بخ باد سی

ادودہ نریش و مشرقہ جہ کے بھاگیہ اور لٹاٹ باطلہ کو دیکھ کر  
برہما آدمی دیوتا ان کی شراروں و فنکوں سے سراپنا کرنے لگے اور  
اپنے جنم کو دیرہ سمجھنے لگے۔

چو پانی

سنگھڑہ سنگھل اور سر جانا۔ بشپہیں سمن بجائی نسانا

سیدہ آدک بیدہ بُرد تھا چڑھے باتیں ملنا جو مٹتا

دیوتا دھولے بنگھل مئے سے جان کر تقارے بجا بجا کر پھول

برساتے تھو بہا جی آدے دیووں کے سوا ہالوں پر چڑھے

پریم پالتن ہر دینک اچھا ہو چھ بلوسن ام نیما ہو

دکھو دنیا میں ہمارے گے بچ بچ کا سہہ لگے ۱۱ گے

یہاں پہلے چار سے سات سو برس پہلے  
 یہاں سے لے کر اب تک یہاں سے لے کر

پس چنانچه سر پرستی میں اس کا نام نہ لیا جائے، مگر اگر

وتمت

[illegible]

ہیو بہر حکمت کجتر متانا تناسک الوک ناما

مجلس نایب رئیس و هیئت مدیره

سید محمد علی حسینی

وہ دھڑ دھڑا کر اور نانا پر کار کی دتہ رخا گنا شجرہ بہکت

چو کہ یکے ہیں مگر کے اشتر پر فخر روپ کا جھنڈا ہے

تکثیر و سلیقه شعاع و صرم بر این سبب شیل احمد خیرین

ستہ ہی دینی سب سے نزاری ہے نہایت جنوبہ ہوا چارہ

میں نے اپنے آج کے لیے جو کچھ کرنا ہے

چند سال بعد از این که در این کتاب

ن. عروا سیوہ بود و کردیو ما و درم نماییں لیے مدسم

پہلے سے کہ حیدر مائی روٹی میں مازس بدھم پوجے ہیں

۶۰۰

سو سمجھاتے دیو سب جی اچرج کھٹلا ہو

هر دین بخار بود و میر و موری سیار گویید بود

جب شیو جی نے دیوتاؤں کو سمجھایا کہ حیران مت ہو دوسرے میں

دھیراج دھرم گرو دھار دتو سہی۔ کیہ سمر دیشور شری رام چند

اور ان کی انا دی سکتی سیتا جی کا دواہ ۶

جہ نہ کرنا مولیت جگ ماہیں سکل گل ملل نہا میں

کرتل ہو میں پلارتہ چاری تہی سار لہو کیو کا ماری  
سندار میں سارے اٹھ کی جڑ جن کے نام لینے سے کٹ جاتی

میں اور دہرم ارتہ کام۔ موکش چاروں پلے تہ ہاتھ کی تھیلی پر  
آجاتے ہیں یہ وہی ستی رام جی ہیں ایسا کام دیکھ کر جسم کو نہ ملنے  
شری فتوح جی نے کہا

ایسی بدھی سمجھو نہ سبھاؤا پتا آگیاں پرلہبہ جلاوا

دیونہہ دیکھو دسر تو جاتا۔ مہا مود میں پلکت گانا

اس پر کار شری فتوح جی نے دیوتاؤں کو سمجھایا اور پھر  
انچا تم تندی میں کو آگے چلایا دیوتاؤں نے راجا دشر کو  
بڑے ہی پر سن جت اہ پلکت شری سے جلتے آگے دیکھا  
سادو سناج سنگ نہی دیوا۔ جتو تھو دشر کی میں سمجھو

سوہت ساتھ بھگ مت چاری جہاں سرگل تہ دھاری

ان کے ساتھ سادھو اور برہمنوں کی ٹٹلی ہے مانو سامیہ کو

سکارپ میں برگٹ ہو کر ان کی سیوا کر رہے ہیں ان کے ساتھ سندھ

چاروں ماحکار ایسے فتوح بھاسے میں لہو چاروں بیکار کی مٹی

سورتی مان ہو کر برگٹ ہو گئی ہو دساو کیو یعنی برہم لوک میں جاتا

(۱۲) ساسپیشہ یعنی برہم کے نکٹ جاتا (۱۳) سار دیم یعنی ہائی

جیا ہو جاتا۔ ساسپیشہ یعنی ان میں مل جاتا یہ چاروں پر کار کی

موکش ہے

وکت کنگ برن برجوری دیکھی سونہ بچے پریتی نہ تھوری

پٹی لہی بلو کی ہریاں ہر شے مرپ ہی سر اسے سمن تنہہ پرے

مرکت منی اور سورن کے رنگ کی سندھ جڑوں کو دیکھ کر  
دیوتا میں بہت ہی پر سن ہوئے اعداد اور دشر تھکے بھاک  
کی سرانہ کر کے بھوں پر ملانے لگے۔

رام اولہ کھ سکھ سبک ہار میں ہار ہاری

پلک گات اوچن سچل نا سمیت ہاری

مام جی کے ایشوریت سے کر دی ایک سے دوسری کو ہار ہار  
دیکھ کر فتوح سمیت ہار جی کا شری پکت پلک اٹھا ٹنگوں میں  
آندا آسو بھرا گئے۔

کیسی کٹھ دنی سیال ناگا ٹرٹ نیو کے بس سرنگا

بیپا پھو شن بہد بہ بنائے سکل سب سب بجاتی مہلت

سور کے کٹھ کی سی چک دلا ٹنگوں شری رام چند کا شام

شہر ہے اور اپنے پر کا ش سے لکھ کو بھی لکھنے ملے سندھ پہلے

رنگ کے بہتر ہیں سب پر کار سے سندھ اور مٹکل سے دھن سے

قانا پر کار کے دواہ کے گتے شری پر فتوح بھاسا ہے میں

سر و مل یہ جو بدو سہاؤن نہیں کول را جیو لھاؤن

سکل لوگک سندھ تانی کہتہ جانی من میں من بھائی

ان کا سہاؤنا کتھ تو موسم سرما کے پودن نرن چندرا کے

سنان ہے اور شری نے کھیلے ہوئے گل کے بھول کو لجاتے ہیں

ان کی سندھ تانی کا ورن مکھ سے نہیں کیا جاسکتا وہ من

سی من میں پر یہ لگتی ہے کیونکہ وہ سب پر کار سے دیکھ سے

لوگ نہیں

نہد جو فتوح سر سیم میں سندھ گات پچاوت چیل ترنگا

راج کنور بریائی دیکھا میں بنس پر شک بہد سنا میں

ساتھ میں بھرت کٹھن شری دھن تینوں بھرتا منو ہر دیو فتوح بھا

بار ہے جس جو اپنے پیل ٹھوڑوں کو لکھنے پھوٹے جاسکتے

میں اور بھاکر اپنے اپنے گھوڑوں کی جاسکتی نکال کر دکھا  
رہے ہیں اور گھوڑوں کی کیرنی دھن کاٹوان کو تھنے ملے بھٹ  
آؤں میں دیکھ کر کان کر رہے ہیں۔



نندر تاکا درن تو سر تو بی پانی کر سکتی شری شری شو جی بھگوان  
شری رام چندر جی کے روپ میں ایسے مگد ہوئے کہ انہیں اپنے  
ہندوہ نیت سے بہت ہی پیارے لگنے لگے۔

سہری بہت سہت رامو جب جو ہے رام سمیت ساتھی ہوئے  
فرنگی رام چھپی بدھی ہر شانے۔ اکٹھی میں جانی پچھتائے

دشمن بھگوان نے جب پریم سہت شری رام جی کو دیکھا تو وہ  
سمیت کٹھی کے لکٹھی تھی بھگوان دشمن موہت ہوئے شری  
رام جی کی شو بھا کو دیکھ کر بہا جی بہت ہی مومن ہوئے پرنتو  
اپنے آٹھ نیت جان کر پچھتائے لگے۔

سر سنیپ اور بہت اچھا ہو۔ بدھی نے ٹوڑوڑو لچن لاہو  
رام ہی چتو سرس سہانا۔ گو تم شرالو پریم بہت مانا  
دیا تاؤں کے سینا جی سوای کارنگ کے من میں بڑا

اتنا ہے کہ وہ جی سے ٹوڑوڑو گنااد حک نیتروں دہارنا  
سے رام جی کو دیکھ کر گوتم رشی کے شراب کو ہی اپنے لئے پریم لاکھنا  
مان رہے ہیں دشمنی گوتم کے شراب سے اندر کے ہزاراں من  
ہو گئے تھے پرنتو اب ان ہزاروں نیتروں سے شری رام جی  
کو دیکھ رہے ہیں اور گوتم کے شراب کو بھی د۔ دان ہی سمجھ  
رہے ہیں۔

دیو سکل سرتی ہی سہا ہیں تاکو پر ندر رسم کو دونا ہیں  
مدت دیو گن رام ہی دیکھی نرب سماج دہوں شتو کیگی

سارے دیوتا دیواند سے ایرشاد خدا کر رہے ہیں  
کہ ان کے سامن سو بھاگیہ آنا کس کا ہے جو ہزار نیتروں سے بھگوان  
کے درشن کر رہے ہیں۔ دیوتا سب شری رام چھپی کو دیکھ کر  
بڑے پرمن ہیں اور دو کو راجا بق کے سماج میں بڑا ہی پانندہ چکا

اتنی ہر شتو راج چھند  
پریشیں سمن شری شری ہی جے جے تی جے رگو گل منی

چھی ترنگ پر رامو میرا ہے گتی بلو کی کنگ نامک لاچ  
کہی نہ جانی سب پچھاتی سہاوا۔ باجی بیشیر جیو کام بناوا

جس گھوڑے پر شری رام چندر جی جاتے ہیں اس کی سندر چل  
کو دیکھ کر گرجی بھی شرتندہ ہوتے ہیں وہ سب پرکار سے سندر ہے  
کہ جس کا درن ہی نہیں کیا جاسکتا مالو کا دیو نے ہی گھوڑے کا شری  
دھارن کر لیا ہے

چھند  
جیو باجی بیشو بنائی من سوارام شرتا تی سوہا ہی  
انہیں بنے بل روپ گن گتی سکل بھون موہا ی  
جگمگت جیو جیو جیو سموتی منی مانک لگے  
لکھنی للام نگا لگت بلو کی شری منی لگے

مالو شری رام چندر جی کے گت کام دیو گھوڑے کا شریو دھار  
کر کے اتنی انت خوبصورت ہو رہا ہے جوا جی بھتھا دیو، روپ و گن  
اور سندر جال سے سامنے سندر کو موہ رہا ہے سندر موٹی منی  
اور مانگوں سے جڑی ہوئی زمین چوتی سے بھگوا رہی ہے جس  
کی سندر رگوڑو سے چھکے کام کو دیکھ کر سب دیوتا نش ادھرم  
لگے جاتے ہیں۔

دہا  
پر بھو منسہ ہیں لے لین مشو جات باجی چھی پاد  
بھوشت ارگن تترت گھن جیو سر بر ہی غیاؤ

پر بھو شری رام چندر جی کی اچھیا میں لولین گھوڑا  
چل ہوا بڑی مشو بھا پارا ہے یہاں تو اتار گنوں اور بھلی سے شرنگار  
کر کے سجا ہوا میگہ سندر مدھ کو بجا رہا ہے۔

چوپائی  
چھپیں بریا جی رامو اسے اتا تیری سارو دھن برے پارا  
سکر درام روپ اتار لگے شری شری س اتی پریم لاکے  
جس سندر گھوڑو سندر شری رام چندر جی سوار میں اس کی

سچی ساردار مابھائی جی سر تیا سچی سچ سیا نی  
 کپٹ ناری ہر شش بھائی ملیں سکل رتھ اس میں جانی  
 کہ میں گان کل منگل بائی - ہر شش میں سکل ہونا جانی  
 ایک پر کار کے باجے بھنگے گا کاش میں ہا ہنگ پڑیں  
 سندھو ہنگ چار ہور تیا اہرانی دوسر سو تی جی دنگھی جی دھار تی  
 اور جو سچ سچا دوسے ہی پو تر اہر پتر دیا استریاں تھیں وہ سب  
 کپٹ سے سندھو ستروں کا نا بھیں جانتے استری سناں میں مہیں  
 اہرانی اہر ہانی سے منگل گیت گانے لگیں آئند دوس کے دوش میں بچے  
 کے گون انہیں کہنے بچا نہیں

کو جا لگی آئند نہیں سب برہم برہم پچھن پچھن  
 کل گان مدھنسان تیریں من سر سو بھائی  
 آئند کند دھو کی دھو سکل سیاں ہر شت بھتی  
 اسبھج اسبھج بوا گ بینگ پلا دلی چھی

برہم دھلہا بنے ہوتے ہیں اس کا پچھن کرنے جاری ہیں بھلا  
 اس آئند میں کون کس کو پچھانے منگل گان ہو رہے ہیں نہ صر اٹھا کر  
 بھاگ رہے ہیں دیو تاج پھل بر سار رہے ہیں کیا ہی سکے ہے -  
 آئند کند دھو ہا کو دیکھ کر استریاں من میں بڑی ہی پرسن ہو دی  
 ہیں ان کے گل کے سناں سندھو ستروں میں برہم آئند پچھنے  
 اور آئند کے مارے ان کے شریر کے رنگے ٹھکڑے ہو گئے

دو حصہ  
 جو منگھو بھاسیا ماتو من دیکھی رام برہم پچھن  
 سو نہ سکھیں گی کا پچھت سہیں سارا دھو پچھن  
 شری رام جی کے سندھو بھیں کو دیکھ کر جتنا سکھہ آئند  
 ستیا جی کی تانا کو ہوا اس کا دھن لاکھوں سر سو تی اہر ریش  
 لاکھوں بچوں میں بھی نہیں کر سکتے

میں سر سو منگل جانی پچھن کر میں مدت من رانی

اسی بھالتی جانی بارت آرت یا چنے ہو با جہیں  
 رانی سیا نی بولی پچھن سیتو منگل سا جہیں  
 دفون راجاؤں کے سناں میں بڑی آئند چا یا جہا ہے  
 بٹے روتے نقار سے نغ رہے ہیں دیو ہنگن دھو کل منی شری  
 راجندر جی کی ہے ہوا ہے کار کرتے ہوتے بھوں کی مدھا کر رہے  
 ہیں اس پر کار سرات کو آتی مان کر بہت پر کار کے باجے بچنے لگے  
 سہاگن استروں کو ہا کر رانی پچھن کا منگل سا جہا ہے لگی

دو  
 سچی آرتی ایک پچھن منگل سکل سنواری

جلی مدت پچھن کر کے گان سنواری  
 ایک پر کار کی آرتی سہا کر اہر سارے منگل سا جہا کر من میں  
 اہر ت پر من ہو کر ہاتھی کی سست چال سے شری شری ستراں  
 پر چھن گئے ملیں

دو  
 بدھو بدھن سبھل زبانی سبھل زبانی پچھن رانی پچھن  
 پھر برن برن برن برن برن برن برن برن برن  
 چند رنگے سناں ان کے سندھو بھیں سرن کے ستروں  
 کے سناں ان کے ستروں میں سہا کر اپنے شریر کے سندھو یہ دھو بھو تی  
 سے کام دیو کی استری رانی کے گندہ کو چکر کر رہی ہیں بھالتی بھالتی  
 رنگوں کے کپڑے پہنے ہوئے ہیں اہر بھوں سے ان کے شریر  
 بچے ہوئے ہیں

منگل منگل انگ بنائیں - کہ میں گان کل منگل لجا میں  
 کنگن کنگنی نو پچھن جانی جانی جانی کام گان لجا میں  
 سایے لاکھوں کو سندھو ہر منگی پڑا ہتھوں سے سہا کر  
 کپٹ گاری میں ادا پانی میٹھی تان سے کو کل کو بھی لجا رہی ہیں  
 گلن دکر دھنی اور نو پچھن روں کے نام، تھیں جہن کر رہے  
 ہیں اور ان کی چال کو دیکھ کر کا پچھن کے ہاتھ میں شری شری ہوتے ہیں  
 با جہیں بل جہن بید ہر پچھن - نہ آرت دھو منگل چارا



بید بہت اردو کی اجازت۔ کنبہ چلی بہ چھی سہو ہارو  
شیہ ادھنگن کا ساں جان کر پتر وں کے پیام آکھو  
کو روک کر بٹے برن من سے رانی پر چھن کر گئیں دیدہ محل  
انوسار ادواچہ کی رتی انوسار سبھی پور رانی نے بھلا بھانج  
ہنچ سہر دھنی ٹھنگ گانا پٹ پا کر کھسکے میں بہ چھی نانا  
کری آرقی اور کھنہ دن ہا رام گھو مشہ پٹ کنبہ سا

میں نے بہت سے دوستوں کو دیکھا ہے جو کہ تھوڑے ہی عرصے میں بیمار ہو جاتے ہیں۔ ان کے دل میں بے چینی ہوتی ہے۔ ان کے دل میں یہ خیال ہوتا ہے کہ میں بیمار ہو جاؤں تو میری زندگی ختم ہو جائے گی۔ ان کے دل میں یہ خیال ہوتا ہے کہ میں بیمار ہو جاؤں تو میری زندگی ختم ہو جائے گی۔ ان کے دل میں یہ خیال ہوتا ہے کہ میں بیمار ہو جاؤں تو میری زندگی ختم ہو جائے گی۔

دسرتھ بہت تلخ ہوا ہے۔ بھوک بولنی لوگ پتی لاچے  
سین سین سر نہیں پہلا ساقی پڑھیں تو لکلا  
دسرتھ اپنے سلاح سمیت برہان ہوئے ان کے شاگرداٹ  
کو دیکھ کر لو کپال بھی شرمندہ ہوئے یہ سب سے سے پر دوتا لوگ  
پول برساتے ہیں اندر برہن لوگ کے کے لاکوں شاہتی کر

نہا اور غلاموں سے کہی آپنی پرکھنی نہ کہی

ابھی بدھو اچھوٹے پائے ارگو بی اس پیمانے  
آکاش میں اور نگر جیسے کھلی ہوئی اپنی مہر  
بات میں سن پاتی اس پر کار شری راج چندر جی مذہب  
ہیں آئے امداد گھر سے کہ ان پر کھانے

پیشاری آسن آری کرکی بر سکھ پاؤں

منی لین بھوسن بھوری دارپناری سنگل کا دیں

برہنہادی سحرِ بے سپریش بنانی کو ملک نہیں

ابو کی رکنوں کل کل رکنی چھو چھو چھو چھو

آسن بچہ بیٹھا گران کی آرتی اتارتی گئی۔ ددھے کو دیکھ کر  
استریاں بہت ہی سکھ پاری ہیں اور اس آئند کے دوش میں  
ہو کر مئی بستر دیکھتے چھپاؤ کر کے سب استریاں منگل گیت گارہی  
ہیں۔ میر ہا آ دی دیوتا شری شتہ برہمنوں کا جیس ہناتے  
بچہ گران کی اس لیلہ کو دیکھ رہے ہیں اور رکھو کل کس کے  
سند یہ شری رام جی کی شو کہا کر دیکھ کر اپنے جیون  
کو سچل جان رہے ہیں

دعا  
ناو باری بجا طے نہطے رام چھا دی پائی  
مدت آپس میں نہانی سر سر شونہ ہر زبان سمائی

ناتانی۔ باری و حیات ابدی شہر و رام چند رچی کی نگینا ہے  
چاکر پرین ہو کر سر پر کر آتشیش ویتھے میں وہ مسب خوشی کے  
کے ہارے پھول تائیں ملتے

طے نہ کہ در سرتواچی پڑھیں چنانچہ کسری پید کر کے کہیں

ملک بہادر دراج پراسے رہا کھنڈی تھوڑی لاسے  
دلوں ممد سی راج جب آند راج دسر تھ لوگ اندھیکے

الو سار سب ریتیاں در واد، کر کے ٹری پریت سے ایک  
وہ مصر کے کوٹے دفین میں راج پٹے سے ایسی شو بھا پار ہے

ہیں جہاں کی اچھا ہونے سے متعلق حوصلہ دینے کو ہی شرمندہ ہونے  
 ہی نہ کہتوں ہاں ہی صیابانی اچھ سم ایسی اچھا اگر کافی

سایہ دیکھی واپس آئے گئے سمن برشی جس کا دن ملا گئے

کوئی ایسا نہ پا کر من میں ہار مان بیٹھے۔ آخر انہوں نے من میں یہ کچھ  
 کر لیا کہ یہ اپنی مثال آپ ہی ہیں دو لوگ سمجھیں گے کہ جتنے دیکھ کر

وہ تیرم دیش ہو گئے اور پہلی تیریاں ساگر میں گان کر کے  
 چھوڑی اسیجا واجیاں دیکھے تھے سیاہ بہو تیریں

~~\_\_\_\_\_~~

سکل بھانتی سم سماجو۔ سم سمہھی دیکھے ہم آجو  
وہ دیوتا آپس میں کہہ رہے ہیں کہ جیسے برہاجی نے  
اس سرشتی کی رچا کی ہے تب سے لے کر اب تک بہت سے بیل  
دیکھے نے ہیں پر تنو سب پر کار سے سماج سمیت دونوں ایک  
جیسے سمہھی آجاتے ہی دیکھے میں آتے ہیں  
ویوگر مٹی سند سا مٹی چکھتی الکلک دھو دسی ماحی  
دیت پانوں لے ارگھو سہائے سا دھن کو مٹد پیر پانے

دیوتاؤں کے ان مندروں پر چڑھ کر دیکھو، وہاں پر  
 چھائی سو پانچ سو اور آٹھ دیتے ہوئے راجہ دستر کو جگ  
 جی مندر میں لے آئے

چند  
منڈیو بلوکی بکتر چناری رتاں منی من ہرے  
نخ پانی جنگ سجان سب گہوٹا نی سنگھان دہرے  
قلاشت سر لختیٹ پو جینے کری آسٹس ہی۔  
کو سک ہی پو جتہ ہرم ہریتی کہ ریتی تو نہ پرے کہی

فلذہ پاک و حتر جہا ام سند تا کو دیکھ کر مٹی جیوں کے من مرہبت  
ہو گئے اپنے ہاتھ سے حتر جبک جی نہ سب کے لئے آسن لا لاکر دھوئے  
اپنے کل کے اسٹیل دلو تھکے کمان و شمشاد کی کی پوچھ کر کلاں پہنچا  
کر کے ان سے آشیر وادلی دے دیا مٹری کا پوچھ جیوں کر لئے سکے جو رزم  
پریم چھپایا اس کی تو رتی ہی نہیں جاسکتی۔

بام دیا دیکھ ایشیا ہے مدت نہیں

دے ویسا سن سب ہی سب ہی ہیں  
 بڑے پر کی من سے راجہ جنگ جی نے ہام دیوارک  
 رشیوں کا پوجن کیا اور سب کو ویدیہ سند آسن دے  
 کر سب بے آخیر داد پر اپت کی۔  
 چو یا تی

بہوری کینہی کو سل تپی چوچا۔ جاکی ایس نم بھاوتہ دوچا  
 کینہی جوری کرے ٹرائی کہی منچ بھاگیا چھو پھرتائی  
 پھر الو دھیا مریش شری دسر تھ جی کو من میں کوئی ادا بھاوتہ  
 لا کر کیوں انیس اٹور سر پ بھج کر ان کی پوچا کی اداں جیسے سمدھی  
 کو پا کر اپنے بھاگیا کی اچھڑی کی سر نہا کر گئے دونوں ہاتھ جوڑ کر  
 بندھا اور ٹرائی کی  
 پوچے بھرتی سکل برائی۔ سمدھی سدا دسب بھاوتی  
 آسن اچھت دے سب کاہڑ کوں کاہڑ کیا اچھا ہو

راجہ جیک نے سب برائیوں کا سدھ دوسرے کے ساتھ ہی سب  
سھانن آدرستہ کر لیا۔ ادھر آپ کو کوئی آسن دیتے تھے دوسرے  
جی کہتے ہیں کہیں ایک کتھ سے اس آسن کا کیا وزن کر سکتا ہوں  
سکل رات جبک ستمائی۔ دان مان بستی ستمائی۔  
پدمی ہری ہرودسی تپتی ہوئی ہے جان نہیں لکھیں سیر پوجا  
کپتھ سپریشن بنائیں کو تک دیکھ اتی سچو یا میں  
پوجے جبک دیو ستم جانیں۔ دیکھیں اس نہ پوجا میں

دان مان نمرتا اور خیر شیطانی سے راجہ جگ جی کے مدد  
 برات کا سن مان کیا یہ ہمارے خلو غلو دیگی ال اور سوچ جو شری  
 گھونا تھا کہ یہ پھر بھارت جانتے ہیں وہ سب کپیت سے شری شیطانی  
 ہر چوں کا سامنے نہیں بنائے بڑا سکھ مانتے ہوئے تھا شاید کہ  
 رہے ہیں

راہ جب گئے ان کو ملو تا سکان مان کر ان کا پوچھن کیا کہ  
 بنا بیچنے ہی سند اس دیتے۔  
 چتہ

پہچان کو کہی جان سب ہی اپان بھی ری مئی  
آئندہ کند و بلور کی دیکھو یہی دسی آئندہ مئی





چو پانی

سیا سندر تا برنی نہ جانی۔ لکھو متی بہت منور تانی  
 آوت دیکھی رات نہ سیتا۔ روپ لاسی سب سہا سہی پھنیتا  
 سب ہی من میں پر ناما۔ دیکھی ام بھے پورن کا ما  
 ہر شے دسرتہ شہنہ سمیتا۔ کہی نہ جانی ارا نندو جیتا  
 سیتا جی کی سندر تا کا وزن نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ ہر  
 بہت چھوٹی ہے۔ اور منور تانی بہت بڑی ہے۔ براتیوں نے  
 جب روپ کی راشی اور سب پر کار پوتر اہل سیتا جی کو آتے  
 دیکھا تو سب نے من میں انہیں پر نام کیا۔ اور شہی رام چندر  
 جی تو سیتا جی کو دیکھ کر پراج منور تہ (کرت کرنیہ) ہو گئے۔ دسرتہ  
 جی اپنے پتروں سمیت بہت ہی پر سن ہوئے۔ ان کے من میں جتنا  
 آندھا وہ کہنے میں نہیں آ سکتا۔

سہر پنا موری برہیں چھولا۔ منی اسپس دھتی مشگل ہو لا  
 گان لہان کولا ہلو بھاری۔ پریم پر مود مکن نرنادی  
 دیوتا پر نام کر کے پھول برسانے لگے۔ اور منیوں کی مشگل  
 کی مولا کشیر واروں کی آواز آنے لگی گانوں اور نقارے  
 بجنے سے بڑی دھوم دھام مچ گئی سب استریاں اور پریش  
 پریم اور آندھ مکن ہو گئے۔

ایہی بدھی سیا سندر اپہیں آئی۔ پر مایت ساتی پھر منی رانی  
 تہی اور تکر رہتی ہو یا رو۔ دھنوں کل لکھ سہی ہیا چارو  
 اس پر کار سیتا جی منڈپ میں بدھاری بندشود پر سن ہو کر  
 شانتی پا کر کرنے لگے۔ اس سے کی ساری رتی ہو یا رو اور کل اپار  
 دونوں کل گروں نے کئے۔

چھند

اچار و کوری کر گوری گن تہی بہت پر چا میں  
 سر پر گئی پوجا لہیں سہیں اسپس آئی شگھو پا میں

دھو پرک مشگل در بر جو ہی سے منی من میں چھیں

بھڑے کی کی پرکس سب سے ہیں پر کار ل ہیں

کل اپار کر کے گرو جی پر سن ہو کر برہنوں سے پار جی گیش جی  
 کی پوجا کر وار ہے ہیں۔ دیوتا پرکٹ ہو کر پوجا لیتے ہیں۔ آخیر واڈیتے  
 ہیں۔ اور کھ پائے ہیں۔ دھو پرک (کانشی کے برتن میں دی شہرہ  
 کھی ملی ہوئی مشگل سے پرار تھ) آدی جس کسی بھی مشگل پرار تھ کی  
 منی جی من میں چاء ماکر کرتے ہیں سون کی پرا توں اور رکھوں میں  
 بھر کر ان پرار تھوں کو لے سیکو گن اسی سے تیار کھڑے رہتے  
 ہیں۔

کل رتی پر تی سمیت بی کہی بیت ہو سادر کیو  
 ایہی بھاتی دیو پکی پی سیتا جی شگھو گھاسن دیو  
 سیلا ام اولو کئی پریم پریمو کا ہونہ لکھی پرے  
 من بدھی بر مانی او چر پرکٹ کی کیسین کرے

پریم پوروک سو رینہ پانے کل کی سب رتیاں (رواچ) بتا  
 دیتے ہیں۔ اور دیو آدر کیمت کی بنار ہی ہیں۔ اس پر کار دیوتاؤں  
 کی پوجا کر کے سیتا جی کو سندر گھاسن دیا گیا۔ شہی سیتا جی اور شہی  
 رام چندر کا آپس میں پریم سے ایک دوسرے کو دیکھنا کسی کو نہ چھائی  
 نہیں پڑتا ہے۔ جو پریم شہی شہی من بدھی اور مانی کی پہنچ سے پرے  
 ہے اسے کوئی کیسے پرکٹ کریں۔

دو ہا

ہوم سے تھوہری اہوتی کھ آہوتی لہیں

پریم پریم ہری بدھی سب کی سیاہی دیہیں

ہون کے سے شہر ہزارن کر کے سوگم گنی دو پر سن ہو کر  
 آہوتی لینے لگے۔ چاروں دیو پریموں کا بھیس دھارن کر کے دو  
 کی بدھیاں بتا رہے ہیں۔

چو پانی

جنگ پات ہیشی جگ جانی۔ سیا مانو کہیں جانی بھانی



وش اُنکے شہر کے روئیں کھڑے ہو گئے اکاش اور جناب ہمیں  
گالنے نقارے بجنے اور جے جے کار کی آواز مانو چاروں دشاوں  
میں اُٹ پڑی جو چرن مکمل کام دیو کے دشمن ہری شکر جی کے من  
روپی سرور میں سدھای برا جتے ہیں جن کا ایک بازو چرن کرنے سے  
من شدھ ہو جاتا ہے اور کلجنگ کے سارے پاپ بھاگ جاتے  
ہیں۔

جے پرسی منی بنیا ہی گتی رہی جو یا تاک مہی  
لکرنڈو جنہ کو سمجھو نہ سمجھتا اوہی ہر پرئی  
کر دھپ من مہی جو کی جے سنی بھیت گتی ہیں  
تے پکچاوت بھاگیا جو جنکو جے جے سب کہیں

جن چرن کمالوں کا سپریش پاکر مہا پانی کو تم پنی اہلیاے بھی پریم  
گتی پانی جن کے لکرنڈس (پاؤں کی دھوون) یعنی شری گنگا جی شوبی  
کے مستاک پر بر جتی ہے جسے دینا لوگ پوتر نامگی سےما بتلاتے ہیں  
جن چرن کمالوں پر مہی اور پوکی جن ایسے منوں کو بھیو نرائن کر سیوں  
کر کے من مہی گتی کو پراپت ہوتے ہیں۔ ان چرنوں کو بڑھائی جنک  
جی دھو رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر سب جے ہو جے ہو جے ہو نہ رہے ہیں

بر کنوری کرتل جو ری سا کھو چارو دو وکل کرو کر ہیں  
بھو پانی کہو بلوکی بھئی سرخ مہی آئند بھریں  
سکھ مول وھو بھئی مہی ملک تن ہل سیو ہیو  
کری لوک باھو گتیا دا تو نرپ بھوشن کیو

دو لھا اور دھن دونوں کے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو ملا کر دونوں  
کے گڑے اپنے اپنے راہ کے کل کا شا کھو چار ایشیت نامہ کر لے  
لگے۔ دو لھا کے ہاتھ میں دھن کا ہاتھ لئے ہوئے دیکھ کر یہا آدمی اولونا  
نش اور مہی آئند سے بھر پور ہو گئے سکھ کے مول دو لھا کو دیکھ کر  
راجہ جنک اور ان کی پٹ رانی سنینا کے شہر میلکت ہو گئے اور  
ہر دے میں آئند ٹھٹھٹس مارنے لگا۔ راجہ شہر مہی شری جنک جی نے  
لوک اور وید پر بھی انو سا رکنیا دان کیا۔

شجھو بھگت کھ شندرتانی سب مہی بدھی رچی بنائی  
جنک جی کی جگت پر سیدھ پٹ رانی سینا جی کی ماتا سنینا  
کے شندرو پ کا وزن کسی طرح ہو سکتا ہے۔ مانو پر مہا جی نے  
شندریش مہی کھ اور شندرتا سب کو اکٹھا کر کے انہیں شندو کر رہا ہے  
سھو جانی مہی بر نہہ پولائیں۔ منت سارنی سادر لیا ہیں

جنک بام دی سوہ سنینا۔ ہم گری سنگ بنی جنو مینا  
سناں جیان کر مینشوروں نے اُن کو بلوایا۔ سہرا گن  
ایستریاں انہیں ادر سمیت لے آئیں سنینا۔ جنک کی بائیں طرف  
ایسے شوبھا پاندی ہے۔ مانو ہما پیل کے ساتھ دینا براج رہی ہو۔  
کھک کھس مہی کو پر زور ہے۔ سچی سنگندھ منگل جل پورے  
بج کر بدنت راؤ اور رانی۔ سہرا رام کے اکٹیں سہنی  
سوئے کے کھڑے مہیوں کی شند پر رایت پوتر سنگندھ اور  
منگل جل سے بھرے ہوئے اپنے ہاتھوں سے لگا کر چرن من سدا جانا  
اور رانی نے رام جی کے آگے رکھے۔

پڑھیں مہی منگل بانی گنگن مہن جھری اوسرو دھانی  
برو بلوکی مہی انورا گے۔ پائے نہ پیت پھارن لاگے  
مہی منگل بانی سے وید پڑھے جاپے ہیں بھادرا جی لکراش  
میں چھو لوں کی چھڑی لاگ رہی ہے۔ دو لھا کو دیکھ کر راجہ اور  
رانی پریم میں گدھ ہو گئے اور اُنکے پوتر چرنوں کو دھولنے لگے۔

چھند

لاگے پھارن پائے پیک پریم تن پلاک و بی  
نہہ کرگان انسان جے ڈھنی اکی جنو چھو پھیلی  
جے پد سرخ منو ج اری اوسر سالیو برا جہیں  
جے سکر ت سکر ت بھلا من سکل کلی مل بھا جہیں  
وہ شہر رام جی گے چرن کمالوں کو دھولنے لگے اور پریم منگ

ہم وقت میں گر گیا ہمیں ہی ہی شری سا گردنی  
نہیں جنگ نام ہی سیاہم رپی لیسوکل کیرتی مئی  
کیوں کر سے بیٹے بد بچہ کیوں یاد ہو ورتی سالورس  
کری ہو ہو پھرتی کاٹھی جو رہی ہوں لاگن کھانوری

جیسے نہ پل لے شوہی کو پارنی اور کھتیر سا گولے تری وشنو  
جی کو کھتیر جی دی گھتیں۔ ایسے ہی راہ جناب جی لے تری رام جی کو  
سیتا اپن کر دی جس کی سندسارین نت سند دیرتی ہو رہی ہے۔ بدیم  
(جناب بی بی مئی کریں تو کیسے کر سکتے ہیں۔ کیونکہ کھکوان شری رام چند  
جی کی سالوری مورتی لے تو ان کی دیوہ میں سدھ بڑھ ہی بھلا دی  
تھی۔ اس لئے وہ سنیتی تو نہ کر سکے پرنتو وہ جی پورک ہوم کر کے کٹھ  
جوڑی۔ اور ویدی کی پرتو چھنا کھانوری ہوئے لگیں۔

دو صا

جے دھتتی نندی سیدھتتی منگل گان لسان  
مندی شہر میں شہر میں سیدھتترو مسمن سجان

"جے ہو جے ہو" کی دھن بھاٹوں کا کل کی کیرتی بخش کا مکان  
کرنے کی دھن۔ ویدنتروں کی دھن منگل گیت گانے کی دھن  
اور نقادوں کے بچنے کی دھن کربدی مان دیتا گن پرنتا ہو  
کلب کبرش کے بھول پرسانے لگے۔

جھو باچی

کنور کنوری کل بھانوری دیہیں نین لاٹھو سب سادہ لہریں  
جانی نہ برنی منوہر جوڑی۔ جو اپما کچھ کہوں سو کھوری

جو اور کفیا دیوہ کی سندھانوری دے رہے ہیں سب  
آدر پورک نینوں کا لکھ اٹھارے میں۔ شری رام اور شری سیتا جی  
کی اس سندھ جوڑی کا وزن نہیں کیا جاسکتا۔ اُنٹے سمان سندسارین  
کوئی دستو ہے جس کی کہ ان کو اپما دی جاسکے۔ ارتھات جو کچھ اپما  
کہوں۔ وہ کافی نہ ہوگی۔

رام سیاسندھ سرتی چھاپیں۔ جگمگات مئی کھمبھن باہیں

منہوں مارن تتی دھر ہو رہا۔ دیکھت رام سیاسو انو یا

شری رام چند جی اور شری سیتا جی کی سندھ پر چھاپیں۔  
(عکس) مانیوں کے کھمبھوں میں جگمگاتی ہوئی ایسی شو بھانے  
دی ہیں۔ مانو کام دیو اور ان کی استری رتی بہت سے شری دارن  
کے شری رام جی کے ہواہ کے انیم (بے نشان) اُنسو کو بچتے  
ہوئے۔

درس لالسا سچ نہ کھوری۔ ریگت ورت بہوری بہوری  
بھئے مگن سب کچھ ہمارے۔ جنک سمان اپان بے سائے

اُن کام دیو اور رتی کو دشمنوں کی لالسا بھی بہت ہے  
اور اپنی سندھ تا کا کھنڈ چور ہوا دیکھ کر تجاے جلی بہت ہیں۔  
اس لئے بار بار ریگت بھی ہوتے ہیں۔ اور کھسپ بھی داتے ہیں۔ دیکھنے  
والے سب لوگ ایسی سندھ افیم شو بھانے کو دیکھ کر آندت ہوئے  
اور راہ جناب کی طرح اپنے آپ بھی سدھ کھو بیٹھے۔

پر ریگت مہنہ بھانوری لہریں۔ نیگ سہرت سب تہی نہریں  
رام سیاسہر سیندر دیہیں۔ سو بھانوی نہ جانی بھدی لہریں

اس پر کار آند پورک منیشوروں نے بھانوریں کروائیں  
اور نیگ سیت سب ریٹیوں کو اپرا کیا۔ شری رام جی سیتا جی کے  
ہر میں سندھ دے رہے ہیں۔ اس شو بھانے کسی پر کار ورن بھی  
نہیں ہو سکتا۔

اُن پر اگ جھو بھری نیکیں۔ سسی ہی بھوش ہی بھامی کیں  
بھوری لبشت ورتیہ لوسا سن۔ برودہ لہشی بیٹھے ایک آسن

(شری رام جی کا سندھ ہاتھ تو مکمل ہے لال سندھ اس کل کا  
پر اگ ہے۔ اُن کی سالونی بھیا مانو سانپ ہے اور سیتا جی کا  
مکھ چندرما ہے جب شری رام چند جی اپنی سالونی بھیا کو اٹھا کر  
اپنے ہاتھ مکمل سے چندرکھی سیتا جی کے ہر میں سندھ دے رہے  
ہیں تو وہ ایسی شو بھانے رہا ہے۔ مانو مکمل کو لال پر اگ سے بھلی  
پر کار بھر کر امرت کے لوتھ سے سانپ چندرما کو کھوشد (شرنگار)



کر رہا ہے پھر وسشت جی نے اگیا دی۔ تب دلوٹھا اور دلوٹھن ایک  
اسن پر بیٹھے۔

بھند

بیٹھے براسن امو جانکی امارت من دسٹھو بھتے  
ننویک پنی پنی دیکھی اسنیں سکر تتر تھیں نیے

بھری بھون یا اچھا ہورام باہو بھیا سہیں کہا  
کیہی بھانتی رنی برت رنسا ایک ایہو منگو مہا

شری رام اور جانکی جی سندر اسن پر بیٹھے۔ ان کو دیکھ کر ہمارا  
دستہ پرسن ہوئے۔ اپنے پرن کرم رونی کلپ برکش میں سے پھیل آئے  
دیکھ کر ان کا شری پکت ہو رہا ہے سب لوگ اتساہ سے بھر گئے۔  
سب نے کہا کہ شری رام چندر جی کا وواہ ہو گیا۔ یہ منگل کتنا جان ہے  
پرتو مکھ میں جیوہ ایک ہے اس لئے اس کا وزن بھی پرکار کیسے کیا  
جاسکتا ہے۔

تب پیکانی کیشٹ اکیو بیاہ ساج سنواری کے  
مانڈوی شرت کیرتی ارلا کنوری لین پکاری کے  
کسکیتو کنیا پر تھم جو گن پیل سکھ سوکھا مئی  
سپ پری سمیت کبری بیہی پرت ہی دئی

وسشت جی کی اگیا پا کر اور وواہ کا سارا سانجھا کرانہ جنک  
نے مانڈوی شرت کیرتی اور ارلا ان تینوں راج گماروں کو بلالیا  
اور کشتہ صرح نامی اپنے ہائی کی بڑی سیٹی مانڈوی جی جو کہ گن شیل  
رکھ اور شو بھا کی کھان بھتی پریم پور وک راجہ جنک نے وڑھی  
اوسا سب ریتی کر کے بھرت جی کو بیاہ دی۔

جانی کھو بھگنی سکل سندی سمرنی جانی کے  
سو تہنہ دتہہ بیاہی کھن ہی کل بھی ستانی کے  
جیہی نامو شرت کیرتی سلوتی سکھ سب گن اگری  
سو دئی رو سون ہی کھوتی رپ پیل اجا گری

سینا جی کی چھوٹی بہن ارلا جی کو کہ سب سندریوں میں شری  
سنی تھی۔ راجہ جنک نے سب وڑھی اوسا رنجان کر کے کشمن جی کو  
بیاہ دی۔ اور شرت کیرتی نام والی سندریوں والی سب گنوں  
کی کھان۔ روپ اور شیل میں اگا کر (مشوہ) چند مکھی کو راجہ جنک نے  
شرت کھن جی سے بیاہ دیا۔

انوروپ بر دہنی پر سپر بھی رچ مہیاں شہر میں  
سب مدت مند تا سر اہیں گن گن شہر میں  
سندریں سندریر نہہ سب ایک مند پ داہیں  
جنو جیوار چارو استھا بھن بہت براہیں

چاروں دلوٹھا اور چاروں دلوٹھن اپنے اپنے انوروپ  
(مطابق) جوڑی کو دیکھ کر لجا تے ہوئے میں بڑے ہی پرسن  
ہو رہے ہیں۔ سب لوگ پرسن ہو کر ان کے سندر روپ کی شہنا  
(تعریف) کر رہے ہیں۔ دینا لوگ اکاش سے پھول برساتے  
ہیں۔ سندر دلوٹھن اپنے سندر وروں سمیت سب ایک ہی مند پ  
میں ایسے شو بھا پارہی ہیں۔ انو جو کے انتہ کرن میں چاروں دستھاں  
(جاگرت سوچن یعنی عالم خواب سچینی یعنی گہری نیند۔ نریا یعنی  
برہم مند مئی اوستھا) اپنے اپنے چاروں سوہیوں (وشو۔ تھس۔  
پرگہ اور برہم) سمیت براج رہی ہیں۔ (جاگرت بھیمانی جو کو ویشو  
کہتے ہیں۔ اور اسے ہی سوچن میں کر تیرا کرنے کے کارن اٹھا اٹھ کے  
ہی تیج سے سوچن کا سنا رپکٹ ہونے کے کارن اسے تھس کہتے ہیں۔  
اور جب وہ جاگرت اور سوچن سے ربت گری نیند میں سو جاتا ہے۔ اور  
جاگ کر نیند کے سکھ کا وزن کرتا ہے کہ میں بڑے سکھ سے سویا اٹھا  
اسے سو شینی اوستھا کے سکھ کا گیان ہوتا ہے۔ اس لئے سو شینی اوستھا  
کے سمبندھ سے اس جیو کو براگہ کہتے ہیں۔ اور جب وہ ان تینوں  
اوستھاؤں کا بھیمان جیو کر اپنے چھن سروپ کے بھرم کو تیاگ کر پریم  
میں لین سو جاتا ہے تو اس کی اس اوستھا کو تریا کہتے ہیں۔

دوہا

مدت اودھتی سکل مدت بد نہ سمیت نہاری  
جنو پائے ہی پال مئی کر نہ سمیت پھل چاری

اودھ نریش راہد دستھ اپنے چاروں پتروں کو بھوں  
سمیت دھکھک اسے پرین ہیں۔ مانو وہ راجاؤں کے شروٹی کرناؤں سے  
دھرم اٹھ کام موکھش چاروں پھل پا گئے ہوں۔  
چوہائی

جسی رگھویر سیاہ بدھی برنی۔ سکل کنور سیاہو تھی کرنی  
کبی نہ جانی کچھو داج کچھو رے۔ راکنک مٹی مند پو پوری  
شری رام جی کے دواہ کی جیسی دھری ورن کی گئی ہے وہی  
ہی ریتی سے سارے راجا ماروں کے دواہ کئے گئے جہن کی بڑی  
تو کچھ کبی نہیں جا سکتی بسا امانڈ پ سونے اور نیوں سے بھر گیا۔

کبیل بس بکتر پٹورے۔ بھاتی بھاتی بھوٹوں نہ تو لے  
گ کر تھ ٹرگ داس اور داسی۔ دھینو انکرت کام داسی  
بستوانیا کے یے کیس لیکھا۔ کبی نہ جانی جا نہیں جہنہ دیکھا  
لوکیاں اولو کی بہا نے۔ لینہ اودھ پتی سیو سکھو مانے  
بہت سے کبیل بہت بھانت بھانت کے ریشی کپڑے جو کہ  
بہت ہی مولیہ دان (قیمتی) تھے۔ ہاتھی گھوڑے داس۔ داسیل  
(نوکر اور لونڈیاں) اور گھنوں سے سچی ہوئیں۔ کام دھینو کی سی گائیں  
اودی انیاک پار تھ ہیں۔ جن کی گنتی کرتے نہیں بنتی۔ جنہوں نے دیکھا  
ہے وہ، جانتے ہیں، ان کا ورن نہیں کیا جا سکتا جس کو دیکھ کر  
لوک پال بھی سہا گئے (تھا گئے یا شرم سے ڈک گئے) راہد دستھ جی  
نے سب کچھ سکھ اور بڑی پرستنا پورک کر گین کیا۔

دینہہ جا چکی جو جی بھی بھاوا۔ ابر اسو جیوا سے ہیں آرا  
تب کری جوی جیوا مہر دوانی۔ بولے سب برات سنمانی  
جہن کی دستوں پر جس یا پاک کی جس دستوں پر جی بھی  
وہ اے دے دی۔ جو کچھ پکارا وہ جیوا سے میں بھجوا دیا گیا۔ جس جک  
جی ہاتھ جوڑ کر بڑی کوئل بانی سے ساری برات کا سنمان کرتے ہوئے  
بولے۔  
چھند

سنمانی سکل برات زردان رہنے بڑائی کے

پر مدت ہمانی ہر دست سے پوجی پریم لڑائی کے  
بہر و نائی دیو منائی سب سن گت کر سمیت کیس  
سرسا دھو چا بھیا و سندر کی توش جلی اچلی دیکھیں

آور۔ دان۔ نہتر اور بڑائی سے ساری برات کا سنمان کر راہد

جنک سچی نے پرستنا کے ساتھ پریم پورک مٹی سمارج کی پوجا اور  
بند نامی۔ پھر سر نو کر سب دیتاؤں کو پرین کر کے راہد جنک ہاتھ جوڑ  
کر بولے کہ دوتا اور سادھو تو اور بھاؤ کے ہی بھوکے ہیں۔ ابن کو کچھ  
دیکھ پرین نہیں کیا جا سکتا۔ کیا چٹو بھر پانی دینے سے کہیں سمندر  
منشٹ ہو سکتا ہے۔

کر جوڑا جینا کو پوری بندھو سمیت کوئل رگھوں  
بولے منوہر پریا سی سنیہہ سیل۔ سبھائے سنوں  
سمندھ جن دوسرے ہم بڑے اب سب بدھی بھئے  
ایسہی راج سمارج سمیت سیوک جانتے ہو گئے لے

پھر راہد جنک اپنے بھائیوں سمیت ہاتھ جوڑ کر منوہر  
اور سندر پریم سے پری پورن بانی راہد دستھ کو کہنے لگے کہ ہے  
راجن! آپ کے ساتھ سمندھ ہونے سے ہم اب سب پرکار بڑے  
ہو گئے ہیں ہم کو اس راج پاٹ سمیت اپنا بے دام سیوک  
جانتے۔

اے داریکار پریا کر پالیس کرو نانی  
اپرا دھو چھی بولوی پٹھے بہت پھل دھینو کسی  
پتی بھاؤ کا بھون سکا سنمان نادی مدھی گئے  
کبی جاتی نہیں بنتی پر پریم پر پر پورن سہئے

یہ ہماری کنیا ہیں۔ ان کو اپنی دوسی جان کرنت نی دیا  
دیشٹی سے ان کا پالن کرنا جو ہم نے سیکھ رہاں بلانے کی ڈھائی  
کرنے کا ایادھ کیا ہے۔ اُسے کشما کرنا پھر سور یہ کل شرو مٹی



سندر کھیاں دوٹھاؤں سمیت دُہنوں کو لے کر منگل  
گیت گاتی ہوئیں کوہر کو چلیں۔

دوٹھا

پتی پتی راہی چٹوہیا سچتی منو سچیں

ہر ت منو ہر مین بھیہی یریم پیاسے نین

سیتا جی بار بار رام جی کی اور دیکھتی ہیں اور کجا جاتی  
ہیں۔ پر ان کا سن دیکھنے سے نہیں بچتا (ارتھات ان کا من  
کھجوان کے درشن میں لولین ہے۔ یریم کے پیاسے اُن کے  
نیتز چنیل پھلی کی شوکھا کو بھی ہر تے ہیں۔

چوہائی

دشرفہ جی نے راجہ جنک کا اتنا ستمان کیا کہ اُن کو ستمان کا  
بڑھی (خزانہ) ہی کر دیا۔ دونوں کے ہرے پریم سے پری ہون ہیں  
اُن کی آپس میں ایک دوسرے کی نمونہ بھاؤ کو کہا نہیں جاسکتا۔

بزدار کا گن سہرہیں راہ جنو اسے ہی چلے

دُنڈ بھی جے دھنی بید دھنی نہ نگر کو تو ہل بھلے

تب سچیں منگل گان کرت مجھس آلیسو پائی کے

دوٹھا دُہنہ بہت سندر چلیں کوہر لپائی کے

دوٹا گن پھول پر سار ہے ہیں۔ راہ جنو اسے کو چلے نہ قالے  
کی دھن جے جے کی دھن اور وید دھن ہو رہی ہے۔ اس کا ش اور نگر  
یس دھوم دھام ٹپی ہوئی ہے۔ تب نیشوروں کی آگیا پا کر

## ماس پالائن گیارہوں ہنرام (بال کا نڈ)

چوہائی

پیت جنیو ہما چھی دیٹی۔ کر مد رکا چوری چتو لیتی  
سوہرت بیاہ ساچ سب ساچے۔ اُراہیت اُکھون راہے

پیلان جنیو ہما شو بھادے رہا ہے۔ ہاتھ کی انگلی چت  
کو چرا لیتی ہے۔ بیاہ کے سب ساچ سچے ہوئے وہ بہت شو بھا  
پار ہے ہیں چڑی اچھاتی پر سندر بہنے شو بھا پار ہے ہیں۔

پیسرا پرتا کا کھا سو تی۔ دُہوں کچر نی لگے مئی موتی  
نین کمل کل کٹ ٹل کا نا۔ بدلو کمل سوندر ج ندھانا

پیلان دوپٹے پیلے جنیو کی طرح ہی سہاونا لگت ہے  
جس کے دونوں آنچلوں پر مئی اور موتی لگے ہوئے ہیں۔  
کمل کے سہاں نیتز ہیں۔ کانوں میں سندر کٹل ہیں۔ اُن کا مکھ  
تو ساری سندا کا خزانہ ہی ہے۔

چوہائی

سیام سریر سُبھان سُبھان۔ سو بھاکو ٹی منوج لجاون  
جاو ک جیت بدکل سُبھائے۔ مئی من بھاپ بہت نہر چھائے

شری رام چندر جی کا شام (ساٹوا) شری سبھاو سے ہی سندر  
ہے۔ جس کی شو بھا کو دیکھ کر کر دُروں کام دلو لجاتے ہیں۔ ہمار  
سے یکت اُن کے چرن کمل بہت ہی شو بھاو رہے ہیں۔ جن پر  
مئی جنوں کے من روپی بھیرے سدا ہی چھائے رہتے ہیں۔

پیت نیتز منوہر دھوتی۔ ہرتی بال رنی دہنی جوتی

کل کنکن گٹی سو تر متوہر۔ باہو لساں جھوٹن سندر

پیلی دپوتر اور منوہر دھوتی پرانہ کال کے سوچ اور بکلی  
کی چمک کو ہرے لیتی ہے۔ گھر میں سندر کشنی اور کٹی سوتر ہیں  
اور اُن کی لمبی پیمائی ہیں جن میں سندر گنے پہنے ہوئے ہیں۔

چالنی نہ بھجے تکی بلوکی برہ پھسے بس جانکی  
کو تک بنو دیو دیو پریمینہ جانی کی جاتھیں الیں  
یر کنوری سندھ سکھیں لئی جنو سے ہی چلیں

سندھ روپ ندھان شری رام چندر جی کی پرچھائیں جانکی  
اپنے ہاتھ کی منیوں میں دیکھ رہی ہیں اس بھنے کے کارن کہ کہیں  
جی کے درشن میں دیوگ نہ ہو جائے سیتا جی اپنی بھجے ملی کو ہلاتی نہیں اور  
اپنی ڈرٹی (نظر) کو بھی اس پرچھائیں پر پر پر جھار کھا ہے اس سے کے  
ہنسی تماشے اور منگل کا آند اور اکھا پریم درشن نہیں کیا جا سکتا۔  
اسے سکھیاں ہی جاتی ہیں۔ وراو کھیاؤں کو سب سندھ سکھیاں  
پھر جنو سے کو سا کھ لے چلیں۔

تہی سمے سندھ سہس جہاں تہاں گنچا آند و ہرا  
چرو چئے ہوں ری چار چار یو بدت من سہیں کہا  
جو گنیدر سیدھ منین یو بلوکی پرچھو دھکی سنی  
چلے شری شری پر سون رنج لوک جے جے بھنی

اس سے جہاں تہاں نگر اور اکاش میں تیر وادی دعویٰ ہی نول  
میں سنائی دے رہی ہے۔ اور مہا آندھ چایا ہوا ہے سب پر تن ہو کر  
کہا کہ سندھ چاروں پوریاں پرچھو ہیں۔ یوگی۔ راج۔ سدھ اور منیشور کھو  
شری رام چندر جی کو بچھو نہ بھی بجائے اور پر تن ہو کر پھول برساتے  
جے ہو۔ جے ہو۔ کہتے ہوئے اپنے اپنے لوک کو چلے۔

دو دھا

سہنت یا ہونہ کھو سب تپ تپ پاس  
سو بھیا منگل موہ بھری اکیو جنو جنو اس

چاروں راجکمار اپنی اپنی دہنوں بہت تپ تپ جی کے پاس  
تب تو شو بھیا منگل اور آند سے بھکر کرالو۔ سب بنو سا اڈھی پڑا۔

جیو بانی

پنی جیو بانی بھو بھاننی۔ نیٹھے جنکس بولائی بھاتی  
پر تپا نوڑے بسن انویا۔ سندھ نہ سمیت گول کیو بھو پا

سندھ بھری منوہر ناسا۔ بھال تلک اور جی رانا نواسا  
سو بہت ہو و منوہر ہاتھ۔ منگل مے فکنتا متی گاتھ

اتی انت سندھ ناگی بھری ہیں۔ منوہر ناک ہے متک  
پر لگا ہوا تلک تو سندھ نا کا گھری ہے۔ منگل مے متی اور متی  
جڑت سندھ منوہر موہکٹ نا کھتے پر شو بھیا پار ہا ہے۔

گا کھتے جہا متی مور منجل ناک سب جت چور ہیں  
پر ناری سر سندھ رین کی بلوکی سب تن تو رہیں  
متی لہن شری اتری کر ہیں منگل گاویں  
سرمن برہیں سوت مالکہ بد کی شو سناویں

سندھ مور بہت ہی دلیر و دان قیمتتی مینوں سے بڑا ہوا ہے  
سندھ انک جت کو چلے لیتے ہیں۔ جنک پیر کی استیاں اور دیو  
سندھ ریاں دو لے کو دیکھ کر تنکا توڑ دی ہیں۔ تنکا ان کو کسی کی پری  
نظر نہ لگ جائے۔ اور مٹی بہتر و بھنے بھیا اور کر کے ان کی اتری  
انکار دی ہیں۔ اور منگل گارہی ہیں۔ دیوتا بھول برسا رہے ہیں۔  
سوت۔ مالکہ۔ بھیاٹ۔ سیش (کل کی بڑائی) سناتے ہیں۔

کو بہر ہیں آنے کنور کنوری سیانسنہ سکھ پائی کے  
انی پر تپتی لوک لے تپتی لائیں کرن منگل گائی کے  
لہو کوری گوری بھیا ورام ہی سیان سارو کہیں  
رہو اس ہاس بلاس میں جنم کو بھلو سب لہیں

سہاگن استریاں کھان کر دھ لہا اور دہنوں کو بہر (کل) دیوتا  
کے ستھان میں لائیں منگل گان کر کے اتی انت پریم سے وہ لوک  
پر تپ کر کے لیکن شری رام چندر جی کو شری گوری جی بہکھو رانا ناسا  
دھن کا آپس میں ایک دوسرے کو گراس دیا سکھاتی ہیں۔ اور  
سیو متی جی سیتا جی کو کھاتی ہیں سب رونا اس اس ہاس بلاس کے  
آند میں منگ ہے سبھی اپنے اپنے جنم کو بھول برایت کر رہے ہیں۔  
رنج اپنی متی ہوں بھی اتی مور تی سر پ ندھان کی



بھر بھانت بھانت کی دھوئی بنائی گئی جنگ جی نے  
جرات کو بلا بھیجا۔ انہیں بستر کے پاؤں پڑے جاتے ہیں جب  
دھوئی پتروں سے تھکتا ہے۔

سادہ سب کے پائے بکھارے۔ بچھا جو کو پیڑ بھٹا رہے  
دھوئے جنگ اور پتی چرنا۔ سیکو سینہ بھائی نہیں برتا  
آدر کے ساتھ سب کے پاؤں دھوئے گئے اور بھیا لوگ  
پڑھوں پر سب برائی بھائے گئے۔ جب جنگ جی نے اور دھوئی  
دھوئی تھی جسے چرن دھوئے۔ ان کا شیل اور سیسے پریم بھاؤ کا  
دان نہیں کیا جاسکتا۔

بھوری رام بد پرنگ دھوئے۔ جسے ہر پردہ گل مہول گونے  
تینویں صانی رام سم جانی۔ دھوئے چرن جنگ جی پانی  
پر بھوشی رام چند جی کے جوہن کی شری شری کے ہر  
کمل میں چھپے رہتے تھے۔ ان کو گھراہ جنگ نے دھویا۔ اور بھینوں  
بھائیوں کو راجی کے سان چان کر ان کے چرن راجہ ہنگ سے اپنے  
ہاتھوں سے دھوئے۔

آسن اچیت سب ہی نہ پنے نہ۔ بولی سوپ گاری سب لینہ  
سار دھوئے چرن پنواڑ سے۔ کنگ کیل منی پان سندوارے  
راجہ جنگ جی نے سب کو اچیت آسن دیے۔ پھر سوئی پردہ  
داں کو بلایا۔ آدر کے ساتھ تیلیں پڑے تھیں۔ جو نہر مہاتے نیوں  
کے پتروں سے سونے کی کیں لگا کر بنائی گئی تھیں۔

دروہا

سولہ دن سرگی سری سندھو اور نہایت  
چسن مہوں سب کیوں کیوں گے چرن سوآ نہایت  
چتر اور نہرتا سے دھوئے دھوئے سندھو اور نہایت  
(دانت دار) اور پندرہ ال بھات اور گائے کا بھی بھرتا سب  
کے ساتھ پردہ تھے۔

چوہائی

بچ کول کری جیون لائے۔ گاری گان سنی اتی اور گے  
بھاتی انیک پرے پکوانے سندھو سر میں ہاں بکھالے  
سب لوگ پانچ گراں کر کے (پروانے) سوا بارہا نائے  
سوا بارہا دیانائے سوا بارہا۔ آدر نائے سوا بارہا سوا بارہا۔  
ان مندر کا آچار کوئے جوئے پہلے پانچ پانچ کو گراں دینا  
پانچ گراں کر کے کھاتے ہیں۔ کوک بھجن کوئے گئے بھائی نے  
گیت (پنجالی سہیلیاں) جن کو سب انی انت پریم گن ہو گئے  
انیک پرکار کے امرت لئے پوران پر سے گئے۔ دن نہیں کیا جاسکتا۔

پر دین لگے سوار شجنا۔ بجن مبدھ نام کو جاسانا  
جیادی بھاتی بھو جی جی گاٹی۔ ایک ایک بھئی بھئی نہ جانی  
چتر سوئے بھانت بھانت کے دھن دکھانے دھلے بارہا  
مٹھ لیاں۔ آدر پردہ سے گئے۔ ان کا نام کون جانتا ہے جبار کھاتے  
دائے۔ جس کو کھاتے دھلے اور پی کر کھاتے لوگ بھجن اس پر کار چار  
پرکار کے بھجنوں کی جی جی ہے۔ ان میں سے ایک ایک  
پرکار کے اتنے پارہ تھے گئے کہ چکر اور گن نہیں کیا جاسکتا۔

پھرس رچن بھو جانی۔ ایک ایک اس اگت بھاتی  
جیون دیہیں مہر دھنی گاری۔ نے لے نام پرش اور ناری  
چھ دس ایٹھا۔ کٹھا۔ کڑا۔ نکین۔ کیدا۔ جیروا۔ دالے  
بہت طرح کے سوادشت رچن ہیں۔ ایک ایک دس کے اگت پرکار  
کے بنے ہوئے ہیں۔ بات کے بھو جی کر کے سے استراں سنی سری دھن  
پرش اور استروں کے نام لے لیکر گائی دیگر گیت بھاری ہیں۔

سے شہوانی گاری براہا۔ ہنسٹ دھوئی بہت سماجا  
اسی بھی سب کیوں کیوں گے چرن سوآ نہایت  
سے کی شہوانی گائی بھی شو بھاتی ہے اسے کن کر ساج  
بہت راجہ کی رہتے تھے جنس رہے ہیں اس پرکار سب نے بھو جی  
اور جب سب کو آگیت ہاتھ دھوئے گئے۔ لے حل ایک

دروہا

سجاکر گائیں دیکھئے یہ من کر دشت جی نے راہ کی بڑی بڑائی  
کی اور پھر مٹی منڈائی کو بلوایا۔

دروہا

یام دیوارو دیو رشی بالیک جا بالی  
آئے مٹی پر کتبہ کو سکا دی تپ سالی

تب بام دیو دیو رشی نارو والیک جا بالی اور دوسرا  
ادی تپسوی شری شری عینوں کو منڈایاں وہاں آئیں۔

چہ بانی

زندہ پیر نام سب ہی نرپ کہنے۔ اچھی سیریم براسن دینے  
چاری لچے بڑھینو مگائیں۔ کام مٹھی سم پل مٹھائیں  
راہ نے۔ سب کو دندوت کر کے پر نام کیا۔ پریم سے اُن کی  
پوجا کر کے انہیں اتم آسن دیتے۔ چار لاکھ اتم گائیں مٹھو ایں جوشیل  
اور سند تائیں کام دھینو کے سمان تھیں۔

سب بدھی سکل انکرت کہیں۔ مدت جیپ ہی دیو نہ ہوتی  
کیت ریتے ہو بدھی نہ زنا ہو۔ لہیوں اچھو جاگ جیون لاہو  
اُن کو سٹک کار کے گیتے کپڑوں سے سجاکر پرین ہو کر  
برہمنوں کو راہ دشر جی نے دیا۔ راہ بہت طرح سے پراہتا کر رہے  
ہیں کہ آج ہی جگت میں جینے کا لالہ میں نے اٹھایا ہے۔

بانی اسس ہیسو آسن دے لئے لوی پی جا جاگ برندا  
کے سرن ہی نے گئے سینڈا دیے تھے پچی رچی رچی ٹھکی سندی  
برہمنوں کا آشرہ داد پا کر راہ کو ٹرا آسنڈا ہو پھر یا جکوں کی  
منڈلیوں کو لیا۔ دھوکا کر آسنڈت کر کے دے دشر جی نے  
اُن کو اُن کی پسند پوچھ کر سونا بستر جی۔ چھوڑے۔ باہی در دیئے۔

پٹے بڑھت دشتان کا تھا۔ جے جے دن کٹل نا تھا  
ادی بڑھام سیاہ اچھا ہو۔ سکی نہ مٹی سس ٹکھ باہو  
وہ۔ سب کیت پڑھنے اور شری کا تے اوہ راہ دشر جی جے ہو۔

دینی پان پوجے جنگ دشر بہت سراج  
جنوائے۔ ہی گونے مدت سکل بھوپ سراج

پھر پان دے کر جنگ جی نے دشر جی کے بہت اُنکی سادی  
سراج کو پوچھ کیا۔ سب راہاؤں کے سراج دشر جی پرین ہو کر  
جنوائے کو چلے۔

چو بانی

نت توتن منگل پیر۔ مٹش مٹش دن ہائی ہائیں  
بڑے بھو بھوتی سنی جاگے۔ جا جگ گن گاؤں لاگے

جنگ پوین مت نے منگل پور ہے ہیں۔ اچھ کی جھک کے  
سمان دن رات بیتے جا رہے ہیں۔ براتہ کال راہاؤں کے کت مٹی  
دشر جی جاگے۔ یا جگ (پھکاری) لوگ اُن کے گنوں کا گنا  
کرتے تھے۔

دیکھی کنور بریدھنہ سمیتا۔ مٹی کہی جات موڈ من جیتا  
پریت لیرا ریکی گے گرو پائیں۔ مہا پرودو پر پٹو من مائیں  
چاؤں راہاؤں کو ان ہیوں بہت دیکھو ان کے  
من میں جو آسنڈ ہے۔ وہ کہا نہیں جا سکتا۔ براتہ کالی کی سادی پویا  
کر کے وہ اپنے گرو دشت جی کے پاس گئے۔ ان کے من میں جا  
آسنڈ اور پریم کھرا ہے۔

کری پر نامو پوجا کر جوری۔ بوئے گرامیں جنو بوری  
تمہری گرواں کن پوٹنی راہا بھتیوں آجوں پورن کا جا  
پر نام کر کے اور اُن کی پوجا کر کے ہاتھ جوڑ کر امرت سے پری  
پورن بانی سے راہ دشر جی نے کہا۔ ہے مٹی راج! آپ کی پرانی  
میں آج یوں کام ہوئے ہوں۔

اب سب پر پو لائی گویں۔ سب دشت جی نے بنائیں  
سکی رکی پی پال پائی۔ مٹی چھ مٹی پرند بولائی  
مٹی مٹش باب سب پوٹنیوں کو بلا کر سب بھارت سے



جے اور مست ہو۔ بے ہوش ہوئے چلے۔ اس پر کارنری رام چند جی  
کے دوا کا استو ہوا جن کا ہزارہ گروا نے سیش کی بھائیوں درجن  
کر سکتے۔

### دوہا

بار بار کو سبک تیرا پیو نانی کہہ لہ او  
پسوٹو گھوٹنی راج تو گریا کٹا چھ پس او

تسب بار بار دوا ہوتی تھے پیو میں دندوت کر کے  
نہا اچھ دھتے تھے کیا کہ ہے مٹی راج ایسے سبک آپ کی گریا  
دھتے کی ہی گریا ہے۔

### جیوانی

بنک سنیو سنیو کر لوتی۔ نروٹ پٹ بھانی بہا بھوتی  
دن اٹھی بد او دھ پڑا ناگو۔ ریکھ جیو جیو پٹ گویا اگا

راجہ دشرہ جی نے بنک کے پریم شیل۔ کرنی اور ایشور  
کی سب پرکار پٹھنا سا کی ہر روز سیرنے اٹھتے ہی او دھ نریش  
دشرہ جی بنک سے دوا راج برتے تو اگلا دھتے ہیں۔ پتہ توراہ  
بنک پریم سے انہیں رکھتے ہیں۔

ننت توتن آدو او بیکھائی۔ دن پرتی ہنس جاتی پھونانی  
ننت تو نگر آند اچھا ہو۔ دسرہ کوٹو سوہائی نہ کاہو

ننت نیا آدو بھضای جاتا ہے۔ ہر روز ہزاروں پرکار سے  
جہانی ہوتی ہے۔ نگر ننت نیا آند اور آتساہ دھتا ہے۔ دسرہ  
جی کا دوا راج ہونا کسی کو نہیں بھاتا۔

بہت درس بیٹے اپنی بھانتی۔ جیو سنیوہ رجو بندے براتی  
کے سبک ستانند تپ جانی۔ کیا بد یہ تپ ہی سمجھائی

اس پرکار بہت سے دن بیت گئے۔ ناو پریم کی رسی سے  
براتی لوگ بندھے ہوئے ہیں۔ تب دوا ہوتی اور ستانند جی نے  
راجہ جنک کو سمجھا کر کہا۔

اسد تھرہ کھول آتو دھتے ہو۔ جیو پٹ بھارتی نہ کو سنیو

بھیلے میں ناٹھ کی پو پو لائے۔ کہی جے جیو سنیو نہا نے

کہ اب آپ دشرہ جی کو دوا راج ہونے کی اگیا دیجے۔ پدی  
پریم کے مارے آپ اٹھیں پھوڑنا نہیں چاہتے بہت اچھا سنیو  
ایسا کہہ کر جنک جی نے منتروں کو بلایا۔ اور جے جیو کہہ کر انہوں نے  
منتروں نے) لاجہ جنک جی کو سبک دیا۔

### دوہا

ادوہ ناٹھو جا بہت علی بھتر کر ہر جتا او  
پٹے پریم ایس سچو سستی پریم بھاسو روا او

جنک جی نے ان منتروں سے کہا کہ او دھ نریش دشرہ  
جی دھتا ہونا چاہتے ہیں۔ اس لئے آپ راج میں ہار کر خیر دھتے  
ہیں کہ منتروں دیر میں دوا راج بھاسو اور سوئم لاجہ جنک جی پریم کے  
دھتے ہو گئے۔

### جیوانی

پریم سنی چلی ہی براتا۔ پو بھت سیکل پریم بھاتا  
ستیرہ کر لوتی سب بکھانے۔ منہوں سانجہ سر سچ سنیو نے  
جنک پر کے لوگوں نے جب برات کے جانے کی خبر کاہوں  
کاں سنی تو وہ آپس میں ایک دوسرے سے پوچھنے لگے۔ پٹھ جی  
جانے پر برات سچ ہی جانے والی ہے۔ وہ بہت ہی آداس دھ  
گئے۔ ملو شام کے وقت کمل کا پھول کھل گیا ہو۔

جہاں آدو، بسے براتی۔ تہاں بندہ چلا ہو بھانتی  
بندہ بھانتی میوا پکوانا۔ کھوین سا جو نہ جانی بکھانا  
بھری بھری بسین اپار کہارا۔ پٹھن جنک انیک سسار او  
ترگ لاکھ رکھ تھن بھیسا۔ کل سفوار سے پکھ اور میدا  
دھتے ہیں دس بندہ سا جے۔ جھنری دھتی ہی کتہ لاجے  
کنک لکھ بھری، بھری جانا۔ ہمیشہ دھتے پستو سنیو نانا  
ایو دھیا سے جنک جی آئے سے جہاں تہاں برات۔ پٹھ لاکھ

اڑ سا چلتا۔ چتر کھیاں اتی پریم دس ہو کر سیتا جی کو کوئل جالی ہے  
استری دہرم کی شکشا دیتی ہیں۔

سادر سکل گندی سمجھائیں۔ رانہہ بار بار اڑ لائیں  
بہوری بہوری پھیل ہتھاریں۔ کہیں برنجی رچی کت ناریں  
اس پرکار رانیوں نے سب کاروبار کو استری دہرم کی شکشا  
دیکر بار بار انہیں چھاتی سے لگایا۔ نانائیں بار بار اُن سے ملتی ہیں  
اور کہتی ہیں کہ برہما جی نے استریوں کو کیوں بنایا۔

دوہا

یتھی اوسر کھائی نہ بہت رات ہو کھانوں کل کیتو  
چلے جنک مندر حدت بد کر اوں ہیتو

اسی سے سویرہ دیش کے بھانوں شری رام چندر جی  
بھائیوں میت پرتن ہو کر دواغ کرانے کے لئے راج محل کو چلے  
چو پائی

چار سو کھائی بھائیں بھائی۔ نگر ناری نر دیکھیں دھائے  
کو کو کر جلیں چیت ہیں آجو۔ کہیں بد بہم بد کر سا جو  
بھٹا دسے ہی سندریاروں راجکاروں کو دیکھنے کے  
لئے جنک پر کے استری پرشہ دور سے۔ کوئی کہتا ہے کہ آج  
جانا چاہتے ہیں۔ راج جنک نے دواغ کر کے کاسا اپر نہ کر لیا۔

لیہو شن بھری روپ ہناری۔ پر پاستہ ٹھو پرست چاری  
کو جانے کہیں مسکرت سیانی۔ نہیں اتھی کہیں بدھی آئی  
ان پیارے جہانوں چاروں راجکاروں کے روپ کو نتر  
بھکر کر دیکھ۔ اسے چتر پتہ نہیں۔ بدھتاتے ہمارے کون سے  
چنیر کرکوں کے بھلے روپ ان راجکاروں کو کیاں لاکر ہاری اچھل  
کا جہان کیا ہے۔

مرن سینو مبی پاو پیو کھا۔ ستر و لیے عنم کر جو کھا  
پاؤنار کی ہری پدو۔ جیسیں۔ انہہ کر دسٹو ہم کہیں تیسیں

وہاں زمان بہت پرکار کار سوئی کا سامان بھیجا گیا۔ انیکوں پرکار  
کے میوے۔ بھوان اور بھون کی ساگری جن کا کہ درجن نہیں ہو سکتا۔  
اگنت بلیوں اور کھاروں کے دواہر بھر کر بھیجے گئے ساتھ ہی  
جنگ جی نے سند پٹنگ بھی بھیجے ایک لاکھ گھوڑے اور پچاس ہزار  
رختہ اور سے نیچے تک سجانے ہوئے۔ دس ہزار بچے ہوئے متوالے  
باقی مہنیں دیکھ کر دشاؤں کے باقی بھی شرمندہ ہوتے ہیں۔ کاروبار  
میں بھر بھر کر مدد۔ بستر اور جواہرات اور گائیں، اس کے علاوہ اور  
بھی انیک پرکار کی دستوبیں دیں۔

دوہا

دان جُرمیت نہ سکے کہی بدینہہ بدیں بہوری  
جواد لوکت او کپتی لوک سمپدا کھوری

جنگ جی نے کھیتے بے حد ہنر دیا۔ ج کہا نہیں جاسکتا۔  
میں کے آگے لوگ پالوں کے لوگ کہی۔ دت بھی تھوڑی جہان بڑتی  
مختی۔

چو پائی

سبوسما جو اسی جاتی بنائی۔ جنک اور دس پر دینہہ پھانی  
جلی ہی رات سنت ہر سائیں۔ پکل بن گئی جیو لکھو پانی  
اس پرکار سب سامان بکار راج جنک نے اور بنیادی کو  
بھیج دیا۔ رات کے ملنے کی خبر کو کرانیان ایسے سیال ہوئیں۔ مانو  
غور سے پانی میں پھلیاں سیال ہوئیں ہوں۔

پتی مئی سیاگو د کری لہیں۔ دینی آسیں دھادو دہیں  
ہو تہو سنتت پیاری پیاری۔ چر دای بات آسیں ہماری  
وہ سب بار بار سیتا جی کو گود میں لے لیتی ہیں انہیں کتر  
دسے کہ ریشکشا دیتی ہیں۔ کہ تم۔ مزا اپنے جی کی پیاری ہو۔ تمہارا  
سہاگ اٹل ہو۔ بار اہی انہر دہرے

سائے سرگرہ سبوا کر سبوا۔ تی لکھی لکھی لکھی لکھی  
اتی سینہہ لکھیں سیانی۔ ناری دھرم سکھوں ہر دہرانی  
سائے سرگرہ کی سبوا کرنا۔ تی کی زری دیکھ کر ان کی لکھی



ہمارا ان ایوہ بھیاری کو مانا جاتے ہیں۔ ہمیں دوا لینے کے لئے انہوں نے یہاں بھیجا ہے۔ ہے مانا ایوہ کی سے ہیں اگیا دیجئے۔ اور اپنے ہاتھ کھربا کر اپریم برشتی رکھئے۔

سخت کن بلکھو رنوا سو۔ بولی نہ سکھیں پریم بس ساہو بہر دیاں لکائی کھوری سب نیہی۔ پتہ نہ سو نہ پتی اتی کینہی ان کینوں کو سنتے ہی سارا دوس آداس ہو گیا سا سوئی پریم دس بول نہیں سکتیں سب کھارویں کو چھاتی سے لگا ہوا۔ اور اُنکے پیوں کو سو نہ کر بہت نمر پرا تھا نا۔

چھند

گری نے سیاراجی سمری جوری گری پی کہئے  
بلی جاؤں تات مجان کہہ کہوں پائی سکی ہے  
پر پرا رچن ہوئی اچھی لیل پر یہ سیاجانی بی  
تسیس سٹو سینہو لکھی رنج کھری گری ملیانی

نمر پرا تھا کر کے انہوں نے سیداجی کو شری رام جی کو سو نہ پایا اور ہاتھ جوڑ کر بار بار کہا۔ بے تات! ہے جتر! اس تمہاری بھائی جانی ہوں۔ تم سب کے دوس کے بھید جانتے ہو پر پرا رچن داسیوں اور راج کو مستیا بلالوں کے صباں ہو ہے۔ ایسا جان کر ہے تلی کے سواری! اس کے شیل اور پریم کو دیکھ کر اسے اپنی داسی ہو لیا کرنا۔  
سور تھا

نہہ پر سورن کام جان سر دینی بھلاؤ پر یہ  
جن کن کاہک رام دوش دن کرو نائیتس

تم سورن کام ہو جتر شرو منی ہو۔ تمہیں پریم بھلاؤ سے پریم ہے کھگتوں کے گنہرا کو گریں کرنے والے اور اُن کے دوشوں کا لاش کرنے والے آپ دیا کے دھام ہو۔

چوپائی

اس کہی نہی پرین گئی رانی۔ پریم پاک جنو گرا اسمانی  
سنی سینہ سانی بر بانی۔ ہو پدی ملام سا سو سمانی

جیسے کسی دوسے والے کو اس پر بل جائے اور جنم کے کریم کو کلپ برکش کی پرا پتی ہو جائے۔ نرک اور کھاری کو جیسے دوش کی پرا پتی ہو جائے۔ ایسے ہی ہمارے لئے ان کا دشن دیکھ ہے۔  
نرکی رام سو بھلاؤ دھرو۔ رنج من پتی مودی منی گرو  
اسی پدی سنی پتی پودی رتا۔ گئے کھو سب رنج نیکمتا  
شری رام چند پتی کی شو بھا کو دیکھ کر نہ سہی دہلو۔  
اپنے من کو سانہ اور اُن کی منہ پر مودی کو منی بنا لو۔ اس پر کرب کو نیتوں کا کھیل دیتے ہوئے سب راجکار راج محل میں گئے۔

دوہا

روپ بندھو سب ٹھوکی شری اٹھا راس  
کرہیں پچھارن آرتی تہا مدت من ساس

روپ کے سب سب راجکاروں کو دیکھ کر دوس پرین ہو اٹھا  
ساسوں پرین من ہو کر پچھار اور آرتی کرتی ہیں۔

چوپائی

دیکھی اچھی جاتی انوراگس۔ پریم پس پتی پتی پد لاگس  
رہی نہ لاج پرتی اچھی جاتی۔ سچ سینہو برنی رکی جانی  
شری رام جی کی سب دھو بھا کو دیکھ کر دہ پریم میں لگن ہو گئیں۔ اور پریم کے دوش میں ہو کر بار بار اُن کے چروں میں گیں  
ہر دے میں بہت ہی پرتی چھائی جس سے بجا بھی چھوٹ گئی اُنکے  
ہر سب بھاوک پریم کا دشن اس طرح سے کیا جاسکتا ہے۔

بھائے بہت بہت اٹی اتھوائے۔ چھرس اس آتی سب سینوائے  
لوئے راتھو سو اور دھائی۔ سب سینہ سچئے یانی  
انہوں نے بھائیوں سمیت شری رام جی کو اُن کا گرا کرنا  
کر لیا اور پریم سے چھرس والا بھوین چلا۔ سب سمانا  
شری رام جی نے شیل پریم اور بھائی بانی سے کہا۔  
براؤ اور دھو نہت سر دے۔ بدھوں ہم ابان پچھائے  
نالو مدت من آسینو۔ ہو۔ بالک مانی کر بہت نہہو

ایسا کہہ کر دانی جڑوں کو بچھڑا کر رہ گئی اُنکی باقی تو مالو  
پریم کے کچھڑ میں ہی رہی سسائی ہو۔ پریم سے بری پورن سندر جڑوں  
کو کٹ کر شری رام چندر جی نے ساک کا بہت پرکار سے سنان  
کیا۔

رام بدلا لگت کر خوری۔ کینہہ پرنا سو بہوری بہوری  
پانی آئیس بہوری سیر مانی۔ بھاشینہ بہت چلے گھوڑائی  
شری رام جی نے ہاتھ جڑ کر داس مانگی اور بار بار پرنام  
کیا۔ اشیر داوے کر اور پھر مذمت کر کے بھائیوں سمیت شری  
رگھوناتھ جی چلے۔

مچو مدھ مورتی اُرائی۔ بھس مینہہ سٹھل سب اپنی  
پنی دھیر جو دھیر گھوڑ سیکاریں۔ بار بار کھیٹ ہیں متاریں  
سندر مٹی بہوری کو مین ہیں ہال کر کے رانیاں پریم  
وش سکتے کی سی حالت میں ہو گئیں پھر دھیر جیکر کر کماریوں  
کو بلا کر مائیں بار بار انہیں چھاتی سے لگاتی ہیں۔

پنچا دی پھری ملیں بہوری۔ ٹھہری پر سیر پرتی نہ کھوری  
چینی مٹی بدلت کھنہہ بد لگائی۔ بال کچھ جی دھینو لوانی  
کماریوں کو سچاتی ہیں۔ اور پٹ کر پھرتے لگی ہیں اس سے  
آئیس میں برتی بہت برہمتی جاتی ہے۔ بار بار ملتی ہوئی مائوں کو  
کھینوں نے الگ کر دیا۔ جیسے تازی سیائی سوئی ہوئی لگائے  
کو اس کے پھڑے سے الگ کر دیں۔

دوہا

پریم میں تر ناری سب کھنہہ بہت نمواسو  
ماہیوں کینہہ بدیم پر کر نول برہمن لواسو

اس سے نگر کے تر ناری اور کھینوں سمیت سلاواؤں پریم  
کے دفن تھا ایسا بالکل ہے اوجنک جڑیں کرنا اور پڑھ (غم جاتی)  
نے ڈر ڈال رکھ جو۔

جوانی

ٹنک سار میکا جانی جیائے۔ ٹنک پنچر نہی پٹھائے  
بیاکل کہیں کہاں بہید ہی۔ سستی دھیر جو بری رہنے۔ کہی  
جن موطا اور مینا کو سیتانی نے پالا تھا۔ اور سونے کے تھپے  
میں رکھ کر پٹھایا تھا۔ وہ بیاکل بہر کہہ رہے ہیں جانی جی کہاں  
ہیں۔ ان کے ایسے حرکت ناؤ گئے کہ سب کا دھیر ج ہاتا رہا۔

بھنے پٹل گنگ مرگائی بھاتی۔ مینج سا کسپس کی جستانی  
بندھو سمیت جنک تنباٹے۔ پریم گئی اوجن جل چھپا نے  
جہاں کشتی اور ایشوا ایسے بیاکل ہیں۔ وہاں کے منشوں  
کی دشا کا تو پھر کہنا ہی کیا۔ نہپ راہ جنک اپٹھائی سمیت  
وہاں آئے پریم سے آگ گروں کے نیروں میں پریم بھل بھڑا۔  
نیا بلوکی دھیرنا چھپائی۔ رہے کہاوت پریم برائی  
پنہی راہ اُرائی جاتی۔ مٹی نہا فر جاو گسپان کی

بد بدی وہ پریم دیر کٹ پرش کہاتے تھے۔ تو ہی سیتانی  
کو پٹھ کر ان کا دھیر ج ماندا۔ انہوں نے مانگی جی کو چھاتی سے لگایا۔  
اس سے ان کے سب گیان کو پھڑوٹ گیا یہاں کوئی نے کیا  
ہی اس سے بھلا پرکٹ کیا ہے۔ سیتانی بھگوان کی ناری شکتی میں  
اگیان منش میں نہ تو اس نازی شکتی کے ہتھارہ سرورپ کو سمجھنے کی  
شکٹی رہنے دیتا ہے۔ اور وہ اس کے سوانی شری رام چندر جی ساکت  
پریم کی برائی نہونے دیتا ہے جب ہم اشدھ مٹی سے لٹھڑے ہاتھوں کو  
شدھ مٹی سے دھو ڈالنے کے سمان گیان سے اگیان کی ناری کر دیتے  
ہیں اور شدھ مٹی کی طرح ہاتھ صاف کر کے وہ گیان اگیان دور کے  
سویم بھی نورت ہو جاتا ہے تب ہم بھگوان کی نازی شکتی کے ہتھار  
سرورپ کو سمجھ کر اس کا بار پکڑ دھکا۔ اور کو پراپت ہو جاتے ہیں۔ یہاں  
کوئی نے ہی بھلاؤ نہ دیا ہے۔ کہ سیتانی کو چھاتی سے لگاتے ہی  
جنک جی کے گیان کا بندھ ٹوٹ گیا۔

سجھاوت سب جو سیانے۔ کینہہ بچاؤ نہ او سر جانی  
باریں بار شتار لائیں۔ سچی سندر پائیں ملگا جی



ان کے چن گلوں کی دھول کو منگ برودھ کر کے انکا انشرواد  
یا کر راجہ دشرہ بہت ہی پرست ہوئے اور شری گنیش جی کا سمرن  
کر کے وہاں سے کوچ کیا۔ منگل دول نا پرکار کے تنگ ہونے لگے۔

دوسرا

سمر پوسول شری شری کر میں اچھراگان  
چلے اور دھرتی اور دھرتی بدست بجائی بنسان

دو تار پڑا ہوا کہ بھول برسا رہے ہیں۔ اور اسی طرح گیت  
گاری ہیں۔ پرست ہو کر نثار سے ہو کر اور دھرتی ہمارا دھرتی اور دھرتی

چوہائی

نرب کر رہی ہے مہا جن پھرے۔ سادہ رکھ ماگنے ٹیرے  
بھوشن بن باجی گج دینے۔ یریم پشی ٹھاڈھیں سب گنیے  
راجہ دسرہ لے جیتی کر کے کر کے بڑے بڑے آدمیوں کو داپس  
لڑایا۔ اور آدے ساکھ سب بھیکاریوں کو بلایا اور انہیں گنیے  
گھوڑے، ہاتھ لائیے۔ اور یریم سے سب کو نیشٹ کر کے سب  
بل بکشا۔

بار بار پروا دی بھاشکھی پھرے سکل راہی اور اٹھی  
پہوری پہوری کو سلی تی کہیں۔ جنگ یریم پس پھرے نہ جہیں  
وہ بار بار گھوٹل کے لیش گان گتے اور شری رام جی کی منی  
کو ہر دے میں دہان کر کے نوئے۔ کو سلی تی دسرہ جی راہ جن کا  
کو بار بار آپس لوٹ جلے کو گتے ہیں۔ پرتو وہ یریم دس لوٹے کا نام  
نہیں لیتے۔

پنی کہ پھوٹی چن شہاٹے پھرے ہمیں دسری پڑی آئے  
ماہ پوری آتری پھوٹا دھے یریم پرہ بلوچن باڑھے

تب پھر راجہ دشرہ جی نے سہانے گن کہے۔ ہے راجن! چن  
اب لوٹ جاتیے۔ بہت ڈر آئے۔ جب وہ پھر ہی نہ لے تو راجہ دشرہ جی  
جی روتہ سے اتر کر پھرے ہو گئے۔ اور انکھوں سے یریم آنسوؤں کی

سیدہ سیدہ لے شری آدھی بکھاتے ہیں۔ تب راجہ لے  
پھوٹا دھے راجہ دشرہ جی کو دیا گیا۔ بارہ کساریوں کو بکھاتی ہے  
کو گن کر کے ہو گیا۔ اور دسرہ جی

دوسرا

یریم پر پڑا۔ دسرہ جی کی شری گنیش  
گنیش جی پھرے پھرے پھرے پھرے پھرے

سار پڑا اور یریم کے شری گنیش جی کو دیا گیا۔ اور راجہ  
لے شری گنیش جی کو دیا گیا۔ اور راجہ لے شری گنیش جی کو دیا گیا۔

چوہائی

ہوید علی بھوپ ستا سہا جس۔ ناری دھرتی ریتی بکھائیں  
داس میں دس لے پھرے تیرے۔ پچی سوک جے پھرے ہیا کیرے  
راجہ نے گنیوں کو بہت پکار سے بکھایا۔ استری دھرم اور  
رتی کی شکشا دی جو دس دسیاں سینتا جی کے پرہ اور پتے  
صعوک تھے۔ ایسے بہت سے دس دسیاں راجہ جنکا لے دیے۔  
سیا چلتی سیا کل پڑی۔ ہوں گن جھ منگل راسی  
بھوٹو پھرے پھرے سمجھا۔ سبک چلے پچا دن راجا  
سینتا جی کے چلے سے جنگ پھرے ہی بہت سیا کل لے  
منگل کی لاشی غنہ شری ہونے لگے پھر ہوں اور منتر جی سمیت  
راجہ جنگ پھینچنے کو صاف ہوئے۔

سے بلوکی باجے باجے۔ روتہ جے باجی برا تہہ سا جے  
دسرہ پھرے پھرے دس دسیاں دس دسیاں پھرے  
سماں دیکھ کر راجے پھرے۔ روتہ دس دسیاں اور گھوڑے برتوں  
نے سجاے۔ پھر دسرہ جی لے پھرے کو بلایا اور انہیں دان دار مان  
سے پھر کر دیا۔

چراں دس دسیاں دس دسیاں دس دسیاں دس دسیاں  
شری گنیش جی کو دیا گیا۔ اور راجہ لے شری گنیش جی کو دیا گیا۔

جس کے لئے کوئی لوگ کر دے وہ جتنا اور خدا کو تیار کر دے لوگ اچھا پس کرتے ہیں۔ جو سو دیا پس برہم۔ ایک کے آدھی سچا نہ۔ مگر اور گنوں کی راشی ہیں جنہیں میں سمیت بانی نہیں جانتی۔ اور سب کچھ انوار کرنے والے (سچے والے) بھی ترک (دلیل) سے جس کائنات نہیں پاسکتے ہیں کی جہاں کو ویزیتی حق (یہ نہیں یہ نہیں) کہہ کر دین کرتے ہیں۔ جو تینوں کال میں ایک گنا یعنی خروکار بنے۔

روما

نہیں بیٹھے مگر کہوں کہ بیوی سو سو سب کے لئے  
 سستی لایا جو ہر ایک کے لئے کہیں بھینسے والوں  
 سو وہ ہی آپ سب کے لئے کہیں پیری اٹھو لے کے  
 ہوئے آپ جیتے سوای کے ان کو لے کر ہر ایک میں سب پلاؤ  
 جو کہ سوچ ہی میں بل جلتے ہیں۔

چونکہ

سب ہی بھائی ہوئی تھی بھائی۔ بھائی جانی لینے اپنا ئی  
 ہو پڑیں اس دس سار دیکھا۔ کہ اہل کپ کوٹک بھری لیکھا  
 آپ نے مجھے بھی پرکار بھائی دی ہے اور اپنا سیدک جان کر  
 ہے اپنا یا ہے یہی دس ہزار سو تھی اس سے ہیں اور کوڑوں کپ  
 لیکھا لیکھا اسباب اگر ہے

[illegible]

بار ابا گنوں کر جیورس منو پر سپر چون جی جیورس  
سُنی پر کھی پری ہینو پو شے۔ لورن کام راسو پر ہنی تو شے

تب بدیدہ لپے کسری جوری۔ بچن سنیہ سدا ہال جنو لوری  
 کروں کوں بھی پئے بنائی۔ جہاراج موہی ہرنہ بڑائی  
 تب جنک جی نے ہاتھ جوڑ کر امت سے پری پورن بچن  
 کہے۔ میں کس طرح سے نیکی کروں۔ ہے جہاراج! آپ نے تو ہیکو  
 سب طرح سے بُرا کر دیا ہے۔

## 6097

کوسل تپي سمدھي جي سمنائي سبب مڃائي  
 بلني مير سيريندي اتي مير تپي نه هر دياں سمائي

کوئل چہ شری و شرفہ جی نے اپنے سچے دوستی کا سب پر کار  
سے سناں کیا۔ پھر دونوں جاڑی کے باپ کرے میں ایک۔ دوسرے  
سے ایسا مٹی بھاڑ اور اتنی پر مٹی تھی کہ ہر دے میں۔ صحتی تھی۔  
چوپائی

پوچھی  
مٹی منڈلی ہی جنک سُنراوا۔ آشیر وادیو سب ہی سن پاوا  
سادہ پنی بھینے جا ماتا۔ روپ کی گئی ہنسی سب بھرتا  
پھر جنک جی مٹی منڈلی کو دندوت کیا۔ ادھ بھی سے  
آشیر وادیایا۔ پھر وہ روپ شیل اور گنوں کے بھنڈا دیا اور  
راجا کا داینے دانا دیوں کو ملے۔

جوری نیکو پانی سہاٹے۔ بوکے گچن پر کم جھوٹا ہے  
 رام کروں کہی بھاتی پسنسا۔ مٹی اہیں من مانس ہنسا  
 ارشد راتھ کھلوں کوڑا کر پریم سے پر یوں گچن لیا  
 ہے نام ایس کس پر کار آب کی مستی گردن! آپ حقوں اور  
 شہوئی کے من روجی انہرور کے ہنسی ہیں۔

گر پس جوگ جوگی بھی لاگی کوہو موہو متا بدو تیاگی  
 بیا کوہو بر موہو الکوہو اباسی جدا دندہ کن کن راسی  
 من سمیت بھی جان نہ بانی تری نہ کہیں کل افواہی  
 مہا گھونٹی بھی کہی جوتہوں کال اٹکس رس رہی



یہ بار بار ہاتھ جوڑ کر یہ مانگتا ہوں کہ میرا من اس بچہ چروں  
کو کبھی بھول کر کبھی دھوڑے جنگ جی کے پریم سے پری پورن  
شریکہ بچن کن کہ پورن کام بھگوان شری رام چندر جی بہت پرین  
ہوئے۔

کری کر پرتے مسر نہانے۔ پتو کو سب سبشت سم ہانے  
بتی بھری بھرتن کتہی۔ پتو کو سب سبشت سم ہانے  
بھگوان شری رام چندر جی۔ لے شری شری کر کے اپنے  
پتا و شوہر اور دھشت کے سمان پتہ پتہ جان کر شری جنگ جی کا  
شیمان کیا پھر جنگ جی اپنے بھرتن جی کی بہت بتی کری اور پریم  
کے ساتھ مل کر پھر اپنی اشیر وادیا۔

دوہا

ہائے لکھن پائو سودن ہی دینہ امیس ملین

کھینچ پیر پریم مل پیری پیری نادیں سیں

پیر راج نے شری ملین اور شری جی کو مل کر اشیر وادیا۔ وہ  
ایک دوسرے کے پریم کے شری کو بار بار جنگ جی کو دھرت کر کے  
لکھے۔ (چروانی)

بار بار کری بنے بڑائی۔ رگھوپتی چلے سنگ سب بھائی

جنگ لے کو سک پید جائی۔ چرن رنیو سر نیلنہ لائی

بار بار راج جنگ کی بتی اور بڑائی کر کے شری رگھو ناکہ جی

بھائیوں سمیت چلے تب جنگ جی نے شری راج جی کے چرن جا

پڑے اور ان کے چروں کی راج کو سر اور شری راج بر لکایا۔

سمو مین سر در سن تو ریں۔ آگے نہ بھگوان شری من مویر

جو لکھو جسو لوک تہی جھیر۔ کرت منورہ شریچت اوہیں

انہوں نے کہا۔ ہے شیشور۔ مجھے یہ پورن و شوہر ہے۔  
کہ آپ کے دشمن ماتر سے سب کچھ سبھ ہے۔ لائیل آگے اور بڑائی  
چاہتے ہیں۔ اور اپنے کو ادھیکاری دیکھ کر جس کا منورہ کرتے ہوئے  
من میں آرتے ہیں۔

سو کھو جسو سلیم موہی سوامی۔ سب ہی تو در سن انو گامی  
کینہہ بنے پتی پتی سر و تانی۔ بھرے ہمیں آسٹنایانی  
ہے سوامی! وہی کھو اور بڑائی۔ جیسے سب ہی میں راجت ہوئی۔  
ساری سرتھیاں اکا میاں۔ آپ کے دشمن کے پیچھے پاتی ہیں۔  
اس پر کا بار بار بتی کر کے اور دھرت کر کے اشیر وادیا کر دھرت  
راہیں لوئے۔

چلی برات انسان بجائی۔ ہر متا چوٹ بڑ سب سمودانی

رام ہی تھی گرام نر ناری۔ پانی نین پتو ہرین سکھاری

نقارہ کیا کہ برات چلی بھوٹے بڑے سب سموداے (گروہ

منڈلیاں) پرین ہیں۔ راستے میں گراموں کی استریاں اور پش  
رام جی کو کھلا اپنے نینز کو بھیں پا کر کھ مان رہے ہیں۔

دوہا

یچ پیچ براس کری ملک لوگنہ سکھ دیت

اور دھ سب پت دلت تہی اتی جہیرت

راستے کے پیچ پڑا کرتی ہوئی۔ اور راستے کے گراموں کے

لوگوں کو کھ دیتی ہوئی وہ برات شہ دن شہ سورب میں اجو ہیا اور  
کے نزدیک پہنچی۔

چروانی

منے انسان شو بر باجے۔ بھیری کھ دھنی سے لگے لگے

جھا کھی بڑو دھ بھیں شہانی۔ سرس لگ بھیں شہانی

نقارے اور مھول بکنے لگے بھیری اور شہ کی دھن

ہونے لگی۔ پاتھی اور کھوڑے گرج رہے ہیں جھا بھیں دس بہادری  
ڈنلیاں اور سر پہلے سرے شہانی بچ رہے ہیں۔

پرجن آرتا اگنی براتا۔ ہریت کل پیکادلی گاتا

نچ نچ سندھان جھوارے۔ بات اس چہ شہ پرووارے

نکر اسی برات کو اتی ہوں سن رہیں ہوئے اور مارے





پریم اور آئندہ کے مارے سب مائیں سکتے کی سی حالت  
میں ہیں۔ جس کے کارن پاؤں چلتے نہیں۔ شری رام جی کو دیکھتے  
کے لیے وہ سب اتنی انت پریم لگن ہو کر پہنچیں کا سب سدا  
سودے لگیں۔

بیدار بدھائی باجئے باجئے۔ مشکلی حالت سترہ ال ساجے  
ہر دوپ وہی پتہ بچھو لا۔ پان لوگ پھل مشکل مول  
بھانت بھانت کے باجئے کج رہتے ہیں۔ شری سوہترا  
جی نے برتن ہو کر مشکل ساجے باجئے ہادی روپ۔ دہری۔ پتے  
پھول۔ پان اور سیاری آؤ کہ مشکل کی ٹول دستوں و

اچھت انکر لو جن لا جا۔ منجل منجری تلسی پیرا جا  
چھپے چھپے گھر گھر نہہرا۔ مارن کج جنو پٹر بناسے  
چارل۔ انکر گو لین لاوا اور کسی کی سند منجریاں  
(پھول) براحتی ہیں۔ پتہ سون کے گھرے بھانت بھانت  
رنگ کے ایسے خوبیاں پارہ ہیں۔ مانو کا دیو ٹھکانے اپنے رہتے  
کے لئے ٹھکانے بناسے ہیں۔

سنگ سنگ نہ جانی بھائی۔ سنگ سنگ چھیں۔ ب۔ رانی  
رہیں آرتی نہت بدھانا۔ بدت کریرا کل مشکل گانا  
شنگ کی سو گندہ والی دستوں کا تو کہنا ہی کیا سب  
رائیاں سند سنگ سراج تیج رہی ہیں۔ بہت پرکاری آتیدیں  
کی رجا کر کے رہتے ہو کر سنگ کی آیت گاہی ہیں۔

گنگ تھار بھری مشکلی کل کر نہہری مات  
چلی بدت پرچھیں کون ایک پلوت گات  
مائیں اسے کل کے سان سند ہاتھوں میں سونے کے  
تھال مشکل سے دستوں سے بھر کر برتن ہو کر چھین کرے چلیں۔  
خوشی کے مارے ان کے شر برد کے نہیں کھڑے ہیں۔  
دھوپ ہونم بھو ایک بھوپ۔ ساون گھن گھن دھوپ بھیسو

ستر و سمن مال ستر شہیں۔ سہوں ہلاک دی ستر ستر  
دھوپ کے دھوپ سے اکاش دیا ہوا لاسوگیا اوساں  
کی گھنگور گھنگا اٹھائی ہو۔ دیتا اکاش سے کلب برتن کی ٹھوں  
برسارے ہیں۔ مانو بنگوں کی نظاں کی گھنائیں شو بجا پارن  
کو بھار ہی ہیں۔

مچل مینی مئے بند نوار سے۔ سہوں ایک پتہ چاپ سندوار  
پرگت ہیں زری انہ پر بھائی۔ چارو پیل جنو ز کھیں داسی  
سند دینوں سے بنے ہوئے بند نوار ایسے پر تہت ہے ہی  
مانو اندر دھنش سچا ہے ہوں۔ مانو پیر استراں پرگت ہوئی ہیں۔ لار  
دوئی کی بھار دھنپ داتی ہیں۔ مانو پیل دور دور کی ایک دی ہو۔  
بندھی دھنی لگن کر تہی ٹھورا۔ جاپک چارنگ داؤر مور  
میر گندہ سچا پتہ ہیں باری۔ سنگ سنگ سسی پر فرادی  
لقاروں کی دھن مانو بادلوں کی گھور گرت ہے اس گرت کو  
سن کر بولنے والے سپینے مینگ اور سور مانو یا ایک گن (بھکاری)  
ہیں۔ دیتا پتہ سو گندہ دوتی پانی برسارے ہیں۔ جس سے گھن  
کے سان کر کے سب استری پرش سنگی ہو رہے ہیں۔

سینو جانی کر اسیو دینہا۔ پیر پیر سو گھول مٹی کینہا  
سمری ہو کر گیا گن راجا۔ بدت ہی تی بہت سما جا  
سے جان کر گد گشت جی نے اگیا دی۔ اور گھول مٹی  
شری دسر بھتی نے ایہ دیا پوری میں پر دت کیا۔ شوجی ہادی  
گشت جی کا ستر گیا۔ سراج بہت دھیر برتن سے ایہ دیا پوری  
میں پر دت (عامل) ہوئے۔

ہوئی سنگ برہیں سمن شرد بھیں سبانی  
بندھ بندھونا ہیں بدت سچل مشکل گائی  
مشکل ہو رہے ہیں لقارے بجا بجا کر دتو مالوگ پھول  
برسا رہے ہیں دیو گائی پرن ہو کر سند مشکل گان کے نہج رہی ہیں۔

کرہیں آرتی بارہیں بارہا۔ پریمو پر مودہ کے کو پارا  
بھوشن مٹی پٹٹ نا نا جاتی۔ کرہیں پچھادی اگنت بھاشتی  
وہ بار بار آرتی کر رہی ہیں۔ اُن کے پریم اور نہا آند کا پار  
کون پاسکتا ہے۔ انیکوں پرکار کے کہنے کپڑے اور جواہرات پچھاؤ  
کر رہی ہیں۔

بدھ بہمنیت بھی سنت چاری۔ پرمانند گن ہمت اری  
پنی پنی سیارام چھپی دیکھی۔ نہرت پھل جگ جیون لکھی  
بہوش سیمت چاروں پتروں کو دیکھ کر مائیں پریم آند  
میں مگن ہو رہی ہیں۔ بار بار شری رام چندری اور سیتا جی کی سند  
شو کھا کو دیکھ کر وہ پرکھ رہی ہیں۔ اور گنت میں اپنے جیون کو سچل  
مار رہی ہیں۔

سکھیں ساکھ پنی پنی چاری۔ گان کرہیں نیک شکر ساری  
بڑھیں شکر گن ہی چھن دیوا۔ ناچیں گاؤں لاجیں سیوا  
سکھیاں سیتا جی کے مگن کو بار بار دیکھ کر اپنے پیہ کر موں کی  
سرا نہ کر رہی ہیں۔ اور گنت گاری ہیں۔ دیوتا گن چھن ہیں پھول  
برسا رہے ہیں۔ وہنا پتے ہی گانے ہیں۔ اور اپنی سیوا جاتے ہیں۔

دیکھی نہوہر چارو جوہریں۔ سارو اپنا مگل دھندھوہری  
دیت نہی تری نہت لگو لگو گن۔ ایک نہت ہی وہاں لور گن  
سندھو نہوہر چاروں خدایوں کو دیکھ کر سر سوئی نے سندھ  
بھڑکی سب ایماؤں کو کھوٹ ڈالا۔ ہر کوئی اپنا دیتے نہیں تری سب  
کی سب اُن کے مقابلے میں تھج جان پتی ہیں۔ نہت تو شری رام  
جی کے روپ میں مگن ہو کر ایک کیس ہو کر گھتی رہ گئی۔

نغمہ نیتی مٹی رتی کر رہی ارگھیاؤں سے دیت  
بدھ بہمنیت سبت پرکھی سب جلیں اوائی نیکیت  
ویدہ جی اور گل رتی کر کے ارگھیاؤں سے دیتی ہوئی مائیں  
ہوئے نہت پتروں کا پرکھ کر کے مٹی کے اندر ساتھ لے لیں۔

ماگدھ سوت بندہ نہت ناگر۔ گاؤں جی بھوتہو لوک اچا گر  
جے دھنی بمل بید بر بانی۔ دس مٹی مٹے ستمگل سانی  
ماگدھ سوت۔ بندہ گن یعنی بھاٹ اور پتھر ٹ جینوں  
لوگوں کے سوریش شری رام چندر جی کا پیش کار ہے یہاں سب جیواں  
اور آجین سر لٹھ دیو بانی سندر مگل سے پری پورن دسوں ساؤن  
میں سانی دے رہے ہیں۔

بیل یا جے باجن لاگے۔ نہت شکر لوگ انوراگے  
بے بلقی برنی زجہاں ہیں۔ ہوا نہت مگن سکھ نہ سہا ہیں  
بھانت بھانت کے باجے بجنے لگے۔ آکاش میں دیتا  
اور الودھیا پوری ہیں۔ اسری پرتھ سب پریم میں مگن ہو گئے۔  
براتیوں کا بناؤ سنگار کہا نہیں جاسکتا۔ وہ سب جہا پرکھ ہیں  
اور خوش سے پھولے نہیں سماتے ہیں۔

پرمانہ تب رائے جو رائے۔ دیکھت رائے ہی بکھے سکھاے  
کرہیں پچھادی مٹی گن چیرا۔ باری باوچھا پلک سریرا  
تب الودھیا نو سیوں نے راج کو بند ناکی۔ اور راج چندر جی  
کو دیکھ کر بہت کھی ٹھوٹے۔ وہ ان پتروں اور بستر پچھاؤ کر رہے ہیں  
شریائند کے مارے پلکنت ہیں۔ اور میتروں میں پریم جل بھرا ہے۔  
آرتی کرہیں بدیت پر ناری۔ شریہیں نہر کی کنور بر چادی  
سیکا جھگ ادوار اگھادی۔ دیکھی لہینہہ جو ہیں سکھادی

ننگی استریاں پرتن ہو کر آرتی اتار رہی ہیں۔ اور چاندوں  
سندھ راجکاروں کو دیکھ کر پرتن ہو رہی ہیں۔ بالکیوں کے سندھوہر  
پر سے کوہ شاہکار وہ دلہنوں کو دیکھ کر دیکھ کر کھی ہو رہی ہیں۔

ایہی بھی سب ہی دیت شکھو آئے راج دوار  
بدت مائیں پچھن کرہیں بدھ بہمنیت سمیت کس  
اس پرکار سب کو شکھ دیتے ہوئے راج دوار پر آئے  
مائیں پرتن ہو کر پرتن سمیت راجکاروں کا آرتی کر رہی ہیں۔



مردہ نہ ہو بلکہ بھوکے پیڑا موم نہیں مسکا ہیں

ماتیں لوک بٹی کر رہی ہیں۔ دھواؤں نہیں بجتا ہے۔  
ہیں جہان آندا اور بنو کو (سون بہار کو) دھیکر نری لام چندری میں  
جی میں سکڑ رہے ہیں۔

دیو پتر پو جیو بدھی نیکی۔ پوہیں سکل باسا دھی کی  
سہی بندی راہیں بروانا بھائی نہ بہت رام کلیانا  
من کے سدا، منورہ پورے جوے جان کر ماتاؤں نے دیو  
اور نیروں کی بھلی پر کار پو جا کی سب کی بندنا کر کے ماتاؤں نے  
ناگت رہی ہیں۔ کہ بھائیوں بہت نری رام ہی کا کلیان ہو۔

اتر بہت سر اسٹش دھیں۔ بدت ماتاؤں بھری لہیں  
جھوٹی بولی برائی لینے۔ جان بس مٹی بھوشن دینے  
اسٹش میں چھپے ہوئے دیوتا آئیں وار دے رہے ہیں باتیں  
پتوں پر کر آئیں بھر کرے دی ہیں۔ بھو تو راجہ لے سب برائیوں کو بکلیا  
اور انہیں سواراں بستر جہارت اور گنے دیئے۔

ایک سو پائی راہی اُرا رہی۔ بدت کے سب رنج و دھام ہی  
پیر نزاری سکل پہرائے گھر گھر راجا لگے بدھائے  
آگیا پاکر نری رام چندری کی سورتی کو پرے میں دھان  
کر کے سب بلاتی پتوں پر کر اپنے اپنے گھروں کو گئے اس کے بعد  
نکر کے استری پتوں کو راجہ نے کپڑے اور گتے پہنائے۔ گھر گھر  
بدھائی باجے بجنے لگے۔

جاچک جن جاچیں جوتی جوتی۔ پیر بہت اڑ سہیں سوئی سوئی  
سیوک سکل بچینا نانا۔ پورن کئے دان سمانا  
ایک لوگوں نے جو کچھ مانگا راجہ نے نہیں دیا۔  
سارے سیوکوں اور باجہ والوں کو راجہ نے ناپاک کر کے دان  
اور سمان سے پورن کام کیا۔

دھیں اس جہاری سب گاؤں گن گنا

جاری گھاٹن سہج سہائے جھوٹو رنج ہاتھ بنائے  
تہہ پکٹو وی کٹو پکٹا دے۔ سدا پنے نہیت پکھا دے  
سہج بھاد سے ہی سدا پنا دگھاٹن تھے۔ جو مانو کا دیو نے  
ہی اپنے ہاتھ سے بندے تھے۔ ان پر داجھاؤں کو سمیت راجا کو  
گے بھائی اور ماتاؤں نے آدے کے ساتھ ان کے پتر چن دھوئے۔

دھوپ پیتے پیر پیر بدھی۔ پو جیو بدھی دھوپ  
بادریں بار آتی کر پیں۔ تین پناؤ چاہر سر دھوپ  
پتر نکل دھان ور اور دھوپوں کی ماتاؤں نے دھوپ  
دھوپ اور پیر پیر کو کے دوا پو جا کی۔ وہ بار بار آتی کرتی ہیں  
اور مندر پکٹے دھوپ اور دھوپوں کے سر چھن رہے ہیں۔

لستو ایک سہج وری ہو ہیں۔ بھکر پوٹو ماتو سب سو ہیں  
پاوا پر تم تھو جھو جھوکیں۔ اہر نو لستو جھوٹت روکیں  
ایک وٹو میں بھاد وری ہیں۔ ماتاؤں آندے پکٹو  
ایسے شو بھاد پاری میں مانو کو نے پر تم تو کی پراچی کرنی یا سدا کے  
بیمار نے اتر کی پراچی کرنی۔

جھم زک جھو پارسی پاوا۔ اندھی کوچن لا بھو سہاوا  
ٹوک بدن جھو ساور دھائی۔ ماتاؤں گھر شور جے پائی  
جھم کے کنگال کے ہاتھ مانو پادیں ہی آگئی ہو۔ اندھے کو  
سندھ نیروں کا لاکھ پوٹو۔ گونگے کے گھڑے مانو سہرتی جی نے  
نوس کیا ہو۔ اور شور دیرے مانو بدھیں وجے پائی ہو۔

ایسی سکھ نے مت کوئی گن پادیں مانو آندو  
بھام تہ بہت سی پکٹو لگے لگے کل چتو  
ان سب سکھوں سے بھی سیکر دگٹا سکھ سب ماتاؤں  
کو ہوا۔ کیونکہ دگٹو کے چند نری رام ہی بھائیوں بہت وواہ  
کر کے گھر آئے ہیں۔

لوک تھو پتی گھر میں بروا ہی سکھا ہیں

بدھنہ سمیت کمار سب انہند بہت مہیشو!  
بہتی چنی نہرت گرچن دیت اسیں منیسو!!

بہوش سمیت سب راجکمار اور رانیوں سمیت راجہ  
بار بار گروچی کے یوں کی بندھا کرتے ہیں۔ اور گروچی انہیں  
اُتار دیتے ہیں۔

نئے گینہی اُراقی اُلو گئیں۔ ست پھلا بھی سب آگئیں  
نیو ماگی سنی نایک، لیہنہا۔ اُتھراو بہت یادھی دینہا  
پتھر اور ساری کچھ تو گروچی کے سامنے رکھ کر یوم بھرے  
ہرے سے راجہ نے اُن کی بندگی کی وشت جی نے اپنا نیک (حق)  
لاگ لیا۔ اور بہت طرح سے راجہ کو اُتھرا دیا۔

اُتھرا دھری راجہ سیما سمیت۔ ہری گینہ گرو گرو نیو گستا  
زیر بند جو سب چوپ بولا گئیں۔ چیل چارو بھوشن پھر سرائش  
مزی رام چند جی کو سینا سمیت اپنے ہرے میں رکھ کر  
پرتو گرو گستا سنی سے اپنے گرو گن کیا۔ پھر راجہ نے سب پر ہونوں  
کی استر لڑا کھلا۔ اور اس اندر بستر لگنے پہننے کو دئے۔

بھو دی بولالی سب اپنی لہی۔ رچی پکاری پراولی دہنی  
نئی ننگ جگ سب سہیں۔ رچی اُتھراو پھلوپ سنی دہیں  
پھر راجہ نے گوی بھری۔ سولہ گینہ دنی استروں کو ملایا۔ اور اُنکی  
لہ کے ساتھ انہیں چھوٹے سے تیرے سنی رولی، لوگ سیما پانا  
سب لاک لیتے اور۔ ج ستر ہی تری رتر جی اُن کی اچھا الو مار  
انہیں دیتے ہیں۔

پرسا پنے اچھے جے جاسے۔ بھوتی بھلی بھاتی سندھ نے  
دیو دگی رگھو سربا ہو۔ رشی پرسون پرسی اُچھا ہو  
جن مہالوں کو راجہ نے پر دیا اور بھینہ جانا اُن کا بھلی بھانت  
اور تکار کیا دینا لوگ شری رام جی کے دواہ کو دھکر بھول برساتے  
ہوئے اور اسی دواہ اُسکی اتلی کرتے ہوئے۔

سب رچو مہرت گریں گوٹو گینہ نہر ناچھ

سب بند مار کے امیش۔ دیتے سب اور گن سمیٹوں کو گن  
کرتے ہیں۔ تب گرو اور بہنو و بہیت راجہ دسرت جی لے کر ان  
پریش کیا

بولستٹ اوسان دہنی۔ لوک بید بڑی ساور کسہی  
کھو مہر بھیر دگی سب رانی ساور اُتھراو سب گینہ بربانی  
پائے پھاری سکی اُتھراوے۔ پوچی کھلی پڑی بھوپ چوائے  
آدراں پر کم پڑی بوسے۔ بہت سہیں چلے اور شتر  
چوچہ وشت جی نے اُگلاوی۔ اسے راجہ نے لوک اور  
دھوی اُتھراو اور لوک کیا۔ انہوں کی بھیر بھیر کرانیاں اور  
سے اُٹھیں اور انہوں نے اسے اُتھراو سوجھ کر سمجھا۔ جرن دھو  
کر ان سب کو استان کرایا۔ اور راجہ نے کسلی پر گران کی پوجا  
کر کے انہیں بھون کرایا اور۔ ان اور پر کم سے راجہ نے اُن کی گشت  
کیا۔ تو وہ منتوش پا کر اُتھراو دیتے ہوئے چلے۔

بھو پھلی گینہی گاوسی سمیت پوجا۔ اوتھو جی تم دھینہ نہر دوجا  
گینہی پرستہ بھوتی جھو رچی۔ راجہ بہت گینہی پرستہ بھو رچی  
راجہ نے وشرا مہر جی کی بہت پرستہ پوجا کی اور کہا ہے  
سواہی میر۔ مان دھاکہ شام اور جی سمیت بہت  
بھاف سے اُن کی اُتھو کی اور دانیوں سمیت اُن کے چروں کی  
رج کو آگ میں کیا۔

بھینہ بھون دینہہ راجہ سب لوگ جو گت رورنو پوجو اُتھو  
پوچے گرو پدکسل بھو رچی۔ شپو پنے اُتھو پھی رور بھو رچی  
انہیں کل کے اندھ بھرت کو اُتھراو سمیت راجہ اور راجاں اُن کے  
میں کو جسد میں اُتھراو راجاں سونے اُتھو اُتھو اُتھو اُتھو اُتھو  
پھر راجہ نے گرو وشت جی کے پرن گیلوں کی پوجا کی اور سنی کی ایسا  
کرتے سمیت سن میں گرو جی کے پرتی اتی انت پرتی تھو



سُن کر سبھی رانیاں پریشان ہوئیں۔

مُستَنہ سیت نہانی نرب لولی سیر گر گئیاتی  
بھوجن کینہہ انیک بدھی گھڑی پنج گئی راتی

بُتروں سہبت انسان گر کے راجہ نے بہمنوں کو اور کھنوں  
کو بلا کر انیک بھانت کے بھوجن کئے۔ یہ سب کب تک کرتے پانچ  
گھڑی رات بیت گئی

منگل گان کرپیں برکھا مئی۔ بھسے سکھ ٹول منوہر دہنی  
اچھی پال سب کاہوں پائے۔ نہرگ سنگھ بھوشن پچھائے  
سندر امتہ پال منگل گیت گارہی ہیں۔ اس سے وہ منوہر  
رات سکھ کی ٹول ہو رہی ہے۔ ہاتھ منہ ہو کر پھر سب کے پان بھائے  
اور کھنوں کی مالا و سنگھ دھت رومیہ آدمی سے سج دھج کر  
سب شو بھاسے چھائے۔

راجمی دھپی رجا لیسو پائی۔ پنج بچ بھان چلے سرنائی  
پریو پر موڈو بنوڈو بڑائی۔ سیمو سماجو منوہر تائی  
کہی نہ سکھ پرت سارو سلیو۔ سیا پر پچی جھیں گنیسو۔  
سو میں کہوں کن بدھی برنی۔ بھوئی ناگو تھر دھرنی کہ دھرنی  
نہری رام چندر جی کو دیکھ کر اور راجہ کی اُٹیا پا کر سب سرنو کر  
اپنے اپنے گھر چلے۔ وہاں کے پریم و استاد اور منوج بہار اور بڑائی۔  
سمال۔ سماج۔ اور منتر ناگو سینکڑوں سرسوتی اور شیش۔ برہما۔  
مہادیو اور گیش جی بھی نہیں کہہ سکتے۔ پھر بھلا میں اُسے کس پر کار  
سے وزن کروں کہیں پر پھوئی پر رہنے والے سناپ بھی پر پھوئی  
کو اٹھا سکتے ہیں۔

نرب پکائی سب ہی ستانی۔ کی مڑو کین بولائیں رانی  
مڑو کر سبیں پر گھر آئیں۔ رانیکھوٹن پک کی نائیں  
سب کا سب پر کار سے اور کر کے راجہ نے کوں بھی کہہ کر  
رانوں کو بلایا۔ اور کہا بہو میں لگی چھٹی عمر کی کسبیں میں پرانے

چلے انسان بجائی شرنج رنج پیر سکھ پائی  
کہنت پر سپر رام جھو پریم نہ ہر دیاں مسائی

نہارے بجاتے ہوئے اور پریم سکھ کو برابرت کر کے اپنے  
اپنے لوگ کو گئے۔ وہ آپس میں شری رام جی کے نش کا وزن کرتے  
جارتے ہیں۔ اور پریم کے مارے میں یہ کھولے نہیں سماتے۔

سب بھی سب ہی سمدی ترنا ہو۔ دہانیاں بھری پوری اچھا ہو  
جہاں دینو اسوتہاں کچھ دھاکے بہت ہو شہتہ کتور نہارے  
سب پر کار سے سب بھی بھانت اور شکار کر لینے پر راجہ  
شہر کے بی کاہر وہ اتساہ سے پری پورن ہو گیا۔ پھر وہ رنوس میں گئے  
اور اپنے تیزوں کو بوئیں بہت دیکھا۔

لے گو د کری موو سیمیت۔ کوہی سکھی بھیسو سکھو جیتا  
بڑھو سپریم گوو بیٹھا لیں۔ بار بار بھیاں شری دلا ریں  
پھر راجہ نے بڑے آند کے ساتھ دھکاروں کو گود میں لے  
لیا۔ اُس سے راجہ کو ہنس بھلائی کا پار کون پاسکتا ہے پھر پوٹوں  
کو پریم سے اپنا گودی میں بٹھایا۔ اور بار بار میں بہن ہو کر اُن کا  
لاڈ چاڑ گیا۔

دیکھی سماجو بہت دینو اسو۔ سب گیں اہ اندکیو باسو  
کہنو بھوپ جی بھیسو بہا ہو۔ شہتی شہتی بہر شہت بہت سب کھو  
یہ سماج دیکھ کر دھیتی راجہ کو اپنے تیزوں اور پوٹوں کی  
لاڈ چاڑ کرتے دیکھ کر رانیاں بڑی پریشان ہوئیں۔ سب کاہرے میں  
آند لے کر گیا۔ پھر راجہ نے وہاں سارو سماچار کہہ نکالیا۔ جسے  
سُن کر سبھی پریشان ہوئے۔

جنگ لاج گن سیمو بڑائی۔ بہرتی رانی سجد اسہائی  
بہو پچی بھوٹ بھائی برنی۔ رانی سب پر دت شئی کرنی  
کھاٹ کی طرح راجہ دتر کے راجہ جنگ کے تونر نہیں بھاد۔ ش دیکھ کر  
پریم اور ان کی سند رہنمائی سمید کا درس بہت بڑا سے کہا۔ میں کو

سب باتیں پر یہ بہت کچن کر رہی ہیں سب باتیں بارگاہ میں جاتے  
ہوئے تم نے بڑے دکان بھینڈ کر شریروانی تار مارا کاشی کو کس طرح

گھوڑا چرچہ بہت سمرگن ہیں نہیں کا ہو  
مال بہت ہوتا ہے کچل داریج سے ہوا  
بڑے گھوڑا کشش ہے وکتہ دھاجو اپنی وزیر ماسکے گھوڑ  
میں کس کو خاطر میں نہیں لائے گئے اس وقت مارچ اور سب کو انکی  
سینا بہت نام لے گئے مارا

مٹی پر شاہی تانت تھاری - اس انکس گھوڑی شاہی  
مٹی گھوڑی کو گھوڑی تانت - گرو پر شاہی سب پر تانت  
سب باتیں میں تم پر شاہی جاتی ہیں مٹی و شاہی  
کی گریا سے ایشو لے تھاری بہت سی ایشو تانت دی و شہ  
کی روکتا کر کے تم دونوں گھوڑیوں سے گریا کر کے سب دیا تھا  
پراپت کیس

مٹی تانتی تانت پگٹھوری - کچر کی رہی بھون بھون پگٹھوری  
کچھ بھون پگٹھوری کوٹ کھوڑا - گرو پر شاہی ہون پگٹھوری توڑا  
تمہارے چروں کی دھول کو پیش کر کے مٹی تانتی تانتی  
تھوڑا کچھ سارے تھوڑا کچھ گھوڑی گھوڑی گھوڑی گھوڑی  
پہرے کے سارے تھوڑا کچھ گھوڑی کے جھنڈے گھوڑیوں کی سارے جھنڈے  
تھوڑا کچھ

سب کچھ جھوڑا کی پائی - آئے بھون پگٹھوری سب کچھ  
سکل تانت کر م تمہارے - کچر کو سب کچھ پگٹھوری  
سب کچھ جھنڈے کچر کو سب کچھ پگٹھوری کی پائی کی - اور سب  
بھائیوں کو سب کچھ آئے تمہارے سب کچھ پگٹھوری کی تانت کی تانت  
بہر میں جھنڈے کیوں و شاہی کی گریا سے دھاجو ہوا ہے  
اچھو پھل جگ جھوڑا - دیکھی تانت پگٹھوری تھوڑا  
جھوڑا گھوڑی تھوڑا گھوڑی تھوڑا گھوڑی تھوڑا گھوڑی تھوڑا گھوڑی

گھوڑی ہیں جیسے پلکس نیتروں کی روکتا کرتی ہے - اور انہیں  
سب کچھ پہناتی ہیں - ویسے ہی تم بھی انہیں سب کچھ پہناتا

تو کچھ بہت آئندہ سب کچھ کراد ہو جاتی  
اس کی گے بشرام گھوڑی رام چروں چوٹا  
رکے بھی تھکے ہوئے اونگھ رہے ہیں - انہیں لے جا کر  
سلاؤ - ایسا کہ کر شری رام چندری کے چروں میں لگا کر سپنے  
دشرام بھون میں چلے گئے -

بھوپ کچن سنی سب گھوڑے - جوت کنگ مٹی پگٹھوری  
بھگ گھوڑی پگٹھوری سمانا - کوٹ کچر تانتیں - مارا  
رام کے سب سہاوانے کچن میں کر رانیوں سے مٹی جوت  
سودن کے پنگ کچھ لے - ان پر گائے کے دودھ کے پھین  
کے سمان سندر کوٹ انکوں سفید چادریں کچھ لیں -

اپنے بہن بر بکری نہ جاتیں - سرگ سنگھ مٹی مندر ماہیا  
تنتی بھون پگٹھوری چند ودا - گھت نہ بنی جانتا پگٹھوری جو ودا  
سند تکیوں کا تو ورن ہی نہیں کیا جاسکتا مٹی جوت مٹی جوت  
کی مالا میں اور سنگھ دھوئے سب گھوڑے ہیں سندر تانت کے پگٹھوری  
کا پر کاش اور سندر چند ودا کی شو کچھ لیں جانتا - دیکھتے  
ہیں جس نے کر نہیں دیکھا ہے -

سب کچھ چروں رامو اٹھائے - پریم سمیت پگٹھوری پگٹھوری  
اکیا پگٹھوری پگٹھوری نہ نہی - سب کچھ پگٹھوری پگٹھوری  
اس پر کچھ سب کچھ سب کچھ رام چندری کوٹا  
کر پگٹھوری پگٹھوری پگٹھوری رام جی نے بار بار کچھ لیں  
کوٹا دی - تب وہ بھی اپنی اپنی سب کچھ لیں -

دیکھی سیام مہر منجیل گاتا - کہہ میں سب کچھ سب کچھ ماتا  
مارگ جات بھیا دنی بھاری - کہی دھو تانت تار کا ماری  
شری رام چندری کے - ان کے کوٹ اور سندر انکوں کو دیکھ کر



ہے تات! تمہارا چند رکھ دیکھ کر آج ہمارا مسار میں جم لینا  
سپہل ہوا جتنے دن تم نے تمہارے دشمنوں کو غیر گزارے ہیں بدھانا  
انہیں ہماری عمر کے حساب میں نہ گئے۔

لام پر تو تیشی مانوس یہی بندیت برہمن  
سمری سمجھو گر سپرد کئے نید بس نین

اتی کوں سندرجن کہہ رام چند دی نے ماناؤں کو برتن  
کیا بھڑ شوئی۔ گرو اور بھمنوں کے چروں کا سمن کر کے سو گئے۔

سندوں بدن سوہ سٹھی لونا۔ منہوں سا بھ سیر وہ سونا  
گھر گھر کریں جا کر ناریں۔ دیہاں پر سپر منگل گاریں  
بندھی نمری رام چند جی کا ستر۔ نازک کھڑا ایسا شو بھاپا  
دوتا۔ مانو شام کے وقت کا لال کل شو بھاپا ہو۔ ایو دھیا پوری میں  
گھر گھر اتراں جاگ رہی ہیں۔ اور اسی میں خوشی کے مارے ایک دوسری  
کو منگل منی گایاں دے رہی ہیں۔

پہری برا جیتی راجتی راجنی۔ رانیں کہیں بابو کسہو سبجی  
سندرجن نہ ساسوے سوئیں۔ بھتی کہہ جنو سہر منی ارگوں  
رانیاں کہتی ہیں ہے سبھی با دیکھو کیسی سہاونی رات ہے  
جس سے ایو دھیا میری کتنی دلشیں (دھان۔ جری) شو بھاپا رہی ہے  
سندرجنوں کو ساسوئیں لے کر سو گئیں مانو سوں نے اپنے مستک

کی مینوں کو اپنے ہر دے میں چھاپا لیا جو۔

پرات نیت کال پرکھو جاگے۔ ارن چور برہمن لاگے  
بندی مالک نہی گن گائے۔ پرجن دوار جو ہارن آئے

پرات کال پوتر سے جبکہ سند مرے بولنے لگے۔ پرکھو نری  
لام چندرجی جاگ پڑے۔ مالکھوں اور بھانوں نے گنوں کے  
سموہ کا گان کیا۔ اور گھر کے لوگ پرکھو کے دشن کرے کے لئے  
راج دوار پر گئے۔

بندی سپر گرو پتو ماتا۔ پانی اسیں مدیت سب بھارتا  
جنہہ سادری بدن نہا سے۔ بھوتی سنگھار گرو دھاکے  
برہمنوں۔ دوتاؤں۔ گرو اور مانتا کی بندنا کر کے اشہ واد  
یا کر سب بھائی پرستن ہوئے۔ مانتاؤں نے آدر کے ساتھ اپنے  
مکھوں کو دیکھا۔ بھروہ راج کے ساتھ دروازے پر آئے۔

کیہنی سورج سب سہج سبھی مسرت نیت نہائی  
پرات کر یا کر تات پات پات پات چار سو بھائی  
سبھاؤ سے ہی پوتر بھائیوں نے شوئی ادی سے فارغ  
ہو کر پوتر بندھی میں اٹھان کیا۔ اور پرات کال کی سب کر یاہنی  
سندھاؤ کی کر کے وہ پتا کے پاس آئے۔

## لواہن پارائن تسیرا و شرام

کے دشن کرنا نیتوں کے لاکھ کی انتم سیما ہے (یعنی نیتوں سے  
دیکھ کر جلاکھ ہو سکتا ہے بھگوان کے دشن اس لاکھ کی حد ہے۔)  
پنی بسنت منی کو سب آئے سبھاگ اس نہ نہ منی پٹھائے  
سنت نہ سمیت پوجی پدلا گئے۔ بڑھی رامو دوو گرو اورا گے  
پھر بسنت جی اور منی شو امتری گئے۔ راج نے انہیں سندرجنوں

بھوب بلوکی لئے اُرائی۔ بیٹھ شری جا بسو پائی  
دیکھی رامو سب سبھا جرائی۔ بوجن لاکھ او دھی انومانی  
راج نے دیکھ کر انہیں چھاتی سے رگایا۔ تب وہ پتا کی آگیا  
یا کر برہمن ہو کر بیٹھ گئے شری رام چند دی کو دیکھ کر ساری سبھا کے ہر دے  
شیتل ہو گئے۔ کیونکہ انہوں نے یہ جان لیا کہ پرکھو شری رام چندرجی

ہر روز دشواہترجی واپس آئیں لوٹنا چاہتے ہیں۔ پرتو شری  
رام جی کے سندر پریم اور نمبر بھادو کے دل ہو کر رک جاتے ہیں۔ دن  
پرتی دن راجہ کا سوگنا پریم دیکھ کر ہانسی دشواہترجی ان کی پرتی  
ہی پرشتا کرتے ہیں۔

ماگت یدا راؤ اور اگے ستھنہ سمیت ٹھاڈھ بھے آگے  
ناکھ سکل سمپدا ٹھہاری۔ میں سیو کو سمیت ست نامی  
ندان (آخر کار) جب دشواہترجی نے وراس مانگی تب  
دھہ پریم سے بیا کل ہو گئے۔ اور پرتوں سمیت ان کے آگے کھڑے  
ہو کر بولے۔ بے ناکھ یہ ساری سمپدا آپ کی ہے۔ میں اپنے پتوں  
اور رانیوں سمیت آپکا سیوک ہوں۔

کرب سدا لکھ کر کئی پرچھو ہو۔ در سودیت بہت مہنی مو ہو  
اس کی راؤ سمیت ست رانی۔ پرتیو جرن مکھ آو نہ بانی  
ہے مہنی امیر سے ان پرتوں پر سدا پریم کرتے رہنا اور  
عجب بھی دشن دیتے دہنا۔ ایسا کہ اگر پرتوں اور رانیوں سمیت  
راجہ دشواہترجی کے چروں پر گر پڑے۔ اور پریم دش مکھ سے کچھ بچن  
نہ نکلا تھا۔

دینی سب پریم ہو بھانسی۔ چلے نہ پرتی ریتی کی جاتی  
رامو پریم سنگ سب بھائی۔ اس سو بانی پھر سے ہنچائی  
دشواہترجی نے بہت پرکار سے اشیر داد دیئے۔ اور پھر وہ  
چل پڑے۔ پریم کی ریت کی نہیں جاتی ہے۔ پریم کے ساتھ شری  
راجہ دشواہترجی سمیت باقی بھائیوں کے انہیں کچھ دور تک پہنچا کر انکی  
اگیا پاکر واپس لوٹے۔

دوہا رام روپ پی بھگتی بیا ہو اچھا ہو آندو  
جات سر بہت من ہی من مدت گادھی گل چندو

شری رام چندرجی کے سندر روپ۔ راجہ دشواہترجی کا بھگتی بھاو  
بیاہ آسو اور ان کا آندہ ان سب کی من جی سر ہنکار کرتے ہوئے پرتن  
من ہو کر گادھی گل کے چند را شری دشواہترجی جا رہے ہیں۔

پرتی بھایا۔ پرتوں سمیت راجہ سے ان کی چوہا کر کے چون بند ناکی  
شری رام چندرجی کو دیکھ کر دو گرو پریم میں ملن ہو گئے۔

کہیں بشت دہرم اتہا سا۔ سنہیں مہیو سمیت رنیو اس  
منی من ہاکم گادھی ست کرنی۔ مدت بشت پیکر بیدی برنی  
بشت جی نے دہرم کے اتہاس کہہ رہے ہیں۔ اور راجہ رانیوں  
سمیت ملن رہے ہیں۔ دشت جی نے مہنی دشواہترجی کی کرنی کا جو کہ  
میتوں کا بھی اگم جس کا پارٹی بھی نہیں پاسکتے۔ ہے۔ پرتن ہو کر  
انیک پرکار سے دن کیا۔

بولے بادیو سب سانجی۔ کیرتی کلت لوک تہوں مانی  
سنی آندو بھو سب کا ہو۔ رام نکھن ارادہ اک اچھا ہو  
بادیو جی بولے۔ کہ یہ سب سچی باتیں ہیں۔ دشواہترجی کی  
سندر کیرتی تینوں لوک میں چھائی ہوئی ہے۔ سب کو ہی سن کر آند  
ہوا۔ اور شری رام اور نکھن کے من میں تو بڑی ہی آساہ تھا۔  
دوہا۔ منگل مود اچھا ہرت جا ہیں دوس اہر بھانسی  
اسکی اورہ آندہ بیری اوہک اوہک اوہک کالی

منگل آندہ اور آسو بہت ہو رہے ہیں۔ اس طرح آندہ میں  
گدڑا جا رہا ہے۔ آندہ سے بھر پور ہو کر ایدھیا آندہ پڑی ہے۔ اور  
زیادہ سے زیادہ آندہ بڑھتا ہی جا رہا ہے۔

سون سوہی کل کنکن چھوے۔ منگل مود بنود نہ تھوے  
نت تو شکھو سر دیکھی سہا ہیں۔ اودھ جنم جا ہیں بھئی پا ہیں  
بشہ دن شودھ کر سندر کنکن کھیسے گئے۔ بہت ہی منگل آندہ  
اور بہار ہوئی اس پرکار نت سے سکھ کو دیکھ کر دوتا سولتے ہیں  
اور ایدھیا میں جنم لینے کے لئے بار بار برہما جی سے پراختیا کرتے  
ہیں۔

لسواہترجی نرت چہیں۔ رام سپریم بنے بس مہیں  
دن دن سے۔ پتی بھاو۔ دیکھی سرہا مہا مہنی راو





# دوسرا سوپان ایودھیا کا ند

شلوک :-

یسیہ آئے چاؤ بھاتی بھودھت دیوا ایکامتنکے

بھالے بال پادھر گلے جاگرم سیووری ٹیال رات

سوامی بھوتی بھوونہ سرورہ سروادھی پامرودا

شروہ سرگتہ شروہ شری تبھہ شری تنکرہ پاتو نام

جن کی گودیں پریت راج کماری شری پاربتی جی دستک

پر شری گنگا جی واکھے پر بال چندر ماو گلے میں ہلاہل دیش اور

ہر دے پر بھجنگ راج شیش ناگ جی برا جتے ہیں۔ وہ بھوتی

سے سچے ہوئے دیوتاؤں میں شری شچھ سب کے سوامی پرلے

سروپ سرودیا ایک شچھ سروپ چندر ورن شری تنکر جی سدا

میری رکشا کریں۔

پر سنتام یا نہ گت ابھشکتیتس نتھانہ حملے بنباس دکھ نہ

مکھ امبج شری گھونڈا سیتہ سدا ستوسا منجل منگل پردا

جو راج تلک کی بات سن کر نہ پرستتا (خوشی) کو پراپتہ

اور نہ بن باس کے دکھ سے ڈرہا یا مدھونڈن شری رام چندر جی

کے ایسی مٹھ کھل کی شو بھاسدا میرے لئے سندر منگلوں کی بیت

والی ہو۔

نیل ابرج شیا مل کول انم سیتا سماروت پام بھاکم

پاتو ہاسا یکا پوہا یک نامی رام گھوونڈن نامھکم

نیل کل جیسے شیا مل کول جن کے انگ ہیں اور شری

سیتا جی جن کے بایں طرف برا جتی ہیں ہاتھوں میں جن کے گھوہ

بان اور سندر دھننش ہے۔ ان گھوہ کے سوامی شری رام

چند جی کو میں تمسکار کرتا ہوں۔

شری گروچرن ہرج راج پنج منو مکر و سدا

بزنو مل گھوہیر میں جو جو دایک کھل چاری

شری گرو کے چرن کملوں کی دھول سے اپنے من پی شیشے

کو اہل کر کے میں شری رگھو ناگھ جی کے نرل لیش کا ورن کرتا ہوں

جو دھرم اور کھش چاروں پادھتوں کو فیئے والا ہے۔

جب تیل مو سیاہی گھر آئے۔ نت تو منگل مود بدھائے

بھوتن چارنی من گھوہر بھاری۔ سکریت یکہ پر شہیں سکھ جاری

جب سے رانچند جی سیاہ کیے گھر آئے۔ تب سے ایودھیا جی

میں نت نئے منگل آنند کے بدھائے ہو رہے ہیں۔ چودہ نوک لپنی

بھاری پہاڑوں پر پرن روپی میگھ شچھ روپی چل کی بارش کر رہے ہیں۔

رہی سدا سیتی ندریں شہانی۔ اگی ادوہ بودی کہوں سانی

منی گن چرن ناری سحجانی۔ سچی امول سند سب بھانتی

روہی سدا سیتی روپی ندری ان پہاڑوں سے اند اندر

ایودھیا روہی سمندر میں آئی۔ ایودھیا کے استری پریش اس سمندر

میں امولیتن ہیں۔ جو سب پرکار سے سندر اور اترم ہاتی کے ہیں۔

ہکی نہ جانی کچھ لوگ بھوتی۔ جٹو ایتے برنجی کر توتی

سب بدھی سب لوگ بھاری۔ رام چند سکھ چند نہاری

نکر کی سیدا (خوشحالی)۔ دھن ایشوریا تو کچھ کہی ہی نہیں

جاتی ہے۔ مانو برہما جی کی کارگیری بس یہاں پر ہی سب سہا

ہو گئی ہے ناگر کے لوگ سب پرکار سکھ ہیں۔ اور شری رانچندر

جی کے چند رکھ کو دیکھ کر سدا آنند من رہتے ہیں۔

بلنت پاتو سب کھیں سہیلی۔ پھلت بلوکی منورکھ بسینی

رام روپو کن۔ حیلو سبھاؤ۔ پریت ہرنی دھمی شنی راؤ



لئے جو کچھ کہنے سب تھوڑا ہی ہے (اور کھاتے اُن کے سناؤ اور کھکھ  
کا کیا کھکانہ) سبھا میں جہا راج و شتر تھی نے سبج سبھا ہی نشینہ  
ہاتھ میں لئے لیا۔ اور اس میں اپنا سناؤ کھکھ گٹ کو سیدھا کیا۔

شتر وں سبب بچھے سست کیسا۔ منہوں جھٹھو اس اید لیا  
نرب پ اور راج و رام کہوں دیہو۔ جیون جنم لاہو کن لیدو !!  
گٹ سیدھا کرتے ہوئے کا نالکے پس سفید بال دیکھ مانو ٹھہرا  
راج کو یہ اپیش دے رہا ہو کہ ہے راجن! شری رام جی کو یو راج بنا کر  
اپنے جنم اور جیون کا لالچ کیوں نہیں لیتے۔

دوہا۔ یہ بھارو آئی انرب سید نو سوا دسرو پانی  
پریم ٹپکی تن مدت من گری سناٹو جانی

من میں رام جی کو یو راج بد دینے کا درھ نشو کر کے راج  
و شتر تھی۔ یہ شتر دن اور شتر سماں پاکر پریم سے پلکت شتر یاد  
پریم من ہو کر گرو سسٹ جی کو ساری بات کہہ سناٹی۔

کئی بھو اوسنٹے سنی نائک۔ کھئے رام سب بھی سب لایک  
سیوک سب سکل پیر پاسی۔ جہا مائے اری متر ادا سی

سبھی امو بریہ جی بھٹی تھی۔ پیر بھو ایس تہو تودھر سوسہی  
پیر بہت پیر یو ار گوسا میں۔ کہیں چھوٹو سب رہی ناہیں

راج نے کہا ہے تیشور سنٹے شری رام چند جی سب طرح  
سے یو گیت ہو گئے ہیں۔ سیوک۔ منتری۔ سب نکر ناسی۔ ہمارے پتر اور  
شمن یا آداسین (پریش) جو ہیں سبھی کو شری رام چند جی ویسے ہی  
پریم لگتے ہیں۔ جیسے کہ کھکھ لگتے ہیں۔ مانو آپ کا بھکھو دیا تھا و شتر واد  
ہی رام کا روپ زھارن کر کے بران رہا ہو۔ ہے سوامی! سارے پریم  
پر یو بہت آپ کے سماں ہی اُن سے پریمی رکھتے ہیں۔

جے گریٹن ربو سہ دھر ہیں۔ جے جنو سکل بھو بس کر ہیں  
جیوی ہم بھو اوبھو نہ دھیں۔ سبھا سٹوٹو پاونی پوہیں  
جو کوئی گرو کی پوز راج کو اپنے متک پر رکھتا ہے۔ وہ مانو

کوشا اودی سب مائیں کھکھ سہیلیوں سمیت اپنے  
منو رتھوں کی بیل کو بھٹی بھوٹا دیکھ کر سدا پرین رتی ہیں اور شری  
رام چند جی کے سٹرو روپ۔ گن۔ شری اور سبھا کو دیکھ کر اور دوسرے  
سے گن کر راج و شتر تھ بڑے پریم رہتے ہیں۔

دوہا

سبب کیوں ارا بھیل شواں کہیں منائی مہیسو

آپ اچھت نا یو راج پد راجی دیو تر لیسو

سب کے من میں یہ بڑی اچھیل شواں ہے۔ اور سب شوجی  
جہا راج کی پراکھنا کرتے ہیں۔ کہ راجہ اپنے جیتے جی شری رام  
چند جی کو یو راج پد (ولیعہد پد) دیدیں۔

چوپائی

ایک سب سہرت سماجا۔ راج بھال لکھو راجو بر اجا  
سکل سکر ت مورتی تر نا ہو۔ رام سبھو سنی اتی ہی اچھا ہو

ایک سے راج بھال میں اپنی ساری سماج (منتری سینا  
تی۔ آدک) سہرت لکھو کئی کے راج و شتر تھی جی براج رہے لگتے۔  
جہا راج سمست ٹیوں کی مورتی ہیں۔ انہیں شری راج چند جی کا پیش  
شکر بڑا ہی آسنہ ہو رہا ہے۔

نرب سبب ہمیں کر پ اچھیل شواں۔ لوکپ کر پ پرتی رکھ راہیں  
نہ بھوٹن تہی کال جاگ ماہیں۔ بھوڑی بھاگ دھو سہر ناہیں  
سب راج اگنی کر پائی اچھیل اشار رکھتے ہیں۔ لوکپال گن  
(اندر۔ دین۔ کبیر میران آدک) اُن کے لوکول ہو کر اُن سے  
پریمی کرتے ہیں۔ ٹینوں لوکوں (سودگ۔ پرتھوی۔ پاتال) اور  
ٹینوں کالوں (کھوت کھوشیہ اور ورتمان) میں و شتر تھ کے سماں  
سو بھا گیت شالی دوسرا کوئی نہیں ہے۔

منگل مول راہو سٹ دپاسو۔ جو کچھ کہتے تھو سبھو تا سو  
راہو سبھا میں گرو کہ لہنہ سبھا۔ بدلو بھو گٹھو سہر کینہما  
تن کے پتر شری راج چند جی منگل کے مول پڑیا۔ اُسے

سبب دھن والیشو دیہ کو اپنے دوش میں کر لیتا ہے میرے سنان ایسا  
اڈو بھو (تجربہ) کسی دوسرے کو نہیں ہے۔ آپ کے چرن کی پوتر راج کو  
پاکر میں نے سب کچھ پراپت کر لیا ہے۔

اب اھیلاشو ایک من موریں چوہیدیں ناٹھ انو گرہ تو ریں  
مٹی پر تن لکھی سہج سینہ ہو۔ کہو نوریں راجالیشو دیہ ہو  
اب میرے من میں ایک اھیلاشا ہے۔ سو وہ بھی ایک کرپا سے  
پوری ہوگی۔ راج کا سہج پریم دیکھ کر دشت جی بڑے پر تن ہوئے  
اور کہا۔ بے نریش! کہئے کیا اھیلاشا ہے۔

راجن راجن نامو جسو سب بھیمت داناہ  
دوہکا: پھل انو کا می جہ پ مٹی من اھیلاشو تمہار

ہے راجن! آپ کا نام اور لیش ہی سب منو کا منادوں کے  
دینے والا ہے۔ بے راجاؤں کے گٹ مٹی آپ کے من کی اھیلاشا  
پھل کا انورن کرتی ہے۔ (یعنی پھل پہلے پیدا ہوتا ہے۔ اور اچھا  
پھل کے پیچھے چھوٹتی ہے۔)

سبھی گرو پر تن جیاں جانی۔ بولیشو راورہ سنسی ہر دو بانی  
ناٹھ رامو کرے میں جب راجو۔ کہئے کرپا کرے کرے سما جو  
سب پرکا دے گرو کو پر تن چیت جان کر راج پر تن ہو کر کوئل  
بچن بولے ہے سو می! شری رام جی کو پورا راج کیجئے۔ کرپا کرے اگیا  
دیکھئے۔ تو نیادی کیجائے۔

موہی چھیت ہو ہوئی اچھا ہو۔ لہہ ہیں لوگ سب لوچن لاہو  
پرکھو پرشاد سو سبئی بنائیں۔ یہ لاسا ایک من ماہیں

میرے جیتے جی یہ اتسو بھی سمیورن ہو جائے۔ تو سب  
لوگ اپنے نیتروں کا لالچھ اٹھا لیں۔ بے پرکھو آپ کی کرپا سے  
شو جی نے بھلی پرکار میرا سب کچھ بنا کر دیا ہے۔ بس آپ ایک  
لاسا میں رہ گئی ہے۔

یعنی نہ سوچ نہ سوچو کی جاؤ۔ جہیں نہ ہوئی پا چھیں پچھتاؤ  
شنی مٹی دشت پر تن سہاٹے۔ منگل مود منول من بھلائے

ایسا ہو جائے پرکھو کچھ کوئی چننا نہ رہے گی۔ یہ شری ہے یا نہ ہے  
جس سے مجھے چھپے سے چھتاؤ نہ ہو۔ راج دشت کے سہاوانے منگل  
اور انند کے بچوں کو جن کر دشت جی میں میں بڑے پر تن ہوئے۔

ستون پرچا سو بھگ پچھتا ہیں۔ جاسو چن ہو جرتی نہ جسا ہی  
بھو تمہار تہہ سوئی سوامی۔ رامو نپیت پریم انو کا می  
دشت جی نے کہا کہ ہے راجن سنئے۔ جن کے بھگ ہو کر لوگ  
پچھتا تے ہیں۔ اور جن کا بھگ کے پناہ نہ ہے کا ہنتا پ نہیں ہٹتا۔ وہی  
ایشو شری رام چندر جی آپ کے پتر ہوئے ہیں۔ وہ پریم پوتر ہیں اور  
اپنے پریمیوں کے سیوک ہیں۔

بگی بلیمو نہ کرے نہ پناہ ہے سوئی سما جو  
دوہکا: سدرن منگلوتی میں جب رام ہو ہیں جب راجو

ہے راجن! جلدی ہی سارا سامان تیار کرو۔ دیر نہ کرنی جب  
شری رام چند جی پورا راج ہو جائیں۔ وہ دن شنبہ اور سناں منگل  
ہی ہے۔

مریت جی پتی مسدرائے۔ سیوک سو منتر و بولا ہے  
ہکی جے جیہ سیں تہہ ناٹے۔ بھو پنگلی بچن سناٹے  
مہاراج دشت پر تن ہو کر راج محل میں آئے۔ اور اپنے بھگ  
سیوکوں اور سو منتر وزیر کو بلایا وہ سب آئے۔ اور مہاراج کو جے جیہ  
کہکر سر نوایا پھر راج لے ان کو سب منگل سما چار سناٹے۔

پرمدت موہی کہو گرو آجو۔ راہی لاج دیو جب راجو  
جوں پانچھی منٹ لاگے نہکا۔ کرپا ہرشی سہاں رام ہی ٹیرکا

آج مجھ سے پر تن ہو کر گرو دیو لے کہا ہے۔ کہ ہے راجن! اب تم راجنند  
جی کو راج دے دو۔ پیری پرست (صلاح) تم سب بچوں کو اچھا لکے  
تو پر تن چیت سے شری رام کو راج تاناک کیجئے۔

منتر منٹ منٹ پر یہ بانی۔ بھیمت ہروں پر سوچو پانی  
بنتی سچو کر ہیں کر جوری۔ جئے ہو جت تی بری کر دی  
راج کے یہ پریم بچن کو منتر بڑے پر تن ہوئے انان کے منو کا



دشمنٹ جی نے ساری ویرو دھبی کہی۔ اور کہا کہ نگر میں بہت سے  
منڈپ رچاؤ۔ پھلوں سہرت آم۔ سیاری اور کپید کے برکش چاروں طرف  
شہر کے گلیوں میں لگا دو۔

رچو رچو منی جو کہیں چارو۔ کہو بنادون بیگی بجارو  
پوہو گن پتی گر کل دیوا۔ سب پھی کر ہو کھوئی سر سیدا  
سندر منی جرت جو کہیں بردائے جائیں۔ اور بازار شہر کے  
ترنت سجائے جائیں پتھر کنیش جی کرو۔ اور کل دیوتا کی پوجا کرو۔  
اور سب پرکار برہمنوں کی سیدو کرو۔

دھوج تپاک تورن کلس سجو ترگ رتھ ناگ  
دوہا نہر دھری منی برجن سبوج سنج کا جہیں لاگ

دھوجا۔ تپاکا۔ تورن۔ کلس۔ گھوڑے۔ رتھ۔ ہاتھی سب  
کو سجاؤ۔ برہمن منی دشمنٹ جی کے بچوں کو سراسر پتھر رکھ کر سب  
اپنے اپنے کام میں لگے۔

جونیس جیہی ایسو دینہا۔ سوہیں کا جو پرہم جنو کہنہا  
بیر سادھو سر پوجت راجا۔ کرت رام بہت منگل کا جا  
منیشور دشمنٹ جی نے جس کسی کو جو آگیا دی۔ اس کا اُس نے  
اتنی جلدی پالن کیا۔ مانو کہ وہ کام اُن کی آگیا دینے سے پہلے ہی  
کر رکھا تھا۔ واپر برہمنوں۔ سادھوؤں۔ دیوتاؤں کی پوجا کرتے  
ہیں۔ اور شری رام چندر جی کے بہت ارٹھ سب منگل کا ج کرتے  
ہیں۔

سنت لام بھیشیک سہاوا۔ راج گہا گہا اودھ پدھاوا  
رام سیاتن سگن خنائے۔ پھر کہیں منگل انک سہاوا  
شری رام چندر جی کے راج ملک کی سہاوا فی خیر سنتے ہی  
اودھ پوری میں بڑی دھوم دھام سے پدھاوا۔ مجھے لگے سیاتی  
اور شری رام چندر جی کے شر میں بھی شہ شگن پریت ہونے لگے  
اور اُن کے سندر منگل انک پھر کہنے لگے۔

ملکی سپریم پر سپر کہیں۔ بھرت آگنو سوچک سہیں

روپی پودے پر چل پڑ گیا ہو وہ منتری ہاتھ جوڑ کر راجہ سے بیتی کرنے  
ہیں۔ کہ ہے بخت کے سوا ہی! آپ کر دیکھوں برس جیتے رہیں۔

جگ منگل بھل کا جوہر پکارا۔ بیگئے ناگتہ نہ لایئے بارا  
زرب ہی ہو دوسنی سچو بھاشا۔ بڑھت کو تر جنو ہی سساکھا  
آپ نے سندر بھر کی بھلائی کرنے والا پڑا اچھا کام سوچا  
ہے۔ ہے ناگتہ۔ جلدی کیجئے۔ زرب کیجئے۔ منتریوں کے سندر بچوں  
کو سن کر راجہ ایسا پرست اور آئندہ گن ہوا۔ مانو پڑھتی ہوئی سیل کو  
برکش کی سندر شرح کا ہنرہ دل گیا ہو۔

کہو بھوپ منی راج کر جونی جوئی آیسو ہوئی  
دوہا رام راج ابھیشیک بہت بیگی کر ہو سوئی سوئی

راجہ نے کہا! کہ رام کو راج ملک دینے کے بہت ارٹھ  
منی راج دشمنٹ جی جو جو آگیا دیں۔ آپ لوگ ترنت اُن کی آگیا  
کا پالن کریں۔

شری منیس کہو ہو مرو بانی۔ آہو سکل ستیر تھ پانی  
اوشدھ مول پھول پھل پانا۔ کہے نام گنی منگل نانا  
دشمنٹ جی نے پرتن ہو کر کو ل بانی سے کہا۔ کہ سب اتم  
تیرھوں کا جل منگو او۔ پھر انہوں نے انیک پرکار کی اوشدھی  
مول۔ پھول۔ پھل۔ اور پتر آدی ایک منگل سے پدارتھوں کے  
نام گن کرتائے۔

چامر چرم لبس ہو بھانتی۔ روم پاٹ پاٹ اگنت جاتی  
منی گن منگل بستو اینکا۔ جو جگ جو ہو بھوپ ابھیشیک  
چنور۔ برگ چرم۔ بہت پرکار کے بستر۔ بے شمار قسموں کے  
اونی اور ریشمی کپڑے۔ بہت سے رتن۔ آؤک بہت سی منگل پتوئیں  
منگوانے کے لئے انہوں نے آگیا دی۔ جو راج ملک کے پوگی ہوئی ہیں۔  
بید بدت کہی سکل پدھانا۔ کہو رچو پیر سب پدھانا  
سپھل سال پوگ کھیل کیرا۔ روپو پدھنہ پیر ہو پیرا

بھٹے بہت دن اتی اوسیری۔ سنگن پرتی بھنیٹ پر یہ کیری  
پریم سے پلکت ہو کر وہ دونو آپس میں کہہ رہے ہیں۔ کہ یہ  
سب شے سنگن۔ سندھ سنگن انگوں کا پھٹنا بھرت جی کے کئے کی خبر کی  
سوچا دے رہے ہیں۔ ان کو نہ ہال کے بہت دن بیت گئے  
ہیں۔ ان کے ملنے کے لئے من میں بڑی ہی چاہ ہے۔ ان سنگنوں  
سے یہ پریت ہوتا ہے کہ ان سے ملا ہونا ہے۔

بھرت سر پر یہ کو جاگ ماہیں۔ ابھی سنگن پھٹو دوسرنا ہیں  
راہی بندھو سوچ دن راتی۔ اندھنی کھٹھ ہر جی بھانی  
بھرت کے سمان سندھ میں اور کون سیارا ہے۔ سنگن  
کا ہی پھٹل ہے۔ دوسرا نہیں۔ شری رام چندر جی کو اپنے بھائی بھرت  
کی دن رات سوچ رہی ہے۔ جیسے کچھوے کا سن اندڑ میں  
رہتا ہے۔

ابھی اوسر منگلو پریم سنہار سنہو رینوا س  
دوھا شہکت لکھی بڑھو بھرت بارو ہی بیچی بلواس  
اس سے پریم سنگن سما چار سن کر سارا راس آسندت ہوا تھا  
جیسے چندرا کو دیکھ کر کیمندری لہروں کی موج شو بھاپاتی ہے۔  
پریم جانی جہنہ بچن سناسے۔ بھون بن بھری تہنہ یائے  
پریم لکھی تن من الوزا گیس۔ سنگن کلس سجن سب لاگیں  
سب سے پہلے جنہوں نے یہ سندھ سنگن سما چا کر رانیں  
کو سنایا۔ انہوں نے بہت سے گئے اور کپڑے پائے۔ رانیں کا شری پریم  
سے پلکت ہوا تھا۔ اور پرتی اور سینہ بہت بڑھ گیا۔ سب سنگن  
کلس سجاتے لگیں۔

جو کیں چارو ستمراں پوری۔ منی مئے بید بھاتی اتی روری  
آنند مگن رام نہت اری۔ نیسے دال ہور پریم ہنکاری  
سمتہ اچھے بنے تنوں کے بہت پرکار کے سندھ اور منو لہر جوک پورے  
شری رام جی کی آکاوشلی جی نے بڑھوں کو بلا کر بہت سارا دال دیا۔

پوچھیں گرام دیوی سرنا گا۔ کہیو پوری دین مئی بھاگا  
جیہی پرتی ہوئی رام کلیا نو۔ ویہو دیا کری سو بر دانو  
انہوں نے گرم دیووں۔ دیوتاؤں اور ناگوں کی پوجا کی اور انکو  
پلی بھنیٹ دینے کی منوی مانی اور منی کی کہ دیا کر کے وہ وردا دی کھے  
کہ جس سے شری رام جی کا کلیان ہو۔

یار بار گنتی ہی نہو را۔ کیوئے پھل منور کھ مور  
گاویں منگل کو کل بینی۔ بارہو پیر مرگ ساوک نہیں  
بار بار گنتی جی کی بینی کی۔ کہ میرے منور کھ کو پھل کھئے  
کوئل کے سے میٹھے سروا پائے کھئے۔ مرگ بال بینی مرگ کے بچے  
کے سے فیروں والی، استریاں سنگن گان کرتے لگیں۔

لام اراج بھنیٹ کوشی ہیاں ہر شے نرناری  
دوھا۔۔۔ سنگن سجن سب پھی الوکول باری

شری رام چندر جی کے راج سلاک کی خبر سن کر نگر نواسی  
استری برش من پرتی پر سن ہوئے۔ بدھا نا کو اپنے الوکول پا کر سب  
سندھ سنگن سراج سجاتے لگے۔

ننہ ناہیں ششٹ بولائے۔ رام وہام رکھ دین پھائے  
گر آگنو سنت رکھونا کھتا۔ دوار آئی پد نائیو ما کھا  
تب راجہ نے وششٹ جی کو بلایا اور انہیں شری رام  
چندر جی کے محل میں آپدیش دینے کے لئے بھیجا۔ گرو کا آمان کر  
شری رام چندر جی دروازے پر آئے۔ اور ان کے چرنوں میں دستک  
جھکایا۔

سادا رکھ دی گھر آئے۔ سورہ بھانی پوجی سمانے  
گئے چرن سیا بہت بھوری۔ بولے رامو مل کر جوری  
آد کے ساتھ اگھیرے کر شری رام جی انہیں گل کے کھیت  
لے گئے اور سولہ پرکار سے ان کی پوجا کر کے ان کا بڑا آد سندھ کر لیا۔  
پھر سیتا جی سمیت ان کے چرن پڑے اور ہاتھ کملوں کو جو کر شری  
رام جی بولے۔



پاس گئے۔ اور شری رام جی کے من میں یہ سماچار سن کر اس بات کا بڑا  
کھیدا رافسوس ہوا کہ سب بھائی ایک ہی ساتھ پیدا ہوئے۔  
اور ایک ہی ساتھ کھانا کھانا۔ بال کرٹیا کن پھیدن۔ جینودھاران  
کرنا۔ اور دواہ آدی اُتسو ہوئے۔  
بہل نہیں یہو انوچیتا ایکو۔ بندھو بہائی بڑے ہی اہیشیکو  
پرکھو سپریم چھتانی سہائی۔ ہر چھتک من کے گئی لاتی  
اس نرل ویش میں ہی ایک انوچیتا رتی نامناسب رواں  
ہے کہ چھوٹے بھائیوں کو چھوٹے بڑے کو ہی لاج ملک ہوتا ہے پرکھو  
شری لاجپند جی کا یہ سندر پریم بھرا کھیتا دھگکتوں کے ہر شے کی کھلت  
کو دور کرنے والا ہے۔

تہی او سر کے لکھن مگن پریم اسند  
دوہا۔ تنملے پریم مگن کی رگھو کل گیر و حیت  
پریم اسند میں مگن ہوئے کشن جی اُسی سے وہاں آئے تو شری رام  
چند جی نے جو رگھو کل روپی کدنی کے کھلائے والے چند رہا ہیں۔  
پریم بھرے مگن لکھن ان کا اور سند کا کیا۔

باجہیں باجے سیدھ بدھانا۔ پیر پرودہ نہیں جانی ریگھانا  
بھرت آگنوں سنگل متا وہاں۔ اور پوئل پئی پئی کھیلو پا وہاں  
بھانت بھانت کے باجے نک رہے ہیں۔ بھرکھیں جو پریم آخذ  
چھاما ہوا ہے۔ اس کا قدر نہیں کیا جاسکتا۔ بھرت جی کے اس کی سب بھر  
نورسی لوگ ہاٹ جو رہے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں۔ کہ وہ مہدی آویں۔ اور راج  
تک اُتسو کو دیکھ کر غیروں کا کھیل پڑیں۔

ہاٹ ہاٹ گھر گلیں اٹھائیں۔ کہہ ہیں پریم لوگ لوگائیں  
کالی مگن بھی کینتاک مارا۔ جو کہہ ہیں بدھائی اہیشیکو ہمارا  
بازاریں، راستوں میں، گھر گلی اور چند توروں پر جہاں تہاں شری  
اور پرش آپس میں ہی کہتے ہیں۔ کہ کس کو شہہ بہرت دے جائے کس سے  
ہوگا جب بدھانا ہوا ہے منورکھ پورے کرے گا۔

کنک نگھان سیا سمیتا۔ بیٹھیں رام ہوئی چیت چیتا  
سکل کہہ ہیں کب ہوئیں کالی۔ لکھن منا وہاں دیو کوچالی  
جب نورن نگھان شری رام چند جی سنا سمیت رہیں گے۔

سیوک سدن سوامی آگنوں۔ منگل موں منگل دمنوں  
تہی اچت جنوبلی سپرتی۔ چھئے کاج ناٹھ اسی نیتی  
سوامی کا سیوک کے گھر بدھانا اگرچہ رنگوں کا موں اور انگو  
کے ناش کرنے والا ہوتا ہے۔ تو بھی اسے سوامی یہی مناسب تھا کہ  
آپ پریم پودک سیوک کو ہی اگر کوئی کام تھا۔ بلا بھیجے اسی ہی جی ہے  
پرکھائی پرکھو کینہہ سینہو۔ بھینویت آجو یہو گیکھو  
ایسو ہوئی سوکڑوں کو سائیں۔ سیوک کو لہی سوامی سیوکائیں  
بیٹھو! آپ نے پرکھتا (سوامی پن) کو چھوڑ کر جو پریم کیا۔  
اس سے بھر آج پورے ہو گیا۔ جہاں آپ آگیا کریں۔ وہ میں کر دے گا سوامی  
کی سیوک کرنے میں ہی سیوک کی بھلائی ہے۔

سنی سینہرسلے مگن مٹی رگھو پر ہی پرسنس  
دوہا۔ رام کس نہ تہہ کہہواں ستنس نہیں او تنس

پریم سے بھر پور مگن کر گرو دستش جی نے شری گھوناٹھ  
جی کی مہارنا کرتے ہوئے کہا کہ ہے رام آپ ایسا کیوں نہ کہو۔ آپ  
سب دانشوں کے نہیں سو یہ دانش کے جھوشن جو ہو۔

برنی رام گن سیلو سبھاؤ۔ بولے پریم ملکی مٹی راؤ  
جھوپ سجیو اہیشیک سما جو۔ چاہت دین تہہ جب لا جو  
شری رام جی کے گن نشیل اور سبھاؤ کی بڑائی کر کے پریم سے  
آنند گن ہوئے مٹی راج بولے۔ ہے رام! راج نے راج تک کر کے کا  
سناج سکایا ہے۔ وہ آپ کو راج بنایا جاتے ہیں۔

رام کر ہو سب سخم آجو۔ جوں پدھی کسل بنا ہے کا جو  
گرو سکھ دیئی رائے ہیں گینو۔ لام ہر دیاں اس لیے بھینو  
جنے ایک سنگ سب بھائی بھوجن ستن کیلی لریکائی  
کرن بیدہ اپیت۔ بیا ہا۔ سنگ سنگ سب بھے اچھا ہا  
اس لئے ہے رام جی! آج آپ سنیم (برت ہون آویں) کیجئے  
تک بھاتا اس کام کو سچل کر دیں۔ گورنی پرکھنا دے کر دھت جی کے

کے دشمن و ایشوریہ کو نہیں دیکھ سکتے۔

ہم گل کا جو پکاریا بہوری۔ کہیں ہیں چائیں کبھی موری  
پیشی ہریان سرھہ چیرائی۔ جو گروہ و سادہ سہہ دکھرائی  
پھر آگے کا کام دیا کر کے کہ بن میں شری رکھو نا تھ جی جو چتر کریں  
مناور نہ کر کے لئے چتر کو میری جاہ کیا کریں گے۔ ہر سہے میں پرتیں  
ہو کر شہہ جی کی پیری شری ایو دھیا جی میں آئی مانو و سہہ دکھ نا قابل  
برداشت دکھ دینے والی کوئی گروہ دشا آئی ہو۔

نام مستعار امنی چیری کیسکی گیری

اچس پٹاری تاپی کری گئی گڑبستی پھیری

کیسکی کی منتظرانامی مند بھی ایک دوسری تھی اسے بڑی  
کی پیادہ بنا کر اس کی جڑھی کو اٹھ کر کے سرونی جی پہلی گئیں۔

دیکھ منتظر! مگر ویسے تو۔۔۔ سچل منگل باج بدھوا  
پوچھیں لو کہہ دو ہم اچھا ہو۔۔۔ رام تلکوتی جیسا اور اہو  
منگل کہتے ہوئے اور تلکوتی منگل سے بدھوا کہتے دیکھ  
منتظر! تو گوں سے پوچھا کہ آج کیا آتساہ ہے؟ شری رام جی  
کے راج تلک کی بات سنتے ہی اس کا ہر وہ چل اٹھا۔

کرتی پھر کبھی کبھار کجباتی۔ بھوتی اکاچھو کوئی بھی راتی  
دیکھی لائی نہ ہو کس کراتی۔ جمی گون گئی لیٹوں بھی بھاتی  
وہ تہان رُخبرسی اور نہج جاتی والی دای یہ سوچنے لگی  
کہ کس پر کار سے یہ بنا بنایا کام رات ہی رات میں بکھر جائے جسے  
کوئی نہیں بھائی شہد کا چھتر لگا ہوا دیکھ گھات لگاتی ہے کہ اسے  
کس پر کار آتا ہوگی۔

بھرت مانوس ہیں گئی بلکہ کافی۔ کانسی ہی کہہ سنی رانی  
 اتر دیش نہ لئی اس سو نہاری حیرت کرنی صافی اسو  
 دو براسا نہ بنا کر بھرت جی کی تان کی گئی کے پاس گئی۔ رانی کی گئی  
 اسکی طرف بیکہ سنی اور کہا۔ کہ تو آج اور کیوں ہے مگر اے کوئی اتہ

اور ہمارا سن تو بھی شصت ہو گا۔ سبب یہ کہہ رہے ہیں کہ  
میں کب ہو گا۔ پرتو کپالی (بُری چال والے) دیتا اُدھر دھن (فلان)  
مناسب ہے۔

تنبہ ہی۔ وہابی نہ اوروں کو بھلاؤ۔ جو دہریہ چندی راتی نہ بکھاوا  
 سارو دہلی بیٹے مسکر کریں۔ بارہا میں بارہا پٹے کے پر نہیں  
 دیتی تھیں کو ابو دھیمیا کا آئندہ بھلاؤ اچھا نہیں نکا جیسے چور کو  
 پھانسی دینا۔ آج نہیں گتی ہے مسرتی جی کو دیناؤں نے بلایا ہے  
 آج سے میرا بھائی اور بارہا اس کے چرنوں پر گرے لگے اور کہنے لگے۔

پستی ہماری بلوکی بڑی مانو کر بیٹے سوئی اسے جو

۱۰۸  
راٹھور جاہن بن راجو جی ہوئی سکل سر کا جو

کہ ہے آتا۔ سہارے ہسپتال کو دیکھ کر آج آپ کوئی ایسا پائے کیجئے۔  
کہ جس سے بڑی دام چندہ جی لاف چھوڑ کر بنے کو چلے جائیں، تو ہمارا سارا  
نام نہ بوجھائے۔

[illegible]

پسینے میں رست رکھو اور تمہارے ہاؤسب لام پر بھاؤ  
جو کہ جس کھڑکھبائی کی جانے اودھ دیوہیت لائی  
تیری رکھنا رکھ جی تو رکھ سکھ سے رست میں کہ لوانے  
سہ پہر بھاؤ جانے (دو) جو اپنے کروں کے دشمن ہو کر رکھ سکھ  
بہ گئے ہیں۔ اس لئے آپ لوگوں کے رست افقہ دیوہیت پوری کیا جائے

یار بارگزی چرخ سنانی چینی بکاری سبزه متنی پوجی  
اوچ نواسیج کر توتی دیگه نه سکهیں پرائی بھوتی

ہر بار تیرے کچھ کرو تیرے سے ہر سوچتی کہ سوچ اور چیتا تیرے  
 دل و جان سے تیرے دل و جان سے تیرے دل و جان سے تیرے دل و جان سے  
 نور و شمع سے تیرے دل و جان سے تیرے دل و جان سے تیرے دل و جان سے



نہ دیا کیوں کہری سائیں کھڑے تھی۔ اور استری چتر کر کے اسنو  
بہانے لگی۔

سنی کہ رانی کا لہو بڑھ تو رہا۔ دیکھیں کہ اس من موہی  
تہو پہن بول چیری بڑی پاپتی چھاڑی سو اس کا ریہو سا پتی  
تب رانی نے پھر نہیں کہا کہ تو بہت بڑی (باز بان) ہے کچھ کسی  
کو کہہ بھی ہوگی میرے خیال میں کہ میں نے نہیں کچھ دیکھا ہوگا تب بھی  
اس ہا پا پن آئی ہے کچھ اتر نہ دیا۔ اور ناگ کی طرح لمبی سانس چھڑانے لگی۔

سچے رانی کہہ کسی کن کسٹل رامو بھی پا لو  
لکھو بھر تو رہو دمنو سنی بکھا کبری از سا لو

تب تو رانی بکھا کر کہنے لگی کہ تو کہتی کیوں نہیں؟ شری رام  
چندل راجہ، لکشمی دھرت اور شری گن کشل سے تو ہیں۔ یہ سن کر  
کبری ہنسنے کے من میں خراہی دگھ بڑا۔

کت سکھ دیہی تمہی کو ڈو مائی۔ کالو گرب کہی کر لو پا پائی  
رام ہی چھاڑی کٹل کہی اسجو جیہو جیہو دیہی جیہو راجو

وہ جل بھن کر کہنے لگی کہ ہے مانی! ججے کوئی شکست کیوں  
نہیں دینگا۔ اور میں کس بل پوتے پر کسی سے ٹرہ کر بول پونوگی رام  
چندل کے سوا اے آج اور کس کی کٹل ہے جنہیں راجہ راج نلک  
دے رہے ہیں۔

کھینچو کو سہلی پڑھنی اتی دہین۔ دیکھت گرب بہت اور ناہین  
دیکھو کس نہ جانی سب سو بھا۔ جو اولو کی مورنہو جیہو بکھا  
آج کو شہیائی پر بھانا کی بڑی ہی کر پڑ رہا ہے۔ جن کے گرب  
(غور) کو دیکھ کر یہ لکھ بانیہ سے کل گیا۔ یہ سب شو بھاکم خود جا کر کیوں  
نہیں دیکھ لیتی۔ جسے دیکھ کر میرے من میں بڑی سخت پڑ رہا ہے۔

پو تو بدلیں نہ سوچو تمہاریں۔ جانتی ہو میں ناہو تمہاریں  
وہ بہت بہت پر۔ ترانی۔ لکھو نہ جیو پکٹ پترانی  
تہا ناہو پڑ پڑش میں ہے تمہیں کچھ سچ نہیں تو کہیں

جانتی ہے کہ راجہ ہمارے دل میں ہیں تمہیں تو تو شک پلنگ پر  
بڑے بڑے ہند کے کھڑے لینا ہی بہت پیارا لگتا ہے۔ راجہ  
کی کپٹ بھری چترائی کو تو نہیں دیکھتی ہے۔

سستی پر نہ کچن ملن منو جانی۔ جھکی رانی اب رہو ارگانی  
پتی اس کہوں کہی گھ بھوری۔ تیرے صری صیہ کر کھا دوں تری  
منہجہ کے پر کچن سن کر پڑتا ہے۔ من کی میلی جان کر رانی  
نے اس کو ڈانٹ کر کہا کہ بس چپ رہ۔ یہ گھر میں خفاق ڈالنے  
والی جو تو پھر بھی ایسے کچن کہے گی۔ تو میری صیہہ پڑ کر نکلو اوروں گی

کاتے کھوے کبرے کٹل کچالی جنان

تیا بیشی سنی چیری ہی بھرت مانو مسکان

کانوں (جن کی ایک آنکھ ناکارہ ہو) انکڑوں کیوں کو کٹل  
اور کچالی (پڑے ملن والا) جانا چاہئے۔ ان میں بھی استری اور استری ہیں  
پر بھی داسی! اتنا کہہ کر بھرت جی کی ماما کیٹی مسکرنے لگی۔ اور پوی۔

پر یہ بادی سکھ نہڑیوں تو ہی۔ سیتے ہوں تو پر کو پونہ موہی  
مہو مسنگل دایکو سوئی۔ نور کہا پھر جیہی دن ہوئی

ہے پر یہ کچن کہنے والی منہجہ! میں نے کچھ شکشا دینے کیلئے  
اتنی بات کہی ہے نہیں تو کچھ پر جھے سینے میں ہی کرودہ نہیں ہے جس  
دن تیرا کہنا سچا ہوگا۔ ارھات شری رام جی کا راج نلک ہوگا۔ وہ دن  
سندھنگل دینے والا شجھ دن ہوگا۔

جیہو سوانی سیدو لکھو جانی۔ یہ دن کر کل رتی سہائی  
رام تلو خوں سانجھوں کانی۔ دیوں مالو سن بھادت آلی

سوریہ دیش کی یہ سندھ ریتی ہے کہ بڑا بھائی سوامی اور  
چھوٹا سیدو ہوتا ہے۔ اگر کچھ ہی کل شری رام کا راج نلک ہوئے  
تو بے بھی! میں تجھے تیری ہی اتنی دستو دیں گی۔

کو سلیا سم سب بہتاری۔ رامی سچ سچا میں پیاری  
موہ کر گیا۔ سنہجہ بیشی میں لڑی پڑی پڑ گیا دیکھی

بدھاتا نے گروپ بنا کر مجھے پرورش کر دیا۔ جو بوسا سوکانا۔ جو دیا  
سولیا۔ کوئی راجہ بنے ہمالی کیا مانی ہے؛ داسی بھوڑ کر رانی بننے  
سے تو رہی۔

جلے جو گوسا بھوڑ ہمارا۔ ان بھل دیگی نہ جانی تھارا  
تاتیں کچھ کبات الو سالی۔ چھٹے بی بڑی چوک ہماری  
ہمارا بھوڑ تو جلانے کے ہی یوگیہ ہے۔ کیونکہ تھارا بہت  
جھ سے دیکھا نہیں جانا۔ اس لئے کچھ بات مٹنے سے شکل گئی بڑی غلطی  
ہوئی۔ ہے دیوی اکشما کیجئے۔

گورھ کپٹ پر یوگیہ سنی تیا ادھر بدھی رانی  
سرمایاوش سیرنی ہی سہرہ جانی پتی آنی

استری جاتی بھاد سے ہی بچل ہونے کے کارن اور دوتاؤں  
کی مایا سے موہت رانی نیکی کے گورھ کپٹ بھرے پرے بچوں کو سن کر  
دینک منترہ کو اپنی بہت کرنے والی جانکروں کی باتوں پر بھروسہ کر لیا۔  
سادر پی پنی پو بھکتی اوہی۔ سہری گان مرگی جنو موہی  
تسی مئی پھری ہی جسی بھادی۔ رسی چری کھات جھو بھادی  
بڑے آد سے بار بار رانی کیکی منترہ کو پو پھ رسی ہیں۔ مانو بھلی  
کے گانے سے ہرنی موہت ہوئی ہو۔ جیسی ہونہار ہے۔ کیسی ہی اس  
کی بدھی بھی بھگئی۔ اپنے گھات میں رانی کو پھنسی ہوئی دیکھ کر منترہ  
بڑی پریشان ہوئی۔

تمہ پو پھرتیں کہت ڈیراؤں۔ دھ سہو مور گھر پھوری ناؤں  
سجی پرتی ہو پھی گرتی پھولی۔ اودھ ساڈھ ساقی تب بولی  
تم پو پھرتی ہو۔ میرا کہتے دتی ہوں۔ کیونکہ میرا نام تو تم نے پہلے ہی  
گھر پھوڑا رکھ دیا ہے۔ بہت طرف سے گھر پھوڑ کر دار کھات لٹنی  
سیٹھ اتیں بنا کر۔ رانی کو پورا بھروسہ دلا۔ اودھیا کو دکھ میں لانے  
والی سنیچر کی ساتھ سنی دھاک کے سمان منترہ کیجی بولی۔

پریسیا رامو کہا تمہ رانی۔ رانی تمہ پر یہ سو بھری بانی  
راہ پھرم اب تے دن بیتے۔ سمٹو پھری پو پھرتیں پریتے

شری رام چندری کو سب بھاد سے ہی کوٹلیا کے سمان سب  
تاتیں پیاری ہیں۔ اور جھ پرتوہ بہت ہی پریم کرتے ہی ہیں  
ان کے پریم کی پریشنا کر کے دیکھنی۔

جوں بدھی جنو دئی کر ہی چھو ہو۔ سو سوں ام سیالوت پتو ہو  
پر ان تیں اھکے مو پر یہ موریں۔ تر نہ کیں تلک جھو پھو کس تو رہیں  
میں تو یہ پرا تھنا کرتی ہوں۔ کہیدی بدھاتا دوبارہ جھ جنہیں  
تو شری رام ہی میرے پتر اور سینا تھو ہو۔ شری رام مجھے پرانوں سے  
جسی بھ کر سارے ہیں۔ ان کے راج تلک کے اُتو پر تیرے  
کو سنتا پ کیوں نہ ہو۔

بھرت سچھ تو ہی سیتھ کہو پر پھری کپٹ دراؤ  
ہر شامے بس سٹو کرسی کارن موہی سٹاؤ  
تجھ بھرت کی سونگند لے۔ سچ پچ کہو۔ پھل کپٹ کو پھڑ  
دو تو اس آند کے سے میں بھی شوک کر رہی ہے۔ اس کا کیا کارن  
ہے۔ سچ پچ سٹاؤ۔

ایک ہیں بار اس سب پوچی۔ اب کچھو کہت جیہ کری موحی  
کچھو سے جو گو کپار وا بھاگا۔ بھلیو کہت دکھ راہی لاگا  
منترہ بولی۔ میری تو ساری آتائیں ایک ہی بار بولن ہوئی  
اب تو دوسری جیہ لگا کر ہی کچھ کہوں گی۔ میرا بھاگا کپال تو جیہو نے  
ہی کے یوگیہ ہے۔ کیونکہ بھلا کہنے پر بھی آپ نے برا مان کر دکھ پایا۔  
کہہ پھرتی بھری بات بنائی تے پر یہ تہہ ہی کروئی میں مائی  
بھہوں کچھ اب گھر سہا ساقی۔ ناہریتے مون رت نو راتی  
ہے مائی! ہمیں تو وہ ہی سارے لگتے ہیں جو بھوٹی سہی  
اتیں بھلا پھاکر کہتے ہیں۔ میں تو نہیں کر دئی گئی ہوں۔ اب میں ہی  
منہ دیکھی کوئی بات کہہ دیا کروں گی۔ نہیں تو دن رات چپ رہا کر دئی۔

کسی گروپ بدھی پر بس کیتھا۔ بوسو لینے ایسے جو دینہرا  
کوڈ پرتو ہم ہی کا مانی۔ چیری چھادی اب ہو ب کہ رانی



سے رانی! تم جو کہتی ہو کہ سیدنا اور رام چند تمہیں پیارے  
ہیں اور تم انکو پیاری ہو۔ یہ بات سچی ہے بہت تو جودن پہلے تھے سو دن  
بیت گئے۔ سناں پلٹنے پر پہنچی کر لئے دے بھی دشمن ہو جاتے ہیں۔

بھانوں کسل کل پوشنہ سارا۔ نیو صل جباری کرنی سوئی چھارا  
جرمی تمہاری جہہ سوئی اکھاری۔ رندھو کوری اپاؤ بریاری  
سور یہ کسلوں کے کل کا پالن کرنے والا ہے۔ پر جل کے بغیر  
وہی سور یہ ان کسلوں کو جلا کر بھسم کر دیتا ہے۔ منوت کو شلیا  
تمہاری جڑ اکھاڑنا چاہتی ہیں۔ اس لئے آپائے کے جل بند لگا کر  
اسے سور کھشت (بجفا ظلت) کر دو۔

تمہہ ہی نہ سوچو سوہاگ بل خلیہ نہ ہو کر او  
من بلین مٹوہ پٹھ نہ رو راتر سمل سبھاو

تمہیں تو اپنے سہاگ کے بل پر کچھ بھی سوچ نہیں ہے  
راجہ کو اپنے دل میں کرنا چاہتی ہو۔ راجہ زبان کے تو میٹھے ہیں لیکن  
کے میٹھے ہیں۔ تم سمل سبھاو (سیدھی سادی) ہو۔ اس لئے راجہ کے  
پھل کیٹ کو تمہیں جانتی۔

چتر گمبیر رام ہتساری۔ بیچو پائی رنج بات سنواری  
پٹھے پھر کو بھوپ ننی اوریں۔ رام ماتو مت جانب وریں  
رام کی ماما کو شلیا بڑی چتر اور گمبیر ہے جس نے سناں  
پاکر اپنا کاریہ سیدھ کر لیا۔ بھرت کو جو نانا کے گھر بھیج دیا ہے۔  
اس میں آپ کو سلیا کی ہی صلاح سمجھیے۔

سیو میں سکل سوئی موہی دیکیں۔ گرت بھرت ماتو بل پی کیس  
ساو تمہار کو سلیا مائی۔ کیٹ چتر نہیں ہوئی جنائی  
کو شلیا نے من میں یہ وجہ کیا ہے کہ سو مترا دتی مہی  
اچھی طرح سے سیوا کرتی ہے۔ ایک بھرت کی ماما ہی بتی کے  
بل پر گھنڈیں رہتی ہے۔ اسی لئے ہے مائی! تم کو شلیا کو کانٹے  
کی طرح کھٹک رہی ہو۔ وہ کیٹ میں چتر ہے۔ اس کے من کے بھاو  
کو کوئی نہیں جانتا۔

راجہ ہی تمہہ پر پیمو پسینی۔ سوئی سبھاو سکتی نہیں دیکھی  
رچی پر پیمو پیمو ہی پستانی۔ رام ترک بہت گن دھرائی  
راجہ تم سے بہت پریم کرتے ہیں۔ اس کو کو شلیا سوت بھاو  
سے نہیں دیکھ سکتی۔ اس لئے اس نے کیٹ جال رچ کر راجہ کو دل  
میں کر کے رام چندر کے راج ملک کے لئے گن بھرائی ہے۔

یہ کل اچیت رام کہوں ٹیکا۔ سب ہی سوہائی موہی ٹھی نیکا  
اگی بات سمجھو ڈرو موہی۔ رندو دیو پھری سوبھلو اوہی  
رام کو راج ملک دینا تو رگھو کی رتی کے انوسا راجیت  
ہی ہے۔ یہ بات سمجھی کو اچھی لگتی ہے اور مجھے تو بہت ہی اچھی لگتی ہو۔  
بہتو مجھے تو آگے کی بات دیکھ کر ڈر لگتا ہے۔ بھانا اٹ کر اس  
کا پھل اسی کو دے۔

رچی کی کو ملک کل پن کینہ سی کیٹ پر بودھو  
کی سی کھاسٹ سوئی کے چھی بدھی باڈہ بودھو  
اس طرح کر دوں گے کل پن رچ کر گھرانے کیلنی کو اٹا سیدھا  
سبھایا اور نیکلوں سوئوں کی کہانیاں سنائیں۔ کہ جس سے آپ میں  
دودھ (مخالفت) بڑھ جائے۔

بھاوی بس تپتی ارا آئی۔ پونچھ رانی پنی سپتھ دیوانی  
کا پونچھو تمہیں اسیم مولی نہ جانا۔ رنج بہت ان بہت پسو پچانا  
ہو ہمارا دل کیلنی کے من میں دیشو اٹھ ہو گیا۔ رانی نے سو گند  
(قسم) دلا کر پھینک دی۔ منہ خرابی کیا پوچھتی ہو! کیا اب بھی نہیں سمجھی  
اپنی لاکھ بانی ایدر دشمن کو تو پستو بھی پہچانتے ہیں۔

بھلیہ پا کھو دن سجت سماجو۔ تمہرائی سدی موہی سن آجھو  
کھائے پہرے راج تمہاریں۔ ستیہ کہیں نہیں دو شو ہماریں  
راج ملک کی سامگری جاتے بندہ دن ہو گئے ہیں۔ اور تم نے آج  
مجھ سے خبر پائی ہے۔ میں تمہارے راج میں کھاتی پھنٹی ہوں۔ اس لئے  
مج کہنے میں مجھے کوئی دیش نہیں ہے۔

کچا لئی منتھرا ہی پیاری لکھے لگی۔ وہ لگی کو ہلستنی مان کر ارتھات  
و نائن کاری دیش کو بھی امرت سمجھ کر اس کی سر اینا کرنے لگی۔

منو منھرا بات پھر توری۔ دہنی آنکھی نیت پھر کئی موری  
و اینا پتی دیکھوں راتی کیسے۔ کہوں نہ تو ہی موہ لیس اپنے  
کاہ کروں سکھی سو وہ سمجھاؤ۔ دہنی بام نہ جھانسون کاؤ  
کیکٹی کہنے لگی۔ ہے منھرا تیری بات بالکل سچی ہے۔ میری دلش  
آنکھ سدا پھر کئی رہتی ہے۔ میں ہر روز رات کو تیرے سنے دیکھا کرتی  
ہوں۔ پرتو موہ و ش تم سے کہتی نہیں۔ ہے سکھی کیا کروں۔ میرا تو بھھا  
سیدھا سادہ ہے۔ مجھے کسی پرکار کا میر پھر کرنا ہی نہیں آتا۔

ابنیں چلت نہ آجو لگی آن بھل کا باب کیچرہ  
کیس لکھا ایک ہی باز موری دھو دھو دھو دھو  
چر لگی۔ یہاں تک میری پیش لگی۔ میں نے کسی کا بڑا جتک  
نہیں کیا۔ پھر یہ نہیں ہے اپنا تک۔ سو وہ دکھ بھھانے مجھے کس باب  
کے نہت دیا ہے۔

یہ ہر جھو پھر پ بر جانی۔ جیبت نہ کرنی سوئی سیو کاٹی  
اٹھ لیس دیو جیا و ت جانی۔ مرلو شک تھی جیون چا پی  
مجھے میکے میں جا کر اپنا جیون بسر کرنا منظور ہے۔ لیکن جیتے ہی  
سوئی کی بھو چا کر نہیں کروں گی۔ بھھانے اپنے شک و ش میں لک  
کر جلاتا ہے۔ اس کے لئے تو ایسے جیون سے مرنا نہیں چاہتا ہے۔

دین کپن کہہ بہو بدھی رانی۔ سنی کپن تیا مایا ٹھانی  
اس کس کہہ ہو مانی من اوتا۔ شکھ سو اوتہ کہوں دن ہونا  
ایسے دین کپن بہت پرکار کے حسب رانی نے کہے تو انہیں  
میں کہ منھرا کے اتھی چر زردیا اور کہا تم اپنے من میں اپنے آپ کو لاہلا  
بھھ کر دین کپن کہہ رہی ہو۔ تمہارا شکھ سہاگ دن دگنا ہوگا۔

بہو میں را سرائی آن بھل تاکا۔ سوئی پائی ہی ہو پھلو بہو پیا کا  
جب میں کسٹ سناس سوامی۔ بھھ نہ با سر نید نہ جاسی

جوں انتیہ کچھ کہب ینا فی۔ توں بدھی وہی ہم ہی سچائی  
را ہی تلک کالی جوں بھییو۔ منھرا کہوں متی تچو بدھی بیو  
پدی میں کچھ جھوٹ کو سچ بنا کر کہوں تو بھھانا جھے ہندویں  
پدی رام کو کئی راج تلک بر گیا۔ تو سمجھو بھھانے تمہارے لئے  
پتا کا یج بویا۔

لکھ کھنچائی کہوں بھو بھاشی۔ بھھانی ہی ہو دودھ کئی ماکھی  
جوں مت بہت کر سو سو کالی۔ تو گھر رہ ہو نہ کئی اپانی  
میں بے زور سے یکے کیچنے کر (نئے کی چوٹ سے یا بلند آواز  
دھوئی سے) کہتی ہوں۔ کہ ہے رانی! تم دودھ پر پٹی پرتی لکھی کے  
سان باہر نکال کر چھینک دی جاؤ گی۔ مگر کھیت سمیت کھٹیا اور رام ہند  
کی سیرا کر دی تو گھر رہ سکو گی نہیں تو انہر کوئی اپا ہے نہیں ہے۔

کدوں بہت ہی دہرہ دھو تمہری کو سلاں دیں  
بھرتو بندی کرہ سنی پیا لاکھو رام کے نسب

سانوں کی مابا کر دوتے کر ڈکی مابا دوتا کو جک اُس کی سوت  
تھی دکھ داتھا۔ ویسے ہی کوشیا نہیں دکھ دے گی۔ بھرت جی جیل  
خانے کی برا کھا اُس کے بھشمن ام کے نام ہوں گے۔

کیکے سنا سنا کٹو یانی۔ کہہ سکو کچھ سمجھی۔ لکھانی  
تن لپیٹو کدلی ہی کانی۔ کپن بن جلیٹ تیب چا پی  
کیکٹی منتھرا کے کرہ بے غیوں کو شستے ہی ہم کر سوکھ گئی (اُن کا  
چہرہ مڑھا گیا) اُس کے ٹک سے کوئی شبد نہ نکلا شریں پسینہ آگیا اور وہ  
کید کی طرح کانپنے لگی۔ یہ دیکھ کر رانی جھے کے مات اپیت نہ ہر جکا  
منتھرا نے اپنی صیو کو دانتوں تلے دبا لیا۔

کبھی کبھی کو تلک کید کہب فی۔ دھیر عجز ہر ہو پر جوگی سیانی  
پھر اگر موہرے لائی کچالی۔ لکھی سہا سہی مانی مانی  
پھر کپٹ بھری کر دوں کہانیاں کہہ کہہ کر اس نے رانی کو خوب  
سمجھایا۔ اور ساتھ ہی دھیر ج بھی دی۔ کیکٹی کے کرم اٹے پھر گئے اسے



جس نے تمہارا انٹرنٹ (برائی) کرنے کا شہ کیا ہے۔ وہی  
اس کا بچا بچل پاوے گا۔ ہے سواری! جب سے میں نے اس بڑی  
صلاح کو مناسبتے تب سے مجھے نہ تو جان میں کچھ ٹھوکر لگتی ہے اور  
نذرات کو نیند لاتی ہے۔

پونچھوئوں گنہہ رکھتے تھے کھانچی۔ بھرت پھوٹاں پر ہیں یہ سانچی  
بھامنی کر مٹو تو کہوں اُپاؤ۔ ہے تمہاری سیدو بس راؤ  
میں نے پونچھوئوں سے پوچھا۔ انہوں نے صاحب لگا کر بتایا کہ  
بھرت راجہ ہوں گے۔ بالکل سچی بات ہے۔ ایسا کرنے میں کچھ اُپاؤ نہ  
چاہئے ہے کھانچی! یہی تم کو سکوت میں اتھیں اُپائے بنلائی ہوں۔ راجہ  
تو تمہاری سیدو کے آدھیں ہی ہے۔

پھر وہ لوگ پونچھوئوں پر سکیوں پوت پتی تیاگی  
کسی مور ڈکھو ڈکھی پر کس نہ کو بہت لاگی

کیکٹی ہوئی۔ میں تمہارے کہنے پر کوئیں میں کو دسکتی ہوں۔ اور  
اپنے پتر اور پتی کو تیاگ سکتی ہوں۔ جب تم میرے بڑے بھائی کو سننا  
کو شانت کو سننے کے مستعد کچھ نہ کی تو بھلا میں وہ اُپاؤ کیوں نہ کر  
گی جس میں کہ میری بھلائی ہو۔

گہری کری کسب کی کیکٹی۔ کپٹ چھری اُپا ہن پٹی  
لکھی نہ رانی تائے ڈکھو کیسی چرنی بہت تن پٹی لیسو جیسے  
کپڑی منھرا نے کیکٹی کو اپنے پیچھے لگا کر بالکل بلیدان کا پشو بنا  
دیا۔ اور کپٹ کی چھری کو اپنے ہرے ڈوپٹی پتھر پر تیر کیا۔ اسکے پرنام  
مڑپ جلدی ہی کیا ہوا ڈکو ہونے والا ہے۔ اسے کیکٹی بالکل نہیں بھی  
جیسے بلیدان کا پشو بلیدان ہونے سے کچھ کال ہی پہلے ہری ہری  
گھاس چرتا ہے۔ اسے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ جلدی ہی تلوار سے بلیدان  
کر کے اس کے چیران کا انت ہو جائے گا۔ بالکل ایسی ہی دشا کیکٹی  
کی ہے۔

سنت بات مڑو است کھوری۔ دیتی منہوں مڑھو ماہر ڈکھوری  
کہہ ہی چیری مڑھی اُپا کہ نہیں۔ سوامنی ہی ہو کھتا موہیں پاؤں  
منھرا کی بات سننے میں تو کوئل ہے پتر پتر پرنام میں وہ بڑی بھیانک

مانو وہ شہید بن رہے گھول کر کیکٹی کو پلا دی ہو۔ وہ کہنے لگی۔ کہ ہے  
سوامنی! تمہیں وہ کھتا یا ہے یا نہیں جو تم نے ایک بار مجھے بتائی تھی۔  
دوئی برزان بھوپ بن کھاتی۔ ساگھو اُپو جڑا ہو چھت تی  
سنت ہی را جڑا ہی بن باسو۔ دہیو لیہو سب ستوتی ہلا سو  
کہ راجہ کے پاس میرے دو دروان دھر دھر (امانتا) کے روپ  
مڑپ۔ اسے ان دونوں دروہوں کو راجہ سے مالک کر اپنے ہرے کو  
شانت کرو۔ بھرت کو راج اور رام کو بن باسو۔ اس طرح اپنی سبک  
سکھ اور رام کو نہرو۔

بھوتی رام سینتھ جب کراہی۔ تب مالگھو جیہی کچھ نہ ٹرای  
ہوئی اکا جڑا جو لسنی بلتیں۔ کچھو مور پر یہ مانہو جی تیں  
جب راجہ رام کی سوگندہ کھالیں۔ تو دروان مانگنا تاکہ  
کہیں وہ نہ جائیں۔ اگر آج کی رات بیت گئی تو پھر مالک بڑا ہی  
میرے ان کچوں کو جان سے بھی پیالے بھندا۔

بڑا کھانا کوری یا کنگنی کسب کوپ گرس جاہو  
کا چو سنو اُپو سجاگ سبوسہ سہانی پتی آہو

اس جہا پانے نے بڑی بڑی گھات لگا کر کیکٹی سے کہا کہ تم کپ  
بھون میں جاؤ۔ اور پری چتر تاسے اس کام کو نہانا۔ راجہ کسی اور  
کی میٹھی میٹھی باتوں میں نہ آجانا۔ ارتھات کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے  
اپنے بہت پر ڈٹی رہنا۔

گہری ہی رانی پران پر یہ جانی۔ بار بار بڑی بدھی پھانی  
تو ہی سم بہت نہ سو سنسارا سبہ جات کی کھٹی سی ادھارا  
رانی نے منھرا کو پرافوں سے بھی پیادی جان کر بار بار اس کی  
چتر تائی پرشاک کی۔ اور کہا کہ بہ منھرا! تیرے سامان میری بھلائی چاہئے  
والا سنسار میں کوئی دوسرا نہیں ہے۔ تو نے کچھ ڈوپٹی ہوئی کو سہارا دیکھ  
سنیں سال لیا ہے۔

خول بدھی چرب بنو تھو کالی۔ کروں تو ہی کچھ پوتری آلی  
بہو بدھی چیری ہی آدو وئی۔ کوپ بھون گونی کیکٹی

ویدی کل مدھاتا میری منو کا منا پوری کر دیں تو ہے سکھی !  
میں تجھے آنکھوں کی بجلی بنوں۔ اس پر کار بہت طرح سے منتھرا کا آہ  
کر کے کیکنی کو پ بھون میں چلی گئیں۔

پتی یجو برشا اور تو چیری۔ بھٹیں بھٹی کنتی کیکنی کیری  
پانی کپٹ جلو انکر جیسا۔ برور ڈل دکھ کپل پریناما

پیتا (معیبت) بیج ہے منتھرا برسات کی رتو (موسم برسات)  
ہے کیکنی کی ٹوڑھ بڑھی بیج پونے کے لئے بھٹوی ہے میں میں  
کپٹ روٹی جل پا کر انکر جھوٹ نکلا۔ دو نو دوان اس انکر کے پتے  
میں اور پرینام سوپ جس کے اس کے نتیجے کے طور پر) دکھ روٹی  
بھل لے گا۔

کو پ سما جو ساجی سٹو سوئی۔ راجو کرت رنج کنتی بگونی  
رائر نگر کو لاہلو ہونی۔ یہ کیکنی کچھو جان نہ کوئی

کو پ (غصہ) ناراضگی کا سب ساج سجا کر کیکنی کو پ بھون  
میں جا کر کپٹ گئی۔ راج کرتی ہوئی وہ اپنی ڈشٹ بڑھی سے نشٹ  
ہوئی۔ راج محل میں اوزنگر کھرس بڑی دھوم دھام ہو رہی ہے۔ پر تو  
پردے کے پیچھے ہو رہی اس کچال ابھری سازش کو کوئی کچھ نہیں مانتا۔

پر مدت پر نر ناری سب سمجھیں مننگل چار

ایک پر سبھیں ایک نر گھیں کھیر بھوپ دربار

نگ کے سب استی پرش پر نر ہو کر غصہ مننگل چار کے ساج سجا  
رہے ہیں۔ راج دوا میں کوئی جاتا ہے تو کوئی باہر نکلتا ہے۔ بڑی کھیر ہو  
رہا ہے۔

بال سکھا سنی جیاں ہر شاہیں۔ ملی دس پانچ رام ہیں جا رہیں  
پوٹھو آ رہیں پر میو پھیپانی۔ پونچھیں کسل کھیم ہر دو باقی

پر بھونتری رام چندر جی کے بال سکھا راج تلک کی خبر سن سکر  
جسے پر نر ہو گئے۔ وہ دس دس پانچ پانچ بل بل کر رام جی کے پاس جاتے  
ہیں۔ پر بھو پریم بچان کر ان کا آکر کرتے ہیں۔ ایران سے کوئل باقی سے  
ان کی کشل کشیم (راضی خوشی خیر و خیریت) پوچھتے ہیں۔

پھر میں بھون پر یہ آسٹو پانی۔ کرت پیر رام بڑائی  
کو رگھو پیر سرس سنسالا۔ ریل سینہ ہو نہ باہن ہالا  
اپنے پیارے سکھا شری رام چند جی کی انگلی پا کر وہ دس  
گھر کو لوٹتے ہیں۔ اوسا پس میں ان کی بڑائی کرتے جاتے ہیں۔ کہ رگھو پیر  
کے سامن سنسار میں دوسرا اند کون ہے جو ان کی طرح شیل پریم  
کے نہا بننے والا ہو۔

جیہیں جیہیں جی کر لم بس بھر میں۔ نہاں تہاں آسٹو دیو یہ نہیں  
سیوک ہم سوامی سیا نا ہو نہ ہو نوات یہ اور نہا ہو  
ہم بھگوان سے برا نکھارتے ہیں کہ ہم اپنے کرم و ش اوکون  
کے چکر پر چڑھے ہوئے جس جس کوئی میں جا ہیں۔ وہاں وہاں ہم تو سیدک  
ہوں۔ اور سینا پتی شری رام چند جی ہمارے سوامی ہوں۔ چار ارشتہ  
سدا ہی بنا رہے۔

اس اھیلا شو نگر سب کا ہو۔ کیکنی ستا ہر دیاں اتی دا ہو  
کو نہ کشتگی پانی لندائی۔ رہ ای نہ بیچ متیں چترائی  
نر تو ہی سب کی ایسی ہی اھیلا شاہ ہے۔ ایک کیکنی کے  
ہر دے میں ہی بھاری جلیں ہو رہی ہے۔ بڑ سنگ پا کر کون نہیں  
لنٹ ہو جاتا۔ بیچ بھلا مالوں کے پیچھے چل کر جترائی نہ نہیں سکتی۔

ساجھ سمے ساند نہر گویو کیکنی گھیں

گو تو نہ پھر کا انگٹ کے جنودھی دیہہ نہیں

شام کے وقت راجہ آند کے ساتھ کیکنی کے محل میں گئے  
ناوریم ہی شری دھارن کر کے لشکر (سنگدی) کے پاس گیا ہو۔

کو پ بھون سنی سکھو راؤ۔ بھٹے پس انگر پرئی نہ پاؤ  
نرتی لیبی باہن بل جاکیں۔ نرتی سکا رہ ہیں نکھتا کیں  
سوئی تیاریں گویو سکھا دی۔ دیکھو کام بر تاپ بڑائی  
سول گلس آہی انگو ہنارے تے لاتی نا کھ متھن سرامے  
کو پ بھون کا نام نہ کر راجہ ہم گیا۔ دے مارے پاؤں



ہیں۔ اور دولا دھان اس کے نافہ وانت ہیں۔ وہ ناکن کاٹ کھانے کے لئے نرم سٹھان کو دیکھ رہی ہے۔ تلسی واس جی کہتے ہیں کہ راجہ ہوتو ہار کے دہن ہو کر اس پر کا داس کے ہاتھ پھینک دینے اور ناک کی طرح غصے سے لال پیلا ہو کر دیکھنے کو بھی کامیو کا ہی ایک چوچلا (کرٹیرا کھیں) سمجھ رہے ہیں۔ (ارکھات راجہ سمجھ رہے ہیں کہ یہ نازو ٹھٹھ کر رہی ہے)

بار بار کہہ لاؤ۔ عوسمکھی سلو جی پک بچنی  
کارن مہی سناؤ گج گامنی سچ کوپ کر

راجہ بار بار کہہ رہے ہیں ہے سندر کھی! ہے سندر نیتروں والی۔ ہے کوئل کے سمان میٹھا بولنے والی! ہے اچھی کامی مست چال چلنے والی! مجھے اپنے کہو دھ کا کارن تو سناؤ

انہت تو پریا کیں کینہما۔ کبھی ڈوئی کبھی جو چہ لینہما  
کہو کبھی رنگ کروں نرلیو۔ کہو کبھی نہ پری نکاسوں دیو  
ہے پریہ! کس نے جیوا انہت (بڑا) کیا ہے کس کے دوسرے ہیں۔ میرا جیس کو اپنے نوک میں لے جانا چاہتے ہیں۔ کہو کبھی راجہ کو گنگال بنا دوں۔ یا کس راجہ کو پیش سے نکال دوں۔

سکلیوں تو راری امرو ماری۔ کاہ کیٹ پسرے نرناری  
جانشی مور سمجھاؤ برو۔ منو تو آئن چند چیکو رو

تمہارا دیری اگر کوئی دیوتا بھی ہو تو بھی اُسے مار سکتا ہوں  
پھر بھلا کیڑے مکوڑوں کے سمان ان انتری پرنسوں کی تو گنتی  
ہی کیا ہے۔ ہے سندر جانتھ والی! تو میرے بھھاؤ کو تو جانتی ہی ہے۔ کہ میرا اس تیرے چند مچھ پر گدھ ہوا مچھو رہے۔

پریا پران مست سر سو موریں۔ پرکینا پر جاسکل بسن توریں  
جوں کچھو کہوں کپو گری تو ہی۔ بھامنی رام سچتہ مست موسی  
ہے پریہ! میرے پھان۔ پتر کٹھی وجھن اور مال راؤ پر جا  
سب تیرے ہی اوجھیں تے۔ بدی یہ بات میں کپٹ کر کے کہا ہوں۔  
تو ہے جاسنی! مجھے سہارا رام کی سب گندہ ہے۔

اے نہیں اٹھتا چن کی بھجائوں کے بل کے پرتا ہے راجہ اندر اپنا  
جون و نیت کر تے ہیں۔ اور سارے راجہ چن کا ٹٹھ دیکھتے رہتے  
ہیں۔ ارکھات ان کے اشاروں پر چلتے ہیں۔ وہی راجہ دسرتھ اتھی  
کو روکھی ہوئی سن کر سوکھ گیا۔ دیکھو کام دیو کا کتنا پرتاب اور نہما ہے۔  
کہ جو ترسول۔ بچر اور تلوار کے گھاؤ تلسی خوشی اپنے انگوں پر پہن کر لیتے  
ہیں۔ وہی رتی کے تپی کامیو کے پھولوں کے بان سے ماہے گئے  
سمجھ نرلیو پریا پھیں گیو۔ دیکھی دسا دکھو داروں بھیسو  
بھوئی میں پٹھ موٹ پیرانا۔ دیئے ڈاری تن بھوشن نانا  
ڈرتے ڈرتے راجہ کیٹی کے پاس گئے۔ اس کی دشا کو دیکھ کر پھیں  
بڑا بھادی دکھ ہوا۔ وہ زمین پر لیٹی پری ہے۔ اور بدن پر پیرانا موٹا۔  
کپرا پہنے ہوئے ہے۔ اپنے خمر کے نانا گھنوں کو اذھر اذھر اتار کھینکا

کھنتی ہی کسی کیشنا بھابی۔ ان اہویات سوچ جی بھابی  
جانی نکرٹ نرو پو کہہ مرہو بانی۔ پران پریا کبھی سمیتو رسائی  
اس موٹھستی کیٹی کو وہ امنگل بھیس کیسا بھیا ہے۔ مانو نہما  
اُس کے بھوا ہو جانے کی سوچنا دے دی ہو۔ (ارکھات اُس کا بڑا  
بھیس بدسوا پران کا پیش خیمہ دکھائی دے رہا تھا) اُس کے پاس جا کر  
راجہ نے کوئل بانی سے کہا۔ ہے پران پیاری! کس لئے روکھ گئی ہو۔  
چھند

کبھی ہتیورانی رسائی پرست پانی پتی ہی نیورانی  
ماہوں سروش بھوانگ بھامنی بشم بھانتی ہنماری  
دیو بانسار سادسن برودم کھا ہرو دیگھسٹی  
تلسی نرپتی بھو تیتیا بس کام کو تنک لیگھی

ہے رانی! کس لئے روکھ گئی ہو! یہ کہہ کر راجہ اُسے ہاتھ سے  
سپیش کرتے ہیں۔ تو وہ ان کے ہاتھ کو جھنجھوڑ کر میرے ہنسا دیتی ہے۔ وہ  
ایسے دیکھ رہی ہے۔ نافہ غصے سے لال آنکھیں کئے ناکن کر در دشتی  
سے دیکھ رہی ہو۔ دروان کی دونوں دامنیں اُس ناکن کی دونوں

کے بچے سے چوٹی استری کھلا کھلا نہیں ہوتی ہے۔ اس کی اس  
کیٹ چترائی کو نام نہ جان سکے۔ کیونکہ وہ مردوں کی کٹ پرشوں  
کی گڑبگڑ سے متاثر ہوئی ہوئی ہے۔

جدی تپتی نین برنا ہو۔ ناری چتریت خیل بدھی اوگا ہو  
کپٹ سینہ پڑھائی ہوئی۔ بولی ہری نین سو ہو موری

اگرچہ راجہ دسرتھ پتی میں چتر ہیں۔ بزنو ناری چتر بھی تو اٹھا  
سندر ہے۔ پھر وہ کپٹ بھرا پریم دکھلا کر نیر اور نہ پھر کر بولی۔

مالو مالو پے کہو پیا کہو نہ دیو نہ لیو ہو،

دین کہو بر دانی دوئی تیو پاورت سند ہو

سے پریم! مانگ لو مانگ لو آپ ایسا ہی کہا کرتے ہیں۔  
پہریتے لیتے پتے بھی نہیں۔ آپ نے مجھے دو دوران دینے کو کہے تھے  
مجھے تو اسی کے بننے کی بھی آشا نہیں۔

جانیو موراو ہنسسی کہی۔ تہر ہی کو باب پر یہ اہ اکی  
تھاتی را کہی نہ مالگو کاو۔ پسری کیو موری بھور بھاوا

راجہ ہنس کر کہنے لگے کہ میں اب تہارا طلب ہے کیا ہوں  
تہیں اپنا مان کر دنا بہت پیارا لگتا ہے۔ (میں نہیں یہ بات بہت  
اچھی لگتی ہے کہ کیا تہاری ناز برداری کروں) ان دونوں دورانوں کو

تم نے ہی میرے پاس: ضرور دانت: پھر سوپا ہی رکھ چکا اور  
کبھی اٹھاری نہیں۔ ادا میرا ہی ہوں براے کا بھاو ہے۔ اس لئے مجھے  
بہی وہ دوران یاد نہ رہا۔

جھوٹے ہوئی ہوئی دو شوخی ہوئی۔ دوئی کے چاری مالگو لیو  
لکھو۔ رشی سدا ہی آئی۔ چوان جاوئیں ہر کھنہ جانی

جھوٹے ہوئے خوش نہ لگاؤ۔ دوران بے شک لکے بدلے  
چار مانگ لو۔ لکھو میں شدا سے یہ یہ دیت چلی آئی ہے۔ کہیراں  
نیلے ہی چلے جاتے پر کھنہ نہیں جاتا۔

نہیں استیہ سم پانگ۔ تہیجا۔ گری سم ہوئی کہ کوٹک گئی  
ستید مول سب شرت سچا۔ میرا ان بدست منو گاسے

بہری مانگن بھاؤنی باتا۔ جھوٹن سچی منہ ہر گاتا  
گھری گھری سچی جیاں دیکھو۔ بگی پر پاری ہری کھینٹو  
تم ہنس کر دینی سن چاہی دستو مانگ لو اور اپنے منہ پر انگول  
کو گہنوں سے سما۔ بچے میں پر کھنہ شہتہ سے کا پچا دکھو۔ بچا پیا  
اس پرے جیسے کو چلیا دور کر۔

پسنی من گئی سہتہ پڑی ہسی اٹھی متی مند

جھوٹن سچی بلو کی ہر کو منہوں کر اتنی پھستہ

راجہ کے ان بچوں کو شکر اور من میں راجہ کی کٹری سو گندہ  
کا دھار کو کہ وہ موٹہ متی کیلئے پستی ہوئی اٹھ لیتی اور کہنے پہنچے  
لگی۔ مالو کوئی نیلی شکار کو دیکھ کر کھا لیتے تھے لہذا کوئی پھندہ تھلا  
کر ہی ہو۔

پنی کہراو سہر جیاں جانی۔ پریم پانی ہر نہ منجل بانی  
بھامنی بھینو تو من بھاوا۔ گھر گھر کر ہنس نہ ہر بھاوا

اپنے من میں کیکی کو اپنا سوہرا اپنی بھینائی چاہنے والی)  
جیان کر دسرتھ جی پریم سے پلکت ہو کر کوں اور سند بانی سے پھر لے۔  
ہے بھامنی اتھار انور تھہ ہرا ہو گیا ہے۔ اچوہا پڑی ہی گھر گھر  
بدھاوے نچ رہے ہیں۔

راہی دیوں کالی یو راجو۔ سچی سلیتی منگل سا جو  
دی اچھو سنی ہر دو کھورو۔ جھوٹو گئی گئیو پاک برتورو

میں کل ہی رام کو راج پدا (راج گدی) سے رہا ہوں ہے  
سندر نیرن والی اتو منگل ساج سما۔ یہ سنتے ہی اس کا کھورو ہر  
ایسے دھکی ہو کر ٹپنے لگا۔ جیسے ہاں توڑ لگا ہوا پھڑا ہاتھ لگانے سے  
دکھنے لگتا ہے۔

ایسیو پیر ہسی نہیں گوئی۔ چور ناری جی پر گئی نہ روئی  
لکھیں زھو پکٹ چترائی۔ کوئی کٹل مٹی کر پڑھائی  
وہ ایسی بھائی پیر کوئی شہر کر چھائی۔ یہی جھوٹا جانی



کھول دی ہے۔

دوہا

کھوپ منور تھو بھگ بھوگ سوہنگ سماج

بھیننی جی چھارن جیتی بھینو بھینکر و باج

راجہ کا منور تھو سند رہی ہے جو سنگہ سند بھینوں کے بھندو  
تے کھوپر اچھے اسے بھیننی کی طرح ان سنگہ اور آند روئی  
پکشیوں پر بھین کر بازو بھینکر نا چاہتی ہے۔

بھینر کے سمان پانوں کا اور کوئی ڈھیر نہیں ہے کیا کر دیں  
گھونچ کر پیرتے کہہ رہا ہوں کہ بھین کر کے سب اچھے  
کروں گی جو ہے۔ وہ پانوں میں ایسے ہی پرگٹ کر کے کہا ہے  
اور منو جی نے بھی یہی کہا ہے۔

تہی پر رام سنی کر آئی۔ بھینر تھو بھینو اور ہی رکھو رانی  
بات دروہانی تھی بھین کر کوست کہہ کر بھینو بھینو  
نہیں پر رام چندری کی سوگند ہو چکی ہے۔ رام چندری  
میرے سارے بن کر ہوئی اور پریم کی حدیں۔ ایسی بات کی کر کے  
مردہ متی کی بھین کر ہوئی۔ مانو اس نے بھین کر چار روئی خوشیت  
پکشیوں کو آند کر لے گئے لے اُن کی آنکھوں پر کی ٹوپی (پٹی)

## ماس پالین تیرھواں شرام

(۱۳)

گھونچ کر نہیں کھوپر ہی آوا۔ جنوں سچان بن جھینو لاوا  
بھینر بھینو پٹ شریا لو۔ دانی بھینو منہوں ترو تالو  
راجہ سہم گئے۔ سکھ سے شہد منہ بنکتا۔ مانو میں بانے  
بھینر پر بھین کر لاوا۔ راجہ کا رنگ اڑ گیا۔ مانو مار کے بیڑ پر  
بھین کر گر پڑا ہو۔ اور اس کا رنگ سا اڑ گیا ہو۔

ماتھے ہاتھ مودی دوڑ لوچن۔ تنو دھری سوچو لاگ جنو سوچن  
مور منور تھو سر ترو بھینو لا۔ پھرت کر نی جی تھو مولا  
اورہ اُچار کی بھین کر کیکیں۔ دہی سی اہل پتی کے نہیں  
ماتھے ہاتھ رکھ کر دووں آنکھوں کو بند کر کے راجہ ایسے  
سوچ کر لے گئے۔ مانو سوچ ہی سا کر روپ دھلان کر کے سوچ رہی ہو  
وہ سن ہی سن میں کہتے ہیں کہ میرا منور تھو روپی کلب پرش بھین کر چاٹھا  
ابھی اس میں بھین کر کے دانی کے کہہ کر کیکیں روپی تھنی نے اسے جڑ  
سیٹ اٹھا کر شٹ کر ڈالا کیکیں نے اور دھیا کو اُچار کر دیا۔ اور

سنبھو پان پر بھین کر دت ہی کا۔ دھیر ایک پر بھینر ہی میرا  
مالیہوں دوسرے بھین کر جو رہی۔ پیر ہو نا کہ منور تھو سوری  
وہ بولی! ہے پان پیارے۔ سنئے۔ میراں چاہا ایک  
وردان تو یہ ہے کہ پھرت کو راج تلک دیجئے۔ اور ہے  
سوامی! دوہرا وردان میں اٹھ جڑ کر مانگتی ہوں سو آپ سید  
منور تھو کو پورا کریں۔

تاپس بھینر بھین کر آدھی۔ چودہ برس رامو بنیا سی  
سنبھو پان پر بھین کر پانوں سوکھ۔ سنبھو پان پر بھین کر پانوں کو کو  
وہ یہ کہ تپسویوں کے تپس میں پریم وراگی سنی جنوں کی تھت  
رام چودہ سال تک بن لیا تو اس نے کہا کیکیں کے ان کو مل کیوں کہ  
سن کر راجہ کے ہرے میں بھوت ہی شوک ہوا۔ جیسے چندراں کی  
کرن کے چھوٹے سے چکرا دیا گل ہو جاتا ہے۔

راہ بنوی دھجی ادبلی نے جو کچھ کہا۔ اپنے تن من دھن کو تیاگ کر  
بھی انہوں نے اپنے بدن کا پالن کیا۔ کیسکی نے ایسے بہت ہی جلے  
جھنے پچھے کیے۔ انو جلے ہونے پر ننگ چھڑک رہی ہو۔

دوہا

دھرم دھرم دھرم دھرم دھرم دھرم دھرم دھرم دھرم دھرم  
دھرم دھرم دھرم دھرم دھرم دھرم دھرم دھرم دھرم دھرم

دھرم دھرم دھرم دھرم دھرم دھرم دھرم دھرم دھرم دھرم  
دھرم دھرم دھرم دھرم دھرم دھرم دھرم دھرم دھرم دھرم

چوہائی

آگین بھی جوت رس بھاری۔ منہوں رُش ترواری اُگھاری  
مُوٹھی گدھی دھار نھرا تی۔ دھری کبری سان بنائی  
انھیں کھولتے ہی راہ لے کیا دیکھا۔ کہ پرچند کرودھ سے دکتی  
ہوئی کیسکی سامنے بنے۔ مڑ کرودھ رُوپ تھار شکی کھڑی ہو کیسکی کی  
دھرمی اس تلو کی ٹوٹے۔ اور دروان لینے کا رٹھ اُس کی دھما ہے  
جوتھر ادب سان پر رُگڑ کر تیز کی ہوئی ہے۔

لکھی مہیپ کراں کھٹورا۔ ستیہ ہی جیو نو لیہی مورا  
بولے راو کھن کری چھاتی۔ جانی سنڈے تاسو مسھاتی  
راہ لے اُس بھیا کسے اور کھٹورے تاوار کو دیکھا۔ اور سوچا کہ  
کیا یہ سچ میرے جیون کا انت کرے گی؟ تو بھی راہ لے  
چھڑ کو تھام کر بڑی دھیر دھڑکے ساتھ لیکنی کو سہا لے چھا  
کہے۔

پیراچن کس کسی کھانتی۔ بھیر پرتی پرتی کری پانتی  
موریں بھرت راموٹی اُنکھی۔ ستیہ کہوں کری سنگر و ساھی  
ہے پیاری ایریم اور وشواش کونشٹ کر کے تو ایسے بُرے  
بچن گیسے کہ رہی ہو بھرت اور رام تو میری دونوں آنکھیں ہیں یہ  
میں شوجی کو سانشی کر کے کہتا ہوں۔

پینا کی دردھ نیو (بنیاد) ڈال دی۔

دوہا

کو نے اوسر کا بھیسو گپہوں نار کی سو اس

جوگ بھدی پل سے جی جیتی ہی او دیا ناسن

کیا ہوا تھا پرتو کیا ہو گیا۔ جیسے لوگ سدھی سے اگیان یوگی  
کانش کر دیتا ہے۔ ویسے ہی استری پر وشواش نے میرا نشان کر دیا ہے  
ابھی پرسی راو من ہیں من باکھا۔ دیکھی کھانتی کمتی من ماکھا  
بھرت کی راو پوت نہ ہوئی۔ آئینہ مول میساہی کہ موتی  
اس پر کار راہ نے من ہی من میں اپنے آپ کو پھٹکا راہ کی  
ایسی بُری دشا بھیکر ڈر بھجی کیسکی کے من میں بڑا کرودھ ہوا۔ اور وہ  
کھنے لگی۔ کہ ہے راجہ! کیا بھرت تمہارے پتر نہیں۔ گیا آپ فچے مول  
خرید لے تھے۔

کیا آپ نے میرے ساتھ بیاہ نہیں کیا۔!

جوتھی سو اس لاگ تمہاریں۔ کا ہے نہ بولہو جیتو ستیہ ہاریں  
دیہو اترو انو کر پو کی ناویں۔ ستیہ سندھ تہہ رٹھو کل ماویں

جو میرے بچن منستے ہی آپ کے بان سا لگا۔ کپ پیلے ہی چلا  
کر کیوں نہ بولے تھے۔ جواب دیکھے۔ یا تو ہاں کیجئے یا نہ کیجئے۔ آپ تو  
رٹھو کل میں سچی پرتیا واسے ستھو رہیں۔

دین گپہ ہواب جنی برود دیہو۔ تچو ستیہ جگ اپ جھو لیہو  
ستیلہ سولی لیہو برود دینا۔ جانیہو لیہی ماگی چہینا  
آپ ہی لے تو دروان دیئے تھے۔ اب بھیسے ہی اُن کو بورا کر د۔

سچائی کو چھوڑ دیجئے۔ اور سندھ میں اپنی تنہا کر دیئے۔ آپ نے تو بڑی  
ہی سچائی کی تعریف کر گئے دروان پورے کرنے کو کہا تھا۔ کیا اُس  
وقت یہ سمجھا تھا کہ میں کچھ چہینا (کھانے پینے کی دستو) مانگ  
لوں گی۔

سیسی ورجی ملی جو کچھ بھاکھا۔ تھو دھنو جیتو جین پور اکھا  
اتی کو پچن کہتی کیسکی۔ ماہوں لون جریے پر دی



دوسرا دران جو تونے بے میل اور گھٹن مانگا۔ اس کی آغ  
سے میرا ہودہ اب بھی جل رہا ہے۔ سو پروردہ ہے یاد دل لگی  
ہے۔ یا سچ غری و استغوس ایسا دردان مانگتی ہو! ذرا غصے کو  
چھوڑ کر رام کا قصہ تو بتا۔ (جسکے کارن کہ انہیں بن میں کھینچا جاتی ہو)  
سب کوئی کہی کہتے ہیں کہ رام بڑے ہی نیک ہیں۔

تہوں سر اس کی کرسی سینہ ہو۔ اب سنی ہوئی بھینٹوں سند بہو  
جاسو سبھاؤ اڑی ہی اٹو کولا۔ سو کی کر ہی مانو پر نیکیو لا  
تو خود بھی رام کی بڑی تعریف کیا کرتی تھی۔ اور ان سے بڑا  
پریم کرتی تھی۔ آج تیرے ایسے جن میں کر مجھے بڑا سندیرہ ہو گیا ہے۔  
جن کا سبھاؤ دشمنوں پر بھی ڈاڑھی کرنا ہے۔ وہ رام بھلا اپنی ماما کا  
کبھی کسی پر کار کا ورودھ کیسے کر سکیں گے۔

دوہا

پر یا باس بس پر ہی ہری مانو بچاری بدیکو  
جہیں بھیکوں اب میں بھری بھرت راج ابھیشیکو

بے یاری! بیدی یہ دل لگی ہے۔ تو بھی چھوڑ دو۔ اوریدی کسی  
کردہ وٹن ایسا کہہ رہی ہو۔ تو اس کردہ کو بھی چھوڑ دو۔ خوب سوچ  
وچار کر اچھت وردان مانگو تاکہ میں بھی جی بھر نیتروں سے بھرت کا راج  
تک دیکھ سکوں۔

چھو پائی

جیسے میں برو باری بہیت۔ مٹی ہو پھینکو جئے دکھ دینا  
کہنوں سبھاؤ نہ چھلو من مایں۔ جیو تو مور رام رہنو ناہیں  
بھلے ہی بھلی بانی کے بغیر زندہ رہے۔ اور سانپ مٹی دین  
دکھی ہو بھلے ہی مٹی کے بغیر مینا رہے۔ پر تو میرا جیون رام کے ہنا  
نہیں رہ سکتا۔ یہ بات سب چھل چھوڑ کر میں سبھاؤ سے ہی کہتا ہوں  
سچی دیکھو جیاں پر یا پر مینا۔ جیو تو رام درس آدھیتا  
سنی ہرودکھن کنتی اتی جڑی۔ منہوں نل آہوتی گھرت برہی  
ہے چتر پرہ! تو اپنے میں اچھی طرح سے کچھ کر دیکھ کر میرا جیون

اوی دوت میں ٹھیک پر اتنا سہیں لگی منت دوو بھرتا  
سدن سو دیو سبھاؤ سچائی۔ دیہوں بھرت کہوں راجو بچائی  
پر اتہ کمال ہونے ہی میں دوت بھیدوں گا۔ بھرت افشروں  
دوہ سنتے ہی تڑپت آجایں گے۔ شہد دن مہورت وچار کر سب ساچ  
سچا کر سن دیکھا بکا کر بھرت کو راج لگی دیہوں گا۔

دوہا

لو بھو نہ راہی راجو کر بہت بھرت پر پرہتی  
میں بڑھوٹ بچاری جیاں کت ہوں نرپ سنی

رام کو راج کا لایع نہیں ہے۔ اور بھرت سے تو وہ بہت  
ہی پریم کرتے ہیں۔ میں نے ہی اپنے من میں بڑے چھوٹے کا دھار  
کر کے راج مٹی کا پالن کرتے ہوئے شری رام کو راج تک دینے  
کا لشچ کیا تھا۔

چوپائی

رام سیتھ سبت کہنوں سبھاؤ۔ رام مانو بھیکو کہنوں نہ کاڈ  
میں سبھو کہنہ تو ہی ہو پو چھیں۔ تیرہی میں پر سو منور کھو چھو چھیں  
رام چند۔ کی سو باہر سو گندھا کر میں سبھاؤ سے ہی کہتا ہوں کہ  
رام کی ماما کو شلیا نے مجھے کبھی بھی راج تک کے بارے میں کچھ بھی  
نہیں کہا میں نے تم سے بنا پوچھے یہ سب کچھ کیا۔ اس لئے میرا منور  
برہتھا ہو گیا۔

بس پر ہر واپ منگل سا جو۔ چھو دن گئی بھرت کو راجو  
ایکھی بات ہوئی دکھو لاگا۔ ہر دو سہرا سمنجس مانگا  
کردہ چھوڑ دو۔ اور منگل ساچ سجو۔ کچھ دن بعد بھرت کو  
راج تک چھوٹے گا۔ ایک ہی بات کا مجھے دکھ لگا ہے کہ نے  
دوسرا دران بڑی ارچن کا مانگا۔

اجیوں ہر دو بھرت تہی اپنی۔ بس پر ہی اس سانچہوں سانچا  
کہو تیج روشو رام ایرادھو۔ سب کو کہی لائو ٹھی سادھو

شری رام کے دشمنوں کے آگے جیسا ہے راجہ کے ان کو مل بھینوں کو  
 من کر مورتی کی گئی اور بھی چلے گئی۔ لاکھائی میں بھی کی تھی تو بھگتی  
 کہی کر ہو کن کوٹی اُپا یا۔ ابہاں نہ لائی ہی رُڑی مایا  
 دیو کر لیو جیسو کوری ناہیں۔ موہی نہ بہت پر پنج سو باہیں  
 کیکی کہنے لگی۔ کہ اب آپ چاہے کر دوں آپاے کیوں نہ  
 کریں۔ آپ کی چال بازی اب یہاں نہ چلے گی۔ یا تو جودان میں سے  
 مانگے ہیں۔ وہ دیکھتے نہیں تو نہ کر کے (منکر ہو کر) دنیا میں اپنی ہندا کر  
 واپس۔ اور اُدھر کے بہت سے یہ پھر بھی اچھے نہیں آتے۔

رامو سادھو تہہ سادھو سیانے۔ رام مانو کھلی سب پہچانے  
 جس کو شلیاں مور بھل تاکا۔ نس پھلو اٹھ ہی بیوں کر کی سا  
 رام بھی سادھو ہیں۔ آپ اُن سے بھی سیانے سادھو ہیں اور رام  
 کی ماکو شلیاں نیک ہے۔ میں نے ستیولا سادھووں کو بھی ملنا  
 پہچان لیا ہے۔ جس پر کار کو فلیانے میری بھلائی۔ سوچی ہے۔ اس پر کار  
 میں بھی اسے کبھی نہ بھولنے والا ہیں دُوں گی۔

دوہا

ہوت پرا تو منی بیش نہری جوں نہ راموں جاہیں  
 موہن کو رائے جس نہ پ سچھے من ہاڑیں

پرانہ کال ہوتے ہی اگر رام منی کا بھیس بنا کر بکھڑے ہوتے  
 تو نہ۔ راجہ میں میں بھی طرح سے اچھڑ کر لیجے کہ میری مروتی ہوئی تو  
 لوک میں آپ کی نہ رہا ہوں۔

اسی ہی کس کی اٹھی ٹھڈی۔ ماہوں روش ترنگنی باوہی  
 پاپ پیار پر گٹ کھنٹی سوئی۔ بھوئی کرودھ جل جانی نہ جوتی  
 ایسا کہ کر ٹیل کیکی اٹھ کھڑی ہوئی ناو کرودھ روپی ندی  
 بہنکی ہو۔ چوہا پڑی پیار سے پر گٹ جوتی ہے اور کرودھ روپی  
 جل سے بھر رہا ہے۔ دیکھتے میں اسی جیسا نک دشمن کی ہی نہیں جاتی  
 دوہر کو لکھن تھج دھارا۔ بھنور کیسی یکن پر ہسارا  
 دھارہ تھوٹ پ ترو مولا۔ چلی جتی بار دھمی انا کو

دوہر دروانی اس کرودھ روپی ندی کے دونوں کنارے پر  
 کیکی کا بھڑی اس ندی کا پرودہ ہے کبری منتر لکھ سکھا کے  
 ہوئے کچھ اس ندی کا بھنور (گلاب اسے) وہ کرودھ روپی ندی  
 راجہ دشرک روپی کرش کی جو کوٹوں سے گرتی ہوئی پتا لپٹی سمندر  
 کا اور پہاڑے چلی ہے۔

چوہائی

کھنٹی کر لیس بات پھری سا بچی۔ تیا س میچ سبیس پر ناچی  
 گئی پدینے کینہہ بیٹھاری۔ جتی دن کر گئی ہوسی گھاری  
 راجہ نے جان لیا کہ یہ کوئی دل لگی یا کرودھ ہیں اکر ایسا  
 نہیں کہہ دی۔ بلکہ یہ بات بالکل راستوں کی ہے۔ استری کے  
 سہانے میری موت ہی میری ناچ رہی ہے انہوں نے کیکی کے پاؤں  
 پر کرودھ سے بھٹایا۔ اور پھر پرا دھنا کی۔ کہ سورج و نس کے لئے تو  
 گھٹاری نہں۔

ماگو ماتھ اپیں دیوں تو ہی۔ رام برہن جتی ماری موہی  
 راکھو رام کہوں جی ہی بھاتی۔ ناہیں تہ جری ہی جنم بھری چھاتی  
 تو میرا رنگ لے۔ میں بھی تھے دے سکا ہوں یکن رام کے  
 دیوگ کے نکھیں تھے نہ مار۔ جیسے تیسے کسی پر کار سے تو رام چند  
 کو گھری رکھ لے۔ نہیں تو گھر بھری چھاتی جاتی رہتی۔

دوہا

دکھیں بیادھی اسادھو پ پڑو دھرتی دھنی ماتھ  
 کہت پریم اورت کچن رام رام رکھو ناٹھ

راجہ نے دیکھا کہ یہ روگ اسادھو (لا علاج) ہے۔ نہ وہ  
 جہادھی ہو کر پارام پارام۔ مار گھوٹا۔ ایسا اورت نہ کرودھ کے  
 سرپٹ کر دین پر کر پڑے۔

چوہائی

بیانک راؤ ستھل سب گاتا۔ کرنی کا پتھر منہوں نہا تا  
 کٹھو سوکھ لکھ آؤ نہ بانی۔ جٹو باٹھنود دینہ پو بانی



راجہ بیاگل ہو گئے۔ سارا شہر متحفل ہو گیا۔ مانو کا پیڑ درخت کو ہاتھی نے اکھاڑ پھینکا ہو۔ ان کا گلا منو کا گیا ہونے سے بات نہیں نکلتی۔ وہ ایسے تڑپ رہے ہیں۔ جیسے پھینکا خاک بھلی پانی کے پینا تڑپتی ہے۔

یہی کہہ کر منو کھوڑ کیسی۔ منہوں کھائے ہوں ماہر دی جوں استہوں اس کو توڑیں۔ مانو مانو تمہیں کسی بل کہیں کیسی پھر کر دے اور کھوڑ چن کہنے لگی۔ مانو زخم میں نہ ہر پھر رہی ہو۔ میری آخر میں آپ نے یہی کر توت کرنی تھی۔ تو وہ مانو در مانو "ایسا کس بل بوتے پر کہتے تھے۔

روٹی کہ روٹی ایک سے بھو آلا۔ ہنسٹ ٹھٹھائی پھلا سب گالا دانی کہاؤں اُرو کر پائی۔ روٹی کہ کھیم کسل روتائی ہے راجہ ادونوں باتیں ایک سے کہے ہو سکتی ہیں بھٹھا مار کر ہنسنا چھی چاہئے ہو پرتودان دینے میں بخوشی کرتے ہو۔ دن دیر راجہوت بھی کہا جاتے ہو۔ پرتو بیٹھ میں چوٹ لگنے سے بھی گھبراتے ہو کی دیر تائیں کھیم کسل رہ سکتی ہے۔

چھاڑ ہو کہو کہ دھیر جو دھیر جو۔ جی ابلا جی کر دنا کہ ہو تنو تیا تے دھامو دھو دھو دھو۔ ستیہ سندھ اکوں ترن سم بونی یا تو بچوں کو چھوڑ دیکھے یا دھیرج دھارن کیجئے۔ ابلان کی طرح روئے پیٹے نہیں ستیہ برت دھاری کے لئے اپنا شریہ استری پرت۔ گھر دھن اور پرکھوی سب چھ تگے کے سان لگے گئے ہیں۔

دوہا

مرم بچن سنی راؤ کہہ کہو کچھو دوشش نہ تور لاگیدو توہی پساج جی کا لو کہادو تا مور

کیسی کہ ایسے مرم بچن (جی) سے بھرے ہونے کو دھکچکا کن کر راجہ نے کہا۔ جو کچھ تیز دل چاہتا ہے کہہ اس میں ہر کچھ دوش نہیں ہے۔ میرا کال ٹھنی بھوت ہی تھے چھٹ گیا ہے۔ اور وہ ہی تھا منو چھ کر بل رہا ہے۔

چہرست نہ بھرت پرتی بھویریں۔ بدھی بس گئی بسی جے توریں سو منو مور پاپ پرینا مو۔ بھو کھانہ ہر جہیں بدھی بامو کھرت تو بھول کر بھی راجہ نینا نہیں چاہتے۔ ہونہاروش تھارک ہر سے میں ایسے بُرے دیار بس گئے ہیں۔ سو دیر سے ہی پاؤں کا بُرا چل ہے۔ جس کے کارن بے موقعہ پری بھانا چھ سے دیریت ہو گئے۔ (یعنی راج تلک کے سبب بھانا کی دیا جائے تھی۔ انا انہوں نے میرے گھر اہارنے کا شپو کر لیا۔ اسلئے یہ دیریت ہونے کا کیسا سماں انہوں نے ڈھونڈ نکالا۔

سبس بسی ہی پھری اودھائی سب گن دھام رام پر بھکتانی کہہ ہیں بھائی سکل سیو کاٹی۔ ہوئی تہوں پر رام بڑائی یہ کلیمش سر کر بھی اودھیا پھر بھلی بھانت بسیگی۔ اودھ سب گن کے دھام شری رام چندری کاہی راج ہوگا۔ سارے بھائی اکی سیو کرین گے۔ اور تینوں لوگوں میں شری رام جی کی بڑائی ہوگی۔

تور کلنکو مور پچھت او۔ ہوئی ہوں نہ پرتی نہ جائی کاؤ اب توہی نیک لاگ کر سوئی۔ اچن اوٹ بیٹھو مو ہو گوئی پرتو تیرا کلک اور پرا بھکتا دامن نے پرتی نہیں ملے گا۔ کسی طرح پچھا نہیں چھوڑے گا۔ اب تجھے جو بھکتا گنت ہے وہی کر مین چھپا کر میری آنکھوں کی اوٹ ہو کر جا بیٹھ۔ اچھا نہ تیرے سامنے سے ہٹ جا۔ اور مجھے اپنا شخص چہرہ نہ دکھا۔

جب لگی جنوں کہنوں کر جوری۔ تب ہی بتی کچھو جی بھویر پھری کھیلہی انت اکھاگی۔ مازی گائی تہا راؤ لاگی میں ہاتھ جوڑ کر تم سے کہتا ہوں کہ جب تک میں بیتا رہوں تب تک تم مجھ سے ملکر نہ بولنا۔ اسی بد نصیب! انت میں تو بھکتا ہے گی۔ جو تو چمڑے کے ایک تار کے لئے گائے کو مار رہی ہے۔

دوہا

پریو راؤ گی کوٹ بدھی کا ہے کرسی زندا انو کہت سیانی نہ کہتی چھو جائی منہوں مسانو

دوا

دوار پھر سیدوک سچو کہیں اُرت ربی دیکھی  
جاگنو اہوں نہ اودھتی کارلو کو نو بسکھی

راج دوار پر سیدوک منتر یوں کی پھیر گئی ہوئی ہے۔ سودج نکلا دیکھو  
وہ صوب کہہ رہے ہیں۔ کیا بھی تاک اودھتی دشتہ جی نہیں جاگے ہیں  
کا کیا فاس کارن ہے۔

چو پانی

پھیلے پھر بھوپ نہت جاگا۔ آج بھی بڑا سچو جو لاگا  
جاہو منتر جگا و ہو جانی۔ کیجے کا جو رجائو پانی  
ہر روز راجدات کو پھیلے پھر جاگ پڑتے ہیں۔ سچ ایسے ضروری کام  
میں بھی نہ جاگے۔ یہ جان کر ہمیں بڑا آتش پر سور ہا ہے۔ ہے منتر اجاؤ جاگر  
راجہ جگاؤ تاکہ ان کی آگیا پاکر ہم سب کام کریں۔

گئے منتر وتب رائو ماہیں۔ دیکھی بھیا ون جات ڈلاہیں  
دھائی کھائی جنو جانی نہ میرا۔ ماہوں سپتی بشا و بسیرا  
تب منتر راج محل میں گئے۔ یہ محل کی بھیا نک ستھتی کو دیکھو وہ  
جاتے ہوئے ڈرنے لگے۔ منگل بھون ایسا انگل روپ ہو گیا ہے۔ کہ  
سب اد سے کاٹ کھائے کو دوڑتا ہے۔ اس کی اور تو دیکھا ہی نہیں  
جاتا۔ مانو ساری پیتاؤں اور دشا و کلہہ۔ دکھ تکلیف رنج و غم نے  
والا ڈیرہ ڈال دیا ہے۔

بچھیں کوؤ نہ اترو دی۔ گئے جہیں بھون بھوپ کی گئی  
اکی جے جیو بیٹھ سر و نانی۔ دیکھی بھوپ گئی گئیو شکھائی  
پو پھنے پر کوئی بواب نہیں دیتا تب تو وہ اُس گھر میں گئے۔ جہاں  
کہ راجہ اور کی گئی تھے۔ انہوں نے جے جیو کی۔ اور بندنا کر کے بیٹھ گئے۔  
راجہ کی دشا دیکھ کر منتر کا چہرہ فق ہو گیا۔

سوچ سیکل بہانہ ہی پر سو۔ ماہوں کمل مولو پری ہر سو  
چٹو بھیت سکتی نہیں پو پھکی۔ بولی اُبھ بھری سمجھ چھو چھی

لائی کو کر ڈھوں پر کار بھایا۔ کہ تو کیوں اپنے ہاتھوں سے کل کا۔  
سوناں کر رہی ہے۔ راجہ پر پھو پر گر نہ۔ کپٹ کرے میں چتر کی گئی  
نے کچھ اتر نہ دیا۔ مانو وہ سون دھان کر کے جگا رہی ہو۔

چو پانی

رام رام رٹ پھل بھو آ لو۔ جنو پتو پنکھ بہنگ بہا لو  
ہرناں منا و بھورو جنو ہوئی۔ راہی جانی کہے جانی کوئی

راجہ رام رام رٹ رہے ہیں۔ اور ایسے دیا کل ہیں۔ جیسے کوئی  
بچھی یروں کے بغیر دیا کل ہو۔ وہ اپنے ہر دے میں کھلو ان سے اُرت  
پر اٹھنا کر رہے ہیں۔ کہ صبح نہ ہو۔ اور رام چندر کو جا کر کوئی یہ سچا ہر سنا دے  
ادو کر سو جانی رونی رکھو کل گرو۔ اودھ بلو کی سول ہو پھی ار  
بھوپ پر پتی کی گئی کھٹائی۔ اُبھے اودھی یا پھی رچی بنائی  
سودھو کل کے آدی گرو سوریکھو ان! اب اُسے نہ ہوں۔ ایوہا  
کو دیکھ کر آپ کے ہر دے میں بڑی ملن چڑگی۔ راہ کی پر پتی اور کی گئی کے  
ہٹھ کو بر میا بنائے حد تک رج کر بنایا ہے۔ (راجہات راجہ کے پریم  
کی کوئی حد نہیں اور کی گئی کے کھو رجہ کی کوئی حد نہیں)

پلیت نرب ہی بھو بھونو سارا۔ مینا بلینو سنکھ دھنی دوارا  
پڑھیں بھاٹ گن گا وہیں گایا۔ سنت نرب ہی بولا کہیں سایا

اس طرح راجہ کو دلاپ کرتے کرتے سویرا ہو گیا۔ راج دوار پر جین  
مانسری اور سنکھ کی دھن ہونے لگی۔ بھاٹ لوگ دھو کل کایش کہہ رہے تھے  
اوا گوئے گنوں کا گان کر رہے ہیں۔ سننے پر راجہ کو یہ سب گانا بجانا ہاں کے  
سمان لگا۔

منگل سکل سو ماہیں نہ کیسیں۔ سہرگامنی ہی بھووشن جسیں  
تہی نسی نید پری نہیں کاہو۔ رام دس لالسا اچھا ہوو  
یہ سب منگل سانج راجہ کو اچھے نہیں لگتے۔ جیسے کرتی کے ساتھ  
ستی ہونے والی استری کو گتے اور شرنکار اچھے نہیں لگتے۔ بشری رام  
چند جی کے دشن کی لالسا اور اتساہ (چاؤ جیلا) کے کارن دس  
دات کسی کو بھی نیند نہیں آتی۔



رام کو بھائی سچو سناک دیا ہیں۔ دیکھی لوگ جہاں ہیں بلکہ ہیں  
شری رام چند کے لکھ کیرف دیکھ کر اور راجہ کی آگیا سنا کر شمنتر  
رگھو کل کے دیکھ شری رام چند کی کو اپنے ساتھ لے لیے۔ اس طرح اوس  
کی سہی حالت میں شمنتر کے ساتھ رام کو جانے دیکھ کر ابھر ابھر نگر اسی  
لوگ بیاکل ہو کر ترپنے لگے۔

دوہا

جانی دیکھ رگھو تنس مٹی نرپتی پنٹ کسرا جو  
سہرہ می پر سیرو لکھ سنگھ می ہی ہوں بڑھتے راجو

رگھو نش مٹی شری رام چند کی ہے جا کر دیکھا کہ راجہ بہت ہی  
بڑی حالت میں پڑے ہیں۔ ناو شیرنی کو دیکھ کر کوئی بڑھا گوجا جہم کر  
گم پڑا ہو۔

سو کھیل دھڑی سبتو انکو۔ مہون مٹی میں کھو انکو  
سروش شیب دیکھی کسکسی۔ ماہوں مچو گھر گئی لیتی  
راجہ کے ہونٹ سوکھ گئے ہیں۔ اور سارا شری رام کے ناو  
ناگ راج مٹی کے چھن جانے پر دین لکھی ہو رہا ہو۔ کرودھ سے بھری  
ہوئی لکھی کو بھی پاس ہی بیٹھے دیکھا۔ ناو موت ہی میں کی اتم گڑیاں  
گن رہی ہو۔

کر دنا مے مرڈو رام بسھاؤ۔ پرتھم دیکھ دکھو ستانہ کاؤ

نڈی دھیر دھری مٹو کادی۔ پوٹھی مڈھری جہت ساری

شری رام کی کا بسھاؤ کر دنا مے (دین دھیوں پر دیا کرتے والا)  
اور کوئل ہے۔ انہوں نے پہلی بار ہی دیکھ دیکھا تھا۔ پھر بھی انہوں نے

سمان دیا کر دھیرج دھر کر بیٹھی بانی سے مانا کیسی سے پوچھا۔

مونہی کہو ناو مات دکھ کارن۔ کرے حق جیہیں ہوئی لوارن

سنہو رام سبتو کارنو ایہو۔ راجہ تہہ پر بہت سیتھو

ہے مانا اپتا جی کے دکھ کا جو کارن ہے۔ مجھ سے کہے سنا کہ جس طرح  
بھی ہوا دکھ دور ہو جائے لیرا پائے کیا جائے کیسی نے اتر دیا ہے۔

رام استو۔ سارا کارن یہ ہے کہ راجہ کی تم پر بہت پریتی ہے۔

راجہ چند سے بیاکل ہیں جہے کارنگ آگیا ہے۔ اور زمین پر  
جڑ سے اکھڑ کر گر پڑے ہوئے مکمل کی جہانت پڑے پڑے ہیں۔  
شمنتری ڈر کے مارے اس کارن نہ پوچھ سکے۔ نب مڑکی سے خالی اور  
ہنگلی سے پری ہون کیسی نے کہا۔

دوہا

پیری نہ راجہ نیدی ہستو جان جسک لیسو

رامو رامو رٹی کھو روکے کہی نہ مر موہی سو

ہے شمنتر راجہ کو رات کھر نیدی نہیں آئی۔ اس کا کیا کارن ہے۔  
یہ تو بھگوان ہی جانی۔ رام رام کی رٹ لگاتے لگاتے انہوں نے  
سو برا کر دیا۔ راجہ نے اس کا بھید کچھ نہیں بتایا۔

انہو راجہ بیگی بولائی۔ سما جا تبت پوٹھیہو آسٹی

چلیو شمنتر رائے رکھ جانی۔ لکھی کچالی کینہی کچھو رانی

تم جلدی جا کر رام کو بلا لاؤ تبت اگر سارا سا چار پوچھ لینا راؤ

کاڈک (مضی) جان کر شمنتر داس سے چلے۔ انہوں نے جان لیا۔ کہ  
رانی نے کوئی بڑا بھیل کھیلایا ہے۔

سوچ بکل گات پری نہ پاؤ۔ راجہ بولی کہی کا راؤ

اردھی دھیر جو لیسو دواریں۔ پوٹھیہیں سکل دیکھی منو ماریں

شمنتر چند سے بیاکل ہو گئے۔ راستے پر آگے کو پاؤں نہیں اٹھتا

من میں یہ سوچ کر رہے ہیں۔ کہ رام جی کا لکھ کر راجہ کیا کہیں گے بہت

دھیرج من میں دھر کر وہ دوار پر گئے۔ سب لوگ ان کو اداس دیکھ کر  
پوچھنے لگے۔

سما دھانو گری سو سب ہی کا گیو جہاں دن کر کل ییکا

رام شمنتر ہی آوت دیکھا۔ آدر کینہہ پتا سم لیکھا

سب لوگوں کو دھیرج دھر شمنتر داس گئے جہاں رگھو کل کے  
تک شری رام چند کی تھے۔ شری رام چند کی نے شمنتر کو اتے دیکھا۔

اور پتا سمان جان کر ان کا آدر سنا کر کیا۔  
نرکھی بدو بھی ٹھوپ رہائی۔ رگھو کل دپ ہی چلیو لیوائی





تھوہیں بات پت ہی دکھ بھاری۔ ہوت پرتی نہ موہی ہتاری  
 ہے ماما! پتاجی کو بہت ہی بیاں دکھ کر تھے یہ ایک بڑا بھاری  
 کلش سرد ہے۔ اس مخور سی بات کے لئے سی پتاجی کو انتہا  
 بھاری دکھ ہو رہا ہے! تجھے آپکی اس بات پر وشواش نہیں ہوتا۔  
 راؤ دھیر گن اودھی اگا دھو۔ بھاموہی تیں کچھو پڑا پرادھو  
 جاتیں موہی نہ کہت کچھو راؤ۔ موری سہنڈھ توہی کہوتی بھاؤ  
 ہمارا راج تو دھیر اور گنوں کے اتھاہ سمندر پ۔ مجھ سے ضرور ہی  
 کوئی بڑا بھاری تھوہو گیا ہے جس کے کارن ہمارا راج میرے ساتھ  
 بولتے نہیں ہے ماما! نہیں میری سوگند ہے تم سچ کہو۔

سچ سہل رگھو برجن کھنٹی کٹل کر ہی جان  
 چلی جو تک جیل بکر گئی جی پی سہلو سمان

شری رگھو ناگہی کے سبھاو سے ہی سیدھے سادھے شریٹھ  
 بچوں کو بھی ڈر بڑھی کینٹی نے ٹیرے ہی جانا جیسے اگرہ پانی  
 سمان ہی ہوتا ہے۔ ارتھات سیدھا ہی ہوتا ہے۔ پرتو جو تک  
 اس میں بھی ٹیر ہی جال سے ہی چلتی ہے۔

رہی رانی رام رکھ پائی۔ بولی کپٹ سینہو جنائی  
 سپنڈھ تمہار بھرت کے آنا۔ ہینٹو نہ دوسر میں کچھو جانا  
 کینٹی رام چندر جی کو اپنے انوکول پار ٹری پرتن ہوئی اور کپٹ  
 بھرا سینہ (پریم) دکھا کر بولی کہ ہے رام! تجھے تمہاری اور بھرت  
 کی سوگند ہے کہ راہ کے دکھ کے کسی دوسرے کارن کا مجھے  
 کچھ بھی پتہ نہیں۔

تمہار اپرادھ جو کوہ نہیں تاتا۔ جنتی جنک بندھو سکھ راتا  
 رام سینہ سبھو جو کچھو کہہو۔ تمہ پتو مالو بچن رت ایہو  
 ہے تات! اتھ کبھی بھی اپرادھ کے دیکھ نہیں ہو۔ تم تو ماما پتا  
 اور بھائیوں کو سکھ دینے والے ہو۔ یہ رام جو کچھ تم نے کہا ہے۔  
 سب سچ ہے۔ تم سدا ہی ماما پتا کے کہنے پر چلتے ہو۔

پت ہی بھجائی کہو ملی سوئی۔ چوتھیں پن جہیں جیو نہ ہوئی  
 تمہ سہم سوان بکرت جہیں دینے۔ اچت نہ تاسو نزارو کینے  
 میں تمہاری بلہاری جاتی ہوں۔ پتا کو سمجھا کر وہی بات کہو جس سے  
 کہ بڑھاپے میں انکی بدنامی نہ ہو جن پت کروں کے پھل سوپ بہاٹنے  
 انہیں تمہارے جیسے پتر: یئے ہی۔ ان پت کروں کا نازد کرنا اچت نہیں؟  
 لاگہیں گمکھ بچن سبھ کیسے۔ مگہن گیا دک تیر تھ جیسے  
 رام ہی مالو بچن سب بھائے۔ جی سر سرت گت سہل سہلے  
 کینٹی کے بڑے کھ میں پشہ بچن کیسے نکتے ہی۔ جیسے گہ  
 دلش میں گیا دک تیر تھ شری رام چندر جی کو ماما کے سب بچن ایسے  
 اچھے لگے۔ جیسے گڈا جی میں جا کر لٹنے سے اسٹو مل بھی شدھ ادا  
 سندھو جاتا ہے۔

گئی موہیا رام ہی سہی نرپ پتی کر وٹ لینے  
 پچورام اکس کپی تے سے سم کینے!!

اتنے میں راہ کی موہیا کھل گئی۔ انہوں نے رام رام کہہ کر  
 پھر کر وٹ لی۔ ہنٹی نے شری رام کا آنا کہہ کر سے کے مطابق اس سے  
 ہنٹی کی۔

اور پ کئی رامو پگھو دھالے۔ دھری دھیر جت بن گھاٹ  
 پچوں سنبھاری راؤ بیٹھا لے۔ چرن پرت نرپ رامو نہلے  
 جب راہ نے سنا کہ رام چندر جی پدھ رے ہیں تب انہوں  
 نے دھیر دھیر کر آنکھیں کھلیں ہنٹی نے سہارا دے کر ماما کھنکر  
 بٹھایا۔ اس سے راہ نے شری رام چندر جی کو اپنے پاؤں پڑ لے دیا۔

لے سینہ سبھل ار لائی۔ گے منی منہوں بکھل پائی  
 راہی جت پتی رہیو نرنا ہو۔ چلا باوچن باری پر با ہو  
 پریم سے بیاں کر کر راہ نے رام کو ہر دے سے دکایا۔ مانو  
 سانچے اپنی ہی کھنٹی ہوئی پھر سے پالی ہو۔ راہ شری رام کو دیکھتے ہی  
 رہ گئے۔ ان کی آنکھوں سے جل کی دھارا بہہ نکلی۔

شوگ میں کچھو کچھ نہ پارا۔ ہر دین لگاوت با رہیں بار  
بدھی ہی مناد راومن ہائیں۔ جیہیں رگھوناتھ نہ کانن جاہیں  
شوگ کے وش ہونے کے کارن راہ کے ٹکھ سے کوئی شیند  
نکلا۔ وہاں باراجی کو چھاتی سے لگاتے ہیں۔ اور بار بار دھاتا سے من  
میں پرارتھا کرتے ہیں۔ کہ جس سے نہری رگھوناتھ جی بن کو نہ جائیں۔

شمی نہیں ہی کہتی نہوری۔ بنتی سنہو سدا سو موری  
اسو تو شتہہ اوڈھروانی۔ آتی ہر ہو درن جنو جانی  
بھر ہار دیوی کا سمن کو تے ہوئے ان سے نیتی کرتے ہیں۔ کہ ہے  
شبہ شوگر۔ آپ میری بنتی سنہ۔ آپ تو ملدی ہی پر تن۔ سونے والے اور  
مٹ مانگی دستو دینے والے ہیں۔ مجھے بھی اپنا دین سیدوگ جان کر میرے  
دکھوں کو تارن کیجئے۔

تمہ پر پرک سب کے ہر دین سوتی راہی دیہو  
کچھو مورج رہیں گھر پر ہی سب کو سیلہو

آپ سب کے ہر دوں کے پر پرک ہیں۔ آپ راہی کو بھی لپی  
بڑھی دیکھئے۔ کہ جس سے میرے کہنوں کو تیاگ کر اوڈھیل اور پرک کو چھوڑ  
کر دھ گھر میں رہ جائیں۔ اور بن کو نہ جائیں۔

اجو ہو ویک سچسو لساو۔ نرک پروں بر دس پر و جاو  
سب بیک دسہ ہر ہا ہو موسی۔ لوچن اوٹ را مو جتی ہو ہی  
سدا میں بھبے ہی میری بدنامی ہو جائے اور نیک نامی مٹ  
جائے چلے میں نرک میں جا کر پروں۔ اور سو رگ چھ سے چھین جائے  
سب ناحن کرنے کو گیارہ دکھ بدھاتا آپ مجھ سے سہن کر لیں۔ پر نہ تو  
نہری رام میری آنکھوں سے اچھل نہ ہوں۔

اس من گنتی راو نہیں بولا۔ پیر بات برس منو ڈولا  
رگھوتی پستہ ہی پرکس جانی۔ تپنی کچھو کہیں ہی مانو او مانو  
راہن ہی من اس پرکار و چار کر رہے ہیں۔ منہ سے کچھ نہیں کہتے  
پیل کے پتے کے سمان ان کا من ڈول رہا ہے۔ غری بھرنا تھ جاتے

پتا کو پریم وش جان کر اور یہ وچار کر کے۔ کہ مانا بھر کچھ کہے گی۔  
دیس کال اور سوانو ساری۔ بولے کچن تبیت بچاری  
تات کہوں کچھو کرول ڈھٹھائی۔ انوجت چھپ جانی لریکائی  
دیش کال۔ اور سے کے او کو ل و چار کر پڑے نرنا بھاو سے  
بولے۔ یہ تات میں کچھ ڈھٹھائی کر کے آپ کے دوچھے پنا کہتا ہوں  
اور کچھ سمجھ کر آپ میرے اس انوجت کام پر بٹھے کشا کریں۔

اتی لکھو بات لاگی دکھو پاوا۔ کاہوں نہ موسی ہی پر قتم جنادا  
دیکھی گوسائیں ہی پچھوں مانا۔ سنی پر سنگو کھئے سیتل گانا  
اس بالکل ہی چھ بات کے لئے آپ نے اتنا کشٹ پایا۔  
کسی نے بھی پہلے مجھے یہ بات نہیں بتلائی ہے سواہی آپ کی اس  
دشا کو دیکھ کر جب ماحی سے میں نے پوچھا تو ان سے سادا حال سنکر  
میرا شریر شیتل ہو گیا۔

منہ کل سے سیدہ لیس سوچ پر میرے تات  
آیسو نیے ہری ہیاں کی ٹپکے پر بھو گات

ہے تات! آپ اس منگی سے مودہ کے وش ہو کر سوچ کرنا  
چھوڑ دیجئے۔ اور مجھے پر بن چیت ہو کر آگیا دیجئے۔ یہ کہہ کر شری رام جی  
کے سب انگ پلکت ہو گئے۔

دھنیہ جنو جگیتل تا سو۔ پست ہی پر سو و چرت تپنی جاسو  
چاری پدارتھ کر تل تاکیں۔ پر یہ پتو مانو پران سم جاکیں  
اس پتھوی تل پر اس کا جنم دھنیہ ہے جس کے چتر کو سن کر پتا کو  
انند ہو جس پتر کو اپنے مانا پتا پر انوں کے سمان پیارے ہیں چاروں  
پدارتھ دھرم اٹھ کام موکش اس کے ہاتھ کی پھیلی پر ہیں۔

آیسو پالی جنم پھلو پائی۔ ایہوں بیگی ہیں ہو ورجانی  
بدامانو سن آووں، گی۔ چلے سوں بن ہی بہری پگ لگی  
آپ کی آگیا کو پرا کر کے اور جیوں پاجل پار میں جلدی ہی لوٹ آؤں گا۔  
کر پار کے آپ آگیا دیجئے۔ پہلے مانک سے دواغ مانک آتا ہوں پھر آپ کے



چرن چھو کر بن کو چلوں گا۔

اُس کی رام کو گوتب کینہا۔ چھو پ سوک بس اترو نہ دینہا  
نکر بیانی گئی مات مستی بھی۔ چھو اکتا پڑھی جنو سب بھی  
ایسا کہہ کر شری رام چندری وہاں سے چلے۔ راجہ نے دکھ  
کے مارے کوئی اترو نہ دیا۔ یہ ٹیکھی (نکر کو پیرنے والی) بات سارے  
نکر پھیریں اتنی تیزی سے پھیلی جیسے چھوڑے چھوڑے ہی اُس کی زہر فوراً  
سارے شرمیں چڑھ جاتی ہے۔

سُنی بھٹے بگل سکل نرماری۔ بلی بٹپ جی دیکھی دراری  
جوہن سنٹی دھنٹی سہو سوئی۔ بڑنشا دو نہیں دھرجو موئی  
اس بات کو سنتے ہی نگر کے سب استری پُرش ایسے سیال  
ہو گئے۔ جیسے ہی اس آگ لگی ہوئی دیکھ کر بلیں اور پرکش مامے دکھ کے  
جننے لگے ہیں جس نے جہاں سنا وہیں سو بیٹ کر رہ گیا۔ ہاکیش  
کے مارے اُسے چین ہی نہیں پڑتی۔

لکھ لکھاپن چن سروریں سو کو نہ ہر زیاں سمانی  
متھوں کروں رس کٹ گئی اتری اودھ بجائی

سب کے چہرے فق ہو گئے۔ آنکھوں میں آنسوؤں کی  
چھڑکی لگ گئی۔ اور شرک پر دے سے چھوٹ کر بہ نکلا۔ ایسا پریت  
ہوتا ہے مانو دکھ اور شوک کی سینا دکھاکر اودھ پر چڑھ دوئی ہو۔

پلہی ماجھ بدھی بات بریکاری۔ جہاں تہاں سہیں کیکنی گاری  
ایہی پاپتی ہی کو بھی کا پر مٹو۔ چھائی بھون پر پاؤ کو دھریو  
دیکھو بدھاتے سب یہاں ت بات بنا کر بگڑی اودھ اودھ لوگ  
کیکنی کو گالیاں دے رہے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں۔ کہ اس جہاں پاپ کیکنی کو  
کیا سو بھی جو چھائے ہوئے گھر پر آگ رکھ دی۔

نچ کر نین کا دھمی چہہ دیکھا۔ ڈاری سُدھ البتھو ہمت چکھا  
گزل کھور کبھی اٹھا گی۔ بھئی رگھو دس بنو بن ام گئی  
لپٹے ہاتھ سے اپنی آنکھوں کو چھوڑ کر دیکھا پاپتی ہے امت کو

تیاک کر دوش پاں کرنا چاہتی ہے۔ یہ کسل کھور اور ہا موڑھ اٹھا گئی  
کیکنی رگھو دس روپی بن کے جسم کرنے کے لئے اگنی ہو گئی ہے۔

پالو بٹھی پیڑو ایہیں کاٹا۔ ٹکھ مہوں سوک ٹھاو دھری ٹھا  
سدا رامو ایہی پران سمانا۔ کارن کون کرسن پتو کھانا  
اس نے پتے پر بیٹھ کر پرکش کو کاٹ ڈالا۔ سکھیں دکھ کا ٹھاٹھ  
لگا دیا ہے۔ اس کو نو شری رام چندر جی پانوں کے سان پایے لکھے۔  
یہ جانے کیا کارن ہے کہ جو اس نے ایسا کسل پُرن (بُری پر گیا) کھانا ہے۔

ستیتہ کہیں کوئی ناری بھاؤ۔ سب بدھی ایہو اگا دھ دراو  
نچ پرتی مہو پُرو گوی جانی۔ جانی نہ جانی ناری گئی بھائی  
کوئی سچ ہی کہتے ہیں۔ کہ استری کا بھاؤ سب پر کاہ سے اگم  
(جو بچڑے میں نہ آ سکے) اتھاہ اور مہیئے (پُرا سرار) ہوتا ہے۔  
ایسا پرتی مہ (عکس) بھلے ہی بگڑ جائے پرتو ہے بھائی! استری  
کی گئی تو کسی پر کار جانی ہی نہیں جاتی۔

کاہ نہ پاؤ کو جاری ساک کا نہ سمد ر سمانی  
کا نہ کرے اٹا پر پل کیہی جاگ کاؤ نہ کھائی

ایسی کوئی دستو ہے۔ جسے اگنی نہ جلا سکے۔ اور جسے سمد  
نہ سلا سکے۔ یہ اٹا (جس میں بل نہ ہو) اٹا ہے والی پر پل استری ایسا  
کو نہا کر ہے۔ جو نہ کر سکے۔ اور ایسی کوئی سنساریں دستو ہے جسے  
کال نہ ڈکار سکے۔

کاسٹائی بدھی کاہ سناوا۔ کا دیکھائی تہہ کاہ دیکھاوا  
ایک کہیں کھل چھوپ نہ کینہا۔ برو باری نہیں کستی ہی دینہا  
بدھاتے کیسی سنگی مئے خبر کرا سب دکھ بھری خبر سنادی۔ کیسا  
اُتو دکھا کر یہ کیسا کھانک دیش دکھایا۔ کوئی ایک کہتے ہیں۔ کہ راجہ  
اتھا نہیں کیا۔ جو سور کے کیکنی کو چار کر دھان نہیں دیا۔

جو بھئی بھئیو سکل دکھ بھاجنو۔ اٹا بس گیا نو گنو کا جنو  
ایک دہرم پر م اتی پچا پائے۔ یز پاپی دھو نہیں دھیں سیانے

برہمنوں کی استریاں اور کئی پوجیہ بری بوڑھی استریاں جو کبھی  
کی پریم پر پھٹیں۔ وہ سب کبکئی کے شیل کی پرشدنکار کے اُسے اپیش  
کرتے تھیں۔ پر ان کے کچن کبکئی کو بانوں کے سمان لگتے ہیں۔

بھرتو نہ موہی پر یہ رام سمانا۔ سدا کہو یہو سبُو جگوانا  
کر سُو رام پر سبج سینہو۔ کیمیں اپرا دھ آجو نو دیہو  
وہ سب سیانی استریاں کبکئی سے کہہ رہی ہیں۔ ہے کبکئی تم  
تو سدا ہی کہتی تھی۔ کہ شری رام چندر جی کے سمان مجھے بھرت بھی پیارا  
نہیں ہے۔ اس بات کو ساری دنیا جانتی ہے۔ شری رام چندر جی پر تو تمہارا  
بھھاوک ہی پریم تھا بھرت کس اپرا دھ کے کارن آج انہیں یں باس نے  
رہی ہو۔

کیموں نہ کہے ہو سوتی اریسو۔ پرتی پرتی جان سیو دلیسو  
کو سیلیاں اب کاہ بگاڑا۔ تمہہ جی لاکھی سبج پر پارا  
تم نے تو کبھی بھی سوتیا ڈاہ نہیں کیا تھا۔ تمہارے پریم اور وشوش  
کو سارا سنسار جانتا ہے۔ اب کو شلیا نے تمہارا کیا بگاڑ دیا ہے جس  
کے کارن تم نے سارے نگر پر بجر گرا دیا ہے۔

سیا کہ پیا سنگو پری ہری ہی لکھنوکہ رہیں ہام  
راجو کہ کھنچ بھرت پر نر پوکہ جسے ہی۔ نو رام  
کیا میتا اپنے تی شری رام چندر جی کا ساتھ چھوڑ دیگی۔ کیا  
انکے چاکھشن گھرہ سکس گے؛ کیا رام کے پنا بھرتا راج کھوگ  
سکس گے؛ کیا راج رام کے پنا زندہ رہ سکس گے؛

اس بکاری ارجھا ہو کر ہو۔ سوک کلنک کوٹھی جنی ہو ہو  
بھرت ہی اسی دیہو برب راجو۔ کان کاہ رام کر کا جو  
ہر دے میں ایسا دھار کر کے کر دھہ چھوڑ دو۔ سوک اندر کلنک  
کا گھر نہ بھرت کو ضرور راج کلنک کراؤ۔ پر شری رام چندر جی کا بن میں  
کیا کام ہے۔

ناہیں رامو راج کے بھوکے۔ دہرم دھریں بٹے رس روکھ  
گرہ لہو ہوں رامو جی گہو۔ نوپ سن اس برو دوسر لہو

اور اس دشت کبکئی کے درد ان کو پورا کرنے کا ہٹھ کر کے  
سینم دکھ کا پتر ہو گئے۔ مانو استری کے وش میں ہو کر ان کا سارا گینا  
ہو رن جانا رہا۔ کوئی ایک سیانے پرش جو دہرم کی رتی کو جلتے ہیں۔  
وہ راج کو دوش نہیں دیتے۔

رشی دیو جی ہری چت کہانی۔ ایک ایک سن کہیں بھجانی  
ایک بھرت کر سمت کہیں۔ ایک اُداس بھیان سنی رہ ہیں  
وہ راج شوہی، دیو جی اور پریش چندر کی کھائیں ایک دے سے  
کہتے ہیں۔ کوئی ایک اس میں بھرت کی بھی صلاح کہتے ہیں۔ کوئی ایک  
سن کر اُداس بھیا دے رہ جاتے ہیں۔ کچھ بھی نہیں کہتے۔

کان موڈی کر رہ گئی جیہ۔ ایک کہہ ہیں یہ بات الیہا  
شکرت جاہی اس کہت تمہارے۔ رامو بھرت کہوں پر ان پیائے  
کوئی کانوں پر ہاتھ دہر کر اور جیہ کو دانتوں سے دبا کر کہتے ہیں۔ کہ  
یہ بات جھوٹ ہے۔ بھرت برا ایسا دوش لگانے سے تمہارے پُن کر کم  
نشت ہو جائیں گے۔ بھرت جی کو رام چندر پر انوں کے سمان پیائے ہیں۔

چندو جوئے بروائل کن سدا ہونی پش تول  
سینہوں کہوں نہ کریں کچھو بھرتو رام پرنیکول  
چندر ماں چاہے آگ کی چنگاریاں برسانے لگے۔ اور ابرت  
چاہے دوش کے سمان ہو جائے (ارتھات نامکن ممکن ہو جائے) پر تو بھرت تو  
پشے میں بھی کبھی شری رام چندر جی کا دودھ نہیں کریں گے۔

ایک بدھا تا ہی دوشنو دیہیں۔ سدا دیکھائی دینہ پشو جیہیں  
کھو بھو نگر سوچ سب کا ہو۔ دسہہ لاہو ارمٹا اچھا ہو  
کوئی ایک بدھا تا کو دوش دیتے ہیں۔ کہ جس نے ابرت دکھا کر  
دش دے دیا۔ نگر بھریں کھلی میچ لگی۔ اور بھی سوچ ممکن ہیں۔ ہنر اُت  
جنا رہا۔ اور سب ہی کے ہر دے میں دسہہ دسہن کچانے والی جلن

ہو رہی ہے  
پر یہ ٹھوکل مانہ جٹھری۔ جے پر یہ پریم کبکئی کیری  
نگیں دین رکھ سیو سراہیں۔ کچن بان سم لا کہیں تا ہی



سور کھا

سکھینہ سکاوا نو دینہ سنت مہر پر نیام بہت  
تیں کچھو کان نہ کینہہ گیل پر نو دھی کسری

اس پر کار سکھیوں نے کیلنی کو سمجایا۔ اُن کے بیٹھے اور انت  
میں بھلا کرنے والے کچھ نہیں کر سکتی تے دراجی کان نہیں دینے کیونکہ وہ  
تو کس شہر کی بھی طرح سے سکھائی بڑھائی ہوئی تھی۔

اتر نہ دیتی دوسرہ پس رہی۔ مگر نہہ جتو جنو باگھی بھو کھی  
بیادھی اسادھی عانی تہہ تیاگی۔ چلیں کہت بتی مند ابھاگی

سکھیوں کو وہ کوئی اتر نہیں دیتی۔ اور دوسرہ کرودھ کے  
کارن روکھی (بے لحاظ) ہو رہی ہے۔ وہ اُن کی طرف ایسے دیکھ رہی ہے  
اُوں باگھن ہرنیوں کی طرف دیکھ رہی ہو۔ سب سکھیوں نے اس روگ کو علاج  
جان کر چھوڑ دیا۔ اور اُس سے مسند دیتی۔ برے نصیب والی کہتی ہوئی ہیں۔

راجو کرت یہ دیو بگوئی۔ کینہہ سی اس جس کرنی نہ کوئی  
ایہی بھدی بلہہیں پر تر ناری۔ دہیں کچائی ہی کو ملک گاریں

راج کرتے کرتے کیلنی کو بدھاتانے کیسے نشٹ کر دیا۔ اس نے  
جو کچھ کیا وہ کوئی بھی دوسرا نہیں کرے گا۔ اس پر کار نگر کے استری پریش  
ولاپ کر رہے ہیں۔ اور اس کچائی کیلنی کو کوٹوں گایاں دے رہے ہیں۔

جس میں بشم جہ لہیں اُساسا۔ کوئی رام بنو جیون آسا  
پیل بیوگ پر جا اُکلانی۔ جنو صل چرگن سوکھت پانی

نگر نو اسی لوگ اس بھیاناک دکھ کی جھالیں جل رہے ہیں۔ اور  
سردہیں بھرتے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں۔ کہ رام پنہ صینے کی کیا آشا ہے شری  
رام جی کے کچھوڑے سے پر جا ایسی گھرنی ہوئی ہے۔ جیسے میں میں رہنے کے  
جیو میں کے سوکھ جانے پر گھبرا جاتے ہیں۔

اتی ابتدا دیس لوگ لوگا ئیں۔ گئے نا توہیں رامو گو سائیں  
یکھ پرش چیت چو گن چاو۔ مٹا سوچو جی را کھے راؤ

یو دھیا پوری کے پرش اور استریاں بہت ہی دھکی ہو رہے ہیں اسی

شری رام چندر جی راج تلک کے بھوکے نہیں ہیں۔ وہ دھرم  
دھرم دھرم اور دھرم سے رست ہیں۔ تم راجہ سے دوسرا اور دان  
یہ مانگ لو۔ کہ رام چندر جی گھر چھوڑ کر گرو کے گھر جا کر رہیں (کہوں کہ  
اس سے بھرت کے راج میں کوئی دھمکن نہ ڈال سکیں گے۔ اگر تمہیں  
پریشند کا ہے۔ تو دوسرا اور دان ایسا مانگ لو۔)

جوں نہیں لگی ہو کہیں ہمالے۔ نہیں لاگھی کچھو ہاتھ تہا لے  
ہوں پر یہاں کینہہ کچھو ہوں۔ تو کی پر گٹ جنا ہو سوئی  
تویدی جہا را کہنا نہ مانے گی۔ تو تہا رے ہاتھ کچھ نہیں لگے گا۔ یہ  
تم نے کچھ دل لگی کی ہو تو اُسے پر گٹ کر کے جتا دو۔

رام سرس سنت کانن جو گو۔ کاہ کہی ہی سنی تہہ کہوں لوگو  
اچھو بیک سوئی کر ہو اُپائی۔ جی ہی بدھی سو کو کلنکو لسنائی  
رام چندر جیسے پتر کیا بن کے یوگی میں؛ یہ سن کر لوگ متہیں  
کیا کہیں گے۔ جلدی اٹھ کر دوی اُپائے کرو۔ جس سے کہ کسی پر کار  
یہ شوک اور کلنک دور ہو۔

چھند

جی ہی بھاتی سو کو کلنک کو جانی اُپائے کری کل پال ہی  
ہٹھی پھیر و را ہی عات بن جی بات دوسری چال ہی  
جی بھو اُو بنو درو پران نو تو چند بنو جی جہ منی  
تمی او دھ تلکید اس پر کچھو بنو سمجھی ہوں جیاں بھامنی

جس اُپائے سے یہ سارا شوک اور کلنک مٹے۔ وہی اُپائے  
کر کے اپنے کلی کا پالن کرو۔ اور بھٹھ کر کے شری رام کو بن جانے سے روک  
لو۔ دوسری کوئی بھی بات نہ چلاؤ۔ تلکید اس جی کہتے ہیں۔ کہ جیسے سو دیر  
بہناؤں شو بھیا ہیں ہوتا ہے۔ پران پنا شری پروردہ بے جان ہوتا ہے۔

اور چندر اپنا رات ڈراونی اندھیری اور سنسان ہوتی ہے۔ ایسے  
ای پر کچھ شری رام چندر جی کے بنا اُپو دھیا۔ شو بھیا ہیں۔ سنسان اور  
دس بن ہو جائے گی۔ یہ کیلنی تو میں اس بات کو اچھی طرح سوچ  
سمجھ کر تو دیکھ۔

کبیر کا پر برایت کر لیا جو بڑے آد سے شری رام چند جی کا سندر  
مکھ دیکھ کر مانا کول اور بیٹھے کچن بولی۔

کہہوات جھنی بلہاری۔ کب ہی لگن مہنگل کاری  
سکرت میل لکھ سیلا سہانی۔ جنم لکھ کئی ادھی اگھاری  
ہے تات بلہاری جاتی ہے۔ کہنے وہ آند منگل کاری لگن راج  
تلاک ہونے کا کپ سے ہے جو پڑاں اور سکھ کی سندھیما (حد)  
ہے اور جنم لکھ کی پریم سیما (سب سے پرے کی حد) ہے۔

جیسی چاہت نرناری سبائی آرت ایہی بھانتی  
دوہا جی جاتاک چاکی ترشت برشتی سرز نو سواتی

جس لگن کو میری طرح نگرہ کے سب استری پُرش بہت ہی  
بیا کلتا سے اس پر کار چاہتے ہیں جیسے بیہما اور پیہی پیاس سے  
بیا کھل ہو کر سرز نو کے سواتی چھتر کی برشا کو چاہتے ہیں۔

تات جاؤں بی بیلی نہا ہو۔ جو من کھاؤ مدھ کھو کھا ہو  
پتو سمپن سب جات ہو کھیا۔ کھئی ٹہری بار جاتی بیلی مٹیا

ہے تات! میں تمہاری بلہاری جاتی ہوں۔ تم جلدی انسان  
کر لو۔ اور جو کچھ اچھا ہے۔ وہ میٹھا کھو جین کھاو۔ تب ہے بھیتا۔  
پھر تیا کے پاس جانا۔ بہت دیر ہو گئی ہے۔ تانا بلہاری جاتی ہے۔

مانو گچن مٹی اتی او کو لا۔ جنہو سینہ نہ تر تر کے کھولا  
سکھ بکر نہ کھرے شریہ مولا۔ تر کھی رام منو کھنور نہ کھولا

ماتا کے یہ انوکول بچن ایسے تھے۔ جیسے پریم روپی کلپ کر کش  
کے پھول ہوں۔ جو سکھ روپی کھولوں کے رس سے بھبے ہوئے اور  
کیان کے مول تھے۔ ایسے بچن روپی کھولوں کو دیکھ کر شری رام جی کا من پانی  
کھنورا ان پر بالکل مہبت نہیں ہوا۔

دھرم دھرم دھرم گتی جاتی۔ کہہو مانو سن اتی ہر دو بانی  
پتا دتہہ مہی کانن را جو۔ جہاں سب بھانتی مور پڑ کا جو  
دھرم دھرم شری رام چند جی نے دھرم کی گتی جان کرانا سے بہت

سے شری رام اپنی مانا کو شلیا کے پاس گئے۔ ان کا مکھ برتن ہے۔  
اور ان کے سن میں چوگنا جاوے۔ انہیں جو بر سوچ مٹی ہوئی تھی۔ کرپتا  
جی کہیں انہیں بن جانے سے روک دیں۔ وہ سوچ سٹ گئی۔ دیکھو  
اب انہیں پورا دشواش تھا کہ پتیا جی اور مانا کی کینٹی کی انگیا سے وہ بن  
میں جا کر رشی مینیوں کے دست سے لایہ اٹھائیں گے۔ اور ان طرح بن  
میں جا کر پتیا کی انگیا کا پالن کرتے ہوئے۔ وہ پتیا جی کی اس طرح سیوا کر  
کے کمرت کرتے ہوں گے۔

لو گیت دور گھویر منورا جو الان سمان  
چھوٹ جانی بن گوٹو سنی ارانند و ادھیر کان

شری رام چند جی کا من جوان بھتی کے سمان ہے۔ اور راج ملک  
اس بھتی کو باندھنے والی لوبھی زنجیر کے سمان ہے بن میں جانی پر  
اس زنجیر کے بندھن سے اپنے آپ کو چھوٹا جو جان کر ان کے ہرے میں  
بہت ہی آند ہوا۔

دھوٹلی تلک جوری دوو ہاتھا مدت مانو پدنا یو ما تھا  
دہنی سیمس لائی ار لینے۔ بھوشن بس پچھاوری دیتے

گھوٹلی تلک شری رام چند جی نے دوو ہاتھ جو کر برتن ہو کر ماتا  
کے چروں میں سر نہایا۔ مانا نے آشیر داد دیا۔ اور انہیں بھاتی سے لگایا  
اور گئے اور کپڑے ان پر بچھا کر گئے۔

بار بار مکھ جیمتی ماتا۔ نین نہیہ جیلو پلکت گاتا  
گودرا کھی پنی ہر دیاں لگائے۔ سروت پریم رس پید سہائے

ماتا بار بار شری رام چند جی کا مکھ جیمتی ہے۔ نیتروں میں پریم  
کے آنسو بھرے ہوئے ہیں۔ اور سب انگ پلکت ہیں۔ گود میں لیکر  
ماتلے انہیں بھاتی سے لگا لیا۔ اور سندر بھاتی سے پریم رس  
(دودھ) پینے لگا۔

پریمو پر مودو نہ کھو کھی جائے۔ زناک دھند پدوی جنوبائی  
سادر سندر بدلو نہ لاری۔ یولی مدھ کچن مہتاری  
کو سفلی جی کے پریم اور سندر کا تو کہنا ہی کیا۔ مانو لنگال نے



پرین رہتے ہیں۔

راجو دین کہوں بھون سا دھا۔ کہنہ جان بن کہیں امیرا دھا  
تات سناو ہو موہی نہانو۔ کو دین کر کل بھینو کہ سناو  
تہیں راج تک دینے کے لئے راج نے شودھ دھا کر راج کا  
دین مقرر کیا۔ پھر اب کسی قصور کے کارن تہیں بن جانے کی آگیاں دے  
ہے تات! تھے اس کا کارن نہایت۔ کہ سدا یہ بخش کے جلائے کے  
لئے آگئی روپ کس نے رھا ان کیا۔

دوہا

پیشی رام رکھ سچو ست کارنو کہنہ جھبائی  
سستی پر سنگو رہی موک جی سا برنی جان جانی

تب شری رام چندر جی کی اچھیا جان کر منتری کے پتر نے  
سب کارن سمجھا کر مانا کہے۔ اس پر سنگ کو سن کر مانا کو لگی سی رہ گئیں۔  
انکی دشا کارن نہیں کیا جاسکتا۔

راکھی نہ سلگنی نہ کہی ساک جاو۔ دھوں بھاتی ار دارون داہو  
بکھت سدھا کر گانگھی راہو۔ پدھی گتی بام سدا سب کاہو  
ماتا تو شری رام جی کو بن بے سے روک سکتی ہے اور متاوش  
نہ نہیں یہ کہہ سکتی ہے۔ کہ بن کو بے ماو۔ دو تو ہی طرح ان کے ہر دے میں  
بھاری سنتاپ ہو رہا ہے۔ بدھا انکی گتی سب کے لئے سدا پیر می ہی ہوتی  
ہے۔ کہنے تو لگے تھے۔ چند ما اور بکھا گیا راہو۔

دھرم سینہ بہا بھیس متی گھیری۔ بھئی گتی سانچھ چھوڑی گیری  
راکھنہ بدست ہی کر اوں لودو دھو۔ دھو موہانی او بدست دھو

ایک طرف دھرم ہے اور دوسری طرف پتر کی متا۔ دو لڑنے کو شلیابی  
کی بھی کو بھرم میں ڈال دیا ہے۔ ان کی دشا سب اور چھ ندکی سی  
ہو گئی۔ بدی وہ بھہ کر کے پتر کو بن جانے سے تک لیتی ہے۔ تو پتر  
دھرم کی اپنی ہوتی ہے۔ اور بھائیوں بھائیوں میں دیر بھلا بھنا ہے۔

کہنوں جان بن تو بڑی ہانی۔ سنگت سوچ جیس بھئی رانی  
پہوڑی سمجھی سنا دھرمو سانی۔ راہو بھرت دھرمو۔ سدا جانی

ہی کوں بانی سے کہا۔ ہے مانا! سنئے پتا جی نے مجھے بن کا راج  
دیا ہے۔ جہاں سب پنکا سے میرا بڑی کیاں ہوگا۔

ایسو دیہی بدت من مانا۔ جیہیں مد منگل کان جیہا  
جی سینہ پیر ڈر پسی بھو رہی۔ آتند انب انو گرہ تو رہیں  
ہے مانا! بدت من سے تو مجھے آگیا دے جس سے بنباس  
میں بھی مجھے آتند اور منگل کی پراپتی ہو۔ میرے پیریم دش ہو کر بھول  
کر بھی نہیں ڈرنا۔ تم جہادی کر پائے جیہیں میں بھی آتند ہوگا۔

دوہا

برش چاری دس سپن بسی کری پتھو جین پرمان

آئی پائے پنی دیکھو منو جینی کر سبی طان

جودہ برس بن میں رہ کر پتا جی کے بچوں کو پورا کر کے پھر تہا کر  
چرنوں کے اگر دشمن کروں گا۔ تم سن میں کسی پر کاوی چنتا نہ کرنا۔

بچن بنیت مدھر رگھو بر کے۔ سرسم لگے ماتو ار کر کے  
سہمی سوکھی سستی سیتی جانی۔ جی جواں پیر پاوس پانی  
شری رام جی کے بہت ہی نر اور سیٹھ عین مانا کی چھاتی میں تیر  
کے حمان لگے۔ اور کھٹے۔ وہ اسی شیل بانی کو سن کر ہرم کر سوکھ گئی  
جیسے برست کے بانی سے جو اس سوکھ جاتا ہے۔

کی نہ جانی کچھو ہر دہ پشاو۔ منہوں ہری گتی کیہری ناو  
نین جل تن تھو تھو کاپی۔ اچھی کھانی مین جنو ما جی

ماتا کے ہر دے میں جوستاپ بڑھا۔ وہ کہا نہیں جاسکتا ہے۔ مانو  
شیر کی گرج من کر ہری سرسم گتی جو۔ نیرنوں آتھو آئے۔ اور شری پتر  
تھو کر اپنے لگا۔ انو چھلی برکھا کے نئے پانی کا میلا چھین کھا کر پشوش ہو گئی ہو۔

دھری دھیر جو ست ہلو نہاری۔ گد گد بچن کستی بہتاری  
بات پت ہی تمہ پران پیاری۔ دیکھی بدت نہت جرت تہہ پاری  
دھرم دسر کر پتر کا گد بھیکر مانا گد بچن بولی۔ ہے تات پتا تو تم  
پر انوں کے سنان پیارے ہو۔ اور تہہ ہار سے چوڑوں کو دیکھ کر راج سدا

بڑھیاگی بنو اودھ اکھاگی۔ جو رگھو ولسن تلک تہہ تیاگی  
جوں گت کہوں گنگ ہی لیہو۔ تہہ ہر زباں ہوئی سندہو

سے رگھو گنگ تلک بن کا بڑا ہی سو بھاگیہ ہے۔ اور اودھیا کا بڑا  
ہی ڈر بھاگیہ ہے۔ جسے تم چھوڑ رہے ہو۔ سہ پتر ایدی میں تمہیں  
یہ کہوں کہ چھوٹی بن میں ساتھ لے چلو تو تمہارے ہر سے میں یہ بندہ  
ہو گا کہ اما اس طرح پریم کے دوش ہو کر مجھ بن جانے سے روکنا چاہتی ہے

پوت پریم پیر یہ تہہ سب ہی کے۔ پران پران کے جیون جی کے  
تے تہہ کہوں ماکو مین جیوں۔ میں سنی بچن بھی پھپتاؤں

سہ پتر اتم سب ہی کے پریم پیارے ہو۔ پرانوں کے پران اور  
ہر دے کے جیون ہو۔ وہی تم میرے پرانوں کے بھی پران کہتے ہو کہ اما  
میں ان کہانوں اور میں تمہارے ان بچنوں کو سن کر بھی پھپتاؤں۔  
اکو شلیا جی یہ کہتی ہیں کہ تم میرے پران اور جیون ہو اور تم بن جانے کو کہ  
رہے ہو۔ جیسے پران بنا کوئی زندہ نہیں رہ سکتا ویسے تمہارے جانے  
کی خبر سن کر بھی میں زندہ بھی نہیں ہوں۔ اس لئے مانو میرا تم میں سچا پریم نہیں ہے

یہ بچاری نہیں کروں سچو جھوٹ سینہ ہو ٹرہائی  
مانی ماکو کزات ملی سرتی سپری جنی جانی

یہ دھار کر چھوڑا پریم بڑھاکر س ہڑو نہیں کرتی۔ بیٹا میں ٹھہرا  
لبھاری جانی ہوں۔ اما کا نام مان کر تم میری سندھ بھول نہ جانا۔

دیو پتر سب تہہ ہی گوسائیں۔ راکھوں پلکستین کی نائیں  
اودھی انبو پریر پرچن مینا۔ تہہ کرونا کر دھر دھر سنا

ہے گوسائیں! جیسے پلکس آنکھوں کی دکھا کرتی ہیں۔ ویسے ہی سب  
دیو اور پتر تمہاری رک کرین۔ تمہارے بن ہاں کی چودہ سالہ سعاد میں ہے  
اور سب پرور اور پتر میاں بے پھلی ہیں۔ تم دیا کے بھنڈار اور دھرم  
دھر بند رہو۔

اس بچاری سوئی کر سو اپانی۔ سب ہی جیت ہیں پھنٹ ہو سنی  
جاہو سکھین بن ہی ملی جاؤں۔ کمری اما تھ جن پرچن گکاؤں  
السا و جا کر تم دیا اپنے کرنا جس سے سب کے جیت ہی تم سب کے بلو۔

اوریدی لام جی کو بن جانے کی آگیا دیتی ہے۔ تو بڑی بانی ہوتی ہے  
اس پر کار سنگھ میں پڑ کر سوچ کے مائے ناسیا کنگی۔ پھر تو پتر کو شلکا  
نے پتی برت دیرم کو سمجھا کر اور رام اور بھرت دونوں پتروں کو سمان  
جان کر۔

سرل سبھاؤ رام جیت اری۔ بولی بچن دھیر دھری بھاری  
تات جیوں ملی کیتے ہو نیکا۔ پتو آیسو سب دھراک ٹیرکا  
سرل بھاؤ کو شلیا جی بڑی دھیر دھیر کر کہنے لگی۔ ہے تات! میں  
تمہاری بلہاری جاتی ہوں۔ تم نے اچھا کیا پتا جی کی آگیا کا پالن کرنا  
ہی سب بڑا دیرم ہے۔

دوہا

راؤ دین کی دینہ بنو موہی نہ سودھ لیسو  
تہہ بنو بھرت ہی بھرتی پرچن پرچیت ڈھلیسو

راج دینے کو کہہ کر بن باں دے دیا۔ اس کا تھ فچے ذرا بھری  
دکھ نہیں۔ پتو ایک اتاری پنتا لگی ہوئی ہے کہ تمہارے پنا بھرت کو۔  
راج کو اور پر جا کو بڑا بھاری کلش ہو گا۔

جوں کیوں پتو آیسو تانا۔ تو جنی جاہو جانی بڑی ماما  
جوں پتو ماکو کیوں مینا۔ تو کان ست اودھ سمانا

ہے تات! اگر صرف بن جانے کی آگیا پتا جی کی ہے تو ماکو پتا  
جی سے بڑی جان کر بن کہ مت جاؤ دمنو بھگوان نے لکھا ہے کہ ماکو  
پتا سے سینکڑوں گنا بڑا ہے۔ لیکن اگر ماکو پتا دونوں نے ہی بن جانے  
کی آگیا دی ہو تو تمہارے لئے بن سوا اودھیا کے سمان ہے۔

پتو بن دیو ماکو بن دیوی۔ کھاگ مرگ چرن کر سیدی  
انتہوں اچت غریب ہی بن اٹو۔ بے بلوکی ہیاں ہوئی ہر انسو  
بن کے پتو تہا بے پتا ہوں گے۔ اور بن دیویاں تمہاری ماما ہوگی  
وہاں کے پتو بھی تمہارے چرن کھلوں کے سیوک ہوں گے۔ آخری  
اوستھاس تو راجاؤں کے لئے ہیں جانا اچت ہی ہے پتو تمہاری  
اوستھانیکر ہر دے میں دکھ ہوتا ہے۔



میں تہارے بہادی جاتی ہوں۔ کہ اپنے پرور والوں کو اور نگر و سیلو  
کا اٹھاتا (تیمم) کر کے تم شکھ پڑو کہ بن کو جاؤ۔

سب کرا سو سکریت پھیل بیتا۔ بھٹیو کراں کاٹو بہریت  
ہو پڑھی بلپی چرن لپٹانی۔ پریم ابھانگنی آپو ہی جانی  
آج سب کے بن کرسوں کا پھل ختم ہو گیا۔ اور وکراں کاں ہم سب کے  
اُٹھ ہو گیا۔ اس پرکار بہت پرکار و لاپ کے کہ ماما کو غلیا شری رام جی  
کے چروں سے لپٹ گئی۔ اور اپنے آپ کو بچی ابھانگنی جانا۔

دامون دسہرہ داہو اربیا پا۔ برنی نہ جاہیں یلاپ کلایا  
رام اٹھائی مائو اُر لائی۔ کہی مر دو بچن ہوری سمجھائی  
ہر دے میں دکھ کے کارن بڑا ہی سنتاپ ہو رہا ہے۔ اس سے  
کے دلاپوں کے سوہ کا کچھ بھی دین نہیں کیا جاسکتا۔ رام چندر جی نے  
ماما کو اٹھا کر اپنے ہر دے سے لگایا۔ اور کوں بچن کہ کہہ کر ماما کو بہت پرکار  
سے بھایا۔

دوہا  
سماچار تہی سے مٹنی سیا اٹھئی اُکلانی  
جانی سا سو پکسل جاک بتدی بیٹھی سرونائی

اس سے سارا سماچار اُن کو سینتا جی بھی لکھ گئی۔ اور ساس کو غلیا  
کے چرن کملوں کی دونوں ہاتھ جوڑ کر بننا کر کے سر بھکا کر بیٹھ گئیں۔

دینی سہیس سا سو مر دو مانی۔ اتی سکاماری۔ کی بھی اُکلانی  
بیٹھی نہرت لکھ سوچتی سینتا۔ روپ راسی تہی پریم پیت  
کو غلیا جی نے کوں مانی سے سینتا جی کو آئیر وادی۔ اور اُکی چھوٹی  
اوپتھا کو بھکر وائل ہو گئیں۔ روپ کی راشی اور پوترتی پریم والی سینتا  
سہ بھائے بیٹھی سوچ رہی ہیں۔

چلن پھرت بن جیون ناٹھو کیہی سکر تی سن ہو نہی ساٹھو  
کی تنو پران کہ کیول پرانا۔ بدھی کرنبو کچھو جانی نہ جانا  
پران ناٹھ بن کو مانا جاتے ہیں۔ ایسا میرا کون سا بن کہم ہے جس کے  
پہل سرور مجھے اُن کا ساتھ پراپت ہوگا۔ کیا شریا اور پران دونوں اُنکے

ساتھ جائیں گے۔ یا صرف پران ہی جائیں گے۔ نہ جانائی کرنی کچھ جانی تو مانی  
چاٹو چرن نکلے لیکتی تھرنی۔ نو پر بکھر مدھر گئی۔ برنی  
منہوں پریم بس پیتی کر رہیں۔ ہم ہی سیاد چنی پریم پر ہیں  
سینتا جی اپنے سندرجروں کے ناخوں سے زمین کرید رہی ہیں ایسا  
کرتے سے نو پر (کھو گھو۔ گھنوں کے پور جو پھٹا کر تے ہیں) کی بھی  
آواز کا کوئی نوگ اس طرح دین کرتے ہیں۔ کہ مانو پریم بس وہ نو پر  
سینتا جی کے چروں سے یہ پیتی کر رہے ہیں۔ کہ آپ ہم کو نہ چھوڑ جائے  
ارتھات اپنے ساتھ ہی لے بیٹے۔

منجو بلوچن موجتی باری۔ بولی دیکھی رام جنتاری  
تات سٹھو سیا اتی سکاماری۔ ساس سٹھو پر گئی ہی پیاری  
سینتا جی کی سندرجروں سے جل بہ رہا ہے۔ ایسی اُن کی وشتا بھکر  
کو غلیا جی شری رام چندر جی سے کہنے لگیں: نہ تات سٹھو سینتا بہت  
ہی ناؤ کہ بدن ہے۔ اور ساس سٹھو اور سٹھو سٹھو سٹھو کو پیاری ہے۔

پتا بھک بھوپا ایا مٹنی سٹھو بھو لوکل بھانو  
پتی رنی کل کیر وین پٹھو گن روپ ندھانو

راجاؤں کے سرو میو رام جنتاک تو اُن کے پتا ہیں۔ اور سور پندش  
کے سورج (شری ہماراج دسرتھ) اُن کے سٹھو ہیں۔ اور ساس گن  
اور روپ کے بھندار سور پندش روپی گن دین کو کھلائے والے چندرا  
اُن کے پتی ہیں۔

میں مٹی پتر بدھو پر پائی۔ روپ راسی گن سیل سہائی  
نین پتری کری پرتی بڑھائی۔ راکیوں ان جانکی میں لائی  
پھر میں نے روپ کی راشی۔ سندرجن اور شیل والی پیاری ہو پائی ہے  
میں نے جانکی جی کو اپنے نیتروں کی پٹی بنا کر اُن سے پرتی بڑھائی ہے۔ اور  
ان میں اپنے پران لگا رکھے ہیں۔

کلپ سیل جی ہو پڑھی لالی۔ سینتی سینتہ سسل پرتی پائی  
بھولت پھلت بھلیو بھلیا۔ جانی نہ جانی کاہ پریشا نا

کے تاپس تیا کانن جو گرو۔ جنہ تپ ہتیو تپاس بھوگو۔  
 سیان پیری مات کیہی بھانتی۔ چتر لکھت کی دیکھی ڈیراتی  
 پاتیسیتوں کی استریاں بن میں رہنے یوگیہ ہیں جنہوں نے کہ  
 تپ کے لئے سب دشتے بھوگوں کا تیاگ کر دیا ہے۔ ہے مات !  
 سینا بن میں کس طرح رہے گی۔ وہ ہند کی تصویر دکھائی دے باقی ہے  
 سر سر بھگاب سنج بن چاری۔ ڈراہ جو گو کہ سنس کساری  
 اس بپاری میں آلیسو ہوئی۔ میں بھگ ویشوں جانی ہی سوئی  
 دیو مہرور کے سند رکمل بن میں ہمار کرتے والی ہنستی کپ  
 گر دھوں میں رہنے کے یوگیہ ہو سکتی ہے۔ ایسا وچار کر جیسی آگیا  
 ہوئے۔ میں جانی جی کو وہی اپدیش کروں۔

جوں سیا بھون رہے کہہ انبا۔ موہی کہن ہوئی بہت اولمبا  
 سنی رگھویر ناتو پیریہ بانی۔ سیل سینہ سنداھاں ہنوسانی  
 تانا کہتی ہے کہ اگر سینا گھر پر ہے تو مجھے بہت ہی آشرہ  
 ہو جائے شری رگھو ناتھ جی نے تانا کے پریہ بچوں کو  
 سن کر جو انوشیل اور پریم روپی اوت سے پری پورن  
 تھے۔

دوہا

کہی پریرہ کچن بیک مئے کینہی ناتو پریتوش  
 لگے پر پودھن جانی ہی پرگٹ میں گرو دوش  
 وچار پوروک پریرہ کچن کہہ کر تانا کو منتشت کیا۔  
 پھر جانی جی کو بن کے سارے گرو اور دوش بستلا کر  
 سمجھا دیئے

کلیں میں کے سمان بہت پرکار سے لاڈ چاہو کر کے پریم روپی میں  
 سے سنج کر ان کو پالہ ہے۔ جب اس میں کے پھلنے پھولنے کا سمان  
 آیا تو بدھا ہمارے اٹھ ہو گئے اب پتہ نہیں کہ اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔  
 پلنگ پچھتی گودرمت ڈورا۔ سین نہ دینہہ پگو آونی کھورا  
 جین وری جی جوگت تریوں۔ دیپ باقی نہیں مارن کہنوں  
 پلنگ۔ گود اور سند لے کو پھور کر سینا جی لے کبھی بھی کھور  
 پر پتوی پر پاؤں نہیں رکھتے۔ سنجیونی بوئی کے سمان میں سدا نہیں  
 دیکھتی ہی رہی ہوں اور میں نے بھی انہیں دیکھ تاک کی جی مٹانے  
 کو بھی نہیں کیا۔

سوئی سیا جان جتی بن ساتھ۔ آلیسو کاہ ہوئی رگھو ناتھا  
 جند کران اس رسک پکوری۔ مدنی رکھتین سکتی کبی جوری  
 وہ ہی نازک بدن سینا اب تمہارے ساتھ بن کو مانا چاہتی ہے  
 ہے رگھو ناتھ! اسے آپ کیا آگیا دیتے ہیں چندرا کی رس پان  
 کرے والی چکوری بھلا کس پرکار سورج کی طرف اگھ بلا سکتی ہے  
 (انہماں اتنی نازک بدن سینا بن میں کیسے رہ سکے گی۔)

دوہا

کری کیہری نیسچرہ پری شٹ غنٹون بھوری  
 بش بانگاں کہ سوہ منت بھگ سنجیونی موری

جس بن میں ہنستی شیر رکشس وغیرہ انیک دشت جیو  
 رہتے ہیں۔ ہے پتر! اس دوش بانگاں میں سند سنجیونی بوئی کیا شو بھا  
 پاسکتی ہے۔

بن بہت اول کرات کسوری۔ ریں برنجی لیشے سکھ بھوری  
 پانہن کرمی جی کھن سبھاو۔ تنہہ ہی کلیسو نہ کانن کاؤ

بن میں نواس کرنے کے لئے بدھا تانے کول اور بھیلوں کی  
 لڑکیوں کو پیدا کیا ہے۔ جو کہ دشتے سکھ میں پھولی ہوئی ہیں۔ پھر  
 میں رہنے والے کیڑوں کے سمان بن کا کھور سبھاو ہے۔  
 ان کو بن میں کبھی کلیش نہیں ہوتا۔



# (۱۴) ماس پارائن چودھواں و شرام (ایوہیا کانٹا)

اس طرح میری آگیا کا پان کر نے سے گڑ جنوں اور دیدوں کی  
مت پر چنے سے جوہم ہوتا ہے۔ اس کا پھل تہیں پنا کسی کلیش  
کے ہی بل جانے کا۔ پند تو تھوڑے کرنے سے تو کا کوئی اور راہ نہیں  
توی سب نے جو شکست سہی ہے۔ ویسے ہی تہیں بھی ہیں کرنے پر ہے۔  
میں مٹی کر ہی پروان تہو بانی۔ سگی پھر سنو کھی سیانی  
دوس جات نہیں لاگہی بارا۔ سندری سکھو کو سنو ہمارا  
ہے سند کھی! ہے پتر سنو میں پتا کے بچوں کا پان کر کے  
جلدی لوٹ آؤں گا۔ دن جاتے دیر نہیں ملتی۔ ہے سندری! میری شکستہ  
کو سنو۔

جنوں تھوڑے کر ہو پریم لیس با ما۔ تو تہو دھو پائپ پرک ناما  
کانٹو کھن بھینکرو بھبھادی۔ گھوڑ گھامو پریم باری بیادی  
ہے پیادی! میدی پریم دس تم جانے کا تھو کرگی۔ تو پھل تہو پ  
(بچے کے طور پر) بہت دھکا پاؤ گی۔ بن بڑا کھن او بھینکے۔ وہاں کی  
دھوپ۔ جاڑا۔ پاش۔ اور ہوا سب ہی بھیا تک ہیں۔

کس کنٹاک مگ کانکر ناما۔ چلب پائے میں بنو پتر ناما  
چرن کل مر دو منو تہمارے۔ مارگ اگم بھوئی دھو کھائے  
راستے میں کشا۔ کانٹے اور بہت سے کنکر ہیں جن پر بغیر جوتے  
کے چلنا پڑے گا۔ تمہارے چرن کل بڑے سندھ اور کوئل میں نمودار  
میں بڑے بڑے دوگم (دشوار گنار) پہاڑ ہیں۔

کندر کھوہ ندیں ندنا لے۔ اگم گا دھ نہ جاییں ہزارے  
بھاؤ باگھ برک کھری ناگا۔ کریں ناؤنی دھیر جو بھاگا  
پھاڑوں کی گھٹائیں۔ غار ندیاں اور نالے اتنے گہرے اور گہم  
(دشوار گنار) ہیں کہ انکی طرف دیکھا تاک نہیں ملتا۔ ریچھ۔ باگھ۔ بھیر۔

مانو سمیپ کہت سکیا ہیں۔ پوسے سمٹو کھی سن مار ہیں  
راہکار دی سکھاؤ لو سنو۔ ان بھائی جیاں بنی کھو کوں رٹو  
تاماجی کے سامنے سیتاجی کو کچھ کہنے سے شری رام جی لچکتے ہیں  
پر میں بچار کر کے کہ یہ ایسا ہی سماں ہے۔ تو بولے! ہے راہکار دی!  
میرے لپٹیش کو سنو۔ میں کچھ اور سی جسم کا خیال نہ کر لینا۔

اپن مور نیک جوں چہر ہو۔ بچتہ ہاری مانو کرہ ریر ہو  
ایسو مور سا سو سیو کاٹی۔ سب یہی بھائی بھون بھلائی  
اگر تم اپنی اور میری بھلائی جاتی ہو۔ تو میرا کہنا مان کر گھر میں رہو۔  
ہے پیادی! اس پر کار میری آگیا کا پان بھی ہو گا۔ اور ساس کی سیوا  
بھی ہو سکے گی۔ سب پر کار سے گھر رہنے میں ہی بھلائی ہے۔

ایہی تے ادھاک دھم مو نہیں ڈو جا۔ سادو سا سو سسر پاپو چا  
جب مانو کر ہی سندھی موری۔ ہو تہی پریم لکھی متی بھوری  
تب تب تہر کھی کھت اپرائی۔ سندری سمجھا تہو مر دو بانی  
کہوں بھائی سیتہ سب موری۔ سکھائی مانو بہت را کھیوں تہی  
آد کے ساتھ ساس سسر لے پریوں کی پوجا کر لے سے بڑھکر اور کوئی  
دھم نہیں ہے۔ جب جب مانا میری یاد کیا کرگی۔ اور میرے پریم کے دل  
ہو کر بیاں ہوتے۔ سندھ بڑھ کھو بیٹھے گی۔ اس سے تم انہیں پرانی  
کھٹائیں سندھی بانی سے کہہ کر دھیرج دینا۔ ہے سندری میں سو سو  
سو گندھ کھاکر سب سمجھاؤ سے ہی تمہیں کہتا ہوں۔ کہ صرف مانا جی  
کے لئے ہی میں تجھے گھر رہنے کو کہتا ہوں۔

گر شرتی سمرت دھم کھلو پائیے بن پتر کلیس  
بھٹھ لیس سب شکٹ سہے گا لو نہش نر لیس

دشیر ہوتی۔ اسی بھیا نک گر بنا کرتے ہیں۔ کہ چسے من کر سب حاصل  
چھوٹ جاتا ہے۔

بھومی سین بل کل سن اسنو کندھل مول  
تے کہ سدا سب دن بل ہیں بلی سے انوکول

زمین پر سونا پڑے گا۔ درختوں کی جھاں کے بستر پہننے ہونگے  
اور کندھ مول بھیل کا بھوجن کرنے کو ملے گا۔ یہ دستویش بھی سدا سب  
دن ہیں بلیں گی۔ سب کچھ اپنے اپنے سے کے انوساری مل سکے گا۔

نر اکا ر رجنی چرچہ ہیں۔ کپٹ شیش بھی کوٹنگ کر ہیں  
لاگنی اتی پہاڑ کر پانی۔ سپن بدتی نہیں جانی بکھانی  
آدم خور کشس بن ہیں پھرتے رہتے ہیں۔ وہ کرڈوں پر کار کے  
کپٹ روپ بنا کر گھومتے ہیں پھر بن میں پہاڑوں کا پانی بہت لگتا  
ہے۔ (ارتھات راستے میں بہت سے دریا ٹھاٹھیں مارتے ہیں) اس پر کار  
بن میں انیک پر کار کی بتائیں ہیں جو سب کی نہیں جاسکتیں۔

بیال کرال پہاگ بن گھورا۔ نسبی چرچہ ناری نرچورا  
دھیمین ہیر گن سدھی آئیں۔ وگ لوچنی تمہہ بھیرو سبھاٹ  
بن میں بڑے بڑے بھینکر سانپ اور کبھی رہتے ہیں اتنی پریشوں  
کو اٹھا کر کے جانے والے راکشہوں کے جھنڈوں میں رہتے  
ہیں۔ بن کی اس ڈواہنی حالت کی صرف یاد آنے سے ہی بڑے بڑے  
جوندہ دانوں کے حوصلے چھوٹ جاتے ہیں۔ پھر بے مرگ نینی دم تو سبھا  
سے ہی ڈر لوگ ہو۔

سنس گونی تمہہ نہیں بن جو گو۔ سنی اچھیو موہی دیہی لوگو  
مانس سلسل سدھاں پر تپ پالی۔ جسے کہ لوں میو دھی مرالی

ہے ہنس کی جال جیلے والی بات بن کے یوگیہ نہیں ہو تم کو بن  
جاتے من کر لوگ مجھے برا کہیں گے جو سنسی مانس وور کے امت مل۔  
سے پالی ہوئی ہے۔ وہ بھلا نکا کے سمندر میں کیسے زندہ رہ سکتی ہے

تو رسال بن، بہر سبلا۔ سوہ کہ کوئل سپن کر یلا  
ہو بھون اس ہریاں کجاری۔ چند بدنی دکھو کان بھاری

نئے ریلے آم کے بن میں بہا کر لے والی کوئل کیا کر ل کے بن میں  
شو بھا پائے گی! بے چند رکھی! بن میں بڑے بھاری کشٹ ہیں۔ اس  
لے ہر دس میں خوب اچھی طرح سے ان سب کا دھوکہ کر کے تم گھر پر ہی رہو۔

سج سوہر دگر سوامی سکھ جو نہ کرنی ہسرمانی  
سو بھپتائی اٹھائی اراوسی ہوئی بہت پانی

سج سبھاو سے ہی بھلائی چاہئے والے کرگو اور سوامی کی شکشا  
کو جو سہرا تھے پر نہیں دیتا۔ وہ انت میں سیٹ بھر بھپتا ہے۔ اور اس کے  
بہت کی ضرورت پانی ہوتی ہے۔

سستی وروچن منور پیل کے۔ لوچن لارت بھڑے جل سیا کے  
ستیل سکھ بھئی کیسے ہیں۔ چکی ہی ہی سوہ چند نسبی جسیں

سوامی کے ایسے کوئل اور منور چن کر کر سیتا جی کی سندرا کھول  
میں جل بھرا پائے ان کی ستیل شکشا سیتا جی کو کسی جلائے والی ہوئی  
جیسے چکوی کو موسم سرما کی چاندنی مات۔

اترو نہ او لیکل بیدہ سہی۔ تچن چہت سچی سوامی سینیہی  
برس رو کی بلوچن باری۔ دھری دھیر جو اراونی کمارا

لاگی سا سوگاک کہہ کر جوری۔ چھیمی دیہی بڑی ابنیہ موری  
دنیہہ پران تی موہی سکھ سوئی۔ جیہی بھمی مور پر بہت ہوئی

میں نپنی سمجھی بکھی من باہیں۔ پیاسیوگ سم دکھو ملک ناہیں  
یہ جان کر کہ میرے پوتر اور پریمی سوامی مجھے گھر پر بھڑ جانا چاہتے

ہیں۔ سیتا جی بہت ہی بیا کل ہوئیں۔ کوئی جواب دیتے نہیں بنتا۔  
انکھوں کے آنسوؤں کو زبردستی روک کر اور میں دھیرج دھر کر تھوکی

کی کنیا ہاتھ جوڑ کر ساس کے پاؤں ڈر کر کہنے لگی۔ کہ ہے دیوی! میری اس  
بڑی بھاری ڈھٹائی کو کشما کرنا پران ناٹھ نے مجھے وہی اپدیش کیا ہے

جس سے کہ میری بہت ہی بھلائی ہو۔ پرتو میں نے سن میں اچھی طرح سے  
سوچ سمجھ کر یہ نتیجہ کیلئے۔ کہ تپ کے دیوگ کے برابر اس سندھ میں اور کوئی  
دکھ نہیں ہے۔

پران ناٹھ کرو ناٹن سندھ سکھ سجان





ہو سکتے ہیں۔

ایسی ٹوپی کھڑی جوں نہ ہر دو رنگان  
تو یہ بھوکہ کھم ہوگ دکھ سہیں پا نور پران  
ایسے کھڑے بن کر بھی جو میرا ہر وہ نہیں بھٹا تو ہے پر بھو ایسا  
جان لڑا ہے کہ یہ پا پر پران آپ کے دیوگ کا بھاری دکھ سہیں  
کریں گے۔

اس کہی سیا بیکل بھی بھاری۔ بچن ہو گو نہ سکی سنبھاری  
دیکھی دسار گھو پتی جیاں جانا۔ ٹھہری گھیں نہیں را گھیں پرانا  
ایسا کہ کر سیتا جی بہت ہی بیاض ہو گئیں۔ وہ کہنے اتر کا دیو  
بھی رہ سہی سکی۔ شری رگھو ناتھ جی نے اس کی ایسی دشا دیکھ کر اپنے  
من میں یہ وچار کیا کہ پدی بٹھ کر کے انہیں گھر پر چھوڑا گیا۔ تو سیتا  
جی اپنے پرانوں سے ہاتھ دھو بیٹھیں گی۔

کہنوں کو بلال بھانوں کی ناتھ۔ پری ہری سوچو چلو ہون سا تھا  
نہیں بشتاد کر او سہو آ جو۔ بیگی کر مہون گون سما جو  
تسب کر پاو! کہنوں ان شری رگھو ناتھ جی نے کہا کہ سوچو کہ  
چھوڑ کر میرے ساتھ بن کو چلو۔ آج دیکھی ہوئے کا سال نہیں ہے  
جلدی بن چلنے کی تیاری کرو۔

کہی ہر یہ بچن پر یا بھٹائی۔ لگے ناؤ پید اس سمش پائی  
بیگی پر یا دکھ میٹب آئی۔ جتنی بھڑک سہی جنی جائی  
شری رگھو ناتھ جی نے پری بچن کہا۔ سیتا جی کو سمجھا بھڑانا  
کے پاؤں پر کر اٹھو اور پراہت کیا۔ اتنا نے کہا۔ ہے پیر! جلدی  
اگر یہ جا کے دکھ کو سٹانا۔ اندر اپنی پھروں لانا کو کھول نہ جانا۔

بھری ہی سا بھری پوری کہ موری۔ بگھڑیوں میں منو ہر جوری  
سہلن گھری تات کسب ہو سہی۔ جتنی سہلیت بدن بدھو جو سہی  
سجا بھٹانا! کیا میری قسمت بھڑے گی! کیا میں اپنے نیتروں  
سے اس منو ہر جوری نے دشن بھڑا سکوں گی۔ وہ بھڑا دن اور بھڑا گھری

سہیں اور پریم کے بھنڈار! دیدی آپ بناس کے خاتمہ تک بھو  
اور دھرس چھوڑ جائیں گے۔ تو یقین جانئے کہ تب تک میرے پران نہیں  
وہیں گے۔

موہی ماہلیت نہ ہوگی ہاری۔ چھن چھنو چرن سہو ج نہاری  
سب ہی جتنی پر سیدو کر سہیوں۔ مارگ جنت سکل شرم ہر سہیوں  
بل پل آپ کے چرن گھلوں کو دیکھتے ہوئے مجھے راستے میں  
چلنے میں تھکا دے ہوگی۔ ہے پران ناتھ! میں سب پرکا مانگی سیدو  
کروں گی۔ اور آپ کی سیدو کے پر تاپ سے راستے میں ہونے والی تھکاؤ  
کو دور کر لیا کرونگی۔

پائے بھاری ٹھہری ترو چھاریں۔ کر سہیوں باؤ دہت من مایں  
شرم کن سہت سیام تنو دیکھیں۔ کہن دکھ سمنو پران پتی سکھیں  
آپ کے چرن دھو کر دختوں کی چھایا تلے بٹھ کر من میں پر تن  
ہو کریں آپ کو چٹکھے سے ہوا کیا کروں گی۔ آپ کے ساتھ شری پر سہیوں  
کے قطروں سمیت دیکھ کر پران پتی کو دیکھتے ہوئے دکھ کو اتارنے کے لئے سنا  
ہی کہاں لے گا۔

سم جی ترن ترو پلو ڈاسی۔ پائے پاوٹی ہی سب سہی داسی  
بار پلو ہر دو مور قی جوری۔ لا گہری تات سیاری نہ موہی  
ہوا ز میں پر دختوں کے پتے اتر گھا آ بھوس بھیا کر یہ اسی  
رات بھلا آپ کے چرن دباقی رہے گی۔ بار بار آپ کی کون موہتی کو  
دیکھ کر بھکو ذرا بھڑکی آج نہ لگے گی۔

کو پر بھو سناک موہی جتو نہارا۔ سنگھ بدھو ہی جی سسک سارا  
میں سگماری ناتھ بن جو گو۔ تمہر اچیت تب ہو کہوں بھو گو  
پر بھو جب ساتھ ہوں گے تو میری طرف کون مری نکلا سے  
دیکھنے والا ہے۔ جیسے شیر کی شیرنی کو خر گوش اور گیدڑ نہیں دیکھ سکتے  
ہے ناتھ مجھے تو آپ نازک بدن کہتے ہیں۔ اور بن کے یوگیہ نہیں مانتے  
کیا آپ بن کے یوگیہ ہیں! جب آپ کے لئے بن میں جا کر تپس کا چرن  
بھڑکنا اچیت ہے۔ تو میرے لئے راج محل کے شہر بھوکہ کیست اچیت



کوشی ہوگی۔ جبکہ تہااری مانا بیٹے جی تہارا باندہ سا کھڑا کھڑا  
 پوری چھکھی لا لو کھی رگھو پتی رگھو پتی  
 کہیں بولائی لگائی ہیاں سہرتی رگھو پتی  
 بے تات! میں تہیں چھکھی ہاں کہہ کر گھو پتی کہہ کر کرب  
 ہند سے لگاؤں گی۔ اور پرستی ہو کر تہا سے کو دیکھوں گی۔

لکھی سینہ تہاڑی ہناری  
 رام پر پو دھو کینہہ بدھی مانا  
 پتر کی امت کے مارے مانا کو گھرائی ہوئی دیکھ کر کہہ کر گھو پتی  
 دیا لکے کارن جن کے منہ سے شبد تک نہیں نکلتا بستی راہ چہ  
 جی نے نہت پر کار سے اٹھیں سجایا۔ اُس سے کہہ پریم کا ورث  
 نہیں کیا جاسکتا۔

تب جاگی سا سو پھلنگی  
 حشمت مات پریم اجاگی

سیو اسے دیو پودینہا  
 موزور تھو پھلنگی نہ کینہا

تب بیٹا جی کو تلیا جی کے چرنوں پر پڑیں۔ اور کہا کہ ہے  
 مانا! سینے میرا بڑا ہی ڈر تھا گیا ہے کہ آپ کی سیوا کرنے کے سے  
 بد حال تھے مجھے بن باس دیدیا۔ اور میرا منور تھو پھلنگی نہ کیا۔

جب چھوٹو مٹی چھاڑیئے چھوڑو۔ کہو مٹھن کچھو دھو مٹھو  
 مٹی سیاہ بن سا سو اگلائی — دسا کوئی نہ جی کہوں بکھائی

تو ہی ہے مانا! دیا کھو کو چھوڑیئے لیکن کرنا نہ چھوڑا میرا کوئی  
 دوش نہیں ہے کہ گرم گئی جی کہن ہے بیٹا جی کے چھن سن کرنا کو تلیا  
 بہت سوال ہوئی ان کی دشا کا ورث میں کس پر کار کروں۔

بارہیں ہار لائی آر لیںسی  
 دھری دھیر چھکھی مش مش نہ ہی

اچل پڑا ہی دالو تہارا  
 جب لگی گنگ جمن مل دھارا

انہوں نے بیٹا جی کو بار بار جھاتی سے لگا اور دھیر دھیر کر  
 کشاوی اور اخیر واد دیا۔ کہ جب تک گنگا جی اور جمن جی میں  
 پانی نہ دھار رہے۔ تب تک تہارا سو باگ اٹل رہے۔

سیت جی سا سٹھائیں سکھ دہنی انیک پرکار

جلی نائی پیدم سرواتی ہیت بارہیں بار  
 اس پرکار سیتا جی کو پیر بادا اور انیک پرکار کی شکش  
 کو تلیا جی نے دی۔ تب اُن کے چرن کھلوں میں پریم بگ بار بار سرتا  
 کو سینا جی چلیں۔

سپاچار جب کچھن پائے  
 بیکل بلکہ بدن اُٹھی دھاتے

کپ پلک تنین نیلرا  
 کہے چرن اتی پریم ادھیرا

جب نکشن جی نے سب ہما چار سا۔ تو وہ دیا کل ہو کر اداس  
 منہ اٹھ دوڑے۔ شریر کا پ رہا ہے۔ رو گئے کھڑے ہو رہے ہیں

اور تیروں میں اُسو بھرے ہوئے ہیں۔ اور پریم سے بہت ہی بے  
 ہو کر شری رام چند جی کے چرنوں پر گر پڑے۔

کہی نہ سکت کہ چوت مت ٹھانے  
 مینوں بن جو جلی تیں کاٹھے

سوچو ہریاں بدھی کا ہوتا تھا۔ سوچو کھو سکرت سہراں ہمارا  
 نکشن جی کھڑے دیکھ رہے ہیں منہ سے کوئی بات نہیں نکلتی

وہ ایسے دکھی ہیں۔ مانو یا نہ سے نکالی ہوئی جھیل دین اور دکھی ہو  
 وہ من میں سوچ رہے ہیں کہ ہے بدھاتا! نہ جانے کیا ہونے والا ہے

کیا ہمارا سب کچھ ادھر سہا پت ہو گیا۔

تو کہوں کاہ کہب رگھو نا تھا۔ کہہ میں بھون کہ لپسہ سا تھا  
 رام ملو کی بندھو کر جو ریں۔ دہیہ کینہہ سب سن ترنو تو ریں

مجھے شری رگھو نا تھا جی کیا کہیں گے! کیا گھر مچو جاتیں  
 گئے۔ شری رام چند جی نے بھائی نکشن جی کو ہاتھ جوڑے اور شری

اور گھر سے ناٹھ توڑے ہوئے کھڑے دیکھا۔

بولے پھو رام نے ناگر۔ میل سفیدہ سرل سے کہ ساگر  
 تات پریم میں جی کدرا ہو۔ سمجھی ہر دیاں پر نیام اچھا ہو

شری رام چند جی بولیں۔ پریم۔ سرنا سکھ کے سمندر اور  
 نیکی پنن دامہر ہیں نکشن جی سے کہنے کو ہے تات! پریم کے بس ہو کر

سے لکشمں جی دیسے ہی سو کو گئے۔ جیسے کہ جاڑے کے پیرش سے  
کل سو کہ جانتے ہے۔

اُتر دے آوت پریم بس کے چرن اکلانی  
ناتھ داسو میں سوای تہہ تھو تو کاہ بنائی

پریم کے مارے لکشمں جی سے کچھ جواب نہ پوچھا۔ وہاں بھگ  
انہوں نے پر بھو شری رام چند جی کے چرن پکڑ لئے اور کہا ہے  
سوای اجی آپ کا داس ہوں۔ آپ میرے سوای ہیں۔ اگر آپ  
مجھے ساتھ لے جاویں تو میرا کیا دش ہے۔

دینی موی سکھ کی گوسائی۔ لاگی اگم اپنی کدرا تیں  
نر برد میر دھرم دھاری۔ ننگ نیتی کہوں تے لکھن

ہے گوسائیں! آپ نے مجھے بھی لکشناوی ہے پڑو  
اپنی بے ہمتی سے مجھ کو یہ بہت ہی کھٹن لگتی ہے۔ اس کا  
پالن کرنا میری پہنچ سے باہر ہے۔ جو اگم تیں دھرم بدھی اور دھرم  
دھرم تھریوں۔ دہی شاستر اور شیت کے اور حکایتی ہیں۔

یہاں پر بھگت نہیں پرتی بالہ۔ مندر دھرم میر کہ یہیں مرا لا  
کھن تو نہ پائیوں کا ہو۔ کہیں سبھاؤ ناتھ بنی آہو

ہے یہ بھگت! تو آپ کبریم میں پلا ہوا بالک ہیں میں  
بھلا شاستر اور شیت کیا جانوں کیا بھٹس بھی کہیں مندر اچلی پرت

کو بٹھاسکتے ہیں۔ ہے ناتھ! میں سبھاؤ سے ہی کہتا ہوں۔ آپ  
یہیں کیسے کہیں آپ کے بنا گرو۔ پتا۔ مانا کسی کو بھی نہیں جانا

ہوں! (ایمیں آپ کو ہی گرو۔ پتا۔ مانا مانا ہوں دوسرے کو نہیں)  
جس لگی بھگت منہ بہ بھگائی۔ پریمی پریمتی ننگ بنو گائی

موریں بھٹی ایک تھو سوای۔ دین بندھو ار انتر بھائی  
خود دیدوں نے منسا کے چنے رشتے نالے پریم اور شاکش

کا ورن کیا ہے۔ سو وہ سب میر سے تو ایک ماثر آپ ہی ہیں۔  
ہے سوای! ہے دین بندھو آپ تو سب کے ہر دے کا جاننے  
والے ہی ہیں۔

وہاں نہ ہو۔ تہیں گھر رہنے پر اس کبریم سوپ جو تہیں گھر  
اور آندھنگا اس کا بھی من میں چار کر۔

ماتو پتا گرو سوای سکھ سر دھری کریں سبھائن  
لبتو لا بھو تہنہ جنم کر نتر و جنو جگ جائن

ماتا پتا۔ گرو۔ اور سوای کی شکشا کو جو لوگ سرماتے پر رکھ  
کر سبھاؤک ہی اس کا پالن کرتے ہیں۔ وہ اپنے خیم لینے کا لا بھر پرت  
کر لیتے ہیں۔ نہیں تو جنم منچلی ہی جاتا ہے۔

اس جیاں جانی سنہو سکھ بھائی۔ کہو ماتو پتا پند سیو گائی  
بھون بھو نور پو تھو نو تھیں۔ راو بردھرم دکھوں میں

ہے بھائی! میں میں ایسا دھار کر تم میری شکشا کو سنہو ماتا  
پتا کے چروں کی سیو کر۔ بھرت۔ نتر و گھن بھی گھر نہیں ہیں۔ راجہ

نور تھیں۔ اور میرے بن جانے کے دکھ سے من میں بہت دکھی ہیں۔  
میں بن جاؤں تھو ہی لٹی ساتھ۔ پوئی سب ہی بدھی اور دھم انا

گرو جو مات پر جا پریو ار۔ سب کہوں پرتی دھم دکھ بھار  
اس حالت میں اگر میں تہیں بن کو ساتھ لے چلوں۔ تو سب پر کار

سے اوتھیا انا تھو جو جائیگی۔ گرو۔ پتا۔ ماتا۔ پر جا اور پریو ار سب  
بندھو کہہ دکھ کا جو جو ہے گا۔

رہو کہو سب کر پتھو۔ نتر و مات ہو پتھی بڑ و دوشو  
جا شوراج پر یہ پر جا دھاری۔ سو پو پو ادھی ترک ادھی بھاری

گھر پر یہ کر تم سب کی دھیر و بندھاتے رہنا۔ نہیں تو  
ہے مات! ابرا بھاری دوش ہو گا جس کے راج میں پیاری پر جا

دکھی تھی ہے۔ وہ راج ضرور ہی ترک کا ادھی بھاری ہو تھو ہے  
رہو مات! اسی تھو پھاری۔ سنٹ لکھنو بھٹے بیکل بھاری

میریں بھن سو کوئی گھنکس۔ پر مت تہن نام رکو جیسیں!  
اس نے ہے مات! اسی تھو دھار کر تم گھر ہی رہو پر بھو کے

ان بھٹی کو سن کر لکشمں جی بہت حیا کل ہوئے ان شیکل بھون



مانوئی میں چاروں طرف آگ لگی ہوئی دیکھ کر ہرئی سہم گئی ہو۔  
 لکھن لکھنو بھبھب انترتھ آج۔ آپہیں منیبہ بس کرب اکا جو  
 ناگت پدا سبھ کچا ہیں۔ جانی سنگ بدھی کسی ہی کہ ناپس  
 مکھن جی نے دیکھا کہ آج بڑا انترتھ ہی ہوا۔ مانا مارے عتکے  
 کے کام دگاڑ دے گی۔ یعنی بن کو جانے نہ دیگی۔ اس لئے وداع مانگتے  
 ہوئے فحش جی ڈرتے ہیں۔ اور من میں سوچتے ہیں کہ یہ  
 بدھتا انجانے مانا سا فخر جانے کی آگیا دے یا نہ دے۔

کھی ستمزانی رام سیانہ تو فوسو سلو سبھا تو  
 نربپ ستمہو لکھی دھنہو سرور پاپنی دینی کڈاؤ

ستمزانی رام اور سیانہ جی کے روپ۔ شیل اور سبھا تو  
 بدھ چار کر کے اور ان کی پرتی راہ کی پرتی کو دیکھ کر سر پٹے لگیں۔ کہ  
 مہا پاپن لکھی نے بری طرح گھات لگایا۔

دھوڑھو عرو کو اور سرجانی۔ سچ سوسر دہولی مر گدوانی  
 تات تہاری مانو سید ہی۔ پتار انوسب بھاتی منیبہ  
 بڑا سماں جان کر ستمزانی نے دھوڑھو کیا۔ اور کھی سبھا تو سے  
 ہی بھلائی دینے والی کو مل بائی پولیں۔ ہے تات ایستاجی تہاری مانا  
 ہے۔ اور سب طرح سے پیار کرنے والے تری رام چندری  
 تہارے پتا ہیں۔

اددھ تہاں جہاں رام فواسو۔ تہاں این دوسو جہاں بھاپر کاشو  
 جوں پہ پیار امون جہاں ہیں۔ اددھ تہاں سار کا جو کھونا ہیں  
 جہاں تری رام چندری کا واس تہدی ستمزانی تہاں سے  
 لئے اور دھیا۔ ہے کیونکہ دن تو دہائی ہی ہوگا۔ جہاں دوسو کاکر کش  
 ہے۔ جب تہی پیتاجی اور رام چندری بن کو جانے ہیں تو دھیا  
 میں ہے کا تہاں اچھ بھی کام نہیں ہے۔

گرو مانا بندھو سترستیں۔ سیدھیں سکل یران کی باپیں  
 رامویران پر جوں جی کے۔ سوار فخر وہب سٹھامہ ہی کے۔

دھرم ہیتی اپدیشے تاہی۔ کیرتی جھوتی سگتی پر یہ جاہی  
 من کر مچن چرن رتھتی۔ کر پاندھو پری ہریتے کرسوتی  
 دھرم اور تری کا پدیشے تو اس پریش کو کرنا چاہئے جو دھن کا  
 دھن اور تری۔ سورگ کو حاصل دینے کے پریم کرتا ہو۔ پرتو جو من میں  
 کر م سے آپ کے چہروں کا ہی پکی ہو رہے کر پاندھان اکھا اسے  
 چھوڑنا چاہئے۔

کر دنا سندھو بندھو کے سنی موہی منیت  
 کھلے ار لائی پر بھو جانی منیبہ منیت

دھرم کے ستمزانی رام چندری نے فحش جی کے کوئل اور دھوڑھو  
 چھوڑ کر سکر اور پرتو کے پریم کارن ڈرا ہوا جانکر کہ جھگو ان کے  
 کہیں گھرن چھوڑ جائیں۔ چھاتی سے لگایا۔ اور کھی کر کہنے لگے

ماگھو ہراناٹھن جانی۔ آدھو کی چیلو بن بھاتی  
 دھت بھتے سنی گھوڑا مانی۔ بھوڑو لاجہ بڑ گئی تری ہانی

ہے جہاں مانا کے دھرم مانگ آؤ اور جب لہی بن کو بلو  
 تری روگونا تھو کے ان چھوڑ کر سکر فحش جی ٹپے ہر من  
 ہوئے مانو بہت ہی بڑے لاجہ کی پرتی ہوتی ہو۔ اور تری ہانی یانی ہوگا  
 ہرشت ہرناں مانو نہیں آئے۔ منہوڑوں اندھ پکری تو جہاں پاتے  
 جاتی جہنی پک ناپو مانا۔ منور گھونٹ من جاگی سا تھا

فحش جی پرتن میں ہو کر مانا کے پاس آئے۔ مانو اندھ کے کوئل  
 انکھیں لگی ہیں۔ انہوں نے مانا کے چہروں میں جاکر سر جھکا یا پرتو  
 ان کا سن گھونڈی تری رام چندری اور سیانہ جی کے سوا فخر  
 پتھیں مانو اس من دیکھی لکھن کھی سب کھی اجنبی تہی  
 لکی سہی سنی پچن کھوڑا مرگی دیکھی دوجو مہوڑ اورا  
 مانا نے اس من دیکھ کر فحش جی سے اس کا کارن پوچھا  
 انہوں نے سارا سچا چار کہہ دیا یہ ان کھوڑ چینی کو سن کر مانا سہم گئی۔

کے چروڑوں میں سجاوٹ پریم ہو۔

راگوڑو شواہر شامند ہو۔ جنی چھپنے ہوں انہر کے بس ہو  
سکلی پر کار بھاتی - من کرم بچن کرینو سیو کانی  
راگ (اسکتی) اگر عودہ حسد، مد اور مودہ ان کے دوش  
پینے میں نہ ہوتا۔ سب پرکھ کے کاردوں کا تیاگ کر کے من  
بچن کرم سے شری رگھوناتھ دینا جی کی سیوا کرنا۔

تہہ کہوں بن سب بھاتی ساسو سنگ پتو ما تو را مو یا جاو  
چہیں نہ را مو بن اہیں کلپسو۔ رت سو می کر ہو اہی اپدو  
جب بیتا جی ما اور رام جیسے پاتنہارے ساتھ میں تو تہہ  
تھ بن میں سب پرکار سے آندی ہے۔ ہے پتر لہا ہے لے  
ہر امرت ہی اپدیش ہے۔ کہ تم دی کھ کرنا۔ جس سے کہ شری راجند  
جی کو بن میں کوئی پیش نہ ہو۔

اپر سیکھ چہیں نام تہہ رام مہا سکھ پاو میں  
چو ما کر پیر پیر پر پر سکھ شرتی بن بسو دھیں  
نسی پر سکھ دی اسیو نہ نہی اسش دی  
رہا تہہ کر اہل ال تیار گھیر بدنت نہ نہی

ہے نام: امیر ہی اپدیش ہے۔ کہ تم دی کھ کرنا جس سے  
میں تہہ سے کارن شری سینا رام جی سکھ پاو میں۔ اور تہہ مہا ہارے  
پر اور اور سکھوں کی یاد سکھول جاو میں۔ نسی داس جی کہتے ہو  
کہ اس شری تہہ را جی نے پر سکھ لکشن جی کو سکھنا دیکر بن جانے  
کی را دی۔ اور ساتھ ہی پر سکھ لکشن جی کی شری سینا جی اور  
شری رگھوناتھ جی کے چروڑوں میں تہہ را نزل اور انیز پریم ہر روز پر سکھ

اچھن کر وانی چلے رت سکھت سر دہیں  
اگر سکھ کر وانی منہوں جھاگ مگہ جھاگ میں

ہاں کہ چروڑوں میں سر لاکر ہر دے میں تہہ کا کہ تہہ ہوتے کہ  
اس جی پریم کے تہہ جانے میں کوئی کھن نہ جانے کہ کھن جی تہہ

گرتا مہا بھاتی دیوتا اور سوامی ان سب کی سیوا پر انوں  
کے سماں کرتی پاپے۔ پھر رام تو پر انوں کے بھی پیارے اور یوں  
کے جیون ہیں۔ اور لکھام بھاو سے سب کے مستر ہیں۔  
پو جنیہ پر یہ پریم جہاں تیں۔ سب ملتے ہیں رام کے پیش  
اُس جیاں جانی سنگ بن ہو۔ لیہو مات جگ جیون لاہو  
بگت میں جتنے پریم پیارے پوجنے پو گئے ناٹے میں وہ سب  
ایک ماتر شری رام جی کے ناٹے سے ہی پوجیے اور پریم پیارے  
ہیں من میں اساد چار کر کے ہے تات ابن میں جاو اور سنساریں  
جینے کال بھو اٹھاو۔

بھوری بھاگ بھاجو بھی ہو مہی سمیت بی جاو  
جوں تہہ میں من چھاڑی چھلو کہ نہ رام پر لکھاو  
ہے لکشن میں تم پر بھاری جاو۔ تم مجھ سمیت گئے  
ہی بھاگ کے پاتنہو تہہارے من لے چل چھوڑ کر ایک ماتر شری  
رام جی کے ہی چروڑ کی شرن لی ہے۔

پترو جیتی جگ سوئی رگھو جیتی جگ سوئی  
نتر و بانجہ بھلی بادی بیانی رام بگھ ست تیں بہت جانی  
سنسار میں دیوان استری پترو جیتی جگ سوئی  
شری رگھوناتھ جی کا بگھت ہے۔ نہیں تو وہ استری رام سے  
بگھ پتر سے اپنا بھلا جانتی ہے۔ وہ تو بانجہ ہی اپنی سوتیلوں  
کی بگھت اس کا پتر پیدا کرنا دیر تھہ ہی ہے۔

سہ جنتی جنتی تان بگھت جن یا داتا یا سور  
ہیں تو پیر وہ بانجہ رہے گاتے گواد گور  
نہر میں بھاگ رام بن جائیں۔ دوسرے تہہ تات کچھو تہہ  
سکلی سکرت کر پر بھلو ایسو۔ رام یا پد سہ سینہو  
تہہ سے ہی بہت ار تہہ رام بن کو جا رہے ہیں۔ بھتات  
ان کے بن جانے کا کوئی دوسرا کارن نہیں ہے۔ سمجھو بن میں  
کروں کا سہہ اتم چل گیا ہے کہ شری سینا جی اور شری راج



ہے اس طرح جلد پہنچے جیسے کوئی عریض سو بھاگے کوش کسی گھٹن پہنچے  
کو توڑ کر بھاگ چلا ہو۔

گئے لکھنؤ جہاں جہانگیر کی ناکھو۔ بچے میں شہرت پائی پر یہ مافوق  
بندی رام سبیا جرن نہیں تھے۔ چلے رنگ نرپ سندر  
لکھنؤ جی وہاں گئے یہاں شہری رام چندر جی تھے۔ وہ  
پیارے پر بھوکا ساتھ پا کر سن میں ٹپکے ہی پر سن ہوئے شہری رام  
چندر جی اور شہری سیتا جی کے درمیان چرواہوں کی بندنا کے وہ  
ان کے ساتھ ہوئے اور راج علی بن گئے۔

کہیں پر سر پر نر ناری۔ بھلی بنائی بدھی بات بگاری  
من کر س من دکھو ہر شے۔ بکل منہوں ماکھی دھو چھینے  
ابو دھیا پری کے استری پر سن میں کہہ رہے ہیں کہ جاتا  
نے سب بات بنا کر بگاڑ دی۔ ان کے منہ پر ٹکڑا سیوں کے گئے  
اور سن سب کے دکھی ہیں۔ منہ پر ہوا تیاں اڑ رہی ہیں۔ اور لکھ  
دیا کل میں جیسے شہر چھین لئے جانے پر شہر کی کھیاں دیا کل ہوں۔  
کرچ ہیں سرودھنی بچتا ہیں۔ جو بنو چکے بھگ اکھا ہیں  
بھٹی بڑی بھیر بھوپہ بارہ۔ سرفی نہ جانی بھاؤ اپارہ  
وہ ہاتھ تھے ہیں سر پہیے ہیں۔ اور پھیناتے ہیں۔ مافوق بنا  
بروں کے بھی دیا کل ہوا ہو۔ راج دواری بڑی بھیر ہو رہی ہے  
اس سے کے آٹھ دکھا دین نہیں کیا جاسکتا۔

سچوں اٹھائی راؤ بیٹھارے۔ کئی بھتیجین رامو پو دھارے  
سیاسیت دھونہ نہاری۔ پاکل بھیجی بھومی پتی بھاری  
شہری نے پیارے چن کہ کر رام آتے ہیں راج کو اٹھا کر  
بٹھایا۔ دونوں راج کا لہو کو سفینا جی بہت بن کے لئے تیار دیکھو  
راج بہت ہی دیا کل ہوتے۔

سیاسیت شہر شہر خود بھی دیکھی اٹھائی  
بارہ بار سب سب راؤ بیٹی اکر لائی  
سیتاجی سمیت وہ خود راج اٹھا کر دل کو دیکھ کر راج

نرپ رہے ہیں۔ اور کچھ کوش بار بار انہیں چھاتی سے لگاتے ہیں  
سکھی نہ بولی سیکل نہ ناچو سوک جنت اُنداروں داہو  
ناتی سیسو پدانی اور اٹکا۔ اٹھی رگھو سیر بداتب ماگا  
وہ دیا گنا کے مارے راج کو بولی نہیں سکتے۔ دکھ کے مارے  
دل میں بھانک سنتا ہے۔ شب شہری رام چندر جی نے بڑے  
پریم سے ان کے چرواہوں میں سیسو لایا اور اٹھ کر دواغ مانگی۔  
بھو امیس آلیسو موہی دیکھئے۔ ہر شس سے بھیکوکت کیجئے  
تات کہیں پریم کہیم پادو۔ جسو ملک جاتی ہوئی ایسا دو  
تیا جی ابھین یانے کی آگیا اور شیر دلا دیجئے۔ اس سکھ  
کے سے دیکھ نہ مانجئے۔ تات ایسارے کے پریموش ہو کہنے  
کر دیا کا پاں کر کے ہی برادر (راگیا) کرنے سے سنسار میں نامی بھتی  
ہے اور نیک نامی جاتی رہتی ہے۔

شہری سیدہ بس نہ ناہاں۔ بھٹارے رگھو پتی آگیا ہاں  
سکھوتات تمہ کہوں نامی آہیں۔ رامو پر اہر نایک آہیں  
یہ سن کر پریم کے دن ہو کر راج و سر بھتی اٹھ کر شہری رگھو پتی  
جی کا ہاتھ لکر انہیں بٹھالیا۔ اور کہا کہ ہے تات!  
سونی لوگ کہتے ہیں کہ تم راج راجت کے سوا ہی ہو۔

سبھ اُرو آسبھ کریم اہاری۔ ایسو پتی بھو ہر نیال بھاری  
کرئی جو کریم پاو پھیل سوئی۔ نگم پتی اسی کہہ سو کوئی  
اچھے اور بڑے کریم کے ٹھکانی اینور ہرے میں دھار کر  
پھل دیتا ہے۔ جو مہیا کریم کرتا ہے وہ دیا ہی پھل پاتا ہے  
دیدوں کی ایسی ہی ہوتی ہے۔ یہ سب کوئی کہتے ہیں۔

اُرو کرے اپر اٹھو کوڈ اور پاو پھیل بھو کو  
اتی بھیر بھونٹ گئی کو جگ جانے جو کو

اپر اٹھ کوئی اٹھ کرے اور اس کا پھل کسی دوسرے کو  
بھگتا ہے۔ یہ تو اینور کی دھیر تیلیا ہے۔ اس بھگنے کی سار





سہمیری سب مانا نہیں میرے ابھگ کو کھڑے دین دیکھی نہ ہوں۔  
 اٹھیا ہوی رام سب ہی سمجھا دیا۔ گر پدم ہرشی سرور ناوا  
 گن پتی گوری گریو منائی۔ چھلے ایسیس پاٹی رگھو دانی

اس پر کارنتری رام چندری نے سب کو سمجھایا۔ اور پھر  
 پرس ہو کر گرو گشت جی کے چروٹوں میں سرور لایا۔ گیشتری جی۔ پاربتی  
 جی اور کیش کے سوا کسی اور کو نہ گشتی رگھو نا تھی ابھرا دادا ہر  
 رام جیت اتی کبھیو بنا دے۔ سنی نہ جانی پڑا رت نادمہ  
 گنگن لنگ اور دھاتی ہو کر۔ ہر شیشاد بےس سرور کو

سنری رام چندری کے چھتے ہی ایو دھیا میں نہاؤ تھو گیا۔  
 نکو میں ایسا کھلا اہل جی۔ کہ کان پڑی اور سانی نہ دیتی تھی۔ لنگا میں  
 بڑے ٹھکن ہونے لگے۔ ایو دھیا میں ہفت ہی مالو سی چھا گئی۔ دیو  
 لوک میں سب دیو تاختر تھی اور مٹی کے بس میں ہو گئے (خوشی اسبات  
 کی۔ کہ راکششی مارے جائیں گے اور غنی اسبات کی کہ ایو دھیا کے  
 لوگوں کی فتح پکارنی نہیں جاتی۔

گئی مور چھاتب چھو پتی جاگے۔ بولی منتری و کس اس لاگے  
 رامو چلے بن پران نہ جا میں۔ کبھی کھلائی رمت تن ما میں  
 راج کی مور چھا کھٹی تپ رام جاگے۔ اور موثر کو بلا لکھا  
 کہنے لگے۔ کہ سنری رام تو بن کو چھو گئے۔ پرتو میرے پران نہیں  
 منگے۔ نہ جانے اس خربری میں کون سے سکھ کی پراپی کیلے پران لگی  
 جھٹکے ہوتے ہیں۔

ایہا تے کون بیٹھا بلوانا۔ جو دکھو پائی عجبیں تو پڑنا  
 پتی دھری دھیر کمی نہ نا ہو۔ لے رگھو سنگ سکھا تہہ چاہو

سنری رام چندری کے دیوگ کے دکھ سے بڑھ کر کونسا  
 دکھ ہوگا جس کو میرے پران اس شری کو چھوڑ دے۔ کہ پرتو  
 پڑا ج نے سنتر آکھیا۔ ہے سکھا انم رتھ لے کر ان کے ساتھ جادو  
 سکی کار کار دودو جنک سن سکاری  
 رتھ چڑھائی دیکھو پائی پرتو پڑا ج نے سنتر آکھیا۔ ہے سکھا انم رتھ لے کر ان کے ساتھ جادو

سہم برہمنوں۔ گرد کے چروٹوں کی بندہ کر کے پرتو سنری رام چند  
 جی سب کو اچیت کر کے چلے۔

چھی سبت دوار بجے ٹھاڑے۔ دیکھے لوگ برہ دوداڑے  
 کہی پدم پچن کل سمجھاتے۔ پرتو پڑا ج نے سنتر آکھیا۔ ہے سکھا انم رتھ لے کر ان کے ساتھ جادو  
 گھر سے چل کر سنری رام چندری و شش جی کے دروازے  
 پر جا کھڑے ہوئے۔ وہاں سب کو اپنے دل لگائی آگ میں جلتے  
 ہوئے دیکھا۔ پرتو پڑا ج نے سب کو یہاں سے لے کر سمجھایا۔ پرتو پڑا ج نے سب کو یہاں سے لے کر سمجھایا۔

گرسن کہی برننا سن چھتے۔ آدھ دان پتے بس۔ کینہے  
 جا چک دان مان تھو شے میت چیت نہ کم پرتو پڑا ج نے سب کو یہاں سے لے کر سمجھایا۔ پرتو پڑا ج نے سب کو یہاں سے لے کر سمجھایا۔  
 گرو جی سے کہہ کر سب برہمنوں کو سانی جبر کا مود جن ساگری  
 دیا۔ اور آدھ۔ دان اور مرناسے ان برہمنوں کے دل کو پتہ لیا  
 بھکار یوں کو دان اور دان دے کر سبتھ لکھا۔ مرنیکھو کو  
 اپنے پرتو پڑا ج سے پرس کر دیا۔

داسیں داس بولائی ہو ری۔ گئی سوچی بولے کوری  
 سب کے سار سنبھارے گوسائیں۔ کہی جنک جیتی کی نائیں  
 پھر داس اور دایوں کو بلا کر گرو کو سبت کر با تھو پڑا ج نے سب کو یہاں سے لے کر سمجھایا۔ پرتو پڑا ج نے سب کو یہاں سے لے کر سمجھایا۔  
 کہا ہے گوسائیں اپنا اور مانا کی طرح اکی دیکھ بھال کرتے رہنا۔

بار میں بار جوری جنک پانی۔ کہت رامو سب سن مرد دانی  
 سوئی سب بھائی مور شکاری۔ جیہ تیں رہے جھو آل سکھاری  
 بار بار دونوں ہاتھ پڑا ج نے سنری رام چندری کو بل بانی سے  
 سب کو کہنے لگے کہ میں آپ کو یہی بتائی چاہئے والا سمجھوں  
 گا۔ جو اپنی چیشا سے ہمارا ج کو سمجھا رکھے۔

ماتو کل مہے برہن جیس نہ ہوتیں دکھ دین  
 سوئی آبا و تہہ کر سہو سب پرتو پڑا ج نے سب کو یہاں سے لے کر سمجھایا۔ پرتو پڑا ج نے سب کو یہاں سے لے کر سمجھایا۔  
 ہے پرم جیہ مگر نواسی سمجھا آپ سب دیکھا اپاتے کرنا جس





پہلے دن شری رگھوناتھ جی نے تسائی کے کنارے نواس کیا۔  
 رگھوپتی پر جا پریم بس دیگی۔ سدے نہریاں دکھو بھیو بسیشی  
 کرنا سے رگھوناتھ گوسائیں۔ بیگی پائیے ہیں سپر پرائی  
 برہما کو پریم کے دس دیکھا شری رگھوناتھ جی کے دیا وان  
 ہر دے میں بہت سنی دکھ ہوا۔ چہرہ شری رام چندر جی دیا کے ٹھنڈا  
 ہیں۔ دوسروں کی پیڑا کو دیکھ کر وہ فوراً ہی دھکی ہو جاتے ہیں۔

اکی سپریم ہر دے میں سہائے۔ ہو چدی رام لوگ سمجھائے  
 کہنے دھن اپدیش گھنیرے۔ لوگ پریم بس پھر ہیں نہ پھرے  
 پریم بھرے سند کو مل جن کہہ کر شری رام چندر جی نے لوگوں کو  
 بہت طرح سبھایا۔ انہیں بہت طرح کے اہم اپدیش کئے لیکن پریم کے  
 ارے لوگ ڈٹائے لڑتے تھیں۔

سیلو سینہ چھاری نہیں جانی۔ آسمن جس بس بھے رگھو لانی  
 لوگ سوگ شرم بس گے سوئی۔ کھنگنیوایاں متی موتی  
 پر رگھو شری رام چندر جی سے پر جا کا سینہ اوٹیل چھوڑا نہیں جاتا۔  
 وہ بڑی پس پیش میں پڑ گئے۔ لوگ شوک اور تھکاوت کے مارے  
 سو گئے۔ اور کچھ دیوایا نے اُن کی بھی کو موہت کر دیا۔

جب ہیں جامد جگ جانی میتی۔ رام سچو سن کہیو سپرتی  
 کھوج ماری رگھو پانہو تاتا۔ اُن پایاں بنی ہی نہیں باتا  
 جب دو پہر لات بیت گئی۔ تو شری رام چندر جی نے منتری سے پریم  
 پورک کہا۔ کہ رگھو کے کھوج مار کر راتھات سب طرف سے پہوں  
 کے نشان کھجوا دیا تاکہ لوگوں کو جاگ پڑنے پر پریت نہ چلے کہ رگھو کو  
 کو گیا رگھو کو ہانچو۔ اور کسی مپانے سے یہ بات نہیں بنے گی۔

دام لکھن سیا جان چڑھی بھو چرن سہرو نانی  
 سچو چلا یو تریت رتھوات اتھو ج ورائی  
 سوجی کے چروں و سہرو کریم کشن اپا و ستا ہی رگھو چرچہ گئے  
 سوجی کے ورائی اور اچھو جوت قہر رگھو و دناک دیا۔

رام بیوگ سیکل سب ٹھانے جہاں تھیں منہوں چیر لکھی کڑھے  
 نگر و پھل بنو گنہ بھاری۔ کھگ سرگ سیکل سیکل نرناری  
 شری رام جی کے ویوگ میں سب دیا کل کھڑے ہیں۔ ساوود  
 جاندار نہیں لے جان انصووی بنی ہوئی ہوں۔ ابو دھیا شری مانو  
 پھلوں سے لدا ہوا بن ہو۔ اور اُس کے نواسی استری پرش مانو اُس  
 بن میں دچرنے والے پشو بھی ہوں۔

یہ بھی کیسی کر اتنی کینہی۔ جہیں دودھ دہوں دسی دہی  
 سہی نہ سکے رگھو بربرہ کی۔ چلے لوگ سب بیا کل بھائی  
 کیا کی کو بدھاتائے مانو بھینتی بنایا جس نے اس ابو ہاڑی  
 پھلوں سے بھر دین میں دوسوں دشاؤں سے بھاگ آگ لکھی  
 شری رگھوناتھ جی کی اس دیوگ روپی اتنی کی تیش کو کو نواسی لوگ  
 بہر نہ سکے اس لئے دیا کل ہر بھگوان شری رام چندر جی کے ساتھ  
 بھاگ کھڑے ہوئے۔

بہیں بچا رو کینہہ من ماہیں۔ دام لکھن سیا بنو شکو نہاں  
 جہاں رامو تہاں سبھی سما جو۔ بنو رگھو بیر او وہ نہیں کا جو  
 سب نے جن میں یہ دیا کر کہ رام لکھن اور سینا کے بغیر کھ نہیں ہے  
 جہاں رام ہیں گے وہاں ساری سانج رہے گی۔ شری رگھوناتھ جی کے  
 بغیر ابو دھیا پری سے ہیں کیا مطلب ہے۔

چلے ساتھ اُس شتر و رو دھانی۔ سر دلیو سکھ سدن بہانی  
 لام چرن پناج پریم جہنہ ہی۔ بٹے بھوگ بس کریم کہ تہنہ ہی  
 ایسا دار رگھو کشو کر کے دیو دیو بھو سکھوں سے چرن گھر دیا تیاگ  
 کر کے سب۔ مانتہ ہوئے جن کی شری رام چندر جی کے چرن مکلوں  
 میں پرتی ہے۔ انہیں دس بھوگ دس میں نہیں کر سکتے۔

بالاک پردہ بہانی گہر من لگے لوگ سب ساتھ  
 تمساتیر نوا سوئے پر تھم دو کس رگھو ناتھ

چوٹ اور لکھو رگھو ناتھ۔ چھو کر سب پریم و دناک دیا۔

## مہنوں کوک کوکی کسل دین بہین تماری

شری رام جی کے درشن کے لئے نگر کے استری برش نیم اور برت کرنے لگے۔ مانو چکرا اچکوی اور کسل کا پھول سولج کے بنادین لگی ہو گئے ہوں۔

سیتا سچک سہت دوو بھائی۔ ستر گہر پر پہنچے جانی  
اثرے رام دیو ستر دیگی۔ کینہہ زندوت ہرشو۔ لیشی  
سیتا جی اور ستر سہت دوو بھائی سترنگ ویر پر ہا پینچے۔  
شری رام جی نے رتھ سے اتر کر دیو ندی گنگا جی کو دیکھا۔ اور سہت  
ہی برتن ہو کر انہیں زندوت کیا۔

لکھن سچوں سیال کئے یز ناما۔ سب ہی سہت کھو پا سولا ما  
گنگا سنگل مد منگل سولا۔ سب کھ کرنی ہرنی سب سولا  
لکشمی جی ستر اور سیتا جی نے بھی گنگا جی کو یز ناما کیا سب کے  
سہت شری رام چندر جی نے سنگھ پایا۔ گنگا جی سمپورن اسندوں  
اور منگلوں کی سول ہے۔ اور سب کھوں کے دینے والی اوسر  
دکھوں کے ہرنے والی ہے۔

کبھی کبھی کوک کھقا پر سنگا۔ رام بلو کہیں گنگا ترنگا  
بستو جی راج ہی پر یہی سناٹی۔ سیدھ ماری جہا اوجھیکاٹی  
ایک پرکار کی کھناؤں کے پرنگ کہہ کر شری رام جی گڑھ  
جی کی لہروں کو دیکھ رہے ہیں۔ انہوں نے شری لکشمی جی کو اور سیتا  
جی کو دیو ندی گنگا کی بہت پرکار سے جہا سناٹی۔

مچو گینہہ ننتھ سترم گلیو۔ سچی جلو پٹیت مدت من کھبیو  
سکر جہا مٹی شرم جھارو۔ تہی شرم یہ لوک۔ بیو ما رو

سب نے گنگا جی سے اٹھان کیا جس سے راستے کی ساری  
تھکاوٹ دور ہو گئی۔ پونر مایا کوئی کرسن برتن ہوا۔ جن کے نام کاسمرن  
کے جنہر کی بھاری تھکاوٹ بھرا دور ہو جاتی ہے۔ اُن بھگوان کو  
تھکاوٹ کسی پر تو اُنکی بھلا دے کے لئے نر لیا ہے۔

جاگے سکل لوگ بھیس بھو۔ گے رگھو ناتھ بھیسو اتی سورو  
رکھ کر کھوج کتھوں نہیں پادیں۔ رام رام کھی چوں سی دھاویں  
سویا ہوتے ہی سارے لوگ جاگے۔ تو رام چلے گئے۔ رام چلے  
گئے۔ ایسا شور مچا۔ رتھ کی کہیں کھوج نہیں ملتی وہ "رام رام"  
پرکارتے چاروں دشاؤں میں دوڑ رہے ہیں۔

مہنوں باری بدھی بوڑ جہا جو۔ بھیسو سکل بڑنک سما جو  
ایکھی ایک نہیں اُپدیسو۔ تھے رام ہم جانی کلیسو  
مانو سندر میں جہاز ڈوب گیا ہو۔ جس سے بیویوں کا سماج بڑا  
ہی ہوا مٹی ہو گیا ہو۔ وہ سب ایک دوسرے کو اپدیش دیتے ہیں۔ کہ  
شرک رام چند جی نے وہ جان کر کہ پرما کو بن میں ڈکھ ہوگا بھی بھولا دیا

نہیں ہی کھو سہیں میدنا۔ بھگ جیو نو رگھو پیر بھینا  
جوں پے پر یہو گو بدھی کینہا۔ تو کس سرٹو نہ مانیں دینہا  
وہ لوگ اپنی نندا کرتے ہیں۔ اور پھلیوں کی سرزنا کرتے ہیں  
اچلی کی سرزنا اس لئے کہ وہ اپنے پر تیم جل کے بنا زندہ نہیں رتی۔  
اور تھات جل سے اس کا پریم تچا ہے۔ اور اپنی نندا میں لئے کہ رام کے  
بنا وہ سب زندہ ہیں۔ اُن کا پریم سچا نہیں شری رام چندر جی کے بغیر  
ہمارے زندہ رہنے کو دھکار ہے اگر بھاتا نے پریم کا دیوگ ہی رجا  
نقا تو پھر وہ ملنگے پر مرتیو کیوں نہیں دیتے۔

ایہی بدھی کرت پر لاپ کلا پا۔ آئے اودھ بھرے پر تیا پا  
لشتم بیو گو نہ جانی بھانا۔ اودھی اس سب لکھیں پرانا  
اس پرکار بہت طرح کے دلاپ کرتے ہوئے ہاڈھی  
ہوئے وہ اودھ جی میں آئے شری رام چندر جی کے دسہر لوگ  
سے ان کی جو بری دھک سچا دشا ہو رہی ہے۔ اس کا وزن نہیں کیا  
جاسکتا۔ وہ تو اب چودہ برس کی میعاد کے بعد بھگوان کے درشن  
ہوں گے۔ اس کا تھا پر اپنے پرونوں کو دکھ رہے ہیں۔

وہا

رام دس سہت ستر لگے کر نر ناری



شری رام چندری نے کہا۔ ہے پتر سکھا! تم نے جو کچھ کہا۔ وہ سب  
سچ ہے۔ پرتویشامی نے مجھ کو اور ہی آگیا دی ہے۔

بیش چاری دس باسو میں مٹی برت بدیشو امارو  
گرام باسو میں اپنی گہری بھیدو دکھو بھارو

ان کی آگیا انور سارھے چوہہ برس کے لئے نہیں ہیں دھارن کر کے  
اور مینوں کا ساتب جیون اور امار گرن کرتے ہوئے بن میں رہتا ہے۔  
گاؤں کے بھیر ترنا میرے لئے نچت نہیں۔ یہ سن کر نشاد راج کوہ کو بڑا  
ہی ڈکھ ہوا۔

رام لکھن سیاروپ نہا دی۔ کہیں سپہ کیم گرام نر نار  
تے چوہا تو کہو ٹھکھی کیسے۔ جنہ پٹھے بن بالک ایسے  
رام۔ لکھن اور سیتا جی کے سندر روپ کو دیکھ کر گاؤں کے  
استری بیش آپس میں بات چیت کرتے ہیں۔ بے سکھی! کہو تو وہ مانا  
پتا کیسے ٹھکھو روں ہیں جنہوں نے ایسے سندر بالکوں کو برتا کر  
ڈاکہ ہے۔

ایک کہیں بھیل بھوتی کینہا۔ لوہن لاہوہم ہی بدھی دینہا  
تب نشاد پتی ارا ارا مانا۔ تروہ سنسپا منورہ بانا  
کوئی ایک کہتی ہے۔ کہ راج نے اچھا ہی کیا۔ برہما جی نے اسی  
بہاتے ہیں بھی تیروں کا لاکھ دیا تب نشاد راج نے سن میں دھار کیا۔  
تو اشوک کے ایک پیر کو ان کے کھڑے کے پاگیا منورہ سہجا۔

سہر گھوٹا تھری ٹھاکوں دیکھا۔ کہو رام سب بھاتی سہاوا  
پیر جن کری جو ہارو گھراٹے۔ رگھویر سندھیا کرن سندھلے  
نشاد راج کوہ نے وہ سہان شری رام جی کوئے مبارک دھایا شری رام  
جی نے دیکھ کر کہا کہ یہ سب پرکار سندر ہے۔ خرننگ زیر پردا دی لوگ  
بندنا کر کے اپنے اپنے گھر لے، اور شری رگھو ناٹھ جی سندھیا کر نیکی گئے۔

گوہن سنواری سا تھری سانی۔ کس کس لئے سے دروں شہانی  
سچی بھیل مویل دھرم رو جانی۔ دونا بھری بھری راجیسی پانی  
گوہ نے گشا اور کوئل تیروں کی کوئل اور سندر سا تھری بجا کر بھادی  
اور پو تر بیٹھے اور سندر کوئل بھیل بھولوں کو دیکھ کر ان کو دھڑوں میں  
اپنے ہاتھوں سے بھر بھر کر رکھ دیئے۔

سندھ سی راندھ مئے کر بھیا تو گل کینو  
چرت کرت نرا تہرت سستہرتی ساگر سیتو

شہہ سچا راندھ اندھ کند سورہ کل کے دھو جا سرب بھگان  
شری رام چند جی منشیوں کے سامان ایسی لپلا کرتے ہیں۔ جو سندر  
ساگر کے پار کرنے کے لئے پل ہے۔

پسندھی گن نشاد وجیب پانی۔ مڈرت لئے سپرہ بندھو لولائی  
لے کھل کھل بھینٹ بھری برا۔ مان پللیو مہیاں ہر شو اپارا  
مجب شری رام چند جی کے آنے کی خبر نشاد راج کوہ نے  
سنی تب پر تن ہو کر اس نے اپنے پر لیا روالوں اور جاتی بندھووں  
کو بلا لیا۔ اور بھینٹ دینے کے لئے بہت سے بھیل بھول لیکر من میں بہت  
ہی پر تن ہو کر پر بھو شری رام چند جی سے ملنے کے لئے نکلا۔

کری ڈڈوت بھینٹ بھری آگیاں پر بھو ہی بلوکاتی انور آگیاں  
سج سینہہ برس رگھو رانی۔ پوٹھی کسلی نکٹ پیٹھانی  
ڈڈوت کر کے بھینٹ آگے دھری۔ اور بڑے ہی پریم سے  
شری رام چند جی کو دیکھنے لگا۔ شری رگھو ناٹھ جی نے سمجھا کہ پریم کے  
دش ہو کر انہیں اپنے پاس بٹھالیا۔ اور انکی کسلی (خیریت) پوچھی۔

ناٹھ کسلی پدینگ دیکھیں۔ بھیلوں بھاگ بھاتی جن بھیں  
دیو دھرتی دھو دھو تھارا۔ میں جو نیچو سہرت پر لوارا  
ہے ناٹھ آپ کے چرن کلوں کے درشن کرنے سے ہی کسلی ہے آپ  
کے سیکوں کی گنتی میں میں بھی بھاگ بھا پاتا ہوں۔ دیو۔ یہ زمین۔ دھن  
اور گھر سب آپ کا ہی ہے۔ میں تو پر لوارا سمیت آپ کا ایک انے  
سیوک ہوں۔

کر پار کے پیر دھار یئے پاؤ۔ بھتا پئے جتو سبھو لوگو سہاوا  
کینو سیتہ سبھو سکھا شجی نا۔ موہی دینہہ پتو ایسہ سو آنا  
آپ کر پار کے شرنک ویر پ میں ملے اور سیوک کی پر تشہہ  
(دعوت۔ بڑھائی) بڑھاتے جس سے سب لوگوں میں میری راہ واہ بڑھ گیا۔

اور پھیلوں کی سکندھ سے تھکتا ہے۔ جہاں سندر پلنگ اور مینوں کے دریاک ہیں۔ اور جہاں سب پرکار کا پورا پورا آرام ہے۔

بیدہ سن اپدھان تراشیں۔ چھیر پھین ہر دو لید سہا سہاں  
تہاں میارا مویں نسی کر پیں۔ پنج پھی رتی منوج مدو ہر پیں۔  
جہاں ایکوں بستر تھکے اور گدے ہیں۔ جو دودھ کے پھین کے سان  
اُجل کدلی اور سندر ہیں۔ وہاں نثری سیتابی اور نثری رام چندر جی رات  
کو آرام کیا کرتے تھے۔ اور اپنی شو بھاسے کام دیو اور وٹی کے کھنڈ  
کو چور چور کیا کرتے تھے۔

تے سیارام ساقداری سوتے۔ شرمیت بسن ہو جا ہیں نہ جوئے  
ماتو پتا پیر کچن پیر باسی۔ سکھا سوجیل دال اور داسی  
وہی سیتابی اور رام چندر جی آج کھنڈے ہوئے بنید بستر کے  
گھاس پھوس کی سچ برسوئے ہوئے ہیں۔ ایسی حالت میں وہ مجھ سے  
دیکھتے نہیں جاتے۔ ماما پتا۔ کنبھی۔ چربا۔ مترا چھ نیاک سبھا داس۔  
اور دوسریاں۔

جو گوچر چنہ پیری پران کی ناہیں۔ جی سوت تپئی رام گوسائیں  
پتا جھنگ جاب پیدت پر بھاؤ۔ مسسر سرس ساکھار گھوڑاؤ  
سب جنگی اپنے پرائوں کے سان دیکھ بھال رکھتے تھے۔ وہی پوکھو  
نثری رام چندر جی آج زمین پر سوئے پڑے ہیں۔ جسکے جگت میں پرسدھ  
پر بھاؤ شانی پتا جھنگ جی ہیں۔ اور دیو اندر کے سکھا دشر تھ جی جن کے  
سندھ ہیں۔

رام چندر جی سو بید پھلی۔ سوت تپئی بام نہ کیسہی  
سیار گھو پیری کانن جو گو۔ کرم پر دھان ستیہ کہہ لو گو  
اور نثری رام چندر جی جن کے پتی ہیں۔ وہی سیتابی آج زمین پر سوئی  
پڑی ہے۔ بابھاناکس کے وپریت نہیں جوتے۔ کیا سیتابی اور نثری  
دھونا تھ جی جن کے یوئیں ہیں۔ لوگ پتا کہتے ہیں کہ کرم ہی پر دھان ہے۔

کیکے نندی مندمتی کھٹھن کٹھن پتو کیسہہ  
تہاں میں رکھونندان جانی ہی سکھ او سر دھ دینہہ  
موٹھ متی کیا ہی لئے بڑا ہی کٹھن پن کیا ہے جس نے نثری دھونا تھ  
جی اور جانی جی کو سکھ کے سسے دکھ دیا۔

سیا منتر بھرا تاسہت کندول پھل کھائی  
سین سینہہ رکھو پتا نثری پائے پادست بھائی

جیتا جی منتر جی اور بھائی لکشن جی بیت کندول پھل کھا کر  
دھوکا مٹی نثری رام چندر جی لیٹ گئے۔ بھائی لکشن جی ان کے چروان  
دبانے لگے۔

اُٹھے کھنڈ پتو سوت جانی کی سچی ہی سوون ہر دو بانی  
کچھک دو مکی سچی بان سمران۔ جاکن لگے۔ بیٹھی سیرا سن  
پر بھو نثری رام چندر جی کو سوتے جان کر لکشن جی اُٹھے اور گول بانی  
سے منتر جی کو بھی سونے کے لئے کہا۔ وہاں سے کچھ دور ہی پر دھنش بن  
ساکر دیر اس بیٹھ کر جانے لگے۔

گوہن بولانی یاہرو پرتیتی۔ کھلاون کھلاون راگے اتی پرتیتی  
اپو لکھن ہیں بیٹھکلیو جانی۔ لکھی بھائی سر چاب چڑھائی  
رام گوہ نے معتبر پیر دیاروں کو بلایا اور انہیں بڑے پریم سے  
جہاں تہاں بٹھا دیا۔ آپ کر پیا تر کش باندھ کر اور دھنش پرتی پڑھا کر  
لکشن جی کے پاس مایا بیٹھے۔

سودت پر بھوئی ہندی نشادو۔ بھیدو پریم بس ہر دیاں بٹا دو  
تتو ملکیت جبالو نو پانا بہرہ ہی۔ کچن سیریم کھنکھن سن کہہ اسی  
پر بھو کو زمین پر سوتے دیکھ کر پریم کے ماتے نشاد راج کے سن  
میں بڑا غمیز ہوا۔ ان کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ اور انکوں تل جل  
کی دھارا بہہ نکلی۔ وہ پریم بہت لکشن جی سے یہ چن کہتے تھے۔

بھوتی بھون سیہا ن سہماوا۔ سرتی سر نو نہ پٹ تر پاوا  
سختی مئے رحمت پارو چو بارے۔ جنور رتی پتی نچ لا تھ سدنوار  
جہا راج دشر تھ جی کا رات گنل تو مھماؤ سے ہی سندر ہے جیسے  
سمان دیو اندر کا مھلی بھی نہیں آسے ہیں مٹی جڑت سندر چو بارے ہیں۔  
ماو کام دیو نے اپنے ہاتھوں سے ہی تیار کیا ہے ہوں۔

سچی سچی چھوگ مئے منن سکندھ سباس  
پلنگ۔ منجھو مٹی دیہاں سب پدنگاں سباس

بہت ہی لوکھا اور پوتر۔ سندر بھوگ پدا دھنوں سے بھرا ہوا



ایسا دیا کر کہ میں اس کو دودھ نہیں کرنا چاہئے۔ اور نہ کسی کو برتھا دوش  
بھی دینا چاہئے۔ سب لوگ اکیان روپی راتوڑی میں جوتے والے ہیں۔  
اور ایک پرکار کے سٹے دیکھتے ہیں۔

اسیہیں جاگتا ہوا جاگتا ہوگی۔ پیراگتی پر پنچا سوگی  
جائے تب ہیں جو جگ جاگا۔ جب یہ سب شے بلاں براگا  
اسی سنسار روپی راتوڑی میں ہوگی لوگ جاگتے ہیں جو پرارکھ مارگ  
پر چلنے والے ہیں اور درشیر جگت کے موہ سے رہت ہیں۔ اس جو  
کو سنسار میں تب ہی جاگا ہوا جاتے جب یہ سب بھوک ولاں سے  
دیرکت ہو گیا ہو نہیں تو اس کا جاگنا بھی واستوں میں گورہ پتیدی ہے۔  
ہوئی بیکو موہ بھرم بھاگا۔ تب رگھو ناگھ چرن اوراگا  
سکھا پر م پر مارگھو ایرو۔ من کر مہن رام پدنیہو  
وویک (دیار) ہونے پر موہ بھرم بھاگا جاتا ہے تب گیان  
مکاپرکاش ہونے سے شری رگھو ناگھ جی کے چرنوں میں پریم ہوتا ہے۔  
بے سکھا! سب سے اتم پرشارتھ ہی ہے کہ من کی کرم سے شری رام  
جی کے چرنوں میں پریم ہو۔

رام پریم پر مارگھ روپا۔ ابلیگت الکھ انادی انوپا  
سکل یگار رہت گت بھیرا۔ کہی نت نیتی نرو پھیں بیدا  
شری رام جی پر مارگھ سرپ میں پر برہم ہیں وہ جاتے ہیں نہ  
اے ہوا لے اور بیروں کا وشہ نہیں۔ ان کا کوئی کارن نہیں وہ سو م اپنا  
آپ کارن ہیں وہ اور تیر ہیں اور انکے پنا سار جگت تنھیا ہے۔

(جمننا۔ مرنا۔ گھٹنا پر لٹنا آدی چھ کار شری کے دھرم ہیں۔  
آہتا بزدار ہے برہم میں بھید بھاؤ سے تنھیا ایامی آبادی سے پر تیت  
ہوتا ہے۔ اور آپا دھی کے دوش سے سینہ و ستود شت نہیں ہو ماتی۔  
اسلئے پریم بھید بھاؤ سے بہت اگھد سرپ ہے پریم بھاؤ سے رہت  
اس لئے وید یہ بھی نہیں۔ ایسا کہہ کر انکا نروپن کرتے ہیں۔

بھگت بھگت بھگت بھگت بھگت بھگت بھگت بھگت بھگت بھگت بھگت  
کرت چرت دھری مچ شوننت نہیں جگ مائل  
وہی کر پاؤ شری رام چندر جی بھگت پر بھوی برہمن۔ گائے اور

بھئی دن کر کل پٹپ کھاری۔ کنتی کیتھ سب بسوڈ کھاری  
بھیسو پشاد و پشاد ہی کھاری۔ رام سیامی سین نہاوی  
وہ سورج دنش روپی کرش کیلے کلہاڑی ہوگی۔ اس کیڑی  
نے سارے سنسار کو دکھی کر دیا۔ شری رام چندر کو زمین پر لیٹے دیکھ  
نشاود اچ گوہ کو بڑا ہی دکھ ہوا۔

لو لکھن مدھمر دو بانی۔ گیان براگ بھگتی رس سانی  
کا ہونہ کووٹھ دکھ کر دانا۔ پنج کرت کرم بھوک بسوڈ کھارتا  
تب لکھن گیان دیراگ اور بھگتی سے پری پورن بھگتی کو ملی جاتی ہے  
۔ پے کھارتا! کوئی کسی کو ٹکھ دکھ دینے والا نہیں ہے۔ سب اپنے کئے  
ہوئے کرموں کے پھلوں کو چھو گتے ہیں۔

جوگ سوگ بھوک بھل سندا بہت انہت مدھیم بھرم بھندا  
چھوٹو نو جہاں لگی جگ جالو۔ سمیتی بیتی کر مو ادو کا لو  
دھرنی دھامو دھنو پیر پوارو۔ سر کوٹو جہاں لگی بیو ہارو  
دیکھئے سنئے گئے من ماریں۔ موہ موٹ پر مارگھو ناہیں

علاپ۔ بھوڑا۔ بھلے بڑے بھوک۔ دوست دشمن۔ ادا میں  
یہ سبھی بھرم جال ہے جنم مرن۔ غشمانی۔ بدھالی کرم اور کال جہاں تاک  
کہ سنسار کا جال ہے۔ دھرنی۔ گھر دھن۔ نگر۔ پر پوار۔ سوڈ۔ اور کرک  
یہاں تاک کہ بیو ہاریں اور جو کچھ دیکھئے سنئے اور سوچئے میں آتا ہے وہ  
سب اگیان جینہ ہیں۔ ہیں لئے تنھیا ہیں سعتیہ تھیں۔

سینے ہوئی بھلکھاری نرو پوڈو تاک۔ پتی ہوئی  
جاگیں لاجھونہ ہاتی کچھوٹھی پر پنچ جیاں جوتی

جیسے سوپن میں کوئی راہ کنکال ہو جائے اور کنکال سورگ کا راہ  
ہو جائے۔ تو جیسے جاگتے پر راہ کو کوئی ہانی نہیں اور کنکال کو کوئی ٹا بھ  
نہیں ہوتا۔ ویسے ہی اس درشیر جگت کو ہرے سے دیکھنا چاہئے۔

اس بکاری نہیں کیجئے و ستو۔ کا جو ہی بادی نہ دیئے دو ستو  
موہ نساں بسوڈو ن ہارا۔ دیکھئے سین اینک پر کارا

دیوتاؤں کے کلیان کے تحت شمشیر دھارن کر کے یہ سلاٹیں  
کرتے ہیں۔ ان کی کھانسی ہلکے سانس کے ساتھ جہاں بیٹ جاتے ہیں۔

## ماس پارائین - پندرہویں شہرام

سکھا بھی اس پر ہی ہوئی۔ سب کھو بیرون رت ہو ہو  
کہتے نام کن بھائی کو سارا۔ جا کے جاگ متنگی سے کھدارا  
ہے سکھا! ایسا بھیکو موہ کو تیاگ کر شری پستارام جی کے چروں  
میں پویم کرو۔ اس پر کارام جی کے گن گان کرتے سویرا ہو گیا۔ تب  
سنا دکھ کلیان کرنے والے اور اسے سکھ دینے والے دیکھو ان شری ام  
جی جاگے۔

میں کی شہوچ کر ہی رام نہاوا۔ سچی سچان بٹ چھیر مگاوا  
انج بہت سہر جٹا پٹا۔ دیکھی سمندر میں جیل چھائے  
شوخ بڑک کر مار کے شری رام چندر جی کے نشان کیا۔ پھر پریم  
پوتر پر چھونے پر کا دودھ سنگہا یا۔ اس دودھ سے بھائی نکشن بہت  
شہری رام چندر جی نے سر پر جٹا بنائیں۔ یہ دیکھ کر سمندر کی آنکھوں میں آنسو  
بھرائے۔

ہر دیاں دا ہوا اتی پدن ملینا۔ کہہ کر جوری بچن اتی دینا  
ناکھ کہیو اس کو سل نا کھا۔ لئے دھتو ماہو رام میں سا کھا  
ان کا ہر وہ اتی انت جئے دگا۔ جیہہ مڑھا گیا۔ باکھ جڑ کر انہوں نے  
بہت ہی دین بچن کے۔ ہے نا کھا! مجھے کوشل تپی رسرک جی نے کہا تھا  
کہ بکھ بے کر تم شری رام جی کے ساتھ جاو۔

ہنو دیکھائی شہری انہو اتی۔ آنہو پھیری بیگی دو بھائی  
لکھنور انہو سیا آنہو پھیری۔ سنہیہ سکل سنگوچ نییری  
اورین دکھ کر گنگا جی میں نشان کر دوا کر دو بھائیوں کو جلی  
واپس لے آنا۔ سب سنشے (شک و شبہ) اور سنگوچ کو دور کر کے  
لکھن سنہیہ اور رام کو بھلا لانا۔

نرپ آلی کہیو گو سائیں جس کئی کروں بی سوئی

کمری بیتی پانیہہ پر سو دینہہ بال جی روئی  
ماہاراج نے تو مجھے ایسا ہی کہا تھا۔ اب ہے سواری بھیا  
ایک کہیں میں قہمی کروں۔ میں آپ پر بھاری جانا ہوں۔ اسی بیتی  
کر کے سمندر جی پر بکھو کے چروں سے لپٹ گئے اور بالکسی طرح

روئے گئے۔  
تات کر یا کر کی کھیے سوئی۔ جاتیں اودھ اناکھ نہ ہوئی  
منتری رام اکھائی پرلو دھوا۔ تات دھم متو تہہ سٹو سودھا  
ہے تات۔ اکریا کر کے وہی کھ کھیے جس سے کا پودھا اناکھ  
(لاورث۔ یتیم نہ ہو۔ یہ سنکر شری رام جی نے سمندر کو اکھایا اور سمجھا کر  
کہا۔ کہ ہے تات! دھم کے سدھانوں کی آپ نے ابھی طرح سے  
چھان بین کی ہوئی ہے۔

رہی نہ جی ہر سچند نر لسیا۔ سہہ دھم بہت کوئی کلہیسا  
رہتی دیو بلی بھوپ سجسا نا۔ دھم دھم ہو سہی سنگٹ نا نا  
شہوی۔ دھم جی اور راہ ہر شچند ر نے دھم کے لئے کر دڑوں  
دکھ اکھائے۔ رہتی دیو اور چہ راہ بلی نے بہت طرح کے شکٹ  
سہن کر کے دھم کو دھارن کئے رکھا۔

دھم مونہ دوسر سنہہ سمانا۔ ام گم گم پیران بکھانا  
میں سوئی دھم سٹکھ کر پاپاوا۔ تجیں انہوں پیرا بچھو چھاوا  
سیتہ کے برابر اور کوئی دھم نہیں ہے۔ یہ بات دیدشا ستر اور  
پراکوں میں برسد ہے۔ میں نے اسی دھم کو بڑی آسانی سے پالیا ہے۔  
اس کا تیاگ کرنے سے تینوں لوگوں میں بدنامی ہوگی۔

سبھاوت کہوں ابھس لاہو۔ مرن کوئی قسم داروں داہو  
نہہہ سن تات بہت کا کہوں۔ دینیں اتر و پھری پاتو لہوں



سنمائی پرتش (عزت دار آدمی) کے لئے بڑی نامی پادشاہ  
کرنا کروڑوں دفعہ ہر گھنٹے کے سواں بھیا ایک ڈکھ دینے والی ہے  
ہے تات! میں آپ سے زیادہ کیا کہوں۔ نہیں جواب دیتے بھی  
جھ کوڑا پاپ ہوتا ہے۔

تھرہ پتی پتو سم اتی بہت موریں۔ ہنتی کروں تات کر جو ریں  
سب بدھی سوئی کر تو یہ تھاریں۔ دکھ نہ پاؤ پتو سوچ جھاریں  
آپ بھی پتا جی کے سمان میرے بڑے ہتکاراں ہیں۔ اس لئے  
باتھ جڑ کر آپ سے ہنتی کرتا ہوں۔ کہ آپ کو بھی سب پرکار سے بڑی  
کھ کرنا چاہئے۔ جس سے پتا جی ہم لوگوں کی یادیں دکھ نہ پاویں۔

سنی رگھوناٹھ سچو سمبھاؤ۔ بھٹیو سپر کھن بکلی لہشاؤ  
ہنتی کھو لکھن کی کوٹھ بانی۔ پر بھو بڑے بڑا نوچت جانی  
شتری رگھوناٹھ جی اور سمتر کی آپس میں اس بات چیت کو سنکر  
لہشاؤ راج سمیت اپنے پرچار کے بڑا ہی دیا کل ہوا۔ پھر نکشن جی  
نے ہمارا راج دشرہ کو کچھ کھو دشرہ کہے پر بھو نے بڑا نوچت  
(ناما صاحب) سمجھ کر انہیں کچھ کہنے سے روک دیا۔

پکھی رام رنج سپتھ دیوائی۔ لکھن سندلیو کہنے جانی  
کہہ سنتر و پتی بھوپ سندلیو۔ سہی نہ سیکھی سیما پت کلکھو  
ہنتی رام چندری نے سکی کر (لجائے اسے) سمتر کو اپنی  
سوگند دلا کر کہا کہ آپ نکشن جی کے اس سندیش کو پتا جی کو نہ کہنا  
سمتر نے پھر رام کا سندیش سنایا۔ کہ سیتا جی اپنے کھیش نہ سہ سکیں گی

جی ہی بدھی اودھ او بھری سیا۔ سوئی رگھو برہی تھہری کر نیا  
نتر و خپٹ اولب بہریتا۔ میں نہ جلیک جی جل پتو مینا  
اور جس طرح سینا اودھیا کو واپس لوٹ آویں تم کو (سمتر کو)  
اور شری رام چندری کو وہی آپاٹے کرنا چاہئے انہیں تو میں (راجا دستھ)  
بالکل ہی نہ کہہ رہا ہوں کہ میں کے سمان زندہ زندہ سکوں گا۔

میکیں سسری کل کھ جلیہیں جہاں جتومان  
تہاں تب رہی سکیں سیما جی پتی بہاوی

سیتا جی کے لئے میکے میں اور سسری میں سب پرکار کا کھ ہے  
جب تک پتی ختم نہیں ہو جاتی تب تک اس کا جہاں جی چاہے  
کھ پور کر رہے۔

ہنتی بھوپ کینہہ جی ہی بھاتی۔ آرتی پرتی نہ سوکھی جاتی  
پتو سندلیو سنی کر پاندھانا۔ سیا ہی رنہہ سیکھ کوئی پاندھانا  
جس اور ہنتا اور پریم سے راج نے ہنتی کی ہے وہ مجھ سے کسی  
پرکار بھی کی نہیں جاتی ہے۔ کر پاندھانا شری رام چندری نے پتا جی  
کے سندیش کو سنکر سیتا جی کو کروڑوں پرکار سے بھار کر کہا۔

سا سو سسر گرو پر یہ پرچارو۔ پھر تو تو سب کر مٹے کھھاؤ  
سنی پتی بجن کہتی سید سہی۔ سنہو پران پتی پریم سینی  
اگر تم گھر لوٹ جاؤ تو اس سسر گرو اور پرچار سب کا دکھ بٹ  
جائے۔ پتی کے ان بچوں کو سیتا جی کہنے لگیں ہے پران ناٹھ۔ ہے  
پریم سہاے! سنئے۔

پر بھو کر وناٹے پریم بیکھی۔ تنو جی بہت چھانڈھی کھینکی  
پر بھیا جانی کہن بھانو بہاوی۔ کہن چندر کا چند و تخی جانی  
پریم پر بھو! آپ دیا کے چندر اور پریم گیان وان ہیں۔ ذرا  
دچار تو کیجئے کہ شری کو چھوڑ کر اس کی چھایا کیسے الگ کر کے رد کی  
جاسکتی ہے۔ اور نقاد جہاں شری ہوگا وہاں ہی چھایا ساتھ رہے گی۔  
سو یہ کو چھوڑ کر اس کا پرکاش کہاں جاسکتا ہے! چندر کی چاندنی  
چندرا کو چھوڑ کر کہاں جاسکتی ہے۔

پتی ہی پریم مٹے بنے منانی۔ کہتی سچو سن گر اسہانی  
تہہ پتو سسر سسر بہتکاری۔ اتر و دیٹوں پھری نوچت بھاری  
پتی کو اس پرکار پریم سے پری پورن ہنتی سنا کر سیتا جی سمتر سے  
سندری کہنے لگیں۔ کہ آپ میرے پتا اور سسر کے سمان پری بھلائی  
چاہئے والے ہیں۔ آپ کو اس پلٹ کر تو دیتی ہوں۔ بہت نوچت

آرتی پس سنماتھ پھٹوں بلگوں نامب تات  
آج سسر پل پوادی جہاں لگی ناست

پرنس تو کچھ بھی ہے آت! میں بیتابی اور کراہنے کے بجائے ہونے پر خوش ہوں۔ آپ میرا نہ ماننا، سو انہی کے حیران منہ کے بیٹا سنا۔ میں اہمال تک رشتہ ناما طے نہیں۔ وہ سب میرے لئے دیرتھ ہیں۔

تو بدیجو بلاس میں ڈیٹھا۔ نرپ مہی بکٹ ملن پڑھیا  
سکھ نہان اس تو گرہ موریں۔ بیا بہین من بھاو نہ بھوریں

میں نے اپنے پیارے بھائی کو دلاسن (عبادہ و خدمت) اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے جن کے چروں کی چوکی سے سب شرمیلی آیتا محبت ملاتے ہیں۔ انھوں نے جن کے چروں میں سب شرمیلی راہبر کمال کا کہ بنام کرتے ہیں میرے ماما تاجی کا کہ عجب پرکار سے سکھ کا جندار ہے یزوتوی کے پناہ بھول کر مجھے چھاپن لگتا۔

مُسٹر جیکوئی کوسل راؤ۔ کیون چاری دس پرگٹ پرکھاؤ  
ایکین ہونٹی جیدی مُسرتی لیٹی۔ اردھ سنگھان آسنو دیٹی

میرے شمس کو شل راج چکروتی جو بار بار ادھیراج میں۔ جودہ  
لوگوں میں جکا پر کھاکو کر گٹ ہے چن کا سو گت بار بار ادھیراج میں  
بڑھ کر کرتے ہیں۔ اور ایسا دوسرا سہلی میں انہیں بیٹھنے کے لئے کرتے ہیں۔

سُورِ اِتَادِ رِی اودنه نواسو۔ پری پری یار دانا توں ہم ساشو  
نہو گھو پتی پدی ہم پر اکا۔ نوی کیو سینگہ ہر اکا لاکا

ایسے چکر دیتی سستہ اور الیو ہیا نیر کی زمین کو ترا۔ پیسار  
پر پورا اور ما کے سمان پیاری سا سونیں۔ یہ سچی پیارہ شری کو  
ماہ جی کے چہل کلوں کی سوج کے بغیر خجے سپنے میں تلخی سکھاتی  
پر تیت نہیں ہوتے۔

انگرم ہشتہ بن بھونی پہارا ۔ کیری کیرہی سہر سہرت اپارا  
کول کرات گرننگ بہنگا ۔ موہی سب کھدیران پتی سنگا  
دنگم راستے (دشوار گڈار راستے) جنگلی زمین ۔ پہارا ۔ اٹھنی شیر سہرور  
اور اتھاد ندیاں ۔ کول (جاتی کا نام) کھیل ۔ ہرن اور کھیری ۔ پیس  
پہران ناٹھ کے ساتھ رہنے کے لیے سکھائی ہوئی گے۔

سائنس و سائنس دانوں کی منتقلی کرنی چاہیے

مور سوچ چینی کرے پتوں میں بن گئی بھلا این  
میری طرف سے آپ ساس اور سسر کے پاس بڑھتی کرنا  
کہ میری بالکل چٹنا نہ کر لیں۔ میں بن میں بھلاؤ سے ہی لگی ہوں۔

پیران ناخدا پر یہ دیور سا تھا۔ سیر دھرمین دھرمی دھنوبھا تھا  
 لہنیں گشت موکھ موکھ میں ہیں۔ موہی لگی سوچ کرے جسی بھوویں

دیروں میں شرمی بران ناخدا اور پیرہ دیورہ دھنس اور تیروں سے  
 بچھریے ترکش دھارن کیسے پیرہ سناڑے ہیں، اُنکے ساتھ نہ مجھے راستے  
 کی تھکا کاوش ہے، نہ کسی بات کا شدیدہر ہے، اور نہ ہی میرے تنائیں  
 کسی سرکار کی کوئی خدائے، اسے قبول کر بھی میری خستہ کر گیا۔

سستی سمندر و سیاستی بانی بھیدو بکل جو چنی مئی ہانی  
نیں سوچہ نہیں سستی نہ کا نا کہی نہ سکئی کچھو اتی اٹھانا

سمنتر سیٹاجی کی شیتیں بانی کو مندر ایسے دو ایک ہو گئے مانوسہا  
سنی چھن جانے پر دو ایک ہو گیا ہو۔ آنکھوں سے کچھ دھانی نہیں دیتا۔  
اور دکانوں سے ٹٹنی دیتا ہے۔ ایسے دو ایک ہو گئے کچھ کہہ نہیں سکتے۔

رام پر چھوڑ دو کیونکہ یہ ہو بھائی۔ تیری ہوتی نہیں میں چھائی  
 جتنے ایک ساتھ ہوت کینے۔ اچھ اتر گھوڑن دینے

شری رام چندر بابا بہت بچہ لڑے شستری کو سمجھایا تو بھی شستری  
کی چھائی ٹھنڈی نہ ہوئی۔ اسی کو سناٹا لہجہ لے کر کہنے لگے شستری نے ایک  
جتن کئے تو شری رکھوٹا لہجہ ہی اُنکا تھکا اُتر دیتے تھے۔

میں جانی نہیں رام رجائی کھٹن کرم گتی کچھ نہ بھسانی

رام لکھن سیاید خٹرو نانی ۔ پھر یونیٹک جی مورگنوائی

بڑی گھٹن ہے۔ اس کے آگے کسی کا کوئی چارہ نہیں چلتا۔ دام نکٹمن

اور سیٹھا جی کے چہلوں میں سر ہوا کر اس پر کار غنیمتہ لوٹ پہلے جیسے کوئی  
بیویاری اپنی بوکھی لٹا کر۔

اکتھو ہائیٹو ہے لام تن میری میری ہنہنا میں  
 دیکھی نشا ولفا در لب ہنہنا میں



موسیٰ رام راہری آن سہ تھ سپتھ ساجی کھوں  
برو تیرا ہوں گھنولے جب لگی پائے پھار ہوں  
تب لگی تلسی ناخن کر پال پارو امار میوں

پہاڑا آپ کے چرن مل دھو کر میں آجیو ناہر چلوں گا۔ اہ  
بدلے میں اترائی کچھ دنوں کا۔ ہے رام! مجھے آجی اور ہمارا دھڑکا  
کی سونگند ہے کہ میں سب سچی بات کہتا ہوں بھٹس جی بٹلے ہی  
مجھے تیرا میں۔ پر جب تک میں آپ کے پاؤں نہ دھوں تب تک ہے۔  
تلسی داس کے سوامی! ہے کہ پاؤں پہنچیں! میں آپ کو پاؤں میں اُتاروں  
سُنی کیوٹ کے میں پریم لپٹے اٹ پٹے  
پیسے کرو تائیں جتنی جا سکی لکھن تن

ملاح کے ایسے پریم بھرے اٹ پٹے بچن شکر دیا دھال شری  
رام چندر جی سینا اور بھٹس کی طرف دیکھ کر رہے۔

کر پائندھو بولے مسکائی۔ سوئی کرو میں تو ناؤ نہ جانی  
یگی انو جیل پائے پگھارو۔ ہوت بلیو اتار ہی پارو  
کر پائندھو ان مسکا کر بولے ہے بھالی تو دی کہیں سے  
کہ تیری ناؤ نہ اڑ جائے۔ جلدی پانی لاکر پاؤں دھو لے دیہا ہی ہے۔  
ہیں جلدی پارو لگا۔

جاسو نام سمرت ایک بار۔ اترتیں نہ کھو سہو اپارا  
موسیٰ کر پالو کیوٹ ہی نہورا۔ جھپٹیں جگہ کہ تہوں پہنچو تھورا  
جن کے نام کا ایک بار سمن کر لے سے۔ پیش میں اٹھا، بھو  
ساگر سے تر جاتا ہے۔ دی کر پالو بھگوان جنوں نے اپنے تین قدوں  
سے بھی جگہ کو چھو کر دیا تھا۔ اڑھات مامن اوتار میں دی قدوں  
میں ترو کی کو ناب لبا تھا۔ دی اب گڑ گا جی سے پارا ترے کینے ملائی  
سے بنی کر رہے ہیں۔ بھگوان کی گیسوی اوجھت لپلا ہے۔

پد پد نہر کھی دیو سہری ہرشی۔ سُنی پر چھو کہ میں متی کرشی  
کیوٹ رام ریا لیسو پاوا۔ پانی بھو ناہری لسی آوا

سمترے رکتہ ہانکا۔ گھوڑے رام جی کی طرف دیکھ کر نہہنا ہے۔  
یہ دیکھ کر نشا دلایا ہے دیکھی ہوئے اوس سپٹ سپٹ کر کھپتے  
لگے۔

جاسو بیگ بیکل پُوسیس۔ پر جانا تو نہ تو ہے میں کیسیں  
برس رام سمترے پٹھا کے۔ سمر سہری تیرا پوٹا آئے  
جس کے لوگ میں پیشو لیسے دیا کل ہیں۔ ان کے لوگ میں پڑا  
اتا اور چاکے زور میں گئے۔ شری رام چندر جی نے سمترے کو زبردستی  
دایس کیا۔ اور آپ گھگھی کے کنارے پر آئے

ماگی ناؤ نہ کھوڑا آنا۔ کہی تھار مر مو میں جانا  
چرن کس راج کھوں کھوئی۔ مانس کرنی موری کچھو اہی  
شری رام جی نے ملاح سے ناؤ ڈانگی پر ملاح ناؤ نہیں لاتا  
دھکے لگائیں نے تھار اوسا راھید جان لیا ہے۔ سبھی لوگ کہتے  
ہیں کہ آپ کے چرن کھوں کی دھول پتھر تک کو بھی نش بنا دینے والی  
کوئی جڑی بوٹی ہے۔

چھوٹ سیالائی ناری شہائی۔ پائیں میں نہ کاٹھ کھٹائی  
ترنو مٹی گھر سنی ہوئی جانی۔ باٹ پرئی موری ناؤ اڑائی  
جس کے پھرتے ہی پتھر کی شلا بھی سُندر امرت ہو گئی۔ یہ ناؤ  
و کاٹھ کی ہے۔ کاٹھ پتھر سے تو نرم ہی ہوتا ہے۔ کہیں یہ میری ناؤ بھی  
آپ کے چرن کھوں کی دھول کا سپر پاکر اڑ جائے اور مٹی کی استری  
ہو جائے تو مجھ غریب کی۔ دی دھاری گئی۔ میں تو لٹ گیا۔ اس لئے  
میں ناؤ لے سے ڈرتا ہوں۔

ایس میں برتی پالیوں پلو پارو۔ نہیں جانیوں کچھو امیر کب اڑو  
جوں پر کچھ پارا اسی گا چہہ ہو۔ موسیٰ پد پد کھارن کہہ ہو  
اس ناؤ کے سہارے ہی میں اپنے پر پوار کا پائن پوٹن کرتا  
ہوں۔ دوسر کوئی کاروبار مجھے کہہ نا نہیں آتا۔ اگر تم ضرور ہی گنگا پار  
کرنا چاہتے ہو تو پہلے آپ مجھے اپنے چرن کھوں دھو لینے کی اگلیا  
دیکھئے  
پد پد دھوئی پڑھائی ناؤ نہ ناٹھ اترائی جنوں

ملاح سے کہا کہ اپنی اُترانی لے لیجئے، ملاح نے نیا کل ہو کر پھوٹے چرن پھوٹے۔

ناٹھ اُجھو میں کاہ نہ پاوا۔ مٹے دوش ڈکھ وارو وا وا بہت کل میں کینہی جھوری۔ آجودنی پڑھی تہی بھلی پھولی

ملاح نے کہا۔ ہے ناٹھ! ایسا کونسا پدا رکھتے ہے جو میں نے آج نہ پلا ہو میرے دوش۔ ڈکھ اور کنگا کی کی جن آج مٹ گئی ہے۔ میں نے بہت سے تک نہ دوزی کی آج بھاتا نے مجھے بھر پور نہ دوزی دی ہے۔

اُب پھوٹا ناٹھ نہ چاہئے مویں۔ دیوی دیال اٹو گرہ تو ریں پھرتی بار موی جو دیوا۔ سویر سادو میں ہر دھری لیوا ہے ناٹھ! ہے دین دیال اُپ کی گریا سے اب فھے اور کچے نہیں چاہئے۔ واپس لوٹتے سے اُب مجھے جو کچھ دیں گے وہ پرشاد مہر مانگے پھر دھروں گا۔

بہت کینہہ پھوٹو لکھن سیانہیں کچھو کیو لوٹو  
پدا کینہہ کرو ناتن بھگتی مہل برودی

پھوٹو شری رام چندر جی و لکھن سیانہیں اور سیتا جی نے بہت زور لگایا۔ ہانتو کیوٹ (ملاح) نے کچھ نہ لیا۔ تب دیا کے بھندار بھگوان شری رام چندر جی نے اپنی نزل بھگتی کا وردان دے کر ملاح کو وادہ کیا۔

تہی دیور سنگ کشل ہوری۔ آئی کروں جلیں اُچھاووری  
شنی سیانے پریم رس سانی۔ بھٹی تب سہل باری بر بانی

وہ یہ کہ میں تہی اور دیور کے ساتھ کشل پوروک لوٹ کر تمہاری اُچھا کروں سیتا جی کی یہ نرنا پریم رس سے بھری ہوئی پراہتھا سنگھ کنگا جی کے پوتر میں سے یہ سہل بانی ہوئی۔

سنو رگھو بیر پر یا بید تہی۔ تو پر بھاؤ جاگ بدت نہ کیہی  
لوکپ ہو میں بلوکت تو ریں۔ تو ہی سیو میں سبھی کر جوریں

ہے خری رگھو ناٹھ جی کی پیاری جانی! سنو۔ تمہارے پر بھاؤ کو سنسا میں کون نہیں جانتا۔ جی پر تم کو پاد شٹی دلائی ہو۔ وہ لوگ پال ہو جاتے ہیں۔

پر بھو جی کے ان بچوں کو مل کر کنگا جی کی بدھتی بھرم میں پڑ گئی۔ ملاح سے اس طرح پاد اُتارنے کی سبتی کرتے دیکھ کنگا جی کو سوسٹینان پر بھو جی شکتی پر سند بہر گیا۔ پرتو جب اُس نے پھوٹے پاؤں کے ناخنوں کو دکھا تو اپنے اُپتہی ستھان کو پہچان کر کنگا جی پر دیا کر کے کیکیو ل نہ لیا ہے۔ بہت پرت ہوئی، ملاح شری رام چندر جی کی انگلیا پکر کھڑے میں جلی پھر کر لے آیا۔

اتی آسند املی انورا کا۔ چرن سرج بکھارن لاگا  
برشی شمن سرکل سہا ہیں۔ ایہی سم نیہی چچ کو ونا ہیں

اتی انت پریم اور آسند کی اُمتاک سے شری رام چندر جی کے چرن کلوں کو ملاح دھونے لگے۔ سب دیوتا کچول مہا کر س پر شک۔ کرنے لگے کہ اس کے سامان نیہی کی راشی دوسرا کوئی نہیں ہے جیسے کہ پھوٹے چرن کلوں کو دھونے کا سو بھاگہ پر اپت ہوا ہے۔

پدا بکھاری جلو پان کری آپو سہت پر یوا  
پیشرا و کری پر بھو جی تہی مدت کیو لڈی پار

ملاح نے پھوٹے پاؤں دھو کر اپنے پر یوا سمیت وہ چرن مات پر یا۔ اس پر کار پہنے اپنے ستروں کو سندار ساگر سے پار کر کے وہ پرتن دھو کر پھوٹو شری رام چندر جی کو کنگا جی کے پار لگایا۔

اُتری ٹھاڈھ بھئے سر سری رتا۔ سیارامو گہ لکھن سیمیتا  
کیوٹ اُتری وندو س کینہا۔ پر بھو جی سچ امی نہیں کچھ دینا

شری سیتا جی اور شری رام چندر جی لکھن اور نشا صلی گوہ کے سیمیتا اتر کر کنگا جی کی ریت میں کھڑے ہو گئے۔ تب ملاح نے اُتر کر دندوت کی۔ اس کو دندوت کرتے دیکھ پر بھو شری رام چندر جی لخت گئے کہ اسے اسکی اُترانی کچھ نہیں دی گئی۔

پیا سیانہیں س یا جانن ہاری۔ مٹی مٹی من بدت اتاری  
کپیو کر پال لیہی اُترانی۔ کیوٹ چرن گئے اکلائی

جی کے ہر دے کی جاننے والی سیتا جی نے مٹی بڑت اٹھوٹی۔ برتن من سے اپنی انگلی سے اندی کر یا لکھن شری رام چندر جی نے



مجھے آپ جیسی آگیا اور گئے۔ ہے رگھو پراپ کی دوائی ہے  
میں دوسا ہی کر رہا گا۔

ہر سچ سینہ پر ام لکھی تا سو۔ سنگ لینہ گوہ ہریاں ہلا سو  
پتی گوہن گیتی بولی سب لکھی۔ کری پری تو شوہر اتب کینے  
نشاواراج کا سہا دک پریم دیکھ شری رام چند جی نے ان کو سا  
لے لیا۔ نشاواراج اس سے میں بڑے ہی پرت ہوئے پھر گواہے اپنی  
باقی کے لوگوں کو بلایا۔ اور نشست کر کے دوا کیا۔

تب گن پتی ہو ستمری پکھو نانی ستر ستر ہی مانتہ  
سکھا انج سیا بہت بن گوٹو کینہہ رگھو نانتہ

تب گنیش جی اور شو جی کا سمن کر کے اور گنگا جی کو مشکب  
فکر کر پھو شری رام چند جی نشاواراج بکشن اور سینا سمیت بن کوٹلے۔  
قیہی دن بھٹو ٹپ تر با سو۔ لکھن سکھان سب کینہہ ساسو  
پرات پرات کرت کر دی گھوڑانی۔ تیرتہ راجو دیکھ پر بھو جانی  
اس دن تو کسی ایک برکش کے نیچے لڑا اس ہوا۔ بکشن جی اور  
نشاواراج نے سب کلام کا سامان لا کر دیا۔ پرات کال اٹھ کر اوس  
پرات کر یا (شوچ سنوھیا ہوں آوی) کر کے شری رگھو نانتہ جی نے  
تیرتہ راج بھاگ جا کر درشن گئے۔

پچو ستیہ شردھاپریہ ناری۔ مادھو ستر ستر جیتو ہنکاری  
جاری چارکھ بھرا بھنڈا رو۔ پٹہ پر دیس دیس اتی چارو

اس تیرتہ راج پر یاگ کا ستری ستیہ (سجانی) ہے۔ شردھاپریہ  
استری ہے۔ اور شری مینا مادھو جی جیسے ہنکاری ستریں۔ دھرم ادا کام  
موکش ان چاروں پارکھوں سے بھنڈا بھرا ہے۔ اور دھو دھو جی اس  
راج کا ستر درشن ہے۔

چھتر داکم گدھو گاڑھ سہا وا۔ سترے ہوں نہیں پرتی پچھنہ پاوا  
سین سکھ تیرتہ بر دیسا۔ کلش ایک ملن رن دھرا  
اس تیرتہ لکھنتر دھیت ہی دھم ہے مینوٹ اور سندر نالہ ہے

سب سینھیاں باکھ جوڑ کر تہائی سیوا کرتی ہیں۔

تہہ جو ہم ہی بڑی بنے سنانی۔ کر پا کینہہ سو ہی ونہی پڑانی  
تپنی دی میں دی ایسیا۔ سچل ہوں بہت راج باکیسا  
آپ نے بچہ کو بڑی بیٹی سنانی۔ وہ آپ نے بچہ پر کر یا کر کے  
پڑانی دی ہے۔ تو بھی ہے دیوی میں اپنی بانی سچل کرنے کے بہت  
آپ کا شیر وادو جی ہوں۔

پران مانتہ دیو بہت کسل کو سلا آئی  
پوچھو سب میں کامنا پچھو رہی ہی بھاگ چھائی

تم اپنے پران مانتہ اور دیو بہت کسل پورنگ اور دیوا لکھا  
لوگوں۔ تہہ باری سب کامنا میں پوری ہوں گی۔ اور سنا سنا پچھو  
تہہ باری سندریش وکرتی پھیل جاتے گی۔

گنگا جین منگل مولا۔ ستر ستر سیا ستر ستر اٹو گولا  
تب پر بھو گوہ ہی کھٹو کھٹو جی ہو۔ ستر ستر سوکھ کھٹو کھٹو جی اڑا ہو  
گنگا جی کے منگل مل جی شکر اور دیو ندی کو اپنے اٹو گول جا کر  
پیتا جی بہت پرت ہوں تب پر بھو نے نشاواراج گوہ کو گھوٹ  
جانے کے لئے کہا۔ پر بھو کے یہ کچن کچن کر نشاواراج کا مٹہ سوکھ گیا  
اور کھیلے جلنے لگا۔

دین کچن گوہ کہہ کر جوری۔ بنے سندر گھوٹل مٹی موری  
مانتہ ساکھ ہی پٹھو دیکھائی۔ کری دن جاری چلن سیوا کائی

نشاواراج باکھ جوڑ کر دیں کچن بولے ہے۔ رگھو کی شردھاپریہ  
آپ میری پراقتنا سنئے۔ میں جاہتا رتوں۔ جو میں آپ کے ساتھ رہ کر  
آپکو راستہ دکھاتا جاؤں اور کچھ دن آپ کے جروں کی سیوا کروں۔

جیہ میں بن جانی رہا گھوڑانی۔ پرن کٹی میں کر بی سہائی  
تب سو ہی کچن جی دیو جانی۔ سوئی کر مہیوں لکھو سیر دوائی  
ہے رگھو مانتہ جی! چلن میں جا کر آپ دیں گے دوائی  
سندر تروں کی جھو پڑی آپ کے سہنے کے لئے بنا دیں گات

اس پر کار شری رام چند جی نے اس کے تروٹی کا درشن کیا۔ جو سمن  
کرنے سے ہی سب سندر مشنگوں کو دینے والی ہے برتن ہو کر اٹھا  
کیا اور شوبی کی پوجا کی۔ اور پھر ہی انوسا تیرتھ دیوتاؤں کا پوجن کیا۔  
تب پر بھو بھرواج پہن آئے۔ کیت دندوت گئی اور لائے  
مٹی من مودہ چھو گئی جانی۔ پر ہما ندر اسی جنو پائی  
تب پھر پکھو شری رام چند جی بھرواج جی کے پاس آئے  
انہیں دندوت پر نام کیا۔ بھرواج جی نے انہیں بھاتی سے لگا لیا۔  
بھرواج جی کے من میں جتنا آئندہ بڑھا۔ اس کا وزن نہیں کیا جاسکتا۔  
مالو انہیں برہم آند کی راشی ہاتھ آگئی ہو۔

دینی سیس منیس اراقی آند و اس جانی  
لوچن کو چر شکر ت بھل ناہوں کے پھٹی آئی

میشور بھرواج جی نے انکو آئندہ اور اسی جانی کو انکے  
پر سے ملے جانی آند ہوا۔ کہ آج بھاتا۔ نے شری رام لکشمین اور  
سیتا جی کے روپ میں مانو ان کے سمیڈوں پوجا کر موں کے پھل  
کو پر تیکش روپ پیرا ان کی آنکھوں کے سامنے لاکر پرکٹ کر دیا۔  
کسل برتن کرن آسن دینے۔ پوچی پریم پر پورن کیہنے  
کند مول بھل انگر نیکے۔ دینے آئی فنی منہوا انی کے  
کشل پوچ کر مٹی نے ان کو آسن دیا۔ اعد پریم بہت اٹکی و جا  
کر کے انہیں پر سن کیا۔ پھر ایسے سندر کند مول بھل انکو لادینے جو کہ  
انو امرت ہی تھے۔

سیا لکشمین جی بہت سہا گئے۔ اتی رپی ام مول بھل کھائے  
بھت بخت شرم راہو سکھارے۔ بھرواج جی مودوچن اچارے  
سیتا جی لکشمین جی اور نسا وراج سیت فنی رام چند جی نے  
ان سندر کند مول بھل کو دینے شروع کیے۔ کلا کاٹ ڈور ہو جانے  
پر شری رام چند جی بڑے سکسی ہوئے تب بھرواج جی نے پکھو سے  
کول بچن کے۔

آجو پھل تو تیرتھ تیا گو۔ آجو پھل جب جگ برا گو

جس کو پنے میں بھی پاپ و دپنی کام کر دہ آوک نہیں جیت سکتے۔  
سامے تیرتھ اس راجا کی شری تھ ویروں کی فوج ہے۔ پاپوں کی  
سنا کو بیل ڈالنے والے دن دیر پودھا ہیں۔

سنگو سنگھ سٹو شھی سوبا۔ چھتر واکھے ہو مٹی منو موہا  
چنور جن ارد گنگ ترنگا۔ دیکھی ہو میا دکھ دارد بھنگا  
گنگا بننا اور سر سوتی کا شکم اس کا بہت ہی سندر نگھاں ہے۔  
اکٹے بٹ اس تیرتھ راج کا پھتر ہے جو مٹیوں کے من کو بھی موہت  
کرتا ہے۔ جنا جی اور گنگا جی کی ترنگیں اس کے چنور ہیں جن کو دیکھ کر  
ہی دکھ اور گنگالی لٹت ہو جاتی ہے۔

سیو میں سکر تی سار دھو جی پاو ہی سب من کام  
بندی بید پوان گن کہہ بن مسل گن گرام

پتہ آتھا اور پتر سادھو اس کی سیوا کر کے سب منور تھ پتہ  
ہیں۔ ویہ اور پوان اس تیرتھ کے بھاٹ ہیں۔ جو اس کے منزل گن  
سود کا وزن کرتے ہیں۔

گوکبی سکئی پر باگ بہ بھاو۔ کلش پنچ کچر مرگ راو  
اس تیرتھ پتی دیکھی سہاوا۔ سکھ ساگر رگھو بر سکھ پاوا  
اس تیرتھ راج پر باگ کے پر بھاو کو کون کہہ سکتا ہے۔ جو کہ پاپ  
سودہ روپی باقی کے مارنے کے لئے شیر ہے۔ اس سندر تیرتھ راج کو  
دیکھ کر سکھ کے سندر شری رگھو ناٹھ جی کو بھی سکھ ہوا۔

لکی سیالکھن دی سکھی سنائی۔ شری تھ تیرتھ راج بڑائی  
گری پر نامو دیکھت بن باگا۔ کہت تہا تم اتی انو راگا  
سینا جی لکشمین جی اور نسا وراج کو اس تیرتھ راج کی بڑائی  
پکھو شری رام چند جی نے اپنے شری تھ سے کہہ کر سنائی۔ اسکے بعد  
پر نام کر کے باغ اور بن دیکھے اور پریم سے ان کا ہاتم کہا۔

ایہی بدھی آئی بلو کی مینی۔ سمرت سکس سمنگل دینی  
حدت نہائی کینی سیو سیوا۔ پوچی جھتا پتی تیرتھ دیوا



کہنے میں نہیں آسکتا۔ یعنی جس کا پارائی نہیں پاسکتی۔

یہ سداھی پانی بیریگ نواسی۔ پتو تالیں مٹی سیدھ ادا سی  
بھر دواج آختر مہب آئے۔ دیکھن دسرتھ یسین مہبانے  
یہ خبر سنکر کہ شری رام لکشمین اوسیتا چارائے جہنم برہمچاری  
پتسووی۔ یعنی سیدھ اور اویسی سب دسرتھ جی کے سند پتروں کو  
دیکھنے کے لئے بھر دواج آختر میں آئے۔

رام پر نام کینہہ سب کا ہو۔ مہرت بھئے ہی لوین لا ہو  
دسیریں سس پریم سکھ پائی۔ بھرے مرہرت مسند تائی  
شری رام چند جی نے سب کو پر نام کیا۔ ان کے درشن کر کے  
تیروں لاکھ لاکھ آجکے سب پر تین جوئے ادر بہم تاند پاکر آشیر داد دی۔  
پھر شری رام جی کے سند روپ کی پرشنتسا (تقریف) کرتے ہوئے دس  
لوٹ گئے۔

رام کینہہ پشترام نسی برات بیریگ نہہائی  
چلے بہت سیا لکھن جن مہرت مٹی ہی سرونائی  
رات کو شری رام جی نے وہیں آرام کیا۔ صبح اٹھ کر بیریگ ان  
میں اشنان کیا اور پرتن ہو کر مٹی جنوں کو دندوت بدھم کر کے  
سینا لکشمین اور سیوک گوہ کے مہرت آگے چلے۔

رام پیریم کہیو مٹی پائیں۔ ناخنہ کھئے ہم لہی لگ جازیں  
مٹی من ہسی رام من کہجیں۔ سکھ سکھ ہات تہہ کہوں ہسیں  
چلتے سے شری رام جی نے بڑے پریم سے بھر دواج مٹی سے  
کہا۔ ہے ناخنہ! کہنے ہم کس مارگ سے جائیں۔ مٹی من میں ہنسے اور رام  
جی سے کہنے لگے کہ آپ کیلئے تو سبھی مارگ سکھ ہیں۔

ساتھ لاگی مٹی مٹشیہ بولائے۔ مٹی من مہرت پکاسک آئے  
سینہد رام پیریم اپارا۔ سکھ کہیں مگو دیکھ ہمارا  
مارگ دکھلانے کے لئے ان کے ساتھ بھیجنے کو بھر دواج نے  
اپنے شاگردوں کو بلایا۔ بھوان گئے ساتھ جانے کی خبر سن کر کوئی پاس

سچھل سکھ سیدھ سا دھن سا جو۔ رام مہرت ہی اولو گت آجو  
ہے رام! آج میرا تپ۔ تیرتھ لوان۔ تیرگ سب سچھل ہوا۔  
آپ کے درشن کر کے۔ جب۔ لوگ اور ویراگ بھی سچھل ہوا ہے رام  
! آپ کو دیکھ کر آج میرے سارے شہے سادھن بھی چھین ہوئے۔

لاکھا دوی سکھا دوی نہ دوجی۔ تمہری دسرتھ اس سب پوجی  
اب کری کرپا دیہو برہمچو۔ پنج پد سر سچ سچ سینہو  
اس لوک اور پرلوک میں جتنے لاکھ اور سکھ ہیں۔ آپ کے درشن  
بغیر ان کی کوئی دوسری حد نہیں ہے۔ ہے رام! آپ کے درشن سے  
میری سب کامنائیں پوری ہو گئیں۔ اب کرپا کر کے مجھ بھی روانہ کیجئے  
کہ آپ کے چلن کھول میں میری سبھا ک پرچی ہو۔

کریم گن من چھپا کر سچھل چھپ لگی جوہر تہہ مار  
نرب لگی سکھو مٹشیہ پرتن نہیں کہیں کوئی اچکا لہ

کیوں کہ جب تک جیو میں کچھ پریم سے سب چھل کھٹ چھوڑ کر  
اپنے چروں سے شہدہ پریم نہیں کرنا۔ تب تک کوڑوں جتن کرنے سے  
بھی اسے پسند نہیں آئے۔

مٹی مٹی بچن رامو سکھیا نے۔ کیا وھگتی آسند اگھاسے  
تب رگھو بر مٹی مٹسو سہاوا۔ کوئی بھاتی ہی سب ہی سداوا  
بھر دواج مٹی کے شہدہ بھگتی بھاد کے کارن آند سے تربت  
ہوئے بھگن شری رام چند جی آئے کچھ سکھ بیواک درشتی سے  
نجا گئے۔ تب شری رگھو ناخنہ جی نے مٹی راج کے سندیش کو کوڑوں  
پرکا کہہ کر سب کو مٹنایا۔

سوٹر سو سب گن گن گہو۔ جیو مٹیس تہہ اور دیہو  
مٹی رگھو بیر پیر نور ہیں۔ بچن اوچر سکھو انو بھو ہیں  
شری رام جی بولے۔ ہے مٹی راج! دیہی بڑے اور دی سب  
گن گنوں کا بھنڈار ہے۔ جس کو آپ آدریں۔ اس پرکا مٹی راج  
بھر دواج اور شری رگھو ناخنہ جی دو تالیں ہیں ایک دوسرے کو  
دندوت کرتے ہیں۔ اور ایسے لوگ سکھ کا انو بھو کرتے ہیں۔ کہ جو

روپ کو دیکھ کر وہ اپنے سو بھائی (خوش قسمتی) کی بڑی بڑائی کرتے ہیں۔

اتنی لالسا لہہیں من مایں۔ ناؤں گاؤں کو بھٹکتی ہیں  
جے تنہا جہوں بے پردہ سیانے۔ تنہا کر کے بھگتی را موہیا لے  
اُن کے من میں اتنی انت لالسا ہے کہ اُنھے نام اور گاؤں کا پتہ  
پوچھیں نہ پوچھو ایسا کرتے ہوئے وہ سب ڈرتے ہیں۔ اُن لوگوں میں سے جو  
بوڑھے اور چتر تھے۔ انہوں نے بھگتی سے شری رام چند جی کو پہچان لیا  
سکھ کتھا تنہا سہری سٹائی۔ بن ہی چلے پتو آیسو پانی  
سٹنی سٹیلو مکھ چھوٹا ہیں۔ رانی رانی کینہہ بھسل ناہیں  
اُن بوڑھے اور چتر پیشوں نے باقی سب استری پرشوں کو ساری  
کہتا کہ سنائی کہ پتائی آگیا پارہ بن کو جاسے۔ بن میں کرب کو کش  
ہوا اور وہ پچھتاے لگے۔ مگر جا اور رانی نے ان کو ایسی آگیا وے کر  
اچھا نہیں کیا۔

تیہی اور ایک تاپسو آوا۔ تیہی بھگتی لکھو بیس سہاوا  
کی الکت گتی بھیشو براگی۔ من کرم بچی رام انوراگی  
اتنے میں وہاں ایک تپسو آیا۔ جو تیہ کا بیٹا (خوار) تھا مگر جس  
کی چھوٹی تھی۔ اور روپ میں کامند تھا۔ وہ کوئی گناہ گوی تھا۔ جو  
اپنا نام ادبہ نہیں بتانا چاہتا تھا۔ اُس نے ویرک پرشوں کا سا  
بھیس بھارن کیا ہوا تھا۔ اور وہ من بچن کرم سے بھگوان کا پرہی تھا۔

سکھ لین تن پلکی نچ اشد دیو بھجانی  
پر میو دندھی دھرتی تل سارہ جانی بھائی

اپنے اشد دیو کو پہچان کر اُس کے پیروں میں پریم آنسو بھر  
آئے دمارے پریم کے شری کے روٹھے کھڑے ہو گئے۔ وہ دھ کے  
سان پھوٹی پر گر پڑا۔ اس کی اس پریم دشا کا وزن نہیں کیا جاسکتا۔  
رام سپریم پلکی اُر لاوا۔ پریم لکھ جو پارسو پاوا  
مہوں پر میو بہار غور دوا۔ رات دھرتی تن کہہ سہو کو  
شری عام چند جی نے پریم سے پلکت ہو کر اسے چھاتی سے لگا لیا

شاگرد وہاں آگئے۔ سبھی کو شری سیتا رام جی سے اہل پریم بنے سب  
یہی کہتے ہیں۔ کہ ہم نے رات اہی طرح سے دیکھا ہوا ہے۔

منی بھجادی سنگ تپ نیہ۔ جنہا بہو جنم سکر سب کینہہ  
کری پر ناموشی آیسو پانی۔ پر مکت ہریاں چلے دھو رانی  
اُن میں سے چار برہمچاریوں کو بھڑوا جی نے رام کے ساتھ کر دیا۔  
بھگوان کے ساتھ اُن چار شاگردوں کو جانے کا سو بھائی پر اپت ہوا۔  
جہوں نے جن جنانہ تر فیہ کرم کئے تھے پھر شری رگھو ناٹھ جی نے شری  
کو پناہ کیا۔ اور اُنکی آگیا پارہ بن سے وہ چل دیئے۔

گرام نک جب کسہیں جانی۔ دیکھیں دسوناری نردھانی  
ہوویں مناٹھ جنم بھلو پانی۔ پھر جی دھیت نو سٹھ پانی  
جب وہ کسی گاؤں کے پاس جا بھٹکتے ہیں۔ اُن کے دھن کر بھنے کے

لئے استری پرش وڑے جے آتے ہیں۔ وہ اٹھ (ستم) لے آخو استری  
پرش بھگوان کے دھن کر سٹھ (لکھ) ان کی اوٹ پار اچھے جم ہیں  
پاتے ہیں۔ اُنکے من بھگوان کے ساتھ چلے جاتے ہیں۔ اور شری میں راہ  
جالتے ہیں جس سے وہ دھکی ہو کر اپنے اپنے گھر وں کو بھٹکتے ہیں۔

مدا گئے بھو بنے کری پھرے پانی من کام  
استری انہا کے جی جی جو سر پریم سیام

جب بھگوان کے کنارے پر دھو پہنچے تو انہوں نے چاروں برہمچاریوں  
سے بنی کر کے انہیں واپس کر دیا۔ وہ برہمچاری اپنی من جاسی و سٹھ  
پارہ لے۔ جنہا کے پار لکر کر پھو شری رام چند جی نے سیتہ لکھن  
سیتا اور گوہ کے جنانہ میں بھٹکان کیا۔ جس کا پانی اُنکے سانوں نے شری  
کے سان سانوں سے رنگ کا تھا۔

سنت تیر پاسی نرناری۔ دھائے نچ نچ کاج لیساری  
لکھن رام سیاسندرتائی۔ دیکھی کریں نچ بھاگیہ بڑائی

جنانہ جی کے کنارے رہنے والے استری پرش پر سکر کہ شری رام  
لکھن سیتا اور گوہ سیتہ جہاں آئے ہیں۔ اُن کو دیکھنے کے لئے اپنے  
ہم دھتے چھوڑ کر دوڑ آئے۔ رام لکھن اور سیتا جی کے سند



اُسے اتنا آئندہ ہوا۔ ملو جاکھال کو دس منہ ل گئی ہو۔ سب  
کوئی کہتے تھے کہ پیرم اور پیدلہ دونوں خیر و احوال کر کے اچھے  
میں رہ رہے ہیں۔

پہری لکھن پانیرہوئی لاگا۔ لینہ اٹھائی انگلی انوارا کا  
پنی سیاہی پڑھوری دھری سیسا۔ جینی چانی سبب ورنی سیسا  
پھر اس نے کشمیر جی کے چرن بچڑے۔ انہوں نے پیرم بھری اُنگوں  
سے اُسے اٹھایا۔ پھر اُس نے سیتابی کے چرنوں کی دھول اٹھا کر سر  
رکھی۔ سیتابی نے اسے اپنا بچہ جان کر آشیر داد دیا۔

کینہہ نشاد و زنتوت تیلہی۔ طلیو زنتوت لکھی رام سینیہی  
پنیت نین پت رو پو پیو شا۔ بدت سیستو پائی۔ جی بھوکھا  
نشاد راج نے اس نپسوی کو زنتوت پر نام کیا۔ وہ رام جی کا  
پری جان کر نشاد راج سے بڑا پرین ہو کر بلا۔ وہ تیسوی اپنے نیر  
روپی آؤنوں میں شری رام کے سندر روپ روپی امرت کو پی کر اتنا  
آئندہ ہوا۔ انوکھو کے کو کوئی ذائقہ دار لذیذ کھوجن مل گیا ہو۔

تے پتھو اٹو کہو سوکھی کیسے۔ جنہر پٹھے بن بالاک ایسے  
رام لکھن سیار زب پھولی۔ ہوویں سینیہر۔ سیکل نرناری  
دھر گاؤں کی استریاں آپس میں بات چیت کر رہی ہیں۔ ایک  
دوسری سے کہنے لگی۔ ہے لکھی! کہو تو وہ تاپتا کتنے پتھو دل ہو گئے  
جنہوں نے ان نازک بالکوں کو بن میں جھج دیا۔ رام کشمیر اور سیتابی  
کے روپ کو دیکھ کر سب استری پریش پریم ویش ویا کل ہو گئے۔

تہر رگھو پیر انیک بھئی سکھی سکھا وٹو وینہہ

رام رجا یسو سیں دھری بھون گونو تیش کیتہہ

تب رگھو ناتھ جی نے بہت طرح سے نشاد رام کو سنبھایا۔  
اُس نے جھکوان کی انگلی کو سراختے پر رکھ کر اپنے گھر کی طرف کو

گوا کیا۔  
جی سیام لکھن کر جوری۔ جمن ہی کینہہ پرنامو پھوری  
چلی سیاندرت دوو بھائی مدنی تنو جاکھی کرت بڑائی

تب سیتابی شری رام چندرگی اور لکھن جی تینوں نے ہتھ  
جوڑ کر جمنابی کو پھر پر نام کیا۔ اور سورج کینا جمنابی کی ہما کردنی  
کرتے ہوئے پرین ہو کر سیتابی بہت دونوں بھائی آگے چلے۔

چھک انیک ملہیں مگ جاتا۔ کہیں پریم دیکھی دوو بھرتا  
راج لکھن ہرب انگ تھارے۔ دیکھی سوچو اتنی ہر دیہ ہمارا  
راستے میں جاتے ہوئے بہت سے مسافر ملتے ہیں۔ وہ دونوں  
بھائیوں کو دیکھ کر پریم پودک کہتے ہیں۔ کہ تھلے انگ انگ سے  
راج لکھن (نشانی) ہی دکھائی دیتے ہیں۔

مارگ چلو پیا دیہی پائیں۔ جیو شو جھوٹ بھاریں بھائیں  
اگو نپتھہ گری کان بھاری۔ تہی مہن ساکھ ناری سنگماری  
تم لوگ راج کمار ہوتے ہوئے بھی راستے میں پیدل جا رہے ہو۔  
اس سے ہماری سمجھ میں تو یہ آتا ہے کہ جوش شامتر سب بھونامی ہے  
یہ بے بڑے پھاری کرم (دشہ گندار) راستے ہیں۔ کیسا ہیانک  
من ہے۔ تیر ہمارے ساکھ نازک بدن استری بھی ہے۔

گری کیہری بن جانی جوتی۔ ہم سنگ ملہیں جوا کیسو ہوئی  
جاب جہاں لگی تہاں نیپائی۔ پھر پھولی تہہ ہی شرو وانی  
ہاتھی اور شیروں سے بھر اہلایہ بن اتنا بھیانک ہے کہ دیکھا  
نیک نہیں جاتا۔ اگر آپ آگیا دیں تو ہم آپ کے ساتھ ملیں۔ آپ جہاں  
نیک جائیں گے وہاں پہنچا کر ہم آپ کو پر نام کر کے لوٹ آئیں گے۔

ایہی بیدی پو پھریں پریم لکھن لکات جلیون

کر پانسدھو پھیریں تہہ ہی ہی بندیت ہر دو بین

اس پر نام پریم ویش ہو کر شرافت شری ہر ہر اور نیرول میں پریم  
انسو بھکران سے پوچھتے ہیں۔ کیا ساگر بھکوان پریم بھرے کوئی نیر  
پودک جن کہہ کر انہیں نونا دیتے ہیں۔

جے پریم گانو بسہیں مگ مایں۔ تہہ ہی ناگ سر نیر سہا ہیں  
کیہیں سکشیں کھی گریں لپسائیں۔ دھنیہ نپہ سے پریم سہا ہیں

اور رشک کر رہے ہیں۔ بھگوان شری رام چندر جی پہاڑ۔ ہیں۔  
بچھیس لپٹوں کو دیکھتے ہوئے راستے میں چلے جا رہے ہیں۔

سیتا لکھن سہت دگھو رانی۔ گانوٹ گٹ جیب نکس ہیں جانی  
سستی سب پلے سہت تناری۔ چلی ہیں تروت گره کاج لیساری  
سیتا لکھن کے سہت شری رگھو ناتھ جی جس گاؤں کے پاس  
نکلے ہیں۔ تب ان کے آئے کی خبر سنا دیا۔ اتری پرش  
اپنے گھر کے کام دھند سے چھڑ کر ان کے مدد کے لئے چلے گئے۔

رام لکھن سیاروپ نہاری۔ پانی تین پھلو ہوئی سکھاری  
سجل بلوچن پلاک سریرا۔ سب بچے لکھن دیکھی دوو میرا  
رام لکھن اور سیتا جی کے سند روپ کو دیکھ کر وہ عتروں کا  
پس پلک لکھی ہوتے ہیں۔ ان کے عتروں میں چل بھڑکا۔ خمر پلاکت ہو گیا  
دونوں بھائیوں کو دیکھ کر سب پریم لگن ہو گئے۔

برنی نہ جانی دسا تنہہ کیری۔ ہی جنور نکتہ سستی ڈھیری  
ایک تہہ لکھن بونی سکھ دیہیں۔ نوچن لاکھو لکھو چھن لکھن  
اٹکی پشاکاوتی لکھن لکھن لکھن۔ لاکھن لکھن کو پشاکاوتی کی لکھن  
باہر لکھی ہو۔ وہ ایک دوسرے کو پکار پکار کر لکھنا دیتے ہیں کہ اسی  
لکھن عتروں کا لاکھ لکھو۔

رام جی بھی ایک اور لکھے۔ چھوٹے چھوٹے لکھے لکھے  
ایک تہہ لکھن لکھن لکھن۔ ہوئی تھل تن ان بر جانی  
کوئی تو رام جی کے سند روپ پر مست ہوا۔ انہیں دیکھتا ہوا ان  
کے ساتھ چلا جاتا ہے۔ تو کوئی تہہ لکھن سے اٹکی شو بھا کو ہر دے  
لے جا کر شری رام اور جانی سے سکتے کی سہی حالت میں ہو جاتا ہے۔

ایک لکھی بٹ چھا تھ لکھی ڈا سی مردل ترن پات  
لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن  
کوئی ایک سند بڑا سا دیکھ کر سند کو لکھنا اور پتے بھا کر لکھنا  
ہے کہ جانا جانی لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن

بھگوان جس راستے سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ اسی راہ میں جو  
گاؤں اور قصبے سے ہوئے ہیں۔ ان کے سبھاگہ کو دیکھ کر لکھن لکھن  
دیوتاؤں کے گاؤں اور شہروں کی سراہنا کرتے ہیں۔ اور رشک کرتے  
ہوئے کہتے ہیں کہ کس پنیا تھنے کس شیعہ گھڑی میں ان گاؤں اور  
قصبوں کو بسایا تھا۔ جو آج اتنے سوبھاگہ شالی۔ پیسے اور پریم  
سند ہو رہے ہیں۔

جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں۔ تنہہ سمان امراتی ناویں  
پنیا پتھ گ گٹ فو سی۔ تنہہ ہی سراہیں سر پتھ باسی  
جہاں جہاں پر بھو شری رام چند جی کے جان پڑے ہیں ان کے  
سمان انہی ہی جہاں ہیں۔ راستے کے پاس رہنے والے، ستری  
پرش بھی پنیا کی لکھی ہیں۔ جن کے بھاگ کی سراہنا دیو لوک کے  
اپنے والے دیوتا بھی کرتے ہیں۔

جے بھری نین بلو کہیں رام ہی۔ سیتا لکھن سہت لکھن سیام ہی  
جے سر سہت رام اوگا بھیں۔ تنہہ ہی دیو سر سہت سراہیں  
جو نیتھ لکھن سہت لکھن سیام شری رام چند جی کے  
دھن کرتے ہیں۔ جی سروروں (مالاوں) عتروں میں شری رام چند  
جی لکھن کرتے اور بار کے آگے بڑھتے ہیں۔ دیوتاؤں کے مالا  
اور دنیاں بھی ان کی سراہنا کرتے ہیں۔

جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں۔ لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن  
جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں۔ لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن  
جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں۔ لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن  
جہاں جہاں جہاں جہاں جہاں۔ لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن

چھا تھ لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن  
دیکھت گری بن ہلک برگ رامو چلے لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن  
راستے میں بادل چھایا کر رہے ہیں۔ دیوتاؤں کے چھوٹے بڑے ہیں



جانا یا پھر سویرے اٹھ کر چلے جانا۔

ایک کلس کبیری آتیں پانی۔ اچھے ناخن کھیں مردو بانی  
سُنی پریم کین پتی اتی دیکھی۔ رام کراں سو میل بسیکھی  
کوئی بانی کا گھڑا بھر کر لے آتا ہے۔ اور کوئل بانی سے کہتا ہے۔  
ناخن! آجمن تو کر لیجئے۔ اُن کے پریم کین سُندر اور اُن کی بہت ہی پریتی  
دیکھ کر بابو اور پریم سوشیل شری رام چندر جی نے

جانی شرمیت سیان ماہیں۔ گھرک بلیو کینہہ بٹ چھا ہیں  
مہنت ناری تر دیکھیں سو بھا۔ روپا لوپ نی متو لوکھا  
من بین سینا جی کو تھکی ہوئی جان کر گھڑی بھر کے لئے بڑے سایہ کے  
تیلے آرام کیا۔ استری پُیش پرست اوکر اُن کی شو بھا دیکھ رہے ہیں۔ اُن  
کے اوچم (دھانی) روپ کو دیکھ کر سب کے من مگدھ ہو گئے۔

ایک ٹاک سب بھو ہیں چول اور۔ رام چندر رکھ چندر چکورا  
ترن تمال برن تنو سو پا۔ دیکھت کوئی دارن متو مو پا  
سب لوگ ٹٹکی لگائے چادوں طرف سے شو بھا پاتے ہوئے  
چکور کی طرح شری رام چندر جی کے چندر رکھ کو دیکھ رہے ہیں۔ جو ان تمال  
برکش کے رنگ جیسا شری رام جی کا سا نولا شری اتی شو بھا پا رہا ہے۔  
جیسے دیکھ کر کروڑوں کام دیو کے من مہبت ہو جاتے ہیں۔

دہنی برن لکھن سُٹھی نیلے۔ کھ سکھ بھگ بھاوتے جی کے  
سُنی پٹ کٹنہہ کیس تو نیر۔ سو بھیں کر کٹنی دھنو تیرا  
بجلی کے سے تیو مئے رنگ کے لکھن بہت ہی سُندر معلوم ہوتے  
ہیں۔ وہ ایڑی سے لے کر جوتی تک سُندھ ہیں اور من کو مہ ہنے والے  
ہیں۔ دونو بھائی بیوں کے بستر پہنچے ہوئے ہیں۔ اور کمرین ترکش ک  
ہوئے ہیں۔ کمل جیسے سُندر ہاتھوں میں دھنش اور پاں شو بھا پاتے ہیں۔

جھاگٹ سبستی بھگ ارج نیل بسال

مسر دیرب بدھو بدن برست موید کن جال

اُن کے مہروں پر سُندر جٹاؤں کے ٹکٹ ہیں۔ چھاتی۔ چھاتی۔

اور تیز نوسال ہیں۔ سر دیو کے پورن مٹی کے چندر ماں کے سمان  
سندر لکھوں پر پسینے کے بوندوں کے حوہ شو بھا پارہت ہیں۔

برنی نہ جانی منوہر جوری۔ سو بھا بہت تھوئی مٹی موری  
رام لکھن سیاندر تانی۔ سب چتویر چیت مٹی لانی

ایسے سُندر دونو بھائیوں کی منوہر جوری کا دزن جن کیا ہا سکتا۔  
کیونکہ اُن کی شو بھا اپار اور میری بدھی بہت ہی تھوڑی ہے۔ رات دشن  
اور سینا جی کے سُندر روپ کو سب لوگ من بھی اور چیت لگا کر دیکھ رہے ہیں۔

لکھنے ناری تر پریم پیا سے۔ منہوں مہرگی مرگ دیکھی دیا سے  
سیا سمیپ گرام تیا جاپا ہیں۔ پونچت اتی سینہاں سکپا ہیں

بھاواں شری رام چندر جی کے پریم کے پیا سے استری پرشوں  
کی اُن کے سُندر روپ کو دیکھ کر ایسی دشا ہو گئی۔ مالو دیپ کی لاٹ  
کو دیکھ کر ہرن اور ہرنی پر سکتہ طاری ہو گیا ہو۔ ارتھات اُن کے ٹٹکی  
دیکھ کر سُندر روپ کو دیکھتے دیکھتے سب امانگ شتھل ہو گئے۔ محلوں کی  
استریاں سینا جی کے پاس جاتی ہیں۔ پرتو اُنھے پتی اتی انت پریم  
کے کاران ان سے کچھ پوچھنے میں لجاتی ہیں۔

بار بار سب لاگھیں پائیں۔ کھ ہیں کھن مردوسرل سینہاں  
راجکارا بنے ہم کرہاں۔ تیا بھائی چو پونچست ڈرٹا

بار بار سب اُنکے پاؤں پڑتی ہیں اور بھاوتے ہی سیدھے سائے  
کو مل کین کہتی ہیں۔ پرتو استری بھاؤ کے کارن کچھ پوچھتے ہوئے  
ڈرتی بھی ہیں۔

سواہنی اینسے بھیمی ہمارا۔ ریلگو نہ مانسب جانی گنوارا

راج کنور دوو سرج سلونے۔ انہتیں لہی رتی رکت سولنے

ہے سواہنی! ہمارا گستاخی معاف۔ ہمیں گاؤں کی گنوارا

استریاں جان کر غصہ نہ کرنا۔ یہ دونو راجکارا بھاوتے ہی ہم سندھ ہیں

اور نیل مٹی اور سو۔ نے نے ان دونوں سے ہی سندھنا اور چک لے کر  
شو بھا پاتی ہے۔

سیال گور کسور پر سُندر سُشما این

سرد سرباری ناٹھ لکھو سرد سرد نہین

ایک کاسا نولا اور دوسرا کاگورا رنگ ہے۔

چڑھتی ہوئی جوتی کی آڑستھا ہے۔ دونوں ہی پر دم شو بھا  
کے بھنڈا رہیں۔ سرحدوں کے پورن چندرما کے سمان سندرا کے  
چہرے ہیں۔ اور سردردوں کے کمل کے سمان سندرا کی آنکھیں ہیں۔

# ماس پارائن سولھواں مشرام

## نواہن پارائن چوتھا و مشرام

بھٹیں مارت سب گرام باہوئیں۔ رنگ نہ رائے راسی جنو ٹوٹیں  
یہ جو سبھی سبھاؤ سے ہی سندرا اور گورے سر پر کے ہیں انکا نام لکھن  
ہے۔ یہ سبھی چھوٹے دیور ہیں۔ پھر اپنے چند بچہ کو آنجل سے ڈھاکا کر شری  
رام چندر جی کی اور دیکھ کر بھٹیں ترپھی کر کے بھٹن بھٹی کے سے سندرا تیروں  
کو ترپھی کر کے سینتا جی نے شری رام جی کی اور اشارہ کر کے انہیں کہا کہ یہ  
بہرے پتی ہیں۔ یہ جان کر گاؤں کی سب جوان استریاں پرست ہو گئیں۔  
مالو کنڈکالوں نے دھن کے ڈھبہ ٹوٹے لئے ہوں۔

اتنی سپریم سیما پان پری ہو بھدی دہمیں ایس  
سدا سونا گئی ہو توتہہ جب لگی ہی ہی سیس

وہ اتنی انت پریم سے سینتا جی کے پاؤں پکڑ کر بہت پرکار سے  
انہیں استیش (دعا) دیتی ہیں کہ جب تک یہ پرکھوی شیشاگ جی کے  
سر پر ہے۔ تب تک تمہارا سہاگ اٹل رہے۔

پاربتی سم تپ پر یہ ہو ہو۔ دی نہ ہم پر چھاپٹ چھو ہو  
پتی جی پنے گریے کر جوری۔ جوں اسی ملاگ پھر پے ہووری  
دسندوب جانی رنج داسی۔ لکھیں سیال سب پریم پیاسی  
دھھر بچن کہی کہی پر تیو شیں۔ جوں مکدیں کو مدیں پوشیں  
پاربتی کے سمان تم اپنے پتی کی سدا پیاری پتی رہو ہم پر سدا ہی کر یا

کوئی منوج لجا و نہارے۔ سبھی کہہ ہو کو اہی تہاے  
سنی سینہ مئے منجل بانی۔ پچی سیماں ہوں مسکانی

یہ دونو کرڈن کام دیووں کو بھی اپنے سندروپ سے لٹانے  
والے ہیں۔ تب سندرا بھی یہ تو کہو کہ تمہارا ان سے کیا رشتہ ہے۔ انکی  
ایسی پریم بھری سندر بانی کو سندرا سینتا جی لگا گئیں اور ان میں سکواٹیا۔  
تہہ ہی بلوکی بلوکی دھرتی۔ دھوں سکوج سکتی پر برتی  
سکھی سپریم بال مرگ نینتی۔ بولی دھھر بچن پریمینی  
ان استریوں کو دیکھ کر سینتا جی زمین کی طرف آنکھیں نیچی کر کے  
دیکھنے لگیں۔ دو طرف ہی سکوج ہے۔ یہی وہ ان کو اثر دیتی ہیں۔  
تو انہیں رشتہ بتانے میں استری سیملا کے کارن لجا آتی ہے۔ اور  
یدی وہ ان کی بات کا اثر نہ دے تو گاؤں کی شہ دھالو استریاں نراش  
ہو جائیں گی۔ اسلئے سینتا جی پس و پیش میں پکھیں۔ اسخر مال مرگ نینتی  
اور کونل کے سمان دھھر بانی والی سینتا جی پریم بہت لجاتی ہوئی بیٹھے  
بچن بولیں۔

سب سبھاے سبھاگ تن کوئے۔ نامو لکھو لکھو دیور مورے  
ہووری بلو بھو آنجل دھانکی۔ سیاتن خدشی بھونہہ کری بانکی  
لکھن منجو تر پتھے نینتی۔ ختی کہو تہہ ہی سیما سینتی



رونگی اور کلنٹ کر دیا ہے (رونگی اس لئے کہ وہ کھٹا بڑھتا ہے۔ اور کلنٹ اس لئے کہ اس میں سیاہ داغ ہے) سب کامناؤں کو پورا کرنے والے کلپ برکش کو جڑ پیڑ بنادیا۔ اور سمندر کو کھاری بنایا۔ اس لئے ہی ان سمندر راج کمادوں کو بن بھیجا ہے۔

جوں پے انہہ ہی دینہہ بنبا سو۔ کینہہ بادی پھی بھوگ بلا سو  
لے پھر پائے ماگ پتو پترانا۔ رچے بادی پھی باہن نانا  
جب بدھاتا نے ایسے سندر راجکماروں کو بنایا دے دیا۔  
تو اُس نے بھوگ دلاس کس کے لئے بنائے؟ ارقھات دیرکھ ہی  
بنائے۔ جب ایسے سندر نازک بان راجکمار میں منگے پاؤں میل  
رہے ہیں تو بدھاتا نے انیکوں پرکار کی سواریاں کس مطلب کے لئے  
بنائی۔ ارقھات اُنکی رچنا دیرکھ ہی ہے۔

اے ہی پر پتو ڈاسی کس پاتا۔ سبھاگ سیج کت سرجت بدھاتا  
ترو بر باس انہہ ہی دینہہ بنبا۔ دھول ہام رچی رچی شمر موکینہہ  
جب یہ سندر راج کمار کشا اور پتوں کا بھونا کر کے زین پر  
سوئے ہیں۔ تو سندر سیج بدھاتا نے کس لئے بنائی ہے؟ جب بدھاتا  
نے اُن کو برکشوں کے سایہ تلے نو اس دیا ہے تو بڑے بڑے سندر  
محلوں کی رچنا کر کے مفت میں اتنی محنت کس لئے کی؟

جوں اے مٹی پٹ دھرجل سندر ٹھی سکمار  
بیہ بھجاتی بھوشن لین بادی کئے کرتار

جب یہ سندر اور بالکل ہی نازک بان ہو کر بھی مٹیوں  
کے بستے پہنچتے اور سر پہ چٹا دھارن کرتے ہیں تو بھجات بھانت  
کے گئے کپڑے بدھاتا نے کس مطلب کے لئے بنائے؟  
ارقھات دیرکھ ہی بنائے۔

جوں اے کندھوں بھل کھا ہیں۔ بادی سدری آن جاک ماہیں  
ایک کہہ ہیں اے سرج سہائے۔ اپو پرگٹ جیتے بدھی نہ بنائے  
جب یہ کندھوں بھل کھاتے ہیں۔ تو سنسا دھبر میں سرتادی  
بھو جوں دیرکھ بنائے گئے ہیں۔ کوڈ ایک کہتے ہیں کہ اسے خفا ہے۔

دشٹی رکھنا۔ ہم بار بار ہاتھ جوڑ کر آپ سے پرا رخصا کرتی ہیں۔ کہ اگر  
آپ واپسی کے سسے اس مارگ سے لوٹیں تو ہمیں اپنی دہی جان کر  
دشٹی دیتی جانا۔ سیتاجی نے سب کو بہیم کی پیاسی دیکھ کر پیٹھے کچن  
کہہ کہہ کر انہیں منتھٹ کیا۔ مانو جان دنی نے کمر تیوں کو کھلا کر مان کا  
پان کیا ہو۔

تب ہیں کھن رگھو بیر رکھ جانی۔ پو پھیدو لگو لو گنہی مردو بانی  
سنت ناری نر کھتے دکھاری۔ ٹکٹ، گات، یلوچن باری  
تب شری رام چندر جی کی اچھا دیکھ کر کشمن جی نے لوگوں سے کول  
بانی سے راستہ پوچھا۔ یہ سنتے ہی سب استری پش دکھی ہو گئے۔ اُن کے  
شہر پر ٹکٹ ہو گئے۔ اور اسکھوں میں ویلگ کے مارے پریم اسنو خیر کئے

بٹا مو دو من کھئے یلینے۔ بدھی ندھی دینہہ لیت جنو چھیتے  
بھگی کرم گتی دھیر جو کینہہ۔ سو دھی سکھ ملو تنہہ کہی دینہہ  
ان کا آند مٹ گیا۔ من اُس ہو گیا۔ مانو بدھاتا نے خزانہ ریکو  
چھین لیا ہو۔ کرم گتی بھکر انہوں نے دھیرج دھری اور اچھی طرح  
لشچ کر کے آسان راستہ انہیں بتلادیا۔

لکھن جانی سہمت تب گو نو کینہہ رگھو نا کھ

پھیرے سب پر یہ کچن کی لئے لانی من سا کھ

تب شری رام چندر جی نے کشمن اور سینا سہمت وہاں سے کوچ  
کیا۔ اور سب لوگوں کو پیارے کچن کہہ کر واپس لوٹایا پرتو اُن کے من  
بھوکوان کے سا کھ ہی چلے گئے۔

بھرت ناری نرائی چھیتا ہیں۔ دیہی دوشو دیہی من ماہیں  
سہمت ایشادو پر سپر کہیں۔ بدھی کرتب اُٹے سب ایہیں  
واپس بوٹے ہوئے وہ استری پش بڑا ہی کھیتاتے ہیں۔ اور  
من ہی من دیو کو دوش دیتے ہیں۔ اور بڑے ہی جگہ کے سا کھ  
اپس ہیں کہہ رہے ہیں کہ بدھاتا کے سب کھیل اُٹے ہیں۔

نپٹ نر کھن نہ کھن سکھو۔ جہیں مسی کینہہ سرج سکھو  
لو کھ کلپتو رسا گر کھارا۔ تہیں پھٹے من راج کمارا  
بدھاتا بالکل ست ستر کھو دل اور تہہ ستہ۔ جس نے چندر ما کو

اپنے سچ سجھاؤ سے ہی سندر ہیں۔ یہ اپنے آپ ہی پر گٹ ہوئے  
بدھانا کے بنائے نہیں ہیں۔

جہاں لگی بید کی بدھی کرنی۔ شہزادین من گوپر برنی  
دیکھو کھوجی جھون دس چاری۔ کہاں اس پش کہاں اسی ناری  
سننے۔ دیکھنے اور سوچنے میں آئے والی بدھاتا کی جو کرنی  
وادیوں نے کہی ہے۔ وہاں تک چودہ لوگوں میں دھونڈ کر دیکھے۔  
کہیں ملے ان راجکاروں جیسے پریش اور سینا جیسی استری نہیں  
ہے۔ اس لئے پتینوں لوگ ہیں۔

انہہ دیکھی بدھی منو انورا گا۔ پٹھر جوگ بنائے لاگا  
کینہہ بہت شرم ایک نہ آئے۔ تیرہیں ایشا بن آئی ڈر لے  
انہیں دیکھ کر بدھاتا کا من مگر وہ ہو گیا تب وہ بھی ان کے مقابلے  
کے دوسرے استری پریش بنائے لگا۔ اس نے بہت درد لگایا۔ پرتو ان  
کے مقابلے کا ایک بھی پریش نہ بنا۔ اسی حسد کے مارے اس نے ان کو  
مچا لاکر بچا دیا۔

ایک گہر میں ہم بہت زحمتیں۔ آپہو پر م دھینہ کری ماہیں  
تے پنی پنیہ پنیہ رسم لیکھے۔ جے گھیریں گھیریں صہہ دیکھے  
کوئی ایک کہنے لگے کہ ہم بہت نہیں جانتے۔ ہاں ہم اپنا بڑا ہی  
سوچا گیا سمجھتے ہیں۔ جو ہمیں ان کے دشمن ہوئے۔ اور ہماری سمجھ میں تو  
جنہوں نے انہیں دیکھا ہے۔ جو دیکھ رہے ہیں اور جو آئندہ دیکھیں گے  
وہ سب بڑے ہی غیبہ آتھیں۔

ایسی بدھی کہی کہی کچن پریر میں میں بھری نیر  
کہی چلیں مارگ انکم ٹھی سکمار بریر  
اس پر کار سب لوگ پیار سے کہہ کہہ کر تیروں میں آئندو  
بھریہتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ سندر کو مل بدل کیسے کھن لاسے پر  
چلیں گے۔

ناری سینہہ رکل بس ہوئیں۔ چکیں سانچہ سے چو سوہیں  
مرد پید کل کھن گویا جانی۔ گہری ہرواں کہیں بریانی

استریاں تو پریم کے مارے ویاکل ہو رہی ہیں مالو غام کے وقت  
چاکی ویاکل کی پیر سے دیکھی ہو گئی ہو۔ راستے کو کھٹن اور تری رام  
نکشن اور سینا جی کے چرن کموں کو کو مل جان کر ویاکل ہر دے  
سے کو مل بانی سے کہتی ہیں۔

پرست ہر دل چرن اونا ہے۔ سکھتی ہی چھی ہر دے ہما ہے  
جوں جگہ لیش انہہ ہی بتو دینہا۔ کس نہ ممکن مے مارگ کینہہ  
ان کے کو مل اور لال مال چرنوں کو پکھو لے ہی پر کھوی اپنے  
سخت سجھاؤ کے کاروں اپنے آپ کو ان کو مل چرنوں کی پریش کے ایا گے  
سجھ کر ویسے ہی لجاتی ہے۔ جیسے کہ ہمارے ہر دے اپنے آپ کو  
الوگ پریشوں کے دیکھ گئے سچ کر شہزادہ ہوتے ہیں۔ یہی جگہ لیش وارنے  
انہیں نیباں ہی دینا تھا تو ان کے لئے کھن راستوں میں پھول کیوں  
نہ بچھا دیئے۔

جوں لگا پایے بدھی ماہیں۔ اے کہیں میں سکھی آکھنہ ماہیں  
جے نر ناری نہ اوسر آئے۔ تہہ سیدار مونہ دیکھیں پائے  
تہ سکھی! اگر بدھاتا ہیں اپنی منہ مانگی مراد دے دیں تو ہم  
ان سے انک کران تینوں کو اپنی آنکھوں میں رکھیں۔ جو استری پریش  
کسی کارن و قس حق پر حاضر نہ تھے اور انہوں نے سینا اور رام جی کو  
نہیں دیکھا۔

سٹی سرور پو جھیں اکلای۔ اب لگی گئے کہاں لگی بھائی  
سمرتہ دھائی بلو کہیں جانی۔ پر مروت کھیں جنم پھلو پائی  
وہ ان کے سندر سرور کو کاؤں سے سندر ہی ویاکل ہوئے  
پوچھتے ہیں۔ کہہ بھائی! اب تک وہ کتنی دور تک گئے ہوں گے  
سامنے دے تو دور کر ان کے درشن کر کے جنم کا پھل پا کر پرین ہوتے  
وہیں لوٹ آتے ہیں۔

ابلا بالک برودھ من کر مجھیں کھپت ناہیں  
ہوہیں پریم بس لوگ ائی راتو جہاں جہاں جانی  
جن میں ڈر نے کی شکتی نہیں وہ ابلا استریاں۔ بالک اور لوتے



کے لوگوں کو سکھ دیتے ہیں اور بن گوردیتے ہوئے سینا لکھن  
سمیت جا رہے ہیں۔

اگر گیس رام کو کھنڈے پا چھیں۔ تاپس بیش برابرت کا چھیں  
اُبھے بیچ۔ یا سوہی لکھیں۔ برہم جیونج مایا جیس

آگے شری رام چندر جی ہیں۔ چھپے لکھن جی شوکھا پارہ ہیں  
دونو قسیدوں کا چھیں دھارن کے بڑی ہی شوکھا پارہ ہیں اُنکے  
بیچ میں سینا جی کیسے شوکھا پارہ ہیں۔ جیت برہم اور جیو کے بیچ مایا  
شوکھا پارہ ہیں۔

پہوری کہنوں چھپ جی برابری۔ جنو مدھو مدن مدھیہ تی لکھی  
اُپکا پہوری کہنوں جیاں جوہی۔ جنو مدھو مدھو روہنی سوہی  
پھر جی شوکھا برہم من میں رہی ہے۔ اسی کو کہتا ہوں۔  
ما فینست رتو اور کام دو کے بیچ میں رہی شوکھا پارہ ہو کھرا پنے  
ہر دے کو کھنڈ کر اُپکا کہتا ہوں ماو بدھ اور چندر ما کے بیچ روہنی  
شوکھا پارہ ہیں۔

پہر کھو پد رکھتے بیچ سینا۔ دھرتی چرن مک جلتی سیانیتا  
سیا رام پد انک برائیں۔ لکھن چھپیں گودا رن لائیں  
پہر کھو شری رام چندر جی کے زمین پر لگے ہوئے پاؤں کے نشان  
کو بچا کر دے مارے کہیں اُن کے اوپر پاؤں دھرنے سے دھرت  
نہ مائیں۔ سینا جی اُن کے بیچ بیچ میں پاؤں رکھتی ہوئی چل رہی ہیں اور  
لکھن جی دونوں کے پاؤں کی رکھ د نشان کو بچا کر اپنا پاؤں  
سے اُن کے پاؤں کی رکھ کو دائیں طرف رکھتے ہوئے جا رہے ہیں۔

رام لکھن سیا برتی سہائی۔ بچن اگوپہ کی کہی جستانی  
کھگ مرگ کن دیکھی چھپا ہو ہیں۔ لئے چوری پرت رام شو ہیں

رام لکھن اور سینا جی کی سندرہ جی کا درن کرنا پانی کی شمش  
سے باہر ہے۔ اس لئے کہی نہیں جاسکتی۔ پند اور بچہ اُن کی شوکھا کو  
دیکھ کر گدھو دے ہیں۔ شری رام چندر جی نامی مسافر نے اُن کے من کو  
چرا لیا ہے۔

پاکھ مل کر چھپاتے ہیں۔ اس پر کار جہاں جہاں سے لکھن  
گذر جاتے ہیں۔ وہاں وہاں لوگ اس طرح پریم کے وش میں جاتے ہیں۔  
گاؤں گاؤں اس ہوئی آندو۔ دیکھی بھاؤ کل کیر و چندو  
جے کچھو سما چار سنی پاویں۔ تے نرب رانی ہی دو لگا ویرا  
سورہ ونش روہی گدنی کے کھلائے اور پوشن کرنے والے چندر  
نرب شری رام چندر جی کو دیکھ کر گاؤں گاؤں میں ایسا ہی آندو ہو  
رہا ہے۔ جو کوئی اُن کے بن جانے کی ساری کھنڈا کو سن پاتے ہیں۔ وہ  
راہہ دشر تھ اور رانی کیکی کو دوش لگاتے ہیں۔

اکھیں ایک اتی کھن نرنا ہو۔ دہنہ ہم ہی جونی لوچن لارو  
اکھیں پر سپر لوگ۔ لوگا میں۔ باتیں سرل سینہ سہائیں  
کوئی ایک کہتے ہیں کہ راہہ نے بہت ہی اچھا کیا۔ جنہوں نے  
ہیں نینروں کا لاکھ دیا۔ استری پرش آپس میں سیدھی سادی پریم  
بھری سندرہ باتیں کر رہے ہیں۔

تے پتو مانو دھینہ دھینہ جاتے۔ دھینہ سو گرو جہاں تے آئے  
دھینہ سو لکھن سو بن گاؤں۔ جہاں تہاں جہاں دھینہ سوئی کھاؤ  
وہ تاپتا دھینہ ہیں۔ جنہوں نے انہیں جنم دیا۔ وہ نگر دھینہ  
ہے۔ جہاں سے یہ آئے ہیں۔ وہ دیش پرست بن اور گاؤں دھینہ ہے  
اور وہ ستنان بھی دھینہ ہے جہاں جہاں یہ جاویں گے۔

لکھن بایو برنی رچی تہی۔ اے جیہی کے سب کھاننی سینا  
رام لکھن چھپ کھن سہائی۔ رہی کل مک کانن چھائی  
برہما جی نے بھی اس پرش کو رچ کر سکھ پایا ہے۔ جس کے  
سب پرکار سے شری رام چندر جی ہنکاری ہیں۔ شری رام اور لکھن نامی  
یا تریوں کی یہ سندرہ ہونی کھن سارے بن اور راستوں میں چھائی  
ہے۔

ایہی رہی رکھو کل مک رنی مک لکھن سکھ دیت  
ہا ہیں جیہ دیکھت ہیں سیا سو ہنتر سمیت  
اس پرکار رکھو کل روہی مک کے سورہ شری رام چندر جی را

سرو دوں میں کھل اور بن میں درخت پھول رہے ہیں بھوں کے دس  
میں مست بھونکے سندر گنجا کر رہے ہیں۔ بہت سے لپٹو اور بھی شور  
و غل مچا رہے ہیں۔ اوہا نہیں کے دیر بھاؤ کو چھوڑ کر پرس ہوئے  
و چر رہے ہیں۔

بچی سندر آشر موٹر کھی ہر شے راجو نین  
سنی رگھو بر آکھو مٹی آ گیں آ یو لین  
کھل نیر شری رام چند جی سندر پوتر آشرم کو دیکھ کر ٹرے پرن  
ہوئے۔ والیک مٹی ان کے آسنے کی خبر سن کر ان کا سواگت کر نیکی  
لے آگے آئے۔

مٹی کھوں رام ڈنڈوت کینہا۔ آسہر بارو سپرور دینہا  
دیکھی رام چھی نین جڑا نے۔ کری مٹاؤ آشرم ہی آسنے  
شری رام چند جی لے والیک مٹی کو ڈنڈوت پر نام کیا۔ برہمنوں  
میں آتم والیک جی نے انہیں آشر واد دیا۔ شری رام جی کی سند شوبھا  
کو دیکھ کر ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں۔ ان کا آسہر سندر کر کے مٹی انہیں  
آشرم میں لے آئے۔

مٹی برا تھنی پیران پر پیر پائے۔ کند مول پھل مڈھر مگائے  
سیا سو متری رام پھل کھائے۔ تب مٹی آشرم دیئے سہائے  
پروان کے سمان پیارے مہاؤں کو پا کر مٹی ٹریشٹھ والیک جی  
نے پیٹھ کند پھول پھل منگوائے۔ سیتا جی۔ شمن جی اور شری رام چند  
جی نے پھل کھائے۔ تب مٹی نے آرام کرنے کے لئے انہیں سندر آشرم دیا۔  
والیک مٹی من آشرم بھاری۔ منگی موڑتی نین نہاری  
تب کر کھل جوری رگھو رانی۔ بولے چن شرون سکھائی  
شری رام چند جی کی منگی موڑتی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر  
والیک جی کے من میں بڑا بھاری آندہ ہوا۔ تب ہاتھ جوڑ کر شری رگھو  
ہاتھ جی کانوں کو ٹھک ویٹے وائے سندر بن بولے۔  
تھہر کر ال درن مٹی ناخست۔ بسو بد چھی مہر میں با تھا  
آکھو بر پیر سب کھتا کھانی۔ تھہر جی پھی بھاتی و تھہر پورانی

جنہر جنہر دیکھے تھک پر یہ سیا سمیت دو بھائی  
بھو گلو آگوا آند تئی بنو شرم رہ سرائی

جن پنیہ آتھ پرنوں نے سینا سمیت دو نو بھائی اتنیوں  
پیارے مسافر دں کو راہ میں جاتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے بنا کسی  
جپ تب آدی محنت کے اس دکت سنسار راگ کو آند پروردک  
کر لیا۔ ارتھات وہ جنہر دں اپنی سنسار چکرت سے سدا کے لٹکت  
ہو گئے۔

اتھوں جاسوار پٹنے ہوں کاؤ۔ بسہوں لکھن سپارام بٹاؤ  
لام دھام تھہ پا بھی سوئی۔ جو تھہ پا و کیدہوں مٹی کوئی  
اُس سے کی تو بات ہی کیا پرتو اگر اس گھور بھگ میں بھی کسی پنیہ  
اتھ کے ہرے میں پٹنے میں بھی سیتا۔ رام اور لکھن نامی مسافر آئیں  
تو وہ شری رام جی کے اس پر دم دھام کو پر اپنت ہو جائے جس کی پراپتی  
کسی ورے مٹی کو ہی ہوئی تہا۔

تب رگھو پیر شرم ست سیا مانی۔ دیکھی بکٹ بوسیتل پانی  
تہاں بسی کند مول پھل کھائی۔ پرات نہائی چلے رگھو رانی  
تب شری رام چند جی نے سیتا جی کو تھکی ہوئی جان کر پاس  
ہی ایک بڑھ کا درخت اور کھنڈ اپانی دیکھ کر اُس دن وہاں ہی ٹھوکیا۔  
کند مول پھل کھا کر وہاں رات بسر کی اور مڈھ کال آستان کر کے شری  
رگھو نا تھہ جی سمیت سیتا اور لکھن کے آگے چلے۔

دیکھت بن سہر میل سہائے۔ بالیک آشرم پر بھو آئے  
رام دیکھی مٹی با سو سہاوان۔ سندر گری کانو بھلو پاوان  
سندرن۔ ہندو اور برہمت دیکھت ہوئے پر بھو شری رام چند جی  
والیک آشرم میں آئے۔ شری رام چند جی نے دیکھا کہ آشرم بہت ہی  
سہاوانا ہے۔ جہاں سندر پیر۔ بن اور پوتھل ہے۔

سرنی سوچ ٹپ بن بھو لے۔ گو بخت ہندو دھپ اس بھو لے  
کھاب مرگ بپ کو لا پئی کر پئی۔ پور پور پور پور پور پور پور



ہے بیشور! آپ ترکال درشتی ہی حال۔ ماضی اور مستقبل  
تینوں کال کا حال جانے والے آپ کے لئے یہ سارا سنسار اچھے پر  
رکھے ہوئے بیر کے سامان ہے۔ ارتھات آپ سارے سنسار کا حال  
اپنی لوگ شکستی سے جانتے ہو۔ ایسا کہہ کر پرکھو شری رام چندر جی نے  
وہ ساری کتھا کہہ سنائی جس طرح سے کہ نیکیتی نے اُن کو نبھاس دیا۔

تات بچن پنی ماتوہرت بھائی بھرت اس راؤ  
موکھوں درس تمہار پرکھو سبھو جم پنتیہ پر بھواؤ

ہے پرکھو! میرے بن آنے سے پتا جی کے بچنوں کا سستی پالن  
ہوا۔ تاجی کی بھلائی ہوئی بھرت جیسے پریم پریم بھرتا کو راج ہلا اور  
مجھے آپ جیسے پرکھو کے درشن ہوئے۔ ان سب رنگوں کی پریتی  
میرے پیہر کر مول کا ہی پر بھواو ہے۔

دیکھی پائے مٹی رائے تمہارے۔ مجھے شکرت سب بھیل ہمارے  
اب جہاں رائے اسیو ہوئی۔ مٹی اور سیگ نہ پائے کوئی

ہے مٹی راج! آپ کے حرفوں کو دیکھ کر مجھے اپنے سارے  
پیہر کر مول کا بھیل مل گیا۔ اب جہاں آپ کی آگیا ہو اور کوئی مٹی ہماری  
وجہ سے کشٹ نہ پاوے۔

مٹی تاپس ظہر تے دکھ لہیں۔ تے زلسیں ہو پاوک دہہیں  
منگل مول ہیر پیری تو شو۔ دہری کوئی کل بھو سر و شو

پنتوی اور مٹی جن راجاؤں سے کشٹ پاتے ہیں۔ وہ رام اپنے  
اس باپ کرم سے بغیر لگنی کے ہی بھسم ہو جاتے ہیں۔ دیدوان برہمنوں  
کا سنتشت ہو جانا سارے کلیان کا مول ہے۔ اور ان کا کردھ کر وڑا  
کلبوں کو بھسم کرنا ہے۔

اس جیاں جانی کہنے سوئی ٹھاؤں۔ سیا سو متری بہت جہاں جاؤں  
تہاں رچی رچر پرن ترن سالہ۔ با سو کر وں کچھو کال کرے پا لا  
ہے کر پا لو! ہر دے میں ایسا دجا کر کے آپ مجھے ایسی جگہ  
بتلائیے جہاں میں سینڈی اور نکشن سمیت جاؤں اور وہاں سند تپوں  
اور گھاس بھوس کا گھر بنا کر کچھ کال نو اس کروں۔

سچ سہل سنی رکھو بر بانی۔ سا دھو سا دھو لے مٹی گیانی  
کس نہ کہو اس رکھو کل کیتو۔ نہرہ پاک سنتشت شرتی سیتو  
شری رام چندر جی کی سبھاوک سہل بانی کو شکر گیانی مٹی  
والہیک جی بولے۔ ہے رکھو کل کیتو! دھنیہ ہو آپ دھنیہ ہو۔ آپ  
ایسا کیوں نہ کہیں! ارتھات آپ کو ایسا کہنا ہی سہنا ہے۔ کیونکہ  
آپ سدھاری ویدیکی دیاد کا پالن کرنے والے ہیں۔

شرتی سیتو پاک لے ام تمہہ جگدیس مایا جانگی  
جو سترتی جگلو پالیتی ہرتی رکھ پانی کر پاندھان کی

جو سہنیں جیسو ہیسو مہی ہرو لکھو سچا چر دھنی  
سکر کاج دھری نراج تو چلے دل کھل نیچرانی

ہے رام! آپ وید دیاد کا پالن کرنے والے ہجرت کے سوا ہی ہیں۔  
اور سیتا جی آپ کی من مہنی مایا ہے۔ جو آپ کی پاندھان کی پریرنا سے ہجرت  
کی اتیتی پالن اور سنگھا کر رہی ہے۔ جو ہر سارے نشیش ناگ جی پرکھوی کو  
اپنے سر پر دھان کر کے والے پتی۔ وہ جو جگت کے سوا ہی شری  
لکشن جی ہیں۔ دیوتاؤں کے کام کے لئے آپ راہہ کا شری دھارن  
کے راکشنوں کی سینا کا ناش کرنے کا ہے مہا۔

رام سُرپ تمہار بچن اگو چر بدھی پر  
ابلیت اکھ ایا ریتی نیتی نیت نگم کہہ

ہے رام! آپ کا سُرپ بانی کے اگو چر (یعنی جس کی تھاہ بانی  
ہیں پاسکتی۔ ارتھات جس کا وزن کرنا بانی کی شکستی سے باہر ہے)  
اور بدھی سے پرے ہے۔ جو جانے میں نہیں آتا۔ اکھنیہ اور پار ہے۔  
اس لئے وید "بھی نہیں یہ بھی نہیں" ایسا کہہ کر اسکا وزن کرتے ہیں۔

جگو پیکھن تمہہ دیکھن ہارے۔ بدھی ہری سبھو بچا ونہا دے  
نیو نہ جانہیں مٹو تمہارا۔ اور تمہہ ہی کو جانہمارا

ہے رام! جگت درشتیہ ہے (یعنی دکھائی دینے والا) اور آپ  
اس کے دیکھنے والے (درشتا) ہیں۔ آپ برہما۔ وشو اور شوجی کو اپنی

اچھیا پر چلائے والے ہیں۔ جب وہ بھی آپ کا بھید نہ جان سکے  
تو دوسرے سادھارن جن سمودائے کا تو کہنا ہی کیا۔

سوئی جانی جیہی دیہو جنائی۔ جانت نہی نہی ہوئی جانی  
تمہری ہی کر یا تمہرے گھونڈن۔ جانت نہی نہی ہوئی جانی  
ہے یہ گھو! دی آپ کو جانتا ہے۔ جسے آپ ہی جاننے کی شکتی  
پروان کریں۔ آپ کو جان کر جو آپ کا ہی سروپ بن جاتا ہے۔

(دوا۔ کبیر جی)

لالی میرے لال کی جت نت دیکھو لال  
لالی دیکھیں میں گئی ہو گئی میں بھی لال

ہے رکھو نندن! ہے بھگتوں کے من کو شیتل کرنے والے  
چندا آپ کی کر پائے بھگت جن آپ کو جان پاتے ہیں۔

چندا نند مئے دیہہ تمہاری۔ یکت برکار جان ادھیکاری  
نرتو دھر ہوہو سنت سر کا جا۔ کہہو کر ہو جس پر اکرت راجا

آپ کا چتر تین گنوں ست رت تم کا کار یہ نہیں ہے۔ کتو جیتن  
اور اند سروپ ہے۔ جو پر کرتی کے چھ وکاروں گھٹنا۔ بڑھنا۔ جینا  
دنا آدی سے رجت ہے۔ اس بھید کو کہ آپ کے شری اور سادھارن جن  
سمودائے کے شریوں میں کیا امت ہے۔ ادھیکاری پیش کشم دم آدی  
سادھنوں سے یکت ہی جانتے ہیں۔ سادھو پڑھوں کے مہت اٹھ آپ  
نے اپنی دویہ درشتی سے (اچھے اور بُرے گروں کے پر نام سروپ نہیں)  
نرتو دھارن کیا ہے۔ اور سادھارن راجاؤں کی سی آپ لیدا  
کرتے ہیں۔

رام دیکھی سنی جرت تمہارے۔ جڑ موہیں بید ہوئی سکھائے  
نہی جو کہہو کر ہوہو سناچا۔ جس کا چھے تلس چاہئے ناچا  
سے رام جی! آپ کی دویہ لیدا کو دیکھو اور سکر مڑھ پیش  
توہم میں پر جاتے ہیں۔ (ارتھات یہ ترک ترک کرنے لگتے ہیں  
کہ اجتماع برسم کیست ہنر دھارن کر سکتا ہے۔ پر اکرت پرشوں کی طرح  
وہ روتا ہے روتنا اور کھاتا بیتا کیوں ہے۔) اور کیا فی جن سکھتی ہوتے

ہیں۔ آپ جو کچھ کہتے اور کرتے ہیں وہ سب سیتہ ہے۔ کیونکہ جیسا  
سوانگ بنا رکھا ہو ویسا ناچنا بھی تو چاہئے۔ (جیسے بھٹیر میں جو ویلی  
راجا بنا ہوا ہوتا ہے۔ وہ راجاؤں کا سا پارٹ کرتا ہے۔ اور جو نوکر بنا ہوا  
ہو وہ نوکر کا سا پارٹ کرتا ہے۔ پرنرتو داستو میں نہ پہلا دیکتی کسی دیش کا  
راجہ بن جاتا ہے اور نہ دوسرے نوکر۔ وہ اپنے ویلی گت سروپ میں وہی کے  
وہی رہتے ہیں۔ ویسے ہی لیدا کرنے مارتے بھگوان کے اجنا۔ نروکار۔  
اونامشی اور سپانند سروپ میں کوئی بادھا نہیں پڑتی وہ اکھنڈ ایک  
رس نروکار اور سیتہ برسم سدا اپنے داستوک سروپ میں اپیل رہتے ہیں)  
ارتھات آپ کا اس سے سروگیہ ہوتے ہوئے بھی مجھ سے یہ پوچھنا کس  
ستھان میں جا کر فاس کروں۔ نر لیدا کی درشتی سے اُچت ہی ہے۔

پوچھو ہو وہی کہ رہوں کہاں میں پوچھت سکچاؤں  
جہاں نہ ہو ہو تہاں دیہو کہی تمہرے ہی کچھاؤں

آپ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ میں کہاں فاس کروں۔ پرنرتو آپ سے  
پوچھتے ہوئے میں جکی یا تہوں کہ جہاں آپ نہ ہوں وہ جگہ مجھے ستلا  
دیجئے۔ تب میں آپ کے رہنے کے لئے ستھان متلا دوں گا۔ ارتھات  
آپ سرو دیا پاک ہیں۔ گھٹ گھٹ کے وہی ہیں۔ کونسی جگہ ہے جہاں  
بھگوان موجود نہیں۔ پھر میں اسی جگہ کہا بناؤں۔ جہاں آپ کا پہلا  
فاس نہ ہو۔ اور اب جا کر جہاں آپ فاس کرنا چاہتے ہوں۔

سُنی مئی بجن پریم رس سائے۔ چکی رام من ہوں مسکانے  
بالمیکی منسی کہہیں بہوری۔ بانی مدھر امیے رس یوری

سُنی و لمیک جی کے پریم رس سے بھر ہو بجن سکر شری رام  
چندر جی لجا کیٹ ہو کر من میں مسکرائے۔ پھر و لمیک جی نے ہنس کر  
میٹھی امرت رس سے پری پورن باقی سے کہا۔

سُنیو رام اب کہوں نیکیتا۔ جہاں لہو سیا لکھن سمیتا  
جنہہ کے شرون سدا سمانا۔ کتھا تمہاری بھگت مہری مانا  
بھر ہیں نرتو مہیں نہ پورے۔ تنہہ کے یہاں تمہوں گروے  
لوچن چانک جنہہ کری راگھے۔ رہیں دس مل دھر اھیلانے



ایسا سمجھتے ہیں۔

میں تو اس سرگرد و درج بھی پرستی بہت کرے جتنے عیسائی  
کرنٹ کر میں رام پد پوجنا۔ رام بھوس ہر جہیں نہیں دوجا  
دیوتا۔ گرو۔ اور دیدوان برہمن کو دیکھ جن کے سنگ یریم  
اور طری غرتا سے جھک جاتے ہیں۔ جن کے ہاتھ رام! آپ کے چوڑ  
کا ہوا کرتے ہیں۔ جن کے ہرے پر آپ کے سوا اور کسی کا بھروسہ نہیں۔

چرن رام تیرہ جلی جا ہیں۔ رام بسو تہہ کے من با ہیں  
منتر تیرہ جلی جا ہیں۔ پوجہیں تہہ ہی بہت پر یو ارا  
جن کے چرن آپ کے تیرہوں میں چل کر جاتے ہیں۔ ہے رام  
آپ اُن کے من میں لائیں کیجئے۔ جنت آپ کے رام نام رو پی منتر کا جب  
کہتے ہیں۔ اور اپنے پر یو آسمت آگیا پاد کرتے ہیں۔

ترپن ہوم کر میں یہ بھی نانا۔ پیر جیو میں رہیں ہو وانا  
تہہ میں اسکا گرتی جا نی۔ سکل بھایاں دیو میں سنہانی  
جوانیک پر کار سے ترپن اور ہوم کرتے ہیں۔ اور برہمنوں کو  
بھوجی کھلا کر بہت رکشنا دیتے ہیں۔ جو آپ سے بھی بڑھ کر گرو  
کو ہر دے سے جان کر سر دھواو سے آدرنا کر کے اُن کی سیوا  
کرتے ہیں۔

سب کو کری ما گہیں ایک پھلو رام چرن رتی ہوو  
تہہ کے من مندر بسو سیار گھونندن دوو

اور اپنے ان (اوپر کہے گئے) سب گروں کو پھل صرف ہی  
مانگتے ہیں کہ رام جی کے چروں میں پر تی ہو۔ اُن لوگوں کے من مندر  
میں گھونندن! آپ اور بیتائی دوو نوں نوں کریں۔

کام کوہ مد مان نہ موہا۔ لو کہ نہ پھو کہ نہ راگ درد  
جہنہ کس کپٹ دیکھ نہیں پایا۔ تہہ کس ہر وہ بسو گناہ را  
کلم کرودھ مد بھیمان اور موہ جن کے نہیں ہے اور نہ لو کہ۔  
چھٹا۔ راگ اور ویش ہی ہے۔ تھکا کپٹا دیکھ (تھکا جاتی)

ہے رام! اپنے آپ میں آپ کو وہ بگ بنلا ہوں جہاں جاکر  
آپ بیتا مکش بہت فرما کریں۔ جن کے کالی سندھ کی طہارت  
آپ کی کھانا پنی ایک سندھوں سے بھرتے رہتے ہیں۔ پرتو  
پھر ہم ترمیت نہیں ہوتے۔ اور کھانا ادھک ہر ادھک بن کی  
چیشا آپ کی کھانا کو مننے کے لئے بڑھتی ہے۔ جنہوں نے اپنے  
نیتروں کو پیو بنا رکھا ہے۔ جو آپ کے درشن کو پیو کے لئے سوا  
لاپتے رہتے ہیں۔

نندنی سمرت سندھو سر بھاری۔ روپ پندو جل ہی کی بھاری  
تہہ کے ہر (اوپر) ایک بسو تہہ کو سیار گھوننا ملک

اور وہ پرتو۔ پرتو پرتو۔ نریں سندھوں اور  
سرو دروں کا روار کہتا ہے آپ کے سندھ روپ کی ایک ہند  
جل سے کھی ہو جاتے ہیں۔ ہے رگہ کاتہ تی! اُن لوگوں کے ہر دے  
اپنے لاپتہ کے لئے سکھ راگ گھر پیر۔ آپ بھائی گھنٹن اور سنا  
جائیت۔ ماں نوں کیجئے۔

جسٹو تھار اس بل منسی جیہا جسا سو

مکہ اہل گن گنی چنی رام بسو سیار تاسو

جسٹو تھار اس بل منسی جیہا جسا سو  
اس ماندر میں منسی جیہا جسا سو۔ اُن لوگوں کے ہر دے  
چنگنی سکتی ہے۔ ہے رام جی۔ آپ اُن کے ہر دے میں لائیں کیجئے۔

پر بھو پر سادھی سمجھک سبسا۔ ساد جاسو لئی نیت ناسا  
تہہ ہی نیت بھو جن کر ہما۔ پر بھو پر سادھی بھو جن کر ہما  
جن کی ناگ سدا آپ کے سندھ پرتو اور سنگدھت (نوشو)

پر ساد کو نیت آدر بہت شو ٹھکتی ہے۔ اور جو آپ کو پھل بھوجن  
ارن کرتے ہیں۔ اور پھر آپ کھاتے ہیں۔ اور آپ کے پر ساد  
روپ ہی بستر اور گئے چہنتے ہیں۔ (ارکھات جو کسی دستو کا ہنکار  
نہیں کرتے۔ بستر زلہر بھو جن ادک صوب کچ پر بھو کا ہے اور  
وہ آپ کی ان دستو لہہ میں سے شریر یا تو اننت دستوں کو جن  
کرتے ہیں۔ پرتو پھر ہی اُن کو اچھی نہیں سمجھتے سب کچ پر بھو آپ کا ہے۔

جو دوسروں کے دوشوں کو نہ دھجھک سب کے گن گن کر رہے تھے  
میں۔ میری اور گاڑی کی بھلائی کے لئے جو کشت سہتے ہیں۔  
سینہ پیچ کر رہے ہیں۔ ستر میں اور بن کے سچوں کو باقی دگ پران  
مانتے ہیں۔ ہے رام جی! اُن کا خدہ من آپ کا گھر ہے۔

میں تمہارا کبھی نچ دوسا۔ جیسی سب بھاتی تمہارا گھر دوسا  
رام بھگت پریدہ لا گھیں جیسی تیرہ اور لہو بہت سیدھی  
جوانے تلوں کے سینہ میں تو یہ کھینچتے ہیں کہ یہ سب گن  
پر کھو کے (آپ کے) ہیں اور جو ان میں دوش تیرا اُن کو وہ اپنی  
کر دے رہے ہیں جن کو سب پر کار سے ایک مائے آب کا ہی بھرو  
ہے۔ جیسی رام بھگت ہی پیار سے لکھتے ہیں۔ ہے عام جی!  
آپ جانکی جی سمیت اُن کے ہر دے میں فوس کر رہے۔

جاتی پاتی دھن دھرم بڑائی۔ پیارا پیرا اور کھ دینے والا  
سب جی گھر رہی اُلائی۔ تیری کے سرواں کو گھر گورانی  
جانتے بات، دھن دھرم بڑائی۔ پیارا پیرا اور کھ دینے والا  
گھر سب کا خیال چھوڑ کر جو ہر دے میں آپ کا دھیان کے رہتا  
ہے۔ ہے رگھوناتھ جی! آپ اس کے ہر دے میں فوس کیجئے۔  
سرگور کو آپ سرگور سنا۔ جہاں تہاں کچھ دھرم چھوٹا  
کم۔ بچن من را سہر پیرا۔ رام کر سچ تیری کیں اور ڈیرا  
سورگ ترک اور کوشش کو جو سمان دیکھتا ہے۔ کیونکہ وہ  
سب اور دھنش بان دھان کھتے ہوئے آپ کے سروپ کو بھیتا  
ہے۔ ارقعات سروتر آئیکے دھنش دھاری۔ دپ کو دھینچنے کے  
نواہ وہ کسی دوسری دستور پر دوشی ڈالتا ہی نہیں۔ اور بن بچن  
کر رہے آپ کا دھم ہے ہے رام جی! اس سے ہر دے میں آپ ڈیرہ  
ڈالئے۔

جاری نہ چاہئے کہیں کیو کہہ سن سچ سینہ  
بہو نر نتر تا سوں سو را ر نچ گہو  
جن کا آپ نے سجا دک پریم ہے۔ اور آپ کے پریم کے

ہر دے میں ہمارا دیا بھی نہیں ہے۔ ہے رگھوناتھ جی! آپ  
اُن کے ہر دے میں فوس کیجئے۔

سب کے پریم سب کے ہتھکاری۔ دھک دھک ہتھکاری  
کہیں سینہ پر یہ بچن بچاری۔ جاگت سووت سرن تمہاری  
جو سب کے پیارے اور سب کی بھلائی چاہنے والے ہیں۔  
دھک دھک مان ایمان میں ہم بھاو رکھتے ہیں۔ جو سوچ کر بچے اور ٹپے  
بچن پڑتے ہیں۔ اور جانتے سوتے آپ کی ہی سرن میں رہتے ہیں۔  
تمہاری چھارتی دوسری ناہیں۔ رام لہو تنہہ کے من مائیں  
جنفی سم چاہیں پیر ناری۔ دھن دھن اویش تیرا لیش بھاری  
آپ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کا اشارہ نہیں کرتے ہے رام!  
آپ اُن کے ہر دے میں فوس کیجئے۔ جو پاتی استی کو اپنی مانا کے  
سنان جانتے ہیں۔ اور پڑے دھن کو زہر سے بھی بھڑکائی کارک  
کھتے ہیں۔

جے شہر میں سیمتی دیکھی۔ دھک دھک ہو رہی پریتی بسکھی  
دھن دھن رام تم سران پیارے۔ قہنہ کے من پر کھو سدن تہاں  
جو دوسرے کی سیمتی (نوشالی) دیکھ کر خوش ہوتے ہیں  
اور دوسرے کی مصیبت دیکھ کر جہت ہی دکھی ہوتے ہیں۔ ہے رام  
جو آپ سے ہاتھوں کے سمان پیار کرتے ہیں۔ ہے رگھو! اُن کے  
من آپ کے دھم کرنے کے لئے سندرگہ ہیں۔

سوامی کھا پھو ماٹو گر چنہہ کے سب تمہہ نات  
من مندر تہنہ کے لہو سیا بہت دو بھرات!!

ہے نات! سوامی بہتر بنا۔ مانا۔ گروجن کے سب کچھ  
آپ ہی ہیں۔ اُن کے من مندر میں آپ سیتا جی سمیت  
ہو نو بھائی فوس کر رہے۔

اگر نچ سب کے گن گھیں۔ پیر دھینو بہت شکہ سہیں  
پیتی پتی جہنہ کئی جاگ لیرکا۔ گھر چھار تنہہ کر منو نیرکا



جہاں تک مالیک جی نے پتر کوٹ کی بارہما دستار سے کہہ کر  
منائی۔ تب سیتا جی سیت و لون کھانوں نے انکر تم ندی  
منداکئی میں اشنان کیا۔

رگھو برکھو لکھن بھل گھانو۔ کر جو کنتھوں اب بھار بھار  
لکھن دیکھ پئے اتر کرارا۔ تھوں دڑی پھر عیش جی ناوا  
شری رام چندر جی نے کہا۔ سب لکھن بارگھاں تو بہت سندر  
ہے۔ اب یہاں لوگ لکھن کا منتظر کر دے۔ تب لکھن جی نے اس  
پتر ندی کے اتر کے دوئے کنار کو دیکھ کر کہا کہ اس کے پاروں  
طرف دھنش کی شکل میں ایک نالہ پھرا ہوا ہے۔

ندی پنج سرسم دم داتا۔ سکل کلش کلی سا انا  
چتر کوٹ جنو اچیل اہیری۔ چکئی نہکات مارٹھ بھیری  
ندی منداکئی ناؤ اس دھنش کی ڈوری ہے شرم دم دان نا  
بان میں۔ کھانک کے سارے باب ناو شیر میں ایک پرندے ہیں چتر  
کوٹ ناو اچیل شکری ہے۔ پس کا نشا نہ کھی نہیں پکتا۔ اور وہ  
سلنے سے مارتا ہے۔

اس کی لکھن بھانوں دیکھراوا۔ بھار بھو کی دھو بھو پانرا  
رامیورام منو دیو نہر بھانا۔ چلے بہت شری پتر  
ایسا کر لکھن جی نے ستنان دکھایا۔ ستنان کو دیکھ کر  
شری رام چندر جی نے سکھ پایا۔ چتر کوٹ میں شری رام جی کے من کو  
راہو امان کر دوتا لوگ شلپ کارو شوکرما کے بہت چتر کوٹ چا  
گئے۔

کول کرانت پیش سب آئے۔ سچے ہون ترون سدن بھانے  
بہنی نہ جانی متجو دئی ساللا۔ ایک لکت لکھو ایک بسالا  
سب دیہا کول لور بھیلوں کے بھیس میں آئے۔ انہوں نے  
تھاس بھیس کے سندر بھرنادے۔ وہاں سندر کھیاں بنائیں کہ  
جوا کا دہن کیا ہی نہیں جاسکتا۔ ان میں سے ایک بڑی منہ چوٹی  
سی پتھر اور دوسری بڑی پتھر۔

بھیر کچھ اور جہاں تک نہیں۔ ہے رام! آپ اس کے من  
میں سناؤں سی بھلے۔ وہ آپ کا بھائی گھر ہے۔

اسی پر دھنش کی بھو بھو بھانے۔ چکر بھیرم رام من بھلنے  
کھنشی شنبو بھانو کل ایک۔ اشرم کہنوں کے سکھ ایک  
اس پر کا دھنشی راج مالیک جی نے رام چندر جی کو نو اس کھانا  
دکھائے۔ ان کے پیچھے بھیرے چن رام جی کے من کو بیت ہی بھانے  
پھر مٹی نے کہا۔ سہارو کل کے سوئی گئے۔ اب میں اس کے  
گئے سکھ ایک نو اس ستنان کا پتر بتاتا ہوں۔

چتر کوٹ لکھی کر جو نو اسو۔ تھان تھان سب بھاتی بھاسو  
سیلو سہان کانن چہ مارو۔ کوری کوری مرگ بھگ بھارو  
آپ چتر کوٹ پر بیت پر اس کیئے۔ وہاں تمہارے بے سب  
پکار کا کام ہے۔ تھان پتر بیت اور سدن ہے ہاتھی سنگھ ہرن  
اور بھیلوں کے بھار کر کے کا ستنان ہے۔

ندی بنیت پڑان بھکانی۔ اتری پرایا چت پل آنی  
شر سری دھار ناؤ منداکئی۔ جو سب پاک پونک ڈاکئی  
وہاں پتر ندی ہے۔ جس کا پانوں نے دستارے درن کیا ہے  
اتری دھنشی کی دھنشی انو پان پنے بل تپ سے اس ندی کو  
لائی تھیں۔ وہ ندی کھانک جی کی دھارا ہے۔ نام اس کا منداکئی ہے۔  
اور وہ سب پاپ روٹی بچوں کا گراس کر لینے والی ناو ڈھنش پتر

اتری آدوی مٹی برہو۔ کہیں جگ جیت تپ کہیں  
چلنو سچل شرم سب کر کر ہو۔ رام دھو گورو گری بر ہو  
اتری آدوی بھیت سے شرت ٹھنی وہاں نو اس کرے ہیرا۔  
جو لوگ۔ جو پ اور پ کر کے ہوئے شریوں کو کشت دیتے ہیں ارنہا  
اتم نروہ کرتے ہیں۔ ہے رام! وہاں جاکر سب کی تختوں کو سچل کیئے۔

اور بہت شری پتر کوٹ لکھی۔ ان میں سے ایک بڑی پتھر  
چتر کوٹ ہما امت کہی جہاں مٹی کا  
ہاتھی پتھر ہے بہت ہر سیا سیت وہ دھکانی

سندر گھاس پھوس کے گھر میں ایسے براج رہتے ہیں۔  
ان کا مدنی مٹی کا کھنڈی دھارن کئے اپنی استری رانی  
راتی اور لہنتہ روڑ کے ساتھ شوکھا پارا بہو۔

لکھن جانی سہیت پر پھو راجت رچ نکست  
سودہ مدنی مٹی بنو رتی رتو راج سمیت  
لکھن جی اور جانی جی سمیت پر پھو شری رام چندر جی

## ماس پالان بہتر حال و شرام

لکھن جی کی شوکھا کو دیکھ کر اپنے سارے سادھنوں کو سچل گئے ہیں۔

جھٹھا جوگ ستانی پر پھو بدائے مٹی برندا

کرپس جوگ جب جاگ تب رچ اکثر مٹی سچھندا

پر پھو شری رام چندر جی نے چھا لوگ سب کا اور ستکار کے

مٹی خنڈی کو رواں کیا۔ تب وہ اپنے اپنے آستروں میں ہمار لوگ۔

جب چھپ گئے اور تب بے کھنڈے ہو کر گئے۔

پسندھی کوئل کر تہہ پائی۔ ہر شے جنو نو مٹی گھر آئی

کنڈ مول پھل پھری پھری دونا۔ چلے رنگ جنو نوٹن سونا۔

جب شری رام جی کے آسنے کی خبر کوئل اور کھیلوں نے سنی۔

وہ بڑے پرتن ہوئے۔ ناو نو دھیاں ان کے گھر میں آگئی ہوں۔ کنڈ

مول پھل دونوں بھر کر وہ شری رام جی کے درشن کرنے کو چلے ناو

انگل سورن دھن نوٹن ہلا ہو۔

تنہہ مہول حلیہ دیکھے دو دیکھتا۔ اپنہ تنہہ تھا پوچھیں ملو جاتا

کہن مہنت رگھویر نکائی۔ آئی سہنہ دیکھ رگھو رانی

ان میں سے بوو نو بھائیوں کو دیکھ کر پہلے نوٹے۔ درشن

کرنے گئے لئے راستے میں آتے ہوئے دوسرے لوگ ان سے پوچھ

رہے ہیں۔ اس پر کار نام چندر جی کی بڑائی کرتے سنتے سبھی نے اگر

اُنکے درشن کئے۔

کرپس جو باؤ کھنڈی تھی آگے۔ پر پھو بھوکس رانی انورا گے

امناگ کپتر دسی پالا۔ چتر کوٹ آئے تہی کالا

رام پرنا موکینہ سب کا ہو۔ بدت دیو ہی لوچن لا ہو

دوتا ناگ۔ کپتر اور بگ پال اسی سے چتر کوٹ میں آئے

شری رام جی نے سب کو پرنام کیا۔ نیتروں کا لالچہ پا کر دیو تاپے

پر تن ہوئے۔

شری مہن کہہ دیو سما جو۔ ناو نو سنا کہ بھٹے ہم آ ہو

کری مینی ڈکھ دھنہ ناسے۔ ہر شت بچ بچ سدن سناٹے

پھول پر ساکر دیو سناٹا۔ کچھ گئی کہ ہے ناٹھ! آج ہم

سناٹہ (وارث والے) ہو گئے ہیں۔ پھر مینی کر کے انہوں نے

اپنے دھنہ ڈکھ (نا قابل برداشت) ڈکھ سناٹے اور پر پھو دوارا

اُصا رس بندھا کر پرتن ہو کر اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔

چتر کوٹ رگھو نوٹن چھائے۔ سما پارٹی سنی مٹی آئے

اکوت دیکھی مہنت مٹی برندا۔ کینہہ دندوت رگھو کل چندا

چتر کوٹ میں شری رام چندر جی ٹھہرے ہوئے ہیں۔ پر سما پارٹی کر

ہیت سے مٹی آئے۔ پرتن مٹی آئے ہوئے مٹی سناٹا کو دیکھ کر شری

رگھو ناٹھ جی نے دندوت پرنام کیا۔

مٹی رگھویر جی لانی اُلیہ ہیں۔ سچھل ہوں بہت آسٹش سہیں

ہیا سو مٹی رام چھپی دیکھیں۔ ساو کل سچھل کر کی چھپیں

مٹی لوگوں نے شری رگھو ناٹھ جی کو چھاتی سے لگا لیا۔ اور

سچھل رہے گئے۔ آخر داد دیا۔ وہ شری رام چندر جی۔ مینا جی اور



ہم سب پر کار باہتی شیر سناپ اور بانگوں سے بجا کر آپ  
کی سیوا کریں گے۔ بھڑ بن۔ پہاڑ گھاس اور غار ہے پر بھوکو!  
سب ہمارا چپہ چپہ دیکھا تھا ہے۔

تہاں تہاں تہاں ہی آہیکہ تہاں۔ سر بھڑیل ٹھاؤں دیکھا تہاں  
ہم سیوک پر یواریسمیت۔ ناٹھ نہ سچا تہاں سیوک دیتا

دہاں وہاں ہم آپ کو شکار کھلا دیں گے۔ اور تالاب بھڑنا اور  
انیک جل ستھانوں کو دکھلائیں گے۔ ہے سواری! ہم پر یواریسمیت آپ  
کے سیوک ہیں۔ اس لئے ہمیں آگیا ویسے۔ کسے کسی پر کار کی پس۔

پیش نہ کرنا تہاں  
بید چن مٹی من اگم تے پر بھوکو کرنا امین  
بچن کر اتھنہ کے سنت بھی پتھو بالک بین

جو یرکے بین اور نیشوری کے سن سے بھی اگم دھس کا پار  
نہ پایا جا سکے۔ ہیں وہ کہ پا دھان پر بھڑ بھیاؤں کے بچوں کو اس  
پر کار سن رہے ہیں۔ جیسے پتا بالک کے بچے سنتا ہے۔

راہی کیول پر سو سپارا۔ جانی لیتو جو جانتہارا  
رام سکل بن چرتب توشتے۔ ہی مرز بچن پریم پر پوشتے

شری رام چندری کو تو کیول پریم ہی پیارا ہے۔ جو جانے والا ہے  
وہ جان لے تب شری رام چندری تے پری پوران کو لیں کہہ کرن  
میں رہنے دانے ان سب کو گوں کو شش کیا۔

پاکے ہیرانی بندھاٹے۔ پر بھوکو گبت سنت گھراٹے  
ایسہی یھو میا سمیت دو کھائی۔ بسہیں ملن رٹھنی سکھرائی

پر بھوکو شری رام چندری رٹھن۔ دارنا کیا۔ وہ ہر فاکر چلے۔  
اور پر بھوکو کی جہاں گن کہتے سنتے گھراٹے۔ اسی پر کار سینا بی سمیت  
دو نو بھائی جو دو تادوں اور مینوں کو سکھ دینے واسے ہیں۔ بن میں ہننے

لگے۔  
جب تیں آئی رہے لکھو ناٹک۔ تب تیں بھو بیو منگل دایک  
چھو لیں کھل دیں پٹ پادھی نانا۔ بھو بلت بری رستا تا

جرب سے شری رگھو ناٹھ بن بن آئے۔ تب سے ہر شکل دایک ہو۔

پتر لکھے جنو جہاں ٹھاؤ ہے۔ بچک سر بڑیل سب پاؤٹھے  
بھینٹ آگے دھڑ دھڑ کر وہ لوگ جو بار (بندنا) کرتے ہیں اور  
بہت ہی پریم کے ساتھ شری رام چندری کو دیکھ رہے ہیں۔ وہ مگر وہ  
ہوئے مورتیوں کی بھاننت گھر سے ہیں۔ ان کا شری بھکت ہے۔  
اور نیتروں سے پریم آلسوؤں گی دھارا بہہ رہی ہے۔

رام سینہ نہ مگن سب جانے۔ کھی پریم چن سکل سنالے  
پر بھوکو جو ہاری ہوری ہوری۔ بچن غنیت کہہیں کر جوری

شری رام جی نے ان سب کو پریم میں مگن جانا۔ اور بیان  
بچن کہہ کر سب کا سنمان کیا۔ وہ بار بار پر بھوکو شری رام چندری کو  
جوا کر لے ہوئے ناٹھ جوڑ کر مینتی کر کے کہے گئے۔

اب ہم ناٹھ سناٹھ سب بھنے دھکی پر بھوکو پائے  
بھاگ بھاگ آگسوارٹر کو سسل رائے

ہے ناٹھ! آپ کے چروں کے درن پاکر ہم سب سناٹھ ہو  
گئے۔ ہے کو سسل راج، ہمارے ہی بھاگے سے بچا ہاں مبارک

۲۰۲  
دھنی بھوئی بن پتھہ سپارا۔ جہاں جہاں ناٹھ پاؤٹھو دھارا  
دھنی بھگ مرگ کان چاری۔ سپھل جھم بھنے تہہ ہی تہہاری

ہے ناٹھ! وہ بھوئی دھنی ہے۔ وہ بن دھنی ہے۔ وہ ارگ  
اگر پہاڑ دھنی ہیں۔ جہاں جہاں کے آپ نے پاؤں رکھے۔ وہ بن  
میں وچرنے والے ستر بھئی اور پتھو دھنی ہیں۔ جنہوں نے آپ کے

درن پاکر اپنا جتم سپھل کیا۔  
ہم سب دھنی بہت پر یواری۔ دیکھ دسو بھری مین تمہارا

کیفہ سب کھل ٹھاؤں بھاری۔ ایہاں سکل رٹھو سب بھاری  
ہم سب بھی اپنے پر یواریسمیت دھنی ہیں جنہوں نے تیر بھر کے  
آپ کے درن کئے۔ آپ نے دھار کر بڑی اچھی جگہ نواس کیا ہے۔

یہاں سارے مومنوں میں آپ سکھی رہیں گے۔  
ہم سب بھاننتی کر سیوکائی۔ گری کیہری اہی باگہ برائی  
بن بھڑ گری کس نہ رکھو ہا۔ سب ہمار پر بھوکو بگ جو ہا

بھانٹ بھانٹ کے برکش پھلنے پھولنے لگے جن کے اوپر لپٹی ہوئی سندریلوں کے منڈپ بنے ہوئے ہیں۔  
 سرگرم سرسبز بھانٹاں بھانٹے۔ منہوں پر بھانٹاں پر ہر جگہ آئے گچ منجوتر مدھو کرش رینی۔ تری بارہ بیاری ہی سکھ دینی وہ برکش کلب برکش کی طرح بھاؤ سے ہی سندریلوں کو وہ دونوں کو چھوڑ کر آئے ہوں بھونروں کی قطاروں کی قطاریں بہت ہی سندر گو نگار کر رہی ہیں شیش مند سو گندھ تین پرکار کی سکھ دینے والی دایو پلتی رہتی ہے۔

نیل کنڈھ کل کنڈھ سگ چاناک چاک چکور  
 بھانٹی بھانٹی بولہاں پہاں شروں کھد چیت چولہ  
 نیل کنڈھ کوئل۔ طوطے۔ پیلیے۔ چکوتے اور چکراوی پھٹی منٹے میں سکھ دناک اور چیت کو چکرانے والی بھانٹ بھانٹ کی بولیاں بولتے ہیں۔

کری کیرہی کپی کول کر مگا۔ رگت بیر بچر ہیں سب سندگا پھرت امیر رام چھپی دیکھی۔ ہو ہیں مدت برگ برند مسکھی اگھی شیر بندر سور اور ہرن اپنے پر سپرک (باہی) دیر بھاو کو چھوڑ کر سب اکٹھے ہو کر گھومتے ہیں بشکار پھلتے چوتے شری رام چندر کی شوبھا کو دیکھ کر گروں کے چھند بہت ہی بڑھ جاتے ہیں۔

بیدہ بین بھانٹاں لگی تباہ ہیں۔ دیکھی رام پشو سکھ سب بھانٹیں شری سر سنی دن کر کنب میلک شتاگو داوری دھنیہ سب سر سندھو بندیں ندانا۔ منداکھی کر کریں بھکانا اوتے اسب گری اور بیلا شو۔ سندھو شیر و سکھ سسر باسو میل ہما جیل آدک جیتے۔ چتر کوٹ جٹو گا وہیں تیتے بدھی بدت سن سکھو نہ سماں۔ شرم بنو جیل بڑائی پانی سنسار بھری جتنے بن ہیں رام بن کو دیکھ کر وہ بھی بن رشک کرتے ہیں گنگا سر سنی سورج کی کنیا جتنا۔ نریدا۔ گو دادو کی لکڑی پوترا دوسو جاگیر شالی ندیاں۔ ساکے تالاب۔ سندھ اور سب منی نالے منداکھی کے کن گاتے ہیں۔ اوسے چل۔ اساجیل۔ کیلکشن۔ مندا جیل اور

چتر کوٹ کے بھگت برگ بلی ٹپ ترن جانی  
 پانیہ پانیہ پانیہ اس کہیں دیو دن راتی  
 دیوتا لوگ دن رات ایسا کہہ رہے ہیں۔ کہ چتر کوٹ کے پشو منجھی۔ بیلے۔ درخت اور گھاس بھوس روغرو سب جاتی ہیں۔ اور دھنہ بھاگت ہیں۔

سو سو سیلو سبھانٹاں سبھانٹاں۔ منگل ملے اتی پاون پاون  
 تہہ کھنے کون بدھی تاسو۔ سکھ ساگر جیل کینہہ لوزاسو  
 وہ بن اور پرست بھاؤ سے سندھ منگل ملے اور اتی انت پوترہ کو بھی پوترہ کہنے والا ہے۔ اس کی ہر ہا کس پکار ورن کیا جاتے۔ جہاں پر کھکھ کے سمند شری رگھو ناگہی لوزاس کرتے ہیں۔

پے پیو بھی تگی اوزدہ بھائی۔ جہاں سیالکھنور اور پے آئی  
 کہی نہ سکھیں شتا جسی کائن۔ جوں ست سہس ہو ہیں بھانٹ  
 کھنیر ساگر کا تیاگ کر کے اور اودھ کو چھوڑ کر جہاں سیتا جی اور شری رام چند جی آکر رہے۔ اس بن کی ہما کا ورن تو ہزار سکھ والے لاکھ شیش جی بھی نہیں کر سکتے۔

سو میں برنی کہوں بدھی کہیں۔ ڈا بر کٹھ کہ مندر لہیں  
 سیو ہیں اکھنور کرم من بانی۔ جانی نہ سیلو سینہ بھکانی  
 اس کا ورن بھلا میں کس پر کار کروں۔ کیا تالاب کے کھوے بھی بھلا سندھ جیل اٹھا سکتے ہیں۔ لکشن جی من کج کرم سے شری راجھند جی کی سیوا کرتے ہیں جن کے شیں اور پریم کا دندن نہیں کیا جاسکا۔

چھو چھو لکھی سیارام پد جانی آج پو پو نہو  
 کرت نہ سنے ہوئی کھنور پو بندھو نا پو پو نہو









برو باندھی بر سیرو کہانی - چلیو سمر جنو سمٹ پرائی  
وہ ہاتھ نل کر سر پیٹ کر پھیتا تے تھے۔ مانو کوئی کچھ نہ سن  
کا خزانہ کھو بیٹھا ہو۔ وہ اس پر کار کھیتا تے ہوئے چلے۔ مانو دیر کا  
بانادھارن کے شور سیر کہلا کر دیدہ بھوئی سے بھاگ چلا ہو۔

بیسریکی سید پد سمٹ سادھو سحباتی  
جسمی دھوکیں مدیاں کر سچو سوچ تہی بھانتی

جیسے کوئی دھاروان۔ دید جانے والا۔ ستر وانیہ شدھا آچار  
بیوہار والا اور اتم کل کا کوئی برہمن دھو کے سے شراب پی لے  
اور پھر ہاتھ نل کر کچھتا ہے۔ ویسی ہی دشا سمتر کی ہے۔

جسمی کلین تیا سادھو سیانی - پتی دلیتا کر م من بانی  
لے کر کم لیں پر سیری نا ہو۔ سچو ہریاں تہی دارون کا ہو  
جیسے کسی اتم گھرنے کی استری۔ نیک سبھا وادی جیترام  
من بجن کر م سے پی کو دلیتا اتنے والی دُر بھاگہ دُش کبھی پتی سے الگ  
رہتے پر مجبور ہو جاتے۔ اُس سے اس کے ہر دے میں غیبی جلن  
نرپ اور چھا دکھ ہوتا ہے۔ ٹھیک ویسی دشا سمتر کی ہے۔

لوچن سچل ڈھکی بھٹی کھوری - سنی نہ شرون بکلی متی بھوری  
سوکھیں ادھر لاگی ہنس لائی - جنونہ جانی ار ادھی کپاٹی  
انکھوں میں جل بھرا ہے۔ نظر گھٹ گئی ہے۔ کانوں سے  
سنائی نہیں دیتا۔ بدھی دیا کل ہوئی۔ بھمارتھ سوچنے میں سمر تہ نہیں  
ہونٹ سوکھ رہے ہیں۔ مکھ میں لاسا سا لگ گیا ہے۔ گنتو کر تو کے  
سب لکھن ہوتے ہوئے بھی پران نہیں نکلتے کیونکہ ہر دے میں میعاد کے  
کوڑ لگے ہیں۔ وہ پرائوں کو باہر نکلتے نہیں دیتے۔ اذکات چودہ برس  
بدر بھگوان لوٹیں گے۔ پرائوں کو یہ بھانگی لگی ہوئی ہے۔ اس لئے وہ  
اس آشا میں لٹکے ہوئے ہیں۔

بہنر بھینونہ جانی نہاری - ماری منہوں پتا ہتاری  
پانی بگانی ہیں من سپانی - جم کر پتھ سوچ جی پانی  
منہ کارنگ فق ہوگی ہے۔ جو دیکھا نہیں جاتا۔ مانو انہوں نے

کی اوڑ پیار سے دیکھنے لگتے ہیں۔ گھوڑوں کی اس دیوگ دشا کا  
ورن کیا ہی نہیں جاسکتا۔ وہ ایسے دیا کل ہیں۔ مانو منی پھرن جاتے  
پر سانپ دیا کل ہو گیا ہو۔

کھلیو نشادویشاد لیں دیکھت سچو ترنگ  
بولی سیدوک چاری تب نیئے سار تھی سنگ

منتری اور گھوڑوں کی اس دیا کل دشا کو دیکھ کر نشاد راج کو  
بہت ہی دکھ ہوا۔ تب اپنے چار معتبر سیدوکوں کو بلا کر سار تھی سمتر  
کے ساکھ کر دیئے۔

گوہ سار تھی ہی پھر نیو پچائی - پر مویشادو برنی نہیں جانی  
چلے اودھ لئی رکھتی نشادو - ہو پھیرا پھیرا پھیرا مکن پشادا

نشاد راج گوہ سار تھی سمتر کو کچھ دور تک پہنچا کر لوٹا۔ رام جی  
کے دیوگ سے اُسے جو ہا دکھ ہو رہا تھا۔ اُس کا ورن نہیں کیا  
جاسکتا۔ نشاد راج کے کھینچے ہوئے چاروں سیدوک رتھ کو بانگ کر  
اودھ کی طرف چلے سمتر اور گھوڑوں کی دیا کل دشا کو دیکھ کر بل پل  
وہ دکھ میں ڈوبے جاتے ہیں۔

سوچ سمتر بکلی دکھ دینا - دھاگ جیون دکھو میر بہینا  
رہا ہی نہ انتہوں اذم سر رو - جنونہ اپنیو کچھو رت رکھو سیرو  
سمتر بہت ہی دیا کل اور دین دکھی ہیں۔ من ہی سن ہیں سوچ ہے  
ہیں۔ کہ شری رکھو دیر کے پنا جیون کو دھکا رہے۔ آخر اس اذم (نا پاک)  
شریر کا ایک دن انت تو ہونا ہی ہے۔ پھر گھو دیر کے دیوگ میں اس  
شریر نے اپنا تیاگ کر کے لیش پر اپت کیوں نہ کیا۔

بھئے جس اگھ بھاجن پیرانا - کون بہیتو نہیں کرت پیا نا  
اہہہ مت سنو اوسر چوکا - اجہون نہ ہر دہ ہوت دنی لوکا

یہ پران آج بدنامی اور پاپ کے پاتر ہو گئے۔ یہ اب کس کارن  
دش شری سے نہیں نکلتے؟ ہے موڑھن! تو نے بڑا اچھا موقع کھو دیا۔  
اب بھی تو کھٹ کر ہر دے کے دو ٹکڑے نہیں ہو جاتے۔

دھجی ہاتھ سہو دھنی کھتانی - منہو کر بن بھن اسی گنوائی

جو بھی پوچھے گا اُسے ہی اتر دینا ہے گا۔ ہائے! اودھیاں  
جا کر اب مجھے ہی سکھ لینا ہوگا۔ جب دین دھکی راہو جن کا جیون ہی  
لام جی کے اذہن ہے۔ مجھ سے پوچھیں گے تو میں کونسا مٹنے لے کر  
انہیں اتر دوں گا کہ میں راہکاروں کو کشش لہروک (صحیح سلامت)  
بن میں پہنچا آیا ہوں۔ لکشمی سیتا۔ رام چندر جی کے سندش کو سکر دھاراج  
تجئے کی طرح شری کو تیاگ دیں گے۔

ہر دوتہ بدریو پنک جھیمی پھیرت پریم نیرو  
جانت ہون موہی دینہہ بدھی ہو جاتا سسریرو

جیسے پانی کے الگ ہوتے ہی کچھ پھٹ جاتا ہے۔ ویسے  
پریم (شری رام چندر جی) کے الگ ہو جانے پر میرا ہر وہ پھٹ کیوں  
نہیں گیا؟ اس سے مجھو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بدھاتانے مجھے یہ  
باتا شری (جو شری پانی جیوؤں کو ترک بھگنے کے لئے بتاتا ہے) ہی

دیا ہے۔  
ایہی بدھی کرت نہتھ کھیتا وا۔ تمسا تیرت رتھو آوا  
بدائے کری نئے رشا وا۔ پھرے پان پری بکل بشا وا  
راستے میں رتھ میں بیٹھے اس پر کار کھیتا وا کرتے کرتے رتھ فوراً  
تمسا ندی کے تٹ پر پہنچا سمنتر نے تب سینتی کر کے پاروں نشاں  
کو دوا کیا۔ وہ دھک سے ہوا ویاکل ہوئے سمنتر کے پاؤں پڑ کر چلے۔  
پٹھت نگر سچو سچو چائی۔ جنو مارسی گریا مہن گائی  
بلٹھی ٹپ ترزوں گنوا وا۔ سا بھ سمے تب او سہرو پا وا

نگر میں پریش کرتے ہوئے سمنتر ایسے ڈرتے ہیں۔ مانو گہ برہن  
یا گائے کو مار کر اٹے ہوں۔ انہوں نے دن کا سماں ایک دھت کے  
سایہ تلے بیٹھ کر گزارا۔ جب سندھیا کا سماں آیا۔ تب انہیں نگر کے  
بھیر جانے کا موقع ملا۔

اودھ پر دلیسو کلنہہ اندھیا ریل۔ پیٹھ بھون رتھو رکھی واریں  
جنہہ جنہہ سماچار سستی پاٹے۔ بھوپ دوار رتھو دھین آئے  
اندھرا ہو جانے پر سمنتر نے اودھیاں میں پریش کیا۔ رتھ کو  
دروازے پر کھڑا کر کے وہ محل میں گئے۔ جن جن لوگوں نے سمنتر کے

ماتا پیتا کو مار ڈالنے کا کہا اودھ کیا ہو شری رام جی کے دیوگ  
کی بانی سے اُنکے سارے شر میں پیٹر اچھا رہی ہے۔ اُن کو ایسی  
سوچ لگی ہوئی ہے۔ مانو ترک کو جانا ہوا پانی راہ میں سوچ کرتا  
ہوا جا رہا ہوں

۔ چنونا آو ہر دیاں پھپتائی۔ اودھ کاہ میں دیکھب جانی  
رام بہت رتھ دیکھیدی جوئی۔ سکیہی موہی بلوک سوئی  
لمکھ سے کوئی شہ نہیں نکلتا۔ سن ہی من میں پھپتاتے ہیں کہ میں اودھا  
میں جا کر کیا دیکھوں گا۔ جو بھی رتھ کو رام چندر جی سے خالی دیکھے گا۔  
وہ میرا مٹنے دیکھنے میں سکوچ کرے گا۔ ارکھتات پھکار ڈالے گا۔ کہ  
رام کے بناتمہ بزرگ جیتے کیسے چلے آئے۔

دھائی پو پھیر میں موہی جب بکل نگر نزاری

اتر و دیب میں سب ہی تب ہریاں کجرو بھاری

ننگے ویاکل استری پش جب دوز کر مجھ سے دھیں گے کہ  
کو رام لکشمی سیتا کو کہاں چھوڑائے۔ تو مجھے بھاتی پر پھر رکھ کر اتر  
دینا ہوگا۔

پو پھیر میں دین دھت سب مانا۔ کب کاہ میں تنہ ہی بارھاتا  
پو پھیری جب میں لکھن ہناری۔ کہیوں کون سندس سکھاری  
جب دین دھکی مائیں مجھ سے پھیں گی تو میں انہیں کیا اتر دینگا؟  
جب سمنتر انا مجھ سے پھیں گی تو اُسے میں کونسا کھرا پیغام

دینگا۔  
رام غنئی جب ایسہی دھائی۔ سمری جھو جھیمی دھینو لوانی  
پو پھت اترو دیب میں تہی۔ گئے نیوں رام لکھنوبید ہی  
پھڑے کو یاد کر کے دوڑی آتی ہوئی نئی بیانی ہوئی گائے  
کی بھانت جب رام کی ماما اس پر کار دوڑی آکر مجھ سے پوچھے  
گی۔ تو میں انہیں یہ اتر دوں گا۔ کہ سیتا۔ رام۔ اور لکشمی بن کو  
چلے گئے۔

جوئی پو پھیری تہی اترو دیا۔ جانی اودھاب ہو سکھو لیا  
پو پھیری جنہیں راؤ دھک دینا۔ جو لو جاسور گھوٹا تھ ادھینا  
دیر ہوں اترو کو نو جھو لانی۔ اہینوں کسل کونو پھپتی  
سنت لکھن میا رام سندیسو۔ ترن جی تو پر سہری ہی نرسو



آنے کی خبر سنی۔ وہ بھی رکھ دیکھنے کو راج دو اور پر آئے۔  
 رتھ پہنچانی بلک لکھی گھولے۔ گریں گات جی اتپ اولے  
 رنگماری تریاگل کیسیں۔ نگھٹ نیرمین کن جیسیں  
 رتھ کو پچان کر او گھوڑوں کو ویاگل دیکھکر ان کے شرع  
 مارے غم کے ایسے کھلنے لگے۔ جیسے دھوپ میں اولے گھل جاتے  
 ہیں۔ نگمکھر کے استری پُرش ایسے ویاگل ہیں۔ جیسے جل کے سوکھ  
 جلنے پر پھلیاں ویاگل ہوتی ہیں۔

سچو اگنوست سچو بکل۔ بھٹیو رنیواس  
 بھوٹو بھینکرو لاگ تہی مانہوں پریت نواس

منتری اکیلے ہی آئے ہیں۔ یسن کر سارا دواس ویاگل ہو گیا۔  
 راج محل اتنا بھیا نک جان پڑتا ہے۔ مانو پریتوں کا تو اس  
 ستھان شمشان بھومی ہو۔ جو کاکٹ کھانے کو دوڑتا ہے۔  
 اتی اُرتی سب پوچھیں۔ اتی۔ اُترو نہ او بکل بھٹی پانی  
 سنئی نہ شرون نیں نہیں سوچھا۔ کہہ ہو کہاں نر پو نہیں پوچھا  
 اتی انت دھکی ہو کر داناں پوچھتی ہیں۔ پر سنتر کو کچھ جواب نہیں  
 آتے۔ ان کی بانی رک گئی۔ نہ کانوں سے سنائی دیتا ہے۔ اور  
 آنکھوں سے بھی کچھ نہیں سوجھتا۔ وہ جہاں تہاں سب پوچھتے  
 ہیں کہ کہو راج کہاں ہیں۔

داسنہ دیکھ سچو بکلائی۔ کوسلیا گرہین گئیں لو ائی  
 جانی سنتر دیکھ کس راجا۔ اسے رہت جو چندو براجا  
 سنتر کو ویاگل دیکھکر دایاں انہیں اپنے ساتھ کوشلیا  
 جی کے محل میں لے گئیں سنتر نے ماکر راجا کو کیسی حالت میں لکھا  
 مانو امت کے پنا چند را ہو۔

اس سنیں بھوشن ہینا۔ پر سو بھومی تل نہیٹ ملینا  
 لیٹی اساسو سوچ اپہی بھانتی۔ سمر تیں جنو کھنسیو۔ جیاتی  
 اس بیج گہنوں سے رہت راج بالکل ننگی زمین پر پڑے ہیں۔

وہ ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے اس کا پرکار سوچ رہے ہیں مانو  
 سیاتی سوگ سے گر کر سوچ رہا ہو۔

لیت سوچ بھری چھو چھو پھاتی۔ جنو جری پنکھ پر سو سنپاتی  
 رام رام کہہ رام سنہی۔ پنی کہہ رام لکھن بیدھی  
 پل پل بعد راج سوچ سے بھاتی بھر لیتے ہیں۔ انکی دشا ایسی  
 ویاگل ہے۔ مانو گیدھ راج جٹو کا کھائی سنپاتی سوچ دواوا  
 اپنے پر بھلس جانیر ویاگل ہو کر گراترپ رہا ہو۔ رام۔ رام۔ ہے  
 پیارے رام۔ راج بار بار ایسا کہہ رہے ہیں۔ پھر بھی بارام لکھن  
 جاتی۔ ایسا کہہ لگتے ہیں۔

دیکھی سچو جے جیو کہی کینہیو زند پر نامو

سنت اٹھیو بیاگل نر پتی کہو سنتر کہاں رامو

راج کو دیکھ سنتر نے جے جیو کہہ کر دندوت پر نام کیا۔  
 سنتے ہی راج ویاگل ہو کر اٹھ بیٹھے۔ اور بولے سنتر! کہو رام کہاں  
 ہیں۔ بھوپ سنتر۔ لینہ ار لائی۔ بوٹ کچھ ادھار جنو پائی  
 بہت سینہ نکٹ بیٹھاری۔ پوچھت راؤن بھری باری  
 راج نے سنتر کو بھاتی سے لگا لیا۔ ڈوٹے ہوئے پُرش کو مانو  
 تنکے کا سہارا مل گیا ہو۔ پریم کے ساتھ منتری کو اپنے پاس بٹھا کر راج  
 نیتروں میں جل بھر کر بولے۔

رام کسل کہو کھا سفی۔ کہاں رکھو ناخک لکھنو بیدھی  
 اے پھیری کہن ہی سدھائے۔ سنت سچو لوچن حل چھائے  
 ہے پیارے سکھا! نر پتی رام جی کی کسل کہو۔ سیتا رام اور لکھن  
 کہاں ہیں؟ انہیں واپس لوٹا لائے ہو یا ان کو چلے گئے۔ یہ سنتر ہی  
 سنتر کی آنکھوں میں پانی بھر آیا۔

سوک بکلی پنی پوچھ نر لیسو۔ کہو سیارام لکھن سند لیسو  
 رام روپ کن میل سبھاو۔ سمری سمری اسوچت راو  
 شوک سے ویاگل راج بھر پوچھتے ہیں۔ سیتا رام اور لکھن کا

کچھ سندس تو کہو۔ شری رام چندر جی کے روپ گن شیل اور سبھاؤ  
کو یاد کر کے راج من میں سوچ کرتے ہیں۔  
راؤ سناٹی دینہہ بنبا سو۔ سنی من بھینو نہ ہر شوہر انسو  
سوخت کچھرت گئے نہ پرا۔ کو پانی بڑ موہی سمانا  
میں نے راج تلک کی بات سنا کر نباس ویدا۔ یہ سن کر بھی میں  
رام کو نہ ہر ش ہوا نہ شوک۔ ایسے ستر کے ولوگ سے بھی پران نہیں  
نکلے۔ تو میرے سامان اور بڑا پانی کون ہوگا۔

سکھا رام سیا لکھن جہاں نہاں موہی پہنچاؤ  
ناہیں تو چاہت ملن اب پران کہنوں ستی بھاؤ  
ہے سکھا! جہاں رام سیتا اور دشمن ہیں وہاں مجھے پہنچاؤ۔  
نہیں تو میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ میرے پران سکلری چاہتے ہیں۔  
پہی پنی پونچھت منتری ہی راؤ۔ پر تم سٹین سندس سناؤ  
کر ہی سکھا سوئی بیگی ایاؤ۔ رامو لکھنویا نین دیکھاؤ  
راج بار بار منتری سے پوچھتے ہیں میرے پران پیارے پتروں کا  
سندس سناؤ۔ ہے سکھا! جلدی کوئی ایسا پائے کیجے جس سے میں  
اپنی آنکھوں سے سیتا اور دشمن کو دیکھ لوں۔

سچو دھیر دھرو کہہ ہو رو بانی۔ جہا راج تمہرے پندت گیا تی  
ہمیر سندھیر دھرندھر دیوا۔ سادھو سما جو سدا تمہرے سیتا  
دھیرج دھر کر منتر لے کو مل بانی سے کہا۔ جہا راج! اپنے ان  
ہیں بغور دیر اور شریٹھ پرتھو میں اب شریٹھ ہیں۔ ہے دیو اپنے  
سدا ہی جہا تمہا پرتھو کا ستی سنگ کیا ہے۔

جہم مرن سب کھ سکھ بھوگا۔ ہانی لاکھو پر یہ ملن بیوگا  
کال کرم لیں ہو میں گو سائیں۔ برس راتی دوس کی ناہیں  
جہم مرن سب سکھ دگھ کے بھوگا ہانی لاکھ۔ پیاروں کا بھوگ  
ولوگ یہ سب ہے سوہی! دن رات کی بھانت کال اور کرم کے  
آدھن زبردستی مورتے رہتے ہیں۔

سکھ ہر شہیں جڑو کھ یلکھائیں۔ دوو سم دھیر دھری من ماییں  
دھیرج دھرو بیکو بچا ر ی۔ چھاڑیے سوچ سکل ہرکاری  
سکھ میں خوش ہونا اور کھ میں جیننا چلا تا یہ مور کھ لوگوں کا کام  
ہے۔ دھیریش تو اپنے من میں سکھ دگھ دونوں کو سامان ہی جانتے ہیں۔  
اس نے گیان وچا کر کے آپ من میں دھیرج دھریے۔ اور ہے سب  
کی بھلائی چاہنے والے سوامی! شوک کا تیاگ کر دیجیے۔

پر تھم باسو تمسا بھینو دوو سر سر سری پتر  
نہائی رہے جل پانو کری سیا سمیت دوو پتر  
شری رام جی کا پہلا مقام تپسا ندی کے کنارے ہوا۔ دوو سرا  
گنگا کے گھاٹ پر ہوا۔ جہاں سیتا جی سمیت دونوں بھائیوں نے  
استان کر کے اس دن صرف مل پان ہی کیا۔

کیوٹ کینہی بہت سیدو کاٹی۔ سو جانی سنگ و رگنوائی  
ہوت پران بٹ چھو مگاوا۔ جٹاٹ رنج سس بناوا  
وہاں کیوٹ نشاد راج نے بہت سیدو کی۔ وہ رات انہوں نے  
شرنگ ویر پران گذری صبح ہوتے ہی بڑھ کا دودھ منگوا اور اس سے  
دونوں راجکاروں نے اپنے سروں پر جھٹوں کے مکٹ بنائے۔

رام سکھاں تب ناؤ منگائی۔ یہاں چڑائی چڑھے رگھو رانی  
لکھن بان دھنودھر بنائی۔ آپکو چڑھے پر بھو لیسو پائی  
تب رام جی کے پتر نشاد راج نے ناؤ منگوائی سیتا جی کو اس  
پر چڑھا کر پھر رگھو ناگہ جی آپ چڑھے۔ لکھن جی نے دھنش بان سجا کر  
رکھے اور وہ بھی پر بھو شری رام چند جی کی آگیا پاکر ناؤ پر چڑھے۔

یکل بلوکی موہی رگھو پیرا۔ لو لے مڈھر کچن دھری دھیرا  
تات یز ناموتات سن کیہ ہیو۔ بار بار پد پنکج گہ ہیو  
کھ کو ویا کھ دیکھ کر شری رام چند جی نے دھیرج دھر کر یہ میٹھ  
کچن کہے۔ کہ سے تات! جہا راج سے جا کر میرا پر نام کہنا اور میرا پیر  
سے بار بار ان کے چرن کسوں کی بند ناکرنا۔





تب شہری کو شلیا جی نے من میں دھیرج دھرج وقت کے مطابق

یہ بچن کیستہ من کرے پکارو رام ہیوگ پیو دھی اپارو  
گرن دھار تہا دھہ جاہو۔ پڑھو سکل پر تہ تھاک سماجو  
ہے ناٹھ! آپ سن میں سمجھ کر وچار کیجئے رام کے دیوگ روٹی جہاز  
پڑا ہے سارا پر لوار اور برا اس جہاز میں بیٹھے ہوئے مسافر ہیں! اور آپ  
اس جہاز کے مالک ہو۔

دھیرج دھرجے تو پارو۔ تاہیں تو پورے ہی سو پورے رو  
جوں جیاں دھرجے پتہ پتہ ری۔ راٹھو کیا بلہیں پورے ری  
اگر آپ حوصلہ رکھیں تو سب پار ہو جائیں گے نہیں تو سارا پر لوار  
دوب جئے گا۔ اگر آپ میری بیتی کو ہوسے تہ دھارن کریں تو ہے  
سدا کی! رام لکشمین اور سیتا پھر آئیں گے۔

پریا بچن ہر دوسنت تر پو چلیو! نکھی اگھاری  
تلیھت سین بلین جنو سینت سیتل باری!  
اپنی پیاری بیتی کو شلیا جی کے کوئی بچن من کر راہ نے غیر کھوسے  
مانو تریتی ہوئی بلین مچھی پر کوئی شیتل فل بھڑک رہا ہو۔

دھری دھیرجو اٹھی بیٹھ جھاٹو۔ کہو سنتری کہاں رام کر پاؤ!  
کہاں لکھنو کہاں رامو سینہی کہاں پر پتہ پتہ ہو میدھی!!  
دھیرج دھرج کر راہ اٹھ بیٹھے۔ اور کہنے لگے کہ ہے سنتر!  
کہو کر پاؤ رام کہاں ہیں لکشمین کہاں ہیں پیارے رام کہاں ہیں!  
اور میری پتہ پتہ (ہو) پیاری جانکی جی کہاں ہے۔؟

ریاکت راو بکل بہو بھانی بھئی جاگ سر سیراتی نہ راتی  
تاپس اندھ ساپ سہی آئی کو شلیا ہی سب کھٹا ستا تی  
راہ ویاکل ہوئے اس پر کار بہت طرح سے ولاپ کرتے ہیں!  
رات یک کے سمان ہو گئی۔ ختم ہونے میں نہیں آتی۔ راہ کو شرون گما  
کے پتا اندھے تپستوی کے شاب (بددعا) کی یاد آگئی اور انھوں  
نے کو شلیا کو سب کھٹا کہہ سنا۔

پر بھوک کے دیوگ کی پڑا سے شہر ویاکل ہو گیا اور وہ گہری سوچ  
میں پڑ گئے۔

سنت بچن سنت میں نہ رہا ہو۔ پر سو دھرنی اردارن دا ہو  
تلیھت دشمن موہ من ما پا۔ ماچا متوں میں کہوں یا پا  
منتری کے بچن سنتے ہی راہ دھرتی پر گر پڑے۔ چھاتی جلتے  
لگی۔ ان کا من ہا کٹھن موہ سے تر پنے لگا۔ مانو پھلیوں کو برسات  
کا پلا پانی لگ گیا ہو۔

کری بلاپ سب رو ہیں رانی ہا پتی کسی جانی بھنی  
سنتی بلاپ دکھو دکھ لاگا دھیرجو کر دھیرجو بھجا گا  
سب وانیلا ولاپ کر کے رو رہی ہیں۔ اس سے کی ہان  
پتا کا وزن کیسے کیا جائے۔ اُنکے ولاپ کو سن کر دکھ بھی دکھی  
ہو گیا اور خود دھیرج کا حوصلہ چھوٹ گیا۔

بھینو کو لا بلو اور دھاتی سنتی نرپ رائے سورو  
پسں ہجگ بن پر سو لسی مانہوں کلس کھورو  
راج محل میں رونے پلٹے کاشورن کر ساری اور دھیا میں  
بڑا بھاری گہرام پچ گیا۔ ایسا حال بڑا تھا کہ مانو پھپھوں کے  
وخال بن پر رات کے وقت بھیا ناک بجلی گر گئی ہو۔

پران کنڈ گت بھینو بھو! کو منی بہن جنو بیا کھو بیا کو  
اندیں سکل بکل بھیں بھاری جنو سر سر ج جنو بیا کو  
راہ کے پر ہیں لگے میں بہ گئے۔ مانو منی کھوئی جانے ہسانہ  
دکھ کے مارے مرا جا رہا ہو۔ ساری اندیاں دکھ کے مارے تر پ  
رہی ہیں۔ مانو کھلوں کا بن تالاب میں بغیر پانی کے مڑھا گیا ہو۔

کو سلیاں تر پو دیکھ طامہ رتی کل رتی اٹھیں جیاں جانا  
اوردھری دھیرج پتہ پتہ ری۔ یولی بچن سمے انو ساری  
راہ گی اس دکھ بھری نازک حالت کو دیکھ کر شلیا جی نے  
اپنے من میں جان لیا۔ کہ سورج ویش کا سورج عروب ہو پلا۔



بھیدو بکلی پرنت اتہاسا۔ رام پرنت دھاک جیون آسا  
ستونورا کھی کرپ میں کاہا۔ جیہیں نہ پیم تہو مورنباہا  
یہ اتہاس کہتے ہوئے راجہ ویاکل ہو گئے۔ اور کہتے تھے کہ رام  
جی کے بنا جینے کی آشتار کھتے پر دھاک رہے۔ ایسے شریر کو رکھ کر  
میں کیا کروں گا جس نے میرے پریم کے پران کو نہیں نباہا۔

ہا رکھو نندن پران پریتے۔ تمہہ بنو جیوت بہت دن بیتے  
ہا جانکی لکھن ہا رکھو ہر ہا۔ شوہریت چیت چانک جل دھس  
ہاٹے رکھو نندن ہاٹے پران پیارے رام! تمہارے بنا جیتے  
ہوئے مجھے بہت دن بیت گئے۔ ہا جانکی لکھن! ہا رکھو ہر!  
ہا میرے چیت رو پی پیہے کے بہت کرنے والے میگھ۔

رام رام کہی رام کہی رام کہی رام کہی رام کہی  
دوبا تنو پر پیری رکھو ہر ہرین راؤ کیٹو سُر دھام  
رام رام کہہ کر پھر رام کہہ پھر رام کہہ پھر رام کہہ کر اور پھر  
رام رام کہہ کر راجہ شری رام جی کے دیوگ میں شریر کو چھوڑ کر  
دیو لوگ کو سدھار گئے

جین مرن پھلو دسر تھ پاوا۔ اندا نیک امل جیو چھاوا  
جیت رام بدھو بدھو نہارا۔ رام برہ کری مرنو ستوارا  
جینے اور مرنے کا پھل تو دسر تھ جی نے ہی پایا۔ انیک  
برہما نڈوں میں اُن کا نزل پیش چھا گیا۔ جینے جی تو انہوں نے  
شری رام چندر جی کے چند رکھ کو دیکھا۔ اور رام جی کے دیوگ  
کے منت اپنا شریر تیاگ کر مناسدھار لیا۔

سوک بکلی تب رو دہیں رانی۔ رو پو سیلو یو تہو بکھانی  
کرہیں بلاپ انیک پرکارا۔ پرہیں بھومی تل بارہیں بارا  
شوگ کے مارے بیا کل ہو کر رانیاں رونے لگیں اور راجہ  
کے روپ بشیل بل اور تیج کو یاد کر کے انیکوں پر کار کے ولاپ  
کرنے لگیں۔ اور بار بار مارے غم کے زین پر گر گئے تھیں۔

بہیں بکلی داس اُردو داسی۔ گھر گھر دوٹو کر میں پر باسی  
اتھتھو آسجھو بھانڈو کل بھانڈو۔ دھرم اودھی گن روپ ندھانڈو  
داس اور داسیاں بیا کل ہوئی اور لاپ کر رہی ہیں بھگنوی  
گھر گھر رو رہے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں کہ آج سورج کل کا سورج  
غروب ہو گیا۔ جو دھرم کی آخری حد اور گن اور روپ کے بھنڈا رہتے۔  
گا دیں سکل کیکی دیہیں۔ نین بہیں کینہہ جاگ جلیہیں  
اسی ہا پھی پلپت رین بہانی۔ آٹے سکل بہانی گیانی  
سب کیکی کو گالیاں دیتے ہیں جس نے سفسا کو اکھوں سے  
دہت کر دیا۔ اہل پرکار ولاپ کرنے رات گذر گئی۔ اور صبح ہوتے ہی  
سارے بڑے بڑے مٹنی اور گیلی لوگ اکٹھے ہوئے۔

تب بسٹ مٹنی سے سم کہی انیک اتہاس  
سوک نیوار نیو سب ہی کر رنج بگیان پرکاش  
تب مٹنی دسٹ جی نے وقت کے مطابق بہت سے  
اتہاس کہہ کر اپنے وگیان کے پرکاش سے سب کا شوگ اراں  
کیا۔

تیل ناؤ بھری نرپ تنورا کھا۔ دوت بولائی بھوی اس بھا کھا  
دھا دھو بگی بھرت پھیں جاہو۔ نرپ سدی کہتوں گھو جنی کاہو  
تیل سے ناؤ بھر کر راجہ کا شریر اُسمیں رکھوا دیا گیا۔ پھر دونوں  
کو بلوا کر دسٹ جی نے اُن سے ایسے کہا کہ فوراً بھرت جی کے  
پاس دوڑے جاؤ۔ راجہ کے پرلوک گن کی غم کسی سے بھی نہ کہنا۔  
انہی کہہ ہو بھرت سن جانی۔ گر بولائی پھیلو دوو بھانی  
سن مٹنی ایسو دھاوان ہلائے۔ چلے بیگ برہاجی لچائے  
بھرت سے حاکم صرف یہی بات کہنا کہ تم دونوں بھائیوں کو گر وجی  
جئے بلایا ہے۔ مٹنی کی آگیا پا کر وہ دوت دوڑے اور اپنی تیز چال  
سے گھوڑوں کو بھی لچاتے ہوئے چلے۔  
انرکھو اودھار بھو جوب تین۔ کسٹن ہرین بھرت کہو تب تین

دیکھیں باقی بھیاناک سینا - جاگی کر میں کٹو کوئی کلپنا  
جب سے ایو دھیا میں اترتے شروع ہوا تھا تب سے ہی بھر  
کوڑے بڑے شکر ہو رہے تھے۔ رات کو وہ ڈراؤنے سینے دیکھا کرتے  
اور جاگ کر ان سینوں کے ہمدھ میں طرح طرح کی انگلی کلپنا  
کیا کرتے تھے۔

بیرجیو ایس دیہیں دن دانا بیو اھیشیک کر میں بدھی مانا  
ماگیں ہر دیاں جہیں منائی - کسل مانو پتو بیرجین بھائی  
انگل کے بھے سے برہمنوں کو بھوجن کر کر پتی دن دان  
نیتے ہیں۔ اور تودر دیوتا کی نام پر کار سے پوجا کرتے ہیں۔ شوجی کو ہر  
میں منا کر مانتا پتا بھائی اور کھجیوں کے شعل کے لئے پزار دھنا کتے  
ہیں۔

ایہی بدھی سوچت بھرت من ہاوان اپنے آئی  
گرہ انوسان شرون سنی چلے گنیسو مستائی  
بھرت جی اس پرکار میں سوچ کر رہے تھے کہ اتنے میں موت  
اپنیجے۔ گوئی اگیا کو کانوں سے سن کر دگنیش جی کو منا کر چلے۔  
چلے سیر بیاگ ہئے مانکے - ناگھت سیرت مل بن بانکے  
ہر دیاں شوچو ٹر کھچونہ سوہائی۔ اس جانہیں جیاں جیاول اڑائی  
ہوا کی طرح گھوڑوں کو سرپٹ دوڑاتے ہوئے وہ بانکے بن  
پہاڑ اور ندیوں کو عبور کرتے ہوئے چلے ہر دے میں بڑی سیرج لگی  
ہوئی ہے۔ کچھ نہیں سوچتا جی ایسا جانتا ہے کہ ایو دھیا میں اڑ کر  
پہنچ جاویں۔

ایک نمیش برش سم جائی - ایہی بدھی بھرت نگر نیارائی  
اسکں ہو ہیں نگر پیٹھارا - اٹھیں کھانتی لکھیت کرارا  
ایک ایک پل برس کے سمان گذر رہا ہے۔ اس پرکار بھرت  
ایو دھیا پری کے نزدیک پہنچے نگر میں داخل ہوتے ہی بڑے بڑے  
شکر ہونے لگے۔ مری جگر پر بیٹھے کوئے بڑی طرح سے کال کال  
کی رٹ لگا رہے ہیں۔

کھر سیار لوہیں پرتیکو لا - سنی سنی ہوئی بھرت من سولا  
شہریت سہر سہر تان باگا - نگر بسبسی بھیا و نو لا گا  
گدھے اور گڈر بر خلاف بول رہے ہیں۔ یہ سب نگر بھرت جی  
کے پیچھے ہیں ہوک اٹھتی ہے۔ تالاب ندی بن اور بارش شو بھارت  
ہو گئے ہیں۔ نگر تو مانو کاٹ کھائے کو ہی آتا ہے۔  
کھگ مرگ ہئے گئے جان جوئے۔ رام ہیوگ کروگ بگوئے  
نکر ناری نرنپٹ دکھاری - منہول سینہ پت پمتی ہاری  
شہری رام چندر جی کے دیوگ روپی بھیاناک رنگ سے شہر بھئی  
گھوڑے ہاتھی وکھ کے مارے ایسے تڑپ رہے ہیں کہ دیکھے نہیں جاتے  
نکر کے استری پرش بہت ہی دھکی ہو رہے ہیں۔ مانو سب کالایز دھن  
وال ٹٹ گیا جو۔  
پیرجین ملہیں نہ کہیں کھچو گو نہیں جوہا میں صا ہیں  
بھرت کسل پو کھی نہ سکھیں کھے بشا و من ما ہیں  
راستے میں نگر کے لوگ جو ملتے ہیں وہ چپ چاپ بھرت جی کو  
بنڈا کر کے گذر جاتے ہیں منہ سے کوئی کچھ نہیں بولتا۔ بھرت جی  
کے من میں در اور عینتا بھار رہی ہے اس لئے وہ بھی کسی سے کشل  
پوچھنے کا حوصلہ نہ کر سکے۔  
ماٹ ہاٹ نہیں جائی نہواری - جیو پرت پرت دسی لاگی دواری  
اوت سست سنی کیکنے نندنی - شہری رینی کل جل کرو چندنی  
بازار اور راستوں کی درو شا دیکھی نہیں جاتی۔ ایسا جان پڑتا  
ہے کہ نگر میں دسوں طرفوں سے بھیاناک آگ لگی ہوئی ہے۔ بھرت  
جی کے لئے کی خبر سن کر کیکنی ٹرائی پرتن ہوئی۔ ہر سورج و نش کے  
کسل کا ناش کر لئے والی چاندنی کے سامان ہے۔  
سجی آرتی مدت اٹھی تھائی - روزا میں بھنسی بھول پئی آئی  
بھرت دکھت پر اوڑوٹا ہارا - مانو ہول تھون منج جیو مارا  
دہ پرتن ہو کر آتی سولے آگے دروازے پر ہی بھرت جی  
کو مل کر محسوس کھتیرے آئی۔ بھرت جی لئے سالے پر اوڑوٹا دیکھی



دیکھا تو کہ کھولنے کے بن پر کھڑے ہو۔

کیکشی ہر شے اس کی بھاتی۔ منہوں مدت دلائی گراتی  
سُت ہی سونچ دینی خواہیں۔ پانچویں تہہ کُسل ہمارے  
صرف ایک کیکشی ہی غرض نظر آتی ہے۔ مانو کھلیں جھل کو  
اگل لگا کر غرضی کے اسے چولانہ سماتی ہو۔ پتر کو سونچا جس پترا  
ہو اور میں نے اُداس جانکر کیکشی نے پوچھا کہو تمہارے نکالہ میں  
سب کُسل تو ہیں؟

سُک کُسل ہی بھرت سُنانی۔ پونچھی بنج کل کُسل بھلائی  
کہو کہاں تات کہاں سب ماتا۔ کہاں سیارام لکھن پر بھرتا  
بھرت ہی نے ساری کُسل کہہ سُنانی۔ پھر پتر کی کُسل کشیم  
(غیر و غیر سے) پونچھی۔ اور کہا کہو تاجی کہاں ہیں؟ میری دوسری دونو  
داتا ہی کہاں؟ بیست تاجی اور پیارے بھرتا رام اور دشمن کہاں ہیں!

سُت سُت کچن سینہ پر کپڑا میو کھری ہیں

بھرت شرون من سول سم پانچ ہولی ہیں

پتر کے پریم بھرے پتر سُندر نکھول میں کپڑے کے اسٹو بھر کر  
کیکشی بھرت ہی کے من میں سُندر کے نہاں چھپتے آئے کچن پولا۔

تات بات میں سکل سنواری۔ کھئے منہ پر اسہائے نیاری  
کچھ کاج بدھی بیچ بگا رعو۔ ٹھوٹی مہرتی مہرتی پوچھو دھار سٹو  
سہ تات : میں نے سب بات بولی تھی بھلا سو شکر کا جو حق  
پر میری سہا یک ادھ گاد بھوئی پر بھاتا تے کھوڑا سا کام بگاڑ دیا  
ہے۔ وہ یہ کہ راج دیو کب کو سہا رکھے۔

سُت بھرت کھئے بیس بشلوا۔ جنو سہمیو کس کی بھیری نانا  
اردی نات بات پکاری۔ پر بھوئی تل بیا کُسل بھاری  
بھرت یہ مہرتی کر دکھ کے مارے دیا کل برس گئے مانو شیر کی  
گرچ سُک کر رہی سہم گیا ہو۔ وہ ہائے پتا ہائے پتا ہائے تات  
ایسا بھارت کہ ہوش دیا کل ہو کر پھوٹی پر گر پڑے۔

چلت نہ دیکھیں پائیوں تو ہی۔ تات نہ راہی سو نیو موہی

بھلی دھڑ دھڑی اٹھے سمجھائی۔ کہو پتر مرن ہتیو نہتاری

بھرت جی دلاپ کر رہے ہیں تات! میں آپ کے اتم درشن  
بھی نہ کر سکا۔ ہائے آپ مجھے اپنے ہاتھوں شری رام چند جی کو کیوں  
نہ سونپ گئے۔ پھر دھڑ دھڑ کر سنبھل کر اٹھ بیٹھے۔ اور ماتے  
پوچھنے لگے کہ ہا آتا پتا ہی کے مرنے کا کارن تو کہو۔

سُت سُت کچن کہتی کیکشی۔ مرنو پانچھی جنو ماہر دی  
آدیو تیں سب آپنی کرنی۔ کُسل کھوڑت من برنی  
پتر کے کچن میں کر کیکشی کہنے لگی۔ مانو گھاؤ کے ستھان کو دیکھ کر  
نشترا گرا میں نہ بھرت ہی پر شرع ہے لے کر آخر تک اپنی  
سامی کر توت کُسل اور پتر دل کیکشی نے بڑے پر من سے سُنادی۔

بھرت ہی لیسر سو پتر مرن سُنت رام بن گو گو

پتر پتر پتر پتر حانی جیاں تھکت رہے دھری کو گو

شری رام چند جی کے بن جانے کی خبر سن کر بھرت ہی کو پتا  
جی کا مرن بھول گیا۔ برسے میں اس سارے کھٹس کا مول کارن  
(دھم دار) اپنے آپ کو جانکر بھرت ہی پر سکے کا عالم عاری ہو گیا

بکل بلو کی سُت ہی بگھاوتی۔ مہرتی چرپ پر لوٹو لگاوتی  
تات راؤ انہیں سوچے جو گو۔ بڑھتی سُکوت جو کھینچو بھو گو  
پتر کو دیا کل دیکھ کر کیکشی سنبھالے لگی۔ مانو جلد بک لگائی  
ہو ہے تات ارادہ کا شوک نہیں کرنا چاہئے انہوں نے ٹہنہ  
اور لیش بڑھا کر اپنی پوری عمر بھر بھوک بھوکے۔

جیوت نکل جہم پھل پائے۔ انت اترتی سبک سہا ہائے  
اس انولائی سوچ پر سہز ہو۔ سہت سماج راج پر کر ہو  
جیتے جی تو انہوں نے جہم کے سمجھن پھل پائے اور  
مرنے پر وہ دیو لوک کو چلے گئے۔ ایسا دیا کر کے شوک کرنا پھوڑ  
ہو اور سماج سہت اُنہوں سے ادھ پڑی کاراج کرو۔

بدھاتا نے انکی بدھی نہی تھی۔ استریوں کے ہوس کی گئی کہ  
بدھاتا بھی نہیں جان سکے کہ وہ سب کیٹ۔ باپ اور اوگنوں  
کی کھان بھوتی ہیں۔

سرل سوسل دھرم رت راو۔ سوکھی جانے تیا سبھاؤ  
اس کو جیو جنتو بگ ماہیں۔ جیوی رگھوناکھ پران پریر ناہیں  
راجہ سرل سبھاؤ سوسل اور دھرماتا تھے۔ وہ استری سبھاؤ  
کو بھلا کیا جائیں۔ جگت میں ایسا کونسا جیو جنتو ہے۔ جسے شری  
رگھوناکھ جی پرانوں کے سمان پیارے نہیں ہیں۔

کچھ اتی اہنت رامو تیو تو ہی۔ کو تو اہسی سیتہ کہو موہی  
جوہسی سوہسی منہ ہی لائی۔ انکھی اوٹ اٹھی بیٹھ ہی جانی  
سب جگت کے پران پیارے شری رام چندر جی بھی تھے  
دشمن جان ٹرے! سچ سچ کہہ تو کون ہے! جو تو ہے۔ سو ہے اب  
منہ میں کالھ لگا کر میری آنکھوں سے زور ہو جا اور مجھے اپنا منہ  
نہ دکھا۔

رام برو دھی ہرے تیں پرگٹ کینہہ بدھی موہی  
موسمان کو پاکی بادی گھٹوں کچھو تو ہی  
بدھاتا نے ہی مجھے شری رام چندر جی سے درودہ کر نیوالے  
تیرے ہر دے (کو لکھ) سے پیدا کیا۔ تجھے تو کچھ کہنا ہی دیر کہ ہے  
میرے سمان بڑا پانی دوسرا اور کون ہے۔

سستی شتر گھن ماٹو کٹھلائی۔ جڑیں لگاتے تک کچھو نہ بسائی  
یتھی اوسر کیری تہاں آئی۔ بسن بھوشن بہیدھ بنائی  
ماتا کی گھٹنا کونٹن کر شتر گھن جی کے سارے شری کے انگ  
مارے کرو دھ کے چلنے لگے۔ اسی سے کیری منھرا بستر اور ایک  
بڑکار کے گھنوں سے سچ دھ کر دیاں اٹھائی۔

لکھی رس بھر تو لکھن گھو جانی۔ برت اٹل گھرت اہوتی پانی  
ہمگی لات تنکی کو ہمارا۔ پر منہ بھر ہی کرت پکارا  
اُسے گھنے کپڑوں سے سچی دیکھ کر لکشمین جی کے چھوٹے

سستی سستی سہمیو لاجھا رو۔ پاکیں چھت جو لاگ انکارو  
دھیرج دھری بھری بہی ساسا۔ پانی سب ہی بھائی مل ناسا  
کیکنی کے۔ یکن سنکر دھرت بہت ہی بہم گئے۔ اڑ پکے  
ہوئے پھوڑے پر انگارا لکھ دیا گیا ہو۔ انہوں نے دھیرج دھر کر  
لمبی سانس لی۔ اور کہا۔ اری پانی! تو نے سب پر کارگل کاغش

کر دیا ہے۔ جوں چے کر مری رہی اتی تو ہی۔ جنت کا ہے نامے موی  
پیٹر کافی بیش پالیو سیخا۔ میں جہنن نی باری اُلیپا  
ہائے! اگر تیری اسی ہی دھت چیشٹا تھی تو تھے جنت سے  
ہی میرا لگا کیوں نہ گھٹ دیا۔ برکش کو کاٹ کر تو نے تپے کو سیخا  
ہے۔ اور پھلی کے جینے کے لئے پانی کو ایچ ڈالا۔ ارضیات جو  
میرے پرانوں کے پران تھے۔ ان کو مجھ سے الگ کر کے تو اب  
مجھے زندہ دیکھنا چاہتی ہے میری بھلائی کرتے ہوئے تو نے اُلسا  
میرا ناش کر دیا ہے۔

ہنس ہنس دھرت جن کو رام لکھن سے بھائی  
جنتی توں جنتی بھئی بدھی سن کچھو نہ پائی  
سورہ دیش جیسے اُتم کل میں تو میرا جنم ہوا ہو۔ دھرت جیسے  
دھرم دھرم دھرتا ہوں۔ رام لکشمین جیسے سدا چاری جسکے بھارتا  
ہوں۔ وہاں ہے پانی! مجھے جنم دینے والی مانتا تو ہے۔ سچ کہتے  
ہیں بدھاتا کے آگے کسی کا کچھ زور نہیں چلتا۔

جپ تیں گنتی گنت جیاں ٹھٹھو۔ گھند گھند ہوتی ہر دھو نہ گیو  
بر ملک میں بھی نہیں پیرا۔ گری نہ جیہہ منہ پیرے کیرا  
اری گنتی! جب تو نے ایسا دھارم دے میں ٹھانا اس سے تیرا  
ہردہ پھٹ کیوں نہ گیا! ایسے وردن مانگے سے تیری بھائی میں  
ذرا بھی جین نہ ہوتی! تیری زبان کیوں نہ گل گئی تیرے منہ میں کیرے

کیوں نہ پڑ گئے۔! تو ہی کیہی کینہی۔ من کال بدھی متی ہری لینہی  
جو پرن پیتی تو ہی کیہی کینہی۔ من کال بدھی متی ہری لینہی  
بدھی ہوں نہ نالکی رہے گی جانی۔ کل کیٹ لکھ اوگن کھانی  
اشچرہ تو ہے کہ راجہ نے تیرا شواش کیسے کر یا کیا مرتے سے



ماتو تات کہاں دیہی دکھائی۔ کہاں سیارا لکھنؤ دو دکھائی  
کیکی گت جی جگ ماچھا۔ جوں جی تو جی کا ہے زبا نکھا  
بھرت جی بولے۔ ہے ماتا پتا جی کہاں ہیں۔ اُکھیں لکھانے!  
سینا دام اور کشتن کہاں ہیں! کیکی سنسار کیوں بیٹھ ہوئی!  
پیدا ہو کر کھربا کجہ کیوں نہ رہی!

کل کلنکو جیہیں جنمبو موہی۔ اچیں جہاں پر یہ جی دروہی  
کو تینجیوں موی سرس اچھاگی۔ گئی اسی توری ماتو جیہی لاگی  
جس نے مجھ جیسے کل کلنکی۔ بندا کے پاتر۔ پر لوار اور بر جاکے  
دروہی (غدار) پتھر کو جنم دیا۔ میرے سمان تینوں لوگوں میں  
اچھاگا۔ پرانی بھلا دوسرا اور کون ہوگا! جس کے کاہن ہے  
ماتا! آپکی یہ درو شاہوئی ہے۔

پتھر سر پر بن رگھو بر کیتو۔ میں کیوں سب انرکھ سہتو  
دھگک پھیلوں پتھو بن آگی۔ دسپہ داہ دکھ دشنا بھاگی  
پتا جی سورگ لوک سدھار گئے۔ شری لام چندر جی بن  
کو چلے گئے۔ میں ہی اب سب انرکھوں کا مول کارن ہوں۔  
مجھے دھکا رہے۔ میں رگھو کل موہی بانس کے بن میں اٹھنا  
رڈپ پیدا ہوا۔ اور کٹھن داہ۔ دکھ اور دردشوں کا بھاگی بنا۔

ماتو بھرت کے بچن دروہی پتی اٹھی سمبھار گئی

لئے اٹھائی لگائی اُلو جی موہتی باری

بھرت جی کے کوہل بچن سنکر کوشلیا جی پتے آچھ سمبال  
کراٹھ بیٹھیں۔ اُنھوں نے بھرت کو اٹھا کر بھائی سے لگایا اور  
اُنھوں سے اُنٹو ٹپ ٹپ گرنے لگے۔

سری سبھائے مائیں ہیال گئے۔ اتی بہت منہل ام پھری آئے

بھنیو پھوری لکھن لکھو بھائی۔ سو کو سٹیہو نہ ہر دیاں سمائی

سری سبھو ماتا نے بڑے پریم سے بھرت جی کو بھائی  
سے لگایا۔ ماتو شری دام جی ہی بن سے لوٹ آئے جوں۔ بھر

بھائی شتر و گھن جی کرودھ سے جل بھن گئے کرودھ روہی  
اگنی سے تو وہ پہلے ہی جل رہے تھے۔ منتھرا کے آنے پر تو مانو  
اس جلتی ہوئی آگ کو بھی کی آہوتی مل گئی ہو۔ انہوں نے  
زود سے تاک کر کبری کے ایک لات ماری۔ وہ چلائی ہوئی  
اوندھے منہ زمین پر گر پڑی۔

کیرٹو ٹیٹو پھوٹ کسپ اور۔ دانت دس مکھ روہر پھارو  
اُہ ویسے ہیں کاہنساوا۔ کرت نیک پھلوان اس پاوا  
اُس کا کیرٹو ٹٹ گیا۔ کہاں پھوٹ گیا۔ دانت ٹوٹ گئے  
اور منہ سے حق بنے لگا۔ وہ چختی چلاتی ہوئی بولی۔ اُہ دیو!  
میں نے کیا بکاڑا جو بھلا کرتے ہوئے بھی مجھے یہ برا بھلا بلا۔

سُنی روپو بن لکھی ناکھ سکھ کوٹی۔ لکھے کھیشٹن ہری ہری گھوٹی  
بھرت یا ندی دتھی چھڑائی۔ کو سلیا ہیں گئے دو دکھائی  
اُس کی یہ بات مکھ شتر و گھن جی، اُسے اڑی سے جاتی تاک  
دشت ہانکو اسے جھونٹے (سر کے بل) سے پکڑ کر زمین پر کھینٹے  
لگے۔ تب دیا کے بھندار بھرت جی نے اُسے چھڑایا۔ بھر دونوں  
بھائی کوشلیا کے پاس گئے۔

ملن بس برن پل کر کس شری رکھ بھار

دھاک کٹک کلپ بریلی بن مانہوں ہنی تسار

کو سلیا جی میں بستر پہنے ہوئے ہے۔ جیو کارنگ نڈر  
پڑ گیا ہے۔ دیا کل ہو رہی ہے دکھ کے بوجھ سے ڈبلی ہو گئی  
ہے۔ ایسا جان پڑتا ہے جیسے سونے کی سندھ کلپ بیل کو کھڑ  
اور چارے نے سکھا دیا ہو۔

بھرت جی دھکی ماتو اٹھی دھائی۔ چھپت ادنی بری جہاں آئی

دھیت بھرتو کل بھے بھاری۔ پرے چرن تن دسا پساری

بھرت کو دیکھ کر ماتا اٹھ دوڑی۔ پر کھ کھا زمین پر اچیت  
ہو کر گر پڑی۔ یہ دیکھ بھرت جی بہت دیا کل ہوئے۔ اور شری کی  
بڑھ بھول کر اُن کے چوہوں پر گر پڑے۔

لکشمی جی کے چھوٹے بھائی غنیمت کو چھاتی سے لگایا۔  
شوگ اور پریم کو شلیا جی کے بروے میں سہانا نہ تھا۔

دیکھی بھلاؤ گیت سب کوئی۔ رام ملو اس کا ہے نہ ہوئی  
ماتاں بھرت گود بھیا رے۔ اُسو پونچھی مرد پین اچا رے  
کو شلیا جی کے بھلاؤ کو دیکھ کر سب کوئی کہتے ہیں کہ شری ام  
جیسے پتر کی اما کا ایسا نرل کپٹ رہت بھلاؤ کیوں نہ ہو۔ ماتا  
نے بھرت جی کو گود میں بٹھالیا۔ اُن کے اُسو پونچھ کو اُن سے  
کوئی کچھ نہیں۔

اچوں بچے ملی دھرج دھرجو۔ گیمٹیو بھی سوکری ہر جو  
جی ماٹو ہیاں دانی گلا فی۔ کالی کرم گتی اگھٹنت جانی  
بے بیٹا میں تھہاری بلہاری جاتی ہوں تم اب بھی دھرج  
دھرجو یہ شوک کہے کاساں نہیں شوک مت کرو۔ اپنے من  
میں کسی برکادی ای دانی اور اس سے ہونے والی پیرا کو نہ مانو  
کل اور کم کا چر نہیں بٹھایا نہیں پاسکتا۔

کا ہو ہی دو سودیو جی تاتا۔ بھامو ہی سب بدھی بام بدھاتا  
جواتی ہوں کھ مو جیاد۔ اچوں کو جانی کا۔ تہی بھاوا

جے تات کسی کو دوشی کیوں بھرتے جو سب پرکار سے بھجاتا  
ہی تھ سے اُنے طہو گئے۔ جراتنا جاکھٹ ہوتے ہونے ہی میسے  
پرانوں کو نہیں نکالتے۔ اب بھی کیسے معلوم ہے۔ کہ بھاتا کو کیا  
منظور ہے۔

پتھو اسل بھرتن بسن تات تے رگھو سیر

لسمیٹو ہر شونہ ہر دیاں کچھو پرے بل کل جیر  
تات پتھو کی آگیا سے شری رگھو سیر نے بستر اور بھرتن  
تھگ دیئے اور ہلکے بستر تپوں کے بستر میں لئے۔ اُن کے ہر  
میں نہ کچھ دیکھ تھا اور نہ ٹھک۔ وہ شانت اند اہل ہے۔

ٹھک پترن میں سنگ نہ دو شو۔ سب کر سب بدھی کری پترن شو  
چلے پن سنی میا سنگ لاگی۔ رہتی نہ نام چرن انورانی

اُنکا ٹھک پترن تھا من میں نہ کچھ لالسا تھی اور کسی کے بھتی  
کچھ ٹھک جی تھا۔ سب کو سب پرکار سے دھرج دھرجو میں کو چھپے  
ٹھکے پترن کر سیتا جی اُنکے ساتھ جلی گئیں۔ وہ شری رام کی کچھ پترن  
اپنے بچے پریم کے کارن ایو دھیا میں رہ نہ سکیں۔

سنت میں لکھو چلے اٹھی ساتھ۔ رہیں نہ جتن کئے رگھو نا تھا  
تب رگھو جی سب ہی ہر ونائی چلے سنگ سیا لہو رگھو بھائی  
سنتے ہی لکشمی جی ساتھ ہوئے۔ شری رگھو نا تھا جی نے انہیں  
گھر پر کھنے کے لئے بہت سے جتن کئے بروہ نہ رہے۔ تب شری  
رگھو نا تھا جی سکھو سرور کر سیتا اور لکشمی کو ساتھ لے کر بن کو چلے گئے۔

رامو لکھنو سیان ہی سدھانے

گیمٹیو نہ شک نہ بھان پٹھاے

یہو سبو بھا انہہ آنکھنہر آگیں

تھو نہ تھائیو جھنو اچھا گیس

شری رام لکشمی اور سیتا کو چھ گئے۔ میں نہ تو ساتھ ہی  
گئی اور نہ میرے بھائی ہی اُنکے ساتھ گئے۔ یہ سب انہوں نے انکھوں  
کے سامنے تھا۔ تو بھی اس اچھا کے جھوٹے شری نہ چھوڑا۔

موی نہ تھاج نہ جھو نہ ہاری۔ رام سر سست میں جھتا ری  
جیئے سرے کی بھوتی جانا۔ موہر دے سست کھس سھاتا

اپنے پریم کو دیکھ کر ٹھکے تھاج بھی تو نہیں آتی شری رام جیسے  
پتر کی میں آنا! جیتے اور مرے کا پورا ٹھک تو رام نے ہی خوب بھلا۔  
میرا بروہ تو پتر سے بھی سو گنا کھوڑ ہے۔

کو سلیا کے کچن سنی بھرت بہت رنیو اسو

بیا کھو طپت ان کرہ ماٹھو سوک نیو اسو

کو شلیا جی کے بھینوں کو کھ کر بھرت سمیت سارا روہن یاکھ  
ہو کر ولاپ کرتے لگا۔ راج محل تو انوکھہ ہی بن گیا۔

اٹھیں کل بھرت دوڈ بھائی۔ کو سلیاں لئے ہر دیاں لگائی



کے بچوں کی جیسی دردِ دشا کریں۔

نہیں بیدو دھر مودھی یہیں۔  
یہیں پرانے پاپ بھی دیہیں  
کیدی کٹھن کلہ پر یہ کروڑھی۔  
بیدو بدو شک پسو ہرودھی۔

جو لوگ یوگیہ ایوگیہ (ادھیکاری ان ادھیکاری)  
کا خیال کئے اہم کیوں چند لوگوں پر برہم دیا کو بیٹھاتے رہتے  
ہیں۔ اور اپنے آپ ہی اپنے منہ اپنے آپ کو دھرا ظاہر کرتے  
ہیں جھگڑتے ہیں۔ دوسرے کے پاؤں کو کھڑک آپ پاپ بھائی  
پوتے ہیں۔ جو کٹی کٹل۔ لڑا کے اور کروڑھی ہیں۔ اور جو ویدوں  
کی بند کرنے والے اور دھو بھڑکے (دردھی) (خالف ہیں)

لو بھی لیٹ لوٹ چار۔ جے تاکہیں برہمن پر دارا  
پادوں میں تنہہ کے گتی گھولا۔ جوں جینی لہو سمت مور  
جولو بھی۔ کامی اور لاکھوں کا آچن کر خوالے ہیں۔ جو  
دوسرے کے دھن اور استری پر نگاہ رکھتے ہیں۔ اگر میری آہیں  
بکھ صلاح ہو تو ہے اتا میری ان جیسی بھاناک گتی ہو۔

جے نہیں سا دھونک انورا گے۔ پرارہ تھ بکھ ابھا گے  
جے نہ بھجیں ہری نرتو پائی۔ جہنہ ہی نہ ہری ہر جھو سو پائی  
تجی شرتی بنتھو بام تھ چلیں۔ بچک بری بیش جھو چلیں  
تنہہ کے گتی موہی سنکو دیو۔ جینی جوں پڑو جانو بھینو  
جہنہ ست سنگ سے پریم نہیں۔ جو ابھا گے کھان مارگ  
سے بکھ ہیں۔ جو منش شریر پاک بھی بھگوان کا بھجن نہیں کرتے۔  
چنک وشنو بھگوان اور شوجی کی ہما کا کھان ابھا نہیں گھتا جو  
وید مارگ کو بھوڑ کر دیریت مارگ پر چلتے ہیں جو شک سا دھو ہیں  
بنار لوگوں کو ٹھکے ہیں۔ ہے اتا اگر تجھے اس بھید کا دھاسا بھی تہو  
تو شوجی ہمارا ج بھے ان لوگوں کی گتی دیں۔

بھائی انیک بھرتو بھاسے۔ کہی بیک لے بھئی مٹائے

بھرت اور شرتو بھن دونوں بھائی ویا کی ہر کروٹاپ کرنے  
لے۔ تب کو خلیا جی نے ان کو ہر دے سے لگا لیا۔ انیک بھار  
سے بھرت جی کو کو خلیا جی نے سمجھایا۔ اور بہت سی گیان دھار  
کی باتیں کہہ کر ستائیں۔

بھرت ہوں اتو سکل بھائی بھئی پرن شرتی کھتا شہا ش  
بھل بہن جی سہل سانی۔ بولے بھرت جو رہی بھگ پانی  
بھرت جی نے بھو ماتوں کو پڑاؤں اور ویدوں کی کھٹاں  
کہہ کر سمجھایا۔ دونوں ہاتھ جوڑ کر بھرت جی تشکیت پھل و برت  
سہل اور پرتو پانی بولے۔

جے لکھ ماتو پتا ست ماریں۔ گائی گوٹھی صر تر جاریں  
جے لکھ پتا بالک بدھ نہیں۔ میت جی پتی ماہر نہیں  
جو پاپ اتا پتا اور پتر کو مار لے سے ہوتا ہے اور بھرتوں  
کے نگر جلائے سے اور گوٹھ شالا جلائے سے جو پاپ ہوتا ہے۔  
استری اور بالک کی بھیا کرنے سے جوتے ہیں۔ اور جو متر اور رام  
کو زہر دینے سے جوتے ہیں۔

جے پانک اپا تک اہ ہیں۔ کریم بجن بن بھو کی کہیں  
تے پانک موہی ہو بھوں بدھانا۔ جوں پڑو ہری صورت اتا  
اور کوئی لوگوں نے جو چھوٹے بڑے پاپ میں بجن اور  
کرم سے ہونے والے کہے ہیں۔ اگر اس کام میں میری ذرا بھری  
صلاح ہو تو ہے اتا! یہ سارے پاپ بھے لگ جائیں۔  
جے بری ہری ہری ہر چرن بھجیں بھوت گن گھور  
تہی کی گتی موہی دیو پڑھی جوں جینی مت مور  
جو لوگ وشنو بھگوان اور شوجی بھگوان کے جرنوں کو چھوڑ  
کر ڈاؤں بھوت اور برتیوں کی پوجا کرتے ہیں ہے اتا!  
یدی اس کام میں میری صلاح ہو تو بدھانا میری ان بھوت برتیوں

بام دیو بشت تب آئے۔ سچو ہا جن سکل بولائے  
مٹی ہو کھاتی بھرت اُپدیسو۔ کئی پرارتھ بچن سدیسو  
تب اشی بام دیو اور دشت بشت مٹی آئے۔ انہوں نے سب خروں  
اور پرت بشت پُرشن کو بلایا۔ پھر مٹی و دشت ہی نے وقت کے  
مطابق بہت پرکار سے بھرت جی کو گیان اُپدیشی دیا۔

تات ہر دیاں دھیر جو دھر ہو کر جو جو آسرا جو  
اُٹھے بھرت گر بچن مٹی کرن کہیو سبھو سا جو

دشت بشت ہی نے کہا۔ ہے تات! میں دھیر دھیر دھر کر آج  
جس کام کے کرنے کا موقع ہے اُسے کرو گرو جی کے بچن بھرت جی  
اُٹھے اور انہوں نے سب تیاری کرنے کے لئے کہا۔

نرپ تنو بید بدت انہوا۔ پریم بچتر سماو بناوا  
گئی پھرت مائوسب را کھی۔ راین رانی درن اکھلاشی  
دید و دی اوسار راہ کے شری کو نہلا یا گیا۔ اور پریم بچتر  
دعیب و غریب بمان بنایا گیا۔ بھرت جی نے پاؤں پر دوسب ماناں  
کو سستی ہونے سے روک لیا۔ وہ شری رام چند جی کے درشن کر نیکی  
اکھلاشا سے مل گئیں۔

چندن اگر بھار ہو آئے۔ امت اینک سنگندھ سہائے  
سر جو تیر جی چتا بنائی۔ جنو سر پ سو پان سہائی  
چندن اگ کے علاوہ اور بھی ایک پرکار کے اپا سنگندھت  
دروہوں (خوشبودا چنپلا) کے بہت سے بوجھ کے بوجھ (گھر کے گھر)  
آئے۔ سر جو ندی کے تپ پر سندرجا بنائی گئی مائو وہ چتا سورگ  
کی سندرجی ہو۔

ایہی پدی داہ کر یاسب کینہی۔ پدیوت نہائی تلا نخلی دینہی  
سو دی سہرتی سب بید پمانا۔ کینہ بھرت دس گات بدھانا  
اس پرکار سب داہ کر م سنکار کیا گیا۔ سب نے جو بھی پورک  
انسان کر کے تلا نخلی دی پھر دید پمان اور سہرتی ان سب کا مدت

مائو بھرت کے بچن مٹی سانچے سر ل بھارین  
کہتی نام پریتات تہہ سدا بچن من کاین  
کو تیلی بھرت کے بھاؤ سے ہی سچے اور بیدھے سادھے  
بچنوں کو شکر پہنچے تھے۔ ہے نام تہہ کو تن من اور بچن سے سدا  
شری رام چند جی کے پیار ہے۔  
چو پائی

رام پیرا نہو تیں پیراں تہہ رے  
تہہ نہو پتی ہی پر انہو تیں پیارے  
بدھو بٹش چوے سروئی بہو آگی  
ہوئی باری چہر باری براگی  
بھٹس گیا نو برو مٹے نہ مو ہو  
تہہ راہی پر تیکول نہ ہو ہو  
مت تہہ راہی جو جگ کہیں  
سو پنے ہوں شکہ سگتی نہ کہیں

تہیں رام پیراؤں سے بھی بڑھ کر پیارے ہیں۔ اور ہم  
شری دگونا گھ جی کو پیراؤں سے بڑھ کر پیارے ہو۔ چند ما بھری  
زہر برسانے لگے۔ اور پالا بھلی ہی آگ برسانے لگے۔ جل چو جو  
بھلی ہی جل کا تیاگ کر دیں (ادھت نامکن ممکن ہو جائے)  
گیان ہو جانے پر بھلی ہی بھرم نہ بیٹے۔ سب کچھ نامکن بھی اگر ممکن  
مان لیا جائے۔ پر تنو تم کبھی بھی شری رام چند جی کے پرتیکول نہیں  
ہو سکتے۔ جو لوگ تم پر الزام لگاتے ہیں انھیں شینے میں بھی شکہ  
اوپر نہ گئی نہیں لے گی۔

اس کہی مائو بھرتو ہیاں لائے۔ تھن پے سرو تیں من جل چائے  
کرت بلاپ بہت ہی بھانتی۔ بیٹھیں بدیتی کی سب لاتی  
ایسا کہہ کر تاتانے بھرت کو بھاتی سے لگایا۔ پستانوں سے  
دوہہ بہتے لگا۔ اور تیروں تک پریم آتو بھرائے۔ اس پرکار بہت  
ولاپ کرتے کرتے ساری رات بیٹھے ہی بیٹھے گذری۔



نچت کی بھرت جی نے راج کا دل گارتھ بھان کیا۔

جہاں جس مٹی بڑا کیسو دینہا۔ تہاں تس سہس بھائی سوکینہا  
بھٹے بسو دیتے سب دانا۔ دھینو باجی گج باہن نانا  
جہاں جس پرکار مٹی دھشت جی نے اگیا دی۔ وہاں بسا  
ہی بھرت جی نے ہزاروں پرکار سے کیا شلکھ جو جانے پر سب  
وان دیئے گاٹے کھوڑے ہاتھی۔ اور بھانت بھانت کی سواریاں  
وان میں دیں۔

سنگھاسن بھوشن بسن اتن دھرتی دھن دھام  
دیئے بھرت ایسی بھوٹی مگر جی پری پدن کام

سنگھاسن گئے۔ بستران دھرتی دھن اور مکان بھرت جی  
نے برہمنوں کو دان میں دیئے۔ دان پاکر برہمن لوگ۔ پدن کام ہو گئے۔

یتو بہت بھرت کینہی جی کرنی۔ سوکھ لاکھ جانی نہیں برنی  
سندو سندو جی مٹی بنزب آئے۔ پچو جہاں سکل بولائے

پتا کے نمت بھرت جی نے گرا کر دم ادا کرکے جس شجھ اہمندو  
رتی سے کئے اس کا ورثہ تو سینکڑوں زبانوں سے بھی نہیں کیا جا  
سکتا شجھ دن وید کر شرت شرت مٹی دشت جی آئے۔ انہوں نے  
سب منتر پڑھیں اور جہانوں کو بولایا۔

بیٹھے راج سہاں سب جانی۔ پٹھے بولی بھرت دو بھائی  
بھرتو کیشٹ نکشت بھیکے۔ نیتی دھرم سے گن اچارے

سب لوگ راج سہاں جا کر بیٹھے۔ تپ مٹی نے بھرت  
اوتھرتو گن دونوں بھائیوں کو بھیکھا۔ دشت جی کو اپنے پاس  
بٹھایا۔ اور راج نیتی۔ اور دھرم سے بھرتو سے پکا لکے۔

پرہم کھتا سب مٹی برہمنی۔ کیکی کیکی کینہی جی کرنی  
بھوپ دھرم برتو سیتہ سرا۔ جیہیں تھو پرہری پرہیو ناپا

کیکی کیکی نے جیسی کرتوت کی تھی۔ پہلے تو مٹی شرتو دشت  
جی نے وہی کھتا کی۔ بھو راج کے یہ اور دھرم بھرت کی جی اوتھرت کی

جس نے کے شرتیاگ کر کے پریم کا بن کیا۔

کہت رام گن میں سبھاؤ۔ سبن نین پکیو مٹی ماؤ  
بھوٹی لکھن سیار پتی بھائی۔ سوک سنبھگن مٹی گسیانی  
شرتی رام جی کے گنوں اور شیل سبھاؤ کہتے کہتے مٹی  
راج دشت جی کے نیروں میں مل بھوٹا۔ اور شرتیاگت اوتھرتا۔  
پھر دشمن جی اور سیٹا جی کے پریم کا ورثہ کیا۔ ایسا کرنے ہو سکے جانی  
وہی شوک اور پریم میں گن ہو گئے۔

سنبھو بھرت بھادی پرل لکھی کیو مٹی ناٹھ

ہانی لاکھو جیو تو مرقو جیو اچیسو پدھی ناٹھ

پھر مٹی نے دکھی ہو کر کہا۔ ہے بھرت مٹے! بھوٹا ہری  
بلوان ہے۔ ہانی لاکھو جیو مرقن۔ نیک نامی اور بنانی یہ سب بھاتا  
کے ناٹھ ہے۔

اس بھاری کیسی دیئے دو سو۔ بڑھ کاہی پر کیئے روسو  
آت بھارو کر جو من مائیں۔ سوچ جو گو دھرتو تر پو ناہیں

ایسا دھار کر کہے دوش دیا جائے! ویرکھ ہی کسی پر کیوں گھر  
کیا جائے! ہے تات! من میں ایسا دھار کر دھار راج دھرتا  
شوگ کرنے کے یو گئے نہیں ہیں۔

سوچے پھر جو سید بہینا۔ تھی راج دھرم سبھت لے لینا

سوچے برہمنی جو نیتی نہ جانا۔ بھیہ پڑ پڑا پرہری پران سمانا

ایسا برہمن سوچ کر کہنے کے یو گئے۔ جو دیدو دیا نہیں جانتا  
اور اپنا برہم دھرم چھوڑ دے بھوک میں لوہیں ہے۔ دھکشتی  
راج سوچ کر کہنے کے یو گئے۔ جو راج نیتی نہیں جانتا۔ اور سیکو اپنی  
پوجا پرائوں کے سمان پیاری نہیں ہے۔

سوچے بیو کرین دھن والو۔ جو نہ اتھتی سوچتی بھائیو!

سوچے سوچو پیر او مانی۔ کھراں پرہری گن گمانی

اس دوش کا ہی سوچ کر ناچائے جو پیر ہو کر بھی گنوں میں ہے۔

سوچتی نہیں کوئل راؤ۔ کھون چاری دن پرگٹ پر بھاؤ  
کھیونہ ایسی نہ آئی ہے پورا۔ بھوپ بھرت جس پشا تمہارا  
کوشل بی جہا راج دسرتہ جی سوچ کرے یوگیہ نہیں دیں۔ جی  
پر بھاؤ جودہ لوگ میں پرگٹ ہے۔ ہے بھرت! ان جیسا راج  
نہ کوئی بھول ہے نہ آپ ہے اور نہ آئندہ کوئی ہوگا ہی۔

پدھی ہری ہر و مہرتی دی نا تھا۔ برہمن سب دسرتہ گن کا تھا  
برہما۔ دسرتہ۔ شو اند اور شاؤں کے سواری بھی دسرتہ  
جی کے گنوں کی کتاؤں کا وزن کیا کرتے ہیں۔

کہو اوت کیسی بھانٹی کو و کر سہی بڑائی تاسو  
رام لکھن تہہ ستروہن سہر س شین سہی جاسو  
ہے مات کہو اے بڑائی بھائی کوئی کس پر کار کر سکتا ہے  
جن کے تری نام اور مکشنتی تم اند ستروہن جیسے پتر ہیں۔

سب پر کار بھوپتی بڑ بھائی۔ بادی بشار کہیے تہی لاگی  
یہ سنی سہی سوچو پر یہ ہر ہو۔ سر دھری راج لاجا ایسو کر ہو  
راج سب پر کار سے بڑ بھائی تھے۔ ان کے لئے شک کرنا  
دیرتہ ہے۔ یہ سن کر اور سمجھ کر سوچ تیاگ۔ ان کی اگلی کو سر لگے  
پر دھر کر ان کی آگ کا پالن کرو۔

رائن راج پدو تہہ بھوں میں تھا۔ پتا بکھو پھر مہا ہے کہنھا  
تجہ راجو جیسے بچن ہی لاگی۔ تو ہر سیر ہو نام برہا کی

راج نے راج پدتم کو کہا ہے۔ پتا کے بچن کا تہہ ستیہ پالن  
کرنا چاہئے جنہوں نے اپنے بچن کا پالن کرتے تھے تری ہم جیند  
جی کا تیاگ کر دیا اور اٹھے دوگ کی پڑا سے اپنا شریاگ دیا۔  
نرپ ہی بچن پر نہیں ہر پانا۔ کہو اوت پتہ بچن۔ برہوانا  
کر ہو سس ہری بھوپ راجائی۔ یہی تہہ کہاں سب بھائی بھائی  
راج تو بچن پیاسے تھے۔ پلان بیاوسے نہیں تھے۔ اس نے

جو اچھی کی سیوا اور شوی کی بھگتی کرتے ہیں پتر پر دیں ہیں  
ہے اس شور کا بھی سوچ کر نا چاہئے تو رہنوں کا اپنا کر نے  
والا۔ جو اسی مان سنن کا بھوکا اور گان کا گھنڈ رکھنے والا ہے۔

سوچے مچی پتی پنک ناری۔ کٹل کھیر پر یہ اچھا چساری  
سوچے بھو رنج بر تو پر سہری۔ جو نہیں گرو ایسو انوسری  
پھر اس ناری کا سوچ کر نا چاہئے تو پتی کو لگنے والی کٹل  
بڑا کی اور دن مانا اپون کر نے والی ہے۔ اس پر بھاری کا سوچ  
کر نا چاہئے جو اپنے برت کو توڑ دیتا ہے اور گرو کی آگیا کا پالن نہیں کرتا۔

سوچے کر سہی جو موہ بس کرئی کر م تہہ تیاگ  
سوچے جتی پر پنچارت پکت بیک براگ  
اس کر سہی کا بھی سوچ کر نا چاہئے جو موہ وں کر م مارگ کا  
تیاگ کر دیتا ہے۔ اس سنیا سی کا بھی سوچ کر نا چاہئے۔ جو روک  
ہاگ سے روت ہو کر سنسار میں پھنس گیا ہے۔

بیکھنس ہوئی سوچے جو گو۔ پتو بھائی یہی بھاوی بھو گو  
سوچے پسن اکا لن کر و دھی۔ جینی جنک کر نہ ہو بر و دھی  
وہ بان پتی بھی سوچ کر نے یوگیہ ہے۔ جو تپ کو بھو کر بھوگ  
وہ میں دن کرے چن خور کا سوچ کر نا چاہئے جو بغیر کسی کارن  
کے ہی کر دھ کر نے والا ہو وہ پش بھی سوچ کے یوگیہ ہے۔ اور  
جو نا پتا کر و اور بھائی بندھوں کے ساتھ وہ درد کر خوا  
ہو وہ بھی سوچ کے یوگیہ ہے۔

سب پدھی سوچے پر ایکاری۔ رچ تنو پوشک نر و سیکاری  
سونپنیہ سہیں بدھی سوئی۔ جو نہ چھری چھو ہری جن ہوئی

سب پر کار سے اس کا سوچ کر نا چاہئے جو دوسر  
کی بڑائی کرنے والا ہو۔ اور اپنے ہی جید کے پا۔ لئے بالا  
اور بڑا بھاری نردی (بلا م) ہو اس پش کا بھی  
بھو پر کار سے سوچ کر نا چاہئے۔ جو پش کیت چھو کر بھو گوان  
کا بھگت نہیں ہوتا۔



ہے بات ! اپنے پتا کے بچنوں کو پرمان کرو۔ راجہ کی آگیا کا  
پالن سرچڑھا کر دو۔ اس میں ہی تمہاری سب پرکار سے بھلائی ہے  
پر سورام پتو آگیا راگھی ماری تو لوک سب ساکھی  
تنہ جیاتی ہی جو بنو دیو پتو آگیاں اکھ اجونہ بھیو  
پر خورام جی نے پتا کی آگیا کا پالن کرتے ہوئے اپنی مانا کو  
مار ڈالا۔ سب لوگ اس بات کے گواہ ہیں راجہ بیاتی کے پتر  
نے اپنے پتا کو اپنی جوانی دیدی۔ پتا کی آگیا کا پالن کرنے سے  
انہیں نہ تو کوئی باپ دکھا اور نہ بدنامی ہی ہوئی۔

الوچت اچت پچار دتھی جے پالمیں پتو میں  
تے بھا جن سکھ سچس کے بسہیں امرتی این

جوانچت اور اچت دمناسب اور نامناسب کا وچار  
سمجھ کر پتا کے بچنوں کا پالن کرتے ہیں وہ سکھ اور نیک  
نامی کے پاترمو کرمانت میں دیو لوک میں لیتے ہیں۔

ادسی نرلیں بچن پھر کر ہو پالمو پر جاسو کو پر ہیر ہو  
سر پر نرلو پاہی پر تیشو مٹھ کہوں سکرتو نہیں دو  
راجہ کے بچن کو ضرور پورا کرو۔ ہر جا کا پالن کرو اور شوک  
کرننا چھوڑ دو۔ ایسا نہ کرنے سے دیو لوک میں راجہ سکھ اور منتوش  
پاننگے مٹھیں پنہ اور نیک نامی ملے گی اور کوئی باپ نہیں لگے گا  
بید بدت سمت سب ہی کا، جیہ پتو دینی سو پاوئی ٹیکا

کر پورا جو پر شیر ہو گلائی ، مانہو مو بچن ہمت جانی  
دید بھی نہیں کہتے ہیں اہم سبب لاؤں گی بھی ایسی ہی صلاح  
ہے کہ جس کو پتا دے دی راجہ تلک پتا ہے اس نے تم شوک  
اور درمٹہ بانی کی چنتا کرنا چھوڑ دو۔ بچنوں کو اپنی بھلائی ہی ہی سمجھو  
سنی سکھو اہم رام بید سہی الوچت کہب نہ پندت سہی  
کو سلیا آدمی سکل مہتاری تیتو پر جاسکھ ہویں سکھا کی  
اس بات کو سن کر شری رام ستیا جی سکھ پادیں گے کوئی بھی

بدھیان اسے الوچت نہیں کہے گا کو شلیا آدمی تمہاری سب  
مانا میں ہر جا کے سکھی ہونے سے سکھی ہوں گی۔

پر مہتا را رام کر جانی ہی، سو سب بیدھی مٹھ سن بھل مانی ہی  
سو پنے ہو راجہ رام کے اتیں، ہیو اگر ہو سینہ سہا میں

تمہارے اور شری رام چندر جی کے آپس کے پریم کو سمجھتے  
ہیں وہ سب پرکار سے تمہیں بھلا ہی مانیں گے رام چندر جی کے آنے  
پر انہیں راجہ سوئپ دینا اور پریم پوروک ان کی سب کرنا۔

کچے گرا آلیو اوسی کہیں پچو کر جوری  
رگھو پتی آتیں اچت جس تن تب کر بے ری  
یہ سن کر سب منتری ہاتھ جوڑ کر کہنے لگے کہ گرد جی کی آگیا کا  
پالن ضرور کیجئے۔ شہری رگھو ناتھ جی کے دایں لوٹ آنے پر علیا جی  
مناسب سمجھ دیا ہی کر لیتا۔

کو سلیا دھری دھیر جو کہی، الوچت چھیر گرا آلیو اسی  
سو آدریے کرے ہمت مانی تجھے بشادو کاں گتی جانی  
کو شلیا جی نے دھیرج دھر کر بھرت جی سے کہلے پتر  
گرد جی کی آگیا کو ٹیک سمجھ کر گر سن کرنا چاہیے اس میں ہی  
اپنی بھلائی مان کر اس کا اور پوروک پالن کرنا چاہیے کال کی  
گنتی کو اپنے الٹ جانے شوک کا تیاگ کر دینا چاہیے۔

بن رگھو پتی سر پتی نرنا ہو تمہہ ایی بھانتی تاکدرا ہو  
پر بچن پر جاسو سب انسا تمہہ ہی ست سب کہیں ایلیا  
شری رگھو ناتھ جی تو بن میں ہیں راجہ دیو لوک کا راج کرنے  
چلے گئے۔ اور تم اس پر کار شوک سے کا تر ہو رہے ہو جو پترا  
پر یوار۔ ہر جا۔ منتری اور سب ماناؤں کے ایک ماترا اب تم ہی  
سہارا ہو۔

لکھی بدھی بام کا لوکھٹائی دھیر جو دھیر ہو ماتلی جانی  
سر دھر گرا آلیو انو سر ہو پر جاپانی پر بچن دھو ہو

بدھانا کو اپنے الٹ اور کان کچی کو ٹھن جان کر دھیرج  
 دھروانا ہتھاری ہتھاری جاتی ہے گرو کی آگیا کو سر ملتے پر دھرو  
 اس کے انوسا کر تو یہ کا پالن کرو پوجا کا پالن کر کے اپنے پر پور  
 والوں کے دکھ نازن کرد  
 گر کے بچن پوجا بھیند نو بھرت ہیست ہست جنو چند نو  
 سنی بہوری ماتو مردوبانی سیل سیتہ سرل رس سانی  
 بھرت جی نے گرو کے بچن اور مشروں کی سرانہ سن کر بھرت  
 بھرت جی کے ہر دے کو ستین کاری چندن کے سان لگی ادما کوشیا  
 کی کوں بانی جوشیل پریم اور سرتا کے دس سے پر پور بن تھی  
 سنی۔ (چند)  
 سانی سرل رس ماتو بانی بھرتو بیا کل بھے  
 لوچن سرور وہ سردت یچت برہارا نکر بھے  
 سو دسادیکھت سے تھی لبسری سب ہی سدھی پو کی  
 تلی سرہست سکل سادر سیاواں سچ سینہ کی

دانا کوشیا کی سرل رس سے بھرو ربانی کو سن کر بھرت جی  
 دیا کل ہو گئے۔ ان کے متیر کلوں سے آسہ پہن لگے انوؤں کی اس  
 دھار سے ان کے ہر دے کا دیوگ روپی نیا پو داسنچا جانے لگا۔  
 ارتھات ان کا برہ دکھ بڑھ گیا ان کی اس دشا کو دیکھ کر سب  
 لوگ اپنے شریروں کی سہہ بدھ بھوں گئے تلی داس جی  
 کہتے ہیں کہ سبھا دک پریم کی سینا دھدر شری بھرت جی کی سب  
 لوگ بڑے آدر کے ساتھ پرستہ کرنے لگے

سورٹھا

بھرتو کل کر چوری دھیر دھیر دھیر دھیری

بچن این جنو پوری دیت اچت اتر سب ہی  
 دھیر دھیر دھیر بھرت جی دھیرج دھرو اور ہاتھ کلوں  
 کو جوڑ کر امرت رس سے بھرو ربجنوں سے سکو اچت اتر  
 دینے لگے۔

# ماس پارائٹاٹھا رھوان شرم

موسی اپدیسو دینہ گرو فیکا پر جا سچو سمٹ سب ہی کا  
 ماتو اچت دھیری ایوینا اوسہ مینس دھیری چالیو کینا  
 گرو جی نے مجھے بہت ہی سندرا پدیش دیا پر جا اور ستری بھی آیا ہی  
 چاہتے ہیں ماتا جی نے بھی نہ سب سمجھ کر ہی آگیا ہی ہے اور میں  
 تو دھبی اس کو سر چٹھا کر دیا ہی کرنا چاہتا ہوں  
 گرو تپا ماتو سوامی بہت بانی سنی من بدت گئے بھلی جانی  
 اچت کہ انوچت کیں بچارو دھرو جانی سر پاتک بھارو  
 گرو تپا ماتو سوامی اور ستری کی بانی سن کر اسے کلیان نے  
 جان کر بچن من سے اس کے انوسا برتہ چاہیے اچت انوچت

لاچار نہ کرنے سے دھرم جاتا ہے اور سر پر پاپ کا بھاری  
 چڑھتا ہے۔  
 تہہ تو دیوہو سرل سکھ ہوئی چو اچرتا مور بھیل ہوئی  
 جد پی یہ سمجھت ہوئی فیکس تہی ہوت پر تو شو نہ جی کیں  
 آپ تو مجھے دی سرل اپدیش دے رہے ہیں جس کے انوسا  
 برتے میرا بھلا ہو گا اگرچہ اس اپدیش کو میں بھی بھاشت سمجھتا  
 ہوں تو بھی میرے من کو صبر نہیں آتا۔  
 اب تہہ بنے موری سن لیو۔ موسی انوسا سکھا و نو دیوہ۔  
 اتر و دیو چھپ اپادھو دکھت دوش گن گن گن سادھو



اب تم میری بیٹی بن لیے۔ اذر شری شستی کے گلاں مجھے  
چھٹا کر کے۔ آپ جیسے پوجیوں بزرگوں کو انہ دینے کا جو ابراہم میں  
کرتا ہوں، دیکھنا کیجئے سادھو پرش دھن پرش کے گن اور دوش  
کو خاطر میں نہیں لاتے

پتو سر پر سارامو بن کرن کسو موہی راجو  
اپی تیں جانہو موہرہمت گے آپن بڑ گاہو

پنڈی تو لڑکک میں سینا اور شری رام چند جی بن میں ہیں  
اور مجھے آپ راج کرنے کی آگیا دے رہے ہیں اپنا کرنے میں آپ  
میرا کیاں سمجھتے ہیں یا اپنا کوئی بڑا کاریہ سہ لکنا چاہتے ہیں  
جو بانی

بہت ہماری سیاتی سیو کاگی۔ سوہری لینہ مالو کھلائی  
میں مالو مالو دیکھ میں ماہیں آں پایاں موہرہمت ناہیں  
جی آپ کو میری بھلائی منظور ہے تو میرا کیاں تو سیتا جی  
شری رام چند جی کی سیو کرنے میں ہے سوا سے مانا کی کھٹا  
لے مجھ سے چھین لیا ہے میں نے اپنے من میں اچھی طرح دیا  
کر کسی پر کاریہ میرا کیاں نہیں ہے۔

سوک سما جو راجو کی لکھن لکھن رام سیانہ پیدد بھیں  
بادی بسن بنو بھوشن بھارو بادی برتی بنو برہم بچارو  
شری رام لکشن اور سیتا جی کے جڑو کے دوش بغیرہ شوک  
کا ساچ دھم کا مہو، اودھیا کا راج بھلا میرے لئے کس گنتی میں  
ہے جیسے بستروں کے بغیر گھنوں کا بوجھ اٹھانا میرے ہاتھ ہے

جاو رام ہیں آئیو دہنو ایک ہی آنک میں بہت ایہو  
سوہی ٹرپ کری بھل آپن چہو سوہینہ بڑتا بس کہو۔  
اس لئے اب آپ مجھے شری رام چند جی کے پاس جانے کی  
آگیا دیجئے بس ایک ماترا ہی ایک بات میں ہی میری بھلائی ہے  
جو آپ مجھے راج بنا کر اپنا بھلا چاہتے ہو سو وہ بھی آپ موہ کے  
دوش ہو کر آیا کہہ رہے ہو۔

لیکن سنے کٹل متی رام بکھ گت لاج!۔  
تمہ چاہت سکھو موہ بس موہی سے ادھم کے راج  
لیکنی کا کوکھ سے اچھے ہوتے مجھ کو کئی بدھی بڑام بکھ اور نرنج کے  
راج میں آپ موہ دشن ہو کر سکھ چاہتے ہیں دارتھات محمد جی  
ادھم رام بکھ کے راج بننے سے آپ کو کوئی سکھ نہ مل سکے گا ایسی  
آشیا رکھنا ہی بھوں کی بات ہے۔ کہوں سا جو سب سنی جی  
آہو چاہیے دھرم سبیل ترنا ہو موہی راجو سہی دیہو تینہیں  
رسا رسا مل جائی ہی تب ہیں

میں سچ کہتا ہوں۔ سب میری بات پر تعین کر س کر راج  
دھرم شیل ہی ہونا چاہیے آپ مجھے سہٹ پور روک جوں ہی راج  
دیں گے توں ہی پر تقوی یا تاں میں دھن جلائے گی

چو پانی

موہی سماں کا پاپا پنوا سو جہی لگی سیارام بن باسو  
راہن رام کہوں کا ننو دینا بھجرت گنوا امر لینہا  
میرے ساں پاپوں کا گھرا در کون ہوگا جس کے گاؤں  
سیتا جی اور رام چند جی کو بن جاتے ہیں دیوگ کے مارے  
شر تیاگ کر خود راج دیو لوک میں چلے گئے

چو پانی

میں سٹھو سب انرتھ کرہتو۔ بیٹھ بات سب سنہیں بھکتو  
بنور گھویر ملو کی ابا شو لہے پران ہی جگ اپا سو  
میں دشت سب انرتھوں کا کارن بھیت بیٹھا سب  
باتیں سن رہا ہوں شری رگھو ناتھ جی کے بنا گھر کو دیکھ کر اور  
جگت کی ہنسی سہہ کر بھی میرے پران ابھی تک نکلے نہیں

چو پانی

رام پنیت بٹے رس روکھے لولپ بھومی بھوگ کے بھوگے  
کہاں لگی کہوں ہر وہ کٹھنائی ندی کھو جہیں ہی بڑائی

کے کام بنادیتے اس سے بڑھکر اور میرا بھلا کیا ہوگا؟  
اس پر بھی آپ لوگ مجھے تملک دینے کو کہتے ہیں۔

چو پانی  
کیگی جھڑھنی جگ نہاں یہ سو ہی کہیں کچھ انوخت نہاں  
موری بات سب بدھی ہر تکیا پر جا پانچ گت کر ہو مہا کی  
سو کئی کے پیٹ سے جنم لے کر یہ راج تلک بھی میرے لئے  
انوخت نہیں ہے میرے سب کام بدھاتا نے ہی بنا دیئے  
ہیں پھر آپ مس پر جا افسوس کیا کے لوگ کیوں میری سہاتا  
کرنے کا کشت اٹھا رہے ہو؟

دوہا  
گرہ گریہت پنی بات بس تہی پنی بھی مار  
تہی پیایے بار کی گہو کاہ انچار  
جس کو گرہ نے گھیریا ہو اور سنات کھے روک سے  
دکھی بھراو پر سے اتے بھونے کاٹ کھایا ہو ایسے پرش کو اگر  
مشراب پلائی جلسے تو کہتے یہ کونسا علاج ہے۔

لیکن میں جو کچھ کہتا ہوں چتر برنجی دینہ موسیٰ سوتی  
دوسرے تہہ نشین نام لکھو بھائی دینہ موسیٰ بدھی بادی بڑائی  
لیکن کے پتر کے لئے سنار میں جو کچھ یوگ کہتا یہ عیمان بدھاتما  
نے دہی مجھے دیدیا ہے پر وشر تہہ جی کا پتر اور شری رام چند  
کے چھٹے بھائی ہونے کی بڑائی بدھاتما نے مجھے ویر تہہ ہی

چو بانی  
تمہیں سب کہہ کر ڈھانڈا رہا  
اتر دینوں کہیں بدھی کہیں کھینچا  
آپ سب لوگ مجھے راج ملک دینے کو کہہ رہے ہو  
کی آگیا سب کے لئے ہر کلیان کا رہے ہیں کس کس کو کس

میں اس کا یہی کارن ہے کہ شری رام راجا پوترا اس سے  
وہ بیکہ ہیں اور لالچی بھومی اور بھوگوں کے بھونگے ہیں میں  
اپنے ہر دے کی کھورتا دنگ دلی، کہاں تک کہوں؟ جس نے  
کھورتا میں پھر کو بھی بجا کر، ثنائی برامت کی ہے  
دارتات میرا دل بھر کو بھی کھورتا تیں بات کر گیا ہے،  
دوہا

کارن تین کار جو کھن ہوئی دوسو نہیں سو  
کس ہاتھی میں ایل لو کراں کھنڈ

کارن سے کاریہ کٹمن ہوتا ہے اس میں یہ کیا دوش  
ہے بڑی سے بجز اور پتھر سے تو ہا بھانک اور کٹھور ہوتا ہے۔

کیسی بھوتوانور اگے چڑ پائی  
پانور پران اگھائی ابھاگے  
جوں پر یہ برہن پریم لگے دیکھ ب سنب نہت اب آگے  
سیرے یہ مامر اور سب پر کارا بھاگے پران کیگئی سے  
سدا ہوئے اس شری سے پریم کوئے دالے ہیں جب پریم کے  
دیوگ میں بھی مجھے پران پیارے لگ رہے ہیں تب تو ابھی  
نامعلوم مجھے کتنے بھاری دکھ دیکھنے اور سننے ہوں گے۔

چو پائی  
لکھن رام سیا کہوں بنو دینہا  
پٹھی امر پرتی بہت کینہا  
لینہ بہدھو پن اچھو آ پو  
دینو پرتی سو کو سنتا پو  
لکھن رام اور ستیا جی کو تو بن باس دیا اور دیو نوک  
نہیں بھیج کرتی کا بھلا کیا آپ بڑ پایا اور بدنامی لی پر جا کو  
شوہر اور ستیا دیا۔

چو پائی  
موسیٰ و نبیہ سکھو جو سر اچو کینہہ لکینیں سب کر کا جو  
اسی تیں سو رکا ۵ اب نیکا تپی پر دین کہہو تہہ ٹیکا  
اور مجھے سکھ تنگ نامی اور اتم راج دیا کیستی نے سب



وہ بھی میرے لئے راج تلک کا ساج بجا رہے ہیں۔ سچ کہتے ہیں  
کہ تقدیر کے الٹ جانے پر سبھی الٹ جاتے ہیں۔

چوپائی

پری ہری رامو سیا جگ ماہیں۔ کووند کہی مورمت ناہیں  
سوں میں سنب سہت سکھوائی۔ انت ہوں سچ ہاں جانی  
سمسار میں سیٹا جی ادرام چندر جی کے غیر کوئی اس بات  
کو نہیں مانتے کہ اس اثر میں میری صلاح نہیں ہے۔ میں  
اسے سکھان کر سنوں گا اور سہن کروں گا۔ کیوں کہ جہاں پانی ہوتا  
ہے وہاں انت میں کچھ جوتا ہی ہے۔

چوپائی

ڈروند موہی جگ کہی کہ پوجو۔ پر لوک ہو کر ناہیں سوچو  
ایک آریس دسہہ دوا ری۔ موہی لگی بھے سیرا نمود کھاری  
مجھے اس بات کا بالکل ذہن نہیں کہ سمسار مجھے برا کہے گا۔ نہ  
مجھے پر لوک مہی کچھ سوچ ہے۔ میرے ہرے میں بس یہ ایک  
ہی دسہہ (ناتاقین برارشت) اگنی دھک رہی ہے

چوپائی

جیون لاہو نکھت پھل پا دا۔ سبو کچی روم چرن ملو لاوا  
مور جنم رگھو بر بن لاگی۔ جھوٹا ساہ چھٹاؤں ابھاگی  
جیون کا سب سے بڑھ کر لاہو تو لکشمی جی نے پایا۔ چلوں  
نے سب کچھ تیاگ کر شری رام جی کے چرنوں میں من لگایا۔ مجھ  
ابھاگے کا جنم تو صرف شری رام چندر جی کو بن باس دلانے کے  
لئے ہی ہوا تھا۔ پھر اب اس پر میرا کچھتا نا جھوٹا ہی ہے۔

دوبا

اپنی دارن دینتا کہیوں ہوں سبھی سرونائی  
دیکھیں پنور گھونا تہ پر جے کے جرنی نہ جانی  
سب کو سرنوا کر میں دارن دینتا (بے بسی۔ بے چارگی)  
سے کہتا ہوں۔ شری رگھونا تہ جی کے چرنوں کے دیکھ بٹا میرے

بس پر کا لٹر دہاں جس کی جلیسی پسند ہو۔ مکھ پور لوگ بے لوگ  
لوگ کہتا جاتے۔

چوپائی

موہی کا تو تمہیت بہائی۔ کہو کہی کے کینہہ بھلائی  
موتو کو سچا چر ماہیں۔ جلیسی سیرا مو پران چرہ ناہیں  
میری کا تاکی کی سمیت مجھے چور کر کہئے اور کون کہینگا  
کہ بڑے بھائی کو بن بھجوا کر اپنا راج بن کر بھرت نے اچھا کام  
کیا۔ جو جیتن جگت میں میرے سوا اور کون ہے جس کو  
شری سیٹا رام جی پر انوں کے سمان پیارے نہ ہوں۔

چوپائی

پر مانی سب گہن بڑا لاہو۔ ادو نور نہ پھیا اردش کاہو  
سفید نیل پریم بس اسیو۔ بھلی اچت سب جو کچھ کہو  
میری جو سب سے بڑی مانی ہے اسے آپ بڑا لاہو کہو  
رہے ہیں۔ آپ کو کیا دردش ہے یہ میرا ہی در بھاگید ہے۔ آپ سب  
جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ سب اچت ہی ہے۔ کیوں کہ آپ لوگ  
سننے شیل اور پریم کے دش ہو۔

دوبا

رام ماتو ششی سرل جت مو پر پر کھو بستی  
کہی سبھائے سفیدہ میں موری دینتا دیکھی  
شری رام چندر جی کی ماتا تو بہت ہی سرل بھاوا اور مجھ  
کے بہت ہی پریم کرنے والی ہے اس لئے میری بے چارگی بھکر  
انہوں نے بھی سبھاوک پریم و ش ہو کر مجھے ایسی آگیا دی ہے۔

چوپائی

گر بیک سگر جو جانا۔ جنہہ ہی بسو کر بر سمانا  
مو کہن تلک ساج سج سوڈ۔ بیٹیں بھلی بکھ بکھ سو کوڈ  
گردنج تو گمان کے سمندر ہیں جنہیں سارا سمسار جانتا ہے  
جن کے لئے سارا دوشو بھلی پر رکھتے ہوئے میرے سمان ہے۔

دسے کی میلن دسے کی -

چوپائی

اُن اپاؤ موی نہیں سوچا - کو جیا کے رگھو برنو بوجھا

ایکھیں کنگ نامی من مایاں نہ - پراتہ کال چلیہوں پر پھوٹیں

مجھے اور کوئی اپنے نہیں سوچتا ہے - مٹری رام جی کے

بغیر میرے پردے کی بات کون جان سکتا ہے - مایہ من میں

بس یہ ایک ہی شے بسا ہوا ہے کہ پراتہ کال پو پو شری رام چند

جی کے پاس چلوں گا -

چوپائی

جدی من انجمل اپرا دمی - بچے موی کارن سکل اپادھی

تدنی سرن سن مکھ موی دیکھی - چھی سب کرہیں کر پاپیشی

اگرچہ میں برا اور قصود اور ہوں - اور میری ادھیر سے ہی

پر سب اترتہ ہوا ہے تو جی سامنے شرنا میں آتا ہوا دیکھ کر

رام چند جی میرے سب قصوروں کو معاف کر کے میرے اوپر

بہت ہی کرپا کریں گے -

سیل سنگ ششی سرن سبھاؤ - کرپا سنیہہ سدن رگھو راؤ

اری ہکا ان بھل کینہہ نہ راما - میں سوسیک جدی ہاما

شری رگھو ناتھ جی تو شیل - شریلے بہت ہی سرن سبھاؤ کر

اور سیرتی کے بھنڈار میں شری رام جی نے تو کبھی کسی شتر کا بھی برا

نہیں کیا - میں اگرچہ شتر ساجوں لیکن ان کا بچہ اور چوک تو ہوں

تہہ بے پانچ مور بھل مانی - آیسو آس دیہو سانی

جی میں سنی بنے موی چنوجانی - آد میں بہوری راو اور جھانی

آپ سب لوگ بھی اس بات میں میری بھلائی جان کر مجھے

اپنی سندربانی سے آگیا اور آشر واد دیجئے جس سے میری بنی سنگ

اور مجھے اپنا داس تھان کر شری رام چند جی ایدھیا کو دپس لوٹ

آویں -

دوصا

جدی جنوگھا تو میں میں سٹھو سدا سداوش

اپن جانی نہ تیا گہیں موی رگھو بر بھروس

اگرچہ میرا جنم دشت ساتا سے ہوا ہے اور میں بجا دشت اور سدا

سے ہی دوشی ہوں تو بھی مجھے شری رام چند جی کا بھروسہ ہے

کہ وہ مجھے اپنا داس جان کر میرا تیاگ نہیں کریں گے -

بھرت یجن سب کہیں پر یہ لاگے - رام سنیہہ سدا صاں چو پانگے

لوگ بڑگ شلم بش داگے - منتر سبج سندا جنو جاگے

بھرت جی کے بچے سب کو پیارے لگے - انور رام جی کے پر بھتی

ارٹ سے پری پورن تھے - سب لوگ شری رام جی کے دلوگ روہ

زہر سے جلے ہوئے تھے وہ باؤنچ بہت منتر کو سننے پر جاگ اٹھے

ماتو بچو گر پر نر ناری - سکل سنیہاں بکل بھئے بھاری

بھرت ہی کہیں ہر ہی راہی - رام پدم موئی تنو آ ہی

ماتا انتری - گردو غواہی اتنی پرش سب پریم کے کارن

بہت ہی دیا دل ہو گئے - سب بھرت ہی کی سہرا ہتا کر رہے

ہیں کہ آپ کا شریو شری رام جی کے پدم کی ساکشات مورتی ہی ہے

مات بھرت اس کا ہے نہ کہو - سبھی کلپ سب نرک نکیتا

ای اگھ ادگن نہیں بنی گہنی - ہرئی گرل دکھ دارو دمی

جے مات بھرت آپا ایسا کیوں نہ کہیں - شری راہچندہ

جی کو آپ براؤں کے سمان پیارے ہیں - جو بائچ اپنی مور کھتا

کے کارن بھاری مانا کی کھلتا لے کہ آپ پر کوئی دوش کھائے گا

وہ دشت کروڑوں پشت سمیت سوکھوں تک ترک کے گھر میں

نواس کرے گا - بھانپ کے دوش اور پالوں کو منی نہیں مگر بن کرتی ہے

بلکہ ساٹ کے کاٹے ہوئے کے زہر کو دھو کرتی ہے اور دکھ دھوتا

کو بھی تقسیم کر دیتی ہے -



ادسی چلتے بن رامو جہاں بھرت منتر و بھل کنیہ  
سوک سندھو نورت سب ہی تمہ ایلینو دتہ

ہے بھرت جی۔ آپ ضرور بن کو چلتے۔ جہاں کہ شری رام چندر  
جی ہیں۔ آپ نے یہ بہت اچھی صلاح کی ہے شوک سندھ میں  
دبتے ہوئے ہم سب کو آپ نے بڑا سہارا دے دیا۔

بھاسب کے من مودو نہ تھورا جنو گھن دھنی منی جاگ موڑ  
چلت پرات نکھی ٹر میو نیسے بھرتو پران پران پر یہ بھیجی کے

بھرت جی کے بچن سنتے ہی سب کے من میں ایسا بڑا آند ہوا  
ماوں بادلوں کے گرینے کی آواز سن کر پیسہ اور دوزخوش ہو  
ہے ہوں پرات کال شری رام چندر جی کے پاس چلیں گے یہ نہ لے

دیکھ کر بھرت جی سب کے پران پیار ہو گئے  
منی ہی بندی بھرت ہی منر تانی پٹے شکل گھر د اگرائی  
دھنیہ بھرت جیو لو جگ مائیں، سیل سیدھو سر است جاتیں

منی وشت جی کو بندنا کر کے اور بھرت جی کو بند کر کے سب لوگ  
دوا مانگ کر گئے کو چلے۔ بھرت کا جینا جگت میں دھنیہ ہے۔  
اس پر کارکتے ہوئے وہ سب ان کے شیل اور پریم کی سرا جاکرتے  
جاتے ہیں۔

کہیں پر پھر بھارت کاو سکل چلے کر با جہیں سا جو  
جیہی راگھیں ہو گھر گھواری سو جانی جنو گردنی ماری

وہ سب آپس میں کہہ رہے ہیں کہ یہ بہت ہی اچھا کام ہوا  
سب چلنے کی تیاری کرنے لگے جس کو بھی پیچھے سے گھر کی رکھوالی  
کے لئے چھوڑنا چاہتے ہیں وہ سمجھتا ہے مانو میری گردن پر بھرت جی کی

کو کہہ رہے ہیں کہ نہیں کاہو کو نہ چھٹی جگ جیوں لاہو  
کوئی کوئی کہنے لگے کہ کسی کو پیچھے رہنے کے لئے نہ ہو جگت میں جیوں  
کالاہو کون نہیں چاہتا ہے۔

جرو سو سوتی سدن سکھوں ہر دوا تو بھجائی  
سنکھ ہوت جو رام کرے نہ سہس سہائی

وہ سوتی گھر سکھ سیر مانا پتا اور بھجائی جل جاتیں جو شری رام جی  
کے جیوں کے سنکھ ہونے سے پرسن من سے سہا تانہ کریں  
گھر گھر سا جہیں باہن مانا ہر شومہ دیال پر بھات پیانا  
بھرت جانی گھر کنہیہ پکارو نگر و با جی گج بھنڈ اردو۔  
گھر گھر لوک ایک پر کار کی سواریاں سمار ہے ہیں من میں

یہ خوشی ہے کہ کل پرات کال چنا ہے بھرت جی نے گھر جا کر دھار کیا کہ  
نگر گھوڑے باقی محل خزانہ وغیرہ

سپتی سب گھوپتی کے اسی جوں بنو جین چلوں تھی تائی

توپر نیام نہ موری بھلانی پاپ سر و منی سائیں دہائی  
سب سبتی شری رکھنا تہ ہی تھی ہے یہی اس کا انتظام  
کتے بغیر اسے چھوڑ کر چلا جاؤ لہانت میں چھری بھلا کی نہ ہو گئی

کیوں کہ سوامی کو بانی پینا ناسب پالوں میں۔ بے بڑھ کر پاپ ہے

ارتقات مہا پاپ ہے

کری سوامی بہت سیوک سوئی دوش کوئی دیسی کن کوئی

اس بچاری سچی سیوک بوسے جے سپینوں منج دھرم نہ بوسے

سیوک دی ہے جو سوامی کا بہت کرے چاہے کوئی کر دوں  
دوش کیوں نہ دے بھرت جی نے ایسا دھار کر مجھریوں

کو بلایا جو کہی سنے میں بھی اپنے دھرم سے نہیں گر سکتے تھے

کی سبومر مودھرمو بھل بھاشا، چو جیہی لایک ستیہیں راگھا

کری سبوجنور راگھی رکھو اسے، رام مانو نہیں بھرتو سدھار

بھرت جی نے ان کو سب بھیجا اور سب دھرم کہہ کر سنایا  
جو جس یوگ تھا اسے اسی کام پر لگایا۔ سب انتظام کر کے پہرے لگا

کو بھرت جی کو شلیا جی کے پاس گئے

آرت جی جانی سب بھرت سینہ بجان

کھسٹو بنا دن پاکیں جی سکھان جان

پریم کرنے میں جیتر بھرت جی تے اماؤں کو دکھی جان کر

ان کے لئے پاکیاں اور سکھ آسن دسکھ پاں، سجانے کیلئے کہا

چک چکی جی پرناری چیت پرات آرت بھاری

جاگت سب نئی جیوتو بہانا بھرت بولائے سچو سجانا

نگر کے نزاری جیو کے بھانت پرات کال کا انتظار نہایت

بے تلبی سے کر رہے ہیں ساری رات جاگتے جاگتے سویرا

ہو گیا تب بھرت جی نے چیز منتروں کو دیا۔

کھسٹو بونٹو تک سماجو بن میں دیب منی رامی راہو

بیگی چلوئی سچو جو بارے ترتر ترتر تھناگ سنواری

اور کہا آرت تک دینے کا سب سامان ساتھ لے چلو بن

میں ہی منی و شیشٹ جی رام چندر جی کو راج دیں گے جدی چلو

یہ سن کر منتروں نے بدنہ کی اور ترتر گھوڑے ہاتھی اور رتھ

سما دینے گئے۔

آرندھتی اُردا گنی سماؤ رتھ چڑھی چلے پر تھ منی راؤ

پیر برنڈر جی باسن نانا چلے سکل تپ سچ مدھانا

سب سے پہلے منی راج و شیشٹ جی اپنی استری اُردھھی

سمیت اگنی ہو ترکی سب ساگری ساتھ لے رتھ پر سواد ہو کر چلے

پھر برہمن منڈی جو سب کے سب تپ اور تیج کے بھٹا رتھ

ان کو سوار یوں پر چڑھ کر چلے

نگر لوگ سب سچی سچی جانا چتر کوٹ کہنہ کینہ بیانہ۔

سب کا سمجھ نہ جاہیں بھائی چڑھی چڑھی چلت پھیں سبالی

نگر کے سب لوگ چتر کوٹ کو چل پڑے۔ جن سندھو

پاکیزوں پر چڑھ کر رانیاں چلیں ان پاکیزوں کی سندھو

کا درن نہیں کیا جاسکا

سو پنی نگر سچی سیو گنی سادو سکل چلائی

سمری رام سیا چرن تب چلے بھرت دو بھائی

نگر کو معتبر سیو کوں کے جوالے کر کے اور سکوا اور پور دی

روانہ کر کے مشری رام چندر جی کے چرنوں کا سمن کر کے بھرت

اور مشتر و گھن ددوں بھائی چلے۔

رام ورس بس سب نرملی۔ جو گری کرن چلے کی باری

بن سیارامو سمجھی من ماہیں سانج بھرت پیا دہیں جاہیں

شری رام چندر جی کے درشن کے پیا سے استری پرش ایسے

تیزی سے چلے جاتے ہیں جیسے پیاس سے دیہا کی ہاتھی اور ہتھی

پانی کو دیکھ کر دوڑتے ہیں سینا رام اور کشن بن میں سب

سکھوں کو چھوڑ کر پیدل ہی ننگے پاؤں گھومتے ہوں گے یہ

دچار کر کے بھرت اور مشتر و گھن پیدل ہی چلے جا رہے ہیں

دیکھی نہیں لوگ انورائے اتری چلے ہتے گئے زکو تیا گئے

جاکی سمپ راگھی پنج ڈولی رام ماٹو مہر دو بانی بولی

بھرت اور مشتر و گھن دو نو بھائیوں کے پریم کو دیکھ کر لوگ

پریم میں لگن ہو گئے۔ اور وہ سب گھوڑے ہاتھی اور رتھ

کو چھوڑ کر ان سے اتر کر پیدل ہی چلنے لگے۔ بھرت جی کے پاس

اپنی پالکی رکھو اگر کو شلیا جی ان سے کوئل بانی سے بولیں۔

تات چڑھو رتھ ملی مہتاری۔ ہو پھی پر یہ پر یو اور دکھاری

مہر ہیں چلت چلیں سیو لوگو۔ سکل سوک کر سن نہیں گئے گو

ہے تات این مہتا نہ لہاری جاتی ہوں۔ تم رتھ پر سوار

ہو جاؤ۔ نہیں تو سار پر یو اور دیکھی ہو جائیگا مہتا سے پیدل چلنے

سے سبھی لوگ پیدل چلیں گے۔ سب رام کے دیو لوگ دکھ کے

مارے نرن جو رہے ہیں۔ کوئی بھی پیدل چلے میں سمرتھ

نہیں۔



جی کو مار کر بے کھٹکے ہو کر سکھ سے راج کر دیا گا۔ بھرت نے راج  
نیتی ہی میں نہیں دیا۔ شری رام کو بن باس ولا کر پہلے تو بد  
نام ہی ہوئے تھے۔ اب تو بیوں سے بھی ہاتھ دھونا پڑے گا۔

سکل سر اسٹریٹ میں مجھ جارا۔ راہی سمر نہ جینن ہارا  
نکھا اچر جو بھرتو اس کر ہیں۔ نہیں لاش بی اے پھل پھر ہیں  
سارے دیوتا اور راکشش ویر بھی اکٹھے ہو کر بدھ کیلئے  
جٹ جائیں۔ تو بھی بدھ میں شری رام جی کو جیتنے والا کوئی نہیں  
ہے بھرت کے ایسا کرنے میں اس شجر پر بھی کیا ہے کیونکہ نہ ہر ملی  
بیل کو امت پھل بھی نہیں لگتے۔ (ارتھتات جیسا مانا ہے کیا  
ولیس اگر یہ بھی کرے تو اس میں اس شجر پر کیا ہے کیونکہ جیسی بڑی  
باتا ویسے جیسا اس کا بیٹا)

اس بپاری گوہن گیتی سن کہیو سب سب ہو ہو  
ہتھو انہو پور ہو ترنی کیجئے گھاٹا رو ہو

نشا دراج نے ایسا دیا کر اپنے جاتی والوں سے  
کہا کہ سب لوگ ہوشیار ہو جاؤ۔ سلائی ناؤں کو اپنے قابو  
کر کے انہیں پانی میں ڈبو دو۔ اور سبھی گھاٹ روگ لو۔ کوئی  
پار نہ اترنے پائے۔

ہو ہو سستو مل روگ ہو گھاٹا۔ گھاٹا ہو سکل سے کے گھاٹا  
سنہو لوہ بھرت سن لیٹوں۔ جیت نہ سترنی اترن دیوں  
سج ہو کر گھاٹوں کو روگ ہو سب لوگ مرنے کے سانج  
سیالو ارتھتات بھرت سے بدھ لڑ کر مر جیتنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔  
میں خود بھرت جی کے ساتھ سامنے ہو کر لوہاؤں گا۔ اور جیتے جی  
انہیں گڑگا پار اترنے نہ دوں گا۔

سمر نو پنی سترنی تیرا۔ دام کا جو پھن بھت گو سریرا  
بھرت بھائی بنو پنی جین نیچو۔ بڑی بھاگ سی پائے میچو  
یاد بھوئی اس ستر اور وہ بھی گنگا جی کے کنارے اور وہ بھی  
دام چندر جی کے نعمت اس ناش دان شری کو پا کر۔ ادرہ میں ایک ام

سمر دھری بچن چرن سرونائی۔ رکتہ چڑھی چلت بھتے دو بھائی  
تمسا پر کھم دوس کری باسو۔ دوسر گو متی شری رنوسو  
مانا کے بچپن کو سمر بھتے پر دھکر اور ان کے چلوں میں  
سمر نو کر دونوں بھائی رکتہ پر سوار ہو کر چلنے لگے۔ پہلے دن  
تمساندی کے کنارے اور دوسرے دن گومتی کے کنارے  
مقام کیا۔

دوہا

پئے ہار پھل اس ایک لشی بھو جن ایک لوگ

کرت رام بہت نیم برت پر سہری بھوشن بھوگ

کوئی تو صرف نہ دھ ہی پتیا ہے۔ کوئی پھل کھا کر ہی رہ  
جاتا ہے۔ کوئی رات کو ہی صرف ایک بار بھو جن کرتا ہے۔ اس  
پر کار سب پر داسی لوگ، شری رام چندر جی کے لئے بھوگ اس  
کو چھوڑ کر نیم اور برت کرتے ہیں۔

سٹی تیرسی چلے پہاڑے۔ سترنگ سیر پو سب نیار لے  
سما چاہب سننے نشا دا۔ ہرے دیا کر نی سپیشا وا  
رات بھرت سٹی ندی کے کنارے رہ کر سویرے وہاں  
سے چل دیئے۔ اور سترنگ ویر چر کے نزدیک جا پہنچے نشا دراج  
نے سب سما چار سنے۔ تو وہ بھی ہو کر من میں سوچنے لگا۔

کارن کون بھرتو بن جا ہیں۔ ہے کچھ کپٹ بھاؤ من باہیں  
جوں پے جیان ہوئی گٹائی۔ توں کت سینہ سترنگ گٹکائی  
بھرت کے بن جانے کا کیا کارن ہے؟ ان کے من میں  
کچھ کپٹ بھاؤ ضرور ہے۔ اگر ان کے من میں کپٹ نہ ہوتا۔  
تو اپنے ساتھ سینا کیوں لے جا رہے ہیں۔

جا نہیں سانج راہی ماری۔ کرئیوں اکٹھے اچھو کھادی  
بھرت نہ راج نیلتی ارا آئی۔ تب کلنکوا آب جیون مانی  
بھرت یہ جانتے ہیں کہ چھوٹے بھائی لکشمی بہت شری رام

جنی کا ادائے سیوک ادھر ان کے بھائی راج بھرت۔ اگر تیں  
ان کے ہاتھ سے مارا جاؤں۔ تو ایسی موت ڈر لہجہ ہے۔

سوامی کاج کر میہوں لہاری۔ جس دھو لہیوں بن دس چاری  
تجیوں پران رکھنا تھ نہو ریں۔ دھوں ہاتھ مذمودک موریں

میں اپنے سوامی شری رام چندر جی کے لئے دن میں لڑائی کرونگا  
اور چودہ لوگ میں قبل لیش پاؤں گا۔ بیدی جیت گیا تو سوامی کا کاریہ  
سیدھ ہوگا۔ اور بیدی ان کے ہمت پران تیاگ دوں گا۔ تو ان کی  
اس پر کاریہ کر کے کرت کرتیہ ہو جاؤں گا۔ میرے تو دونوں ہاتھوں  
میں ہی آئندہ کے لڈو ہیں۔

سا دھو سماج نہ جانکر لیکن سا رام بھگت ہوں چاٹو نہ رکھا  
چائیں جلیت جاگ سو می بھارو۔ جلی جوں بٹرب لٹھا رو  
نیک پڑیوں کی سماج میں جس پرش کی گنتی نہیں اور رام جی  
کے بھگتوں میں جس کی کوئی جگہ نہیں۔ اس کا جیون دیر تھ ہے۔  
وہ تو پرتھوی کے لئے بوجھ ہے۔ اور اپنی ماما کے جوں روپی برکش کو  
کاٹنے والے کلہاڑے کے سمان ہے۔

پگت پشاد نشاد بتی سب ہی بڑائی اچھا ہو  
سمری رام ماگیو تر تتر کس دھنش سنہا ہو

اس پر کارنشی کر کے نشاد راج نے پرین ہو کر سب جاتی  
بھائیوں کا حوصلہ بڑھایا۔ اور رام جی کا سمرن کر کے ترکش دھنش  
اور کوپ (زہ بکتر) مانگا۔

بجھو بھائیو سب جو سنجو۔ سنی رجائی کدرائی نہ کوؤ  
بھلیہیں نا تھ سب ہیں سہر شا۔ ایک ہیں ایک بڑھا دئی کر شا  
نشاد راج نے کہا۔ ہے بھائیو! جلدی تم سب لڑائی کا  
سامان تیار کرو۔ میرے حکم کو من کر کوئی ڈرنے نہ پائے سب نے  
آئندہ پورک کہا۔ ہے اٹھ! بہت اچھا۔ اور سب آپس میں ایک  
دوسرے کا جوش بڑھانے لگے۔

چا نشاد جو ہادی جو ہادی۔ سو رکھ دن روچی رازی

سمری رام پد سنج پین ہیں۔ بھاتیں باندھی چڑھا سنی دھنیں

سب نشاد اپنے سوامی گوہ کو بندنا کر کے چلے۔ وہ بھی شور ویر  
ہیں۔ اور دن میں لڑنا انہیں بہت بھانا ہے۔ شری رام چندر جی کے چرن  
کلوں کا سمرن کر کے وہ سب اپنے اپنے ترکشوں کو باندھ کر  
دھنش کو چڑھانے لگے۔

انگری پہری کوٹری سر دھر ہیں۔ بھر سا بس سیل سم کر ہیں  
ایک کسل اتی اوٹن کھانڑے۔ کو پڑیں لگن نہنہں تھتی چھا انڑے  
کو چ پھن کر سر پر لو ہے کا ٹوپ رکھتے ہیں۔ اور پھر سے۔

بھالے اور بھیلوں کو سیدھا کر رہے ہیں۔ ارتھات سنوار رہے ہیں  
کوئی تلوار کا دار روکتے ہیں بہت مہر ہیں۔ وہ تو ناو خوشی کے ماے  
زمین کو چھوڑ کر کاش میں کود رہے ہیں۔

نچ نچ سا جو سما جو بنائی۔ گوہ راؤت ہی جو ہائے جانی  
نچ نچ بھٹ سب لایک جانے۔ لے لے نام سکل سمنائے

اس پر کار اپنا اپنا لڑائی کا سامان سجا کر اور دل بندی  
کر کے انہوں نے جا کر نشاد راج گوہ کو منسکار کیا۔ نشاد راج نے  
سب یو دھاؤں کو دیکھا۔ اور سب کو ہی لائق جانا۔ اور نام لے  
لے کر سب کا آدر کیا۔

بھائیو لالو ہو دھو کھ جنی آجو کا جو بڑ موہی  
سنی سرش ابے سٹھٹ بیر ادھیر نہ ہو مہی

نشاد راج نے کہا۔ ہے بھائیو! دھوکا نہ دینا۔ آج میرا بڑا  
بھاری کام ہے۔ یہ سن کر سب یو دھا جوش میں آکر بول اٹھے۔  
ہے دیر! ادھیر نہ ہو (ارتھات حوصلہ نہ چھوڑو)

رام پیراپ نا تھل تو رے۔ کر ہیں کٹکو پتو بھٹ بنو گھوڑے  
جیوت پاؤ نہ پھیں دھر ہیں۔ رنڈ منڈ مئے میدنی کر ہیں

ہے نا تھ شری رام جی کی گریا سے اور آپ کے بن سے ہم  
سب سینا کو پنا دیروں گے اور گھوڑوں کے گرد دیں گے۔ اڑھتا



ویر اور محبت چھپائے نہیں چھپتے۔ ایسا کہہ کر بھینٹ کے سامان اکٹھا کرنے لگے۔ کندھوں میں کھانے کے لئے اور کھانے کے لئے ہرن اور بخشی منگوائے گئے۔

پن پین پاٹھیں پڑانے۔ بھری بھری بھار کہا نہ آنے بلن سا جو سچی ملن سدھالے۔ منگل مول سنگن سچھ پائے کہا لوگ پرانی اور موٹی موٹی مچھلیوں کے بھار بھر کھکر لائے۔ بھینٹ کا سامان اکٹھا کر کے جب بلنے کے لئے چلے تو منگل مول شہجہ شگن ہونے لگے۔

بھئی دوری تیں کہی رنج نامو۔ کینہہ مئی سہی دند پر نامو جانی رام پر یہ دہی اسبیس۔ بھرت ہی اہیو بھجانی مٹیس مئی شمشٹ کو دور سے ہی دیکھ کر اپنا نام اچارن کر کے نشاد راج نے دندوت پر نام کیا۔ رام کا پیرا کھٹکے جاکر منیشور و شمشٹ جی نے اسے آشیر وادیا اور بھرت جی سے بھی ان کا تعارف کرایا۔

رام سکھا سنی سندوتیبا گا۔ چلے اتری اگت انوراگا گاؤں جاتی گوہ ناؤں سنانی۔ کینہہ جو ہار واکھ ہی لانی "پرہی رام جی کا مہتر ہے" یوں کر بھرت جی رکھ کو چھوڑ کر اس سے نیچے اتر کر پریم امانک سے بھرے ہوئے چلے۔ نشاد راج گوہ نے اپنا گاؤں جاتی اور نام بتلا کر دھرتی پرستار ٹیک کر بھرت جی کی بندنائی۔

کرت دندوت دیکھی تہی بھرت لینہہ ار لانی منہوں لکھن سن بھینٹ بھئی پریمو نہ ہرے سامانی نشاد راج کو دندوت پر نام کرتے دیکھ کر بھرت جی نے اس کو چھاتی سے لگا لیا۔ مانو خود کشن جی سے بھینٹ ہو گئی ہو۔ بھرت جی کے ہرے میں پریم سماتا نہیں تھا۔

بھینٹ بھر تو تہی اتی پریتی۔ لوگ سہا ہیں پریم کے ریتی دھینہ دھینہ دھنی منگل مول۔ سرسرتی تہی برہیں کچھو لا

سب ویر اور گھڑوں کا سفایا کر دیں گے۔ چلتے جی پاؤں پچھے نہیں رکھیں گے۔ اور رند مندوں سے دھرتی بھر دیں گے۔

دیکھ نشاد ناٹھ بھسل ٹوٹو۔ کہیو بکاؤ جھاؤ ڈھولو ایتنا کہت چھینک بھئی پائیں۔ کہیو سنگن نہ کھیت سہائیں نشاد راج نے ویروں کی بڑھیا سینا دیکھ کر کہا کہ لڑائی کا ڈھول بکاؤ۔ اتنا کہتے ہی بائیں طرف چھینک ہوئی۔ شگن وچالے والوں نے کہا کہ یہ چھینک اچھے ستھان پر ہوئی ہے۔

بوترہ ایکو کہہ شگن بپاری۔ بھرت ہی ملیئے نہ ہوئی اسی راہی بھرتو مناو جہا ہیں۔ سنگن کہی اس بگرتو ناہیں ایک بزرگ نے شگن وچال کر کہا کہ بھرت سے مل لیجے لڑائی نہیں ہوگی۔ بھرت جی رام جی کو منانے جارہے ہیں۔ شگن ایسا کہہ رہا ہے کہ ان کے من میں ویر بھاؤ نہیں ہے۔

سنی گوہ کہی نیک کہہ بوترہ۔ سہسا کری پھتا ہیں مہوڑھا بھرت سبھاؤ سیکو بنو بوجھیں۔ بڑی ہمت ہانی جانی بوجھیں پڑن کر نشاد راج گوہ نے کہا۔ بزرگ کھٹیک کہہ رہے ہیں۔ جلد بازی کر کے موڑ لوگ پھتاتے ہیں۔ بھرت جی کے سین اور سہاؤ کو جلتے بغیر اور بنا وچالے ہی لڑائی کرنے میں کیا ہے لاکھ کے ہانی ہے۔

گہو گھاٹ بھٹ سہٹی سنب لیںوں مرم ملی جانی بوجھی ہتراری مدھہ گتی نس تنب کر سہیوں سنی

اس لئے ویرو! تم لوگ سب اکٹھے ہو کر گھاٹوں کو روک لو میں بھرت جی سے بلکر کھینک لیتا ہوں۔ وہ رام جی کے مہتر ہیں یا دشمن یا ادا سین۔ ان کا سب بھاؤ جان کر جیسا بھی پھر مناسب ہوگا۔ میں پر بندھ کروں گا۔

لکھ سینہو سبھاہ سہائیں۔ سیر ورتی نہیں دریں درائیں اس کہی بھینٹ سنجون لاگے۔ کندھوں میں کھاک مرگ مانے ان کے سند بھاؤ کو دیکھ کر ان کے پریم کا پتہ چل جائے گا۔

بھرت جی نشاد راج کو ٹری پر پتی سے گلے لگا رہے ہیں۔  
پریم کی ریتی کو دیکھ کر سب لوگ رشک کرنے لگے منگل کی ٹول  
"دھینہ ہو دھینہ ہو" کی دھن کر کے دیوتا منگی پر نشا کرتے  
ہیں۔ اور کچھول برسا رہے ہیں۔

لوگ بید سب بھاتی ہی نیچا۔ جاسو چھا نہ چھٹی بیسے سینچا  
تنبہی بھری انکا نام کھو بھراتا۔ بلبت پلاک پر پورست گاتا  
جو لوگ اور وید دو فو میں سب پر کار سے نیچ مانا جاتا  
ہے۔ جس کے شریر کی چھایا چھو جانے سے بھی انسان کرنا پڑتا  
ہے۔ اسی نشاد راج کو بازوؤں میں لے کر چھاتی سے لگا کر رام  
جی کے چھوٹے بھائی بھرت پلاکت شریر سے آنند پورک ریل  
رہے ہیں۔

رام رام کہی جے جمو ہا ہیں۔ تنہی ہی زیا پ پنج سمو ہا ہیں  
یہ نورام لائی اُر لینہا۔ کل سمیت جگو پاؤں کینہرا

جھبائی پلنے وقت بھی جن کے منہ سے رام رام کا شدید  
نکل جاتا ہے۔ اُن کے سامنے بھی پاؤں کے سٹو نہیں آتے۔ پھر  
نشاد راج کا تو کہنا ہی کیا۔ جسے خود شریر رام چندر جی نے اپنی  
چھاتی سے لگا کر کل سمیت سنسار کو پوتر کرنے والے بنا دیا۔

کر م ناس جیو سُر سُر پرئی۔ تنہی کو کہہ ہو سس نہیں دھری  
اکٹا نام جیت جگو ہانا۔ بالیکسی جھے برہم سمانا  
کر م ناشاندی کا جیل جب لنگا جی میں مل جاتا ہے تب  
کہتے اُسے کون سہر نہیں دھرتا؟ سدا سنسار جانتا ہے۔ کہ رام  
کا اٹنا نام مرا مہا جیتے جیتے بالیک جی برہم روپ ہو گئے۔

سو بچ سہر کھس جمن جڑ پاؤں کول کرات

رامو کہت پاؤں م تروت جھون پکھیات

مورکھ اور پام جنڈاں پھر کھس (پہا پر رہنے والی نیچ  
جاتیاں) پاؤں۔ کول اور پھیل بھی رام نام کا سمن کر کے پریم پوتر  
اور تینوں لوگوں میں مشہور ہو جاتے ہیں۔

نہیں آچر جو جگ جگ جلی آئی۔ کیہی نہ تہی رگھو بیر بڑائی  
رام نام جہا سر کہہ ہیں۔ سنی سنی او دھ لوگ کھو لہ ہیں  
اس میں کوئی چیز لگی کی بات نہیں۔ یک بیکانتر ہی ریتی جلی  
آئی ہے۔ شریر رگھو ناٹھ جی نے کس کو بڑائی نہیں دی؟ اس پر کار  
دیو گن رام نام کی جہا کہہ رہے ہیں۔ اور جیسے کراودھ کے لوگ  
ٹنگھی ہو رہے ہیں۔

رام ٹنگھی ملی بھرت سپر ہیا۔ پونھی کسل منگل کھیمہا  
بجھی بھرت کر سیو سینہ ہو۔ بھانشا دیہی سمے بادہ ہو  
نشاد راج کو ل کر بھرت جی نے اُس سے کُشل منگل کھیشم  
(خیر و خیریت) پونھی۔ بھرت جی کے شیل اور پریم کو دیکھ کر نشاد راج  
گوہ کو ایسا آندھا۔ کہ وہ اپنے شریر کی سدا بدھ بڑھ بھول گیا۔

سک سینہ ہو مود من باڈھا۔ بھرت ہی جیتوٹ ایکٹاٹھا  
دھرت دھرت جو پد بندی بہوری۔ پنے سپریم کرت کر جوری

نشاد راج کے من میں منکوچ (اُس بات کی شرمندگی کہ انکان  
پن میں اُن پر دوش لگاتا رہا) پریم اور آندھا بنا پڑ گیا۔ کہ وہ کُشی  
لگا کر بھرت جی کو کھڑا دیکھتا رہا۔ پھر دھرت دھرت بھرت جی کی چرن  
بندنا کی۔ اور پریم کے ساتھ ہاتھ جوڑ کر بندنی کرنے لگا۔

کسل مول پد پنچ پیکھی۔ میں تہوں کال کسل ج لیکھی  
اب پر گھو پریم لوگرہ تو ریں۔ سہت کوئی کل منگل سوریں  
ہے پر گھو! آپ کے کُشل کے مول چرن کملوں کو دیکھ کر  
میں تینوں کال میں اپنی کُشل جانتا ہوں۔ اب آپ کی پریم کا پتہ  
کر ڈروں کشتوں سہت میرا کھیاں ہو گیا۔

بجھی موری کر توتی کلو پر گھو مہا جیاں جوئی

جونہ بھجی رگھو بیر پد جگ بدھی تجیت سوئی

میرے نیچ کر م اور نیچ جاتی کو اور پر گھو شریر رام جی کی دھا کو  
سن میں دھا کر بھی جو شریر رگھو ناٹھ جی کے چروں کا بھی نہیں کرتا۔



سب کہہ رہے ہیں۔ مگر جیون کا لاکھ تو اسی لئے پایا ہے۔  
جس کو رام چند جی نے نعل میں لے کر گھائی سے اگایا ہے۔  
نشا دراج اپنے بھاگ کی بڑائی سن کر پرستن من سے سب کو  
اپنے ساتھ لے چلا۔

سن کارے سیدو سکھ چلے سوامی رکھ پانی  
گھر تروتر سراگ بن باس بنائیں جانی

سب سیدو کوں کو نشا دراج نے اشارہ کر کے کہا۔ وہ  
اپنے سوامی کی مرضی پا کر چلے اور انہوں نے ابو دھیا داسیوں  
کے لئے گھوں میں درختوں کے نیچے تالابوں پر اور باغیچوں  
اور جنگلوں میں گھرنے کے لئے جگہ بنادی۔

سرتراگ سیر پھرت دیکھ جب۔ بھنے نہیں سب انگستھل تب  
سوہرت دسٹیں نشا دراجی لاگو۔ جنو تودھر پئے انوراگو  
بھرت جی نے جب سرتراگ دیر پور کو دیکھا تب ان کے  
سارے انگ پریم کے مارے تھیں ہو گئے۔ بھرت جی نشا دراج  
کے کندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے ایسی شو بھادے رہے ہیں۔  
مانو بنیتی اور پریم شری دھارن کر کے پرگٹ ہو گئے ہوں۔

ایہی بارہی بھرت سیتو سٹو سنگا۔ دیکھی جانی جگ پادونی گنگا  
رام گھاٹ کہیں کینہہ پر نامو۔ بھامنو گنگو ملے جنو رامو

اس پرکار ساری سینا سمیت بھرت جی نے جگت کو پوتر  
کرنے والی گنگا جی کے درشن کئے۔ جس گھاٹ پر شری رام چند جی  
نے اشنان اور سندھیا کی تھی۔ اس رام گھاٹ کو بھرت جی نے  
پرنام کیا۔ ان کا من ایسا پریتا ہو گیا۔ مانو خود شری رام چند جی دل  
گئے ہوں۔

کرم پرنام نگر نرناری۔ مہرت برجم مئے باری نہاری  
کری مجنو ماہیں کر جوری۔ رام چندر پاپرتی نہ حقوری  
نگر کے استری پرش پرنام کر رہے ہیں۔ گنگا جی کے پریم مئے  
جل کو دیکھو سبھی پرستن ہو رہے ہیں۔ گنگا جی میں اشنان کر کے سب

وہ جگت میں دیو (قسمت) دوارا لکھ گیا ہے۔ ارتھات کہا  
تو میں نیچ کر مرنے والا۔ نیچ جاتی میں پیدا جیو اور کہاں  
کہو ان شری رام چند جی انست کوئی برہمناؤں کے سوامی۔  
پرنو انہوں نے مجھے اپنی کرپا کا پتر سمجھ کر گھلے لگایا۔ سو آج مجھے  
ان کے بھائی۔ آپ جیسے اتم کل اپن سادھو سبھا وراہ سے  
بغلگیر مہو نے کا سو بھاگہ پراپت ہوا ہے۔ اتنی بڑائی مان پرٹھا  
مجھے نیچ پرائی کو صرف برکھو کی کرپا سے پراپت ہوئی۔ یہ سب بھگت  
جان کر بھی جو بھگوان کے چرنوں کا بھجن نہیں کرتا اس کی توانو  
تقدیر ہی ملتی ہے۔

کیٹی کا پریمتی کب تائی۔ لوک بید باہر سب بھاتی  
رام کینہہ آپن جبہیں تیں۔ بھٹیوں بھوں بھوشن تیا تیں

میں کیٹی کا پیر بے عقل اور نیچ جاتی کا ہوں لوک ایدید  
دونو سے سب پرکار باہر ہوں۔ لیکن جب سے شری رام چند  
جی نے مجھے اپنا یا ہے تب سے وشو کا بھوشن ہو گیا ہوں۔

دیکھی پریتی سنی پئے سہائی۔ بلیدو پوری بھرت لکھو بھائی  
ہی نشا دراج نام سہا نہیں۔ سادھو سکھ جو باریں رانیس  
نشا دراج کے پریم کو دیکھ کر اور انکی سندھ بنیتی کو سنکر  
پھر شرتو گھن جی اس سے ملے۔ اس کے بعد نشا دراج نے سندھ  
بانی سے اپنا نام لے لئے کر اور کے ساتھ ساری رانیوں کو منسکر  
کیا۔

جانی لکھن سم دیہیں اسلسا۔ جئے شوکھی سے لاکھ برلسیا  
نرکھی نشا دراج نگر نرناری۔ بھئے شوکھی جنو لکھو نہاری

اس کو لکشن جی کے ہمان جان کر رانیاں انہیں اشیراد  
دیتی ہیں کہ تم سو لاکھ برس تک آند پورک جیو۔ نگر کے استری  
پریش نشا دراج کو دیکھ کر ایسے پرستن ہوئے۔ مانو لکشن جی کو  
دیکھ رہے ہوں۔

کہہیں لہو ہیں جیون لاہو۔ بھینیو رام بھدر بھری باہو  
سٹی نشا دراج بھاگ بڑائی۔ پرمدت من لینی جلیو لیوانی

جی نشاد راج سے پوچھتے ہیں کہ مجھے وہ جگہ دکھاؤ۔ اور میری آنکھوں  
اور من کی جگہ کو پیش کرو۔

جہاں بیارامو لکھنؤ لسنی سوئے۔ کہت بھرتے چل لوچن کوئے  
بھرت بچن سنی بھینو لشنا دو۔ تر ت تھاں لئی گینو نشتا دو  
جہاں سیتا رام اور لکھن جس رات کو سوئے تھے۔ ایسا  
کہتے ہی اُن کے نیتروں میں جل بھرا۔ بھرت جی کے بچن سُن کر نشاد  
راج کو بڑا دکھ ہوا۔ وہ ترنت ہی انہیں وہاں لے گئے۔

جہاں سندیا پنیت تر رگھو بر کئے بشرامو  
انی سنہیں سیادر بھرت کینہ پو دند پر نامو  
جہاں پوترا شوک کے برکش کے نیچے شری رگھو ناٹھ جی  
لے رات کو آرام کیا تھا۔ وہاں بھرت جی لے بڑے پریم اور آدر  
کے ساتھ دندوت پرنام کیا۔

کس سانھری نہاری سہانی۔ کینہہ پر نامو پر وھن جانی  
چرن رکھ راج آنکھنہ لانی۔ نبی نہ کہت پرتی اوھیر کاٹی  
گشا کی سند رنج دیکھ کر اُس کی پر کر مار کے بھرت جی  
نے پرنام کیا۔ بھگوان شری رام چندر جی کے چروں کی رکھا کی مٹی  
کو بھرت جی نے اُنکھوں میں لگایا۔ اس سے کی بڑی پرتی ہی نہیں  
جاسکتی۔

کنک بندو دھنی چارک دیکھے۔ راکھے سیس سیاسم لیکھے  
سجلی بلوچن ہر دے گلانی۔ کہت سکھاسن بچن سبانی  
شری سیتا جی کے کپڑوں کے دوچار سونے کے ستار  
گرے ہوئے وہاں بھرت جی کی نظر پڑے۔ بھرت جی نے اُن کو  
سیتا جی کے سمان سمجھ کر سر پر رکھ لئے۔ اُن کے نیتروں لسنووں  
سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور ہر دے میں پیڑا ہو رہی ہے۔ وہ نشاد  
راج سے سندربانی سے کہنے لگے۔

شہر بہت سیار بن دنی بہینا۔ جتھا اودھ نرناری بلینا  
پتا جگہ نیوں پٹ ترکیبی۔ کر تل بھو گوجو گوجو جگ جیہی

بہی وردان مانگتے ہیں کہ شری رام چندر جی کے چروں میں  
ہمارا پریم منت بڑھائی رہے۔

بھرت کھو سر سری تو رنیو۔ سکل سکھ سیوک سر دھینو  
جہری پانی بر لگینوں ایہو۔ سیارام پد سچ سینہو  
بھرت جی نے کہا۔ سہ گنگا! آپ کی راج سب کو سکھ  
دینے والی اور سیوکوں کے لئے تو کام دھینو ہی ہے میں ہاتھ  
جوڑ کر آپ سے یہ وردان مانگتا ہوں۔ کہ سیتا رام جی کے چروں  
میں میرا سبھاوک ہی پریم ہو۔

ابھی پھی مچھو بھرتو کری گروانو ساسن پائی  
ماتو ہنانش جانی سب ڈیرا چلے لوانی  
اس پر کارا نشان کر کے بھرت جی گرو کی آگیا پاکر اور یہ جان  
کر کہ سب ماتیش نہا چکی ہیں۔ وہاں سے ڈیرا اٹھائے چلے۔

جہاں تھاں لوگ نہ ڈیرا کینہا۔ بھرت سو دھو سب ہی کر لینہا  
سر سیو کری آیسو پائی۔ رام اٹھیں گئے دو ڈو بھائی  
لوگوں نے جہاں تھاں ڈیرا ڈال دیا۔ بھرت جی نے سبھی کی  
خبر گیری کی۔ پھر دو پوجا کر کے آگیا پاکر دو نو بھائی بھرت اور شری  
شری رام چندر جی کی ماتا کو شیدا جی کے پاس گئے۔

چرن چاپی ہی ہی ہر دے بانی۔ جنین سکل بھرت سمانی  
بھائی سوچی ماتو سیو مائی۔ اپو نشاد ہی لینہہ بو لانی  
چرن دبا کر اور کوئل باقی کہہ کر بھرت جی نے ساری ماتاؤں  
کا ہر دستہ نکال دیا۔ پھر ماتاؤں کی سیوا کا کام شری رگھو کو سونپ کر  
بھرت جی نے نشاد راج کو بلا لیا۔

چلے سکھا کر سوں کر جو ریں۔ سچل سر پر سینہ نہ تھو ریں  
پوچھتے ہی موٹھوں دیکھاؤ۔ نیو نین من جسر نی بڑاؤ  
سکھا نشاد راج کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے بھرت جی چلے۔  
بہت ادھک پریم کے کارن اُن کا شری رگھو بہت ہوا ہے۔ بھرت



وہ سون کے ستارے سینا جی کے دیوگ میں شو بھار بہت  
اور جبک رہت ہو گئے۔ جیسے کہ اودھ کے استری پرش شری رام  
جی کے دیوگ میں شوک کے کارن گھٹے جارہے ہیں جن کے پتا  
شری جنک جی ہیں۔ سنساری بھوگ اور دیوگ جن کے ہاتھ کی پھیلی  
پر ہیں۔ اور جن کا ثانی اس سنسار میں کوئی نہیں ہے۔

سلسلہ بھانوں گل بھانوں بھوگ آکو۔ جیہی سہات امراتی پا کو  
پران ناخو رگھو ناخو گوسائیں۔ جو بڑھوت سورام بڑائیں  
سور یہ و تش کے سورج راجہ دشرتھ جن کے سسر ہیں جن کے  
دھن اور انیشو کو دیکھ کر دیو اندر بھی اُن سے رشک کرتے ہیں۔ جن  
کے پتی پر بھو شری رگھو ناخو جی ہیں۔ جن کی بڑائی سے ہی دنیا میں سب  
لوگ بڑائی پاتے ہیں۔

پتی دیوتا سستی مہنی سیاسا نہتھی دیکھی  
بہرت ہر دیو نہ سہری ہری تیں کھن بیکھی

سرسٹھ پتی بڑا استریوں میں شری مہنی (سرتاج) سینا جی کی گستا  
سیج کو دیکھ کر بھی میری چھاتی نہیں چھٹی۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ میرا سر دہ  
بتھر سے بھی ادھاک کھو رہے۔

لالن جو گو لکھن لکھو لو لے۔ بھے نہ بھائی اس ابھین ہونے  
پرجن پر یہ پتو مانو دلا رہے۔ سیار گھو سیری پران پیالے  
لاڈ پیار کرنے کے یوگیہ میرے بھائی لکھن جی بہت  
ہی سلو لے ہیں۔ ایسے بھائی نہ تو کسی کے ہوئے۔ نہ ہیں اور آئندہ  
ہوں گے ہی۔ وہ لکھن ابودھیا چری کے لوگوں کے پیارے اور  
ماتا کے دلا رہے ہیں۔ اور سینا جی اور رگھو ناخو جی کے تو پران  
پیارے ہیں۔

مردو مورتی سکمار سبھاؤ۔ تات باوتن لاگ نہ کاؤ  
تے بن سہیں تپ سب بھانتی۔ ندرے کوئی کھن ابھیں بھاتی  
اور بکھن جی کو مل مورتی اور نازک سبھاؤ ہیں۔ جن کے  
غمر پر کو کبھی گرم ہو بھی نہیں لگی۔ بکھن بن میں سب چرکار کی تکفیز

سہن کر رہے ہیں۔ اسے سب کچھ دیکھ کر بھی میری چھاتی نہیں چھتی  
اس نے اپنی کٹھوتا سے تو کروڑوں بھروں کو بھی ات کر دیا ہے  
رام جنہی جگو کینہہ اُجساگر۔ روپ میں کھ سب گن ساگر  
پر جن پر جن کر پتو ماتا۔ رام سبھاؤ سبھی کھاتا  
شری رام جی لے جنم لے کر سارے سنسار کو پرکا شائیں کر دیا ہے  
وہ روپ نیل سکھ اور سارے گنوں کے سمندر میں نگر نو اسی  
کٹھنھی کر پتو اور ماتا سبھی کو شری رام جی سبھاؤ سکھ دینے  
والے ہیں۔

بیر سو رام بڑائی کر ہیں۔ بلتی بلتی بنے من ہر ہیں  
سادو کوئی کوئی ست سینا۔ کر ہی نہ ہیں پر بھو گن لکھیا  
شترو بھی شری رام جی کی بڑائی کرتے ہیں۔ جو اپنی بول  
چال میں لاپ اور نخرتا سے من کو ہر لیتے ہیں۔ کروڑوں سر سوتی  
اور سو کروڑ سیش جی بھی پر بھو شری رام جی کے انت گنوں  
کی گنتی نہیں کر سکتے۔

سکھ سوروپ رگھو نیس مہنی منگل مود نہدھان  
تے سودت کس ڈاسی ہی بدھی گتی تانی بلوان

جو سکھ سوروپ رگھو کل شرو مہنی منگل اور آئندہ کے بھنڈار  
شری رام چندر جی ہیں۔ وہ دھرتی پر کشا کا بھوناکر کے سوتے ہیں  
اور ہو بدھاتا کی گتی کنتی بلوان ہے۔

رام سنا دھو کان نہ کاؤ۔ جیون ترو جی جو گنی راؤ  
پاک نین پنی مہنی جیہی بھانتی۔ جو گو ہیں جنہی سکھ دن راتی  
شری رام جی لے تو کبھی کانوں سے ٹوکھ کا نام تک نہیں سنا۔  
راجہ جیون کے بولنے کے سمان اُنکی دیکھ بھال کیا کرتے تھے۔ جیسے  
پلیکس میزول کی اور سانپ مہنی کی رکھتا کرتے ہیں۔ ویسے ہی ساری  
ماتائیں دن رات رام جی کی سار سنبھال رکھتی تھیں۔

تے اب بھرت دین پد چاری۔ کند مول پھیل پھول امار ی  
دھاک لکینی امنگل مولا۔ بیکھی پران پر تیکولا

شری رام چندر جی انترامی۔ سنکوچ (شرمیلہ سیھاؤ)  
پریم اور دیا کے بھنڈا رہیں۔ من میں یہ درڑھو دشواں کر کے  
آپ اب چلے اور آرام کیجئے۔

سکھا بچن سنی اردھری دھیرا۔ باں چلے سمرت رگھو جھیرا  
یہ سندی پائی نگر نرناری۔ چلے یلوں آرت بھاری

نشا دراج کے بچن سنی کر اور ہر دے میں دھیرج دھر کر شری  
رگھو ناٹھ جی کا سمن کر کے بھرت جی ڈیرے کو چلے نگر کے سارے  
استری پرش یہ سما چار سمن کر ٹرے بھاری ڈھک کے ساتھ اس آتھان  
کو دیکھنے چلے جہاں پر کہ پر بھو شری رام چندر جی نے رات کو سیتا  
سہت آرام کیا تھا۔

پر دھکتا کری کر ہیں پر ناما۔ دیہیں لیکٹی ہی کھوری بٹھا ما  
بھری بھری باری باون لہیں۔ بام بدھات ہی دوش دیہیں  
وہ اس سختان کی پر کر مار کے پر نام کرتے ہیں۔ اور لیکٹی  
کو بہت دوش دیتے ہیں۔ آنکھوں میں آن بھر لیتے ہیں۔ اور پرتی  
کول بدھانا کو دوش دیتے ہیں۔

ایک سر اہیں بھرت سیتھو۔ کوڈ کہہ نرتی نیا ہو نہ ہو  
رند ہیں آپو سر اہی نشاد ہی۔ کوہی سکٹی میوہ بشاد ہی  
کوئی بھرت جی کے پریم کی سر اہنا کرتے ہیں۔ کوئی کہتے  
ہیں کہ راج نے اپنا پریم خوب نیا با سب اپنی نندا کر کے نشاد  
راج کی سر اہنا کرتے ہیں۔ اس سے کے پریم اور ڈھک کا درن کون  
کر سکتا ہے۔

ایہی بھری راتی کو گو مسو جھاگا۔ بھا پھنو سار گدا را لاگا  
گر ہی سناون چڑھائی سہاٹیں۔ نئی ناؤ سب ناؤ چڑھائیں  
اس پر کار باتیں کرتے کرتے سب لوگ رات بھر جاگتے رہے۔  
صبح ہوتے ہی ناؤ پانی میں ڈال دی گئیں۔ پہلے سندر سہاونی ناؤ  
پر دوشنٹ جی کو چڑھایا اور پھر نئی ناؤ پر سب ماتاؤں کو چڑھایا  
دھڑا جی ہن بھا سبو بارا۔ آری بھرت تب بھی سمجھارا

وہی شری رام چندر جی بن میں بیدل گھیسے ہیں اور گندول  
پھل پھول کھاتے ہیں منگل کی جڑ لیکٹی کو لعنت ہے۔ جو اپنے  
پران پیارے جی (راہہ دسرتھ) کے بھی برخلاف ہو گئی۔

میں دھکے کھائے اودھی ابھاگی۔ سبوا تیاٹ بھلیو جی لگی  
کل کھنکری سر جیو بدھاتاں۔ سائیں دودھوی کینہہ کھاتاں  
مجھ پاپوں کے سندر اور ابھاگے کو لعنت ہے جس کی وجہ  
سے یہ سب ابد رو ہوئے۔ مجھے بدھاتا نے کئی کا کلنک بنا کر ہی  
پیدا کیا۔ اور دشت ماتا نے مجھے سوانی کا شتر بنا دیا۔

سنی پریم سمجھاؤ نشادو۔ ناٹھ کر یے کت بادی بشادو  
رام تمہاری پریم تمہارے پریم راہی۔ یہ تیر جو سہو دوسو بدھی باہی  
بھرت جی کی آرت بانی سندر نشاد راج سمجھالے لکھائے  
ناٹھ آپ دیر لکھ وراپ کس لئے کرتے ہو؟ شری رام جی کو آپ  
پیارے ہیں۔ اور آپ کو شری رام جی پیارے ہیں۔ ہونہا دیوان  
ہے۔ یہ دوش بدھانا کے پرتی کول ہو جائے گا سہے۔ یہ سندر یہ  
سچ ہے۔ (آپ کا یا آپ کی مانا کا اس میں کوئی دوش نہیں)

بدھی بام کی کرنی کھٹن جھیں ماتو کینہی بادی

تیبہی راتی مینی مینی کر ہیں پر بھو سار سر سنا روری

تیسی نہ تمہہ سورا پریم کھٹو ہوں سوہیں گئیں

پر نیام منگل جانی اپنے آتے دھیر جو سہیں

پرتی کول بدھانا کی کرنی بڑی کھٹن ہے جس نے مانا لیکٹی  
کو باڈی بنا دیا۔ اس رات کو پر بھو شری رام جی بار بار آکر کیساٹھ  
ایک بڑی سر اہنا کرتے رہے۔ تیسی داس جی کہتے ہیں (نشا دراج  
بھرت سے کہہ رہے ہیں) شری رام جی کو آپ کے سمان پر پیارا  
اور دوسرا کوئی نہیں ہے۔ میں سو گندھا کر کہتا ہوں۔ پر نیام میں  
منگل ہو گا۔ یہ جان کر آپ اپنے من میں دھیرج دھریں۔

انتر جی رامو سہ پریم کر پائیں

چلے کر جے لیٹر امو یہ بھاری درڑھ آنی من



سیوک کا دہرم سب سے مشکل ہوتا ہے۔ بھرت جی کی ایسی  
دشا دیکھ کر اور ان کی کول بانی کو سن کر سب سیوک لوگ دکھ  
کے مارے کھٹے ہارے ہیں۔

بھرت تیسرے پیر کینہہ پر پیسٹو پر یاگ  
بھرت رام سیارا رام سیارا اگلی اگلی الزراگ

اس پر کار بھرت جی پیدل ہی تیسرے پیر پر یاگ راج میں  
جا پہنچے۔ سیتا رام سیتا رام کہہ رہے ہیں۔ اور من پریم کی امنگوں  
سے اٹھیں رہے۔

جھلکا جھلکاٹ پانیہہ کیسیں۔ پنج کوس اوس کن جسیں  
بھرت پیا دیہیں آئے آج جو۔ بھیدو دکھت سنی سکھ سما جو  
بھرت کے چوڑوں کے چھالے کیسے چمکتے ہیں جیسے کس کی  
کلی پر اوس کی بوند چمکتی ہے۔ آج بھرت پیدل چل کر ہی آئے  
ہیں۔ یہ سن کر سب لوگ دکھی ہو گئے۔

خیر پانیہہ سب لوگ نہائے۔ کینہہ پر نام تو سب جی ہیں آئے  
بہدھی ستاوت رنیر نہانے۔ دیئے دان جی ہر سناٹے  
یہ خیر یا کر سب لوگ نہا چکے ہیں۔ بھرت جی نے تروینی پر  
اگر پر نام کیا۔ پھر وہی پوروک گنگا اور جمنہ کے سفید بل میں اٹھان  
کیا۔ اور برہمنوں کو دان دے کر اٹکا سناٹا کیا۔

بکھیت میا بل دھول ہلورے۔ پلگی سر پر بھرت کر جو رے  
سکھ کام پرد تیرتھ راؤ۔ بید پرت جگ پر گٹ پر بھاؤ  
سانولی اور سفید لہروں کو دیکھ کر بھرت جی کا شر پر پلکت  
ہو گیا۔ انہوں نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔ ہے تیرتھ راج! آپ سادی  
کا مناؤں کو پوری کر لیا لے رہی ہیں۔ آپ کا پر بھاؤ ویدوں میں اور  
جگت میں پرستہ ہے۔

اگلیوں بھیکہ تنیگی رنج دھرمو۔ آرت کا نہ کرنی لگ کر مو  
اُس جیاں جانی سجان سدا نی۔ سچیل کر س جگ بھاگ بانی

چار گھڑی میں سب گڑگا پار اتر گئے۔ تپ بھرت جی نے  
سب کو سناٹا لیا۔

پرات کر یا کر ی ماٹو پر بندی گری ہر و ناٹی  
آگین کے نشاد گن دنیو کٹ کٹ کو چلائی

پرات کال کی سب کر یا کر کے ماتا کے چروں کی بندنا کر کے  
اور گرو کو سناٹا کر نشاد راج کو آگے کر کے سادی سیتا سمیت بھرت  
جی نے کوچ کیا۔

کیو نشاد نا کھو اگوا میں۔ مانو پالگیں سکھ چلائی  
باتھ بولائی بھائی لکھو دینہا۔ پیر نہ بہت گوٹو گر کینہہ  
نشاد راج کو آگے کر کے اس کے پیچھے مانو کی سب  
پالکیاں چلائی ہیں۔ جھوٹے بھائی شتر دھن جی کو ان کے ساتھ کر دیا۔  
پھر برہمنوں سمیت گرو جی نے روزاگی کی

آپو سر سہری ہی کینہہ پر نامو۔ سمرے لکھن بہت سیارا مو  
گوٹے بھرت پیا دیہیں پائے۔ کوتل سنگ جاہیں ڈوری آئے  
اسکے بعد بھرت جی نے گنگا جی کو پر نام کیا۔ اور لکھن بہت  
سیتا رام جی کو سرن کیا۔ بھرت جی پیدل ہی چل دیئے۔ خالی ہی  
گھوڑے ڈوری سے بندھے ہوئے ان کے ساتھ ہی چلے جا رہے  
ہیں۔

کہیں سو سیوک بارہیں بارہا۔ ہوئے ناٹھ اسو اسوارا  
رامو سیادیہیں پائیں سداٹھائے۔ ہم کس دتھ گج باجی بنائے  
اچھے سیوک لوگ بارہا کہتے ہیں۔ کہ ہے ناٹھ! اب لکھٹ  
پر چڑھ چلیے۔ بھرت جی کہنے لگے شری راج چند جی بھی تو پیدل ہی  
گئے۔ اور ہمارے لئے دتھ ہاتھی گھوڑے بنائے گئے ہیں۔

سمر بھرجاؤں اچت اس مورا۔ سب تیں سیوک ہر مو کھوڑا  
دکھی بھرت گئی سنی مورو بانی۔ سب سیوک گن گریں گلائی  
میرے لئے مناسب تو یہ ہے کہ میں سمر کے بل چل کر جاؤں۔

یہی میں کھتری ہوں۔ اور مانگنا میرا دھرم نہیں۔  
تھاپی اپنا دھرم چھوڑ کر بھی میں آپ سے بھیک مانگتا ہوں۔  
کیوں کہ وہی لوگ کئی نہ کرنے یوگیہ کرم بھی دکھ کے اسے کر لیتے  
ہیں۔ ایسا ہر وہی وجہ کہ جو پتر تم دانا لوگ ہیں۔ وہ مانگے والے  
کی بانی کو پھل کیا کرتے ہیں۔

ارتھ نہ دھرم نہ کام رچی گئی نہ چہیٹوں تیرا بن  
جنم جنم رنی رام پدریہ بردانو نہ آن

میں دھرم ارتھ کام اور موکش کچھ نہیں چاہتا میں آپ سے  
کیوں ایک ہی بردان مانگتا ہوں کہ جنم جمانتر میرا شری رام جی  
کے چرنوں میں پریم ہو۔

جانہو رامو کش کریم سوہی۔ لوگ کہہ یوگرساہب دروہی  
سیتا رام چرن رتی موریں۔ انون چڑھو انوگرہ توریں  
خواہ شری رام چندر جی تجھے دشت سمجھیں اور لوگ مجھے  
گرو دروہی اور سوامی دروہی بھلے ہی کہیں۔ پر شری سیتا رام جی  
کے چرنوں میں میری بہتری دن بدن آپ کی گریا سے بڑھتی  
ہی رہے۔

جلدو جنم بھری سترتی بسا رٹیو۔ حاجت خلوسی پارسن دلو رٹیو  
چانکورڈنی ٹھٹس ٹھٹس جانی۔ بڑھیں پریمو سب بھانٹی بھلائی  
بادل خواہ جنم بھر پیسے کی سندھ کھلا دے اس کے من مانگے  
پرٹو خواہ وہ تجھ اور لوگے برساے۔ لیکن پیسے کی رٹ ٹھٹے سے  
تو بادل کی ہماگٹ جاتی ہے۔ اس کی تو پریم بڑھانے میں ہی بھلائی ہے  
لنک میں بان چڑھی بھی دھیں۔ تہی پر تیم پدر نیم نبائیں  
بھرت کچن سنی ماجھ تری سینی۔ بھٹی مردو بانی سنگل دینی  
جسے اگ میں تپانے سے سونے کی چاک بڑھ جاتی ہے۔

ویسے ہی پر تیم کے چرنوں میں پریم نہاہ کر سبک کا بیج بڑھ جاتا  
ہے۔ بھرت جی کے کچن میں کر تروہی کے بیج سے سنگل دینے والی  
کوئی بانی ہوئی۔

تات بھرت تمہرے سب بڑھی دھو۔ رام چرن انو راگ اکا دھو  
باوی گلانی کر مومن بائیں۔ تمہرے سم را مھی کوٹو پر نہا ہیں  
ہے تات بھرت! آپ سب پر کار سادھو پش ہیں۔ رام جی  
کے چرنوں میں آپکا آگادھ پریم ہے۔ آپ دیر تھ ہی من میں ٹھہری  
ہو رہے ہیں۔ شری رام چندر جی کو تمہارے سمان کوئی پیارا  
نہیں ہے۔

تنو ملکپو سہیاں بر شو سنی سینی بجن انو کول  
بھرت دھیندہ کی دھیندہ ستر شرت پریم پیل

تروہی جی کے ایسے کرپا کے کچن سنکر بھرت جی کے ہرے  
میں آند ہوار اور خوشی کے مارے بدن کے دو ٹکٹے کھڑے ہو گئے۔  
اکاش سے دیوتا لوگ بھرت "تو دھیندہ ہے تو دھیندہ ہے" کہہ کر پرسن  
ہو کر پھول برسانے لگے۔

پرمدت تیر تھ راج نواسی۔ سیکھانس ٹو گر مہی ادا سی  
کہیں پریم پریم ملی دس پانچا۔ بھرت سنی ہو سیلو سنی سانچا  
تیر تھ راج پریم میں لواس کرے والے بان پرستی، پریم جانی  
گرہستی اور سنیاسی پرسن ہو کر دس دس پانچا پانچا مل کر آپ میں  
بات چیت کر رہے ہیں۔ کہ بھرت جی کا پریم اوشیل سچا اور پوتر ہے۔  
سنت رام گن گرام سنیما۔ بھروا ج مٹی برہیں آئے  
دند پر نامو کرت مٹی دیکھے رہو تری منت بھاگیاہ رنج لکھے  
شری رام چندر جی کے سندرا منت گنوں کو سنتے ہوئے  
بھرت جی مٹی سریشٹھ بھروا ج جی کے پاس آئے۔ بھروا ج جی نے  
بھرت کو دندوت پر نام کرتے دیکھا۔ اور انہیں اپنا مورتی مان (محم)  
سو بھاگیاہ سہا۔

دھائی اٹھائی لائی اڑ لیتے۔ دینے سلس کرتا تھ کینے  
اسنود نہیہ نائی مہرو سیٹھ۔ چہرت سکج گراں مہو جی سیٹھ  
انہوں نے دور کر بھرت جی کو اٹھا کر چھاتی سے لگایا۔ اور



رام جی کا بن باس میں جانا ہی سارے انرٹھ کا مول ہے  
جس کا سر سارے سنسار کو دکھ دیا۔ بن باس کی ہر تار و تش ہوا  
انجان رانی تو بھادی کے وش ہو کر یہ گنجل کر کے بعد میں پھپھانی

تہنیو تہنہارا لپا اپرا دھنوں کے سوا دھم ایان اسادھو  
کر تہنیو را جو تو تہنہ ہی نہ دو شو۔ را ہی ہوت سنت سفتو شو  
اس بات میں تہنیں ذرا سا بھی الزام لگائے تو وہ نیچ ہے۔  
مورکھ اور دشت ہے۔ اگر تم راج کرتے تو بھی تمہیں کوئی دوش  
نہ تھا۔ بلکہ شری رام چندر جی کو تو سن کر سنتوش ہی ہوتا۔

اب اتی کینہیو بھرت بھل تہنہ ہی اچیت مت ایہو  
سکل سنگل مول جاگ رگھویر چرن سینیہو

ہے بھرت! اب تو تم نے بہت ہی اچھا کیا تم کو ایسا  
کرنا ہی اچیت تھا۔ شری رام چندر جی کے چرنوں میں برتی ہونا  
ہی سنسار میں سارے سنسار منگلوں کی جڑ ہے۔

سو تہنہارا دھنوں جیو نو پرانا۔ بھوری بھاگ کو تہنہ ہی سامانا  
یہ تہنہارا چر جو نہ تاتا۔ دسر تھ سنن رام پیرہ بھارتا  
سورام پریم ہی تہنہارا جیون دھن اور پران ہے۔  
تہنہارے سمان سو بھگیر شالی (خوش قسمت) دسر بھلا  
اور کون ہے؟ ہے ات! تہنہارا یہ پریم کچھ آپرج کی باتیں  
کیوں کہ تم دسر تھ جی کے پتر اور شری رام چندر جی کے پیارے  
بھائی ہو۔

سنہو بھرت رگھویر من مایں۔ پریم پاترو تہنہ سم کوڈ ناہیں  
لکھن رام سیت ہی اتی پریتی۔ نسی سب تہنہ ہی سہرہت سیتی  
ہے بھرت سنو! شری رگھو ناٹھ جی کے من میں تہنہارے  
سمان پریم کا پاتر اور دسر کوئی نہیں ہے۔ شری رام لکھن اور سیتا  
جی کو وہ رات بڑی پریت سے تہنہاری سہرا ہنا کرتے ہوئے گندی  
مانا مرنو نہات بریا گا۔ مگن ہو میں تہنہ ہیں انوراگا  
تہنہ پر اس سینیو رگھویر کے۔ سکھ جیون مگن جس جڑ نر کے

اور آشیر داد دے کر کرتا رتھ کیا شنی بھرت راج جی نے نہیں بچنے  
کے لئے بن زیا۔ بھرت جی سے نو کر اس طرح بیٹھے ناؤ بھاگ کر  
سکوچ کے گھر لچا کے گھر گھٹس جانا چاہتے ہوں۔

مُنی پو تھیب کچھو یہ پڑ سوچو۔ بولے شنی لکھی سیو سنکوچو  
سنکوچ بھرت تم سب سنی پائی۔ بدھی کر تب پر کچھو نہ لیسائی  
بھرت جی کے من میں یہ بڑی سوچ لگی ہوئی ہے۔ کہ مٹی کچھ  
پڑھیں گے۔ تو میں کہا جواب دیوں گا۔ بھرت راج جی بھرت کے سیں  
اور سچا ہی ہٹ کو دیکھ کر بے۔ بھرت! سنو ہم سب خیر پانچے ہیں  
بدھانگی کرنی پر کسی کا کچھ چارہ نہیں چلتا۔

تہنہ گلانی جیاں جینی کر سو سمجھی ناؤ کر توئی  
تات کیکی ہی دو سو نہیں گئی گرامنتی دھوتی

اپنی مانا کی کر توت کو یاد کر کے من میں سوچ مت کرو۔ ہے  
تات! کیکی کا اس میں کوئی دوش نہیں ہے۔ سہ سوتی جی نے  
اس کی بڑی کو پھیر دیا تھا۔

سینہو کہت بھل کہہ ہی نہ کوؤ۔ لوکو بیو بدھ سموت۔ ورو  
تات تہنہارا مل جتو گانی۔ پائہی لوکتو سیدو بڑائی  
ایسا کہتے پر بھی تو کوئی لوک میں بھلا نہ کہے گا۔ کیوں کہ لوک  
اور وید دو دو کے مت کو ہی نہڑت لوگ مانتے ہیں۔ کہتو ہے تات  
! تہنہارا نرل لیش گا کر لوک اور وید دو دوں بڑائی پائیں گے۔

لوک بید سمت سبو کہی۔ جیہی پتو دیہی راجو سولہی  
راؤ ستیہ برت تہنہ ہی لولائی۔ دیت راجو سکھو دھرو بڑائی  
کیوں کہ اس بات پر تو بید اور لوک دو دو متفق ہیں۔

کہ جسے پتا راج دیں۔ وہی راج پاتا ہے راہ ستیہ برتی ہے  
تم کو بگا کر راج دیتے تو سکھ دھرم اور بڑائی کی پراپتی ہوتی۔  
رام گونو بن انرٹھ مول۔ جو سنی سکل سبو کھٹی سولا  
سو بھادی لیں رانی ایانی۔ کمری کچی لی انتہوں پھپھانی

کا پرتاپ روپی سوریہ آپ کے لیش روپی چندرما کی شو بھا کوہن  
نہیں کرے گا۔ یہ چندرما رات دن سب کے لئے سکھ دیکھ کر ایک ہوگا  
کیسکی کا کر تو ت روپی راہو اس آپ کے لیش روپی چندرما کا اگر اس  
نہیں کرے گا۔

پورن رام سپریم بیوشتا۔ گر اومان دوش نہیں دوشا  
رام بھگت اب میں اگھا ہوں۔ کینہ بیوشتا۔ کینہ بیوشتا ہوں  
آپ کا یہ نرل لیش روپی چندرما شری رام جی کے پریم امرت  
سے پری پورن ہے۔ گر وہ اچان کا دوش بھی اس کو نہیں لگ  
سکتا۔ اس لئے اب پتھوی پر بسنے والے جوڑوں (خاکا بندوں)  
کے لئے بھی رام بھگت رس روپی امرت کے اتھاہ سمندر کو  
سلہ کر دیا ہے۔

جھوپ بھالگتھ سر سری آئی۔ سمتر سکل سمنگل کھانی  
دسرتھ کن گن برنی نہ جا ہیں۔ ادھاکو کسا جیہی ہم جگتا ہیں  
راہ بھالگتھ گنگا جی کو لا۔ جس گنگا جی کا سمن ساہ سند  
منگلوں کی کھان ہے۔ دسرتھ جی کے گنوں کا درن نہیں  
کیا جاسکتا۔ انا سہ برہہ کر کو کوئی کہا ہوگا۔ انا سہ سمان بھی نہ  
بھر میں کوئی دوسرا نہیں ہے۔

جاسو سینہ سکوپ لیس رام پرگٹ پھئے آئی  
جے ہرے نینی کیہوں نہ رکھے نہیں اگھا جی  
جن کے پریم اور شیل بھاء کے وش میں ہو کر بھگوان شری  
رام چندر جی پرگٹ ہوئے۔ جن شری رام چندر جی کو اپنے ہر دے  
کے نیتروں سے دیکھتے دیکھتے شری مہادیو جی کبھی فقہت ہی نہیں۔  
اُن کو دیکھنے کی لالسا اُن میں برابر ہی رہتی ہے۔ وہی رام دسرتھ جی کے  
گھر پتر روپ میں پرگٹ ہوئے۔ اس لئے دسرتھ جی کی براہی دوسرا  
کون کر سکتا ہے؟

کیرنی یاد ہو تہہ کینہہ انو پیا۔ جہنہ لیس رام پریم مرگ روپا  
تات ظانی کر مہیاں جائیں۔ ڈر ہو در درہ پلاس پامیں

پر یاک میں اُن کے ہناتے سے مجھ پر یہ بھید کھلا۔ کہ وہ  
یقینوں تہارے پریم میں مکن ہو رہے تھے۔ مہارے سا لھ  
شری رام چندر جی کو اتنی پریتی ہے۔ جتنی الگائی پریشوں کو سمنار  
میں لیش و عشرت بھرے جیون سے ہوتی ہے۔

یہ نہ ادھاک رکھو بیر بڑائی۔ پرنت کینہہ پال رکھو رانی  
تہہ تو بھرت مودت، ایدہو۔ دھرت دیہہ جیو رام سنہو  
یہ شری رکھنا تہہ جی کی بہت بڑائی نہیں ہے۔ کیوں کہ  
شری رکھنا تہہ جی تو شراکتوں کے پر یو رکھو کو پالنے والے ہیں۔  
میری سمجھ میں تو یہ بھرت اہم شری رام چندر جی کی پریم موقی

تہہ کہن بھرت کلنک یہ ہم سب کہن اپدیشو  
رام بھگتی رس سدھی بہت بھایا بیو گنیشو  
جے بھرت! تہارے سمجھ میں تو یہ کلنک ہے لیکن ہم  
سب کے لئے تو یہ اپدیش ہے شری رام جی کی بھگتی رس کے نرت  
یہ سماں بڑا ہی شہہ ہو رہا ہے۔

نو پھو میل تات جیو تورا۔ رکھو برکت کر مکد چکورا  
اوت سدا انتھہ ہی کیہوں نا۔ گھٹیہی نہ جگ نہ دن دنونا

ہے بھرت جی! تہہ انزل لیش تو ایک ادھت (نرالا)  
چندو رہا ہے۔ اور شری رام چندر جی کے سیوک مانو مکد اور چکورا  
آکاش پر کے اور آپ کے نرل لیش روپی چندرما میں یہ انتہہ ہے  
کہ آپ کا نرل لیش روپی چندرما کے آکاش پر کے چندرما کی بھانت  
نہ است ہوگا۔ اور نہ گھٹے گا ہی۔ بلکہ سمنار بھر میں دن پریتی دن  
دو گنا ہوتا جائے گا جس سے رام جی کے سیوک گن روپی مکد اور چکورا  
کو سدا ہی آندر ہے گا۔

لوک بلوک پریتی اتی کر یہی۔ پر بھو پرتاپ پی مہی ہی ہری ہی  
بہی دن سکھ سدا سب کا ہو۔ گر یہی نہ کیسکی کر تہو لا ہو  
تینوں لوک روپی چکر آئی آپ کے لیش روپی چندرما پرتی  
پریتی کرتا رہے گا۔ اور آکاش پر کے سوریہ کی بھانت پر بھو شری رام جی



تمہہ مرگیم کہوں ستی بھاؤ۔ اگر استریا می رکھو راو  
موی نہ مالو کرتی کس سوچو۔ نہیں رکھو جہاں جگہ جانی پوچھو  
میں سچے بھاؤ سے کہتا ہوں۔ کہ آپ سرود کی ہیں۔ اور سنی  
رکھو ناھنجی کے ہر نہ کی سب کچھ جاننے والے ہیں۔ مجھے اپنی  
مانا کی بڑی کثرت کا کچھ بھی سوچ نہیں ہے۔ نہ میرے سن میں اس  
بات کا دکھ ہے۔ کہ دنیا مجھے برا کہے گی۔

ناہن درو بگر یہی پر لو کو۔ یہو مرن کر موی نہ سو کو  
سکرت سچن بھری بھری سہاٹے۔ لیکن رام سرس مت پائے  
نہی مجھے پر لوک بگڑنے کا ڈر ہے۔ پتا جی کے مرنے کا بھی  
مجھے شوک نہیں۔ کیونکہ ان کے سندر لپیہ کرم اور اتم بيش  
سندھ بھری شو بھا پار ہے ہیں۔ جنہوں نے شری رام اور لکشمن جیسے  
پتر پائے۔

رام برہن جی نہو پھین بھٹ گو۔ بھوپ سوچ کر کون پر سنکو  
رام لکھن سیا بنو پاک پن ہیں۔ کری مٹی بیش بھر بن بن ہیں  
اور جنہوں نے شری رام چندر جی کے دیوگ میں اپنے کھشن  
بھنگ شری کو تیاگ دیا۔ ایسے راہدی مری پر شوک کرنے کا کیا کارن  
ہے؟ مجھے سوچ تو کیوں اسی ایک بات کا ہے کہ سیتا رام اور  
لکشمن شنگے پاؤں مٹیوں کے کھیس بنائے بن بن میں گھومتے ہیں۔

جن لسن پھل اسن جی سٹین ڈاسی کس بات

بسی تر و ترنت سہت ہم اتپ برشا بات

وہ مرگ چھالا اور رہتے ہیں۔ پھلوں کا بھون کرتے ہیں۔ گشتا  
کے اور تپوں کے بھوننے پر سوتے ہیں۔ اور برکشوں کے نیچے نوں  
کر کے ہر روز سردی۔ گرجی۔ بادش اور آندھیل کو سہن کرتے ہیں۔

اسی دکھ داہن دیہی دن چھاتی۔ بھوکہ نہ باسر نہ راتی  
ایہی کروگ کر او شدھو ناہیں۔ مسودھیلوں سکل لیسوں مایں  
میری چھاتی لکھتا رہی دکھ کی صلیں سے جلتی رہتی ہے۔  
نہ مجھے دن میں بھوک لگتی ہے۔ اور نہ ہی رات کو تیندا آتی ہے۔ میں

تم نے کیری روپی اوم (لانی) چندر ما کو سید کیا ہے جس  
میں رام پریم ہرن کا روپ کئے بستا ہے۔ ہے تات امن میں کسی  
پر کا کی سوچ نہ کرو۔ پارل پا کر کنکالی کا ڈر کیسا؟

سنہو بھرت ہم چھوٹ نہ ہاں۔ ادا میں تاپس بن رہیں  
سب سادھن کر سہل سہاوا۔ لکھن رام سیا در سنو پاوا  
سے بھرت ہم ادا میں تپسوی اور بن میں رہنے والے ہیں۔

اس لئے نیش پریم یہ سچ سچ کہتے ہیں۔ کہ سیتا رام اور لکشمن کا  
درشن پریم نے انوسب سادھنوں کا اتم پھیل پالیا ہے۔

تہی پھل کر پھلو درن تمھارا۔ سہت پیاک سہاگ ہمارا  
بھرت دھنیہ تمھو جھو جھو جھو۔ کہی اس پریم مگن مٹی بھینو  
اس پھل کا بھی پریم پھل تمھارا درشن ہے۔ پریمک راج سمیت  
ہمارا سو بھاگ ہے۔ جو تمھارے درشن پائے۔ ہے بھرت اتم دھنیہ ہو۔  
تم نے اپنے نیش سے جگت کو جیت لیا ہے۔ ایسا کہ کرمی بھرو راج  
پریم مگن ہو گئے۔

شٹی لکھن پھن سہا سہا ہر شے۔ سادھو سر اہی سمن سر ہر شے  
دھنیہ دھنیہ لکھن پیاک گا۔ مٹی سنی بھرو مگن اتو را کا  
بھرو راج مٹی کے پھن سہا سہا سب پر بن ہوئے۔ سنیہ ہے۔  
ایسا کہ کر سر انہا کرتے ہوئے دیون پھول برانے لگے۔ اسوش اور پریمک راج  
دونوں میں دھنیہ دھنیہ کی دھن بن کر بھرت جی پریم میں مگن ہو گئے۔

پاک گات ہمایاں رامو سیا پھل سرورہ نین

کری پترامو مٹی مندلی ہی بولے گد گد بین

پریم کے مادے بھرت جی کا شری پکلت ہے۔ ہرے میں  
سیتا رام ہیں اور کس کے سمان سندر نیتوں میں آنسو بھرے ہوئے ہیں۔  
وہ مٹیوں کی مندلی کو پر نام کر کے گد گد بن بولے۔

مٹی سما جو ارو تیر کو۔ راجو سیا پھلوں سیتھ اگھائی اکا جو  
ایہی نقل دھن کچھو کہے بنائی۔ ایہی سم ادھاک نہ اگھ ادھائی  
مٹیوں کا سماج ہے۔ اور پریمک راج تیر کو ہے یہاں سچی سو گندھ کھانے  
سے بھی بھاری ہانی ہوتی ہے۔ اس تیر کو ستن میں اگر کچھ ٹوٹ بات بنا کر  
کہی جائے تو اس سے بڑھ کر آپ اور سچ کرم اور کوئی نہیں ہے۔

جانی گروٹی گر گرا بہوری - چرن بندی بولے کر جوری

منی بھرو داج کے بجن نہک بھرت جی کے من میں یہ بڑا سچ  
ہوا کہ بے موقع ہی یہ کٹھن سنگوچ (پس دیشیں ہیکچا ہٹ)  
اٹھرا۔ پھر گرو بھرو داج کی باقی کو پوجین جان کر ان کی چرن بندنا  
کر کے ہاتھ جوڑ کر بولے۔

سردھری آیسو کر یے تہارا۔ پر دم دھرم یہو ناٹھ ہمارا  
بھرت بجن مٹی بر من بھائے۔ سچی سیوک کش نکٹ بولائے  
ہے ناٹھ! آپ کی آگیا سرا تھے پردھان کرنا ہی ہمارا پر  
کرتیہ ہے۔ بھرت جی کے بجن منی سرٹھ بھرو داج جی کے من کو  
بہت بھائے۔ انہوں نے معتبر سیوک اور شاگردوں کو اپنے  
پاس بلایا۔

جا ہے کینہی بھرت یہو نائی۔ کند مول پھل آنہو جانی  
بھلیہ ہی ناٹھ کی تہ نہ بہر نہائے۔ پر بہت بچ بچ کا ج رسدہائے  
اور انہوں نے کہا کہ بھرت جی کی جہان نوازی کرنی چاہئے  
تم سب جا کر کند مول اور پھل لے آؤ۔ ہے ناٹھ! بہت اچھا۔  
ایسا کہہ کر سب نے سر لوایا۔ اور پرین ہو کر اپنے اپنے کام کو چلے۔

منی ہی سوچ پائیں ٹرنیو تا۔ تسی پوجا جاپے جس دیوتا  
منی رو جی سدھی انیاوک آئیں۔ آیسو ہوئی سوکر ہیں گو سائیں  
منی بھرو داج جی سوچ نے لکے کہ ہم نے بہت بڑے جہان  
کو دعوت دی ہے۔ جیسا دیوتا ہو اس کی ویسی ہی پوجا ہونی چاہئے  
یہن کر انیا اودی رو جی سدھیاں آئیں اور بولیں۔ ہے سوامی! جو  
آپ آگیا دیں سو ہم کریں۔

نام برہہ بیا کل بھرت ساج سہت سماج  
یہو نائی کری ہر مو شرم کہا بدت منی راج  
منی بھرو داج پرین ہو کر کہنے لگے کہ رام جی کے دیوگ من  
بھرت جی اپنے چھوٹے بھائی شتر گھن دور سارے سماج سہت نیل

نے اپنے من میں سارے سندار کو وچا کر دیکھ لیا ہے۔ کہ اس  
جہا روگ کی کوئی دوائی نہیں ہے۔

مالو گمت برھمی اگھ مولا۔ تہیں ہمار بہت کینہہ ندیولا  
کلی کر کاٹھ کر کینہہ کینتر و۔ گاڑی اودھی پڑھی کٹھن گنتر و  
ماتاجی کی بری چیتھا پادوں کی جڑ بڑھی ہے جسے ہمار  
بہت ارٹھ راج تلک رو پی لبولا بنایا۔ اس لبولے سے  
کلیش رو پی منوس ٹھڑی کاشری رام بن باس رو پی بڑا جنت  
بنایا۔ اور جودہ برس کی میعاد رو پی بڑا منتر پڑھ کر اس برے  
جنت کو کاڑ دیا۔

موی لائی یہو کٹھا تو تہیں ٹھاٹھا لکھا ایسی سب جیو بارہ باٹا  
مٹی جیو گورام پھری آئیں۔ لستی اودھ نہیں ان اپائیں  
میرے منت اس نے یہ سارا ٹھاٹھا باٹ سکایا جس نے  
سارے سندار کو تتر بتر کر کے گھٹاں کر دیا۔ یہ بڑا ساج تھی مٹ  
سکتا ہے۔ جب شری رام چنچر جی لوٹ آویں۔ اس کے بغیر اودھ  
کے بسنے کا اور کوئی دوسرا آپاے نہیں ہے۔

بھرت بجن منی مٹ کھوپائی۔ سہیں کینہی یہو بھانتی بڑائی  
تات کر مو جی سوچو بسیکھی۔ سب دکھو میٹھی ام پانے بھگی  
بھرت جی کے بجن منی بھرو داج جی نے سکھ پایا۔ سب نے  
ہی بہت پرکار بھرت جی کی بڑائی کی۔ اور کہا ہے تات! زیادہ  
سوچ نہ کرو۔ شری راجندر جی کے چرخوں کے درشن کر کے تمہارا  
سارا کلیش مٹ جائیگا۔

کری پر بودھو منی برکھو اتھھی پریم پریم یہو ہو  
کند مول پھل پھول ہم تہیں لیدی کری چھو ہو

اس پرکار بھرت جی کو جہا کر منی سرٹھ کہنے لگے کہ بھرت!  
اب آپ سب ہمارے پریم پیارے جہان بنے۔ اور کند مول پھل  
پھول جو کچھ ہم بھینٹ کریں وہ کرپا کر کے سو بیکار کر بیٹے۔

منی منی بجن بھرت ہیاں سوچو۔ بھلیو گواوسر کٹھن سنگوچو



ہے۔ اُن کی بہانہ نوازی کر کے اُنکی ٹوکاؤٹ کو دور کرو۔

رہی ہمدی ہمدی مٹی برہانی۔ بڑبھائی اکیڑی اکیڑی مٹی !  
کہیں بڑبھائی مٹی دانی۔ اُتلت تھتی رام لکھو بھائی  
رہی ہمدی نے مٹی شریف کے بچوں کو اپنے سر پر دھر کر  
اپنے آپ کو بڑا ہی بڑبھائی (خوش قسمت) سمجھا۔ سب ہمدیاں  
اپسین کہنے لگیں۔ کہ رام جی کے چھوٹے بھرتا بھرت ہمارے لانا  
جہان ہیں۔

مٹی پر بند کرے سوئی کاٹو۔ ہوئی سکھی سب راج سماجو  
اس کی چوڑی چکر گرہ میرہ ناتا۔ جیہی بلوکی لیکھا ہیں مہانا  
اس لئے مٹی بھر دوا راج جی کے چروں کی بندنا کر کے راج دہی  
کھڑا کرنا چاہئے جس سے سارا راج سماج سکھی ہو جائے ایسا  
کہہ کر انہوں نے بہت سندر گھروں کی رچنا کی جنہیں دیکھ کر  
بمان بھی شرمندہ ہوتے تھے۔

بھوک بھوک بھوک بھوک لکھے۔ دیکھت جنہی ہی امر اکیڑا لکھے  
دائیں دایں سماج سب لینہیں۔ جوگ ت ر ہیں نہیں مٹو دینہے  
اُن گھروں کو طرح طرح کے عیش آرام کے سامان سے بھر  
دیا۔ جن کو دیکھ کر دیوتاؤں کے منہ میں بھی پانی بھر آیا۔ داسی اور  
سیوک گن سب پرکار کا سماج سامان لئے ہوئے دیکھتے رہتے  
ہیں۔ کسی کو کس وقت کو تنسی و ستو کی ضرورت ہے۔

سب سماج سبھی بل مہاں۔ جسے سکھ سر پر سینہ ہوں ناہیں  
پرکھ ہی ہاں ایسے سب کینہی۔ سندر سکھ جیہا ر جی جیہی  
سندھتوں نے بل بھر میں ہی سب سامان سجا دیئے ایسی  
عیش و آرام کی دستوئیں تو سینے میں بھی سو رگ میں دیکھتے ہیں  
نہیں لیں۔ پہلے تو جیسے کسی کی پسند تھی اس کو ویسا ہی سندر  
اور سکھ ایک نو اس ستھان دیئے۔

ہو رہی پتر کن بھرت کہوں رشی اس آلیسو دینہہ  
بدھی لسمے دایکو سچو مٹی برت بل کینہہ

پھر رشی بھر دوا راج جی کی آگیا انوسا پر لوار سمیت بھرت  
جی کو نو اس ستھان دیا۔ مٹی سرٹ لٹھ نے اپنے تپ کی شکست  
سے ایسا کھاٹ باٹ رچایا کہ جسے دیکھ کر ہر ہمدی بھی حیران  
ہو جائیں۔

مٹی پر بھاؤ جب بھرت بلوکا۔ سب لکھو لکے لوگ تپی لوکا  
سکھ سماج نہیں جی رتی بھائی۔ دیکھت برتی بساں گیبانی  
بھرت جی نے جب مٹی کا پر بھاؤ دیکھا۔ تو اس کے سامنے  
انہیں لوکیوں کے لوگ بھی پہنچ دکھائی دینے لگے سکھ کے  
سامان کا رتن نہیں کیا جاسکتا۔ جس کو دیکھ کر گیبانی پرش بھی رکت  
کھاؤ کو کھو بیٹھتے ہیں۔

اسن سین سسین پستانا۔ بن بانکا بہگ مرگ تانا  
سرخھی کھول کھل! مئے سمانا۔ بل جلا سیئے مہیدہ بدھانا  
اسن پان سچی امئے امی سے۔ دیکھی لوگ سکجات جی سے  
سرخھی سر تر وسپ ہی کیں۔ لکھی ابھلا شو نس پ ہی کیں  
اسن سچ۔ سندر ربتہ۔ چندو وے۔ بن باغیہ بشو بھی  
نانا پرکار کے سنگھ دھت کھول اور امرت کے سامان پھیل  
کو اُن تالاب آؤں نرل جل استھان بہت پرکار کے اور  
امرت کے بھی امرت پوتر کھانے پینے کے پدارتھ تھے جنہیں  
دیکھ کر سب لوگ دیرکت وان پرتشوں کی طرح پیش پیش کر رہے  
ہیں۔ کام دھینو اور کلپ برکش سبھی کے گھروں میں ہیں جیسو  
دیکھ کر اندر اور اندرانی کے منہ میں بھی پانی بھر آیا۔

رٹو لیسنت بہت تری بدھ بیاری۔ سب کہوں سکھ پلادھ چلدی  
سرک چندن بیتا دک بھوگا۔ دیکھی ہرش لسمے لیں لوگا۔  
بسنٹ کاموم ہے شبتیل مند سکندھان تین پرکار کی  
ہو چل رہی ہے۔ دھم ادھ کام موکش چاروں پلادھ سبھی کو  
سکھ ہیں۔ مالا چندن استری آؤں کھوؤں کو دیکھ کر سبھی لوگ پرش  
ہو رہے ہیں۔ در ساتھ ہی ساتھ انہیں رشی آشرم میں نانا پرکار کے

مانو چکوا ہیں۔ اور مٹی کی اگیا کھلاڑی ہے۔ جس نے رات کو ان دو نو کو آتشم لٹوئی پتھر میں بند کر رکھا۔ اور ایسے ہی سویرا ہو گیا۔  
دارتھات جیسے چکوا چکوی رات کو ایک ہی پتھر سے اس کے  
رہنے پر بھی ایک دوسرے کو سپریش نہیں کرتے۔ ویسے ہی نانا پرکارا بھگ  
دلاس میں رہتے ہوئے بھی بھرت جی نے اُنکا سپریش تک نہ کیا۔

بھوک دلاس دیکھ کر حیرانی بھی ہو رہی ہے۔  
سیدتی چکی بھرتو چک مٹی آس کھیل وار  
تہی نشی آتشم پتھر اگھے بھارتھو سار  
ساراٹھاٹھا باٹھ کا سامان مانو چکوی ہے۔ اور بھرت

## ماس پارائن ایشوال شرام

رام باس قفل ٹیپ بلوکیں۔ اُر النوراک رہت نہیں روکیں  
دیکھی دسائس بر سہیں پھولا۔ بھٹی مرڈو بھی مگو منگل مولا  
شری رام چندر جی کے آدم کرنے کی جگہوں اور برکشوں کو دیکھ  
کر اُن کے ہرے میں پریم روکنے سے رکنا ہی نہیں ہے۔ بھرت جی کی  
پریم درشا دیکھ کر دیوتا لوگ کچھل برسائے گئے۔ پرتھوی کو مل ہو گئی۔  
اور مارگ منگل کا میل بن گیا۔

کئے جاہیں چھایا جلد سکھد بہی بر بات  
تس مگو بھیسو نہ رام کہیں جس بھارتھ ہی جات

بادل سایہ کئے جارہے ہیں۔ سکھ دینے والی سندرا لٹو چل  
رہی ہے۔ ایسا سکھ دینے والا راستہ شری رام چندر جی کو بھی ہوا  
تھا جیسا جاتے سے بھرت جی کو ہوا۔

جڑ جیتن مگ جہو گھنیرے۔ جے چلتے پر بھو جنہ پر بھو سہرے  
تے سب بھٹے پریم پر جو گو۔ بھرت دس میٹا بھو رو گو  
راستے میں بے شمار جو جڑ جیتن جیہ جتے جن کو شری رام چندر جی  
نے بن کو جاتے سے دیکھا تھا اور انہوں نے پر بھو شری رام چندر جی کو دیکھا  
تھا بھگوان شری رام کے درشن سے وہ اس سے پریم بد کے ادھیکاری ہی  
ہوئے تھے۔ پرتھو بھرت جی کے درشن کر کے تو اُن کا بھو ارتھات جہم مرل

کینہہ نچتو تیسر کھرا جیا۔ نانی مٹی ہی سر و سہرت سما جا  
نشی ایشو آسیں سر را بھی۔ کری دنڈوت تے ہو بھائی  
پھر بھرت جی نے تیرتھ راج میں اشنان کیا۔ اور سماج  
سہرت مٹی کو سر نو کر اور اُنکی اگیا اور آتشہر کو سر پر دھکر کر دنڈوت  
کر کے بہت بندتی کی۔

پتھ گئی کسل ساتھ سب ٹینہ۔ چلے قیر کوٹا ہیں چتو دینہ  
لام سکھا کر دینہیں لاگو۔ جلت دیہر تھری جنو النوراکو  
بن کے راستوں کے بھیدیوں کو ساتھ لئے بھرت جی سمیت  
سب لوگوں کے من میں چتر کوٹ کی دھارنا کئے ہوئے چلے نشاد  
راج گوہ کے ہاتھ میں ہاتھ دینے۔ بھرت جی ایسے چلے جارہے ہیں۔ مانو  
ساکشات پریم کی مورتی ہو گئی۔

نہیں پد تران سیں نہیں چھایا۔ پریمو نیمو بر تو دھر مو اما یا  
لکھن رام سیانپتھ کہانی۔ پونچھت سب ہی کہت مرڈو بانی  
بھرت جی کے پاؤں میں جوتے نہیں ہر پر سایہ نہیں۔ اُن کا  
پریم اور نیم برت اور دہرم سب پھیل کیٹ رہت (سچا) ہے۔ وہ نشاد  
راج سے سینتا رام اور لکھن کی بن جاتے ہوئے جو بات سمیت ہوئی وہ  
سب کہانی پوچھ رہے ہیں۔ اور نشاد راج کو مل بانی سے کہا ہے۔



روٹی شول مٹ گیا۔ اہل قصات انہیں پریم پر کی برابری ہی ہو گئی۔  
یہ بڑی بات بھرت جی نا پڑی۔ سمرت جی رامو من مارا میں  
بارک رامو کہت جاگ جلیو۔ ہوت ترن تارن تر تریو  
بھرت جی کے لئے یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ جنہیں سو گھر شری رام  
چند جی اپنے من میں سمن کرتے رہتے ہیں۔ ہنگامہ میں جو بھی گشت  
ایک بار رام کہہ دیتا ہے وہ بھی گھر سے اتر ملنے والا ہو جاتا ہے۔  
بھرتو رام پر سنی ہو گیا بھرتا۔ کس نہ ہوئی مگو مگی داتا  
سدھ سا دھو مٹی برا سن کہہ میں۔ بھرت ہی رکھی شہو ہیاں لہہ میں  
پھر بھرت جی شری رام چند جی کے پیارے اور اُنکے چھوٹے  
بھائی ہیں۔ تنہ بھلا اُن کیلئے راستہ منگل دینے والا کیوں نہ ہو۔  
سدھ۔ سا دھو اور سریشٹھ مٹی جی ایسا کہتے ہیں۔ اور بھرت جی  
کو دیکھ کر من میں بڑا برتن ہوتے ہیں۔

دیکھی پر بھاؤ سرس میں سوچو۔ جو پھل کھلی ہی پونج کہوں پوچو  
گرتن کہن کر پیئے پر بھو سوئی۔ را جی بھرت ہی بھیت نہ ہوئی  
بھرت جی کے پریم بھاؤ کو دیکھ کر دیوراج اندر کو سوچ ہو گئی۔  
پھل پڑن کو سندھار کھلا اور برے کو برا بھلاسنے لگتا ہے۔ اُس  
نے گرو پر سیتی سے کہا۔ ہے پر بھو آپ کوئی ایسا جن کیجے جس سے  
شری رام چند جی اور بھرت جی کا ملاپ نہ ہو۔

رامو سنکو جی پریم بس پھرت بس پریم پیو دھی  
بنی بات بگرن جہتی کر پیئے جتنو چھلو سودھی

شری رام چند جی تو سنکو جی (شریلا بھلا) اور پریم کے  
دش میں ہیں۔ اور بھرت جی پریم کے سمندر میں۔ بنی بنائی بات جو اچھا  
ہے۔ (اندر کو ڈرتے کہ کہیں بھرت جی اپنے پریم مل سے راج چند جی کو پس  
نہ لوٹا لائیں۔ اور اس طرح دیوتاؤں کا گارہ پورا ہونے سے رہ جائے)  
اس لئے کچھ چیل ڈھونڈ کر اس کا جتن کیجئے۔

یہ جنت سرگرو مسکا نے۔ سہس نین بنو لوچن جاتے  
لوہا جی سیوک سن مایا۔ کری تال اٹی پری سرگرا یا

تب بچھو کینہہ رام رکھ جانی۔ اب کچالی کری ہو سہی ہانی  
سنو سرس رکھو نا تھ بھلاؤ۔ پنج اپرادھ رسائیں نہ کاؤ  
اس سے پہلے تو شری رام چند جی کی مرضی باکر کچھ کیا تھا۔ مگر  
اب کوئی پھل کپٹ آدمی کچالی کی تو ہانی ہو گئی۔ ہے دیوراج اندر  
شری رکھو نا تھ جی کے بھلاؤ کو سنو۔ جو کوئی اُن کے ساتھ اپرادھ کرے۔  
وہ اس پر غصے نہیں ہوتے۔  
جو اپرادھو جھگت کر کرئی۔ رام روش پاوک سو جرتی  
لو کہوں سید بدت اتھاسا۔ یہ کہا جانا نہیں ڈر یاں  
بھرت سرس کو رام سینی۔ جو جوب رام رامو جوب جیدی  
پر جو کوئی اس کے جھگت کے ساتھ اپرادھ کرتا ہے۔ وہ رام جی  
کی کرودھ اگنی میں جھسم ہو جاتا ہے۔ لوک اور ویدیں ایسی کھائیں  
پر سدھیں۔ بھلا اُن کی اس مہا کو در با ساجی جانتے ہیں۔ سادی  
وینا شری راج چند جی کو جپتی ہے۔ وہ شری رام جی بھرت کو مینے  
ہیں۔ تو پھر اُن بھرت جی کے سمان شری رام چند جی کا پریم  
اور کون ہو گا۔

منہوں نہ آئے امرتی رکھو بر بھگت اکا جو  
اجسو لوک پر لوک دکھ دن دن سوک سما جو

ہے دیوراج شری رکھو نا تھ جی کے بھگت کو ہانی پھینانے کا  
خیال بھول کر ہی من میں نہ لانا۔ اس سے لوک میں ننڈا اور پر لوک  
میں دکھ ہو گا اور دن پر دن دکھ کی ساگری پڑھتی ہی جاگی  
سنو سرس اپلیو ہم ارا۔ را جی سیوکو پریم پیارا  
مانت سکھو سیوک سیوک کائیں۔ سیوک سیر سیر و ادھیکا میں  
ہے دیوتاؤں کے سوا ہمارا ایدس سنئے شری رام چند جی کو اپنا

سیوک پر مایا ہے۔ سیوک کی سیوا سے پرچھو سکھ مانتے ہیں۔  
اور سیوک کے ساتھ دیگر کرتے سے بڑا بھاری دیکھ مانتے ہیں۔  
جدی سم نہیں راگ نہ روشو۔ گہمہیں نہ پاپ پو تو گن دوشو  
کرم پر دھان بسو کری راگھا۔ جو جس کئی سوس بھلو چاگھا  
اگر ہنری رام چندر جی سم بھاؤ رکھتے ہیں۔ اُن میں نہ راگ ہے  
نہ غصہ۔ اور نہ وہ کسی کے پین پاپ اور گن دوش کو ہی گرجن کرتے  
ہیں۔ انہوں نے سنسار کا کرم ہی سنسار کا پر دھان کر رکھا ہے جو  
جیسا کرتا ہے۔ ویسا ہی پھل بھوکتا ہے۔

تدنی کر میں سم لشم بہارا۔ بھگت ا بھگت ہر دہ انوسارا  
اگن ا لپ امان ایک رس۔ رامو گن بھگت پریم پس  
تو بھی وہ بھگت اور ا بھگت (جو بھگت نہیں) کے ہر دے  
(منو بھاوانا) کے انوسار سم (یکساں) اور لشم (امتیازی) سیوکار  
کرتے ہیں جو شری نام اپنے پرارکھ سروپ میں نرگن نرلیپ مان  
دھت اور ایک رس میں۔ وہ بھگت کے پریم کے وش ہیں ہر گرسگن  
روپ میں اوتار لے کر پرگٹ ہوتے ہیں۔

رام سدا سیوک رچی رکھی۔ بید پران سادھو سر سادھی  
اس جیوں جانی تھو کٹلانی۔ کر سو بھرت پد پریتی سہائی  
شری رام چندر جی سدا اپنے سیوکوں کی کامنا کی پوری کرتے ہیں  
وید پران سادھو اور دوتا اس کے ساکشی ہیں۔ جن میں ایسا دشاؤں کے  
کٹلتا چھوڑ دو اور بھگت جی کے چرنوں میں سجا پریم کرو۔

رام بھگت پر سمیت نرت پر دھک دھکی دیاں  
بھگت ہر مونی بھرت تیں جی دہر پھو سڑیاں  
ہے دیوتاؤں کے سوامی اندر رام جی کے بھگت دوسروں  
کی بھلائی میں لگے رہتے ہیں۔ وہ دوسروں کے دکھ سے دکھی ہوتے  
ہیں۔ اور نیش کام بھاو سے دوسروں پر دیا کرتے ہیں۔ پھر بھرت جی تو  
بھگتوں کے سراج ہیں وہ آپ کی بھلا کیوں کر بانی کریں گے؟ اس  
لئے اُن سے بالکل نہ ڈرو۔

میتھ مندہ پچھو سر ہنکاری۔ بھرت رام امیس انوساری  
سوارکھ پس بکل تنہہ ہو سو۔ بھرت دوشو نہیں راٹھ مو ہو  
شری رام چندر جی تو ست سنگھپ والے اور دیوتاؤں کے ہنکاری  
ہیں۔ بھرت جی اُن کی اگیا انوسار چلنے والے ہیں۔ تم ویرکھ ہی سوارکھ  
کے وش پھر گھرا ہے ہو۔ اس میں گھرت جی کا تو کوئی دوش نہیں لگا۔  
تمہارا اپنا ہی موہ تمہاری اس واکھتا کا کارن ہے۔  
سُنی سر بر سر کر۔ بر بانی۔ بھا پر سو دوش منی گلائی  
برشی پر سون ہرشی سر راؤ۔ لگے سر ہمیں بھرت سجھاؤ  
دیواند اپنے گرو پر ہستی کی سرٹھ بانی ٹن کر ٹیر پررت ہوتے  
اُن کی ساری سوچ مرٹ گئی۔ تب آشدت ہو کر دیواند پھولوں کی  
برشتا کر کے بھرت جی کے سجھاؤ کی سراہنا کرنے لگے۔  
ایہی بدھی بھرت چلے مک جاہیں۔ (ساد کھی منی سیدہ سہا لیں  
جہیں راٹھو کی لہیں ا سا سا۔ اگت پر میو منہوں چھو پاسا  
اس پرکا بھرت جی راگ میں چلے جا رہے ہیں۔ اُنکی پریم دشا کو  
دیکھ کر منی اور سیدہ لوگ رشک کرتے ہیں۔ بھرت جی جب سر آہ بھر  
کر رام کہتے ہیں تبھی ناٹھ چاروں طرف پریم اُٹھ جاتا ہے۔  
دروہیں بچن سنی کٹس پشانا۔ پیر جن پر میو نہ جانی بھکانا  
بیج باس کری جس میں ہیں آئے۔ رٹھی نیر و توچن جل چھائے  
بھرت جی کے ان دین بچنوں کو سنکر بجز اور تھیر بھی پھل جاتے ہیں۔  
ایو دھیا کے نو سیوں کا پریم کہتے نہیں بتا۔ بیج میں مقام کرتے ہوئے  
جنابی کے جل کو دیکھ کر اُنکی آنکھوں میں آنسو بھرا آئے۔  
رٹھو برن بلوکی بر باری سمیت سماج  
ہوت لگن بار دھنی برہ چڑھے میک جہاج  
شری اگھونا جی کے شام رنگ۔ جیسے جناب جی کے شام رنگ  
والے جل کو دیکھ کر بھرت جی سمیت ساری سماج کے رام جی کے ویوگ  
روپی سمندر میں ڈوبتے ڈوبتے ویاک روپی ہزار پر پڑھ بیٹھے۔  
(ارکھت جناب جی کے شام جل کو دیکھ کر جب لوگ شام دن شری



چھوڑ کر دوڑے آئے اور ان کے سدر روپ اور برتی کو دیکھ کر اپنے جہنم کا چھل پا کر وہ سب بہت ہی پریشان ہوئے۔

کہیں سپریم ایک ایک پائیں۔ رامو گھنٹو سکھی جوہیں کے ناہیں  
یے یوٹرین روپو سوئی آلی۔ سیو سینہو سہرس سم جانی  
گاؤں کی استریاں ایک دوسری سے بڑے پریم کے ساتھ کہتی ہیں  
ہے سکھی۔ دیکھو تو یہ رام لکھن ہیں یا نہیں۔ بے سکھی! انکی عمر  
شریر اور رنگ روپ تو ان جیسا ہے شیل پریم اور چال  
سب ان کے سمان ہی ہے۔

بدیشو نہ سو سکھی سیانہ سڈگا۔ آگس انی چلی چست رنگا۔  
ہیں پرین مکھ مانس کھیدا۔ سکھی ہن دیہو سوئی ایہیں کھیدا  
پر تو ان کے شریر پر ان جیسے بستر نہیں سیتا جی ان کے ساتھ  
ہیں۔ اور انکے آگے چتر لکھی سینا چلی جا رہی ہے۔ مکھ ان کے پرین  
نہیں۔ من میں ان کے بڑا گھ ہے۔ ان بھیدوں سے بے سکھی یہ  
شک ہوتا ہے۔ کہ یہ وہ نہیں۔

تا سو ترک تیا گن من مانی۔ کہیں سکھ تیبھی سم نہ سیانی  
تیبھی سہری بانی پھری پوجی۔ بولی مدھر بچن نیا دوجی  
اُس سکھی کی یہ ذیل سبھی استریوں کے من میں بچ گئی سب کہنے  
ایک کہ اس کے سمان کوئی چتر نہیں۔ اُسکی چتر تا کی سہرا نہ کر کے کہ تھا ہا  
کہنا سچ ہے۔ اس پر کار اس کا ہار کر کے دوسری استری مدھر بچن بولی۔  
کہی سپریم سب لکھا پر سنگو۔ جیہی بدھی رام راج رس ہنگو  
بھرت ہی اپوری سہرا ہن لاگی۔ میں سینہ سبھاٹے سبھاگی  
شری رام چندر جی کے راج تک کا اس دمزا جس پر کار بھنگ  
ہوا تھا وہ سب لکھا کا پر سنگ اس نے پریم بہت کہا۔ بھر بھرت جی  
کے شین پریم اور سبھاگی کی پرینسا (تورف) کرنے لگی۔

چلت پیادیں کھات پھل پتا دینہہ۔ تھی راجو  
جات منادون رکھو میر ہی بھرت سہرس کو آجو  
ہے سکھی! دیکھو۔ بھرت جی پنا کے دیئے ہوئے راج کا تیاگ

رام چندر جی کے دیوگ کی پیرا سے ویاہل ہو گئے۔ اور یہ دیا کر کے  
کہ جلدی ہی انکے روشن ہونے والے ہیں۔ اُنھے من شانت ہوئے۔

جمن تیر تیبھی دن کری باسو۔ بھدیو سمے سم سب ہی سپا ہو  
راتی ہیں گھاٹ گھاٹ کی ترنی۔ آئیں اگت جاہیں نہ برنی

اُس دن جمن کے گھاٹ پر ہی مقام کیا۔ سمے انوسا سب  
کیلے کھانے پینے کی سہولیت ملی۔ رات ہی رات گھاٹ گھاٹ  
پر ایک ناؤں آگئیں جن کا وزن نہیں کیا جاسکتا۔

پر ات پار بھٹے ایک ہی کھیواں۔ تو شے رام سکھا کی سیواں  
چلے نہائی ندی ہی سہر نائی۔ ساتھ نشاد ناٹھ دوو یھائی

پرانا کالی پرتے ہی وہ سب ہی پوریں جمن پار ہو گئے اور رام  
جی کے سکھا نشاد ناٹھ کی اس سیوا سے سب ہی منتشت ہوئے۔  
پھر جمن جی میں اشنان کر کے اور سونا کر نشاد راج کے ساتھ دلوں  
بھائی بھرت اور شتر و گھن لے کر پرج کیا۔

آگس مٹی بر باہن آچھیں۔ راج سماج جانی سبوا چھیں  
تیبھی چھیں دوو بندھو پیادیں۔ بھشون لسن ٹھٹی ساویں  
سب سے آگے سدر سوار یوں پر شرت ٹھٹی ہیں۔ اُنکے پیچھے  
ساارا راج سماج جا رہا ہے۔ اُن سب کے پیچھے بھرت اور شتر و گھن  
بیدھے سارے بستر اور گھنے چہتے ہوئے پیدل جا رہے ہیں۔

سیوک سہر پوجو ست سا تھا۔ سمرت کھنوسیار گھو نا تھا  
جہاں جہاں رام باس بشر را۔ تہاں تہاں کریں سپریم سیرنا  
سیوک ستر اور منتریوں کے پتر ان کے ساتھ ہیں سب لکھن  
سیتا رام کا سمرن کرتے جا رہے ہیں۔ جہاں جہاں جاتے وقت شری  
رام چندر جی نے مقام کیا تھا۔ وہاں وہاں وہ بڑی شردھاسے  
پر نام کرتے ہیں۔

مک باسی نر ناری شتی دھام کام تھی دھائی  
دیکھی مٹرپ سینہ سب مدت جمن پھلو پانی  
راہیں رہنے والے گاؤں کے نر ناری یہ سن کر گھر کے کام کاج

دلو لوگ سے تیرھ راج پر یاگ کی آسانی سے پراتی ہو گئی ہو۔  
 دستکھل دیپ جوڑ ہونے کے کارن وہاں کے لوگوں کا پر یاگ راج  
 میں آکر نشان کرنا ممکن نہیں۔

راج گن سہت رام گن کا تھا۔ صنعت جاوے سمیت رکھونا تھا  
 تیرھ مٹی انشرم ستر دھواھا۔ نہ کھی نہ کھیں کر پڑا  
 اس پر کار اپنے گن سمیت شری رکھونا تھا جی کے گنوں کی کھن  
 صنعت ہوئے اور شری رکھونا تھا جی کا سمرن کرتے ہوئے بھرت جی  
 جارہے ہیں۔ راستے میں کے تیرھوں میں اشان کرتے ہوئے مٹی انشرم  
 دیو مندروں کو دیکھ کر پر نام کرتے ہیں۔

میں میں بن ماگھیں پڑا پڑا ہو۔ سیارام پد پدم سینھو  
 بلہیں کرات کول بن باسی۔ بیکھ لٹ پڑو جتی اُداسی  
 اور بن ہی بن یہ وردان مانگے ہیں کہ شری سیتا رام جی کے  
 پھرنا کھوں میں میری میرتی ہو۔ راستے میں بھیں کول وغیرہ بن ہیں  
 رہنے والے اور بان پرستی برہمچاری جتی اور سنیا سی ملتے ہیں۔

کری پر نامو پچھیں جی تپسی۔ کپری بن لکھنوا موبید یہی  
 تپے پڑو کھا چا سب کہہ ہیں۔ بھرت ہی دیکھی جنم پھلو لہیں  
 اُن میں سے ہر ایک کو پر نام کر کے پوچھتے ہیں کہ سیتا رام اور  
 لکشمی کب بن ہیں؟ وہ پڑو کے سب سما چار بھرت جی کو کہتے  
 ہیں۔ اور انہیں دیکھ کر جنم کھیں پاتے ہیں

جے جن کہیں کسل ہم دیکھے۔ لے پر یہ رام لکھن سم لیکھے  
 ایہی پڑو پچھت سب ہی سیانی۔ سنت رام بن باس کہانی  
 جو لوگ کہت ہیں کہ ہم نے اُن کو کشی پورک دیکھا ہے اُن کو وہ  
 رام لکشمی کے سمان ہی پیار سے جانتے ہیں۔ اس پر کار سب سے  
 سندربانی سے پوچھتے اور شری رام جی کے بن جانے کی کھن سننے جاتے ہیں

تپہی باسری پرات ہیں چلے ستر اور کھونا تھا  
 رام ورس کی لالسا بھرت قمرس سب سا کھت

کر کے پیدل چلتے اور کھیں کھاتے ہوئے شری رام چندر جی کو منائے  
 کے لئے جارہے ہیں۔ اُن کے سمان دوسرا آج کون ہے؟

بھانپ بھگتی بھرت آچر نو۔ کہت سنت دکھ روشن ہر نو  
 جو کھو کھو کھو کھو کھو سوئی۔ رام بندھو اس کا چہ نہ ہوئی

بھرت جی کا بھارتی بھاؤ بھگتی اور اُن کا آچرن کہتے اور سننے  
 سے دکھ اور دوشوں کے ہرنے والے ہیں۔ یہ سبھی اچھو کھو  
 کہا جاتا ہے تھوڑا ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو؟ شری رام چندر جی کے

بھائی جو کھو ہے۔ ہم سب سپاہ بھرت ہی بھیں۔ بھیندہ دھیندہ جتی جن لیکھیں  
 ڈانگن دیکھی وسا پچھتا ہیں۔ کیکی مٹی جی کو کھو ستو نا ہیں  
 ہم سب بھرت اور اُنکے چھوٹے بھائی شتر دھن جی کو دیکھ کر  
 آج سو بھاگہ وان استروں کی گنتی میں آگئیں۔ اس پر کار بھرت  
 جی کے گنوں کو اور اُنکی دشا کو دیکھ کر سب استریاں پچھتا ہیں۔  
 اور کہتی ہیں کہ یہ پتر کیکی جیسی مانا کے پوگہ نہیں ہے۔

کو کھو دوش رانی ہی ناہن۔ بھئی سبو کینہہ یہی خودا بن  
 کہاں ہم لوک بید بھئی ہیندی۔ لکھو تیا کل کر توئی ملینی  
 بہیں کد لیس لگاؤں کیا ما۔ کہاں یہ دسویں یہ پرینا ما  
 اس آندہ آچر جو پرتی گراما۔ جنو ستر بھوئی کلپتر ویا ما  
 کئی کئی ہے کس میں کیکی کا کوئی دوش نہیں۔ بدھا نا آج ہمار  
 انکوں اطلاتی ہیں جنہوں نے یہ جوگ کر دیا۔ کہاں ہم لوگ۔ دید  
 ودھی ہیں۔ جو جنگی علاقے اور گنوار گانڈ میں لبتی ہیں اور استروں  
 میں ادھم استریاں ہیں۔ اور کہاں پیر کرموں کا پرینام سروپ آکا  
 درن۔ ایسا آندہ آچر جو پرتی گراما میں ہو رہا ہے۔ مانو کاپ  
 برکش رتلی تہا میں اگ گیا ہو۔

بھرت دسود دیکھت کھلیو واک لو کہ نہ کر بھاگو  
 جنو سنگھل باس نہہ کھلیو بدھی لیس سلہ پر یاگو

بھرت جی کے دشمن کرتے ہی راستے میں دھننے والے لوگوں  
 کے بھاگ کھل گئے، دستکھل دیپ کے رہنے والے لوگوں



کئی ہی اکٹھی برہم سکھواہ ہم ملن جنیشو  
اس سے بھرت جی کا جیسا پریم تھا۔ اس کا ورن شیش جی  
بھی نہیں کر سکتے کوئی کے لئے تو اس کا ورن کرنا ایسے ہی مہاکھن  
ہے جیسے امنکا را درمنا سے ملین چت والے منشوں کے لئے  
برہم سکھ کی پراپتی۔

سکل سینہ پہنچل رگھو پرکس۔ گئے کو س دئی دن کر ڈھریں  
جلو تھو دیکھی بسے ہی بتیں۔ کینہہ گون رگھو ناٹھ پرتھیس

شری رگھو ناٹھ جی کے پریم کے مارے تھل ہونے کے کارن  
سورج غروب ہونے تک سب لوگ صرف دو کوڑا ہی مل سکے اور  
اچھی جگہ اور پانی کا آرام دیکھ کر رات بسر کرنے کیسے وہاں ہی ٹھہر گئے رات  
کے بیت جلنے پر شری رگھو ناٹھ جی کے پریمی بھرت جی نے آگے کوچ کیا۔

اہاں رامو رجتی او سیتھا۔ جاگے سیال ستین اس دیکھا  
سہت سماج بھرت جنولے۔ ناٹھ بیوگ تاپ تن تائے۔

اُدھر شری رام چندر جی جب جاگے تو ابھی کچھ رات باقی تھی۔  
رات کو سیتا جی نے ایسا پینا دیکھا مانو سماج سہت بھرت جی  
وہاں آئے۔ وہ پرکھو کے دیوگ کی آگ میں جل رہے ہیں۔

سکل ملن من دین دکھاری۔ بکھیں ساہو سن اٹوہاری  
سستی سیاسین بھیرے جل لوچن۔ بھئے پوچ بس سوچ بھوچن

سب ہی من میں اُداس اور دین دکھی ہیں۔ ساسول کو دوسری ہی شکل  
میں دین دکھی دیکھا سیتا جی کے پیسے کو سن کر شری رام جی کی آنکھوں میں  
آنسو بھر گئے سب کی فیتا کو دور کرنے والے بھگوان سویم چندا میں گن  
ہو گئے۔ دیکھو کیسی وجہ تڑپ کی لپلا ہے۔

لکھن سین یہ نیک نہ ہونی۔ لکھن کچاہ سنائی ہی کوئی

اس کہی بندھو سمیت نہانے۔ پوچی پراری سا دھو سناٹے

یہ بھو شری لکھن جی سے کہنے لگے۔ کہ ہے لکھن اس پیسے کا پریم  
اچھا نہ ہوگا۔ کوئی بُری فرستائے گا۔ ایسا کہہ کر بھائی سمیت شری رام چندر جی  
لے اٹھان کیا اور شوچی کی پوجا کی۔ اور سادھوؤں کا آدرس نکال دیا۔

اس دن وہاں ٹھہر کر دوسرے دن سویرے ہی شری رگھو ناٹھ  
جی کا سمن کرتے ہوئے چلے ساتھ میں جانے والے سب لوگوں کو  
بھی شری رام جی کے ورن کرنے کی ادھیانا بھرت جی کے سمان ہے  
منگل سنگن ہوئیں سب کا ہو۔ پھر پھر میں سکھ بلوچن باہو  
بھرت ہی سہت سماج اچھا ہو۔ ملے میں رامو پرتھی دکھ داہو  
سب کو منگل سنگن ہو رہے ہیں۔ مکھ دینے والے پرشوں کے  
رائیں اور استریوں کے بائیں) نیز اور باز دیکھ کر رہے ہیں۔ سارے  
سماج سہت بھرت جی کے من میں اتنا (حوصلہ) ہے کہ شری رام  
جی کے ملنے سے سب دکھ درد مٹ جائے گا۔

کرت منور تھ جس جیاں جاگے۔ جیا میں سینہ پریم سب کے  
ستھل اٹک پگ نگہ کی دھیں۔ بہل بچن پیس بس بولہیں

جو جس کے من میں ہے وہ ویسا ہی منور تھ کرتا ہے سب پریم  
کی شراب میں متوائے ہوئے جا رہے ہیں سب کے اٹک ستھل ہیں  
اور راستے میں قدم دھرتے ہوئے ان کے پاؤں ڈنگا رہے ہیں۔  
پریم کے دش ہوئے سب گد گد بچن بول رہے ہیں۔

رام سکھاں تنسی سے دیکھاوا۔ سبیل سرو مسنی سچ سہاوا  
جاسو سمیت بہت پٹے نیرا۔ سیاسیمیت بسجیں دووہیرا

نشا دراج گوہ نے اسی سے پریتوں میں سراج بھاد سے ہی  
سند کا مدگری دکھلایا۔ جس کے نزدیک ہی سینوئی ناری لے  
کنارے سیتا جی سمیت دونوں بھائی تو اس کرتے ہیں۔

دیکھی کہیں سب دند پیر نا۔ کہی جے جانی جیون راما  
پریم مگن اس راج سما جو۔ جیو پھری اور چلے رگھو راجو

سب لوگ اس پرست کو دیکھ کر مارت پر نام کرنے لگے۔ اور  
جانی جیون شری راج چندر جی کی جے ہو۔ ایسا جیکار کرتے لگے۔

سارا راج سماج پریم میں مگن ہے۔ مانو شری رگھو ناٹھ جی اودھیا  
کو واپس لوٹ چکے ہوں۔

بھرت پریمو پرتھی سے جی تن کہی سکئی نہ سیشو

بھھاؤ کو من میں جان کر پرکھو شری رام چندر جی کا من بھرنے کیلئے  
کوئی ٹھکانا ہی نہیں پاتا۔

سمادھان تب بھایا جانے۔ بھرتو کہے ہوں سادھو سیدانے  
لکھن لکھن پیر بھوہرے لکھھاؤ۔ کہت سے سم نیتی بحپارو  
تب یہ جان کر انہیں سادھان (نسلی) ہو گیا کہ بھرت سادھو  
بھھاؤ اور جتر ہے۔ اور میرے کہنے میں ہے لکھن جی نے پیر بھوہرے شری رام  
چندر جی کے من کو چنتا لگن دیکھا۔ تو وہ سب سے کے اسرار نیتی بھرتے

بچن کہنے لگے۔ سیدو گوسیں نہ ڈھٹھا ڈھٹھا  
بنو پھیں کچھو کہیوں گوسیں۔ سیدو گوسیں نہ ڈھٹھا ڈھٹھا  
تمہ سرور گہ سرور منی سوامی۔ اپنی بھی کہیوں انوکا می  
ہے سوامی اس آپ سے پوچھے بغیر کچھ کہنے لگا ہوں کیونکہ  
سیدو کسی اپت کال میں ڈھٹھا کر کے سے ڈھٹھا نہیں سمجھا جاتا۔  
ہے سوامی! آپ سرور گہ سرور منی ہیں۔ میں تو اپنی بھتی کے ٹوسا کرتا ہوں۔

ناٹھ سہر ڈھٹھا سہر چت سیل سینہہ نڈھان  
سب پر پرتی پرتی جیاں جانے اپوسمان

ہے ناٹھ! آپ سب کا بنای کارن پر مہت کرنے والے ہیں۔  
آپ سہر سہاوشیل اور پریم کے جھنڈا رہیں۔ آپ کو سمجھی سے پریم  
اور سمجھی پر وشواس ہے۔ آپ اپنے ہر دے میں سب کو اپنے سمان  
جانتے ہیں۔

بشتی جیو پائی پر بھو تائی۔ مٹوڑھ موہ بس ہو ہیں جنائی  
بھرتو نیتی رت سادھو سجانا۔ پیر بھوہرے پریمو سکل جگو جانا  
لیکن رشتے بھوگوں اسات موڑھ جید پر بھتا (سوامی پن)  
پاکر وہ وش اپنے اصلی روپ میں ننگے ہو جاتے ہیں۔ بھرت نیتی پن  
سادھو بھھاؤ اور جتر ہے۔ آپ کے جرنوں میں اس کا پریم ہے۔ اس بات  
کو سارا سنسا جانتا ہے۔

نیو نیو رات پڈو پائی۔ چلے دھرم مر جاد مسائی  
کس کسندھو کو اسرود تاکی۔ جانی رام کن باس ایکا کی  
کری کسرتوں سبھی سما جو۔ اے کرے اکنگ راجو

چند ستمانی سرنی بندی بیٹھے اتر دسی دیکھت بھٹے  
نہ دھوری لکھک مرگ بھوری بھاگے بگل پر بھو اشرم گے  
تلسی اٹھے اولوکی کار نو کاہ چت سچکت لے رہے  
سب سماچار کرات کو لہنی آئی۔ یہی اور سر کے

دیوتاؤں کا سمان اور سنی جنوں کو بند نا کر کے شری رام چندر  
جی بیٹھ گئے اور اتر دشا (شمال کی جانب) کی طرف دیکھنے لگے۔  
آکاش میں دھول چھا رہی ہے۔ بہت سے پشو بھی کھڑے  
ہوئے پر بھو کے اشرم کی طرف بھاگے۔ آرہے ہیں۔ تلسی داس جی  
کہتے ہیں کہ پر بھو یہ سب کچھ دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور سوچنے لگے  
کہ اس کا کیا کارن ہے؟ من میں وہ بڑے حیران تھے۔ اتنے میں  
کول اور بھیلوں نے اگر سب سماچار سنایا۔

سنت سمنگل بین من پر مودن پلاک بھرت  
سرد سمرورہ نین تلسی بھرتے سیدہہ جل

تلسی داس جی کہتے ہیں کہ سندر منگل بچن من کر پر بھو شری  
رام چندر جی کا شری پکت ہو گیا۔ من میں بڑا آندھوا۔ اور موم سرا  
کے گل کے سمان سندر نیت پریم جل سے بھرت گئے۔

بھوری سوچ بس بھے سیار و نو۔ کارن کون بھرت آگو نو  
ایک آئی اس کہا بھوری۔ سین سنگ جترنگ نہ بھوری  
سیتا پتی شری رام چندر جی بھی چنتا لگن ہو گئے کہ بھرت جی کے  
سنے کا کیا کارن ہے؟ پھر کسی ایک نے اگر کہا کہ بھرت جی کی سادھ  
بڑی بھاری جترنگ سیتا جی ہے۔

سوئی رامی بھاتی سوچو۔ ات پتوت کج ات بندھو سوچو  
بھرت بھھاؤ سمجھی من ماہیں۔ پیر بھوہرے چت ہمت کھتی پائو ماہیں

یہ شکر شری رام چندر جی بہت ہی سوچ کے وش ہو گئے۔  
ادھر پتاجی کے بچنوں کا یلن ادھر بھرت جی کا راج سنہا لے میں  
سنگوچ ہونے کے کارن انہیں منانے کے لئے آنا۔ بھرت جی کے



کوئی پرکار کلیسیا کسلائی۔ اُسے دل بھری دوڑ بھائی  
 وہ بھرت بھی آج آپ کے ادھیکار کو پکڑ دھم کی مراد  
 بھنگ کر کے چلے ہیں کھل کھولے بھائی آپ پر پیت کال کا سے  
 دیکھ اور یہ جان کر کہ آپ بن میں نہیں کسی مددگار کے اکیلے میں بن میں  
 بڑا دھار کر کے سماج کو سجا کر آپ کو ٹھکانے لگا کر راج کو لے کھٹکے  
 کرنے کے لیے یہاں آئے ہیں۔ ایک پرکار کے کپٹ اور کٹنا من  
 میں لے کر سینا کھٹی کر کے دونوں بھائی چڑھ دوڑے ہیں۔

جول جیاں ہوتی نہ کپٹ کچائی۔ کیہی سوہاتی رتھ باجی گجالی  
 بھرت ہی دوسو دہائی کو جائیں۔ جگ برائی راج پدویا میں  
 اگر اُنکے حق کپٹ اور کال نہ ہوتی تو رتھ گھوڑے اور ماتھی کسے  
 اچھے نکلے بھرت جی کو بھی کیا دوش دیا جائے۔ راج پدیا جائے پسند  
 میں سبھی مدیں اندھے ہو جاتے ہیں۔

سسی گرو تیا گامی گھشنو چڑھو بھو بھومی سر جان

لوک بید تین مکھ بھا ادھم نہ بین سمان

دیکھو! چند مانے گرو کی استری سے بھوگ کیا۔ راج نہند  
 برہمنوں کی پالکی پر چڑھا۔ راج بن جیسا تو کوئی بیچ اور نہیں ہوگا جو  
 لوک اور وید دونوں سے بھگہ ہو گیا۔

سہسرا ہو سمرنا تھو ترہ سنکو۔ کیہی نہ راج مددینہ کلنکو  
 بھرت کینہہ یہ اچت اُپاؤ۔ رپورن رنچ نہ را کھب کاؤ  
 سہسرا ہو، دیوراج اندر اور تری شنکو آدی کس کو راج کے  
 گھنڈے کلنکٹ نہیں کیا۔ بھرت جی نے یہ اُپے بھیک ہی کیا  
 کیونکہ شتر اور قرضے کے کسی ایش کو بھی باقی نہیں رہے دیا جائے۔

ایک گنتی نہیں بھرت بھلائی۔ ندرے بامو جانی اسہائی  
 بھئی پریدی سوو اسجو بسعشی۔ سمر سوش رام مکھو سیکھی  
 بھرت جی نے ایک کام اچھا نہیں کیا۔ جو آپ کو بن میں بے یار و مددگار  
 پا کر آپکا نرا کر دیا۔ جب وہ یدھ میں آئے کرودھ سے بھر پور مکھ کو  
 دیکھیں گے۔ تو وہ اس بیچ کرم کا مزہ بھی اچھی طرح سے چھ لیں گے

ایتنا کہت نیتی رس بھولا۔ رن رس بھولک مس بھولا

پیر بھو پدیندی سس راجھی۔ یو لے ستیہ سچ بلو بھاشی

نقا کہتے ہی لکھن جی میتی رس تو بھول گئے۔ اور یدھ رس پٹی  
 برکھن پلاکولی کے ہاتھ سے بھول اٹھا۔ ارٹھات (نیتی کی باتیں)  
 تو انہیں بھول گئیں۔ اور ویرن نے اندر ہی اندر جوش مارا پھر پھو  
 شری رام چندر جی کے چروں کی منڈنا کر کے اُن کے چروں کی دھول  
 سر پر رکھ کر اور اپنا سچا اور سچا ہوا ک بل کہتے ہوئے بولے۔

انوجیت ناٹھ نہ مانب مورا۔ بھرت ہم ہی اُپکار نہ تھورا

لکھن کی سہنے رہے مٹو مارے۔ ناٹھ ساتھ دھو ناٹھ ہمارے

ہے ناٹھ! میرا کہنا انوجیت (نامناسب) نہ مانے بھرت نے  
 ہمارے ساتھ کچھ کم چھڑ خانی نہیں کی ہے۔ ارٹھات ہمارے ساتھ بہت  
 زیادتی کی ہے۔ آخر کہاں تک من کو مارا اُنکی زیادتی سہتے جائیں گے  
 ہمارے ہاتھ میں ہے۔ اور ہے ناٹھ! آپ ہمارے ساتھ ہیں۔

چھتری جاتی رگھو کل جنمو رام انوک جگوجان

لات ہوں ماریں جڑھتی سترنج کو دھوری سمان

کھشتری جاتی۔ رگھو کل میں جنم اور آپکا سیوک ہوں۔ سارا

سندسار اسے جانتا ہے۔ پھر بھلا زیادتی کیسے سہن کر جاؤں۔

دھول کے سمان بیچ اور کون ہے۔ پر تو لات مارنے پر وہ بھی مہر

ہی چڑھتی ہے۔

اٹھی کر موری رجا لیسو ماگا۔ مہنوں پر رس سووت جاگا

باندھی جٹا سر کسی لٹی بھا تھا۔ ساجی سر اسنو سائیو ہا تھا

ایسا کہہ کر بڑے ہو کر ناٹھ جڑ کر لکھن جی سے پھر سے آگیا

مانگی۔ ماو ویرن نے نیند سے جاگ اٹھا ہو۔ سر پر جٹا باندھ کر کس کو ش

کس کر اور دھنش کو سجا کر ان کو ناٹھ میں لے کر کہا۔

آج رام سیوک جسو لیسوں۔ بھرت ہی ستر کھاؤن دیوں

رام نرا در کر کھلو پائی۔ سو دھوں سترنج دو بھائی

ہے پر بھو! آج میں آپ کے سیوک ہونے کا شیش لوں گا۔

اور بدھ میں بھرت کو شکشا دینگا۔ اے بچے مراد کرنے کا بھل پا کر دو فو  
بھائی یڈہ سیج پر میں سے سوئیں گے۔

اسی بنا بھل سکل سماجو۔ پر گٹ کر یوں رس پھل سہو  
جیسی کمری نکڑ لٹی مرگ راجو۔ لٹی لپیٹی تو جیسی پا جو  
تیسہ ہیں بھرت ہی بین سمیتا۔ سانج نڈری تپا تنوں بھیتا  
جوں سہاٹے کر سنگرو آئی۔ توں مار یوں رن رام دوہائی  
اچھا ہوا جو سارا سماج اکٹھے ہو کر چڑھ آیا۔ آج میں پہلا  
ہمارا کر دھہ پر گٹ کر مل گیا۔ جیسے ہاتھوں کے چھنڈ کو شیر کھیل  
سکتا ہے۔ اور ہلا لڑا بھی کو جیسے لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ ویسے ہی  
بھرت کو ساری سینا سمیت اور شرو گھن بہت مراد کر کے انہیں  
یڈہ میں پراست کر دوں گا۔ اگر خود شرو جی ہمارا ج بھی اُن کی سہاٹا  
کو نہیں تو تپے رام آجی دوہائی میں انہیں یڈہ میں مار دوں گا کبھی نہیں  
چھوڑوں گا۔

آئی تروٹ ماٹھے لکھنؤ لکھی سنی سپتھ پروان  
سبھ لوگ سب لو کیتی جا بہت جھبھری۔ مھکان  
لکھن جی کو کر دھہ سے لال پیدا ہوا دیکھ کر اور اُنکی سچی بڑیا کو  
مُن کر سب لوگ ڈر گئے۔ اور لوگ پاں ڈر کے مارے گھرائے ہوئے

بھاگ جاتے ہیں۔  
جگو بھگے گن بھئی بانی۔ لکھن باہول بپ بھانی  
تاں پرتاپ پر بھاؤ تمہارا۔ کوہی سکئی کو جتان ہارا  
سارا سندار ڈریں گن ہو گیا لکھن جی کے پاد باہول (وقت  
بازو) کی پرشاکرتی ہوئی اکاش بانی ہوئی کہ ہے تاں اتہا لے  
پرتاپ کے پو بھاؤ کو کون کہہ سکتا ہے۔ اور کون جان سکتا ہے۔

انوجیت اچت کا جو کچھ ہوو۔ سبھی کیسے بھل کہہ سبو کو وہ  
ہنسا کر ی پاپیں پچھتائیں۔ کہیں سید بدھ تے بدھ ناپیں

پرتو جو کچھ بھی کرنا ہو۔ پیسے اس کے سمبندھ میں اچت انوجیت  
(مناسب اود، مناسب) کا خوب اسی طرح سے ویاہ کرنا چاہئے  
سوچا کچھ کر ویاہ پوروک جو کام کیا جائے اسے بھی بھلا کہتے ہیں۔ یڈ  
اور پتہ لوگ کہتے ہیں کہ جو ملہ بازی کر کے بعد میں پچھتے ہیں وہ

بھی مان نہیں ہیں۔

سنی سرجن تھن سکی نئے۔ رام سیاں سادار سنمانے  
کی تاں تمہہ بیتی سہائی۔ سب میں کھن راج رڈو بھائی  
دیو بانی مَن کر لکھن جی لگا گئے نری رام چندر جی نے اور کیسافہ  
اُن کا سخاں کیا۔ ہے تاں اتم نے بڑی سند بیتی کہی ہے۔ راج کا  
د (چھنڈ) سب سے کھن ہوتا ہے۔

جوا پرت نرپ ما نہیں تہی۔ ناہن سا دھو سہا میں سنی  
سندھو لکھن بھل بھرت سہر لیا۔ بھئی پرت نرپ میں سندھو ر لیا  
پرتو راج کے مدکا آچن کر کے وہی راجہ متوالے ہوتے ہیں۔  
جنہوں نے سا دھوں کی تھکا کا سمت سنگ نہیں کیا۔ ہے لکھن  
مٹو! بھرت جی کے سمان اتم پرش برہما جی کی رچائی ہوئی سرشٹی  
میں نہ کہیں سنا ہے اور نہ کہیں دیکھنے میں آیا ہے۔

بھرت ہی ہوئی نہ راج مدو بدھی ہری ہری پانی  
کبرھوں کہ کا کجی سیکر فی چہر سہندھو بن سانی

الودھیا کے راج کی تو بات کیا ہے۔ برہما و شنو اور شرو جی  
کا پدا کر لکھی بھرت کو لکھی راج مذہن ہو گا۔ کیا کبھی کھٹائی کی  
بوندوں سے کشیر ساگر کھپ سکتا ہے۔

تھرو ترنا ترنی ہی کو گلی۔ لگنو مگن کو میا گھیں ملے  
گو پر مل پور پرت لکھت جوئی۔ رنج چھا برو چھا رے چھوئی

اندھیرا چاہے دوپہر کے سورج کو نکل جائے اکاش چاہے  
بادلوں میں تل کر لین ہو جائے۔ اگست مٹی گائے کے کھڑقے جیسی  
میں بھیلے ہی ڈوب جائیں۔ اور پرتھوی چاہے اپنی سبھاوک  
شیلٹا (قوت برداشت) کو پھوڑے۔

مسکھوئی کو میر ورائی۔ ہوئی نہ نرپ مدو بھرت ہی بھائی  
لکھن تمہارا سپتھ پتھو انا۔ سنی سہنڈھو نہیں بھرت سمانا

تھہر چاہے اپنی پھونک سے سیمرو پرت کو اڑا دے۔ یہ سب  
نامکن! میں ممکن ہو سکتی ہیں۔ لیکن ہے بھائی! بھرت کو راج مذہن نہیں



جس کا وزن نہیں کیا جاسکتا۔ ادھر بھرت جی نے سارے سماج کے بہت مندائی کے پوتے میں اشتنان کیا۔

سرت سیمپ لکھی سب لوگا۔ مائی مانو گر سچو نیو گا  
چلے بھرتو جہاں سیرا گھو رانی ساکھ نشاد ناگھو گھو بھائی

ندی کے کنارے باقی سب سماج کو ٹھہرا کر مانا گویا اور شری  
کی آگیا پا کر بھرت جی شترو گھن اور نشاد راج کو ساکھ لے کر وہاں کو  
چلے جہاں پر کہ شری سیتا جی اور شری رگھو ناگھ جی براجمان تھے۔

سبھی مانو کرتب سکچا میں۔ کرت کرتک کوئی من ماہیں  
رامو لکھنوسیا سستی مم ناؤں۔ اٹھتی جی انت جہاں تھی بھائیوں

بھرت جی اپنی اندکی کرتوت کو من میں یاد کو کے آگے بڑھنے  
میں ہی کھپاتے ہیں۔ اور اپنے من میں کروروں کو ترک (اعتراف)  
شک شبہات کرتے ہیں۔ اور سوچتے ہیں۔ کہ میرا نام گن کر رام گن  
اور سیتا جی ستھان چھو کر کہیں دوسری جگہ اٹھ کر نہ چلے جائیں۔

مانو متے مہوں مانی موہی جو کچھو کر ہیں سو کھنور  
اگھ اوگن پھی آدر ہیں سمجھی اپنی اور

میری اندکی کرتوت پر دیا کر کے اور مجھے اس کا بیٹا جان کر  
وہ جو کچھ بھی میرے ساکھ کریں سو کھنور ہے۔ پر وہ اپنی طرف سے  
ارھات مجھے اپنا چھوٹا بھائی اور سیوک جان کر اس سمبندھ کی دشمنی  
سے وہ میرے پاؤں اور دوستوں کو کشما کر کے میرا ہی آدر کر کے

جوں پر میر ہیں ملن منو جانی۔ جوں نہا نہیں سیوکو مانی  
موریں ملن راہی کی من ہی۔ رام سوسوئی دو سب من ہی

خواہ مجھ کو یلین من جان کر تیاگ دیں خواہ اپنا سیوک جان کر میرا  
سنان کو یلین میں نہا لکی جتوں کی شرن ہولی شری نام جی تو بڑے  
اتھ سوئی ہیں۔ دوش تو سب دس کا ہی ہے۔

جگھس بھاجن جا ملک چنا۔ نیم نیم راج چیں نہیں  
اس من گنت چلے ملک جا آ۔ سگھنیں سگھنیں سب گاتا

سنسار میں ایش کے پاترو پیسے اور پھلی ہیں جو اپنے پیر اور پرکھ کو

ہو سکتا۔ ہے لکھن میں تنہا ری اور پتا جی کی سو گند کھا کر کہتا  
ہوں۔ کہ بھرت جی سے سنان کوئی پوتہ اور اتھ بھائی سنسار میں

نہیں ہے۔  
سگھو کھیر واوگن جب لو تانا۔ ملی لپی پر پتھو بدھاتا

بھرت ہنس رہی ہنس تر اگا۔ جمنی کینہہ گن دوش بھگا  
بشہ گنوں سے بہت جہاں ان دونوں کو ملا کر بدھاتا اس

در شہ جگت کی رہنا کرتا ہے۔ ارھات ساری شری گنوں اور  
اوگنوں سے ملی جلی ہے) بھرت جی نے تو سورج دس روپی  
علااب میں ہنس روپ سے جہم لے کر گن اور دوشوں کو الگ الگ

کر دیا ہے۔  
گہی گن نے تھی اوگن باری۔ نج جس جگت لینہی اجیاری

کہت بھرت گن سیکو سبھاؤ۔ پریم پوہی ملن رگھو راؤ  
گن روپی دودھ کو گہرین کر کے اور اوگن روپی جہاں کاتیاگ کر

کے بھرت جی نے اپنے نیش سے سنسار کو روشن کر دیا ہے بھرت جی  
کے گن شیل سبھاؤ کو کہتے کہتے شری رگھو ناگھ جی پریم ساگر میں گن  
ہو گئے صحنی رگھو برانی ببدھ دیکھی بھرت پر سہیتو

سکل سہا بہت رام سویر کھو کو کر یا نکیتو  
دونا لوگ شری رام چندر جی کی بانی من کر اور بھرت کے  
تیں اٹھی پر تھی دیکھ کر سنا کر نے لکھ۔ اور کہنے لکے۔ کہ شری رام  
چندر جی کے سنان کر یا نہ جان پر کھو اور کون ہے!

جوں نہ ہوت جاگ جنم بھرت کو۔ سکل دہم دھرو دھنی دھرت کو  
کھی کل اگم بھرت گن کا گھٹا۔ کھاتی تہہ پتھو ناگھتا

اگر سنسار میں بھرت جی کا جنم نہ ہوتا تو یہ بھوتی پر دھرم کی دھری  
کو کون دبارن کرتا۔ ۶۔ کوئی سماج کے لئے بھرت جی کے گنوں کی  
لکھا اگم ہے۔ (ارھات کوئی لوگ اس کا پاؤ نہیں پا سکتا ہے

رگھو ناگھ! آجے پیر سے دوسر کوئی نہیں بیان سکتا۔  
لکھن رام بیان لکھنی شربانی۔ اٹی کھو لہنیو نہ جانی بھائی

اباں بھرتو سب بہت سہا لے۔ چند اکھیں تہیت نہا لے  
لکھن رام اندھینا جی نے دیوتاؤں کی بانی من کو بہت ہی کھ پایا۔

جیسے کہ پھر کار کی آفت کے بچے سے ڈری ہوئی دکھی پرچا  
تینوں تابوں (اڑھیا تھاک اڑھی دیوک اور اڑھی جھونک) سے پیرت  
اور بڑے بھاری گرمیوں سے ستائی ہوئی کسی اُتم دلش اور اُکم راج  
میں جا کر ٹکھی ہو جائے بھرت جی کی ٹھیک دسی دشا ہو رہی ہے بھرت  
زیادہ بارش کا ہونا۔ بالکل بارش کا نہ ہونا۔ جہڑوں کا بھرت بڑھ جانا۔  
مڈی دل کا فصل کا صفایا کر دینا۔ طوطوں کا کھیتوں کو اجاڑ دینا۔ اور  
کسی دشمن کی فوج کا کھیتوں اور فصلوں کو برباد کر دینا۔ ان چھ افضول  
کو اتنی کہتے ہیں)

رام باس بن سیتی بھرا جا۔ ٹکھی پرچا جنو پائی سسرا جا  
بجویر اگو بیکو نریسو۔ بین سہاون پاون دیسو  
شری رام جی کے رہنے سے بن رام کی سیتی ایسی شو بھا رہی  
ہے۔ مالو اچھے راج کو پاکر برہا ٹکھی ہوگی۔ وہ ایک راج ہے۔ اور  
ویراگ متری ہے۔ اور سندھ سہاؤنان نو تر دیش ہے۔

بھٹ جم نیم سیل رھائی۔ سانی سیتی سچی سندھ رانی  
سکل اناس سہاؤ۔ رام جرن اشتر چنت چاؤ

نیم کی (انہسا ستیہ۔ ۱۔ ستے چوری ذکرنا)۔ بن سچر پاد پری  
گرہ (کسی دستور میرے بن کا اچھان ذکرنا)۔ اور نیم (اشو ج یعنی  
پوترنا سنتوش تپ۔ شاستروں کا پڑھنا پڑھانا۔ اور ایشور پر شر دھا  
اس راجہ کے شہر پودھا ہیں۔ پریت راج دھانی ہے۔ شانی اور شر پو  
بھی اس راجہ کی سندھ اور پوتر رانیاں ہیں۔ وہ سریشٹھ راجہ راج کے  
سب انگوں سے پورن ہے۔ اور راجہ رام چندر جی کے جرنوں کے آفرت  
رہنے سے اس کے من میں بڑا بھاری اُلساہ ہے۔

جلتی ہوئی پاکو دل سمت میرا کھو اوسو  
کرنا انکاک لا جو پیرٹ کھ سمپدا سکاو

مور روئی راجہ کو اس کی فوج سمیت جیت کر یہ دو یکا دہی  
راجہ بے کلکے راج کر رہا ہے۔ اس کے نگریں مکہ سیتی اور نکال (اناج  
کی بہتات و خوشی کا ہونا) چھایا جا رہا ہے۔

بن بدلیس مٹی باس گھنیرے۔ جنو پیرٹوگا ڈں گن کھیرے  
پنک پیرٹوگا ہر گس نا نا۔ پرچا سہاؤ راجانی پھانا

نت نیا بنا رکھنے میں لہریں ایساں میں سوچے ہوئے بھرت جی راستے  
میں جے جا رہے ہیں۔ ان کے شریر کے سب انگ منکوج اور پریم کے  
مارے شعل ہو رہے ہیں۔

پھرتی سہوں مانو کرت کھوی۔ چلت گئی بل دھیرج دھوری  
جب بھرت رگھو ناٹھ سبھاؤ۔ تب پتھ پرت اٹاٹل پاؤ  
ماتا کی بڑی کرتوت کو یاد کر کے ان کے پاؤں پیچھے کو ہٹتے  
ہیں۔ پر دھیرج کی دھری کو دھان کرنے والے بھرت جی اپنے  
بھگتی بل سے اگے بڑھے جاتے ہیں۔ جب وہ شری رگھو ناٹھ  
جی کے سبھاؤ کو سہن کرتے ہیں۔ تب راستے میں ان کے قدم  
تیزی سے اٹھتے گتے ہیں۔

بھرت دسا تھی او سر کیسی۔ جل پرو میں جل اتی جیسی  
دیکھی بھرت کر سوچو سنیہو۔ بھاناشا دتھی سے بد یہو  
اس سے بھرت جی کی دشا ایسی ہے جیسی جل کے پرواہ میں  
جل کے بھنور کی گتی ہوتی ہے۔ بھرت جی کے پریم اور چنتا کو دیکھ کر  
اس سے نشاد راج اپنے شریر کی سدھ بدھ کھ بیٹھے۔

لگے ہوں منگل سنگن سنی پنی کست لساؤ

مٹلھی سوچو سوئی پر شو پنی پرینام بشاؤ

منگل سنگن ہونے لگے۔ انہیں سن کر اور ان پر دھا کر کے نشاد  
راج کہنے لگا۔ کہ چنتا دور ہوگی اور خوشی ہوگی۔ پر آخر میں پھر دکھ ہوگا  
سیوک کچن سنیہ سب جائے۔ اشتر نکٹ جائی نیا رائے  
بھرت دیکھ بن سیل سما جو۔ بدت چھ دھت جنو پائی سنا جو

بھرت جی نے سیوک گوہ کے سب کچن سج جاتے۔ اتنے میں  
دھ اشتر کے نزدیک جا پہنچے۔ وہاں کے بن اور پیرتوں کے سلسلوں کو  
دیکھ کر تو بھرت جی اتنے پر سن ہوئے مالو کسی بھوکے کو لہڑیہ بھرجن کی  
پرائی ہو گئی ہو۔

اتنی بھرتی جنو پیرٹوگا دھاری۔ قری بہت تاپ پیرٹ گرو ماری  
جائی سراج سدیس سکھادی۔ ہو میں بھرت جی شری مانو ماری

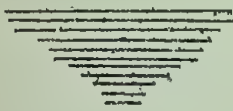


ان میں اور بھی پرانت میں جو کئی لوگوں کے آسمان ہیں۔ وہ ماہ شہر  
نیکو کاؤں اور کھیتوں کا سمود ہے۔ بہت سے بڑے لکڑی بچے جو  
ایک پر کار کے وہاں دھرتے ہیں۔ وہ مانو پر جا لوگ ہیں جس کا  
ورن نہیں کیا جاسکتا۔

لکھ باکری ہری باگھ بڑا پا۔ دیکھی جھنشی برش سراجو سرا  
بیر و بھائی جریں ایک سنگا۔ جہاں تہاں منہوں سین جیت رنگا  
گینڈا۔ ہاتھ شیر باگھ، سور و بھیتے اور سیلوں کو دیکھ کر  
راج کے اس سراج کی سراہنا کرتے ہی بنتی ہے۔ جو آپس میں دیر بھاو  
چھوڑ کر ایک ساتھ ہی ادھر ادھر دھرتے ہیں۔ مانو جیت رنگی سینا ہو۔  
چھڑا چھڑا ہر دست کج کا جہیں۔ منہوں آسان سپر ہی باگھ باہیں  
چک چھوڑا چک سنگ پک گن۔ کو جیت منہو حراں مدت من  
پانی کے چھڑنے چھڑے ہیں مسرت ہاتھی گرج رہے ہیں۔ مانو  
ایک پر کار کے نقارے بج رہے ہوں۔ جیکو، جیکو، سیسے۔  
طوطا اور کوٹلوں کے جھنڈ کے جھنڈ اور سندھتس برن من ہو کر  
کوٹ رہے ہیں۔

لیکن گاوت ناچت مورا۔ جنو سراج منگی چھو اور  
بیلی ٹپ ترن پھل سچو لا۔ سب سا جو مد منگی مولا  
بھونروں کے جھنڈ گنجا کر رہے ہیں۔ مورنا ج رہے ہیں۔  
مانو اس ویک روپی راج کے سند راج میں چاروں طرف منگی  
ہی منگی ہے۔ بیل و برکش۔ لکھ اس سب پھل اور بھونروں سے  
لدے ہوئے ہیں۔ سب سراج آند اور منگی کا مول ہے۔

رام سیل سو بھانر کھی بھرت ہرے اتی پیمو  
تاپس تب پھلو پانی جی سگھی ہریش نیمو  
شری رام جی کے پریت کی شو بھا دیکھ کر بھرت جی  
کے ہرے میں بہت ہی پریم اٹھا۔ جیسے کوئی  
پیسوی تب کے نیم کے پورا ہو جاتے پرنتہ کا  
پھل پا کر کھی ہوتا ہے۔



## ماس پارائن بیسواں و شرام نارائن پارائن۔ پانچواں و شرام

ماہوں تہاں روتے راسی۔ پرچی بدھی نیکی شمشاسی  
اے ترو سہرت سہرت گوسائیں۔ رگھو پرینٹی جہاں بھائی  
جن سند برکشوں کے درمیان میں بڑکا وشال اور سند برکش  
شو بھا پاندہ ہے جس کو دیکھ کر من موہت ہوتا ہے۔ اس بڑکے برکش  
کے پتے نیلے رنگ کے اور کھتے ہیں۔ اور اس میں لال پھل لگے ہوئے  
ہیں۔ اس کا کھنا سایہ سب موسموں میں کھ دینے والا ہے۔ اس کا سایہ  
ایسا ہے۔ مانو بدھاتا نے اندھکار اور لالی کی دانی (دھیر: غارتی)

تب کیوٹ اونچے چڑھی دھائی۔ کہیو بھرت من بھائی اٹھائی  
ناکھ دیکھے ہی ٹپ پالا۔ پا کر جی جمبو رساں نسا لا  
تب نشاد راج کسی اونچے ٹیلے پر چڑھ گیا۔ اور ناکھ اٹھا کر  
بھرت جی سے کہنے لگا۔ ہے ناکھ یہ جو بڑے بڑے بھاری درخت  
پا کر، حاسن آم اور نمال کے دکھائی دیتے ہیں۔  
جہنہ ترو برنہہ بدھیہ بوسو پا۔ منجولیاں دیکھی منو مو پا  
نیل کھن پلو پھل لا لا۔ ابرل چھانہ نہ کھد سب کا لا

نشا دراج بھی پریم کے بہت ہی دوش ہو کر راستہ بھول گئے۔ تب  
دو ٹونا لوگ سندر راستہ بتا کر بھول برساتے گئے۔

نرنگی بدھ سادھک انوراگے۔ سہج سینھو سہرا بن لاگے  
ہوت نہ بھول بھاؤ بھرت کو۔ اچر پچر چرا چر کرت کو  
بھرت جی کی پریم دشا کو دیکھ کر سیدھ اور سادھک لو  
بھی پریم میں مان ہو گئے۔ اور وہ بھرت جی کے سہج سبھاوک پریم  
کی سراہنا کرنے لگے۔ کہ اگر پرچھوی تل پر بھرت جی کا ایسا پریم  
بھاؤ نہ ہوتا تو جڑ کو چتین اور چتین کو جڑ کون کرتا۔

پریم امیٹ منارو برہو بھرتو پیو بھی گیسو جیسو  
دو ہا متھی پر گیسو سدر سادھو بہت کر پانندھو رگھو بر

پریم امرت ہے۔ مندر ایل ریت شری رام جی کا دیوگ ہے  
بھرت جی گہرے سمندر ہیں۔ کرپکے ساگر شری رگھو بر جی نے دیوتاؤ  
اور سادھوؤں کی بھلائی کے لئے اس بھرت دیو کی گہرے سمندر کو  
اپنے دیوگ روپی متھانی سے متھن کر کے اس پریم امرت کو پرگٹ  
کیا ہے۔

سکھا سمیت منوہر جوٹا۔ لکھنؤ لکھن سگھن بن اوٹا  
بھرت دیکھ پرچھو آشرم پیاون۔ سکھ گنگل سدو سہاوان  
نشا دراج جی کے ساتھ بھرت اور نشو و کشن کی سندر جوڑی کو  
گھٹے بن کی اوٹ کے کارن لکشمین جی دیکھ نہ سکے۔ بھرت جی نے پرچھو  
شری رام جی کے پوتر اور سارے منگلوں کے بھندار سندر آشرم کو دکھا۔

کرت پریمیں مٹے دکھ داوا۔ جنو جو گیس پر مار تھو پاوا  
دیکھ بھرت لکھن پرچھو آگے۔ پوچھے جن کہت انوراگے  
آشرم میں پریش کرتے ہی بھرت جی کی جنن اور دکھ مٹ گیا۔  
جیسے یوگی کو پرانتھو تو کی پراتی ہوگی ہو۔ بھرت جی کیا دیکھتے  
ہیں۔ کہ لکشمین جی پرچھو شری رام جی کے آگے کھڑے ہیں۔ اور جو کچھ  
پرچھو شری رام چندر جی انہیں پوچھ رہے ہیں۔ اس کا وہ پریم کے  
ساتھ اتر دے رہے ہیں۔

سبیس جی کی مٹی پیٹ بانڈ ہیں۔ نوں کیس کر سدر دھنوکا ندھیں

رچ دی ہو۔ سے سوامی ایہ برہر کش ندی کے نزدیک ہے۔  
جہاں شری رام جی کی پتوں کی بنی ہوئی گلیا چھائی ہوئی ہے۔

ننسی ترہو پر پیدھ سہاٹے۔ کہوں کہوں سیا کہوں لگاے  
بٹ چھایاں بیدی کا بنائی۔ سیا بچ پانی سروج سہاٹائی

وہاں تکیسی جی کے بہت سے پیر شو بھا پار ہے ہیں جو کہیں  
کہیں سینا جی اور لکشمین جی نے لگا رکھے ہیں۔ اسی برہر کش کے سایہ  
میں سینا جی نے اپنے کرملوں سے سندر ویدی بنائی ہے۔

جہاں سٹھی گن سہت رت سیارا مو سجان  
سندھیں کھٹا اتھاس سب آگم۔ نگم پیران

جہاں چتر شری سینا رام جی مٹی جنوں کے ساتھ بیٹھ کر  
ہر روز شاستر وید اور پیران کی کھٹا اتھاس سنتے ہیں۔

سکھا بن سنی بٹپ نہاری۔ اگلے بھرت بلوچن باری  
کرت پرنام چلے دوو بھائی۔ کہت پریتی سارد سچائی

نشا دراج کے بچوں کو سن کر اور برکشوں کو دیکھ کر بھرت جی  
کے تیروں میں انسو اڑائے۔ دونوں بھائی پرنام کر کے آگے  
چلے۔ انکی پریتی کا وزن کرتے ہوئے شری سرسوتی جی بھی بچکپاتی  
ہیں۔

بر کشنہیں نرگھی رام پدا نکا۔ ناہوں پارو یا سیدو ترکا  
رج برہری ہیاں سنہنی لا وہیں۔ رگھو بولن برس سکھ پاویں  
شری رام جی کے جڑوں کے نشانوں کو دیکھ کر دوو بھائی  
ایسے پرین ہوئے۔ ناو کسی کنگال کو پادس مٹی مل گئی ہو۔ وہاں کی  
مٹی کو اٹھا کر وہ سریر رکھ کر چھائی اور اچھو ل بر لگاتے ہیں اور ایسا  
کرتے ہوئے وہ ایسا سکھ پاس ہے۔ ناو خود شری رام جی سے ملے  
ہوں۔

دیکھی بھرت گتی اکتھ انیوا۔ پریم مگن لکھک جرجیوا  
سکھی سینہ پیس مگ بھولا۔ کہی سینتھ سسر نہیں بھولا  
بھرت جی کی ایسی ایوا کھیند (کھنے سے نہایت ہی باہری  
حالت) دشا کو دیکھ کر لپٹو پکشی اور جرجیو جی پریم میں مگن ہو گئے



پریم بھرے بچنوں سے لکشمں جی نے پہچان کیا اور من میں جان  
لیا کہ بھرت جی پر نام کر رہے ہیں۔ ایک طرف تو بہت دنوں کے پھرے  
ہوئے بھائی کے ملنے کا پریم اُٹھ رہا ہے اور دوسرے اور سوامی کی....  
سیوا کی بہت ہی پرلیتا (بہت ہی زور) ہے۔ نہ تو ملنے ہی بنتا ہے۔  
اور نہ چھوڑتے ہی۔ کوئی شریٹھ کوئی ہی لکشمں جی کی اُس وقت کی پس  
پیش کی حالت کا وزن کون کر سکتا ہے۔ آخر انہوں نے سیوا کو ہی ترجیح  
دی۔ مانو پتنگ چڑھانے والے کھلاڑی نے پتنگ چڑھی ہوئی کو کھینچ

لیا ہو۔  
کہتے پریم نا ہی مہی ماٹھا۔ بھرت پر نام کرت رگھو ناٹھا  
اُٹھے رامو سنی پیس اُدھیرا۔ کہوں پٹ کہوں لٹک دھو پتیرا  
لکشمں جی نے پریم کے ساتھ دھرتی پرستک ٹپاک کر کہا۔ ہے  
رگھو ناٹھا جی! بھرت جی پر نام کر رہے ہیں۔ پتنگ شری رام جی پریم میں ہے  
صبر ہو کر اُٹھے۔ اُن کا بستر کہیں گر گیا۔ کہیں ترکش دھنسل اور بان

برنس لئے اُٹھائی اُڑ لائے کر یا ندھان

بھرت رام کی بلنی لکھی بسرے سب ہی اپان  
کر یا ساگر شری رام چندر جی نے ذبردستی بھرت جی کو اُٹھا کر  
چھاتی سے لگا لیا۔ بھرت اور رام جی کے ملاپ کو دیکھ کر سب اپنی  
سندھ بڑھ بھول گئے۔

بلنی پریتی کہی حبانی بھانی۔ کہی گل اگم کرم من باقی  
پریم پیس پورن دوو بھائی۔ من بھئی چت اہم اتی بسرئی  
اُن کے ملاپ کی پریتی کا کس طرح سے وزن کیا جاسکتا ہے؟  
کوئی منڈلی کے لئے تو وہ کریم من اور باقی سے اگو چرے شری رام اور  
بھرت جی دونوں بھائی من بڑی چت اور امنکار کو بھلا کر پریم سے  
پریم پورن جو رہے ہیں۔

کہو پیس پرگٹ کو کرنی۔ کیہی چھایا کہی متی اوسرئی  
کہی ہی ارٹھ کہہ بلو سا بچا۔ انوہری تال گتی ہی نونو ناچا  
کہو اتم پریم کو کون پرگٹ کرے؟ کوئی کی بڑھی کس کی چھایا  
کا اوسر (اپسرو) کرے۔ کوئی کے پاس تو ارٹھ اور اکھشری کی بچتی

بیدی پریتی سا دھو سا جو۔ بیا سمیت راحت رگھو را جو  
سر پر جتا ہے کم میں مینوں کے بستر برگ چھالاباندھی ہوئی  
ہے۔ اس میں ہی ترکش باندھ رکھا ہے۔ ہاتھ میں بان اور کاندھ  
پر دھنسل ہے۔ دینی پریشی اور سا دھو کی منڈلی بھیٹی ہے۔

شری رگھو ناٹھا جی بھی سینا جی سمیت وہاں ہی شو بھایا ہے۔

ملک لسن جٹل تنو سیاما۔ جنو منی بدیش کینہہ رتی کا ما  
کر کلنی دھنو سا یو پھیرت۔ جسے کی جرنی ہرت ہرت ہی ہرت

شری رام جی کے تن پر برگ چھالاب ہے۔ سر پر جٹائیں ہیں۔ شریر  
سا نولا ہے۔ وہ سینا جی سمیت ایسے شو بھایا رہے ہیں۔ مانو دتی اور  
کا دیو مینوں کا بھیس دھارن کئے بیٹھے ہیں۔ وہ اپنے ہاتھوں  
سے دھنسل بان پھیر رہے ہیں۔ اور اپنے ہنس تمکھ سے جس کی اور  
بھی دیکھتے ہیں۔ اُس کے ہرے کی صلیں مٹ کر اُسے پر م شانی رل

جاتی ہے جنو منی منڈلی مارھیا سیار گھو چنرو

لست جنو منی منڈلی مارھیا سیار گھو چنرو

گیان سبھان جنو تنو دھریں بھگتی سچا اندرو

اتم منڈلی کے درمیان میں سینا جی اور شری رگھو ناٹھا کے چندر ما  
شری رام چندر جی ایسے براج رہے ہیں۔ مانو گیان کی سبھاس  
بھگتی اور پریم مورتی بان جوئے شو بھایا رہے ہوں۔

ساج سکھا سمیت لگن من۔ بسرے ہرش سوک سکھ دکھ گن

پاہی ناٹھا کہی پاہی گوسا یں۔ بھول پرے لکٹ کی ناہیں

شری رگھو اور نشا راج سمیت بھرت جی کا من پریم میں لگن ہوا۔

سب سکھ دکھ خوشی غمی بھول گیا۔ ہے ناٹھا! نہ کھسا کیجئے۔ ہے ناٹھا!

دکھنا کیجئے! ایسا کہتے ہوئے بھرت جی ونڈ کے سمان پر پھو پیر

گر پڑے۔

بچن پریم لکھن پہچانے۔ کرت پر نامو بھرت جیاں جانے

بندھو ستیرہ سرس ابھی اورا۔ اُت سا صاحب سیوا پس جورا

ملی نہ جانی نہیں گدرت منی۔ سکھ لکھن من کی گتی بھینی

رہے را کھی سیوا پر بھارو۔ چڑھی چٹک جو کھنچے کھیلارو

بار بار پر نام کر لئے لکھے۔ سینتا جی نے ان کے سروں پر پیار کا ہاتھ  
پھیلا۔ اور پھر دونوں کو بچھایا۔

سیاں اسیس دینی من مایں۔ مگن سنہین دیہر سہی ناما میں  
سب پر ہی سا نو کو لکھی سینتا۔ جیسے نسوچ اور اپڈر جیتا  
سینتا جی نے من ہی من میں آشیر واد دیا۔ کیوں کہ وہ دونوں  
تو پریم میں ایسے مگن ہیں کہ انہیں اپنی دیہر کی جی سہو نہ رہیں۔  
سینتا جی کو سب پر کار سے اپنے انوکھ جان کر بھرت جی کا سچ  
جانا رہا۔ اور ان کے من کا ر سب دور ہو گیا۔

کو وچھو کہی نہ کو وچھو پوچھا۔ پریم بھرا من رنج گئی چھو بچھا  
نہی اوکر کو وچھو دیہر تو دھری۔ جوری پانی من دست پر نامو کری  
اُس سے نہ تو کوئی کچھ کہتا ہے۔ اور نہ کوئی کچھ پوچھتا ہے۔ من  
پریم سے پری پون ہے۔ اور سدا کلب وکاس سے رہت ہے  
اس لئے نشاد راج نے دھیرج دھکر اور ہاتھ جوڑ کر پر نام کیا اور  
بنی کر کے کہا۔

ناکھ ساکھ منی ناکھ کے ناتھ مکھل پر لوگ  
سیوک سیندپ سچو سب آئے ریل سیوک

ہے ناکھ! منیشور وسشت جی اور انکے ساتھ سب ماتا میں  
وکر کے لوگ و سیوک سینتا جی اور متری آپکے دیوگ سے دیا کل ہو کر  
آئے ہیں۔ سیل سندھوئی گروہ کو نو۔ سیامیپ رکھ رپو۔ دو نو  
چلے سدیگے انوتیہی کالا۔ دھیر دھرم دھرم دین دیا لا  
گرو کا آنا سن کر شتر گھن جی کو سینتا جی کے پاس چھوڑ کر شیل کے  
سمندر۔ دھیرج وان دھرم دھرم دھرم اور دین دیاں پر بھوشی رام  
چندر جی بڑی تیزی کے ساتھ گرو جی کو لینے چل پڑے۔

گرو جی دیکھی ساچ انورا گے۔ ونڈ پر نام کرن پر بھولا گے  
منی بر دھائی لئے اُر لائی۔ پریم منی کھنٹے دو و بھائی  
گرو جی کو دیکھ کر لکشمین سہت شری رام چند جی پریم سے  
ندوت پر نام کرنے لکے منی سریشو وسشت جی نے دوڑ کر انہیں

شکتی ہے۔ منت تال کی گئی کے اگوسا ہی ناچتا ہے۔

اگر سنبہ بھرت رکھو برکو۔ جہاں جانی منو بدھی ہری ہری کو  
سویں گئی ہوں کیہی بھانتی۔ باج ٹراک کہ گانڈر تانستی

بھرت جی اور شری رگھوناتھ جی کا پریم برن میں کچھ عقل والا  
بھلا کس طرح کروں کیا گھاس کی جڑ کی تانت سے بھی کہیں سندر  
راگ بچ سکتا ہے۔

ملنی بلو کی بھرت رکھو برکی۔ ستر گن سچے دھکر ہلکی ہری کی  
سمجھا ئے ستر گر جڑ جائے۔ برشی پرستون پرستون لاگے  
بھرت جی اور شری رام جی کے ملاپ کو دیکھ کر دیوتا بچے بھیت  
(ڈر) گئے اور اُنکی بھائی دھرتی گئی۔ دیو گرو بر پستی جی نے اُن کو  
سمجھایا تب کہیں جا کر اُنکے ہوش ٹھکانے آئے۔ اور پھر تو پھول  
برسا کر پھنسا کر لئے لگے۔

ملی پریم رپو سو دہنی کیو ٹو بھینیو رام  
بھواری بھاین بھینٹے بھرت چہن کرت پر نام

پھر شری رام چند جی بڑے پریم کے ساتھ شتر گھن جی سے  
لے اور اُن کے بعد نشاد راج سے ملے۔ تب بھرت جی لکشمین جی کو  
پر نام کرتے دیکھ کر اُن سے بڑے پریم سے ملے۔

بھینیو لکھن لکھو بھائی۔ بہوری نشاد و لینہہ اُر لائی  
پنی منی گن دھول بھائی نہہ بند۔ بھیت اسیش پانی آندے  
تب لکشمین جی بڑی آناگ کے ساتھ اپنے چھوٹے بھائی شتر  
گھن جی سے ملے۔ پھر انہوں نے نشاد راج کو ہر دے سے لگا لیا۔  
پھر بھرت اور شتر گھن نے منیوں کو پر نام کیا۔ اور من چاری آشیر واد پاکر  
پر تہ ہوئے۔

ساچ بھرت اگلی انورا گا۔ دھری ہر سیا پد پریم ہرا گا  
پنی پنی کرت پر نام اکھائے۔ سر کر مکمل پرسی۔ بیٹھائے  
بھرت اور شتر گھن دونوں بھائی پریم اُنکوں سے بھی  
ہمیشہ سینتا جی کے چرن کملوں کی وصول بہرہ عارن کر کے



چھاتی سے لگایا۔ اور پریم منگوں سے بھرے ہوئے وہ دونوں  
بھائیوں سے ملے۔

پریم بلی کی کیوٹ بھی نامور۔ کینہہ دُوری تیں زندہ پر نامور  
رام سبھا رشی برس بھینٹا۔ جو بھی لکھت سیتہہ سمیٹا  
پریم سے ہلاکت ہو کر بھنڈا راج نے اپنا نام لے کر دُور  
سے ہی وشنٹ جی کو زندہ وٹ پر نام کیا۔ رشی وشنٹ جی نے  
رام چندر جی کا ہتر جان کر انہیں زبردستی چھاتی سے لگایا۔ مانو  
زین پر بھرے ہوئے پریم کو سمیٹ لیا ہو۔

رگھوپتی بھگتی سمنگلی مولا۔ بھہرے ہی سر پر ہیں پھولا  
ایہی سم نیٹ نیچ کوڑا تاپ۔ بڑ نیٹ سم کو جگ مایں  
شری رگھونا تہ جی کی بھگتی سندھ منگوں کی مول ہے۔ اس پر کار  
کہ کر سر ہانگرتے ہوئے دیوتا لوگ اکاش سے پھول پر سارے  
ہیں۔ اور کہنے لگے کہ دیکھو۔ کہ جاگت ہیں اس کے سمان کوئی نیچ  
نہیں۔ اور مئی وشنٹ جی کے سمان کوئی بڑا نہیں۔

جیہی لکھی لکھتہ تیں ادھاک ملے مدت مئی راؤ  
سو سیتا پتی بھجی کو پرگٹ پر تاپ پر بھیاؤ

جس نشاد کو دیکھ کر وشنٹ جی لکشن جی سے بھی زیادہ ہرت  
ہو کر اس سے ملے۔ تو یہ سب سیتا پتی شری رگھونا تہ جی کے بھجن  
کا پرگٹ پر تاپ اور پر بھیاؤ ہے۔

ارت لوگ رام سبھو جانا۔ کرونا کر سجان بھگوانا  
جو بھہی بھیان رہا اچھا لشی۔ تہی تہی کے تہی تہی رکھ راگی  
ساج ملی پل تہوں سب کا جو۔ کینہہ دُوری دھو دارن داہو  
یہ بڑی بات رام کے نہایت۔ جیہی لکھت گئی ایک بی بھاتیں

دیا کے بھنڈا رسو انتہا بانی بھگوان شری رام چند جی نے سب  
لوگوں کو دین دھمی اور اپنے دیوگ سے دیا مل جانا تلک تو جس کی  
جس بھاد سے پر بھو کو ملنے کی اچھا لشی (دھا بھن) تھی۔ اس اس کا

اس اس پر کار رخ دیکھتے ہوئے لکشن جی سبھت پل بھر میں  
سب کسی کو مل کر اس کا دکھ اور مہا جان دور کرنا کوئی بڑی بات  
نہیں۔ جیسے سورج کے لئے ایک پوتے ہوئے بھی کروڑوں گھڑوں  
میں اپنی کروڑوں بھائیوں (پرانی بیبیوں) کو ایک ساتھ پرگٹ  
کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔

بلی کیوٹ ہی اگلی انوراگا۔ پوجن سکل سران سہیں بھاگا  
دیکھیں رام دھکت جہناریں۔ جو بھینٹیں اولیں ہم ماریں  
ایو دھیا نو اسی پریم منگوں سے بھرے ہوئے نشاد راج  
سے مل کر اس کے سو بھائی کی سرانہ کرتے ہیں۔ شری رام جی نے سب  
ماناؤں کو دیکھی دیکھا۔ مانو سندھ بیوں کی قطاروں کو گہرا لگایا ہو۔

پریم رام بھینٹیں کیسی کیسی۔ سہل بھائی بھگتی متی بھینٹیں  
پاک پری کینہہ پر بھو بھوہری۔ کال کرم پادی سر دھری کھوری  
سب سے پہلے شری رام چند جی کیکی سے ملے۔ اور اپنے سہل  
سبھاو سے اور بھگتی بھاد سے اس کی بھگتی کو ترکر دیا۔ پھر اس کے  
چروں میں گر کر کال کرم اور بدھاتا کو دوشی کھڑا کر شری رام چند جی  
لے اُسے دھیرج دیا۔

بھینٹیں رگھو بر مانو سب کری پر بھو دھو پری تو شو  
انب ایس ادھین جگمو کا ہونہ دھینے دو شو

پھر شری رگھو جی سب ماناؤں سے ملے۔ اور سب کو سمجھا کر  
سندھٹ کیا۔ کہ ہے مانا! سارا دوشو ایشو کے دھین ہے کسی  
کو بھی دوش نہیں دینا چاہئے۔

گر تیا پد بند سے دو بھائی۔ سبھت پیر تیا جے سنگ آئی  
گنگ گوری سم سب سمانی۔ دھہیں ایشو سکت مر دوانی  
پھر دونوں بھائیوں نے گرو وشنٹ جی کی تپتی اور سہمنوں  
کی استریاں جو ساتھ آئیں تھیں انکے چروں کی بندنا کی۔ اور ان  
سب کا گنگا اور گوری (پار تپتی) جی کے سمان اور سنگا کر لیا۔ دھسب  
پر پت ہو کر گول بانی سے ایشو دلا دینے لگیں۔

بھی پد لگے سہتر ا نکا۔ جو بھینٹیں سہتی اتی رنگا

سیتا جی نے سبھی کے چروں کی بندہ ناکر کے من بھائی آشرود  
پائیں سب ساسوؤں کو دیکھ کر نازک سیتا جی نے ہم کرا نکھیں

موند لیں۔ پیریں بدھاک بس نہوں مرالی۔ کاہ کینہہ کرتا رکھی کالی  
تہنہہ سیا زکھی نہیٹ دکھو پاوا۔ سو سبھو سہے جو دیو سہاوا  
ساسوؤں کی ایسی دیا کل دشا ہے۔ مانو راج ہننیاں شکاری  
کے وش میں ٹیر گئی ہوں۔ وہ من میں سوچنے لگیں۔ کہ ہے دھاتا  
تو نے یہ کچال (کرتوت) کر ڈالی۔ ساسوؤں نے بھی سیتا جی کو  
دیکھ کر بڑا دکھ پایا۔ اور کہنے لگیں۔ کہ جو کچھ دھاتا کو منظور ہے  
وہ سب سہنا ہی پڑتا ہے۔

جنگ ستا تبا دھری دھیرا۔ نیل نلن لویں بھری نہیرا  
بالی سکل سائنہہ سیاہائی۔ تہیہ او سر کرنا ہی چھائی  
تب فانی جی اپنے من میں دھیرج دھر کر نیل کس کے  
سمان نیروں میں جل بھر کر سب ساسوؤں سے جا کر ملیں۔  
اُس سے پرتھوی پر کرنا (رحم۔ ترس۔ دیا) چھا گئی۔  
لاگی لاگی پگ سبتی سیاہ بھنٹی اتی اٹو راگ  
ہردے ایس میں پیم بس رہے ہو بھری سہاگ

سب کے چروں کو چھو چھو کر سیتا جی بہت ہی پریم کے  
ساتھ بل رہی ہیں۔ اور سب ساسوئیں پریم وش ہو کر سچے ہردے  
سے آشرود دے رہی ہیں۔ کہ تیرا سہاگ اعلیٰ ہے۔

یکل نیلین سیاست راہیں۔ بھین سب ہی کہیو کر گیا نہیں  
کہی جاگ گئی مایک مہنی ناٹھا کہے کچھاک پر مارا دکھا تھا  
سیتا جی اور سب رانیاں پریم کے ارے دیا کل ہو گئیں۔  
تب لگائی گر و ششٹ جی نے سب کو بیٹھ جانے کے لئے کہا۔  
منیشوے جگتن کی گئی کو مایک (انگھتا جگت بھیا ہے سیتہ  
نہیں۔ یہ ایک سیتا کی بھانت ہے جو کول اگیان کے کارن ہی  
بھاستا ہے۔ واستو میں اس کی ستا کچھ نہیں۔ رسی میں سانپ  
کی بھانت یہ اُن ہوا ہی دکھ سکھ کا کارن بنتا ہے۔ اس لئے

پتی جینی چرتی دوو بھراتا۔ پرے پیم سیا کل سب گاتا

سمتر جی کے چرن پھر کر دوو بھائی اُس کی گودیں صائیٹھے  
ہو کسی جہاں گال کو پاؤں مٹی ہاتھ اگئی ہو۔ پھر دوو بھائی کوشلیا جی  
کے چروں میں گر پڑے۔ پریم کے مارے اُن کے سب انگ ناکل

ہیں۔ اتی انوراگ انب اُلائے۔ من سینہہ سلل انہو ائے  
تہیہ او سر کر رش بٹا دو۔ کہی کہی کہی ٹوک جیمی سوادو  
بہت ہی پریم سے مٹانے اُن کو بھاتی سے لگایا۔ اور اپنے  
نیروں کے پریم جل سے دوو بھائیوں کو ہٹا دیا۔ اس سے کہے  
ہرش اوریشاد (خوشی اور غمی) کو کوئی کیسے کہے! جیسے گوہکا سواد کو

کیسے بتائے! پو رھو راؤ۔ گرس کہیو کہ دھوئے پاؤو  
پو جینی تی ساج رھو راؤ۔ گرس کہیو کہ دھوئے پاؤو  
پو جین پانی مٹنیں نیو گوو۔ جل قتل ملی اُتریاؤ لو گوو  
شری رگھو ناٹھ جی نے چھوٹے بھائی لکشمن بہت کوشلیا جی  
سے مل کر گر و ششٹ جی سے کہا۔ کہ آپ آشرم پر بدھارے۔  
منیشو و ششٹ جی کی آگیا پر نگر دوسو لوگوں نے جل اور بھی صفا  
سٹھری جگہ کا ارام دیکھ جہاں تہاں ڈیرہ ڈال دیا۔

ہی ستر منتری مانو کر گئے لوگ۔ لئے ساتھ  
پاؤن آشرم کو گویا بھرت لکھن رگھو ناٹھ

برہمن۔ منتری، ماتائیں، گر و اور چیدہ چیدہ لوگوں کو ساتھ  
لے ہوئے بھرت جی و لکشمن جی اور رگھو ناٹھ جی پو تر آشرم کو چلے۔

سیا مئی مٹی بریگ لاگی۔ اُچت ایس لہی من مائی  
گر و پتھری مٹی تہنہہ سمیتا۔ ملی پھو کہی جانی نہ جیتا  
سیتا جی نے اکر مٹی سریشٹ و ششٹ جی کے چرن چھوئے۔

اور میں مائی اُچت اسیش پائی۔ پھر مٹی جنوں کی استروں سمیت گر و  
پتھری اور بدھتی جی سے ملیں۔ اُس سے کہے پریم کا ورن کیا نہیں جاسکتا۔  
بندی بندی پاک سیاست ہی کے۔ آشرم چلے پریم جی کے  
ساسو سکل جب سیاں نہا رہیں۔ موبے میں سہی مگھ رہیں



بھٹیا ہے کہہ کر کچھ پیرا رکھ کی باتیں کہیں۔

نرپ کر ستر کر گو نوسنا وا۔ سنی رگھوناتھ دھرم دھوکا پاوا

مرن ہینو بنج نیہو بچاری سبھائی پکل دھیر دھردھاری

اس کے بعد مینشور و شیشٹ جی نے راجہ دھرتھ کے پیلوک کو

سدھارنے کا شوک سماچار سنایا۔ جس کو سن کر شری رگھوناتھ جی

نے دھرم کھ پایا۔ اور یہ دھار کر کہ میرے پرتی جو ان کا پریم کھتا

وہی انکی مرتیو کا کارن ہوا۔ دھیر دھردھار دھرم شری رام چندر جی ہا

دھاراکل ہو گئے۔

گلشن کھٹو سنت کٹو بانی۔ پلٹ لکھن سیاسب رانی

سوک پکل اتی سکل سما جو۔ ماہنوں راجو اکا جیو اس جو

بجڑ کے سامان کھڑ کر دی بانی سن کر کشن جی سینا جی اور سب

رانیاں دلاپ کرتے لگیں سارا سماج شوک سے مہا دیا کل ہو گیا۔

انوراہ کی آج ہی مرتیو ہوئی ہو۔

مٹی پر پوری رام سمجھائے۔ سہرت سماج سسرت بنائے

پر تو تر تو تہی دن پر کھو کینہا۔ مٹی ہو کہیں جھوکا ہول نہ لینہا

پھر شری شیشٹ نے رام جی کو سمجھایا تب انہوں نے ساری کھلم

کے ساتھ مندر کنی میں اٹھان کیا۔ اس دن پر کھو شری رام چندر جی

نے فرمل برت کیا مٹی و شیشٹ جی کے کہنے پر بھی کسی نے پانی نہیں پیا۔

پھر رو کھٹیں رگھوناتھ ہی جو مٹی اے لیسو دینہ

شردھائی سمیت پر کھو سو سب دھرم کینہ

دھرم کے دن سویرا ہونے پر شری رام چندر جی کو مٹی و شیشٹ جی

نے جو جو اگیا دی۔ شردھائی اور پریم کے ساتھ پر کھو شری رام چندر جی

نے اور کے ساتھ ان سب اگیاؤں کا پالن کیا۔

کر کی پتو کر لہر پیدھی برنی۔ پکے نیت پاتک تم ترنی

جاسو نام پاوک اگھ ٹولا۔ مہرت سکل سمنگل مولا

سدھ سو کھٹو سادھو سمیت اس تیرتھ آواہن سر ستری جس

سدھ بھٹیں دی باسر بیتے۔ بولے گرسن رام پریتے

وید دھرمی انور مار پتا جی کا کر یا کر مکر کے پاپ رُو پی اندھ سے کو

نشٹ کرنے دانے سورج رُوپ شری رام چندر جی پوتر ہوئے جن کا

نام پاپ رُو پی رونی کے لیے لکھی ہے اور من پانچون سارے شیشٹ

منگھوں کا مول ہے۔ وہ سبھائے ہی نیر شیشٹ کھجوان شری رام جی بھی

شیشٹ ہوئے۔ یہ لوگ اکتی ہے سادھوؤں کا ایسا ست ہے کہ ان کا

شیشٹ ہونا ویسے ہی ہے۔ جیسے تیر کھوں کے آواہن سے لنگا جی کا

شیشٹ ہونا (جیسے لنگا جی تو سبھادھ سے ہی شیشٹ ہے ان میں جن

تیر کھوں کا آواہن کیا جاتا ہے۔ وہ لنگا جی کو کیا شیشٹ کریں گے۔

اٹا اس کے سنگ سے وہ غور پوتر ہو جاتے ہیں۔ ایسے ہی پر کھو رام

چندر جی کا سنگ پا کر کر م پوتر ہو گئے) اس کے بعد راتھات شیشٹ

بوتے کے پڑدن بعد شری رام چندر جی گرو جی سے پریم کے ساتھ بولے۔

ناکھ لوگ سب نپٹ دکھاری۔ کندھ مول پھلی ابتوا باری

سماج بھر تو چو سب ماما۔ دیکھی موی پل جی جی جگ جاتا

ہے ناگھ سب لوگ یہاں پر بہت ہی دیکھی ہیں۔ کندھ مول

پھلی کھا کر اور جلی کر دن کاٹتے ہیں۔ پھلی شیشٹ لکھن اور بھرت

کو و منتر لوں اور تانوں کو دیکھ کر کھجے ایک ایک پل ایک ایک پاتک

کے سامان بیت رہا ہے۔

سب سمیت پر دھار سب پاور۔ اپو یہاں امراتی راو

بہت کہیں سب لکھن دھمائی۔ اچت مونی نس کرے گوسٹیں

اس لئے آپ سب کو ساتھ لے کر او دھیا پوری کو لوٹ جائے

آپ یہاں ہیں۔ راجہ دیو لوک کو چلے گئے۔ او دھیا سوئی ہے میں نے

بہت کچھ کہنے کی دھمکائی کی ہے۔ آپ عیسا اچت ہو ویا کریں۔

دھرم صیتو کرو ناستن کس نہ کہیوا اس رام

لوگ دکھت دن دی درس دیکھی لہو لیشٹرم

و شیشٹ جی نے کہا۔ ہے رام! شرم کے صیتو دیل (ہو۔

دیل کے جھنڈا ہو۔ تم پھلا ایسا کیوں نہ کہو۔ راتھات تھارا ایسا

کہنا تھاری ہے۔ لوگ سب دیکھی ہیں۔ وہ دن تھارے درجن کے

شانتی لاجہ کریں۔

بیرکیت بہارت بہن مرگ بہمنگ بہو رنگ  
نالاہوں میں کل کھلے ہوئے ہیں جل پر جل بھونر سے کونج  
رہے ہیں بھونرے گنجا رہے ہیں ماہر بہت رنگوں کے پشتو اور پھی  
اینا دیر لیا دھو کر بن میں دھیر رہے ہیں ۔

کوں کرات اور پھیل وغیرہ بن کے رہنے والے لوگ سُندھ پوترا  
اور امرت کے سمان سیٹھے شہد کو پتوں کے بنے ہوئے سُندھ رُڈوں کا  
میں بھر بھر کر اور کندھوں پھیل پور اُنکر وغیرہ کی جوڑیوں کو سب کو فہرست  
بجروک پر نام کر کے دیتے ہیں۔ اور اُن چیزوں کے سوا وہ بھجیہ گن اور  
فہوں کو الگ الگ کہہ کر بتلاتے ہیں۔ ایو حلا اسی ان کو بہت  
دام دیتے ہیں، پر وہ اتنی لیتے اور لوٹاتے سمے کہتے ہیں کہ طام جی کی  
زودا پی ہم دام نہ لیں گے۔

کہیں نہیں ملے۔ مرد و بانی - امانت سادھو پریم ہیچانی  
تمہہ سکریتی ہم نیچ نشا ادا پاوا در سنو رام پر ساد ا  
پریم میں ملن ہوئے وہ کوئل بانی سے کہتے ہیں کہ سادھو  
لوگ تو پریم کو ہیچان کر اس کا سمان کر تے ہیں (ارتھات ہم  
آپ کو یہ دوستوں میں رام لینے گئے لئے نہیں دے رہے جہاں  
پریم ہے وہاں رام کا کیا کام، لپک سادھو لوگ ہیں۔ اس لئے  
ہمارے پریم کو راموں سے تول کر اس پریم کا نرا در نہ کیجئے)  
آپ تو بڑے مہینے آزمائیں ہم بیچ نشا دیکھ۔ رام جی کی کرپہ سے ہمیں  
آپ کے درشنوں کا لالہ ہوا ہے۔

ہم ہی اہم اتی درسو تہارا جس سرودھنی دیوہنی دہرا  
 رام کرپال رشتہ بنیو اجا۔ پرینچن پرچھو چھئے جس راجہ  
 ہم جیسے بیچ نشادوں کو اسکا دشن دل لہجہ ہے جیسے صحرا  
 مکی (ریشی زمین) کے لئے گنگا جی کی دھارا دل لہجہ ہے۔ کسرا اوجھلا

رام گھنسنی سبھے سما جو۔ جنوئل ندھی ہنس پل جہا جو  
سنی گرو گرا سمنگل مولا۔ بھینو نہوں مارت انو گولا  
شری رام چندر جی کے بچن من گرسا سمان بڑ گیا۔ مانو سمندر  
کے نیچ جہاز ڈگر کا رہا ہو۔ گرو کی سندھ منگل مئے باقی من گرا ناو بس  
جہاز کو انو گول دشا اموا فق سمت کی ہوا مل گئی ہو۔

یاون پٹین تہوؤں کال نہائیں جو بلوکی اگھ اوگھ نساٹیں  
منگل مورتی اوچن بھری بھری - زکھیں شتی دندوت کری کری  
مسب لوگ پوتر مند اکنی ندی میں تینوں وقت ہاتے ہیں۔  
جس ندی کے دفن سے ہی پاؤں کے سمود نشنٹ ہو جاتے ہیں۔  
اور شری رام جی منگل مورتی کو آنکھیں بھر بھر کر دیکھتے ہیں۔ اور پرسن  
جو کر دندوت اور پر نام کرتے ہیں۔

رام سیل بن دیکھیں جب آپس۔ جہاں شکہ سکل سکل دکھ ناہیں  
 جھرنہ جھرنیں سُدا سدا سدا باری۔ تری بدھ تاب ہنری بدھ ساری  
 تب خری رام چند جی کے کام گری پرست کو دیکھنے جاتے ہیں۔  
 جہاں شکہ ہی شکہ ہے۔ اور دکھ کوئی بھی نہیں۔ امت کے سمان مل  
 کے جھرنے جھرتے ہیں۔ اور تین پرکار کی شیشیں مند اور سو گندھ ہوا  
 تینوں پرکار کے ادھیہ تک (سن وی لکھا) ادھیہ ریک (بارش۔  
 دھوپ۔ بجلی آدی سے جو تکلیف پہنچتی ہے) ابھی بھونک (پشو  
 درندوں اور ظالم معشوں یعنی بھونک شہریوں سے جو دکھ ہوتا ہے)  
 تاویں کو ہر لیتی ہے۔

بُٹپ سیلی ترین اگنت جاتی۔ پھل پھولن پلو بہو کھاتی  
 سند سہلا سکھد تر و چھاپیں۔ جانی سرنی بن چھپی کھپی پلو پیں  
 بے شمار قسموں کے کرکٹ سیلیں اور گھاس ہیں اور بہت  
 پرکار کے پھل پھول اور پتے ہیں۔ سند پر بہت ہیں۔ درختوں کا سہا  
 سکھ دینے والا ہے۔ ان کی سماری شہجہا کو کوئی بھی وزن نہیں  
 کر سکتا۔

مصر فی سمر و ده جل بهایک کو جنت نعت بهرنگ



شری رام جی نے نشاد راج پر کسی کرپا کی ہے جیسا راج ہے ویسا ہی  
برتاؤ اس کے پروردار اور پرہیزگار کا بھی ہونا چاہیے۔

یہ جیاں جانی سنکو جو تھی کرے جھوٹو لکھی نیہو  
ہم ہی کرتا رہ کر ن لگی پھسل ترن انکر لیکھو

ہرزے میں ایسا دھار کر سب پس پیش چھوڑ کر اور ہماری پرتی  
کو دیکھ کر ہم پر کرپا کیجئے ہم کو کتنا راتہ کرنے کے لئے ہی آپ پھسل  
ترن (ساگ وغیرہ) اور انکر لیکھو۔

تمہ پر یہ پائے بن پو دھائے سیو ا جو کو نہ بھاگ ہمارے  
دیپ کاہ ہم تمہ پر ہی کہہ سائیں، ایندھن پات کرات متائیں  
آپ جیسے پیارے جہان اس بن میں بدھارے ہیں، ہمارا یہ  
سو بھاگ کہاں کہ ہم آپ کی سیوا کرنے کو تیار ہوں، بے سوا ہی ہم  
ایکویا دے سکتے ہیں بھیلوں کی دوستی تو بس لڑی اور تپوں  
تک رہی ہے۔

یہ ہماری اتنی بڑی سیوا کا تھی، لیہیں تہا بن پس یو رانی  
ہم جو جیو جو کن کھاتی، گن گنچانی کھاتی  
ہماری تو یہی سب سے بڑی سیوا ہے، کہ ہم آپ کے  
کپڑے اور برتن نہیں چراتے ہیں ہم لوگ موڑھ جویں، اور  
جیوؤں کے مار ڈالنے والے گنل کچالی موڑھ بڑی اسیج جاتی

فل نہ کرت نہسی باہر جا ہیں، نہیں پٹ کٹی نہیں پیٹ لکھا ہیں  
پٹنہ منوں ہم بدھی کس کاؤ یہ رگھو منڈان درس پر بھاؤ  
ہمارے دن خاص پاپ کرتے ہی گزرتے ہیں نہ توں کو کھیرا  
بلتا ہے اور نہ پیٹ ہی بھرتا ہے، ہم میں تو بھی پیٹے میں بھی دھم  
دھان نہیں آتا، یہ سب شری رام چندر جی کا پر تاپ ہے۔

جب تیں پچھو پد پدم ہمارے، منے دھم دھم دوش ہمارے  
بچن نہنت پر جن انور اگے، نہ نہ کے بھاگ سہرا بن لائے  
جب سے ہم نے پچھو کے چل مکوں کو دیکھا ہے تب سے  
ہمارے دھم دھم اور پاپ صحت گئے ہیں، ان بھیلوں کے بچن

سب ان کے سو بھاگ کی سہرا نہ کرنے لگے، اور انہیں پریم  
بھرے بچن منانے لگے، انکی بول چال ذیل ملاپ کھڈھنگ  
اور سینتا رام جی کے چروں میں انکی پرتی ان سب کو دیکھ کر اودھیا  
نوسی استری پریش اپنے پریم کو دھکا دیتے ہیں، ارقا ت یہ کہتے ہیں  
کہ اُنکے مقابلہ میں ہمارا پریم کچھ ہے تکی دس جی کہتے ہیں، کہ  
دیکھو! یہ شری رگھو دیش منی شری رام چندر جی کی کرپا ہے کہ کوہا ناؤ  
کو اپنے اوپر لے کر تیر گیا ہے۔

بہر میں بن چھو اور پرتی دن پر نہت لوگ سب  
جل جیوں داؤر مور بھئے ہیں پاؤس پر قہم  
ہر روز سب لوگ بن کے چاروں طرف پر بن ہوئے کھوئے  
ہیں، جیسے پہلی بارش کے جل سے مینڈک اودھوئے ہو جاتے  
ہیں، اور پر بن ہو کر ناچتے کوئے ہیں۔

پر جن ناری گن انی پرتی، باہر جا ہیں پلاک سہم بہتی  
سیا سا سو پرتی پیش بتائی، سادہ کرنی سرس سیو کا تھی  
ایودھیا پر و اسی استری پیش سبھی پریم میں بہت ہی گن  
مہر ہے ہیں، ان کے دن آکھ کی چھپک کے سماں گذرتے جاتے  
ہیں جتنی سیا سوس نہیں، سیاسی آنتے ہی روپ دھارن کر کے  
ان سب کی برابر ہی سیوا کرتی ہیں۔

لکھا نہ مر مورا رام بنو کا ہوئی، نایا سب نیا مایا ماہوں  
سیا سا سو سیوا اس کی بہتی، تہ نہ لہی شکھ سہا ریشی  
شری رام جی کے غیور بن ہو کر کسی نے زمانہ سنسار کی سب

مایا میں دکھیں اسیتا جی کی ہامایا میں ہیں سیتا جی نے ساری  
سائنوں کو سیوا سے اپنے دوش میں کر لیا۔ انہوں نے سیکھ پا کر  
شکشا اور آشیر داد دی۔

لکھی سیتا بہت سہل دودھ بھائی۔ کٹل رانی پھیتانی اگھائی  
اونی ہمیں جا چتی کیسی۔ یہی نہ بچو ہر بھی میچو نہ دی  
سیتا جی سہت رام اور نکشن ذونو بھائی کو سہل سہا اور دیکھ  
کر کٹل رانی کیٹی جی بھر کر پھیتانی۔ کیٹی دھرتی اور کم راج سے  
یا چنا کرتی (راگھتی ہے) ہے۔ لیکن دھرتی اپنے بیٹے سما جاتے  
کے لئے اُسے جگہ نہیں دیتی۔ اور بدھا آ موت نہیں دیتے۔

لو کہوں بیدیدت کی کہیں۔ رام مجھ تھلو ترک نہ کہیں  
یہو سنسوسب کے من مایاں۔ رام گو تو بدھی اور دھ کہ مایاں  
لوک اور وید میں پرستہ ہے۔ اور کوئی (عارف) بھی کہتے  
ہیں کہ رام جی کے مجھ مایا جی کو ترک میں بھی جگہ نہیں ملتی۔  
سب کے من میں یہ شک ہے کہ جو بدھا تا شری رام واپس  
ایودھیا کو اب جائیں گے۔ یا نہیں۔

کسی نہ بید نہیں بھوکھ ون بھر تو بکل سچی سوچ  
بیچ بیچ مرن گن جس میں ہی سسل سنکوچ

بھرت جی کو نہ تو بات کو نیندا آتی ہے اور نہ دن میں بھوک لگتی  
ہے۔ وہ پوتر سوچ میں ایسے دیا کل ہیں۔ جیسے نیچے کے کچھڑ میں  
ڈوبی ہوئی مچھلی پانی سوکھ جانے سے دیا کل ہوتی ہے۔

کیہی مائوس کال کچائی۔ رتی بھیتی جس پاکت سالی  
کیہی پدی ہوئی رام بھیشکیو۔ موہی اوکلت ایاو نہ ایکو  
بھرت جی سوچتے ہیں کہ مانا کو منت بنا کر کال لے نہال (شری  
رام کو جن میں بھیجے کا انیلے) کی ہے۔ جیسے دھان میں نیچے سے  
آبی (صد سے زیادہ بارش)۔ بالکل بد بارش جہاں جہوں طوطوں ٹڈلی  
پل کا ہے۔ اور راہ کی فروج کا ہے، کاڑھ آن پھرتا ہے بھرتی  
کس پر کار میں۔ مجھے تو ایسا کوئی اُپائے نظر نہیں

آتا۔ اوسی پھر ہیں گم ایسو مانی۔ مٹی مٹی کہب رام مچی جانی  
ماو کیہو ہر ہیں رگھو راو۔ رام جی سٹھ کر بی کر کاو  
گرو جی کی اگیا مان کر تو شری رام جی ضروری ایودھیا کو لوٹ  
چلیں گے۔ لیکن گرو وشنٹ جی بھی تو شری رام جی کی مٹی جان کر  
ہی کچھ کہیں گے۔ مانا کو شلیا جی کے کہنے پر بھی شری رگھو ناگھ جی  
کی مانا کبھی ہٹ نہیں کرے گی۔

موہی انو ج کر کو تاک باتا۔ تیلہی میں کسمیو بام بدھا تا  
جوں سٹھ کر سوں تو نہٹ لگرو۔ ہر گری تیں گرو سیدک دھرمو  
مجھ دس کی تو لگتی ہی کیا ہے۔ میرے تو دن ہی گردش کے ہیں  
تقدیر کھتی ہے۔ اگر میں سٹھ بھی کروں۔ تو یہ سب ہی بزم کام ہو گا۔ کیوں کہ  
سیدک کا دھرم تو شری جی کے کیلاش پرست سے بھی بھاری ہے۔

ایکیو جگتی نہ من کھڑانی۔ سوچت بھرت ہی رینی بہانی  
پرات نہانی پھوہی ہر نامی۔ بیٹھت پھٹے ریش۔ بولائی  
بھرت جی کے من میں کوئی بھی کیٹی (مذہب) نہیں کھڑتی۔

سوچتے سوچتے رات گذر گئی پرانہ کال ہمارے پھو شری رام چندر جی  
کو نمسکار کیا۔ اُن کے پاس نمسکار کر کے ابھی وہ بیٹھے ہی تھے کہ انہیں  
شری وشنٹ جی نے بلا لیا۔

گر دیکل پر نامو کری بیٹھے ایسو مانی  
رہمیر جہا جن سچو سب جڑے سبھا سدا آتی

گرو جی کے جن لکوں کو پر نام کر کے اُنکی اگیا یا کر بھرت جی  
بیٹھ گئے۔ برہمن۔ جہا جن منتری اُس سے سب سبھا سدا کر ا کھٹے ہو گئے۔

بولے مٹی برسمے سما نا۔ سنہو سبھا سدا بھرت سچا نا  
دھرم دھرم بھانو کل بھانو۔ راجا رامو سوس بھو انو

مٹی شری وشنٹ جی وقت کے مطابق بولے۔ سب  
سبھا سدا! اور ہے پتر بھرت! سٹھو سوو ریش کے سوو ریش  
رام چندر جی دھرم دھرم دھرم اور ہم سوو شری (گرو) مطابق ا کھٹا نا



ہیں۔ سیتہ سندھ یا لاک شرتی سینتو رام جنمو جاک منگل ہیتو  
گرو پتو ناو پجن الو ساری۔ کھل دو دن دیو ہتکاری  
وہ سچی پرتیگا والے اور وید مریدا کے رکھشاک (محافظ ہیں)  
رام جی کا جتم ہی سندھ کے منگل کے لئے ہوا ہے۔ گرو پتاما نا کی  
ایک الو سار چنے والے ہیں۔ دشت راکشوں کے دلوں کا ناش  
کرنے والے اور دیوتاؤں کی بھلائی کرنے والے ہیں۔

نیتی پرتی پرمارتھ سوارتھو کوونہ رام سم جان جتھار کھو  
یدھی ہرہرو سسی رینی دسی بالار۔ مایا جیو کرم کلی کالا  
اہپ ہپ جہاں لگی پرتھتائی۔ جوگ سدھی نکما گم گانی  
کری پجار جیاں دیکھو تیکیں۔ رام رجاں تیس سب ہی کیں

نیتی۔ پریم۔ پرمارتھ، سوارتھ کو شری رام جی کے سمان تھارتھ  
کوئی بھی نہیں جانتا۔ برہما، وشنو، شیو، چندرما، سورج، دگ پاں  
مایا، جیو، کل کرم اور کال۔ نیش جی اور سبھی راجہ وغیرہ جہاں ناک  
پر جھٹا (ڈرائن سوچی پن) ہے۔ اور وید شاستروں میں لکھی ہوئی  
لوگ سدھی جویں۔ اچھی طرح سے اپنے من میں وچار کر دیکھو تو  
اچھی طرح سے سمجھ جاؤ گے۔ کو شری رام جی کی انگلیا سب کے ہر پرے۔

راکھیں رام رجاں لکھ ہم سب کر بہت ہوئی  
سبھی سیاتے کر ہو اب سب ملی سمت سوئی

اس لئے شری رام چند جی کی مرضی اور ان کا رخ رکھنے میں  
ہی (مدتھات) انکی مرضی کو سب سے مقدم سمجھتے ہوئے ہم سب  
کی بھلائی ہے۔ اب آپ جیترو لوگ سب کی نیک صلاح سے جو کچھ  
سمجھ میں آوے سو کرو۔

سب کہوں سکھ رام ابھیشیکو۔ منگل مود مول ماک ایکو  
کیہی بھی ادھ چاہیں رکھو راو۔ کہو بھی سوئی کرے اُپاؤ  
شری رام جی کا راج تلک سب کے لئے سکھ دیک ہے۔ کلیا  
اور آئندہ کاموں میں یہی ایک مارگ ہے۔ شری رام چند جی کس پر کار ایو جیا  
کو ایس لوش؟ آپ سوچ سمجھ کر کوئی آپکے تپا ہے۔ تاکہ ہم وہی اپاٹے

کریں۔ سب سادھنی مٹی بریانی۔ نیے پرمارتھ سوارتھ سانی  
اتروہ اولوگ، کھے بھوے۔ تب پرتو ناوی بھرت کر جو رہے  
مٹی شری شتھ کی سندرانی سب نے اور سے مٹی۔ جو کتنی پرمارتھ  
اور سوارتھ سے ملی جلی تھی۔ پر کسی سے کوئی جواب نہ بن پڑا سب لوگ  
مگدہ ہو چکے تھے۔ تب بھرت جی نے سرور کر مارتھ جوڑ کر بنی کی۔

بھانو پنس کھے بھوپ گھنیرے۔ ادھاک ایک تیل ایک ہڈیرے  
جتم ہیتو سب کہن پتو ماتا۔ کرم سبھا شتھ دیوی بدھاتا  
سورج دنش ہیں بہت سے راجہ ہو چکے ہیں۔ وہ سب ایک  
سے ایک بڑے تھے سب کے جتم کے کارن ماتا پتا ہیں۔ اور شتھ  
اور شتھ (نیک وید) کہوں کا بھل بدھاتا دیتے ہیں۔

دلی دکھ سبھی سکھ کلیانا۔ اس سس ریشی جگہ جانا  
سوگوسا بن کی کی دیہیں سکھیں۔ سکھ کوٹاری ٹیک جو ٹیک

یہ سارا جگت جانتا ہے۔ کہ آپ کی آئندہ وادی ایک ایسی دستو  
ہے۔ جو دکھوں کا ناش کر کے کلیان کا سراج سجا دیتی ہے۔ ہے سوئی  
آپ نے ہر مہاجی کے دھھان کو بھی روک دیا تھا۔ آپ نے جو ٹیک  
ٹیک دی (ارتھات جو ستم ارادہ کر لیا) پھر کھلا کر ان سے ہم سے

ٹال سکے۔  
جو چھے موہی اپاؤ اب سوسب مہور ابھا گو  
سستی سینہ مے پجن گرو ار امگا الو را گو

اب آپ جیسے شکتی سیتن منیشور جتھ جیسے ادم سیوک سے  
اپاؤ چھتے ہیں۔ تو سمجھو کہ میرا در بھا گیا ہے۔ بھرت جی کے پریم بھرے  
بچنوں کو سن کر گرو دشت جی کے من میں پریم اُٹھایا۔

تات بات پھری رام کر پاپیں۔ رام بھگہ سدھی سننے ہوں ناہیں  
سچکیوں تات کہت ایک باتا۔ ادھ چاہیں بدھ سرس جاتا  
دشت جی کہنے لگے کہ ہے تات! جو کچھ تم نے کہا سب سچ ہے۔  
پرنتو تجھے یہ سرف شری رام جی کی گرا ہے بلا ہے۔ رام جی کے بھگہ  
ہو کر تو سننے میں بھی سمجھتا نہیں ہو سکتی۔ ہے تات! میں نہیں ایک

سچی کر دکھلائیے۔ (ارتھات کھجے اور شتر و گھن کو بن میں رہنے کی آگیا دیکھے اور شری رام سینتا اور لکشمن کو ایو دھیا کو ٹوٹائیے) بھرت بجن سستی دیکھی سینہ ہو۔ سبھا سہت مٹی جھجے بادیہ ہو بھرت ہما ہما جل راسی۔ مٹی مٹی ٹھاڈھی تیرا بلا سی بھرت جی کے بجن بن کر اور اُنکے پریم کو دیکھ کر ساری سبھا سہت مٹی و شیشٹ جی اپنی دیہہ کی سندھ دیکھ بھول گئے۔ بھرت کی ہماں ہما سندر ہے۔ اور مٹی و شیشٹ جی کی بڑھی اس کے کنارے پر نرل استری کے سمان بے بس کھڑی ہے۔

گاچہ پار تبتو ہمایاں ہیرا۔ پاوتی ناو نہ بوہنتو ہیرا اور وکر یہی کو بھرت بڑائی۔ سہری سپی کی سندھو سمائی وہ بھرت جی کی ہما روپی سمندر کے بار جانا چاہتی ہے۔ ہرزے میں پار جانے کے انیک اپائے ڈھونڈھتی ہے۔ پراسے نہ تو کوئی ناؤ ملی نہ جہاز اور نہ کوئی بیڑا ہی ملا۔ جب مٹی و شیشٹ جی کی بڑھی کا یہ حال اور بے بسی ہے تو اُنکی بڑائی کرنے میں بھلا اور کون کرنے میں سمرقہ ہے۔ اکیلا تلاب کی سیب میں کہیں سمندر سما سکتا ہے! بھرتو مٹی ہی من بھنیر کھائیے۔ سہت سمان رام ہمیں اسے پڑھو پڑا ماکو کری دیہہ ہو اسنو۔ بیٹھے سب مٹی مٹی الوسا سنو مٹی کے من کو بھرت جی بہت ہی اچھے لگے۔ وہ ساری سمان سہت رام جی کے پاس آئے پکھو شری رام چندر جی نے انہیں پر نام کر کے بیٹھے کے لئے سندر اسن دیا۔ مٹی و شیشٹ جی کی آگیا پا کر سب لوگ وہاں بیٹھ گئے۔

بولے مٹی بڑو بجن بپاری۔ دیں کال او سر الو باری سنہو رام سہر بگیہ سچا نا۔ دھرم ننتی کن گیان ندھانا مٹی شری شہدیش کال اور موقع کے مطابق دیا کر کے بجن بولے۔ ہے سرو گیہ! ہے انترامی! ہے دھرم ننتی کن اور گیان کے بھنڈا رام! سنئے۔

سب کے ار انتر لب ہو جا نہو بھناؤ بھناؤ

بات کہنا چاہتا ہوں۔ پراس ویش میں بڑا جوا ہوں۔ بدھیمان لوگ جب سارا دھن لٹا دیکھتے ہیں۔ تو دھانا بٹے دیا کرتے ہیں۔ تمہرے کانن کو نہو دوو بھائی پھیر نہیں لکھن سیار گھوٹائی مٹی بچن ہر شے دوو بھرتا۔ بھے پر موڈ پر پورن گاتا اُن کے بدلے تم دوو بھائی بن کو جاؤ تو لکشمن سینتا اور شری رگھونا تھ جی کو ایو دھیا لوٹا دیا جائے۔ یہ سندر بجن بن کر دونوں بھائی بھرت اور شتر و گھن پر بن ہوئے۔ اُن کے سارے انگ امان سے بھر پور ہو گئے۔

من پر بن تن تیجو ہیرا جی۔ جنو جیار او رامو بھئے راہا بہت لالچ لوگ نہہ لکھو ہانی۔ سم دکھ سکھ سب روپیں رانی اُن کا من پر بن ہو گیا۔ شری میں تیج شو بھاپانے لگا۔ مانو راہ دشرقہ زندہ ہو گئے۔ ہوں اور شری رام چندر جی ایو دھیا کے راہ بن گئے ہوں۔ دوسرے لوگوں نے شری رام لکشمن اور سینتا جی کے بدلے بھرت اور شتر و گھن جی کے بن میں رہنے میں زیادہ لالچ اور کم ہانی سمجھی۔ پرتو ماناؤں کو دکھ سکھ سمان ہی تھے۔ (کیدوں کہ اُنکے تو دونوں ہی صورتوں میں دو پتر بن میں آجیں گے۔ رام لکشمن نہ سہی۔ ارتھات اُن کے دل کی حلقہ نہ مٹی) یہ جان کر وہ سب

روئے لکھیں کہ ہمیں بھرتو مٹی کہا سو کہنے۔ پھلو جگ جو نہہ بھیمیت دینے کانن کر مٹیوں جنم بھری باسو۔ ابھی تیں ادھک نہ موہیا سو بھرت جی نے کہا۔ کہ ہے ناٹھ! جو کچھ آپ نے کہا۔ وہ کیجئے۔ اس سے سبھی جیوؤں کو شکست میں من چاہی دستو دینے کا پھل ہوگا۔ میں تو جنم بھرن میں رہنے کو تیار ہوں میرے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی سکھ نہیں ہے۔

انتر جاتی رامو سیاتہہ سر بگیہ سچان

جوں پھر کہو تو ناٹھ رنج کیجئے بچنو پروان

شری رام اور سینتا جی انترامی ہیں اور آپ سر بگیہ اور پتر ہیں۔ ہے ناٹھ! اگر آپ نے بات تیج بچ گئی ہے۔ تو اسے



پیر بن جنتی بھرت بہت ہوئی سو کہئے اپاؤ

آپ سب کے ہر دے کے بھرت لیتے رہیں۔ اور سب کے اچھے گھر سے بھاؤ کو جانتے ہیں۔ جن میں ابور دھیا نو اسیدوں، ماتاؤں اور بھرت کی بھلائی ہو وہی اپائے بتلائے۔

آرت کہہ ہیں بچاری نہ کاؤ۔ سوچھ جیار رہی آہن دا کو  
منی منی کت کہت راگھو راؤ۔ ناٹھ تھارہی ہاٹھ اپاؤ  
دھکی دگ کبھی وچا کر نہیں کہتے۔ جوار کو اپنا ہی داؤٹھنا  
ہے۔ منی دشتی جی کے بچن سندر شری رگھو ناٹھ جی کہنے لگے۔  
کہ ہے ناٹھ اسٹاپ اپائے تو آپ ہی کے ہاٹھ ہے۔

سب کر بہت لڑا راتر را کہیں۔ اکیسویں مہرت پھر بھارتیں  
پر قلم جو اکیسویں مہرتوں ہوئی۔ ماتھیں مانی کروں کچھ سوئی  
آپ کی مرضی انوسا آپ کی اکیسویں کہہ کر بہن ان سے  
پالن کرنے میں ہی سب کی بھلائی ہے۔ پیسے تو جو مجھے آگیا ہو۔ میں  
اسی آپریش کو سہاٹتے پر دھر کر کروں۔

جنتی جی بھی کہیں جن کہب گوساں بسوس بھارتی کھٹھی سیو کاٹیں  
کہہ منی رام ستیہ تھہ بھارتا۔ بھرت سنہیں بچاؤ نہ را کھا  
پھر ہے گوساں! آپ جنس کو جسا کہیں گے وہ سب طرح  
سے سیو میں لگ جائے گا۔ منی دشتی جی کہتے لگے۔ ہے رام  
تم نے سچ ہی کہا ہے۔ لیکن بھرت کے پریم نے وچا کر رہنے  
ہی نہیں دیا۔

تیسویں کہیں بھوری بھوری۔ بھرت بھگتی بس جنتی منی موری  
موریں جان بھرت رچی را کھی۔ جو کچھ سو سمجھ سو سا کھی  
اس لئے ہی میں بار بار کہتا ہوں۔ کہ بھرت جی کی بھگتی کے  
وش میری بڑھی ہوئی ہے۔ میری سمجھ میں تو جو کچھ بھی آپ بھرت  
جی کی رچی دکھ کر (پسند مطابق) کریں گے۔ وہ سمجھ ہی ہو گا۔ بھرتی  
اس کے سانسٹی ہیں۔

بھرت بننے سادہ سننے کرے بچاؤ بہوری  
کرب سادہ دھومت لوگ مت نہ رہے ناکم بخوری

پہلے بھرت کی نیکی اور کے ساتھ سننے پھر اس پر دیا رکھیے۔  
تب سادہ دھومت، لوگ مت لاج نیکی اور دیدوں کا بچوڑا کال کر  
اسی کے انوسا رکھیے۔

گر انور اگو بھرت پر دیکھی۔ رام ہریاں اسندر۔ بسیشی  
بھرت ہی دھرم دھندر جانی۔ پنج سیوک تن مانس باہی  
بھرت جی پر گرو جی کا پریم دیکھ کر شری را چند جی کے ہر دے  
میں بہت ہی آسند ہوا۔ بھرت جی کو دھرم دھندر دھرجان کراؤرتن ان  
بچن سے اپنا سیوک جان کر۔

بولے گورائیں انو کو لا۔ بچن منجورہ مذگل مو لا  
ناٹھ سپتھ تھوچرن دو ہائی۔ بھٹیونہ بھوٹن بھرت سم بھائی  
شری رام چند جی گرو کی آگیا انوسا سندر کوں اور منگل کے  
مول بچن بولے۔ ہے ناٹھ! آپ کی سوگند اور پتا جی کے چوں کی لائی  
ہے۔ کہ دشتو بھرت کے سمان کوئی نیک بھائی ہو ہی نہیں۔

جے کر پرا پنج انور راگی۔ تے کو یہوں تھیل جڑ بھاگی  
راٹر جیار اس انور راگو۔ کو کھی سکئی بھرت کر بھاگو  
جو لوگ گرو جی کے چرن کسوں میں پرتی رکھتے ہیں۔ وہ  
راک (دشتی) سے (دنیوی نکتہ نگاہ سے) اور دیدوں کی دشتی سے  
(پر ناٹھ کی دشتی سے) بھی بڑ بھاگی (خوش نصیب) ہوتے ہیں۔  
جس پر آپ کا ایسا پریم ہے۔ اس بھرت کے سو بھاگیہ کی کون لڑتا

کر سکتا ہے۔  
لکھی لکھی تھو بڑھی سکھائی۔ کرت بدن پر بھرت بڑائی  
بھرتو کہیں سوئی کیس بھلائی۔ اس کہی رام رہے ار گائی  
چھوٹا بھائی جان کر بھرت کے منہ پر اس کی بڑائی کرنے میں  
میری بڑھی سکھو (پس ویش) کرتی ہے۔ بھرت جی جو کچھ کہیں۔  
دی کچھ کرنے میں بھلائی ہے۔ یہ کہہ کر شری رام چند جی چپ ہو رہے۔

تب منی بولے بھرت سن سب سکھو جو جی تات  
کر یا بندھو میر بندھو کہ ہو ہر دے کے بات  
تب منی دشتی جی بھرت جی سے بولے۔ ہے تات اسب

سنگوں جھوڑ کر کہا ساگر اپنے پیارے بھائی سے اپنے من کی بات  
 سنی مٹی بچن رام رکھ پائی۔ گرو ساہب انوکول اگھائی  
 لکھی اپنے سر پہ جو پھر بھارو۔ کہی نہ سکے کچھ کر میں بچارو  
 مٹی کے بچن مٹی اور شری رام جی کی مرضی جان کر گرو اور سوامی  
 کو اپنے حق میں پا کر سدا بوجھ اپنے ہی سر پہ جان کر بھرت جی کچھ نہ  
 کر سکے۔ وہ وچار کرتے تھے۔

چلی سر پہ سجھاں بھے کھاڑے۔ نیرج نین تیرہ جل باڑے  
 کہیں مہر مٹی ناٹھ بنایا۔ ایسی تیں ادھاک کہوں میں کاہا  
 پلکت شری پر ہو کر وہ سجھاں کھڑے ہوئے کس جیسے سندر  
 نیتروں سے پریم آنسوؤں کی دھارا بہ نکلی۔ وہ بولے۔ ہے ناٹھ !  
 میرا کہنا تو مٹی ناٹھ نے ہی نباہ دیا ہے۔ اس سے زیادہ میں اور کیا  
 کہوں  
 میں جانیوں پنج ناٹھ سجھاؤ۔ اپرا دھی ہو پر کوہ نہ کاؤ  
 مو پر کر پائیں ہو بسیشی۔ کھیل کھنڈن نہ کہوں دیکھی  
 میں اپنے سوامی کا سجھا دھاتا ہوں۔ وہ اپرا دھی پر بھی بھی  
 غصہ نہیں کرتے۔ مجھ پر تو ان کی اپار کر پائیں پریم ہے کھیل میں بھی  
 کبھی انہوں نے مجھ پر غصہ نہیں کیا۔

سرسوں تیں پر پر ہوں نہ سنگو کہوں نہ کینہہ مور من بھنگو  
 میں پھو کر پارتی جیاں جوہی۔ ہار یوں کھیل جتا وہیں موہی  
 بال اوتھا سے ہی میں نے کبھی ان کا ساتھ نہیں چھوڑا۔  
 اور انہوں نے بھی میرے من کو نرا نہیں۔ میں نے پر بھی کی رہی کو اپنے  
 من میں اچھی طرح سے دیکھا ہے۔ وہ کھیل میں ہار کھا جانے پر بھی مجھے  
 جاتے رہے ہیں۔

مہوں سینیہ سکوج پس سنہک کہی نہ بین  
 درن ترپتی نہ ہو لگی میم پیاسے نین  
 میں نے بھی پریم اور تبا کے دل ان کے سامنے ہر ج ملک  
 مہ نہیں کھولا۔ میرے پریم کے پیاسے نیتروں کے درشن کرتے کرتے  
 کبھی ترپت نہیں ہوئے۔

پریمی نہ سکے سہی مور دلا۔ نیچ نیچو جنتی مس پارا  
 یہو کہت موہی آجوتہ سوکھا۔ اپنی سجھی سادھو سچی کوکھا  
 بدھتا میرے اس پریم کو سہ نہ سکے انہوں نے نیچ ماما کو نیت  
 بنا کر میرے اور سوامی کے نیچ بہت فرق ڈال دیا ہے۔ یہ کہنا بھی  
 آج بھکو شو بھا نہیں دیتا۔ کیونکہ اپنی زبانی اپنے آپ کو نیک اور  
 پاک باز کہنے سے کوئی نیک اور پاک باز نہیں بن جاتا۔

نالوندی میں سادھو سچائی۔ ار اس آت کوئی کچائی  
 پیرنی کہ کو دو بالی سہسائی۔ مکتا پر سو کہ سنیک کالی  
 میری تا نیچ ہے۔ اور میں اچھے پال ملن مالا نیک پرش ہوں  
 من میں ایسا وچار کرنا ہی کر ڈروں پنج کروں کے برابر ہے۔ کیا نیچ  
 کو دہنکی بالی اتم دھان کھل سکتی ہے۔ کیا کھونجی موتی پیدا کر سکتی ہے۔  
 سینہ ہوں دوسک لہو نہ کاؤ۔ مور ا بھاگ دھی اوگا ہو  
 بنو بھیں نیچ اگھ پر پائی۔ چار ہوں جانیانی ہی کا کو  
 چنے میں بھی کسی کو درش کالیش نہ بھی نہیں ہے۔ میرا دھجاگ  
 (مہا تقدیر) ہی اتھاہ سند رہے۔ اپنے پاؤں کے انجام کو سمجھے بغیر  
 ہی میں نے ماما کو کڑوے بچن کہہ کر بھٹایا ہوا دیا ہے۔

ہڑاں بہری ہار یوں سب ادرا۔ ایک ہی بھائی سبھی بھل مور  
 گر گوساں ساہب سیارامو۔ لاگت موہی نیک پرینامو  
 ہرے میں میں سب طرف ڈھونڈ ڈھونڈ کر ہار گیا ہوں۔  
 مجھے کوئی آپائے ناٹھ نہیں آیا۔ اب ایک ہی طرف سے نشی ہی  
 (یقیناً) میرا بھلا ہوگا۔ وہ یہ کہ گرو دھاراج پریم زپالو اور سرو  
 سامرکھ ہیں۔ اور شری سینا رام جی میرے سوامی ہیں۔ اس سے  
 مجھے جان پڑتا ہے کہ انت میں میرا ہی بھلا ہوگا۔

سادھو سجھاں گر پر بھونک کہوں شعل ستی بھاؤ  
 پریم پر نیچو کہ بھوٹھ پھر جانیانی مٹی رگھو راؤ  
 سادھو کی سجھاں گرو جی اور سوامی جی کے نزدیک اس تو



ایسے شری رگھوناتھ لکشن اور سیتاجی کو بھی جس کیلئے نے اپنے  
دشمن سمجھا۔ اس کیلئے کے پتر چھو کو چھوڑ کر بھٹاتا دھم دھک اور کس  
کو دے؟

سنا آتی بکل بھرت برہمانی۔ رتی پریتی بنے نئے سانی  
سوک گن سب سبھاں کھھا رو منہوں کس بن پر بوتسارو  
بھرت جی کی سندھانی جو دیا کٹنا دھک پریم نرمانیتی سے پری  
پورن جی کوئن کر سب لوگ شوک کے سمند میں ڈوب گئے۔  
ساد بھہا میں ایسا نکلیش چھا گیا۔ ماو کمل کے بن میں کپڑ پگلی ہو۔  
کبی انیک سب بارہی کھٹا پرائی۔ بھرت پرودھو کینہہ مٹی گیلانی  
بولے اچیت تھن رگھو سندو۔ دن کر گل کینرو بن چیت رو  
تنب گیلانی مٹی وسندھ جی نے انیک پرکار کی پرائی کھٹا  
کہ کر بھرت جی کا سادھان کیا۔ (تسلی تشفی کی) پھر سورہ کل ڈنی  
کہہ بنا کے کھلا بنوا لے چندرا شری رگھو ندن اچیت تھن بولے۔  
مات جہا یں پرائی کر سو گیلانی۔ ایس دھین جیو کتی جسانی  
تنبہ کال تنیہ وین ستہ موریں۔ پنیہ سلوک تات تر نوریں  
ہے تات اس میں تم ویرہہ ہی سوچ کر لے ہو۔ جو پر منتہ ہے۔  
اس کی ساری گتی کو ایشور کے اویہین سمجھو میرے مت میں تو بھوت  
کھوشیہ اور ورتان تھوں کالوں (ماضی متقبل اور حال) اور  
پرکھوی سورگ پاتال تینوں لوکوں کے سب پتیہ آتما سکری  
لوگ تم سے نیچے ہیں۔

ارانت تہہ پر کٹلائی۔ جانی لو کو پر لو کو رانی  
دوسو بہمن پنی ہی جڑ ستیہ۔ جنہہ گرسادھو جہا میں سیتی  
من میں بھی تم پر گزری پر کا دوش بھو پنے سے یہ لوگ اور  
پر لوگ دونو نشٹ ہو جاتے ہیں۔ مائا کیلئے کو دوی مکرک لوگ وشی  
کھڑاتے ہیں۔ جنہوں نے گرو اور سادھوں کی سبھا کا بھی ست  
سنگ نہیں کیا۔

میں ہمیں پانیہ پیر پچ سب اکمل امنگل بھار

سھان میں جی سچے بھاؤ سے کہتا ہوں۔ یہ پریم ہے یا بھلی  
ہے۔ بھوٹ ہے یا سچ ہے۔ اس کو مٹی وسندھ جی اور شری  
رگھوناتھ جی ہی جانتے ہیں۔

بھوتی مرنا پریم بنو راکھی۔ جینی گنتی جگت سبھو ساکھی  
دھبی نہ جہا میں بکل تہتاری۔ جڑیں دسہہ جڑ پر نرناری  
پریم بن کو تباہ کر پتاجی کا من ہوا۔ اس کو اور مائا کی پری  
عقل کو سب جگت جانتا ہے۔ مائا میں اتی جہا دھبی ہیں کہ دھبی  
نہیں جاتیں۔ ایدھیا پوری کے استری پرتش دسہہ تاپ کے  
مارے جل رہے ہیں

میں سکل اثر پتہ کر مولا۔ سوسوئی جی سبھیلوں سب مولا  
سنا بن کو لو کینہہ رگھو نا تھا۔ کرئی جی پتہ تھن سیا سنا تھا  
بنو یا نہنہہ پانیہ پری پائیں۔ سندر دسا کی پریوں میں بھاش  
بھو کی انہاری نشاد سیتہو۔ کلس تھن ارکھیدو نہ سیتہو  
میں ان سارے انکھوں کی جڑوں۔ میں کر اور کھ کر میں نے  
سب دھک بہن کر لیا ہے۔ میں کر کہ شری رام چندر جی مٹی کا سبھیں  
دھان کر کے سیتا کو اور لکشن کو ساقہ کے کر کے پاؤں پیدل ہی  
بن کو پل دیئے شوج ساکشی ہیں۔ کہ ایسے گھاو سے جی یں زندہ  
رہ گیا۔ کھرتشاد راج کا پریم دیکھ کر میر جڑ سے بھی سخت ہر دہ  
چھٹ نہیں گیا۔

اب سیتو اکھینہہ دھکیوں آئی۔ جیتیت جیو پرت سیتی سہانی  
جنہہ ہی نہ کی لگ سا پتی تھی۔ پھول شہم لیشو تامس پھی

اب جہاں اگر سب آنکھوں سے دیکھ لیا یہ جڑ جیو (یعنی  
میں) سیتا رہ کر سب کچھ سہن کر چکا جن کو دیکھ کر راستے کی سانی  
اور بھی بھی اتی تیز زہر کو تیاگ دیتی ہیں۔ اور غصے سے چھٹکارتی  
ہوئی اپنے غصہ کو چھوڑ دیتی ہیں۔

نیتہی رگھو سند نو لکھنویا انہت لاگے جہا ہی  
تاسو تنیہ جی دسہہ دھ دیو سہادتی کاری

اس سے ڈر کر مجھے تمہارا لکچر چپ (تمہارے پریم کا ڈر۔ الحقات  
تمہارے پریم میں کوئی بادھاد آجائے اس بات کا ڈر ہے)  
اس پر بھی اگر کوئی نے مجھے آگیا دی ہے۔ اس لئے اب تم مجھ کو کہو  
وہ میں، بیشیہ جی کرنا چاہتا ہوں۔

منو پرین کری سچ جی کہو کروں سوئی آج جو  
ستینہ سندھ رکھو نیز جی منی بھاگ کھی سما جو  
تم من کو پرین کر کے اور سنو ج کو تیاگ کر جو کچھ کہو میں  
آج وہی کروں گا۔ ستینہ برت دھاری شری رکھو میر جی کے  
بچن سن کر سارا سماج کھکھی ہو گیا۔

سرگن بہت سیھے سر را جو۔ سوچ میں چاہت ہوں لکا جو  
منت آپا و کرت کچھو نا ہیں۔ رام من سب کے من ماریں  
دیوتاؤں بہت دیورا ج اندر ڈر کر سوچنے لگے کہ میں اب  
بننا بنایا کام بگڑا ہی چاہتا ہے۔ آجائے کہنے کچھ بنتا نہیں تب  
تو وہ اپنے من سے شری رام چندر جی کی شرن گئے۔

یہواری بجاری پر سپر کہیں۔ رکھوئی کھکت جی بس ایہیں  
سڈھی کر وی انبرش باھا۔ بھیے سر سر منی پمپٹا منرا صا  
بھر سب دیوتا گن و جا کر کے سپر میں کہنے لگے کہ شری  
رکھو نا تھ جی تو کھکتوں کی کھکتی کہے وٹس میں ہیں۔ امبریں اور دیا  
کی یاد آئے ہی دیوتا اور دیورا ج اندر بالکل ہی نرزش (ناپوس)  
ہو گئے۔

سے سر نہ ہو کال لیشا درا۔ نر سہری کے پرگٹ پر ہلا درا  
لگی کی کان کہیں تھتی ماٹھا۔ اب سر کا ج بھرت کے ہاتھا  
پہلے دیوتاؤں نے بہت کال تنگ کلیش سے تھکت  
شر منی پر ہلا درا نر سہری کھکھو گان کو پرگٹ کیا تھتا۔ سب دیوتا سہر  
دھن کر کا ناچو سی کرتے ہی کہ اب دیوتاؤں کا کام بھرت جی کے  
ہاتھ ہے۔

ان آپاؤ نہ دیکھے دیوا۔ مانت و اموسیسوک سیدوا  
میاں پریم سر سب بھرت ہی۔ سچ گن سیل رام لسن کرت ہی

لوک سچو پر لوک سکھو سمرت نامو تمہارا  
جے بھرت تمہارے نام کا سمن کرتے ہی سب باپ،  
اگیان اور سب امنگوں کا بھار (سب آفتوں کا بوجھ)  
میںٹ جاتے گا۔ اور لوک میں نیک نامی ہوگی اور پر لوک میں  
سکھ کی ہر پتی ہوگی۔

کہیںوں بھاؤ ستینہ سوسا کھی۔ بھرت کھوئی رہ راٹری لکھی  
نات کٹرک کر مو جی جا ہیں۔ سیر پریم نہیں دینی ورائیں  
جے بھرت! شوجی ساکشی ہیں میں بالکل سچ کہتا ہوں  
کہ یہ پر پھوئی تمہارے ہی ستینہ دھرم اور کھکتی بھاؤ کے اثر سے ٹھہری  
ہوئی ہے۔ ہے بات! تم دیکھو کو ترک نہ کرو۔ دیوا اور پریم چھپانے  
سے نہیں چھپا سکتے۔

مئی گن ٹکٹ ہلک مرگ جا ہیں۔ بادھا ک بھک بلو کی پر ایں  
بہت انہت لیو پو چھو جانا۔ مانس تنو گن گیان ندھانا  
لیشو اور تھپی بھی لے دھڑک مینوں کے پاس غیے آئے ہیں۔  
پر ہنسا کرنے والے شکار یوں کو دیکھتے ہی وہ بھاگ جاتے ہیں لیو  
پتھپی دوست دشمن کو پہچانتے ہیں۔ پھر منس شریر کا نو کہنا ہی کیا!  
وہ تو گن اور گیان کا ہنڈا رہی ہے۔

نات تہہ ہی میں جا مینوں نیکس کرڈں کاہ اسمن حکیں  
راکھینو را این ستینہ موی تیاگی تیو پر پریم پن لالی

ہے نات! انہیں میں بھلی بھانت جانتا ہوں۔ پر کیا کروں۔  
من میں بڑا اسمن (پس پیش بھالت جب کہ دیوتاؤں میں سے)  
ایک کا بے ٹوک لیو نہ ہو جائے اس دشا کو اسمن جس کہتے ہیں)  
جے۔ واجہ نے مجھے تیاگ کر ستینہ دھرم کا پالن کیا۔ اور اپنے پریم  
کے پران کو نباہتے ہوئے پران تیاگ دیئے۔

ناسوچین میٹت من سوچو۔ شیدتی پنا (بھاگ تمہارا سکھو جو  
تا پر گر موی آلیسو دینہا۔ اوسی جو کہہ رہے ہیں سوئی گینہا  
ان کے بچوں کو مٹاتے ہوئے میرے من میں سوچ رہا ہے۔ پر تو



ہے دیوگن اور اُنہی کوئی دکھائی نہیں دیتا شری رام  
جی اپنے اُم سیوک کی سیوا کو مانتے ہیں۔ اس لئے اپنے من  
سے تجھ پر کیم بھاء سے اپنے گن شیل سے شری رام جی کو دل میں  
کرنے والے بھرت جی کا سحر کر۔

سُنی سُرست سُرگر کہیو بھل تمہار بڑ بھاء کو  
سکل سنگلی ہول جاک بھرت چرن انور اگو

دیوتاؤں کے گرو بڑ سہیتی جی اُن کے ایسے میت کو شکر  
کہنے لگے کہ بے دیوتاؤں! تمہارا بڑا ہی سو بھاء گہ ہے جو تم  
لئے ایسا اچھا وچار کیا۔ بھرت جی کے چروں کی پرستی سندھار  
میں سارے سندر سنگلوں کا مول ہے۔

سینتاتی سیوک سیوک کاٹی۔ کام دھینوئیے سُر سہائی  
بھرت جی تمہیں من آئی۔ تجھو مسو چو بدھی بات بنائی  
سینتاتی شری رام جی کے سیوک بھرت جی کی سیوا  
سینکڑوں کام دھینوئوں کے سمان اُم ہے۔ تمہارے من  
میں بھرت جی کے پر قی جو اب بھگتی بھاء پر گٹ ہو گیا ہے۔ سو اب  
تم سوچ چھوڑ دو۔ یقین جانو کہ بدھانائے سب بات بنادی ہے۔  
بھو دیوتی بھرت پر بھاء۔ سہج بھائی بس رگھو راڈ  
من بھرت کر دیو دیو نہا ہیں۔ بھرت ہی جانی رام پر بھائی ہیں  
ہے دیو راج اندر! بھرت جی کا یہ بھاء تو نہ بھو۔ کہ

جن کے سبھاوک پریم کے دل میں شری رگھو ناٹھ جی ہیں۔ اپنے  
من کو سچھ کر دیو نہیں۔ بھرت جی کو شری رام چندر جی کی بھائی  
(سایہ) مانو (جیسے سایہ شمس کے ساتھ ساتھ چلتا ہے)۔ اُسکی  
مرنی کا اُنکھن نہیں کرتا ویسے ہی بھرت جی بھی شری رام جی  
کی اچھا انوساری جی ہیں گے۔ جو شری رام جی کی مہر ہوئی  
بھرت جی بھی وہ ہی کچھ کریں گے اور نہیں گے۔

سُنی سُرست سُرست سوچو۔ انتر جانی پھو ہی سکو جو  
نچ نہ بھارو بھرت جیاں جانا۔ کرت کوئی بدھی اُر انا

دیوتاؤں اور دیو گرو بڑ سہیتی جی کی آپس میں بات چیت کو  
سُن کر انتر جانی پھو شری دام چندر جی کو بڑا سکوچ ہوا۔ جب  
بھرت جی نے جان لیا کہ پر بھو لائے ساری ذمہ داری کا بھار چھ  
پر ہی ڈال دیا ہے۔ اتھا میری اچھی کوئی پر دھان مان لیا ہے  
تو وہ اپنے من میں کروڑوں پرکار کے وچار کرنے لگے۔

کری بچارو من دینہی بھوکا۔ رام راجا پس آپن ریشکا  
نچ پن جی را اھینو پور۔ چھو سہ سہ ہو کینہ نہیں بھو را  
سب طرف وچار کر کے انت میں بھرت جی نے من میں  
یہ فیصلہ کیا کہ شری رام جی کی آگیاں ہی میرا کلیان ہے۔  
انہوں نے اپنا پر بھو کر سہا پر بھرت لکھا ہے۔ یہ ان کی بھرت  
اپار گریا اور لکھاہ پریم ہے۔

کینہہ الوگو امت اتی سب بھو سیتا ناٹھ  
کری پرنا مو لے بھو جو ری صلج جاک باٹھ

سب پرکار سینتاتی شری رگھو ناٹھ جی نے تجھ پر اپار گریا  
کی ہے۔ یہ سب کچھ دیکھ کر کے بھرت جی اپنے کس کے سمان  
سندر ماتھوں کو جوڈ کر پر نام کر کے بولے۔

کہوں کہاؤں کا اب سوامی۔ گریا اہنوندھی انتر جانی  
گرہن سن سا جیب الوگو لا۔ مٹی ملن من کلپت سولا  
بے گریا کے سندر! ہے انتر جانی! ہے سوامی! اب میں  
کیا کہوں اور کیا کہاؤں۔ گرو دیو تجھ پر پر ہیں۔ اور آپ  
سوامی میرے الوگو (حق میں) ہیں۔ یہ جان کر میرے من کی  
کلپت ملن پیرمٹ گئی ہے۔

اڈر ڈرسوں نہ سوچ ٹھولیں۔ ربی ہی دوسو دیو سی بھولیں  
سور اھیا گو مانو کٹ لانی۔ بھئی نیشم کال کھٹانی  
یا ورونی سب ہی مہی گھالا۔ پرتپال پن آپن پالا  
یہ نہی رہی نہ راشری ہوئی۔ لو کہوں بیدیا ت نہیں کوئی  
میں بھو لے ڈر سے ہی دھیا تھا۔ میری سوچ کا کوئی کاو نہ ہی

جو۔ بیوک سوانی کو سنسکو پچ میں (پس ویش میں) ڈالکر اپنی کھلائی کرنی چاہتا ہے۔ اس کی ہڈی پتھ ہے۔ بیوک کا بھلا تو سوانی کی سیوا کرنے میں ہی ہے۔ وہ سیوا سارے سکھوں اور اور بوجھوں کو چھوڑ کر کرنی چاہئے۔

سوار تھو ناگہ پچیریں سب ہی کا۔ کیس راجائی کوئی بارھی نیرکا یہ سوار تھو پیر مار تھ سارو۔ سکل سنگرت پھل سنگتی سنگت گارو

ہے ناگہ ایسے ایو دھیا دیس لوٹنے میں سبھی کا سوار تھ اور پیر مار تھ کا پچوڑ ہے۔ اور سارے پُن کر مون کا بھل اور سند گیلو کا شترنگار ہے۔ (ارکھانت سب سے اوچر گئی یہی ہے۔)

دیو ایک مینتی سنی موری۔ اچت ہوئی تس کرب بھوری تلمک سما جو سماجی سبوا ننا۔ کرے سچھل پھو جوں مونا نا ہے دیو! میری ایک مینتی سنیئے! پھر جیسا مناسب ہو دیسا ہی کر لینا۔ راج تلمک کا سارا سامان سجا کر لایا گیا ہے۔ یدی آپکا من ملنے تو سچھل کیجئے۔

سماج پٹھنی موہی بن کیجئے سب ہی سنا تھ

ننرو پھیر پھیں باہو دوو ناگہ چلوں میں سنا تھ

چھوٹے بھائی شتر و گھن سمیت آپ گھنے بن باس دیکھے او آپ ایو دھیا لوٹ کر سب کو سنا تھ (تیمی کو دور کرنا) کیجئے نہیں تو ہے ناگہ! لکشن اور شتر و گھن دو تو بھائیوں کو لوٹا دیکھے میں آپکے ساتھ چلوں گا۔

ننرو جاہیں بن تینو بھائی۔ بہور یئے سیا سہت گھو رانی

جھری پھی پھو پرن من ہوئی۔ کرونا سا گر کیجئے سوئی

تاہم تینوں بھائی بن میں جا میں اور آپ ہے رگھو ناگہ جی! مینتا جی سمیت ایو دھیا لوٹ جائے۔ ہے پھو پھو جس پر کا بھی آپکا من پرن ہو ہے دیا کے سمندر! آپ وہی کیجئے۔

دیون دیو سبوا موہی اچھا رو۔ موری نیتی نہ دھرم بچا رو کہیوں پرن سب سوار تھ سہتو۔ رہت نہ آرت کیں جیت جیتو

نہ تھا! ہے دیو! یدی کوئی دشا بھوں جائے تو اس میں سورج کا کیا دوش ہے۔ میری بُری تقدیر و ناتانی کٹکتا بدھاتا کی گئی اور کال کی کھفتا ان سب نے بن کر پاؤں پھیل کر مجھے نشٹ کرنا چاہا تھا سو ہے پرن تپال (شترن میں آئے ہوئے کی دکشا کرنے والے) سوانی آپ نے اپنا پرن سناہ کر مجھے بچا لیا۔ یہ آپ کی کوئی نئی ریتی نہیں ہے۔ یہ لوک اور وید میں پرستہ ہے چھی ہوئی

نہیں ہے۔ جگوا بھل بھل بھو گوسائیں کہئے ہوئی بھل کا سو بھلا میں دیو دیو تر و سرس سبھاؤ۔ سنکھ بھگہ۔ کا ہوئی کا و۔

سارا بھگت تیری گن اتمک ہونے کے کارن گنوں اور ششوں سے سنا ہوا ہے۔ اس لئے پورن لوپ سے کوئی بھی زرخش نہیں ایک آپ ہی گن اتمیت ہونے کے کارن بھلے ہیں تو پھر آپ جیسے سوانی کی شترن میں اگر اگر میری بھلائی نہ ہوتی تو اور کس کے دوارا بھلائی کی جانے پر میری بھلائی ہو سکتی تھی؟ ہے دیو! آپ کا بھلاؤ کلپ برکش کے سامن ہے۔ وہ کسی کا کبھی شتر و ہے۔ اور نہ بہتر سب کے لئے سامن ہے۔

جانی نکٹ پچانی ننرو چھا نہ سمنی سب سورج

ماگت ابھیت پاجا سارو زکو بھل پورج

اس کلپ برکش کو پھان کر جو اس کے پاس جائے۔ تو اس کا سایہ ساری جنتاؤں کو ناش کر دیتا ہے۔ راجہ، کنگاں، بھلے بُرے سنسار میں سبھی اس سے مانگتے ہیں من پاجی وستو پاتے ہیں۔

لکھی سب پھی کر سوانی سینیو۔ سہل بھو بھو نہیں من سہ پھو اب کرونا کر کیجئے سوئی۔ جن بہت پڑو پرن چھو بھو ہوئی

میں گرو اور سوانی کا سب بچا اپنے پرتی پر بچا کی شانیت چت ہو گیا ہوں۔ من کی سادی واکٹا مٹ گئی ہے۔ سہ دیا کے بھنڈار! اب آپ وہی کچھ کیجئے جس سے میری دہ سے آپ کے چت میں اشانتی نہ ہو۔

جو سب کو سیاہ ہی سنکوی۔ پنج بہت جہتی تاسو متی پوجی سیدک بہت صاحب سیدو کائی۔ کرے سکل شکھ لو بھ بھائی



کیا کہتے ہیں۔ بن میں رہتے والے پستی لوگ میں یہ آشنا رکھ کر  
کہ بھوکا بن میں رہیں گے بہت ہی پر تن جیت ہو گئے۔

چپ میں رہے رکھونا کھینکوتی۔ پر بھوکتی کھینکوتی سب سوجی  
جنگ دوت تہی او سر کے۔ مٹی۔ مٹی۔ مٹی۔ مٹی۔ مٹی۔ مٹی۔ مٹی۔ مٹی۔

شری رکھونا کھینکوتی سوج کے وش ہوئے چپ ہو رہے ہیں۔  
پر بھوکتی یہ شادا رکھ کر ساری سبھا سوج کے وش ہو گئی۔ اسی سے  
وہاں جنگ جی کے دوت آئے۔ اُن کا امان کر شنی و شیشٹ  
جی نے انہیں فوراً بلالیا۔

کری پر ناموتنہ راموتنہ رے۔ مٹی۔ مٹی۔ مٹی۔ مٹی۔ مٹی۔ مٹی۔ مٹی۔ مٹی۔  
دوتنہ مٹی۔ مٹی۔ مٹی۔ مٹی۔ مٹی۔ مٹی۔ مٹی۔ مٹی۔

وہ دوت شری رکھونا کھینکوتی کو پر نام کر کے اور اُن کو مرگ  
شالا اور ہے ہوئے دیکھ کر بہت ہی دھکی ہوئے مٹی شری شیشٹ  
و شیشٹ جی نے دوتوں سے پوچھا کہ کھو! راہ جنگ کشل تو ہیں!

مٹی سکی جانی نابی جی ما تھا۔ بولے چر بر جوریں ہاتھا  
لوکھب راٹر سادر سائیں۔ کسل مٹیو سو بھینو گو سائیں

مٹی کے پر تن کو س کر بڑے ادب سے لجاتے ہوئے دھرتی  
پر متک ٹیک کر پاتھ جوڑ کر وہ شری شیشٹ دوت بولے۔ ہے سوامی!  
ایکا ادر کے ساتھ کشل پوچھنا ہی ہے گو سائیں! کشل کا کارن ہو گیا۔

ناہیں تے کوسل نا تھ کیں ساتھ کسل گئی نا تھ

مٹھلا اودھ لیسیش تیں گوسب بھینو نا تھ

نہیں تو ہے نا تھ! کوشل تی شری شیشٹ جی کے ساتھ ہی  
کوشل جی گئی۔ اُن کے دیو لوک جانے سے سب جگت ہی نا تھ ہو  
گیا ہے۔ یز تو مٹھا اور اودھ تو خاص کر بے آخرے ہو گئے۔

کوسل تی گئی سنی جنکورا۔ بھے سب لوک سوک لیں بورا

جیدہیں دیکھتے تہی سمے یز ہو۔ ناموتنہ اس لاگ نہ کیہو

کوشل تی دوت جی کی تریو کا سا جبار من کر جنگ پر دوسی

ہو دیو! آپ نے سب اودھاری مجھ پر ہی ڈال دی ہے۔  
پر بھ میں نہ تویشتی ہے نہ دھرم اور نہ دھاری ہے۔ جو بھی بچن کہہ  
رہا ہوں وہ سب سوار تھ کے لئے کہہ رہا ہوں۔ دھکی شش کے  
من میں سوج دھاری کشتی نہیں رہتی ہے۔

اٹر دوت مٹی سوامی جانی۔ سوسیدو کو کھلی لاسج لجانی

اس میں اگن اُدھی اگا دھو۔ سوامی سنیہیں سلسرت سادھو

سوامی کی اگیا کو س کر جو جواب دیتا ہے۔ ایسے سیدو

کو دیکھ کر شرم کو بھی شرم آتی ہے۔ چونکہ میں بھی آپ کو جواب دے

رہا ہوں۔ اس لئے ایسا سچ سیدو اگنوں کا اتھاہ سمندر

میں ہی ہوں۔ ہے سوامی! آپ کا مجھ پر ایسا پریم ہے کہ آپ

پھر بھی مجھے سادھو پریش کہہ کر میری سراجنا کرتے ہیں۔

اب کر بال موی سومنت بھادوا۔ سچ سوامی من جائیں نہ پاوا

پر بھو پر بھو سنی سنی بھادو۔ جگت کس جیت ایک ایا و

سے آپ کے من میں کچھ نہ سنا کر ہے۔ ہو پر بھو! آپ کے چنوں کی

سوگند ہے میں بالکل سچ کہتا ہوں۔ کہ جگت کے کلیان

کے لئے ایک ہی آپا ہے۔

پر بھو پر تن من سچ جی جو جی ہی ایسودیب

سو سہر دھری کر ہی سنیو میٹھی انٹ اور سب

پر تن میں سے سکوچ چھوڑ کر ہے پر بھو! آپ جسے جو اگیا

دیں گے۔ اُسے سب لوگ ادر پر دوسرے ساتھ پر دھر کر کرینگے

اور سب ایدرو اور اٹھیں مٹ جائیں گی۔

بھرت کین پی سنی سہر شے۔ سادھو سوامی سمن سہر شے

اٹمچس لیں اودھ نوا سنی۔ پر مٹت من تالیں بنبا سنی

بھرت جی کے سندر بن سکر کر دیتا لوگ پر تن ہوئے۔ اور  
"ٹھیک کہا ٹھیک" ایسا کہہ کر سراجنا کرتے ہوئے پھول بڑانے  
لگے۔ اودھیا تو اسی سخت بے چین ہو گئے کہ بھیں اب شری راجندر





شری رام جی کو بڑا سنگوچ ہوا۔ اور دیواراج اندر تو بہت ہی سوچ کے دوش ہو گئے۔

گرتی گلانی کسٹل کی کٹی۔ کاہی کہے کبھی دوشنو دیشی  
اس من اتنی مدت نرناری۔ بھیدو بھوی رہی دن چاری  
کیکٹی شرم کے مارے مری جاتی ہے۔ کس کو کہے۔ اور کس کو  
دوش دے؟ ایودھیا کے استری پرش من میں یہ سوچ کر بہت سو  
ہے میں کہ اب جنک جی کے آئے پر میں دو چار دن اور ٹھہرنے کا  
موقع مل جائے۔

ایہی پرکار گت باسر سو و پیرات انان لاگ سب کو و  
کری بخشو جو جہیں نرناری۔ گتپ گوری نرناری تھاری  
اس پرکار وہ دن بھی بیت گیا۔ پرانہ کال اٹھ کر سب نہان  
کھنٹے لگے۔ انسان کر کے سب استری پرش گنیش، پاربی، شوچی  
اور سو یہ بھگوان کی پوجا کرنے لگے۔

راما من پد بندہ بہووری۔ بنوہیں انجلی انجلی جوری  
راجا رامو ج انکی رانی۔ آند اوہی اوہ جہ صانی

سب سب پھری بہت سمجھا جا۔ بھرت پی رامو کر موش پ لاہا  
ہی کھڑا ہنسی سب کا ہو۔ دلو دیشو ہلک جیون لاہو

پھر لکشی کہے دانی شری وشنو بھگوان کے چروں کی بندنا کر کے  
دونو ہاتھ جوڑ کر اور انجلی پسار کر ہنسی کرتے ہیں۔ کہ شری رام چندر  
جی راجہ ہوں اور جانی جی رانی ہوں۔ اور راجہ صانی اوہ آند  
کی حد ہو کر سماج سمیت پھر سکھ اور شانتی سے ہے شری رام چندر  
جی بھرت جی کو دیواراج بنائیں۔ اور اس سکھ اور شانتی سے پری پورن کر  
کے ہے دیو! ہمیں سنسار میں جیون کا لاکھ دیکھئے۔

گر سماج بھاٹنہ بہت رام راجو بڑے ہوو

اچھت رام راجا اوہ مرے مال سکوکو

گر سماج بھائیوں سمیت شری رام جی کا راج ایودھیا  
پری میں ہو اور رام جی کے راجہ ہوتے ہی ہم لوگ ایودھیا میں ہریں

سب کوئی ہی مانگتے ہیں۔

سنتی سنہہ مئے پرجن بانی۔ نندس جوگرتی مئی گیانی

ایہی بدھی نتیہ کرم کری پرجن۔ راہی کریں پر نام مہلکی تن

ایودھیا پری کے لوگوں کی پریم مئے بانی کو من کر گیانی مئی بھی  
اپنے لوگ اور ویراگ کو ان کے پریم کے مقابلے میں کچھ سمجھتے ہیں  
اس پرکار اوہ نواسی نتیہ کرم کر کے پلکٹ شری پر جو کثری نام جی کو  
پر نام کرتے ہیں۔

اونچ نیچ مدھیم نرناری۔ ایہو میں سوچ نیچ انوہاری

سادو دھان سب ہی سہا انہیں۔ سکل سہا سہت کرانہ دھانیں

اونچ نیچ درمیانی سبھی جاتیوں کے استری پرش اپنی اپنی  
کھاوانا گے اوسا شری رام جی کا درشن کرتے ہیں۔ شری رام جی  
سادو دھانی (پورے غور کے ساتھ) گے ساتھ سب کا ذکر کر  
تے ہیں۔ اور سبھی استری پرش کر پائے بھند اور شری رام چندر جی کی  
سراہنا کرتے ہیں۔

لریکائی ہی تیں رگھو برمانی۔ پالت نیشتی پرتی پہیانی

سیل سکپچ بندھو رگھو راؤ۔ سٹمک سکوجن سرل سبھاو

کہ شری رام چندر جی کی تو بچن سے ہی یہ عادت ہے۔ کہ وہ پل  
کو پچن کر ہنسی کا پالمن کرتے ہیں۔ شری رگھوناٹھ توشیل اور سکوپچ  
کے سمندر میں۔ سندھ مکھ واسے، سندھ تیزل واسے اور سرل سبھاو  
ہیں۔

کہت رام گن انورا گے۔ سب نیچ بھاگ سران لاگے

ہم سم چینیہ پچ جاسکتے۔ جہنہ ہی اٹھو جانت کری مئے

وہ سب رام کے گن جان کرتے ہوئے پریم میں گن ہو گئے اور

سب اپنے اپنے سو بھاگ کی سراہنا کرتے تھے۔ کہ ہمارے سلطان نیچ  
کی راشی پرش تھوڑے ہی ہوں گے۔ من کو شری رام چندر جی اپنا کر

کے جانتے ہیں۔

پریم گن سنے سب سنتی اوت متھلید سو۔

سمیت سبھا شرم اٹھو رنی کل کس دنیسو۔

آشتم سالگوسانت رس پورن پاؤن پانچھو  
سین چنہوں کڑنا سرست لیس جاپاں رگھوناٹھو

تہری رام چند جی کا آشتم مانو شانت رس سے پری پورن  
پتر مستد ہے۔ جنک جی کا سماج مانو کرونا کی (دکھ کی) اندی ہے  
جس کو تہری رام چند جی اس شانت رس وڈی سمندر میں ملائے  
کے لئے ساتھ لئے جا رہے ہیں۔

پورنی گیان پر لگ کر ارے۔ بکن ہسوک ہلست مزانے

سچ اس سمیر ترنگا۔ دھیرج تڑو بر کر بھنگا

یہ کڑنا کی ندی اپنی بارھ سے گیان اور ویراگ پی کٹاؤں  
کو ٹوٹے جا رہی ہے شوک بھسک جی ندی اور نالے میں جو آری  
ندی میں ملتے ہیں۔ بہتیر ہوا کی لہریں ہیں۔ جو دھیرج روٹی کن کر  
پر کے آشتم رشتوں کو توڑ مروڑ رہی ہے۔

بشتم بشاد تورا وڈی دھارا۔ بکھ بکھ بھتورا برت اپارا

کیوٹ بدھ پریا پری ناوا۔ سسکھیں کھٹی ایکس نہیں آوا

ہوا کھنڈک ہی اس ندی کی دھارا ہے بکھ بکھ اس کے  
پے شمار پکڑ اور بھتور ہیں۔ دووان لوگ ملا رہیں۔ دوتا ہی بڑی  
ناو ہے۔ پرتو ہوا شوک کے کارن دیا کی جوئے وہ ملاج اس  
دیا روٹی ناؤ کو کام میں نہیں لاسکتے ہیں۔ ان کے ہوش و حواس  
گم ہیں۔ انہیں کچھ سمجھتا ہی نہیں۔

بن جی کول کرات بکارے تھکے بلوکی پتھکے نہیں ہارے

آشتم اودھی ملی جب جانی۔ سنہول اکھسوا بندھی اگلائی

بن میں وجر نے دالے کول لکھو بھسک بکارے یا تری حسافر  
ہیں۔ جو اس ندی کو دیکھ کر سن میں ہار ان کر جنک گئے ہیں۔ یہ کڑنا  
کی ندی جب آشتم روٹی سمندر میں جا کر ملی۔ تو مانو وہ سمندر بھی  
تریب اٹھا۔

سوکٹ بکلی دوو راج سماجا۔ رام گیا نوت دھیر جو لا جا

بھوپ پ کھن سیل سراہیں۔ رووی میں سوک ندھواو کار ہیں

اس سے سب پریم میں مگن ہو گئے۔ اتنے میں رام جنک جی  
کے آنے کی خبر سنی۔ سو یہ دلش روٹی کس کے سو یہ تہری رام  
چند جی ساری سماج بہت تیزی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

بھائی بھوگر جی بن ساکتا۔ لکھن گونو کینہہ رگھوناٹھا

گری برو دیکھ جنک جی جب ہیں۔ کری پرناٹھو تھ تیا کیو تب ہی

بھائی تہری گرو اور اودھیا واسیوں کو ساتھ لئے تہری رگھو

ناٹھ جی جنک جی کا سوگت کرنے کے لئے آگے چلے جنک جی

نے جو بی پریتوں کے سراج کا مذاکھ کو دیکھا۔ توں پیتام کر

نے کے لئے انہوں نے دھتھ بھرا کر سپیدل چلا شروع کیا۔

رام درس لالسا اچھا ہو۔ پتھ شرم لیسو کلیسو نر کا ہو

من بنا جاپن رگھو سر بیدھی پنون من تان دھتھو دھتھو کھدی

تہری رام چند جی کے درشن کی لالسا اور جیڈ کے کارن کھی

کو راستے کی تنکان اور کلیش ذرا بھیر کھی نہیں ہے۔ من تو دل ہے

جپاں تہری رگھوناٹھ اور جانی بی تھی۔ پھر من کے بغیر تہری کے ٹکھ

دکھ کا احساس کون کرے۔

اوت جگو چلے ابھی دیا نئی۔ سموت سماج پریم متی ماتی

آئے بکٹ۔ بکھی الورا گے۔ سادو ملن پر سپر لاگے

جنک جی اس پر کار چلے آرہے ہیں سماج بہت انگلی تھیں

پریم میں متوالی ہو رہی ہے۔ نرو دیا آئے دیکھ سب پریم

میں مگن ہو گئے اور آمد کے ساتھ آپس میں ملنے لگے۔

لگے جنک جی بن پربندان۔ رشنہ پرناٹھو کینہہ رگھوندرن

بھائی کینہہ بہت نامولی را جھی۔ چلے لوائی سمیت سماج جی

جنک جی متی جنول کے چروں کی بندنا کرے لگے تہری رام

چند جی لئے جنک جی کے ساتھ میں آئے ہوتے شانتا ندی  
جنک پڑوسی رشیوں کو پیتام کیا۔ تہری رام جی سارے بھائیوں  
سمیت جنک جی سے ملے اور ان کو سماج بہت ساتھ  
لے چلے۔



دونو راج سماج شوک کے مارے دیا کل ہو گئے ہیں۔ ان میں نہ  
گیان دہانہ دھیرج ہی رہی اور نہ کجای رہی۔ راجہ دشتہ جی کے  
روپ گن اور شیش سبھاو کی سرانہ کر کے رو رہے ہیں اور دکھ کے  
سمندر میں غوطہ لگا رہے ہیں۔

اوکا ہی سوک سمندر سوچیں ناری نریا کل ہوا  
وئے دوش سکل سروش لاپس ہاں باہی کینہ ہو کہا  
سر سید تالیں جوگی جن مٹی دیکھی سا بد بیہ کی  
نلسی نہ سمکھو کو تو تری سکے سہرت سینہہ کی

شوک کے سمندر میں غوطہ لگاتے ہوئے استری پرش ہوا دیا کل  
ہوئے سوچ رہے ہیں۔ وہ سب بدھاتا کو دوش دیتے ہوئے غصے  
سے بھرے ہوئے کہہ رہے ہیں۔ کام بدھاتا (پر تیکوٹ بدھاتا)  
نے یہ کیا کیا؟ دیوتا بدھتہ تیسوی دیوگی لوگ اور مٹی جنوں میں باہیہ  
(راجہ جنک) کی دشادیکھ کر کوئی بھی سمرکتہ نہیں جو پریم روپی ندی  
کو پار کر سکے۔ اور کھات وہ سب پریم روپی ندی میں ڈوبے ہی رہ گئے  
کئے اہرت اپدیں جہاں تہاں لو گتہہ مٹی پر تہہ  
دھیر جو دھر تے نر لیں کہ دیو شیشٹ بد بیہہ سن

جہاں تہاں شریٹھ مٹیوں نے لوگوں کو بہت اپدیش کئے  
دشتہ جی نے جنک جی سے کہا کہ ہے راجن! آپ میں بھیج  
دہا رن کیجئے۔

جاسو گیا نور بی بھو سی نا سا۔ بچن کرن مٹی کسل بکا سا  
تیبھی کہ وہ ممتا نیا رانی۔ یہ سیارام سینہہ بڑانی

جن راجہ جنک کے گیان کے سورج کے سامنے سنسار کی  
راتری کا ناش ہو جاتا ہے۔ اور جن کی بچن روپی کر نیں مٹی روپی کلوں  
کو کھلا دیتی ہیں۔ ان کے نزدیک بھی کیا یہ مہوہ اور ممتا بھٹا سکتی  
ہے! یہ تو شری رام چندر جی کے پریم کی جہا ہے۔

بشی سا دھاک سیدھ سیانے تیر کی لہو جیگ بیہ بھانے  
وام جنہہ سر من جب سو۔ ساو مو بھیاں بڑا اور تا سو  
بھوگ داس کرنے والے مکت پرش اور گن کی اچھا رکھنے

والے چکیا سو پرش یہ جکت میں تین پرکار کے جوہ دیوں نے تہا نے  
ہیں۔ ان تینوں میں جس کا چت شری رام جی کے پریم سرور میں لگا  
رہتا ہے۔ سا دھوٹوں کی سماج میں اسی پرش کا بڑا اور ہوتا ہے۔  
سوہ نہ رام پریم بنو گیا نو۔ کرن ہاں بنو جی جل جانو  
مٹی ہو بڑی بد بیہ ہو بھانے۔ رام گھاٹ سب لوگ نہاٹے  
شری رام جی کے پریم نیا گیان شو بھا انہیں پاتا جیسے تار ج کے  
کے پنا ناؤ پار نہیں ہو سکتی ہے مٹی و شیشٹ جی نے بد بیہہ راج  
جنک جی کو بہت سمجھا یا۔ اس کے بعد سب لوگوں نے رام گھاٹ پر

اچٹان کیا۔ سنک نر ناری۔ سو باسو بد بیہ بنو باری  
پسو کھا گمر گتہہ کینہہ اہارو۔ پر یہ پرچن کر کون بچا رو  
سب استری پرش شوک سے بھر پور تھے وہ دن بنا بل بان  
کے ہی بیت گیا۔ لپٹو، پیچھی اور ہر لونک نے بھی کچھ بھو جن نہ  
کیا پیارے کٹھ بیوں کے شوک کا تو پھر کھکانہ ہی کیا۔

دو سماج نئی راجو رگھو راجو نہانے پر ات  
بیٹھے سب بہٹ پٹپ پٹپ مٹن ملین کر سن گات

دونو سماج سمیت نئی راج جنک اور رگھو راج شری رام  
چندر جی نے پرانہ کال انسان کیا۔ پھر سب درخت کے نیچے  
بیٹھ گئے سب کے شری راجے اور من اداس تھے۔

جے مہی سر دسرتھ پیر باسی۔ جے مٹھلا تی نگر نوا سی  
ہنس نہیں گر جنک پرودھا۔ چنہہ جنک کو پیرا دھو سو دھا  
لگے کہن اپدیں انیک کا۔ سہتھ ہم نیٹے برتی مہیک  
کو سب کہی ہی کھتا پرانیں۔ بچھانی سب سبھا سبانی  
ایو دھیا پری کے نہنے والے شریٹھ برہمن اور جنک پور کے

رہنے والے شریٹھ برہمن۔ سور یہ پش کے گرد و شیشٹ جی اور  
جنک جی کے پرودھت شتا ند جی جنہوں نے اس سنسار میں پرودھ  
مارگ کی جہاں جن کو الی بھی وہ سب جنک برکار کے دہرم  
ہو اور مارگ اور دھم کے لئے آدیش رہتے تھے۔ دشا ہتر

تھائیں منہ اور سو گندہ تین پرکار کی سب کے لئے سکھایا  
ہوا چل رہی تھی۔

جانی نہ برنی منہ ہر تائی۔ جنوہی کرتی جناب پھونائی  
تب سب لوگ نہائی نہائی۔ رام جناب مٹی آہ یسٹو پائی  
دھبی دھبی تر ویر انورا گے۔ جہاں تہاں پیرجن انون لاگے  
دل پھل مول کند پڑھی نانا۔ پاؤں سند رسدھا سمانا

بن کی سندز کا وزن نہیں کیا جاسکتا۔ ناؤ پر کھڑی  
جناب کی مہمان نوازی کر رہی ہو۔ تب سب لوگ اشنان کر گئے  
رام چندر جی، جناب جی اور مٹی و شیشٹ جی کی آگیا پاکر سند پر کشن  
کو دیکھ دیکھ کر پریم میں ملن ہوئے۔ ادھر ادھر ڈیرہ ڈالنے لگے۔  
پتے دھیل پھول و مول و کند انیکوں پرکار کے امرت کے پیمان  
پینٹھے۔

سادر سب کہیں رام گر پٹھے بھری بھری بھار  
پوچی پتر ستر اتھتی گرو لگے کرن پھرنار  
شری رام چندر جی کے گرو و شیشٹ جی نے سب کو  
بوجھ بھر بھر کر پڑے آد کے ساڈھے بھیجے۔ وہ سب پتر و گرو دیو  
اور اتھتی پوجا کر کے پھل آہار کرنے لگے۔

ایہی بڑھی باسر بیتے چاری۔ رامونر کھی نراری سیکھاری  
دھوساج آئی رچی من مایاں۔ مٹوسیارام پھر پھل ناہیں  
اب پرکار چارون گذر گئے۔ سب استری پُرش شری رام جی  
کو دیکھ کر سکھی ہیں۔ دونوں طرف کے سماج کے من میں کسی اچھا  
ہے۔ کہ سینا اور رام جی کے ایو دھیا جی کو واپس لوٹ جانے  
کے بغیر ہوا لوٹ جانا اچھا نہیں ہے۔

سینا رام سنگ بیتا سو۔ کوئی امر پر سرس سپاسو  
پر پھری لکھن رامو بید سی۔ جیدی گھو گھیا ویا بدھی تیدی  
سینا جی اور رام جی کے ساتھ بن میں لوہن کرنا دیولک کے  
سکھوں سے کر دڑوں کی سنگھ ایک ہے۔ کشمن جی۔ رام چند  
جی اور سینا جی کو چھوڑ کر سب کو گھرا چھائے ناؤ بدھانا اگلے

نے سند بانی سے پُرانی کہتھائیں کہہ کر سب سمجھا کو سمجھایا۔

تب گھوناٹھ کو سک ہی کہو۔ ناٹھ کالی چل پوسٹو پوسٹو  
مٹی کہہ اچت کہت گھورائی۔ گیسو بتی دن پھر اڑھائی

تب رگھوناٹھ جی نے دشوا متری سے کہا۔ بے ناٹھ! کل  
سب لوگ بنا چل پان کئے ہی رہے ہیں۔ اب کچھ آہار کرنا چاہئے  
مٹی دشوا متری نے کہا۔ کہ ہے رگھوناٹھ جی! آپ نے ٹھیک ہی  
کہا۔ آج بھی اڑھائی پھر دن بیت گیا ہے۔

رشی لکھی کہ تیر مٹی راجو۔ ایہاں اچت نہیں سن انا جو  
کہا بھوپ بھل سب ہی سو ہانا۔ پائی رجا لیسو چلے نہ ہانا  
رشی دشوا متری جی کا رخ دیکھ کر جناب جی نے کہا۔ کہ یہاں  
اُن کھانا ٹھیک نہیں ہے۔ راجہ کے سند بکن سبھی کے منوں کو  
اچھے لگے سب لوگ آگیا پر نہانے لگے۔

تیدی او سر پھل پھول دل مول انیک پرکار  
ای آئی بن چریل بھری بھری کا نوری بھار

بن ہاسی کول بھیل ادھاک انیک پرکار کے پھول پھل پتے  
مول آدی بہینگوں اور بوجھوں میں بھر بھر اسی سے لے آئیے  
کا مڈ بھے گری رام پرس دا۔ اولوکت اپہرت یشا دا  
مر سیرا ہن بھومی بھب گا۔ جنو اگت آئند انورا گا

شری رام چندر جی کی پرپا سے سب پر بیت سب کامناؤں  
کی نورتی کرنے والے ہو گئے۔ وہ صرف دیکھنے مائر سے ہی دکھوں  
کو بالکل پر لیتے تھے۔ وہاں کے تالابوں۔ ندیوں۔ بن اور پھوٹی  
کے سبھی حصوں میں مانو آئند اور پریم اڈ رہا ہے۔

بئی مٹب سب پھل سمجھولا۔ بولت کھک مرگ الی انو گولا  
تیدی لورین ادھاک اچھا ہو۔ تری بد سیر کھد سب کا ہو  
بیلیں اور دخت سب پھل پھولوں سے لہ لگے پشوپشی  
اور کھونڑے انو گول بولنے لگے اس سے بن میں بہت آئند چان



کوشلیا جی نے اُن کا آور ستلا دیا۔ اہم موقع کے مطابق اُنہیں  
سیٹھے گوسندھ آسن دیئے۔

سیٹھو سنہوہو سکل دہو اورا۔ دروہیں دہی سنی کٹس کٹھورا  
پلک سٹھل تن باری بلوچن۔ جہی لکھن لکھن سب سوچن  
دونوں طرفوں کے رنواں کے شیں پریم کو بچھکر اور  
سٹکر کٹھور بکھر بھی پکھل جاتے ہیں۔ شری پلک اور پھل ہے۔  
آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے ہیں۔ سب اپنے مانخوں سے  
زمین کریدتی ہوئی سوچتے لگیں۔

سب رام پریتی کی سی مورتی۔ جنو کرونا ہو بلش بسورتی  
سیا مانو کہہ بدھی بامی بانگی۔ جو پئے کھینو پھوپھی ٹانگی  
سمبھی مانو سینتا رام جی کے پریم کی مانو مورتی ہی ہیں۔ یا پو  
سمبھو کہ خود کرونا ہی بہت سے روپ دھارن کر کے لبو در ہی  
ہو۔ سینتا جی کی مانا کہنے لگی کہ بدھاتا کی بدھی بڑی ٹیڑھی ہے۔ جو  
دودھ کے پھین جیسی دھا کو مل رستو کو بکھر کر ٹانگی سے پھوڑ رہا ہے۔

سٹنٹے سڈھا دیکھیں گرل سب کرتوتی کرال

جہاں نہاں کاک اللوگ بکٹاں سکرٹ مرال

امرت تو کیوں سٹنٹے میں ہی آتا ہے۔ زہر عام دکھائی دیتا  
ہے۔ بدھاتا کی سب کرنی ہی الٹی ہے اور الوکھی ہے۔ تو ہے  
آلو بکے تو ادھر ادھر عام دکھائی دیتے ہیں پرتو ہنس تو کہیں  
ایک مانسہر میں ہی ہے۔

سٹنی مسوچ کہہ دیی سٹنٹرا۔ بدھی گتی بڑی سیریت بکھنٹرا

جو سہر جی پالٹی ہرئی بہوری۔ بال کیی سم بدھی متی بھوری

یہ سن کر دیوی سٹنٹرا شوک کے ساتھ کہنے لگی کہ بدھاتا  
کی گتی بڑی الٹی ہے اور الوکھی ہے۔ جو پہلے تو شری کی پیدائش  
اور پرورش کرتا ہے۔ اور پھر نشٹ کر ڈالتا ہے۔ بدھاتا کی بدھی  
تو لڑکوں کے کھیل کے سامان بھولی بھالی ہے۔

کوشلیا کہہ دوسو نہ کا ہو۔ کرم بدھیں کٹھکھینی لا ہو

الش ہے۔  
ہر بن بھو پوئی جب سب ہی۔ رام سمبھیں بسیئے بن نب ہی  
مندانی جھو تہو سما لا۔ رام درشتو مد منگل مالا  
آہو رام گری بن تاپس قھل۔ اسٹو امیئے سم کندھول پھل  
سمبھیمیت سبت دئی ساتا۔ پھل سم ہوہیں نہ جھپیں جاتا  
جب بڑھاتا سب کے حق میں ہو (جب قسمت اچھی ہو)

تب ہی شری رام جی کے پاس بن میں لوہا ہو سکتا ہے۔ تینوں وقت  
مندانی مدی میں اشتان کرنا اور آسند اور منگل کا سموہ شری رام  
جی کا درشن کرنا۔ شری رام جی کے کامداتہ پریت اور بن اور قہسٹیا  
کی آشرموں میں گھومنا اور کندھول پھل پھول جو کہ امرت کے  
سمان مٹھنے میں بکھوچن کرنے سے چودہ برس تک کے ساتھ پل  
کے سمان گذرتے ہوئے معلوم بھی نہ ہوں گے۔

ایہی سیکھ جو کہ نہ لوگ سب کہیں کہاں اس کھاگو  
سہج سبھیں سماج دہو رام چرن افو راگو

سب لوگ کہہ رہے ہیں۔ کہ ہمیں سکھ کے ہم لوگ یہ نہیں۔  
ہمارا ایسا بھاگ کہاں جو ہمیں بن میں شری رام جی کے ساتھ رہنے  
کا اور سیر اپت ہو۔ زونو طرفوں کے سماج کا شری رام جی کے  
چروں میں سبھاوک پریم ہے۔

ایہی بدھی سکل منور تھ کرین۔ بچن سپریم سٹنٹ من ہر ہیں  
سیا مانو تیتھی سم پٹھا ہیں۔ داسیں دیکھی سواوسرو آئیں  
سب اس پرکار منور تھ کر رہے ہیں اُن کے پریم بھرے ہن  
صنٹے ہی من مورت ہو جاتا ہے۔ اُسی سے سینتا جی کی مانا کی لکھی ہوئی  
داسیاں رانیوں کا فرصت کا سم دیکھا رہیں۔

ساوکاس سٹنی سب میا سا سو۔ ایلینو جنک راج رنوا سو  
کوسلیاں سادر ستمانی۔ اسن دیئے سم سم دباتی  
اُن داسیوں سے سن کر کہ سینتا جی کی ساری ساسوئیں  
اس سمے فرصت میں ہیں جنک جی کارواں اُن سے ملنے آیا۔

جی کے جل کے سامان غزل ہیں۔ میں نے کبھی شری رام جی کی سونہ نہیں کھائی۔ سو بے سکھی! آج شری رام جی کی سونہ کھا کر بالکل سچے کھانا سے کہتی ہوں۔

بھرت سیل گن نئے بُرائی۔ بھاپ گئی بھروس بھلائی  
کہت سارہ سو کر متی ہیچے۔ ساگر سیپ کہ جاہیں اُلجھے  
کہ بھرت جی کے شیل گن ختم بُرائی بھراتری بھاء بھگتی  
شہر دھا اور نیکی کا برن کرنے میں سہر سوتی کی بدھی بھی چمکی پاتی ہے۔  
کیا سیپ سے سمندر دھانی کئے جا سکتے ہیں۔

جانیوں سد بھرت کل دیا۔ بار بار موی کہیو جیہ پیا  
کسیں کنکونی پارھی پاہیں۔ پُرش پر کھیئے ہسمیں دھاپیں  
میں بھرت کو سدا سے اپنے گل کا دیباک مانسی ہوں۔  
ہمارا راج نے بھی بار بار تجھے ہی کہا تھا۔ سونے کے کھرے اور کھوٹے  
کی پہچان کنکونی خبر کسے جانے پر ہوتی ہے اور زن کے اصل اور نقل  
کی پہچان جوہری کے سننے پر ہی ہوتی ہے۔

الوچیت آج کل اس مورا سوک سنہیں بیان پھنکھورا  
سٹی ٹرسٹری ہم پاونی بانی ۔ کھٹیں سنہیں بیکل سب رانی  
کڈنو آج میرا ایسا کہنا بھی الوچیت ہے رشوک اور موہ میں  
وچار شکستی کھٹ حیات ہے۔ کو شلیا جی کی گنگا جی کے سمان پوتر کرنے  
دلی بانی سن کر سب رانیاں پریم کے مارے دیا گل ہو گئیں۔

کوسلیا کہہ دھیر دھری سنہو دی مٹھلیسی  
کوسلیک بڑھی بکھتی تہہ ہی سکئی اُپدلیسی

گو شلیبا جی نے پھر دھیرج دھر کر کہا: ہے دیوی تھلیتا ہو!  
سنئے۔ آپ گیان کے بھندے ارشتری جنک جی کی مٹی ہیں۔ بھلا  
آپ کو کون ایڈریش دے سکتا ہے؟

راقی نے سن اوسرو پائی۔ اپنی بھانسی کہیں سمجھائی  
کھینچیں کھنکھرتو گونجی بن۔ جوں بہت مانے مہیپ من  
ہے رانی! سوق پاکر آپ راہ کو اپنی طرف سے جہاں تک

کھن کرم گتی جان بدھاتا۔ جو سہو اسہو سکل کھیل داتا

کو شلیا جی نے کہا: کسی کا کوئی دوش نہیں ہے۔ دُکھ مُسکھ  
 لاکھ ہانی سب کرموں کے دُش ہے۔ کرم کی گنتی بڑی کھٹن ہے  
 اسے تو بدھاتما ہی جتھا کھ جانتے ہیں۔ جو سارے شیخ اشج  
 (نیک حید) کرموں کا پھیل دینے والے ہیں۔

ایسے راجا نہیں سب ہی کہیں۔ اتنی ہی تختی لے لیتے ہو امی کے  
 بیوی مونس سوچے بادی۔ رہی پرتو جو اس اچل انادی

ایثار کی آگیا سبھی کے سر پر ہے۔ پیدائش قیام اور فنا  
امرت اور فتنہ سب اُسی کے آدھین ہیں۔ ہے دیوی! آگیا ان  
وش شوک گرنا ویر ہو چے۔ بدھان کی سرشھی ایسی ہی اہل اور  
انادی ہے۔

بھوپتی جنیب مرب اگر آئی۔ سوچئے سکھی لکھی رنج بہت ہانی  
سیا ماتو کہہ سیتہ سبانی۔ سنگرتی او دھی او دھیتی رانی  
مہاراج (دوسرے) کے مرنے اور چپنے کی بات کو من پس  
یاد کر کے جو ہم چنتا کرتی ہیں وہ تو بے سکھی اہم اپنے ہی بہت کی  
ہانی دیکھ کر (ارتھتات اپنی ہی غرض کے مارے) کرتی ہیں بہتتا  
جی کی تاتا کہنے لگی۔ آپ نے سیتہ اور اُاتم کہا۔ آپ بیٹیوں کی حد  
او دھیتی کی ہی تو رانی ہیں۔ پھر بھلا آپ ایسی اُاتم بات کیوں

نہ کہو کہ تھوڑا موسیٰ آیا ہوں بن بھل پر نام نہ پوچھو  
گہر مری ہیاں کہہ کو سلیا موہی بھرت کر سوچو  
دیکھ بھرے ہر دے سے کوشلیا جی نے کہا شری رام نکشن  
اور سینہ تاج میں بھلے ہی جا میں۔ ات میں اس سے بھلائی ہی ہوگی  
بھاتا کی کرنی کوئی بھی بُری نہیں ہوتی۔ مجھے تو ایک بھرت کی  
چنتا ہے۔

ایس پر سداو ایس تنہا ری ۔ ست سٹت بڈیو مری یاری  
 رام سیتھ میں کٹیہی نہ کاؤ ۔ سوکری کھٹیوں سٹی بھاؤ  
 ایشور کی کرپا اور آچی آتیر زادے میرے پتر اور مہوئیں گنگا



کو شلیا جی کے پریم کو دیکھ کر اور ان کے بڑے بچے شکر جب  
جی کی پیاری پیتنی نے ان کے پوتے چرن پوٹ لئے۔ بے دیوی !  
آپ دسھ جی کی پیتنی اور شری رام جی کی ماما ہیں۔ آپ کی ایسی نثر  
اچت سی ہے۔

پرکھو اپنے نیچو آدر ہیں۔ اگنی دھوم گری سر تن دھڑکیں  
سیو کھ راؤ کرم من بانی۔ سدا سہا کے ہندو بھوانی  
پرکھو اپنے بچے سیو کوں کا بھی آدر کرتے ہیں اگنی دھو  
کو اور سرت گھاس پھوس کو اپنے سر پر چھان کرتے ہیں۔ سہا  
راجہ (جنگ جی) تو من بجن کرم سے آپ کے سیوک ہیں۔ پرتو  
سدا سہا تار کرنے والے تو ایک ماتر شری شو جی اور پادری جی  
ہیں۔

رورے انگ کو جو جگ کو ہے۔ دیا سہا کے دن کر سوئے  
واچو جانی بنو گری سر کا جو۔ اچل اور دھڑک رہیں راجو  
ایکا سہا نگ (مدگار) ہونے یو گیت سنار بھڑک بھلا اور کوں  
ہے ؛ دیک سوڑج کی سہا تار کرنے کا دعویٰ کر کے کہیں شو بھا پا  
سکتا ہے ؛ شری رام چندر جی میں جا کر دیوتاؤں کا کارج کرینگے۔  
اور اس کے بعد اور دھڑکی میں جا کر اہل راج کریں گے۔

امراگ نر رام باہو مل۔ سنگھ سید ہیں انہیں انہیں تھل  
یہ سب جاگ بجا کہی رکھا۔ دیوی نہ ہوئی مدھا مٹی بھا کھا  
دیوتا، ناگ اور منس سب شری رام چندر جی کے چھو بھل  
کے آشرت اپنے اپنے لوگوں میں شکھ سے تو اس کو میں گئے سب  
یگیہ دلاک جی نے پہلے سے ہی کہ رکھلے ہے۔ بے دیوی ! مٹی کی  
بات متھیا نہیں پرستنی۔

اس کی پگ پری میم اتی سیا بہت ہنئے سٹائی  
سیا صیت سیا تاو تپ ملی سوا سیدو پائی

ایسا کہہ کر بہت ہی پریم سے پاؤں پر کر سیتا جی کو اپنے ساتھ  
اپنے فوس میں لے جانے لگے۔ مٹی کی۔ اور کو شلیا جی کی سدا اکھا  
پاکر سیتا جی کو ساتھ لئے سیتا جی کی ماما اپنے فوس تھان کو چلی۔

ہوئے سمجھ کر کہنا کہ کشمن جی کو گھوڑا لیا جائے۔ اور بھرت  
بن کو جائیں اگر یہ صلاح راجہ کے من میں بھیک بٹھ جائے۔

تو بھل جتنو کرب سچا رہی۔ ہو میں سوچو بھرت کر بھاری  
گوڑہ ستیہ بھرت من باہیں۔ میں نیک موٹی لاگت ناریں  
تو خوب دھار کر بھلی بھانت ایسا بن کر بن مجھے بھرت کی  
بہت چنتا لگی ہوئی ہے۔ بھرت جی کے من میں گوڑہ پریم ہے۔  
ان کے گھر بنے پر مجھے بھلائی نظر نہیں آتی (ایسا نہ ہو کہ پریم کے  
مارے وہ اپنے پیراؤں کو ہی نہ نیک دریں)

لکھی بھاؤ سنی سرل سٹائی۔ سب بھٹی مگن کرن رس رانی  
تھ پر سو بھری دھینہ دھینہ مٹی۔ سٹھل نہ نہیں سدا جوئی مٹی  
کو شلیا جی کا سبھاؤ دیکھ کر اور ان کی سرل اور ندر بانی کوں  
کر سبھی رانیاں کو نارس میں مگن ہو گئیں۔ اکاش سے بھولوں  
کی بارش کی بھڑکی لگ گئی۔ اور دھینہ دھینہ کی دھن ہونے لگی۔  
سدا بھو لگی اور مٹی لوگ پریم کے مارے شتھل ہو گئے۔

سیو بنو اسو بھلی لکھی رہیو۔ تب دھیر دھیر سٹھرا کہیو  
دیوی دند جگ جانی سٹیتی۔ رام ماما سٹیتی اٹھتی سپریتی  
سارا رنوس دیکھ کر شتھل ہو گیا۔ تب سستہ جی نے دھیرج  
دھر کر کہا کہ بے دیوی ! دو گھڑی رات بیت چکی ہے۔ یہ سن کر  
شری رام جی کی ماما کو شلیا جی پریم پوروک اٹھی۔

بیگی پاؤ دھارے تھلے کہہ سستہ ہیں سٹیتی بھائے  
تھم میں توں اب اس گتی کے متھدیس سہا گئے

اور بڑے پریم سے ستیہ بھاؤ سے پوری۔ اب جلدی تو کہا  
ستھان کو جائیے۔ ہمارے تو اب ایشوری گتی ہے (ادھتات  
ہیں تو ایک ماتر ایشور کا ہی بھروسہ ہے) ماستھا۔ نریش  
جنگ جی سہا یک ہیں۔

لکھی ستیہ سٹیتی بجن مٹیتا۔ جنگ پریا کہہ پائے سٹیتا  
دیوی اچت اسی بنے تھاری۔ دسھ گھڑی مٹی رام مہتاری

سماں اور اتم دھرم کا دھار کر کے دھرم دھری۔

تاپس بدیش جنک سیا دیکھی۔ کھینچو میو پرتو شو۔ لیسیشی  
پرتی پوتر کے کل دوو۔ سچس دھول جو کہ سچو کو و

سیتا جی کو تپسوی بھیس میں دیکھ کر جنک جی کو بڑا ہی پریم  
اور منتوش ہوا۔ تب وہ کہنے لگے پرتی! تو نے دو نو کل پوتر کر لیے  
تیرے اتم لیش سے سلا سندھار اقل ہو رہا ہے۔ سب کوئی ایسا  
کہتے ہیں۔

جنتی ستر ستر کی تری توری۔ گو تو کینہہ بدھی اند کروری  
گنگا اقل تھل سینی بدیرے۔ یہیں کے سا دھو سماج گنگے

تیری کیری رومی نندی دیو ندی گنگا جی کو جیت کر کر وٹوں  
برہما ندوں میں بہہ نکلی ہے۔ گنگا جی نے تو پرتو پرتی پر تین ہی تھانوں  
(ہر دار پر یاک راج اور گنگا ساگر) کو بڑائی دی ہے۔ پر اس تیری  
کیری رومی نندی نے بہت سے سنت سماج روپی تیر تھانوں کو بڑا  
کیا ہے۔

پرتو کہ سینیہ سیتا جی سیا سچ چھل منہوں سماں  
چلی پوتاو لیتہی اور لائی۔ لکھ اس سیش نہت نہی سہا جی  
پتہ سے تو پریم سے کبری ہوئی سچی بانی کی پرتو سیتا جی اپنی  
بڑائی میں کر لگا گئی۔ پتا ماتا نے انہیں پھر ہر دے سے لگا لیا۔ اور  
اسے سندھت بھری شگشا اور شیراد دی۔

کہتی نہ سیا سچ من مایاں سا یہاں سب جین بھل نایاں  
لکھی رخ رانی جتا سوراد۔ پرتو ستر ستر سبھا و  
سیتا جی کچھ نہیں کہتی ہے۔ وہ پتا ماتا کو یہ کہنے میں پس پش  
میں پڑی ہوئی ہے۔ کہ رات میں یہاں رہنا اچھت نہیں سیتا جی کی  
ماتا نے ان کا رخ دیکھ کر رام کو جتا دیا۔ تب دو نو اپنے ہر دے میں  
سیتا جی کے شیل اور سچا کی سر ہنار کرنے لگے۔

بار بار ملی کھینچی سیا بد کینہہ سمنانی  
کہی سے ہر بھرت گتی رانی سبانی سبانی

پریم پرچن ہی ملی بید بھی۔ جو بھی جو گوبھانی تپھی  
تاپس بدیش جانی دیکھی۔ بھاسو بیکل پتا دلیسیشی  
سیتا جی اپنے پیارے پر پور کو جس بول گیا تھا اس کو کسی  
پر کار سے ملیں۔ سیتا جی کو تپسوں کے بھیس میں دیکھ کر بھی پر پور  
دا لے جا دیا کل ہو گئے۔

جنک رام گرو س یسو پائی۔ چلے تھل سیا دیکھی اپنی  
لینہی لائی اور جنک جانی۔ باہنی پاون پریم پران کی  
جنک جی رام جی کے گرو دیش شست کی اگیا پکر اپنے ڈیرے  
کو چلے۔ اور وہاں جا کر انہوں نے سیتا جی کو دیکھا۔ جنک جی نے اپنے  
پوتر پریم اور پرانوں کی جھانک جی کو چھاتی سے لگا لیا۔

اوامیکو امبودھی انورا گو۔ بھینچو بھونچو نہوں پیا گو  
سیا سینیہ ٹبو با دھت جو۔ تاپر رام پریم سیدسو سو ما  
اس سے راج کے ہر دے میں پریم کا سمندر اڈ پڑا۔ راج کا  
من مانو پر یاک ہو گیا۔ اس سمندر کے اندر انہوں نے سیتا جی کے  
پریم روپی کلپ برکش کو پڑھتے ہوئے دیکھا۔ اگل برکش پر شری  
رام جی کا پریم مانو بالاک روپ سے شو بھا پارا ہے۔

چو جیوی شنی گیان بکل جنو۔ بوڑت اویو بال او لمہنوں  
موہ مگن متی نہیں بدیرے کی۔ ہما سیا رکھو بر سینیہہ کی۔  
جنک جی کا پریم گیان مانو چرخیوی مار گندھے متی ہیں۔  
جو دیا کل ہو کر ڈو پتے جاتے ہوئے اس رام پریم روپی بالاک کا  
سہارا بچ کر نکال گئے۔ بدیرے راج جنک جی کی پڑھی موہ میں مگن  
نہیں ہے۔ یہ سیتا جی اور شری رکھو ناٹھ جی کے والک پریم کی چھا۔

سیا پتو مائو سینیہہ لیس بکل نہ سکی سنیہاری  
دھنی ستان دھرو دھرو میو سدھرو پاری  
اپنے پتا کے پریم کے کارہ سیتا جی ایسی دیا کل ہو گئیں کہ  
اپنے آپ کو سنیہا لے سکیں پرتو پرتو دھری کینا سیتا جی نے



راجہ رانی نے ہمارے لڑکے لگا کر سیتا جی کو آدر کے  
ساتھ وداع کیا۔ پھر چیترا رانی نے سوئے پکر راجہ کو بھرت جی کی  
دستاؤں سے۔

سنگی بھوپال بھرت بیوہ مارو۔ سون سنگدھ سدا سلسی سارو  
موتے محل میں ملے نن۔ سچو سہرا لکے مدت من  
سونے اور سو گندھ اور چندر مار کے سمان امرت سے  
بھرت جی کے بیوہ کو کئی گرامہ جنگ نے اپنے آسنوں سے بھری  
ہوئی آنکھوں کو روند لیا۔ ان کا شریکیت ہو گیا وہ پرت من ہو کر  
بھرت جی کے سندریش کی سراہنا کرنے لگے۔

سادو وہاں سونو مکھی سدا جیتی۔ بھرت کتھا بھوندا بھو جیتی  
دھرم راج نیسے برہم بچارو۔ ایہاں تھیا سنی مور پر چارو  
کہ ہے سندر مکھی! ہے سندر تیروں والی! سادو وہاں ہو کر  
سونو! بھرت جی کی کتھا سنسا رہندھن سے چھڑانے والی ہے۔  
دھرم راج نیستی اور برہم دچاوان تینوں میں میری بدھی کی تھوڑی  
بہت پہنچ ہے (ادھتات میں ان تینوں کو تھوڑا بہت جانتا ہوں)

سو متی موری بھرت مہامی۔ کہے کاہ پھیل چھو اتی نہ چھا شہی  
بدھی گن پتی ایہی تپو سوسارو۔ کوئی کو بد بدھ بدھی بسارو  
بھرت چوت کیرتی کر توتی۔ دھرم میل گن میل بھجوتی  
بھکت سنت مکھ سب کا ہو۔ سچو سہرا لکے مدت من  
سو ایسی میری بدھی بھرت جی کی مہا کا ورنن تو کیا کر گئی۔  
کنتو وہ پھل کر کے بھی اس کے سایہ تک کو بھی نہیں چھو سکتی۔ برہما  
گنیش شیش شو اور سر سو تی جی۔ کوئی پنڈت گیانی اور بدھی مان  
کسی کو بھرت جی کے چتر کیرتی کرنی دھرم شیل گن نول لڑائی کچھ  
نے سے اور سننے سے نہ کبھی دینے والے ہیں۔ پوترتا میں گنگا جی کے  
سمان اور مٹھاس میں امرت کے سمان میں۔

نرو دھی گن نریم پرتشو بھرتو بھرت سم جانی  
کھے سمیرو کہ سیر سم کی کل حتی سکپانی  
بھرت جی کے گنوں کی کوئی حد نہیں ہے۔ وہ ایک لاشانی

پرتش ہیں۔ ان کے سمان اور کوئی نہیں ہیں۔ وہ اپنی مثال  
آپ ہی ہیں۔ سمیرو پرت گو سیر کے برابر کیسے کہہ سکتے ہیں۔ اس  
لئے انہیں اپنا (تشبیہ) دینے میں کوئی لوگوں کی بدھی بھی  
شرمندہ ہوگی۔

اگم سب ہی بہت برہمنی۔ جی جل جین مین گم دھرنی  
بھرت امت مہا سٹورا رانی۔ جانا نہیں رامونہ نہیں بھجانی  
ہے اگم دون والی! بھرت جی کا مہا کا پار پانہ بھی کے  
لئے ایسے ہی اگم ہے۔ جیسے جل رہت دھرتی پر پھیل کا چلنا۔  
بہرانی! سٹو بھرت جی کی امت (جس کا نام کیا جائے)  
مہا کو صرف شری رام چندری جانتے ہیں۔ اور اس مہا کا ورنن تو  
وہ بھی نہیں کر سکتے۔

برنی سیریم بھرت اٹو بھاؤ۔ تیا جیا کی رچی پھی کہہ او  
بہرانی کھنو بھرتو بن جاپاں۔ سب کر محل سکے من ماہیں  
اس پر کار پریم کے ساتھ بھرت جی کے سبھاؤ کا ورنن کر کے  
انہی رانی کے من کی گچی جان گرامہ جنگ جی نے کہا۔ کشن جی گھر  
لوٹ جائیں اور بھرت جی بن میں جائیں۔ سب کا اس میں بھلا ہے۔  
اور سب کے من میں بھی یہی ہے۔

دیوی پرتشو بھرت لگھو برکی۔ پرتی پرتی جانی نہیں ترکی  
بھرتو او دھی سینہ ممتا کی۔ جدی رامو سیم سمت کی  
ہے دیوی! بھرت جی اور رام چندر جی کا اسیس میں پریم  
اور ایک دوسرے پر وشواشا کا ورنن کرنا بھتی کی شکتی سے باہر  
ہے۔ بھرت جی تو پریم اور ممتا کی حد ہیں۔ اور شری رام چندر جی  
سنا (سب کو سمان بھاؤ سے دیکھنا) کی حد ہیں۔

پر مار کھ سوار کھ سکھ سالے۔ بھرت نہ پھیلو مہنوں نہاے  
سادھن بدھی رام پاک نیدھو۔ موی لکھی پرت بھرت مت ایہو  
شری رام جی کے تین شردھا اور پریم کے بغیر بھرت جی نے  
پر مار کھ سوار کھ اور سکھوں کی طرف تو اپنے میں بھی پھیل کر من

ایسا کہہ کر شری رگھوناتھ جی سکتی (سکڑ گئے یعنی لجا گئے) گئے۔۔۔ شیشٹ جی ان کے شیل سمجھاؤ کو دیکھ کر آنند کے مارے پلکت ہو گئے اور کہنے لگے۔ ہے رام! دونوں طرف کی راج سماج کے لئے تمہارے بغیر سب سکھ کا سامان ترک کے سماں دکھاناٹ ہے۔

پیران پران کے جیو کے چوسکھ کے سکھ رام  
تمہارے جی تات سہات گرہ جنہیں تنہی بدھی رام  
ہے رام! سب کے پیرانوں کے تم پیران ہو سب کی آتماؤں  
کے تم آتما ہو۔ اور سب کے سکھوں کے تم سکھ ہو۔ تمہیں چھوڑ کر  
ہے تات! جس کو گھر اچھا لگتا ہے۔ بدھاتا اس کے برخلاف ہے  
سو سکھ کو مودھرمو جری ہواؤ۔ جہاں نہ رام پدترج بھیاؤ  
جو کو جو کو گیان اگیاؤ۔ جہاں نہیں رام پیہم پردھانواؤ  
جہاں شری رام جی کے چرن کملوں میں پریم نہیں ہے۔  
وہ سکھ کرم اور دھرم سب بھسم ہو جائے جس یوگ اور گیان میں  
شری رام جی کے پریم کی پردھانتا نہیں وہ یوگ کج و گ اور گیان  
اگیان ہی ہے۔

تمہارے چوسکھ کے سکھ تنہی۔ تمہارے جانہو جیا جو جنہی کیہی  
راٹر اسیو سر سب ہی کیں۔ بدت گراں ہی گتی سب ٹکیں  
ہے رام! یہ سارا سماج تمہارے پناہ کھی ہے۔ یہ تمہارے

ہی پاس رہنے سے سکھی ہے۔ جو جس کے دل میں ہے۔ وہ سب  
آپ جانتے ہی ہو۔ سب آپ کی اگیا کے آدھین ہیں ہے کر پاؤ!  
آپ کو سب کی گتی اگھی طرح سے پرکٹ ہے۔

اپو انترم ہی دھربے پاؤ۔ جھیکو پینہہ سستھل اُسنی راؤ  
کر ہی پرناموتیا مودھرا لے۔ شری دھری دھیر تنک ہیں آئے  
آپ انترم کو بدھار ہے۔ ایسا کہہ کر شری راج وشیشٹ جی  
پریم کے مارے سستھل ہو گئے۔ تب شری رام چندر جی پرنام کر کے  
چیلدیئے شری دھیر دھیر کر جنک کے پاس آئے۔

بھی نہیں تاکا ہے۔ ان کے سادھن اور سیدھی تو ایک مائر  
رام جی کے چرنوں کا پریم ہی ہے۔ تجھے تو بھرت جی کا ہیست  
جان پڑتا ہے۔

بھو ریوں بھرت نہ پلیدیں منسہوں رام راجانی  
کرے نہ سوچو سنیہ لیں کہیو چھو پ بلکھائی

راج جنک نے پریم سے گد گدانی سے کہا کہ بھرت جی تو  
بھول کر بھی رام جی کی آگیا کو من سے بھی نہیں ٹالیں گے۔  
اس لئے پریم کے وش ہو کر سوچ نہیں کرنی چاہئے۔

رام بھرت گن گنت سپرتی۔ نسی دیتی ہی پلک سم پتی  
راؤ سماج پرات جگ جاگے۔ نہائی نہائی سر لوچن لاگے

اس پر کارام جی اور بھرت جی کے گنوں کو پریم سے کہتے  
کہتے راج رانی کو رات پلک کے سماں نہ رگئی۔ دونوں راج  
سماج سویرا ہوئے پر جاگے۔ اور اشتان کر کے دیو پوجا کرنے لگے۔

گئے نہائی کر نہیں رگھو رانی۔ بندی چرن بوئے رکھ پانی  
ناکھ پھر تو پرچن جہت اری۔ سوک پکن بن باس دکھاری

شری رگھو ناتھ جی اشتان کر کے گرو وشیشٹ جی کے  
پاس گئے۔ ان کی چرن بندنا کر کے اٹھا رٹا کر بوئے۔ ہے  
ناکھ! بھرت نگر نوا سی اور ماتائیں شوک سے دیا گل اور بن میں  
رہنے سے دکھی ہیں۔

سہت سماں ہواؤ مٹھلی ششو۔ بہت دوس بھئے بہت کلید شو  
اچیت ہوئی سوئی کیجئے ناٹھا۔ بہت سب ہی کر روڑیں ہاتھا  
اپنی ساری سماج سہت مٹھلا نریش جنک جی کو بھی دکھ اور  
کشت چتے سہت بہت دن بیت گئے۔ ہے ناکھ! جو مناسبت ہو  
وہ کیجئے۔ سب کی بھلائی آپ ہی گئے ہاتھ میں ہے۔

اس کی آتی سکھ رگھو راؤ۔ مٹی پلکے لھی سیلو سبھاؤ  
تمہارے پیرام سکھ ساجا۔ ترک سرس دھو راج سماجا



دش ہو کر بہت ہی دیا کلی ہو گئے۔ وقت دھار کر راجہ پنک سے  
دھیرج دھری اور وہ اپنی ساری سماج کے ساتھ بھرت جی  
کے پاس آئے۔

بھرت آئی آئیں بھی لینے۔ اُدھر برس سو اس دینتے  
تات بھرت کہ تیر جی راؤ رتھہ ہی بدلت لگو نیمر سمجھاؤ  
بھرت جی نے آگے بڑھ کر ان کا سواگت کیا۔ اور سوت کے  
مطابق انہیں بندر آگے دینے تھ جب تک جی نے کہا۔ جے تات!  
تھ شری رٹھونا تھ جی کے سمجھاؤ کو جانتے ہو۔

رام ستیہ برت دھرم رت سب کر سیکو سینیہو  
سنگت سہت سکوج پس گئے جو ایسو دیہو

شری رام چندر جی ستیہ برت دھاری اور دھرم میں رمن  
کر نیوالے اور سب کے شیل اور پریم کو رکھنے والے تھے۔ اس لئے  
سنگوج دش سنگت مہر رہے ہیں۔ اب تم جو آگیا دو ہی اُن  
سے کہا جائے۔

ستی تن پلکی نین بھری باری۔ بولے بھرتو دھیر دھری بھاری  
پر بھو پر پر پوجیہ پت سم آلو۔ کل کرو سم بہت ملے نہ باجو  
پر پئی کر بھرت جی کا شریر پلک ہو گیا۔ اُنکے تیزوں میں آنسو  
اُٹ آئے۔ وہ بڑی بھری دھیر دھر بولے۔ ہے پر بھو! آپ ہمارے  
پتائی کے سمان تیا۔ اور پوجیہ ہو۔ اور کل کرو وشنٹ جی کے رات  
ہماری بھلائی کو چاہئے والا دوسرا کوئی نہیں۔ جتے کہ ماتا بھی  
نہیں۔ مہی مہی سچو سمسا جو۔ گیان امبوندھی اہنو اہو  
سسو سیو کو ایسو انو گامی۔ جانی موہی سکھ دیئے سوامی  
دشواتر جی جیسے پر بھاد شالی شیوں اور مشرپوں کا یہ سہلج  
ہے۔ اور آپ گیان کے بھندار بھی آج موجود ہیں۔ ہے سوامی!  
مجھے اپنا شاگرد سوک اور پتھو جان کر شکشا دیجئے۔

ایہیں سماج کھل بھجب زائر۔ مون ملن میں یو لب باٹرو  
چھوئے بدن کہنیوں بڑی باتا۔ چھب ملت بھی بام بدھاتا  
ایسے سماج اور تیرھ استھان میں آپ جیسے گیانی اور پوجیہ

رام عین گردن پر ہی سٹائے۔ ریل سینہ بھٹکائے سہائے  
مہاراج اب کیجئے سوئی۔ سب کر دھرم سہت ہوئی  
گرو وشنٹ جی نے شری رام چندر جی کے شیل پریم سے  
سجھاؤ سے ہی چندر جی جنک جی کو سٹائے۔ اور کہا ہے مہاراج  
اب آپ دینی کیجئے جس میں سب کا دھرم سہت بھلا ہو۔

گیان ندھان سجان سچی دھرم دھیر ہریال  
تھہر ہوا سمجھس سمن کو سمر تھہ ایہی کال

جے راجن! تم گیان کے بھندار۔ چتر پوتر اور دھرم اور  
دھیرج دھارن کر نیوالے اس سے آپ کے سولے اس  
دہدھا ریس دیس کی سی حالت۔ جب کر تو یہ اور اگر تو یہ کا  
نشیو نہ ہو سکے گا کو دور کرنے میں اور کوئی سمر تھہ نہیں۔

شمنی مہی جنک انور اگے۔ لکھی گئی گیا نو براگو ہر لگے  
شمنی سینہ گنت تن ہا ہیں۔ لگے یہاں کہینہ بھسل ناہیں  
شمنی وشنٹ جی کے مہی تن کر جنک جی پریم میں مگن ہو گئے  
ملکی دشا کو دیکھ کر ان کے گیان اور دیواگ کو بھی دیراگ ہو گیا۔ وہ  
پریم کے مارے شمنی ہو گئے۔ اور کن ہی میں دھار کرنے لگے۔ کہ  
بیال ہمارا نا ہی ٹھیک نہیں تھا۔

راہی رائے کہو جن جس نا۔ کہینہ پوجیہ پریم پر وانا  
ہم اب بن میں ہی پھٹائی۔ پر پتھیر پرب بیک بڑائی  
راجہ وشنٹ جی نے بن جانے کے لئے آگیا دی۔ اور آپ  
کو ان کے پریم پر پھیرا کر دیا۔ ہم اب اُن شری رام جی کو اس  
بن سے بھی آگے گئے بن میں بھیج کر اور اپنے گیان دھار سے  
پر بن ہوتے ہوئے واپس لوٹیں۔ تو ہمارے ایسے گیان اور جینے

پر لعنت ہے۔  
تاکیں مہی ہی شمنی دیکھی۔ بھئے پریم بس بکل بسیشی  
سمیو بھی دھری دھیر جو راجا۔ جی بھرت ہمیں سہت سمجا  
تیسوی مہی اور برہمن یہ سب کچھ مگن کر اور دیکھ کر پریم کے

پکڑی نہیں جاتی۔ راج جنگ بھرت و شبندہ جی اور سلوی سماج  
سہت وہاں گئے اچھا دیوٹی روٹی کڑے کھلانے والے چندرا  
شری رام چندر جی تھے۔

سنی سنی سوچ کل سب لوگا۔ منہوں میں گنن نو میل جو گا  
دیو پر تھم کل گرو گنتی دیکھی۔ نہ کھی بلدیہ بہہ بہتیشی  
یہ سماچار پاکر سب لوگ سوچ میں دیال ہو گئے۔ جیسے  
باش کے گل سے (سپلی بارش کے گل سے) جو گل پاکر پھلایاں دیا گئے  
ہو جاتی ہیں۔ دیوتاؤں نے پہلے گرو وشنسٹ جی کی پریم سدا و شاش  
دیکھی پھر راج جنگ جی کے بڑے ہوئے پریم کو دیکھا۔

رام بھگتی مئے بھرتو نہارے۔ سر سو تھی مہری ہریاں ہائے  
سب کو ورام ہم مئے پیگھا۔ جئے ایکھ سوچ بس لیکھا  
اور تب بھرت جی کو رام جی کی بھگتی سے سری پورن دیکھا۔  
ان سب کو دیکھ کر خود غرض دیوتا میں باران گئے۔ انہوں نے  
سب کو ہی شری رام جی کے پریم ہی بوا ہوا دیکھا۔ یہ سب کھ  
دیکھ کر دیوتا لوگ بے انت سوچ کے وش ہو گئے اتنی سوچ کو  
جس کا کوئی محاسب نہیں۔

رامو سینہ بہ سوچ بس کہہ سوچ سر راجو  
چھو پیر پچ کی پچ ملی ناہیں تے بھینو اکا جو

دیوان اندر سوچ کے وش ہو کر کہنے لگے کہ شری رام  
چندر جی تو بھگتوں کے پریم اور سوچ (ادب رچا) کے وش ہیں۔  
اس لئے آپ سب لوگ ملی کر کوئی ملا کاکیل رچائیے نہیں تو کام  
تو بگڑا ہی جاہتا ہے۔

سر نہہ سکی سارا امیرا ہی۔ دیسی دیو سرنانگت پا ہی  
پھری بھرت جی اری رچ مایا۔ پالو بندھ کل کری جھل چھایا  
دیوتاؤں نے سر سوٹی جی ہا سمن کیا اور اٹکی ٹی سنی کی۔  
اد کہا ہے دیوی! ہم دوتا آئی شرن میں آئے ہیں اگر باکر کے  
ہلکی رکشا کیجئے۔ اپنی مایا پاکر بھرت جی کی بڑی کو پھیر دیجئے اور

جیاناں کا گھ سے دیکھنا شیو بھا نہیں دیتا۔ اگر میں جواب دوں  
تو برا سمجھا جاؤں گا۔ اور اگر جواب دوں تو یہ پاگل پنا ہے۔ تو بھی  
میں بھولے شری بات کہتا ہوں۔ جے نات! میرے دن گرو ش  
جی جان کر آپ مجھے کشتا کریں۔

اکم نگم پر سدا پرا نا۔ سیوا دھر ٹو کھن جگو مانا  
صلی دھر سوار تھہر دھو۔ سیر واندھہ پریم ہی نہ پر یو دھو  
دید شاستر اور پرافوں میں پر سدا ہے اور عام دنیا جاتی  
ہے۔ کہ سیوا دھر کشتا کھن ہے۔ سوئی دھر اور سوار تھہر کی پس  
میں پرودہ (دشمنی) ہے۔ دیر اندھا ہوتا ہے اور پریم میں لیاں  
نہیں رہتا۔ اس لئے میں پریم دش کہوں یا سوار تھہر دش مجھ سے  
دوہوں صورتوں میں بھول ہوگی۔ کیونکہ لیاں ہی دو صورتوں  
میں پرودہاں ہے۔

راکھی رانکھ دھر مو بر تو پرا دھین مو ہی جانی  
سب کی سکت سرب ہست کر مئے بیو پچ پانی  
اس لئے آپ مجھے بے بس جان کر اور شری رام جی کے رخ دھر  
برت کا خیال رکھتے ہوئے جو سب کو منظور ہو اور جاستویں (دس صل)  
جس سے سب کا کلیاں ہو۔ آپ سب کا پریم ہی جان کر دیکھیں۔  
بھرت جی سنی دیکھی مٹھا و مہت سماج سر ہست را و  
سنگم اکم ہر دو کھوڑے۔ اٹھو ایت اتی اکھرتھو بے

بھرت جی کے بچن میں کر اور ان کا مٹھا دیکھ کر سماج بہت  
راج جنگ ان کی سر رہنا کرنے لگے۔ بھرت جی کے بچا سننے میں بہت  
آسان پرتہ اٹھ سیکھنے میں بہا کھن۔ دیکھنے مانر میں سند اور گول  
نیکن و استو میں بٹے کھوڑے ہیں۔ اگر ان بچوں میں اکھش بالکل  
تھوڑے ہیں۔ پرتو ان کے اٹھ کا تھوٹی ٹھکانہ ہی نہیں۔

جیوں کے مکر مکر رچ پانی۔ گئی اند جانی اس اچھت پانی  
بھوپ بھرتو مئی سہت سماجو گئے جہاں بندھ کھد دورج راجو  
جیسے چہرے کا عکس شیشے میں پڑتا ہے اور شیشہ اٹھ میں پڑا ہے  
پرتو دیکھی وہ عکس پڑا نہیں جاتا۔ ایسے ہی بھرت جی کی لکھی پانی



اس پر کار پھیل کھٹ کر کے دیوالی کی پالتا کیجئے۔

پہلے ہی سنی دھبی سیانی۔ ہونی سروسا تھ جو جانی  
موس کہہ بھرت جی پھیرو۔ نوچن اس نہ سوچھ سمیرو  
دیوتاؤں کی فہرنا پرا تھنا سن کر اور ان کو غرض کے اندھے  
جہاں کر چتر سر سوئی جی بولیں یہ فہر سے آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ کہ بھرت  
جی کی بدھی میں پھیروں! انفسوس نہیں اپنی ہزار آنکھوں سے  
بھی سیرو نظر نہیں آتا۔

یہ بھی ہری ہر مایا پری بھاری۔ سوو نہ بھرت جی سکی نہاری  
سوو جی ہوئی کہت کہہ ہودی۔ چننی کر کہ چنڈ کر چودی  
ہر مایا شتو اور ہادی جی کی دیا پری بلوان ہے وہ بھی  
بھرت جی کی بدھی کی طرف آنکھ نہیں کر سکتی۔ آپ مجھ سے کہہ  
رہے ہیں کہ میں بھرت جی کی بدھی کو پہچان کر دوں۔ کیا چاند کی کہیں  
گہراں والے سورج کو چرا سکتی ہے!

بھرت ہو رہے سیالام نواسو۔ تہاں کہ فکر جہاں تری پر کاسو  
اس کی سالو گئی بدھی لوکا۔ پر بھرت کل نہی ماہنوں کو کا  
بھرت جی کے ہرے میں سیتا رام جی کا نواس ہے۔ جہاں  
سورج کا پرکاش ہے۔ وہاں بھی کہیں اندھیرا رہ سکتا ہے ایسا  
کہہ کر سر سوئی جی برہم لوک میں چلی گئی۔ دیوتا لوگ ایسے دیا کل ہو  
گئے۔ جیسے رات کو چکوا بیا کل ہوتا ہے۔

سروسا تھ مین من کینہہ کمنٹر کھٹو  
اچی پر پین مایا پر بھل بھہر م آرتی اچاؤ

ملین من والے خود غرض دیوتاؤں نے برا دیار کر کے  
برا کھٹا رچ دیا۔ بہت ہی بل شالی مایا جہاں رچ کر رہے  
بھرم کھراٹ اور اچاٹ یعنی اسی سب کے منوں میں پھری  
کری کچا پائی سوچت سر راجو۔ بھرت ہاتھ سب کا جو کا جو  
گئے جنکو رگھو ناتھ سمیسیار سمنانے سب بی کل دیا

ایسی کچال (بھری چال) کر کے دیوار ج اندر پھر سوچتے  
لگے۔ کہ کام کا بگڑنا اور مینا تو سب بھرت جی کے ہی ہاتھ ہے  
اور ہر راجہ جنک جی شری رگھو ناتھ جی کے پاس گئے سورج کل کے  
دیکھ شری رام چندر جی نے ان کا اور ستکار کیا۔

سمے سماج دھرم امیر ودھا۔ بولے تب گھوٹس پودھا  
جنک بھرت سمبھاؤ سنائی۔ بھرت کہاؤ لی کہی سہانی  
تب رگھو کل کے پر دہت شری وشنث جی وقت سماج  
اور دھرم کے مطابق بچن بولے انہوں نے پہلے جنک جی اور بھرت  
جی کی آپس کی بات چیت سنائی اور بھرت جی کی بھی ہوئی سند بانی  
کہہ سنائی۔ تاٹ لام جس آلیسو دیہو۔ سو سبھو کرے مور مت ایہو  
سنی رگھو ناتھ جوری جگ پانی۔ بولے ستیہ سرل سرور بانی  
وشنث جی پھر بولے۔ ہے تاٹ رام! آپ جیسی آگیا دیں ایسا  
ہی سب کریں میری تو یہی صلا ہے۔ یہ سن کر شری رگھو ناتھ جی  
دونو ہاتھ جوڑ کر ستیہ سرل اور کل بانی بولے۔

ودیا وان اپنی منتھلیسو۔ مور کہت سب بھاتی بھد لیسو  
رائر رائے رجا لیسو ہوئی۔ رائری ستھہ سہی سر سوئی  
آپ کے اور ستھلا نریش جنک جی کی موجودگی میں بھگے آگیا  
دینے کے لئے کہنا اچھٹ ہی ہے۔ آپ کی اور ہمارے جنک جی  
کی جو آگیا ہوگی۔ میں آپ کی سوگندہ کھا کر کہتا ہوں۔ کہ ہم سب  
کے لئے بڑے آر سے قابل قبول ہوگی۔

رام ستھہ سنی مٹی جنکو شکیے سبھا سمیت  
سکل بلوکست بھرتو مکھو سنی نہ اترودیت

رام جی کی سوگند سن کر ساری سبھا سمیت مٹی وشنث جی  
اور جنک جی پر سکت طاری ہو گیا کسی کو کچھ جواب دینے نہ بنا۔  
سب لوگ جواب کئے لئے بھرت جی کے منہ کی طرف دیکھنے لگے۔  
سبھا سنک بس بھرت نہاری۔ رام بندھو دھری بھرتو بھاری  
کسیو دھمی سینہو سبھا ارا۔ بڑھت پندھی جی کھنچ نوا ارا

بھرت جی نے ساری سبھا کو سکتے کی حالت میں دیکھا۔ انہوں نے بڑی بھاری دھیرج دھاروں کر کے بے موقع دیکھ کر اپنے بڑھتے ہوئے پریم کو تمام لیا۔ جیسے بڑھتے ہوئے ہندیا چل آست جی نے تمام لیا تھا۔

سوک کنک لوچن تھی چھوٹی۔ ہری پل گن گن جاگ جونی بھرت بلیک براہ پسا لا۔ انایاس ادھری تہی کالا

شوگ روپی ہر نیاکش نے سب نرل گتوں والی گت کے پیدا کرنے والی بدھی روپی یہ پھوی کو ہر لیا۔ بھرت جی کے دو لک روپی (گیان روپی) وصال براہ اوتارنے شوک روپی ہر نیاکش کو نشک کر کے بنا کسی سخت سخت کے ہی اس کا اڑھا

کمری پرنامو سب کہن کر چوب۔ رامورا وگر سادھو نہور سے چھمب بھو اتی انوچیت مورا۔ کہیوں بدن دروچن کھورا

بھرت جی نے پرنام کر کے سب کے آگے ہاتھ جوڑے اور رام چندر جی، جنک جی، وشنشٹ جی اور سادھو لوگوں سے بدیتی کی۔ اور بولے آج میں کوئل مکھ سے کھورا کر دے! بچن کہتا ہوں۔ اس نامناسب کر کے لئے مجھے کشتا کریں۔

ہے سہی سار دا سہائی۔ مانس تیں مکھ پنچ آئی پل بلیک ہر منے سالی۔ بھرت بھارتی منچو مرالی

انہوں نے ہر دے میں سندرسہ سوئی جی کا سمرن کیا۔ وہ من روپی مانسہ دور سے مل کر مکھ مل پر گئی۔ نرل دو یک دھرم نیستی سے بھر پور بھرت جی کی بانی سندرسہی ہے۔ جو گتوں کو دوش سے الگ کر دیے والی ہے۔

نرکھی بلیک بلو چہی سھل ستیہ سما جو کر ی پر نامو بولے بھر تو سہی سیار کھورا جو

بھرت جی نے اپنے گیان کے نیڑوں سے سب راج سماج کو جب پریم کے مارے سھل دیکھا۔ تو سب کو پرنام کر کے شری وکھونا تھا جی کا سمرن کر کے بھرت جی بولے۔

پر پھوٹو ماتو سہر گر سوامی۔ پوجیہ برہم ہمت انتر جانی سرل سسا ہو سیں ندھا نو۔ پرنیپال سر بگیہ سجا نو

ہے پر پھو! آپ پتا، ماتا، مہتر، گرو، سوامی پوجیہ برہم ہمتکاری اور انتر جانی میں، سرل سجا و اتہم سوامی، شیل کھنڈا، شرن پڑے کی رکھشا کرے والے، سروگیہ، چتر۔

سمرتھ سہرناگت ہمتکاری۔ گن گا ہکوا گن اگھ پارکی سلوچی کو سائیں ہی سرل گسائیں۔ موہی سمان میں سائیں دو ما میں

سہ بیکتیمان۔ شرن میں آئے ہوئے کا کھلا چا بنے والے گتوں کے گاک اور دو گتوں کو ہرنے والے ہیں۔ ہے گو سائیکہ آپ کے سمان سوامی تو آپ ہی ہیں! ارقھات آپ ہی! ان گتوں سے گیت ایک واحد سوامی ہیں۔ اور میرے سمان سھل کے ساتھ دھوک کرنے والا سیوک بھی میں ہی ہوں۔

پر پھو پوجن موہ پس سلی۔ ایناٹول یہاں سما جو سکیلی جگ کھل پوج اورچ اڑو نیچو۔ ایہے امرید ماہرو میچو

لام رحانی میٹ من مایں۔ دیکھنا کنتھوں کو دناہیں سوئیں سب بھدی کنتھی دھٹھائی۔ پر پھو مانی ستیہ سیوکائی

ہے پر پھو! میں آپ کی اور پتائی کی آگیا کو بھنگ کر کے سماج کو اکٹھی کر کے یہاں آیا ہوں۔ سنسار میں بھلے بڑے اورچ اور پچ، امرت اور امرید (دیوتاؤں کا رہنا) وقت اور موت وغیرہ۔ ان میں سے کسی کو بھی میں سے آگیا کو بھنگ کرتے نہ دیکھا گیا

ہے۔ اور نہ سنا ہی گیا ہے۔ لیکن میں نے سب پر کار آگیا کو مٹانے کی دھٹھائی کی ہے۔ اور پر پھو نے اس میری دھٹھائی کو بھی پریم اندر سیدھا ہی سمجھ لیا ہے۔

کر یا کھلائی اپنی ناٹھ کینہہ کھسل مور دوشن بھے بھوشن سرل آسو چارو چہرو اور

ہے ناٹھ! اپنے اپنی کر اور کھلائی سے میرا کھلا کیا جس سے میرے دوش بھی گتوں کے سمان ہو گئے۔ اور چاروں کھرف میرا سندرسہ



پھانسیا گیا۔  
راڑھی ریتی سبانی بڑائی۔ جگت بدت نکما گم گائی  
کوٹھیل کھل گئی کلنکی۔ نیچ نیشل نرلیس نکلنکی  
تینو سستی سرن ساموں آئے۔ سکریت پر نام کہیں اپناے  
دیکھی دوش کہوں نہ ار آنے۔ سستی کوں سادھو سماج پھلنے  
آپی ایسی سندر ریتی اور سندر بانی کی بڑائی سندساریں پرگٹ  
چے۔ اور دیدر شاستروں نے بھی اس کا گانا کیا ہے جو کرگور  
(نر دیا) کٹیل، دشت، موڑہ بدھتی، کلنکی، نیچ و شیل رہت۔  
نڈرہین۔ انہیں بھی سامنے شرن میں آئے بن کر ایک بار پر نام  
کرتے پر ہی آپ نے اپنا لیا۔ ان کے دوش کو دیکھ کر بھی آپ اپنے  
من میں سبیل آئے۔ اور ان کے گنوں کو سن کر سادھو سماج میں  
آپ ہی آئے ان کا دشن کیا۔

کو سا بپ سیوک ہی نیواچی۔ آکو سماج سماج سب سماج  
نیچ کر گوتی نہ سمجھ سہنیں۔ سیوک سیکھ سوچو اور اپنیں  
سیوک پر ایسی کرپا کرنے والا سوامی اور کون ہے جو آپ ہی  
سیوک کا سارا سماج سامان سچ دے۔ اور اپنی کرنی کا تو کبھی  
سینے میں بھی خیال نہ کرے۔ کتنو سیوک کے سنگوچ (شر مساری)  
کا سوچ سدا اپنے من میں رکھے۔

سو گو سائیں نہیں دوسر کو پی۔ بھجیا اٹھائی کہیوں رو پی  
پیشونا چیت سک۔ پاٹھ پر پدینا۔ گن گتی نٹ پاٹھک آدھینا  
ایسا سوامی آپ کے بنا اور کوئی دوسرا نہیں ہے۔ میں بھجا  
اٹھ کر اور پران باندھ کر (بڑی درشت سے) کہتا ہوں۔ بندر  
آدک پیشونا چیت ہے۔ اور طوطے بھی سکھائے جانے پر بڑھتے ہیں  
ماہر ہو جاتے ہیں۔ پر تو طوطے میں بڑھے کا جو گن ہے۔ اور لیٹو میں  
ناچنے والے کے بالترتیب آدھین ہے۔

یوں سادھاری ستمانی جن کے سادھو ہر مور  
کو کرپاں بنو یا لیے ہر داوی ہر جور

اہں پرکار اپنے سیوکوں کی بڑی بات سادھار کر  
اور آدر سے آپ نے انہیں سادھوؤں کا ستراج بنا  
دیا ہے۔ بے کرپاؤ! آپ کے بنا اپنی درداوی (کل کایش و  
کیرتی) کا اور کون زبردستی پالن کر گیا الھات کون زبردستی  
اپنے دیش کے شیش و کیرتی بڑھاوے گا۔

سوگ سینہ کہ بالی سمھائیں۔ آئیوں لائی رہا لیٹو بائیں  
تہوں کرپاں ہری نیچ اورا۔ سب ہی کھلتی بھل ماہو مور  
میں شوک کے مارے یا پریم کے مارے یا اپنے بانک پن  
کے سمھائے کے کارن پتا کی آگیا کو پھٹا کر کے آپ کے پاس چلا  
آیا۔ تو بھی ہے کرپاؤ! آپ نے اپنی طرف دیکھ کر بھی ہر کار سے  
میر (کھلا ہی مانا) ارتھات میرے بھی درشتوں کو بھی گن ہی کھا  
دیکھیوں پائے شمنگل موللا۔ جانیوں سوامی سچ انو کو کر  
بریں سماج بنو کیوں بھاگو بڑیں چوک صاحب انو راگو  
میں نے آئے سندر سنگوں کے مول چرلن کا دشن کیا۔  
اور یہ بھی جان لیا۔ کہ سوامی مجھ پر بھاد سے ہی برن ہیں۔ اس  
بڑے سماج میں میں نے اپنے سو بھائی کو دیکھا کہ اتنی بڑی بھادی  
غلطی ہونے پر بھی سوامی کا بھیر کرکنا پریم (اور کرپا ہے)۔

کرپا انو کر ہو انکو اٹھائی۔ کینہی کر باندھی سب دھیکائی  
راکھا مور دلا رگو سائیں۔ اپنے سیل بھائے بھلائیں  
ہے کرپا ندسان! آپ نے مجھ پر سردانگوں سے پورن کرپا  
اور دیا بڑھ چڑھ کر کی ہے۔ بے سوامی! آپ نے اپنے شیل بھاد  
اور بھلائی سے میرا لاڈ چاؤ ہی کیا۔

ناٹھ نیٹ میں کینہی ڈھٹھائی۔ سوامی سماج سکوت بھائی  
ابنے بنے جتھا دھچ بانی۔ پھیمی ہی ٹیو اتی آرتی جانی  
ہے ناٹھ! میں نے سوامی اور سماج کے سامنے سب  
پرکار شرم و جپا چھوڑ کر غر گھوڑ جیسے بھی جی میں آیا کہہ دیا ہے  
ہے دیو! مجھے بہت ہی دھکی جان کر یہ خلاف کرنا۔

اور ان کے پریم بھرت سبھاؤ کو دیکھ کر ساری سماج اور شری رگھوناتھ  
جی پریم سے شغفیل ہو گئے۔

رگھو راؤ شغفیل سینہ سادھو سماج مٹنی پھلا دھنی  
من ٹھوں سر اسیت بھرت بھاپ بھگتی کی مہا گھنی  
بھرت ہی پر نسبت بیدہ برشت من مانس من سے  
تمسی کل سب لوگ من کے بے گم بن سے

شری رگھوناتھ جی سادھوؤں کی منڈلی مٹنی وشتت جی اور  
پھلا نریش جنک جی پریم کے مارے شغفیل ہو گئے۔ وہ سب من میں  
بھرت جی کے بھارتی بھاد اور بھگتی کی مہم کی سراہنا کرنے  
لگے۔ اور اس من سے بھرت جی کی تعریف کرتے ہوئے دیوتا لوگ پہل  
برسانے لگے۔ تلسی داس جی کہتے ہیں۔ کہ سب لوگ بھرت جی کے من  
من کر رہا ہوں ہو گئے۔ اور وہ ایسے سکڑ گئے جیسے رات کے آنے پر  
کس من ٹھہرا جاتے ہیں۔

دیکھی دکھاری دن درہو سماج نرمار سب  
مگھوا اتھا ملین مٹے ماری منگل چہرست۔

اسی سے دونو راجاؤں کے سماج کے سب استری پرشوں کو  
دن دکھی دیکھ کر مہا ملین من والا اندھ مرے ہوؤں کو مار کر اپنا  
کلیان چاہتا ہے۔

کپٹ کپالی سما سر راجو۔ پر اکاج پر یہ اپن کا جو  
کاک سمان پاک رپو ریتی۔ چھلی ملین کہتوں نہ پر تیتی  
دیوراج اندھ کپٹ اور کپال کی دیت اُسے تو اپنے لاکھ  
سے ہی پیار ہے۔ دوسروں کی جیسے ہی بانی ہو جائے۔ اندھ کا بھاد  
کو بے جیسا ہے۔ وہ پھیل کرنے والا اور میلے من کا ہے۔ وہ کسی پر بھی  
دشواں نہیں کرتا۔

پریم گنت کر کپٹ سنگیلا۔ سو اچا ٹو سب کس سر میللا  
سر یا سب لوگ بھو ہے۔ رام پریم آتید نہ بھو ہے  
پیلے تو دیو اندر لے بڑا دیا کر کے کپٹ کا سارا سماج چا دیا

سہر و نجان سہا سب ہی بہت کہت کی کھوری  
ایسود دیئے دیو اب سٹی سداہاری موری

ہتکاری بدھیمان اور اتم سوانی سے بہت کہتے ہیں  
پرا دوش ہے۔ اس لئے ہے دیو! اب آپ مجھے آگیا رکھتے  
آپ نے میری سب بگڑی ہوئی دشا کو سدھار دیا ہے۔

پر بھو بد پریم پراگ دو ہائی۔ ستیہ سکرست کھ سیماسہائی  
سو کر کہوں ہے اپنے کی رچی جاگت سووت سنے کی  
ہے پر بھو! آپ کے چرن کلوں کی رچ جو ستیہ بن اور کھ  
کی سندھ دے کی سوگن کھا کر اس اپنے ہر دے کی بات کہتا ہو  
وہ پرکھا جاتے سوتے اور سنے میں بھی میرے من میں یہ اچھا بیانی

رہے کہ۔  
سینہ سوانی سیدو کافی۔ سوار کھ پھل چاری بہائی  
اگیا تم نہ سہا سب سیوا۔ سو پر سا دھن پاؤ سے دیوا  
کپٹ۔ خود غرضی اور دھرم ارکھ کام موکش چارن  
پھلوں کو چھوڑ کر سبھاؤ پریم سے سوانی کی سیوا کرتا رہوں۔  
سوانی کی آگیا کا پالن کرنا ہی ان کی سب سے بڑی سیوا ہے۔  
سو آپ ہے دیو! مجھے وہی آگیا دینے کی کرا کریں۔

اس کہہ پریم سب سب بھکھ بھاری۔ پیک سر پر بلوچن باری  
پر بھو پیکل گے۔ اکلائی۔ مٹو ستیہ نہ سو کہہ جانی  
ایسا کہہ کہ بھرت جی بہت ہی پریم کے وش ہو گئے۔ شری  
چکلت ہو گیا۔ اور انکھوں میں پریم آنسو کھڑکے۔ انہوں نے واکل  
ہو کر پر بھو شری رام چندر جی کے چرن کل پکڑ لئے۔ اس سے کہ  
پریم کا دھن کیا ہی نہیں جاسکتا۔

کریا سندھو سنہائی سنائی۔ بیٹھائے سمیپ گبی پانی  
بھرت تے سنی دیکھی سبھاؤ۔ پھل سینہ سبھا رگھو راؤ  
کریا کے سندھ شری رام چندر جی نے سندھ بھوں سے بھرت  
جی کا ذکر کے پڑ کر انہیں اپنے پاس بٹھالیا۔ بھرت جی کی منتی سنگر



رامہی چیتوت پرتر بکھے سے ۔ سیکوت بولت بکھ سے  
بھرت پریتی نئی بنے بڑائی ۔ سنت بکھ برنت کھٹائی

سب لوگ پریم کے مارے موت کی بھانت شری رام چند  
جی کی طرف دیکھ رہے ہیں ۔ وہ جاتے ہوئے سکھائے ہوئے سے  
بکھ بولتے ہیں ۔ بھرت جی کی پریتی ، نمرتا اور دلے بھاؤ اور بڑائی سننے  
میں تو سکھ دینے والی ہے پر کہنے میں کھن ہے ۔

جاسو بلو کی بھگتی نو لیسو ۔ پریم مگن مٹی گن مٹھیسو  
ہما تاسو کہے کمی تنسی ۔ بھگتی بھھاؤ ستمتی ہرہ ہسی

جن کی بھگتی کے تھوڑے سے انش کو دیکھ کر مٹی گن اور بھلا  
نریش جناب جی پریم میں مگن ہو گئے ۔ اس بھرت جی کی ہما کو میں  
تمسی داس کیسے کہوں ! ان کی بھگتی اور سند بھھاؤ سے میرے  
ہر دلے میں (کوئی کے ہرے میں) اچھی بڑھی کا دھاس ہو رہا ہے

اپو چھوٹی مہما بڑی جانی ۔ کبی کل کافی مانی سکجانی  
کہہ نہ سکتی گن رچی ادھی کاٹی ۔ متی گتی بال بکھن کی مانی

میری بڑھی چھوٹی ہے اور مہما بڑی ہے ۔ ایسا جان کر میری  
بھی کوئی گل کی مریدا کو مان کر شکا گئی ۔ ارتھات اسے اس ہما کا  
ورن کرے گا حوصلہ نہ ہوا ۔ بڑھی کی گنوں میں رچی تو بڑھ چڑھ  
کرے ۔ پر تو انہیں کہنے میں یہ اسر تھا ہے ۔ بھگتی کی ہانک کے  
بچوں کی طرح ہو گئی (ارتھات جیسے ہانک تو فی زبان میں ہلت ہے  
صاف صاف انہیں بول سکتا ۔ ایسے ہی بڑھی کی حالت ہو گئی ۔ مہما  
کا ورن کس طرح کرے) ۔

بھرت بل چھو بل بدھو ستمتی جھکور گھاری  
اوت بل جن ہرے بھاک نگ رہی نہلائی

بھرت جی کا نرلیش نرل چندر ماس ہے ۔ وہ میری سند بڑھی  
بل چھو رہے ۔ جو بھگتوں کے نرل ہر دے آکاش میں اگل چندر  
(بھرت جی کا نرلیش روٹی چندر) کو چڑھا ہوا دیکھ کر نکلی نکلی  
دیکھتی ہی رو گئی ہے ۔ بھرت جی وہ ورن کرے ۔ !

نقا بھروہ کپٹ سے پیدا ہوئی اچاٹ سب لوگوں کے سر پر ڈال  
دی تھی ۔ اب اس نے دیوایا سے سب لوگوں کو موبہت کر دیا ۔ لیکن  
پھر بھی شری رام چندر جی کے پریم سے ان کا بالکل ہی ویراگ نہیں ہوا ۔  
ارتھات ان کے من میں شری رام جی کا پریم کچھ تو بجا ہی رہا ۔

بھے اچاٹ لیس من کھتر ناہیں ۔ جھین بن بڑھی چھن سدن سوہا ہیں  
دبدھ مٹو گتی پر جا دھاری ۔ دہرت سندھو سنگم جنواری

بھے اور اچاٹ کے کارن کسی کا من بھرت نہیں ہے ۔ انہیں چھن  
بھرتیں تو رہنے کے لئے بن چھتا دھتا ہے اور چھن میں گھر کی یاد ہو کر  
اچھے لگتے ہیں ۔ من کی اس دبدھ کے کارن پر جا بھی ہو رہی  
ہے ۔ انندی اور سمندر کے سنگم کا من بے ترور ہو اٹھتا ہو ۔

دچت کتھوں پر تیو شونہ ہا ہیں ۔ ایک ایک من مہو نہ کہیں  
لکھی ہنسے کہہ کر پاندھاؤ ۔ برت سوان مگھوان جب تو

دو طرف چت کے بھٹکنے کے کارن انہیں ذرا بھی سنتوش  
نہیں ہوتا ۔ وہ سب ایک دوسرے سے اپنا اپنا بھید بھی نہیں کہتے ۔  
ان کے من کی دشا دیکھ کر کر پاندھاؤ شری رام چندر جی من میں نہیں  
کر کہنے لگے ۔ کہ کتے اندر اور کامی پرش کا ایک ہی سبھا ہے ۔

بھرتو جھکو مٹی جن سکو سادھو سیمیت بہائی  
لاگی دیوایا سبھی جتھا جوگو جنو پائی

بھرت جی ، جنگ جی ، مٹی جن ، منتری اور گماں وان  
سادھو پرنتوں کو چھوڑ کر دتی سب استری پرشوں پر ان کے  
اپنے سبھاؤ آدھتی کے دوسار ۔ دیوایا کا پر بھھاؤ پڑ گیا ۔

کر پاندھو مٹی لوگ دکھاوے ۔ رنج بندھہ سترتی چھل بھاک  
سبھاؤ اڈ گڑھی ستر منتری ۔ بھرت بھگتی سب کے متی جنتری

کر پانکے سندھ شری رام چندر جی نے لوگوں کو اپنے پریم اور  
دیو راج اندر کے بھادی چھل سے دکھائی پایا ۔ سبھاؤ راج جنگ ، گد  
دشٹ جی ، برہمن اور منتری آدی بھی بڑھیاں بھرت جی کی بھگتی  
کے ہاتھ کا جتر لیا گئیں ۔

بھرت سجھاؤ نہ سگم گھڑوں۔ لکھوتی چاہتا کی چھٹھوں  
کہنت سنتی بھاد بھرت کو۔ سیام رام پد نہونی نہرت کو

بھرت جی کے سجھاؤ کا وزن کرنا تو پیدوں کے لئے بھی آسان  
نہیں ہے۔ اس لئے میری تجھ بدھتی کی ڈھنھائی کی کوئی لوگ کشا  
کر۔ بھرت جی کے سد بھاد کو کہتے سنتے کون ایسا منٹس ہے جو دینا  
رام جی کے چروں میں لوہین نہ ہو جائے۔

شمرت بھرت ہی پر پیو رام کو۔ جیہی نہ سیکھ تہی سرس بام کو  
بکھ دیاں دسا سب ہی کی۔ مام سجان جانی جن جی کی

بھرت جی کا سرن کرنے سے بھی جس کو رام جی کا پریم آسانی  
سے پر اپت نہ ہوا ہو۔ مانو اس کے سنان اچھا لگ پڑائی اور کون  
ہے! دیاؤ اور انتربانی بھگوان شری رام چندر جی سب کی دشا  
دیکھو اور بھگت بھرت جی کے ہر دے کی گئی جان کر۔

دھرم دھرم دھیر نیے ناگر۔ سینہ سینہ سیل سیکھ ساگر  
دیسو گا لوکھی سیو سما جو۔ نیتی پریتی پالک رکھو راجو  
بولے بچن بانی سر سوسے۔ بہت پرینام سنت سسی سوسے

تات بھرت تہہ دھرم دھرمنا۔ لوک بید پدیم پر سینا  
دھرم دھرم دھرم دھیر نیستی میں ماہر سیت پریم ریشل سیکھ  
کے سندر نشینی اور پریم کا لین کرنے والے شری رکھو صا کھ جی دلش  
کال اور موقع اور سماج کو دیکھو ایسے بچن بولے جو انو بانی کا سارا  
سرایا ہی تھے۔ انوں نے کہا ہے تات بھرت! تم دھرم  
دھرم نہ ہو۔ لوک اور وید دونو کو جاننے والے ہو۔ اور پریم کرنے

میں شمرے ماہر سوسے  
کرم بچن مانٹس میں تہہ سمان تہہ تات  
گر سماج لکھو سندھوتن کسمے کی کہی جات

سچ بھرت! اس بچن کرم سے بڑن تم اپنی مثال آپ ہی ہو  
گر سماج میں اور ایسے بے وقت میں چھوٹے بھائی کے گنوں  
کا وزن کس پر کار کیا جائے!

جاہو تات ترفی کل ریتی۔ سیتہ سندھ تپو کیرتی پریتی

سمو سما جو لاج گر جن کی۔ ادا سین بہت انہت من کی  
ہے تات! اہم سورج کل کی ریتی کو ست منڈکاپ پتاجی  
کی کیرتی اور پریم کو، سسے سماج اور گر جنوں کی لاج اور  
اداسین (نرپکیش) بہتر اور دشمن سب کے من کی بات کو جانتے ہو۔

تمہہ ہی بدت سب ہی کر کر مو۔ اپن مو پریم بہت دھرم مو  
مو ہی سب بھارت بھروس تمہارا۔ تانی کہیوں او سرانو سارا  
تم سب کے کر تو یہ کو اور اپنے اور پریم ہنکاری  
دھرم کو جانتے ہو۔ اگر مجھے سب پر کا نہ تمہارا بھروسہ ہے  
تو بھی موقع کے مطابق کچھ کہتا ہوں۔

تات تات ثنوبات ہماری۔ کیوں کر وکل کر پنا بھناری  
نتر پو پر جاپر کن پر یو ارمو۔ ہم ہی بہت سبتو ہوت گھیاہ  
ہے تات! پتاجی کے بعد ہماری بات صرف کل گھٹھ شیش  
جی کی کر پانے ہی بھال رکھی ہے۔ نہیں تو ہندو سماج ہماری پر جا  
گھٹھ اور پرور سب ہی خود (ذیل) ہوتے۔

جوں بنو اور اکتوا ونیسو۔ جگ کہی کہہو نہ ہونی کلیت  
تس اپات تات بدھی کینہا۔ منی مٹھلیس رکھی بنو لینہا  
اگر سورج اپنے اصلی وقت سے پہلے ہی غروب ہو جائے  
تو کوہلیت میں کس کو کلیش نہ ہوگا! ہے تات! اسی پر کار پتاجی  
کو بے وقت ہم سے سدا کے لئے فدا کر کے دھاتا نے غضب  
ڈھایا ہے۔ لیکن منی وشنت جی نے اور جنک جی نے ہم سب کو  
بچا لیا ہے۔

راج کلج سب لاج ہی دھرم دھرمی دھن دھام  
گر پکھاو پالسی سب ہی کھیل جو سیتی پرینام  
راج کام کاج۔ تہہ عزت دھرم، دھرمی دھن اور دھرم  
ابن سبھی کا لہو گندمی کا پر بھاد (روحانی بل) ہی کرے گا۔ اور  
انت میں ہماری سب کی بھلائی ہی ہوگی۔

بہت سماج تمہارا ہمارا۔ ٹھرن گر پر ساد رکھو ارا  
ماو پتا گر سوامی ندلیسو۔ سکل دھرم دھرمی دھرم سوسو



سبھا سکل سن رگھو برہانی - پریم پیو دی مہیں جنو سانی  
ستھل سماج سینہ سما دھی - بھئی سنا چپ سارو سادی  
شری رگھو ناتھ جی کی بانی سن کر جو پریم ساگر سے گئے ہوئے  
امرت رس سے پری پورن تھی - سارے سماج پر کتہ سا طاری ہو گیا  
سب کی پریم سماجی لگ گئی - انکی اس دشا کا دیکھکر سرسوتی جی نے  
چپ سی سادھی لی -

بھرت ہی بھینو پریم سنتو شو - سینھ سوئی ٹیکھ ڈکھ دو شو  
لکھ برتن من مشابث اردو - بھا جنو گونگے ہی گرا پر سادو  
یہ سن کر بھرت جی بڑے منتشت ہوئے سوانی کے سامنے  
ہوتے ہی ان کے سارے دکھ اور دوش مند موڑ گئے - ان کے سن کا  
کاہش مٹ گیا - چہرہ برتن ہو گیا - انوکسی گونگے پر سرسوتی جی کی کرپا  
ہو گئی ہو - ( اوتھات گونگے کو قوت گویانی مل گئی )

کیئہ سپریم پر نامو بہوری - بولے پانی پنکر وہ جوری  
ناتھ بھینو سکھو ساتھ گئے کو - لہنوں لاہو جاب جنو بھنے کو  
انہوں نے پھر پڑے پریم کے ساتھ شری نام چندرما کو پرنام  
کیا - اور اپنے گل کے سمان سندھ ہاتھوں کو جوڑ کر بولے - سب  
ناتھ ! میں نے آپ کے ساتھ ہانے کا سکھ پراپت کر لیا ہے - اوتھات بن  
میں آپ کے ساتھ جانے سے آپ کی سیوا کرنے سے مجھے جتنا سکھ ملنا تھا  
اتنا ہی سکھ میں نے اب پراپت کر لیا ہے - اور میں نے سنا دیں  
جہم لینے کا لاکھ بھی پراپت کر لیا ہے -

اب کرپاں جس آئسو ہوئی - گروں جس دھرسا سوئی  
سوا لمپ دیو موہی دیٹی - اودھی پارو پاووں چلی سیٹی  
ہے کرپاؤ ! اب عجیبی بھی آگیا جو - اس کو سہرا تھے پر رکھ کرپاؤ  
کے ساتھ کروں گا - آپ مجھ اب کوئی ایسا سہرا دیجئے - کہ ایسا  
کر کے میں اس چودہ سال کی میعاد کو گزار سکوں -

دیو دیو اچھیشیک بہت گرو اوسا سنو پانی  
آئسو سب تیرتھ سبلو تہی کہتہ کاہ راجانی

گھر میں اندرین میں سماج سہت تہپادی اور ہادی رکھنا  
گرو جی کی کرپا ہی کرے گی - ناتھ پتا گرو اور سوانی کی انگلیا کا  
پالن سارے دھرم رونی پر تھری دھرم سن کر نے پیشیں تاک  
جی کے سمان ہے -

سو تھ کرپو کر او مو مو ہو - ناتھ تری کل بالک ہو ہو  
سادھک ایک سکل سدی دینی - کیرتی سکتی بھوتی مے بینی  
سے ناتھ ! تم ناتھ پتا کی گرو اور سوانی کی انگلیا کا پالن  
کرو اور مجھ سے بھی کرو دو - اور سورج ونش کے پالنے والے بنو  
یہ انگلیا پالن رونی سادھنا سادھک کے لئے سمپورن سہا سب  
کی دانا ہے اور کیرتی سادگتی اور دھن و مال ان تینوں کی یہ  
ترویجی ہے -

سو پکار سہ سنگھو بھاری - کرپو پریا پر یو اور سوکھاری  
بانی سیتی سہیں موہی بھائی - تھہ ہی اوہی بھرتھ کھناتی  
اسے دچا کر بھاری کشت سہہ کر بھی پرچا اور پر یو اور سوکھ کرپو  
ہے بھائی ! میری مصیبت کو سبھی نے بانٹ لیا ہے - پر ان  
سب سے بڑھ کر تمہارے لئے تو چودہ برس تک بڑی کھناتی ہو  
جان تمہہ ہی مرد کہنوں کھورا - کسے ناتھ انوچت مورا  
ہو ہیں کھائے سبن کھو سہائے - اور یہیں ہاتھ آئسو کے کھائے  
تمہیں نازک پھاد مان کر بھی میں کھنوں کہہ رہا ہوں - ہے  
نات ! مصیبت کے وقت میں ایسا کہنا میرے لئے نامناسب نہیں  
ہے - پتا کال میں اتم بھائی ہی مددگار ہوتے ہیں - تلوار کے جھلک  
دار کو ہاتھ ہی روکتے ہیں -

سیوک کریدین سے مجھ سو سا رہیو سوئی  
ٹانسی پرتی کی رتی سن سکھی سہیں سوئی

سیوک ہاتھ پاؤں اور آنکھوں کے سمان اور سوانی مجھ  
کے سمان ہونا چاہئے - ٹانسی کہتے ہیں کہ سیوک سوانی کی ایسی پرتی  
کی رتی کو سن کر شیشہ کوئی اس کی سہا ہن کر تے ہیں -

کی ہستی کر کے کلپ برکش کے پھول برسانے لگے۔

دھیند بھرت جے رام گوسائیں۔ کہت دیو ہرست بریا نیس  
منی مقلیس سجھاسب کا ہو بھرت چن چن بھلیو اچھا ہو  
"بھرت جی دھیند ہیں" سوامی رام جی کی جے ہو، ایسا کہتے  
ہوئے دیوتا لوگ بہت ہی پرست ہو رہے ہیں۔ بھرت جی کے چن چن کر  
منی دست جی، مقلعہ نریش جنک جی اور ساری سجھاسب  
کسی کو بڑا ہی آند ہو۔

بھرت رام گن گرام سٹیہ ہو۔ ایک پرست راؤ بدیہ ہو  
سیوک سوامی سجھاؤ سہاؤن۔ نیو پیو اتی پاؤن پاؤن  
جناک جی ہلکت ہو کر بھرت جی اور شری رام چند جی کے گنوں  
اور انکے آپس کے پریم کی تعریف کر رہے ہیں۔ کہ سیوک اور سوامی دونوں  
کا کیسا سندر سجھاؤ ہے۔ اور ان کے نیم اور آپس کا پریم پو تر تا کو  
بھی ادھک پو تر کرنے والے ہیں۔

منی الو سار سہاؤن لاگے۔ سچو سجھاؤ سب الو راگے  
نن ن رام بھرت سمبھاؤ۔ دہو سہاؤ ہمیر ہر شو بشاراؤ  
منتری اور سجھاؤ پریم میں مگن ہوئے۔ اپنی اپنی بدھی انو  
سار سہاؤن کرنے لگے۔ شری رام چند جی اور بھرت جی کے  
سنواؤ کو سن کر دونوں طرف کی سماج کو خوشی بھی ہوئی اور  
غمی بھی ہوئی (بھرت جی کے سندر سجھاؤ اور پریم کو دیکھ کر خوشی  
اور یہ جان کر کہ پرکھو واپس ایو دھیا نہیں لوئیں گے غمی ہوئی۔

رام مانو کو سجھو سجھو سمجھ جانی۔ کہ گن رام پرودھی رانی  
ایک ہمیں رکھو۔ سیر بڑائی۔ ایک سہاؤ بھرت بھلائی  
کوشلیا جی نے دکھ سکھ کو برابر جان کر شری رام جی کے گنوں  
کا وزن کر کے دوسری رانیوں کو سجھایا۔ کوئی تو شری رام چند جی کی  
بڑائی کرتی ہے۔ اور کوئی بھرت جی کی نیکی کی تعریف کرتی ہے۔  
انتری کہیو بھرت سن سیل سمیپ سکھو پ  
راکھئے تیرکھ تو یے تہنہ پاؤن ایئے انوپ

ہے دیو آپ کے راج تک کے لئے گرد جی کی آگیا پاکریں  
سب تیرتوں کا مل لینا آیا ہوں۔ اس کے لئے آپ کی کیا آگیا  
ایکو ستور تھ برسن ماہیں۔ سجھ سکوج جات کہنا ہیں  
کہ ہوتات پرکھو آئیو پائی۔ یو لے بانی ستیہ سہائی  
ہے ناٹھ! میرے من میں ایک اور بڑی خواہش ہے۔ مجھے  
اور تھاکے کارن وہ گئی نہیں جاسکتی۔ شری رام چند جی نے کہا۔  
ہے بھائی! کہو بھرت جی نے پرکھو کی آگیا پاکریں بھری سندر بانی  
سے کہا ہے۔ تیر تھ بن۔ کھاک برگ سہری نرچہ گری گن  
پرکھو پد انکت ادنی بسیشی۔ آئیو ہوئی تو آؤں دیکھی  
بھرت کوٹ کے پو تر سہاؤ، تیر تھ بن، ایکشی، لیٹو، تالاب  
بھر لے، اور پریتوں کے سلسلے اور خام کر آپ کے چروں کے  
نشان والی زمین ان سب کو دیدی آپ آگیا دیں۔ تو میں دیکھ آؤں  
اوی اتری آئیو سہاؤ ہوتات بھرت بھرتے کان چرہ ہو  
منی پر ساد ہو منگل داتا۔ پاؤن پریم سہاؤن بھرا تا  
شہری گھو ناٹھ جی بولے۔ ضرور اتری رشی کی آگیا سہاؤ  
کرد۔ اور نرچہ ہو کر بن میں کھو مو۔ اتری منی کی کراپے یہ بن سب  
منگلوں کا دینے والا پریم پو تر آؤ مستعد ہے۔

رشی نایکو جہنہ آئیو دھیں۔ راکھو تیر تھ جلو تھل تہیں  
منی پرکھو چن بھرت شکھو پاوا۔ منی پد کمل بدت سہرو ناوا  
رشی راج اتری جی جہاں آگیا دیں۔ وہاں ہی تیرتوں کا مل  
جو تم لائے ہو۔ بھرت گن رکھ دینا۔ پرکھو شری رام چند جی کے چن چن  
بھرت جی نے سمجھ پایا۔ اور پرچن ہو کر منی اتری کے چن چنوں  
میں سہرا دیا۔

بھرت رامو سجھاؤ سن سکھ سکھ منگل مو  
نر سوار کھن تہا ہی کل پرست سہر تر پھول  
بھرت جی اور شری رام چند جی کے سنواؤ (مکالمہ باجیت)  
منی کر جوادے سندر منگلوں کا مول ہے۔ خود غرض دیوتا سورج و نش



کوئیں کی مہا کہہ کر سب لوگ شری رگھوناتھ جی کے پاس گئے۔ اور شری رگھوناتھ جی کو اتری جی نے اس تیرتھ کے پُرن کے پوجھو کو کہہ سنایا۔

کہت دھرم اتہاس سپریتی۔ بھینو بھو ولسی سوسکھ بیتی  
ننتیہ نہا ہی بھرت دوو بھائی۔ رام اتری گرو ایسو پانی  
سہت سماج سب سبھاویں۔ جے رام بن اٹن پیا دیں  
کولن چلن چلت نبوین ہاں۔ بھئی مر دو بھوئی سکھ من میں  
پریم سے دھرم اتہاس کہتے کہتے وہ رات سکھ سے گزر گئی۔  
اور سویرا ہو گیا۔ بھرت اور شتر دھن دو نو نیتہ کرم کے شری ام چندر  
جی گرو وشنث جی اور اتری مٹی کی آگیا پاکر سماج سہت ساد  
سازو سامان سے رام بن میں گھومنے کے لئے پیدل ہی چلے۔ اُن  
کے آڑک پاؤں ہیں۔ اور جوتے کے بنانے ہی چل رہے ہیں۔ دیکھ  
کر پر بھوئی سن ہی میں شرمندہ ہو کر کول (نرم) ہو گئی۔

گس گنسک کانکرین کراٹیں۔ کٹھو کٹھور کٹھنور درائیں

ہی متیجی مر دو مارگ کینے۔ بہت سیم تر بندھ سکھ لینیہ  
گٹا کانٹے، کنکر اور گڑھوں آدی کر دی سخت اور بھدی  
چیزوں کو پڑھوی نے چھپا لیا۔ اور اُن کے لئے سندر کول راستے بنا  
دیئے۔ مثیل مند اور سنگندھ تین پر کام کی سکھو ٹاک ہوا چلے گی۔

سمن برشی سر گھن کر چھاپیں۔ بٹ پھول پھل ترن مرد تائیں  
مرگ بلوک کھاگ بول صبا نی۔ سیو میں سکھ لام پر یہ جانی

دوتا پھول برساکر بادل سایہ کر کے، درخت پھول پھل کر  
گھاس کھوس اپنی کو ملتا ہے۔ بیشو دھیکر اور پھی چھپا کر سبھی  
بھرت جی کی۔ شری رام جی کا پیارا جان کر سیدھا کرتے ہیں۔

سیلہ سیدھی سب پر اکرت ہو رام کہت جھو بات

رام پزان پر یہ بھرت کہوں یہ نہ جونی بڑی بات

جب سادھارن منٹوں کر بھی جمائی جیتے سے رام کہنے سے  
سب سدھیاں آسانی سے ملی جاتی ہیں۔ تو رام چندر جی کے پزان پارک

تب اتری جی نے بھرت جی سے کہا۔ کہ پریت کے نزدیک ایک  
سندر کو اُن ہے وہاں اُس کوئیں میں پوتر لانی اور امرت جیسے  
تیرتھ مل کر رکھو۔

بھرت اتری انوسان پانی۔ جل بھاجن سب بیئے چلائی  
ساج اپو اتری مٹی سادھو۔ سہت گئے جہنہ کوپ اکا دھو  
بھرت جی نے اتری مٹی کی آگیا پاکر پانی کے سب برتن آگے  
بھیج دیئے۔ اور چھوٹے بھائی شتر دھن اتری مٹی اور سادھوؤں  
کے ساتھ آپ دہاں گئے۔ جہاں کہ وہ اکھاہ کو اُس تھا۔

پاون پاٹھ پنیہ قفل را کھا۔ پر بڈرت پیچم اتری اس بھاشا  
تات اما دی سہت قفل ایہو۔ لو پیو کال بدت نہیں کیہ ہو  
تیرتھوں کے اس پوتر جی کو اُس کوئیں کی پنیہ بھجی میں رکھ  
دیا۔ پریم سے گن ہوئے اتری مٹی نے کہا ہے تات! یہ سٹھان  
سدا سے ہی سبھ ہے۔ کال پکر سے یہ چھپ گیا تھا۔ اس لئے  
کوئی اسے نہیں جانتا تھا۔

تب سیدو کنہہ سرس تھلو دیکھا۔ کینہہ سچل پریت کوپ بیستنا  
پر ہی بس بھینو ایسو اپکا لہ۔ شنگم اگم اتی دھرم پچا رو  
تب بھرت جی کے سیدو کو نے اُس میں سے سٹھان کو دیکھا۔  
اور اس سندر جی کے لئے ایک خاص کوں بنا لیا۔ دیو لہ گ سے دھو  
بھرا پچکار (بھلا بہری) ہو گیا۔ دھرم کا دچار جو بہت ہی گھٹن ہے  
اس کوئیں کی وجہ سے آسان ہو گیا۔

بھرت کوپ اب کیہ ہیں لوگا۔ اتی یادن تیرتھ جیل جو گا  
پریم سینم نچت پرانی۔ ہو یہیں میل کرم من بانی

اب آج سے اس کو لوگ بھرت جی کا کو اُس کہیں گے تیرتھوں  
کے محل کے رلاپ سے تو یہ بہت ہی پوتر ہو گیا ہے۔ اس میں پریم  
اور نیم پو روک نہانے سے پرانی سن پچن کرم سے شدہ ہو جائیں گے۔

کہت کوپ ہما سکل گئے جہاں رگھو راؤ  
اتری سنا یو رگھو بری تیرتھ پنیہ پر بھیاؤ

دیکھ لیا جھگڑاں و شغوف اور شوجی کے سندریش کو کہتے سنتے رہ  
دن بھی گزر گیا۔ اور شام ہو گئی۔

بھنو نہ لائے سبوتر اسما جو۔ بھرت بھوئی ستر ستر ہستی راجو  
بھل دن سبوجانی من ماہیں راہو کر پال کہت مسکجا ہاہیں

اگلے دن سویرے نہا کر سب سماج بھرت جی، برہمن  
اور راجہ جنک سمیت اکٹھا ہو گیا۔ آج یا تو را کے لئے شہر دن ہے  
من میں یہ وجہ کر بھی کر پاؤ جھگڑاں شری رام چندر جی کہتے ہوئے

ہی کھاتے ہیں۔  
گر نہ پ بھرت سبھا اولوکی۔ سبھی رام بھراونی بلوکی  
سیل شری سبھا سب سبوجی۔ کہوں رام ہم سوامی سبوجی  
شری رام چندر جی نے گرو ششٹ، راجہ جنک، بھرت  
اور ساری سبھا کو دیکھا۔ بھرت سبھا کر (شری ملے بن سے) وہ بھتوی  
کی طرف دیکھنے لگے۔ سب سبھا اُن کے شیل کی سراہنا کر کے سوتی  
ہے۔ کہ شری رام چندر جی کے سمان سبوجی (شری سبھا والے)

سوامی کہیں نہیں ہے۔

بھرت سبھا ان رام رکھ دیگی۔ اٹھ پریم دھرو دھیر سبیشی

کر دندوت کہت کر جوری۔ را کہیں ناٹھ سکل رچی موری

چتر بھرت جی رام چندر جی کے رخ کو دیکھ کر بڑی

دھیرج زھر کر پریم پور وک اٹھے۔ دندوت پر نام کر کے دونوں

ہاتھ جوڑ کر کہنے لگے۔ آپ نے میری سب اچھے یاؤں کو بولن کیا ہے۔

سوی لاس ستر سبھیں سنا لو۔ بہت بھانت دکھو دا آلو

اب گوسائیں موری دیو رہائی سیووں وہ دھو بھرت جانی

میرے کارن سب نے بڑے دکھ سے۔ اور آپ نے بھی بہت

پرکاسے دکھ پایا۔ اب ہے سوانی اچھے آگیا دیکھئے۔ تاکہ میں جا کر چوڑا

برس تک ایوہیا مہری کا سیون کرؤں۔

جہیں آیا ہے پی پائے جنو دیکھے دیندیاں  
سو سیکھ دیتے اورھی لاک کوس پالی کر پالی  
ہے برن دیال ہے کر پاؤ ہے کوشل ناٹھ اچس اپا سے سے

بھرت جی کے لئے بھتوی آدک کا سندر اور کوئل مارگ بنانا اور بالو  
کا سایہ کرنا دیر اور لاک سادھیوں کا پر اپت ہونا کون سی بڑی  
بات ہے۔

ایسی بڑی بھرت بھرت بن ماہیں۔ نیمو پو لکھی مٹی سکپائیں  
پتیریل آسترا بھرتی سبھا کا۔ کھک برگ ترورن گری بن باگا  
چارو کیتر نو تر سبیشی۔ پو بھرت بھرتو دیر سب دیکھی  
سٹی ہر شت کہت رشی راؤ۔ ہتو نام گن مینیہ بر بھاؤ

اس پرکا بھرت جی بن میں گھوم رہے ہیں۔ من کے نیم اور پریم  
کو دیکھ کر مٹی لوگ شرمندہ ہوتے ہیں۔ پتر میل استھان، بھتوی  
کے الگ الگ جتے ٹھپے، پشو، گھاس، پریت بن اور باغیچے ان  
سب کو بہت ہی سندر قرار دے۔ پوتر اور دتوہ دیکھ کر بھرت جی پوچھتے  
ہیں۔ دشی راج اتزی جی سن میں پر سن ہر کر ان سب کے کارن، نام،  
گن اور اتم پر بھاؤ کو کہتے ہیں۔

کتھوں تھن کیتھوں پر ناما۔ کتھوں بلوکت سن ابھیراما

کتھوں مٹھی مٹی اکیسو پائی۔ سمرت سیاست دوو بھائی

بھرت جی کہیں انسان کرتے ہیں اور کہیں پر نام کرتے ہیں کہیں

دل کش چٹھوں کو دیکھتے ہیں کہیں مٹی کی آگیا پاکر بیٹھ کر سینا جی سمیت

شری رام اور لکشمین کا سمن کرتے ہیں۔

دیکھ سبھاؤ سینہ ہوش سبھا۔ یہیں سبیس بارت بن اولوا

بھرت جی گتھیں دو پیر اڈھائی۔ پر بھو پد کل بلو کہیں آئی

ان کے سبھا کو پریم اور اتم سبھا کو دیکھ کر بن دیوتا پر سن

ہو کر اخیر داد دیتے ہیں جوں گھوم کر اڈھائی پر دن گزر جانے پر کہیں

لوٹ پڑتے ہیں۔ اور اگر بھو شری رام چندر جی کے چرن کسوں کا

درشن کرتے ہیں۔

دیکھتے تھل تیرتھ سکل بھرت پانچ دن باجھ

کہت سندر سیری ستر سبھیں گیتو دھو بھرتی سا بھتھ  
سا کے تیرتھ استھانوں کو بھرت جی نے پانچ دنوں میں



کر دینے میں ہنس کے سمان سمھاوا والے بھرت جی کی بستی نگر  
اس کی سمجھی نے تعریف کی۔

تات تھاری موری پرچن کی۔ چننا گری نہ رہی گھرن کی۔  
اتنے پرچن مٹی متھایا سو۔ ہم ہی تھہری سپنہون کلیسو  
ہے تات تھاری موری اور پور کی اور گھرن کی اور بن کی ساری  
چننا گرو وششٹ جی اور ہاراج جنک جی کو ہے جب تک  
ہمارے سر پرچن وششٹ جی اور مٹی وشو متر جی اور تھلا جی  
جنک جی کا سایہ ہے۔ ہیں اور تھیں پٹنہ میں بھی کسی پرکار کا  
دکھ نہیں ہے۔

موت تھام بریم پرشارتھو۔ سوارتھو سوجھو دھرم پر مارتھو  
پتھو لیسو پالیہیں رتھو بھائی۔ لوک بیدھل جھوپ بھلائی  
میرا تھارا سب سے بڑا تھارٹھ سوارتھو سندیش۔  
دھرم اور پرمارتھ اتنا ہی ہے کہ ہم دونو بھائی پتاجی کی اگیا کا  
پالن کریں۔ پتاجی کے کلیان سے ہی (الطعات اس پرکار انکی  
پرنگیا کو پرمان کر کے) لوک اور ویدرو میں بھلا ہے۔

گر تھو اتھو سوامی رسکھ پالیں۔ جلیہوں کنگ پکتھن کھالیں  
اس بچا سب سوج بھائی۔ پالھو ادھو ادھی بھر جانی  
گرو پتاما اور سوامی کی اگیا کا پالن کرنے سے اگر بھی راستے  
سے ٹھک بھی جائیں تو بھی ہانی نہیں ہوتی۔ ایسا دیا کر کے سب  
سوج جھوڑ کر چودہ برس تک جا کر ادھو کا پالن کرو۔

دیسو کو سو پرچن پر پوارو۔ گر پتھیں لاگ تھیرو بھارو  
تھہ مٹی ماتھو سچو سکھ مانی۔ پالیہو تھو می پر جارجھانی  
ویش۔ خزانہ کٹھ بھی اور پور ان سب کا بھارتو گرو جی  
کے چرنوں کی راج پر ہے۔ تم تو مٹی وششٹ جی، مانا جی اور  
منتر یوں کی شکھشمان کر پر جا اور راجدھانی کا چودہ برس  
تک پالن کرتے دھنا۔

ٹھکھا ٹھو سو چاہئے کھان پان کرہوں ایک

داس آپ کے چرنوں کا پھر دشن کر سکے۔ چودہ برس کی سعاد بھر  
کے لئے بچے رہی اپدیش دیکھئے۔

پرچن پرچن پر جاگوسائیں۔ سب سچے سر ستیہہ گوسائیں  
واٹر بیدی ہل کھو دکھ داہو۔ پرچو پتھو بار پریم پد لاہو  
ہے ناٹھ! ادھو پر کے نواسی، کٹھ بھی اور پر جا بھی آپ کے  
پو تر پریم رتا سے بھر لو پتھیں آپ کے واسطے تو میرے لئے چرن  
کی آگ میں جلنا بھی اچھا ہے۔ اور ہے پرچو! آپ کے پتا کتھ کی  
پرانی بھی دیکھتے ہے۔

سوامی سچا تھو جان سب ہی کی۔ رچی لالسا تھنی جن جی کی  
پرنت پالو پالیہی سب کا ہو۔ دیو دیو جوسی اور بنیا ہو  
ہے سوامی! آپ انتر یامی ہیں۔ سب کے ہرے کی جانتے  
ہیں۔ مجھ سیوک کے ہرے کی رچی، لالسا اور تہنی جان کر ہے  
شرناگتوں کے سوامی! آپ سب کا پالن کریں گے اور ہے دیو! دونوں  
طرفوں کی (ہن کی بھی اور ادھو پری کی بھی) اور سناہ دیں گے۔  
(الطعات آپ چودہ برس بن میں رہ کر پتاجی کی اگیا کا پالن بھی  
کریں گے، اور اپنی کرپا سے چودہ برس تک اور پری کا سیون کرنے  
میں بھی مجھے سمجھ کریں گے)

اس موی سب بھی بھو بھروسو۔ کیئیں کیا پو نہ سو چو کھروسو  
آتی مور ناٹھ کر چھو ہو۔ دھوں مل کٹھنہ دھیتھو سٹھو ہو  
مجھے سب پرکار سے ایسا بھادی بھڑ سے ہے دیا کرنے پر  
تنکے کے برابر بھی سوج نہیں رہ جاتا۔ ہے ناٹھ! میری دینا (بے  
چارگی بے بسی) اور آپ سوامی کے پریم ان دہنوں نے مل کر مجھے  
زبردستی ڈھیلہ بنا دیا ہے۔

پر بڑوش دور کر سوامی۔ تھ نکوچ سکھئے الوکا مانی  
بھرت پتھن پتھیں پرستھی۔ کھیر تھیر پتھن گتی ہنسی  
ہے سوامی! اس ہما ایرادھ کو کشما کر کے اور نکوچ کو چھوڑ  
کر آپ مجھ سیوک کو اپدیش دیجئے۔ دودھ اور میل کو اکا اک

پائی پوٹی سکل انگ ٹنسی بہت بیک  
ٹنسی داس جی کہتے ہیں، کہ شری رام چندر جی نے کہا (مکھیا  
(چوہری)۔ مالک انگ کے سامان ہونا چاہئے۔ جو کھانے پینے کو  
ایک ہی ہے لیکن وچار کر سب انگول کا تیار کیا گیا (جو جس قابل)  
پال کر تہ ہے۔

راج دھرم سر بسو اتینوئی جسے من ماہہ منور تھ گونی  
بندھو پر بو بھو کنبہ پر بھو بھانتی۔ بنو ادھار من تو شونہ سانی

راج دھرم تو بس اتنا ہی ہے۔ جیسے ایک ہی من میں سب  
منور تھ جیسے رہتے ہیں شری رام چندر جی نے بہت پرکار دھرت جی  
کو سمجھایا۔ لیکن بغیر کسی ادھار کی پراپتی کے ان کے من میں نہ سنتو  
ہوا اور نہ شنائی۔

بھرت سیل گر سچو مسب جو۔ سچ سچہ نہ بس رگھو راجو  
پر بھو کر کر پانوری نہ ہیں۔ سادہ بھرت سیس نہ ہیں

بھرت جی کے پریم اور گرو منتری اور سماج کی ماضی یہ کچھ  
کر شری رگھو ناقتہ جی سکوت پریم کے دل میں ہو گئے (ارتقا ستا  
پر بھو شری رام چندر جی اور بھرت جی کے پریم کو دیکھ کر انہیں ادھار کے  
روپ میں اپنی کھڑاؤں دینا چاہتے ہیں۔ لیکن ایسا کیسے ہوئے وہ پوچھ  
گرو اور سماج کے بڑے بوڑھوں کے سامنے شرم کھاتے ہیں۔ اس لئے  
وہ پریم اور سکوت کے دل ہو گئے) آخر پر بھو شری رام چندر جی نے  
بھرت جی کو کھڑاؤں دے دیں۔ اور بھرت جی نے انہیں اور کے ساتھ  
سر رکھ لیا۔

چون پچھ کر ناندھان کے۔ جنو جاک جاکت جابراں کے  
سندھ بھرت سینہ بہ رتن کے۔ اکھ جاک جنو جھو جتن کے  
کر پاندھان شری رام چندر جی کی دونوں کھڑاؤں ملوں پر جاکے  
پران کی رکشا کیلئے دوپہر دیا دیں۔ بھرت جی کے پریم رومی دن کے  
لئے ناؤ ڈیا ہیں، اور جیوں کے سوکھش پائے کے لئے ناؤ رام  
نام کے دو اکھش ہیں۔

کل کپاٹ کر کس کرم کے۔ میل نین سیوا سدھرم کے  
بھرت مہت او ممب کہے تیں۔ اس کھ جس میا دو ہے تیں

یہ دونوں کھڑاؤں رگھو کل کی رکشا کے لئے ناؤ دونوں کو ڈالیں۔  
سب اتم کرم کرنے کیلئے ناؤ دونوں ہاتھ ہیں۔ اور سیوا اور دھرم کے  
ناؤ دونوں گیان کے جڑیل منتر ہیں۔ بھرت جی اس ادھار (کھڑاؤں)  
کو لے کر بہت پر تن ہوئے انہیں ان کو سر پر دھارن کر کے اتنا  
سکھ ہوا۔ جتنا کہ شری رام چندر و سینا جی کے رہنے سے ہوتا۔

مالگیو پدا پر نامو کر رام لئے ار لائی  
لوگ اچائے امرتی کشل کو او سرور پائی

بھرت جی نے پر نام کر کے ودا را مالگی۔ تب شری رام چندر  
جی نے انہیں چھاتی سے لگا لیا۔ ادھر کشل دیو راج اندر نے بڑا  
وقت پاکر لوگوں کے منوں کو اچاٹ کر دیا۔

سوکھال سب کہنہ بھٹی شکی۔ ادھی اس سم جیونی جی کی  
نتر و لکھن سیارام و بوگا۔ بہری مرت سب لوگ کر وگا  
دیو اندر کی وہ کچال (بڑی چال) بھی سب لوگوں کے لئے  
سکھا مالک ہی ہوئی۔ جیسے چودہ برس کے بعد پھر بھگوان ایو دھیا  
پا پھار کر ہم سب کو روشن دیں گے، یہ آشنا لوگوں کا پران ادھار  
تھی۔ ویسے ہی اندر کی یہ بڑی چال بھی لوگوں کے لئے جیونی  
(اکسپراہنگی) نہیں تو اگر ایو دھیا ناویوں کے من میں اچاٹ نہ پڑتی  
تو وہ کشمیں جی، سینا جی اور رام چندر جی کے دیوگ رومی چلوگ  
سے بائے ہائے کر کے ٹرپ کر ہی مر جاتے۔

رام کر پادریب سدھاری۔ مبدھ دھار بھٹی گند گوہاری  
بھینٹ کچ بھرائی بھرت سو۔ رام پریم رسو کہہ نہ بھرت سو  
شری رام جی کی کو پانے یہ اٹھن سکھا دی۔ پوتاؤں کی سینا آئی  
تو تھی ٹوٹ کر رہنے کے لئے۔ لیکن اٹھ وہ ہنکا دی اور سہا مالک  
اندھار نہ گئی۔ شری رام جی بڑے پریم سے بھرت جی کو باؤ میں لے کر  
بغل گیر ہوئے۔ رام جی کے اہسا پریم رس کا وزن کیا ہی نہیں جاسکتا۔  
تن من نین انگ انوراگا۔ دھیر دھندھر دھیر جو تیاگا۔  
بارج لوچن مچت باری۔ دیکھی دسا سر سہا دھاری



تن من پنچ نینوں سے ایسا پریم اُٹھ بڑا۔ کہ دھیر دھیر نہ دھرتی  
رام چندر جی نے بھی دھیر ج کو تیاگ دیا۔ اُن کے کمل نینوں سے  
پانی کی دھار بہہ لگی۔ اُنکی دشا کو دیکھ کر دیوتاؤں کی سمجھا بہت دھبی

مٹی کی گرد دھیر دھیر جنک سے۔ گیان ازل میں کیسی کنک سے  
جے برہمچی نہ لیب اُپائے۔ پدم پتر جی جنک جل جائے  
مٹی گئی، گرو وشنث جی اور جنک جی جیسے دھیر دھیر نہ دھرتی  
جو اپنے منوں کو گیان اگنی میں سونے کے سمان گس چکے تھے دارنقا  
جیسے اگنی میں میلا پن جل جانے کے بعد سونا کنڈن پن کر نکلتا ہے۔  
ویسے ہی وہ من کی اسکتی سوہ وغیرہ میل کو گیان اگنی میں دگھ کر  
کے پر م دیراگی بن چکے تھے۔ جن کو برہم جی نے نہ لیب ہی پیا کیا۔  
جو جگت میں جل میں پیا ہوئے کمل کے سمان نہر اسکت پیا پائے  
(جیسے کمل پانی میں رہتے ہوئے بھی چھٹکتا نہیں۔ پانی سے سنگ  
نہیں پاتا ویسے ہی جو جگت میں سب بیوا کر تے ہوئے نہ لیب تھے)

نمیدو بلوک رگھو بر بھرت پریتی انوپا پار  
بھٹے مگن من تن پنچ سہرت براگ بجار

وہ شری رام چندر جی اور بھرت جی کے لانا فی اپار (غیر  
محدود) پریم کو دیکھ کر دیراگ اور وچار کے ہوتے ہوئے بھی تن  
من پنچ سے پریم میں مگن ہو گئے۔

جہاں جنک گرتی مٹی بھوری۔ پراکرت پریتی کہب بڑی کھوری  
برزت دھو بر بھرت بیو گو۔ سُن کھٹور کوئی جا نہیں لوگو

جہاں جنک جی اور گرو وشنث جی کی مٹی کی گئی بھی بھولی  
ہو گئی۔ اس الوک پریتی کو لوک سوہ کہتے پر بڑا دوش ہے شری  
دھرتا جی اور بھرت جی کے دیوگ کا درن اگر میں کروں تو لوگ  
مجھے پھردل کوئی کہیں گے۔

سو سکوج رسوا کھ سبانی۔ سیمبو سیمبو سمر سچانی  
بھینٹ بھرتو رگھو بر بھرتے۔ پتی دیو دو نو ہرش مہی لائے  
وہ سکوج رس اکھیند ہے۔ اس لئے کوئی کی سندر بانی

اس سے اس کے پریم کا سہرن کر کے شکپا گئی (سکر گئی) بھرت  
جی کو بل کر پر بھو شری رام چندر جی نے سمجھایا۔ پھر برتن ہو کر  
شتر وگھن جی کو بھاتی سے لگایا۔

سیوک سچو بھرت رگھ پانی۔ پنج پنج کاج لگے سب جانی  
سُن زارن دھو دھو سکا جا۔ لگے چلن کے سا جن سا جا  
سیوک اور منتر یوں نے بھرت جی کا رُخ پا کر وداع ہونے  
کی تیاری کرنی شروع کر دی۔ یسُن کر دو نو سہا جوں میں بڑا ہی دکھ  
چھا گیا۔ وہ سب واپس چلنے کے لئے ساج سجانے لگے۔ اور تھابت  
سواریاں پالکیاں وغیرہ تیار کرنے لگے۔

پر بھو پد پریم ہندی دو بھائی۔ چلے سس دھیرام راجانی  
مٹی تاپس بن دیو ہنوری۔ سب سمان ہنوری بہوری  
پر بھو شری رام چندر جی کے چن کملوں کی بندنا کر کے  
دو نو بھائی بھرت اور شتر وگھن اُن کی اُگیا کو سر پر رکھ کر چلے۔  
مٹی تپستوی اور بن دیوتا سب کا بار بار سنان کر کے بھرت جی  
اور شتر وگھن جی نے اُن کی سنجی کی۔

لکھن ہی بھینٹ پرنامو کر سر دھر سا بدھو  
چلے سپریم سس سنی سکل سمنگل موہ

پھر دو نو بھائی لکھشمن جی کو بل کر اور انہیں پرنام کر کے  
اور سیتا جی کے جرنوں کی دھول کو سر پر دھان کر کے سیمپورن  
مڑگاؤں کی مول نشیر داد پا کر بڑے سپریم کے ساتھ اودھیابی  
کو چل پڑے۔

ساج رام نہر ہی سرنائی۔ کینہی بہت بدھی بنے بڑائی  
دیو دیابس بڑ دھو پائینو۔ سہرت سمان کائن ہی آئینو

چھوٹے بھائی لکھشمن جی سمیت شری رام چندر جی نے رام  
جنک جی کو سرنو اکر اُن کی بہت پرکار سے سنجی کی اور بڑائی کی۔ اور  
کہا۔ ہے دیو! آپ نے ہم پر دیا کر کے بڑا دکھ اٹھایا۔ آپ سمان  
سہرت بن میں آئے۔

پتا سے بل کر لوٹ آئیں۔ پھر برنامہ کر کے سب ساسوؤں سے  
سیٹا جی ملیں۔ ابھی پریتی کا وزن کرنے کے لئے کوئی کے ہرے  
میں جرات ہی نہیں ہوتی۔

سنی سیکھ بھرت اسٹش پائی۔ رہی سیاد ہو پرستی سمائی  
رکھوتی ہو یا لکین منگاٹیں۔ کری پلوٹھو سب مانو ترہائیں  
اُن کی شکستہ سُن کر سیتا جی نے من بھائی آشیر داد پائیں۔  
وہ دونو طرفوں کی یعنی سسرال کی طرف کی اور میکے کی طرف کی پرستی  
لگن ہو گئیں۔ پھر شری رام چندراجی نے پردہ دار یا لکین منگاٹیں۔ اور  
سب ماناؤں کو دھرج بندھا کر اُن پر چڑھایا۔

بار بار پئی پئی۔ دھو بھائیں۔ سم سینہ نہ جنیں پہنچائیں  
ساجی باجی کج باسن نانا بھرت بھوٹل کینہہ پیانا  
بار بار دونوں بھائی ماناؤں سے سمان پریم سے بل چکی کر  
اُن کو دُور تک پہنچا کر واپس لوٹ آئے۔ بھرت جی اور راجہ جنک  
جی کی سماجوں نے گھوڑے بٹھائی اور بھانت بھانت کی سواریاں  
سجا کر کوچ کیا۔

ہرزدہ رامو سیا لکھن سمیتا۔ چلے جاہیں سب لوگ اچھتیا  
لسہہ باجی کج لکھو سہہ ہاریا چلے جاہیں پرس من ماریا  
سب لوگ اپنے اپنے ہر دوں میں شری رام سینا رام  
اور لکشمین جی کو رکھ کر سکتے کی سی حالت میں چلے جا رہے ہیں  
بیل گھوڑے ابھتی اور لیشو من میں بارے ہوئے بٹھ سے اپنے  
من کو مار کر چلے جا رہے ہیں۔

گر گر تیا پد بند دی پر بھو سیتا لکھن سمیت  
پھرت ہر شل سے سہت اسے پورن بکیت  
سیتا جی اور لکشمین جی کے سمیت پر بھو شری رام چھاو  
جی نے گرو دستنت جی اور گرو پتی اور ندھتی جی کے چروں  
کی بندنا کی اُن کو داس کر کے وہ خوشی اور غمی کی ملی جلی حالت  
میں پہن لکھی پر لوٹ آئے۔

پر بھو دھار یے دئی ایسا۔ کینہہ ہر دھر کو نو ہمیسا  
مسی جی دیو سادھو سمانے۔ بدلائے ہری ہرسم جانے

اب آشیر داد دے کر نگر کو پدھار یے۔ یہ سن کر راجہ جنک جی  
نے دھرج دھر کر اپنے دیش کو پرستھان کیا (روانگی کی ابھرتی  
رام جی کے معنی پر ہمن اور سادھوؤں کا سمان کیا۔ اور انہیں بھگوان  
دشنو اور شوجی کا ٹوپا بچھے ہوئے آدر کے ساتھ دداس کیا۔

ساسو سوچ گئے دو بھائی۔ پھر بے بندی یگ اسٹش پائی  
کو سبک با ملو یو ج باالی۔ پرجن تر کج سچو سچالی  
تب شری رام جی اور لکشمین جی دینی ساس کے پاس گئے اور  
انکے چروں کی بندنا کر کے آشیر داد یا کر لوٹ آئے۔ شری دشنا  
پرتر بادلو اور جاہالی اور سادھاری نگر نواسی کٹھنھی اور شری  
جیتا جو گو کر بنے پرنا۔ بدلائے سب سانج رام

ناوی پرش لکھو مدھیر بد پرے۔ سب سمنائی کر پاندھی پھیرے  
ان سب کو تھیا یو گیر سینتی اور پرنام کر کے شری رام جی اور لکشمین  
جی نے دواغ کیا۔ پھر بھو لے دسلے ادھر سے بھی اوتھھاؤں  
کے استری چروں کو آدرستکار کر کے کر باندھان شری رام چندر  
جی نے دواغ کیا۔

بھرتو مانو پد بندی پر بھو سچ سینہ مل بھیت  
ید اکینہہ راج پا لکی راج سوچ سب میٹ  
پھر بھرت جی کی مانا کیٹی جی کے چروں کی بندنا کر کے بھو  
شری رام چندر جی پتر پریم کے ساتھ انہیں لے۔ انکی شرمندگی  
اور سوچ کو سب پرکار سے ددر کر کے پا لکی سجا کر اُن کو بھی دواغ  
کر کیا۔

پرچن مانو پت ہی مل سینتا۔ پھر پوزن بارہ پریم سینت  
کری پرنا مو بھندتی سب ساسو۔ پریتی کہت ہی پریم نہ ہلا  
وہ سیتا جی جن کو شری رام چندر جی پرانوں کے سمان پیار ہے  
ہیں۔ ادراجا ان سے سجا پریم کرنے والی ہیں۔ اپنے کٹھنھیوں الامانا



جی اپنی پیوں کی گلیاں ایسے براجمان ہیں انو کھنٹی گیان وردی لگ  
ساکار روپ دھارن کر کے شو بھاپا رہے ہوں۔

مئی مئی سرگر بھرت بھو لو۔ رام برہ سب ساجو بہا لو  
پرکھو کن گرام گنت من مائیں۔ سب چپ چاپ چلے گئے ہیں  
مئی جن، برہمن، گرو وشنٹ جی، بھرت اور رام جگ  
شری رام جی کے پریم میں بہت سارے سماج کے ہمدیا رکھی  
ہیں۔ پرکھو کے گنوں کا سن میں سمن کرتے ہوئے سب لوگ چپ  
چاپ راستے میں چلے جا رہے ہیں۔

جنا اتر پار سب بھیتو۔ سوباسر دینو بھو جن گیتو  
اتر دیو سری دوسر باسو۔ رام سکھا صاحب نہم سپاسو  
پہلے دن سب لوگ جنا اتر کر پار ہو گئے۔ دھ دن بھر کھائے  
ہی گذر کیا۔ دوسرے دن گنگا جی پکار اتر کر شنگ ویر پر میں مقار کیا۔  
وہاں رام سکھا نشاد راج نے سب پرکار کے آرام کے سادھن پر

کر کے  
سٹی اتر کو متیں نہائے۔ چوتھیں دوس اودھ پرائے  
جناو ہے پر باسر چاری۔ راج کاج سب ساج سنہاری  
بھرتی اتر کر گومتی جی میں نہائے اور چوتھے دن سب اودھیا  
مئی میں پہنچ گئے۔ جنک جی اودھیا پری میں چار دن رہے۔ اور  
راج کاج سمبندھی سب بند و بست کیا۔

سنو پ سچو گر بھرت ہی راجوئے تیرہتی چلے ساج سب ساجو  
نگرناری نگر کر سکھ مانی۔ بسے سکھیں رام رج دھانی  
بھرتی، گرو وشنٹ جی اور بھرت جی کو راج سنو  
کر سنا اساز و سامان ٹھیک کر کے جنک پور کو چلے۔ نگر کے لوگ  
گرو وشنٹ جی کی شکھشا (اگیا) مال کر شری رام جی کی راج  
دھانی اودھیا پری میں سکھ سے بسنے لگے۔

رام دوس لک لوگ سب کرت نیم اسیاس  
ساج بھوشن بھوگ سکھ حنیٹ و دھکی کی اسی  
رام جی کے دھ کے منت سب لوگ نیم اور برت کہنے لگے۔

بد اکینہہ سمانی نشادو۔ چلیو ہر دہ پڑ پڑہ بشادو  
کول کرات بھل بن چاری۔ پھرے پھرے جو ہاری جو ہاری  
پھر پڑے آدر کے ساتھ نشاد راج کو وداغ کیا۔ وہ اپنے  
ہرے میں شری رام جی کے دیوگ کی پیڑا کو ساتھ لے کر چلا۔ پھر  
کول کرات بھیل و غیرہ بن میں دھیرے والے لوگوں کو وداغ کیا۔  
وہ سب بار بار بندنا کر کے اپنے ٹھکانوں کو چلے۔

پرکھو بیا کھن ٹیٹھ بٹ چھاٹیں۔ پریم تیرجن بیوگ بلکھا ہیں  
بھرت سینہ نہ سبھانہ۔ پریم راج سن کہت بکھانی  
نہ شری رام چندر جی سینتاجی اور لکشمین جی کے سایہ  
میں بیٹھ کر سپاڑے پر پوار کے دیوگ میں تڑپنے لگے۔ بھرت جی  
کے پریم سبھاؤ اور پریم بھری بانی کا بار بار وزن کر کے شری  
وام چندر جی لکشمین جی اور سینتاجی سے کہنے لگے۔

پریتی پریتی تیجن من کرنی۔ شری سکھ رام پریم بس برتی  
تیہی اوسر کھک مرگ جہل بینا۔ چتر کوٹ چسراہر ملینا  
من بچن کریم سے بھرت جی کے پریم اور وشواس کا وزن شری  
وام چندر جی نے اپنے سکھ سے پریم وشن ہو کر کیا۔ اس سے سینتاجی  
اور جی کی بھلیاں اور چتر کوٹ کے سبھی جڑتین، جو دھی تھکے۔

بریدہ بلوک دسا رگھو برگی۔ برش سن کہہ گئی گھر گھر گی  
پرکھو پرنا مو کر دینہ بھر و سو۔ چلے مدت من ڈرنہ کھر و سو  
شری رگھو ناتھ جی کی ایسی دشا بھیکر دیو تا لوگ بھولوں  
کی بارش کر کے اپنے اپنے گھر کی دشا کہنے لگے۔ ارتھات اپنے  
اپنے دکھڑے رونے لگے۔ پرکھو شری رام چندر جی نے ان کو پرنام کر  
کے حوصلہ دیا۔ ان کے من میں دسا بھلی ڈرنہ رہا۔ پرسن من سے  
وہ اپنے گھروں کو چلے۔

ساج میا سمیت پرکھو راجت پران کٹیہر  
کھنٹی گیان و برہم رگھو سو بہت دھسریں صریہ  
چھوٹے بھائی لکشمین جی اور سینتاجی سمیت پرکھو شری رام چندر

وہ سب زبوروں اور بھوک و لاس کو چھوڑ کر اس آستانہ پر رہے ہیں۔  
 کہ چودہ برس کی سیاحت ختم ہونے پر شرعی رام جی کے درشن ہوں گے۔  
 سچو سیکھو بھرت پر بودھے۔ رنج نچ کاج پائے سکھ اودھے  
 پنی سکھ دہی بول لکھو بھائی۔ سوئی سکل ماتو سیو کاٹی  
 منتر یوں اور اتم سیوکوں کو بھرت جی نے سچھایا۔ وہ سب  
 سیکھ (بدایت) پا کر اپنے اپنے کام میں لگ گئے۔ پھر چھوٹے  
 بھائی شتر و گھن جی کو بلا کر تشکشا دی اور سب ماتاؤں کی سیوا کا کام  
 انہیں سنبھال دیا۔

بھوٹو بول بھرت کر جو رہے۔ کر پر نام بیٹے پنے ہورے  
 اودھ نچ کاج جو بھل پو چو۔ آکھو دیب نہ کرب سنکو چو  
 برا کمنوں کو بلا کر بھرت جی نے ہاتھ جوڑ کر پر نام کیا۔ اور انکی  
 اوستھا کے انوسا۔ سیتی اور بندنا کی کہ آپ لوگ جھپٹا جڑا بھلا برا کوئی  
 بھی کام ہو اس کے لئے مجھے آگیا دینے میں کسی پر کار کا سنکوچ (کتا)  
 بچکھاٹ، پس ویش) نہ کرنا۔

پر تھن پر جن پر جا بولائے۔ سما دھانوکر سب سبائے  
 سانج گے کر گھیر بہوری۔ کر دندوت کہت کر جو رہی  
 پھر بھرت جی نے نمر ناسیوں کو اور پر پوار کے لوگوں کو سب پر جا  
 کو بلا کر انکی دھیراج بندھائی اور ان کو سکھ پورک۔ سیتے کی سپو لیا  
 دیں۔ پھر چھوٹے بھائی شتر و گھن جی سمیت وہ گرو جی کے گھر گئے اور دندوت  
 پر نام کر کے ہاتھ جوڑ کر سیتی کی۔

اپس ہوئے تو رہوں سینما۔ بولے مئی تن پلک سیما  
 بھٹ بکب کرب تمہہ جونی۔ دھرم سارو جگ ہوئی سوئی  
 اگر آپ آگیا ہیں تو میں بھی نیم سے اٹھوں؟ یہ سن کر مئی  
 وکھڑی جی کا غیر برکت ہو گیا۔ اور وہ پریم کے ساتھ کہنے لگے۔ بے  
 نامہ! تم وہی سمجھو گے وہی کہو گے اور وہی کرو گے جو سمار میں  
 دھرم کا سار ہو گا۔

سن سکھ یاے اپس بڑگنگ بول دان سادھ

بگنگاشن پر بھوٹو پاؤ کا۔ جیٹھارے نر ا پادھ  
 گرو جی کی تشکشا اور شرعی اختیار دیا پھر بھرت جی نے جوتشیوں  
 کو بلایا اور شہ دن اور شہ ہورت سادھ کر پھوٹو شرعی رام چند جی کی  
 کھڑاؤں کو بغیر کسی دھن کے سنگھاسن پر پر اجست کر دیا۔  
 رام مات کر پائے سو نائی۔ پر بھو پد پٹھو رہا پس پائی  
 نندی گرام کر پرینا کٹیشرا۔ کینہہ نو اس دھرم دھرم دھیر  
 پر بھوٹو شرعی رام چند جی کی ماتا کو تشیاجی کے اور گرو وکھٹ  
 جی کے چروں میں سونو کر اور پر بھوٹو شرعی رام چند جی کی کھڑاؤں  
 کی آگیا پا کر دھرم دھرم دھرم دھرم دھرم دھرم دھرم دھرم دھرم  
 کی کٹیا بنائی۔ اور اس کٹیا میں نو اس کیا۔

جٹا جٹ پر مئی پٹ دھاری۔ جی کھن کس سانٹھری سنواری  
 اس سن باسن برت۔ بنما۔ کرت کھن شری دھرم سپر سیا  
 سر پر جٹاؤں کا جوڑا بنالیا۔ مینوں کے سے مرگ بھلا لاؤک  
 بستر دھاران کئے۔ زین کو کھوڑ کر کشا کا بچھونا بنایا۔ بھوجن۔ بستر  
 برتن برت نیم ان سبھی باتوں میں پریم کے ساتھ رشپوں کے کھن دھرم  
 کا پالن کرنے لگے۔

بھوٹو سن بھوٹو سکھ بھوڑی۔ من تن بھن تنے تن نورسی  
 اودھ راج سر راج سہانی۔ دسر تھ دھن سن دھند لھائی  
 تینہیں پر سب بھرت۔ نور گا۔ چنچر کیسے چمک باگکا  
 رہ بلاس رام انو رالی۔ تجوت من جی جن بڑ بھاکا  
 بھرت جی نے گھنے کپڑے، بھوگ اور سب سنکھوں کو سن  
 تن بھن سے تنکے کی طرح تیاگ دیا۔ جس اودھ کے راج کو دلور راج  
 اندر بھی بکھ کر رشک کرتے تھے۔ اور راجہ دسر تھ جی کی مال و دولت  
 کو سن کر گھبر بھی پانی پانی ہو جاتے تھے۔ اس اودھ پوری میں بھرت  
 جی دیکھت ہوئے بستے ہیں۔ مانو جیسے جہا کے باغ میں بھونرا رہتا ہے۔  
 شرعی رام چند جی کے پیارے بڑ بھائی بھگت کشی کے بھوگ و لاس  
 اور دھن مال کوٹے کی جانت تیاگ دیتے ہیں۔

رام پریم بھارت بھرت بڑ سنے اپس کر توتی



چانک نیش سہراہیت نینک بیک جھوٹی

پھر بھرت جی تو خود شری رام چند جی کے پریم کے پاتریں۔  
اُن کے لئے ایسی کرنی کون سی بُری بات ہے؟ ارکھات اُن کا ایسے  
نیم برتوں کا پالن کرنا ایک سادھارن ہی بات ہے۔ پرکھوئی کا جیل  
نہ پیچ کا بیٹھ کر نئے سے پیچے کی اور دودھ کو پانی سے الگ کر دینے  
کی کلا سے منس کی بھی سراہنا ہوتی ہے۔ بھرت جی کی سراہنا  
صرف نیم اور برت کا پالن کرنے سے ہی نہیں ہوتی بلکہ اُن کی سزاہنا  
تو شری رام جی کے پریتی سچے پریم کے کارن ہوتی ہے۔ بیٹھ پورک  
کئی پرکار کے برتوں کا پالن تو لیتو بھی اور دشت نیش بھی کر پاتے  
ہیں۔ دیہہ نہ ہوں دن دو ہر ہوتی۔ گھٹے نیچے لیا کھجھی سوئی  
نرت نورام پریم بن پینا۔ بڑھت ہر دل کن نہ ملینا  
بھرت جی کا شری رام دن بدین دلا ہوتا جاتا ہے۔ پرتو تیر اور  
بل نہیں گھٹتا ہے۔ چہرے کی آب ویسے ہی جی ہوتی ہے۔ شری رام  
چندر جی کے پریم کا پرن نرت پریتی نیا اور درڑھ ہوتا جاتا ہے۔ دھرم  
کا بن بڑھتا ہے۔ اور من کھی اُدس نہیں ہوتا۔

چہرے جل گھٹت سر پریم کا سے۔ یاست پتیس منج بکا سے  
سہم دم سیم نیم اپاس۔ نکھت بھرت ہریمیل اکاسا  
جیسے پریم سرا کے آنے پر جل گھٹتا ہے۔ کنتو نیت شوہا  
پاتے ہیں۔ اور کس کھتے ہیں۔ شم دم سیم۔ نیم اور برت اُدی بھرت  
جی کے نرل ہر دے آکاش کے تارا گن ہیں۔

دھو لبواس اوہی راکاسی۔ سوامی شری سرتی بکاسی  
رام پریم بڑھ اچل ادو شا۔ سہت سماج سوہ نرت چوکھا  
وشواس ہی اُس آکاش میں دھو تارا ہے۔ جودہ برس کی  
معدا کا دھیان پور ناشی کے سماں ہے۔ اور سوامی شری رام  
جی کی سمرتی کمکشاں ہے۔ شری رام جی کا پریم اچل اور دشت  
رہت اجدر مایں جو سیاری اُس سے رہت (چند) ہے۔ جواہی  
سماج سمیت نرت بُری سندر شوہا بیا رہا ہے۔  
بھرت سرتی سمجھ کر تو مٹی۔ بھگتی پریتی کن پیل جھوٹی

برنت سکل سنگی سنگی ہیں۔ سیس گیش گراگم ناہیں  
بھرت جی کا ہرین ہن و سچہ کرنی۔ بھگتی، ویرکت بھادا  
گن اور نرل جرائی۔ اُن سب کا وزن کرنے میں بھی کوئی بکلیا تے  
ہیں۔ کیوں کہ اُنکی مہا کا وزن کرنے میں تو شیش گیش اور سرتی  
جی کو بھی پیچ نہیں۔ پھر پرکرت کو توں کی توات ہی گیا۔

نرت یوجت پرکھو پاوری پریتی نہ ہرے سمات  
ماگ ماگ اگیس کرت راج کاج بہرے بھانت

دہ ہر روز پرکھو شری رام چند جی کی کھڑاؤں کا یو جن کرتے  
ہیں۔ اُنکے ہر دے میں پریم سماں نہیں ہے۔ کھڑاؤں سے اُگیا ماگ  
کر وہ سب پرکار سے راج کا کام کرتے ہیں۔

پاک گات ہریمیا رگھو سیرو۔ جیہ نام جب لوچن زیمرو  
لکھن رام سیا کائن لہیں۔ بھرت بھونک تپن کسین  
بھرت جی کا شری پریم کے مارے سدا پاکت رہتا ہے۔ ہرے  
میں سدا سینا رام جی براہتے ہیں جیہ سدا رام نام جیتی رتی ہے  
نیزوں میں پریم اُتھو بھائے رہتے ہیں لکھن سینا اور رام جی تو  
بن میں رہتے ہیں۔ لیکن بھرت جی کھریں ہی وہ کرتپ کا جیوں بسر  
کر کے خریرو کو سکھاتے ہیں۔

دو دسٹی سمجھ کہت سب لوگو۔ سب بھرت ہرین جو گو  
نرت برت نیم سادھو سنگا میں۔ دیکھ دسائی راج لجا میں  
دونو طرف کی دشا پر دیار کر کے سب لوگ کہتے ہیں۔ کہ  
بھرت جی سب پرکار سے سراہنے کے یوگی ہیں۔ اُنکے برت اور نیم کو  
دیکھ کر سادھو لوگ بھی لجاتے ہیں۔ اور اُنکی دشا کو دیکھ کر منیشو  
بھی شرتاتے ہیں۔

پریم پتیت بھرت آچر نو۔ مدھر منج مد منگل کرنو  
ہرین کھٹن کلی کش کلیشو۔ ہما موہی دن دنیسو  
بھرت جی کا پریم پور لہیا دیوار دھر سند اور سند منگل کرنے  
والا ہے۔ بھگت کے کھن پاپوں کو ہرنے والا ہے۔ اور ہما موہی دیوار

کا ہنس کرنے والا مانو سورج ہے

پاپ پنچ کنجر مرگ راجو۔ سمن سکل سنتاپ سما جو  
جن رنجن بھونجن بھو بھارو۔ رام ستیہ سداھا کر سارو

ا بھرت جی کا آچرن (پاپ رو پی ہاتھیوں کے بھنڈوں کو  
مار بھگا لئے والا سنگھ روپ ہے۔ سب دکھوں کے سماج کا نشان  
کرنے والا ہے بھگتوں کو شانتی دینے والا اور سندسار کے دکھوں  
کو دور بھگانے والا ہے۔ اور شری رام جی کے پریم رو پی چندرا  
کا سار (آب حیات) ہے۔

سپارام پریم پیوش پورن ہوت جنم نہ بھرت کو  
منی من اکم جم جم سم دم شتم برت آپرت کو  
دکھ داہ دارو دمیہ دوش شمس اسہرت کو  
کلی کالی تلسی سے سٹھنہ سٹھ رام سنگھ کرت کو  
اگر شری سینا رام جی کے پریم امرت سے پری پورن بھرت

جی کا جنم اس سندساریں نہ ہوتا تو جویم نیم اور شم دم آدمی کھن  
برت ہیں اور جن کا پالن کرنا سنی جنوں کے لئے رکھی سراج تھیں۔  
ایسے برتوں کا پالن بھیر کون کرتا؟ اپنے سندساریں کے بہانے  
دکھ سنتاپ رو در اڑنا آدمی دمیہ آدمی دوشوں کو کون بہرن کرتا؟  
اور کلجک میں مجھ تلسی داس جیسے ادم جیوؤں کو کون سمٹھ پوروک  
شری رام جی کی شرن میں لے آتا؟

بھرت چرت کر نیم تلسی جو سادو سٹھنہیں

سپارام پید پریم اوس تھوے بھورس برتی

تلسی داس جی کہتے ہیں۔ جو بھرت جی کے چرت کو نیم سے  
اور کے ساتھ (شر دھا پوروک) سنیں گے۔ اُن کو سندسار کے  
بچھ دشنے بھوگوں سے ویراگ ہوگا۔ اور شری سینا رام جی کے  
چروں میں پریم ہوگا۔



## ماس پارائن۔ اکیسواں و شرام۔ ایو دھیا کا ند سماپت ہوا تلسی راہن انک حصہ اول سماپت ہوا

### شریک بھگوت گیتا انک

پیر سالہ اوم ۱۹۵۷ء کا سالاد نمبر ہے۔ سنسکرت کے  
شلوک بمعہ اوتھ اور مفصل تشریح درج ہے اس کا ترجمہ  
پیر فینس نرمل چند جی نے کیا ہے۔ اردو میں ایسی لا جواب  
گیتا آپ بک نہیں مل سکتی۔ کا غذا علی سفید ۲ پونڈ مضبوط  
جلد میں ملبوس، بسیوں تصاویر سے مزین قیمت جلد - ۱۵/۵۱  
دفتر سالہ اوم اندرون جمیری گیت دہلی سے منگوائیں

مہا بھارت ارد (جلد باتصویر) سبکی مانگ پندرہ سال سے  
جاری تھی، کارکنان اوم نے زر کثیر خرچ کر کے اسکو بھی بھیجیوایا ہے مہا بھارت  
ہندو سہیتہ میں سنسکرت کا ایک اوجھت اوتہ اور ورت گرنہ ہے۔ اس کے  
لگ بھگ ایک لاکھ شلوک ہیں جو اٹھارہ پریوں میں بٹے ہوئے ہیں، مہا بھارت  
جو یاخاں دیکھی کہا جاتا ہے اس گرنہ میں کیوں کو رو پانڈوں کے یہ  
کافی دیکر نہیں ہے بلکہ اس میں دھرم اور مٹی کا ورت نہایت ہی دلچسپ  
پیرائے میں مفصل کیا گیا ہے۔ اس گرنہ کی رچنا بھگوان ویدو یاس جی نے  
کی ہے بھگوت گیتا جو کہ تمام سندساریں پر سدھ ہے وہ بھی اسی مہا بھارت  
کے بھیشم پرپ کا ایک حصہ ہے۔ ہر دھرم پر پی کو ضرور منگوانا چاہئے۔  
جلد اول صفحہ ۲۰ خوبصورت مضبوط جلد میں ملبوس قیمت - ۱۵/۵۱ روپیہ





ویدروپی سندھو منہ سے۔ تم روئی گل میں روئی سم چکے  
جے جے روئی گل کے اُجھارے۔ وندنیہ پریر اٹھت ہمارے

تم نے پیت جنوں کو تارا۔ دکھی جنوں نے نہیں بکھارا  
کہت کوئی دل سانج سکا رہے۔ کپا کر درگھو ویش دولا رہے

دوہا تینوں میں بس جائیے کو شلیش او دھیش  
کرونا درشی کیجئے کرونا ندھی کرو ویش

پہا سر پریشوری تاری۔ ہونی ویر سے بھینٹ تھاری  
کسکندھا سگر یو اُبھارا۔ سرتی ست بانی سنگھارا

بھگت بھیکش شرن میں آیا۔ سو تم کنہ سے اُسے لگایا  
یودھا کنہ کرن کو مارا۔ جہا بلی راون کو سنگھارا

نل نیل ہونوت کے سوامی۔ انگد جاتونت کے سوامی  
تم ہو وندت ویدوں دوارا۔ تم دیوں کا پریم سہارا

(لیکھک کوئی دہل)

آرتی

کوئل کرکلوں میں دھنش بان سا جے  
شری مقلیش کھاری دام انگ سا جے جے جے

دینا ناٹھ دیا پتی دینن ہست کاری  
دین دیال دیا ندھی داؤ سنگھاری جے جے

نینن ابھا گے چکورے چندر کی تم جیتی  
اچل میں بھلائے شردھا کے شہد موتی جے جے

نردھن کے اچل میں بھگتی رتن بھرو  
کہت کوئی دل نشدن کرونا درشی کرو

جے جے جے

جے رگھو ناٹھ ہرے۔ جے جے رگھو ناٹھ ہرے  
نام کارس جو پیرے۔ بھو بندھو سے ترے جے جے

جے رگھو کل اُجھارے جے رگھو کل بھوش  
دشرتھ راج دولا رہے کو شلیا نندن جے جے

راگھو بندر رگھو ناٹھ رگھو کل تلک مٹی  
رگھو پتی رگھو ور رگھو یودھا۔ جھتوی جے جے

گچن کٹ سستو بھت رتن جٹت سندر  
کان کنڈل ادھ بھت ارمالا من ہر جے جے

نینن کی شو بھا پر روئی شمشی بلہاری  
پریر مکھ کی پریر چھی پر کوئی مدن داری



# آرٹھی کاند

ماندرا نند پयो د سوبھ گاتنوں پیتامبر سندر  
 گائی باہن شراسنن کٹیلستوڑیہ مارے ورما  
 راجیباہن نلوچنن دھرتجٹا جڑتےن سنشوبھیت  
 رستتا لکشمی سنسوت پشپتات رامابھیرام بھجے

॥ ۲ ॥

شلوک ۲

ساندر آند سیو د سو بھگ تنم پیتا مہم سندر  
 پانوبان شراستم کٹی لست تو شیر بھارم ورم  
 راجی وایت بوجنم دھرت جٹا جو ٹین سنشوبھیت  
 سیتا لکشمی سنیتم پتھیکتم رام ابھیرام بھجے

ترجمہ

جن کا شریہ جل سہت گھنے میگھ کے سان سندر اور آند  
 گھن ہے۔ جو سندر پیتا مہم وھارن کئے ہیں جن کے ہاتھوں ہیں  
 دھرت اور پان ہیں۔ کہ اتم ترکش کے بوجھ سے شو بھا پارہا ہے  
 کل کے سان و شال جن کے منہ ہیں مستک پر جٹا جو ٹ دھارنا  
 کئے ہیں۔ اُن شو بھا ایمان شری سیتا جی اور لکشمی جی سمیت مارگ  
 پر چلے جاتے ہوئے آند دینے والے شری مہم چندر جی کو میں بھجنا ہوں  
 سورٹھا

اُمارام گن گورڈہ پنڈت مٹی پاو ہیں برتی

پاو ہیں مودہ موڑدھ جے ہری مہم نہ دھرم رتی

جے پاربتی اشری رام جی کے گن گورڈہ ہیں پنڈت اور مٹی

مولا دھرم ترو دو یک جلد دھیرہ پورن اتم آندوم  
 ویراگیہ امج بھاسکر مہی اگھن دھنوان تاپیم تاپیم  
 مودہ بھودھریک پائن و دھو سو سبھوم شکر م  
 بندے برہم کلم کلنک شمن شری رام بھوپ پریم

॥ ۱ ॥

شلوک !

مولا دھرم ترو دو یک جلد دھیرہ پورن اتم آندوم  
 ویراگیہ امج بھاسکر مہی اگھن دھنوان تاپیم تاپیم  
 مودہ بھودھریک پائن و دھو سو سبھوم شکر م  
 بندے برہم کلم کلنک شمن شری رام بھوپ پریم

ترجمہ

دھرم برکش کے مولا۔ دو یک روپی سندر کی انگ بھٹا  
 والے پورن چندر ما دویراگ روپی کل بن کے کھلانے والے  
 شورین دیو۔ پاپ سے اندھکار کا ناش کرنے والے تینوں تاپوں  
 (ادھیا تمک آری دیوک۔ ادھی بھوتک) کو ہرنے والے۔  
 مودہ روپی۔ بادلوں کی گھاؤ کو چھین چھین کرنے کی کراہیں آکاش  
 سے پیدا ہوئی۔ والو سوپ برہما جی کی کل میں پیدا ہونے والے  
 اور کلنک کا ناش کرنے والے مہاراج رام جی کے پیارے شری شکر  
 جی کی میں بندنا کرتا ہوں۔

اتنی کر پائل رکھو نایک سدا دین پر سینہ  
دوہا تاس آئے کینہہ چھل مورکھ اوگن گینہہ

دیکھو جو پریم کر پاؤ شری رکھو ناٹھ جی سدا ہی دین کھیل  
سے پریم کرتے ہیں۔ اُن سے بھی اُس دشمن کے بھنڈا سورکھ  
جینت نے اکر چھل کیا۔

پر پریت منتر برہم سر دھاوا۔ چلا بھاج بائیس بھے پاوا  
دھرنج روپ گیسو مپت پاپیں۔ رام بکھ را کھا تہہ ناہیں  
منتر سے پریرا ہوا وہ برہم بان دوڑا۔ گوا ڈرتا ہوا بھاگ  
چلا۔ وہ اپنا اصلی روپ دھاواں کر کے اپنے پتا کھے پاس  
گیا۔ لیکن شری رام جی کا درودھی جان کر (مخالف جان کر)  
دیو راج اندر لے اُسے پناہ نہ دی۔

بھانرا اس اچھی من تر اسسا۔ جھٹھا جکر بھے رشی در باسا  
برہم دھام سو پر سب لوکا۔ بھرا شرمیت بیا کل بھے سوکا  
تب وہ نراش ہو گیا۔ اُن کے من میں بہت ڈر پیدا ہو گیا۔  
جیسے رام اس پر کھ کو ستانے کے کارن دشو بھوان کے جکر کے ڈر  
کے مارے مٹی در باسا بھے بھیت ہوئے تھے وہ برہم لوک و  
شوراک آدمی سب لوگوں میں تھ کا ماندہ بھے شوک سے جھا  
دیا کل ہوا بھاگتا پھرا۔

کائیول پھین کہا نہ اوہی۔ را کھ کو سکے رام کر دوہی  
ما تو مریو پیتو۔ سمن سمانا۔ سدھا بھے لیش سٹوہری جانا  
پرنتو لسی نے اس کو پیٹھے تک کو بھی نہ کہا شری رام جی  
کے دروہی کو بھلا کون پناہ دے سکتا ہے۔ کاک بھ شندھی جی  
کہتے ہیں ہے گرو: سٹھے۔ رام دروہی کے لئے اُس کی ماتا تو  
موت بن جاتی ہے۔ اور پتا اس کا کال دیو (دیم راج) کے سمن  
بن جاتا ہے۔ اور اس کے لئے امرت بھی نہر بن جاتا ہے۔

۳  
منتر گروے سمیت دیو کے کرنی۔ تاں کہتہ مبدہ ندی بیتی

لوگ اُن گنوں کو سمجھ کر دیراگ پر اپت کرتے ہیں۔ جو بھگوان  
سے بکھ ہیں اور جن کی دہرم میں پریتی نہیں ہے۔ وہ مہا موڑھ  
بھگوان کے گنوں کو سن کر سوہ کو پر اپت ہوتے ہیں۔

جو پانی

پرنتو بھرت پریتی میں گائی۔ متی اوروپ اٹوپ سہائی  
اب پر بھو چرت سہوتانی پادن۔ کرت جے بن سرنرمی بھاو  
میں نے اپنی بدھی کے اوسار پُر واسیوں اور بھرت جی کے  
لانا فی اور سندر پریم کا گان کیا ہے۔ اب پر بھو رام چندر جی کے پریم  
پونر چرت کو سٹو جو وہ بن میں کر رہے ہیں۔ وہ چرت دیو تا منش  
اور مینوں کے من بھانے والے ہیں۔

ایک بار جن کسم سہائے۔ رنج کر بھوشن رام بنائے  
سیتہ پیرائے پر بھو سادو۔ بٹھے کھٹاک سبلا پر سندر  
شری رام جی نے ایک بار اپنے ہاتھوں سے سندر بھول  
چن کر طرح طرح کے گنے بنائے اور سندر شفاف شلا پر بٹھے  
ہوئے پر بھو نے بڑے پریم کے ساتھ وہ گنے سینت جی کو پہنچائے۔

سرتی سرت دھرا بائیس بدیشا۔ سٹھ چاہت گھو پی بل دیکھا  
جی پیللیکاسا گر تھا ہا۔ جہاں سندر متی پادن چاہا  
دیو راج اندر کے مہا رنج جینت نامی پتر نے کسے کا شریر  
دھاواں کر کے پر بھو شری رام چندر جی کے بل کی پرکھا کرنے کی کھینچا  
کی (بڑا ارادہ من میں کھانا) جیسے جہاں مودھ چویتی سندر کا تھا  
پانا چاہتی ہے۔

۳  
سینا چرون چو رنج بیت بھاگا۔ موڑھ سندر متی کارن کا کا  
چلا در دھو رکھو نایک جانا۔ سینک دھنش سا یک سندر نا  
وہ موڑھ سندر متی پر بھو کے بل کی پرکھا کر کے کیلے بنا ہوا کو سینا  
جی کے چرنوں میں چوچ مار کے بھاگا۔ جب خون بہہ نکلا تب شری رکھو ناٹھ  
نے جانا ابیر دھنش پر سندر گروے کا بان چڑھایا۔



سب جگہ تہا ہی اٹھو تہا تا تا۔ جو رکھو سیر بیکھ سونو بھارتا

اس کا بستر سینکڑوں دشمنوں کی سی کرنی کرنے لگتا ہے  
اس کے لئے دیوندی گنگا جی ہم پُر کی بہتری ندی کے سہاں  
ہو جاتی ہے۔ ہے بھائی! شیشے جو شری رکھو ناگہ جی سے بگھ  
ہوتا ہے۔ اس کے لئے سارا جگت اگنی سے بڑھ کر واہ کارک  
ہو جاتا ہے۔ (دوبا)

چلم چلم بھجا جنت شاکر ست بیا کل است دین  
تلم تلم دھاء سدا رام شریا چھے پر م پر مین

جیسے جیسے اندرا کا پتر جینت ہوا ویاکل اور بہت  
ہی دین دیکھی ہوا کھاتا ہے۔ تیسے تیسے پر م پر مین نام  
پان اس کے پیچھے پیچھے لگا چلا آتا ہے۔

نارو ویچھا رینگی جینت۔ لاگ دیا کو مل جنت سنتا  
دور ہی تے پر رکھو سچس سناوا۔ بھج جات ہو بدھی سچھاوا  
نارو جی نے جینت کو ہوا ویاکل دیکھا۔ انہیں دیا آگنی کیوں  
سادھو سنتوں کے چت بڑے کوئی ہونے ہیں۔ انہوں نے دور ہی  
سے جینت کو شری رام جی کا سن ریش کہہ سنایا۔ اور اُسے  
بھاگتے ہوئے کو بہت پرکار سے سہایا۔

پھو انرت رام یہیں تہا ہی۔ گیسسی پکار پرت بہت پار ہی  
سُن مٹی بچن نامے پدا تھا۔ آوا جہنہ کر پال رکھو ناگھا  
نارو جی نے سمجھا کہ اُسے نرت شری رام چندر جی کے پاس  
بھیج دیا۔ اور اُسے بھایا کو جا پکار کر کہنا کہ ہے شر ناگتوں کے  
رکھتا ہے! میں اپنی شر میں آیا ہوں میری رکھشا کیجئے جینت  
نے مٹی نارو کے بچن شکر سس نوایا اور وہ وہاں آیا۔ جہاں کہ شری  
رکھو ناگہ جی کر پالو بھگوان براہمان تھے۔

اگر سچھے گیسسی پد جاتی۔ تڑ ہی تڑ ہی دیاں رکھو رانی  
انگت بل اہلت پر بھاتی۔ میں مٹی منہ جانی جس میں پانی

بہت ہی دھکی اور ڈرے ہوئے جینت نے جا کر شری  
رام جی کے چرن پکڑ لئے۔ اور کہا۔ ہے راتو رکھو ناگہ جی!  
رکھشا کیجئے۔ آپ کے بے پناہ بل اور بے پناہ پر بھاد کو میں  
مند بھسی جان نہیں پاتا تھا۔

رج کرت کر م جنت پھل پائوں۔ اب پر بھوپا شرن تاک نیوں  
سُن کر پال اتی کرت بانی۔ ایک نین کر بھجا بھوانی  
میں نے اپنی کرتوت کھل پالیا ہے۔ ہے پر بھو! میں کی  
شرن آیا ہوں۔ میری رکھشا کیجئے۔ ہے پار ہی! کر پالو بھگوان شری  
رام چندر جی نے اس کی دیکھ بھری نریا کو سُن کر سے ایک اگھ  
سے کانا کر کے چھوڑ دیا۔

سور بھٹا  
کینہہ موہ بس دروہ جی گھبی کر با بھ اچت  
پر بھو چھٹا کر بھو کر بھوہ کو کر پال رکھو سیر سس  
اس نے اگیان وش پر بھوہ سے دروہ کیا تھا۔ اگر وہ اس  
کو مار دینا ہی چاہئے تھا۔ تو بھی پر بھو شری رام چندر جی نے کر پال  
کر کے اسے چھوڑ دیا۔ شری رکھو سیر جی کے سہاں کر پالو اور کون بھگا۔

رکھو جی جتر کوٹ بس نانا۔ جرت کئے شری سدا سمانا  
بہوری رام اس من اٹو مانا۔ سو نہیں بھیر سب ہی موہی جانا  
جتر کوٹ میں وہ کہ شری رکھو ناگہ جی نے بہت سے جتر کئے  
جو کانوں کو شکھدا یکا اور امت کے سہاں پر م منوہر کھتے پھر  
کچھ سے بعد شری رام چندر جی نے من میں دیا کیا۔ کہ تھے سب لوگ  
جان گئے ہیں۔ اب وہاں اسی اور جناب یوری نو اسی بھی جانے  
ٹھکانے کو بھی گئے ہیں! اس نے یہاں لوگوں کے آنے جانے  
کے کارن بڑی بھیر دبا کر لی۔

سکی مہسنہ سن بد کرانی۔ سینتا بہت چلے دوو بھائی  
اتری کے شرم جب پر بھو گیسو۔ سنت جہا مٹی بہشت بھیسو  
اس لئے سب نیوں سے دواغ مانگ کر ستیا جی بہت  
دوو بھائی وہاں سے چل دیئے جب مٹی اتری جی کے اشرم میں

آپ اتی انتہ شام سمدھیں۔ بھوساگر کو متھن کرنے کے لئے مندر اچل دُپ پئی کھلے ہوئے کس کے سمان آپکے نتر پئی اور آپ اپنا کارادی دوشوں کا ناش کر نوالے ہیں۔

پر لمب باہو بکر م۔ پر بھو اپر مئے دمیہو م  
نشنگ چاب سا بیکم۔ دھزنگ ترلوک نایکم  
اپنی نئی بھیاؤں کا بل اور آپ کا بدھی سے اگوچر  
ایشوریہ (کھٹا کھٹا باکھٹ) ہے آپ ترکش دھنش بان دھان  
کرنے والے تینوں لوگوں کے سوا ہی ہیں۔

دیش نش منڈنم۔ ہمیش چاپ کھنڈنم  
میندر سنت رنجنم۔ سمراری ہرند  
سوریہ نش کو شو بھا دینے والے اور شو جی کے دھنش  
کو ٹوڑنے والے ہیں۔ منیشوروں اور سنتوں کو آندد دینے  
والے اور دیوتاؤں کے شتروؤں کی سینا کا ناش کرنے  
والے ہیں۔

منوج ویری وندتم۔ اجادی دیو سیوتم  
وئدھ بودھ وگرہم۔ سمست دوش تا یہم  
کام دیو کے شترو شو جی آپ کی بندنا کرتے ہیں۔  
برہما دی سب دیوتا آپ کی سیوا کرتے ہیں۔ شندھ گیان  
بھوشن ہیں اور سارے دوشوں کا ناش کر نوالے ہیں۔

نما می اندرا پتم۔ سیکھا کرم ستانگ گتم  
بھگت ساشکتی سانو جم۔ پچی پتی پر یا نو جم  
ہے لکشمی پتی! ہے سکھوں کے بھنڈارا!  
ہے سینہ پشوں کی گتی! ہیں آپ کو مسکارا تاہوں ہے سچی پتی اندر کے  
چھوٹے بھائی! امن جی! ایک ایسی شکتی سیتا جی اور چھوٹے بھائی  
لکشمی سمیت آپ کو میں بھجتا ہوں۔

پر بھو گئے تو ان کے آنے کی خبر سن کر بھائی اتری جی بڑے  
پر سن ہوئے۔

پلک گات اتری اٹھ دھائے۔ دیکھ رام اترو چل آئے  
کرت دندوت مئی ارلائے۔ پریم باری دوو جن انہو آئے  
پلک شریر ہو کر اتری جی اٹھ دوڑے انہیں روٹے کتے  
دیکھ کر شری رام چند جی بھی تیزی سے۔ دندوت پر نام کرتے ہوئے  
ہی شری رام جی کو مئی اتری نے پھانی سے لگا لیا۔ اور پریم انسوں  
کے من سے دونو بھائیوں کو تر بتر کر دیا۔

بھ۔ ام چھپی نین جڑا نے۔ سادہ پنج آشرم تب آنے  
کر پو جا کہہ نچن سہا آئے۔ دیئے مول پھل پر بھو من بھائے  
شری رام جی کی شو بھا کو دیکھ کر مئی جی کے نیت تر شین  
ہو گئے۔ تب وہ اُن کو اور ستکار کر کے اپنے آشرم میں لے  
آئے۔ اُن کی پوجا کر کے مئی اتری نے مندر نچن کہہ کر پر بھو  
کو کندول پھل دیئے۔ ج پر بھو شری رام چند جی کے من کو بہت  
بھائے۔

سودھھا  
پر بھو آسن آسین بھو لوچن شو بھا نرکھ  
مئی بریم پرین جو پر پانی سنتی کرت  
پر بھو آسن پر بیٹھے ہیں۔ اُن کی شو بھا کو جی بھو کر لکھوں سے  
بھو کر پریم چتر منیشور۔ اتری جی ہاتھ جوڑ کر آسنتی کرتے گئے۔

چھند  
نما می بھگت و تسلیم۔ کر یا لوشیل کو ملیم  
بھجانی تے پد امبو جم۔ اکا منام سودھام دم  
ہے بھگت و تس! ہے کر یا لوشیل! ہے کو مل سبھاو میں  
آپ کو مسکارا کرتا ہوں۔ ہے نیش کام بھگتوں کو موکش پد  
نے والے! میں آپ کے چرن کلوں کو بھجیتا ہوں۔

کام شام سندرم۔ بھو امبو ناٹھ مندرم  
سچ۔ دو چھم۔ مدادی دوش منوچیم



# श्री राम स्तुति

नमामि भक्त वत्सलं । कृपालु शील कोमलं ॥  
 भजामी ते पदाम्बुजं । अकामिनां स्वधामदं ॥ १ ॥  
 निकाम श्याम सुन्दरं । भवाम्बुनाथ गन्दरं ॥  
 मकुल्ल कर्जं लोचनं । मदादि दोष मोचनं ॥ २ ॥  
 प्रलंब बाहु विक्रमं । प्रभोऽप्रमेय वैभवं ॥  
 निषंग चाप सायकं । धरं त्रिलोक नायकं ॥ ३ ॥  
 दिनेश वंश मंडनं । महेश चाप खंडनं ॥  
 सुनीन्द्र संत रंजनं । सुरारि वृंद भंजनं ॥ ४ ॥  
 मनोज वैरि वैदितं । अजादि देव सेवितं ॥  
 विशुद्ध बोध विग्रहं । समस्त दूषणापहं ॥ ५ ॥  
 नमामि ईंदिरा पतिं । सुखाकरं सतां गतिं ॥  
 भजे सशक्ति सानुजं । शची पति प्रियानुजं ॥ ६ ॥  
 त्वदंघ्रि मूल ये नराः । भजंति हीन मतसराः ॥  
 पतंति नो भवार्णवे । वितर्क वीचि संकुले ॥ ७ ॥  
 वविक्त वासिनः सदा । भजंति मुक्तये मुदा ॥  
 निरस्य इन्द्रियादिकं । प्रयान्ति ते गतिं स्वकं ॥ ८ ॥  
 तमेकमब्दुतं प्रभुं । निरीहमीश्वरं विभुं ॥  
 जगद्गुरुं च शाश्वतं । तुरीयमेव केवलं ॥ ९ ॥  
 भजामि भाव वल्लभं । कुयोगिनां सुदुर्लभं ॥  
 स्वभक्त कल्प पादपं । समं सुसेव्यमन्वहं ॥ १० ॥  
 अनूप रूप भूपतिं । नतो ऽहमु विजापतिं ॥  
 प्रसीद मे नमामि ते । पदोब्ज भक्ति देहि मे ॥ ११ ॥  
 पठंति ये स्तव इदं । नरादरेण ते पदं ॥  
 वजंति नात्र संशयं । त्वदीय भक्ति संयुताः ॥ १२ ॥

اوتھ روپ بھو پتم۔ سوا پتم اردو جا ہم  
پرسیدے نمایا نے۔ پداج بھگتی دہی سے

ہے لاتی روپ والے! ہے پھوٹی کے سوا! ہے  
سیتائی! میں آپ کو پنام کرتا ہوں۔ مجھ پر پرم ہر جلیے میں  
ایکونسا کا کرتا ہوں۔ مجھے اپنے چرن کموں کی بھگتی دیجئے۔

پھگتی یے ستونگ ادم۔ سراورین تے پدم  
برجنتی ناتر سفیشتم۔ تو دئیہ بھگتی سیتا  
جو مٹش اس ستی کو ادر کے سہاۃ (شرن سہاۃ روک)  
پرستے ہیں۔ وہ آپ کی بھگتی میں ہیں جو سنے سنے سہاۃ (لیقینا)  
آپ کے پرم بد کو پراپت ہو جاتے ہیں۔

بنیتی کر مٹی نامے سر کرہ کر جو رہی بہوری  
چرن سرورہ نا کھ جن کہوں مجھے متی موری  
مٹی نے بنیتی کر کے اور پھر سرورہ کر باکھ جو کر کہا۔ ہے  
نا کھ! میری بدھی آپ کے چرن کموں کو کبھی نہ چھوڑے۔

انسو بیا کے پد گئی سیتا۔ ملی بہور سبیل بنیتا  
رشی تپنی من سکھ او دھرم گائی۔ اسش دینے نکٹ بیٹھائی  
پھر سشیں اور مہر تاسبھا و سیتا جی اتری جی کی پتی سستی  
شرو منی انسویا جی کے چرن پکر کر ان میں ملیں۔ رشی کی پتی  
انسویا جی کے من میں بڑا ہی آئند ہوا۔ انہوں نے سیتائی کو  
اشیش دے کر اپنے پاس بٹھالیا۔

دوبہ لین بھوشن پہرائے۔ جے نت نوٹن امل سہا بے  
کہہ رشی بدھ سس مہر زو بانی۔ نادی ادر ہم کچھ بیاج بکھائی  
اور سیتا جی کو بہرم لوک کے بستر اور گھنے پہنائے۔ جو  
عت سنے نرمل اور سندر بنے رہتے ہیں۔ اسکے بعد رشی پتی  
انسویا جی میٹھی اور کو مل باقی سے سیتا جی کو نعت بنا کر استری  
دہرم کا کچھ وزن کرنے لگیں۔

تو دھرم مول یے تراہ۔ بھجنتی میں متسراہ  
پیتنتی تو بھو انا نو سے۔ وترک بیج سنکھے  
آپ کے چرنوں کو جو اگ حد بہت ہو کر بھیتے ہیں  
وہ ترک و ترک (ایک پر کار کے شک) روپی ترنگوں  
سے پورن سنسار روپی سمندر میں نہیں گرتے۔ (ارتھات)  
وہ پرم بد کو پراپت ہو جاتے ہیں۔

ووکت واسنہ سدا۔ بھجنتی مکتے مہدا  
نرسیدہ انہری اسد کم۔ پریاتی تے گتم سونم  
جوانیکات داسی گوشہ نشین۔ تنہائی میں رہنے والے  
پیش مکتی کے لئے پریں میں ہو کر اندریوں کو جیت کر آپ کو  
بھیتے ہیں۔ وہ اپنے آتم سروپ کو پراپت ہوتے ہیں۔

تم ایکم او بھو تم پر بھم۔ نریمم ایشورم و بھم  
جگد گرم جا شاشو تم۔ نریمم ایشورم و بھم  
آپ ایک ری اذ بھوت پر کرتی سے پرے، پر پھوٹی ہیں۔  
سب مذکبوں سے رہت ماور سب کے سوا ہیں سرورہ ایک  
اور بھگت کے گرو ہیں۔ ادرانت رہت و تینوں گنوں سے پرے  
ارتھات نرگن ہیں۔ اور آپ اپنی ہی مہا میں پر تھکت ہیں۔

بھججی جی دھا و د بھم۔ کیو گینام سدر لہم  
سو بھگت کلپ یاد پیم۔ سمم سیسوکیم الوہم  
آپ بھاؤ کے پیارے ہیں (ارتھات آپ سرورہا کے  
بھگت کے ہیں) اور دھش بھوگوں میں لین پرتوں کے لئے آپ کی  
پراپتی اسمبھو ہے۔ اپنے بھگتوں کے لئے ان کی سب  
کامناؤں کی پوری کرنے والے کلپ برکش ہیں پکشتات رت  
ارتھات۔ سم بھاو سے سب کو دیکھنے والے ہیں۔ اور سدا  
شکھ اپور دک سبوں کرنے یو گید ہیں۔ ارتھات آپ کی بڑی  
آسانی سے سبوا کی جاسکتی ہے۔ آپ کو میں سدا بھجنا ہوں۔



اے اپنے تہی کے علاوہ کسی دوسرے طرح کی پرستی کسی طرح ہو سکتی ہے۔

مدھیم پرستی دیکھ کیسے۔ بھرتا پتا پتر رنج جیسیں  
دھرم بچار سمجھ گئی رہی۔ سونکر شست پریشرتی اس کہتی  
مدھیم (درمیانہ درجہ کی) پرکار کی تہی برتا استری پرانے  
پریش کو ایسے دیکھتی ہے۔ جیسے وہ اس کے بھائی۔ پتا اور پتر  
ہوں۔ ارتکقات اپنے برابر کے پریشوں کو بھائی سمجھتی ہے اور اپنی  
عمر سے کم والوں کو اپنے پتر کے سماں اور اپنی عمر سے بڑے پتر  
کو اپنے پتا کے سماں سمجھتی ہے۔ تیسرے درجے کی تہی برتا استری  
دوسرے درجہ پریش کا وچار کر کے اور اپنے کل کی مراد نہ لوٹ جائے  
اس جیسے کے کارن بھی رہتی ہے۔ وہ ان دو پرکار کی تہی برتا  
استریوں سے گھٹنے درجہ کی استری ہے۔ ایسا وید کہتے ہیں۔

یہ نوادسری جیسے تیس رہ جوتی۔ جانیہوا دھرم ناری جگہ سوئی  
تہی نچک پرستی رتی کرتی۔ رورونکر کلپ ست پرستی  
جو استری من بچن کرم سے تہا کے چروں میں پریم نہیں کرتی  
پریش تو موقع نہ ملے پر کسی پرکار کے جیسے کے کارن دوسرے پریشوں  
کے سنگ سے نچ کر تہی برتا ہی رہتی ہے۔ وہ جگہ میں تہی برتا  
استریوں میں سے سب سے گھٹیا درجہ کی استری ہے۔ تہی کو دہوکہ  
دینے والی استری جو پرانے تہی سے دشمنہ آندہ لٹکا ہے۔ وہ تو سو  
کلپ تک رورونکر میں پڑی رہتی ہے۔

چھوٹے لاگ جنم ست کوٹی۔ دھکے سمجھ تہی سم کو کھوٹی  
یہ نوادسری پریم گئی اہم۔ تہی برت پریم چھوٹے لکھیں کہتی  
پریشوں کے اندر کے لئے سو کوڑ جنم جتنا ترے دھوکوں  
پر وچار نہیں کرتی۔ وہ استری سماج میں سب سے نیچے استری ہے۔  
چھوٹی چھوٹی کر کے تہا سے تہی برت دہرم کو گرہن کرنے والی استری  
بنائی کسی سخت محنت (جسپ۔ تپ۔ یوگ) کے موکش کو پرانے

(۱۰)

کوئی ہے  
تہی پریش کو کل جنم جہنم جاتی۔ پدھوا ہوئے پائے تر وانی

۳  
ماست تیاھراتا استکاری۔ مہت پر دسب ستورا جگہ کی  
امہت والنا بھرتا سید رہی۔ ادم سوزاری جو سیو نہ تہی  
ہے راجکاری! تاتا پتا اور بھرتا یہ سب تھوڑی دور  
تک ہی بھلائی کرنیوالے ہیں پریش ہے جاکلی! تہی تو موکش  
روپی انتہ تک دینے والا ہے۔ وہ استری نیچے ہے جو تہی کی  
سیوا نہیں کرتی۔

۴  
دھیرج دھرم پرستارو ناری۔ آپد کال پریش چاری  
برودھ روگ لسن جڑو من ہدیا۔ اندھ بدھ کر دھی اتی دینا  
دھیرج (استقلال) دھرم پرستار اور استری پر چاروں  
مہیبت کے وقت تہی ہی پر رکھے جاتے ہیں۔ اگر تہی بڑھا۔  
روگی۔ مورکھ و کنگال۔ اندھا۔ بہرہ۔ کرودھی۔ اور بہت لاچار

بھی ہو کر نہیں اپسانا۔ ناری پاؤ جم پر دھک نانا  
ایک دھرم ایک برت تہا۔ کایا بچن من تہی بد پریم  
تو ایسے تہی کا بھی ایمان کرنے سے استری ترک میں اگر کو طرح  
طرح کے دھک پتی ہے۔ من پر اور پریش تہی کے چروں میں تہا پریم  
کرناری استری کا ایک ماتر دھرم ہے یہ ایک ایک برت ہے۔ اور استری  
کے لئے یہی ایک انیم ہے۔ ارتکقات تہی کی سیوا کے بغیر استری  
کے لئے اور کوئی کر تو یہ نہیں)

جگہ تہی برتا چاہو بدھی نہیں۔ بید پران سنت سب کہیں  
انم کے اس پس من ماہیں۔ پینے پھوٹ ان پریش جگہ ناہیں  
سنسار میں تہی برتا استریاں چار پرکار کی ہیں۔ وہ پران اور سادہ  
مہاتا بھی ایسا ہی کرتی ہیں۔ انم تہی برتا استری وہ ہے جس کا  
میں سدا ایسا بھاؤ سار رہتا ہے۔ کہ تہی کے بغیر تہی میں ہی دوسرا  
پریش نہیں ہے (اس کامن تو سدا تہی کے چروں میں پریم و شلین  
رہتا ہے۔ پھر اسے دوسرے پریشوں کی پرستی کس طرح ہو۔ کیوں کہ ان  
ہی کی پریشنا سے اندازاں اپنے اپنے دشمنوں میں جیتی ہیں۔ اور  
من ایک سما ہے۔ اور وہ تہی کے چروں میں لگدھ جو چاہے پھر

مجھ پر آپ سدا کر پا کرنے رہنا اور سیوک جان کر پتی  
نہ چھوڑنا۔ دھرم دھرم نہ بھڑکے شری رام چندر جی کی بانی میں  
کر گیانی مٹی پریم کے ساتھ بولے۔

جاس کر پا اچ سو سدا کا دی۔ چیت سکل پر مارکھ بادی  
تے تھہرنا۔ رام اکام پیالے۔ دین بندھو مہوچن اچارے  
جن کی کہ پا کو برہما شیو اور سنگ ادی نتو دینا چاہتے  
ہیں۔ ہے رام جی! سو آپ لشکام پرشوں کے بھی پیارے اور  
دین بندھو بھگوان مجھ سے اس پرکار کو ملن کہہ رہے ہیں۔

اب جانی میں شری چترانی۔ کجھی تھہر ہی سست دیو بہانی  
جیہی سمان انندیہ نہیں کوئی۔ تاکر سیل کس نہ اس ہوئی  
اب میں نے کشمی جی کی چترانی بھی بھجوں نے سب  
دلو تاؤں کو چھوڑ کر آپ کو ہی بھجا۔ جس (آپ) کے سمان اتنا بڑا  
اور کوئی نہیں ہے۔ ان کا ایسا شیل سو بھاء بھلا کیوں نہ ہو۔

کیہہ بدھی کہوں جا مہو اب سوئی۔ کہہونا تھہر انتر جانی  
اس کہہ پر بھو بلوک مٹی دھیرا۔ لوچن مل بہہ ملک سریرا  
ہے سوئی میں آپ کو جانے کے لئے کس پرکار کہوں؟  
ہے نا تھہر آپ انتر جانی ہیں۔ آپ ہی کہئے! ایسا کہہ دھیر مٹی  
پر بھو کو دیکھنے لگے۔ ان کا شریر ملک ہو گیا۔ اور میتروں سے  
پریم مل بہہ بھلا۔

بھند

نن ملک پریم پریم پورن میں مگھ سپک دیئے  
من گیان گن کو تیت پر بھو میں دیکھ جیت پ کا گئے  
جین جگ دھرم سہوہ میں نہر بھگتی الوہیم پاوٹی  
رگھو پر جرت پیت نس دن دس تلکسی گاوتی

مٹی اتری جی کا شریر ملک ہے۔ وہ پورن پریم پر نہر  
ہیں۔ ارتھات وہ اتی انت پریم سے پری پورن ہیں۔ اور میتروں  
کو شری رام جی کے مگھ کس میں لگائے ہوئے ہیں مٹی من میں

مٹی جی کے پریکول چلتی ہے (ارتھات جی جو گیا  
وتلے۔ اس سے بالکل الٹ کرتی ہے۔ سدا ہی جی کی آگے پا  
الٹھن کرتی ہے) وہ جہاں بھی جا کر جنم لیتی ہے۔ وہیں پوری  
جوانی میں دھوا ہو جاتی ہے۔

سورھٹا

سج اپاون ماری پتی سیووت سبھ گتی لہٹی  
جس کاوت شری چاری اچھوٹ کسی کاہری ہی پتی  
سیووت سے ہی اشدھ استری پتی کی سیووت کے سج ہی  
اتم گتی کو پراپت کر لیتی ہے۔ پتی برت دھرم کا پالن کر نیکے  
پہوں جی آج تھی تلکسی جی بھگوان کو پیاری ہے۔ چار وید اس  
تلکسی جی کا شش گاتے ہیں۔

کیرجی

پتی برتا سیسی بھلی کافی کچھل کر پ  
پتی برتا کے سیس پر واروں کوئی سروپ

سنوویتا تو نام سمر ناری پتی برت کر لیں  
تو ہی پران سپرہ رام کہو کھتا سنسار پرت

ہے سینا! تمہارے نام کا سمرن کر کے استریاں پتی برت  
دھرم کا پالن کریں گی۔ تم کو تو شری رام چندر جی پرانوں کے سمان  
پر پریں۔ یہ کھتا تو تیرے بہانے میں نے سنسار کی بہلانی کے  
لئے کہی ہے۔

من جانکس پریم سکھ پاوا۔ سدا تاسو چرن سرن اوا  
تب مٹی من کہہ کر پا ندھانا۔ آسینو ہوئے جاؤں بن آنا  
جانی جی نے اسو جی کے اندیش کو سن کر بہت ہی سکھ پایا  
بڑے اور کے ساتھ انہوں نے اسو جی کو سرنوایا۔ تب مٹی  
اتری سے کر پا ندھان شری رام جی نے کہا۔ کہ آ گیا ہو تو دوسرے  
بن میں جاؤں۔

سنتت مو پر کر یا کر میہو۔ سیوک جان چھو جی نہیو  
دھرم دھرم نہ بھڑکے شری رام جی کی بانی۔ مٹی سپریم لو لے مٹی گیانی



اور درگم (دشوار گذار) گھٹیاں سب اپنے مالک  
شری رام چندر جی کو پہچان کر سندر داسنہ دے دیتے ہیں۔

جنہ جنہ جا ہیں دلور گھوڑا۔ کہیں مسک تہنہ تہنہ بچھ چھایا  
بلا اُسے برادرہ ماک جاتا۔ آوت ہیں رگھویر نہاتا  
جہاں جہاں شری رام چندر جی جاتے ہیں۔ وہاں وہاں  
بادل ہکاش پر چھایا کرتے جاتے ہیں۔ برادرہ نامی راکشش رستے  
میں جاتے ہوئے بلا۔ سامنے آتے ہی بھگوان شری رام چندر جی نے  
اُسے مار گرایا۔

ترت ہیں رچھنہ سپا۔ دیکھ دیکھی تیج دھام پچھاوا  
بیتی آئے جھنہ مٹی سہر بھنگا سندر راج جانکی سہگا  
مرتے ہی اُس راکشش نے فوراً سندر دوتیہ روپے حالان  
کر لیا۔ اُس کو دیکھی دیکھ کر شری رام جی نے اُسے پر دم دھام کو بھیج  
دیا۔ پھر وہ چھوٹے بھائی نکشن جی اور جانی جی کے ساتھ شرننگ  
مٹی کے اشرم میں آئے۔

دیکھ رام مٹھہ تیج مٹی بر لوچن بھنگ  
سادر پان کرت اتی دھینہ جنم سہر بھنگ  
مٹی شرنٹھ کے نیترو پی بھونے شری رام جی کے گھ  
کل کو دیکھ کر اس کا شر دھا سے پریم دس پان کر رہے ہیں۔ شرننگ  
مٹی کا جنم دھینہ ہے۔

کہنی سندر رگھویر کہریالا۔ سنکر مانس راج مرالا  
جات رہوں برنجی کے دھاما۔ سٹھوں شرون بن مہیں دام  
مٹی نے کہا ہے کہ یو دگھیر! ہے شوجی کے سن۔ دوتیہ راکشش  
کے راج ہنس! سٹھے میں برہم لوگ کو جا رہا تھا۔ کہ اتنے میں  
کانوں سے سنا کہ شری رام جی بن کر آویں گے۔

چتوت فیتھ دھوں دن راتی۔ اب پر بھو دیکھ جڑانی چھاتی  
ناکھ سکل سادہن میں رہینا۔ کہنی کہریالان جن دینا

سوچ رہے ہیں۔ کہ میں نے ایسے کون سے چپ تپ کئے  
ہیں جس کے پھیل ہو پ گھ گیان اور گنوں سے اہیت پوچھو  
کے دھن ہوئے منش اس لائن کی بھگتی کو چپ لوگ اور برہم سٹھ  
سے بات ہے شری رام چندر جی کے پوتر چتر کو دن رات نکسی  
وہں نکاتا ہے۔

دوا  
کلی مل سمن دمن سن رام سٹھ سٹھ ممول  
سادر نہیں جے تہنہ بر رام رچھیں انوکول  
شری رام چندر جی کا سندیش کجک کے پاؤں کو ناش  
کرنے والا دمن کو قالم کر لے والا۔ اور کھ کاٹوں ہے۔ شری  
رام جی اُن پر برتن رہتے ہیں۔ جو لوگ اُن کے ساتھ اُن کے نزل  
یش کو سنتے ہیں۔

سور دھٹھا  
کٹھن کال مل کوس دہرم نہ گیان نہ جوگ چپ  
پر ہر کل بھروس رام ہی بھجیں تے چتر تر  
یہ کٹھن کل جاک کا سلاں پاؤں کا خزانہ ہے۔ اس میں نہ دہرم  
ہے۔ نہ گیان ہے۔ اور نہ جوگ اور چپ ہی ہے۔ سائے بھروس  
کو چھوڑ کر اس کل جاک میں جو لوگ شری رام جی کا ہی ایک ماتر  
بھجن کرتے ہیں۔ وہ لوگ ہی چتر ہیں۔

چپانی  
مٹی پد کس ناٹے کر سیدسا۔ چلے بن ہی ستر مٹی ایسا  
اگیں رام راج مٹی پاچیں مٹی بریش بنے اتی کا چھیل  
مٹی اتری جی کے چرن مکلوں میں سیس نو کر دیوتاؤں ہنشتوں  
اور مینیوں کے سوامی بن کو چل دیئے۔ اگے شری رام جی ہیں۔ اور  
پچھے اُن کے چھوٹے بھائی نکشن جی ہیں۔ دونوں ہی مٹیوں کا  
اُم بھیس بنائے بہت ہی شو بھار رہے ہیں۔

۲  
اُچھے تیج شری سو ہے کیسی۔ برہم جیونج مایا جیسی  
ستر تان گری اوگھٹ گھٹا۔ پتی پہچان دھیں بر باٹا  
ان دونوں کے تیج سیتا جی اس پر کار شو بھار رہی ہیں۔  
جیسے برہم اور جیونج تیج مایا شو بھار پاتی ہے۔ نہ کی بن پرست

بھگتی کا وردن لیا تھا۔

۲  
رشی نکاہے مٹی پر گئی دیکھی۔ ٹکھی پچھے رنج ہر دہ لیسیشی  
استغنی کر ہیں سکل مٹی پر نرا۔ جے تی پرنت بہت کرونا کنرا  
اس سقدان میں رہنے والے رشی سموہ نے شر بھنگ مٹی  
کی اتم گئی کو دیکھا۔ وہ دیکھ کر اپنے ہر دے میں بہت ہی پرست  
ہوئے۔ ساری منڈی شری رام جی کی استغنی کر کے کہہ رہی ہے کہ  
ہے! شر بھنگ کے ہنگاری بڑا کے بھنگا رہ پچھو شری رام جی۔  
آپ کی جے ہو۔

۳  
پنی رگھو ناٹھ چلے بن آگے۔ مٹی پر بریزد بیل سنگ لاگے  
استغنی سموہ دیکھ رگھو رابا۔ پوچھی منہ لاگ اتی دایا  
بھہ شری رگھو ناٹھ جی آگے بن میں چلے شریشٹھ مٹیوں کی  
منڈی ان کے ساتھ ہوئی۔ وہاں ایک جگہ پر بڑیوں کے ڈھیر  
کو دیکھ کر شری رام جی کو بڑی دیا آئی انہوں نے مٹی لوگوں سے  
بڑیوں کے اس ڈھیر کی بات پوچھا۔

جانت ہوں پوچھنے کس نامی۔ لکھم دسی تھرہ انتر حبامی  
نشر نکر سکل مٹی کھائے۔ مٹی رگھو برین جل چھائے  
مٹیوں نے کہا۔ ہے سواری! آپ تو جانتے ہی ہیں۔ بھروم  
سے کیا پوچھ رہے ہیں۔ آپ سب کچھ جاننے والے ہیں اور  
سب کے ہر دوں کے گپت بھاد کو بھی جاننے والے ہیں۔ راکششوں  
کے گرد ہوں تے ان مٹیوں کو کھا ڈالا ہے اور یہ انہیں مٹیوں کی  
بڑیاں ہیں۔ یہ سنتے ہی شری رگھو بری کی آنکھوں میں دیا کے آنسو پھر  
آئے۔ (دوبا)

نسرین لکھنویں جی جھجھکھائے پن کینہہ  
سکل مٹنہ کے آشرمن جلے جائے سکھ دینہہ  
شری رام چند جی نے بھجا اٹھا کر پیر گیا کی کو میں پر پھوی  
کو راکششوں سے خالی کر دیاں جہا پھر سب مٹیوں کے آشرموں میں  
جہا کر انہیں سکھ دیا۔

تب سے میں دن رات آپ کی راہ دیکھتا رہوں آج آپکو  
دیکھ کر میری پھاتی ٹھنڈی ہو گئی ہے۔ ہے سواری! میں سارے  
سادھنوں سے زین ہوں مجھے اپنا سیوک جان کر آپ نے  
آج مجھ پر شری کر پائی ہے۔

۴  
سوچھو دیو نہ موہی نہورا۔ رنجین را کھیمو جن من چورا  
تب لگ رہو دین بہت لاگی۔ جب لاک بلوں تہہ ہی تن تیاگی  
ہے دیو! مجھ دین سیوک پر کر پائی کے آپ نے اپنے پر  
کا پالن کیا ہے۔ مجھ پر یہ کوئی احسان نہیں ہے۔ ہے بھگتوں کے  
من کو چڑانے والے! اب آپ مجھ دین کے بہت ارکھ تب  
تک یہاں ٹھہریئے۔ جب تاک کہ میں اپنا شر پچھو کر آپ کو نہ  
آملوں۔

۵  
جول جھپت تب بہت کینہہ۔ پر پھو کینہہ دیٹی بھگتی نر لینہہ  
ایہی بھی سر جی مٹی شر بھنگا۔ بیٹھے ہر دہ چھاڑ سب سنگا  
یوگ۔ یگیہ۔ جب۔ تب اور جو کچھ بہت وغیرہ مٹی نے  
کہا تھا۔ سب بھگوت اور بن کر کے اس کے بدلے میں بھگتی کا  
وردن لے کر مٹی شر بھنگ چتا کی رجا کر کے سر ہر ساری  
واسناؤں کا تیاگ کر کے اس جتا پر جا بیٹھے۔

۶  
سینا رنج سمیت پر پھو نیل جلد تنو سیام  
مہم تہیہ لیسوہ برنتر سکھ روپ شری رام  
جو میں میگھ کے سمان شام غریب والے پر پھو ابے سنگ  
روپ شری رام جی! سینا جی اور چھوٹے بھائی لکشمین جی سمیت  
آپ میرے ہر دے میں نو اس کیجئے۔

۷  
اس کہہ جوگ اتنی تنو جارا۔ رام کر پائی سکھ سدھارا  
تاتے مٹی ہر لین نہ بھلیو۔ پرتھویں کھدی بھگتی بر لیسو  
ایسا کہہ کر شر بھنگ مٹی نے یوگ اتنی سے اپنے شر پیر کو  
بھسم کر ڈالا۔ اور شری رام جی کی کر پائی سے سکھ کو چپے گئے۔ مٹی  
بھگوان میں اس کا دن لین نہ ہوئے۔ کہ انہوں نے پیہ ہی بھید



۱ مٹی اگست کر سیشہ سجا تا۔ نام سیتھن رتی بھگوانا  
من کرم جن رام پد سیوک۔ سینے ہوں ان بھروس نہ دیوک  
مٹی اگست جی کے ایک گیلی شیش خفے ان کا نام  
سیتھن کھشن تھا۔ اور انی بھگوان میں پریتی تھی۔ من جن کرم  
سے وہ رام جی کے جرنوں کے سیوک تھے۔ انہیں سینے  
میں بھی بھگوان کے بغیر کسی دوسرے دیوتا پر بھروسہ نہ تھا۔

۲ پر بھگوان کو نو شرورن سن پاوا۔ کرت منور تھ اترو دھاوا  
ہے پدمی دین بنارہو رکھو را یا۔ موسے سٹھ پر کر یہیں دایا  
جوں ہی اگست جی کے شیش سیتھن کھشن جی نے پر بھگوان  
شری رام چندر کے آنے کی خبر کانوں سے سنی۔ توں ہی من میں  
انیک پرکار کے منور تھ کئے وہ دیا کل ہو کر دوڑ پڑے۔ وہ من ہی  
من میں کہنے لگے۔ ہے بارہا نا کیا دین بندھو شری رکھو نا تھ جی  
مجھ سے ادھم پریش پر بھی دیا کریں گے۔

۳ سہت انج موہی رام گوساٹیں۔ ملیہیں رچ سیوک کی نائیں  
موسے جیہ بھروس درٹھ نا ہیں۔ بھگتی برتی نہ گیان من مائیں  
کیا چھوٹے بھائی سیتھ شری رام جی میرے سوامی مجھ سے اپنے  
سیوک کی طرح ملیں گے۔ میرے من میں تو پکا بھروسہ نہیں ہے کیونکہ  
میرے من میں بھگتی ہے۔ نہ ویراگ اور نہ ہی گیان ہے۔

۴ نہیں ست ننگ جوگ جب جاگا۔ نہیں درٹھ حرن کمں اوراگا  
ایک بانی کرونا ندھان کی۔ سو پر یہ جاگیں گتی نہ ان کی  
میں نے نہ کبھی ست ننگ ہی کیا ہے۔ نہ کبھی یوگ جب یا یوگی  
ہی کئے ہیں۔ اور نہ ہی بھگوان کے جرنوں میں میری درٹھ پریتی  
ہے۔ ہاں دیا کہ بھندہ پر بھگوان کا یہ ایک سمجھاو ہے کہ بھگوان کے  
سوائے جیکو کسی اور کا سہارا نہیں ہے۔ وہ پریش بھگوان کو پسارا  
ہوتا ہے۔

۵ ہو نہیں سیکھل رچ مم لوچن۔ دیکھ بلن پسنج بھو موچن  
بزر بھریریم مٹن مٹی گیلی۔ کہہ نہ جائے سود سا بھوانی

آہا! سندھ مار کے بندھن سے چھڑانے والے پر بھگوان کے کھ کمں کو  
دیکھ کر آج میرے نیت سیکھ ہوں گے۔ شوجی کہتے ہیں۔ بھوانی!  
گیانی مٹی پریم میں پوری طرح مگن ہیں۔ ان کی دشا کا درجن نہیں کیا  
جاسکتا۔

۶ رسی اور ویدی پنتھ نہیں سوچھا۔ کو میں جلیوں کہاں نہیں بوجھا  
کہوں کہ بھیرا جہیں مٹی جاتی۔ کہوں کہ رتہ کرے گن گائی  
انہیں دشا بدشا اور راستہ کچھ بھی نہیں سوچتا ہے۔ میں کون  
ہوں۔ کہاں جا رہا ہوں۔ اس کا بھی انہیں گیان نہیں رہا۔ وہ بھی پیچھے  
گھوم کر پھر آگے چلنے لگتے ہیں۔ اور کبھی پر بھگوان کے گن گاتے گاتے پریم  
میں مگن نا چنے لگتے ہیں۔

۷ اہل پریم بھگتی مٹی پائی۔ پھو دیکھیں ترو اوٹ لگائی  
السیہ پریتی دیکھ رکھو ہیرا۔ پر گئے ہر دہرن بھو بھیرا  
مٹی نے گڑھ پریم کی پراپت کر لی۔ پر بھو شری رام جی بھگتی  
کے ستوالے مٹی کی دشا درخت کی اوٹ میں کھڑے دیکھ رہے ہیں۔  
انکی اتی پریتی کو دیکھ کر جنم من سندھ مار حیر کے بھے کو ہرنے والے شری  
رکھو نا تھ جی ان کے ہر دے میں پرگٹے ہو گئے۔

۸ مٹی راک باجھ اچل ہوئے سیا۔ یلک سر پر نیس کھل جیسا  
تب رکھو نا تھ ٹکٹ چل آئے۔ دیکھ دسا ج جن من بھائے  
اپنے ہر دے میں سوامی کے درشن پا کر مٹی راستے کے بیچ سٹھ ہو کر  
بیٹھ گئے۔ کہیں کے کھل کے سمان ان کے شری میں روئیں کھڑے  
ہو گئے۔ تنہا شری رکھو نا تھ جی ان کے پاس چلے آئے اور اپنے  
سیوک کے پریم کو دیکھا کہ وہ من میں بہت ہی خوش ہوئے۔

۹ مٹی ہی رام ہو بھوانت جگاوا۔ جاگ نہ دھیان جنت سکھ پاوا  
بھوپ روپ تب رام دواوا۔ ہر دہ چتر کھج روپ دیکھاوا  
شری رام چندر جی نے پریم سا دھی میں بیٹھ ہوئے مٹی کو بہت  
پرکار سے جگایا پر مٹی نہیں جاگے۔ پر بھگوان کے دھیان میں انہیں امانت  
آ رہا تھا۔ تب شری رام جی نے اپنے راج روپ کو چھپایا۔ اور

انکے ہر دے میں اپنا چتر کھج روپ پہ گھٹ گیا۔

مٹی اٹکائے اٹھاتے کیسے۔ پھل ہن مٹی پہنی بر صیے  
اگلیں دیکھ رام تن سیا ما۔ سینا آج سہتہ کھ دھاما  
پر پھوگے چتر کھج روپ کے درش کر کے مٹی کیسے دیا کہ ہو کر  
اٹھے۔ جیسے سروپ میں سریشٹھ مٹی دھر سرپ سنی کے بتا دیا کہ  
ہو جاتا ہے۔ جیسے سامنے بیتابی اور بخشش جی بہت شایام شری  
کھج ندان پر کھج شری رام چندر جی کو دیکھا۔

پر پھوگے لکٹ اد چرمہ لاگی۔ پریم گن مٹی۔ بر شری گئی  
نچ پھال گہر لے اٹھائی۔ پریم پریتی را کے ار لا مٹی  
پریم پریم گن سو بھاگ وان شری شری مٹی لایگی کی طرح کر کر  
شری رام جی کے ہون میں لگ گئے شری رام جی نے انہیں اپنے لیے  
باروں سے پھر کر اٹھایا۔ اور بڑے پریم سے انہیں چھاتی سے لگایا۔

مٹی بھی ملت اس منوہ گریالا۔ کنک تروی جیو بھینٹ تمالا  
رام بدین بلوک مٹی ٹھا ڈھا۔ مانیوں چتر ماکھ کھا ڈھا  
کر پاؤ بھگوان شری رام چندر جی مٹی کو ملتے ہوئے ایسے  
شو بھا پاپے ہی۔ مانو سونے کے برکش سے تمال کا برکش لگ کر  
بل رہا جو مٹی سکتے کی حالت میں سورتی بنے ہوئے شری رام جی  
کے منکھار بند کو کھڑے دیکھ رہے ہیں۔

تب مٹی ہر دے دھیر دھر گہر پد بار ہیں بار  
آج انہیں پریم پریمو آن کر لو چاہیے بسا دھ پرکار  
تب مٹی نے ہر دے میں دھیر دھر کر پریمو کے پران کو  
بار بار پکڑا۔ پھر پریمو کو اپنے انہیں میں لاکر بہت پرکار آن کا چون  
کیا۔ (چو اپنی)

کہہ مٹی پریمو سنو سنو مٹی موری۔ سنتی کروں کون بھی توری  
جہا امت موری مٹی پھوری۔ رہی منکھار کھ لوت۔ انجوری  
مٹی کہنے لگی: ہے پریمو امیری بیتی سننے میں کس پرکار

انکی سنتی کروں۔ باب کی بہا کوئی پاد نہیں اور میری بیتی ہے  
بھلا مگنہ پتی کھ مٹی سے سونکے اپار پرکاش کا پاد  
کیسے پاسکتا ہے۔

شایام تام دس دام شریرم۔ چاکٹ پریم مٹی چھرم  
پانی چاپ سرکٹی تو نیہرم۔ نومی نر نتر شری رگھو بہرم  
سے نیلہ کس کے سمان سند شایام شریرم دے! سہو  
جٹوں کاٹکے اور مٹیوں کے مرگ بھلا آدی بستر پہنچے ہوئے  
باختوں میں بخشش بان اور گمر میں ترکش ڈالے ہوئے شری رام جی!  
میں آپکو سدا منکھار کرتا ہوں۔

موہ میں گن دھن کر شالو۔ سنت ہرودہ کائن بھالو  
لشی چکر کری وروکھ نرک آج۔ ترات سدا نو بھو کھاگ۔ پاہ  
آپ موہ روٹی (ایکان مئے) گھنے بن کو دگدھ کرنے کیسے  
اگنی ہیں۔ سنت روٹی کس بن کو کھلا دھنے کے لئے سو رہ ہیں۔  
رکشش روٹی ہاتھوں کے دلوں کو لہ بھگائے کے لئے شیر ہیں۔  
اور ہم مرن سفسار عطر روٹی بھیجی کے مارے سے لئے باز ہیں۔  
ہر پریمو آپ ہماری سدا رکھشا کریں۔

ارن نین راجیو سیشم۔ بیتانین چکور نشیشم  
ہر سردی مانس بال مرالم۔ نومی رام اد باہو لیشالم  
ہے لال کس کے جمان۔ سند مٹیوں والے سند بھیس  
دھاری! بیتابی کے مٹر روٹی چکور کے چندر ما! ہے شری جی کے  
من روٹی مانس وروکھ کے بال ہنس و شال ہر دے اور کھجوا لے  
شری راج چندر جی! میں آپ کو منکھار کرتا ہوں۔

سنشہ سرب گرسن اد کاہ۔ شمن شکر کش تر گب بشادہ  
بھو بھجن رجن مٹر لکھا۔ ترات سدا نو کر یا وروکھا  
آپ شند کا روٹی سرب کا گراس کرنے (کھاؤ) لئے والے  
گر مری ہیں اور دلو واد سے بڑھنے والے کلیش کا ناس کرنے  
والے ہیں منساو کے جہم مرن روٹی دھکے کو مٹانے والے ہیں۔



آپ کو پائے کھینچا اور دھاری رکھنا کریں۔

نرگن سنگن بستم ستم رویم۔ نگیان گراگو تیت۔ انویم  
الملم اکللم انویم لپارم۔ نومی رام بھجن تہی بھیارم  
پر کرتی کے گنوں سے آپ سدا سنگس رہتے ہیں۔ اسلئے  
آپ نرگن ہیں۔ بھگتوں کو شک دینے والے اور دشمنوں کو  
کو مٹ دینے والے ہیں۔ اس لئے آپ (ایشیازی) سوک کرنے  
والے ہیں۔ سادو اور دشت اوچے اور نیچے جو بھی آپکی شرمن  
تیں آجائے۔ ان سب کی رکھنا کرنے والے ہیں۔ اس لئے ستم  
رُوب (کیساں رُوب) نین گیان و باقی ان اندریوں سے تربت  
ہیں۔ نرمل سمپورن دوش رہتے اور انتہ ہیں۔ یہ پر بھوکی  
کا بھار اُٹارنے والے شری رام جی ہیں آپکو منسکار کرتا ہوں۔

بھگت کلپ پادت آرا مہ۔ نرجن کرودھ لوکھ بد کا مہ  
اتی ناگر بھوساگر سیتو۔ تراٹ سدان کر گل کیتو  
بھگتوں کے لئے آپ کلپ برکش کی بھلوڑی ہیں۔  
کرودھ۔ لوکھ اہنکار اور کام کو بھج دینے والے ہیں۔ آپ بہا  
چتر ہیں۔ سندار روپی ساگر کے پورے تیرنے کیلئے ہیں یہ سواد  
فل کی دھو جا شری رام چندر جی! آپ میری رکھنا کریں۔

اکت بھج پر تاپ بل دھامہ۔ کلی ل۔ سیک۔ و۔ نرجن نامہ  
دھرم ورم نرمد گن گرامہ۔ سنت شتم تنوٹ مم رامہ  
نرجن کی بھلوڑوں کا یہ تاپ لاثانی ہے۔ جو بل کے دھام  
ہیں۔ جن کا نام کھنک کے بڑے بھاری پاؤں کا ناش کر کے والا  
ہے۔ جو دھرم کے رکھنا ہیں۔ جن کے گن سمو آتھ دینے والے  
ہیں۔ وہ شری رام جی سدا میرے کلیان میں اٹھانے لگے۔

جدی برج ویاکپ۔ انیشی۔ سب کے ہرہ نرتر باسھی  
تدنی انیشی بہت کھنری۔ بشتو تسی مم کان چاری  
بیوانی (انرے) آپ نرمل ویاکپ۔ انیشی اور سب کے  
ہرے ہیں سدا انرا کر کے والے ہیں تو بھگت شری راجندر جی

آپ سیت جی اور بھجے بھائی کھنن سیت بن میں دہرنے والے  
رُوب میں میرے من میں فاس کریں۔

سے جانیں نے جانہو سوانی۔ سنگن انک اور انتر جانی  
جو کو سل تہی راجو غیننا۔ کرٹو سووام ہرہ مم اینا  
آپ نرگن ہیں۔ سنگن ہیں یا انتر جانی ہیں۔ ایسا کر کے جو  
لوگ آپکو جانتے ہیں۔ وہ جانا کریں۔ بھجے ہیں داو ودا سے  
کچھ مطلب نہیں۔ جو اور دھ تہی کم نر شری رام جی ہیں۔ سیر  
ہرے میں تو آپ ہی اپنا نواس سٹھان بنائیں۔

اس بھجان جانے جی بھوئے۔ میں سہوک گھوتی تہی مورے  
شمنی بجن رام من بھائے۔ بہوری پشی متی بو اڑ لائے  
میں سہوک بھوں اور شری دھو ناٹھ جی میرے سوانی ہیں۔  
یہ بھجان میرے بھجے نہ چھوئے۔ ارکھات سدا بنا رہے ہیں ٹے نجن  
نرجن شری رام جی من میں بہت پرکھ ہوئے اور انہوں نے  
پرکھ ہو کر سیرتھ مکی کو چھلکی سے لگایا۔

پرکھ پرکھ جان منی موہی۔ جو برا گھوں دیوں سو توہی  
منی کہہ میں برکھوں نہ جا جا۔ سبھی نہ پرکھ بھوٹھ کا سا جا  
اور کہا۔ ہے منی! میں تم پر بہت پرکھوں ایسا جان کر جو در مان  
وہی میں نہیں دوں۔ منی شیکو عشق جی نے کہا میں نے تو در کھی  
مانگا ہی نہیں۔ نہ ہی مجھے معلوم ہے۔ کہ کون سا در چھوٹا ہے اور کون  
سا بچا؟

تمہ ہی نیک لاگے دھورائی۔ سو موہی دیو داس مسکھائی  
ابرل بھگتی برتی بیکانا۔ ہرہ سو سیکل گن گیان بدھانا  
اس لئے ہے رکھنا ناٹھ جی! آپکو جو اچھا لگے ہے سہوکوں  
کے مسکھ دانا! بھجے دھجے دھجے شری راجندر جی نے کہا کہ تم  
کو رکھ بھگتی جو راکھ دگیان اور سمپورن گنوں اور گین کے بھنا  
ہو جو بد۔

پرکھو جو دینہ سو برول پاوا۔ اب سو دھو موہی جو کھا وا

ہے ناگہ! اودھ جی شری شری دھرتی جی کے راجکمار خلکت کے اودھ شری  
راجندر جی چھوٹے بھائی لکشمی جی اور سیتا جی سیتا آپ سے  
لے کے آئے ہیں جن کو ہے دیوار آپ رات دن جپا کرتے ہیں۔

سُت اگست تریٹ اٹھ دھائے۔ ہر بلوک لوجن جپل چھائے  
مٹی پیکل پرے دوو بھائی۔ رشی اتی پرتی لے اڑلائی  
یہ سنتے ہی اگست رشی جی فوراً اٹھ دوڑے کھڑا ان کو  
دیکھتے ہی ان کی آنکھوں میں پریم آنسو چھا گئے۔ دوو بھائی مٹی جی  
کے چرن کملوں پر گر پڑے۔ رشی اگست نے بڑے پریم سے  
انہیں چھاتی سے لگا لیا۔

سادر کسل پوچھ مٹی گیانی۔ آسن بڑ بیٹھارے اتنی  
چنی کر ہو پیرکار پیر بھو پوجا۔ موہی تم بھائی دنت نہیں دوجا  
مٹی اگست جی نے بڑے اڑ کے ساتھ انکی کشل پوچھ کر ان کو  
سندھ سن پر لا بٹھایا۔ پھر بہت پیرکار سے پیر بھو شری رام چندر جی  
کی پیرکار کے کہا۔ ہے ناگہ! آج میرے سمان سو بھائی گیارہ دان  
(نوش نصیب) اودھ سدا کوئی نہیں ہے۔

جہنہ لگ رہے اپنی بڑندا۔ ہر شے سب بلوک سکھ کندا  
اگست اشم کے اڑ گز جتنے مٹی رہتے تھے۔ وہ سب  
مٹی گن شری رام چندر جی آنند کند کو دیکھ کر پر سن ہو گئے۔

مٹی سموہ ہنہ بدھیے سنمکھ سب کی اور  
سرد اندون چیتو ماہوں نکر چیکور  
مینشوروں کی منڈلی میں شری رام چندر جی سب کی طرف  
سامنے ہی براجتے ہیں۔ ایسا جان پڑتا ہے۔ مانو ہم سر لکے چندرما  
کے کھکھ کو چیکوروں کے جھنڈ دیکھ رہے ہوں۔

چوہائی  
تب گھو پیر کہا مٹی پا ہیں۔ تمہوں مٹی پیر بھو پوجا دیکھو ناہیں  
تمہوں جانو چھائی کارن اٹیوں۔ تاتے تات نہ کہہ سچھا شیوں،  
تب شری رکھنا گھ جی نے مٹی اگست جی سے کہا۔ کہ ہے پیر بھو

تب مٹی بولے۔ پیر بھو نے جو وردان دیا۔ وہ تو میں نے پایا  
اب مجھے جو اچھا لگتا ہے۔ وہ دیکھئے۔

دوا  
انج جانکی سہرت پیر بھو چاپ بان دھرام  
حم ہمہ لگن اندواو بس جو سدا نہ کام  
ہے پیر بھو شری رام جی! چپوٹے بھائی لکشمی اور جانکی  
جی سہرت دھنش اور بان دھارن کے آپ لشکر کام ہو کر میرے  
ہردہ آکاش میں چندرما کی بھانت سدا دوس کیجئے۔

چوہائی  
ایوم استو کمر مانو اسسا۔ ہرش چلے کسبج رشی پاسا  
بہت دوس گردن بائے۔ بھٹے موہی آپہیں اشم آئے  
ایسا ہی ہو، یہ کہہ کر لکشمی نو اس شری رام چندر جی پر تن  
ہو کر اگست رشی کے پاس چلے تبت سیکھشن جی نے کہا۔ کہ گرو  
اگست جی کے درشن کئے مجھے بھی بہت سہ گزر گئے۔ جب  
سے میں اس اشم میں آیا ہوں۔ تب سے پھر ان کے پاس نہیں  
گیا ہوں۔

اب پیر بھو سنگھاٹوں لگے ہیں۔ تمہوں کہنہ ناگہ نہورا ناہیں  
دیکھ کر پاندھی مٹی چترائی۔ لئے سنگ بہسے دوو بھائی  
ہے پیر بھو! اب میں بھی آپ کے ساتھ گرو جی کے  
پاس چلتا ہوں۔ ہے ناگہ! یہ میں آپ پر کوئی احسان نہیں  
کرو رہا ہوں۔ کہ پاندھان شری رام جی نے مٹی کی چتر تاد دیکھ کر  
انہیں ساتھ لے لیا۔ اور دونوں بھائی شری رام اور لکشمی جی جتنے

لگے  
پیر بھو کہت سچ بھگتی الوپا۔ مٹی اشم پہنچے سر بھو پوجا  
ترت سچھیں گہر نہیں گئیو۔ گردنوت کہت اس بھو  
رہتے میں اپنی لازمانی بھگتی کا ورث کرتے ہوئے دیوتاؤں  
کے راج شری رام چندر جی اگست مٹی کے اشم میں پہنچے سیکھشن  
جلدی گرو کے پاس گئے۔ اور ڈنڈوت پر نام کر کے ایسا کہنے لگے۔  
ناگہ کو سدا دھیس کمارا۔ آئے بان اگست اودھارا  
رام انج سمیت بیدہ ہی۔ نس دن دیو بہت ہو چھ ہی



سے یہ درنا گنتا ہوں۔ کہ آپ میرے ہر دے میں شری سیتا جی  
اور لکشمی سمیت ہوا اس کیجئے۔

۶  
ابن بھگتی برقی ست سنگا۔ چرن سرورہ پیرتی بھنگا  
جلدی برسم اکھنڈ اننتا۔ او بھو گیتہ بھیس جی ہی سندا  
اننپہ بھگتی ویراگ، صحت سنگ اور آپ کے جرنوں  
میں الٹ پریم ان سب کی جھکو پراپتی ہو۔ یہ اپنی آپ پریم  
اکھنڈ اور اننت ہیں۔ جو اب بھو سے جانے جاتے ہیں۔  
اند جن کو سنت جن بھیجتے ہیں۔

۷  
اس تو روپ بھانیوں جانوں بھو سگن پریم رتی مانیوں  
سنت وائن دیو بڑائی۔ تاتیں ہوئی پوچھو رٹھو رائی  
یہ دینی میں آپ کے ایسے روپ کو جانتا ہوں اور  
اس کا درجن بھی کرتا ہوں۔ تو بھی لوٹ لوٹ کر میں آپ کے  
اس سندر سگن روپ میں ہی پریم جانتا ہوں۔ آپ سدھری  
اپنے سیوکوں کو بڑائی دیتے ہیں۔ اسی سے بے رہ گھوٹا تھا جی  
آپ نے مجھ سے صلاح پوچھی ہے۔

۸  
ہے پریم پریم منور ٹھاؤں۔ یاد بنچ وٹی تہی ناؤں  
ڈنڈک بن پلنیت پریم کر سہو۔ اگر ساپ مٹی برکر ہر  
ہے پریمو پنچ وٹی نام کا ایک پریم منور اور پو تر سٹھان  
سے۔ وہاں آپ نو اس کر کے ڈنڈک بن کو پو تر کیجئے۔ اور سر سٹھ  
مٹی کو تم جی کے گھوڑ شاپ کو دے کیجئے ڈنڈک بن کو تم جی کے  
شاپ سے سوکھ چکا تھا۔

۹  
باس کر سو تہنہ رکھو کل رایا۔ کیجے سکل منہ پر دایا  
علی رام مٹی اسیو پائی۔ تر ت ہی پنچ وٹی نیارائی  
سے شری رکھو ناگہ جی۔ آپ وہاں نو اس کر کے سب مینیوں پر  
دیا کیجئے۔ مٹی جی کی آگیا پر شری رام چندر جی وہاں سے چلی گئے  
اور جلدی ہی پنچ وٹی کے نزدیک پہنچ گئے۔

زور

آپ سے کچھ چھپا ہوا نہیں اس لئے میں نے آپ سے سبھا کر کچھ  
نہیں کہا۔

۱۰  
اب سو نتر دیہہ پر بھو موہی۔ جلی ہی پر کار ماروں مٹی دروہی  
مٹی مسکا نے کن پر بھو بانی۔ پوچھو ناگہ موہی کا جانی  
ہے پر بھو! اب آپ مجھے ایسی صلاح دیکھیں جس پر کار  
میں مینیوں کے شتر وراکشوں کو ماروں۔ پر بھو شری رام چند  
جی کی بانی کن کر مٹی مسکرائے اور بولے۔ جتنا تھا! مجھ دال کو کیا  
سمجھ کر آپ نے یہ پرشن کیا ہے۔

۱۱  
تمہیں بھیج پر بھاوا گھاری۔ جانیوں ہما کچھک تمہاری  
او مٹر تو بسال تو مایا۔ پھل برہمانڈ انیک بکایا  
سے پاپ ناشک داپیکے بھیج کے پر بھاو سے ہی میں  
آپ کی کچھ تھوڑی سی ہما کو جانتا ہوں۔ آپ کی مایا کو لے کر بے  
بھاری درخت کے سمان ہے۔ انیک برہمانڈوں کے سموہ  
اس درخت کے پھل ہیں۔

۱۲  
جیو چاچر جنتو سمانا۔ بھیتہر بسہیں نہ جانیوں آنا  
تے پھل پھک کھٹن کرالا۔ تو بھی درت سا سوٹو کالا  
سب چاچر جیو دچر وہ ج چلتے پھرتے ہیں۔ مثلاً ایشو  
منش اوی۔ اجر درخت پھر آوی اس مایا روٹی کو کر کر کش کے  
پھل کے اندر رہنے والے چھوٹے چھوٹے کیڑوں کے سمان ہیں  
جو ان برہمانڈ روٹی پھل میں بستے ہیں۔ اور اس چھوٹے سے جگت  
کے سوا دوسرا کچھ نہیں جانتے۔ ان برہمانڈ روٹی پھلوں کو کھاتے  
والا کھٹن اور بھینڈ کرال ہے۔ وہ ایسا بل شالی کال بھی آپ سے  
سدا ڈرتا رہتا ہے۔

۱۳  
تے تمہے سکل لوک تپت سائیں۔ پوچھو موہی منج کی ناپیں  
یہ برہمانڈوں کو پانچکیت۔ بسہو ہر دے شری راج سیتا  
آپ وہ سارے برہمانڈوں کے سوامی ہو کر بھی مجھ سے  
منش کی طرح پرشن کر رہے ہیں۔ ہے کر پاندھان! میں آپ

کچھ چھوڑ کر میں اپنی چمن رنج کی بھی سیوا کروں۔ گیان دیواگ  
اور دایا کا پورا پورا وزن مجھے۔ اور اس بھگتی بھجی وزن کیجیے۔ جس  
کے کارن آپ بھگتوں پر، کر لے ہیں۔

ایشور جیو بھید بھید سخل کہو سب جہاں  
جائیں ہوئے چرن رنی شوک موہ بھیم جہاں  
ہے پر بھید جیو ایشور اور جیو میں بھید ہے وہ سارا جہاں  
کہئے جس سے آئیکے چرنوں میں داس کا بھیم ہو اور ہر دے کے  
شوگ موہ اور بھیم کا دانش ہو۔

تھوڑی سی ہنہ سب کھینچوں کھائی۔ ستھوات متی من چیت لائی  
میں اوروہ تو رتیں مایا۔ جہیں میں کہنے جیو نکایا

شری رام جی نے کہا۔ ہے تاتہ ایس مختصر طور پر یہی آپ  
کو سب سمجھا دیتا چوں۔ کسم من مدھی اور حیت کو اٹھا کر کر کے  
سنو۔ میں اور میرا تو اور تیرا یہی مایا ہے جس نے جیو کو دلے  
کو اپنے دل میں کر رکھا ہے۔ یہ سر شری دہ پر کار کی ہے۔ ایشور  
شر شری اور جیو سر شری میں اور تیرا تو اور تیرا یہ جیو سر شری ہے اسے  
ری مایا کہتے ہیں۔ یہ جیو سر شری ہی دھک کا کارن ہے۔ اس کے علاوہ  
جو سر شری ہے اسے ایشور سر شری کہتے ہیں۔ مثلاً یہ کھنچ جیل  
والے، درخت، آتش، استری، اتیادی سبھی جہاں چلیکے ایشور کے  
سناکاپ دوا را رہا گیا ہے۔ اس لیے یہ سب ایشور سر شری ہے۔  
ایشور سر شری میں کوئی چھک چھک نہیں اور جب ہم ایشور سر شری  
میں اہم بھاؤ کر کے میں اور میرے تو اور تیرے کی کلپنا کر لیتے  
ہیں تو یہ جیو سر شری ہی ہمارے لئے دھک کا کارن بن جاتی ہے۔  
ایشور سر شری سب کے لئے ایک جیسی ہے۔ لیکن جیو سر شری  
ہر ایک جیو کے سنکلیپ کے بھید سے الگ الگ ہے۔  
مثال کے طور پر ایشور کے سنکلیپ سے رچی ہوئی ایک  
استری ہے۔ سب کو یہ وہ استری روپ سے پر تبت ہوئی  
ہے۔ نہ تو کوئی اس میں انا کا اہم بھاؤ کر کے اسے اپنی ماما  
کے روپ میں دیکھتا ہے تو دوسرا اسے ہرن کے روپ میں  
تیسرا اپنی کے روپ میں اتیادی اپنے اپنے سنکلیپ کے

گیدھ راج سے بھنٹ بھنٹ بھنٹ پرتی پرتی  
گوداوری تکٹے پر کھو رہے پرن گریہ بھائی  
وہاں گیدھ راج جٹا یو جی سے ملاقات ہوئی اس  
کے ساتھ بہت پرکار سے یہ کہہ کر گوداوری کے نزدیک  
پر کھو شری رام چند جی تھوں کی کٹیا بنا کر رہنے لگے۔

جب تے رام کینہہ تہہ باسا۔ لکھی بھئے منی بھیتی ترا سا  
گری بن ندیں مال لپی پھائے۔ دن دن پرتی اتی ہوئی سہا  
جب سے شری رام چند جی نے وہاں رہنا شروع کیا  
تب سے منی لکھ کر ہو کر لکھی ہو گئے۔ پر تبت۔ میں ندی اور  
تلاپ شو بھا سے چھائے۔ اب دن پرتی دن اتنی شو بھا  
رہنے ہی لگی۔

لکھ برگ بندا آندھ ہیں سادھ گنوت بھی لہیں  
سو ہی ہرتی نہ سکتی را جا۔ جہاں پر گٹ رگھو بھیر برا جا  
پکشی اور لشیوں کے جھنڈ وہاں آندھ سے رہنے لگے۔  
بھو ترے مٹھی مٹھی نکلی کرتے ہوئے شو بھا پانے لگے۔ جہاں  
شہر دھو تھکتی ہر رات رہے ہیں۔ اس جگہ کی شو بھا کا وزن  
شیش تاگ جی بھی نہیں کر سکتے۔

ایک بار پر بھو شکھ آسینا۔ چچمن بکن کے بھلی ہینا  
سرن منی سچر اجہ سائیں۔ میں پر بھو بھول بھو بھو بھو  
ایک بار پر بھو شری رام جی شکھ سے بیٹھے ہوئے تھے اس  
وقت چچمن جی نے ان سے سرن بکن کہے۔ ہے وہ تاؤں نشو  
اور منیوں اور چراچر کے سوا! میں اب بھو بھو بھو بھو  
آپ سے پوچھتا ہوں۔

موتی سمجھا لئے کہو سوئے دیوار سب جگہ کرل چلن راج سبوا  
کہو گیان ہلاک ارو مایا۔ کہو سو بھگتی گریو نہیں زایا  
بے دیو! مجھے سمجھا کر دے اپدیش کہئے جس سے سب



بھید سے اسی ایک ہی ایشور و رحمت سریشی میں گئی بیکارگی  
منہ سے سرخشاں بن گئیں اور اگر وہ استری مرحلے تو جن کا اس  
استری میں سے پٹن کا بھاؤ ہے، اُن کو ہی شریک ہوگا۔ دوسروں کو  
نہیں۔ اس لئے یہ میرا اور تیرا بھاؤ ہی دکھ کا مول ہے۔ اور یہی  
مایا ہے۔

گو گو چہ جہنہ لگ من جانی۔ سو سب مایا جانیرہ بھائی  
تیرہی کر کھید ہنہو تھو سوو۔ ہلہیا ابرو ایدیا دوو  
نہد سیرش رُپ رس گنہ آدی جہانک اندیوں کے  
رشتے ہیں۔ اور جہاں تک من کی دُرُست ہے۔ یہ بھائی، اُس  
سب کو مایا جانتا، اس لیے کہ اِدیا اور اِدیا دو بھید ہیں۔  
اُن بھیدوں کو بھی سُنو۔

ایک شیش اُتھہ دُکھ روپا۔ جالس جیو پرا بھو کوپا  
ایک چے جگ گن بس جاکس۔ پر بھو پریرت نہیں تیر ل تائیں  
ایک (اِدیا، جیو سریشی) دوشوں سے نکت ہے اور  
بہت ہی دُکھ روپ ہے۔ جس کے موہ میں پُر کر جیو سنسار  
روپنی اندھیرے کو نہیں میں پُر اڑا ہے۔ اور دوسری (دو پیا۔  
ایشور سنگھ یا شدھ مایا) جس کے دُش میں گن ہیں اور جو  
سارے جگت کی رچنا کرتی ہے۔ وہ پرکھو سے ہی پریرت ہوتی  
ہے۔ اس کا اپنا بل کچھ بھی نہیں۔ (پرکھو اُس کے آدھا حشیٹا  
ہیں اور وہ آدھیہ حشیٹا ہے اور کچھ کرنے میں پرکھو کی پریرنا  
بغیر اسمرک ہے۔

گیان مان جہنہ ایکٹو نامس۔ دیکھ برہم سمان سب مایا  
کچھ نامت سو برہم برائی۔ ترن ہم سدھی تین گن تیا کی  
گیان وہ ہے جس کا منش میں پرکاش ہونے سے وہ ہرنگ  
سے بہت ہو جاتا ہے۔ اور وہ سب کچھ چرا جگت میں سمان  
روپ سے برہم کو سرور پاک دیکھتا ہے۔ اس کی دُرُست میں سب  
کچھ برہم ہی برہم ہے۔ سے نامت! جس نے سب سدھیوں  
اور تینوں گنوں کو تینے کے سمان تیاگ دیا ہے۔ وہ پرش برہم

دیرا گہ دان ہے۔

"مان اور اہرکار سے بہت۔ اہندسا، کشما، سرلنا، گروسیو  
اپوترا و ستھرتا (مستقل مزاجی) اپنے آپ کو قابو میں رکھنا۔  
(ضبط) اندیوں کے دُشوں میں دیراگ اہم بھاؤ کا تیاگ و جہم  
و موت پڑھایا اور بیماری اِن چاروں میں بار بار دُش دیکھنا، کمانا  
بہت ہونا و پتر استری گھر وغیرہ میں لیت نہ ہونا۔ اور پانی اور لاکھ  
میں تم چیت رہنا۔ کچھ ان میں اُنہی لوگ سے الٹ بھگتی و  
ایکانت ستھان کا سیون لوگوں کی بھیر بھارت سے پرے رہنا۔  
نیتہ اکتا میں سکتی اور نہت پریتی تو و چار کرنا۔ یہ سب گیان  
ہے۔ (گیتا ادھیائے سہا شریک ۷ سے ۱۱)

ایا ایس نہ آپ کہوں جیان کہیے سو جیو  
بندھ موکش برہم سرب پر مایا پریرک رسیو

جو مایا کو۔ ایشور کو اور نہ اپنے پرارکھ سرب کو جانتا ہے  
اُسے جو کہنا چاہئے، جو جیو کے اپنے اپنے کرم اُتو سار بندھن  
اور موکش کو دینے والا سب سے پرے اور مایا کا پریرک  
ہے۔ وہ ایشور ہے۔ جو پائی ۱

دہم تیں برتی جوگ تیں گیانا۔ گیان موکش پر سید بھگانا  
جائیں بیگ درووں تیں بھائی۔ سو ہم جگتی جگت کھدانی

دہم میں رچی ہونے سے دیراگ ہوتا ہے اور لوگ ارتھات  
شم دم نیم آسن آدی اُتھا ناگ لوگ یا پیل کی اُتھا پور کر جگت  
ارتھ کرم کرنا روپنی کرم لوگ سے گیان ہوتا ہے۔ پر گیان ہی کتنی  
دینے والا ہے۔ (بندھ اکیان جنیہ ہے اس لئے اس کی لڑتی  
گیان سے ہو سکتی ہے۔ اور کسی اُپائے سے نہیں۔ اور یہ  
بھائی! جس سے میں اس جیو پر ملدی ہی پر تہ ہو جاتا ہوں۔ وہ  
میری بھگتی ہے جو بھگتوں کو کھدانا دک ہے۔

سو شتتر او لمب نہ آنا۔ اُنہی اُتھیں گیان بھگانا  
بھگتی نات الو پیم سکھ مولا۔۔۔ بلے جوست ہوتیں الو کو لا  
وہ بھگتی بالکل سوتتر ہے۔ وہ اپنی سدھی کے لئے گیان و

میرے گن گاتے وقت جن کے شریوں رونے لگے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بانی گدگد ہو جاتی ہے۔ غیروں سے آنسوؤں کی دھار پونکتی ہے۔ اور کام اہنکار اور پاکھنڈ آدمی دیش جن میں نہیں ہیں۔ ہے بھائی میں ایسے بھگتوں کے سداوش میں رہتا ہوں۔

بچن کرم من موگنتی بھجن کرہیں نشکام  
تندہ کے ہرے کل مہنہ کرہیں سدا بشکام  
جو کرم بچن اور من سے ایک ماتر میرے برائ ہو چکے ہیں۔ اور جو نشکام بھاد سے میرا بھجن کرتے ہیں۔ ان کے ہرے کمل میں میں سدا اناس کیا کرتا ہوں۔

بھگتی لوگ سن اتی سکھ پاوا۔ پھن پر بھو چرنہ سرونادوا  
ایہی بھی گئے کھکھان بیٹی۔ کہت برک گیان گون نیستی  
اس بھگتی لوگ کو سن کر نکشن جی بہت سکھی ہوئے۔ اور انہوں نے یہ بھو شرام چندر کے چرنوں میں سر نواہا۔ اس پر کار ویراگ گیان گون اور نیستی کہتے ہوئے کچھ دن بیت گئے۔

سوپ بھارا ون کے بہنی۔ دشت ہر دہ دارن جس اہنی  
پنچ وٹی سو گئی اک بارا۔ دیکھ بک بھٹی جکل کسارا  
شراب نکھانامی راون کی ایک ہنی تھی۔ وہ ناگن کے سمان ڈراونی اور دشت سبھا کی تھی۔ وہ ایک دفعہ پنچ وٹی میں گئی اور دونوں اچکاروں کو دیکھ کر کام اندھ ہو کر دیا کل ہو گئی۔

بھراتا پتا پستر ارگاری۔ پرش منو ہر نہر بھکت ناری  
سوئے بکل سک من ہی نہ رو کی۔ جیسے رنی مئی نہ رو رنی ہی بلو کی  
کاک بھٹندی جی کہتے ہیں! ہے گر جی! بھراتا پتا اور پستر کے سمان ہی پرش چاہے کیوں نہ ہو۔ کام اندھ استری ایسے ستور پرش کو دیکھ کر بھی کام سے دیا کل ہو جاتی ہے اور من کو نہیں روک سکتی۔ جیسے سورہ کانت منی سورہ کو دیکھ کر گھیل جاتی ہے۔

وگیان کا دی کسی دوسرے سا دھن کے سہارے کی ضرورت نہیں رکھتی اور گیان اور وگیان تو اس بھگتی کے آدھین ہیں۔ ہے تات! بھگتی انوکیم (جو اپنی مثال آپ ہے) اور کھکی کی سول ہے۔ اور وہ بھی ملتی ہے جب جیو پر کسی سنت عبادت کی کرپا ہوتی ہے۔

بھگتی کے سدا دھن کہوں بھانی۔ سکھ نتیجہ موہی یاد ہیں پرانی  
پر تھم ہی ہر چرن اتی پر تھی۔ پنچ بک کرم نرت شرتی ریتی  
اب میں بھگتی کے سدا دھنوں کا وزن کرتا ہوں بھگتی مارگ  
سب انسان مارگ ہے۔ جس سے جو بھگت آسانی سے ہی پراپت کر لیتے ہیں۔ پہلے تو دیدوان برہمنوں کے چرنوں میں بہت ہی پرستی ہو۔ اور وید ریتی کے انوسار اپنے اپنے وزن پر تھم درم کا پان کرتا رہے۔

ایہی کر پھل سنی بشتے براگا۔ تب مم دھم اتیج انوراگا  
شرون دک نو بھگتی درڈہا ہیں۔ مم لیلار اتی من مارا ہیں  
اب کا پھل پھر دشتے بھوگوں سے ویراگ ہوگا۔ ویراگ ہوئے پر میرے دھرم میں پر تھی بڑھ جائے گی۔ تب شرون آدمی نو پر کار کی بھگتی درڈہا ہوگی۔ اور میں میں میری لیلاروں کے پر تھی بہت پریم ہوگا۔ (شرون۔ کیرتن۔ دشتن سمن۔ چرنوں کی پوجا۔ ارچن۔ بندن۔ دین بھاؤ۔ مینتر بھاد۔ آتم نویدن۔ یہ نو پر کار کی بھگتی شرمید بھاوت میں کہی گئی ہے۔

سنت چرن پنچ اتی بے میا۔ من کرم بچن درڈہا نیما  
گر ویتو ماتو بندھو پتی دیوا۔ سب موہی کہنہ جلنے درڈہا سیوا  
سنتوں کے چرن کمل میں جس کی بہت ہی پر تھی ہو اور من بچن کرم سے درڈہا خیم لہو دک بھجن کرتا ہو۔ اور جو بھگت ہی گرو پتا مانا بھائی ہوا وہی اور دیتا سب کچھ جان کر سبوا میں درڈہا سے نکلا رہے۔

مم گن گاوت پکاک سر برا۔ گدگد گراتین بہہ نیہرا  
کام آدمی مدد بھ نہ جاکیں۔ تات نرت تر بس میں تاکیں



اور دیکھو چاری (زنا کار) شب بھر گئی چاہے۔ دیکھی لیش چاہے۔ اور  
ابھیانی پیرش چاروں پھل دھرم ارتھ کام موکش چاہے۔ تو نے  
سب پرانی آکاش کو دھ کر دودھ لینا چاہتے ہیں۔ (ارتھات  
نامک بات کو ممکن کرنا چاہتے ہیں)

پھر رام نکٹ سو آئی۔ پرکھو چھین ایس بہوری پھائی  
چھین کہا تو ہی سو برئی۔ جو ترن تو رلاج پر سہری

وہ لوٹ کر پھر شری رام جی کے پاس آئی۔ پرکھو شری رام چندر  
جی نے اسے پھر لکھن جی کے پاس بھیجا۔ لکھن جی نے کہا۔ کہ  
تمہیں وہی آدمی در پیکھا۔ جو اپنی طرح (شرم و جہا) کتے کی طرح  
تیاگ دے گا (ارتھات تمہیں کوئی بہت ہی بے شرم بیاہ سلیگا۔

تب کھسیانی رام نہیں گئی۔ روپ بھینکر سر گٹت بھی  
سینتے سہم دیکھ رکھو رانی۔ کہا اناج من شین بھائی

تب وہ کھسیانی ہو کر شری راجندر جی کے پاس آئی۔ آتے  
ی اس نے بھینکر روپ پر گٹ کیا۔ سینتاجی کو سہی ہوئی دیکھ کر شری  
رکھو ناگھ جی نے لکھن جی کو اشارہ کر کے سہما دیا۔

لکھن جی اتنی لاگھو سوناگ کان بنو کیہنی!  
تاکے کر راون کہنہ منو چنیتی (دینہی)!

لکھن جی نے بہت ہی پھرتی سے اس کے ناک اور کان  
سکٹ کر الگ کر دیئے۔ انو سو روپ دکھائے ہاتھوں (کے ذریعہ)  
راون کو چنیتی (تنبہیہ، وارننگ) بھیج دی ہو۔

چو پانی  
ناک کان راو بھی بھارا را۔ جنو سو روپ گیارو کے دھارا  
کھر دشن بہیں گئی رلیا تا۔ دھگٹ جگ تو پورش بل بھارنا  
ناک اور کان کے بغیر وہ بڑی بھیا تک شکل کی ہو گئی۔

اس کے منہ پر سہم فون اس پر کار بننے لگا۔ جیسے کالے پربت پر سے  
لالی لہری کی دھارا بہ رہی ہو۔ وہ چینی جلاتی کھر اور دھو شین  
(اپنے بھائیوں) کے پاس گئی۔ اور بولی! ہے بھائیو! لعنت  
ہے تمہارے بل اور پُر شاہ کھ کو۔

رچر روپ ہر پھو پھو میں جانی۔ یوٹی یچن بہت مسکاٹی  
تمہہ سہم پیرش نہ سو سہم ملدی۔ یہ جوگ بدھنی رجا پاری

وہ سندروپ دھر کر پر پھو شری رام جی کے پاس آئی اور  
بہت مسکرا کر یچن بولی تمہارے سمان تو کوئی سندروپ پیرش نہیں  
اور میرے سمان کوئی سندری نہیں۔ بدھاتا نے خوب سوچا کھکر  
میری ماور تمہاری جوڑی بنائی ہے۔

مم انور روپ پیرش جاک ماہیں۔ دیکھو پھو کھوچ لوک تھو ناہیں  
تاہیں اب لگ رہیوں کمار ی۔ من مانا کچھ تھیں بھاری  
میں نے تینوں لوگوں میں کھوچ کر دیکھ لیا ہے میرے لوگ  
دو دھا جگت پھر میں نہیں ہے۔ اس کارن وٹ میں اب تک کنواری ہی  
ہوں۔ اب تم کو دیکھ کر کچھ میرا من مانا ہے۔

سینتہہ چیتے کہی پرکھو با تا۔ ابے کنوار مور لکھو بھارتا  
گئی لکھن روپو بھگتی جانی۔ پرکھو لوک بولے مردو بانی  
سینتاجی کی طرف دیکھ کر پرکھو شری رام جی نے سروپ  
لکھا۔ اسے یہ بات کہی۔ کہ میرا چھوٹا بھائی کنوارا ہے۔ تب وہ لکھن  
جی کے پاس گئی۔ لکھن جی نے اسے شترو کی ہن سہکر اور پرکھو کی  
طرف دیکھ کر کوئی یچن کہے۔

سندری سنو میں نہ نہہ کر داسا۔ پرکھو جین نہیں تو رسیا سا  
پرکھو سمر کھ کو سسل پیرا جا۔ جو کچھ گزرا انا سب دیکھا جا  
ہے سندری! سنو میں تو ان کا سیوک ہوں کچھ پرکھو پیرا دھین کے  
پاس رہنے سے کچھ آدم نام نہ نہ لگا۔ وہ پرکھو اور دھ پری کے راہ  
ہیں۔ اور سو فتر اور دھرت ہیں۔ وہ جو کچھ کہی کر لیں۔ ان کے لئے سب  
جاہت ہے۔

سیوک سکھ چہہ ان بھائی۔ شینتی دھن بھگتی بھہ چاری  
لوگی جس چہہ چار کھائی۔ پیر دھ دھ چہت لے پرانی  
یوک سکھ چاہے۔ فیکاری عرت سینی پیرش دھن چاہے

راکشہ شیوں کی بھی نیک فوج اُڑتی ہے خوب ہوشیار رہنا۔  
 پر کھوٹ شری راچ مندر جی کے بچن من کر کشمن جی اٹھ میں ہنیش  
 بان لئے شری سینتا جی سہت چلے :-

دیکھ رام راجو دل چاہا اوا بہیسی کھٹن کو دند چڑھا وا  
شہری رام جی نے دشمنوں کی فوج کو چلے آتے ہوئے دیکھ کر  
ہنس کر کھٹن ہنسن کو چڑھایا۔  
چکھند

کو دیکھ کر چہرے پر حیرت و حوش باندھتے کیوں  
مرکت میں پر لڑتے، اپنی کوئی اسوں جاگ کھڑے گیوں  
کئی ٹکس نشتر لگ لگا کر لگی چاہے کچھ سدھار کے  
جیتوت نہ ہوں مرگ راج پر بھونچ راج گھٹا تھا کے

کھٹن کھٹش کو بڑھا کر سر پر جٹا لیا کا جوتا باندھتے ہوئے  
تیری رام چندرجی کیسے شو بھاپا رہے ہیں۔ مانو نیل مٹی کے پریت  
پر چمکتی ہوئی کروڑوں بجلیوں سے دو سانپ لڑ رہے ہوں۔  
کمپیں ترکش کس کر لمبے بازوؤں میں جھنسل لے کر اور بان کو  
سندھار کر کچھ شہری را مجندرجی را کششوں کی طرف ایسے  
دیکھ رہے ہیں۔ مانو شیر مٹوا لے اکتیوں کے استے ہوئے جھنڈ کو  
دیکھ رہا ہو۔

سور کھا  
 "ٹے گئے بگ میل دھر نو دھر نو دھاوت" سبھوٹ  
 جتھا بلوک اکیل بال رینی ہی گھسرت دج  
 "پٹرو پٹرو" کاشور کھانے ہوئے راکشش بودھا  
 بے لگام ہو کر دوڑے ہوئے آئے۔ انہوں نے یر پھو شری  
 رام چندر جی کو چاروں طرف سے گھیر لیا جیسے نکلے ہوئے  
 سورج کو اکیلا دیکھ کر مندیہرہ نامی دینت گھیر لیتے ہیں۔

پیشو بلوک سرکسین نہ داری  
پیشو بلوک سرکسین نہ داری  
پیشو بلوک سرکسین نہ داری  
پیشو بلوک سرکسین نہ داری

تیبیس پوچھا سب ہی ٹھہرائی جاتے تھان میں بنائی  
دھائے لسیچر نکر برہو تھا جینو سپہ کجلی گری جو تھا  
ان کے پوچھتے پر اس نے سارا مال کہہ سنا یا سب کچھ  
ن کر راکشوں نے فوج تیار کی راکشوں کے گروہ کے  
گروہ چڑھ دوڑے ناوینکھ والے کا بل کے پہاڑوں کے سلسلے  
دوڑے ہوئے آدھے ہیں۔

نانا بہن نانا آکارا - نانا پدھ دھر گھوڑا پارا  
سو پ نکھا آگیا کر لینہی - اس پدھ روپ شرتی ناسا، سینی  
راکش طرح طرح کی سوار لوں پر چڑھے ہوئے ہیں۔  
اور بہت طرح کی شکلوں کے ہیں۔ گنتی میں بے شمار ہیں۔ اور  
بے شمار بھیا ناک پتھیار لگاٹے ہوئے ہیں۔ انہوں نے ناک اور  
کان کٹی بد شکل منجوس سو روپ نکھا کو آگے کر لیا۔

اسکے امت ہو میں بھے کاری۔ کہیں نہ میرے پیس سبھاری  
گر جہیں نہ رہیں لگن اڑا ہیں۔ بیکہ لکھ بھٹاتی ہر شاہیں  
بے شمار بھینکر اشک ہو رہے ہیں۔ ہر تو موت کے شے ہوئے  
وہ سب کے سب اُن اشکوں کو خاطر میں نہیں لاتے۔ وہ گرجتے ہیں۔  
لکھارتے ہیں۔ اور آکاش میں اڑتے ہیں۔ اتنی بڑی سینا کو دیکھ کر  
یو دھا لوگ ہرے خوش ہوتے ہیں۔

کو ڈکے حبیب تھرو وڈو بھائی۔ دھوار ہو تیا لپو چھڑائی  
 دھور پور نیجہ منڈل رہا۔ رام بلائے انج من کب  
 کوئی کہتا ہے دونوں بھائیوں کو زندہ باندھ لو۔ اُن کی ہنری  
 کو چھین کر انہیں مار ڈالو۔ اُن کا ش منڈل گرد و غبار سے بھج گیا۔  
 تب شری رام چندر جی نے لکشمین جی کو بلا کر اُن سے کہا۔

لے جا بھی جا ہو گری کندر۔ آواز سچر کنک بھیت کر  
رہو سو جاگ کن پر بھوکے بانی چلے سہت شری سر در صفائی  
تم جانے ہی کو لے کر کسی پرست کی غار میں چلے جاؤ۔



دو دن منگل مورٹ شری رام جی کو دیکھ کر راکششوں  
یو دھا انا پر تیرن چھوڑ سکے وہ سب ہلکی راکششیں  
کی حالت میں کھڑے انہیں دیکھنے لگے ہنتروں کو بلا کر کھر اور  
دوشن نے کہا۔ یہ راجکمار تو منشوی کا شمر لگا رہیں۔

ناگ اُس سر نرمنی جھیتے۔ دیکھے جتے تھے ہم کہتے  
ہم کھر جنم سندھو سب بھائی۔ دیکھی نہیں اسی سندھو تانی  
جتے بھی ناگ واسر دو پتا منش اور منی ہیں۔ ان میں سے  
ہم بے شمار دیکھے جھیتے اور مار ڈالے ہیں۔ ہر بے سب بھائیوں  
سٹو ہم نے جنم کھر میں ایسی خوبصورتی نہیں دیکھی۔

جدی بھگنی کینہی کر دیا۔ بدھ لایک نہیں پُرش انویا  
دیہو ترنت نج ناری درانی۔ جھیت بھون جاہو دوو بھائی  
اگرچہ انہوں نے ہماری بہن کو بد شکل کر دیا ہے تو بھی یہ رو  
نان لاثانی پُرش مار ڈالنے کے قابل نہیں۔ یہ اپنی بھائی ہوئی تپنی  
کو ہمیں دے دیں اور دونوں بھائی جیتے جی کھر لوٹ جاویں۔

میر کہا تمہارے تارے سناو ہو۔ تاسو پکن سن اتر آدھو  
دو تنہہ کہا رام سن جانی۔ سندھو رام بولے مسکائی  
میرا یہ کہنا تم لوگ انہیں جا کر سنا دو۔ اور اس کا جواب  
سن کر جلد میرے پاس چلے آؤ۔ دونوں نے جا کر شری رام چند  
جی کو ان کا پیغام سنایا۔ اسے سن کر شری رام چند جی مسکوا کر  
بولے۔

ہم چھتری مہر گیا بن کر ہیں۔ تم سے کھل مرگ کھوت پھر ہیں  
راپو بلونہ دیکھ نہیں در ہیں۔ ایک بار کال مہون لہر ہیں  
ہم کھشتی ہیں۔ بن میں شکار کھیلنے آئے ہیں۔ اتر تھارے  
جیسے دشت پشوؤں کو ہم کھو جتے پھرتے ہیں۔ ہم طاقتور دشمن  
کو دیکھ کر ڈرتے نہیں۔ ایک بار تو ہم کال کا بھی سامنا کر سکتے ہیں۔

جدی منج منج منج منج گھا لاک۔ منی پا لاک کھل ہلاک بالاک  
جون نہ ہوئے بل کھر کھر جاہو۔ سمر کھ میں ہنٹوں نہ کاہو

اگرچہ ہم منش ہیں۔ لیکن دشتوں کے کل کا ناش کرنے والے  
ہیں۔ اور دشتوں کی رکھشا کرنے والے ہیں۔ ہم ہیں تو بالک۔ لیکن  
دشتوں کو دند دینے والے بالک ہیں۔ اگر تم میں شکتی نہیں تو کھر  
کو واپس لوٹ جاؤ۔ لڑائی سے کھائے ہوئے کو میں کھی نہیں مان

ہوں۔  
رن پڑھ کر سنے کیٹ چترائی۔ رو پیر کر پیرم کد رانی  
مہو نہر جلتے ترنت سب کھیو۔ شنی کھر دوشن ارااتی دیہو  
رن میں جڑھ کر کیٹ چترائی کرنا اور دشمن پر دیا دھکنا  
(ترس کھانا) تو بڑی بھاری بڑھلی ہے۔ دونوں نے لوٹ کر  
ترنت سب باتیں کھر اور دوشن کو کہہ سنائیں۔ جسے سن کر رن کی  
چھاتی جل اٹھی۔

بچھند

اُردھو کہیہ کہ دھر مو دھائے پکٹ بھٹ رحنی چرا  
سر جاپ تو مکتی سول کر پان پیر گھ پر سو دھرا  
پیر کھو کینہہ دھنش کھر پیر کھو کھو کھو کھو کھو  
کھٹے بدھریا کل جاو دھان نہ گیاں تہی او سر دھا

کھر دوشن کا ہر وہ جل اٹھا۔ تب انہوں نے ملا کر کھاک  
پکڑ لو۔ بھیا ناک راکشش بوجھا۔ بان، دھنش۔ تو مہر شکتی،  
شول تلوار پر کھ اور کھر سادھارن کئے ہوئے دو پیرے۔  
پیر کھو رام جی نے ہلے دھنش کا پیر کھو کھو کھو اور ڈراؤنا ٹکار  
کیا۔ جسے سن کر راکشش لوگ ہرے ہوئے واکھتا کے کارن  
انہیں کچھ بھی ہوش نہ رہا۔

دوہا

ساو دھان ہوئے دھائے جان سسل آرات  
لاگے برتن رام پیر استر شستہ ہو بھانست  
کھروہ شستہ کو جہا بلوان جان کر ساو زبان ہو کر دھٹے  
اور اینک پیر کار کے استر شستہ شری رام چند جی پر برسانے  
لگے۔

تنہہ کے آید تھ تل سم کر کالے رگھو ہیر  
نان سراسن شرو لاک پتی چھانٹے رنج تیر

اُن کی چھاتی، سر، کھنچا، ہاتھ اور پاؤں ادھر ادھر  
پر پھوی پر گرنے لگے۔ بان لگتے ہی وہ ہاتھی کی طرح چبھتا رہا  
ہیں۔ پہاڑ کے سمان کھاری دھڑان کے کٹ کٹ کر گر رہے ہیں۔

بھٹ کٹ تن ست کھنڈ۔ یعنی اٹھت کر پا کھنڈ  
نیچہ اُڑت ہو ہو۔ کھنچ مٹ۔ بنو مول مصاوت کھنڈ  
راکش ویدوں کے شریروں کے کٹ کٹ کر سینکڑوں  
ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ وہ پھیرا یا کر کے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔  
اکاش میں بہت سی کھنچائیں اور کٹے ہوئے سر اڑ رہے ہیں اور  
بغیر سر کے دھڑ دھڑ رہے ہیں۔

کھگ کنگ کاک سرگال۔ کٹ کٹہیں کھن کھن کراں  
چیل اور کٹے آدی کھنچ اور گیدڑ کھنچ اور کھنچ  
کٹ کٹ شدید کہہ رہے ہیں۔  
چھند

کٹ کٹہیں جبکہ بھوت پریت پسناج کھنچ  
بتیاں بیر کیاں تال بجائے جو گئی سنچھیں  
رگھو سیران پر پھنڈ کھنڈ ہیں کھنچہ کے اُنچ سہرا  
جہنہ تہنہ پر ہیں اٹھ لہریں دھڑ دھڑ کر رہیں کھنچ کر گرا

گیدڑ کٹ کٹاتے ہیں۔ بھوت پریت اور چنڈاں کھوپریاں  
کھنچ رہے ہیں۔ ریر بتیاں ویدوں کی کھوپریاں پر تال بجا رہے  
ہیں اور گنیاں نانا دی ہیں شری رگھو سیران کے پرچند بان  
یودھاؤں کی چھاتیوں کھنچاؤں اور سروں کے ٹکڑے کر ڈالتے  
ہیں۔ اُن کے دھڑ ادھر ادھر گر کر کھنچا کھنچے اور لڑتے ہیں۔ اور  
"پکڑ لو پکڑ لو" کا یہ نیکر شدید کرتے ہیں۔  
چھند

اتساویں گہ اُڑت گیدہ پسناج کر گہ دھہا ہیں  
منگرم پیر باسی منہوں ہو بال گڑی اُڑا ویں  
مارے پھارے اُڑ بدارے پس بھٹ کھنچ پرے

اُنکے ہتھیاروں کو شری رگھو سیران نے تل کے سمان ٹکڑے  
ٹکڑے کر کے کاٹ ڈالا۔ پھر دھنش کو کان تک تان کر اپنے تیر  
چھوڑے۔  
چھند

تب چلے بان کراں۔ پھنکرت جنو بہو بیال  
کو پیو سمر شری رام چلے پسکھنست نکام  
تب بھیانک بان ایسے چلے مانو پھنکار تے ہوئے  
بہت سے سر پر جا رہے ہوں۔ یدھ میں شری رام چندر جی  
بہت کرودھ میں ہو گئے۔ اور اُن کے دھنش سے بہت ہی زہریلے  
بان نکلے۔

ادلوک کھتر تر تیر۔ مڑ چلے نسچر سیر  
کھنچے کرودھ تینو بھائی۔ جو بھاگ رن تے جانی  
بھگوان کے تیز بانوں کو دیکھ کر کھنچ ویر پھنڈ دکھا کر  
بھاگنے لگے۔ تب کھراور بدوش امد تر میشرا تینوں بھائی  
غلط ہو کر جوش سے بولے۔ کہ جو دیر پھنڈ دکھا کر بھاگے گا۔

تیلہی بادب، ہم نچ پانی۔ پھرے مرن من مہنہ کھانی  
ایدھ انیک پر کار۔ سننگو تے کر ہیں پر بار  
اُس کو ہم اپنے ہاتھوں سے قتل کریں گے۔ تب من میں  
مڑاٹھان کر راکشس لوٹ پڑے۔ اور سامنے ہو کر انیک پر کار کے  
ہتھیاروں سے شری رام جی پر مار کرنے لگے۔

ر پو پر م کو پے جانی۔ پیر پھو دھنش سر سندھانی  
چھانٹرے پسیل ناناچ۔ لگے کٹن بکٹ پسناج  
شتر د کو کرودھ سے لال پیدا جان پر پھو شری رام چندر  
جی نے دھنش پر بان چھھا کر بہت سے لوہے کے بان چھوڑے  
جن سے بھیانک راکشس کٹ کٹ کر گرنے لگے۔

اُسیس۔ کھنچ کر چرن۔ جہنہ تہنہ لگے مہی پرن  
چکرت لاگت بان۔ دھر پریت کدھر سمان



شری رام چندر جی نے دیوتاؤں اور مہینوں کو کچھ ہیبت دکھا کر پھر  
ایا دی پرکھو نے ایک وچتر لسیا راجی جس کے پرکھاؤ سے  
راکشسوں کی سینا ایک دوسرے کو رام روپ دیکھنے لگی اور اس  
میں یہ کہہ کر کے کٹ کٹ مری گئی۔

رام رام کہہ تن تجھیں پاہ ہیں پد نہر بان  
کر اپاہے رپو ماسے چھین مہنہ کر پاندھان  
سب راکشس ایک دوسرے کو رام رام پکا کر اسے  
ہیں۔ (ارتھتات یہ رام ہے۔ اسے اردو اس پر کاو) اور مرتے  
ہیں۔ اس لئے نہوان پد کو پراپت ہوتے ہیں۔ کر پاندھان شری  
رام جی نے یہ وچتر لسیا کر کے راکشسوں کی فوج کو بھیج بھریں مار  
ڈالا۔

دوا  
بہشت بریں سمن سمر با جہیں لگن انسان  
استنی کر کر سب چلے سو کھت بریدہ بمان  
دیوتا پرتن جو کر پھول برساتے ہیں۔ اکاش میں نقاب  
نک رہے ہیں۔ پھر وہ سب استنی کر کے انیک پرکار کے بمانوں پر  
سج و سج کر چلے گئے۔

جب راکھو ناگھو تھو رپو جیتے۔ عمر تر مٹی سب کے بھنے بیتے  
تہی چھین بیتا لے آئے یہ چھو پد پرت ہر تل اڑ لائے  
شری راکھو ناگھو جی کے یوہ میں شتر پووں کو جیت لینے  
پر دیوتا نکش اور مٹی سب کے بھنے دور ہو گئے تب راکشس جی سینا  
جی کو لے آئے۔ ان کو اپنے پاؤں پر بیڑے دیکھ کر پھو شری رام  
چندر جی نے پرتن جو کر اٹھا کر چھاتی سے لگا لیا۔

سینا چھ سبام مر ڈو گانا۔ بریم پریم لوجن نہ اگھاتا  
بیچ دیں شری راکھو ناگھو۔ کرت چرت مژنی سکھو ناگھو  
شری رام جی کے شام کھل شری کو پریم پریم کے ساتھ  
سینا جی دیکھ رہی ہیں۔ دیکھتے دیکھتے ان کے نیر ستشت ہی نہیں  
ہوتے اس پرکار پنج وٹی میں رہ کر شری راکھو ناگھو جی دیوتاؤں اور

اولوگ پنج دل پل جھٹ تیسرا دوی کھر دوشن پھرے  
راکشس دیروں کی انتہوں کو گیدھ لے کر اڑتے ہیں  
اور ان کے دوسرے سر کو پڑ کر لیا جی دوڑتے ہیں۔ مانو سنگرام  
روٹی نگر کے رہنے والے بہت سے بالک پتنگ اڑ رہے  
ہوں۔ بہت سے یوہا مارے گئے ہیں۔ اور بہت سے پھار  
گئے۔ بہت سے یوہا چھاتی میں کھائے ہوئے زخم کی پتیرا  
کے کارن دھرتی پر پڑے کر رہے ہیں۔ اپنے دل کو دیا کل  
دیکھ کر تیسرا کھر اور دوشن آوی یوہا شری رام جی کی طرف  
مڑے

چھند  
سرسکتی تو مر پر سو سول کر بان ایک ہی بارہاں  
کر کو پ شری راکھو ہمیر پر انکنت نشا چڑھا رہاں  
پرکھو نمش مہنہ رپو سر نو اڑ بجا رزارے سائیکا  
دس دس بسکھ اراجھ ماسے کل نسچر نایکا

بان شکتی، تو مر، پھر سا، شول اور تلوار لے کر بہت سے  
راکشس غتے سے لال پیلے ہوئے جوش سے اٹھ رہی شری  
رام جی پر وار کرنے لگے۔ پرکھو نے چین بھر میں شتر پووں کے بان  
کاٹ کر اور لکار کر ان پر اپنے بان چھوڑے سب راکشس  
سینا پتیوں کے سینے میں پرکھو شری رام چندر جی نے دس دس  
بان مارے۔

چھند  
ہی بہت اٹھ بھٹا بھرت، مرت نہ کرت لایا اتی گھنی  
سر ڈرت چودہ سہس پریت بلوگ ایک اودھ دھنی  
سر مٹی سیکھ پرکھو دیکھ بایا ناگھو اتی کو تاسا کر سیرو  
دیکھیں پر سیرام کر سنگرام رپو دل لہر مر سیرو  
یوہا پرکھو پر کر پڑتے ہیں۔ پھر اٹھ کر لڑتے ہیں۔ مرتے  
نہیں۔ بہت پرکار کی وچتر لایا کرتے ہیں۔ دیوتا لوگ یہ دیکھ کر  
کہ راکشس چودہ ہزار ہیں۔ اور شری اودھ پتی اکیس ہیں۔ پرکھو

رد رو کر کہنے لگی کہ اسے دس کندھہا تیرے جیسے کیا میری  
ایسی بڑا ہوئی چاہئے۔

چو پاتی

سنت سچا سدا کے اٹھائی۔ سمجھائی گوہہ بانہہ اٹھائی  
کہہ نکلیں کہیں سچ باتا۔ کہہ نہ تو ناسا کان رنیا تا  
سو روپ نکھائے بچن سنتے ہی سمجھا سدا دیا کل ہو کر اٹھے  
ابوں نے بچا پاکر سو روپ نکھا کو اٹھا کر اسے سمجھایا۔ لکھاپتی  
راون نے کہا کہ اپنی بات تو بتا۔ کہ تیرے ناک اور کان کس نے  
کاٹ ڈالے۔

۲  
اور نہ پتی دھرتی کے جاٹے۔ پش سنگھ بن کھیلن آئے  
سمجھ پیری ہوئی انہہ کے کرتی۔ رست نسا چو کرت ہیں دھرتی  
وہ بلوی۔ اودھ کے راجہ دشرک کے پتر ہیں جو پشوں میں  
شیر بنے بن میں شکار کھینے آئے ہیں۔ مجھے تو ان کی کروت کو دیکھ کر  
ایسے سمجھ پڑتی ہے کہ وہ پر تھو کی کور کشوں سے خالی کر دیں گے  
۳  
چنہہ کر بھج بل پائے دسان۔ ابجے بھجے بھرت مٹی کان  
دیکھت بالک کال سما نا۔ پرم دھیر دھنوی گن نانا  
ہے دش مکھ اجن کی بھجواں کابل پاکر مٹی لوگ بن میں  
نر بھجے ہو کر دھرتی (کھوئے) لگے ہیں۔ وہ دیکھنے میں تو بالک  
نظر آتے ہیں۔ پر ہیں کال کے سمان۔ وہ پرم دھیرج وان  
چتر اور انیا گنوں سے بھکت ہیں۔

۴  
اتکٹ بل پرباب دوو بھراتا۔ کھل بدھ رت سمرنی سکھ داتا  
شو بھیا دھام رام اس نا ما۔ تہنہہ کے سنگ ناری اک سیاما  
دونوں کھائیوں کابل اور پرباب لاثانی ہے وہ رکشوں  
کا بدھ کر لے میں لگے ہوئے ہیں۔ اور مینیوں کو سکھ دینے والے  
ہیں۔ وہ شو بھجے گھر ہیں۔ ان کا نام رام ہے۔ ان کے ساتھ ایک  
جوان سندھ استری ہے۔

۵  
روپ سہی بھری ناری سفواری۔ رتی ست کوٹی تا سو بھاری  
تا س اچ کائے شرتی ناسا۔ سن تو بھگنی کر ہیں پر سہیاسا

دھواں دیکھ کھڑوشن کیرا۔ جانی سوپ نکھائیا راون پیرا  
بولی بچن کرو دھ کر کھاری۔ دس کوس کے شرتی ناساری  
کھڑوشن کو بھسم ہوئے دیکھ کر سو روپ نکھانے جا کر راون کو  
مشعل کیا۔ نہ بہت غصے ہو کر راون کو کہنے لگا کہ تو نے تو دیش اور  
خزانے کی سدا بھلا دی ہے۔

۴۰۵۰۲

کری بان سووی دن راتی۔ سدھ نہیں تو سر سہ آراتی  
راج نیتی بنو دھن بنو دھرا۔ ہر ہی سمر پے بنو ست کرما  
بدیا بنو بیک ابجائیں۔ شرم کھیل پڑھیں کٹیں رو پائیں  
سنگ تیں جی گنترتے راجہ۔ مان تے گیان بان میں لاجا  
بچرتی پر نیہ بنو مدے گئی۔ ناہیں بیک نیتی اس سنی  
شراب بنی کر ست بھان دن رات پراسیا رہتا ہے۔ تجھے  
سدھ ہی نہیں کہ دشمن تیرے سر پر اکھڑا ہے۔ نیتا کے بناراج  
دہرم کے بغیر دھن پراپت کر لے سے، بھکوان کو اپن کے بغیر سب  
شبھ کرم اور ویک حاصل کئے بنا دیا پڑھنے سے انت میں بغیر  
تھکا دلے (ماٹھی) کے اور کچھ اچھ نہیں آتا۔ دشمنوں کے سنگ  
سے سنیا سی بربری صلاص سے راجہ، مان سے گیان، شراب  
پینے سے شرم نہ نا کے پنا پرتی اور بھیمان سے گن مان جلدی  
ہی نشٹ ہو جائے ہیں۔ ایسی نیتی میں نے سنی ہے۔

۶  
رکھو راج پاوک پر بھو اہی گنتے نہ چھوٹ کر  
اس کہہ بیدھ بلا پ کرا لائی رو دن کرن  
دشمن، روک، اگنی، پاپ، سوامی اور سانپ کو بھی  
چھوٹا سمجھنا چاہئے۔ ایسا کہہ کر سو روپ نکھا بہت پرکار سے  
ولاپ کر کے دے لگی۔

۷  
سبھالاجہ پر بیا کھل بڑہ پرکار کہہ روٹی  
تو ہی جیٹیت نس کندھ روٹی کہ اس گتی ہوئی  
سمجھا کے نیچ وہ دیا کل ہو کر اور بڑے روز سے گر پڑی اور



بدھاتے اس استری کو ایسی روپ کی راشی بنا یا ہے۔  
 کہ سو گر و رتی (کامد پو کی استری) کی سندر تا بھی اُس پر بھیاور  
 ہے۔ انہیں کے چھوٹے بھائی نے میرے کان اور ناک کاٹ  
 ڈالے ہیں۔ انہوں نے مجھے تہاری بہن سمجھ کر کہا میرے سداک  
 یہ مذاق کیا ہے۔

۴  
 کھر و دشن سن کے بیکارا۔ چھین مہنہ سکی لکٹا نہ ملا  
 کھر و دشن تیسرا کر کھاتا۔ سن دس سسین جیسے صاب گانا  
 میری بیکار سن کر کھر اور دشن سہاٹا کرتے آئے۔ پیرا نہوں  
 نے ساری خوش کو چھین بھر میں مار دیا۔ کھر و دشن اور ترشہ سر کامنا  
 سن کر داؤن کے سارے انگ مل اٹھے

دو  
 سوپ بھی سمجھا ہے کرل بولسی بہہ بھانت  
 گیو بھون اتی سوچ بس نیر پرے نہیں رات

داؤن سو روپ نکھا کو سمجھا کر اور بہت پر کار سے اپنے  
 بن کا وزن کر کے اپنے محل میں گید اُسے بہت چنتا لگ گئی۔  
 اور اس چنتا کے کارن رات بھر اُسے نیند نہ آئی۔

جوبانی  
 سرنر اسر ناگ کھاگ باہیں۔ سورے الوچ کینہ کوونا باہیں  
 کھر و دشن سو ہی سہم یونتا۔ تیرنہ ہی کو باہے چن بھگو تتا  
 (داؤن سن ہی سن میں سپر رہا ہے) دیوتاؤں اور منشیوں،  
 ناگوں اور چھپیوں میں (میرے سمان تو کیا) میرے سپو کوں  
 کے سمان بھی کوئی بلوان نہیں ہے۔ کھر اور دشن تو میرے ہی  
 برابر کے بلوان بودھا تھے۔ انہیں بھگو ان کے بغیر کون ارہکتا ہے۔

سورنجن بھجن جی بھارا۔ جول بھگونت لینہ اور تارا  
 تو میں جاتے پیر بھٹھ کر وں۔ پیر بھو سریران بھجن بھو تر وں  
 دیوتاؤں کو شکھ دینے والے اور پیر کھوی کا بھارا اُارنے  
 دے لے بھگو ان نے ہی اگر اوتا دھارن کیا ہے تو میں جا کر بھٹھ  
 کر کے اُن سے دیر بڑھا کر لڑوں گا۔ اور پیر بھو کے بان سے سر  
 کر سدا سمندر سے پار ہو جاؤں گا۔

۳  
 بو بھجی بھجن نہ نامس دیہا۔ من کر م مجن ہتر وڑدہ ایہا  
 جول نروپ بھو پھٹ کوڈو۔ پیر بھو ناری جیت رن دوڈو  
 اس سہسی شری سے پیر بھو کا بھجن تو جو نہیں سکے گا بس من  
 بجن کر م سے یہی ایک سبکی صلاح بھری اور اگر وہ منش ر روپ  
 کوئی راج کمار ہوں گے، تو اُن دونوں کو بدھ میں جیت کر ان کی  
 استری چھین لاؤں گا۔

۴  
 چلا اکیل جان چڑھ ترواں۔ بس مارچ بن ہوتوٹ جھواں  
 ایہاں رام جی جگتی بنائی۔ سنہوا انا سو کھاسا سہائی  
 ایسا دھار کر دھتھ پرا کیلے ہی چڑھ کر داؤن وہاں چلا جہاں کر  
 سمندر کے کنارے مارچ نامی راکشس رہتا تھا۔ شوجی کہتے  
 ہیں کہ یہ ہے پاربتی! اُدھر شری رام چندھی نے جی جگتی بنائی  
 سو اس سہاوی کی کھا کو بھنو۔

۵  
 بھجن گئے بن میں جب لیں مول بھیل کند  
 چنک ستاسن بولے پیر ہی کو با شکھ برند

لکشمی جی جب کند مول بھیل غینے کے لئے بن میں گئے  
 تو کر با اور شکھ کے بھنڈا شری رام چندھی ہنس کر سیتا جی سے  
 بولے۔

چوبانی  
 سنہو پیر یا برت رچر بھیل۔ میں کچھ کرب لبت تر لیل  
 تہہ پاوک مہنہ کر مہو لو اسنا۔ جو لگ کر وں اسنا چر ناسا  
 ہے بیاری اچہ تی برت دھم کا پان کر تے والی اور  
 سندر شیل والی اسنو۔ لہا اب بھو منو کھننش لیل کر وں گا۔  
 تم اس وقت تک لکشی میں ہو اس کرو جب تک کہ میں کشا  
 کا ناش کر وں۔

۲  
 جہ میں رام سب کہا بھانی۔ پیر بھو بدھ سہ ایل صعا  
 رچر بھو پیر بھو تہہ سہل تیا۔ تیسرے ر و پ سہل تیا  
 ہیں ہی شری رام جی نے بھجا کر کہا۔ توں ہی سیتا جی پر بھو  
 کے چروں کا ہر دے میں دھیان دھ کر گئی میں سا گیش سیتا جی

تاسوں تات ہیر نہیں کیجئے۔ ماریں میرے جیائیں نیجئے۔  
تب ماریں لے کہا۔ ہے دس مٹھا سنسے وہ منش روپ میں  
جرا چرکت کے بشور ہیں۔ ہے تات! ان سے دشمنی نہ کیجئے  
ان کے مارنے سے جب جو مرتے ہیں۔ اُنکے جلائے سے سب  
جو بچے ہیں۔ (ارتھات چمکت کی پیدائش اور لے کے  
ایک مارتہ ہی سواری ہیں) اُنکی اچھیا سے سنسار جتا اور

میرا ہے (۳)  
مٹی مٹی راگن گیتو کمارا۔ بنو پھر سر رکھو مٹی موہی مارا  
سنت جوچن ایتوں چکن ماریں تنہہ نہ ہیر کیسں کھل ناہیں  
ہی راج گمار مٹی وشر امتری کے بھیک کی رکشا کرنے گئے  
تھے۔ اُس سے شری رکھنا تھی لے بنا پھل کا بان مجھے مارا تھا۔  
جس سے میں گھن بھریں سوچن کی دوری پر آگرا۔ اُن سے ویر  
کرنے میں بالکل بھلائی نہیں ہے۔

بھٹی تم کیٹ بھنگ کی ناٹی۔ جیتہ تہنہ نہ کیٹیں ڈو بھائی  
پول ترات تدی اتی سو را۔ تنہہ ہی پرو دھی نہ آئیں پورا  
سیر و شا تو تب سے بھنگی نام کیڑے کے منہ میں پٹ  
ہوئے بھینگا اُنکے کیڑے کی طرح ہوئی ہے۔ اب میں جہاں  
نہاں شری دام اور دشمن کو دیکھا ہوں۔ اگر وہ منسل بھی ہیں تو  
بھی ہے تات! وہ بہت شور مچاتے ہیں۔ اُن سے دور رکھ کے  
کبھی گورا نہ پڑے گا (ارتھات اُنکا درد و دکھ کر کے کبھی میاہی  
نہوگی)

جیہیں تار کا سا ہوست کھڑے شوہر کو دند  
کھر دوشن تہسرا بد بھلیو منج کہ اس پر بیتڈ  
جس نے تار کا اور سا ہو کو مار کر شوہر کا دشمن توڑ  
دیا۔ اگر روشن اور تریشہ کا بدھ کر ڈالا۔ بھلا منش بھی کہیں  
ایسے پہلے چنڈہ ہوتے ہیں!  
بناؤ وہاں کی کھل بھاری رشتہ جلا دینے ہی ہو گا  
گرنے کے لئے کہ کسی تم لوہا۔ کہ وہ جگہ ہری سمان کو جود با

لے اپنی ہی چھایا سورتی وہاں رکھ دی۔ سیتا جی سیتا ہی میں  
لوپ اور میرا کھاؤ اس چھایا سورتی کا تھا۔

پھن ہوں یہ سرم نہ جانا۔ جو کچھ چرت رہا کھگواتا  
دس کھ گیتو جہاں ماریں بنائے ماکھ سور کھرت تیرا  
کھگوان کی اس لپٹ کو کھنسی جی لے بھی نہیں جانا۔  
راون وہاں گیا جہاں کہ مارتے کھا۔ بچ اور عرض کے اندھے  
راون لے مارتے کو سر نہ دیا۔

نون نیچ کے اتی کھدائی۔ جیسے انکس دھوئی ارگ بلائی  
بھے دیا کھل کے پر یہ پانی۔ چھے اکال کے کسٹم بھوانی  
نیچ کی جڑی بھی ڈکھ دینے والی ہوتی ہے۔ جیسے انکس  
جھاک کر پٹھی کو داتا ہے۔ دشمن جھاک کر ہی نشاد داتا ہے  
سانپ جھاک کر ہی کاٹتا ہے۔ اور پٹی جھاک کر ہی چو ہے کو  
پھرتی ہے۔ رشتوں کے بیٹے بیٹے بچن گئے بچے دینے والے  
ہوتے ہیں۔ جیسے بغیر ہوس کے پھول۔

کر لو جاتا کج تب سا در پوچھی بات  
کون نہایت صمن بیکرانی اکسیر تہو تات  
تب ماریں لے راون کی پوجا کے ترے اور کے ساکا  
اُن سے یہ چھا ہے تات! اس آنا پریشا نہ کیوں ہے!  
اور آپ اکیلے کیسے آئے۔  
چھائی

دس کھ سکل کھتا پٹی سگس۔ کو بہت اچان اچھا گیس  
ہو ہو کپٹ مرگ تہر چھل کاری۔ جیہی پٹی ہر اڑی نرپ ناری  
اچھا گئے (بہ نسبت) راون لے اچھیاں کے ساتھ ساری  
کھتا مارنے کے ساتھ بھگتی اور اُن سے کہا کہ تم میں کیڑے  
والے کیڈ کے ہر اڑی جیسے اور تہہ اور تہہ کے راج  
یام کی تہی کو راون۔  
تینہیں مٹی کہا پھر دس سیتا۔ تہہ ہیر اچھیاں



اس لئے آپ اپنی اور اپنے کل کی کشتی (غیر) و چار کر گھر  
لوٹ جائیے۔ یہ سن کر وہاں چلے گئے۔ اور اس نے اپنے کو بہت  
سعی کھیاں دیں۔ اور کہا، اے سورگ! تو کوئی طرح مجھے ابدیش  
دے کر سمجھاتا ہے؟ بتا تو سہی! میرے سمان سفنار بھر میں کون  
شعور ہے؟

[illegible]

ایکے بھانت نہیکھا بچ مرنا۔ تب تا کیسی رگھو نایک ہرنا  
اترودیت ہو ہی بڑھیا بھالیں۔ کس مرول گھوٹی ہر لالیں  
دونو طرف ہی مارچ کو اپنی موت دکھائی دی۔ تب اُس  
نے شری رگھو نہج کی شرن میں جاتے میں ہی بھلائی۔ سبھی اُس  
نے سوچا کہ اگر میں راوول کا کہنا نہیں مانتا تو یہ ابھٹکا مجھے ابھی  
اڑا لے گا۔ اس بیچ کے ہاتھ سے سرنے کی بجائے تو یہی بہتر ہے کہ  
شری رگھو ناھت جی کے تیر سے مرول۔

ابھی جان دسان سدا گا۔ چلا رام پد پریم ابھنڈا  
من اگنی ہرش جناؤ تہ تپہی۔ آج دیکھئیوں پریم سہنہی  
ہرزے میں ایسا وچار کراریج راؤن کے ساتھ ہو گیا۔  
شتری نام جی کے چرتوں میں اس کی اوٹ پرتی ہے۔ اُس کے  
میں میں بہت جی کسند ہے کہ آج میں دھنہ ہوں جو اپنے پریم  
پیارے کے درشن کرنے جاتھا ہوں پرستو اُس نے دل کی ٹانگ  
کو راتوں میں ظاہر نہیں ہونے دیا۔

چهند رنج یرم پریم دیکه لوحین چرخ کرسکده پائینوں  
شری سببت رنج سمیت کر پانچیت پدن لایهوں  
نریمان: ایک کردہ جا کر بھگتی بس ہی بسکری  
رنج پانی سرسندھانی سوموئی بدیہی سکھ ساگر ہری

امریک میں ہی میں سوچ رہا ہے کہ آج اپنے پیسہ پر تھم کو دیکھ کر آنکھوں کو سپھٹ کر سکھ پاؤں گا۔ یہ تاجی اور کھٹن سمیت شری رام چندری کے چوڑوں میں من لگاؤں گا۔ جن کا کردار وہ بھی ممکن دینے والا ہے۔ اور بن کی محنتی ان سوسنٹر پر جو کبھی دس میں کرتے والی ہے۔ اب آج میں وہیں نہیں۔ کہ وہی سکھ ساگر کھڈوان اپنے ہاتھوں سے ان دھنش پر چڑھا کر میرا بندہ کر دیں گے۔

نہم پانچویں دھرم صداوت دھرم سراسن بان  
پھر پھر پھر پھر ہی بلو کہیوں دھرم نہ سو ستم آن  
میں اپنے پھیلے دھرتے ہوئے ہاتھوں میں دھرمس بان لئے  
ہوئے پھر پھر کو مڑ مڑ کر دیکھوں گا۔ میرے بھان سو بھائی گئے آدھ  
کس کا ہے؟  
چو پائی

تیلہی بن بکٹ دسان گئیو رتبہ لایو کپٹ برگ بھیمیو  
 اتی بختیر کچھ برنی نہ جانی کنگ دیہہ منی رچیت بنائی  
 جہاں شری رگھوناتھ ہی رہتے تھے۔ راول اس جہاں کے  
 نزدیک پہنچا تب مارا کپٹ کا بہن بن گیا۔ وہ بہت ہی نوالا تھا۔  
 ایسا بڑا لاکچر ورنن ہی نہیں کیا جاسکتا۔ اس کا شہر سستہ ہی تھا۔ اودھ  
 مینوں سے جو کرنا یا ہوا تھا۔

سیتا پریم رچ مرگ دیکھا۔ انگ انگ سمٹو ہر سیکھا  
 سٹو دیو رگھو سیر کر پالا۔ ایسی مرگ کرائی سندھیا  
 سیتا جی نے اس پریم سندھ مرگ کو دیکھا۔ جس کے انگ  
 انگ کا روپ اتنی انت منور (بے حد نکش) تھا۔ وہ شری رام جی  
 سے کہنے لگی۔ ہے دیو! یہ رگھو سیر! سنئے! اس مرگ کی  
 جیساں جیت ہی سندھ ہے۔

سیتہ مندر پر کھو بدھ کر اسی۔ انہو جرم کہت بیدیری  
تب لکھتی جانت سب کارن۔ اچھے برے سرکار سنوارن  
جانکی بجائے کہا۔ ہے سیتہ برت داری پر کھو جی۔ اس  
کو مار کر اس کا چیرا مجھے لا دے مجھے تیرے دھو ناخہ جی سب

ہے اس نے زور سے پکار کر چھن کا نام لیا۔ اور بھڑکن میں  
شری رام جی کا سحر کیا پلان تیاگ کرتے تھے اس نے اپنا  
راکشی شری پرگٹ کیا اور پریم اور شردھا کے ساتھ۔ شری رام جی  
کا سحر کیا۔

انتر پریم تاسو پھپانا۔ مٹی در لکھ گتی دینی سجانا  
انتر پانی پر بھو شری رام جی نے اس گے ہر دے کے پتے  
پریم کو بھان کر اسے وہ گتی دی جو مٹیوں کو بھی در بھہ ہے۔

بیل سمن سر پر ہیں گاویں پر بھو گن گا نڈھ  
انج پد دنیوہ اسر کہنہ دین بندھو رگھونا کھ  
دیوتا بہت سے پھول برسا رہے ہیں اور پر بھو کے گنوں کی  
کھانیں گارہے ہیں۔ کہ شری رگھونا کھ جی دین بندھو کھکھان  
اسر کو بھی اپنا پریم پد دے دیا۔

کھل بدھ نرت پھے رگھو میرا۔ سونہ چاپ کر کٹی تو نیسرا  
آرت کر سٹھنی جب سیتا۔ کہہ چھن سن پریم بھیتا  
وشت ارتھ کو کر شری رگھو میر جی فوراً لوٹ پڑے۔  
اتھ میں ہنشن اور کس ترکش شو کھارے رہے۔ اور ہر جب  
سیتا جی نے مرتے ہوئے مارچ کے ٹکڑے سے نگلی ہوئی آواز  
لکشمی ہوئی تو بہت ہی ڈر کر لکشمی جی سے کہنے لگیں۔

چاہو بیگ سنگٹ اتی بھراتا۔ چھن جی کہی کہی سنا ماتا  
بھری کٹی بلاں شری لے ہوئی۔ سینے بٹوں سنگٹ پرے کر سونی  
تم جندی جاؤ۔ تہا رے بھانی سنگٹ میں پڑے ہوئے نہیں  
پکارتے ہیں۔ لکشمی جی نے ہنس کر کہا۔ ہے ماتا! منہ جن کی کھجوں  
کے اشارے سے ساری دنیا کی نے ہو جاتی ہے کیا وہ شری رام  
چند جی بھی سینے میں بھی سنگٹ میں پڑ سکتے ہیں۔

مرم بچن جب سیتا بولا۔ ہری پریرت لکھن من ڈولا  
بن دی دیو سونپ سب کا ہو چلے جہاں راطن سسسی راہو

کھ جانتے ہوئے بھی دیو آؤں کے بہت ارٹھ پر سن ہو کر آئے۔

مرگ بلک کٹی پری کر بانڈھا۔ کر تل چاپ رچر سہر ساندھا  
پر بھو چھن ہی کہا سمجھائی۔ پھرت بین نسچر بہہ بھائی  
ہرن کو دیکھ کر شری رام چندر جی نے کمر میں ترکش بانڈھا  
اور لاکھ میں ہنشن لے کر اس پر سندھ بان چڑھایا۔ پھر پر بھو  
رام چندر جی نے لکشمی جی کو سمجھا کر کہا۔ کہ بے بھائی بن میں  
بہت سے راکش وغیرہ کھوتے ہیں۔

سیتا کیری کر سٹور کھواری۔ بھئی بیک بل سمی یاری  
پر بھو بی بیک چلا مرگ بھائی۔ دھائے رام سرائ ساجی  
تم بھی اور دیوار پوروک وقت کو اور بل کو دھار کر سیتا  
جی کی رکھوالی کرنا۔ پر بھو شری رام چندر جی کو دیکھ کر ہرن بھاگ  
نکلا۔ شری رام چندر جی ہنشن سنبھال کر اس کے پیچھے دوڑے۔

نگم گتی سہو دھیان نہ پادا۔ مایا مرگ پانہیں سودھا وا  
کبھوں کٹ مٹی دور پرائی۔ کبھوں کہہ گئے کبھوں چھپائی  
دوہن کا پار نہ پا کر مٹی مٹی (یہ بھی نہیں یہ بھی نہیں) کہہ کر وہ  
مہلتے ہیں۔ اور جی کہ شو جی بھی دھیان سادھی میں نہیں پاتے۔  
اور قعات جو زبانی کاوشہ ہے اور نہ من اور نہ ہی کی وہاں تک پہنچ  
ہے۔ اور شری رام مایا کے بے ہوئے ہوئے ہرن کے پیچھے دوڑے  
جانتے ہیں۔ وہ ہرن بھی دور بھاگ جاتا ہے۔ کبھی ظاہر ہو جاتا

پر گشت بہت کر تھیل بھوری۔ ایسی باہی پر بھو جی گھوڑے دھوری  
سب رام چھن سہر مارا۔ دھرنی پر شو کر گھوڑ پکارا  
اس پر کار ظاہر ہوتا ہوا اور چھپتا ہوا۔ اور بہت سے پھل  
کھاتا ہوا وہ ہرن شری رام چندر جی کو بہت دوسرے گیا۔ تب شری  
رام جی نے نشانہ تاک ایک لکھن بان مارا۔ وہ ہرن گھوڑ شہد کر کے  
بھری پر گشتا۔

چھن کر چھو لے ناما۔ پانہیں سحر سے من مہنہ لاما  
پران بخت پر مٹی سنی رچا دیہا۔ سحر سے سی رام سمیت سیتا



سنت چن دس سیس رسا نا۔ من ہنہ چن بندہ سکھ مانا  
جیسے شیر کی شیرنی کو ناچیز خرگوش جی ہے ویسے ہی جو  
راکشسوں کے لاج تو کال کے دوش ہو کر میری جاہ کو رہا ہے۔  
یہ چن من کر را دن من چن گیا۔ لیکن من میں اس نے سیتا جی کے چوڑن  
کی بندنا کر کے بڑا سکھ مانا۔

کرودھ ورت تب اون لینہ سہی رکتھ بیٹھائے  
چلا گن تھاتر بکے رکتھ ہاناک نہ جائے

تس غصے ہو کر جوش میں آکر را دن نے زہر دستی سیندا  
جی کو اٹھا کر رکتھ پر بٹھالیا۔ اور وہ فوراً ہی آکاش مارگ سے  
چلا۔ وہ ڈر کے مارے اتنا سہم گیا تھا کہ اس سے رکتھ ہاناکا نہیں  
جاتا تھا۔

جوابی

ہاجاک ایک بھر رگھو ریا۔ کیہیں اپرا دھ بسا رہو دایا  
ارت ہرن ہرن سکھ ایک۔ ہارگھ گل سہر وچ دن نایک  
سیتا جی دلاپ کرتے لگیں۔ ہے جگت کے لاشنی ویشی  
رگھو ناگہ جی! آپ نے کس اپرا دھ کے کارن مجھ پر دیا کرنا چھوڑ  
دی ہے۔ رگھو شیر کے ہرنے والے شہزادوں کو سکھ دینے والے  
ہے رگھو گل روپی کمل کے بھلانے والے سورج۔

ہاجکمن تہارا نہیں دوسا۔ سوکھل پاشیوں کتہیلوں رسا  
بدبھلاپ کرت سیدھی۔ بھو کر پاپ بھو دور سنگھی  
سے کشن! تہارا اس میں کوئی دوش نہیں ہے میں نے  
کرودھ میں آکر تم کو بھی دے دئے تھیں کہے۔ سواش کا بھیل پالیا۔  
ہائے پر بھو کی کرپا تو بہت ہے۔ یہ تو وہ پر تہم پر بھو بہت  
دور رہ گئے ہیں۔ شری جانکی جی! اس پر کار بہت دلاپ کر رہی

ہیں  
بیتی موری کو پر بھو جی منداوا۔ پرودا اس چہرہ مار سکھ کھاوا  
سیتا کے دلاپ من کھاری۔ بھئے حراجیو د کھاری  
میری یہ دیتا (محببت) سواش کو خون جاکر سنا دے  
پگیکے سوم دس کو گدھا کھانا چاہتا ہے۔ سیتا جی کے چھاری

لکشن جی کے چن سن کر سیتا جی ان سے بھلے بھلے  
عقد کہتے لگیں تب بھگوان کی پرینا سے لکشن جی کا من بھی بھلی  
ہو گیا۔ وہ سیتا جی کو یہ اور دشتاؤں کے دیوتاؤں کو سوپ کر  
وہاں چلے۔ جہاں کہ لڑاں روپی چندرما کے لئے ماہور دپ شری  
دام جی تھے۔

سون پنج دس کنڈھر دیکھا۔ آوانکٹ جتی کے بیدشا  
جاگیں ڈر سر اسر ڈر اپیں۔ لہسی نہ نید دن آن نہ گھا ہیں  
سودس سیس سوال کی ناہیں۔ ات ات تھے چلا پھر سہا ہیں  
اے کینڈھ پاک دیت کھگیا۔ وہ تہ تیج تن بدھی مل لیسا

جب را دن نے لکھا کو سوئی دیکھا۔ تو سیتا جی کے بھیس میں  
وہ سینا جی کے نزدیک آیا۔ جس را دن کے دوسے دیوتا اور دیوتا  
کو ڈر کے لئے رات کو قیندا آتی اور نہ دن میں وہ بیٹ بھر  
ان کھاتے تھے۔ وہی دس بہروں والا را دن کتنے کی طرح ادھر  
ادھر تار کر چیکے سے۔ بے پاؤں چوری کے لئے چلا۔ کاک  
کھینڈ جی کہتے ہیں۔ سے گڑ جی! اس پر کار بڑی راہ پر پاؤں  
رکتھ ہی شہر میں نہ سچ۔ تہ تہ جی اور نہ مل درہ بھیر بھی نہیں رہتا

آنا بدھی کر کھتا سہا جی۔ راج نیتی بھیر پرتی دیکھائی  
کہہ بیتا سونو جتی گوسائیں۔ یو لہو بھوچن دشت کی ناہیں  
را دن نے بہت پر کار کی سندھ کھتائیں کہہ کر سیتا جی کو راج  
نیتی۔ بھئے اور پریم دیکھلایا۔ سیتا جی نے سب کچھ سن کر کہا ہے  
جتی گوسائیں! سونو تم تو دشتوں کے سے بچن بول رہے ہو۔

تب را دن راج روپ دیکھاوا۔ بھئی سبھ جب نام منداوا  
کہہ بیتا دھز دھیرج گاڈھا۔ آئے گئیو پر بھو بھو کھل ٹھاڈھا  
تب را دن نے اپنا اصلی روپ دکھایا۔ ادھ جب اس  
نے سیتا کو اپنا اصلی نام کہہ سنا یا۔ تو جہ ڈر کے مارے سہم گئی پھر  
انہوں نے گہرا دھیرج دھر کر کہا۔ او دشت! او دشت! تو ہی پر بھو  
رہ گئے۔

بھیر پرتی پر بھو چھ دس جیابا۔ بھئے جی کمال میں ہنہ نا

دلاپ کو سن کر جڑ جیتن بھی جیو دکھی ہوئے۔

گیدھ راج سن آرت بانی - رکھو کل تلاب ناری پہیانی  
اوسم نسا چر لینے جانی - جے ملیچھ پس کپلا گانی  
گیدھ راج جھاؤنے سینتاجی کی دکھ بھری بانی سنی۔ اہی  
لے پہان لیا کہ یہ رکھو کل تلک شری رام چندر جی کی تپنی ہیں  
اُس نے دیکھا کہ تیج راکشس اس کو زبردستی لئے جا رہا ہے جیسے  
کوئی کپلا گائے کسی ملیچھ کے دوش پڑ گئی ہو۔

سینے پٹری گری جن تراسا - کر سٹیوں جا تو دھال کر ناسا  
دھاوا کرودھ ہتھ لگائیں - چوٹے پی پریت کہنے جیسیں  
وہ بولا ہے سینا پٹری! ڈرو نہیں - میں دشت راکشس  
کا ناش کروں گا۔ یہ کہہ کر بھی جھاؤ کرودھ سے بھر کر راون پر  
ایسے بھٹا جیسے پریت پر اندر کے ہاتھ سے چھوٹا ہوا بھر گرتا ہے

لے لے دشت ٹھاٹھ کن ہوئی - نہ رکھے عیسی نہ جانی ہوئی  
آرت دیکھ کر تانت سمانا - پھر دس کندھر کر اٹھانا  
گیدھ راج جھاؤ نے جوش میں اکر لدا کرتے ہوئے کہا۔  
او دشت! اکر اکیوں نہیں ہوتا؟ نڈر ہو کر کیسے قیلا جاتا ہے۔  
کیا تو مجھے نہیں جانتا جٹاؤ کویم راج کے سنان آتا ہوا دیکھ کر  
راون گھوم کر من میں سوچنے لگا۔

کی سیناک کہ کھاب تپ ہوئی - حم بل جان بہت تپ سوئی  
جانا جڑھ جٹاؤ ایہرا - مم کر تیختھ جھا شری دیہا  
کہ کیا یہ سیناک پرست میری طرف پکا آ رہا ہے۔ یا بچی  
راج گرٹ بڑھا کر ہے۔ پر وہ گرٹ تو اپنے سووی دسنو سہت  
میرے بل کو جانتا ہے۔ کچھ پاس آئے پر راون نے پہچان لیا۔  
کہ یہ تو بڑھا جٹاؤ ہے۔ یہ آج میرے ہاتھ رہی تیرکتھ میں اپنا  
شر نہ چھوٹے گا۔

سنت گیدھ کرودھ آتر دھاوا - کہ ستوراون مور سکھاوا  
تجھا جی ہی کسل گرہ جاہو - تاہیں تو اس ہو جی ہو باہو

یہ سن کر گیدھ راج بڑے کرودھ سے بھر کر شری تیزی سے دوڑا  
اور بولا۔ راون! میری نصیحت کو سنو۔ جانکی جی کو چھوڑ کر کشتل  
سے (خیر منا کر) اپنے گھر لوٹ جاؤ۔ نہیں تو ہے بہت بھجاؤں  
والے! ایسا ہو گا کہ۔

رام روش پاوک اتی گھورا - چوٹے سکل سلکھ کل تورا  
اتر و نہ دیت وسانن جودھا - تب ہی گیدھ دھاوا کر کرودھ  
شری رام جی کے کرودھ روپی بھیاناک اگنی میں تیرا سارا  
کل (دش) پتنگوں کی طرح بھسم ہو جائے گا۔ یہ دھاوا راون نے  
اس کا کچھ جواب نہ دیا۔ تب گیدھ راج کرودھ کر کے راون پر  
لیکے۔

دھر کج برتھہ کینہہ ہی گرا - سیت ہی لاکھ گیدھ مینی پھرا  
چوچینہ مار مارا رسی دھری - دند ایک بھٹی مٹو جہا تپھی  
اس نے راون کے بال پکڑ کر اسے لٹکے سے اُتار لیا۔ راون  
زمین پر گر پڑا۔ گیدھ راج جٹاؤ سینتاجی کو ایک طرف بٹھا کر بھر  
واپس لوٹا۔ اور چوچین مار مار کر اس کے شریر کو پھینک کر ڈالا۔ اس  
سے گھڑی بھر کے لئے راون کو مٹو چھا ہوئی۔

تب سکرو دھ نسچہ کھسیا نا - کاٹھیس ہی پریم کرال کر پانا  
کاٹھسی کچھ پراکھٹ دھرتی - سمر رام کر اوکھت کرنی  
کھسیا نا ہو کر راون نے کرودھ کے ساتھ ایک بہت ہی  
بھیاناک کٹار نکالی۔ اور اس کٹار سے مار کر گے جٹاؤ کے بچھ  
کاٹ ڈالے تب گیدھ راج جٹاؤ شری رام جی کی وجہ سے  
سمرن کرتا ہوا پرتھوی پر گر پڑا۔

سیت ہی جان جڑھ ہوئی - جلا اٹا مل تراس نہ تھوری  
کرت بلاپ جات تھہ سیتا - بیا دھ بس جنو مری سہجیتا

سینتاجی کو بھرکتھ پر زبردستی چڑھا کر روان بڑی تیزی کے ساتھ  
چلا وہ بہت ہی زیادہ کچھ سہجیت تھا۔ سیت جی دکاش میں دلاپ کرتے  
ہوئے جا رہی ہیں۔ انہو شکاری کے دوش میں اتنی ہوتی کوئی ہنسی ہوتی



ہرئی پڑ۔

رگڑی پر بیٹھے کپتہ نہ نہاری۔ کہہ بڑی نام نہ نہ پٹ ڈاری  
ایہی ہنسی سیت ہی تے کیو۔ بن اسوک مہنہ راگھت بھینو  
سیتا جی نے آکاش مارگ سے جاتے ہوئے برت پر بیٹھے  
ہوئے کچھ بندر دیکھے۔ اور ہری نام لے کر تڑا لہیا۔ اس  
پر کارا دون سیتا جی کو لے گیا اور انہیں شوک باکاس جا کر رکھا۔

بار پلا کھل بہو بدھی کھے اڑو برتی دھائی  
تب اسوک پار پ تر اھسی جتن گرائی

وہ دشت سیتا جی کو بہت پرکار سے بھے اور برتی  
دکھا کر باران گیا تب سیتا جی کے رکھنے کے لئے اس نے ایک  
اشوک پر کش کے نیچے بند ولایت کر دیا۔

## ”نواہن پارا این چھاوشرام“

آشرم دیکھ جانی سیتا۔ بھے بگل میں پر اکرت دینا  
لکشمین جی سمیت پر کھو دیاں گئے۔ جہاں کہ گوداوری کے  
کنارے اُن کا آشرم تھا۔ آشرم کو جانگی جی سے خلی دیکھ کر وہ  
سادھارن دنیاوی دین دیکھوں کی بھانت دیاں سے ہو گئے۔

ہاگن کھان جانگی سیتا۔ روپ سیل برت نیم سیتا  
چھمن سچھلے بہو بھائی۔ پچھت پچھت پچھت پچھت پچھت  
ہاگن کی کھان جانگی! ہا! روپ سیل برت اور نیوں  
میں پتر سیتا! لکشمین جی نے بہت پرکار سے سمجھایا۔ تب شری  
رام جی دیاں ہوئے سیلوں اور درختوں کی قطاروں سے سیتا  
جی کا پتہ پوچھتے ہوئے چلے۔

بھگت مرگ ہے بھگت شری۔ تہہ دیکھی سیتا مرگ نہنی  
کھنچنی شک کپوت مرگ مینا۔ دھپ بگر کو بکلا پر مینا  
ہے لیتو پچھو پچھو ہے ہونوں کی قطاروں! تم نے کہیں  
مرگ نہنی سیتا کو دیکھا ہے۔ کھنچنی، طوطا، کھو تر، ہرن، بھلی  
بھونوں کے گروہ اور سڑی کوئی۔

کند کلی دارم دامنی۔ کمل سرو سسی آہیہ بھائی

جیہی بری کپٹ کرنگ سنگٹھائے چلے شری رام  
سو چھپی سیتا راگھ اُڑتی رہت ہری تام  
جس پر کار کپٹ کے ہری کے ساتھ شری رام جی ہوئے  
تھے۔ بھگوان کی اسی شوکھا کو ہر دے میں دھارن کر کے وہ نام  
نام لیتی رہتی ہے۔ جو پتی

دھوپتی لنگ ہی اوت دیکھی۔ بائج چنتا کینہی۔ بیکھی  
جنگ ستا پر پیر پیرو اکیلی۔ اہیہونات نیچن کم پیلی  
لکشمین جی کو آتے دیکھ کر شری دھونا تھ جی نے ظاہر داری کے  
طور پر بہت چنتا کر کے کہا۔ ہے بھائی! تم نے جانگی جی کو اکیلی  
چھوڑ دیا۔ اور میری آگیا کا انگھن کر کے یہاں چلے آئے۔

نہی پکر پھر ہیں بن باہیں۔ تم من سیتا آشرم ناہیں  
گہ پد کمل انج کر جوری۔ کہیو نا تھ کچھ موہی نہ ہوئی  
راکشسوں کے گروہ بن میں گھومتے پھرتے ہیں۔ میرے من  
میں ایسا آتا ہے کہ سیتا کٹیا میں نہیں ہے۔ بھگوان شری رام جی  
کے چرن پوڑ کر ہاتھ جوڑ کر لکشمین جی نے کہا ہے نا تھ میرا تو کچھ  
بھی دوش نہیں ہے۔

انج سمیت گئے پر کھو تھواں۔ گوداوری تہہ آشرم جھواں

سادھارن جن سمودا نے کی بھانٹا چتر کر رہے ہیں۔ آگے  
جانے پر انہوں نے گیدھ راج جٹا کو دیکھا۔ جو شری رام جی  
کے چوڑوں کا سمن کر رہا تھا۔

کر سروج سر پر فیلو کر یا سندرھو ر گھو میر  
ہر گھ رام چھپی دھام کھ گھٹ کھی سب پیر  
کریا ساگر شری رگودیر جی نے اپنے ہاتھ کس سے گیدھ راج  
کے سر کو چھوڑا۔ شوکھا کے دھام شری رام جی کا کھ دیکھ کر اس کی  
سب پیشو مسٹ گئی۔ چلی

تب کہ گیدھ بچن دھرو دھیرا سٹھورام بھن بھو کھیرا  
تاکھ دساتن یہ گتی کینھی۔ بھن بھن کھل جنگ تاسر لیشھی۔  
تب گیدھ راج جٹا پونے دھیرج دھیر کر یہ بچن کہے۔ ہے  
جتم مرن سندار کے بچے کا ناش کرنے والے شری رام جی! سٹھنے۔  
ہے ناگھ! میری وشنا را دن نے کی ہے۔ اسی دشت لے جانگی جی

کو ہر لیا ہے۔ تلیقتی اتی گڑی کی نائیں  
سے دھچکن دی گئیو گوسائیں۔ تلیقتی اتی گڑی کی نائیں  
درن لالاک پھوڑا گھٹیوں پرانا۔ چیلن ہیبت اب کرایا نہ دھانا  
ہے گوسائیں! دھیتا جی کو لے کر دشت کی اور گیا ہے کوچ  
کی طرح سینتا جی ولاپ کرتی ہوئی عاری تھی ہے پر پھو ایں نے اپنے  
درن کرنے کے لئے پراڈوں کو روکے رکھا تھا۔ ہے کرایا کے کھنڈار یا اب  
پران نکلا ہی جاتے ہیں۔

رام کہانن را کھو تاتا۔ میکھ مسد کائے کہی تہیں باتا  
جا کر نام مرت گھ آوا۔ ازھو نکات ہے شری کاوا  
شری رام چندر جی نے کہا۔ ہے نات۔ اپنے شریو کو قائم  
رکھے۔ جب جٹا پونے لکھ سے مسد کاتے ہوئے یہ بات کہی۔ کہ مرتے  
سے جس پر پھو کا نام زبان پر کہانے سے نہا پانی پرنش بھی نکلت  
ہو جاتا ہے۔ ایسا دیکھ کر شرتوں نے گایا ہے۔

پرست اس جہم کے من باہیں۔ تنہ کہنہ جاسا زرا کھ کچھ نائیں  
تن رچ تات جا جو تم دھلما۔ بیٹوں کاہ تہم پورن کا ما

برک پاس منوج دھن ہنسا۔ کج گہری بچ گھٹ پرستسا  
شری بھل کنگ کبلی ہرشا ہیں۔ نیک۔ سنک سپھ من ہا ہیں  
سو جانگی تو ہی بنو راج۔ سہنے سکل پائے جنورا ج  
کندی، ناز، بچلی، کمل، موسم سرا کا چندرا، ناگنی،  
برن کی بھانسی، کا دیو کا دھنش، ہنس، باہتی اور شیر۔ سب  
آج اپنی تعریف سن رہے ہیں۔ بیل، سونا اور کیلا پر سن ہو رہے  
ہیں۔ ان کے من میں ذرا بھر بھی شک اور شرم نہیں ہے۔ ا جانی  
ستو تہارے ہنار سب آج ایسے پر سن ہیں۔ انوان کو راج  
بل گیا تو۔

اور یہی ان تین جویائیوں کا بھادار تھا یہ ہے کہ ہے جاگی!  
تہاری آنکھوں کے آگے ہر گھٹ کھی کس سب لگاتے تھے تہاری  
ناک کے سامنے بھونے آواز کے سامنے کوئل دانتوں کے  
سامنے کند کا کٹی اور نامار دانہ، رنگ اور تیج کے سامنے بچلی  
و میکھ کے سامنے کمل اور چندرا، بینی کے سامنے ناگن اور برن  
کی بھانسی، بھوڑوں کے سامنے کام دیو کا دھنش، چال کے سامنے  
ہنس اور کھٹی کمر کے سامنے شیر سب شو بھیا ہیں گھٹے۔ اب  
تمہاری غیر حاضری میں اپنے سماں اور کسی کی شو بھانہ دیکھو  
آمنڈ اور پر سن ہیں۔ ناؤ انہیں راج بل گیا ہو تمہاری موجودگی  
میں تو کوئی انہیں پوچھتا نہیں تھا۔ لیکن آج یہ اپنی تعریف سن رہے  
ہیں۔

کے ہنرات انکھ تو ہی باہیں۔ پیرا بیک پر گٹسی کس تاہیں  
ایہی پڑی کھو جبت پلپت سوامی۔ منہوں تہا بری اتی کامی  
ہے جاگی! تم سے سب کی شو بھانے سہی جاتی ہے!  
کیا گھٹ ان کی شو بھانے کھکھ حسد نہیں ہوتا! ہے پیاری! تو جلدی  
ہی پگٹ کیوں نہیں ہو جاتی۔ اس پر کار سوامی شری رام جی سینا جی کو  
کھوتے ہوئے ولاپ کرتے ہیں۔ ناؤ کوئی شری کے ولگ سے اتی  
دخت دیکھی کا پی پش ہو۔

پورن کام رام شکھ راسی۔ مچ چرت کر آج اینا سی  
آگین پر اگیدھ پکیا دیکھا۔ سہرت رام چرن جنہم رکھا  
پورن کام، آمنڈ کی راشی، اجنا اور اناشی شری رام جی



جس کے من میں سدا دوسروں کو بھلائی کرنے کا خیال رہتا  
ہے۔ ان کے لئے اس ستار میں کچھ بھی ڈر لکھ نہیں ہے یہ  
تات: اٹھ اپنا اثر پر چھڑ کر میرے پریم دھام کو جاؤ۔ میں تم  
جیسے پورے کام کو بھلا کیا ہوں؟

سیتا میں تات جنی کہہ سوتا سن جانی  
جوش میں رام تو کل بہت کبھی دسان کی

ہے تات: سیتا ہرن کی بات تم جا کر بتا دیجئے کہنا۔ یہی میں  
رہم ہوں۔ تو دوش مکھ راون اپنے کل بہت دہاں اگر خود ہی اپنی  
ذہان سے کہیگا۔ (چھوٹی)  
گیدہ دیہہ بچ دھڑھری روپا۔ جھوٹا بہہ پٹ پیت اٹوپا  
سیام گات اپنا سال بچ چادی۔ استنی کرت تین بھیر باری  
چٹا پوئے گیدہ کا شہر تیاگ کر ہری روپ دھارن  
کیا۔ اور بہت ہے وہ پتہ گئے اور پیلے بستر ہیں لئے قیام شہر  
ہے۔ وصال چار بھجیا میں ہیں بیتروں میں آند کے آسو بھر  
کر وہ بھگوان کی استنی کرنے لگا۔  
چھند

جے رام روپ اٹوپا نرگن سگن گن پریرک سہی  
دس سیمیں باہو پر چنڈ چنڈ سرمندن مہی  
پاتھو دکات سروج مکھ راجیو ایت لوچنم  
نرت تو می رام کر مال باہو لبساں بھو بھجے موچنم  
جے رام جی! یہی ہے جو۔ آپ کا روپ لاثانی ہے۔ آپ  
نرگن ہیں۔ سگن ہیں۔ اور مایا کے تینوں گنوں (سنت راج ترم)  
کے پریرک سروپ ہیں۔ دس سروپے راون کی پرچنڈ بھجائوں کو  
کھنڈ کھنڈ کرتے کیلئے پرچنڈ بان دھارن کرنے والے اور پرتھی  
کو سبھانے والے (ابھتات پرتھی کا بھاد دور کرنے والے)  
جل بھڑے میگھ کے سمان سند شیا م شہر پر داری، کس کے  
سمان مکھ والے اور لال مکھ کے سمان بیتروں والے، وصال  
بھجاؤں والے اور جنم مرن روپی بھے سے چھڑانے والے کرپاؤ  
شہر نام جی میں آپ کو سدا منسکار کرتا ہوں۔

چھند - ۷ -

بلہا پریم انا دم اجم او بھتم اکیم اگوچرم  
گو بندم گو پر کو ندہ ہو گیاں گن وھنی وھنی  
چھدام منتر جینت سلت انتت جن من لہ بھنم  
نرت تو می رام اکام پریرک کام اتوی کل دل بھنم  
آپ اتھاہ (ایسم، غیر محدود) ملی داتے ہیں۔ امدادی،

اجنما نراکار، اودتہ (واحد لاشریک) من بدھی سے پرے  
ہیں۔ آپ پریرک، اندریوں سے پرے۔ دکھ مکھ جہ مرن  
آدی دونوں کو ہرنے والے۔ وگیان گن اور پرتھی کو دھارن  
کرنے والے ہیں۔ جو سنت آپ کے نام کے نام منتر کا جاپ  
کرتے ہیں۔ ان انت سیکو کوں کے من کو آپ آندہ پنے والے  
ہیں۔ آپ لشکا م بھگتوں کے پیارے تیک اور کام اتوی وھنٹ  
پرتیوں کے دل کو ناش کرتے والے شری رام جی کو س سدا منسکار  
کرتا ہوں۔ (چھند)

جیہی شہر تری نرگن برہم بیایک پرچ آج کہہ گا وہیں  
کر دھیان گیان برلک جوک انیک مٹی جیہی پا وہیں  
سو پرگٹ کر ونا کند سو بھا برنداگ جگ موہ اکی!  
مم ہرہ پنچ بھنگ انک اننگ بھہ چھی سوہ اکی  
جن کو دید کی شرتیاں۔ مایا رمت، برہم، دیایک نروکار  
اجنما کہہ کر گان کرتی ہیں۔ گیان ویراگ دیگ آدی انیک  
سدا دھنوں کو انوشٹھاں کر کے مٹی جن جنہیں پراپت کرتے ہیں۔  
وہی دیا کے دھام، شو بھا کے دھام پرگٹ ہو کر پرتھو جین سدا  
جگت کو اپنی لیلالوں دوارا سو بہت کر رہے ہیں۔ میرے ہرے  
کس کے بھونرا روپی انیک انک انک میں بہت سے کامیوں  
کی سند شو بھا رہی ہے۔

جو اکم سگم سبھا و نرمل اسم سم سیتل سدا  
لشنتی جہ جوگی جین کر کرت اس گولس سدا  
سورام راناو اس سنتت اس بس تری بھون وھنی  
مم ارب سو سمن سمن سمن جاس کیرتی پا و نی

جو بھائی  
کول چت اتی دین دیالا۔ کارن نور گھونا تھ کر پالا  
گیدھا دھم کھگ آدھش بھوگی۔ گتی دیتی جو جاپت جوگی  
شری رگھو ناتھ جی بہت ہی کول (نرم) جپت والے،  
دین دیکھیں پرندہ کرتے والے ہیں۔ پچھوں میں اندھم بچھی کو وہی  
شبتھ گتی دی۔ جسے یوگی لگ اٹکتے رہتے ہیں۔

سندھو املے لوگ ابھائی۔ ہری تھ ہو میں پشے اور راگی  
پتی پتہ کھو جت یو بھائی چلے بلوکت بن بہتائی  
شوبھی کہتے ہیں۔ ہے پارتی استو۔ ان لوگوں کا کنت  
دھماکے ہے جو بھگوان کو چھوڑ کر وشے بھوگوں میں پرستی  
رکھتے ہیں۔ پھر دو نو بھائی سیتا جی کو کھو جتے ہوئے آگے  
چلے۔ وہ گھنے بنوں کو دیکھتے آگے بڑھے جا رہے ہیں۔

سنکل لٹا بٹپ گھن کاٹن۔ یہ کھگ برگ تہہ گچ نیچا پن  
اوت پتھ کبندھ نہا تا۔ تہہ میں سب ہی ساپ کے باتا  
گھنا بن بیلوں اور درختوں سے اٹا پڑا ہے۔ اس میں بہت  
سے بچھی ویشو، پختی اور شیر رہتے ہیں۔ راستے میں آتے ہوئے  
بھگوان نام چندر جی لے کبندھ نامی راکشش کو مار ڈالا۔  
اس نے اپنے شاب (بدو) کا کی ساری بات شری رام جی کو کہی۔

درباسا موہی دینہی سا پا۔ پر بھو پد سپکھ مٹا سو پا پا  
سنو گنڈھ ب کہوں میں توہی۔ موہی نہ سو ہائے برہم کل دروہی  
وہ کہنے لگا۔ کہ درواسا جی نے مجھے شاب دیا تھا۔ پر بھو کے  
چرن کملوں کے درشن کر کے وہ میرا پ مٹ گیا۔ شری رام جی  
نے کہا۔ ہے گندھرو! سنو میں تمہیں یہ جتلا دینا چاہتا ہوں  
کہ برہم دیتا برہمن کل سے ویر بھاو کرتے والا پرس مجھے اچھا نہیں  
لگتا ہے۔

درو  
من کرم پن کپٹ سچ جو کر بھو سر سیدو  
موہی سمیت برنجی سولس تاکیں سب دیو

دوٹے بھوگی پرشوں کسے، جو اگم ہیں اور (شر دھالو  
بھگتوں کے لئے جن کی پرتی) سکھ ہے۔ نرل بھواو ہیں  
درختوں کو دھو دینا اور بھگتوں کی رکشا کرنا۔ جن کا ایسا  
مقیامی سلوک کرنے کا بھواو ہے) وہ بھم میں (ابو شرنانگتوں  
کے ساتھ بھلے ہی وہ اوجھل پھل یا فچ وادھم ہو یا شرنیشٹھ  
سب کے ساتھ سمان کیاو سے برتاؤ کرتے ہیں) اس لئے سکھ  
ہیں (دواستو میں بھگوان تریپ ہیں۔ سکھ نہی ہیں۔ اُنہیں  
تو کسی سے۔ ویش ہے۔ جیسے انہی تریک پائے ہوئے ٹھہرتے  
پریش کی سرور کو در کر کے اسے سکھ ہی جانتے ہیں۔ اور جو سرور کو نہیں  
اگر برا سے کسی سے دشمنی ہے نہ مہترتا اور جو اگلیا ویش اس میں  
گر مائیں۔ اسے بھسم بھی کر دیتی ہے۔ یا جیسے جل پیا سے کی پیاں  
بھاکر تریپ کرتا ہے۔ اور اگلیا ویش پر دیتی اس میں ڈوب کر  
مر جاتے ہیں۔ سار روپ ہے کہ ان سارے کریموں کا کرتا جیوؤں کا  
سبھاو ہے۔ انہی اور مائی کا کوئی ویش نہیں۔ اور نہ ہی اس  
امتیازی سلوک سے انہی اور جل میں کسی پرکار کے امتیازی  
(ایمانتا) سلوک کرنے میں کا ویش آتا ہے۔ ویسے ہی منش کے کریموں  
گھکرتا اس کا اپنا بھھاو ہے۔ بھگوان تو انہی اور جل کی بھانت  
درختوں کو دھو اور بھگتوں کو آئندہ دیتے ہوئے سدا تریپ اور  
سکھ ہی رہتے ہیں وہ کسی کے گن ویش سے سنگ نہیں پاتے جیسے  
کہ گیتا میں بھی خود بھگوان نے کہا ہے۔ یہ ہمیشہ بھوکت پرانیوں  
کے ذکر تریپ کو اور نہ کریموں کو اور نہ کریموں کے بھیل کے شجورگ  
کو دھستو میں جتے۔ کتھو پرائیوں اور لوگوں کے کشور۔ رمانوں  
شری رام جی سدا اپنے بھگتوں کے ویش میں رہتے ہیں۔ وہ بھگوان  
میرے ہر دے میں فواں کریں۔ جن کی پوتر کیرتی جنم مرل سنسار  
چکر کا انت کرنے والی ہے۔

اہرل بھگتی مالک برگیدھ گبیو سہری دھام  
تہہ ہی کی کر یا جتھو جپت رنج کر گینہی ہرام  
انیز بھگتی کا و ماناگ کر گیدھ راج جٹا کو برہم دھام  
کو سدا بھائے۔ شری رام چندر جی نے دا حکرم سنسکارا دی اُنکی  
سب کر یا میں اپنے ہاتھوں سے کیں۔



من چن کر م سے کپٹ چوڑ کر جو پٹش دھرتی کے دیوتا ہر  
دنیا براہمنوں کی سیوا کرتا ہے وہ جو سمیت برہما شوازی  
سب دیوتاؤں کو اپنے دھ میں کر لیتا ہے ۔

کبھی دھرم تابی سمجھاوا ۔ رنج یاد پرستی دیکھ من بھاوا  
وگھوٹی چرن کس سر زوئی ۔ گیند گنگن اپنی گیتی پائی  
شری رام جی نے بھاگوت دھرم اُسے کہہ کر سمجھایا ۔ اُسکی  
اپنے چروں کی پرستی دیکھ کر بھگوان شری رام جی اس پر بہت  
پریشان ہوئے آخر شری دھرم دھرم جی کے چرن کسوں میں سر ڈاکر  
وہ اپنے گندھرو سوپ کو پا کر اکاش میں چلا گیا ۔

تاہی دیے گتی رام ادا ۔ سیری کے استرم پاک دہارا  
سیری دیکھ رام گرہ اسے ۔ مٹی کے گچن ۔ سمجھ جیہ بھائے  
اُداد (فراخند) رام اُس کو شہوت گتی دیکھ شری کے استرم  
میں بدھاوے ۔ شری رام جی کو گھرتی اسے ۔ دیکھ مٹی تیناگ  
کے بچوں کو یہ کہہ کے وہ من میں بہت ہی پریشان ہوئی ۔

شہری بھیلنی گتی ۔ وہ بیٹ جاتی کی تھی ۔ پر تو وہ بھگوان  
کی شر دھما یو بھگت گتی ۔ اس نے بہت سما سماں دُر دُر  
ہی میں چھپ کر شیوں مٹیوں کی سیوا میں گزارا تھا ۔ جدھر سے  
رشی لوگ اشناں کرنے جاتے وہ جھارو لے کر شیوں کے لئے  
سے پہلے پہلے راتہ رات کر دیتی ۔ پھر مٹی زمین پر ریت بچھا دیتی  
تاکہ اُن کے چروں میں پھرنے چھو جائیں ۔ جنگلی سے لکڑی کاٹ  
کر وہ شیوں کے استرم میں چھوڑ دیتی ۔ بہت سا کار وہ شیوں  
مٹیوں کی سیوا کرتی رہی ۔ آخر جنگ مٹی کو اس پر دیا آئی ۔ اُنہوں  
نے شہری کو بھگوان کے نام کا اُپدیش کیا ۔ اور اسے اپنے استرم  
میں ٹھہرنے کے لئے بلا دی ۔ پر ہم لوگ کو جانتے ہوئے رشی اگر  
سے کہہ گئے کہ تو میرے اس استرم میں بھگوان کا بھجن کرتی رہنا  
بھگوان رام تیری گنیا پر بدھاویں گے ۔ اُن کے رشن پاک پرستی چن  
دن کی بھالسی کٹ جائے گی ۔ شہری بھگوان کے چروں کے  
پریم میں مگن ہو گئی ۔ شری رام جی کا انتظار کرتے کرتے ہسکا  
پت سماں بیت گیا ۔ یہ بھو اب آتے ہی ہوں گے ۔

کس ان کے پاؤں میں کانٹا لگ جلتے ۔ یہ سوچ کر شہری ہر  
روز استرم سے دُر دُر تک راستہ بھارو لے کر صاف کرتی ۔  
اس پر پانی چھڑکتی ۔ استرم کو ہر روز گویا سے لیتی ۔ اور مٹی کو پر  
گی ایک سندر جو کی بھگوان کے بھٹے کے لئے تیار رکھتی ۔  
جنگل میں جاتی ۔ اور وہاں چکھ کر دیکھ کر مٹی بھیل نوڑ لاتی ۔ پھر  
اُنہیں ڈونوں میں بھر کر رکھتی ۔ اسی طرح بہت سے دن بیت گئے  
بھگوان کے دیوگ میں شہری پاگوں کی بھانت بھگوان کے  
آننے کی انتظار کرتی رہتی ۔ مٹی منٹاگ کے بچوں پر کہ بھگوان تیری  
گنیا پر بدھاویں گے ۔ اُسے پورن وشواس تھا ۔ جہاں لوگ کہا  
کرتے ہیں ۔ کہ تیرا بھیا (انتہائی رغبت) اور صافی (کالیابی)  
میں کوئی استر نہیں ۔ شہری بھگوان کے دشمنوں کے لئے مل ہی  
ہیں کے سماں تڑپ رہی ہیں ۔ انتہائی بھگوان یہ سب کچھ  
جانتے تھے انہوں نے شہری کے انتہ کرن میں اپنے پرتی  
پرتی پرستی اور رشن کی بے حد تڑپ دیکھی ۔ تو وہ چمن سمیت شہری  
کے استرم پر آئے ۔

سرم سچ لوچن باہوبالا ۔ جہاں ملک سرار بن مالا  
سیام گور سندر دوو بھائی ۔ سیری پری چرن لپٹائی  
کمل کے سماں پر بھو شہری رام جی کے نیت تڑپیں ۔ لمبی  
بھنجائیں ہیں ۔ سر پر جہاؤں کا ٹمکٹ ہے ۔ ہر دے پھر بن مالا  
ہوتے ہوئے ہیں اُن شہری شہری رام چند دجی کے اور گور شہری  
نکشن جی کے چرن میں شہری لپٹ گئی ۔

پریم گن ٹمکٹ بچن نہ آوا ۔ مٹی مٹی پر سروج سزوا  
ساد جل لے چرن پکھارے ۔ مٹی سندر آسن بیٹھارے  
وہ پریم ہیں مگن ہو گئی ۔ ٹمکٹ سے کوئی بچن نہیں نکلتا ۔ وہ بار بار  
پر بھو کے چرن کسوں میں سر ڈاکر رہی تھی ۔ اپنی لے کر شہری شہری  
اس لئے پر بھو کے چرن دعوئے ۔ اور بھگوان کو سندر آسن بیٹھایا ۔

کندول بھیل مٹی میں اتنی دیکھ رام کہنے لگے  
پریم سمیت پر بھو گنیا ۔ یہاں مٹی پر بھو گنیا

گرو پادینک سید اتھیری بھگتی امان  
جو تھی بھگتی تم گن گن کرے گپٹ سج گان

بھیمان چھوڑ کر سرل بروے سے گرو کے چرن کمپوں کی سیوا  
کرنا تیسری بھگتی ہے۔ اور گپٹ چھوڑ کر میرے گن سمپوں کا گان  
کرنا چو تھی بھگتی ہے۔ چوپائی

منتر جاپ ہم درڑھ لہو اسات پنچم بھگتی سوسید پر کا سا  
چھٹھم میل برتی برہہ کرنا۔ نرت نرنتر سجن دھرم  
رام نام کا جاپ اور مجھ میں درڑھ دشواس یہ پانچویں  
بھگتی ہے۔ جو ویدوں میں پر سید ہے۔ اندریوں کو قابو میں کرنا،  
نیک چلن جو، اور بہت کرپوں سے ویکٹ بھاؤ رکھنا اور لگنا  
سجن (نیک دھرم) پر شول کا سادہ ہم آچرن کرنا۔ یہ چھٹی  
بھگتی ہے۔

ساتویں سم موسیٰ مٹھک دیکھا۔ موسیٰ سنت دھمک کر لیکھا  
اکھول چھ لایک سنتوشا۔ سیکے ہوں ہیں دیکھے پیردوشا  
سارے سندارو سم بھاد سے میرا ہی روپ سمجھنا۔ اور سنتوں  
کا مجھ سے بھی زیادہ اور ستکار کرنا۔ ساتویں بھگتی ہے جو کچھ عجائبات  
اسی میں سندشت کرنا۔ اور سینے میں بھی دوسرے کے دوشوں کو  
نہ دیکھنا۔ یہ آٹھویں بھگتی ہے۔

نوم سرل سب سن چھل ہینا۔ ہم بھروس ہمیدہ ہرش نہ دینا  
نومہنہ اکیو چنہہ کہیں ہوئی۔ ناری پش سچرا چہرہ کوئی  
سرل سچھا ہونا اور سب کے ساتھ کپٹ۔ ریت پو تر  
بڑاؤ کرنا۔ ہر دے میں میرا بھروسہ رکھنا اور کسی بھی اور ستھ میں  
ہرش (خوشی) اور دین بھاؤ (بیچاری) بے بسی و عاجزی کا نہ ہونا  
یہ نویں بھگتی ہے۔ ان نو بھگتیوں میں سے جن کے پاس ایک  
بھی ہوتی ہے۔ وہ چار اور استری ہرش کوئی بھی ہے۔

سونی اتھیری پیر جہانی سوریں۔ سچل پرکار بھگتی درڑھ تھری  
جوں ہرند درلھ گئی جوئی۔ پوہنہ اچ بھگتی سونی

پھر اس نے بہت ہی میٹھے ریسے زائف دار کندھوں اور کھن  
لا کر شری رام جی کو دیئے۔ پر بھوشری رام چندر جی نے بار بار  
انکی سزا بنا کر کے پریم کے ساتھ کھائے۔

چوپائی  
پان جوہر لیں بھٹی ٹھاڈھی۔ پر بھو ہی بلو کے پتی اتنی باڈھی  
کبھی بدھی اتنی کڑوں تہاری۔ اوم جانی میں شرنی بھاری  
پھر شری ہاتھ جوڑ کر شری رام جی کے آگے کھڑی ہو گئی۔  
پر بھوئے دشن کر کے اس کا پریم بہت ہی اٹھڑا۔ وہ کہنے لگی۔  
میں کس پر کارا کی استنی کرؤں۔ میں بچ جاتی اور بہت ہی موٹہ  
متی ہوں۔

ادھم آدھم اتی ناری۔ تنوہ مہنتہ تین متی مندا لھاری  
کہ لھو پتی سٹو بھامتی باتا۔ مانیوں ایک بھگتی کرنا تا

استری بھم سے بھی ادم ہوتی ہے۔ ان ادم سے ادم  
استریوں میں بھی میں اتی انت ادم ہوں۔ اور ان میں بھی ہے پاپ  
کے نش کرنے والے پر بھو میں مندا بھی ہوں۔ شری دھو ناٹھ  
جی نے کہا۔ ہے بھامتی! میری بات سنو۔ میں تو کیوں ایک بھگتی  
مما ہی رشتہ رانتا ہوں۔

جات پانت گل دہرم ٹرائی۔ جھن بل پر جن گن چترائی  
بھگتی پرین نرسو ہے گیسنا۔ بتو جل بارو دیکھے جیسنا  
ذات پات۔ کل، دھرم، ٹرائی، دھن، بل پر یو، ار، گن،  
حق مند ری۔ ان سب کے ہونے پر بھی بھگتی سے خالی منش  
کیسا لکھتا ہے جیسے میں سے خالی بادل دکھائی پڑتا ہے۔

تو دھا بھگتی کیتو تو ہی پاپوں۔ سدا ودھان سنو دھرم ماہیں  
پر بھم بھگتی سننہ کر ستگا۔ دوسری رتی تم کٹھا پر سنگا

میں تجھ سے اب اپنی نو پرکار کی بھگتی کہتا ہوں۔ تو سدا ودھان  
ہو کر گن اور اپنے من میں زبان کر سنتوں کا ستھک کرنا یہ سب  
بھگتی ہے۔ میری کٹھاؤں کے پر سنگ میں پریم اور شروہ رکھنا  
دوسری بھگتی ہے۔



رام جی کے جنموں میں پریتی کرو۔

جاتی ہیں اگھ جنم ہی مکت گئی ہی اسی ناری  
ہما مند من سکھ چھسی ایسے پرکھو ہی بساری

جو نیچ جاتی کی اور پاپوں کی جنم بھومی تھی۔ ایسی استری کو  
بھی جنموں نے مکت کر دیا۔ اسے ہما مورتھ من اتو ایسے پرکھو  
کو کھول کر سکھ جانتا ہے۔ اور کھات تھے ایسے پرکھو کو  
کھول کر کبھی سکھ نہ لے گا۔

چو پائی

چلے رام تیا گا بن سوو۔ اناکت بل نر کبیری دوو

برہی او پرکھو کرت بشاوا۔ کہت کتھا انیک سنہادا

شری رام جی اس بن کو کبھی چھوڑ کر آگے چلے دونوں

کھائیوں میں بے پناہ بل ہے۔ اور دونوں ہی منشوں میں شیر  
ہیں۔ پرکھو استری کے دیگ میں دھبی پرش کی طرح دلاپ کئے  
ہیں اور بہت طرح کی کتھائیں اور سنواہ (رکالے) کہتے ہیں۔

پچھن دیکھ بہن کی شتو کھا۔ دیکھت کبھی کرن میں چھو بھا

ناری سرت خٹکھا مرگ بنڈا۔ ماہوں موری کرت ہیں تندا

ہے کشمن بن کی شو بھا کو دیکھو۔ اسے دیکھ کر کس کا

من بے چین نہ ہوگا۔ یکشی اور لپتھووں کے جھنڈ سب استریوں

سمیت ہیں۔ مانو وہ میری بند اکہ رہے ہیں۔

ہم ہی دیکھ مرگ نکر پرا ہیں۔ مرگ کبھی نہیں کہتہ بھی نہیں

تمہہ آند کر مہ مرگ جائے۔ کچن مرگ کھو جن اے آئے

ہیں دیکھ جب ہرنوں کی ڈولیاں بھاگنے لگتی ہیں تو

ہرنیاں ان سے کہتی ہیں کہ ڈرو نہیں تم کو سادھارن ہرنوں

سے پیدا ہوئے ہو۔ اس لئے تم آند سے ڈرو یہ راجکار

تو سونے کے ہرن کو ڈھونڈنے آئے ہیں۔

سنگ لائے کرنی کری لہیں۔ ماہوں موری سکھاو نو دیہیں

سا ستر مچنت پنی پنی دیکھ۔ بھوپ سیسوت بس نہیں لیکھ

ہے کھائی! مجھے دیہی پریم پیارا ہے۔ پھر تم میں تو تو  
پرکار کی کھائی۔ دروڑ ہے۔ اس لئے جو انم لگی ہو گیوں کی  
مندائی کو کبھی دیکھو نہ۔ دی آج تیرے لئے سکھ ہو گئی ہے۔

نم درسن کھیل پریم اتو یا۔ جیو پاؤنچ سہج سر پا  
جناک سکا کی سہد کھائی۔ جان ہی گھو کری برگامنی

میرے دشمن کا سب سے لاثانی پھل یہ ہے۔ کہ جیو اپنے سہج

سرپ (اپنے آتم سرپ) کو برپت ہو جاتا ہے۔ سے کھائی!

اب اگر تو باکھی کر سی سندر چال چلنے والی جاتی جی کی کچھ خبر نہ

۶۶

پنہا سہی جاو پرکھو رائی۔ تہنہ ہوئی سگرہ منائی

سوسب کبھی دیو رکھو سیرا۔ جانت ہوں پوچھو مٹی دھیرا

بار بار پرکھو پد سہو نائی۔ پرکھت سب کتھا منائی

شری نے کہا ہے گھوناہ جی! آپ پنہا نامی سرور کو جائے

دیاں جا کر اپنی سگرہ سے مترا (دوستی) ہوگی۔ سہ دیو! ہے

رکھو سیرا! وہ آپ کو سارا حال بتا دے گا۔ آپ سب کچھ جانتے

ہوئے بھی مجھ سے پوچھ رہے ہو۔ بار بار پرکھو شری رام جی کے

جنموں میں ہر نوکر پریم کے ساتھ شری نے سب کتھا سنائی۔

چھند

کہتہ کتھا سکل بلوک ہری سکھ ہرہ پدینک دھرے

کچ جوگ پاوک دیہہ ہری پدین کھتی جہنہ نہیں کھئے

نر بید دھرم ادرم ہرمت سولک پرہ سب تیا ہو

لبسواں کر کہہ داس تنسی رام پد اتو را گھو

ساری کتھا کہہ کر کھگوان کے دشمن کر کے ہرہ میں انکے

جن کلوں کا دھیان دھکر اور دیگ گنی سے اپنے شری کر تیاگ

کر وہ کھگوان کے اس پریم پد میں ہیں ہوگی۔ جہاں سے کہہ اس

لوٹنا نہیں پڑے۔ تنسی داس جی کہتے ہیں۔ ہے منشو! بہت

طرح کے کریم و دھرم اور بہت سے مت متانت یہ سب

شوگ دینے والے ہیں۔ ان کا تیاگ کر دو اور وشواں کر کے شری

باغی ہتھکیوں کو ساتھ لگا چلتے ہیں۔ انہی مجھے نصیحت کر  
 رہے ہوں۔ کہ ہتھری کو ہمیشہ ساتھ رکھنا چاہئے۔ (خوبیاگھی  
 طرح سے پڑھے ہوئے اور دھارے ہوئے شاستریوں کو بھی بار  
 بار دیکھتے رہنا چاہئے۔ اور اُگھی طرح سے جس راہ کی سیوا  
 کی ہو۔ اُس کو دشمن نہیں سمجھنا چاہئے۔

راکھئے نامی جدی اربابیں۔ ہفتی ستر تری بس نامیں  
 دیکھو مات بسنت سہاوا۔ پریا میں ہو ہی گئے ایجاوا  
 استری کو چاہے ہرے میں ہی کیوں اند رکھا جائے۔ پرنو  
 نوجوان استری، شاستر اور راجہ کسی کے وش میں نہیں رہتے  
 بہت ت۔ دیکھو کیسی سہاوا فی بسنت ہے۔ پیادی استری  
 کے بغیر یہ بسنت بھی تجھے ڈراؤنا معلوم ہو رہا ہے۔

برہ بکل بل بین موسیٰ جانیسی نیٹ اکیل !  
سہرت بین مڈھکر کھگ مدن کیتہرہ بکیل  
چھے استہزی کے دیوگ سے ویا کئی، نریل اور بالکل  
اکیل (تن تنہا) جان کر کا مدیو نے بن کھنڑوں پتھیوں  
کو سا کھ لے کر چھ سڑیہ بول دیا ہے۔

دیکھ گیتو بھرا تا سہمت تا شود دوت کن بات  
دیر اکیڑو مہوں تی ککٹ شک من مبات

پرتو جو جب اس کے دوت نے یہ دیکھ لیا کہ میں اکیلا  
نہیں رہتا، ساتھ میرا بھائی بھی ہے، تب اپنے دوت کی  
بات سن کر کامیاب ہوئے اور اپنے لڑکے کو روک کر ڈیرا ڈال  
دیا ہے۔

میری

پڑ پ بسال لٹا ارجھانی۔ بندھ پتان نیے جوتانی  
گدلی تال بر دھجیا پتا کا۔ دیکھ نہ بوندھ جیر من جا کا  
بڑے بڑے کھادی زرخوں میں سیلوں کے اکھاڑ  
کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انو طرح طرح کے خیمے لگا  
دیئے ہیں۔ کیلا اور ٹاٹر سندھ دھو جا او تپا کا کے سمان ہیں۔

رسیدہ بھانسنے کے لئے نذر نانا جنویانیت سے بہرہ باندا  
کہنے کہ نہ سندرپ سہاٹے جنویانیت یگانہ ہوا چھٹے  
بے شمار درخت طرح طرح کے پھولوں سے کیوں لے ہوئے  
ہیں۔ مانو علیحدہ علیحدہ وردی پہنے ہوئے بہت سے تیر انداز  
ہوں۔ کہیں کہیں مسند درخت شریک دے رہے ہیں۔ مانو  
یودھا لوگوں نے علیحدہ علیحدہ چھائی ڈال دی ہو۔

گوشت ایک ماٹھوں کجاتے۔ ڈھیکہ ہر کوکھ اونٹن لبرانے  
موریکور کبیر ہر باجی۔ پاروت مرال سیب تاجی  
کوٹلیں گور گور رہی ہیں۔ بانوسست جنگی باقی جنگاڑ  
رہے ہوں۔ ڈھیکہ اور مہر کوکھ چھپی بانو اونٹ اور خچر ہیں۔  
مور۔ جگور۔ طوطے۔ کبوتر اور سنس بانوسب سندر گھوڑے ہیں۔

تیترا لڑکے یاد چر جوتھا۔ کہنی نہ بٹے منہ جھوٹا  
 لکھ گری پہلاؤ نہ بھی چھڑنا۔ جیاتک بند گنگن۔ برنا  
 تیترا اور ٹیٹرا نو پیدل سپاہیوں کی ٹولیاں ہیں۔ کامدیو کی  
 سینا کا وزن نہیں ہو سکتا۔ پریتوں کی شلائیں رکھتے ہیں اور بھرنے  
 مانو لقا رہے ہیں۔ پتھریے بھاٹا ہیں۔ جو کامدیو کے گل کے گل سموہ  
 کا وزن کرتے ہیں۔

مذہب کے بکھر بکھیر کی سہنائی تیری بابہ بیاری۔ لستہ چھیں آئی  
چترنگی۔ سین سنگ لستہ ہیں۔ زحیرت سب ہی چترنگی دہیں  
بھونروں کی گنجوار مانو بھیری اور سہنائی ہے۔ شتیل مند اوو  
منگدھت تین پیکار کی ہوا مانو دوت بن کر آئی ہے۔ اس پر کار  
چترنگی سینا کو ساتھ لئے گا۔ یو مانو سب کو چترنگی (اطلاع خبر) راہ  
کرنا ہوا دیتا ہوا دیر رہا ہے۔

چھپس دیکھت کام اینکا پرہین ہیرنہ کے جگ لیکا  
 کہی کیں ایک پرہ بل ناری نہیں نیں پرہٹ سوئے بھاری  
 ہے کشمن ! کام دیو کی اس سیدنا کو دیکھ کر جو پرش دھیر بنے



ہوتے ہیں۔ (ارٹھات جن کام میں چھل نہیں ہوتا جو ستیہ مارگ سے نہیں گرتے) دنیا میں یوزھلوں میں انہیں کی عزت ہوتی ہے اس کام کی فوج میں استری ہی سب سے اہم بودا ہے۔ اس سے جو نیک ملے۔ وہی شریشٹھ بودا ہے۔

نات تین اتی پر بل کھل کام کرودھ ارو لوکھ مٹی بجیکان دھام من کرپس کش مہنہ چھو پھ ہے نات اکام کرودھ اور لوکھ یہ تین جہت ہی یوان وشت ہیں۔ یہ رگیان کے دھام مٹیوں کے من کو بھی بل کھ میں چلا نہان کر دیتے ہیں۔

لوکھ کیس اچھا دیکھ بل کام کیس کیول ناری کرودھ کیس کش مٹی بل مٹی برکھیں بجاری لوکھ کو اچھا اور پاکھنڈر کا بل ہے۔ کام کو صرف استری کا بل ہے۔ کرودھ کو کرٹوے بکھنوں کا بل ہے۔ شریشٹھ مٹی وچار کر ایسا کہتے ہیں۔ چو پائی

گنا تبت پچرا پچر سوامی۔ رام اما سب انتر جامی کامنہ کے دیکھتا دیکھائی۔ دھیر نہہ کیس من برتی ڈرہائی شوجی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی استری رام چندر جی پر کرتی کے تینوں گنوں ست راج تم سے پرے ہیں۔ وہ جڑ اور چھت جگت کے سوامی ہیں۔ اور سب کے ہر ذل کی جاننے والے ہیں۔ انہوں نے جو۔۔۔ دنیاوی پرشوں کی بھانت استری کے دیوگ ہیں ولاپ گیا ہے۔ اس سے انہوں نے یہ دیکھ لیا ہے۔ کہ کامی پریش استری کے مود میں پڑھ کر کس قدر دیکھی اور بے بس ہو جاتے ہیں۔ اور اپنی اس ایلا سے ندی (دھیار وان) پرشوں کو یہ آپیش دیتے ہیں۔ کہ وہ من ہما اپنے دیرکت بھاؤ کو درودھ کریں۔ کیوں کہ انہوں نے دیکھ لیا ہے کہ کامی پریش کی مود کے کارن کیسی دگتی (دھالی) ہوتی ہے۔ کرودھ مودج لوکھ عار مایا۔ چھو بہیں کل رام کی دایا سو نر اندر حال نہیں بھولا۔ جا پر سو مے ونٹ انوکولا

کرودھ، کام، لوکھ، اسنکار اور مایا۔ یہ شری رام کی دیا سے چھوٹے ہیں۔ (ارٹھات ان سے جو بھی چھلکارا پاسکتا ہے۔ جب کہ اس پر بھگوان کی شیش کر لیا ہو جس پرش پر مایا دی بھگوان پر تن ہو جاتے ہیں۔ وہ پھر مایا کے جال میں نہیں بھٹک سکتا۔ (ارٹھات مایا اسے گمراہ نہیں کر سکتی۔

آما کیوں میں انوکھو اپنا۔ ست ہری بھن جگت سب پنا پنی پرہو گئے سرور تیرا۔ پمپانام سبھگ بھیرا ہے پاربتی میں اپنے تجربے سے بات کہتا ہوں۔ بھگوان کا بھن کرنا ہی ستیہ ہے۔ اپنی سب جگت سنے کی طرح بھتا ہے پھر یہ بھو پیمانامی سرور جو بڑا سندرا اور گمراہ تھا۔ وہاں گئے۔

سنت ہرنے جس نرل باری۔ باندھے گھاٹ منور چاری جہنہ تہنہ یہ ہیں ہر مرگ تیرا۔ جو دار گرہ جاچک بھیرا اس سرور کا میں سنت جاتاؤں کے لیش کے سامن نرل ہے من کو مہتے والے چار گھاٹ اس پر بندھے ہوئے ہیں طرح طرح کے پشور اندر رہ پائی پی رہے ہیں۔ مانو کسی جہادانی کے گھر بھلا کی کیٹھ لگی ہوتی ہے۔

پر پتی سکھن اوٹ جل بیگ نہ پائیے مر مایا چھن نہ دیکھئے جھیسیں نرگن برہم

اس سرور میں گھنے کس کے پتوں کی اوٹ میں ملدی جل کا پتہ نہیں ملتا۔ جیسے مایا سے ڈکے رہنے کے کارن نرگن برہم

نہیں نظر آتا۔ (دوبارہ) سکھیں میں سب ایک رس اتی اکادھ جمل مایاں جھقا دھرم سیلنہ کے دن سکھ سچت جہاں اس سرور کے بے حد گہرے پانی میں سب پھیلیاں سدایا۔ سلن سکھ رہتی ہیں۔ جیسے ہر شیل پرشوں کے سب دن سکھ اور شانی سے گزرتے ہیں۔

کسے سر سچ ناتا رنگا۔ دھرم گھن گھن تہا بھن رنگا یولت جل لگٹ کل ہنسا۔ پر بھو بلوک جنوگرت پر ہنسا

اس میں بھانت بھانت رنگ کے گلے ہوئے ہیں۔ جل کے سرخ اور دھندلے ہوں سے ہیں۔ اور پکھو شری رام جی کو دیکھ کر ان کی استی کر رہے ہوں۔

چکر باک یک کھگ سوہانی۔ دیکھت بنے برقی تھیں جانی  
سندر کھگ گن گرا سہانی۔ جات تھک جنولیت لانی  
چکر باک و پکھ آدی پنچپوں کے گروہ دیکھتے ہی جیتے ہی  
ان کا وزن نہیں کیا جاسکتا۔ سندر پنچپوں کے گروہ کی بانی بڑی  
سہانی معلوم ہوتی ہے۔ وہ وہ راستے میں جاتے ہوئے مسافروں  
کو بلو رہے ہوں۔

مال میسپ ہنہ گروہ چھائے۔ چوہر سی کانن ٹپ سہائے  
چیک بکل کد مہ تمالا۔ پائل پنس پر اس رسالا  
اس سرور کے پاس مٹی بوگوں نے اپنے رہنے کے لئے  
آشہم بنا رکھے ہیں اس کے چاروں طرف بن کے سندر برکش ہیں  
چھبہ بولسری۔ کد مہ و تمال و پائل کشیں و ڈنک اور ام وغیرہ  
فولیو کسمت ترو نانا۔ پنچپیک سیلی کر گانا  
سیتل مند سکندھ سہاؤ۔ سنتت بے منور باؤ  
بہت پرکار کے برکش نئے نئے پتوں اور پھولوں سے  
لہے ہوئے ہیں۔ ان پر بھونروں کی ڈیاں گنار دی ہیں۔  
سہاؤ سے ہی شیتل و مند اور سکھنت تین پرکار کی ہوا  
چلتی رہتی ہے۔

کوہو کوہو کو کل دھنی کرنیں۔ سن و سرس دھیان مٹی ٹریں  
کوٹیں کو کو کما شید کر رہی ہیں۔ اس کی سربلی ان کو سن کر  
نیوں کے دھیان پھوٹ جاتے ہیں۔

پھل بھال مٹی ٹپ سب سے بھوئی نیارائے  
پنا پکاری پرش جے نو ہیں شستہ پائے  
سب دخت پھل کے دھ سے تھک کر زمین پر لگ گئے  
ہیں۔ جیسے پنا پکاری پرش سیتی پر نموتا سے تھک جائیں

چوہانی

دیکھ رام اتی رچر تلالوا۔ جنو کسمتہ پر م سکھ پاوا  
وکی سندر ترو۔ بر چھایا۔ بیٹھے انج سمیت رگھو را یا  
بہت ہی منور تالاب کو دیکھ کر شری رام چندر جی سے  
اشنان کیا۔ اور پر م سکھ پایا۔ ایک سندر دخت کی چھایا دیکھ کر  
شری رگھو ناٹھ جی چھوٹے بھائی کشن جی سمیت بیٹھ گئے۔

تہنہ سنی سکلی دیو مٹی آئے۔ استی کر گریج دھام سہائے  
بیٹھے پر م پر سن کر پالا۔ کہت انج شن کتھ رسالا  
پھر وہاں سے سب دیوتا اور مٹی آئے اور پر بھو شری راجندر  
جی کی استی کر کے اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ گرباؤ شری رام جی  
پر م پر تن بیٹھے ہوئے چھوٹے بھائی کشن جی سے رسیلی کتھائیں  
کہنے لگے۔

برہ و نت بھگونت ہی دیکھی۔ نارو من بھاسوچ۔ لسیکھی  
مور ساپ کرانگی کارا۔ بہت لام نانا دکھ بھارا  
بھگوان شری رام جی کو سیتا جی کے دیوگ میں دیکھ کر  
ناند جی کے من میں بہت ہی سوچ ہوا۔ وہ من میں دیا کرنے لگے  
کہ میرے شاپ کوی لئے کہ بھگوان رام ناما پرکار کے دھکوں کا  
بوجھ اٹھا رہے ہیں۔

ایسے پر بھوئی بلو کیوں جانی مٹی زینتی اس او سرو آئی  
یہ کپار نارو کر بنیا۔ گئے جہاں پر بھو سکھ آ سیدنا  
ایسے دیا لو پر بھو کو جا کر دیکھو۔ پھر ایسا موقع ہاتھ نہیں  
آئے گا۔ ایسا دیا کر کے ناند جی ہاتھ میں لینے ہوئے وہاں گئے  
جہاں کہ پر بھو رام جی سکھ اور انت سے بیٹھے ہوئے تھے۔

گاوت رام جی پر مردو بانی۔ پر م بہت بہر بھانت بھاتی  
کرت دندوت لئے اٹھائی۔ راکھ بہت بار ارا لائی  
وہ پر م کے ساتھ کول بانی سے بہت پرکار دھن کر کے شری  
رام جی کے چتر کا گان کرتے ہوئے چلے آئے ہیں۔ دندوت کرتے ہوئے



تو کہہ کر شری رام جی نے انہیں بہت دیر تک چھاتی سے لگائے رکھا۔

سو گت پوچھو گت میٹھا رہے۔ جس میں سب اور چرن پکھا رہے  
برکھو نے نارنجی کی گتیں پوچھ کر اپنے پاس بٹھا لیا۔ اور کہن  
جی نے بڑے اندر کے ساتھ نارنجی کی چرن دھوئے۔

نانا بھائی بنیٹی کر پیر چھو پیر سن جمی جان  
 نار دیو لے پکن تب جو سر سورہ پان  
 تب بہت پرکار سے بنیٹی کر کے پرکھ کو سن میں پیر سن جان کر  
 نار دیو ایسے ہاتھ مکلوں کو جوڑ کر سن بولے۔

سُنبھو ادا سہج رگھوناتھک۔ سندر اگم سکھم برداتھک  
 ویہو ایک برماکشیوں سوامی۔ جدی جانت انتر جانی  
 ہے سبھا سے ہی ادا۔ دل شری رگھوناتھ جی! سنئے۔ آپ  
 سندر اور اگم (جن کا پارہ شکل سے پایا جاتا ہے۔) ہیں اور سہج ہی  
 نیں اور دینے والے ہیں۔ ہے سوامی! میں آپ سے ایک دریا لگتا  
 ہوں۔ وہ مجھے زید کیجئے۔ اگر آپ انتر یابی ہیں، اور سب کچھ جانتے  
 ہیں۔  
 تھہر مور سبھاؤ۔ جن میں کیچوں کہ کروں دکر او  
 کون استیو اس پر یہ موبی لاگی۔ جو مٹی برنہ سکھو تھہر مانی  
 شری رام جی نے کہا۔ ہے مٹی! تم میرے سبھاؤ کو جانتے ہی ہو۔  
 میں بھگت جنوں سے کچھ بھی پچھا کر نہیں رکھتا ہوں۔ مجھے ایسی کون سی سبتو  
 پیالی ملتی ہے جو ہے مٹی شری تھہر! تم مجھ سے نہیں مانگ سکتے؟

جن کہوں کچھ ادا یہ نہیں موریں اس سپاس تجو جہنی جھوریں  
تب نار دلو لے ہر شائی۔ اں برائیوں کروں دھو شائی  
میرے پاس ایسی کوئی دستہ نہیں جو میں بھگت جنوں کو نہ  
دے سکوں۔ ایسا دشوار ہے بھول کبھی نہ چھوڑنا۔ تب نار دجی پرستان  
جو کر پوے کہ میں یہ درنا سنے کی بھڑائی کرتا ہوں  
جدی پر بھوکے نام ایتر کا۔ شرفی کہہ دے کہ پستیں ایجا  
لام کل نام نہ تے ادھیکا۔ ہو ناگہانک گن بدھیکا

اگر چھو گئے بہت سے غنیمتیں اور دیدہ کہتے ہیں کہ دھسب  
ایک سے ایک بڑھ کر ہیں۔ تو کبھی چہ عوامی! رام سب  
ناموں سے بڑھ کر ہو۔ اور پاپ بڑی زندقوں کے جھنڈوں  
کے لئے یہ جلا کے سماں ہو۔

لاکھا چنی بھگتی تو بام نام بسوئے سوم  
 اپر نام اڑ گن میں بسوئل بھگت ارب سوم  
 آپ کی بھگتی پورنماشی کی راتری ب۔ اس میں بام نام  
 یہی پورن چندرما ہو کر بھگتوں کے تریل ہرزہ آکا شی میں تو اس  
 کریں۔

ابوم استو منی سن کہو گریا سندھو رکھو ناٹھ  
تب نارڈن ہرش اتی پیرنجو پد ناٹھو ماتھ  
کریا ساگر شری رکھو ماتھ جی منی نارڈ سے کہنے لگے۔  
"ایسا ہی ہو" تب نارڈ جی نے من میں پیرتن ہو کر پیر ہو کے  
چیلوں میں سر نوایا۔

اتنی پرست رکھو ناگھڑی جانی ۔ پتی نالو بولے سر دُو بانی  
 رام جہیں پریر پوچھ مایا ۔ مہیو موی سنہر رکھو رایا  
 شری رکھو ناگھڑی کو بہت ہی پرست جان کر شری ناراجی  
 پھر کول بانی سے بولے ۔ ہے شری رام جی ! جب آپ نے  
 اپنی مایا کو پریریت (ترغیب) کر کے مجھے مہریت کیا تھا ۔

تب بیاہ میں چاہیوں کینہا پر کچھ کیسی کارن کرے نہ دیتہا  
سنو مٹی تو ہی اچیوں سہر و سا۔ چھپیں بے موی کج شکل بھر و  
تب میں نے بیاہ کرنا چاہا تھا۔ ہے پر کچھ! کون سے کارن  
بش آپ نے مجھے بیاہ کر لے نہیں دیا؟ پر کچھ لولے۔ ہے مٹی!  
سنو! میں تمہیں بڑی خوشی کے ساتھ کہتا ہوں کہ جو لوگ سب

۳  
 یہو سو روٹھیں کہ صرف بھوک ہی سمجھتے ہیں کہ  
 کڑاں سارا تہہ کے رکھواری جسے ایک راہ ہے بہت باری  
 کہہ سوسو کچل ایل ای دہائی تہہ راہے جتنی ار کاٹی

روپی جن میں استری بسنت رت کے سمان ہے۔ جب تپ  
نیم سپورن جس کے ستھان ہیں جن کو گرجی بن کر استری پوری  
طرح سکھا ڈالتی ہے۔

کام کرو دھ مد متسر کھیکا۔ انہی ہی شری پرورشا ایک  
دربار کا کھمڈ سمدائی۔ تنہہ کہنہ سر دسدا سکھائی  
کام کرو دھ۔ مزا اور حسد آوی دیشک ہیں۔ استری ایک  
ماتر موسم بد سات روپ ہو کر مٹی پر ساگر اتھیں بکھا کرنے والی  
ہے۔ وہ واسنائیں کمڈوں سے بھنڈ ہیں۔ ان کو سدا سکھ  
دیتے والی یہ استری ہی مانویہ مرد رت ہے۔

بھم سکھ سر میر وہ یہ نارا۔ جو سکھ نہ ہی ہے سکھ بھندا  
پنی متا جو اس بھستائی۔ پکھنہ ناری رتسر رتو پائی۔  
سارے دھرم کھول کے چھنڈ ہیں۔ یہ رتے بھوگوں کا چھن بھر  
کاسکھ دینے والی استری جو م نراں ہو کر انیس جلا ڈالتی ہے۔ پھر متا  
روپی جو اساکا بن استری روپی سرزی کے موسم کو پا کر سر اچھرا ہو جاتا ہے۔  
تاپ الوب نکر سکھ کاری۔ ناری نہی رجنی اندھیاری  
بھری بل سیل بقیہ سب مینا۔ بنسی سکھ نریہ کہیں پر پھینا  
پاپ روپی الووڑوں کے لئے یہ استری سکھ دینے والی  
اندھیری کالی رات ہے۔ بھری بل شیل اور ستیہ یہ سب مچھلیاں ہیں۔  
انکھ لئے یہ استری (کچا لٹنے والی) بنسی کے سمان ہیں۔ وہ چاروان  
پرنش ایسا کہتے ہیں۔

اوگن ٹول سول پیر ویر علا سب دکھ کھان  
تاتے کینہہ نوارن مٹی میں یہ جیہ جبان  
جہان استری اوگن ٹول کا ٹول پیڑا دینے والی اور سب  
دکھوں کی کھان ہے اس لئے ہے مٹی! میں نے ایسا سن میں  
وہا کر تم کو جاہ کرنے سے روکا تھا۔  
یہاں استری جاتی کی نندا اور گھڑا کرنے کا کوئی کا۔  
مطلب نہیں ہے۔ کوئی تو پر مارا ہوتا مارگ گا ہی پڑشوں کے

میں سدا اچھی ویسے ہی رکھتا رہوں۔ جیسے ماں اپنے  
بچے کی رکھتا کرتی ہے۔ جب نوا دھ کر آگ یا سانپ  
کو پکڑنے جاتا ہے۔ تو ماما اسے زیر دتی الاک کر کے پکڑتی ہے۔  
پر دھ بھٹیں تھیں مت پر ماما۔ پرنی کر کے نہیں چھل پاتا  
مویں پر دھ تھیں سم گئیانی۔ بالک ست سم واس امانی  
جب تھما سیانا۔ جو جاتا ہے تو اس پر ماما پریم تو پہنچے ہی  
کی طرح کرتی ہے۔ لیکن بھر وہ یہی صینی اس کی رکھوا کر کرنے والی  
بات نہیں رتی (کیوں کہ وہ اپنی رکھشا آپ کرے لگتے گئیانی تو  
میرے سارے پتر کے سمان ہے اور اچھیاں دھت سیوک میرے  
تھے پتر کے سمان ہے۔

جنہی مویں پنج بل تاسی۔ دھو کہنہ کام کرو دھ لکھائی  
یہ چار پڑت مٹی بھجیں۔ پانچ پھول گئیانی تھیں تھیں  
میرے بھگت کو تو میرے بل کا ہی سہا رہا ہے۔ اور گئیانی اپنے  
اتم بل کے آداب رہے۔ پر کام کرو دھ روپی ٹھمن تو دوفوں کے  
لئے ہیں۔ (گئیانی کے لئے یہ شکل ہے۔ کہ آ۔ اپنے اتم بل سے  
ان شترؤں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور بھگت کے لئے یہ آسانی  
ہے کہ وہ سب کچھ کھگو ان پر چھوڑ دیتا ہے اور تھاتا اس کے  
دشمنوں کا سامنا خود کھگو ان کرتے ہیں۔ اور اس طرح اس کی رکھشا  
کرتے ہیں۔) ایسا چار کر کے مجھے پڑت لوگ بھجتے ہیں۔ اور گئیانی  
پراپت کر لینے کے بعد بھی بھجتی کو تھیں چھوڑتے۔

کام کرو دھ لوکھ آوی مار پر بل موہ کے دھاری  
نہنہ تھنہ اتی وارن دکھد مایا روپی ناری  
کام کرو دھ لوکھ اور اہنکار آوی اگیان کی بلوان نوج ہے  
ان میں مایا روپی استری تو بہت ہی بھیا ناک دکھ دینے والی ہے۔  
ستو مٹی کہہ پیران شرتی سنتا۔ جو مٹی کہنہ ناری بسنتا  
جیہ تپ نیم چل آتھرہ چھاری۔ جو تپ کر شتم شوشے سب ناری  
ہے بنسی باستو۔ وہ پڑوان اور سنت کہتے ہیں۔ کہ موہ



ستوں میں سنتوں کے گن بکتا ہوں۔ چن گنوں کے کارن میں سنتوں کے وحش میں دبکتا ہوں۔

کھٹ بکا رحبت انگہ اکا ما۔ اچل کنچن سچی سکھ دھاما  
اربت بودھ انیہہ بہت ہوگی۔ ستیہ سانی کو پد جوگی  
ساودھان ماندر مد ہینا۔ وہیر دھرم گتی پر م پر ہینا  
وہ سنت کام، کرودھ، لوبھ، مود اور حسد ان چھ  
دوشوں کو جیتے ہوئے نشی باب، نشکام، ششیل مدھی سروتیاگی  
و شریر اور انتہ کران دونوں سے پوتر و شکوہ کے دھام ولے مد ہینا  
نیر اچیتا و کم خور سستیہ کا پالن کرنے والا، کوئی دوروان دیوگی  
وساودھان (مختا) دوسروں کی عزت کرنے والا اہلکار سے  
رحبت و دھیرج وان (مستقل مزاج) دہرم اور چلن میں پھر  
اورد گیان وان۔

گن اکار سندار دکھ رہت بگت سند یہہ  
تج علم چرن سرورج پریتھہہ کہنہ و سہ نہ گہہہ  
گنوں کے گھر و سندار کے رکھوں سے رہت اور  
جس کی شتکا میں سب بٹ جکی ہیں۔ میرے چرن کملوں کو  
چھوڑ کر جسے نہ اپنے شریر اور نہ ہی اپنے گھر سے پریتی ہوتی ہے  
تج گن بہرون سنت سکچا میں۔ پر گن سنت دھما سہر سٹاش  
نم ستیل چن نیا گہہہ نہیتی۔ سرل بھاوسب ہی سن پریتی  
جو کالوں سے اپنی تعریف سنتے ہیں شرانے ہیں۔ اور دوسروں  
کے گن سنتے رہے جو بہت پتک ہو گئے ہیں۔ جو سم (شانت) اور  
شیتل ہیں۔ اور کبھی کبھی انصاف کو نہیں چھوڑتے۔ جو سرل  
سجھاو ہیں اور سبھی سے صفا اچھاو سے پریم کرتے ہیں۔

جپ تپ برت و نم سلقم نہیا۔ گرو گو بند سپر پند پریم  
شر دھچھا میتری دایا۔ مارتا م پد پریتی اما یا  
جو تپ، جپ، برت، اندریوں کو قابو کئے ہوئے  
سینم اور نیم (شرعی پابندی) کے فوسار ورتے ہیں۔ گرو،

لئے وشتے دھوک کی نند کرتے ہیں۔ وشتے بھوگوں میں سسکا پر ہل  
وشتہ استری کا سنگ ہے، اس لئے جو پیش دن بات کام اندھ  
جوان استریوں کے ہی غائب دیکھ کرتے ہیں۔ کوئی اکن کے لئے  
یہ کلیان کاری اپدیش کرتا ہے کہ سدا چارگی گرسنتیوں کی بھانت  
صرف پتر اتیتی کے لئے استری کا سنگ کریں اور زیارہ سے  
زیادہ بر سحر برت کا پالن کریں۔

کوئی تو کیوں وشتے میں دوش بتلاتا ہے۔ استری جاتی میں نہیں۔  
کیر جی کہتے ہیں۔

چھلو چلو سب کوئی کہے پر لا چلتا کرے  
اک لکاک اک کامتی دھر کم گھائی دوئے  
ناری کی بھائی ٹرت اندھا ہوت بھگت  
کیر اتن کی کون گت جو نرت ناری کے سنگ

من رگھو پتی کے چن سہائے۔ منی تن پک نہیں بھرائے  
کہہو کون پر بھوکے اس ریتی۔ سیدوک پر ممتا ارو میریتی  
شری رگھو نا تھ جی کے سندر چن سن کو منی نار کا سٹریر  
پلگت ہو گیا اور نیتروں میں پریم انسوا اڈ پڑے۔ وہ من ہی من  
میں کہتے ہیں کہ کہہ تو کس پر بھوک کی ایسی ریتی ہے جس کی  
اپنے بھگتوں پر اتنی ممتا اور پریتی ہو۔

چیتے پچھتے اس پر بھوک پر نیاگی۔ گیان رنگ نرند اچھا گی  
پتی سادو لے منی نار۔ ستھو ورام بھیاں بھارا  
جو مشن بھیر کو تیاگ کر پر بھو رام جی کا بھن نہیں کرتے  
گیان کے کنگال اور اچھا لے (بھلیب) ہیں نار من جی پھر  
آر کے ساتھ کرتے۔ ہے و گیان میں جتر شری رام جی! سنتے۔

سنتوں کے چھتے۔ رگھو میرا گرو نا تھ بھوک چن بھیرا  
سنتوں کے گن کہیوں۔ رہتہ تے میں گنیں بس رہتوں  
سے دھوک ہے جن من کے بھے کو دور کرنے والے سوانی!  
اب آپ چھ سنتوں کے کش کیے شری رام جی نے کہا، ہے منی!

جو لوگ راون کے دشمن شری رام جی کے پوتیش کو گواہیں  
گئے اور نہیں گئے۔ وہ ویراگ جب اور لوگ کے رہنمائی شری رام  
جی کی درپٹھ (انندی) جگتی کو پراپت کرینگے۔

دیر پہنچا سیم جیتی تن من جی ہوسی پتنگ  
بجھی رام کج کام مد کر ہی سداست سنگ  
ہے من! جوان استرجوں کا شرم و دیک کی لو کے سمان  
ہے۔ اس میں جسم جوتے والا پتنگ نہ بن۔ کام اور اسنہ کا کو چھوڑ  
کر شری رام جی کا بھجن کر اور سدا ہو جاتا پرتشوں کا سداست  
سنگ کر۔

ماس پارین۔ بائیسوں و شرام  
ارنیہ کاٹھ سماپت ہوا  
تیسرے اسولین سماپت ہوا

ویرانت ویتا اور ویدوان برہمنوں کے چروں میں پریم رکبتے  
ہیں۔ جن میں شربا و کشہو متری بھاو، ذرا اور سنتوش آدی  
گن ہیں۔ اور جیدرے چروں میں سچا اور پتر پریم رکبتے ہیں۔

برقی بیک بنے بگیا نا۔ بودھ جتھا رتھ سید پرا نا  
دیکھ مان مد کر ہی نہ کاؤ۔ بھول نہ بھیں کمارگ پاؤ  
رجن میں ویراگ، ویک، نمرتا، تنو گیان اور ویر پران کا  
سا روپ گیان رہتا ہے جو پاکٹھ، اچھیان، اہنکار بھی نہیں  
کرتے۔ اور کبھی بھول کر بھی بڑے مارگ پر قدم نہیں دھرتے۔

گای میں سنہیں سدا تم لیللا۔ ہتھو رہت پرہت رت میللا  
منی سنو سادھنہ کے گن جیتے۔ کہہ سکیں سادہ شری تے تے  
جو سدا میری ہی کھاہیں کو کھاتے اور سنتے ہیں۔

خیال سے دوسرے کے بہت میں لگے رہنمائی جن کا سہا ہے۔ ہے  
منی استو سنتوں کے جتنے گن ہیں ان کو سرسوتی جی اور دیگی  
بھیں کہہ سکتے (سادہ کی دھا دید نہ جانے)

چھند

کہہ سیک نہ سار دیش نار دسنت پار پنکج گے  
اُس دین بندھو کر پال اپنے بھگت گن کج مکھ کہے  
سرنائی بار میں بار میں بار جہنم پر نار د گئے  
تے دھنیہ تلکسی اس اس نہا ہے جوہری رنگا ہے

سرسوتی جی اور شیش جی سنتوں کے گنوں کا وزن نہیں کر سکتے  
یہ سن کر نار د جی نے لکھا وہ ان کے چون کمل چوڑ لٹے۔ دین بندھو  
(عزیم نواز) کر پاؤ پر بھو شری رام چندر جی نے اپنے بھار بند  
سے اپنے بھگتوں کے گنوں کا وزن کیا۔ بلکہ بھگوان کے چروں  
میں سرور کر نار د جی برہم لوک کو چلے گئے تلکسی اس کہتے ہیں کہ  
وہ پرتش دھنیہ ہیں۔ جو سب آشاؤں کو چھوڑ کر صرف پر بھو کے  
رنگ میں ہی رہ گئے ہوئے ہیں۔

راون اری جس پاؤں گلاہیں سنہیں جے لوگ  
رام بھگتی در پٹھ ہا نہیں پویراگ جب لوگ



# چوتھا سو پان ! کشکندھا کاند

ब्रह्मभोधि समुद्रं कलिमतं प्रभवन्तं चान्य  
श्रीमच्छम्भु मुखेन्दु सुन्दरवरे संशोभितं सर्वदा  
संसारमय भेषजं सुखकरं श्री जानकी जीवनं  
धन्यास्ते कृतिनः पिवन्ति सततं श्री राम नाम्नामृतम्

सुन्दरीवर सुन्दरावित वसो विमान धामावुभी  
शोभायौ वरधन्विनी श्रुतिनुतौ गोविप्र हृन्प्रियो  
मायामानुष रुपिणीं सुधरी सखर्मवमौ द्विती  
सीतान्वेषण तत्परी पविगतौ मक्ति प्रदी तौ हि नः

॥ १ ॥

برہم اچھو دھی ممد بھوم کی ملی پردھو سنم یا او یتم  
شریت بھو میگہ اندھ سندھ کے سنشوم بھتم سرودا  
سنسارامے . ییشیم شکہ کرم شری جانی جیو تم  
دھنیہ آستے کرتند پیکتی ستتم شری رام نام امر تم  
یہ روپی سندھ سے پیدا ہوئے ، شکہ کے باپوں کو بالکل  
نشک کر دیئے والے اداشی ، شری شوبھی کے سندھ چدرنگھ میں  
شو بھا پار ہے . جنم من روپی روگ کی دوا ہے ، سب کو سکھائیے  
والے اور شری جانی جی کے جیون شری نام نام امرت کا جو نرنتر  
پان کرتے ہیں ، اسکا سہا پیئے ہیں ) وہ پیہ آتما پرش دھنیہ ہیں ۔

شور کھٹا

ملکتی جنم ہی جانی گیان کھان ماگھ جانی کر  
جھنڈ لیس بھو بھوانی سو کا سی سیئے کس نہ  
اس کا شی جی کا سیون کیوں نہ کیا جلائے ؟ جو ملکتی کی جنم  
بھومی ہے . گیان کی کھان اور پاؤں کا ناش کر نوا لیا ہے ۔  
جہاں شوبھی اور پارتی جی بستے ہیں ۔

سور کھٹا

جوت سکل شری پرندہ بھتم گرل جہیں پان کیئے

شلیک

کند اندی در سندھ داتی بلو و گیان و حام اچھو  
شو بھا دھنیہ در دھنیہ نو شری شوبھی پرندہ پرندہ  
مایا مانش رو پندھ رو سندھ و حرم و رمو ہیو  
سیتا آویش تہ پرندہ پیکتی بھکتی پرندہ تو ہی نہ

کند بھیل کے سمان سندھ گور و دن لکشمی جی اور نیل کس  
کے سمان سندھ شیان ورنی شری رام چندر جی جواتی انت (بے)  
بلوان ، و گیان کے و حام و شو بھا کے دھنی و شری شوبھی دھنش  
دھاری ہیں ۔ وید جنم کی پرشفا کرتے ہیں ۔ گائے اور برجنوں کے  
سموہ کے پرندہ ہیں ۔ جہاں سے سنش رو بھا و حارن کئے ہوئے  
سمت و ہم کی رکھنا کئے کو پچ روپ . سمت کی بھوئی گرنیو لے  
اور ایستاجی کی کھوج میں لگے ہوئے راہ پتے مسافر ، روگھو کی کے شری  
شری رام اور لکشمی جی دونوں بھائی شری جی ہمیں بھکتی دینے والے  
ہوں ۔

تنبہی نہ بھجی من مت کو کر پائل سنگر مسر

بس بھاری ہلال زہر سے سب دیتا گن جل رہے ہیں۔ اس کو جنہوں نے بی لیا۔ اے سونکھ من۔ تو ان شہوچی کو کیوں نہیں بھجھا؟ ان کے سامان اور کر پائل کون ہے؟

چو پائی ۲-۱

سگس چلے ہو پوری رگھو راپا۔ رشی موک پریت نیا راپا۔ تہنہ رگھو سہت سنگر لیا۔ آوت دیکھ اتل یل سینوا اتنی سمجھت کہ سنو ہتو مانا۔ ریش جگ بل روپ بندہ مانا دھر پور روپ دیکھو نہیں جانی۔ کہہ سہو جان جہیشین بھجانی شرن رگھو ناٹھ پھر آگے چلے۔ رشی موک پریت نزدیک آگیا۔

وہاں اپنے وزر کے ساتھ شکر پورہتے تھے لاشانی بن کی ہندو شری رام جی اور لکشمی جی کو آتے دیکھ کر وہ بہت ہی ڈر کر منہاں جی سے کہنے لگے۔ ہے منہاں! سنو۔ یہ دونوں ریش بل اور روپ کے بھٹا ہیں۔ تم سہو جانی کا بھیس بنا کر ان کو جا کر دیکھو۔ ان کے یہاں آئے گا کہیں پوری طرح اپنے من میں جان کر مجھے اشارے سے سہا کر کہہ دینا۔

پٹھنے بالی ہو میں من سیلا۔ بھاگوں توت تھوں یہ سیلا پیر روپ دھری تہنہ گئیو۔ ناٹھ مانے پوچھت اس بھٹیو اگر وہ بالی کے بھیجے ہوئے ہوں اور میرے ارادے سے یہاں آتے ہوں تو میں غوراً ہی اس پہاڑ کو چھو کر بھاگ جاؤں یہ سن کر منہاں جی بہمن کا بھیس بنا کر ان کے پاس گئے۔ اور سہو کر اس پر کار پوچھنے لگے۔

کو تہنہ سیلا بل گور سہو راپا۔ چھتری روپ پھر ہو بن بہرا کٹھن بہو بن کول پد گامی۔ کون بہو بن پھر ہو بن سوامی ہے سانا لے اور گورے شریو لے دھن شری روپ ہیں بن میں پھر لے والے بہرو! آپ کون ہیں؟ ہے سوامی! سخت پھری زمین پر غارک پاؤں سے چلنے والے آپ کس کارن وشن بن میں بھوم ہے

مگر گول منو ہر سہند گاتا۔ سہت دسہرین آتپ باتا کو تہنہ تین دیو جہنہ کو و سہر نارائن کی تہسہ دو و آپ کے سند گول اور منو ہر انگ ہیں۔ اور آپ بن کی ناقابل برداشت سخت دھوپ اور تیز ہوا کو سہن کر رہے ہیں۔ کیا آپ برہما و شتو ہمیشہ ان تینوں دیوتاؤں میں سے کوئی ہیں۔ یا آپ دونوں اور نارائن ہیں۔

چاک کارن تارن بھو بھجن دھری بھار کی تہنہ اکل بھو یقی لینہہ منج اوتار

کیا آپ حکمت کے مول کارن اور عمارت لوگوں کے سوامی ہیں؟ جنہوں نے پرتھوی کے بھار کو نشٹ کرنے اور لوگوں کو سسار ساگر سے پار اتارنے کے لئے منش اوتار دھارن کیا ہے۔

کو سٹیس دسرتھ کے جائے۔ ہم تو یکن مان بن آئے نام رام جہمن دو و بھانی۔ شک ناری سکھاری سہا ہی شری رام چندر جی نے کہا۔ ہم کو شل دان شری دسرتھ جی کے پتر ہیں۔ اور پتی جی کی انگیا کا پالن کرنے کے لئے بن میں آئے ہیں۔ رام اور جہمن ہم دونو کا نام ہے۔ ہم دونو بھائیوں کے ساتھ میں ایک سندھ نارنگ بدن ہندری بھی تھی۔

ایہاں ہری نشپر سیدی۔ سہو پھر میں ہم کھو جت تہی آگیا جوت کہا ہم گامی۔ کہو پیرن کھجنا بھجانی یہاں اس ہری کشنی جانی جی کو رکشمن ملے ہو رہا ہے۔ جہ برہمن! ہم اسے ہی دھونڈتے پھرتے ہیں۔ ہم نے اپنا سارا حال آپ سے کہہ دیا ہے۔ اب ہے پتر ہیں۔ اپنی کٹھا لپ ہیں سہا کر کہتے۔

پیر ہو سہاں ریشو کہہ چرنا۔ سو سکھ امانے نہیں برنا ملکتن من کھ آونہ پکنا۔ دیکھت رچر سیش کی وجہ پوچھ شری رام جی کہ یہاں کر منہاں جی ان کے چرن میں



گھر پرے، شہو جی کہتے ہیں۔ کہ ہے پارتی! ہنومان جی کے ہوت  
کے شک کا وزن نہیں کیا جاسکتا۔ اُن کے شریر کے روٹیں ٹھکے  
ہیں۔ مجھ سے بچ نہیں نکلتا۔ وہ پرکھو کے سند رکھیں گی رچا  
دیکھ رہے ہیں۔

بچی دھیرج دھرا سنتی کنہی۔ ہر شہر دھیرج دھرا سنتی کنہی  
موندیا و میں پوچھا سائیں۔ تہہ پہر پوچھو کس نر کی نا میں  
پھر ہنومان جی نے دھیرج دھرا کر پوچھو کی استی کی۔ اپنے  
سوامی کو پہچان لینے پر اُن کے من میں بڑی خوشی ہوئی۔ وہ شری  
رام جی سے کہنے لگے۔ ہے سوامی! آپ سے میں نے اگر یہ دھیرج  
کہ آپ کو نہیں بتاؤں ایسا پوچھنے میں حقد بجانب تھا۔ کیوں  
کہ میں مانر جاتی اور جڑ بھی ہونے کے کارن اپنے سوامی کو پہچان  
دسکا۔ لیکن سادھارن منش کی طرح انتریا جی ہوتے ہوئے بھی  
کیسے دھیرج رہے ہیں۔

نوما یا لیس پھر سیکوں بھلانا۔ تاکے میں نہیں پر پوچھا پچانا  
میں تو آپ کی اما سے موہت ہوا بھولا بھٹکا پھر تاجوں  
اس لئے میں آپ پر پوچھو کہ نہیں پہچان سکا۔

ایک میں سند موہ لیس کٹل ہرزدہ اگیان  
یہی پوچھو موی بسا راجو دیں بندھو بھگوان

ایک تو میں موڑہ بدھی، موہ سے موہت من کا میل لگانی  
جیو تہیں پو ہے پرکھو! آپ زین بندھو کلکوان لئے بھگھے  
بھلانا۔ پھر میرا کھکانہ کہاں ہے۔

جانی ناٹھ بھلاؤ گنوں موریں۔ سیوک پرکھو ہی ہے جن بھوریں  
ناٹھ جیو تو مایا موہا۔ سونستہ تہا ہے جی چھوہا  
ہے ناٹھ! اگرچہ مجھ میں بہت سے اوگن (جبری صفات)  
ہیں۔ تو بھی آپ سیوک کو نہ کھولے۔ ہے ناٹھ! جیو اپکی مایا  
سے موہت ہے۔ وہ صرف اپکی کراپ سے ہی ترسکتا ہے۔

تاہیں رکھو میر ہوامانی۔ جانیوں نہیں کچھ بھجن پاپاٹی  
سیوک سنت پتی ملت بھڑوسیں۔ ہے سوچ بنے پرکھو پوسیں  
اس پر ہے رکھو میر! میں اپکی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میں  
بھجن وغیرہ کچھ نہیں جانتا۔ پتر ماتا کے اور سیوک سوامی کے  
بھروسے پر بے فکر رہتا ہے۔ پرکھو کو سیوک کا بالن اور پٹن  
کو نامی پڑتا ہے۔

اُس کہہ پر پوچھوں اگلائی۔ نچ تن پرگٹ پرتی ارجپائی  
تب رکھو تہی اگلائی اولاد۔ رچ لوچن حل سنچ جڑاوا  
ایسا کہہ کر ہنومان جی ٹرپ کر پرکھو کے چوڑوں پر گر  
پڑے۔ انہوں نے اپنا اصلی شریر دھارن کر لیا۔ اُن کے  
ہر دے میں پریم چھایا گیا۔ تب انہیں اگلا کر شری رکھنا تھ جی  
لے چھاتی سے لگا لیا۔ اور اپنے نیتروں کے جل سے پہنچ کر  
ہنومان جی کو شانت کیا۔

سکو کی جیہ تہی پتی اوت۔ ہیں تم پر یہ میں تے دونا  
سم دشی موی کہ سب کو۔ سیوک پر یہ انیہ گتی سووہ  
شری رام جی نے کہا۔ ہے کی! تم اپنے آپ کو من میں  
چھو نہ سچو۔ مجھے تو تم کشمن جی سے اگے پیادے جو سب کو  
مجھے سم دشی سب کو ایک نظر سے دیکھنے والے کہتے ہیں  
پرچھ کہ اپنا بھگت پیادے ہیں۔ کیوں کہ وہ ایک ماتر چھ گری  
اپنا پر م سہارا ناتا ہے۔

سواننیہ جاکیں اس مہتی نہ ٹرے مہو صنعت  
میں سیوک سچا جڑو پ سوانی بھگونت

اور ہے ہنومان! انیہ گتی وہ ہے جب کہ سیوک کی  
سدا ایسی دھلانا بنی رہتی ہے کہ میں سیوک ہوں۔ اور یہ  
جڑ جتن جگت میرے سوامی انتریا جی کا روپ ہے۔  
دیکھ پون سنت پتی انو کو لا۔ ہڑے ہڑن بیسی سب سولا  
ناٹھ سیل پر پتی رہا ی۔ سو کر پو داس تواہ لکی

دونوں نے من میں کچھ بھی چھپا کر نہ رکھا۔ ایک دوسرے سے سچی پریتی کی۔ پھر لکشمی نے شری رام جی کا سارا چتر سگریو کو کھینچا دیا۔ سگریو نے نیتروں میں پریم آنسو بھر کر کہا کہ ہے ناٹھ! مٹھلیس کمار کی سیتا جی بل جائیگی۔

منتر نہ بہت ہاں ایک بار اٹھ بیٹھے گھوڑوں میں کرت بچا رہا۔ لگن پتھ ویکھی میں جاتا۔ پر بس پر کی بہت ریلپا تا ایک دن اسی پر بہت پر میں اپنے منتروں سمیت بیٹھا کچھ دھار کر رہا تھا تب میں نے پیرائے دل میں بڑی جیتی چست لاتی دلاپ کرتی ہوئی سیتا جی کو اکاش مارگ میں جلتے دیکھا تھا۔

رام رام ہارام پکاری۔ ہم ہی دیکھ نہ ہوٹ ڈاڑی ماگا رام ترنت شیریں دینہا۔ پٹال لائے سوچ اتی کینہا وہ "ہلام۔ ہلام" پکار رہی تھی۔ ہمیں دیکھ کر اس نے ایک لبتہ کر دیا تھا۔ شری رام جی نے لبتہ مانگا۔ تب سگریو نے فو اے کر دیا۔ لبتہ کو چاتی سے لگا کر پھوٹا رام جی بہت ہی چنٹا میں بڑھ گئے۔

کہ سگریو سگریو رگھو بیرا۔ بھوسوچ من اتھو دھیرا سب پرکار کر یہوں سیو کاٹی۔ جیہی پھی پھی جانی آئی سگریو نے کہا ہے رگھو بیرا چنٹا چوڑ کھینے من میں دھیرج دھیرجے میں سب پرکار آپنی سیو اکروں گا جس پاپے سے کہ جانی جی آپکو ہاکر ملیں۔

سکھا تگن من بہتے کر یا ہندھو مل سیمو کالک کون بسہون موہی کہہو سگریو بل کی مدد اور کیا کے سمندر شری رام جی منتر سگریو کے کچھ من کہ بہت پرین ہوئے اور اس سے پوچھنے لگے کہ ہے سگریو! مجھے بتاؤ اتہا سے کن میں رہنے لایا کہوں ہے۔

ناٹھ بالی اڑوئی ہوو کھسائی۔ پرتی رہی کچھ برنی نہ جیانی نے سٹ ملیاؤئی یہی ناؤں کو اسو پھو پھر س گاؤں

سواری کو پرین دیکھ کر پون سٹ ہتوان جی من میں بہت پرین ہوئے۔ انکی سب پرینٹ گئی۔ وہ کہنے لگے۔ ہے ناٹھ! اس بہت پر ہاں راج سگریو رہتے ہیں وہ بھی آپ کے سیدوک

پرتی کن تھ متہری کیجے۔ دین جان تہی اچھے کریجے سوینا کر کھوج کرانی۔ جہنہ تہنہ ٹکٹ کوٹ پھانی اُس کے ساتھ میل کر آپ دوستی کیجے۔ ہوا سے بے بس جان کر قہر کھ کر دیکھئے۔ وہ سیتا جی کی کھوج کر اڑا دیا۔ اور ادھر اڑ کر مڑوں بندھوں کو کھوج کرنے کے لئے بھیج دیوے گا۔

ابھی بڑی سٹل کھنچا پھانی۔ لئے دو جین پیٹ چڑھائی جب کھنچو رام کہہ دیکھا۔ اتی شے جنم دھنہ کر لیکھا اس پرکار سب باتیں سمجھا کر شری رام اور لکشمی جی دو تو کو منو مان جی نے اپنی بیٹھ پر چڑھالیا۔ جب سگریو جی نے رام جی کو دیکھا۔ تو انہوں نے اپنے ختم کو بہت ہی دھنہ مانا۔

سارا دھلیوٹا اے پد مانگا۔ کھنڈیو راج سہت رکھنا تھا گچھا کر من بچار نہ ہی رہتی۔ کہ نہیں پھی پھی ہوئی پریتی پر پھو شری رام جی کے چروں میں سٹلک ٹیک کر سگریو جی ان سے ملے آدے سے ملے تھو رگھو ناٹھ جی لکشمی جی سمیت بھی ان سے اپنی گیر گئے۔ سگریو من میں یہ دھار کر رہے ہیں کہ ہے ہاٹا! کیا یہ مجھ سے پریم بڑھائیں گے! (میری دوستی قبول کریں گے۔)

تب ہنر منٹ اچھے وی کی سٹ کھنٹا سٹانی پاؤں ساکھی۔ پتے کر جو رہی پریتی۔ درڑائی

تب ہنر مان جی نے شری رام جی کی کھنٹا سگریو سے اور سگریو کی کھنٹا رام جی سے کہہ سٹانی۔ اور انکی دیو کی حضور کی میں دونو طرفوں سے پیر کھیا کر واکرائی دوستی کو دردھ (پتی) کر دیا۔

کینہی پریتی کچھ بیچ نہ رکھا۔ چہاں رام جی سب سمجھا کھا کہ سگریو پرتی بھر باری۔ ملیہی ناٹھ مٹھلیس کمار کی



سنگریو نے کہا۔ ہے ناٹھ! بالی اور میں دو بھائی ہیں ہم دونوں  
میں اتنا پریم تھا کہ جس کا وزن نہیں کیا جاسکتا۔ ہے پرکھو! ایک  
سے دے دو کا ایک مایادی نامی پتر ہمارے گاؤں میں آیا۔

اردھ راتی پر دو ار پکارا۔ بالی پو پو بل سے نہ پارا  
دھواوایالی دیکھ سو بھگا گا۔ میں پئی گئیوں بندھونگ لاگا  
اس مایادی نے آدھی رات کے وقت شہر کے دروازے پر کڑکر  
لٹکارا۔ بالی دشمن کے لٹکارتے اور بل کو برداشت نہ کر سکا۔ بالی  
اُس کے مقابلے کے لئے دوڑا اُسے دیکھ کر مایادی بھاگ کھڑا  
ہوا میں بھی بھائی کے ساتھ ہریا۔

گری برگہاں پیٹھ سو جانی۔ تب بالی ہوئی کہا بجھانی  
پرکھو میسو ہوئی ایک پکھوارا۔ نہیں آؤں تب جانیسو مارا  
وہ مایادی ایک اتم پریت کی گچھا میں جا گھسا۔ تب بالی  
نے مجھے سمجھا کر کہا کہ پندرہ دن یہاں بیٹھ کر میرا انتظار کرنا۔  
اگر میں ان پندرہ دنوں میں گچھا سے باہر نہ آیا تو سمجھ لینا کہ میں  
ماریا گیا۔

اس دن دس تہنہ رہیوں بھاری دکنسری رو دھروا تہنہ بھاری  
بالی پٹنسی موہی مایہی آئی۔ سہلائیے تہنہ چلیوں پرانی  
ہے شری رام جی! میں ہمیشہ کھڑکھیا کے دو ار پر بیٹھا رہا۔  
تب اس گچھا میں سے بڑی بھاری خون کی دھاد بہہ نکلی۔ تب میں  
نے سمجھا کہ مایادی نے میرے بھائی بالی کو مار ڈالا ہے۔ اب اگر  
مجھے مارے گا۔ اس لئے میں اس گچھا کے دو ار پر ایک بڑی بھاری  
پتھر کی بنلا رکھ کر بھاگ آیا۔

منتر نہہ پر دیکھا جو سائیں۔ نہہیتو ہوئی اچ بری آئیں  
بالی تا ہی مار گرہ آوا۔ دیکھ موہی جیہ جھید بڑھاوا  
منتر یوں نے بخوی کو بغیر راہ کے دیکھا تو جھک کر زبردستی راج دیدیا۔  
بالی مایادی کو مار کر گھر آئینچا۔ اس نے مجھے راہ بنا دیکھ کر اپنے سن  
میں بھید بھاو بڑھالیا۔ اراکھت اُسے یہ شک گذرا کہ سنگریو نے  
جان بچھ کر راج کے لالچ سے گچھا کا دروازہ بند کر کے مجھے باہر

آنے سے روکا تھا۔ تاکہ بے کھٹے راج کرتا رہوں۔

رہو مہوی مایہی اتی بھاری۔ نہہیتو ہوئی مایہی ماری  
تاکیں کچھ رکھو میر کر پالہ۔ سکل بھون میں پھر سہول بہالا  
اُس نے مجھے دشمن جان کر بہت مارا پیٹا۔ میرا سب گھر بار اور  
استری بھی ہمیں ہی ہے کہ پلو رکھو میر! میں بالی کے بھنے سے سدا  
لوگوں میں بے حال ہو کر پھرتا رہا۔

اہاں سلاپ بس آوت ناہیں۔ تندی سبھیت سہول مکنا ناہیں  
سن سیدوک دکھ دین دیا لا۔ کچھک ٹٹی دوئے بھجی بے سالا  
یہاں رشی موک پریت پر بالی شاپ کے کاؤں نہیں آسکتا۔  
تو بھی میں میں ہمیشہ اُس سے ڈرتا رہتا رہوں۔ دین دیال پرکھو  
شری رام چندر جی کی دوو و شال بھجی میں سیدوک کے دکھ کو سن کر  
پھڑکنے لگیں۔

دوا  
سنو سنگریو مار پھٹوں بالی ایکہیں بان  
برہم رو رسر ناگت گئیں نہ آیر ہیں پران  
انہوں نے سنگریو کو دھیرج بندھاتے روئے کہا۔ ہے سنگریو!  
سنو۔ میں بالی کو ایک ہی بان سے مار ڈالوں گا۔ برہما اور دوا  
کے پاس شرن لینے سے بھی اُس کے پران نہ بچ سکیں گے۔

جے نہہتر دکھ موہیں دکھاری نہہتہ ہی بلوکت پاناک بھاری  
راج دکھ گری سم راج کر جانا۔ منترک دکھ لوج مسیرو سہاتا  
جو لوگ منتر کے دکھ سے دکھی نہیں ہوتے۔ اُنکی شکل دیکھنے  
سے بڑا بھاری باپ لگتا ہے۔ اپنے تو پہاڑ سے دکھ کو دھول  
کے سمان جاتے اور منتر کے دھول کے سمان دکھ کو سمیڑ پریت  
کے سمان جاتے۔

جنہ کیں اس متی سچ نہ آئی۔ نے سٹھ کت سٹھ کرت متائی  
کینکھ توار سٹھتھ چلاوا۔ کن پرگے او گنہنہ رراوا  
جن پرشوں کو بھاء سے ایسی بھی پراپت نہیں ہوتی۔ وہ

بچھارت بل بادھی پرتی - بالی بدھی غنہ بھی پرتی  
بار بار ناوٹی بدھی سیسا - پر ہو ہی جان من ہر ش کیسیا

شری رام جی کا اتھا بل دیکھ کر سگر یو کی پرتی بڑھ گئی  
اور انہیں وشواس ہو گیا کہ پر ہو رام جی بالی کو مار سکیں گے۔ وہ  
بار بار چپوں میں ہر نہ لگے۔ پر بھو کو بیچان کر سگر یو میں ہریت  
پرین ہو رہے تھے۔

ایکا گیان یجن تب بولا ناٹھ کر یا من بھیبو اولو  
سکھ پتی پر یو اور بڑائی سب پر ہر کر ہوں سیو کا  
جب سگر یو کے من میں گیان بڑھا تب وہ یجن بولے کہ  
ہے ناٹھ آپ کی کر پائے میرا من شانت ہو گیا ہے، ٹھیک، ہاداد  
پر یو اور عزت شہرت سب کا تیاگ کر کے میں صرف آپ کی  
سیو اکو ل لگا۔

اسے سب نام بھکتی کے بادھک گہرین سنت توید اور ادھاک  
ستر مہتر سکھ دھک جگ ماہیں - مایا کرت پر مار کھتا تاویں  
کیوں کہ آپ کے چوں کی آرادھنا کرنیوالے سنت  
ہوتا تھا کہتے ہیں کہ سیکھ سیتی وغیرہ سب دلام جی کی بھکتی  
کے ور دھی ہیں۔ دشمن مہتر سکھ دھک آدی جگت میں جو دوند  
ہیں وہ سب مایا کا کھیل ہیں۔ واستویں ان کی ستا نہیں ہے۔

بالی پر مہمت جاسویر ہاداد - بلہو رام تہہ سمن ریشا دا  
سینیں جی بن ہوئے لرائی - جلیں بھرت من سکپائی

ہے شری رام جی! بالی تو میرا پر مہتشی (بڑا بھاری خیر خواہ)  
ہے جس کی کر پائے آپ شغوک کا ناش کرنے والے پر بھو چھ  
بلے اور جس کے ہاتھ سینے میں بھی لڑائی ہو۔ تو جا گئے ہر اس  
کی یاد کر کے من میں لجا ہو گی کہ سپنے میں نا تھا ہی اس سے لڑا۔

اب پر بھو کر یا کرگو ہی بھائی - سب تہج یجن کر وں دل دانی  
ن براگ سنجت کسی بانی - بولے ہنسی دلام دھن پانی

مور کہ مہتر (دوستی) کرنے کا کیوں نہ تھ کرتے ہیں۔ مہتر کو برے  
مارگ سے مٹا کر اچھے مارگ پر چلانا اور اس کے گنوں کو بھینا  
ہی مہتر کا کوئی ہے۔

دیت لیت من سنگ دھری - مل الو مال سدھت کوئی  
بہتی کال کوست گن سینہا شرتی کہنت مہتر گن ایہا  
دینے لینے من میں شکار رکھتے اپنی شکتی کے مطابق  
مہتر کا سدھت ہی کرتا ہے۔ بیتا کے سے تو مہتر سے پہلے ہی  
سوگن پریم، ہمدردی کرتی چاہئے۔ دھرم مہتر کے پیش  
ہیں۔ وید ایسا کہتے ہیں۔

اگن کہ مہر دو یجن سناٹی - یاہی بہت من گٹلانی  
جا کر پت ہی گتی سم بھائی - اس گہر پر ہر نہیں بھلانی  
جو منہ پر کو مل یجن بنا بنا کر کہتا ہے۔ اور بیٹھ بچھے برائی کرتا ہے  
اجد میں ہی مہر بھانا دھکتا ہے۔ ہے بھائی! جس کا جت سنا  
گی جہاں کے سمان ٹیڑھا سنا لیسے مہتر کو چھوڑ دینے میں ہی بھلانی  
سیوگ سکھ ترپ کرین کناری - گہی مہتر سول سم جاری  
سکھ اسوچ تیا گہو بل موریں - سب بھی گھٹ کاج میں تو رہیں  
مور کہ سیوگ، کنورس راجہ، بد چلن استری۔ اور کیتی مہتر  
جیلوں شول کے سمان دھک دینے والے ہیں۔ ہے مہتر امیری  
شکتی۔ پر بھو سدھو اور ساوی چننا کو چھوڑ دو۔ میں ہر طرح  
سے تمہارے کام آؤں گا۔

کہ سگر یو سینہو رگھو میرا - بالی جہاں اتی رن دھیرا  
مہتر بھی استھنی تال دیکھ لے - پیر پراس گھونا کھ دھما لے  
سگر یو نے کہا۔ ہے رگھو میرا سگر بالی جہاں لوان اور بہت  
جی بھادی یو دھا ہے۔ پھر سگر یو نے شری رام جی کو دھن نامی  
راکشس کی بڑیاں اور تار کے پر کش دھلائے سگر یو کی تسلی کے لئے  
تھکوا ان شری رام جی نے ایک ہی بان سے ان سب پرکشول  
کو مٹ کر گرا دیا۔





ہیں پتھر کی استری اور کنیا، یہ چاروں سہان ہیں جو انکی طرف مہری نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اس کو مار دینے میں کچھ بھی دوش نہیں ہے۔

۵  
مورٹھ تو سی اتسہ اھیما نا ناری سکھاون کر سی نہ کا نا  
حم بھج باں اشتر تیبھی جانی۔ مارا ہسسی ادھم اھیما فی  
جے مورٹھ۔ تجھے اپنے بل پر بے حد اھیما ہے۔ تو نے اپنی  
استری کی بات بھی کان دھکر نہیں سنی۔ سنگریو کو میری بھیاؤں  
کے بل کی شرن میں آیا ہوا جان کر بھی۔ بے بیج اھیما فی! تو نے  
اس کو مارنا چاہا۔

۶  
سٹھورام سوامی سن چل نہ چا تری مور  
پر پھو اچھوں میں پانی انت کال گتی نور

بالی نے کہا ہے شری رام جی سنئے۔ آپ سوامی ہیں۔ اس  
لئے آپ کے سامنے میری خیرانی نہیں چل سکتی۔ ہے پر پھو! انت  
کال میں آپ کی شرن میں اگر بھی میں پانی ہی رہ گیا؟

۷  
مذت رام قی کو مل باقی۔ بالی سس پر سیو رنج پانی  
اچل کروں تن را کھو پیرانا۔ بالی کہا سنو کر پا بندھانا  
شری رام جی نے بالی کی بہت ہی کو مل باقی سن کر اس کے  
سہر پر اپنا ہاتھ پھیلا۔ اور کہا میں تمہارے شریو کو اچل کر دیتا  
ہوں۔ تم اپنے پرائوں کو نہ پھوڑو۔ تب بالی نے کہا۔ ہے  
کر پا بندھان! سنئے۔

۸  
جنم جنم متی جتن کر اہیں۔ انت لام کہہ آوت ناہیں  
جاسو نام نا شکر کاسی۔ دیت سب ہی تم گتی اتیا سی  
متی لوگ جنم جنانتر انیک پرکار کے سادھن کرتے  
رہتے ہیں۔ پھر بھی مرنے کے سے ان کے منہ سے رام نام نہیں  
نکلتا۔ جن کے نام کے بل سے شری شوجی کاشی میں سب کو  
سہان روپ سے ملتی دیتے ہیں۔ (۳)

۹  
عم پین گوچر سوئی آوا۔ پھوری کہ پر پھو اچھوں پتاوا

۱۰  
بہر چیل بل سنگریو کر سہہ مارا بھے مان  
ملاو ابالی رام تب ہر وہ ماجھ سرتان

سنگریو نے بہت سے داؤ پیچ کئے۔ لیکن آخر کار وہ بھے  
مان کر میں میں ہار گیا۔ تب شری رام جی نے تان کر بالی کی چھاتی  
میں بان مارا۔

۱۱  
پرا پکی بھی سر کے لاگیں۔ پنی اکھ سیٹھ دیکھ پر پھو اگیں  
سیام گات سر جاستا میں۔ ارن نین سر چاپ جیر ہا میں  
بان کے لگتے ہی بالی تڑپ کر پھو پری کر پڑا۔ لیکن پر پھو  
رام جی کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ کر بالی پھر اٹھا۔ پر پھو کا سا نولا  
شہر ہے سر پر جٹا بنائے ہیں۔ لال نیتر ہیں اور دھنش پر پان  
چڑھائے ہوئے ہیں۔

۱۲  
پنی پنی جتے چرن جت دینہا۔ سیکھل جنم مانا پر پھو چنہا  
ہر وہ پرتی مکھن کھو را۔ بولا جتے رام کی او نا  
بار بار بالی نے شری رام جی کی طرف دیکھا۔ اور اپنے من کو  
اٹکے چروں میں لگا دیا۔ پر پھو کو پہچان کر اپنے جنم کو اس نے سیکھل  
مانا۔ اس کے ہر دے میں بھگوان کے پرتی پریم ہے۔ پرتو مکھ میں  
کھوڑا جتن تھے۔ وہ شری رام جی کی طرف دیکھ کر بولا۔

۱۳  
دہرم ہتیو آوتر سیو گو سائیں۔ مار پھو موہی بیا دھ کی نا پیں  
میں بیری سنگریو پیارا۔ اوگن کون نا تھ موہی مارا

ہے سوامی! آپ نے دہرم کی رکھشا کرنے کے لئے اوتار  
لیا ہے۔ پھر تجھے شکاری کی طرح دھوکے سے پھپ کر کیوں مارا؟  
مجھ میں کیا دوش ہے۔ جو آپ نے دشمن سمجھ کر مجھے مار ڈالا۔ اور سنگریو  
کو اپنا مہتر سمجھ کر اس کی مدد کی۔

۱۴  
انج بدھو بھگتی ست ناری۔ سنو سٹھ کنیا سم اے چاری  
انہہ ہی کر ششی بلوکے جوئی۔ تاہی بدیں کچھ پا پ نہ ہوئی  
شری رام جی نے کہا۔ ہے مورکھ! سنو جھوٹ بھائی کی پتھر



وہ بھی بھگوان رام خود میری آنکھوں کے سامنے پرگٹ ہو گئے ہیں۔ ہے پرچہ: کچھ ایسا شگفتہ اور سحرانگہ نہ دیکھتا تھا

چوبائی - ۲-۱

رام بانی رنج دھام ٹپھاوا۔ نگر لوگ سب بیال دیاوا  
نارائنی بلاپ کرتا راجا۔ چوٹے کیس نہ دیرہہ سنبھارا  
نارائیل دیکھ رکھو راجا۔ دیرہہ گیان ہر گیتا ہی مایا  
چھت جیل پاوگ لگن سمیرا۔ پنچ رحبت اتی اڑھم سریرا

شری رام جی نے بانی کو اپنے پرہم دھام کو بھیج دیا۔ نگر کے لوگ سب دیا کی ہو کر دوڑے آئے۔ بانی کی استری تارا انیک پرکار سے ولاپ کرنے لگی۔ اس کے بال بھرے ہوئے تھے۔ اور اسے اپنے شری کی ذرا بھی سدھ نہ تھتی۔

تارا کو شوک سے دیا کی دیکھ کر شری رگھو ناٹھ جی نے اسے گیان ایلش کر کے اس کے موہ کو دور کیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ پرکھو۔ جل۔ اگنی۔ آکاش اور ہوا ان پانچ تنوؤں سے یہ بہت ہی ناچیز شری راجا گیا ہے۔

پرگٹ سوٹن تو اگے سووا۔ جیونیتہ کسی لاک تہہ ر ودا  
اچیا گیان چرن تب لاگی۔ لینجیسی پریم کھجکتی برماگی

وہ شری تو صاف طور پر تہارے سامنے سویا پڑا ہے۔ اور جو اتنا نیتہ اڑاشی ہے۔ پھر تم کس کے لئے شوک ہو رہی ہو (ارکھا جس شری کو تم بانی سمجھ کر پتی روپ سے دیکھتی تھی۔ وہ پنچ کھوٹوں سے رچا ہوا ہے۔ وہ تو تیرے ہی سامنے پڑا ہے۔ پھر تم کیوں روتی ہو؟ اور اگر اس شری کے سوامی جیو اتما کو اپنا پتی مانی ہو۔ تو جیو امر ہے۔ اس لئے کھی تھارا رونا دھونا دیرکھتے ہے) یہ سن کر تارا کے من میں گیان کا پرکاش ہو گیا۔ تب وہ بھگوان کے چوٹوں میں گر پڑی۔ اور اُن سے پریم کھجکتی کا وردان مانگ لیا۔

امادار و جوشنت کی نائیں۔ سہی نچاوت رام گو سائیں  
تب سنگر لوی آیسو دینہا۔ مرنک کرم بھی ت سب کینہا  
شوجی کہتے ہیں۔ ہے پرتی سوامی شری رام چندر جی سب

وہ بھگوان رام خود میری آنکھوں کے سامنے پرگٹ ہو گئے ہیں۔ ہے پرچہ: کچھ ایسا شگفتہ اور سحرانگہ نہ دیکھتا تھا

سوٹن گوچر جاسوگن نیتہ شکتی کہہ سترنی گاوتی  
جیت پون من کو نرس کر منی دھیان کہو ناک پاوتی  
مونی جان اتی ابھیان پس پرہو کہو راکھو شری ہی  
اس کو ن سٹھ مٹھ کاٹ ستر تر بار کر تہی ہو رنی  
ویریتی نیتی (یہ بھی نہیں۔ یہ بھی نہیں) کہہ کر جن کا سدا گن گان کرتے ہیں۔ منی لوگ بران من اور اندریوں کو بہت کر اور دشیوں سے نرم سکت کر کے دھیان کرتے ہوئے کبھی کبھاری جن کی بھلاک پاتے ہیں۔ وہ ہی پرکھو آپ ساکشات میرے سامنے کھڑے ہیں۔ آپ نے مجھے بہت ہی شری بھجانی جان کر کہا۔ کہ تم اپنا شری رکھو۔ بھلا ایسا کو ن موہک ہو گا۔ مٹھ سے کلپ برکش کو اکھا کر اس سے ہو کر کانٹے زار بھاری کے درخت کو باڑ کرے گا۔

چھند

اب ناٹھ کر گونا پلو کہو دیو جو پرماگیٹوں  
زہیں جونی جنمو کرم تہہ رام پالو راگیٹوں۔  
پیشینہ تم سم نے بل کلیان پر دیر کھو لکھے  
کہہ یا نہہ ستر تر نائے اپن داس انگدیکھے۔

ہے ناٹھ! اب آپ مجھ پر دیا ورتی کیجئے۔ اور مجھے منہ انگد وردان دیجئے۔ کہ میں اپنے کرموں کے اوصار جس بھی پتی میں ہم لوں۔ وہیں میں شری رام جی آپ کے چوٹوں میں پریم کروں۔ ہے کلیان کاری پرکھو! یہ میرا بیٹا انگد ہے۔ جو تارا اور بلی میں میرے سمان ہی ہے۔ آپ اسے سویکار کیجئے۔ اور اس کی باہنہ پرکھ کر اسے اپنا سیوک بناؤ۔

لام چرن دردھ پریتی گریالی کیتہہ تن تیاگ  
دہا سمن مال جے کنڈھ تے گرت نہ جانے ناگ  
جیسے ہاتھی کو اپنے گلے سے بھوکوں کی مالا گراتے سے

جو لوگ جانتے ہوئے بھی ایسے پرہیز کو تیاگ دیتے ہیں۔ یہ  
پھر کیوں مصیبتوں کے جال میں ڈھکے بیس؟ پھر رام جی نے  
سنگریو کو بلالیا اور انہیں بہت پرکار سے راج نیکی کا پیش کیا۔

کہہ رہے ہو سنگریو ہر لسیا۔ پر نہ جاؤں دس چار ہر لسیا  
گت کر خیم برشتار تو آئی۔ یہ بیٹوں کھٹ سیل پر چھائی  
پھر پرہیز نے کہا۔ ہے بانر راج سنگریو! سنو میں چودہ  
برس تک گاؤں میں انہیں جادوں کا۔ موسم گرما ختم ہو گیا ہے اور  
برسات کا موسم آگیا ہے۔ اس لئے میں تمہارے پاس اس پرست

پر کھڑوں گا۔ سنو بہت کر تونہم را جو سنت بہت دھڑو م کا جو  
جب سنگریو کھوون پھر آئے۔ رام پریشان گری پر چھائے  
تم آنگھ سمیت راج کرو۔ اور اپنے ہر دے میں میرے  
کام کا بھی سدا خیال رکھنا اس کے بعد سنگریو کھڑوٹ آئے تب  
شری رام جی پریشان پرست پر چھائے۔

پر تھم ہیں دلونہ نہ گری کہا را کھینو کر نینائے  
رام کر پانڈھی کچھ دن باس کریں گے آئے  
پہلے ہی دیوتاؤں نے اس پرست میں ایک سند رکھا بیٹائی  
ہوئی تھی۔ انہوں نے سوچ رکھا تھا کہ کر پانڈھان۔ بھگوان شری  
رام چندر جی کچھ دن یہاں آکر کھڑے ہو گئے۔

سندرن کسمیت اتی شو بھیا۔ گنوت مدھپ نر مدھو لو بھیا  
کنڈول پھل پتر سہائے۔ بھے بہت جب تے پرہیز آئے  
پھولوں سے لدا ہوا سندرن ٹری ہی شو بھیا یاد رہا ہے شہد  
کے لایح سے کھنوروں کی لولیاں گنار کر رہی ہیں۔ جب سے پرہیز  
اس بن میں آئے ہیں تب سے بن میں سندرن کندول پھل اور پتے بہت  
زیادہ پیدا ہو گئے۔

دیکھو منو ہر سیل الو پا۔ ہے تہہ انج بہت سر بھوپا  
مہر کھگ مرگ تن دھر دیوا۔ کر پس سدھنی پرہیز کے سیدوا

سندار کو کھٹ پٹی کی بھانت نکالتے ہیں۔ تب شری رام جی نے  
سنگریو کو آگیا دی۔ تو اس نے اپنے بھائی کا ہر تک کام کیا۔

رام کہا انج ہی سمجھائی۔ راج ویرو سنگریو ہی جانی  
رکھو پتی چرن نائے کر ماتھا جیسے کل پر پرست رکھو ماتھا  
تب شری رام چندر جی نے لکشمین کو بھیجا کہ کہا کہ تم جا کر  
سنگریو کو کٹکندھا کا راج سنبھال دو۔ شری رکھو ماتھ جی کی  
آگیا پھر سب لوگ ان کے چرنوں میں منک لو کر چلے۔

پچھن تہرت بولائے پر جن سپر سماج  
راج دینہ سنگریو کہتے انک کہتہ جب راج  
لکشمین جی نے فوراً ہی سب گنوا سیوں کو اور برہمنوں کے  
سماج کو بلالیا۔ اور انکے سامنے سنگریو کو راج پد دیدیا اور انک کو  
یوراج پد (جانشین) دیا۔

اما رام سہر بہت جاک ماہیں۔ گروپت مات بندھو پرہیزو ناہیں  
سر نرنہنی سب کے یہ ریتی۔ سواراٹھ لاگ کر سب پریتی  
ہے پارتی! شری رام چندر جی کے سمان بہت کرنے والا کرو۔  
پتا مانا، بھائی اور سوانی اس سندار میں کوئی نہیں ہے۔ دیوتاؤں  
اور سنی سب کی یہی ریتی ہے کہ مطلب براری کے لئے سب پریم  
کرتے ہیں۔

بالی تر اس بیا کل دن راتی۔ تن بہہ برن چنتا جر چھاتی  
سوئی سنگریو کینہہ کپی راؤ۔ اتی کر پال رکھو سیر سبھاؤ  
جو بالی کے بھے سے دن رات پریشان رہتا تھا۔ جس کے  
شر میں بہت سے زخم ہو گئے تھے اور جس کی چھاتی چنتا  
سے جلتی رہتی تھی۔ اسی سنگریو کو انہوں نے بانروں کا راج بنا دیا۔  
شری رام چندر جی کا سبھاؤ تو بہت ہی کر پاؤ ہے۔

جانت ہوں اس پرہیز پرہیز۔ کا ہے نہ پتی حال نر پرہیز  
پتی سنگریو لینہہ بولائی۔ بہہ پرکار نر پتی سکھائی



منورہ (کشت) اور لٹائی بہت کو دیکھ کر تاؤں کے  
راہ شری رام جی اپنے گھوڑے بھائی لکھن سن سیت وہاں نظر  
گئے۔ دیکھا، سردھ اور شری کھن نروں، پتھریوں، لپٹوں کے  
شریر دھارن کر کے پرہو کی سیوا کرنے لگے۔

منگل روپ بھیمون تب تے گینہہ اس راہی جب تے  
پھٹک سلا آئی سبھر سہائی۔ سبھ اسین تہاں دوو کھائی  
جب سے لکشمی بیتی شری رام جی نے وہاں نو اس کیا۔  
تب سے وہ بن منگل روپ ہو گیا وہاں ایک سندر جیا دار  
پتھر کی سہلا کھی اس پر دوووں کھائی سبھ سے بیٹھ گئے۔

کہت انج سُن کھٹا انیکا کھٹکی برتی برپ نیتی بدیکا  
برشا کال میگھ نبھ جھائے۔ گر جت لاگت پر م سہاے  
شری رام چندر جی بھگتی، ویراگ، راج نیتی اور گیان  
سمبندھی انیکا پرکار کی کھٹائی لکشمی جی سے کہتے گئے۔  
برسات کے موسم میں اکاش پر بادل چھائے ہوئے ہیں۔ اور وہ  
گر جتے ہوئے بہت ہی سندر لگتے ہیں۔

پچھن دیکھو مورگن ناچت باد پیکھ  
گر مہی برتی رت ہرل جس لپٹو بھگت کہنہ دیکھ  
ہے لکشمی! دیکھو یہ مورگن بادلوں کو دیکھ کر کیسے خوشی  
میں ناچ رہے ہیں۔ جیسے ویراگ دان گرہنی کسی دشتو بھگت  
کو دیکھ کر پر تن ہوتے ہیں۔

چو پائی ۱

گھن گھنڈ نبھ گر جت کہو لا۔ پر پامین ڈر پت من مورا  
وامنی دکا لہ نہ گھن ماہیں۔ کھل کے پر تی جتھا کھتر ناہیں  
اکاش میں بادل گھنڈ کر ٹرے زور سے گرج رہے ہیں۔  
ان کی اس گھور گرجا کو سن کر سیاری سیتا جی کے بغیر میرا سن ڈر  
دا ہے۔ چینل بکلی چاک کر بادلوں میں کھڑتی نہیں۔ ارتھات ذرا  
سی چمکتی ہے۔ پھر ٹھپ جاتی ہے۔ جیسے دشت سبھا منش

کی پر تی کھڑتی نہیں ہے۔

برتا میں جلد کھوئی نیارا میں۔ جتھا لہاں بدھ بد پاپا میں  
بونا لکھات آہیں اگر کیسین۔ کھل کے کچن سنت سہہ جیسین

بادل زمین پر جھک جھک کر بارش برسا رہے ہیں۔ جیسے  
وڈیا پاکر زوان نرتا بھاؤ سے جھک جاتے ہیں۔ نوہوں کی  
چوٹیں پر پت کیسے سہن کر رہے ہیں۔ جیسے کہ سنت لوگ دشتوں  
کے مندے کچن سہن کرتے ہیں۔

چھدر ندیں بھر چلیں تو راٹی۔ جس تہوڑیوں کھل اتراٹی  
کھوئی پرت بھاڑھا بر پائی۔ جنو جیوی مایا کپٹانی  
چھوٹی ندیوں میں جل نہیں سمارا۔ وہ جل سے بھر بھر کر  
اچھل کر اپنے کناروں کو ڈھونڈتی ہوئی بہہ رہی ہیں۔ جیسے سیت جت  
اسند سر روپ شندھ جیویا کے سناک سے میلا ہوا جاتا ہے۔

سمٹ سمٹ جل بھر ہیں تلاوا۔ جمے سنگن سجن ہیں آوا  
سرتا جل جل بندھی نہنہ جاتی۔ ہوئے جل جمے جن ہر پائی  
جل اکٹھا ہو کر تالابوں میں کیسے بھر رہا ہے جیسے شہ گن  
(نیک صفات) ایک ایک کر کے نیک پرتوں کے پاس ملے  
جاتے ہیں۔ ندیوں کا جل سمندر میں جا کر اس پر کار شانت ہو جاتا ہے۔

ہر ت بھوئی ترن سنکل سمجھ پر ہیں نہیں پنتھ  
جمے پاکھنڈا میں گپت ہو ہیں سدا گرنتھ

گھنے گھاس سے پر کھوی ہری بھری ہو گئی ہے۔ کہ راستہ ہی  
دکھائی نہیں پڑتا۔ جیسے پاکھنڈ مت کے پرچار سے وید آرک سچے  
گرنتھ چھپ جاتے ہیں۔

چو پائی

داور دھن پھو دسا سہائی۔ سید پر پھیں جنو جو سمدائی  
نوپو بھٹے بٹپ اینکا۔ سادھاک من جس ملیں بدیکا  
مینڈکوں کی آواز چاروں طرف سے آرہی ایسی سہائی لگتی  
ہے۔ جیسے وڈیا دھنوں کے گروہ وید ستر ٹرہ رہے ہوں۔ اینکوں

طرح طرح کے کیڑوں مکوڑوں سے بھر رہی ہوتی پرتھوی کیسے  
شو بھاپا رہی ہے۔ جیسے اچھے راج کو پا کر یہ جا بھتی ہے (خوشحال  
ہوتی ہے) بہت پانی کے بڑے تہن سے مسافر لوگ ادھر ادھر تھک کر  
کھڑے گئے ہیں۔ جیسے گیان و چار کے بڑے پیمانہ لڑیوں کی رشتیوں کی  
اور گئی رگ جاتی ہے۔

کپڑوں پر مل بہہ مارا تہن تہنہ میٹھ ہلا پڑیں  
دھماکے کیوت کے اچھیں گل سا دھرم رنا ہیں  
کبھی کبھی بڑے زور کی ہوا چلنے لگتی ہے اور بادل ادھر  
اُدھر غائب ہو جاتے ہیں۔ جیسے دُرا چار کی پتر کے پیدا ہونے سے  
گل کے کم دھرم گرم نشاٹ ہو جاتے ہیں۔

کپڑوں دوس جہنہ تہن تہنہ تہن تہنہ پر کٹ تلنگ  
دو ہا پنے اچھے گیان جھے پائے کساک سسٹاک !!  
گھنے ماروں کے کارن کبھی تو دن میں ہی گھور اندھیرا چھا  
جاتا ہے۔ اور کبھی سورج پر کٹ ہو جاتا ہے۔ جیسے بری صحبت  
پاکر گیان نشاٹ ہو جاتا ہے۔ اور اچھی صحبت (سست سنگ)  
پائے پر پیدا ہوتا ہے۔ چو پائی

برشا بگت سرور تو آئی۔ چھیں دیکھو پریم سہرائی  
پھولیں کاس کل جی چھائی۔ جتو برشا رت پر کٹ بڈ پائی  
ہے لکھن۔ دیکھو۔ برکھا رت جی گئی۔ اور پریم سندر سندر  
رت آگئی۔ پھولے ہوئے کاس سے ساری پرتھوی چھا گئی ہے۔  
مانو برکھا رت نے کاس روپی سفید بالوں کو پر کٹ کر کے اپنے بڑھاپے  
کو جلا دیا ہو۔

اُرت اگست تہن تہنہ جل سوشا۔ جھے لو جی سوشے سفتوشا  
سرتا سرتا مل جمل سوبا۔ سفت ہرہ جس گت مذموبا  
اگست (ستارے کا نام) نے آکاش میں چڑھتے ہی راستوں  
کے جل کو ایسے سکھا ڈالا جیسے سنسوش کو سکھا ڈالتا ہے۔ ندیوں  
میں اور تالابوں میں نرمل جل ایسے شو بھاپا رہا ہے۔ جیسے ہرکار اور

دھتوں میں نئے نئے پتے نکل آئے ہیں جس سے وہ ایسے سرتا  
ہو کر خوش نظر آتے ہیں۔ جیسے سادھک کاس گیان پراپت ہو جاتا  
ہو جاتا ہے۔  
ارک جو اس بات پہنچو جھینو۔ جس سراج کھل اُرکیم گھینو۔  
کھوجت کپڑوں نے انہیں زور کی کر کے کرودھ جھے دہرم ہی زوری  
مدار اور جھاک کے پتے جھڑ گئے ہیں۔ جیسے دہرانا راہ  
کے راج میں دشوں کی سرگرمیاں جاتی رہتی ہیں۔ دھول تو کہیں  
دیکھنے کو بھی نہیں ملتی۔ جیسے کرودھ دہرم کو دور کر دیتا ہے۔

نسہی سمتن سوہ جی کیسی۔ اپکاری کے سمتتی جیسی  
نسہی تم کھن کھلیوت پراجا۔ جنود بمجھنہ کر ملا سماجا  
ان سے ہری بھری بھرتی کیسے شو بھاپا رہی ہے۔ جیسے پر  
اپکاری پتر کا دھن و مال رات کے گھنے اندھیرے میں جھنکو  
شو بھاپا رہے ہیں۔ مانو پاکھنڈیوں کا سماج اُچھا ہو۔

چا برشا چل پھوٹ کیا ریں۔ جھے سمتن پھٹیں پکڑیں ناریں  
کرشی نرائیں جتو کسانا۔ جھے بڈھ جھیں سوہ مداماتا  
بھاری بارش سے کھیتوں کی کباریں پھوٹ چکی ہیں جیسے  
آزاد ہو کر ستریاں بگڑ جاتی ہیں۔ جتو کسان کھیتوں میں ملائی کر  
کے گھاس پھوس کو فصل سے باہر نکال کر پھینک رہے ہیں۔  
جیسے بدھیان لوگ سوہ۔ اہنکار اور مان کا تیاگ کر دیتے ہیں۔

دیکھیت چکر پاک کھاگ تاپیں۔ کلی ہی پائے جھے دہرم پراپیں  
اوشتر پرتے ترن نہیں جاما۔ جھے ہری جن سہی اتج نہ کاما  
چکوا۔ چکوی بھی تو کہیں دکھائی نہیں دے رہے ہیں۔  
جیسے کھجک کو پا کر دہرم بھاگ جاتا ہے۔ جھل میں بھی بارش ہوتی  
ہے۔ پروہاں گھاس تاک نہیں جتی۔ جیسے ایشور بھکت کے ہر  
میں کام پیدا نہیں ہوتا۔

بہیدہ جنتو سسٹکل تھی بھراجا۔ پر جا باڈھ جھے پائے سہراجا  
جہنہ تہن تہن پتھک تھک مانا۔ جھے اندری گن اچھیں گیانا



اکیان سے بہت سنت ہاتھوں کا ہر ذرہ نریل ہوا سو ہوتا۔

رس در سو کھسرت سربانی - متا تیاگ کر ہیں جے گیانی  
جان سسر مندو کھنجن آئے - پائے سمے جے سنگرت سہاگے  
مندیوں اور تالابوں کا جل دھیرے دھیرے سوکھ رہا ہے۔  
جیسے گیانی یرش متا (موہ) کا تیاگ کرتے ہیں۔ سسر تو کو جان کر  
کھنجن بھی آگئے۔ جیسے وقت پائے پر پڑ کر م اپنا کل اپنے کیلئے  
پرگٹ ہو جاتے ہیں۔

پنک نہ رینو سوہ اس صرنی - مٹی پین نریپ کے جس کرنی  
جل سنگرت چرک لکھیں عیتا - ابدہ کھٹی جے دھن ہینتا  
نہ کیچڑ ہے نہ ڈھول - دھرتی صاف سٹھری کیسی شو بھائی  
ہے۔ جیسے نیکی میں ماہر راہ کی کرنی شو بھائی ہے۔ پانی کو سٹھتے  
دیکھ کر تھیلیاں ویاکل ہو رہی ہیں۔ جیسے کوئی مورکھ گرتستی ذہن  
کے بنا ویاکل ہوتا ہے۔

رینو گھن نریل سوہ اکا سا - تھرن او بر سیر سب آسا  
کہنہ کہنہ برشتی ساڈی تھوری - کو ویاک پاؤ بھگتی جے موری  
بغیر بادلوں کے صاف آسمان ایسا شو بھایا ہے۔  
جیسے ایشور کا بھگت سب آسمانوں کو چھوڑ کر شو بھایا ہے۔  
کسی کسی ستھان میں سسر نہ سم کی بھی تھوری تھوری بونرا باندی  
ہو رہی ہے۔ جیسے کوئی بھی در لا یرش ہری بھگتی کو پاتا ہے۔

چلے یرش تھ تگر نریپ تاپس پنک بھکاری  
جے ہری بھگتی پائے شرم نہیں اشتری چساری  
موسم کھلا پاکر راہ لوگ فحشائی کے لئے تپسوی تپ کرنے  
کے لئے، بیو پاری بیویار کے لئے اور بھکاری بھگتا کے لئے اپنے  
اپنے ٹھکانوں سے پرت ہو کر چل دیئے۔ جیسے بھگوان کی بھگتی پاکر  
چاروں آشرم والے اپنے اپنے آشرموں کے کھنجن سا دھنوں کی تکلیف  
کو چھوڑ دیتے ہیں۔

سکھی میں جے نیراگا دھا - جیمہ ہری شرن نہ اکیٹ بادھا

پھولیں مکمل سوہ سرکیسا - نرگن برہم سنگن بھٹیں جیسا

جو پھلیاں اٹھاہ جل (سمندر) میں ہیں۔ وہ سکھی ہیں۔  
جیسے بھگوت شرن میں آہانے پر ایک بھی دھک نہیں رہتا۔ کس  
کے پھولوں سے تالاب کیسے شو بھایا رہا ہے۔ جیسے نرگن برہم  
سنگن ہونے پر شو بھایا پاتا ہے۔

گجٹ اندھکر مکھر انو پا - سندر کھاک زونا نا رو پا۔  
چکر باک من دھک لکھی - جیمہ دھن پر سمیتی دیکھی  
بھنرے لاثانی شبد کرتے ہوئے گونج رہے ہیں۔ اور بھٹیوں  
کی طرح المرح کی سندر اور آدھی ہے۔ چکر اچھوکی رات کو  
دیکھ کر سن میں بہت ڈھکی ہیں۔ جیسے دشت سبھاوشل دوشن  
کی خوشحالی کو دیکھ کر ڈھکی ہوتا ہے۔

چاتاک رٹ ترناتاتی اوہی - جے سکھ لہ نہ سندر دوی  
سز اتپ لکھی سی اپہرنی - سنت درں جے پاتاک ٹرنی

پسپہا پی پی کی رٹ لگاتا ہے۔ اسے ٹری پیاس ہے۔  
جیسے ٹری سنگری کے درہی (مخالف) کو کبھی سکھ نہیں ملتا۔  
وہ سکھ کے لئے چلتا ہے۔ رات کو چندرا سدر تو کے تاپ کو  
ہر لیتا ہے۔ جیسے سنتوں کے درن سے باپ دور ہو جاتے ہیں۔

دیکھ اندو چکور سمدانی - جیتو ہیں جیمہ تھرن ہری پانی  
سکٹ نس پیتے ہم ترا سا - جیمہ تھرن دروہ کیش کل ماسا  
چندرا کو دیکھ کر چکر مندنی اس پر کار بھگتی لگائے اس کی  
اور دیکھ رہی ہے۔ جیسے بھگوان کا بھگت بھگوان کے درن پاکر  
بھگتی لگائے ان کی اور دیکھتا ہے۔ چچر اور ڈانس سدری کے بچے  
سے اس پر کار نشٹ ہو گئے۔ جیسے ویدوان برہمنوں کی سناٹ  
ویر کرنے سے کل کا ناس ہو جاتا ہے۔

بھومی جو سنکل ہے گئے سدر تو پائے  
سدر گرو ملیں جا ہیں جے سیندھ بھیم سمدائے

جیسے سچے گرو کے مل جانے پر سب شہ کا اور بھرم سموہ  
کناش ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی برسات میں پرتھوی پر جو کڑے  
مکڑے پیدا ہو گئے تھے۔ وہ سب سر در تو کے اگلے پرلٹ  
ہو گئے۔  
کئیوں نے جو حیات ہوئی۔ تات جن کرائیوں سوئی  
سگر لوہوں مدھ مور لیساری۔ پاواراج کو کس پر ناری  
سینا جی کہیں بھی ہوں۔ اگر وہ زندہ ہوئی۔ تو ہے تات!  
میں کوشش کر کے انہیں ضرور لاؤں گا۔ راج خزانہ و راجدانی  
اور استری باکر سگر لوہے بھی میری مدھ بھلا دی۔

جیہیں سب ایک مارا میں بالی۔ تہیں ستر تھوں موڑھ کہنہ کالی  
جاسو کرپا چھو تھیں مدھو با۔ تاکہنہ اُما کہ سپتے ہوں کو با  
چس بان سے میں نے بالی کو مارا تھا۔ کل اسی بان سے اُس  
موڑھ سگر لوہ کو ماروں گا۔ شو جی کہتے ہیں۔ ہے پرتی! جن کی کرا سے  
ابھیان اور سوہ جھوٹ جاتے ہیں۔ اُن بھگوان کو کہیں سپتے میں بھی  
کرودھ نہیں ہو سکتا۔ یہ تو بھگوان کی نر لسیلا کا ایک چنکار ہے۔  
جا نہیں یہ چرت مٹی گئی۔ جنہر گھو پیر چرن رتی مانی  
چھمن کرودھ ورت پر ہو جانا۔ دھنش چڑھائے گئے کر بانا  
بھگوان شری رگھو پیر کی اس لیلیا کو وہ مٹی گئی لوگ جانتے  
ہیں جنہوں نے بھگوان کے چرنوں میں پرتی جوڑ لی ہے۔ لکشمں جی  
نے جب شری رام چندر جی کو غصے میں دیکھا۔ تو انہوں نے دھنش  
اٹھا کر بان ہاتھ میں پکڑ لیا۔

تب آج ہی سمجھا وار گھو پتی کرونا سینو  
دوہا بھنے دیکھائے لے اور ہوتا تکھا سگر لوہ

تب دیا کی سیما (مد) شری رگھو ناٹھ جی نے چھوٹے  
بھائی لکشمں جی کو سمجھا کر کہا۔ کہ ہے تات! پتر سگر لوہ کو صرف  
ڈرا دھکا کر یہاں لے آؤ۔ (ارکھت اُسے کوئی کشٹ نہ پہنچا)  
ایسہاں پونہ صرت نے سچا را۔ رام کاج سگر لوہ سارا  
نکٹ جاتے چرنتھہ ہر نا وا۔ چار پیر پیر ہی پیری سمجھا وا

بہر پون کمار شری ہنومان جی نے وچار کیا۔ کہ سگر لوہ نے  
شری رام جی کے کام کو بھلا دیا ہے۔ انہوں نے سگر لوہ کے پاس  
جا کر چرنا میں سہر نوایا اور چاروں پرکار کی سنتی کہہ کر انہیں سمجھایا۔

سُن سگر لوہ پر م بھنے مانا۔ بے مہر پیر پیر گب نا  
اب مارت مارت موت سموہا۔ بھنے مو جہنہ تہنہ بانر جوہا  
ہنومان جی کے بچن سُن کر سگر لوہ بہت ڈر گیا۔ اور کہنے لگا۔  
و شیوں نے میرے گیان کو ہر لیا ہے۔ اب ہے پون کمار! جہاں  
جہاں بانروں کے دل رہتے ہیں۔ وہاں دوتوں کے سموہ کو بھجو۔

کہہو پاکہ ہنہ او نہ جوئی۔ موریں کرتا کر بارہ ہوئی  
تب مہنومت بولا لے دوتا۔ سب کر کر سمان۔ ہوتا!  
اوسب بانروں کے دلوں کو کہلا بھجا۔ کہ پندرہ دن کے  
اندر اندر جو نہ آئے گا۔ وہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگا۔ تب  
ہنومان جی نے دوتوں کو پلا کر سب کا بہت ادر کیا۔

بھنے اوی پرتی ننتی دھیرائی چلے سکل چرنتھہ سمر نامی  
ایہی اوسر چھمن پیر آئے۔ کرودھ دیکھ جہنہ تہنہ کبی دھائے  
اور انہیں بھنے۔ پرتی اور ننتی بھی دکھلائی، سب دوت  
چرنوں میں سر لو کر چلے اتنے میں لکشمں جی بھی نگر میں آ پہنچے۔  
اُن کو غصے ہوا دیکھ کر بانر اڈھرا دھر بھاگے۔

دھنش چڑھائے کہتا تب جا کر لوں پیر چھار  
بیا کل نگر دیکھ تب آئیو بالی کمار

لکشمں جی نے دھنش چڑھا کر کہا۔ کہ نگر کو جلا کر بھی راٹھ  
کے دیتا ہوں۔ تب نگر کی گھبراہٹ دیکھ کر بالی پتر انگدی  
اُن کے پاس آئے۔  
چوایا

چرن نامے ستر بنتی کینہی۔ چھمن اچھے بانہہ تہی دہی  
کرودھ ورت چرنتھہ سُن کا تا۔ کہہ کپیں اتی بھنے اٹھانا  
لکشمں جی کے چرنوں میں سہر نو کر انگد نے سنتی کی تب



پرست ہوئے چل دیئے۔ اور جہاں پر کشری رکھنا تھا جی ہتھے۔  
وہاں آہنچے۔ چو پائی

مائے چرن بر کہہ کر جوری۔ ناتھ موی کچھ ناہیں کھوری  
اتر سید پرل دیو تو مایا۔ چوٹے رام کر مہوجوں دایا  
شری رکھونا تھا جی کے جڑوں میں سر نوا کر اور ہاتھ جوڑ کر  
سگر پونے کہا۔ ہے ناٹھ۔ میر کچھ بھی دوش نہیں ہے۔ ہے دیو!  
آپکی سہمی آیا بہت ہی ہلوان ہے۔ وہ بھی چھوٹی ہے جب آپکی  
دیا درشتی ہو۔

بستے بس تر ترمی سوامی <sup>۲۰۷</sup> میں یا نور پشوی اتی کامی  
ناری نین سر جہاں نہ لا گا۔ گھور کر وہ دم نسی جو جاگا  
لوکھ پاس چلیں گرنہ بندہ یا۔ سوتر تہ سمان رکھو دایا  
یگن سادھن میں نہیں ہوئی۔ تمہری کرایا پاد سے کوئی کوئی

ہے سوامی! دیوتا منش، اور منی سہمی دخیوں کے ادھین  
ہیں۔ پھر جس تو یا مریشو مہا پتج منڈ جاتی سچا دے ہی کام اندھ ہوں  
استری کا تیرنگہ جس کو نہیں لگا۔ اور جو کر وہ نوپ بھینکر اندھیری  
رات میں بھی ماکتار رہتا ہے۔ ارتھات جو کر وہ کے قاب میں نہیں  
آتا۔ اور جس کے گلے میں لوکھ رڈی پھانسی نہیں پڑی۔ ارتھات جو بھی  
لوکھ کے دوش میں نہیں ہوا۔ ایسا منش تو پھر آپ کا ہی روپ ہے  
منش میں ایسا گن سا دھنوں سے نہیں ہو سکتا۔ بلکہ جس پر آپ کی  
کرایا ہوئی۔ وہ ہزاروں میں سے کوئی اسے پراپت کرتا ہے۔

تب لکھتی بولے مسکائی۔ تمہرے موی بھرت جیے بھائی  
اب سوئے جتن کر مومن لائی۔ جہیں بدی ستا کی سٹھ پائی  
تب خری رکھونا تھا جی مسکر کر بولے۔ ہے بھائی! تم غے بھرت جی کی طرح پیار ہو  
خود کر کے وہی آپائے کرہ جس آپائے سے سیتا جی کی کچھ غمرے۔

ایہی بدھی ہوت تب ہی آٹے بانر جوٹھ  
دوہا نا نا برن سکل دسی دیکھنے کیس بر جوٹھ  
اس پر کار بات چیت ہو ہی تھی۔ کہ اتنے میں بانر دس

لکھن جی نے بھجوا اٹھا کر کہا۔ کہ ڈرو نہیں سگر پونے اپنے کانوں  
سے لکھن جی کو کر وہ بھرا سگ کر ڈر کے مارے ٹھہر کر کہا۔

سنو ہنو منت سنگ لے تارا۔ کر بیتی سچا و کمارا  
تارا سہت جائے ہنو مانا۔ چرن بندی پر مہوجس بکھانا  
ہے ہنومان! سنو۔ تم اپنے ساتھ تارا کو لے کر لکھن  
جی کے پاس جا کر بیتی کر کے بکھا بھجھا کر انہیں شانت کرو۔  
ہنومان جی نے تارا سمیت جا کر لکھن جی کے جڑوں کی بندنا  
کی اور پر مہوجس رام جی کے سندریش کا ورن کیا۔

کر بیتی مخدر لے آئے۔ چرن کھائے پلنگ سیٹھا۔  
تب کیس چرن نہر سیر ناوا۔ گہر بچھو چھین کتھ لگاوا  
وہ دو نو بیتی کر کے لکھن جی کو راج محل میں لے آئے  
ان کے چرن دھو کر انہیں پلنگ پر بٹھایا۔ تب سگر پونے لکھن  
جی کے چرنوں میں سر دایا۔ بچھایا کر اسے لکھن جی نے گل لگایا

ناٹھ بستے سم مد کچھ ناہیں۔ منی من موہ کری چن مایں  
سنت بنیت چن شکھ پاوا۔ چھین تہی مہوجس سچھاوا  
سگر پونے کہا۔ ہے ناٹھ! دوشے کے برابر اور کوئی مد نہیں  
ہے۔ دوشے تو چھین بھوس میوں کے من کو بھی موہت کر دیتا ہے  
سگر پونے کے بیتی بھرے بچوں کو سگ کر لکھن جی بڑے پرست  
ہوئے۔ اور ان کو بہت پرکار سے سچھایا۔

یوں تینہ سب کتھا سناٹی۔ جیہی بدھی گئے دوت کدائی  
تب جس پر کار دوتوں کے سموہ چاروں طرف کو بھیجے تھے۔ وہ  
سب سماچار ہنومان جی نے لکھن جی کو کہہ سنایا۔

ہرش چلے سگر پونے تب انگد اڈی کیسی ساتھ  
دوہا رام انج آگس کر آئے جہنہ رکھو ناٹھ  
تب انگد وغیرہ بانروں کو ساتھ لے کر اور شری رام  
چندر جی کے چھوٹے بھائی لکھن جی کو آگے کر کے سگر پونے

تب سگر پو بولائے انگد نل ہمتو مننت

سگر کی آگیا پاتے ہی سب بانر ادھر ادھر جاوےں طرفوں  
میں چل پڑے تب سگر نے انگد نل اور سہواں آڑی سگر  
پودھاؤں کو بلوایا۔

سہو نل انگد منو مانا۔ جام و نشتی دھیر سہو  
سکل سبھٹل و جہن جاہو۔ سینا سبھٹل پو چکھو سب کاہو  
ہے دھیر دھت اور جتر نل وانگد، منوان اور جا و نشت  
تم سب شریٹھ دیر دھت کی طرف جاؤ۔ اور جو جہاں لے سب  
کسی سے سینا ہی کا پتہ پوچھو۔

من کرم بن سو جتن بجا رہو۔ رام چندر کر کارج سہو اپو  
بھانویٹھ سیئے آرا کی۔ سوای ہی سب بھاگھل تیا کی  
من بن اور کرم سے سینا ہی کا پتہ لگانے کا ہی اُپائے سوچا  
اس پر کار شری رام جی کے اس کام کو سچل کرنا۔ سو روک کو بیٹے سوار  
اگنی کو سامنے سے سیون کرنا چاہئے لیکن سوای کی سیوا تو چل چھوڑ  
کر من بن کرم سب طرح سے بچے بھاؤ سے کرنی چاہئے۔

تج مایا سبے پر لوکا۔ شہیں سکل بھو سبھو سوکا  
دھیر دھت سکر کھل بھائی سبھتھرام سب کام بھائی  
سندھ کے وشے دھوگوں اور نیاؤں شیش و خضر سے کو چھوڑ  
سوای کی سیوا کرنا آڑی شہ ساہنوں کا واسطہ نہ کر کے پر لوکا  
کو سدھارنا چاہئے جس سے ہم نرن رونی سندھ ساگر سے پہنچ سکتے  
سنتاپ مٹ جائیں بھائی! جنم لینے کا بھی اُتم ہیں ہے۔ کہ  
سب کامناؤں کو چھوڑ کر شری رام جی کا بھجن کیا جائے۔

سوئے لنگیہ سوئی بڑ بھاگی۔ جو رکھو ہیر جرن افورائی  
ایس ماگ جرن سہو نائی۔ چلے ہر شمرت رگھورائی  
وہی گن دان ہے اور وہی سو بھائیہ دان (خوش قسمت)  
ہے۔ جو شری رکھو ناگہی کے جرنوں میں رہتی رکھتا ہے۔ آگیا مانگ کر  
اور جوں میں سر جھکا کر شری رکھو ناگہی کا سہرا کرتے ہوئے۔

گروہ کے گروہ گئے۔ وہ بہت ہی رنگوں کے تھے۔ اور دھیر دھو  
سب دشاؤں میں بانروں کے دل کے دل دکھائی دینے لگے۔

چوٹی  
پتھر کھک اُمایش دیکھا۔ سو سورکھ جو کرن چہ لیکھا  
آئے رام یدنا و میں ماکھا۔ نہ کہ بدن سب بھو میں ساکھا  
شو جی کہتے ہیں۔ ہے بارتی! بانروں کے اس اپارٹ سکر  
میں نے دیکھا تھا۔ اُس کی جو گنتی کرنا چاہے وہ مورکھ ہے سب  
بانر آکر شری رام جی کے چروں میں سر جھکاتے ہیں۔ اور اُنکے  
سندھیکہ کو دیکھ کر اور اپنے آپ کو اُن کی شرن میں محفوظ دیکھ کر  
پر تن ہوتے ہیں۔

اس کی ایک نہ سینا ماہیں۔ رام کس بھی پوچھی ناہیں  
یہ کچھ نہیں پر بھو کے ادھیکا کی۔ پسوروپ سیا پاک رگھورائی  
اگل سکر میں ایک بھی ایسا بانر نہ تھا جس سے شری رام جی نے  
اُس کی گنتی نہ لے لی ہو۔ پر بھو شری رام جی کے لئے یہ کچھ بڑی بات  
نہیں ہے۔ کیوں کہ وہ دشوروپ اور سوروپ پاک ہیں۔ ارتھات  
و دسب روپوں کا اور سب ستھاؤں میں موجود ہیں۔

ٹھاکرے جینہ تہنائیں پائی۔ کہ سگر پو سب ہی سمجھائی  
رام کج اُرو مور نہورا۔ بانر جو بھ جاہو جہوں اورا  
سب بانر آگیا پکر ادھر ادھر کھڑے ہو گئے تب سگر نے  
سب کو سمجھا کر کہا کہ ہے بانر! تم سینا ہی کی سدھ کے لئے  
جاوےں طرفوں میں جاؤ۔ یہ شری رام جی کا کام ہے۔ اور کچھ پر تم  
لوگوں کا احسان ہے۔

جنگ ستا کہنہ کھو جھو جانی۔ ماس دیوس مہنہ آٹھو بھائی  
اودھی میٹ جو نو سدھ پائیں۔ آوے سینتی سو موہی مریش  
جائی جی کی تلاش کرو۔ ہے بھائی! جینے بھر میں دیس لوٹ  
آنا جو مینے بھر کی میعاد گزار کر بنا چر لگائے ہی لوٹ آئے گا اُسے  
مردانا ہی پڑے گا۔  
دوبا  
بچن مننت سب بانر جہنہ تہنہ چلے تر منت



انگھادی ویر پرت ہو کر چلے۔

پاچھیں پون تینہ سہروانا۔ جان کرج پر جو بھٹ بلوا  
پرسا سیں سرورہ پانی۔ کر دھو کا دھری جن جانی  
سب کے پیچھے پون گمار شری ہنومان جی نے سرورایا۔  
شری رام جی نے کار کا وچار کر کے انہیں اپنے پاس بکلیا۔ اپنا  
ہاتھ گل ہنومان جی کے سر پر پھر دیا اور انہیں اپنا سیدھا جان کر  
اپنے ہاتھ کی انگوٹھی اوتا کر دی

بہر پر کار سیت ہی سمجھا ٹھہرو۔ کہ بل برہ بیگ تمہارے ٹھہرو  
ہنومت جنم سچھل کر مانا۔ چلیو ہر دوسے دھکر کر بانہا نہ  
شری رام جی نے وراج کرتے وقت ہنومان جی کو کہا کہ تم  
بہت پر کار سے سیتا جی کو سمجھا نا میرے بل کا دن کر کے انہیں  
دھیرج دینا۔ اور اُسکے ہاتھ میں جو سری ریشا ہوئی ہے۔ روک کر  
کہر دینا۔ یہ سب کام پورا کر کے چلیو اور آنا ہنومان جی نے اپنا  
جنم سچھل سمجھا۔ اور کر یا دھان پر جو شری رام جی کا دھیان ہر دوسے  
میں دھان کر کے چل دیے۔

جدی پر جو جانن سب باتا۔ راج نیستی را کھت ستر تاتا  
روتاؤں کے بچے دھو کر لے والے پر جو انتہائی شری رام  
چندو جی اگر جو سب کچھ جانتے ہیں۔ تو یہی راج نیستی کی مراد  
کا پالن کرنے کے لئے وہ اور اُنہی ہانروں کو بھیج رہے ہیں۔

چلے سکل بن کھوجت ستر ستر گری کھوہ  
رام کا راج لیلین من پسرا تن کر پھوہ

سب بانربن، ندی اور پرتوں کی غاروں میں سیتا جی  
کو کھو جتے چلے جا رہے ہیں۔ من شری رام جی کی سیوا میں لالین  
ہے دنگدھ ہے۔ استغفر ہے کسی کو اپنے شری کی بھی وہ منتا  
نہیں ہے۔

کستھول ہوئے سچھلے پھٹیا۔ پران لیلین ایک ایک تھپٹا  
بہر پر کار گری کا لہر پھری۔ کوئی منی۔ ملے تہا سب لہے ہیں

راستے میں اگر کوئی رکشش مل جاتا ہے۔ تو ایک ایک  
تھپٹے ہی اس کی جان نکال لیتے ہیں۔ پہاڑوں اور بنوں کو  
بہت پر کار کھوج رہے ہیں۔ کوئی منی مل جاتا ہے۔ تو اس سے  
سیتا جی کا تہہ پر چھنے کے لئے گھر لیتے ہیں۔

لاگی ترشنا اتنیسہ اکھلانے۔ رہنے جل کھن گھن بھلانے  
سکھن ہنومان کینہہ انو مانا۔ من بہت سب جو صبل پاتا  
اتنے میں سب کو بہت ہی پیاس لگ گئی۔ پیاس کے  
مارے سب تر پتے لگے۔ جن کو میں نہیں بلتا۔ گھنے جنگل میں راستہ  
بھول گئے ہنومان جی نے من میں دھار کیا۔ کہ پانی کے پنا  
سب بانرہ ہی چاہتے ہیں۔

چرٹھ گری سچھل سچھل دیکھا۔ بھوٹی بہر ایک کو نیک سچھیا  
چکھناک یک سنس اڑا ہیں۔ بہر تک کھاک پر سہیں ہی ماہیں  
انہوں نے پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر چاروں طرف دیکھا۔ تو  
انہیں زمین کے اندر ایک گچھا میں ایک اچھیا دکھائی دیا۔  
اُسکے اوپر چوکے، بگے اور سنس اڑ رہے ہیں اور بہت سے  
چنچلی اُس گچھا کے اندر چلے جاتے ہیں۔

گری تے ستر لون ستر آوا۔ سب کہنے لے ستر دیکھاوا  
اکیں کے ستر منت ہی لینہا۔ پھٹے بہر بلنب نہ کینہہا  
پون گمار شری ہنومان جی بہت سے اُتر آئے اور کھسب  
کو لے جا کر انہوں نے وہ گچھا دکھائی۔ سب نے ہنومان جی کو  
آگے کر دیا۔ اور اُس گچھا میں جانے میں ذرا دیر نہ کی۔

دیکھ جائے اپلن برہر بگست بہر سچ  
دوا مند ایک رپر تہنہ پھٹی ناری تپ پتج

اندھا کر انہوں نے ایک سدر باغچے اور تالاب دیکھا۔  
جس میں کہ بہت سے گل ہوئے ہوئے ہیں۔ وہاں ایک سندر  
ہے جس میں ایک تپ کی روشنی استری بھی ہے۔

چو پانی

دور تے تا ہی سنبھہ سیرناوا۔ پونچیس پنج ترانت سناوا  
تیرہیں تب کہا کر جو بھل پانا۔ کھا ہو سس سندھ بھل پانا  
دور سے ہی سب بازوں نے اسے سیرنوا یا اور اس کے پوچھنے  
پر اپنا سا حال کہہ سنایا۔ تب اس نے کہا کہ تم سب جل پان کرو  
اور طرح طرح کے سندھ اور میٹھے پھل کھاؤ۔

جن گینہہ مدھر پھل کھائے۔ اس لکٹ پنی سب جل آئے  
تیرہیں سب اپنی کھٹا سٹانی۔ میں اب جاں بہا رھو رانی

سب نے اشنان کر کے میٹھے پھل کھائے۔ تب سب پھر  
اس کے پاس چلے آئے۔ تب اس نے بازوں کو اپنی سادی کٹھا کہہ  
سنائی اور کہا کہ میں اب شری رگھوناکھ جی کے پاس جاؤں گی۔

مود ہونین سیر تاج جا ہو۔ سیو سیست ہی بن بچتا ہو  
نین موہنی دیکھیں سیرا۔ ٹھاڈھے کل بندھو کے تیرا  
تم لوگ اپنی ہنچیں بند کرو۔ اور گھٹا کو چھوڑ کر باہر جاؤ۔  
ہمت نہ دارو۔ تم سیتاجی کو پاماؤ گے۔ انہوں نے انہیں بند کر دیں  
اور جب کھول کر دیکھا۔ تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ وہ سب سندھ کے  
کنار پر کھڑے ہیں۔

سو پنی گئی جہاں رگھوناکھا۔ جائے کس پدنا سے سی ماتھا  
نانا کھانت پنے تیرہیں کینہی۔ ان پانی کھتی پیر بھو دینہی  
وہ خود شری رام جی کے پاس گئی۔ اس نے جا کر پیرہو کے  
چرن کسلیں میں سیرنوا یا۔ اور بہت طرح سے نینتی کی۔ پیر بھو  
شری رام چند جی نے اسے اپنی اچل بھگتی دی۔

بدری بن کہنتہ سو گئی پیر بھو اگیا دھرسیس  
وہا اہر رام چرن جگ جے بندت اج اریس  
پیر بھو کی اگیا کو سر پر دھر کر اہر شری رام جی کے دونوں چرنوں  
کا دھیان ہر دے میں دھر کر جن چرنوں کی بندہ برہما اور شوجی  
بھی کرتے ہیں۔ وہ بدھا آشم کو پٹی لگا۔

ایہاں بجا رہیں کی من باہیں۔ سیتی اوڈھی کاج کچھ ناہیں  
سب بل کہیں پر سپر باتا۔ بنو سندھ لیس کرب کا بھرتا  
ادھر بانو جاد کر رہے ہیں۔ کہ ہینہ تو فتم ہونے کو آیا۔  
پر کام کچھ بھی نہیں ہوا۔ سب بل کر آپس میں بات کرنے لگے  
کہ بے بھائی! اب تو سیتاجی کا کچھ پتہ لگائیے بغیر لوٹ کر بھی کیا  
کریں گے۔

کہہ انگد لوچن بھر باری۔ دھوں پر کار بھٹی مترو ہاری  
ایہاں نہ سندھ سیتا کے پانی۔ اہاں کشیں ماہی پنی رائی  
انگد نے آنکھوں میں آنسو بھر کر کہا۔ کہ دونو طرح ہی  
ہماری موت ہے۔ ادھر تو سیتاجی کا کچھ پتہ نہیں چلا۔ اور  
واپس جانے پر سگر ویا رڈا لیں گے۔

پتا بدھے پیر مارت موی۔ را کھارام نہور نہ ادھی  
پنی پنی انگد کہہ سب پاہیں۔ من بھٹیو کچھ سنسیہ ناہیں  
سگر ویا تو پتا جی کے مارے جانے پر ہی مجھے مار ڈالتے۔  
پر تو شری رام جی نے میری رکھشاکی ہے۔ اس میں مجھ پر سگر و  
کا کوئی احسان نہیں ہے۔ انگد بار بار سب سے کہہ رہے ہیں۔ کہ اب  
مرنا ہی ہو گا۔ اس میں کچھ شک نہیں ہے۔

انگد کچن سنت کی۔ سیرا بول نہ سکھیں نین بہہ سیرا  
چھن ایک سوچ لگن ہوئے رہے۔ پنی اس کچن کہت سب بھٹے  
انگد کے پچن کن کر سب بازو پر چپ رہ گئے۔ کچھ بول نہ  
سکے۔ چھن بھر کے لئے سب چنتا میں لگن ہو گئے۔ پھر سب ایسا  
بچن کہنے لگے۔

ہم سیتا کے سبھہ نہیں بنا۔ نہیں جہیں جبراج پر دنیا  
اس کہہ لون بندھوٹ جانی۔ سیتے کی سب دیکھ ڈ سانی  
ہے قابل پورا جی ہم لوگ سیتاجی کی تلاش کئے بنا دیں  
نہیں لوٹیں گے۔ ایسا کہہ کر سب ہمیں سندھ کے کنارے پر جا کر گشتا



بچا کر بیٹھ گئے۔

جامونت انگد دھک دیکھی۔ کہیں کتھا ایلین بسیکھی  
تات رام کہنہ نرجن مانہو۔ نرگن برہم راجت اج جانہو  
جامونت انگد کو دھکی دیکھ کر اُسے بہت کتھا اور ایلین  
کہنے لگے۔ ہے تات شری رام جی کو تم سادھان منش نہ سمجھو۔ وہ  
نرگن اچے (نا قابل تسخیر) اور اجنا برہم ہیں۔ ایسا سمجھو۔

ہم سب سیوک اتی بڑھائی۔ سنتت سنگن برہم اواراگی  
ہم اُن کے سیوک ہیں۔ یہ ہمارا بڑا ہی سو بھاگیا ہے۔  
کہ ہم سدا اُن کے سنگن روپ شری رام جی میں پریتی رکھتے ہیں۔  
رنج اچھا پرہو اور سے شری رام جی کو دوج لاگ  
دوہا سنگن ایا ساک سنگتہ رہیں مچھ سبیاگ

اپنی اچھیا سے پرہو۔ دیتاؤں، پرہوئی گائے اور برہمنوں  
کے بہت ارٹھ اوتار لیتے ہیں۔ وہاں سنگن ایا ساک سب پرکار  
کے موکھش شکھ کو تیاگ کر سدا اُن کی سیوا کے لئے ساتھ رہتے ہیں۔

ایسی بدھی کتھا کہیں بڑھائی۔ گری کندرا سنی سمپاتی  
باہیر ہوئے دیکھ بہو کیسا۔ سوہی اہار دینہہ جگد یسا

اس پرکار جامونت بہت پرکار سے کتھائیں کہہ رہے ہیں  
انہی سب باتیں سمپاتی نے پہاڑ کی غار میں سنیں۔ باہر نکل کر اُس نے  
بہت سے بار دیکھے۔ تب انہوں نے بھگوان کا دھنیا دیکھا۔ کہ جنہوں  
نے اُسے بیٹھے بٹھے کوہی گھر پر کھانے کے لئے بھو جن بھیج دیا۔

آج سب ہی کہنہ بھچن کرؤں۔ دن بہ چلے اہار بتو مروں  
کہوں نہ بل بھرا اور اہارا۔ آج دینہہ بدھی اچھیں بارا  
آج ان سب کو کھا جاؤں گا۔ بھو کے مرتے بہت دن گزر  
گئے۔ پیٹ بھر کر کبھی کھانا بھی نصیب نہ ہوا۔ آج بدھا نے مجھے  
ایک بار ہی بہت سا بھو جن دے دیا۔

دُرپے گیدھ بچن سن کا نا۔ اب بھانرن ستیہ ہم جانا  
پکی سب اگلے گیدھ کہنہ دیکھی۔ جامونت من سوچ بسیکھی  
گیدھ کے بچن کانوں سے سنتے ہی سب باتوں بڑھ گئے۔ کہ اب  
سچ جی ہی موت آگئی۔ اُس سمپاتی گیدھ کو دیکھ کر باز سب اگلے  
کھڑے ہوئے۔ جامونت کے من میں بہت سوچ ہوا۔

کہہ انگد بچار من ماہیں۔ دھنیہ جٹا یو سسم کوؤ ناہیں  
لام کاج کالان تن تیاگی۔ بہری پری گئیو برہم بڑ بھائی  
انگد نے من میں وجار کر کہا۔ اہا! جٹا یو کے سامن کوئی  
بھی دھنیہ نہیں ہے۔ شری رام جی کے کاریں سیوا کرنا ہوا  
اپنا شر پرہو کر وہ بھاگیا۔ شالی بھگوان کے پرہم دھام کو  
چلا گیا۔

سُن کھک ہرش سوک جت بانی۔ آوا بک کینہہ بھے مانی  
رتہہ ہی اچھے کر پچھسی جانی۔ کتھا سکل تنہہ تاہی سنانی  
خوشی اور غم سے بے جملے بچنوں کو سُن کر سمپاتی بھی بازو  
کے نزدیک آیا۔ باز سب دُرپے گئے۔ اُن کو تسلی دے کر اُن کا دُر  
دور کر کے اُس نے اُن سے جٹا یو کا سارا حال پوچھا تب انہوں نے  
ساری کتھا اُسے کہہ سنانی۔

سُن سمپاتی بندھو کے کرنی۔ رگھوتی ہما بہو بدھی برنی  
بھائی جٹا یو کی اُتم کرنی کو سُن کر سمپاتی نے بہت پرکار  
سے شری رگھو ناٹھ جی کی ہما کا ورن کیا۔

موہی لے جاہو بندھو ترٹ دیوں تلا بلی تاہی  
بچن سہائے کرنی میں پرہو کھو جہو جاہی  
اُس نے کہا۔ کہ مجھے تم سمندر کے کنارے لے جاؤ۔ تاکہ  
میں اپنے بھائی جٹا یو کو تلا بلی دیدوں۔ اُس سیوا کے بدلے میں  
تمہاری مدد کروں گا۔ جس سے سیتا جی کو پا جاؤ گے۔

چو پائی

اچ کر یا کر س اگر نیرا کہہ سچ کتنا سنہو کی ویرا  
ہم دو بندھو پر ہم تر نائی بلکن گئے رنی بخت اڑائی  
سمند کے کنارے پر جا کر اپنے چھوٹے بھائی بنا کر کی  
کر کے سہیا اپنی کتا کہنے لگا چے بانو دیوں اسنو جلاو  
اور میں روو بھائی ایک بار اپنی چڑستی جوانی کی اوتھائی  
ہم کاش میں اڑ کر سورج کے نزدیک چلے گئے۔

تیج نہ ہد سک سو پھر آوا میں اچھانی ربی نیارا وا  
جسے سیکھ اتی تیج اپارا۔ پریوں بھوئی کر گھور چکارا  
جلاو سورج کی گرمی کو سہ نہ سکا۔ اس لئے وہ نیچے کو گئے  
را۔ لیکن میں اچھانی تھا اس لئے سورج کے پاس چلا گیا۔ بے حد  
تپش سے میرے پر جل گئے۔ اور میں جھج مار کر زمین پر گر پڑا۔  
مٹی ایک نام چند ما امی۔ لائی دیا دیکھ کر موی  
بہہ پر کار یہیں گیان سناوا۔ دیہہ جنت اچھان چھڑاوا  
دہاں چند ما نام کے ایک مٹی تھے۔ ان کو مجھ پر بڑا آئی۔  
انہوں نے بہت پرکار سے مجھے گیان اپدیش کر کے میرا رہہ  
کا اچھان چھڑا دیا۔

تریتا برہم منج تن دھرمی۔ تاش ناری سچری ہری  
تاش کھون پٹھہ ہی پر پٹھہ ہوتا۔ تنہہ ہی پٹھہ تی سوب پٹھیا  
انہوں نے کہا کہ تریتا یس برہم شش شریہ دارن کیلئے  
ان کی استری کو رکش سول کا راہ پرے جائے گا۔ انکی کھوج  
کے لئے پر تو دوت بھیجیں گے ان سے ملے پر تو پتہ ہو جائیگا  
جہیں نیکہ کر سی جن چنتا۔ تنہہ ہی پٹھہ ہی پٹھہ ہی پٹھہ  
مٹی کی اگر استیتہ بھی اس جو۔ سن تم پٹھہ کر پٹھہ پٹھہ کا جو  
تیرے پر پٹھہ ہی پٹھہ ہی پٹھہ ہی پٹھہ ہی پٹھہ ہی پٹھہ ہی  
جی کو دکھا دینا۔ ان کے وہ پٹھہ ہی پٹھہ ہی پٹھہ ہی پٹھہ ہی  
پٹھہ ہی پٹھہ ہی پٹھہ ہی پٹھہ ہی پٹھہ ہی پٹھہ ہی پٹھہ ہی

گری تر کوٹ اوپر پس لنگا۔ تنہہ راوون سچ اسکا  
تنہہ اسوک اپن جہنہ جہتی۔ سفتیا بھٹھ سوچ رت اہٹی  
تر کوٹ پریت پر لنگا ہی ہوئی ہے۔ دہاں سچاوت سے ہی  
نڈر راوون بستہ ہے۔ دہاں اشوک نام کی ایک پھلواری  
ہے۔ دہاں سینا جی رہتی ہیں۔ اس وقت سینا جی چنتا میں  
ہیں۔

میں دیکھوں تنہہ نا پس گیدہ ہی دشتی اپارا  
بھوٹھ بھوٹھوں نہ کر تینوں کچکے سہلے تمہار  
میں سینا جی کو دیکھ رہا ہوں۔ لیکن تم نہیں دیکھ سکتے کیونکہ  
گیدہ کی نظر بے حد تیز ہوتی ہے۔ میں تو بھڑکا ہو گیا ہوں۔ نہیں تو  
تمہاری اور بھی ضرور کوئی مہ کرتا۔ (چپائی)

جونا گئے ست جو جن ساگر۔ کرے سورام کاج متی ام اگر  
موی بلوک دھرم من دھیرا۔ رام کہ پکس بھیسو سریرا  
جونسو یون (چار سو کوس) سمندر لانگہ کے گا اور دھیسنا  
ہوگا۔ موی شریام جی کا یہ کام کرے گا۔ گجراوتہیں۔ میری طرف  
دیکھ کر حصد رکھو۔ دیکھو رام جی کی کیا ہے میرا بھار کے بغیر  
بے مال شریہ پر نکلنے پر کیسا مستند ہو گیا۔

پا پٹھہ جا کر نام سچر ہیں۔ اتی اپا کھو سساگر تر ہیں  
تاش دوتہا پٹھہ کدرائی۔ رام ہرے دھر کر مو اپائی  
پائی پرانی بھی جن کے نام کا سمن کر کے اتی، اتھاہ سننا  
ساگر کو تر جاتے ہیں تم ان کے دوت ہو۔ اس لئے بڑی چھوڑ کر  
شری رام جی کا دھیان ہر دے میں دھر کر حصد رکھ کر کہ کوشش میں  
لگ جاؤ۔

اس کہ اگر گیدہ جب گیسو۔ تنہہ کیس میں اتی پسے کھیسو  
نچ جاتا۔ سب کا ہول بھا اٹھا پار جائے کر سنسے راکھا  
ساکا۔ سنسے ہی کہتے ہیں۔ سب شریہ ایسا پکیر سہاتی



ہے ات دنیایں کوئی بھی ایسا مشکل کام نہیں جو کم نہ کر  
سکو۔ توہارا تو اتنا ہی شری رام جی نے کاریہ کے لئے ہوا ہے  
یہ سن کر منو مان جی پرست کے سمان بڑے بھاری شری رام ہو گئے۔  
کنک بڑن تن تیج برابا۔ مانہوں اپر گر نہہ کر راجا  
سنگھ ناو کر با دیں یارا۔ لیلہین ناگیوں مل بندھی کھارا  
اُن کا سنہری رنگ ہے شری پر تیج شو بھا پارا ہے۔  
مانو دوسرا پر تنوں کا راجہ سیرو جو۔ منو مان جی نے بار بار شبر  
کی گر جنا کر کے کہا۔ میں اس کھارے سمندر کو کھیل ہی میں پار  
کر سکتا ہوں۔

سہت سہاٹے راون ہی ماری۔ آئینوں ہاں تر کوٹا پاری  
جامونت میں پونچھو تو ہی۔ اُچت سکھاوان دیچھو مو ہی  
اند راون کو اُن کے حایتوں سمیت مار کر تر کوٹ پرست  
کو یہاں اٹھا کر لاسکتا ہوں۔ ہے جامونت! میں تم سے بھتا  
ہوں کہ تم مجھے کوئی واجب نصیحت کیجئے۔ کہ مجھے کیا کرنا چاہئے۔  
اینا کر موت تمہر جانی۔ سیت مئی کیلک ہسوسدھ اتی  
تیرنج کھج بل راجو نننا۔ کو تک لگ سنگ پی سینا  
جامونت نے کہا۔ بے بات! تم تو فقط اتنا ہی کام کرو۔  
کہ سینا جی کو کچھ کر لوٹ کر اُن کا کلمہ دو۔ تب اپنی بھائیوں کے  
بل سے کس نیر شری رام جی خود ہی راکشسوں کا خاتمہ کر کے  
سیتا جی کو لے آئیں گے۔ بازوں کی سینا تو اُن کے ساتھ صرف  
کھیل تراشہ کے لئے ہوگی۔

چھند

کی سین سنگ کھار سچ رام سیت ہی آئیں  
تسے لوک پاوان جس نرمنی نار دادی بھائیہیں  
جوسنت گاوت کہت بھت پریم پد نر پاوئی  
رکھو میر پد پا تھو ج مدھار اس تنکسی گاوئی  
بازوں کی فوج ساتھ لے شری رام جی راکشسوں کا سنگھار

چلا گیا۔ تب اُن بازوں کے سن میں تعجب ہوا۔ سب باز اپنا  
اپنا بل کہنے لگے۔ پرستندرا پار جانے میں بھی نے پس دیش کیا۔  
جرکھ بھٹیوں اسب کھنچھسا۔ نہیں تن راج پرستم بل سینا  
جوہیں تری کریم جیئے کھاری۔ تب میں ترن زبہیں بل بھاری  
یہ کچھ راجا جامونت کہنے لگے۔ میں اب بڑھا ہو گیا ہوں۔  
شری میں وہ پیچھے ہی طاقت لڑ رہی جب شری رام چندر جی نے  
باس اتنا دیا تھا۔ تب میں ہواں لکھا اور مجھ میں بہت بڑا بل تھا  
بل کی ماندھت پر ہو پاؤںھیو سوان برنی رہا ہے  
اچھے کھری ہر نہ دیشیں سات پر دھن دہا ہے

راجا جی کو باز سے وقت جب پر ہوئے اپنے شری کو اتنا بڑھایا  
کہ جس کی حد کا بیان نہیں کیا جاسکتا۔ تب میں نے وہی کھری میں  
کھواں کے اس شری کی سات پر کرما (ارد گرد گھمنا) کر لیں گے  
انگد کہے جاؤں میں پارا۔ جیہ سقسے کچھ بھرتی یارا  
جامونت کہہ تو سب لالک۔ چھپے کہ سب ہی کرنا لک  
انگد نے کہا۔ میں پار تو چلا جاؤں گا لیکن راجاں لوٹنے  
میں کچھ اپنے بل پر شک ہے۔ جامونت نے کہا۔ کہ تم ہم سب کے  
سوا ہی ہو۔ اس لئے ہم بیوک اپنے جیتے ہی آپ کو کیسے بھج  
سکے ہیں۔

کچھ کہہ کر سونو جی نے کہا۔ میں نے سونو جی کو بلایا  
بولن تمہی بل پوان سمنا۔ یاد بھی بلیک بلیان نہ پانا  
دیکھ راجا جامونت نے منو مان جی سے کہا۔ ہے منو مان  
ہے ہا بلوان اسنو۔ تم نے یہ کیا چپ سادہ رکھی ہے؟  
تم بون کے میٹر ہو اور بل میں بون کے سمان جو۔ بدھیمان،  
دچاروان اور گیان کے بھنڈا ہو۔

کون سا کھن جگ اوس۔ جو میں لے آت تمہا پاریں  
لام کج لگ تو اتنا راسنت آئیں کھو پرست اکارا

کو تیر شہرا رکشس کے شتر و شری رام جی پورا کریں گے۔  
سور کھا

نیل اتیل تن سیام کام کوٹی شو بھیا ادھک  
سنتے تاس گن گرام جاس نام اگھ کھگ بدہک

نیل کمل کے سمان شیام جن کا شری ہے کروڑوں  
کامدیوں سے بھی بڑھ کر جن کی شو بھیا ہے اور جن کا نام پاپ  
روپی بچھی کے مرنے کے لئے شکاری کے سمان ہے۔ ان شری  
رام جی کے گنوں کے سموہ کو ضرور سننا چاہئے۔

— — — — —

کر کے پستاجی کو لے آئیں گے۔ تب دیوتا اور مٹی نارو آدی تیلوں  
لوگوں کو توڑ کرنے والے بھگوان کے سندرش کا درجن کریں گے  
جس کو جن کر اگھر، اور کہہ کر اور سمجھ کر منش موکش کو پاتے ہیں  
اور جس کو شری رام جی کے چرن کملوں کا بھونرا سیوک مٹی داس  
گاتا ہے۔

کھو بھیشج رکھوناٹھ جس سنہیں جے نرا رونا ری  
تہہ کر سکل منورکھ سدھ کر ہیں تر ساری  
شری رکھوناٹھ جی کا سندرش جنم من روپی روگ کی اسیر  
دوائی ہے۔ جو پرش اور استری اسے نہیں گئے۔ اُنھے سب منورکھوں

ماس پارین تیسواں و تلام۔ کشندھا کاند سماپت چوتھا سوپان سماپت ہوا

## پنجم سوپان سندر کاند

شانت، سناقت (جو سدا سے ہو) و پرناؤں سے  
پرے، پاپ رہت، موکش روپ۔ پریم شانتی دینے والے  
برہما شو اور شیش جی جن کی سدا سیوا میں رہتے ہیں۔  
ویدانت و اکیوں سے جانتے یوگیہ سرو دیا پاک، رام کہلانے  
والے، جگت کے سوامی، دیوتاؤں میں سب سے بڑے آیا  
سے منش مدپ دھارن کرنے والے سب پاپوں کے  
ہرنے والے، دیاندان رکھو کل میں سریشٹھ اور راجا دل  
کے سرتاج شری رام جی کی میں بندنا کرتا ہوں۔

शान्तं शाश्वतम् प्रमेयवत् सर्वं निर्वाणं सान्निध्यं त्रयं  
ब्रह्मा शम्भु फणीन्द्र सेव्यमनिशं वेदान्तं वेदं विमुक्तं  
समाख्यं जगदीश्वरं सुरं गुरुं बाया मनुष्यं हरिं  
बन्धुं कर्तृणाकरं रघुवरं भूपालं चक्षुमणिसं

॥ १ ॥

شانتہ شاستو تم اپریم انگھم نروان شانتی پریم  
برہما شمشو اند سیو تم انشرم دیدت پریم و بھیم  
راما بھیم جگدیشو تم ستر گرم مایا امنیشم پریم  
بندے اہم کرونا کر رکھو ورم بھو بال چو رام سیم



جو بے پناہ بل کے جھنڈا میں سونے کے تربت کے  
سمان چمکتا ہوا جن کا شریر ہے۔ راکشس روپی بن کو بھسم  
کرنے کے لئے جو پر چند لگتی روپ ہیں، گلیا نیوں میں چین کی  
سب سے پہلے لگتی ہے۔ جو سارے گنوں کے خزانہ ہیں۔  
بانروں کے سوا ہی ہیں۔ اور شری رگھو ناٹھ جی کے پر یہ بھگت ہیں  
ان شری ہنومان جی کو میں پر نام کرتا ہوں۔

جاموننت کے بچن سہارے۔ جن ہنومننت ہرے اتی بھائے  
تب لگتے ہی پر بھو تہمہ بھائی۔ سہہ دکھ کند مول پھل کھائی  
جاموننت کے سندھ بچن کمر ہنومان جی میں میں بڑے پر سن  
ہوئے۔ وہ کہنے لگے ہے بھائی! تم لوگ دکھ سہہ کر اور کند مول پھل  
کھا کر تب تک یہاں رہ کر میری انتظار کرنا۔

جب لگ آؤں سینے دیکھی۔ سہو پھی کاج موم ہی شری بسکھی  
یہ کہہ نائے سہہ کہہ نہ ماکھتا۔ چلیو شری سہہ دھر رگھو ناٹھ  
جب تک میں سیتا جی کو دیکھ کر لوٹ۔ آؤں میرے من  
میں بڑا آند ہور ہائے۔ اس لئے یہ کھن کام ضرور پورا ہوگا۔ یہ کہہ کر  
اور سب کو مستک لڑا کر من میں شری رگھو ناٹھ جی کا دھیان  
کر کے شری ہنومان جی پر سن ہو کر چلے۔

سندھو تیر ایک بھو دھ سندھ کو تک کوڈ چڑھو تا او پر  
بار بار رگھو بیر سنہ بھاری۔ تر کیو لپون نینہ بل بھاری  
سندھ کے کنارے پر ایک سندھ پر پار بھائی ہنومان جی  
آسانی سے ہی کوڈ کر اس کے اوپر چڑھے۔ پھر بار بار شری رگھو  
جی کا سمن کر کے مہا بلوان لپون کمد پر پار کے اوپر سے بڑے  
زور سے اچھلے۔

جہیں گری چرن دے ہنومننتا۔ چلیو سوگا پاتاں تر مننتا  
جہم اموگھ رگھو پتی کر بانا۔ یہی بھانت چلیو ہنومان  
جس پرست پر چرن دھر کر ہنومان جی کوڈے وہ فوراً ہی پاتاں  
میں دھنن گیا۔ جیسے شری رگھو ناٹھ جی کا اموگھ پاتاں چلتا ہے۔

ناتھا	سپوہا	رہو پتے	ہمدیہ Sسم دیہی
ساتھ	وہامی	س	भवान विष्णोः रात्रात्मा
भक्ति	प्रयच्छ	रघु	मुञ्च निमरा मे
कामादि	दोष रहित	कुरु	मानसं च

### شلوک

نازیا سپر بار رگھو پتے ہر دے اسمدیہ  
سیتہ بدائی چا بھوان پھل استر آتنا  
بھگت پر بچہ رگھو نیکو تر بھرام  
کام آدی دوش رہتم کرو مانسم چا

ہے رگھو ناٹھ جی! میرے ہر دے میں اس کے علاوہ اور  
کوئی اچھا نہیں ہے۔ میں بالکل سچ کہتا ہوں۔ اور آپ بھی سب  
کے استر آتنا ہونے کے واسطے سب کچھ مانتے ہی ہیں۔ وہ اچھا یہ  
ہے کہ ہے رگھو نیکو شری شہ! مجھے اپنی پورن بھگتی دیکھئے اور میرے  
استر کرن کو کام آدی دوشوں سے رہت کیجئے۔

अनुलित	बलधामं	हेम	शैलाम देहं
दनुज	वन	कृशानु	ज्ञानिनाम प्रगणयाम
सफल	गुण	निधान	वानराणां धीशं
रघु	पति	प्रिय भक्त	वात जानं नमामि

॥ ३ ॥

### شلوک

اتلنت بل دھاتم ہم شیل آ بھد ہم  
وینج بن کر شام گپانی نام اگر گنیم  
سکل کن ندھاتم یا تر نام ادھیشم  
رگھو پتی پر یہ بھگت دات عباتم نامی

اسی تیزی کے ساتھ ہنومان جی چلے۔

جل بھی رگھوپتی روت بکاری تیں میناک ہو ہی شرم ہاری  
شری رام جی کے روت کو پہچان کر سمندر نے اپنے اندر اپنے  
والے میناک نامی پریت سے کہا کہ ہے میناک! تو ہنومان جی کی  
تھکاوٹ دور کرنے والا ہو۔ ارکھات انہیں اپنے اوپر آرام  
کرنے دے۔

ہنومان تلپی پرسا کر نی کینہہ پر نام  
رام کا ج کینہیں بنو موہی کہاں لبشرام  
ہنومان جی نے اسے ہاتھ سے چھو کر پر نام کر کے کہا: ہے  
بھائی! شری رام جی کے کام کو پورا کئے بغیر مجھے آرام کہاں۔

جات پون مست دیونہہ دیکھا۔ جانیں کہنہ بل بھی بسیکھا  
سرسا نام انہہ کے ماتا۔ پھنہہ آئے کی تہیں باتا  
دیوتاؤں نے پون گما شری ہنومان جی کو جلتے ہوئے دیکھا۔  
انکے ہمال اور بھئی کی بکھ کرنے کے لئے انہوں نے سرسا نامی  
سایلوں کی ماتا کو بھیجا۔ اس نے اگر ہنومان جی سے یہ بات کہی۔

اچ سرنہہ موہی دینہہ ہمارا۔ سنت کچن کہہ پون کمارا  
رام کا ج کر بھر میں آدوں۔ سینا کی سیدھ پر ہو ہی سناوول  
آج دیوتاؤں نے مجھے آباد (ہو جن) دیا ہے اس کے کچن میں کر  
پون گما شری ہنومان جی نے کہا۔ شری رام چندر جی کا کام کر کے  
میں لوٹ آؤں۔ اور سینا کی کا پتہ پر بھوکو بتا دوں۔

تب تو بدن پیٹھوں آئی۔ سینہ کہیں موہی بن دے مائی  
کو نیوں جتن دیئے نہیں جانا۔ گرسسی موہی کہیو ہنومان  
تب میں کہ تھارے منہ میں گھس جاؤں گا۔ تم مجھے شوق سے  
کھا لینا۔ مے ماتا! میں بالکل سچ کہتا ہوں۔ مجھے اب جانے دے  
وہ ہنومان کو کسی بھی ایٹے سے جانے نہیں دیتی۔ اور ہنومان جی  
اس سے پرارتھنا کر رہے ہیں کہ مجھے نہ کھا۔ اور مجھے اپنا کام کرنے

جو جن بھرتیلی بدن لیسارا۔ سہی تن کینہہ دگن بستارا  
سورہ جو جن کھنہیں کھٹیو۔ نرت پون منت بتیس بھٹیو  
اس نے چار کوس میں اپنا منہ پھیلایا۔ تب ہنومان جی نے  
اپنے شرم کو دگنا یعنی اٹھ کوس بڑا کر لیا۔ پھر اس نے سولہویں  
بھر کھکھ پھیلایا۔ ہنومان جی فوراً بتیس پون من کے ہو گئے۔

جس جس سرسا بدن بڑھاوا۔ تاس دون کی روپ دیکھاوا  
ست جو جن سہی اسن کینہما۔ اتی لگھو روپ پون ست کینہما  
جوں جوں سرسا کھ کو پھیلاتی گئی۔ ہنومان جی بھی اس سے  
دگنا بڑا روپ کر دکھ لاتے گئے۔ اس سرسا نے سولہویں بھر کھ  
پھیلایا۔ تب ہنومان جی نے جہت ہی چھوٹا روپ بنا لیا۔

بدن پیٹھ مہی باہیر آوا۔ ماگا پداتا ہی سرنا وا  
موہی سرنہہ پی لاگ پکھاوا۔ مہی بل مر م تو میں پاوا  
اور اس کے منہ میں گھس کر فوراً ہی باہر نکل آئے۔ تب اسے  
سرفرو کر دواغ مانگی۔ اس نے کہا جس کام کے لئے مجھے دیوتاؤں  
نے بھیجا تھا۔ سو وہ میں نے تھارے بھئی بل کی پرکشا کر لی ہے۔

رام کا ج سب کر دیو مہی بل بھی بدھان  
اسسش دیئے گی سوہر ش جلیو ہنومان  
ہے بل اور ابھی کے بھنڈار ہنومان! تم شری رام جی کا  
کام پورا کرو گے۔ یہ ایشور داد دے کر زہ چلی گئی۔ تب ہنومان جی  
پرین ہو کر آگے چلے۔

شچر ایک سڈھو منہ رہی۔ کر مایا نہ کے کھگ کہی  
جیو صنتو جے لگن اڑا میں۔ جل بلوک تنہہ کے پر چھپا میں  
کہے چھانہہ ساس سونہ اڑی۔ راہی باہی سارا لگن چر کھائی  
سوئے پھل ہنومان کہنہ کینہہ تاس کیٹ کی ترٹ میں چینیہا  
اس سمندر میں ایک راکشی رہتی تھی۔ وہ مایا کر کے اکاش میں  
اڑتے ہوئے پھیل کر پوریت لیتی تھی۔ اکاش میں جو صر جنتو اڑتے تھے۔



کج باجی خچر نگر پد چر تھ برو کھنہ کو گئے  
بہر روپ نشچر جو تھ اتنی بل سین برنت نہیں بنے

سونے کی پار دی اری عجیب و غریب رتنوں سے جڑی ہوئی  
ہے۔ اس کے اندر بہت سے سندھ گھر ہیں۔ چوراہے، بازار، سڑکیں  
اور گلیاں بہت ہی سندر ہیں۔ سندھ نگر بہت پر کار سے سجایا ہوا ہے  
باقی گھر ٹے خچروں کے جھنڈ پیدل چنے والوں اور رکھوں کے  
سموہ کی گنتی نہیں کی جاسکتی۔ طرح طرح کے شکلوں کے راکشوں  
کے گروہ ہیں۔ ہابلوان راکشی فوج کا درجن نہیں کیا جاسکتا۔

چھند

بن باگ اپن باریک سر کوپ باپیں سوہیں  
ترناگ سر گندھرب کنیا روپ منی من موہیں  
کہنہ مال دیہہ پسال مل سمان اتی بل گر جہیں  
نانا اکھار نہہ بھریاں بہرہ بھی ایک کنہہ تر جہیں  
بن، بارغ، باغیچے، کھلو اڑیاں، تالاب، کوٹیں اور باؤلیاں  
شو بکھا پار ہی ہیں۔ نیش، ناگ، دیوتا اور گندھرو جاتی کی کنیاؤں  
اپنی خوبصورتی سے مٹیوں کے من کو بھی موہ رہی ہیں۔ کہیں  
پہاڑ جیسے بھاری شہر پر والے بڑھے ہی بلوان پہلوان گرج رہے  
ہیں۔ وہ انیکوں اکھاروں میں اپس میں کشتیاں کر رہے ہیں اور  
ایک دوسرے کو لاکار رہے ہیں۔

چھند

کر جتن بھٹ کوٹنہ بکتن نگر چنہ دی جھپیں  
کہنہ ہمیش مالش دھینو گراج کھل انسا جھپیں  
ایہی لاگ تلکسی دس انہی کی گنھا کچھ ایک ہے کہی  
دھو بیہر سر و تیرہ شہر نہہ تیاگ گتی تیرہیں سہی

وکرال شہر والے کر ڈروں لیو دھا جو کہنے ہو کر چاروں طرف  
سے لڑاکا رکھائی کر رہے ہیں۔ کہیں ڈنٹ راکشس بھینسوں  
منشوں، گائیوں، گدھوں اور بکروں کو کھا رہے ہیں۔ تلکسی دس  
جی نے راکشوں کی تھوڑی سی گنھا اس لئے کہی ہے کہ تیرہ

وہ جل میں ان کے عکس کو دیکھ کر بڑھتی تھی۔ جس سے وہ بھی پھراؤ  
نہ سکتے تھے اور جل میں گر جاتے تھے۔ اس پر کار و جل چر اڑنے  
والے چھپوں کو سدا کھایا کرتی تھی۔ اس نے ہنومان جی سے بھی وہی  
چھل کیا۔ ہنومان جی نے فوراً ہی اس کے کپٹ کو جان لیا۔

تاہی مار مارٹ سنت سیرا۔ بار دھی پار گئیو متی دھیرا  
نہاں جائے دیکھی بن شو بکھا۔ گنخت چنچریک مادھو لو بکھا  
اس کو مار کر یون کمار دھیر بھی دیر ہنومان سمندر کے  
پار چلے گئے۔ وہاں جا کر انہوں نے بن کی شو بکھا دیکھی۔ شہد کے لالچی  
بھونے لگا کر رہے تھے۔

ناناتر و کھل پھول سہائے کھاگ مرگ برنار دیکھ من جھا  
بیل بسال دیکھ ایک آگس۔ تا پر بھارے چھٹیو بھے تیا گس  
طرح طرح کے درخت پھل پھولوں سے لدے ہوئے شو بکھا  
پار رہے ہیں۔ چھپوں اور لیشوں کی ٹولیدوں کو دیکھ کر ہنومان جی بہت  
پر سن ہوئے۔ سامنے ایک بھاری پہاڑی کو دیکھ کر ہنومان جی بے  
دھڑک اس پر دوڑ کر جا پڑے۔

اُمانہ کچھ کپی کے ادھیکانی۔ پر بھو پر تاپ جو کال ہی کھائی  
گری پر چڑھ لڑکا تھیں دیکھی۔ کہنہ نہ جائے اتنی دُرگ لسیکھی  
شہجی کہتے ہیں۔ ہے پارٹی! اس میں ہنومان جی کی کچھ بڑائی  
نہیں۔ یہ پر بھو شری رام چند جی کا ہی پر تاپ ہے۔ جو کال کو بھی  
کھا جاتا ہے۔ پرست پر چڑھ کر ہنومان جی نے لڑکا دیکھی۔ بہت ہی بڑا  
قلعہ ہے۔ جس کا درجن نہیں کیا جاسکتا۔

اتی سنگ جل نہی جہم پاسا۔ کنگا کوٹ کر پریم پر کا سا  
مُہ قلو بہت ہی اُنچا ہے۔ چاروں طرف سے سمندر سے گھرا  
ہوا ہے۔ اس کے ارد گرد سونے کی چار دیواری کا بہت ہی پرکاش  
ہو رہا ہے۔

چھند

کنگ کوٹ بچتر منی کر ت سندھ آیتنا گھنا  
چوٹنٹ ہرٹ سینٹ بنتھیں چار پر بہہ بدھی بنا

ہونے لگا ہے۔ سہ تات امیرے بہت ہی پیئید ہیں۔ جو میں اپنی  
آنکھوں سے آپ کو یعنی شری رام جی کے روت کو دیکھ رہی ہوں۔

تات سورگ ابیرگ سکھ دھریئے تلہ ایکسا انگ  
نول نہ تاہی سکھ بل جوئے کہ لوست سنگ

ہے تات! سورگ اور مکتی کے سب سکھوں کو ترازو  
کے ایک پڑے میں دکھا جائے تو وہ دوہرے پڑے میں لکھے  
ہوئے جھین بکھر کے بھی ست سنگ سے ملے ہوئے سکھ کی  
برابری نہیں کر سکتے۔ چو پائی

پیر بس نگر کیچے سب کا جا۔ ہرے را کہ کو سل پر راہیا  
گرل سدھا رو کر ہیں متائی۔ گوپ سندھو اتل ستلائی  
اپنے ہرے میں اودھ زیش شری رام جی کا دھیان دھر کر  
تم لنگا میں داخل ہو کر سب کام کرو۔ اس پرش کے لئے زہر امت  
بن جاتی ہے۔ دشمن مہتر کرتے لکھتے ہیں۔ اور سمندر کاٹے کے  
لکھنے کے برابر ہو جاتا ہے۔

گر گرسیمیر رتہ سوسم تہی۔ رام کر پا کر جتو ا جہا ہی  
اتی لگھوروپ ہر دیو ہنو مانا۔ پیٹھا نگر سکھ کھلوانا  
کاک بھٹنڈی بی کہتے ہیں۔ ہے گڑ جی! اس کے لئے  
سمیر و پریت مٹی کی کت کر کے سمان ہو جاتا ہے۔ جسے شری رام  
جی نے ایک بار کرپا کر کے دیکھ لیا (اوکھاٹ جس پر ایک دفعہ  
کرپا ڈرٹی کی) تب ہنومان جی نے بہت ہی چھوٹا روپ دھارن  
کیا۔ اور بھگوان شری رام جی کا سمن کر کے لنگا میں داخل ہو گئے۔

مندر مند رپتی کر سو دھا۔ دیکھے جہنہ تہرہ اگنت جو دھا  
گیئو سمان مندر مار ہیں۔ اتی بچتر کہ جات سونا ہیں  
انہوں نے ایک ایک محل کی تلاش کی۔ دہاں لے شمار دھا  
دیکھے پھر وہ داون کے محل میں گئے۔ وہ بہت ہی ترلاکھا جس کا  
بیان نہیں ہو سکتا۔

میدل گئیں دیکھا بھی سیمیری۔ دندر جہنہ نہ دیکھ میرید بھی

شری رام جی کے بان روپی تیرکھ میں اپنے شریوں کو تیا گ کر  
بھگت پائیں گے۔

پیر گھوارے دیکھ بہہ گپی من کینہہ بچار  
اتی لگھوروپ دھروں نسی نگر کروں پیسیار

نگر کے ارد گرد پہرے داروں کی اتنی بڑی تعداد کو دیکھ  
کر ہنومان جی نے دجا کیا۔ کہ بہت ہی چھوٹا سا روپ دھارن  
کر کے رات کے وقت لنگا میں داخل ہو جاؤں

سک سمان پ پی دھری۔ انگ ہی چلیو سیمیر نہ ہری  
نام لنگتی ایک نسیجری۔ سو کہ چلیسی موہی رندری  
چتر کے سمان چھوٹا سا روپ دھارن کر کے ہنومان جی  
شش روپ دھارن کرنے والے بھگوان شری رام جی کا سمن کر  
کے لنگا کو چلے۔ لنگا کے بڑے دروازے پر لنگتی نام کی ایک رکتی  
دھتی تھی۔ جہ بولی۔ تم کون ہو جو مجھ سے پوچھے بغیر بڑھ چلے جاوے

جانتی نہیں مرم سٹھ مور۔ مور بار جہاں لگ جورا۔  
مٹھیکا ایک تہا پکی ہستی۔ رو دھرتیت دھرتی دھنمنی  
ہے نورک! اتنے میرا بھید نہیں جانا۔ جہاں تک جتنے بھی  
چور ہیں۔ وہ سب میرا بھوجن ہیں۔ مہا کی ہنومان جی نے اس کے  
کس کر ایک مٹکا مارا۔ وہ خون کی دلی کرتی ہوئی دھرتی پر گر پڑی۔

پنی منہار اٹھی سنو لنگا۔ جور پانی کر پئے سندسکا  
جب راون ہی یزیم بر دینہا۔ چلت بری کہا موہی چینہا  
چلی ہستی میں گپی کے ماریں۔ تب جانیو سیمیر سنگھاے  
تات مور اتی پیئید بہوتا۔ دیکھوں میں رام کر دوتا  
یہ لنگتی راکشیسی پھر پھر کر اٹھی اور ڈرتی ہوئی ہاتھ جوڑ  
کر ہنومان جی سے منتیں کرنے لگی۔ اور کہنے لگی کہ جب برہما جی نے  
راہن کو ڈرمان دیا تھا۔ تب جلتے وقت انہوں نے مجھے کہا تھا۔  
کہ راکشسوں کے ناش گئے وقت کی پہچان یہ ہے کہ جب تو مندر  
کے درے سے دیا لگی ہو جائے تب تو ملن لینک راکشسوں کا ناش



بھون ایک اپنی دیکھ سہاوا۔ ہری مندر تہنہ بھون بناوا  
ہنومان جی نے محل میں راووں کو سوئے ہوئے دیکھا،  
لیکن محل میں جانگی جی نہیں دکھائی نہ دی پھر ایک سندر  
محل دکھائی دیا۔ اس محل میں بھگوان کا ایک الگ سندر بنا ہوا  
تھا۔

رام ایدھ اٹھت گره سو بھابرتی نہ جائے  
نوتلسیہ کا برتہ تہنہ دیکھ ہرش کپی رائے

اس محل پر شری رام جی کے جھنش بان کی تصویریں لگی  
ہوئی تھیں۔ ان کی شوبھا کا ورن نہیں کیا جاسکتا۔ وہاں نئے نئے  
تلسی کے لگے جو مے بہت سے پودوں کو دیکھ کر کپی راج شری  
ہنومان جی بہت پرست ہوئے۔

لنکا راکشسوں کے سموہ کا نوں سٹھان ہے (ارتھات  
من مہنہ ترک کریں کپی لاگا۔ تبہیں سمے بھیشنو جاکا

لنکا راکشسوں کی بستی ہے) یہاں بھگوان کے بھگت کی رہائش  
کہاں۔ ہنومان من میں اس پر کارویل بازی کرتے تھے۔ اسی سمے  
بھیشن جی جاگ پڑے۔

رام رام تہیں سمرن کینہا۔ ہرے ہرش کپی سجن چہینہا  
ایہی سن تھہ کر سہیوں پچاپنی۔ سادھو تے ہوئے تہ کارج ہاتی  
بھیشن نے رام نام کا سمرن کیا۔ ہنومان جی انہیں سادھو  
پرش جان کر بڑے پرست ہوئے ہنومان جی من میں دھار کرنے لگے۔ کہ  
ان سے میں ضروری جان بچان کرؤں گا۔ کیونکہ سادھو ہرش سے  
کارہ کی کبھی ہانی نہیں ہوتی بلکہ اٹلا لاجہ ہی ہوتا ہے۔

بیر روپ دھرم سنائے سنت بھیش اٹھ تہنہ آئے  
کر پر نام پونچھی کلائی۔ ہیر کپہو سجن کتھا بچھائی  
برہمن کا روپ دھر کر ہنومان جی نے انہیں پکارا۔ بھیش  
جی سنتے ہی اٹھ کر وہاں آگئے۔ پر نام کر کے ان کی گتس پوچھی۔

اور کہا کہ ہے برہمن! اپنی کتھا سمجھا کر کہئے۔

کی تہہ ہری داسنہ مہنہ کوئی۔ مورس ہرے پرتی اتی ہوئی  
کی تہہ رام دین انوراگی۔ ایتھو موہی کرن بڑ بھائی  
کیا آپ کوئی بھگوان کے بھگت ہیں۔ کیوں کہ آپ کو بچھ  
کر میرے ہرے میں بہت پرستی بڑھ رہی ہے۔ یا آپ نے دیکھا  
کہ پریمی خود شری رام جی ہیں۔ جو مجھے گھر بیٹھے بھائے کو  
کرتا رکھ کر نے آئے ہیں۔

تب ہنومان جی نے شری رام جی کی ساری کتھا کہہ کر اپنا  
نام بتایا۔ سنتے ہی دونوں کے شریوں کے روپ کھٹے ہو گئے۔  
اور شری رام جی کے گنوں کا سمرن کر کے دونوں کے من پریم میں مگن  
ہو گئے۔

چوپائی

سنہو لوں ست رہی ہماری۔ جئے سنہنہ مہنہ چہینہا بپاری  
تات کہوں موہی جان انا تھا۔ کر یہیں کر پکھا لوکل نا تھا  
ہے پون کمار میرے دین سہن کے ڈھنگ کو سنو۔ میں یہاں  
لنکا میں ایسے ہی رہتا ہوں۔ جیسے دانوں کے بیج کیاری جیہہ ہتی  
ہے۔ تات! مجھے انا تھہ جان کر کیا کبھی سو ریہ کل کے سوانی  
شری رام چندر جی مجھ پر کر پا کریں گے۔

تاس تن کچھ سادھن ناہیں۔ پرتی نہ پر سرج من مار ہیں  
اب موہی بھاکھوس ہونمتا۔ نہوہری کر پاہیں نہیں سنتا  
میرا راکشس شر ہے۔ جس سے مجھ سے کچھ سادھن نہیں کیا جاتا  
اور د شری رام جی کے چرن لگوں میں پریم ہی ہے۔ لیکن ہے  
ہنومان! اب مجھے بھروسہ ہو گیا ہے۔ کہ شری رام جی کی مجھ پر کر پا  
ہوگی۔ کیونکہ آپ جیسے سنتوں کے دشمن بناؤں کی کر پا کے نہیں  
ہوتے۔

جول رکھو میر انو گرہ کینہا۔ تو تہہ موہی دس تھہ دینہا

جی نے کہا۔ ہے بھائی سنو۔ میں ماما جانگی جی کے دشمن کرنا چاہتا  
ہوں۔ بھیشن سکل ستانی۔ چلیو پون ست بدرا کرانی  
کر سوتے روپ کیو پئی تھواں۔ بن سوک سینا وہ جہواں  
بھیشن نے ہنومان جی کو سینا جی کے دشمن کا ڈھنگ بتلا  
دیا۔ تب ہنومان جی ودارع ہو کر چلے۔ پھر وہی پہلے کا سا چھرتنا چھوٹا  
روپ دھر کر وہاں گئے۔ جہاں اشوک بن میں سینا جی رہتی تھیں۔

دیکھ تھی مہنتہ کینہہ پر ناما۔ بھیشن سینا جی جا  
کر سن تیس جہاں ایک بینی۔ جلتی ہوئے رکھتی گن شری  
سینا جی کو دیکھ کر ہنومان جی نے انہیں من ہی من میں پر نام  
کیا۔ انہیں میٹھے میٹھے بات کے چاروں پہریت جاتے ہیں۔ شری بہت  
دُلا ہو گیا ہے۔ سر پر جٹاؤں کی ایک لٹ ہے۔ ہر دے میں شری رکھو  
نا تھ جی کے گن گنوں کا سمرن کرتی رہتی ہیں۔

راج پارٹین دیس من رام پد کس لین  
پر م دکھی بھاپون ست دیکھ جیانی دین

شری جانگی جی اپنی آنکھوں کو اپنے چروں میں لگانے ہوئے  
ہیں (ارہتات سر جھکاٹے نیچے کو دیکھ رہی ہیں) اور ان کا من شری  
رام جی کے چرن کملوں میں لین ہے۔ جانگی جی کو بے بس دیکھ کر  
پون پتر ہنومان جی بہت ہی دکھی ہوئے۔

ترو تلو مہنتہ رام لکاٹی۔ کرے پکاروں کا بھائی  
تیلہی او سر اوں تہنتہ آوا۔ سنگ ناری بہہ گیشن بناوا  
ہنومان جی درخت کے تیلوں میں چھپ کر بیٹھے رہے وہ  
وچار کرنے لگے کہ ہے بھائی کیا کروں! اتنے میں راووں وہاں  
آیا۔ اُس کے ساتھ بہت سی استریاں ہار شرنگار کئے ہوئے تھیں۔

بہہ بدھی کھل سیتے سمجھاوا۔ سام دان بکھے بھیتہ دیکھاوا  
کہہ راوون سنو سمکھی سیاتی۔ مندوری آدی سب راتی  
تواو چریں کر نیوین مورا۔ ایک بار بلوک مم اورا

سنو بھیشن پر بھوکے رتی۔ کہیں سدا سیوک پر پرتی  
جب شری رکھنا تھ جی نے مجھ پر کرایا کی ہے۔ تبھی تو  
آپ نے مجھے گھر بیٹھے بھٹائے کو اپنی مرضی سے آکر دشمن دیئے۔  
ہنومان جی نے کہا۔ ہے بھیشن جی! سنو۔ پر بھوکے رتی یہ ہے۔  
کہ وہ اپنے سیوک سے سدا ہی پر پرتی کیا کرتے ہیں۔

کہہو کون میں پر م کلینا۔ کہی چلیں سلہیں بادھی ہینا  
پر ات لیے جو نام ہمارا۔ تیلہی دن تا ہی ملے آہارا  
بھلا کیئے! میں کو نسا اتم پرانی ہوں جانی کا چیل سبھاو  
بانراو سب پر کاو سے نیچ ہوں۔ صبح سویرے جو ہم بانروں  
کا نام بھی لیتا ہے۔ اُسے سارا دن روٹی نصیب نہیں ہوتی۔

اُس میں ادم سکھا سنو مو ہو پر رکھو بیر  
کینہی کر پائے گن بھرے بلوچن تیر  
ہے بہتر سنو۔ ایسا رنج میں بانر ہوں پر شری رکھو بیر  
جی نے تو مجھ پر بھی کرایا جی کی ہے۔ کھگوان کے گنوں کا سمرن  
کرتے ہی ہنومان جی کی آنکھوں میں آنسو اُٹھ آئے۔

جانتہوں اس سوئی بساری۔ پھر پرتے کا ہے نہ ہو پرتی دکھاری  
ایہی بدھی کہت م گن گراما۔ پادا انروا چہہ لشراما  
جو ایسے کر پائے شری رکھنا تھ جی جیسے سوامی بھلا کر سنسار  
میں دشتے بھوکوں کے بچے بھٹکتے پھرتے ہیں۔ پھر بھلا وہ کیوں نہ  
دکھی ہوں! (ارہتات ان کا دکھی ہونا سبھاوک ہی ہے) اس  
پر کار شری رام جی کے گن گنوں کو کہتے ہوئے ان دونوں نے ایسا  
دوہہ سکھ پایا جس کا وزن کرنے میں زبان اسمرکت ہے۔

پتی سب کتھ بھیشن کہی۔ جیہی بادھی تنگ تاتہنتہ رہی  
تب ہنومت کہا سنو بھرا تا۔ دیکھی چیتوں جیانی ماما  
شری جانگی جی جس پر کار لکھا میں اپنے دن کا شتی تھیں وہ  
سب سا چار بھیشن جی نے ہنومان جی کو کہہ سنایا۔ تب ہنومان



ترن دھاروٹ کہت بیڑھی۔ سکر اودھ پتی پریم سینیہی  
اُس دُشت نے سیتا جی کو بہت پرکار سمجھایا۔ سام،  
دان، بھے اور بھید دکھلایا۔ راون نے کہا۔ ہے سندر مکھی!  
ہے چتر سندر! مندو دری وغیرہ سب راہیوں کو میں تمہاری دہی  
بناؤں گا۔ یہ میری پڑیگی ہے۔ تو ایک! ڈیری طرف دیکھ تو سہی!  
تب تنکے کی اوٹ کر کے جا جی جی لے اپنے پریم ازہ نریش شری  
رام چند جی کا سمن کر کے راون سے کہا۔

سندر دس مکھ کھ لوت پرکاسا۔ گہووں کہ نیلنی کرے بکاسا  
اس من سمجھ کہت جی نانگی۔ کھل سندر نہیں رکھو سیریاں کی  
ہے دس مکھ! من۔ جگنو کی روشنی سے کیا کھی کدنی کھل سکتی  
ہے! تو اپنے لیے بھی ایسا ہی من میں سمجھ لے۔ جا جی جی لے پھر  
کہا۔ ہے دُشت! تجھے شری رکھنا کتہ جی کے بان کی خبر نہیں۔

سندر سونہیں ہر اہنہی مہی۔ اودھ تلے لاج نہیں تو ہی  
ارے پانی! تو مجھے کیلی دیکھ کر ہر لایا۔ ارے بیچ بے شرم!  
مجھے شرم نہیں آتی۔

اُپ ہی سُن کھ لوت سم رام ہی بھانوسمان  
پریش پن سُن کا دھاس یولا اتی کھسیان

اپنے کو جگنئے کے سمان اور شری رام جی کو سورج کے سمان  
سُن کر اور سیتا جی کے جگر تراش بچوں کو سُن کر راون تلوار نکال  
کر شرمندہ ہوا بڑے غصے ہو کر سیتا جی سے بولا۔

سیتا تیں مم کریت اپسانا تو کھٹوں تو سہر کھٹن کر پانا  
ناہیں تو سپد مان مم یانی۔ سہکھی موت نہ تاجیوں ہانی  
سیتا! تو نے میری بے عزتی کی ہے، میں اس کھو تلوار سے  
تیرا سر کاٹ ڈالوں گا۔ نہیں تو جلدی میری بات مان لے۔ ہے سندر  
مکھی! نہیں تو تیرے جیون کی ہانی ہوگی۔

سیام سورج دام سم سندر۔ پر یو بھج کری کرسم دکنڈھر  
سورج کنگھ کہ تو اسی گھوڑا۔ سندر سندر اس پروان پن مورا  
سیتا جی نے کہا۔ ہے دکنڈھرا پر بھج کی بھجیا کس کی مالا  
کے سمان سندر اور ہاتھی کی سونڈ کے سمان بڑی اور طاقتور ہے  
یا تو وہ بھجیا ہی میرے گلے میں پڑیگی یا تیری بھیانک تلوار۔  
ہے دُشت! اس۔ یہ میرا سچا پران ہے۔

چندر اس ہروم پری تا پم۔ رکھوتی برہ انل سنجاتم  
سیتل نسبت ہی بردھارا۔ کہہ سیتا ہروم دھک بھارا  
سیتا جی تلوار سے کہتی ہیں۔ ہے تلوار! شری رکھنا کتہ جی  
کے دیوگ کی انہی سے پیدا ہوئی میری جلیں کو تو دور کر دے۔  
تیری دھار بڑی شیتل اور چکدار اور سریشٹھ ہے۔ تو میرے دھک کے  
بوجھ کو ہر لے۔

سنت کن مینی مارن دہاوا۔ میتیاں کہنتی کھبوا  
کہیسی سکل نسیر نہی بولانی۔ بیت ہی بھہدی تراس جانی  
سیتا جی کے کن سنتے ہی راون مارنے کو ڈرنا تب بے دانو  
کی پڑی مندو دری نے سیتا جی کہہ کر راون کو سمجھایا۔ تب راون نے  
راکشسیوں کو بلوا کر کہا کہ جا کر سیتا کو بہت پرکار سے بچے دکھلاؤ۔

ماس دوس مہنہ کہانہ مانا۔ تو میں مارب کا ڈھ کر پانا  
اگر یہ ایک جہنہ میں میرا کہنا نہ مانے گی۔ تو میں تلوار نکال کر  
اس کو اردوں گا۔

کھوون گینو دس کندھرا ہاں پسپا جتی برند  
بیت ہی تراس نکھا و ہین ہر پاپ بہہ مند  
یہ کہہ کر راون راج محل کو چلا گیا۔ یہاں راکشسیوں کی  
مندلی بہت سے ڈراؤنے روپ دھکر سیتا جی کو ڈرانے لگی۔  
ترجیا نام راجپسی ایک۔ رام چرن رتی پن بیسیکا  
سینہ بول سنائے سی سپنا۔ بیت ہی سیتے کر بہت اپنا

سببیت کی ساختھی ہے۔ جلدی ہی کوئی ایسا آپسے کر کہ جس سے  
میں اپنے شریر کو چھوڑ سکوں۔ پر تم کا دل لگے اب مجھ سے بہن  
نہیں کیا جاسکتا۔ یہ اسبہ (نا قابل برداشت) ہو گیا ہے۔

اُن کاٹھ راج چتا بنائی۔ مات اہل مٹی دیہی لگائی  
سیتہ گری تم میری سیانی۔ سیتہ کو شرن مول سم بائی  
لکڑیاں لا کر چتا بنا کر سجا دے۔ ہے مانا! پھر اُس جانی  
آگ لگا دے۔ میرے تئیں جو تیری پرستی ہے۔ اس کو سجا کر دکھا  
راون کے شول کے سمان دکھا۔ ایک بچنوں کو کانوں سے کون  
سنے۔

سنت بچن پر گہر بھائیسی۔ پر بھوپرتاب مل سنجس سناٹسی  
نسی نہ اہل مل سنو سسکاری۔ اس کہہ سوچ بھون سدھاری  
سیتا جی کے بچن کُن کر تر جٹا لے اُن کے چن پر کر سکھایا اور  
پر بھوپرتی رام جی کا پر تاب دل اور سندیش مٹایا۔ اُس نے کہا۔ ہے  
نازک بدن سیتا سنو۔ رات کے وقت آگ نہیں مل سکتی۔ ایسا  
کہہ کر وہ اپنے گھر گئی۔

کہہ سیتا بھئی بھاپر تیکو لا۔ بلیہی نہ پاوک مٹھی نہ سولا  
دیکھت پر گرٹ لگن انگارا۔ اڑن نہ اوت ابکیو تارا  
سیتا جی سن ہی سن کہنے لگیں۔ بدھانا ہی اُلٹ ہو گیا۔ نہ آگ  
دلیگی اور نہ یہ برہ بیڑا سٹگی آکاش میں انگارے صاف دکھائی  
دے رہے ہیں۔ پرتو زمین پر ایک بھی تارا نہیں آتا۔

پاوک مٹھی سوت نہ لگی۔ اہول موہی جان بہت لاگی  
سٹھی بٹے تم بڑپ اسوکا۔ سیتہ نام کرہ ہرو م سوکا  
اگنی مٹے چندرما بھی مجھے قیمت کی ماری جان کر آگ نہیں  
برساتا۔ ہے اشوک کے دھوتو! میری پرارتھنا سنو۔ میرا شوک ہرلو۔  
اور اپنا اشوک (شوک سے ریت) نام سجا کر کے دکھلاؤ۔

نوتن کسے اہل سمنا۔ دیہی گئی۔ جن کر جی نارانا  
دیکھ پر ہم ہر ہاگل سیتا۔ سوچیں کی ہی کلپ مٹھ بیتی

اُس راکشی منڈلی میں تر جٹا نام کی ایک راکشی تھی۔ وہ  
شری رام جی کے چرنوں میں پریم رکھتی تھی۔ اور گیان دان تھی۔  
اس نے سب راکشوں کو بلا کر اپنا سینا سنا یا۔ اور کہا کہ تم  
سب سیتا جی کی سیوا کر کے اپنا کلیان کر لو۔

سینس مانر لنکا جاری۔ جات دھان سینا سب ماری  
کھرا وڑھ نٹن دس بیسیا۔ منڈت سر کھنڈت۔ جھج پسیسا  
ایہی پدھی سوچن دسی جانی۔ لنکا منہوں بھیشن پائی  
نکر کھری رکھو مسیر دوہائی۔ تب پر بھوپرتاب بول بھائی  
سنو۔ سیتے میں شری رام جی کے بھیجے ہوئے ایک ہندو  
لنکا جلا ڈالی اور راکشوں کی ساری فوج کو مار دیا۔ راون مسر  
منڈے ہوئے اپنی بیس بھجا کٹائے اگل نہا گدھے پر سوار ہوا  
دکھن (میر پری کی طرف) کو جا رہا ہے۔ لنکا کا راج بھیشن نے  
پالیا ہے۔ نگر میں شری رام جی کی دوہائی پھر گئی۔ تب پر بھوپرتاب  
کو بلا لیا۔

یہ سینا میں کہنوں پکاری۔ مہر ہی سیتہ گئیں دن چاری  
تاس بچن کُن تے سب ڈریں۔ جنگ مٹا کے چمن نہ پڑیں  
میں دھوی سے کہتی ہوں۔ کہ میرا یہ سینا چند دنوں کے بعد  
سچا ہو کر رہے گا۔ اُس کے بچن کُن کر سب راکشیاں ڈریں۔  
اور سب جانی جی کے چرنوں پر جا کریں۔

جہتہ تہتہ گئیں سکل تبت سیتا کر من سوچ

ماس دوسن بتیس موہی ماریہی لچیر پوچ

تب وہ راکشیاں اڑھ اڑھ علی گئیں سیتا جی میں  
سوچ کرنے لگیں۔ کہ ایک مہینہ گذر جائے پرتج راکش جھے مارے گا۔  
چوٹی

تر جٹا سن بولیں کر جوری۔ مات بدنی سنگنی تیں موری  
جھوں دیہہ کرویگ اپائی۔ دسہہ برہ اب نہیں سہہ جانی  
ہاتھ جڑ کر سیتا جی تر جٹا سے کہنے لگیں! ہے مانا! تو میری



لازم است که این مات عیانی بر سینه بسته گردد تا نهان ماندن

مُنہ سے کچن نہیں نکلتا۔ خیروں میں دیاگ کے اُنسو اُمڈ

\_\_\_\_\_

کہیں جو تیں کچھ دکھ گھٹ ہوئی۔ کجا ہی کہوں نہ جان نہ کوئی  
تتو پریم کر مہارو تو را۔ جانت پر یا ایک من مورا  
کہنے سے بھی دکھ کچھ گھٹ جاتا ہے۔ پر میں کس سے کہوں؟  
یہ دکھ کوئی دوسرا جانتا نہیں۔ ہے پیاری! میرے اور تیرے پریم  
کے تتو کو ایک صرف میرا ہی من جانتا ہے۔

سو من سدا رہت تو ہی پاپیں جہان پرتی رُس اتنے ہی مایہیں  
پر جھونڈ لیش سُنّت سید یہی۔ مگن پریم تن سُدھ نہیں تیر ہی!  
اور میرا وہ من سدا تیرے ہی پاس رہتا ہے۔ بس میرے پریم کا  
سار اتنے ہی جہان لینا۔ پر کھنکے سُنْدیش کو سُکر شری مانگی جی پریم  
میں مگن ہو گئیں۔ اور انہیں اپنے شری کی بھی سُدھ نہ رہی۔

کہیں ہی ہرے دھیر دھرو ماتا۔ سمرام سببوک سکھ داتا  
ارا نہور گھو پتی پر کھتائی۔ من مگن تھو کد رانی  
ہنومان جی نے کہا ہے ماتا! من میں جو صلہ رکھو اور کھنکوں  
کو سکھ دینے والے پر کھو شری رام جی کا سحر کر دو۔ اپنے ہرے میں  
شری رکھو ناگھ جی کی بڑائی کو یاد کر کے اور میرے مگن سُکر رونا دھونا  
چھوڑ دو۔

نہیں مگر تنگ سم رکھو پتی بان کر سان  
جننی ہر وہ دھیر دھرو جبرے لسا پر جہان  
شری رکھو ناگھ جی کے بان اگنی روپ ہیں اور راکشسوں  
کے دل اس اگنی میں کھسم جو نے والے ہیں۔ ہے ماتا! آپ  
من میں دھیر ج رکھو اور راکشسوں کو کھسم ہوا ہی سمجھو۔

جول رکھو میر ہوت سُدھ پانی۔ کرتے نہیں بلنب رکھو رانی  
رام بان رُبی آئیں جب شکی۔ تم بروکھ کہتہ جات نہا نکھی  
شری رام چند جی اگر تمہارے یہاں ہونے کی خبر پائی ہو تو  
وہ کبھی دیر نہ کرتے۔ ہے جاکسی جی! شری رام جی کے پاس روپی سورج کے  
طلوع ہونے پر راکشسوں کی فوج روپی اندھیرا کہاں رہ سکتا ہے!

پڑے۔ وہ پڑے دکھ سے بولیں۔ ماناگھ! آپ نے مجھے ہلک ہی  
بھلا دیا سیتا جی کو برہ سے ہوا دکھی دیکھ کر ہنومان جی نرا اور  
کوئل بچن بولے۔

مات کسل پر کھو انج سمیتا۔ تو دکھ دکھی سکر پانیکتا  
جنی جننی مانہو جیہ او نا۔ تمہارے پر کھو رام کی دوتا  
ہے ماتا۔ سُنْد کر پا کے دھام پر کھو شری رام جی کشتن  
سمیت شری سے تو کشت ہیں لیکن آپ کے دکھ سے دکھی ہیں ہے  
ماتا! تو اپنے من میں اپنے آپ کو کچھ نہ سمجھ شری رام جی کے ہرے  
میں آپ سے دُگنا پریم ہے۔

رکھو پتی کر سُنْد لیش اب سُنو جننی دھیر دھیر  
اس کہیں کی گد گد بھینو بھیرے بلوچن ریسر  
ہے ماتا! اب حوصلہ رکھ کر شری رکھو ناگھ جی کا سُنْدیش سُنو  
ایسا کہ شری ہنومان جی گد گد ہو گئے اُن کے تیزوں میں پریم کے  
اُسو بھرائے۔

کہیں رام بیوگ تو سیتا۔ موکھن سکھ بھیر پیتا  
نوترو کسے منہوں کر سا نو۔ کال بناسم لسی بھیا نو  
ہنومان جی بولے کر شری رام جی نے کہا ہے۔ ہے سیتا! تمہارے  
دکھ میں میرے لئے سبھی پر رکھو اُلٹ ہو گئے ہیں۔ برکشوں کے  
نرم چے والو اگنی کے سمان واہ کارک ہو گئے ہیں۔ رات کالی رات ہی  
کے سمان اور چند ما سوریہ کے سمان ہو گیا ہے۔

کہیں بن کنت بن سسر سا۔ بار دپیت تیل جن برسا  
جے ہمتا ہے کرت تیلٹی لیسرا۔ ارگ سواسم تری بدھ سٹیرا  
کس کے بن بھالوں کے بن کے سمان ہو گئے ہیں۔ بادل  
مانو کھولتا ہوا ہیں برساتے ہیں۔ جو بھلائی کرنے والے تھے۔ وہ  
اب دکھ دینے لگے ہیں۔ تین پر کار کی شیشل مند اور سنگدھت  
وہ یو سانب کے مکھ سے نکلتے ہوئے نہر میں اور گرم سانس کے  
سمان ہو گئی ہے۔



اب میں ماتیں جاؤں لوائی۔ پر بھو امیر نہیں رام دوہائی  
کچھک دیں جنتی دھرو دھیرا۔ کچھ نہ بہت آئیں نہیں رکھو میرا  
ہے ماما! میں تو ابھی آپ کو یہاں سے لے جاؤں لیکن رام جی  
کی قسم مجھے اُن کی ایسی آگیا نہیں ہے۔ ہے ماما! کچھ دن اور حوصلہ  
رکھو۔ بائرفوج لے کر شری رام جی یہاں آ دیں گے۔

من سنشوش سنت کپی بانی۔ بھگتی پرتاب تیج بل سانی  
اسیش دہی رام پر یہ جانا۔ ہو ہوتا بل سیل ندھانا  
بھگتی پرتاب، تیج اور بل سے پری پورن ہنومان جی کی بانی  
کو سن کر سیتا جی کے من میں تسلی ہوئی۔ انہوں نے ہنومان جی کو شری  
رام جی کا پیارا جان کر آتش زاد دی۔ کہ ہے تات اتم بل اور  
شیل کے غمزدہ ہو۔

نہ پھر مار تو ہی لے جہ نہیں۔ ترہنہ پرنا لڑا دی جس گہ نہیں  
ہیں سنت کپی سب تہم ہی سہانا۔ جات دھان اتی بھٹ بلوانا  
اور راکشسوں کو مار کر آپ کو لے جا دیں گے ملکہ آدمی رشی مہی  
تینوں لوگوں میں اُن کا لیش گان کریں گے۔ سیتا جی نے کہا۔ ہے بہتر  
سب باتر تہمارے ہی سہان چھوٹے چھوٹے ہوں گے۔ اور راکشس تو  
بڑے بلوان دیہا ہیں۔

موریل ہروے پریم سندھیرا۔ من کپی پرگٹ کنہی تیج دیہا  
کنک پھر دھرا کالہ سریرا۔ سمر جینکر اتی بل ریسرا  
اس لئے میرے ہر دے میں یہ بڑا بھاری سندھیرہ ہے کہ  
تم بائران راکشسوں کو کیسے جیت سکو گے۔ یہ سن کر ہنومان جی نے  
اپنا اصلی شری پرگٹ کیا۔ سونے کے پر بہت مہیسا چھکارا دکراں ہوش  
شریر تھا۔ جو یہ میں جینکر اور جا بلوان اور دیر تھا۔

بار بار نائسی پد سیسا۔ بلولین جور کر کیسا  
اب کرت کرتی بھیلوں میں ماما۔ اسیش تو انوگھ بکھیپاتا

ہنومان جی نے بار بار سیتا جی کے چروں میں بہر فرمایا۔ اور پھر  
بالکے چور کر کہا۔ ہے ماما! اب میں کرتا رکھ ہو گیا۔ آپ کی آتش زاد  
اٹل ہے یہ بات پر سدا ہے۔

سنشوش مات موہی اتسیر بھو کھا۔ لاگ نیکھ سندھ پل روکھا  
سنشوش کر پین پین رکھوا دی۔ پریم سمھٹ رجنی چر بھاری  
ہے ماما! سنو۔ ان سندھ پل والے درختوں کو دیکھ کر مجھے بہت  
ہی بھوک لگ گئی ہے۔ سیتا جی نے کہا۔ ہے بیٹا! سنو اس بن کی  
بڑے بڑے بھاری راکشس پودھا رکھوا لی کرتے ہیں۔

سیتاں بھروس تب بھینو۔ پٹی لکھو روپ پون ست لیٹو  
تب سیتا جی کے من میں تسلی ہو گئی۔ پھر ہنومان جی نے مہی اپنا  
چھوٹا سا روپ دھارن کر لیا۔

سنو ماما سا کھا مر نہیں بل بدھی بسال  
پر بھو پرتاب تیں گر رہی کھائے پریم لکھو بیال

ہے ماما! سنئے ہم لیتو بائرماتی میں بل اور بدھی نہیں ہوتی۔  
لیکن بھوک ان کے پرتاب سے چھوٹا سا ناچیز سانپ بھی گر کر کھا  
سکتا ہے۔ ارکھات نر بل بھی جا بلوان کو مار سکتا ہے۔

ترہنہ کر بھے ماما موہی ناہیں۔ جوں تہہ سکھ مانو من ماہیں  
ہنومان جی نے کہا۔ ہے ماما! اگر آپ پر تن ہو کر مجھے آگیا دیں  
تو ان راکشسوں کا تو مجھے ذرا بھر بھی ڈر نہیں ہے۔  
دیکھ بدھی بل پین کپی کہیو جب آتیں جسا ہو  
رکھوتی چرن ہرزہ دھرات مدھر کھل کھا ہو

اُن میں سے کچھ یودھاؤں کو تو ہنومان جی نے مار دیا۔ کچھ کو مسل ڈالا۔ اور کچھ کو لاتوں سے دھول میں ملا دیا۔ کچھ نپکے کچھے روتے پیٹتے ہوئے ہمارے کھیراؤں سے فریاد کرتے لگے۔ کہ ہے سوامی! بندر بہت ہی بلوان ہے۔

مُن ست بانگس رسانا پٹھے سی میگھ تاو بلواتا  
مارسی جی ست بانگھیتو تہی۔ دیکھئے کپی کہاں کر اُسی  
پتر کر منان کر راون غصے سے لال پیلا ہو گیا پھر اُس نے اپنے ہاتھ بلوان پتر میگھ ناد کو بھیجا۔ اور اس نے کہا کہ ہے میٹا! اس بات کو مارنا نہیں بلکہ بانڈھ کر لے آنا۔ تاکہ ہم دیکھ سکیں کہ وہ کہاں کا بانر ہے۔

چلا اندر جیت اُلت جود ہا۔ بندھو نہھن سُن اُپیا کرو دھا  
کپی دیکھا وارن بھٹ آوا۔ کنگٹھائے گر جا اُرو دھا وا  
اندر کو جیتنے والا لانا فی یو دھا میگھ ناد پیلا۔ اپنے بھائی کے مارے جانے کی خبر سن کر وہ بہت کرمہ میں تھا۔ ہنومان جی نے دیکھا کہ آپ تو بڑا بھاری بھیاناک یودھا آیا ہے۔ تب وہ کٹ مٹ کر (ریخ مار کر) گرے اور دوڑے۔

اتنی سال تر و ایک اُپارا۔ برتھ کینہہ لنگیس کمارا  
سے پہن بھٹ تاکے ستر گا۔ کہہ کہہ کپی فرمے ریخ آنگا  
انہوں نے ایک بڑا بھاری درخت اُٹھا لیا۔ اور اُس سے دار کر کے میگھ ناد کو بغیر رکھ کے کر دیا۔ (درختات اُس کا رکھ توڑ ڈالا۔ اور رکھ کے گھوڑے مار ڈالے) اس کے ساتھ جو بڑے بڑے یودھ تھے، اُن کو ہنومان جی نے پکڑ پکڑ کر اپنے شریر سے مسل ڈالا۔

تنہ ہی نہات تا ہی سن یا جا۔ پھر کے گل ماہوں گج راجا  
مکھیکہ کا مار پڑھا تر و جانی۔ تا ہی ایک گلھن مور جھا آئی  
اُن سب کو مار کر پھر ہنومان جی میگھ ناد سے بھڑ گئے۔ مانو وہاں ہی ہاتھی لڑ رہے ہیں ہنومان جی نے میگھ ناد کے زور

ہنومان جی کو بڑھی اور میں ماہر جان کر جانکی جی نے کہا۔ ہے مات۔ جاؤ۔ شری رگھو ناٹھ جی کے جرنوں کا ہرزے میں بھیان کر کے پیٹھ پھل کھاؤ۔ جویائی

چلیو نہٹے سُر و پھینو باگا۔ پھل کھاٹسی تر و توریں لاگا  
سے تہاں پھر بھٹ رکھو ارے۔ کچھ مارسی کچھ جائے پکارے  
ہنومان جی نے سیتا جی کو پر نام کیا اور پھر باغ میں جا گئے۔ پھل کھانے لگے۔ اور پیڑوں کو توڑنے لگے۔ وہاں بہت سے یودھ رکھو ارے تھے۔ اُن میں سے کچھ تو ہنومان جی نے مار دیے اور جرنجنگ بن گئے۔ انہوں نے جاکر راون سے فریاد کی۔

ناٹھ ایک سو اکی بھاری۔ تنہیں سوک باٹکا اُجاری  
کھاٹسی پھل لو بٹپ اُپارے۔ رچھک مرد مرد جی وارے  
ہے ناٹھ! ایک بڑا بھاری بندر آیا ہے۔ اس نے اشوک باٹکا کو اُجارت دیا ہے۔ اُس نے پھل کھا کر درختوں کو اکھاڑ پھینکا ہے اور رکھو اؤں کو مسل مسل کر کے زمین پر شک دیا ہے۔  
سن راون پٹھے بھٹ نانا۔ تنہ ہی دیکھ کر جیو ہنومان  
سب رحمنی چمکپی سنگھارے۔ گئے پکارت کچھ ادھ مارے  
یسن کر راون نے بہت سے یودھ بھیجے۔ اُن کو دیکھ کر ہنومان جی گرے۔ انہوں نے سب راکٹسوں کو مار دیا۔ کچھ ادھوؤں نے جاکر روتے ہوئے پھر فریاد کی۔

پنی پھیو تنہیں اچھ کمارا۔ چلا سنگ لے سھٹ اُپارا  
اوت دیکھ ٹپ کہہ تر جا۔ تا ہی نہاتی جھاٹھی گرجا  
پھر راون نے اپنے پتر اکٹھے کما کر کو بھیجا۔ وہ اپنے ساتھ بہت سی گنتی کے یودھاؤں کو لے کر ملا۔ اُسے آتے دیکھ کر ہنومان جی نے ہاتھ میں ایک درخت اُٹھا کر لڑنے کے لئے لگارا۔

کچھ مارسی کچھ مرد سی کچھ ملیسی دھردھور  
دھا کچھ پی جائے پکارے پھر جو مرٹ ملی کھور



راج دربار میں زوڑے آئے ہنومان جی نے جا کر راؤن کا دربار دیکھا۔ جس کے کھاٹہ ہاتھ کا درون نہیں کیا جاسکتا۔

کر جو یس ستر و سب بنیتا بھر کٹی بلوکت سکل سمیٹتا دیکھ پرتاپ نہ کپی من سنگا۔ جیسے ہی گن تہنہ گنڈا سنگا ناکھ جوڑے ہوئے سب پوگیاں ارتھات اندر درون کبیر آدی سب دیوتا بڑی مہرتا کے ساتھ سہمے ہوئے راؤن کی جنبش ابرو کو دیکھ رہے ہیں۔ اس کا ایسا پرتاپ دیکھ کر بھی ہنومان جی کے من میں ڈر بھی ڈرنہ ہوا۔ وہ ایسے نڈر اور بیدھڑک ہو کر راج ہار میں کھڑے ہیں۔ جیسے سانپوں کے گردہ میں گر لڑ جی نڈر ہوتے ہیں۔

کبھی ہی بلوک و ساٹن پھسا کہہ در باد  
دوبا سنت بدھ سترت کی تہہ پی پکا ہر دے پشاد

ہنومان جی کو دیکھ کر راؤن گالیاں دیتا ہوا خوب ہنسا۔ پھر جب اپنے پتر اکٹھے کر کے اس کے ہاتھوں میں تر ہو جانے کی یاد آئی۔ تو اس کے ہر دے میں بہت کھیش بڑھا۔  
چوپائی

کہہ لکھیس کون تیں کیسا۔ کہہ یس بل گھاسی بن کیسا  
کی دھوں شروں سنہی نہیں موی۔ دیکھوں اتنی سنگ سٹھ قوی  
لڑکا تی راؤن نے کہا۔ اوسے بندر! بتا تو کون ہے۔ کس کے بل پر تو نے بن کو اجازت دیران کروا۔ کیا کہی تو نے میرا نام نہیں سنا!  
میں تجھے بہت ہی نڈر دیکھ رہا ہوں۔

مارے لہو کہیں اپرا دھا۔ کہہ سٹھ تو ہی نہ پیران کی بادھا  
ستوراون برہم نڈر نکا یا۔ پائے جاس بل بر جتی مایا  
کس اپرا دھ سے تو نے راکشسوں کو مارا؟ اوسے سورک!  
بتا کیا تجھے اپنے پانوں کا ڈر نہیں ہے؟ ہنومان جی نے کہا۔ یہ  
راؤن اسن جن کابل پا کر مایا انت کوئی برہانڈوں کے سموہوں  
کو رہتی ہے۔

سے ایک گھونسا ملا۔ اور کو ذکر درخت پر چاڑھے میگھ ناکھ  
کو کچھ ذرا سی دیر کے لئے مورچا ہا گئی۔

اٹھ بہو کی گنہ سی جہ مایا۔ حیت نہ جائے پر بھجن مایا  
مورچا سے اٹھ کر میگھ ناکھ نے بہت سی مایا رچی لیکن  
پیران کہہ ہنومان جی کسی پر کار بھی جیتے نہیں جاتے۔

برہم استر تہیں ساندھا کپی من کی تہہ پکار  
دو جا جوں نہ برہم سہرا تینوں جھانٹے اپار

انت میں میگھ ناکھ نے تنگ اکر برہم استر چلانے کا  
نشیہ کر لیا تب ہنومان جی نے من میں وجہ کیا کہ اگر میں برہم استر  
کو نہ مانوں تو اس کی آبار بہا مٹ جائیگی۔

برہم بان کی گتہ تہیں مارا۔ بیرت ہوں بارکٹ سنگھارا  
تہیں دیکھا کپی مو جھپت کھینڈو۔ ناگ پال بارہنسی لے گینڈو  
اُس نے ہنومان جی کو برہم بان ملا۔ جس کے لگتے ہی وہ  
زمین پر گر پڑے۔ لیکن گرتے ہوئے بھی انہوں نے بہت سی سینا  
مار ڈالی۔ جب اس نے ہنومان جی کو سوچت ہوئے دیکھا۔ تب وہ  
اُن کو ناگ پال میں باندھ کر اپنے پتاراؤن کے پاس لے گیا۔

جاس نام جب سنہو کھوانی۔ کھونینھن کا تہیں نرگیا نی  
تاس دوت کہ بندھ نرو آوا۔ پرہو کالج لگ کپی میں بندھاوا  
شوجی کہتے ہیں۔ یہ پارتی شنو جس سوامی کا نام جب کر  
گیا فی لوگ ہا کھن بندھن رومی سنہار سے جھوٹ جاتے ہیں۔  
اُس سوامی کا دوت بھلا کیسے کسی کے بندھن میں آسکتا ہے۔  
ہنومان جی نے تو اپنے آپ ہی پر کھو کے کاریہ کے لئے اپنے  
آپ کو بندھوا لیا۔

کپی بندھن سن نشیر دھا۔ کو ناگ لاک سبھا سب آئے  
دس ٹکھ سبھا دیکھ کپی جاتی۔ کہہ نہ جائے کچھ اتی پر کھتاتی  
بندر کا بندھ جانا سن کر راکشس لوگ تماشہ دیکھنے کیسے

جاکیں بل برنجی ہری ایسا۔ پالت ہر جبت ہر تہس میسا  
جابل سس دھرت سہہ سائن داند کوں سمیت رگری کا تن  
ہے راون! جن کے بل کے اڈا پر ہر ہما و شنو ہمیش  
مشرقی کی پیدایش۔ زہر و رش اور قناہ کرتے ہیں۔ جن کے بل پر  
ہزاروں ٹکھ والے شیش ناگ جی پرست اور نول سمیت برہمانڈ  
کو اپنے سر پر دھارن کرتے ہیں۔

دھبے جو بید دیہہ سر تر اتا۔ گتہ سے سٹھنہ سکھاؤں و اتا  
ہر کووند گھٹن جیہیں بھنجی تہی سمیت ترپ دل مد گنیا  
کھر دوشن تر ہرا رو بانی۔ بدھ سے کل آلمت بل سانی  
جو دیوتاؤں کی رکشا کے لئے طرح طرح کے شر پر دھارن  
کرتے ہیں۔ اور جو تمہارے جیسے پورکھوں کو نصیحت دینے والے  
ہیں جنہوں نے شوجی کے مہاکشن و فشن کو توڑ ڈالا اور اس کے  
ساتھ ہی سارے راجاؤں کی منڈی کا غرہ بھی توڑ ڈالا جنہوں نے  
کھر دوشن تر ہرا اور بانی کو مار ڈالا۔ چو لاشانی بلوان یو دھا تھے۔

جا کے بل کو لیس تیں جتہو پیرا چر جھاری  
دوا تاس دوت میں جا کر سر سہنہو پیرہ ناری  
جن کے بل کے تھوڑے سے انش کو پا کر تم نے جلا جگت  
کو جیت لیا ہے۔ اور جن کی پیاری پتی کو تم ہر لائے ہو۔ ہے۔  
راون! میں انہیں کا دوت ہوں۔

چو پانی

جانیٹوں میں تہرا پر جھٹائی۔ سہس باہو پیری لرائی  
سمہر بانی سن کر جس پاوا۔ سنی کپی چکن ہسی بہراوا  
میں تہہاری شہرت اور بڑائی کو خوب جانتا ہوں۔ سہماہو  
کے ساتھ تہہارا یدھ کر کے جیسا کچھ لٹ کر تم نے بپاوت کیا  
تھا۔ وہ میں سب کچھ جانتا ہوں۔ ہنومان جی کے ان طنز  
چخوں کو سن کر راون نے ان کی بات کو ہنس کر ٹال دیا۔

۳ - ۲

کھاٹیوں پھل پر چھو لاگی بھوکھا۔ کپی سمجھا تیں تو رہیوں روکھا  
سب کیں دیہہ پریم پریم سوانی۔ مار ہی ہوئی گمارگ گامی  
جنہہ موہی مار لے تیں مارے۔ تہی پر باندھ بیٹوں تہہا لے  
موہی نہ کچھ باندھے کی لاجا۔ کینہہ چپوں نہ پر چھو کر کا جیا  
ہے راکشس راج! مجھے بھوک لگی تھی۔ اس لئے میں نے پھل  
کھائے۔ درختوں کو توڑنا اور مردوں کا سبھاؤ ہی ہے۔  
اس لئے میں درختوں کو اپنے حاتی سبھاؤ سے پرورش ہو کر توڑا۔  
ہے راکشسوں کے راجا! اپنی دیہہ سبھی کو پیاری ہوتی ہے۔ بدھین  
راکشس جب مجھے مارنے لگے تب انہوں نے مجھے مارا۔ اُن کو میں  
نے بھی مارا۔ اتنے میں تمہارے پتر سیکھ اوانے مجھے باندھ لیا۔ مجھے  
اپنے بندھے جانے کی ذرا بھر بھی شرم نہیں ہے۔ کیوں کہ جس طرح  
بھی ہو میں تو اپنے سوامی کا کام کرنا چاہتا ہوں۔

جینتی کر تیں جوری کر راون۔ گنہومان رچ مور سکھاؤں  
دیکھو تہہہ رچ کل ہی پجاری۔ بھرم رچ بھو جگت بھے ہاری  
ہے راون! میں لاکھ چوڑ کر تم سے جینتی کرتا ہوں تم اہیان  
چھوڑ کر میری نصیحت کو سنو۔ تم اپنے اتم و نش کا وچار کر کے دیکھو  
اور بھرم کو چھوڑ کر جگتوں کے بھے کو نذر کرنے والے بھگوان  
شری رام جی کا بھجن کرو۔

جاکیں ڈرائی کال ڈیرائی۔ جو سر اسر چرچا چرکھائی  
تاسوں بیرو کہوں نہیں کیجئے۔ مورے کہیں جانی دیکھئے  
دیوتا۔ راکشس اور جتین سارے جگت کو کھا جانے والا  
کال دیکھی جن کے بھے سے ڈرتا ہے اُن سے کبھی ویر نہ کرنا چاہئے  
میرا کہنا مانو اور سیتا جی شری رام جی کو دے دو۔

پرستپال رگھو نایک کرونا سندھو کھرا ری  
دوا گئیں سرن پر چھوڑا کھیں تو ایرادھ بسا بری  
کھر کے شتر شری رگھو ناٹھ جی تو دیا کے سمندر میں۔ اور  
شتر ناٹوں کے پالک ہئی، اُٹھی شرن میں جانے پر وہ تہیں تہہارا



تصور صاف کر کے شران میں رکھ لیں گے۔

رام چرن سنگھ اور دھرم پور۔ لڑکا چل راج تمہارے گھر ہو  
رشی پلست جس بسل پندرہ کا۔ تیری سستی نہنہ جی ہو مو کلنکا  
نہری رام جی کے چرن کلنوں کو اپنے پرے میں دھارن کرو۔  
اور لڑکا چل راج کرو۔ آپ کے پور ورج رشی پلست جی کا ش ترل  
چند ما کے سنان ہے۔ تم اس چند رہا میں کلنک نہ ہو۔

رام نام بتو گرا نہ سوا ہا۔ دیکھ بچار تیاگ مدھو ہا  
بس پین ہیس سوہ سمراری۔ سب بھوشن بھوشیت سمراری  
رام نام کے بنا بانی شو بھا نہیں پاتی۔ ابھیان اور موہ کو تیاگ کر  
وچار کر دیکھو ہے دیوتاؤں کے دشمن! سب گہنوں سے جی ہوئی  
استری بھی کپڑوں کے بنا شو بھا نہیں پاتی۔ ویسے ہی رام نام کے  
بنا بانی بھی شو بھا نہیں پاتی۔

رام بکھ سمپتی پر بھستائی جاے رہی پانی بتو پانی  
سجلی مول چنہ منتر نہ نا پس۔ برش گیس پنی نہنیں سکھا پس  
رام بکھ پرنش کی پرائی اور جھن مال رہا ہوا بھی چلا جاتا ہے۔  
اس کا پانا نہ پانے کے برابر ہے۔ جین ندیوں کے چھچھے کوئی جبل بندھی  
نہیں ہے۔ یعنی جو صرف بارش کے پانی سے ہی ہو نکلتی ہیں۔ وہ  
برسات کے خاتمہ پر فوراً ہی پھر سوکھ جاتی ہیں۔

سنو دس کنھ کہیوں پن لڑ پی۔ بکھ رام ترانا نہیں کو پی  
شکر سہس پشٹو آج تو ہی۔ سکھیں نہ را کھ رام کر درو ہی  
پے وشن بکھ! سنو۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ رام بکھ کی  
رکھشا کرنے والا کوئی بھی نہیں ہے۔ نہری رام جی کے ساتھ دیگر  
کرنے والے تم جیسوں کو ہزاروں شکر و رشتو اور برہما بھی نہیں  
پچا سکتے۔ (پھر یہ راکشس سینا تو بھلا کس گنتی میں ہے۔)

موہ مول بہہ سول پرد تیا گہو تم ابھیان  
جو ہا بکھو رام لکھو نایک کر پاستھو بکھو ان

د موہ ہی جس کی جڑ ہے۔ ایسے بہت دکھ دینے والے اندھکار  
مئے ابھیان کو تیاگ دو۔ اور رگھو کئی کے سوامی کر پاندھان بکھو ان  
نہری رام جی بکھ بکھن کرو۔ چوپائی

جد پی ہی کپی اتی بہت بانی۔ بکھ گنتی بیک برتی نے سانی  
بوللا ہستی مہسا ابھیان۔ ملا ہم ہی کپی گر پیر گیا نی  
اگر ہستہ منومان جی نے بہت ہی بھلے کی بات کہی۔ جو بھگتی  
رگیان۔ ویراگ اور ہستی سے پری پورن تھی۔ تو بھی مہا ابھیان۔  
راون بہت ہنس کر بولا کہ میں یہ بندر بڑا ہی گیانی گرو ہلا ہے۔

منو نیٹ اتی کھل تو ہی۔ لاگیسی دھم سکھا دن موہی  
الٹا ہو پھی کہہ منو مانا۔ متی بھرم تور پر گٹ میں جانا  
جے دشت! تیری موت نزدیک آ پہنچی ہے بیچ مجھے  
نصیحت دینے لگا۔ منومان جی نے کہا۔ کہ میری موت نہیں کنتو  
تیری ہی موت آئی ہے۔ تیری بدھی ٹھکانے نہیں رہی مجھے تو  
ایسا ہی جان پڑتا ہے۔ اسی لئے تم الٹا سمجھ رہے ہو۔ موت کا  
سامان تو خود کئے بیٹھے ہو اور دوسروں کو موت کے نزدیک پہنچا  
ہوا بٹکتے ہو۔

ن کپی کن بہت کھسیانا۔ بیگ نہ ہر موٹھ کر پانا  
سنت اساجہ مارن دھائے۔ سچو نہ بہت بھیشن آئے

ہنومان جی کے کن سنکر راون بہت ہی کھسیانہ ہو گیا۔ وہ  
جوش میں راکشسوں کو مخاطب ہو کر بولا۔ اسے اس موٹھ کی  
جان جلدی ہی کیوں نہیں نکال لیتے۔ سنتے ہی راکشس اسے  
مارنے دوڑے۔ اتنے میں منتریوں کے سمیت وہاں بھیشن جی پہنچے۔

ناتے سیس کرتے ہو ہوتا۔ نینتی برودھ نہ مارے دوتا  
ان دند چھ کرے گوسائیں۔ سبھیں کہا منتر بھیل بھائیں  
انہوں نے سر نوکر بہت ہی بھر بھلاو سے راون سے کہا۔  
کہ موت کو جان سے مارتا نینتی کی مریدا کے خلاف ہے۔ ہے  
سوامی! اسے کچھ اور سہرا دینی چاہئے سب نے کہا ہاں ہمارا ج!

یہ صلاح اچھی ہے۔

سنت یہی بولا و سکندر۔ انک بھنگ کر ٹھٹھے بندر  
یہ سنت ہی راون نہیں کر بولا۔ ٹھٹھا بے بندر کو اس کا کوئی  
انک کاٹ کر واپس بھیج دیا جائے۔

کبھی کبھی متا پونچھ پر بھی کھدیوں سمجھائے  
تیل بورپٹ باندھ پنی پاوک دیہو لگائے  
میں تم سب کو سمجھا کر کہتا ہوں کہ بندر کی متا پونچھ پر ہوتی  
ہے (ارتقاات بندر کو اپنی پونچھ باری ہوتی ہے)۔ اس لئے تیل  
میں کپڑا بھگو کر اس کی پونچھ پر باندھ کر پھر انک لگاؤ۔

پونچھ بین بانر تہنہ جا بھی۔ تب ٹھٹھہ تہنہ نا بھی لے اسی  
جنہ کے کینہہ سی بہت بڑائی۔ دیکھیوں میں تہنہ کے پر بھٹائی  
جب یہ بانر اپنی پونچھ کے بنا اپنے سوامی کے پاس جائیگا  
تب یہ مورکھ اپنے سوامی کو ساتھ لے آئے گا۔ جن کی اس نے  
بہت بڑائی کی ہے۔ میں بھی ان کے سامرکھ کو دیکھ لوں گا۔

بچن ہنت کی پی من مسکا نا۔ کھٹے سہائے سارو میں جانا  
جائت دھان سن راون پھنا۔ لا گئے ہیں موڑھ سوئے رچنا  
ہنومان جی یہ بچن سن کر مسکرا دیئے اور من ہی من میں کہتے  
لگے کہ میں جان گیا۔ کہ سہوئی دیوی راون کے منہ چڑھ کر ایسے بچن  
کہہ کر میری مددگار ہوئی ہے۔ راون کے بچن سن کر راکشس مڑھ  
لوگ پونچھ کو آگ لگانے کی تیاری کرنے لگے۔

رہانہ نگر بن گھرت تیل۔ بادھی پونچھ کینہہ کی کھیلا  
گوئیگ کہنہ آئے پر باسی سار میں چرن کر میں بھہ ہانتی  
ہنومان جی نے ایسا کھیل کیا کہ وہ اپنی پونچھ کو بڑھاتے گئے  
حتی کہ لپٹے لپٹے نگر بھٹ سارا کپڑا اور تیل ختم ہو گیا۔ نگر ہی لوگ  
تھاں دیکھنے آئے۔ وہ اپنے پاؤں سے ہنومان جی کو ٹھوکر مارے  
اور اچھی بہت ہنسی اڑاتے ہیں۔

بچن ہول نہیں سب تارے بکھر پنی پونچھ پر چاری  
پاوک جرت دیکھ ہنومان۔ کھٹو پریم کھوڑا پنا نرتتا  
ڈھول بچتے ہی سب لوگ تالیاں بجا رہے ہیں۔ سارے نگر  
میں گھما کر ہنومان جی کی پونچھ کو آگ لگا دی گئی۔ آگ ملوڑھ دیکھ کر  
ہنومان جی فوراً ہی پھوٹے روپ کے ہو گئے۔

نیک چڑھٹو کی لنگا تارے کھٹو پنی ساجر نا دیں  
اس طرح برہم باش سے لگی کر ہنومان جی سونے کی ٹاریوں  
پر جا چڑھے امن کو دیکھ کر راکشسوں کی استریاں ڈر کے مارے ہم  
نکلیں۔

دو  
ہری پریرت تھی اوسر علی مرٹ انچاس  
اٹھاس کر گر جا کپی بڑھ لاگ اکاس  
بھگوان کی پریرتا سے اُس سے انچاس ہوا میں چلتے لگیں۔  
ہنومان جی بڑے زور سے تہنہ لگا کر گرے۔ اور بڑھ کر اکاش  
سے جا گئے۔

دھہر بسال یرم ہرو آئی۔ مند تیں مند چڑھ دھائی  
جرے نگر بھالو لے حال۔ جھپٹ لپٹ بھہ کوئی کرالا  
پھر وصال روپ ہو کر بڑی پھرتی سے وہ ایک مکان سے  
نور کر دوسرے مکان پر چڑھ چلے ہیں۔ سارا نگر جلی رہا ہے۔ لوگ  
بے حال تڑپنے لگے۔ کروڑوں آگ کی پھینک لپٹیں پھرتی ہیں۔

تات مات ہانتے بکارا۔ ایسی اوسر کو ہم ہی آبارا  
ہم جو کہا یہ کپی نہیں ہوئی۔ بانر روپ دھری سر کوئی  
جادوں طرف باکار بچ گئی۔ تات با ہانتا با ہانتا اس وقت  
کون نہیں بچا دے گا۔ ہم نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ یہ بندر نہیں ہے۔  
بندر کے روپ میں کوئی دیوتا ہے۔

سادھو آگیا کر کھپل ایسا۔ جرے نگر اناکھ کر جیسا  
جارا نگر نرس ایک ماریں۔ ایک بھٹیش کر گرہ نا دیں



سادہ ہو کے انا دہ کرنے کا یہ پھل ہے۔ کہ سارا نگر اس پر کا  
جل رہا ہے۔ جیسے کہ اس کا کوئی مالک نہیں ہے ہنومان جی نے  
چھن بھریں ہی ساری لٹکا جلا ڈالی۔ ایک بھیشن کا گھر بچا دیا۔

ناکردو اتل جھپٹا سر جا۔ جرات نہ سوتھی کارن گری  
الٹ پلٹ لڑکا سب جاری۔ کو پراپتی بندھو جھپٹا  
شوخی کہتے ہیں۔ ہے پارتی جس پر پھرنے لگتی کی رچنا  
کی۔ بھلا ان کے وہ ہنومان جی خود کیسے لگتی سے جلتے  
ارکھات انہیں: راہر سینک نہ لگا۔ ہنومان جی نے الٹ پلٹ  
کر سب لٹکا جلا دی۔ اور خود پھر سمندر میں کود پڑے۔

لو بچہ چھٹائے کھوئے شرم دھر لکھو روپ لہو  
جنگ ستاکے لگیں ٹھارہ بھینو کر چور  
پونچھ کی لگتی بھا کر تھکاوٹ کو دور کھوئے اور چھوٹا سنا  
روپ دھارن کر کے ہنومان جی شری جانی کے آگے ہاتھ جوڑ کر  
کھڑے ہو گئے۔

مانت ہوئی دیکھ کچھ چھینہا۔ جیسیں گھونانک ہوئی دینہا  
چوڑا منی اُتا رہت دیو۔ ہر ش سہیت پون ست لیو  
(ہنومان جی نے کہا) ہے ماما! جیسے یہاں آتے سے  
شری رگھوناتھ جی نے مجھے آپکے واسطے نشانی کے طور پر لٹکا کھڑی دی  
تھی۔ ویسے ہی اب یہاں سے جاتے سے آپ بھی اُن کے لئے  
اپنی کوئی نشانی دیں۔ تب سیتا جی نے ہاتھ سے اُتار کر چڑھائی  
دی۔ ہنومان جی نے پرست ہو کر اُسے لے لیا۔

کہیو ات اس مور پر ناما۔ سب پرکار پر چھو لوون کا ما  
دین دیال بر د سنبھاری۔ ہر ہونا تھ تم سنکٹ بھاری  
ہے نات! جا کر میرا اُن سے پرنام کہنا۔ اور یہ بھی کہنا کہ آپ  
تو سب پرکار سے پورن کام ہیں۔ لیکن تو بھی دین دیکھو پریا کرنے  
میں ہی آپ کی شان ہے۔ اس لئے ہے ہاتھ اپنے دین دیال سمجھاو  
یکے کارن آپ میرے سنکٹ کو دور کیجئے۔

نات لکھت کتھاسا نیہو۔ بان پرتاپ پر کھوئی سمجھا نیہو  
ماس دوس نہنہ نا تھ نہ آوا۔ تو پی ہوئی ہیت نہیں پاوا

جے نات! پران نا تھ کو جا کر اندر کے پرتے انت کی گھٹنا  
(واقعہ سننا اور پکھو کو اُن کے بان کے پرتاپ کی یاد دہانی دینا)  
اگر پران نا تھ ایک جیسے میں نہائیں گے تو پھر مجھے صحتی نہ پائیں گے۔  
کہو کی کہی بدھی را کھوں پرانا۔ مہر مات کہت اب جانا  
تہری دیکھ سیتل بھئی چھائی۔ جی مو کہنہ سوئی دن سوراتی  
ہے ہنومان! کہو میرے جینے کا کیا سہارا ہے۔ نہیں دیکھ کر  
بھاتی کھنڈی ہوئی تھی۔ پرتو اب تم بھی جانا چاہتے ہو میرے لئے  
پھر وہی غم کے دن اور اہ بھریں راتیں۔

جنگ ست ہی چھٹائے کر بہ بدھی دھیر ج دینہ  
چرن کل سرفنائے کی گو نورام پھیں کینہہ  
ہنومان جی نے جانی جی کو سمجھا کر بہت پرکار سے تسلی دی۔  
اور پھر اُن کے چرن کملوں میں پرنام کر کے شری رام جی کے  
پاس چلے۔

چالت ہما دھنی گر جے سی بھاری۔ گر کھ سرتاپ سن سچرناری  
ناکھ بندھو ایہی پار ہی آوا۔ سید کل کلا کہیہ سناوا  
چلتی بار ہنومان جی اتنی بڑی بھاری آواز سے گر جے۔  
کہ اُس گرج کو سن کر راکشسوں کی استریوں کے گروہ گرنے  
لگے۔ سمندر لاکھ کمر وہ اس پار آئے۔ اور انہوں نے بازوؤں کو  
کل کلا شبد سنایا (خوشی کا شبد)

ہر شے سب بلوک ہنونا نا۔ نو تن جنم کینہہ تب جانا  
مسکھ پرست تن تیج برا جا۔ کینہہ سی رام چندر کر کا جا  
ہنومان جی کو دیکھ کر سبھی باز پرست ہو گئے۔ سب نے دینا  
نیا جنم سمجھا۔ ہنومان جی کا چہرہ پرست ہے۔ شری میں تیج شو بھا پار  
ہے سب نے سمجھا۔ کہ ہنومان جی رام جی کا کار پھل کر آئے ہیں۔

سب آکر شکر گوی کے چرنوں میں سر نہوایا۔ با نراج  
شکر و سب سے پریم کے ساتھ ہے۔ ان کی کھٹ پو بھی۔ انہوں نے  
کہا کہ سب ناخدا! آپ کے چرنوں کو دیکھ کر سب کھٹ ہی ہے۔ شری



وہ خارج ہے وہی حلیم و غرم سمجھاؤ۔ تمنا والا ہے۔  
اور وہی گتوں کا سمندر بن جاتا ہے۔ اُس کا سمندریش (بڑائی  
غفلت) تینوں لوگوں میں روشن ہوتا ہے۔ پرکھو کی کرپا سے سب  
کاریہ سچل ہوا۔ اور ہمارا بھی ختم سچیل ہو گیا۔

ناکھ پون سنت کینہہ جو کرنی۔ سہسوں مکھ نہ جائے سو برنی  
پون تینہ کے چرت سہائے۔ جامونت رکھوتی ہی سائے  
بے ناکھ! پون کمار ہنومان جی نے جو کارنا حے کئے ہیں۔ اُن  
کا بیان تو ہزار زبان سے بھی نہیں ہو سکتا۔ جب جامونت جی نے  
شری رکھو ناکھ جی کے سمندر چرت سٹائے۔

سنت کرپا نہی من اتی بھائے۔ پنی ہنومان ہر ش ہبیہ لائے  
کھوتات کینہہ بھاننٹ جانکی۔ رہت کرت رچہا سو پران کی  
تو ان کے جترن کر شری رام جی من میں بہت ہی پرس ہوئے  
انہوں نے برتن ہو کر ہنومان جی کو پھر بھاتی سے دکایا اور کہا۔  
سے نات! کہو۔ جانکی جی کس پر کاوستی ہیں۔ اور راکشسوں  
کے گروہوں کے بیچ کس پر کار اپنی جان کی رکھنا کرتی ہیں۔

نام یاہرو دوش نشی دھیان تمہار کپاٹ  
لوچن کج پاد جنترت جاہیں پران کیہی باٹ

ہنومان جی نے کہا۔ کہ آپ کا نام رات دن پیرہ دینے والا ہے۔  
اور آپکا دھیان ہی گوار ہیں۔ نیتروں کو اپنے جروں میں لگائے  
رہتی ہے۔ مانو ہی قفل ہے۔ پھر پران اس راستے سے نکلیں؟

چلت ہو ہی چڑا منی دینہی۔ رکھوتی ہرے لائے سولیتہی  
ناکھ جکل لوچن بھر باری۔ یکن کہے کچھ جیناک کمار کی  
چلتے سے جانکی جی نے مجھے چڑا منی اتار کر دی۔ شری رکھو  
ناکھ جی نے اُسے لیکر سروے سے لگایا۔ اور پھر وڑوں آنکھوں  
میں آنسو پھر کر جانکی جی نے مجھے یکن کہے۔

اچ سمیت گہیو پرکھو جرنہا۔ دین بھو پرتنارتی ہرنا  
من کرم یکن چرن انور اگی۔ کہیں ایرادھ ناکھ ہنوں تیاگی

چھوٹے بھائی لکشمین جی سمیت پرکھو کے چرن پھر کر مہری  
طرف سے کہنا۔ کہ آپ دین بندھو ہیں۔ اور شرمن میں آئے ہوں  
کے دکھ کو دور کرنے والے ہیں۔ جی من یکن کرم سے آپ کے جروں  
سے پریم کرتی ہوں۔ پھر ہے سوامی! آپ نے مجھے کس ایرادھ  
کے کارن تیاگ دیا ہے۔

اوگن ایک مور میں مانا۔ بچرت پران نہ کینہہ پیا نا  
ناکھ سونینہہ کو ایرادھ! نہرت پران کرپیں پٹھ بادیا  
ہاں! اپنا ایک دوش میں اتی ہوں۔ کہ آپ کے ویرک ہوئے  
ہی میرے پران کیوں نہ نکلی گئے۔ بکنتو ہے ناکھ! پتو آنکھوں  
کا دوش ہے۔ جو آپکے پھر دشن کرنے کی آشا میں پٹھ کر کے پرتوں  
کو نکلنے سے روک رہی ہیں۔

براہ اگنی تن تول سمیرا۔ سوال جسے چہن ماہیں سریرا  
نین سرور میں جل تیج بہت لاگی۔ جریں نہ پاو دیہہ بر ہاگی  
برہ (بھرا) اگنی ہے۔ شریر روتی ہے اور سانس دایو ہے۔  
اس پر کار ہوا روتی اور اگنی کا میں ہو جانے پر شریر تو جھن پھر میں ہم  
ہو سکتا ہے۔ پرتو نیتر۔۔۔۔۔ اپنی آشا کو  
پوری کرنے کے لئے اپنی بھلائی کی خاطر آنسو برساتے رہتے ہیں۔  
جس سے برہ اگنی بھی شریر کو جلانے میں اسرکتہ ہو جاتی ہے۔

سینتا کے اتی پتی بسا لا۔ نہہیں کہیں بھل دین دیا لا  
سینتا جی کی مصیبت بہت ہی بڑی ہے اُس کا بیان نہ کرنا  
ہی بہتر ہے۔ سننے سے آپ بہت دکھی ہوں گے۔

نمش نمش کر ونا نہی جاہیں کلپ سم بیت  
بیاب چلیے پرکھو آئے کج بل کھل دل بیت  
ہے دیانہاں پرکھو! اُن کا تو ایک ایک سکینڈ کلپ کے  
سمان گذرنا ہے۔ اس لئے ہے سوامی! جلدی چلیے اور اپنی بھٹی  
بل (وقت بازو) سے راکشسوں کے لشکر کو جیت کر سینتائی  
کو لے آئیے۔

انگوں کو نہ کھ کر ہنومان جی بہت ہی برتن ہوئے اور پریم کے مائے  
ویا کل ہوئے۔ ہے پر کھو میری رکھشا کر دے، میری رکھشا کر دے۔  
ایسا کہتے ہوئے ان کے قدموں پر گر پڑے۔

بار بار پر کھو چھے اٹھاوا۔ پریم مگن تھی اٹھاپ نہ بھاوا  
پر کھو کر پنچ کپی گیس۔ سمبر سود سا مگن گوریا

پر کھو شری رام جی بار بار ہنومان جی کو اٹھانا چاہتے  
میں۔ پر تو پریم میں ڈوبے ہوئے ہنومان جی اٹھنے کا نام ہی نہیں  
لیتے۔ پر کھو کے ہاتھ مکمل ہنومان جی کے سر پر ہیں۔ اس پریم دشا  
کو دیکھ کر شری پریم مگن ہو گئے۔

ساو دھان من کر مپنی منکر۔ لاگے کہن کھتا اتی سندھ  
کی لٹھ پر کھو ہرے لگاوا۔ کر گہ پریم مکھٹ بیٹھاوا

پھر من کو سنبھال کر شری ہمارا ج بہت ہی سندھ کھتا کہنے لگے۔  
ہنومان جی کو اٹھا کر پر کھو جی نے چھاتی سے لگا لیا۔ اور ہاتھ پکڑ کر  
انہیں اپنے پاس بٹھا لیا۔

ہے ہنومان! بتاؤ جس لڑکا کی رکھشا راون جیسے ہابلی  
کرتے ہیں۔ اس تلو نماسندھ لڑکا کو تم نے کس طرح جلا ڈالا۔ ہنومان  
جی پر کھو کر برتن ہوا جان کر اجمیان سے رہت ہو کر مگن ہوئے۔

ساکھا دگ کے بڑ متسانی۔ ساکھا تیں ساکھا پر جانی  
ناکھ سندھو ہاتھ پر جارا۔ پنچر گن بندھ بین ارجارا

ہے سوامی! سنئے۔ بندر کا ایک شاخ سے کود کر دوسری  
شاخ پر چلے جانے کی سب سے بڑا پرشار رکھتا ہے۔ سمندر کو کھانڈنا  
لڑکا کو جلا کر خاکستر کرنا، راکشوں کو مار کر باغ اور بن کو اُجلا دینا۔

سو سب تو پر تپا پکھو رانی۔ ناٹھ نہ کچھ مور پر بھتانی  
یہ سب جو کچھ مجھ سے کرنی ہوئی ہے سو سب دیکھو ناٹھ جی!

یہ تو ایک ایسی پر تپ ہے۔ اس میں میری بڑائی تو کچھ بھی نہیں ہے۔  
(اٹھاتے ہیں ناچیز بانرا ایسے مہان کار نامے کیسے کر سکتا  
ہوں)۔

ہن سیتا دکھ پر کھو سکھ آینا۔ بھراے مل راجو نینا  
ہجن کا یا من تم گتی جاسی۔ سینے ہوں چھپے پتی کی تاہی

سیتا جی کے دکھ سندھ سکھ دھام پر کھو شری رام جی کے مکمل  
میتروں میں آنسو بھراے۔ وہ بولے کہ من ہجن اور کرم سے جس کا  
ایک تیر میں ہی آشرہ ہوں۔ اُسے کیا کبھی سینے میں بھی مصیبت

ہو سکتی ہے۔  
کہہ ہونمت پتی پر کھو سوئی۔ جب تو مرن بھجن نہ ہوئی  
کیتنگ بات پر کھو جلت دان کی ریو ہی جیت۔ انہی جی جانی

ہنومان جی نے کہا۔ ہے پر کھو! مصیبت تو تب ہی ہے۔  
جب کہ آپ کا بھجن مرن نہ ہو۔ ہے پر کھو! راکشس بھارے  
تو کس گنتی میں ہیں۔ آپ شتر کو جیت کر جانی جی کو لے آئے۔

ستو کی تو ہی سمان اُپکاری۔ نہیں کو دوسرے مرنی تن دہاری  
پر تی اُپکار کروں کا تو را۔ سندھ ہوئے نہ سکت من مورا

بھگوان کہنے لگے۔ ہے ہنومان! شتو تیرے سمان میری  
بھلائی کرنے والا دوتاؤں و منتوں اور مٹیوں میں کوئی بھی شری  
دہاری نہیں ہے۔ میں تمہارے اس احسان کا بدلہ کس طرح  
چکاؤں۔ میرا تو من بھی تیرے سامنے نہیں ہو سکتا۔

ستو ست تو ہی مارن میں ناہیں۔ دیکھیوں کر بچار من ماہیں  
پنی پنی کپی ہی جتو ستر تراتا۔ لوچن نیلر پلک اتی گاتا

ہے پتر! میں نے اپنے من میں خوب اچھی طرح سے دھار کر  
دیکھ لیا ہے۔ کہ تیرے احسان کا قرضہ میں کبھی بھی ادا نہیں کر سکتا  
دوتاؤں کی رکھشا کرنے والے پر کھو بار بار ہنومان جی کو دیکھ رہے  
ہیں۔ ان کے میتروں میں آنسو بھرتے ہوئے ہیں۔ اور شری بے حد

جکالت ہے۔

ہن پر کھو ہجن بلوک مکھ گات ہرش ہنومت  
چرن پر سیو پر میا کل ترا ہی ترا ہی بھ گونت

پر کھو شری رام جی کے ہجن مگن کر اور ان کے چہرے اور



تا کہ نہ پرکھو کچھ اکم نہیں جا پر تمہہ ان کوں  
تو پر بھادو پڑو اہل ہی جا رسکے کھل توں

ہے پرکھو جس پر اپنی دیا پر شٹی ہو۔ اس کے لئے کچھ بھی  
کھٹن نہیں ہے۔ آپکے پرکھادو سے رہتی جیسی ناخیز و ستوجو فوراً  
جہل اٹھتی ہے بھی بڑو نل (سندھ کی آگ) کو لشیہ ہی ہلاکتی  
ہے۔ ارتھات آپ کے پر تاپ سے نا ممکن بھی ممکن ہو سکتا ہے  
نا تھ بھگتی اتی سکھائی۔ دیہو کر یا کر انہا مینی  
سُن پرکھو پریم سرل کی بانی۔ ایوم استوتب کہیو بھوانی  
ہے سوامی! مجھے ہا اُنند دینے والی اپنی اننتی بھگتی  
کر یا کر کے دیکھے۔ ہنومان جی کے بہت ہی سیدھے سادھے  
بچنوں کو شکر شری را ج چند جی نے کہا۔ کہ ایسا ہی ہو۔

اُمارام سبھا و جیہ میں جانا۔ تا ہی مچن تچ بھا و نہ اُنا  
یہ سمداد جاس اُر اوا۔ رکھو پتی چرن بھگتی سو پاوا  
ہے پاربتی! جس نے شری رام جی کے سبھا و کو جان لیا۔  
اُسے اُن کا بھیجھو ڈکر دوسری کوئی بات بھی اچھی نہیں لگتی۔  
یہ ہنومان جی اور شری رام جی کا سمود جس کے سروے میں آ گیا۔  
مانو وہی شری رکھو نا تھ جی کے چرنوں کی بھگتی کو پا گیا۔

سُن پرکھو مچن کہیں کی برنلا۔ جے جے کر یاں سکھ کنڈا  
تب رکھو پتی کی پتی ہی بولاوا۔ کہا چلیں کر کر موبست وا  
پرکھو کے مچن سُن کر بار دل کہنے لگے۔ ہے کر یاں اُنند کنڈ  
شری رام جی! آپ کی جے ہو۔ جے ہو۔ جے ہو۔ تب شری رکھو نا تھ  
جی نے کبی راج سنگریو جی کو بولایا اور کہا۔ کہ چلنے کی تیاری

کر۔ بلیتھ کیسی کارن کیجئے۔ تر ت کینہہ کہنہ ایس دیکھے  
کو تابک دیکھ سُن بہہ ہر ششی۔ بندھن بھون علیہ سر ہر ششی  
اب دیر کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ بانروں کو جلدی کوچ کا  
حکم دو۔ بھگوان کی اس لہ لاکو دیکھ کر اکاش سے بھول برسائے

ہوئے دیوتا لوگ سُن میں پرست ہو کر اپنے اپنے لوگ کو چلے۔

کبی پتی بیگ بولاٹے آئے جو کھتب جو کھ

نانا برن اتل بل بانر بھال بروکھ

بانر راج سنگریو نے جلدی ہی بانروں کو بلایا۔ وہ جھنڈوں  
کے جھنڈے آ گئے۔ بانر اور بھانڈوں کے جھنڈے طرح طرح کے رنگوں  
کے ہیں اور ان میں بے حد شکتی ہے۔

پرکھو پدینچ نا وہیں سیدھا۔ گرہیں بھال ہا بل کبسیا  
دیکھی رام سکل کی سیدھا۔ چنے کر یا کر را ج و نیتا  
وہ سب پرکھو شری رام جی کے چرنوں میں سر بھکاتے  
ہیں۔ ہا بلوان بھانڈو اور بانر گرج رہے ہیں۔ شری رام جی نے  
بانروں کے لاڈلے کو دیکھا۔ تب اپنے کُل نیتروں سے اُن پر  
کر یا پر شٹی کی۔

رام کر یا بل پائے کیندا۔ بھئے کچھت منہوں گرندا  
ہر شرام تب کینہہ پیانا۔ سگن بھئے سندھ سبھ نانا  
شری رام جی کی کر یا کا بل پا کر بانر ایسے بلوان معلوم ہوتے  
ہیں۔ مانو پردوں والے سمیو بہت ہوں۔ تب شری رام جی نے  
پرست ہو کر کوچ کیا۔ طرح طرح کے سندھ اور سبھ منگل ہونے لگے۔

جاس سکل منگل مئے کیتی۔ تاس پیاں سگن یہ ریتتی  
پرہو پیاں جانا بید یہیں۔ پھرک بام انگ جن کہہ دیہیں  
جن کی کیرتی سب منگلوں سے پری پورن ہے۔ اُنکی رنائی  
کے وقت شہ شگنوں کا ہونا تو کیوں لیا تا رہی ہے۔ پرکھو کے کوچ  
کرنے کو شری جانی جی نے بھی جان لیا۔ اُنکے بائیں انگ پھرک پھرک  
کر مانو انہیں پرکھو کے آجانے کی اطلاع دے رہے ہوں۔

جئے جوئے سگن جانی ہی ہوئی۔ اسگن بھینوراون ہی سوئی  
چلا کٹ کو برنے پارا۔ گرہیں بانر بھال ابادا  
جانی جی کو جو شگن ہو رہے ہیں۔ راون کو وہی وہی اشگن

جہنہ تھنہ لاگے کھان کھل بھال پس کپی برسر  
اس پرکار کربان دھان شری رام چند جی سمندر کے کنارے پر  
جا کر سینا سمیت اترے بے شمار بند اور بھانواں دھرا دھرا کھیل  
کھاتے گئے۔

اہاں نسا چریہیں سمست کا جب نہیں جا گئیو کپی لنکا  
نچ نچ کر گرہ سب کرہیں بچارا۔ نہیں نسا چر کل کمر اُبارا  
جب سے ہنومان جی لنکا کو بلا کر گئے تب سے لنکا میں  
رہنے والے راکشس سہم گئے۔ وہ سب اپنے اپنے گھروں میں  
دیار کرتے ہیں کہ اب راکشس کُل کے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں رہی۔  
جاس دوت بل برنی نہ جانی۔ تھی اٹل پر کون بھلائی  
دوتنہ سن پُر جن بانی۔ مندو دری ادھاک اکلانی

جن کے ایک دوت میں ہی بے پناہ بل ہے کہ جو میان نہیں  
کیا جاسکتا۔ وہ سوامی جب خود لنکا پر چڑھ دوڑیں گے۔ تو پھر ہمارا  
کیا ٹھکانا؟ نگر کے لوگوں کی اس سہمی روحی حالت کو جاسکوں  
سے سُن کر راون کی پٹ رانی مندو دری ویاکل جوا کھٹی۔

رہی جو کر پتی پاک لائی۔ بولی بچت نیتی رس پاگی  
کنت کرش ہری سن پر پھر ہو۔ سور کہا اتی ہمت ہر دھر ہو

وہ ایکانت میں ہاتھ جوڑ کر پتی کے حیران پُر کرنتی سے  
پری پورن بچن بولی۔ ہے پتی دیو! شری ہری سے دشمنی چھوڑ دو  
اور میرے کہنے کو بہت ہی بھلا کرنے والا جان کر اپنے من میں  
دھان کیجئے۔ (ارکھات اپنے من میں یہ نشیو کر لیجئے کہ میرے  
کہنے کے مطابق چلنے سے ہی آپکا کلیان ہوگا۔)

سجھت جاس دوت کی کرنی۔ سنو ہی گرہ رجنی چر گھرنی  
ناس ناری نچ سچو بولائی۔ بھو ہو کنت جو چہ ہو بھلائی

جن کے ایکس دوت کی کرنت کو یاد کر کے ہی راکشسوں کی  
استریوں کے گرہ کر جاتے ہیں اُنکی استری کو سے نافہ اپنے استری  
کو بلا کر اس کے ساتھ اپس کھی کھیے۔ اس میں ہی انکی بھلائی ہے۔

ہو رہے ہیں سینا چلی۔ اس کا وزن کوئی نہیں کر سکتا۔ بے شمار  
بانر اور بھانواں گرج رہے ہیں۔

نکھ ایڈھ گری باد پ دہاری۔ چپے گنگن ہی اچھا چاری  
کیہری نادھالو کپی کرہیں۔ ڈنگا میں دگ گچ چکرہیں

ناخن پریت اور درخت ہی اُنکے ہتھیاں ہیں۔ وہ اپنی مرضی  
مطابق آکاش میں اور پرتھوی پر چلتے ہیں۔ شیر کے سمان بانر گرجا ہے  
ہیں۔ انکی گرجاں گردشاوں کے ہاتھی ڈنگا کر چنگھاڑ رہے ہیں۔

چکرہیں دگ گچ ڈول ہی گری لول ساگر کھر بھرے  
من ہر شس بھگندھرب ہر منی ناگ کہتر دھک ٹرے  
کٹکٹہیں مرکٹ بٹ بٹ بھٹ بھٹ کوئی کوٹنہر دھکا وہاں  
جے رام بیل پرتاپ کو سل ناٹھ گنگن گاؤہیں

دشاں کے ہاتھی چنگھاڑ رہے ہیں پرتھوی ڈول رہی  
ہے پریت چٹیل ہو گئے (کانپنے لگے) سمندر میں کھلبلی مچ گئی۔  
گندھرو دیوتا، منی، ناگ اور کتر سب من میں پر سن ہوئے کہ  
اب دکھوں کا انت رہا ہی چاہتا ہے۔ بے شمار وکرال بانر  
یو دھا کٹکٹا رہے ہیں۔ اور گردوں دوڑ رہے ہیں۔ وہ کوشل پتی  
شری رام جی کے چرتاپ اور بل کے گنگن گان کر رہے ہیں۔ اور  
اُن کا بے کار بار رہے ہیں۔

سہہ ساک نہ بھارا دارا ہی پتی بار بار ہی موہا  
گنہ دین منی منی کٹھ بٹ کٹھو سو کے سوہا  
دھو میر فرچر پیدان پر سستھتی جان پر م سہا ونی  
جن کٹھ کھر پر مپ راج سو کھت اپیل پا ونی

اُدار ول سیش ناگ بھی بانر سینا کا بوجھ برداشت نہ کر  
سکے۔ وہ بار بار گھبرا اُٹھتے ہیں۔ وہ بار بار کھپ کی کٹھو پیٹھ کو زانو  
سے پکڑنے ہوئے ایسا شو بھیا دے رہے ہیں۔ مانو شری رام چند جی  
کی سندروانکی کو پر م سندرجان کر اس کی ایل پتھر کٹھانا سچ  
جیندیک وغیرہ کو شیش جی کھپ کی پیٹھ پر لکھ رہے ہوں۔

ابھی بھی جاتے کر یا مٹھی اترے ساگر تیر



تو کل کمل بین دکھ رانی۔ سیتا سیت نسام سنی  
سٹھوناٹھ سیتا بنو دیتے۔ بہت تھنار سمجھو ج کینے  
آجے کل رومی کس کے بن کو دکھ دینے والی سیتا جاڑے  
کی راتری کا روپ ہو کر کئی ہے۔ ہے ناٹھ! منسے سیتا جی کو  
دلیس بھیے بغیر شوجی اور برہما جی کے لیے بھی آپ کا بھلا  
نہیں ہو سکتا۔

لام بان اہی گن سرس تکر لتا چر بھیک !  
جب لگ گرسٹ نہ تب لگ جتن کر توج ٹیک

شہری رام جی کے بان سہانوں کے گردہ کے سمان میں۔  
اور راکشسوں کے دل میں ڈک کے سمان میں جب تک  
وہ رام بان رومی سانب راکشس رومی بند کوں کو ٹپ  
نہیں کر لیتے تب تک آپ بچھ (ضمد) چھوڑ کر بچاؤ کا کوئی  
اپائے کر لیجئے۔

شرون سٹھ تار کر بانی۔ بہسا جگت پارت ابھیانی  
سجے سٹھا وناری کر سا چا۔ تنگل ہنہ بکھے من اتی کا چا  
مورکھ اور دنیا کا مشہور ابھیانی راون اپنے کانوں  
سے مندو دری کی بانی سن کر ہنسا اور کہنے لگا کہ استری  
جاتی کا سمجھا و سچ ج ہی ڈر ہو جتا ہے۔ اوند منگل میں بھی یہ  
ڈرتی ہیں۔ مندو دری! تھنار ازل تو بہت بھوڑا ہے۔

جوں آدے مرٹ کٹکائی۔ جیہیں بچارے نسچر کھائی  
کہیں لوکپ جا کیں تر اسنا۔ تاس ناری بھیت بڑا سا  
اگر یہاں بانروں کی سینا آئے گی۔ تو بچارے راکشس  
انہیں کھا کر اپنا جیون برباد کر دیں گے۔ جس کے ٹکے مارے  
لو کپال تک کا پتے ہیں۔ اس کی ناری ڈرتی ہو یہ بڑی ہنسی  
کلیات ہے۔

اس اہی بہس تہا ارا لائی۔ چلیو سٹھا متا اڑھلائی  
مندو دری ہرے کر چنتا۔ بھلیو کنت پر بھی بھیریتا

راون ایسا کہہ کر ہنسا اور مندو دری کو چھاتی سے لگا لیا۔  
پھر وہ دربار کو چلا گیا۔ اس کے من میں بہت ہی اہنکار تھا۔ مندو  
دری ان میں سوچ کرنے لگی کہ میرے جی دیو کا متارہ گردش میں ہے۔  
بھلیو سٹھا خبر اس پائی۔ مندو سٹھا سب آئی  
لو بھلیو سٹھا اچھت مدت کہہ ہو۔ تے سب ہنسے مشت کر رہو  
راون جو بھی دربار میں جا کر بیٹھا۔ اسے خبر ملی کہ سمند کے  
اس پار بانر سینا آگئی ہے۔ اس نے اپنے وزیروں سے مشورہ پوچھا  
تب وہ سب ہنسے اور کہنے لگے کہ چپ سادہ کر بیٹھے رہو۔

جیتھو ستر ستر تب شرم نا پائیں۔ نرمناز کیہی لیکھ بایں  
آپ نے سچ میں ہی دیوتاؤں اور راکشسوں کو جیت لیا۔  
یہ بیچارے منش اور تچھ بندر تو بھلا کس گنتی میں ہیں۔

سچو بید گروتین جوں پر یہ لوہیں بکھے اس!  
راج دھرم تن تیں کر موئے بیگ ہیں اس

وزیر، ویدر اور گرو یہ تینوں اگر کسی بھے یا لوکھ کے کارن  
راہ، روگی اور شاگرد کو بالترتیب ان کی من سہاوی بات کہیں۔  
مارتھات ان کے بھارکھت ہمت کو نہ دیکھ کر ان کو خوش کر لے  
کے لئے اگر تینوں میٹھی میٹھی چالوسی کی باتیں کریں تو سمجھو راجہ  
کے راج کا، شاگرد کے دھرم کا اور روگی کے شرم کا جلد ہی  
ناش ہو جاتا ہے۔

سوئے راون کہنہ می سہائی۔ سنتی کر میں سٹھائے سٹھائی  
اوسر جان بھیشن اس وا۔ بھرا چرن سیں تہیں ناوا

راون کو بھی ایسے ہی خوشامدی منتروں سے واسطہ پڑا ہوا ہے  
جو اس کے سامنے اسے سنا سنا کر اس کی توفیق کرتے ہیں۔ اتنے میں  
موقع غنیمت جان کر بھیشن جی راج دربار میں آئے۔ انہوں نے  
بڑے بھائی راون کے چروں میں مبر لایا۔

پنی سرو نائے بٹھ سچ اسن۔ بولا جین بائے اوس اسن  
جوں کر پال پوچھ ہو ہو باتا۔ متی اوروپ کہیوں بہت تاتلا

کی بھلائی کرتے کے لئے ہی مائش شریہ دھارن کیا ہے۔ سب  
بھلائی! سنئے۔ وہ بھگتوں کو آئندہ دینے والے، موشوں کے دلوں  
کا مائش کرنے والے اور زید مریدا کی دکھشا کرنے والے ہیں۔

تاہی بیرو تینا بیٹے ماٹھا۔ پرنٹ آئی بھنجن رکھو ناٹھا  
دیہوناٹھ پرکھو کہنہ بیہی۔ بھجھو رام بنو ہنہیو سنیہی  
ہے ناٹھا! ویر تیاگ کر کے انہیں ہر بھگتا کر دندوت پر نام  
کھجئے۔ وہ شری رام جی شرنانگتوں کے دکھوں کا مائش کرنے والے ہیں۔  
آپ جانی جی کہ انہیں سوپ دیکھئے۔ اور شکام بھاؤ سے پریم کرنے  
والے بھگوان شری رام چندر جی کا بھجن کھجئے۔

سرن گیس بھجوتا ہونہ تیاگا۔ بسودرہ کرت لکھ جیہی لاگا  
جاس نام ترے تاپ لہنا دن۔ سوئے پرکھو پرگٹ جھجھ جیہی را دن  
جیسے ساری دھیا سے درودہ (غذاری و دشمنی) کرنے کا باب  
لگا ہے بھگوان کی شرن میں آئے ہوئے ایسے پامریانی کا بھی تیاگ  
نہیں کرتے جن کا نام ادھی بھوناک ادھی دلوک اور ادھیاناک  
تینوں تاپوں کا مائش کرنے والا ہے۔ وہ ہی پرکھو شری رام جی کے  
لوپ میں پرگٹ ہوئے ہیں۔ ہے بھلائی! ایسا سن میں تپو کھجئے۔

بار بار یہ پد لاکھو پنے کروں دس سبیس

پر بہر مان موہ مار بھجھو کو سلا دھیس

ہے دس مکھ! اس بار بار کہجے پاؤں پیر ناہوں اور پیر بھننا  
کرتا ہوں کہ آپ ابھیان اپنکار، موڑھن کو چوڑا کرادھ پتی  
شری رام چندر جی کا بھجن کھجئے۔

مٹی پست تچ شیشین کہہ پٹھی یہ بات

توت سو میں پھو میں لپی پائے سوا اوٹرتات

مٹی پست جی نے اپنے خاکر کے ہاتھ یہ بات کہلا بھی  
ہے۔ اور موٹے غنیمت جان کر وہی میں نے شریان جی سے کہہ  
دی ہے۔

مالیہ و نت اتی سچو سیانا تیا مین مین اتی مکھ مانا

دوسری بار سزا کر وہ اپنی جگہ جا بیٹھے اور آگیا پاکر نیچن  
بولے۔ ہے کر پاؤ! جب آپ نے مجھ سے صلاح پوچھی ہے تو  
ہے بات! میں اپنی بڑھی کے مطابق آپ کے بھلے کی بات کہتا

ہوں۔ جو آپن جا ہے کلب نا۔ سنجس سکتی سبھ گتی سکھ مانا  
سو پزاری بلار گوسائیں۔ تچو جیوتھ کے چند کی نائیں  
جو پش اپنا کلیان، برائی، شڈھ بڈھی و شڈھ گتی اور طرح  
طرح کے سکھ چاہتا ہے۔ ہے سوامی! اچھے جا بیٹے کہ پرائی  
استری کے مکھ کو دیکھنا چوتھ کے چندرما کی طرح دوشستہ چوک کر

تیاگ نہ۔ چودہ بھون تیاگ پتی ہوئی۔ بھوت درودہ تھیں سوئی  
کن ساگر ناگر نر جو و۔ الپ لوکھ میں کہے نہ کو و  
چودہ لوگوں کا بھی بھلے ہی کوئی راہ کیوں نہ ہو۔ وہ بھی  
جیوؤں سے ویر کر کے رہ نہیں سکتا ہے۔ جو منش گوں کا سمندر  
اور پتر ہو۔ اسے اگر تھوڑا سا بھی لاٹھ ہو جائے تو بھی اسے کوئی بھلا

نہیں کہتا۔ کام کرودہ مار لوکھ سب ناٹھ نرک کے پنتھ

سب پری ہر گھو پری پھو بھجھیں جیہی منت  
ہے سوامی! کام کرودہ! اپنکار اور لاٹھ! سب نرک کے  
دوار ہیں۔ ان سب کو پھوڑ کر شری رکھو ناٹھ جی کا بھجن کرنا چاہئے  
جن کا بھجن کر جاتا پیش کرتے ہیں۔

نات رام نہیں نر بھو دلا۔ بھو نیشور کا اپو کر کلا  
بہم نامیے ان بھگوانتا۔ بیاپک اجت انا دی انشتا

ہے نانت اٹھری رام چندر جی مٹشوں کے راہ ہی نہیں ہیں۔  
پاکر وہ سارے لوگوں کے ابھو را ویکال کے بھی کال ہیں۔ وہ لوکار  
اجھا، ویاپک، ہے، انا دی اور انشت بہم ہیں۔

گو دوج دھینو دیو تیکاری۔ کر پائندھو مائش نن دھاری  
جن رنجن بھنجن کھنل برتا۔ بیدہرم رچیک سٹو بھرتا  
کر پیا ساگر بھگوان نے دہرتی، برہمن، گائے اور دیوتاؤں



تات اچ تو نیتی بھوشن۔ سوار دھر ہو جو کہنت بھیشن

راون کا ایک مالہ دان نامی بہت ہی بدھی مان منتری  
تھا بھیشن جی کے بچن کن کر وہ بہت پر تن ہوا۔ اس نے راون  
سے کہا۔ ہے تات! آپکے بھولے بھائی تو عدل اور انصاف  
کے کہنے ہیں۔ جو کچھ بھیشن جی کہہ رہے ہیں۔ اُسے آپ ہر دے  
میں دھارن کر لیجئے۔

وہ پوچھ کر شہت سٹھ دوو۔ دور نہ کر موہاں ہے کوو  
عالیہ دنت گرہ کیو ہووری۔ کہے بھیشن پنی کر جو ری

راون نے کہا۔ ارے مور کھوٹم۔ دونوں میرے سامنے  
میرے دشمن کے پر تاپ اور بل کے کن گان کر رہے ہو یہاں  
کوئی ہے؟ جو انہیں میری آنکھوں سے دور کر دے۔ تب  
یہ سنکر مالہ دان تو اپنے گھر چلے گئے۔ اور بھیشن جی پھر باکھ  
جوڑ کر کہنے لگے۔

سمتی کمتی سب کیں اُرہ ہیں۔ ناٹھ پیران نکم اس کہ ہیں  
جہاں کمتی تہنہ سمیتی نانا۔ جہاں کمتی تہنہ پیتی ندانا

ہے ناٹھ! وید اور پیرانوں کا ایسا سمت ہے کہ اچتی بھشی  
اور بُری بدھی سب کے ہر دے میں رہتی ہے۔ جہاں اچتی بدھی ہے  
وہاں تو طرح طرح کے سچکے ساز و سامان ہوتے ہیں اور جہاں بُری  
بدھی ہے وہاں انت میں دکھ ہی دکھ ہوتا ہے۔

تو اُر کمتی بسی رہی رہتا۔ بہت اہت ماہور پو پریتا  
کال رات پچر کل کیری۔ تہی پیتا پر پیتی گھنیری

آپ کے ہر دے میں اتنی بدھی بس گئی ہے جس سے آپ  
دوست کو دشمن اور دشمن کو دوست سمجھ رہے ہو۔ جو سنا راکنو  
کے لئے کال کے سامان ہے۔ اُس سینا پر پچی بُری پیتی ہے۔

تات چن کہہ مالکیوں را کھو مور دُلا ر

سینا دیہورام کہتہ بہت نہ ہوئے تہسار

ہے تات! میں آپ کے پاؤں پڑ کر آپ سے پر تھا کرتا  
ہوں۔ کہ آپ مجھ بالاک کی ضد کو مان لیجئے۔ سینا کو شری رام جی کو  
سونپ دیجئے۔ بس اسی میں ہی تمہاری بھلائی ہے۔

بہ پیران شرتی سمت بانی۔ کہی بھیشن پیتی بکھانی  
سنت دسان اٹھا رسانی۔ کھل تو ہی کٹ مرنیو اب آئی

پنڈتوں و پیرانوں و ویدیوں کا جو مانا ہوا سمت ہے۔ وہ سبھی  
نیتی بھیشن جی نے دستار سے کہی۔ پر اُسے سن کر آگ بگولا ہو کر  
راون اٹھا اور بولا۔ ارے دُشٹ! تیری موت نزدیک آگئی ہے۔

جسے سارا سٹھ مور جیا وا۔ رُو کر کچھ موڑھ تو ہی بھاوا  
کہیسی نہ کھل اس کو جاک ماہیں۔ پچ بل جا ہی جتا میں ناہیں  
ہے مور کھ! تو میرا اٹ کھا کر جیتا ہے۔ اور دشمن کی طرف نداری  
کرنا ہی مجھے اچھا لگتا ہے۔ ارے دُشٹ! بتا تو سہی جگت بھریں  
ایسا کون ہے جس کو اپنی قوت بازو سے میں نے نہ جیتا ہو۔

مہ پیرسن تہتہ پر پیتی۔ سٹھ مل جلے تہنہ کہہ پیتی  
اس کہیسی چیرن پر پیرا۔ اچ کہے پیرا ہیں مارا

بتا تو میرے گھر میں ہے اور پر پیتی کرتا ہے تہسیوں سے!  
مور کھ کہیں کا۔ جا انہیں سے جا بل اور اُن کو جا کر ہی نیتی کا ایش  
کر۔ ایسا کہہ کر راون نے بھیشن کے ایک لات ماری لیکن بھیشن  
نے مار کھا کر بھی بار بار راون کے چن پڑے۔

اُما سنت کی راہ بُرائی۔ مندرت جو کرے بھلائی  
تہہ پیت ہرس بھلیہیں موہی مارا۔ رام کھیں بہت ناٹھ تہہ مارا

شہ جی کہتے ہیں۔ ہے پارتی اسنت کی یہی ہمہ ہے کہ وہ  
بُرائی کرنے والے کی بھی بھلائی کرتے ہیں بھیشن نے کہا۔ آپ  
میرے پتا کے سامان ہیں۔ اچھا کیا جو آپ نے مجھے مارا۔ لیکن ہے  
ناٹھ! شری رام جی کا بھجن کرنے میں ہی آپ کی بھلائی ہے۔

سچو سنگ نے نہ پیتہ کیو۔ سبھی سائے کہت اس بھیشو  
اتنا کہہ کر اور اپنے منتری کو ساتھ لے کر بھیشن جی کی پاش

مارگ میں گئے۔ اور سب کو سن کر وہ ایسا کہنے لگے۔

رام سنت منکھ پر کھو سبھا کال بس توری  
میں رکھو بیر سرن اب جاؤں دیہو جن کھو پری

شری رام جی سنت منکھ پر کھو ہیں اور ہے راون !  
تمہاری سبھا کال کے دش ہے۔ اس لئے میں اب شری رکھوناٹھ  
جی کی شرن میں جانا ہوں۔ مجھے دوش نہ رہنا۔

اس کہہ چلا بھیشن جہیں۔ اہوہن بھٹے سب تہیں  
ساد ہوا و گیا ترٹ بھوانی۔ کر کلیان کھل کے ہانی

ایسا کہہ کر جوں ہی بھیشن جی چلے توں ہی سب راکشسوں  
کے سر پر موت منڈلانے لگی بشوجی کہتے ہیں۔ ہے پارتی! ساد ہو  
کاکی گیا اناور سارے کلیان کا ناش کر دیتا ہے۔

راون جہیں بھیشن تیا گا۔ بھلیو بھو بنو تہیں ابھا گا  
چلیو ہرش لکھوناٹھ پائیں۔ کرت منورکھ بہمن ماہیں

جب سے راون نے بھیشن کو تباگ و انتب سے وہ ابھا گا  
ایسور سے پن ہو گیا۔ (ارکھات اُس کی ساری شان و شوکت  
جاتی رہی) بھیشن پر تن ہو کر شری رکھوناٹھ جی کے پاس چلے۔  
دستے میں وہ من میں طرح طرح کے منوٹھ کرتے آتے ہیں

دیکھو ہوں جائے چرن جل جاتا۔ ارن مہر دل سیدو کٹکھ داتا  
جے پد پرسن تری رشی ناری۔ دنڈک کانن پادون کاری

وہ من ہی من کہہ رہے ہیں۔ کہ میں جا کر بھو ان کے کوئل کوئل  
کے سمان شہر لال رنگ کے اور بھگتوں کو کٹکھ دینے والا اُن  
چروں کے درشن کروں گا۔ جن کے چھوٹے سے ہی رشی ناری اہستہ  
ترگئی اور جنہوں نے دنڈک بن کو پوتر کر دیا۔

جے پد جنک ستار لائے۔ کپٹ کرنگ سگ دھرمائے  
ہر ادر سرورج پد جیٹی۔ اہو بھاگیں بھپوں تیرہی

جن چروں کو جاجی جی نے اپنے ہرے میں دھارن کر

رکھا ہے جو کپٹ کے ہرن کے ساتھ زمین پر بھاگے تھے۔ جو  
چرن شری شوجی کے ہرے سر روپی سرور کے کمل ہیں میرا بھنیہ  
بھاگ ہے کہ آج میں ادم راکشس جاتی اُن چروں کے درشن  
کروں گا۔

جنہہ پانیہہ کے پاؤ کھہ بھرت ہے من لائے  
تے پد آج یلو کھنوں انہہ نیہنہ اب جائے  
جن چروں کی کھڑا دوں میں بھرت جی نے من لگا رکھا  
ہے۔ وہ چرن میں آج جا کر ان آنکھوں سے دیکھوں گا۔

ایسی ہی بھری کرت سپرم کپارا۔ اہیو سپرندھوا۔ مہیں پارا  
کینہہ بھیشن اوت دیکھا۔ جانا کوڑو پودوت بسیدشا  
اس پر کار پریم کے ساتھ دھار کرتے ہوئے بھیشن جی  
جلدی ہی سمندر کے پار آگئے بازوؤں نے بھیشن کو آتے دیکھا  
تو انہوں نے جانا کہ یہ کوئی دشمن کا جاسوس ہے۔

تاہی راکھ کیس ہیں آئے۔ سما چار سب پاپی سنائے  
کہہ سگر لو سنہور گہو راتی۔ اوا ملن دسان بھانی  
انہیں پہرے واروں کے پاس سونپ کر وہ سگر تو کے  
پاس آئے اور انہیں سب سما چار کہہ سنایا۔ سگر تو نے شری رام  
جی کے پاس جا کر کہا۔ ہے رکھوناٹھ جی! سنئے۔ راون کا بھائی  
آپ سے ملے آیا ہے۔

کہہ پکھو سکھاؤ بھیشے کاہا۔ کہے کیس سنہو تر ماہا  
جانی نہ جائے نساہر مایا۔ کام روپ کیسہی کارن آیا  
پرکھو شری رام جی نے سگر تو سے کہا۔ ہے تر اتہار گیا  
خیال ہے کہ بھیشن کس لئے یہاں آیا ہے۔ باہراج سگر تو نے  
کہا۔ ہمارا ج اسنئے۔ راکشسوں کی مایا دھرت ہوتی ہے۔ اُن  
کا حنا بڑا کھن ہے۔ اپنی اچھا سے طرح طرح کے روپ  
بدلنے میں سادھک یہ کیٹی راکشس نہ معلوم کس کارن یہاں آیا ہے۔  
بھید ہمارا لین سٹھ آوا۔ راکھئے باندھ موی اس کھاوا  
سکھا تری تہہ نیک بھارتی۔ مہن ہرنا گتے بھارتی



مجھے کیٹ چلی اور جھڑیا لک نہیں کھاتے۔ اگر اسے  
راون نے بھید لینے کے لئے بھی بھیجا ہو۔ تو بھی ہے با نراج!  
اُس کے لئے میں کچھ بھی اور بانی نہیں۔

جگ مہنہ سکھا سنا چر جیتے۔ لچھن مہنہ مش مہنہ تے نے  
جوں بھیت آوا سسر نائی۔ رکھیو تانی ہی پران کی نائیں  
ہے مہنہ اسنا بھر میں جتنے بھی راکشس ہیں لکشن جی  
اُن کو لچھن بھر میں مار سکتے ہیں۔ اور اگر وہ دُر کا مارا ہوا میری  
شرن میں آیا ہے۔ تو میں اُسے پراووں کے سمان رکھوں گا۔

ابہ بھانت تھی آنہو ہنس کہہ کر با نیکیت  
سبہ کر پال لکھی چلے انگد ہنوسیمت

کرپا کے دھام شری رام جی نے ہنس کر کہا وہ شرن میں آیا  
ہو۔ دونوں حالتوں میں اُسے یہاں لے آؤ۔ تب انگد اور ہنومان  
جی کو ساتھ لے سگر لوی "کرپا شری رام جی کی ہے ہو" ایسا جے  
کار کرتے ہوئے چلے۔

سار تھی آگس کر بانر۔ چلے جہاں لکھوتی کرونا گر  
دور ہی تے دیکھے دوو بھرا تا۔ نینا مندوان گے داتا  
شری بھیش جی کو آگے کر کے اُن کا بڑا آدر سنگار کرتے  
ہوئے تانر بھرواں چلے۔ جہاں دیا کے بھنڈا شری رکھو لکھ جی  
تھے ہنکھوں کو سکھ دینے والے دونوں بھائیوں کو بھیش جی  
نے دور ہی سے دیکھا۔

بہوری رام چھپی دھام بلوکی۔ رہو ٹھاک ایک ٹاک یاں روکی  
بھج پر لمب کنجا رن لوچن۔ سیال کات پرت بھے موچن  
پھر شو بھا کے دھام شری رام جی کو دیکھ کر تو ٹھٹک کر  
ٹھٹک لگے دیکھ رہ گئے اُن کے لیے بازو ہیں لال لال کس  
کے سمان سند نہتر ہیں۔ اُن کا سناولا شر ہے۔ جو شری گتوں کے  
چھکاش کرنے والا ہے۔

سنگہ کنھ آیت اُر سوا۔ امن امت مدن من موہا

مجھے تو ایسا جان پڑتا ہے۔ کہ یہ موزک ہماری سبنا کا بھید  
لینے کا ہے۔ اس لئے میری رائے ہے کہ اُسے بازو کر رکھا جائے  
شری رام جی نے کہا۔ ہے مہنہ اتم نے نیتی تو اپنی دجاری ہے۔ پرتو  
شرن میں آئے ہوں گے کچھ کو دُر کرنا یہ میرا ستان پرتن ہے۔

سرن پر بھوکچن ہرش ہنومان۔ سرن گت کچھل بھگوانا  
پر بھوکچے پچن سرن کر ہنومان جی بڑے پرتن ہوئے۔ وہ سرن ہی  
من میں کہنے لگے۔ کہ پر بھو شرن گتوں پر پتا کے سمان پیار کر لئے

والے پرتن کہتے جے۔ تمہیں رنج انتہست انومان  
تے نرپا سر پاپ سے تنہہ ہی بلوکت جان  
شری رام جی پھر بولے۔ کہ جو منش اپنی بانی کا دجار کر کے  
شرن میں آئے ہوئے کا تیاگ کر دیتے ہیں۔ وہ منش پانی اور پار  
ہیں۔ ایسے پرتنوں کو دیکھنے میں بھی ہانی ہے۔ (ارتھات ایسے  
پرتن کا دشمن بھی نہ کرنا چاہئے)

کوٹ پیر ندھ لاگھیں جہا ہو۔ میں سرن تجھوں نہیں تا ہو  
سنکھ بھوے جیو موہی جہیں۔ جتم کوٹ اگھ ناہیں تہیں  
جیسے کہ دھوں برجنوں کے مارنے کا پاپ لگا ہو۔ شرن میں  
آئے پرتن اُسے بھی نہیں تیاگتا۔ جو جوں ہی میرے سنکھ (سنکھ  
دو جاتا ہے۔ تو ہی اُس کے کروڑوں جنوں کے پاپ نشٹ  
ہو جاتے ہیں۔

پاپ دشت کر سبج سبھاؤ۔ بھجن موہی بھاو نہ کاؤ  
جوں پاپ دشت جے سوئے ہوئی۔ موہی سنکھ آو کہ سوئی  
بانی کا یہ سبج سبھاؤ ہوتا ہے۔ کہ اُسے میرا بھجن بھی اچھا  
نہیں لگتا۔ اگر بھیش سبج پاپ دشت ہونے کا ہوتا۔ تو کیا وہ  
میرے سامنے آ سکتا تھا!

نزل من جن سوموہی پاوا۔ موہی کیٹ چھل چھدر نہ بھاوا  
کھید لیں پٹھو اوں سیسا۔ تہوں دچھ بھے ہانی کیسیسا  
جو پرتن شدھ من والا ہوتا ہے۔ وہی مجھے پراپ کرتا ہے

میں نہیں بلکہ اتنی گاتامین دھردھیر کی ہر گز باتا  
اُن کے کندھے شیر کے کندھوں کے سامان ہیں۔ چوڑی  
چھاتی بہت شو بھادے رہی ہے۔ چہرہ بے شمار کامدلیو کے  
میں کو مو بہت کرنے والا ہے۔ اُن کے روپ کو دیکھ کر بھیشن جی  
کی آنکھوں میں پریم کے آنسو اُٹھ اُٹھے اور شری کے روپ کھڑے  
ہو گئے۔ پھر میں دھیرج دھیرج بھیشن جی کو مل بچن بولے۔

ناگہ دسان کر میں بھراتا۔ لہجہ تنیس جتیم ستر تراتا  
سج پاپ پریتا مس دیہا۔ جتھا لکھ ہی تم پر نیہا  
سنا تھا! میں دس مکھ راون کا چھوٹا بھائی ہوں ہے  
دیوتاؤں کی رکشا کرنے والے پرکھو! میرا جتم راکشس کھلی میں  
رہتا ہے۔ میرا شری تو گن مئے ہے۔ اور سمجھاؤ سہی تجھے بڑے  
کاموں سے رخت ہے۔ جیسے اُتو کو اندھیرے سے سمجھاؤ کہ  
پریم ہے۔

شرون سچس سن آیتوں پرکھو۔ بھو بھو بھو  
ترا ہی ترا ہی اُرتی ہرن سرن سکھ رگھو بھو  
سے پرکھو! آپ جنم مرن کے بھے کا ناش کرنے والے  
ہیں۔ آپ کے اس سُنندیش لکھناؤں سے جن کر میں آیا ہوں۔  
سے دین دیکھوں کے دکھوں کو دُر کرنے والے اور شری لگتوں  
کو شک دینے والے شری رگھو بھو جی! میری رکشا کیجیے۔ میری  
رکشا کیجیے۔  
اس کہ کرت زڈوت دیکھا۔ تروت اٹھ پرکھو ہرش بسیشا  
دین بچن سچ پرکھو من بھاوا۔ بچ بچا ل کہ ہر دے لگاوا  
یہی کہ کر بھیشن جی نے پرکھو شری رام جی کو زڈوت  
پنام کیا۔ شری رام جی اُن کو زڈوت پنام کرتے دیکھ کر بہت  
پریم ہو کر فوراً اٹھ کھڑے ہوئے۔ اُن کے دین بچن پرکھو کے من کو  
بہت ہی بھائے۔ انہوں نے اپنی وصال بھجاؤں سے انہیں بچڑ  
کر اپنی چھاتی سے لپٹا لیا۔

اچھ سہت بل ڈھاگ بھاری بولے بچن بھگت بھے ہاری  
کہو لکھیس سہت پر لیا را۔ کسٹ کھار باس تمہارا

چھوٹے بھائی لکھن جی سمیت شری رام جی بھیشن کو گلے  
لگا کر لیے۔ انہیں اپنے پاس بٹھا کر بھگتوں کے بچے کو دُر کرنے والے  
پرکھو شری رام جی نے بچن بولے۔ کہ ہے لکھاپتی! پر لیا را کی اور اپنی  
کسٹ کہو۔ بڑی تکلیف دہ جگہ پر تہاری رہائش ہے۔

کھل مندلین لہو دُن راتی۔ سکھا دھرم بنے کبھی بھانتی  
میں جانیو تہاری سب ریتی۔ اتنی نے بچن نہ بھاوا نیتی

تم دن رات دُشٹوں کی منڈلی میں بستے ہو ہے ہتر! کہو۔  
تم ایسی بُری صحبت پر کیسے اپنے دھرم کا پالن کرتے ہو؟ میں تمہارے  
رہن سہن اور ملین کو سب جانتا ہوں۔ تم بے حد دھرم پر امن ہو۔ اور  
ادھرم سے تمہیں سخت نفرت ہے۔

برو کھل باس نرک کرتا تا دُشٹ سنگ جن مئے بدھاتا  
اب پد کھ کسٹ رگھو رایا۔ جوں تمہ کینہ جان جن دایا  
ہے تا تا! نرک میں رہنا دُشٹوں کے سنگ میں رہنے سے

کہیں بہتر ہے۔ بدھا آ کسی کو دُشٹوں کی صحبت نہ دے۔ بھیشن جی  
نے کہا۔ ہے رکھنا تھا۔ اب آپ کے چرلوں کو دیکھ کر کسٹ ہوں۔ جو  
آپ نے مجھے اپنا سیوک جان کر کرایا کی ہے۔

تب لگ کسٹ دھو کہہ سینے ہوں من بشرام  
جب لگ بھجیت نہ رام کہہ سوکھام تہج کام

تب تک جیو کی نہ تو کسٹ ہے اور نہ ہی اُس کے من کو سپنے میں  
بھی کبھی شانتی مل سکتی ہے۔ جب تک وہ دُکھ کے گھروٹے دھنا  
کو چھوڑ کر ہے رام جی! آپ کا بچن نہیں کرتا۔

تب لگ بہرے بہت کھل نا۔ لولکھ موہ چچر مد مانا  
جب لگ رنہ لست رگھو نا تھا۔ دھرن چاپ سایک کٹی بھا تھا  
جب تک آپ دُشٹس بان اور کر میں ترکش دارن کئے چوچے  
جیو کے ہر دے میں نہیں بیٹھتے۔ تب تک ہے رکھنا تھا جی! لولکھ موہ۔  
حسد، اہمیان، اہنکاراوی ایک پر کار کے دُشٹ جیو کے ہر دے  
میں ڈیرہ لگائے بستے ہیں۔



مناشرن می اندھیاری ۔ راگ دوش اُنوک مسکھ کاری  
تب لگ بھست جیون ماہیں ۔ جب لگ بھیر جو پرتاپ بی ناہیں

مناشرن می اندھیاری رات جو راگ دوش روپی اُوٹوں  
کو سکھ دینے والی ہے ۔ تبھی تاک جیو کے ہر دے میں بستی ہے ۔  
جب تاک کر پکھو آپ کا پرتاپ روپی سورج طلوع نہیں ہوتا ۔  
اپنی کسل میٹھے بھے بھارے ۔ دیکھ رام پد کمل تمہارے  
تمہرے کر پال جا پر او کو لا ۔ تاہی نہ بیاب تیری بار پکھو سولا

ہے شری رام جی ! آپ کے چرن کملوں کو دیکھ کر میرے  
بھاری بچے دور ہو گئے ہیں ۔ اب میں کشتل سے ہوں ۔ ہے کر پالو !  
جس جیو پر آپ دیا درشتی کرتے ہیں ۔ وہ تینوں پرکار کے مندارک  
دکھوں ( ادھی بھرتاک ، ادھی دیوک اوہیا تاک ) سے چھوٹ  
جاتا ہے ۔  
میں اتھیر اتی ادھم بھھاؤ ۔ بھھا آچرن کینہہ نہیں کاؤ  
جاس روپ نشی دھیان ۔ آوا ۔ تہیں پر پوہ پرتاپ ہر دے موہی لاوا  
میں مہانج بھھاو کاراکشس ہوں ۔ میں نے کبھی بھی  
کوئی اچھا کام نہیں کیا جن کے روپ کو مٹی لوگ دھیان لگا کر  
بھی نہیں دیکھ پاتے ان پر پوہ شری رام جی ! آپ نے مجھے پرست  
ہو کر بھاتی سے بھٹایا ہے ۔

اھو بھاگہ ہم امت اتی رام کر پات سکھ پنچ  
دکھیوں نین برنجی سو سبھیہ جگ پد کج

ہے کر پال اور سکھ کے کھنڈار شری رام جی ! میرا کتنا بڑا دھند  
بھاگ ہے ۔ جو میں نے آپ کے دونوں چرن کملوں کے درشن  
پائے جن چرن کملوں کی کہ برہما اور شوچی سدا سیوا کیا کرتے ہیں ۔  
منہ ہو سکھا نچ کہیوں بھھاؤ ۔ جان بھٹندی سمھو گریجاؤ  
خونر ہوئے چراچر دروی ۔ آوے سجھے سرن تاک موہی

ہے برتہ سٹو ۔ اب میں نہیں اپنا بھھاو کہتا ہوں ۔ جسے  
کاک بھٹندی ، شو اور یارتی جی جانتے ہیں ۔ جو کوئی منش جمنین

جگت کا دیری بھی ہو ۔ اگر وہ بھی اپنے پاپ سے در کر میری ترن  
میں آجملے ۔  
تج ماروہ کپٹ چھل نانا ۔ کرؤں سدیہ سادیہ سمانا  
جننی جنناک بندھو ست دارا ۔ تن مھن بھون تھر و پر یوار  
اور اہلکا دھو اور طرح طرح کے کپٹ چھل کو تیاگ دے ۔  
تو میں اُسے بہت ہی جلدی سادھو کے سمان کر دیتا ہوں ۔ مانتا ہوں ،  
بھائی پتر ، استری ، شری ، دھن ، گھر ، برتر اور پر یوار ۔  
سب کے ممتا تاک بھوری ۔ ہم پدین ہی بانڈہ برہوری  
سکھ درسی اچھا کچھ ناہیں ۔ ہر ش سوک بھے نہیں میں ناہیں  
ان سب کے ممتا روپی تاکوں کو اکٹھا کر کے ( سیٹکر )  
اور انکی ایک ڈوری بنا کر جو اس ڈوری سے بچے من کو میرے چرنوں  
میں بانڈہ دیتا ہے ۔ جو تم درشتی ہے ۔ جسے کچھ خواہش نہیں ہے ۔  
اور جس کے من میں خوشی غمی اور ڈر نہیں ہے ۔

اس سجن ہم ارس کیسیں ۔ لکھی ہرزہ لیسے دھن جسیں  
تمہرے سار کیجے سنت پر یوہریں ۔ دھروں نیہہیں آن نہوہریں  
ایمانیک پرتاپ میرے ہر دے میں ایسا بستا ہے جیسا کہ لاچی  
کے ہر دے میں دھن بستا ہے تمہارے جیسے سنت ہی مجھے پیارے  
ہیں ایسے سنتوں کے پریم کے کارن ہی میں شری دھارن کرتا ہوں ۔  
اس کے علاوہ میرے شری دھارن کرنے کا اور کوئی مطلب نہیں ہے ۔  
سکھ اپاساک پر بہت نرت نیتی در لڑھ نیم  
تے نریران سمان ہم جنہہ کیں دوج پد پریم

جو پریم کے سکھ روپ کے آپاسک ہیں ۔ دوسروں کی بھلائی  
کرنے میں لگے رہتے ہیں ۔ دھرم اور غیر کا دیری طرح پاں کرتے ہیں ۔  
جنہیں دھرم نہیں برہمنوں سے پریم ہے ۔ وہ منش مجھے پراون کے سنا  
پیارے ہیں ۔  
سٹو لکیس سکھ گن توہیں ۔ تاتیں تمہرے اتسیہ پر یہ سوریں  
رام بچن من بانر جو کھٹا ۔ سکھ کہیں جے کر پال روٹھا

جہمت بھیشن رام کھنڈ وینہو راج اکھنڈ

راون کا کردہ مانو گنی ہے اور بھیشن کے منہ سے اس کے بہت ارکھ نکلے ہوئے ہیں مانو ہوا ہے جس سے گنی پر چنڈ جولا میں جلتے ہوئے بھیشن کو پرکھو شری رام چندر جی نے بچا لیا وہ انہیں لکھا اکھنڈ راج دیا۔

جو سمیتی سوراون ہی دینہہ وڑے دس مائے

سوئے سپسید بھیشن ہی کچ دینہہ رگھو نا کھ

جو سپتی (جاٹرا) شوجی نے راون کو اپنے دسوں ہروں کا بلیدان کر لے پر دی گئی۔ وہی سمیتی بھگوان شری رگھو نا کھ جی نے بھیشن کو بہت شراتے ہوئے دی۔

اس پر کھو چھوڑا بھیشن جے آنا۔ تے نر لپو بنو پو کچ بشتانا

بچ جن جان تا ہی اپنا وا پر کھو بھیا کچی کل من بھاوا

ایسے پر کم پر پو پر کھو شری رام جی کو چھوڑ کر جمنش دو سرے دوتاوں کو بھیتے ہیں۔ وہ پنا سینک اور پو کھ کے پشو ہیں۔

اپنا سیوک جان کر شری رام جی نے بھیشن کو اپنا لیا سب بانوں کے من کو پرکھو کا بھاؤ بہت ہی اچھا لگا۔

پنی سرنگیہ سرب از باسی۔ سرب پ سرب بہت ادا سی

بولے کچن نیتی پر تی پا لک۔ کارن منج دج کل گھا لک

کچر سب کچر بلننے والے سب کے ہروں میں نواس کرنے والے سب روپوں میں ظاہر ہولے والے اور سب سے زلیپ آسین

پر پر چنوں نے بھگتوں کی رکھشا کرنے کے منت گمنش شری دھارن کیا ہوا ہے اور جو راکشسوں کی کل کا ناش کرنے والے ہیں۔ وہ شری رام جی مراد پر شتو تم یہ کچن بولے۔

سنو کپیس لکھا چھی سیرا۔ کپہی بھیا ترے جلد ہی گمبھری

سنگل کڈر گ بھیشن جاتی۔ اتی اکا دھ دتر سب بھانتی

ہے بانو راج مگر تو اور لکھا جتی بھیشن اسنو اس گھرے

ہے لکھا جتی اسنو۔ یہ سب گن تم میں ہیں۔ اس لئے تم مجھے بے حد پیارے ہو۔ شری رام جی کے بچن من کر سب بانوں کہنے لگے۔ ہے کر پا کے بھنڈا رخی رام جی! آپ کی جے ہو۔

سنت بھیشن پرکھو کے بانی۔ نہیں لکھا شروں امرت بانی پد اینج گہہ بار ہیں بار۔ ہڑے سمات نہ پر کم اپارا

پرکھو کی بانی کاؤں کے لئے امرت جان کر بھیشن جی سنتے سنتے تربت ہی نہیں ہوتے ارکھات ان کا من بھرتا ہی نہیں۔ انکی بانی سننے کی خواہش ان کی بڑبڑتی ہی جاتی ہے (وہ بار بار پرکھو کے چرن کلوں کو پکڑتے ہیں۔ اور ان کے ہڑے میں اپر پر کم سماتا نہیں ہے۔)

سنتو دیو پچرا چر سوامی۔ پرنت پال اتر ستر جامی ارکھ پر تم با سنا ہی۔ پرکھو پد پرنتی سترت سو جی

بھیشن جی نے کہا۔ ہے دیو! ہے جڑ جیتن بگت کے سوامی! ہے شرا گتوں کی پانا کرنے والے اور سب کے ہروں کے جاننے والے پرکھو! سننے میرے ہڑے میں پہلے کچر واسنا گتی۔ وہ پرکھو کے چروں کے پر کم روپی دریا میں بہہ گئی۔

اب کر پال رنج بگت پانی۔ دیو سودا سون بھاو فی

ایوم استو کہ پرکھو بان دھیرا۔ ماگا شرت بندھو کر نہیرا

اب تو ہے کر پا! اچھے اپنی پتر بھگتی دیکھئے جو سودا شوجی کے من کو پیاری گئی ہے۔ "ایسا ہی ہو" کہہ کر رن دھیر پرکھو شری رام جی نے فوراً سمندر کا بل لالنے کو کہا۔

جہ پی سکھا تو اچھا نا ہیں۔ سوہو دس امو گھ جگ ما ہیں

اس کہہ لام تلک تہی سارا۔ سمن یر شٹی بھہ جٹی اپارا

اور بھیشن جی سے یوں کہنے لگے۔ کہ ہے مہترا! اگر پرکھو کوئی خواہش نہیں ہے تو کبھی سیرا درشن کیا نشپھل نہیں جاتا۔ ایسا کہہ شری رام جی نے ان کو راج تلک کر دیا۔ آکاش سے اسی وقت بھگتوں کی بھاری بارش ہوئی۔

راون کر وہہ امل رنج سو اس سمیر پر چنڈ



سندت ہر کسی بولے رکھو میرا۔ ایسے ہی کرٹھڑوں دھیرا  
اس کہہ پر چھوٹا جی سہجائی۔ سندھو سب گئے رکھو رانی  
یہ کن کر شری رکھو میری نہیں کر بولے ہے بھائی! من میں دھیر  
رکھو ایسے ہی کیا جائے گا۔ ایسا کہہ کر چھوٹے بھائی کو بھاکر شری رکھو  
تا کہ جی سمندر کے نزدیک گئے۔

پر تھم پر نام کینہہ سرور نامی۔ چٹھے پنی تھ در بھو ڈسانی  
جہنم میں بھیشن پر چھوٹے ہیں آئے۔ پاپ میں راون دوت پھانے  
انہوں نے پہلے سر رکھا کر پر نام کیا۔ پھر کنارے پر کٹھا کہا کر بھگے گئے  
اور ہر جہنم بھیشن جی شری رام جی کے پاس آئے تھے۔ تو ہی راون نے  
ان کے پیچھے بڑھ جاسوں بھیجے تھے۔

سکل چرت تہنہ دیکھ دھس کپٹ کیسی دیہہ  
پر کھو کن ہرے سر اپس سرنا گت پر نہیہ  
وہو کے سے بانر وپ دھارن کر کے انہوں نے بانر سینا کی  
سب لیلایش دیکھیں۔ وہ اپنے من میں پر بھگے گئے ان کی اُستنی اور سرنا گت  
کے تئیں ان کے پریم کی سرنا گت کرنے لگے۔

پر گٹ بھا نہیں رام سبھاؤ۔ اتی سپریم گالسر در او  
رلو کے دوت گینہہ تب جانے۔ سکل بانرہ کیسی ہیں آنے  
پھر وہ کھٹے عام بھی بہت پریم کے ساتھ شری رام جی کے سبھاؤ  
کی بڑائی کرنے لگے۔ وہ پریم میں اتنے مگن ہو گئے کہ اپنے اصلی راکش  
سرور کو چھپا نہ سکے۔ انہیں کیٹ کے بھیس کی یاد ہی نہ رہی۔ تب  
بانر وپ نے ان کو دشمن کے جاسوس سمجھ کر بانرہ لیا اور سرور  
کے پاس لے آئے۔

کہہ سگر لو سنہو سب بانر۔ انک بھنگ کر چھو ہو لسنچر  
سگر لو کچن کچن دھاٹے۔ بانرہ کٹک چھو پاس پھارے  
سگر لو نے کہا۔ سب بانرہ سنو راکش جاسوں کے  
انک بھنگ کر گئے لٹکا لٹکا کچن دو سگر لو کے کچن کن کر بانرہ دے۔

سمندر کو کس طرح پار کیا جائے یہ تو بڑے بڑے چھو و سانپ اور  
چھیلیوں آدمی انیک بھانت کے جل جہوں سے بھرا پڑا ہے۔  
یہ اتھاہ سمندر پار کرنے میں سب پرکار سے کھن ہے۔

کہہ لکس سنہو رکھو نایک۔ کوئی سندھو سو شک تو سايک  
جدی تہی نستی اس گائی۔ بنے کرے ساگر من جانی  
تب بھیشن جی بولے کہ ہے رکھو ناٹھ جی! سنے۔ یوں تو  
آپکا بان ہی ایسے کر دڑوں سمندر وں کو سکھا دینے کی شکتی  
رکھتا ہے۔ تو جی نہیں ایسی کہی گئی ہے کہ پہلے جا کر سمندر سے  
پرار کھنا کی جائے۔

پر کھو تھار کل کر جدھی کہہ ہی آپاے بجار  
رہو پر اس ساگر تہی سکل بھا لو کیسی دھار  
ہے پر بھو! سمندر راہ سگر کے پتروں کا کھودا ہوا آپکا کل گرو  
ہے۔ وہ دھار کر آپ کو پار جانے کا کوئی ڈھنگ بتلا دیکھا تب  
رکھو اور بانروں کی ساری نو بچ پنا کسی محنت کے سمندر کے پار  
اُتر جائے گی۔

سکھا کہی تہہ نیک اپائی۔ کرے دیو جوں ہوئے سہائی  
منتر نہ یہ چھپس من بھاوا۔ رام بچن سن اتی دھ پاوا  
شری رام جی نے کہا۔ ہے منتر اتم نے اچھا ڈھنگ بتلایا۔  
اگر یہ ہاتا مدد کار ہوں تو کیسی کیا جائے۔ یہ صلاح لکشمی جی کے  
من کو نہ بھائی۔ شری رام جی کے کچن کچن کر تو وہ بہت ہی بے چین  
ہوئے۔  
ناٹھ دیو کر کون بھروسا۔ سو شے سندھو کیسے من و سا  
کا درمن کہتہ ایک ادھارا۔ دیو دیو آسی پکارا  
لکشمی جی نے کہا ہے ناٹھ! بدھاتا کا کیا بھروسہ ہے۔

آپ من میں کرودھ کیجئے۔ اور سمندر کو سکھا ڈالیے۔ دیو بدھاتا  
یا قسمت کے آدھین تو وہ ہوتا ہے۔ جو کاسر ہو اور اس میں  
کام کرنے کی بہت نہ ہو۔ کابل آدمی ہی قسمت قسمت کی پکار  
کیا کرتے ہیں۔

وہ سنسکرت راوی نے ان سے سنسکرت بات پوچھی اسے شک  
اپنی کشت کیوں نہیں کہتا؟ پھر اس بھینش کا حال چال مناد جسم کی  
سوت بہت نزدیک آئی تھی ہے۔

کرت راج لڑکا سٹھ تیا گی۔ شہی جو کر کیٹ ابھالی  
پنی کہہ بھالو کیس کر کاٹی۔ کچھن کال پر ریت جل آئی  
مورکھ نے راج کرتے ہوئے لڑکا کو تیاگ دیا۔ اب وہ بھی رچھ  
بانروں کے ساتھ بلقیب کھن کا کڑا بنے گا۔ ارقھات میسے جو  
کے ساتھ کھن بھی پس جاتا ہے ویسے ہی رچھ بندروں کے ساتھ  
وہ بھی مارا جائے گا۔ کہو! بانروں اور رچھوں کی فوج کا کیا حال ہے۔  
جو بھیا نک سوت کے گھیرے ہوئے یہاں چلے آئے۔

جنہ کے جیون کر رکھو ارا۔ بھیکو م دل حیت سندھو کپارا  
کر تپسہنہ کے بات بہوری۔ جنہ کے ہرے تر اس اتی موری  
اور جن کے جیون کا محافظ نرم دل سمندر بیچارہ بن گیا ہے  
ارقھات اسبانک راکشسوں نے اس بانرینا کو ڈکارنا تھا۔  
اب تک جو وہ جیتے ہیں تو سمندر کی مہربانی سے۔ کیونکہ سمندر کی  
دکا وٹ کی وجہ سے راکشس نہیں کھانا سکے پھر ان دونوں تپسوں  
بھائیوں کا حال چال سناؤ جن کے سن میں دن رات میرا بڑا  
ہی ڈر بنا رہتا ہے۔

کی بھٹی بھینٹ کہ پھر گئے شردل سن مور  
کھسی ندر پو دل تیج بل بہت چیت چت تور

ان سے تمہاری بھینٹ ہوئی یا وہ کانوں سے میرے  
پرتاب کو سن کر ہی لوٹ گئے تو دشمن کی فوج کے تیج اور بل کا  
سما چار کیوں نہیں کہتا۔ تیرا چت تو گھرا ہوا عیان پڑتا ہے۔  
ناٹھ کر پا کر لو بھیکو مینس۔ مانہ کہہ کر وہ رچھ تپس  
ہلا جائے جب انج تہہ ارا جا تہیں رام تاک تہی سارا  
جاسوس نے کہا۔ ہے ناٹھ اب نے جیسے کر پا کر کے دچھا  
ہے۔ ویسے ہی کر وہ کو شانت کر کے میرے بچوں پر دشمن اس

جاسوس کو بانٹھ کر اپنی فوج کے چاروں طرف ان کو گھمایا۔  
بہر پر کار مارن کپی لاگے۔ دین بکارت تدپی نہ تیا گے  
جو ہمارا ہر تاسا کا نا۔ تہی کو سلا دھیں کے آنا  
بانروں جاسوسوں کو بہت طرح مارنے لگے۔ گر کر مرنے  
پر بھی بانروں نے ان کو چھوڑا نہیں تب جاسوسوں نے بکاکر کہا۔  
جو ہمارے ناک کان کاٹے گا۔ اسے ادھ تپ شری رام جی کی  
قسم ہے۔

من کچھن سب نکٹ بولائے۔ دیا لاگ منس تر ت جھوڑے  
راون کر دیجھو یہ پاتی۔ کچھن کچن باج کل کھاتی  
پینگر کشن جی نے ان سب کو اپنے پاس بلایا۔ انہیں ان  
جاسوسوں کی حالت زار دیکھ کر بڑی دیا آئی۔ منس کر انہوں نے  
بانروں کے ہاتھوں سے ان جاسوسوں کو چھڑا دیا۔ اور انہیں کہا  
کہ لڑکائیں جا کر تم راون کے ہاتھ میری یہ جھٹی دے دنا۔ اور کہنا۔  
ہے کئی کاٹش کرنے والے! کشن کے بچوں پر وچا کرو۔

کیرو مٹھا کر موڑھ سن مم سندس اُدار  
سیتا دیئے بلہو نہ تو آوا کال تہہ ر

اور اپنی ذبانی بھی اس موڑھ سے میرا یہ بہت بھرا  
پیغام کہہ دینا کہ سیتا جی کو دے کر شری رام جی سے صلح کرو۔  
نہیں تو سمجھو کہ تمہاری سوت آئی تھی۔

ترت ناٹے کچھن پد ماٹھا۔ چلے دوت برت گن گاٹھا  
کہت رام جس لڑکا آئے۔ راون جیون سیس تہہ ناٹے  
لکشن جی کے جیروں میں سر جھکا کر شری رام جی کے گن  
گان کرتے ہوئے جاسوس لڑکا کو چلے۔ شری رام جی کی باتی کرنے  
کرتے وہ گن میں پہنچے۔ اور انہوں نے راون کے جیروں میں اکر سر جھکا  
بہس دسان پوچھی باتا۔ کہس نہ شک اپنی کسلاتا  
مچی کہہ بھنر بھینش کیری۔ جابی تر تو آئی اتی میری





No. 1286

सेतु बन्धन

S. S. Brijbasi & Sons  
Bombay-3





یہ سب بانروں میں سگر کے سمان ہیں اور گنتی میں ان جیسے کروڑوں ہیں۔ ان بے شمار بانروں کی گنتی بھلا کون کر سکتا ہے۔ شری رام جی کی کرپا سے ان بانروں میں اٹھارہ مل ہے۔ وہ لٹکا تو کیا تینوں لوگوں کو تنکے کے سمان چھہ سمجھتے ہیں۔

اس میں سناشرون و سکندھر پدم اٹھارہ جو تھپ بندر ناٹھ لٹاک ہند سوکھی نارہیں۔ جو نہ تھہ ہی جیتے رن ہا ہیں ہے و سکندھر میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے۔ گراٹھار پدم تو ایک بے بندروں کے سینا ہی ہیں۔ ہے ناٹھ! بانر سینا میں ایسا ایک بھی بند نہیں جو آپ کو یدھ میں نہ جیت سکے۔

پریم کرو دھہ۔ چھیں سوب ہاٹھا بالیس لے نہ وہیں لکھو ناٹھا سوبہیں ہندو ہوت جھٹس بیلا۔ پوہیں نہ تو بھر کر دھر لیسالا بانر بڑے کرو دھہ سے پاٹھ مل رہے ہیں کہ شری رگھو ناٹھ جی ہمیں اگیا نہیں دیتے جو اگیا پادیں تو اس سمندر کو چھلیہ لسانوں سمیت سسکھا ڈالیں یا بڑے بڑے پرتوں سے اس سمندر کو بھر کر پور دیوں۔

سرو گرد ملو ہوں وس میسلا۔ ایسے بچن کہیں سب کیسا گنہ جہیں تر جہیں سہج اسدکا۔ مانہوں گرسن جہت ہی لٹکا اور راون کو مسل کر خاک میں ملا دیں گے سب بانر ایسے ہی بچن کہہ رہے ہیں سب سبھاو سے ہی نڈر ہیں۔ گر جتے ہیں لٹکارتے ہیں۔ مائو مچھی لٹکا کو لنگا ہی جانا چاہتے ہیں۔

سہج سو دھ کی بھیا کو سب ہی سر پر بھو رام راون کانی کوئی گتہ جیت سکا ہی سگر رام سبب بانر اور رچھ سبھاو سے ہی شور ویر ہیں۔ بھیرنچہ سر پر شری رام چندر جی ہیں۔ ہے راون! وہ یدھ تی کرو دھا کالوں کو بھی جیت سکتے ہیں۔

رام تیج مل بدھی رپلائی۔ سیش سہت سبھیں گائی سک سرائیک سوش ست ساگر۔ تو ہیرات ہی پچھوٹے ناگر

جب ایک چھوٹا بھائی بھینش شری رام جی سے جا کر بلا۔ تب اس کے پیچھے ہی شری رام جی نے اس کو لٹکا کا راج ٹاک کر دیا۔ راون دوت ہم ہی سکن کانا۔ کینہہ باندھ دینہ دھہ ناٹھا شرون نامکا کاٹس لا گئے۔ رام سیتھ دینہیں ہم تیا گے جہنمی بانروں نے سنا کہ ہم راون کے جاسوس ہیں۔ توں ہی انہوں نے ہمیں جک کر طرح طرح کے کشت فیٹے۔ بھر وہ ہمارے ناک اور کان کاٹنے لگے۔ آخر شری رام جی کی قسم دلا لے پر انہوں نے ہم کو چھوڑا۔

پوچھو ناٹھ رام کٹکاٹی۔ یدن کوئی ست برن نہ جانی ناٹا برن بھالو کی دہادی۔ بکٹا ت لیسال بھے کاری ہے ناٹھ! آپ نے شری رام جی کے لشکر کا حال پوچھا۔ سو وہ تو سو کروڑوں زبانوں سے بھی بیان نہیں کیا جاسکتا طرح طرح کے زخموں کی بھالوؤں اور بانروں کی غوج ہے جو بڑے ڈراؤنی شکل والے اور وکراں شریر والے ہیں۔

جیلہیں پر دھو ہتھو ست تو را۔ سکل کینہہ جہت تہی بل بھورا امنت نام بھٹ کھٹن کرالا۔ امنت ناگ بل پیل لیسالا جس بانر نے لٹکا جلائی تھی اور آچے پتر اکھٹے گمار کو ملاٹھا وہ تو سب بانروں میں بھوٹے بل کا بند رہے۔ مینمار نام والے بڑے ہی وکراں بھیا ٹاک اسدخت جالو یو دھاتیں۔ ان میں بے لٹکا پچھوٹوں کا بل ہے۔ اور سب ہی بڑے بڑے قدر آور ہیں۔

دو بد میتھیل تل انگد گرد بھٹا مس زو دھ کی بھیرا کھٹھ جاسوت پیراس

دو بد، میتھیل، نیل، نل، انگد، بھٹا مس۔ دھ کی بھیرا، کیسی، نشہ، رتھ اور جاسوت پیراس۔ دھ کی بھیرا کی راشی ہیں۔ اسے کی سب سگر پو سمانا۔ انہہ ہم کو سنبھ گنے کو ناٹھا رام کرپا اٹھت بل تہہ ہیں۔ ترن سمان کے لوک ہی نہیں

راون نے ہنس کر اُس جھٹی کو بائیں ہاتھ میں لے لیا۔ اور منتری کو بلا کر زہ مورکھ اُسے پڑھوانے لگا۔

باتنہ من ہی رہا اُسے سٹھ جن گھاسی گل کھیس

رام برو دھنہ ابرسی شرن بٹنو ارج ایس

اُس جھٹی میں لکھنمن جی نے راون کو بکھ بکھا تھا۔ کہ اے مورکھ! باتوں باتوں میں ہی من میں بھول کر تو اپنے گل کا ستیا ناش نہ کر۔ شری رام جی کا ورودھ کر کے تو تو برہما و شبنو اور شو جی کی شرن گئے بھی نہیں بچنے پائے گا۔

کی تیج مان مانج او پر کھو پرنج بھرناگ

ہو ہیں کہ رام سرائل کھل کل سہت پتنگ

یا تو ابھیان چھوڑ کر اپنے چھوٹے بھائی بھیشن کی طرح پرہو شری رام جی کی شرن میں اکر گرن کے چرن کتلوں کا بھونرا بن جا۔ اور نہیں تو ہے وشت ارام جی کی بان روپی پر چند جوالا میں اپنے پیروار سمیت بھسم ہونے والا پتنگا بن جا۔

سنت سیجے من کھ مسرکانی۔ کہنت سان سب ہی سانی

کھومی برا کر گہت اکا سنا۔ لکھو تاپس کر باگ بلا سا

جھٹی کے مضمون کو سنتے ہی راون من میں ڈر گیا۔ لیکن بظاہر مسکراتا ہوا وہ اپنی سبھا کو سنا کر کہنے لگا۔ کہ جیسے کوئی پر بھتہ دی پر پڑا ہوا اکاش کو باتوں سے ڈینگیں مار کر کھڑا ناچتا ہوں ویسے ہی چھوٹا تپہ توی "چھوٹا منہ بڑی بات کرتا ہے۔"

کہہ ساگ ناٹھ سیتہ سب بانی۔ سمجھو ہار پر کرت ابھیانی

منہو کین تم پر ہر کرودھا۔ ناٹھ رام سن کھو ورو دھا

شک جاسوس نے کہا۔ یہ ناٹھ! جو کچھ جھٹی میں لکھا ہے۔ سب سچ ہے۔ آپ اپنے سبھا کو ابھیان کو چھوڑ کر اس پر اچھی طرح سے غبار کیجئے میرے نجن سننے اور کرودھ کو تیاگ دیجئے یہ ناٹھ! شری رام جی کے ساتھ دیر کرنا چھوڑ دیجئے۔

انی کو مل رکھو پیر سبھاؤ۔ جدنی کھل لوک کر راو

شری رام جی کے تیج اور بل بدھی کی مہا کا ورن تو لاکھوں شیش جی بھی نہیں کر سکتے۔ وہ ایک ہی بان سے ایسے نیٹروں سمندروں کو شکھا سکتے ہیں۔ پیر مریدا پر شو تم شری رام جی نے مریدا کی رکھنا کے لئے آپ کے بھائی بھیشن جی سے پوچھا۔

تاس کچن سن ساگر پار ہیں۔ ماگت نہتہ کر پامن مار ہیں

سنت کچن ہر ساوین بیسیسا۔ جو اس متی سہا گرت کیسا

بھیشن جی کے نجن سن کر شری رام چند جی سمندر سے راستہ مانگ رہے ہیں۔ ان کے من میں بڑی کرپا ہے۔ جس کے کارن وہ سمندر کی مستی کو طیامیٹ کرنا نہیں چاہتے۔ جاسوس کے نجن سن کر راون خوب قہقہے لگا کر ہنسا اٹھ کہنے لگا۔ کہ جب اُنکی ایسی بدھی ہے تبھی تو بانروں کو اپنا ساتھی بنایا ہے۔

سج بھیر و کر کچن در رھائی۔ ساگر سن کھانی چھلائی

مورھ مہر شا کا کر سی بڑائی۔ روپول بدھی تھاہ میں پائی

سبھاو سے ہی بانرول بھیشن کے بچوں پر و شو اس کر کے انہوں نے سمندر سے بالکوں کی طرح ہٹھ کر کے راستہ مانگا ہے۔ ارے موٹھ! چپ رہ۔ فضول کیوں اُنکی بڑائی کرتا ہے! بس میں نے دشمن کی بل اور بدھی کو جان لیا ہے۔

یچو بھیت بھیشن جاکیں۔ بچے بھوئی کہاں جگت ناکیں

من کھل کچن جوت برں بادھی۔ سبے بجارہ ستر کا کاڈھی

جس کا بھیشن جیسا ڈر پوک منتری ہو۔ اُسے دنیا میں فتح و نصرت کہاں! وشت راون کے نجن سن کر جاسوس کو کرودھ بڑھ آیا اُس نے موقع غنیمت جان کر پھرن جی کی جھٹی نکالی۔

رامانج دیہی یہ پاتی۔ ناٹھ بچائے بڑا و مو بھاتی

بہسی بام کر لینہی راون۔ سچو لول سٹھ لاگ بچا و

اور اس جھٹی کو راون کے حضور میں پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہے ناٹھ! یہ رام جی کے چھوٹے بھائی لکھنمن جی نے آپ کو چھٹی بھیجی ہے۔ اسے پڑھ کر اپنی بھاتی کھٹی کیجئے۔



(ارکھات جڑ جوڑ کے مارے ہی پریم کیا کرتے ہیں نہیں تو  
کسی کو خاطر میں نہیں لاتے۔)

پچھمن بان سراسن آ نوو سوئون بارہی بسکھ کر داناو  
سٹھن بنے کسل سن پریتی۔ سہج کرین سن سندر نیتی  
ہے لکشمین! میرا دھنشن بان لاؤ۔ میں انہی بان سے  
ابھی سمندر کو سکھا ڈالوں گا۔ مورکھ سے بنیتی کسل سے بریتی،  
سبھاؤ سے ہی کچھ جس کو فراخ دلی کا اپدیش دینا۔

منتارت سن گیان کہانی۔ اتی لوکھی سن برتی بھانی  
کر دھی ہی تم کامی ہی ہری کھنا۔ اوسریج سیں پھل چھنا  
موہ مٹا میں ڈرے ہوئے پریش سے گیان اپدیش کرنا۔  
مہالاجی سے تیاگ کی باتیں کہنا۔ کر دھی سے شانتی کا اپدیش کہنا۔  
اور کامی پریش سے بھگوان کی کھنا کہنا یہ سب بھر کھیت میں بیج  
ڈالنے کے سمان نشہ چل جاتے ہیں۔

اس کہہ رکھو پتی چاپ چڑھاوا۔ پرمت پچھمن کے من بھاوا  
سندھانیو پریمو بسکھ کر لا۔ اٹھٹی او دھی ارا ستر جوا لا

ایسا کہہ کر شری رگھوناتھ جی نے دھنشن چڑھایا۔ یہ بات لکشمین  
جی کے من کو بہت بھائی۔ جو ہی شری رام جی نے دھنشن پر انہی  
رُپ بھائی بانک بان چڑھایا۔ تو ہی سمندر کے ہرے میں انہی کی  
جوا لا اٹھٹی۔

مگر ارگ دھنشن گن اکلائے جرت جنتوں ناہی جب جانے  
کنک بھار بھر منی گن نانا۔ پیر رُپ اٹھٹیو تیج مانا  
چھ۔ دمانپ اور پھلیوں کے گردہ ترپ اٹھٹی جب سمندر

لے اپنے ہرے میں بسنے والے جیوؤں کو انہی سے جلتے ہوئے بکھا،  
تب وہ سونے کے کھال میں طرح طرح کے رتنوں کو بھر کر ہنکار  
چھوڑ کر برہمن کا رُپ بنا کر شری رام جی کے پاس آیا۔

کا نہیں پتے کدری پھرے کوٹا جتن کو و سہج  
نئے زمان کھلیس ستو اٹھیں پتے نو تیج  
کاک بھندلی جی کہتے ہیں۔ ہے گر جی سٹھ۔ چاہے کوئی کر دلا

ملت کر یا تمہ پر پر بہو کر مہی۔ ارا پرادھنہ اکیو دھنہ سہی  
اگر چہ شری رگھو بیر جی سارے لوگوں کے ایشور ہیں۔ تو بھی  
انکا سٹھاو بے حد نرم ہے۔ ملنے ہی پر بھو آب پر کر پا کریں گے۔  
اور اپنے من میں آپ کے ایک اپرادھ کو نہیں رکھیں گے۔

جنگ ستار گھونا کھتی نیچے۔ اتنا کہا موہ پر بہو کیجے  
جب تہیں کہا دین بید تہی۔ چرن پر بار کینہہ سٹھ تہی  
جانکی جی کو شری رگھوناتھ جی کو دے دیجیے۔ ہے پر بھو  
میری اس بنیتی کو مان لیجیے۔ جب اس جاسوس نے جانکی جی کو نیچے  
کو کہا۔ تب دشت راون نے اس کو لالت ماری۔

ناتے چرن بہو چلا سوتہاں۔ کر پانہ پھور گھونا یک جہاں  
کر پر نام تیج کھنا سناٹی۔ رام کر پا اپنی گتی پائی  
وہ راون سے ٹھو کریں کھا کر بھیشن کی طرح اس کے  
چروں میں سر بھجکا کر وہاں چلا جہاں شری رگھوناتھ جی تھے۔ ان کو  
پر نام کر کے اس نے سب اپنی کھنا سناٹی۔ اور شری رام جی کی گریا  
سے اپنے پور جہم کے منی کے رُپ کو پا کر اتم گتی پائی۔

رشی اگست کیں ساپ بہوانی۔ رچھس بھو ریا مٹی گیانی  
بندی رام پد بار ہیں یا را۔ مٹی تیج اترم کھنڈیک ہارا  
شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! وہ جاسوس گیان وال  
مٹی تھا۔ اگست رشی کے شاپ سے راکشس بن گیا تھا۔ بار بار  
شری رام جی کے چروں میں پر نام کر کے وہ دوبارہ مٹی ہو کر اپنے  
اتریم کو چلا گیا۔

بے نہ نانت جلد ہی جڑ گئے تین دن بریت

بیلے رام سکوپ تب کھے بنو ہوئے نہ پریت

ادھر سمندر سے راستے کے لیے پوار تھنا کرتے بھگوان  
شری رام جی کو تین دن گذر گئے۔ لیکن جڑ سمندر بنی نہیں مانتا۔  
تب شری رام جی غصے سے بول اٹھے کہ ڈر کے بغیر برتی نہیں ہوتی۔

پارہتر مانے گی۔ لیکن اس میں میری کوئی بڑائی نہ رہیگی۔ تو بھی ہے  
پرکھو! آپکی لگیا اٹل ہے۔ ایسا دیکھتے ہیں۔ اب آپکو جو اچھا  
لگے۔ میں فوراً ہی وہی کروں۔

سنت بنیت بچن اتی کہہ کر پال مسکاٹے  
جیہی بدھی اترے کی کٹک مسو کہو ا پائے

سمندر کے ایسے آرت بچن کی کرکیر پٹو شری رام جی نے مسکرا  
کہا۔ ہے تات! جس طرح بارنوں کی فوج پار اتر جائے وہ ڈھنگ

تبدلیے۔ ناگھ نیش نل کی دو ڈو بھائی۔ لڑکائیں شری رام شش پانی  
تہنہ کیں پس کیں گری بھائی۔ ترہیں جلد ہی پرتاپ تہاے  
سمندر نے کہا۔ ہے سوئی نل اور نیش دو بار بھائی ہیں۔

انہوں نے بچن میں ہی شری سے اشریاد دیا تھا۔ وہ جس بھی  
بھاری سے بھاری پہاڑ کو چھوڑ دیں گے وہ آپ کے پرتاپ سے

سمندر پر تر جائے گا۔ کیر پٹو نل الو مان سہائی  
میں پی آر دھری پرکھو پکھائی۔ کیر پٹو نل الو مان سہائی  
ایہی بدھی ناگھ نیو بدھی بدھائیے۔ جہیں پکھو لوک تہہ گاہے

میں آپکی ہما کو اپنے ہرے میں دھارن کر کے اپنی شکستہ الو سار  
آپکی جہاں تک ہرے سہا کرکوں گا۔ اس پر کار ہے ناگھ! اس سمندر  
کے اوپر کی بندھوایے۔ جس سے تینوں لوک میں آپکا بندھن لاش گاہا جاوے۔

ایہیں سرخم اترت باسی۔ ہتھو ناگھ کھل نہ اگھ راسی  
من کر پال ساگر من پیرا۔ نرت ہیں ہری رام رندھیرا

اس بان سے میرے دھنی کنارے پر بسنے والے پاؤں کے  
راشی دشت منشوں کا ناش کیجے۔ کرکیر لوک بھگوان رندھیر شری ام  
جی نے سمندر کے من کی پیرا کو من کر اسے فوراً ہی ہر لیا۔

دیکھ رام بل پور ش بھساری۔ شش پیو بدھی بھیشو سکھاری  
مسکل چرت کہہ پرکھو سناو۔ چرن بندی پاتھو دی سدھاروا

شری رام کے بھاری بل اور پر اکرم کو دیکھ کر سمندر بہت ہی پریشان ہو گیا۔  
ان منشوں کا سدھاروا حال پرکھو کو مٹا کر انکے چوڑوں میں پر نام کے مندر لیا۔

پائے کر کے کیلے گے پیر کو سینچتا پھرے لیکن وہ تو کاٹے  
پری پھلنا پھلتا ہے۔ بیج بنتی نہیں مانتا۔ وہ تو ڈالنے سے  
ہی جھکنا ہے (ارکھات سختی کر لے پری سیدی راہ پرکاتا ہے)

بچہ بندھو کہہ پیر پو کیے۔ چھہو ناگھ سب لگن میرے  
لگن سمیرا نل جسل دھری۔ انہرہ کی ناگھ سرج جڑ کرنی

ڈر کے مارے سمندر نے پرکھو کے چرن پکڑ کر کسا۔  
ہے ناگھ! آکا ش رہوا۔ اگتی جیل اور پرکھو۔ ان پانچوں  
جہا بھوتوں کی کرنی تو سبھاؤ سے ہی جڑ ہے۔

تب پریرت مایا اچھاٹے۔ شری ستیوسب گرتھن گائے  
پرکھو! لیس جیہی کہہ جس امی۔ ستیوسب بھاتی راسی مسکھ لہی

آپکی پریرت سے مایا نے ان پانچوں بھوتوں کو پیدا کیا ہے۔  
اور یہ پانچوں ہی جڑ شری کے کارن کہے گئے ہیں۔ ایسا ہی  
گرتھن کا مت ہے جس کے لئے آپکی جیسی آگیا ہر وہ کسی

پرکار رہ کر اترتات آپکی آگیا الو سار اپنا جیون گذارتا ہوا مسکھ  
باتا ہے۔ پیر پٹو نل کینہ موہی کھدنی۔ مر جاد اپنی تمہری کینہی

ڈھول گنوار سووہ لیسو ناری۔ مسکل تارن کے ادھیکاری  
پرکھو نے اچھا کیا جو مجھے شکستہ دی لیکن ہے پرکھو!

چیوڑ کا سبھاو بھی تو آپ کا ہی بنایا ہوا ہے۔ ڈھول۔ گنوار  
شور پشو اور استری یہ سب سنا کے ہی ادھیکاری ہیں۔

بہت سے شخص جو اس چپائی کے اصلی معنوں پر دھیان  
نہیں دیتے۔ تکی داس جی پر ناری بھاتی کا ایمان کرنے کا دوش  
لگاتے ہیں لیکن یہ ان کا دوش لگانا دیرکھ ہے۔ کیونکہ اس چپائی

سے کوئی اپنی آریہ سمجھتا کا مت پر گٹ نہیں کرتے بلکہ وہ تو  
جڑ سمندر کے کھکھ سے یہ بات کہتے ہیں یعنی مڑھ جاتیوں کا ایسا  
امت ہے۔ اتر جاتی کا نہیں۔

پرکھو پرتاپ میں جاب سکھائی۔ اترے ہی کٹ نہ موری بڑائی  
پرکھو! لیس لیس شری گائی۔ کرکیر سو بیک جو تہہ ہی سو بھائی  
پرکھو کے پرتاپ سے میں مسو کہہ جاؤں گا۔ اور آپکی فوج



شکران کا ناش کر نیوالے ہوو کلیشوں کو دور کر لے والے شری گھوٹا  
جی کے سمودہ کو ہے مہر گھ من! تو سب آشا اور کھوسے کو کھوڑ کر  
سدا کا اور سن۔

سدا کا سٹنگل دریاک رگھو نایاک گن گان  
سدا در تھیں تے ترایں کھویندھو بنا جل جان

شری رگھو ناٹھ جی کا گن گان سارے سندھ رنگوں کا داتا ہے۔ جو اسے  
آذر کے ساتھ سینکے وہ بنا کسی جہاز کے ہی جنم مرن سندھ ساگر سے ترے مانگے۔

رنگ پھول گرتیوں بندھو شری رگھو جی ہی پرست کھویندھو  
یہ جیت کلی لہر جیتھامتی داس تلسی گائیو  
سکھ کھوں سستیہ سمن حوون لساو رگھو جی گن گان  
تج سکل اس کھروس گاوی سن ہی منتھ سٹھ منا  
سمند اپنے گھر چلا گیا۔ شری رگھو ناٹھ جی کو اس کی صلاح  
بہت اچھی لگی۔ یہ جیت رگھو جی کے پاؤں کو ہرنے والا ہے۔ اسے  
تلسی دوس نے اپنی بڑھتی کے انوسا رکایا ہے۔ سکھ کے دھام،

ماس پار این چو بیسواں و شرام پانچواں سوپان سماپت ہوا۔ سندھ کا ٹھماپت!

چھاسوپان

لنکا کا ند

شکرانہ اندروں کھیم ایتھو سندھ شرم شاروول چیم امبرم  
کمال دیال کراں کھویندھو دھم گن گان شکرانک پیریم۔  
کاشی ایشیم کلی کلسوٹھ شمنم کلپان کلپدھرم  
نومی ایدھیم گریجا پتھم گن ہارم گندھیم شکریم  
شکرانہ اندروں چندھما کی چاک کے سمان بہت ہی سندھ شری  
والے شیر کی گھال کا لبتھ دھارن کرنے والے کمال کے سمان  
ڈراوٹھ سانیوں کو گھنوں کی طرح پہنے والے، گنکا اور جیت دوا  
کے پیریم۔ کاشی کے سوامی کلپ گن کے پاؤں کے سمودہ کا ناش  
کر نیوالے۔ کلپان سے کلپ کرش، استھتی کرنے دیگر، پارتی جی کے  
بٹی۔ گنوں کی کھان۔ کام دیو کا ناش کرنے والے شری شو جی  
جہاز راج کو میں منسوار کرتا ہوں۔

رام کام اری سویم کھو بھ ہرتم کال میتھ شکریم  
یوگیندھرم گیان گتھم گن گان دھام ایتھم تر گنم نرو کارم  
مایا تھم سریشتم کھل بارھ نرتم بریم ورنر یکدوم  
بندھ لبتھ اودا تھم سرچ نیتم دیوم ارویش رویم  
کام دیو کے شندھ شری شو جی جن کی سیوا کرتے ہیں۔ جو بھی کو  
ہرنے والے ہیں۔ کال روپ متوالے ہاتھی کے لئے شیر روپ، یوگین  
کے سوامی، گیان سے جاننے والے گنوں کی کھان، ایتھم نرگن  
نروکار، مایا سے پرے۔ دیوتاؤں کے ایشور، راکشسوں کے نکھار  
میں لگے ہوئے برہمن منڈلی کے ایک ماتر دیوتا بنیل گئے کے سمان سندھ  
سروپ کل سے نیر والے اور پرتھوی کے راج کے روپ میں برہمن شری  
عام جی کی ہیں۔ بندھنا کرتا ہوں۔

یہ دو اتنی ستام شہو کیو لیم اپنی ڈر لمبھم  
کھلا نام دنگ کرت دیو سو شکرہ شہ منوت نے

جو سیتہ پشوں کو بہت کھٹتا سے پر اپت ہونے والی  
کیو لیم مکتی تاک کو دے ڈالتے ہیں اور جو دشوں کو دنگ دینے  
والے ہیں وہ شہو جی کلیان کاری میری شانتی کو بڑھائیں۔

لو نمیش پر ماٹو جاک برش کلپ سر حینڈ  
بھجسی نہ من تیری رام کو کال جاس کو دنگ

لو کال کی بہت تھوڑا مازا چھن (نمیش) انکھ بھیکنے تک  
کا کال) بر ماٹو جاک اور کلپ جن کے پر جڈ بان ہیں اور کال جن  
کا دھنش ہے۔ بے من! تو ان شری رام جی کا بھجن کیوں نہیں کرتا!

سندھو پچن سن رام سچو بول پر بھو اس کہہو  
اب بلمب کیہی کام کر سیتو اتے کٹک

سمندر کے بجن شکر پر بھو شری رام جی نے متروپوں کو بلا کر کہا۔  
کہ دیکھیں لے کر رہے ہو پیل تیار کرو۔ تاکہ فوج پار اترے۔

سندھو بھانو کل کیتو جامونت کر جو رکہ  
ناکھ نام تو سیتو تر چڑھ بھوٹا اگر تر ہیں

تب جامونت نے ناکھ جوڑ کر کہا ہے رکھو کل کی کیرتی بڑھانے  
والے پر بھو! سنئے۔ ہے ناکھ! پل تو آپکا پو تر نام ہے جس پر چڑھ  
کر منش جنم من روپی سنار سمندر سے پار ہو جاتا ہے۔

یہ لکھو جلدھی تر ت گنت بار۔ اس سن نی کہہ یوں کمارا  
پر بھو مین تاپ بڑھانی بھاری سندھو پو کھم سیتو بھاری باری

بھر بھلا یہ چھوٹا سا سمندر پار کرنے میں بھلا کیا دیر لگے گی؟  
ایسا سن کر بھر ہوتا ان جی نے کہا۔ کہ پر بھو کا پڑ تاپ بھاری بڑھان  
(سمندر کی آگ) ہے۔ جس نے پہلے ہی سمندر کے بل کو کھادیا ہے۔

تو رپو ناری رڈن چل دیا۔ بھر سیتو بھاری بھو تھیں کھارا  
سن اتنی اکتی یوں منت گیری۔ ہر شے کی رکھتی تن ہمیری

لیکن یہ سوکھا ہوا سمندر آپ کے دشمنوں کی استروپوں کے آگے  
کی دھارا سے بھر بھر گیا۔ اسی لئے یہ کھارا بھئی ہو گیا۔ ہنومان جی  
کے اس ارکھ انکار کو سن کر بانر شری رکھو ناکھ جی کی طرف دیکھ کر  
پر تپ ہو گئے۔

جامونت بولے دو بھائی۔ نل نیل ہی سب کھٹا سناٹی  
رام پرتاپ سمر من ما ہیں۔ کر سیتو پر یاس کچھ نا ہیں  
جامونت نے نل اور نیل دونو بھائیوں کو بلا کر انہیں  
ساری کھٹا کھٹا سناٹی۔ اور کہا کہ من میں شری رام جی کے پرتاپ کا  
سمبرن کر کے پل تیار کرو۔ ہمیں کچھ تکلیف بھی اٹھانی نہیں پڑے گی۔

بول لے کی نیکر بہوری۔ سکل شہو سیتی کچھ موری  
رام چرن پنچ اردھر ہو۔ کو تنک ایک بھالو کی کر ہو  
بھر انہوں نے بانروں کے گروہ کو بلالیا اور کہا کہ آپ سب  
لوگ میری کچھ سیتی سن لیجئے۔ اور اپنے من میں شری رام جی کے چرن  
کلوں کا دھیان دھر لیجئے۔ اور سب رکھ اور بانر ایک تماشا لیجئے۔

دھاو ہومرٹ بکٹ یرو کھا۔ انہو پٹ پر نہرہ کے جو کھا  
سنی کی بھالو چلے کر ہو ما۔ جے رکھو بیر پرتاپ سمو ما  
ہے وکٹ بانروں کے بھنڈو۔ آپ سب دھرباؤ اور دھنوں  
اور پر بتوں کو اکھاڑ لاؤ۔ یہ سن کر بانر اور بھالو شری رکھو ناکھ جی کے  
پرتاپ سموہ کی جے پکارے ہو ہا کرتے ہوئے چلے۔

اتنی آتنگ گری پاد پیل ہیں ہمیں اٹھائے  
آن دیہیں نل نیل ہی رہیں تے سیتو بنائے

بانر اور بھوپوں کے گروہ بھٹ پٹ کھیل تماشے کی طرح  
درختوں اور اوپے پر بتوں کو اکھاڑ کر اٹھا لیتے ہیں اور نل نیل کو  
دیتے ہیں۔ وہ انہیں اسی طرح ترتیب دے کر سندر چل جاتے ہیں۔

سین سال آن کی دیہیں۔ کنگ اول نیل تے لیہیں  
دیکھ سیتو اتنی سندر چنا۔ ہمیں کرانہرہ ہی بولے بچنا  
بانر بڑے بڑے بھاری پر بت لا کر دیتے ہیں۔ اور نل نیل گیند



میرے لوگ کو بائیں گے۔ اور جو گنگا میں لا کر اس پر چڑھائیں گے۔  
وہ منٹش مجھے ابھن بھاؤ سے پرانت ہو جائیں گے۔

ہوئے کام جو چھل تاج سیبھی بھگتی موری تھی اسکر دیہی  
م کرکرت سیتو جو درسن کر مہی۔ سوہو شرم بھو ساگر تر مہی  
جو لشکام بھاؤ سے چھل کپٹ چھوڑ کر سندھ من سے شری  
رامیشور جی کی سیوا کرینگے۔ انہیں شنکر جی میری بھگتی دیں گے۔  
اور جو میرے بنائے ہوئے تل کا درشن کریگا۔ وہ بنا کبھی محبت کے  
جہنم من سندھار ساگر سے باہر ہو جائے گا۔

رام کچن سب کے جید بھائے۔ مٹی برج خج آشرم آئے  
گر جا رہو مٹی کے یہ رتی۔ سنتت کر س پریت پریرتی  
شری رام جی کے کچن سب کے من کو بھائے۔ اس کے بعد مٹی شری  
سب اپنے اپنے آشرموں کو لوٹ آئے (شو جی کہتے ہیں) ہے  
پارتی بشری رگھو مانکھ جی کی پریتی ہے۔ کہ وہ سدا شراکتوں سے  
پریم کرتے ہیں تو نیل نل ناگر۔ رام کر یا جس بھٹیو ا جاگر  
بڑا ہیں ان ہی بڑا ہیں جیٹی۔ کھسے ایل بوہت ستم تیبھی  
ماہر فن تل اور نیل لے پل بانڈھا۔ شری رام جی کی کرپا سے اٹھا  
یہ نرل لیش سب جگہ پھیل گیا۔ جو پتھر خود ڈرتے ہیں۔ اور دو سرول کھٹی  
ڈرتے ہیں۔ (ارکقات جن کا سمھاوک خاصہ ہی ڈوبنا اور ڈوبنا  
ہے) وہ پتھر چار کے سماں ہو گیا۔ جو کہ خود تیرتا ہے اور دو سرول کو  
پارے جاتا ہے۔ دیکھو بھگوان کی کیسی وچتر لیل ہے۔

ہما یہ نہ جلدھی کی برنی۔ یاہن گن نہ کپنہہ کی کرنی  
یہ تو نہ سمندر کی بڑائی کہی گئی ہے۔ نہ پتھروں کا گن ہے  
اور نہ ہی بانروں کی کوئی کاریگری ہے۔

شری رگھو پیر پرتاپ تے سندھو ترے پا کھان  
تے مٹی مسند جے رام تاج بھیس جاسے پھووان  
شری رگھو مانکھ جی کے پرتاپ سے پتھر بھی سمندر کی سطح پر

کی طرح انہیں پکڑ لیتے ہیں۔ مٹی کی بے حد سند بناوٹ کو دیکھ کر  
کر یا ندھان شری رام چندر جی منس کر کچن بولے۔

پریم رمیہ اٹھ یہ دھرنی۔ مہانت جائے نہیں برنی  
کر سہیوں ایہاں سبھو تھاپنا۔ موئے ہر دے پریم کلپنا  
یہاں کی زمین بڑی ہی سند رہے۔ اس کی بے حد بڑائی کا  
بیان نہیں ہو سکتا میرے ہر دے میں ایک بڑی بھاری آرزو ہے۔  
کہ میں یہاں شو جی کی ستھاپنا کروں۔

مٹی کیسے بہہ دوت پھائے۔ مٹی برکل بول لے آئے  
لنگ تھاپ بھی دت کر پو جا۔ سوہماں پر یہ موی نہ دو جا  
یہن کر ان راج سنگر لوانے بہت سے دوت بھیجے۔ وہ سب  
چیدہ چیدہ مٹیوں کو لے آئے۔ بھولنگ کی پوجا کر کے وہی اوسا  
اس کا پوجن کیا۔ اور بھگوان شری رام جی لے کہا۔ کہ شو جی کے  
سماں مجھے دوسرا کوئی پیارا نہیں ہے۔

سو دروہی تم بھگت کہا و ا۔ سو تر سینے ہوں موی نہ پاوا  
سنگر بھگت گئی چہر موری۔ سونا رکی موڑھ متی بھوری  
جو شو جی سے دیر بھاؤ رکھتا تھا میرا بھگت کہلاتا ہے۔ وہ  
سینے میں بھی مجھے نہیں پاسکتا۔ شو جی سے بھگت ہو کر جو میری بھگتی  
چاہتا ہے۔ وہ ترک گامی موڑھ اور بھوڑی عقل کا مالک ہے۔

سنگر پریم دروہی سو دروہی مم داس  
تے ترک رہیں کلپ بھر گھوڑ ترک مہنہ باس

جن کو شو جی پریم ہیں اور مجھ سے دیر بھاؤ رکھتے ہیں یا جو میرے  
سیوک ہیں اور شو جی سے دیر بھاؤ رکھتے ہیں۔ ایسے منٹش کلپ بھر گھو  
ترک پس پڑے سڑتے ہیں۔

جے رامیشور ورگن کر سہیں۔ تے تن تاج نم لوک سدھ میں  
جو گنگا جل آن چڑھا تیبھی۔ سو سا ججیہ مہکتی ترپا تیبھی  
جو منٹش اس رامیشور جی کا درشن کریگے۔ وہ شری رگھوڑ کر

پر چھوٹری رام جی کی آگیا یا کر بانر سینا چلنے لگی۔ بانر سینا  
کی بے شمار تعداد کا وزن کون کر سکتا ہے۔

سینتو بندھ بچے بھیرا کی جہنت چہ آرا ہیں

ایر جل جہنم اور چڑھ چڑھ پار ہی جا ہیں

پل پر پڑی بھاری بھیرا ہو گئی۔ اس لئے کچھ بانر آکاش میں  
اڑنے لگے۔ اور دوسرے کتنے ہی بانر بڑے بڑے بھاری شری  
والے جل جہنم کی پیڑھ پر چڑھ چڑھ کر پار جا رہے ہیں۔

اس کو تاک بلوک دوڑ بھائی۔ ہنسی چلے کر پال گھوڑائی

سین بہت اُتے رکھو بیہرا۔ کہ نہ جانے کئی جو کھپ بھیرا

کر پو بھیرا شری رکھو ناٹھ جی اپنے بھائی لکشمین جی

سہرت یہ تماشا دیکھ کر سنتے ہوئے چلے۔ شری رکھو بیہرا سینا

سمیت پار ہو گئے۔ بانر دل کے یو دھاؤں اور سب سالاروں کی اتنی

بھیرا بھاڑ ہے کہ جس کا بیان نہیں کیا جاسکتا۔

سندھو پار پر بھو ڈیرا کینہا۔ سکل کینہہ کہ نہ آئیں دیتہا

کھا ہو جائے پھل مٹل شہا بے یفت کھا کوئی جہنم تہ نہ دہائے

پر چھوٹری رام جی نے سہندر کے پار ڈیرے ڈال دیئے۔

کچھ سب بانروں کو آگیا دی کہ جا کر سندر پھل پھول کھاؤ۔ سینتے

ہی رکھو بانر ادھر ادھر کو ڈھرائے۔

سب تر و پھیرے رام بہت لاگی۔ رت اور ورت کا لگتی تیاگی

کھا ہیں گھر کھل پھل پلاویں۔ لنگا سنم کھ کھ چلا دیں

شری رام جی کی کھلائی کا خیال کرتے ہوئے سب سخت

موسم بے موسم وغیرہ وقت کی پیالی کو چھوڑ کر پھل پھولوں

سے لڑ گئے۔ بانر دل جیتے پھل کھا رہے ہیں۔ اور درختوں

کو ہلا رہے ہیں اور پریتوں کے بڑے بڑے ٹکڑوں کو لنگا کی

طرف پھینک رہے ہیں۔

جہنم کہ نہ بھرت لنگا چر پلاویں۔ بھیرا کل پتہ نا چر نچاویں

سہن کھاٹ نا سکا کا نا۔ کہہ پر چھوٹری رام جی نہیں تب جانا

تیر گئے۔ ایسے شری رام جی کو چھوڑ کر جو کسی دوسرے سوامی کو  
جا کر بھیجتے ہیں۔ وہ مودھ ہیں۔

باندھ سینتو اتی سدر رھ بناوا۔ دیکھ کر نا پھسی کے من بھاوا

جلی سین کچھ برتی نہ جانی۔ گر جہیں مرگٹ بھٹ سہمائی

نل اور نل نے پڑا ہی مضبوط پل باندھا کر باندھا لنگا شری رام

جی اسے دیکھ کر بڑے پر تن ہوئے۔ سینا پل پر چلنے لگی۔ اس کا

کچھ وزن نہیں کیا جاسکتا۔ بانر پوزھاؤں کے دل کے دل گرج

رہے ہیں۔ سینتو بندھ ڈھاک چڑھ گھوڑائی۔ چتو کر پال سدر بھٹ سہمائی

دھین کہ نہ پر چھو کر ونا کبدا۔ پرگٹ بھٹے سب جل جہنم

کر پو شری رام جی سینتو (پل) بندھ کے کنارے پر چڑھ کر سندر

کی پھیلاؤ کو دیکھنے لگے۔ دیا کے ٹول پر چھو رام جی کو دیکھنے کیلئے

سب جل میں رہنے والے جیو جیتوں کے گروہ جل کی سطح پر آکر

پرگٹ ہو گئے۔

مگر نکرانا جھش سیال۔ سب جو جن تن پر م بسا لالا

السیو ایک تہ نہ ہی جے کھا ہیں۔ ایک نہ کیں ڈرتے پی ڈیرا ہیں

بہت طرح کے مگر چھ، گھڑیاں، چھلیاں اور سانپ تھے۔

جن کے دست و پاؤں کے بہت بڑے وصال شری تھے۔ کچھ ان میں ایسے

بھی جل جہنم جو ان کو بھی کھا جائیں۔ کسی کسی کے بڑے تو یہ بھی

ڈر رہے تھے۔

پر چھو ہی بلو کہیں ڈر نہ تارے۔ من شرت سب بھٹے سکھاس

تہ نہ کی اوٹ نہ دیکھئے بالائی۔ مگن بھٹے ہری روپ نہاری

وہ سخت پر چھو کے دشمن کر رہے ہیں۔ ہٹانے سے وہ ہٹتے نہیں

سب کے من پر تن ہیں۔ اور سب ہی سکھی ہو رہے ہیں۔ وہ اتنی

بڑی تعداد میں جل کی سطح پر چھائے ہوئے ہیں کہ ان کی اوٹ میں

جل دکھائی نہیں دیتا۔ وہ سب بھوکاں کا روپ دیکھ کر آنند

میں مگن ہو گئے۔

چلا کٹاٹ پر چھو آئیں پاٹی۔ کو کہہ سکا کپی دل پیکائی



اور ضرور دھو گئے۔ اگر ان کو کوئی راکشس مل جاتا ہے تو وہ  
اُسے سارے بل کر گھیر کر خوب مارچ نکالتے ہیں۔ دانتوں سے اُسکے  
کان اور ناک کاٹ لیتے ہیں۔ اور جب وہ شہری رام جی کی بڑائی کا  
واسطہ دیتے ہیں تب ان کو چھوڑ دیتے ہیں۔

چنہہ کزناسا کان شپا تار تہہ را ون ہی کی سب باتا  
سنت شرفن بارو ہی بندہ مانہ۔ دس مکھ بول اٹھا اکلانا  
رجن راکشسوں کے ناک اور کان کاٹ ڈالے گئے۔ اُنہوں  
نے ہار را ون سے سب حال کہہ سنایا۔ سمندر میں بل بندھ  
جانے کی خبر کانوں سے سن کر را ون ترشپ اٹھا۔ اور اپنے دسوں  
مکھوں سے بول اٹھا۔

بانہ ہیو کن ہار ہی نیر نہ ہی جلد ہی بندھو بارش  
سیتہ تو بندھ ہی کہتی اودھی پیو دھی بندہ ہی  
بن نہ ہی، نیر نہ ہی، جلد ہی، بندھو بارش، تو بندھ ہی۔  
کہتی، اودھی، پیو دھی بندش (یہ سب سمندر کے نام ہیں) کو  
کیا سچ پڑی بانہ لیا۔

رجن بکلتا بحبار پوری۔ ہنسسی گئیو گرہ کر کھے پوری  
مندو دری سنو پر کھو اکیو۔ کو تھیں پاتھو دھی بندھ یو  
پھر اپنی دیا گلتا پیر و چار کرنا ہوا بظاہر بندہ ہوا اور نیچے  
کو کھلا کر را ون محل میں گی۔ جب مندو دری نے سنا کہ پر کھو  
شہری رام چندر جی آگئے ہیں۔ اور انہوں نے ہنسسی کیس میں ہی  
سمندر پر بل بانہ لیا ہے۔

کر کہتی ہی بھون رنج آئی۔ بولی پریم مندو ہر باقی  
جہن نائے سروا پکل روپا۔ سنو بچن سپا پر ہر کوپا  
تب وہ ہاتھ چڑھ کر پتی کو اپنے محل میں لاکر پریم مندو ہر  
بچن بولی۔ جہن میں سر کھکا کر اس نے اپنا آئینل پھیلا دیا۔  
اور ہاتھ دہن پھیلا کر بیتی کرکھ لگی اور کہا۔ سچ پزان ناٹھا!  
کر وہ کو چھوڑ دیکھے۔ اور میرے بچنوں کو سنیے۔

ناٹھا میرو کیجے تا ہی سون۔ مہر ہی بل سیکھے جیت جا ہی سون  
مہر ہی رگھو پتی انتر کینسا۔ گھل کھلویت دن کر ہی جیسا  
ہے ناٹھا! شمنائی اس سے کرنی چاہئے جسے بدھی اور طا  
سے جیت سکیں۔ آپ میں اور شری رگھو ناٹھا جی میں اتنا ہی  
فرق ہے جتنا کچھ جگنو اور سورج میں۔

اتی بل رگھو کھنڈہ ہی ہنس مانے بہا پیر وتی صنت سنگھارے  
جہن ہی بل بانہ سہس نہج مارا۔ سوئے و ترلو پیرن ہی کھارا  
جہنوں نے وشنو روپ میں ہا ہا ہا ہا مٹھو اور کیٹھو دنتیوں  
کو مارا۔ بارہ اور نرسنگھ روپ میں وتی کے پتھوں ہر نیکش اور  
ہر نہر کشتپ کا سنگھار کیا۔ اور باس روپ میں اوار کے جہنوں نے  
راہر بل کو بانہ دھا۔ اور پرشورام کے روپ میں ہسہر یا جو کو مارا۔ وہ  
ہی کھگوان پر کھوئی کا کھار وور کرکے کے لئے شہری روم چندر جی  
کے روپ میں پرگٹ ہوئے ہیں۔

ناٹھ ہرودھ نہ نیچے ناٹھا۔ کال کرم جو جاکیں ناٹھا  
ہے ناٹھا! جن کے ہاتھ میں کال کرم اور جو ہیں۔ ان ایشور سے  
دروہہ تہ کیجے  
رام ہی سونپ جانکی نائے کسل پد ماٹھا  
سنت کہنشا ج شرب بن جائے بھجے رگھو ناٹھا  
شہری رام جی کے چرن کپلوں میں سر کھکا کر جانکی کو ان کے  
حوالے کر دیکھے اور پتھر گوراج دے کر خود جن میں جا کر شہری رگھو ناٹھا  
جی کا بچن کیجے۔

ناٹھا دین دیال رگھو رانی۔ باگھنو سنگھ گیش نہ کھائی  
چاہے کرکھ سو صپ کہہ بیتے۔ تہہ ستر ستر چرا جہر جیتے  
سے پزان ناٹھا! شرن میں گئے ہوئے کو تو باٹھا بھی نہیں  
کھاتا۔ پر کھ شہری رام چندر جی تو دین دیال ہیں۔ وہ ضرور آپ کو  
کشا کریں گے۔ جو کچھ آپ نے کرنا تھا۔ وہ صپ کچھ کر لیا۔ آپ نے  
سب دیو یا راکشس اور جڑھتین سبھی کو جیت لیا ہے۔

سنت کہیں اس نیتی دسان۔ جو تہیں جا پہنچ کر پکان  
تاس بھج کر کیجئے تہنہ بھرتا۔ جو کھڑا پاک سنگھڑتا  
ہے جس مکھ! ہاتھ لوگ ایسی نیتی کہتے ہیں کہ بڑھاپے میں  
راجہ کو راج چھوڑ کر میں چلا جانا چاہئے۔ بے پران ناٹھ۔ وہاں  
بن میں آپ بھگوان کا بھجن کیجئے۔ جو کہ سر شئی کو پیدا کرتے ہیں۔  
پالتے ہیں۔ بھج خدی ان کا سنگھار کرتے ہیں۔  
سوئی رگھو بیر نیت انوراگی۔ بھجھو ناٹھ ممتا سب تیاگی  
مٹی بر متین کر ہیں جیہی لاگی۔ بھوپ راج تچ ہو ہیں براگی  
بے ناٹھ۔ انہیں شرتا گتوں کے پریمی رگھو سیرجی کا بھجن آپ  
سب ممتا چور کر کیجئے جن کے لئے سریشٹھ مٹی چپ یوگ  
آؤک سادھن کرتے ہیں۔ اور راج کو چھوڑ کر ویراگی ہو جاتے ہیں۔  
سوئی کوسلا دھیس رگھو راجا۔ آئیو کرن تو ہی پر دایا  
جوں پیا مانہو مور بھاون۔ مٹھس ہوئے تہنہ پراتی پاوان  
وہی ادھ بیتی شری رگھو ناٹھ جی آپ پر دیا کہنے آئے ہیں  
بے پران ناٹھ! اگر آپ میری اس نیتی کو مان لیں گے۔ تو تینوں  
لوگوں میں آپ کا پریم پوتر اور سندرش پھیل جائے گا۔

اس کہہ نین نیر بھیر گہسہ پر کمپت گات  
ناٹھ بھجھو رگھو ناٹھ ہی اچل ہوئے ہی وات

ایسا کہہ کر مندو دی نے آنکھوں میں آنسو بھر کر تپ کے چرن  
پتھر کر کانپتے ہوئے شری سے کہا۔ ہے سواہی! اگر آپ شری رگھو ناٹھ  
جی کا بھجن کریں۔ تو میرا سہلک اٹل ہو جائے۔

تب راون نے سنا اٹھائی۔ کہے لاگ کھل پنج پر بھکتا نی  
منو تیں پر یا بر تھا بھجے مانا۔ جاگ جو دھا کو موہی سمانا  
تب راون نے مندو دی کو اٹھایا۔ اور وہ دشت بھیر اس  
سے اپنی بڑائی کہنے لگا۔ ہے پیاری! میں تو ویر بھکت ہی ڈرتی ہے۔  
سنسار میں میرے جان کوئی بھی یو دھا نہیں ہے۔

کہہو کون بھگے کرے بچارا۔ نہ کی بھالو اہار ہمارا  
کہئے بھلا ایسا کون سا پڑا ڈر ہے جس کے کارن کہ  
ہم وچار کریں منش۔ بند راور ریچھ تو ہمارا بھوجن ہیں۔  
سب کے بجن شرون سن کہہ پر سہست کر جو بوری  
نیتی برو دھنہ کرے پھجھو منتر نہہ مٹی اتی تھووری  
کانوں سے سب منتر یوں کے بجن سن کر راون کا پتر سہست  
ناٹھ جوڑ کر نولا۔ ہے پر بھو! نیتی کے بر خلاف کچھ بھی نہیں کرنا چاہئے  
یہ وزیر بہت ہی تھوڑی عقل کے ناک ہیں۔  
کہیں سچو ٹھٹھٹھ مسو ہاتی۔ ناٹھ نہ پیرا او یہی بھکتا نیتی  
بارہی ناٹھ ایک کپی آوا۔ تاس چرت سن نہہ سب گاؤ



پہن کر ہم بہت مسرت کے تھوڑے سٹھنہیں گے، اور اس قدر پرکھو تھوڑے  
 پر کم جیسے چھوٹے سفوفی ریتا دیئے کر ہو مینی پرستی  
 ہے پرکھو! سنبے میں جو کچن کر دے ہوئے ہوں لیکن استیں وہ  
 پر ہم ہر کاری ہوں۔ ایسے کچن کہنے والے اور سنبے والے منش سنا میں تھوڑے  
 ہوتے ہیں۔ اب مٹی یہ ہے کہ پہلے اپنے ایلچی کو بھیجے اور پھر سیتا شری  
 رام جی کے حوالے کر کے ان کے ساتھ میں ملا کر لیجئے۔

لنکاب کھر اوپر آگارا۔ اتی بکتر تہہ ہوئے اکھارا  
 بدیہہ ماخے تہیں مندر راون۔ لاکے کتر گن گن گاؤن  
 لنکا کی جوٹی ہر ایک بہت ہی نرالا محل تھا۔ بان پائے گانے

سو بھاگیا۔ وہاں اٹکھ اور تھو مان پر کھڑے کے چرن کھلوں کو  
بہت طرح سے بارہے ہیں۔ لکشمی جی کر میں ترکش کسے اور  
ہاتھ میں لکشمی ہاتھ لٹے بہادرانہ نشان سے پر کھڑی شری رام جی  
کے پیچھے بیٹھے ہیں۔

اسی ہی پر بھی گریا روپ گن دھام رام اسیں  
دھنیہ تے شریہیں نہیاں جے بہت حد لے لیں  
اس پر کار دیا، روپ اور گنوں کی کھان پر کھڑی شری رام  
جی براجمان ہیں۔ وہ پُرش دھنیہ ہیں۔ جو پر کھڑے اس روپ  
میں سدا نو لگاٹے رہتے ہیں۔

یورب دوسا بلوک پر کھڑو دیکھا اوت مینک !  
کہت سب ہی دیکھو سسسی ہی مرگ تپ سرائنگ  
یورب کی طرف پر کھڑی شری رام جی تے چاند چڑھا ہوا دیکھا۔  
تب وہ سب سے کہنے لگے۔ چندرا کو تو دیکھو۔ کیسے شیر کی طرح  
بے دھڑک ہے۔

یورب دسی گری کہا نو اسی پریم پر تاب تیج بل راسی  
مریت ناگ کم گنہ بداری۔ سسسی کیسری گنگن بن چاری  
یورب دشاروپی بہت کی گنہا میں رہتے والا یہ چندرا  
پریم پر تاب وان، تیج اور بل کی راشی ہے۔ اندھکار روپی  
مست ہاتھی کے مستک کو کلاٹ کر یہ چندرا روپی شیر کا ش  
روپی بن میں بے دھڑک گھوم رہا ہے۔

تھکے تھکے کٹاں تارا۔ لکشمی شندری کیر سنگارا  
کہہ پر کھڑو سسسی مہیہ مہیہ کتاٹی۔ کہہ ہو کاہ تیج تیج جھانی  
اسکاش میں جو تارا گن اور ادر دھڑکے ہوئے ہیں۔ یہ مانو  
مٹیوں کے سمان ہیں۔ جو ادری روپ سندرا ستری کا شنگار ہیں  
شری رام جی نے کہا۔ لکھاٹو! ایسی ایسی دھڑکی کے انوسار وچار کر  
کہو کہ جو یہ چندرا میں سی بھی نظر آ رہی ہے۔ وہ کیا ہے؟  
کہہ کر دیو سنہوڑا کھوڑا لی۔ سسسی مہیہ مہیہ کتاٹی کے جھانی

لکھاٹو لکھاٹو ارون اس محلی میں جا کر بیٹھ گیا۔ کتر ان کے  
محلی گن جانے لگے۔  
ہاتھ میں نالہ کھٹا تیج مینک۔ نہ تہیہ کر ہیں اچھیرا پر مینا  
تال مرنگ اور مینک ج رہے ہیں۔ ناتج گھر میں چتر لکھیاں

آج نہی ہیں۔  
سے سسسی بہت سوسنت کرے بلاس  
پریم پر بل روپ سسسی پر تری سوچ نہ تراں  
وہاں ہر سدا ہی سینکڑوں اندریوں کے سمان کھوک  
ولاس کرنا رہتا ہے۔ اگرچہ اس کے سر پر خالوان دشمن کھڑا  
ہے۔ تو بھی نہ تو اس کو کچھ چھتا ہے اور نہ ہی کچھ ڈرتے۔  
اباں سسسیل سسسیل لکھویرا۔ اترے سین مہت اتی بھیرا  
سکھراپ اٹنگ اتی دیکھی۔ یہ لم اسیہ سم سبھجہر لکشمی  
اور سسسیل بہت پر شری رگھو ناتھ جی بڑی بھاری سینا  
کے ساتھ اترے، بہت کی ایک بہت ان کی دمنوہ ہموار اور  
صاف چوٹی دیکھ کر۔

تہنہ ترو کسلے۔ سمن سہائے۔ لکشمی تیج ہاتھ ڈسائے  
تا پر دچر مدول مرگ چھالا۔ تیجیں ان اسیں کر پالا  
وہاں لکشمی جی نے برکتوں کے نرم نرم پتے اور سندھ  
پھول اپنے ہاتھوں سے سنوار کر رکھا ہے۔ ان پر سندھ اور نرم  
نرم مرگ چھالا پچادی۔ اس آسن پر پر کھڑی شری رام چندر جی  
بیٹھے تھے۔  
پر کھڑو تپس سسسیں اچھندکا۔ بام دین دسی جاپید نشنگا  
درو کر گمل سدا ہادت بانا کہہ لکشمی منتر ناگ کانا  
شگرو کی گود میں پر کھڑا اپنا سر رکھے ہوئے ہیں۔ بائیں طرف  
دھنش اور دائیں طرف ترکش رکھے ہوئے ہیں۔ اپنے ہاتھ کھلوں  
سے وہ اپنے ہاتھوں کو سدا رہتے ہیں۔ وہ دھنش ان کے کانوں سے  
گگ کر بہتہ آہستہ کوئی مشورہ کر رہے ہیں۔

پر کھڑی اٹکھ مینو مانا۔ چرن کی چاہت بدھی نانا  
پر کھڑو پانچیس لکشمی سسسی۔ لکشمی شنگ کر بان سسراں



بشن بخت کر نگر پساری۔ جارت برہ و نت ترناری  
پر بھو شری رام جی نے کہا۔ زہر چندرما کا بہت پیارا  
بھائی ہے۔ اس لئے چندرما نے زہر کو اپنی بھائی میں جگہ  
دے رکھی ہے۔ وہ زہر سے بھی ہوئی اپنی کڑوں کے سموہ کو  
پھیلا کر دیوگ سے مٹا دے ہوئے استری اور پریش کو جلاتا  
رہتا ہے۔

کہہ ہنو منت سنہو پر بھو شری تمہارا پریدہ اس  
تو مورت با بھو اربست سوئے سیامتا ابھاس  
ہنو مان جی نے کہا۔ ہے پر بھو! چت رما آپ کا پیارا  
بیٹو ہے۔ آپ کی سندرسا نوئی مورتی چندرما کے ہرے  
میں لپی ہے۔ وہی سانے رنگ کی جھلک چندرما  
میں نظر آ رہی ہے۔

ہر پورا ہو سسی ہی کہہ کوئی۔ اڑ غنہ پری سیامتا سوئی  
شکر کو نے کہا ہے۔ رگھوناتھ جی۔ سنئے چندرما میں پر بھو کی سایہ  
دکھائی دے رہا ہے۔ کسی نے کہا۔ چندرما کو راہو نے مارا تھا۔ وہی  
جوٹ کا کالا داغ اس کی چھاتی پر پڑا ہوا ہے۔

کوڑا کہہ جب بدھی رتی لکھ کینہا۔ سار بھاگ سسی کر ہر لینہا  
چھدر سو پر گٹا زور اراہاں۔ تہی گٹ بھئے نہ پر بھیاہیں  
کوئی کہتا ہے۔ کہ جب کام دیو کی استری کے ہرے کو برہما  
جی نے بنایا۔ تب انہوں نے چندرما کے آتم حصے کو نکال لیا۔  
جس سے رتی کا ٹکڑا تو سندربن گیا۔ لیکن چندرما کی بھاتی میں  
سوراج ہو گیا۔ وہ سوراج چندرما کی بھاتی میں اب تک ہے۔  
اور اس کے نیچے میں سے آکاش کی کالی بھایا نظر آ رہی ہے۔  
پر بھو کہہ گرل بن بھو سسی کیرا۔ اتی پریدہ بچ اڑ دینہر سیرا

## نواہن پارائن سالوں شرام

کہت بھیشن سسہو کر پالا۔ ہوئے نہ تڑت نہ بارد مالا  
لنکا سکھر اُپر آگارا۔ تہہ نہ سکندھر دیکھ اکھارا  
بھیشن بولے۔ ہے کر پالو پر بھو! سنئے یہ نہ تو بھلی ہے  
اور نہ بادلوں کی گھٹا ہے۔ لنکا کی چوٹی پر ایک محل ہے۔ وہاں دس  
گمہ راون اکھاڑا دیکھ رہا ہے۔

چھتر مینگہ ڈمیر سہر دہاری۔ سوئی جنو جھلکھاتی کاری  
مندووری شرون تاتکا۔ سوئی پر بھو جنو دامنی و منکا  
ہے پر بھو! راون نے سر پر جھیلہ چتر دہان کر رکھا ہے۔ یہی  
مانو بادلوں کی تھاکا لی گھٹا ہے۔ مندووری کے کرن بھول کانوں میں  
بل رہے ہیں۔ مانو وہی بجلی چمک رہی ہے۔

یون تہہ کے بچن سن بھنسے رام سجان  
دچہن دس اولوگ پر بھو بولے کر پاندھان  
پن گمار ہنو مان جی کے بچن سن سر گہ شری رام جی جسے بھیر  
بچن کی طرف دیکھ کر کر پاندھان شری رام جی بولے۔  
دیکھ بھیشن دچہن سنا۔ بچن گھمنڈا منی بلا سنا  
مدرہ مدھر گرجے گھنڈھورا۔ ہوئے بڑی جن اپل کھٹورا  
ہے بھیشن! دیکھو دھن کی طرف گھنے اوں کیسے لکھے  
ہوئے ہیں۔ اور بجلی چمک رہی ہے۔ بادلوں کی گھنڈھور گھٹا میں سیٹھ  
سیٹھ شرسے گرج رہی ہیں۔ کہیں کھٹور اولوں کی برشا نہ ہو۔

سین کرٹھو پنج گره جانی۔ گونے بھون سکل سرنامی  
مند و دری سوچ ارب سیو۔ جب تے ترون پر مہی کھسیو  
سب اپنے اپنے گھروں میں جا کر آرام کرو۔ یہ سن کر سب نے  
سر جھکا کر اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ جب سے کانوں کے  
کرن پھول کٹ کر زمین پر گر پڑے۔ تھے تب سے مند و دری کے  
من میں بہت چنٹا ہو گئی۔

سجل نین کہہ جاگ کر خوری۔ سنہو پران پتی بہنٹی موری  
کنت لام برودھ پر مہر ہو۔ جان منج جن سٹھ من دہر ہو  
آنکھوں میں آنسو بھر کر اور دونوں ہاتھ جوڑ کر راون سے  
کہنے لگی۔ ہے پران ناٹھ امیری پرا تھنا سنٹھ۔ ہے پتی دیو !  
شری رام جی سے دیر بھاؤ کرنا چوڑ دیکھے۔ انہیں سادھان  
منش سمجھ کر من میں فضول بٹھ نہ کیجے۔

لسو روپ رگھو بس منی کرٹھو کین بسواس  
لوک کلپنا بید کرانگ انانگ پرتی جاس  
مہرے ان بچوں پر یقین کیجئے۔ کہ رگھو کل کے سرتاج شری  
رام جی دشو روپ بھگوان ہیں۔ وہ پران کے سمبندھ میں یہ  
کلپنا کرتے ہیں۔ کہ سب لوگ ان کا ایک ایک انگ ہے۔  
پدیا تال سیس اچ دھاما۔ اپر لوک انانگ انانگ بشرا ما  
بھری بلاس بھینکر کالا۔ نین دوا کر کچ گھن مالا  
باتال اس دلاٹ بھگوان کے چرن میں برہم لوک سر  
ہے۔ اور پنج کے لوگ ان کے درمیان کے نصب انانگ ہیں  
مہا بھینکر کال ان کی جنبش ابرو ہے۔ سورج انکی آنکھ ہے  
بادلوں کا سمو ان کے بال ہیں۔

جاس گھران اسونی کمارا۔ لشی ارو دوس نمیش اپارا  
شرون سادس سید بکھانی۔ مارت سواسن گم پنج بائی  
اشونی کمار ان کی ناک ہے۔ رات اور دن مانو انکی نیکوں کا

با جہیں تال ہر دنگ الوپا۔ سنوئی رو مدھر سنہو سر بھو پا  
پر بھو مسکان سمجھ بھیمانا۔ چاپ چڑھکے بان سدھانا  
ہے دیوتاؤں کے سوامی ! اس اکھارے میں جولا تانی  
کال اور ہر دنگ بج رہے ہیں۔ وہی مانو بادلوں کی میٹھی میٹھی گرج  
ہے۔ راون کا ابھیمان سن کر پر بھو مسکرانے انہوں نے دھنش  
سنہال کر اس پران چڑایا۔

چھتر مکٹ تانک تب ہتے ایکہیں بان  
سب کے دھیت جہی پرے مرم نہ کوو جان  
بھگوان نے ایک ہی بان سے راون کے چھتر مکٹ اور  
مند و دری کے کرن پھول کاٹ ڈالے۔ سب کے دیکھتے دیکھتے  
وہ زمین پر آ پڑے۔ لیکن اس کا بھید کسی نے بھی نہیں جانا۔

اس کو تانگ کر رام سر پر بیٹو آئے نشناک  
راون سمجھا سسناک سب کچھ ہمارا سن بھناک

ایسا تماشا کر کے شری رام جی کا بان پلٹ کر ترکش میں  
آگن گھٹا۔ راون کی ساری بھارنگ میں بھناک دیکھ کر سہم گئی۔  
کمپ نہ بھونی نہ مرت بسیشا۔ اتر سنتر کچھ نین نہ دیکھا  
سوچیں سب پنج ہرے جہاری۔ اسگن بھینو بھینکر بھاری  
نور زمین کا پی اور نہ آنکھی ہی جلی آنکھوں سے نہ کسی اتر  
چھتر کو ہی دیکھا۔ پھر چھتر مکٹ اور کرن پھول کیسے کٹ کر گر پڑے۔  
سب اپنے اپنے ہر دوں میں سوچ رہے ہیں۔ کہ بڑا بھینکر اشگن

ہو گیا ہے جس کو دیکھ سبھا لیے پائی۔ ہنس بچن کہہ جکتی بنائی  
سہو گئے سنٹھ سٹھ جانی۔ ٹاٹ پرے کس اسگن تادی  
سبھا کو سہی ہوئی دیکھ کر دس مکھ راون ہنسا اور بکتی روج  
کر یہ بچن کہنے لگا۔ کہ جس کے لئے سدا ہر دں کا کٹ کر گنا بھی  
شجھ ہو تار یا ہے۔ بھلا اس کے لئے ٹاٹ کا گنا کیسے اشگن  
ہو جاتا ہے۔



بارے میں سب سچ ہی کہتے ہیں کہ آٹھ دوش ان کے ہر دے میں  
سدا رہتے ہیں۔

ساہس اترت چلیا مایا۔ بھے امبیک اسوچ ادا یا  
رلو کر روپ کل تیں گگا وا۔ اتی لہساں بھے موہی منسا وا  
بھٹھ، جھوٹ، چنچلنا، کپٹ، ڈر، اگیان ناپاک پن۔  
نردیتا (بے رحمی) یہ آٹھ دوش ہیں جو استری کے سمھا و میں  
سدا بنے رہتے ہیں۔ تو نے دشمنوں کا دوشو روپ گایا ہے۔  
اور مجھ کو سنا کر بڑا بھاری ڈر دکھایا ہے۔

سوسب پر یا سرچ بس موہیں۔ سچہ پرا پر ساد اب تو رہیں  
جانیوں پر یا توری چترائی۔ ایہی بھئی کہو موری پر بھٹائی  
ہے پیاری۔ یہ سب چراچر و شتو تو سمھا و سے ہی میرے  
دش میں ہے تیری کرپا سے مجھے اب جان پڑا ہے۔ ہے پر یہ!  
میں تیری چترائی کو جانتا ہوں۔ تو نے اس پر کار میری ہما کا دشمن کیا

تو بیت ہی گورھ مرگ لو چنی۔ سمجھت کھد منت بھے موہنی  
مند وری من مٹھ اس ٹھیلو۔ پیاسی کال بس متی بھرم بھیلو  
ہے مرگ نبی! تو نے بہت ہی گورھ بات کہی ہے۔ جو چار  
نے پر کھد دینے والی اور ٹھیلے پر نڈر بنا دینے والی ہے مند وری  
نے من میں لقین کر لیا کہ کال کے دش میں ہو کر پتی دیو کی عقل ماری  
گئی ہے۔

ایہی بھئی کرت بنو دہ پرات پر گٹ دس کندھ  
سہج اشک لٹا پتی سمھا اگیو مند اندھ  
اس پر کار کر پڑا کرنے کرتے راون کو سویرا ہو گیا۔ تب سمھا و  
سے ہی نڈر اور ہنکاری راون سمھائیں گیا۔

بھولے پھرے نہ میت جدی سدا برہیں جلد  
مور کھ ہرے نہ چیت جوں گور ملہیں برہی سم  
(سوٹھا)

جیسے بادلوں کے امرت روپی جل برساتے سے بھی میت کا پیٹر  
پھلتا پھولتا نہیں۔ ویسے ہی برہما جیسے ہاگیا کی گرو کے گسیان

کھولنا اور موندنا ہے۔ جس اطراف ان کے کان ہیں۔ وہر انکی  
بانی ہے۔ وایو سانس کا آنا جانا ہے۔ ایسا وید کہتے ہیں۔

ادھر لوکھ جم دین کرالا۔ مایا ہاس باہو وگیا لا  
اسن ایل امبو پتی جیہا۔ ایتیتی پالن پر لے سمیہا  
لاچ ان کا ہونٹ ہے۔ یکم راج ان کے بھیا ناک دت  
ہیں۔ مایا ان کی ہنسی ہے۔ دگیال بازو ہیں۔ اگنی ان کا لکھ ہے۔  
ورن جیہ ہے۔ پیدایش و پرورش اور فنا یہ ان کی کرپڑ ہے۔

روم راجی اسٹا دس بھارا۔ استھی سیل سترانس جارا  
اورا وڈھی ادھگو جاتنا۔ جگ مٹے پر بھو کا بھرہ کلہنا  
اٹھارہ قسم کے بے شمار نباتات ان کے روم ہیں۔ پریت  
انکی بڑیاں ہیں۔ ندیاں انکی انتریاں ہیں۔ سمت در پیٹ ہے  
نرک جنگی نیچے کی اندریاں ہیں۔ یہ ریشوا نر بھگوان کی اننت  
کلپنا ہے۔

اہنکار سویدھی آج من سسی چیت مہان  
منج باس سچر اچر روپ رام بھگوان  
شوجی جن کا اہنکا ہے۔ برہما بھئی ہے چندر مان ہے  
وشنو چیت ہے۔ انہیں جڑ چیتیں روپ بھگوان شری رام جی  
نے منش روپ میں نواس کیا ہے۔

اس پراسٹویران تپی پر بھوسن بیرو بہا ہے  
پریتی کرہور گھو بیرو پر دم ای و ات نہ جائے  
ہے پران ناٹھ! سنئے۔ ایسا و چار کر پر بھو شری رام جی سے  
ویر کرنا چھوڑ دیجئے۔ اور ان کے چرنوں میں پریم کیجئے تاکہ میرا  
سہاگ بنا رہے۔

بہنسا ناری پن سن کا نا۔ اہو موہ مہا بلوانا  
ناری سمھا و تیتہ سب کہیں۔ اوگن لکھ سدا ارا کہیں  
اپنی پیاری شتی کے پنجن کانوں سے سن کر راون ہنس کر  
کہنے لگا۔ اہو! اموہ کی ہما بڑی بلوان ہے۔ استری کے سمھا و کے

اُپدیش کرتے پر بھی مورکھ کے ہر دے میں گمان نہیں ہوتا۔

اہاں پر ات جاگے رگھو رانی۔ پوچھا مت مست جو بولا  
کہہو نیگ کا کرے اُپائی۔ جامونت کہہ پد سہرو نانی

اد پر سبیل پریت پر صبح ہونے پر شری رگھو ناٹھ جی جاگے اور  
سب منتر یوں کو بلا کر صلاح مشورہ پوچھنے لگے کہ جلدی کیا  
اُپائے کیا جائے؟ جامونت نے شری رام جی کے چروں میں  
سر جھکا کر کہا۔

سنو سہر بگینہ سہل اربا سہی۔ بار بھی بل تیج دھرم گن راسی  
منتر کہہ یوں پنج منی انوسارا۔ دوت پٹھائیے بانی کمارا

جے سہر وگہ سہرو انتربا می پر بھو۔ ہے بار بھی بل تیج دھرم اور  
گنیوں کی راشی بسٹے ہیں اپنی بدھی کے مطابق صلاح دیتا جو۔  
میری بار بھی یہ کہتی ہے کہ بانی کمار انگد کو اپنی طرف سے دوت  
بنا کر راون کے دربار میں بھیجا جائے۔

نیگ منتر سب کے من مانا۔ انگد سن کہہ کر پاندھنا  
بانی تینہ مہی بل گن دھاما۔ لنگا جا ہو بات محم کا نا

جامونت کی نیگ صلاح سب کے من کو اچھی لگی۔  
تب کر پاندھان انگد سے کہنے لگے۔ ہے بل بدھی اور گنوں  
کے جھنڈا رانی کمار! ہے بات! تم میرے کام کے لئے لنگا

چناؤ۔ جہت پٹھائیے تمہارے ہی کامیوں پر دم خیر میں جانت ایہوں  
کا ج ہمارا تائیں بہت ہوئی۔ زو پوسن کر یہو پت کہی سوئی

جہت سمجھا بجا کر تمہیں کیا کہوں؟ یہ جانتا ہوں کہ تم بے حد  
چتر ہو۔ تم جا کر راون سے وہی بات کرنا جس میں کہ اس کی بھلائی  
ہو اور ہمراہ کا یہ سہر دھ ہو۔

پر بھو اگیا دھرم چرن بند ہی انگد اٹھیا۔

سوئی گن ساگر ایں رام کر یا جت ایر کر ہو

پر بھو کی اگیا کو سہر دھ کر اور اُن کی چرن بند کر کے

انگد اٹھا۔ اور کہنے لگا۔ ہے شری رام جی! آپ کی جس پر کر پاپ ہو  
وہی گنوں کا سمندر ہو جاتا ہے۔

سو گم سہر دھ سب کا ج ناٹھ ہوئی آدھ دیو

اس بجا رجب راج تن پکست ہر شرت دیو

ہے ناٹھ! آپ کا کام تو اپنے آپ ہی سہر دھ ہے۔ مجھے تو  
آپ آدھ دے رہے ہیں ایسا دھیار کر پوراج انگد سن میں پرین  
ہو گیا۔ اور اُس کا شریارے آند کے پکست ہو گیا۔

بندی چرن اُردھر پر بھتائی۔ انگد اٹھیا سب ہی سہرو نانی  
پر بھو پر تاپ اُردھر اسکا۔ دن بانکر ابالی سٹت بانیکا

چروں کی بندنا کر کے اور پر بھو کی جہا کو ہر دے میں دھارن  
کر کے باقی سب کو سہرو نو کر انگد لنگا کو چلے پر بھو کے پرتاپ کو  
ہر دے میں دھارن کئے ہوئے دن دھیر بانی کمار بانیے ویر کی طرح  
سے نڈرتیں۔

پر پٹھت راون کر بیٹا۔ کھیلٹ پاسو ہو گے بھیشٹا  
بات ہیں بات کرش پڑھ آئی۔ جگ امل بل پینی تر نانی

جب انگد جی لنگا میں داخل ہوئے تو انہیں راون کا کوئی  
ایک پتر کھیلٹا ہوا اتفاقاً مل گیا۔ باتوں باتوں میں دونوں  
جھگڑا ہو گیا۔ دونوں ہی لاثانی بلوان تھے۔ اور ساتھ ہی دو نو  
ہم عمر جوان تھے۔

تہیں انگد کہتے لات اٹھائی۔ کہہ پد پٹکیو بھوئی بھوئی  
نچر کر دیکھ بھٹ بھاری۔ جہت تہت چلے۔ سکھیں پکاری

اُس نے انگد کے مارنے کو لات اٹھائی انگد نے اس کا دھیر پیر پڑ  
کر زمین پر اس کو پٹک کر مار گرایا۔ راکشسوں کے گروہ بھاری  
یو دھا کو بھیکھ ادھر ادھر بھاگ گئے۔ دے کے مارے کسی نے شور  
بھی نہ مچایا۔

ایک ایک سن مرم نہ کہیں۔ سچہ تاسو مدھ پٹپ کر رہیں  
بھیکھو کلاہن نگر محساری۔ اوڑکی لنگا بھیں بھاری





انگد تھیں بالی کر بالک۔ اچھو ہنس اٹھ لگا لک  
گر کھنہ گھو ویرتھ تھہ جاسٹھو۔ راج لکھ تاپس دوت کہاٹھو  
ارے انگد کیا تو ہی بالی کا پتر ہے؟ ارے کل کا ناش  
کرنے والے۔ تو تو اپنے کل روپی بانس کو بھسم کرنے کے لئے  
اگنی روپ پیدا ہوا۔ تم اپنی ماکہ گرکھ میں ہی کیوں نہ نشٹ ہو گئے؟  
تو تو ویرتھ ہی جتنا جو اپنے مہ سے تپستولیوں کا دوت کہلانے  
میں فخر محسوس کرتا ہے۔

اب کہہ کسل بالی کہتہ اٹھی۔ ہنسنی بھن تب انگد کہہٹی  
دن دس گئیں بالی یہیں جانی۔ پوچھو کسل کسل سکھا اڑ لائی  
اب بالی کی کسل تو بتا؟ وہ آج کل کہاں ہے یہ بھن بن کر  
انگد نے ہنس کر جواب دیا چند روز بعد تم بھی بالی کے پاس  
جا کر رہیں گلے لگا کر انکی کسل پوچھ لینا۔

رام برو دھ کسل جس ہوئی۔ سو سب تو ہی ساٹھی سوئی  
سنو سنو بھیدے من تاکیں۔ شری لکھو میر سرے نہیں جاکیں  
شری رام جی سے ویر کرنے پر جیسی کسل ہوتی ہے وہ سب  
حال بالی نہیں خود سنا دے گا۔ ارے مورکھ! سنی دشمن کے  
دلوں میں بچوٹ ڈالو اور راج کرو کی بھید بنتی اس شخص پر اپنا  
پرکھاؤ ڈالتی ہے۔ جس کے ہرے میں شری لکھو ویر جی نہ ہوں۔

ہم کل لگا لک ستیتھ تھہ کل پا لک ہن سہیں

اندھیٹو بد بھرنہ اس کہہ میں نین کان تو نہیں

سج ہے۔ میں تو کل کا ناش کرنے والا ہوں اور ہے رادھ!  
تم کل کے رکھشک ہو یہ بات تو اندھے اور میرے بھی نہیں کہتے۔  
تھہاٹھ تو ہنس انکھیں اور میں کان ہیں۔

سو برچی سرنی سمداٹی۔ چاہت جاس جرن سیدو کاٹی  
ناش دوت ہوئے ہم کل بورا۔ ایسہ ہوں متی اربہرہ تو برا  
شوبھی، برہما جی لد منیوں کی منڈلیاں جن کے چوڑی کی سیو

اب کھہ کہا سنہو تھہ مور۔ سب پر ادھ جھہ ہی پر ہو مور  
راج کے بھیاں سے یا گیاں دوش ہو کر تم جگت ۱۲۰  
یستاجی کو ہر لائے ہو۔ اب تم میری نیک صلاح سنو! اس کے  
مطابق چلنے سے پرکھو شری رام جی تمہارے سب تصوروں کو  
مخاف کوڑیں گے۔

دن گھو ترن کٹھ کھاری۔ یہ بھن بہرہ سنگد راج ناری  
سادر جنک ستا کر آگیں۔ ابھی بھی چلیو سکل بھے تیاگیں  
واتوں میں تنکا کڑ کر گئے میں کھاری ڈال کر اور اپنے سار  
پر پر اور رانیوں کو ساتھ لے کر آدے کے ساتھ مانگی جی تو نہ گئے  
کر کے سب بھے چھوڑ کر شری رام جی کے پاس چنہو۔

پر بقیال رگھو ہنس متی ترا ہی تری لب موہی  
اوت گراست پرکھو اچھے کرے تو تو ہی

اُن کے پاس جا کر دین دکھوں کی طرح بنتی کرو۔ کہ ہے  
شرانگوں کے بالک رگھو ہنس کے سراج میری رکھشا کیجئے۔ درد  
بھری نیا دس کر پکھو شری رام جی تمہیں تر بھے کر دیں گے۔

رے کپی پوت بول سمجھاری۔ موکھ نہ جانی ہی موہی سراری  
کہہ بچ نام جنک کر کھانی۔ کبھی تاتیں مانیئے مرنائی  
رادھ نے کہا ارے بندر کے بچے! منہ سنبھال کر بول۔

ارے مورکھ! کیا تو مجھ دیوتاؤں کے شتر کو نہیں جانتا۔ ارے  
بھائی اپنا اور اپنے باپ کا نام تو بتا۔ تو کس سمندھ سے میرے  
ساتھ دوستی جلاتا ہے۔

انگد نام بالی کر میٹا۔ تاسوں کہہ پھوٹھی ہی بھجیٹا  
انگد بھن سنت سکچا نا۔ رہا بالی باتر میں جانا

انگد نے کہا۔ میرا نام انگد ہے۔ اد میں بالی کا پتر ہوں۔  
اُس سے کبھی آپ کی ملاقات ہوئی تھی؟ انگد کے بھن بن کر رادھ  
کے شرا گیا۔ اد لالباں مجھے یاد ہے بالی نام کا ایک بندر تھا۔



جنی جلیسی جڑ جنتو کی سٹھ بلوک مم باہو  
لوکیال بل پیل سسی گرسن ہیتو سب راہو  
راون نے کہا۔ اسے جڑ جنتو بند ایک ایک  
ذکر۔ اسے مورکھ! میری ان بھجاول کو دیکھ۔ یہ  
سب لوکیالوں کے ہا بل روپی چندرا کو گر سننے  
کے لئے راہو ہی ہیں۔

جی نہ سسر مم کر نچر کملنہہ پر کر باس  
سو بھت بھیتو مرال او سمبھو بہت کیلا س  
کیا تو نے سنا نہیں کہ آکاش ٹوپی تالا باس میری  
ان بھجاول روپی کلوں پر رہ کر شیوجی سہت کیملاش تھیں  
کی طرح ٹھو بھٹ کو پراپت ہوا تھا۔

تمہرے کشاکش ماچھ سنو انگلر موس بھری کون یو دھا پند  
تو پر بھوناری برہ بل ہینا۔ انج تاس دکھ دکھی طیننا  
اسے انگلر! سن۔ بتا تیری فوج میں ایسا کون سا  
یو دھا ہے۔ جو میرے ساتھ ٹکڑے سکے کا تیرا سوامی  
تو ناپی کے دیگن میں اپنا بل کھو چکا ہے۔ اور انجس کا  
چھوٹا بھائی اس کے دکھ کو دیکھ کر دکھی اور اس ہے۔

تمہرے سگریو گول درم دوو۔ انج ہمار بھیر واتی سوو  
جاہونت منتری اتی بوڑھا۔ سوک بٹاب سمر آروڑھا  
تم اور سگریو تو دونوں ندی کے کنارے کے رخت جو  
میرا چھوٹا بھائی بھینغن جو ہے وہ تو بھٹاؤ سے ہی  
ڈر لوک ہے منتری جاہونت بہت بوڑھا ہو گیا ہے۔ وہ اب

کرنا چاہتی ہیں۔ اُن کی دوت ہو کر میں نے اپنی کل کو دینا!  
اسے ایسی بدھی ہونے پر تیرا ہر وہ بھٹ کیوں نہیں جاتا۔  
سن کھوور بانی پکی کیری۔ کہت دسانن نین تیری  
کھل تو کھنن کچن سب کہیوں۔ نیتی دہرم میں جاہنت اہلیوں  
انگد کے کھوور بچوں کو سن کر راون انکھیں تر بھی  
کر کے کہنے لگا۔ اسے دشت! میں تیرے سب کھوور  
بچن اس لئے سہہ رہا ہوں کہ میں نیتی اور دہرم کو جانتا ہوں۔  
(دوت کو مارنا راج نیتی میں دوش مانا گیا ہے۔ اس لئے  
راون کہہ رہا ہے کہ نیتی کا لحاظ کرتے ہوئے میں تمہاری  
سخت کلامی کو سن کر برداشت کر رہا ہوں۔ اور تمہیں کچھ  
ڈنڈ نہیں دیتا۔

کہہ پکی دھرم سیتا توری۔ ہم ہوں سنی کرت پر تیرا چوری  
دیکھی نین دوت رکھواری۔ یوڑنہ مر سو دہرم برت دھاری  
انگد نے کہا۔ میں بھی تمہاری دہرم شیلنا سن رکھی  
ہے۔ تم نے پرائی استری کی چوری کی ہے۔ بس یہی تمہاری  
دہرم شیلنا ہے۔ اور دوت کی رکھشا کی بات تو میں نے  
اپنی ہاتھوں سے دیکھ لی ہے۔ تم ایسے دہرم برت دھاری  
ڈوب کر مر کیوں نہیں جاتے!

کان ناک بنو بھگنی نہاری۔ چھا کینہہ تہہ دہرم بچاری  
دہرم سیتا تو جگ جانی۔ پاوا دس ہم ہوں بڑ بھالی  
اپنی ہیں کے ناک اہ کلان کئے ہوئے دیکھ کر بھی  
تمہ نے دہرم کا وچار کر کے ہی تو سلفا کر دیا تھا۔ تمہاری  
دہرم شیلنا تو سنسار بھر میں مشہور ہے۔ ہم بھی خوش  
قبہت ہیں جو ایسے دہرم اتما کے درشن پا گئے۔

(नोट) ये मन्त्र्योनः मन्त्र्योः ६५४/६५५

### ● भगवान् शिव से प्रार्थना ●

नमामीश मीरान निर्वाण रूपं ।

विमु व्यपकं ब्रह्म वेद स्वरूपं ॥

निजं निर्गुणं निर्विकल्पं निरीहं ।

चिदाकाश माकाश वासं अजे ॥ (१)

निराकारमोकार मूलं तुरीयं ।

गिराध्वान गोतीत मीशं निरीश ॥

करालं महाकाल कालं कृपालं ।

गुणानार संसार पाहं नतो ॥ (२)

तुषाराद्रि संकाश गौरं गंभीरं ।

मनोभूत कोटि प्रभाश्री शरीरं ॥

स्फुरन्मौलि कल्लो लिनी चारुगंगा ।

संसद्वाह बालेन्दु कंठे भुजंगा ॥ (३)

चक्षुःकुण्डलं भ्रू सुनेत्रं विशालं ।

प्रसन्नाननं नील कंठं दयालं ॥

मृगाधीश चंद्राम्बरं मुण्डमालं ।

प्रियं शंकरं सर्वनाथं भजामि ॥ (४)

प्रचंडं प्रकृष्टं प्रगल्भं परेशं ।

अर्धहं अर्धं भातु कोटि प्रकाशं ॥

प्रयः शूल निर्मूलनं शूलपाणिम ।

मजे ऽह भवानी पति भावनाम्यं ॥ (५)

कलातीत कल्याण कल्याणकारी ।

सदा सज्जनानन्द वंशा पुरारी ॥

चिदातन्त्र सन्दोह मोहापहारी ।

प्रसीद प्रसीदं प्रमो मनमथारी ॥ (६)

न यावद् उमानाथ पादारं विन्दं ।

भजतीह लोके परे वा नाराणं ॥

न तापसुखं शान्तिं सन्ताप नाशं ।

प्रसीद प्रभोसर्व भूताधि वासं ॥ (७)

न जानामि योगं जपं नैव पूजां ।

नतो ऽहं सदा सर्वदा शम्भु पुण्यं

जरा जन्म दुःखौघ तापस्य मानं ।

प्रभो पाहि आपन्ननामीश शंभो ॥ (८)



طانی میں ڈٹ کر کھڑا نہیں ہو سکتا۔

سہلپ کرم جا نہیں لی سیلا - بچے کی ایک مہا بل سیلا  
آوا پر تھم تھر جھپیں جارا - سنت بچن کہہ نالی گسارا  
نل اور نل جو دو نو مہائی میں - وہ تو صنعت کار ہیں - جھلاوہ  
رنا کیا جانیں؟ ہاں جو باز یہاں پہنچے اگر نکلا جلا گیا ہے - وہ ضرور  
مہا بلوان ہے - یہ بچن سنکر بالی کا رانگر بولے -

سنتیہ بچن کہو نہ سچر ناہا - سا بچہ بیوں کیس کیس نہ پڑاوا  
راون ٹکر الپ کپی دھپی - سن اس بچن سنتیہ کو کیس  
ہے راکش راج اس بچے بات کہو - کیا اس بازنے سچ بچ  
ہی نکلا کو جلا دیا؟ راون جیسے مہا بل کی لٹکا کو ایک بچہ بندر سے

جلا دیا - اس بات کو کوئی بچے مانے گا -  
جوانی بھٹ سر اسٹو رافٹ - سو سکر دیو کیر لکھو دھادن -  
چلے بہت سو بیر نہ ہوئی - پیٹھو انخر لین ہم سہوئی  
ہے راون اجس بند کو تم بہت بل شالی یو دھا مان راٹس  
کی استی کر رہے ہو - وہ تو سکر لہو کا ایک جھوٹا سا دور کر جیتے والا  
ہر کار ہے وہ جیتا تو خوب ہے لیکن وہ یو دھا نہیں ہے اس کو تو ہم  
نے صرف ستیا جی کی خبر لانے کے لئے بھیجا تھا -

سنتیہ بچہ کی جادوئی تیر پر چھو آلیس پانے  
پھر نہ کیو سکر پو پھیں ہمیں بچے رہا ہنگامے  
کیا سچ جج ہی بری ہوئی کی کیا پاسے بغیر اس بات سے لٹکا کو  
جلا دلا؟ شاہویری کا دن ہے کہ وہ واپس لوٹ کر سکر پو کے پاس  
نہیں گیا اور دے مارے ہیں چھپ گیا -

سنتیہ کہی و سنگھ سب مہوئی نہ سن کچھ کوہ  
کو تو تم ہماری لٹک اس تو سن لوٹ جو سوہ  
ہے راون! تم نے سب کچھ سچ ہی کہا ہے - تمہارے بچن  
نکلا کر مجھے کچھ بھی غصہ نہیں ہے - دراصل ہماری فوج میں کوئی بھی ایسا  
یو دھا نہیں ہے - جو تمہارے ساتھ طانی کر کے شو بھایا ہے -

پریتی بڑو دھ سمان سن کر بیٹے قیمتی اس آہی  
جون مرگ تہی بدھ میڈ کہن محل کہے کو تو تاہی  
پریتی اور دیر تیار راون سے ہی کرنا چاہئے تہی ایسی ہی ہے

شیر اگر عینک کو مارے تو کیا اسے کوئی بھلا کہیگا -  
جدی لکھنا رام کہنہ تو ہی بدھیں بڑو دھش  
تہی کھٹن و سنگھ سٹو جھنر جاتی کر دوش  
الرج تمہارے مارنے میں شری رام جی کی کسر شان ہے - اور  
بڑا دوش ہے - تو بھی ہے راون! سٹو کھٹری جاتی کا کرودھ بڑا  
کھٹن تمہارا ہے -

بکراتی دھن بچن سر سردے و مہو رلو کیس  
پریتی اتہ سر سینہ مہو کا دھت بھٹ و سس  
طیر ہے ترچے کھٹن روپی دھش سے بچن روپی بان مار کر  
نے راون کی چھاتی کو جلا دلا - یو دھا دس ٹکھ راون انگہ کے بچن روپی  
بالوں کو اپنی چھاتی سے ترگی برتری جواب روپی جھو رکیل نکھٹے کا دھارا  
سے مان نکال رہا ہے -

ہنس پو لیٹو دس مول تب کی کا بڑگن ایک  
جو پرتی پانے تاس بہت کرے اپنے انیک  
تب دس ٹکھ راون ہنس کر بولا - بندر میں ایک قری انوکھی صنعت  
ہے کہ جو اسے پاتا ہے - اس کی بھلائی کے لئے وہ بے شمار دوش  
کرنا ہے -

دھنیہ کیس جو بچ پر بھوکا جا - جہنہ تہنہ نلچے پر سر لاجب  
ناج کوڈ کر لوگ رہ جاتی - تہی بہت کرے مہرم نینا جی  
بندر دھنیہ ہے - جو اسے پر بھوکے کام کے لئے ایہ لہو  
شرم دھیا چھوڑ کرنا چاہتا ہے - ناج کوڈ کر لوگوں کو خوش کرنا ہے اپنے  
سوامی کی بھلائی کرنا بندر کے دہرم کی جڑاتی ہے -

انگہ سوامی بھگت تو جاتی - پر بھو گن کس نہ مہمی ایسی بھانتی  
ہیں گن کا بہت پریم - تھو گنہ رٹی کھڑیں نہیں گنا  
آہ انکھ انیری جاتی سوامی بھگت ہے - پھر بھلا اس خلق  
سچا دے کا دن کیس نہ اس پر کار ہے سوامی کے گن گائے؟ میں  
گنوں کی قدر نے والا ہوں - اور بے حد سمجھدار ہوں - اس لئے تیری  
جلی کھاتوں پر بالکل دھیان نہیں دیتا ہوں -

کہہ کی تو گن کا بہت تہی - سنتیہ پون رست مہی سنائی  
بن بدھنیس سنت بدھ پر خارا بندہ نہ تہیں کچھ کرت اچکارا

لگنے لگا بھون لے آدا ، سو پلٹتے مٹی جانے چھوڑا دیا  
پھر ایک راون کو سہرا بانہوں نے دیکھا۔ اُس نے دُور کر کے  
ایک عجیب و غریب جافد سمجھ کر پکڑ لیا۔ تماشے کے طور پر وہ اُسے  
دکھلا دے کے لئے گھر لے آیا۔ تب پلٹتے مٹی نے اُسے جاکر پکڑ لیا  
ایک کہت موری سیج اتنی رہا مانی کی کانکھ  
انہم نہنہ راون میں کون سنبھید ہی سیج ناکھ  
ایک راون کا چتر نہ کہنے میں کچھ شرم آتی ہے۔ وہ بہت دونوں  
نیک مانی کی کانکھ میں رہا۔ بن میں سے تم کون سے راون ہو غشتہ  
چھوڑ کر سیج سیج کہو۔

سُٹو سٹو سٹو راون بل سبیلہ سر گری جان جاسُ بھج لیلہ  
جان امانتی جاسُ شراٹی۔ پوچھتیوں چھپی سرمن چڑھائی  
راون نے کہا۔ ارے مولا کہ! اسُن میں وہی بلوان راون ہوں  
جس کی بھیاؤں کی لیلیا کو کیلاش پر بت جانتا ہے جس کی شہر دیتا  
کو شرجی جانتے ہیں۔ جن کو اپنے سر کاٹ کاٹ کر پھوڑوں کی طرح  
چڑھا کر نہیں دے پوجا تھا۔

سر سر سر جگ کر نہہ اتاری۔ پوچھتیوں امت بار تر پراری  
بھج بھج بھج جگ نہیں وگ پالا۔ سٹو آجھوں جنہہ کیس آہر مالا  
اپنے سر پر پی کمون کو اتار کر اپنے ہاتھوں سے اتار اتار کر  
میں نے بے شمار دفعہ تر پراری شرجی کی بھیت کر کے پوجا کی ہے  
ارے مولا کہ! میری قوت بازو کو دکھال بھی جانتے ہیں۔ جن کے  
ہر دے میں اب تک بھی اُن کی وجہ سے پیرا موری ہے۔ آہ  
جان نہیں وگ گج آ کر کھٹھانی۔ چوب جنہہ بھوڑوں جاتے بریانی  
جنہہ کے دس کر لیا نہ بھوڑے۔ آہ لاگت ہو لگ آہ لوڑے  
دشاؤں کے پاتھی میری چھاتی کی کھوڑا کر جانتے ہیں جب  
کبھی میں زبردستی اُن سے جا مل گیا۔ تو اُن کے جیسا کہ دانت  
جو بھر سے بھی نہ ٹوٹیں۔ میری چھاتی میں گتے اسی وہ مونی کی طرح  
لوٹ گئے۔

جاسُ چلت دولتی ام دھرتی، چڑھت دت گج جے گھوڑتی  
سوئی راون جگ بدت پڑ مانی۔ سنبھید ہی نہ شرون ایک پڑ مانی  
جس کے چننے سے دھرتی اس پر کار کا پتی ہے جیسے مست

لگنے لگا بھون لے آدا ، سو پلٹتے مٹی جانے چھوڑا دیا  
پھر ایک راون کو سہرا بانہوں نے دیکھا۔ اُس نے دُور کر کے  
ایک عجیب و غریب جافد سمجھ کر پکڑ لیا۔ تماشے کے طور پر وہ اُسے  
دکھلا دے کے لئے گھر لے آیا۔ تب پلٹتے مٹی نے اُسے جاکر پکڑ لیا  
ایک کہت موری سیج اتنی رہا مانی کی کانکھ  
انہم نہنہ راون میں کون سنبھید ہی سیج ناکھ  
ایک راون کا چتر نہ کہنے میں کچھ شرم آتی ہے۔ وہ بہت دونوں  
نیک مانی کی کانکھ میں رہا۔ بن میں سے تم کون سے راون ہو غشتہ  
چھوڑ کر سیج سیج کہو۔

سوئی راون تو بر کرتی سہائی۔ دیکھتے ہیں کہنی دھنپتی  
دیکھتیوں آئے جو کچھ کی چھا شا۔ تھمر میں لاج نہ ریش نہ مالکھا  
نہاڑے انیسے سنبھید سجاو کو دھا کر ہی ہے راون! میں  
نے دھنپتی کی ہے جو کچھ سہماں جی نے مجھے کہا تھا۔ اُسے میں نے  
اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ تم میں نہ جیل ہے۔ نہ غشہ ہے اور نہ

چھناوا ہی ہے۔  
جوں اُس مٹی پت کھائے کیلہ۔ کہ اس مجن سہماں میں سبیا  
پت ہی کھائے کھا کھیل پتی تھی۔ اب میں سمجھ پرا کچھ موری  
جب تیری ایسی بڑھی ہے۔ تبھی تو تپ کو کھا گیا۔ ایسا  
مجن کہ راون پھنا سا لگنے کہا۔ پتا تو کھا کر نہیں جی کھا لگا لیکن  
اب کچھ اور ہی بات میرے من میں آگئی ہے۔

بالی میل جس بھا جن جانی۔ ہتھیں نہ تو ہی اوہم ابھیمانی  
کہو راون راون جگ کہتے۔ میں بچ شرون سے سُٹو جیتے  
میرے پتا کے رزل میں کا تو پتا تر ہے اراقت جب تک  
تم زندہ ہو۔ تب تک میرے پتا مانی کی یہ بڑائی سوتی ہی رہی گی اس  
راون کو بلی نے برسوں اپنے قید میں رکھا۔ تمہاری وجہ سے میرے باپ  
کا نام مشہور ہے، اس لئے میں تمہیں نہیں مانتا۔ ارے بیچ ابھیمانی  
راون! یہ تو جگ جگت میں کتے راون ہیں، میں نے جتنے راون اپنے  
کالوں سے سن رکھے ہیں۔ اتنے ہی مجھ سے سن لے۔

بلی ہی جتن ایک گیتو پتا لا۔ راکھتیوں بانہہ سنبھیدے مالا  
کیس نہیں بالک مار میں جانی۔ وہ بالاک بلی دھنہ چھوڑاتی  
ایک راون راجہ بلی کو پاناں میں جتنے گیا تھا ہاں بچوں نے اُسے  
پکڑ کر اطمیل میں بانہہ دیا تھا۔ بالک کہتے تھے اور جا جا کر اُسے  
تھوکر مار تے تھے۔ راجہ بلی کو اُس کی اس دگر دشا پر توں آیا تب  
آہوں نے اُسے چھوڑ دیا۔

ایک موری سہرا بانہہ دیکھا، دھماکے دھماکے چلتو پھرتو



ہاتھی کے چڑھتے چھوٹی ناؤ کا بنتی ہے۔ میں تو وہی شہرہ آفاق  
ملوان راؤن ہوں۔ اسے چھوٹا بچو اس کر سنہ ولے اکیا تو نے  
اپنے کانوں سے میزان نام اور کار نامے کبھی نہیں سنے؟  
تیسری راؤن کہنے کہسی نر کر کسی بھیمان  
اسے کسی بڑے بڑے کھل اس جاتا تو گیان  
اُس ملوان اور شہرہ آفاق راؤن کو تو تو چھوٹا کہتا ہے  
اور اس کے مقابلے میں ایک مٹش کی طائی کرنا ہے اسے دشت  
ناجیز جنگی بندہ اب میں نے تیرا گیان جان لیا۔

مٹش انکی سکو پ کہہ بانی۔ بول بھھارا دھم بھیمانی  
سہیا ہو بھج گھن ابارا۔ دھن اٹل سم جاس کھٹارا  
جاس پر سو ساگر کھ دھارا۔ پوڑے تپ اگت پھر بارا  
تاس گرب جیہی دھت بھاگا۔ سوڑ کیوں دھن میں ابھاگا  
راؤن کے بچن سکر دنگی کردھ کے ساتھ دوسے اسے  
نیچ ابھیانی! منہ سنبھال کر بول جن کی کھٹار رکھاڑا سب تو  
کی پرل بھادوں دھوپ کی نو جلا دینے کے لئے پرچٹا گئی کے  
سمان بھٹی۔ جن کے کھٹاڑہ روپی سمندر کی دھار میں بے شمار  
راجے بہت بار دھوپ گئے۔ اُن پر تو رام جی کا غور نہیں دیکھنے  
ہی بھاگ گیا۔ اسے ابھاگے دس ٹکڑے وہ کیا منتہاں۔  
رام منج مٹش کے ساتھ بڑکا۔ دھنوی کام ندی پٹی گنگا  
پوڑو دھنوی کا پتھر روکھا۔ اُن دان اور دس بیڑت  
اسے مور کھارے نڈ۔ اشتری رام چندر جی کیا مٹش میں؟  
گنگا جی کیا ندی ہے؟ کام دھنوی کیا پتھر ہے؟ کھپے برش کیا  
درخت ہے؟ اُن کیا دان ہے؟ امرت کیلوس ہے راتھات  
اُن دان کیا سادھان دان کے سمان ہے یا امرت کیا

سادھان رسول کے سمان ہے؟  
بنیتہ کھگ اہی سہہ سائن۔ چندا منی پٹی ابل دسان  
مٹو منی مند لوک سیکھٹھا۔ لایہ کہ دھنوی تھکتی کھٹھا  
گر جی کیا پٹی میں شیش جی کیا سہرپ ہے؟ چندا منی  
کیا پٹی ہے؟ اسے مور کھ دس ٹکڑے سیکھٹھا ہی کیا لوک ہے؟  
اور اشتری کھٹو ناخہ جی کی کھٹو دھنوی بھی کیا گونی دنیادی لایہ جینا

لاہ ہے۔

سین سہت تو مان مٹھ بن اچھا پر حساب  
کس نے مٹھ سہا مان کی گیند جو دشت مار  
سینا سمیت تیرے ابھیان کو چڑ کر کے اشدک بانکا کو اچھا  
کر لکا کو جلا کر خاک سبھاہ کر کے اور تیرے پتر اکٹھے کما کر  
مار کر بھی جو صحیح سلامت نکا سے صاف نکلی گیا۔ کیا وہ سہا مان

مٹھ ہے؟  
سُور راؤن پر سر چٹرائی۔ بھجسی نہ کر پاسدھو رگھورائی  
جون کھل بھجے غرام کر دھپی۔ برسم ردوسک راکھ نہ تو ہی  
اسے راؤن! چٹرائی چھوڑ کر سن۔ کہ پاسدھو ان شری  
رام جی کا تو بھجن کیوں نہیں کرتا۔ اسے دشت! اگر تو شری رام جی کا  
دیری ہی بنا رہے گا۔ تو تجھے برہما اور دھرم بھی نہیں پچائیں گے  
مور دھ برہما جن مانس گا لا۔ رام تیرا سہو مٹی حبالا  
تو سر نہ کھنہ کے آگے۔ پرہیں دھنوی رام سر لا گیں  
ہے مور دھ اکیوں فضول ڈینگیں مانا ہے، شری رام جی کے  
ساتھ دیر کرنے سے تیرا اسیا حال ہوگا کہ تیرے سارے شری  
رام جی کا بان لگے ہی بندر مل کے آگے دھنوی پر گر پڑیں گے۔  
تے تو سر نہ کھنہ سم نانا کھدھیں بھاو کیس جو گانا  
جیہیں سر کو پٹی دھنوی ایک چھوٹھیں انی کرال پوہ سہایک  
تیرے ان انیوں ہروں سے زچھ اور بار گیند کی طرح  
چوگان کی بازی کھیں گے۔ جب شری رگھو ناخہ جی پتھر میں کردھ

کرں گے۔ اور لٹن کے بہت سے ہا کرال بان چھوٹیں گے۔  
تب کہہ چلیں اس گال تمہارا۔ اسی بجا پر بھو رام اڈارا  
سنت پچن راؤن پر جرا۔ جرت نہاں جن کھرت  
تب تیری ساری پٹی کر گری ہو جاے گی۔ اسیا چادر کر پالہ  
پر بھو شری رام جی کا بھجن کرانگ کے بچن سکر راؤن بہت ہی جل  
بھجن گیا۔ مانو جیتی ہوئی اگنی میں گئی کی آہوتی پڑ گئی ہو۔  
تہنہ کران اس بندھو مٹھ سنت پر بندھ کر  
مور پر اکرم نہیں سنبھلی خیلوں چادر جھپار  
چھ لولا۔ اسے مور کھ اگنیوں کران جیسا مہا جی سیر بھانی ہے

انگد کا دشمن مشہور ملگھا وجیسا بل شالی میرا بیٹا ہے۔ اور میرے  
پر اکرم کو توڑنے سنا ہی نہیں۔ جس نے کوسارے جو چتین سند  
پہنچے پائی ہے۔

سختہ سا گھبراہٹ جو رہا ہائی۔ باندھا بندھو یہی پر بھگتا  
تا کہیں کھٹک ایک بار لیا۔ سورہ ہو میں نے سوسب کیسا  
وے دشت بندوں کی مدد سے رام نے سمندر پر  
باندھ لیا پس ہی اس کی بڑائی بنے: سمندر کو بے شمار چھپی بھی  
پار کر جاتے ہیں۔ پراتے ہی سے وہ بوندہ نہیں ہو جاتے۔  
مارے موٹک بند سن!

مجمہج سا گول جل پورا۔ جہنہ پوڑے بہر سر زسورا  
بیس پوڑھی اگا دھا پارا۔ کو اس پیر جو پانی بھی پارا  
میرا ایک ایک بازو بل روپی جل سے بھرا تھا بھر پور  
سمندر ہے۔ اس بل بھر پور سمندر میں بے شمار دھا۔ دیوتا  
اور منش دوب چکے ہیں۔ بتا: ایسا کون سا دھا ہے جو ان  
اتحاد اور اپار میں سمندر کا پار پاسکے۔

وگیا لہنہ میں نیر بھرا۔ بھوب بھوس کھل موی سدا  
جوں پے ستر سمجھٹ تو نا تھا۔ پنی پنی کھسی جاس گن گانھا  
ارے دشت! وگیا تو میرا پانی بھرتے ہیں اور تو مجھے  
ایک نش راہ کی بڑھائی سنا ہے۔ اگر تیرا سوامی جہن کے گن

باد بار کار ہا ہے میدان جنگ میں لڑنے والا دھا ہے۔  
تو بے بیٹھ چھوٹ گئی کا جا۔ روپ سن پریتی کرت نہیں لاجا  
ہر گری متھن نہ کہہ مہا ہو۔ پنی سمجھتی پنی پنی ستر  
تو پھر وہ دوت کس نے بھیجتا ہے۔ کیا دشمن کے ساتھ  
پریتی کرنے سے اسے شرم نہیں آتی پہلے کیلاش پریت کو بلونے  
وہ میرے ان بازوؤں کی طرف نگاہ کر۔ پھر ارے موڑکھ  
میں اپنے سوامی کی تفریق کرنا۔

پور کون راون سرس سو کر کاٹ چھپیں  
منے اٹاتی ہرش بہر بار سا کھ گوریں  
راون کے سمان شور ویر کون ہے جس نے اپنے  
ہاتھوں سے اپنے سر کاٹ کاٹ کر بار بار پرستھا ہے انہی

میں موم دیئے متوجہ اس بات کے گواہ ہیں۔  
جوت بلو کیٹوں جہیں کیا لا۔ بدھی کے کھٹک ایک پچ لہلا  
نہیں کر آپن بدھ باپچی۔ مہنیو جان بدھی گرا سا پچی  
مشکوں کے جلتے دقت جہا میں نے اپنی پیشانی  
پر بدھانا کے کھٹے ہوئے کھٹو دیکھے۔ کہ مر کے ہاتھ میری  
موت ہوگی یہ پڑھ کر بدھاتا کی جھوٹی تحریر پر مجھے بڑی ہنسی  
آئی۔

سوڈ من سمجھ تراں نہیں مویں۔ لکھا برنجی جو کھتی پھوڑیں  
آن پیر بل سختہ مم آگیں۔ پنی پنی کھسی لاج پنی تیا گیں  
برہما کے کھٹے ہوئے ایسے کھٹوں کو یاد کرنے بھی  
میں ذرا نہیں ڈرتا۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ پوڑھے برہما نے غلطی  
سے ایسا لکھ دیا ہے۔ ارے موڑکھ! تو میرے سامنے دھر  
ویر کی ویرتا کے بار بار گن گاتا ہے۔ ایسے کرتے ہوئے  
تجھے ذرا شرم وجیا نہیں آتی۔

کہہ انگد سلج جگ ماہیں۔ راون تو ہی سمان کوڑا ہاں  
لا جوت تو سنج سجھاؤ۔ پچ مکھ پچ گن کھسی نہ کاؤ  
انگد نے کہا۔ ارے راون! تیرے سمان بے شرم سندھ  
بھر میں کوئی نہیں ہے۔ شرم وجیا تو تیرے سجھاو میں داخل ہے  
تو اپنی زبان سے اپنے گنوں کی تفریق کر کے اپنے منہ میں ڈھونڈ  
کبھی نہیں بنتا۔

میرا روپیل کتھا چپ رہی۔ تاتے بار میں نہیں کھی  
سو بھج مل را کھیتھوار کھلی۔ جیتیو سہنا موہلی بابلی  
سر کاٹنے اور کیلاش اٹھانے کی ایک کھفایتی سے من  
میں باقی رہ گئی تھی۔ سو تو نے میسل بار اس کی ڈینگ ماری ہے  
اپنی اس قوت بازو کو تو نے ابھی تک اپنے من میں چھپا رکھا  
ہے۔ جس قوت بازو سے کو تو نے سہا پوہلی اور بابلی کو جیتا  
تھا۔

سندھیتی مند دیہی اب پورا۔ کا میں سس کو موئے سورا  
اندر جال کھتہ کہیئے نہ ہیرا۔ کاٹے پچ کر سکل سریرا  
اسے موڑھ متی اسن۔ اب اس سر کاٹنے اور پریت



ایسا تمنا نہ کرتا۔

تو ہی تنگ ہی سین ہست چوٹ کر تو گاؤں /  
تو جیتہ سمیت سٹھ جنک سنت ہی بے جاؤں  
کہ تجھے زمین پر تنگ دیتا۔ تیری فوج کو مار دیتا تیرے  
نکو کو خاستر کر دیتا۔ تیری جوان راہیل سمیت جانی جی کو  
بے جاتا۔

جوں اس گردن ندی نہ پرائی۔ مٹی ہی بدھیں نہیں کچھ منسانی  
کول کام بس کرین مجھوٹھا۔ اتنی دور دور جیسی اتنی بوڑھا  
سدا رنگ بس سنت لرزہ ہی۔ لشنو مجھ شرفی سنت دروہی  
تن پوشک نندل آگہ کھانی۔ جیوت سوسم چودہ پرائی  
لیکن ایسا کرنے میں بھی میری کوئی بڑائی نہ تھی کینیں  
کہ مرے ہوئے کو مارنے میں کچھ بہادری نہیں ہے۔ بام مارگی  
کاجی کچھ مٹس، موڑھ، ہا کنگال، دنام، بہت بوڑھا داکم  
الرفیق۔ ہر وقت کر دھو سے بھرا سوا۔ بھگوان وشنو سے مجھ  
دید اور ہمتاؤں کا مخالف، پٹیو۔ نندا کرنے والا اور پاؤں  
کی کھان ارتھات ہا پاپی یہ چودہ پرائی جیتے ہی مرے ہوئے  
کے سمان ہیں۔

اس بیکار کھل بدھیں تو ہی، اب جن رس اپجاسی مہی  
سسی سکوپ کہ شیشیر ناخف۔ ادھر دس دس نیت ہاتھا  
ارے وشنو! ایسا دھار کر کے میں تجھے نہیں مانتا  
لیکن اب تو مجھ میں کر دھو پیدا نہ کر لینی مجھے غصہ نہ پڑھا۔  
راکشس راج راؤں اگتھ کے بن بچوں کو سن کر راتوں میں  
ہونٹ کاٹتا اور ہاتھ طھاٹھا کر دھو سے بولا۔

رے لپی ادھم مرن اب کھسی چھوٹے بدل بات بری ہری  
کٹ چلی چوکی بل جائیں۔ بل پرتاب بھٹی تیج نکائیں  
ارے تیج بندر! تو اب مرنا ہی چاہتا ہے۔ چھوٹے  
منہ بڑی بات کرتا ہے۔ ارے مورو کہ ہند اوجن کے بل  
بوتے پہ چلی کٹی جو اس کر رہا ہے۔ ان میں بل، پرتاب بھٹی  
تیج بھی نہیں ہے۔

ان امان جان تینہی دینہ ہر پتا بن باس

ایسا نے کے قصہ کو ختم کر سہکاٹے میں کوئی بہادری نہیں ہے  
اندھ جال کا تماشا کر خیالے اپنے ہی ہفتل اپنے سارے تشریر  
کوکاٹ کر دکھا دیتا ہے۔ اُسے کوئی بہادر نہیں کہتا۔

جو میں تنگ مودہ بس بھار بہیں کھل پونہ  
تے نہیں سورا کہا وہیں سمجھ دیکھو متی مت  
ارے بے عقل! ذرا سوچ کر تو دیکھ پر دانے اگنی پر  
موت ہو کر اُس میں جل مرتے ہیں۔ گدھوں کے گردہ بوجھ  
اٹھا کر چلتے ہیں۔ پر ان گنوں کے کارن وہ بہادر نہیں کہلاتے۔  
اب جن بت بڑھا دھل کہی۔ سنو من بچن مان پر پیری  
دس مجھ میں نہ بیٹھیں آئیں۔ اس بچار رگھو پریٹھا میں  
ارے وشنو! زیادہ بات کو مت بڑھا۔ میرا بچن  
سن۔ اورا ہیکار کو چھوڑ دے۔ ہے دس مجھ! میں دوت بن کر  
نہیں آیا ہوں۔ شری رگھو ناتھ جی ہے ایسا دھار کر مجھے بھیجا ہے  
بار بار اس کہے کر یا لا۔ نہیں کجا جس بدھیں سیر کا لا  
من مہا سمجھ بچن پر بھو گریے، سہیل گھوڑ بچن سٹھ تیرے  
کر پاو شری رام جی بار بار ایسا کہتے ہیں۔ کو گیدڑ کے  
مارنے میں شیر کی مٹان نہیں ہے۔ ارے مورو! پر بھو کے  
ان بچوں کو یاد کر کے ہی میں نے تیری جلی کٹی باتوں کو  
بدانت کیا ہے۔

تاہیں تو کہ مجھ بھجن تورا۔ بے جانتیوں ہیلتی ہی رجو را  
جانتیوں تو بل ادھم شراری۔ سونیں ہری آن ہی پر نادری  
نہیں تو میں تیرا منہ ٹوڑ دیتا اور زبردستی یہاں سے  
سنتا جی کو بے جاتا۔ ارے تیج! اولی تاول کے دشمن! تیری  
بہادری تو مجھ پر بھی ظاہر ہو گئی جب تو پرائی استری کو اکلی  
پاکر چوری سے اٹھا لایا۔

نیں شیشیر تیری گرب ہوتا۔ میں رگھو ننی سیدک کر دوتا  
جول نہ رام ایمان ہی پڑوں۔ تو ہی دیکھت اس کو تنکوں  
تو راکشوں کا ہا ہیکاری راجہ ہے۔ میں شری رگھو ناتھ  
جی کے سیدک سگہ یو کا دوت ہوں۔ اگر مجھے شری رام جی  
کی آگیا بھٹک کرنے کا ڈر نہ ہوتا۔ تو میں تیرے دیکھنے دیکھتے

لگے۔ بے بدھاتا کیا دن میں ہی تارے ٹوٹنے لگے؟ کیا  
راون نے غصے ہو کر چار بچہ چلائے ہیں۔ جو بڑی تیزی سے  
چلے آ رہے ہیں۔

کہہ رہے ہیں کہ اس کشتی میں اس کے دیر ہو۔ لوگ نہ اس کشتی میں اس کے  
اسے لڑیٹ و سکندھ کر رہے۔ آوت بالی تینہہ کے پر رہے  
پر بھونے ان سے منس کر کہا۔ من میں ڈر نہیں۔ یہ نہ  
تو تارفل کا ٹوٹنا ہے نہ بھری ہے۔ اور نہ ہی کشتی یا راہو ہے  
یہ تو راون کے سر کے ٹھکٹ ہیں۔ جو کہ بالی کماؤ انگڈ نے ہماری  
طرف اٹھا کر پھینک دیئے ہیں

ترک پون ست کر ہے آن دھرے پھو پھو پاس  
کو تگ ویکھیں بھالو کیوں دن کر سرس پر کام  
سہمان جی تے اچھل کر ان مکھوں کو پکڑ لیا۔ اور پھو  
شری رام چندر جی کے آگے لا کر دھر دیئے۔ ریچھ اور باز نہ  
دیکھنے لگے۔ ان کا پرکاش سورج کے پرکاش کے سمان تھا۔  
اہل سکوپ و سافن سب سن کہت رہا ہے  
دھر مچو کی ہی دھرم مار مہوشن انگڈ مسکاٹے

اوپر دربار میں گرد و دھ سے جل بھن کر راون نے لٹکار کر  
کہا۔ کہ بندر کو پکڑ لو اور پکڑ کر مار ڈالو۔ یہ سنکر انگڈ مسکاٹے۔  
ایسی ہی جی بیگ بھٹک رہا ہو، کھانا بھالو کی جتنہ جتنہ یاد ہو  
سرکٹ ہیں کر مچو مہی جانی بہتیت ہر مٹو نالیس و دھ بھائی  
راون پھر لولا۔ اس پر کام سب پودھا فوراً بڈر و اور جہاں  
بھی اوپر اوپر ہر بند روں سے خالی کر دو۔ اور جا کر ان دونوں تپووں  
کو زندہ پکڑ لو۔

یہی سکوپ پو لیلو جب راجا۔ گال بجاوت تو سی نہ لاجا  
مزدگر کاٹ تلج کل گھاتی۔ بل بلو کہ بھت نہیں چھاتی  
یو راج انگڈ راون کے من سنکر گرد و دھ سے پھر لو ہے۔  
ارے بے شرم! تجھے کوئی مار تے شرم کیوں نہیں آتی ارے  
بے جیبا ارے کر گھاتی! خود کشی کر کے مر جا۔ میرے بل کو  
دیکھ کر بھی تیری چھاتی نہیں پھٹتی۔  
اسے تریا چور کمار گ کامی۔ کھل مل راسی مند متی کامی

سو دیکھ اورو جھپتی برہ پٹی نسی دن مم تر اس  
اُسے گن ہیں (صفات سے عاری) اور بے آبرو سمجھ  
کر ہی تو پتانے من باس ویدیا۔ اُسے ایک تو وہ بن باس کا  
دیکھ ہے دوسرے جولان استری کے ویوگ کی پٹرا ہے۔ اور  
تیسرے رات دن اُسے میرا بھٹ کھائے جا رہا ہے۔  
جتنہہ کے بل کر گرب تو ہی ایسے متج انیک  
کھا ہیں لاپرواہ نسی موڑھ سمجھو تچ ٹیک  
جن کے بل کا تجھے گھنڈ ہے۔ ایسے بے شمار  
منشئل کو تو راکشس دن رات کھایا کرتے ہیں بارے موڑھ!

سہم چھوڑ کر دھار کر۔  
جب تینہہ کشتی رام کے نندا۔ کرودھ و نت اتی بھو کیندا  
ہری ہر نندا نے جو کانا۔ ہونے پاپ کو گھات سماتا  
جب اس نے شری رام جی کی نندا کی۔ تب تو کسی انگڈ غم  
سے لال پیلے ہو گئے۔ کیوں کہ شتراپا کہتے ہیں۔ کہ جو  
کوئی بھگوان دشو اور شوجی کی نندا اپنے کانوں سے سنتا ہے  
اُسے گنو بدھ کے سمان پاپ لگتا ہے۔

گنگا گان کی کھجور بھاری۔ دھو مچھ و نڈ تمک مہی ماری  
ڈولت و دھری سجا سب کھسے۔ چلے بھاج بھت مالت کرے  
باز مر شیط انگڈ نے بہت زور سے کٹ کٹ شب کیا۔

اور زور سے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر دے مارے زمین کا پیچھے  
لگی۔ راج و باری اپنی اپنی کرسیوں پر سے گر پڑے اور در پٹی  
سوا سے گرسٹ ہو کر یعنی بہت ڈر کے مارے بھاگ گئے۔  
گرت منجھار اٹھا و سکندھ۔ پھو تل پرے ٹھکٹ اتی سندھ  
کچھ تپہیں لے بیچ سر نہر سناوے۔ کچھ انگڈ پر بھو پاس رہا ہے  
راون گرتے گرتے منجھل کر اٹھا۔ اس کے سہمندھ

زمین پر گر پڑے۔ کچھ تو اس نے اٹھا کر سرور پر سناو کر رکھ لئے  
اور کچھ انگڈ نے اٹھا کر پھو رام جی کے پاس پھینک دیئے۔  
آوت مکٹ دیکھ کی بھاگے۔ دھنیں لوگ پرل بھی لاگے  
کی راون کر کوپ چلائے۔ کھس چار آوت اتی دھاٹے  
مکھوں کو آتے دیکھ کر ڈر کے مارے باز بھاگے اور کہنے



سنیہ پات چلیسی در بادا۔ مجھے سسی کال بس کھل منیاوا  
ارے استری جود ارے بڑے راہ پر چلنے والے  
ارے دوشٹ، باپ کی راشی ارے مندیھی! تو سر سام  
کاروگی مٹو کیا کچھ اس کر رہا ہے۔ ارے دوشٹ! کٹش!  
تو موت کے دوش ہو گیا۔

یا کو بھیل پاو! مہیکو آگیا۔ باز بھاو چینیہ لاگیا  
رام منج پوشت اس بانی۔ گرہیں نہ تو رستما ابھیانی  
اس کا بھیل تو آگے پائے گا۔ جب باز اور بچھوں کے  
گھونٹے تیرے مجھ پر لگیں گے۔ رام منش ہیں؟ ایسے چن کتے  
موتے ارے نیچ ابھیانی! تیری زبان نہیں گرجاتی؟  
گرہیں رستما سنیہ ناہیں۔ سرنہ سمیت سمرہ ہی ماہیں  
زبان تو گرجے گی ہی۔ اس میں کچھ شک نہیں لیکن پڑھو  
بھومی میں یہ سرون کو ساتھ لئے کرے گی۔

سو نہ کوں دیکھو بالی بھیکو چنیہ ایک سر  
مہیکو راجو چن اندھ دھک تو جنم کیماتی جوط  
ہے دیکھو! جس نے ایک بان سے مہا یوان بالی کو  
مارڈالا وہ منش کیسے ہو سکتے ہیں؟ ارے بد ذات جاہل!  
میں آنکھیں رکھتا ہوا بھی تو اندھا ہے۔ دھکار ہے تیرے جنم  
لینے پر!

تو سونیت گیس پیاس ترشت رام ساییک  
تجینیو تو ہی تیبھی تر اس کٹ چلیک پیچر اوہم  
شری رام جی کے بان سموہ تیرے جنم کے پیاسے  
میں۔ اس لئے اس دے کے مارے کہ ہمیں وہ پیاس نہ رہ جائیں  
میں تجھے ارے کڑوا کچھ اس کرنے والے یہاں کٹش!  
چھوڑنا مٹوں۔

میں تو دن تو رہے لایک۔ اس میں مہی نہ دینہ رکھو نا ایک  
اس میں موت ہو مٹھ لوروں۔ لنکا ہی سمندر مہنہ لوروں  
تیرے دانت تو نے کی مجھ میں شکتی ہے پر کیا کروں؟  
مجھے شری کھٹنا تھی کی ایسی آگیا نہیں ہے۔ مجھے غمہ تو ایسا  
آ رہا ہے کہ تمہارے دسوں کھوں کو توڑ دوں۔ اور تیری لنکا کو

یکڑ کر سمٹ رکی نہ میں ڈوڑوں۔

گو کر بھیل سمنان تو لنکا۔ لیٹھو مدھیہ تھو جھٹو اسنکا  
ہیں باز بھیل کھات نہ بار۔ آگیاں دینہ نہ رام آوارا  
میرے لئے تیری لنکا تو گور کے بھیل کے سمان ہے۔  
اس لنکا روپی گور کے بھیل میں تم سب ناچنے کیڑے مکوڑے  
بس رہے ہو۔ میں بند رہوں۔ اس لئے اس لنکا کی گور بھیل  
کو کھانے میں مجھے کیا دیر تھی؟ لیکن دیاس اگر شری علم جی  
نے مجھے ایسا کرنے کی آگیا نہیں دی۔

جھٹکی شدت راون مسکاتی۔ موڑھ سکھی کہت بہت جھٹکی  
بالی نہ کہوں کال اس مارا۔ ملی تپستہ نہیں مجھے سسی لنکا  
انکے اس کھن کو سنکر راون مسکایا اور بولارے  
موڑھ! بہت جھوٹ بولنا تو نے کہاں سے سیکھ لیا؟ بالی  
تو کبھی ایسی شہج نہ گھانا تھا۔ تو تپلوں سے ج کر جھوٹا  
ہو گیا ہے۔

سا چنیوں میں لبار بھج پیسا۔ جن نہ پار میں تو دس جیسا  
سمجھو رام پرتاب کہی کو یا، سمجھا ماتھو جن کر پدرو پا  
انکے نے کہا۔ ارے ہیں بازو دن دے راون! ہیں  
سچ مچ ہی جھوٹا مٹوں۔ کیوں کہ میں نے تمہاری دس زبانیں ہیں  
اکھاڑ ڈالیں۔ شری رام جی کے پرتاب کا حمن کر کے انکے  
غصے سے لان پیٹے ہو گئے۔ انہوں نے بھرے دربار میں تنگیا  
کر کے بڑی مضبوطی سے زمین پر اپنے پاؤں کو گاڑ دیا۔

جنم جنم سکی سٹھ مادی۔ پھر میں رام ستیا میں ہدی  
سنہو منجھٹ سب کہم دس سینا۔ پد پد دھرتی پھارو کیسا  
اور کہا۔ ارے مٹو کہ! اگر تیری لنکا بھر میں کوئی بھی میرے  
اس پاؤں کو مٹا دیوے تو شری رام جی فوج سمیت لوٹ جائیں  
گئے۔ میں ستیا کو مار گیا۔ راون نے کہا۔ بہادر و بسنور! اس ڈھٹھ

نہر کے پاؤں پکڑ کر اسے زمین پر چک دو۔  
اندرجیت اوک بلوانا۔ سرش اٹھے جنہ تھنہ ٹھٹا  
جھپٹہیں کر بل بھل آجانی۔ پرنہ ٹھٹے جھپٹہیں سرور نا  
نیکھنا وادی ہمت سے بلوان پودھا او ہرادر سے

شو بھا جاتی رہی۔ وہ ایسا پھیکا پڑ گیا۔ جیسے دوپہر کے وقت

حیدر را شو بھا این دکھائی دیتا ہے۔ سمجھتی سہل گنوائی  
منگھا من بھیٹو سیر نامی۔ ماہوں پہنتی سہل گنوائی  
جگہ آتما پران تپی رام۔ تاس جھکھ کے لے بشراما  
وہ سر جھکا کر سنگھامن برجا بیٹھا۔ ماز ساری دولت لیا

کر بیٹھا ہو۔ شری رام حیدر جی کو سنسار کے آتما اور پرافوں کے سوامی ہیں  
پھر ان سے جھک کر رہنے والا کیسے شانتی کو پراپت کر سکتا ہے ؟

امارام کی بھرتی بلاسا۔ ہوئے لبو پکی یاد سے ناسا  
ترن آتے کس کس ترن کرنی۔ تاس دوت پن کہہ کے ٹرنی  
شو جی جتے ہیں۔ ہے پارتی راجن شری رام حیدر جی کی جنش  
ابو سے سنسار پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر نانش کو پراپت ہوتا ہے  
جو تھے کو بھر اور بھر کو نہ بنا دیتے ہیں۔ کہو ان کے دوت کا  
پران کیسے مل سکتا ہے ؟

بہی کہی مینی بدھی ناما۔ مان نہ تاسی کمال شیارانا  
رپو مل متھو پر جھو جھو جھو۔ یہ کہہ چلیں بالی نرپا جاپو  
بھرا اندھ نے بہت پرگاہ سے راون کو مینی کلا پویش کیا  
لیکن اس کے سر پر تو موت مستلا رہی تھی۔ اس لئے وہ نہ مانا  
دشمن کے ابھیمان کو چکن چور کو کے اور بھو شری رام حیدر جی کی  
سنسار مہا سنا کو بالی کمار انگر یہ کہہ کر چل دیا۔

ستیموں نہ کیست کھیلے کھیلانی۔ تو ہی کہیں کا کروں بڑانی  
پر جھم ہیں تاس تینہ کپی مارا۔ سو سن راون بھینڈو دکھلا  
کہ پہلے سے ہی اپنی بڑانی کیا کروں۔ دن بھومی میں تجھے  
خوب کھیل کھلا کر ماروں گا۔ وہ بار کو جاپے سے کھلا اندھ نے راستے  
میں راون کے جس تپ کو مارا تھا۔ اس کی موت کی خبر سن کر راون  
بہت دکھی ہو گیا۔

جہا تو دھان انگر جن دھمی۔ جھکے بیا کل سب بھنے بھینشی  
انگر کے پران کو کامیاب دیکھ کر سب راکشس دور کے  
مار سے بہت ہی دیا کل ہو گئے۔

رپو مل دھرش لپی بالی تینہ بل پرنج  
پک سر پرین جیل کے رام پر۔ پرنج

پر سن ہو کر اٹھے۔ وہ طرح طرح کے ڈھنگ کر کے اس کے پاؤں  
پر جھپٹے۔ لیکن انگر کا پاؤں نہ ہلا سکے۔ تب سب کھیا نے ہو کر  
سر جھکا کر بیٹھ گئے۔

بہی کہی جھپٹیں سر آراتی۔ ٹرنے نہ کیں چرن لہی بھانتی  
پیش کجک جھے ار گاری۔ موہ ٹپ نہیں سہیں آپاری  
دوتاؤں کے شتر دراکش پھر اندھ کر جھپٹے۔ لیکن پہلے  
کی طرح انگر کے پاؤں کو نہ ہلا سکے۔ ہے سانوں کے دشمن گرد  
جی! انگر کا پاؤں ان سے دیسے ہی نہیں اکھڑتا۔ جیسے کامی پرش  
سے موہ رڈی را لیاں رڈی اور خت نہیں اکھڑنے پاتا۔

گوٹھنہ میگھ ناد سم سبھٹ اٹھے ہر شائے  
جھپٹیں ٹرنے نہ کیں چرن پی بھپٹیں سر نائے  
کر دروں دیو دھا جو میگھ ناد کے سمان بلوان تھے۔

چرن ہو کر اٹھے۔ وہ بار بار پاؤں پر جھپٹتے ہیں۔ لیکن انگر کا پاؤں  
ہلنے نہیں پاتا۔ تب شرم کے مارے کھیا نے ہو کر سب سر  
جھکا کر بیٹھ گئے۔

کھوجی نہ چھا رت کپی چرن دیکھت رپو ملھاگ  
کوٹ لیکن تے سنت رمن جھے نیتی نہ تیاگ  
انگر کا پاؤں ویسے ہی پختہ کیوں نہیں چھوڑتا جیسے کہ

کر دروں دیکھن پڑنے پر بھی جہا تھاؤں کا من دھرم مارگ سے  
چھلا بھان نہیں ہوتا۔ یہ دیکھ کر راون کا ابھیمان چور چور ہو گیا  
پسی مل دیکھ سہل ہار سے۔ اٹھا آپ کپی کپی پر جاپے  
گہت چرن کہہ بالی کمارا۔ مسم بد کہیں نہ توڑا بارا  
انگر کمال دیکھ کر سب راکشس یو دھا بہت ہار بیٹھے۔

انگر کے بار بار تلکار سے پر راون خود طیش کھیا کر اٹھا۔ جب وہ  
بالی کمار انگر کا پاؤں پکڑنے لگا۔ تب انگر نلے کہا۔ میرے  
پاؤں پکڑنے سے تیرا بچاؤ نہ ہوگا۔

گہنہی نہ رام چرن سٹھ تیاگی۔ سنہ پھر امن اتی سکھائی  
بھینو بیجیت شری سب گئی۔ مدھیہ دوس جیسے سو سہی  
رے ہو کر! تو جا کر شری رام جی کے چرن کیوں نہیں پڑتا

یہ سنکر بہت ہی شرمندہ ہو کر راون کوٹ گیا۔ اس کی ساری



اوشن کے بل کو توڑ کر جن کی راشی بالی پڑا لکھنے پر جس کو کہ  
شری رام جی کے چرن کل آکر پکڑ لیتے۔ ان کا شرعاً آئندہ کسے ماسے  
جنگت ہے۔ اور انھوں میں پریم آئندہ بھرے ہوئے ہیں۔

سانچہ جان و سکندر چھوڑ کر گئے بلکھائی  
حضرت دی راون آئی بھوری کہا سبھ سانی  
شام کا وقت تھا جان کر سکندر راون بہت ہی اداس ہو  
کھن میں گیا۔ مسند دی سنہ راون کو سبھا کر پھر کیا۔

کھنٹ سبھ من چھوڑ کر گئے تھی۔ سوہ نہ سمر تھی رگھو پتی ہی  
راما ج لکھو ریکھو کھچالی۔ سوہ نہیں نا کھچو لکھو کھچالی  
بدان ناخدا امن میں سوہ سبھ کر اپنی اٹھی بھمی کو چھوڑ بیٹھ

شری رگھو ناقد جی سے بدھ کر کے آپ شوبھا نہیں پاتے ہر ان کے  
چھوڑ کر سبھائی نے ستیا ہرن کے وقت ایک ذرا سی بیکر پھینک دی تھی۔  
آپ اس بیکر کو بھی نہیں لکھ سکے تھے مایسی تو آپ کی مراد تھی ہے

پتا تھہ نامی جنت سکراما۔ جا کے دوت گیسر یہ کاما  
کو تھک بندھو نا کو تو لکا۔ آئندہ کبھی کبھی اس  
ہے پر ان چار سے اتن کے دت کے ایسے کارنامے

جیوہ کیا آپ انہیں پتہ میں جیت سکے؟ کھیل میں ہی جیتو  
پھا کر شیر کے سنان بولن بانہ ہومان ہے دھڑک آپ کی ملک  
میں آگھٹا۔

دکھو اور سے ہمت ہیں اچارا۔ دیکھت تو ہی اچھو چھو ہیں بار  
جبار سکل پر کینہی جیبار۔ کھن رپا لیا کر سب کھنڈا  
رکھو اور کو مار کر افروک ہیں کو اچارا ڈالو۔ آپ کے دیکھتے  
دیکھتے ہی اس نے اسے کما کر مار ڈالا۔ لکھ کو جلا کر خاکستر کر دیا  
ہیں سے آپ کے بل کا بھیان کہاں چلا گیا تھا۔

اچھا تھی مر شا کال جن مار ہو۔ موہ کہا کچھ سر سے ہوا ہو  
چھو رگھو پتی ہی نہ تھی جن مان ہو۔ آگ جگت ناخدا آں لیا جانو  
ہے سوامی اب فحول شیخی نہ کھار سچے میرے کہنے پر  
کچھ من میں دچا کر کیجے۔ ہے تھی آپ شری رگھو ناقد جی کو صوف  
راجہ کی سبھی جلا نہیں سکھو۔ جگت کے سہ میں اور بے پناہ  
پریشانی جانتے۔

ہاں پرتاپ جان مار پھا۔ تاش کہا نہیں مانی ہی نیچا  
جنگل بھا آگت بھو پالا۔ رسے کھنوں آں لیا  
شری رام جی کے پرتاپ کو قہر مار پھا بھی جاننا تھا۔

لیکن آپ نے تو اس کا کہنا ہی نہ کیا۔ جنگ کی سبھا میں بے  
شمار راجہ مہاراجہ جمع تھے۔ وہاں لانا ہی ہواں آپ بھی موجود تھے۔  
بھنچ دھنچ جانی پیا ہی۔ تب سکرام جینتو کن تا ہی

سرتی ست جانے بل پھوڑا۔ راکھا جیت آگھ گئی بھوڑا  
وہاں شوجی کے وحش کو توڑ کر شری رام جی نے جانی کو  
بیا۔ اس وقت آپ نے جھ کر کے انہیں کیوں نہ جیت لیا۔  
اڈر کا پتر جے انت من کے مل کو پھوڑا پھوڑا جاتا ہے۔ شری

رام چند جی سے لکھ کر اس کی ایک آنکھ نکال دی اڈر  
چھوڑ دیا۔

شوب پٹھا کے گئی تھو دیکھی۔ ندی ہر سے نہیں لاج میشی  
سود پٹھا کی حالت تو آپ نے دیکھ ہی لی ہے۔ تو  
جی ان سے ڈانی کا وارہ کرنے جو تھے آپ کو ذرا شرم نہیں آتی

بڑھ بڑھ کر دوشن ہی لیا لیتو کبتہ  
بالی ایک سر جا پتو تھی جانو سکندھ  
جی رام نے ملاوہ اڈر دوشن کو مار کر لیا سے ہی کبتہ

کو جی مایا۔ اہ مایک ہی تیر سے بال جیسے جانی کو ہلاک کر دیا  
سکندھ وارہ مٹش کیسے ہو سکتے ہیں؟ آپ ان کی ہما کو تاتے  
جی میں جان ناقد نہ جاتو ہوا۔ آتے سے رگھو دل بہت سبیلو

کار نیک دن کر کل کیستو۔ دوت پٹھا تھو تھو ہمت پتو  
پٹھا نے کھیل ہی میں سکندھ پر پٹھا ہانڈ لیا اور جو پٹھا  
اپنی فوج کے ساتھ سبیلو پٹھا پر آتے۔ سوریہ کل کی مٹش من

شری رام جی نے جو دیکھ سکندھ جی۔ آپ کی بھلائی کے لئے  
دوت بھیجا۔

سبھا یا جہ جیس تو بل مقفا۔ کر بڑھ تھن مرگ تھی جنتا  
اڈر منعت او پھر جا کے۔ دن بانکھ میرانی بانکھ  
جی نے میرے مدد ہی آپ کے بل کو ایسے جگڑو  
کو دیا۔ جیسے باتوں کے جگڑو میں شرم نہیں کر سکتا

ہے۔ احمد اور ہمدان جیسے رن بانگے بلوان بدوہا جس کے بیوک ہی  
تینہی کہنے پیا پیا پئی زکھہو۔ مدھا مان ممتا مدہبہو کو  
اسمہ گنت کرت رام بدوہا۔ کال پس من اُنچ نہ بدوہا  
ہے پتی اُن کو آب بار بار منش کہتے ہیں۔ مان دمتا لہا لہا لہا

کو فضول تھا اپنے آپ لادے پھرتے ہیں۔ ہے پرتیم! آپ  
نے شری رام جی سے دشمنی کر لی ہے۔ موت کے دشمن ہونے کے  
لئے آپ کے من میں کچھ بھی گیان پیدا نہیں ہوتا۔

کال دند کہہ کا ہونہ مارا۔ ہرے دھرم بل بدھی بچا را  
نکٹ کال جیسی آوت سائیں۔ تینہی بھرم سونے تھہار پھی تا میں  
کال ہاتھ میں دنداے کہ کسی کسی کو نہیں مارنا۔ وہ جس کو  
مارنا چاہتا ہے۔ اُس کا دھرم بل بدھی اور گیان کو ہر لیتا ہے۔  
ہے ہاتھ جس کی موت نزدیک آ جاتی ہے۔ اسے آپ کی طرح  
ای بھرم ہو جاتا ہے۔

دوئے شت مے دیو پوجہوں پوجہ پیا دیہو  
کہ پاسندھو رگھو ناتھ بھیج ناتھ تمہیل جس لیہو  
آپ کے دو پتر مارے گئے۔ لہا آپ کی جل گئی۔ اب  
جی سمجھ جائے۔ اور دوز کے مور ہے۔ ان انگلوں کو ختم کیجئے  
اسی سیتا کو شری رام کو دے کر اُن سے شرتا کر لیجئے اسے ناتھ!  
کہا کے سمندر شری رگھو ناتھ جی کا بھجن کر کے سندار میں اُتم  
بڑائی حاصل کیجئے۔

تاوی بچن من لبکہ سمانا۔ سبھا گینو اٹھ موت بہانا  
بیٹھ جائے تگھ من پھولا۔ اتی اہیمان تراں سب پھولا  
استری کے بان کے سمان بچنوں کو سنکر راون صبح ہونے  
بھا اٹھ کر دوبار میں چلا گیا۔ اور ہا اہیمان کے کارن سب  
ٹھکر ٹھکر سنگھاسن پر پڑی ایندھ سے جا بیٹھا۔

اپن رام انگد ہی بلوا۔ آنے چرن پرنج سرود ناوا  
ماتی اور سمیپ ہیمپاری۔ پو لے ہنس کر بال کہہ رانی  
اُدہر سبیاہ پرتہ پرتی رام جی نے اٹھ کر بڑیا۔ انہوں  
نے آکر شری رام جی کے چلن گلوں میں سرخہ کیا بہت ہی آد کر  
کے پھر شری رام جی نے انہیں اپنے پاس بٹھایا۔ پھر کھر کے

دشمن شری رام چند جی ہنس کر کہنے لگے۔  
بالی تنہہ کو تک اتی مہی۔ تا ت منہ کہو پوجیوں تو ہی  
راون جا تو وہاں کل ٹیکا۔ بھیج بل اٹل جاس جگ لیکا  
ہے بالی کمار! مجھ کو آشیچ ہے۔ ہے تا ت اسی لئے  
میں منجھ سے پوجھتا ہوں۔ ہیج سج گہنا جو راون راکشش کو کاستراج  
ہے۔ جس کے لانا تانی قوت بازو کا لوہا دینا مانتی ہے۔

تاس مکٹ چیں رچلائے۔ کہنوتا کوئی بدھی پائے  
سنو سر جگہ پرت تکہ کاری۔ مکٹ نہ ہو میں بھوپ گن چاری  
اُس کے چار مکٹ تم نے ہمارے پاس پیچکے تھے۔ بتاؤ۔  
تم نے کیسے حاصل کئے تھے۔ اٹھنے کہا۔ ہے سرویہ۔ ہے  
شرنگوں کو سکھ دینے والے! سنئے وہ مکٹ نہیں ہیں۔ بلکہ  
راجاؤں کے چادر گن ہیں۔

سام دان آرو دند بھیدا۔ زپ ار بھیں ناتھ کم بیلا  
نیتی دھرم کے چرن سکائے۔ اس جیہ جان ناتھ ہیں آئے  
ہے ناتھ! دید کہتے ہیں کہ سام۔ دن۔ دند اور بھیدہ  
چار راجاؤں کے من میں لیتے ہیں۔ یہ نیتی دھرم کے چار سندھ  
چلن ہیں۔ چونکہ راون میں دھرم ہی نہیں ہے۔ تو دھرم کے چار سندھ  
چلن اُس کے پاس کیسے وہ سکتے تھے۔ ایسا من میں دچل کر کے  
وہ چار اصل چلن آپ کے پاس پیچے آئے۔

دھرم میں پر بھو پد بکھا کال جس دس میں  
تینہی پر سر گن آئے سنہو کو سلا دھیس کو  
نہ لودھ پئی! دس مکھ راون دھرم سے رہت۔ آپ کے  
چروں سے بکھ لودھ موت کے دشمن میں ہے۔ اس لئے وہ جی ٹھکر  
چھوڑ کر آپ کے پاس چلے آئے۔

پرم چرتا شرون من ہنسے رام آوار  
سما چار پیا سب کہے گڈہ کے بالی کمار  
اٹھ کر بے ہوش پڑا کاون سے سنکر کہ پتو رام ہنس پڑے  
پھر بالی کمار نے لگا میں جو کچھ جوا تھا۔ وہ سارا حال پر بھو کہہ  
سنایا۔

رپو کے سہا چار جب پائے۔ رام سچو سب نکٹ ہوا لے



لنکا بانگے چار دوارا۔ کہی برسی لاکھیں کر پوچھا را  
 دشمن کے سارے سما چار کو سن کر شری رام چند جی  
 نے سب منتر توں کو اپنے پاس بلایا اور ان سے کہا۔ کہ لنکا کے  
 چار دکٹ دواڑے ہیں۔ ان پر کس پر کار چڑھائی کی جائے ؟  
 اس پر سب دھار کو۔

تب کہیں جہین بھیش۔ سمر ہر دے دن کر کل بھوشن  
 کر چار تہہ منتر دہڑھاوا۔ چار آئی کہی کٹک بناوا  
 تب باز راج سگر پو در پچھ راج جامونت اور بھیش نے  
 اپنے منوں میں سورج کل کے سرتاج پر بھوشن شری رام چند جی کا  
 سمن کر کے دھار کیا۔ انہوں نے دھار کر کے پختہ قبیلہ کر لیا  
 باز دل کی فوج کے چار دل بنائے۔

جب تھا جوگ سینا پی ٹیپے۔ جو تختہ نکال بول تب لینے  
 پر بھو پر تاپ کہ سب سمجھائے۔ سن کی سنگھ ناد کر دھائے  
 اور ان کے لئے قابل سپہ سالار مقرر کئے پھر سب  
 سینا پیتوں سپہ سالاروں کو بلا کر پر بھو کا پرتاب کہہ کر سب  
 کو سمجھایا جس کو سن کر یا نہ شیر کے سمان گرج کر چڑھ دوڑے  
 بہشت رام چرن سرناد میں۔ کہہ گری بھو پر سب دھار میں  
 گر جہیں تو جہیں بھالو اپنیسا۔ جے رگھو پر کو سیلا دھیسنا  
 وہ پرسن ہو کر شری رام جی کے چروں میں سر جھکائے  
 ہیں۔ اور پرتوں کے بڑے بڑے ٹکڑے ہلے کر سب دھار  
 کی طرف دوڑتے ہیں۔ اور دھرتی شری رگھو دھرجی کی جے پکارتے  
 جوئے بھالو اور باز پو دھار گرتے ہیں اور لڑنے کے لئے راکشوں  
 کو لکارتے ہیں۔

جانت پر مورگ اتی لنکا۔ پر بھو پر تاپ کہی چلے استگا  
 گھاٹوب کر چہنہ دسی گھیری۔ مکھ میں لسان بھاوا ہیں بھیری  
 لنکا کو ناقابل تسخیر جانتے ہوئے ہی باز سینا پر بھو شری رام  
 جی کے پرتاب سے بید بھڑک ہو کر چڑھ دوڑی۔ بادلوں کی گھاٹوں کی  
 طرح باز سینا نے لنکا کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اور باز منہ سے  
 ہی نقارے اور تہی بجائے گئے۔

جتنی رام جے نہیں جے کہیں سگر پو

گر جہیں سنگھ ناد کہی بھالو مہا بل سینوا  
 لنکا میں بھاری کھلی رخ گئی۔ مہا سنگھاری بلوں نے  
 باز دل کی چڑھائی کی خبر سن کر کہا۔ باز دل کی ڈھٹائی تو دیکھو۔ یہ  
 کہتے ہوئے جنس کر اس نے راکش فوج کو بلایا۔  
 آئے کہیں کال کے پریرے۔ جھڈھا دنت سب چر میرے  
 اس کہہ انہماں سٹھ کینہسا۔ گرہ بیٹھے آہار بدھی دینہا  
 اور ان سے جوش بھرے شبہ دل میں کہنے لگا۔ کہ موت  
 کے گھیر ہوئے بندر یہاں آگئے ہیں۔ میرے راکش سبھی بھوکے  
 ہیں۔ دھاتا نے گھر بیٹھ بھائے راکشوں کو خوراک بیج دی ہے  
 اب کہہ کر نوکرہ راون قہقہہ لگا کر سنہا۔

سٹھ کل چار ٹول دسی جاٹو۔ دھو دھو بھالو کہیں سب کھائو  
 اما راون ہی اس ابھیما نا۔ جے سٹھ ٹھک سوت انا نا  
 اور لکھار کر بولا۔ کہ سب پو دھار چاروں طرفوں میں جاؤ اور  
 تہہ باز سب کو پکڑ پکڑ کر کھاؤ ر شوجی کہتے ہیں) سہ بار بی راون  
 کو ایسا ابھیما تھا۔ جیسے شہری جانور ادا پر کو پاؤں کر کے سولہ  
 مانوہ آکاش کو ختم سے گا۔

چلے فاجہ آئیں ماگی۔ کہہ کر بھنڈ پال برسائی  
 تو مرد گر پرس پر چنڈا۔ سول کر پاں پر گھر گری کھنڈا  
 آگیا مان کر اور اپنے ہاتھوں میں گونچیں۔ برہمی، تو مر۔ مارگر  
 تیز کھارے۔ سٹھ، تلوار بنگہ اور پرتوں کے ٹکڑے لے کر راکش  
 چلے

جے اُن ایل نگر نہاری۔ دھار میں سٹھ کھٹک مانس ہاری  
 چوینچ بھنگ کتہ تہہ ہی سو جھا۔ تم دھائے منو جاوا بوجھا  
 جیسے مانس کھانے والے پیچی لال پتھروں کو خن سے  
 لٹھڑے ہوئے گوشت کے ٹکڑے سمجھ کر ان پر ٹوٹ پڑتے ہیں  
 ابیں سو جھتا ہی ہیں کر ان لال پتھروں پر چوینچ لگے سے چوینچ  
 ٹوٹ کر ہمارے لئے دکھ کا باعث ہوئی۔ دیے ہی دیے سمجھ  
 راکش دوڑے۔

نانا یدھ سر چاب دھو جاؤ دھان بل بیر  
 کوٹ لنگور تہہ چڑھ گئے کوٹ کوٹ مذھیرا





اُس کا رتہ فز کہ اس کے سارے کو مل کر آیا۔ پھر ملکہ ناد کو  
دیکھ جان کر اُسے رتہ میں ڈال کر خدائے گھر لے آیا۔

انگد سناہن سنت گڑھ پر گیتو اکیلے  
 رن بانکر اُبالی سنت تک چڑھ کر گیتو  
 اوہر انگد نے سنا کہ پرن کار سہان جی اکیلے ہی تھہرے  
 ہیں۔ تو رن میں بانکا بالی کار گیتو کی طرح اچھل کر تھے پھر چڑھ گئے  
 جھڈہ جھڑوہ کر دھ دھ بندر۔ رام پرتاپ سمر اُتر  
 راون جھون چڑھے دھ دھ وھائی۔ کرپن کو سدا دھیس دھال  
 دھون باز دھاک دھ میں بھر کر دھنوں کے مقابلے میں بٹنے  
 کے لئے دشمنی رام جی کے پرتاپ کو ہر دے میں سمن کر کے راج کے  
 محل پر چڑھ دھڑے اور دشمنی رام جی کی مدد ملی بٹنے لگے۔  
 گلش بہت گھمبھون ڈھیاوا۔ دیکھو نیا چرتی بٹے پاوا  
 ناری برنڈ کر پیٹ ہیں چھاتی۔ اب دو کپی ائے اُتھاتی  
 قہ گلش بہت پڈ کر محل کو گرانے لگے۔ یہ دیکھ کر انکس  
 راج راج سہم گی۔ سب استریاں ہاتھوں سے چھاتی پٹینے لگیں۔  
 ادھ کہنے لگیں کہ اب کی دفعہ دوتھاتی (اچھہ کہنے واسے) بند رکھتے۔  
 کپی پڈ کر تنہہ ہی ڈرید ہیں۔ رام چند کر محسوسنا وہی  
 پچی کر کہہ کھن کے کھسپا۔ کھسپا کر نیچے اُتھاتی کر نیچا  
 دھ گھر گیل مس کر اُتھاتے ہیں۔ باد دشمنی رام چند جیک  
 اتم ہما سنا تے ہیں۔ پھر سونے کے کھسپوں کو ہاتھوں سے پکڑ کر بٹیں

گرتی تھی۔ پھر سے رُک کر کٹک مجھاری۔ لاگے سر سے سچ بل بھاری  
کا ہوا ہی لات چٹپٹہ کیسہ ہو۔ بھجھو نہ رام ہی سو پھل لیٹھو  
وہ دو نو گرج کر دشمن کی فوج کے مدد میں کو نہ بڑے اور اپنی  
بھاری توت بازو سے راکشوں کو کچلنے لگے۔ کسی کو اتنی بھاری کو  
تھک پڑا تے جوئے کہتے ہیں۔ کہ جو تم نے شری رام جی کا بھون نہیں  
کہا سو اب اس کا پھل بھجھو۔

ایک ایک سون مرو ہیں تو رچلا وہیں منٹ  
راون آگیاں بہیں تے جن پھو مہیں دوصی کوٹ  
ایک کو دوسرے سے رگڑ کر ان کے سر توڑ کر پھینکے ہیں وہ

کھایا طرح طرح کے گچھرے اناج صابن بخوری میں نہیں پلن  
میدار سے مر گئے ہیں ؟

چلے کر دودھ کر سبٹ لٹالے۔  
تب تبخیرہ نما پران کر لوبھا  
راون کی سخت کلامی سنکر سب ویر ڈھٹے مٹھ منہ ہو کر لٹے  
جی خبر کر دہ پھر لٹ چلے۔ لٹائی میں موتی کے سائے ڈٹ کر لٹے  
لٹے مٹھانے میں بھی ویر کی شان سج۔ یہ سونج کر آجھن نے  
پرائد کی مٹا چھوڑ دی۔

بہارِ شریعت سب صبر میں یکجا ہو جائے

جیاگئی کئے بھاؤ کی پیکر زونو فہرہ

بہت سے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر انکسٹریسیو حکام  
 اور کبار زمینداروں سے جا بٹرتے انہوں نے پریگھوں اور ترشوں  
 سے مار مار کر سب مارتے اور پھر ان کو ہلاک کر دیا۔

مجھے اثر بھی بھانسن لائے۔ چہی امانتیں آگے  
 گئے کہ کہنے انکے ہنر و فن۔ کہنے کی نیل و بد بوستا  
 شوج کہتے ہیں۔ یہ بات اباز ہے کہ مار سے دیا کی  
 جوئے بھانسنے لگے۔ اگرچہ آگے چلی کہہ رہی تھی باتیں گئے۔ کوئی  
 کہتا ہے۔ انکے ہنر و فن کہاں ہیں؟ طوائف کی نیل اور دھوکا کہاں ہیں؟  
 سچ بول کر کہتا ہوں مانا پیچھم دوار رہا بلوانا کو  
 میگوں ناد تہنہ کرے لڑائی۔ توڑے نہ دوار پر ہم ٹھہرتے  
 ہنر و فن کی نہ جب اپنے دل کو بھرا ہوا تھا۔

وہ بلوان قلعے کے مغربی دروازے پر فٹے۔ وہاں اُن سے میٹھکھ ناد  
پوچھ کر رہا تھا۔ وہ دروازہ بڑا کٹھن تھا اس لئے ٹوٹنے میں نہیں آتا۔  
پون تنہی بھااتی کرو دھا۔ گر جیتھ پر بل کال سم جو دھا  
کو کو نک گڑھ او پر آوا۔ گھر گری بیگھ ناد کہنہ دھاوا  
تب پون گھڑ ہومان جی کے من میں بڑا بھاری کردھ نہا۔ وہ  
کال کے سہمان بھیج کر یو دھا بڑے زور سے گر جا۔ اور کو د کر نکا کے  
قلعہ پر جا دھا۔ اور بھاڑ اٹھا ئے میٹھ نہو کی طرف دیکا۔

میں نے یہ سب کچھ دیکھا۔ وہ کہتا تھا کہ میں نے یہ سب کچھ دیکھا۔

سرکارِ دہلی کے سامنے گر کر ایسے پٹتے ہیں۔ جیسے وہی کے کونڈے  
بھٹ رہے ہیں۔

جہاں ہاں مکھیا جے پاؤں۔ تے پدگہ پر بھٹو پاس جیسا دوس  
کے بھیشن تنہہ کے ناما۔ دوسریں رام تنہہ ہو بچ دھاما  
جن بڑے بڑے پریشان یو دھاؤں کو وہ پکڑتے ہیں ان  
کے پاؤں پکڑ کر مہ شری رام جی کے پاس پھینک دیتے ہیں بھیشن  
جی ان کے نام بتاتے ہیں تو شری رام چندر جی دیا کر کے انہیں بھی  
پرم پد دیتے ہیں۔

کھل منہ دو جا بھیش بھوگی۔ پاؤں گتی جو جا چت جوگی  
اما رام ہر دو چت کر دنا کر۔ بیڑ بھاو سرت موم سی نیسچر  
ہندوٹ راکشس برہمن کا مانس کھانہ والے بھی ہندو  
گتی پاتے ہیں۔ جو یوگیوں کے لئے بھی نہ بھوے۔ شوجی کہتے ہیں  
جے پاربتی شری رام جی بڑے ہما کو مل ہمت اور دیا تو ہیں صاحب چت  
ہیں کہ راکشس نے بھی میرا سر نہ کیا ہے۔ دیر بھاد سے ہی ہما  
خود دھارے نہ ہی۔

وہ ہیں پر مگنی سو جیہ ہانی۔ اس کے پال کو کہتو بھوانی  
اس پر بھو شین نہ بھو شین نہ بھو شین۔ نرمی مند نے پرم ابھالی  
ایا ہر دے میں دھار کر کے نہ انہیں بھی پرم گتی دتھی  
جے پاربتی کہتو تو۔ ایسے کہ پاؤں اور کون ہیں؟ پر بھو کے ایسے کہ پاؤں بھاد  
کو بھی سن کر جو موہ چھوڑ کر ان کا بھجن نہیں کہتے وہ ہما ہندو اور  
بد قسمت پرانی ہیں۔

انگہ اڈو منونت پر بھیا۔ کینہہ درگ اس کہ اور دھیا  
لکا دو وکی سو ہیں کیس۔ متھیں منہ دھوئے منہ جیس  
شری رام جی کہنے لگے کہ انگہ اور ہومان تلخ میں داخل  
ہو گئے ہیں۔ دونوں باز لکا کو لٹ بھرت کرتے ہوئے ایسے  
شو بھا پارے ہیں۔ مانو دھمت دھاجل سمندر کو جو رہے ہوں۔

بھج بل بلو دل دل بل دیکھ دوس کرانت  
کوڈے بھج بھت شرم آئے جہنہ بھووت  
اپنی قوت بازو سے دشمن کے دلوں کو کھیل کر ادھ دیکھ  
کر کو دن ختم ہو گیا ہے۔ ہومان اور انگہ دونوں کوڈ پڑے۔ اور

تھکاوٹ اتار کر وہاں آ گئے۔ جہاں کہ شری رام جی چند جی براجن تھے۔  
پر بھو پد کھل میں تنہہ نامے۔ دیکھ بھٹ کر مومتی من بھانے  
رام کر پا کر جگ نہا سے۔ بھت بھت شرم پرم سکھارے  
انہیں نے پر بھو کے چروں میں سر جھکایا۔ دونوں ہما بھو  
کو دیکھ کر شری رام جی میں بڑے ہمت ہوئے۔ شری رام جی نے  
ان دونوں پر دیا مدد کی۔ جس سے وہ تھکاوٹ رہمت اور بھاد  
شکس ہوئے۔

گئے جان انگہ منہ مانا۔ پھر سے بھانو مرکٹ بھٹ نانا  
جہاں دھان ہندوٹ بل پائی۔ دھانے کر دس سیس دھانی  
انگہ ہومان جی کو گئے جان کر سب باز بھانو یو دھاو ہیں  
لٹ پڑے۔ شام کی تاریکی کا غمہ اٹھا کر دھو کا دھن کر راکشس  
فوج ہر بازووں پر چڑھ مڈری اور دھان کی دھانی بولتے لگے۔  
نیسچرانی دیکھ گئی پھرے۔ جہنہ تنہہ کھٹائے بھٹ بھٹ  
مڈو دل پر بل پچا پچا دی۔ لٹ بھٹ نہیں مانس ہادی  
راکشسوں کی فوج چڑھی آتی دیکھ کر بازو ٹوٹ پڑے اور  
وہ راکشسوں سے کٹ کٹ شبد کرتے ہوئے گم ہوتے ہوئے  
گئے سو تو ہما دل کے یو دھا ہما بلوان ہیں۔ وہ ایک دوسرے  
کو لٹنے کے لئے لٹکارتے ہیں۔ لٹنے لٹنے کوئی بھی ہما  
نہیں ماننا۔

جہاں نیسچر سب کاٹھے۔ نانا برن ملی مٹھ بھادے  
پل جگہ دل سم بل جو دھا۔ کو ٹیک کر تلت کر کو دھا  
بھو راکشس لپ دھا ہما بلوان اور سیاہ رنگ کے ہیں۔ اور بازو  
بڑے بڑے بھاد بھادی شروں والے طرح طرح کے بھلیکے ہیں۔  
وہ تو طرف کی سنیہ بلوان اور یو دھا برابر کی مگر کے ہیں۔ وہ کھیل  
تھاٹے کرتے طرح طرح کے کرتب دکھاتے ہوئے بڑے  
اکروہ سے لڑتے ہیں۔

پرابھ سر دھیں گھنیر سے۔ لرت منہ لپٹا مارٹ لپٹا  
انپ اکھن اڈو اتی کایا۔ بھچلت میں کھننی انہہ مایا  
دھان طرفوں کے یو دھا ہیں میں لڑتے ہوئے ایسے معلوم  
ہوتے ہیں۔ جیسے کہ ہسات اور موسم سرا کے بہت سے



بھاگتے ہوئے راکشس یودھاؤں کو باز اور تھمچ کر پتوں  
 ہٹک دیتے ہیں اور حیران کن کرتے دکھاتے ہیں۔ اُن کے  
 پاؤں پڑ کر سمندر میں پھنکتے ہیں۔ وہاں مگر عہد۔ ساپ اور جھیلیاں  
 انہیں پکڑ کر کھاتے ہیں۔  
 کچھ مارے کچھ گھائل کچھ گرہ چڑھے پر اُسے  
 گر جیس بھاؤں بل ٹکھ رہا دل بل بل بھیلے  
 کچھ ملے گئے۔ کچھ زخمی ہوئے۔ کچھ جاک کر قلعے پر  
 چڑھ گئے۔ رجمہ اور ہندو دشمن دل کو اپنے بل سے جھا کر گئے  
 رہے ہیں۔

نسا جان کپی چار نیوانی۔ آئے جہاں کو سلا دھنی  
 رام کو پا کر حنہ اسبھی۔ بھٹے بگت شرم باز تہی  
 رات پڑی ہوئی جان کر باز سینا کے چاؤں دل وہاں  
 آئے۔ جہاں کو دودھ تہی شری رام چند دی تھے۔ شری رام جی نے  
 سب پر کر پادشہ کی۔ جس سے سب باز تازہ دم ہو گئے۔  
 اہل و سامان سچو سنکارے۔ سب سن کہیسی سبھٹ جھماکے  
 آدھا کٹک کہنہ سنگھارا۔ کہہ ہو بیگ کا کر بیٹے بجارا  
 اوہرے میں دس مکھ راہن نے اپنے سب منتزیوں کو  
 بلایا۔ اور جو جویو دھا ملے گئے تھے۔ وہ سارا حال انہیں کہہ  
 سنایا۔ اُس نے کہا کہ باز سینا نے آدھی راکشس خوج کھنایا  
 کر دیا ہے۔ اس لئے آپ لگ جلی دھا کر بیٹے۔ کہ اب کیا اُمانے  
 کیا جائے۔

مالیہ دنت اتی جڑو نہا چہ۔ راون مات پتا منتری  
 بولا چن تپتی اتی پاؤں۔ سنہوتات کچھ موڑ کھاؤں  
 مالیہ دنت نام کا ایک بہت ہی بوڑھا منتری تھا۔ وہ  
 راون کی مانا کا پتا (مانا) تھا۔ شری شری تھا۔ بہت ہی  
 پوتہ ختی جھڑے بھی بولا۔ کہ سچے تات! کچھ میری بات بھی  
 سنو۔

جب تے تمہرے سینا سر آئی۔ اسلگن ہو ہیں نہ جا ہیں بکھالی  
 بید پڑاں جاس جس لگا یو۔ رام ٹکھ کا ہوئے نہ سکھ پاؤ  
 جب سے تم سنی کو ہلائے ہو۔ تب سے اتنے

بادل ہم اسکے پر سے ٹوٹے لڑ رہے ہیں۔ اکین اور اتی کا باہمی  
 راکشس سینا کے دو سینا پتی تھے۔ انہوں نے جب دیکھا کہ راکشس  
 سینا بے دل ہو گئی ہے۔ تو انہوں نے باز سینا کو بچھاڑنے کے  
 لئے ایک مایا رچا۔

بھینو نمش جہنہ اتی انھیا را۔ برشتی ہوئے دودھ اہل چھارا  
 بل جیریں وہاں سخت تاریکی چھا گئی اور خون سپرد دل اور  
 خاک کی بادش ہوئے گی۔

دیکھو نمش شرم دس گپی دل بھینو کھبھار  
 ایک ہی ایک نہ دیکھی جہنہ تھنہ کر ہیں پکار

دس طرفوں میں سخت اندھیرا دیکھ کر باز سینا میں بھگدیر  
 پھا گئی۔ ایک کو دودھ دکھائی نہیں دیتا۔ سب ادھر ادھر چلے دیکھا

کر رہے ہیں۔  
 سکل مرم راکشہ تاک جانا۔ لئے بول انگر سہو مانا  
 سما چار سب کہ سمجھائے۔ سخت کوپ کپی کچھ دھلے  
 شری راکشہ ناتھ جی نے سب جید کو جان لیا اور انکو اور  
 جہنہ کو جاک سب بات سمجھا دی تھے۔ ہی دھن کے سمان بل  
 ملے کپی شریٹھ انگر اور جہنہ ملیش کھا کر دھڑے ہوئے۔

بچی کر پیل شس چاٹ چڑھاوا۔ پاک سایک سپر جیلاوا  
 جیو پکھن کھنوں تم ناہیں۔ گیان اُسے جے سنیہ جاہیں  
 مہر کر پاؤ سگوان شری رام جی نے ہنس کر جش چڑھا کر  
 خندا چن بان چلاوا۔ جس سے چاروں طرف روشنی ہو گئی۔ کہیں اندھیرا  
 نہ رہا۔ جیسے گیان کے پر کاغ ہوئے پر سب شکایتیں مٹ  
 جاتی ہیں۔

مجاؤں بل ٹکھ پائے پرکسا۔ دھلے شرم بگت شرم تراسا  
 سہو مان انگرن گاہے۔ ہانک سخت تہی چر سہا بے  
 رچیم اور ہندو نمشی پاک تازہ دم اور بے خوف ہو کر پرست  
 ہو کر دھڑے۔ شہان اور انکو رن میں جوش سے گرج اُٹھے۔

اُن کی آواز سنکر راکشس سینا بھاگ کڑی ہوئی۔  
 جھاگت جھٹ ٹکھن ہر دھنی۔ کر ہیں بھاؤ کپی اور بھگت گمنی  
 گھر پڑا رہیں ساگر ماہیں۔ مگر آگ جش خضر دھرا ہیں

لما کہ کر باندھان شری رام جی اب راون کو مارنا ہی چاہتے ہیں۔  
 سو اچھے گھنٹہ بہت دیر باوا۔ تب سیکر پ بولیں گھنٹا ناوا  
 کو تک پرات کیسے ہو مورا۔ کہ یہ پھول بہت اچھے کا تھوڑا  
 دو راون کو دیکھ کر کہہ کر اٹھ کر چلا گیا۔ تب میگھ ناد جوش  
 میں آکر لولا۔ سویرے میرے ہاتھ کا کرتب دیکھنا۔ نہیں بہت  
 کچھ کر دے گا۔ جو کچھ بھی لگی کو کرنے دے گا رانوں کا نہیں  
 ورنہ کر دے وہ حضور اہم گا۔ اور تختات میں اتنا کچھ کر دے گا  
 کہ میرے بیان سے باہر ہے۔

نن ست پن جھوسا اوا۔ پریتی سمیت انکے بیٹے  
 کرت پچار پھینو بھوسا دا۔ لگے گی پتی چھوڑ دوارا  
 پتر کے پتی سنکر راون کو اپنی فوج کا یقین ہو گیا اس  
 نے پیہم کے ساتھ میگھ ناو کو گود میں بٹھالیا۔ دھار کر سٹے  
 کرتے ہی سویرا ہو گیا۔ باز سینا پھر چاروں دروازوں پر آتی  
 کو پ کینہہ ڈنگٹ کر گھیرا۔ نکر گلاں بھیٹو گھنٹا  
 بیدہ آیدہ کر پھر دھاتے۔ گڑھے تے پر بہت بکھر دھاتے  
 بازوں نے ہیش میں آکر دو گم قلعے کو گھیر لیا۔ نکر بھریں  
 کرم پچ گیا۔ راکش بہت طرح کے ہتھیارے کر دے  
 اور انہوں نے قلعے پر سے پھاڑوں کے ٹکڑے باز سینا پر لگے  
 دھاتے ہی دھڑکے کو ہتھ بیدہ بدھی گولا چلے  
 گھنٹا تے گھنٹا ہی بات کرتے جن پر سے کے ہاتھ  
 مرکٹ پکٹ پکٹ جھٹ گھٹ نہ نشت تن جو تر بے  
 گھنٹا تے ہی گڑھے پر چلا دیں جھٹ ہو تھنہ نیچر بے  
 انہوں نے پر تھوں کے کر دے دھڑوں ٹکڑوں کو گرا پھا جات  
 جھات کے گئے چلے گئے وہ گئے پھٹ کر ایسے لگتے ہیں  
 جیسے جھل گڑھی ہو۔ یو دھا ایسے گرج رہے ہیں۔ باورے  
 کال سے بادل میں۔ وکٹ باز یو دھا وٹ کوڑنے ہی کٹ  
 جاتے ہیں۔ ان کے کیمے چھنی ہو جانے ہیں۔ لیکن پھر بھی  
 وہ حوصلہ نہیں ہارتے۔ وہ ہار اٹھا کر قلعہ چھینتے ہیں۔ مگر  
 پھاٹل کے نیچے آکر جو راکش میں جگہ پر ہوتا ہے وہی  
 ٹھہرا رہا ہے۔

اشکل حمد ہے جس کہ جن کو بیان نہیں کیا جاسکتا۔ دیدار پالوں  
 نے جن کی مہما کو گمایا ہے۔ ان شری رام جی سے مجھ ہم کر کبھی  
 کسی نے سکے نہیں پایا ہے۔

ہر نیچہ بھرا تا بہت مدھو کیڈھ بوان  
 جیسے مارے سوئی اور تر پور کر پاسدھو بھوان  
 جنہل نے ہر نیچہ بہت ہر نیچہ کو اور بوان  
 دھو کیڈھ کو مارا تھا۔ وہ ہی کر پاس کے سمندر ہو گان شری رام  
 جی کے روپ میں اوتار دھار کر پکٹ ہوئے ہیں۔

## ماس پاراں

### پچیسواں و شرام

کال روپ کھل بن دھن گنا گار گھن بودھ  
 سو بر پتی جیسے سو ہی تاسوں کون پرودھ  
 وہ کال مدھو دشت روپی بن کو جسم کرنے دے  
 گھنوں کے جھٹ اور ادھیاں گھن ہیں۔ شو جی اور برہما  
 جی بھی جن کی سیوا کرتے ہیں۔ ان سے دشمنی نہیں  
 پر ہر پتر و دیو جو بدیم ہی۔ بھو کر باندھی پریم سینی  
 تا کھن بنان سم لگے۔ لگی آٹھ کر جا ہی ابھارتے  
 اس لئے ان کے ساتھ ریکنا چھوڑ دو۔ اور جانی  
 جی کو ان کے حواسے کر دے۔ پھر کر پا کے بھٹا پریم پیارے  
 شری رام جی کا بھن کر دے۔ مالیدنت کے بن رامن کر مان کی طرح  
 لگے۔ دو لولا۔ ارے بد نصیب! منہ کالا کر کے یہاں سے چوہ  
 پور جیسے سی نہ تو مریٹوں تو مری۔ اب جن میں دیکھا کسی مری  
 تھیں لینے من اس انومانا۔ بدھنیو بہت ہی کر باندھانا  
 تو دیکھا ہو گیا ہے۔ نہیں تو تجھے بھی مار دیا۔ اب  
 میری آنکھوں کے سامنے سے دھڑ بھڑا۔ مجھے اپنا نہ نکھا  
 راون کے بن ڈر جنوں کے سنکر مالیدنت نے من میں پتھیں کر



میگھ نادین شرون اس گڑھ پٹی چھینک آئے  
انچو پیر درگ میں سنگھ چلیو بجا آئے

میگھ تادوئے جب اپنے کانوں سے سنا کہ بانوں نے  
چھوٹو کو گھیر لیا ہے۔ تو دیر بہار ہو دھا۔ تلخے سے آڑا اور ڈنگا بجا  
کر ان کے سامنے چلا۔

کھنٹہ کو سلا دھیس دے دھیرا۔ دھنوی سکل لوک بکھسیانا  
کھنٹہ تل قیل وید سنگر لیا۔ اچھو مٹو مٹو تل سبھیوا  
میگھ ناد نے پکار کر کہا۔ بشہر آتو دھنوی دھاری  
اور دھتی دھو بھائی کہاں ہیں؟ تل قیل۔ دودو سنگر لیا اور بل کی حد  
انگہ اور سہمان کہاں ہیں۔

کہاں بھیشن بھیرا نا دروہی۔ آج سب ہی پٹھ مار چوں اہی  
اس کہ کھٹن بان میں رھانے۔ انخیمہ کرو دھ شرون لگناتے  
بھائی سے غداری کرنے والا بھیشن کہاں ہے؟ آج میں سب  
کو اور اس وٹھ بھیشن کو تو ضرور ہی ماروں گا۔ ایسا کہہ کر اس نے  
دھنٹ کھٹن بان چڑھا کر جوش میں آکر اسے کان تک کھینچا۔  
سہر سہو سو چھاڑے لاگا۔ جن پٹھ دھا وہیں پٹھ ناگا  
جھٹھ تھنہ پرت دیکھتے ہیں باز۔ سنگھ مٹوئے مکے تپتی اور سر  
وہ ایک ساتھ بہت سے بان چھوڑتے لگا۔ وہ بان کیا  
تھے۔ مانو بہت سے پھنٹل داسے سانب دڑے جارہے ہوں۔  
ابو دھو ہر باز کھٹل مکر اور مکر کرتے ہوئے دکھائی دینے لگے۔ اس  
وقت کوئی بھی باز دھو میگھ ناد کا سامنا نہ کر سکا۔

جھٹھ تھنہ بھاگ چلے گی ریچھا۔ لیسری سب ہی جڈھ کے ایچھا  
سو کی بھاٹو نہ رن تھنہ دیکھا۔ کینس جینی تیران اویشا  
ریچھ اور باز اوہر اوہر بھاگ نکلے۔ سب کو بڈھ کرنے کی  
خواہش بھول گئی۔ دن بھوی میں ایسا کوئی باز اور پیچھ دکھائی نہ  
پڑتا تھا جس کو میگھ نلہ کے بالوں نے قریب المگ نہ کر دیا ہو۔

دس دس ہر مارے سی پر سے بھونگی کپی پیر  
سنگھ ناد کر گر جا میگھ ناد بل دھیسر

پھر اس نے سب کو دس دس بان مارے۔ باز پودھا  
لکھڑا کر زمین پر گر پڑے بلوان اور دھیر میگھ ناد شیر کی طرح گرجنے

لگا:

دیکھ پون مست لگن بہالا۔ کرو دھ دنت جن دھائیو کالا  
مہا سبیل ایک ترٹ اپارا۔ اتی بس میگھ ناد پر ڈارا  
ساری باز فوج کو دیا کل۔ دیکھ کر پون مست سہمان ہی  
کرو دھ میں بھر کر ایسے دودھ سے مانو کال پڑھا آ رہا ہو۔ انہوں نے  
فوراً ہی ایک بڑا بھاری پہاڑ اکھاڑا اور بڑے طیش میں بھر کر  
اُسے میگھ ناد پر پھینک دیا۔

آوت دیکھ گینو نیچہ سوئی۔ رتھ سار رختی ترگ سب کھوئی  
بار بار پچھا۔ سنو مانا۔ نیکٹ نہ آو مر دم سو جانا  
پہاڑ کو آتا دیکھ کر میگھ ناد خود تو آکاش میں اڑ گیا لیکن  
اُس کے رتھ سار رختی اور گھوڑے چور چور ہو گئے۔ سہمان جی اُسے  
بار بار طقت آزمائی کے لئے لٹکارتے ہیں۔ لیکن وہ نزدیک  
نہیں آتا۔ کیوں کہ وہ سہمان جی کے بل کے بھید کو جانتا تھا۔  
رگھو پتی نیکٹ گینو گھنٹ ناوا۔ نانا بھانت کرے سی دوباوا  
استر ستر آیتھ سب وارے۔ کو تک میں پر بھو کاٹ نوارے  
تب میگھ ناخہ شری رگھو ناخہ جی کے پاس گیا۔ اور طرح طرح  
کی گاہاں بگنے لگا۔ اُس نے اُن پر طرح طرح کے استر ستر اور  
ایک پرکار کے ہتھیار چلائے۔ لیکن پر بھو نے کھیل میں سب کو کاٹ  
کر پھینک دیا۔

دیکھ پرتاب موڑھ کھسیانا۔ کرے لاگ مایا بدھی نا ناوا  
جے کوڈ کرے گڑھ کھسیلا۔ ڈرا پڈے گہر سوئیپ سپیلا  
شری رام چندر جی کے پرتاب کو دیکھ کر میگھ ناد کھسیانہ  
ہو گیا۔ پھر وہ بھانت بھانت کی مایا کرنے لگا۔ جیسے کوئی شخص  
سانپ کا چھوٹا بچہ ہاتھ میں لے کر گڑھ کو ڈرا کر اُن سے کھیل کرے  
جاس پر بل مایا لیس سو پر پٹی بڑھوٹ  
تاہی دکھاوے لشیچر ج مایا مٹی کھوٹ  
شو جی سے لے کر بہا جی تک جتنے بھی بڑے بڑے  
اور چھوٹے سے چھوٹے پرانی ہیں۔ وہ سب جن بے بھر کی ہا  
بلوان مایا کے دس میں ہیں۔ نیچ بڑھی میگھ ناد اُن پر بھو کو مٹی  
اپنی مایا دکھلاتا ہے۔

پر بت کے سمان چلتی تھا گو رے رنگ کا شریر ہے جن میں کچھ لال  
میں ملی نہئی ہے۔ ادھر راون نے بھی بڑے بڑے یو دھا بھیجے۔  
جو بہت سے استر ستر لے کر دوڑے۔

مجموعہ دھڑ بٹپ آیدہ دھاری۔ دھائے کی جے ادم نگاری  
بھڑے سکل جو رہی اس جوری۔ ات اُت جے اچھا نہیں تھوڑی

بازا حقوں میں پہاڑ اور درخت بوی ہتھیار لئے اور تیز  
ناخنوں سے مسلح ہو کر شری رام چند جی کی جے پکارتے ہوئے دھڑے  
بازو دھڑا کٹس ایک سے ایک گتھم گتھا ہو گئے۔ ادھر اوہر دونوں

میں اپنی اپنی فتح کی بڑی زبردست خواہش بنی ہوئی ہے۔  
مٹھکھنہ لائنہ دانہہ کامیں۔ کی جے میل مار پی واپس  
مارو مارو دھڑ دھڑ مارو۔ بیس تو رہے بھڑا اپارو  
بازمکوت اور لائنوں سے مارتے ہیں۔ دانتوں سے کاٹتے ہیں۔  
دے شیل باز انہیں مار کر پھڑاٹتے ہیں۔ مارو۔ مارو۔ پکڑو۔ پکڑو پکڑو  
کر مارو کو۔ سر نوڑو۔ اور بازو پکڑو کر اکھاڑو الو۔

اس زور پوری رہی نو کھنڈا۔ دھا دیں جھنہ تھنہ رند پر چنڈا  
دیکھیں کو تک نہ ستر برندا۔ کھنڈک بھنڈک بھنڈک بھنڈک  
نو کھنڈوں پر ایسی آواز گونج رہی ہے۔ پر چند دھڑا دھڑا  
دوڑ رہے ہیں۔ آکاش میں دیناؤں کے گروہ یہ لڑائی کا تماشا دیکھ رہے  
ہیں۔ انہیں بھی تو دکھ دج راکشس قابو پاتے ہوئے نظر آئیں اور  
کبھی آنند رجب بازوں کا پڑا بھاری دکھائی دے جاتا ہے۔

دھڑ دھڑ گار بھڑ بھڑ جھبھو اوپر دھڑ دھڑاٹے  
جن انگار را سنہ پر مرنک دھوم رہو جھانے  
خون سے گڑھے بھر گئے۔ اور اس پر دھول اڑا کر پڑہی ہے  
وہ دردناک منظر ایسا ہے۔ مانو انگاروں کے دھیر پر موت کا دھواں  
بھا رہا ہو۔

گھاٹل بیر برا جہیں کیسیں۔ کسمت کسک کے ترو جہیں  
لچھن میگھ نادو جو دھا۔ بھر ہیں پر سپر کراتی کرودھا  
گھاٹل ہوئے یو دھا پرتھوی پڑے ہوئے شوبھا پارے  
ہیں۔ جیسے پھوٹے ہوئے لمبیوئے پیر ہوں۔ لگشمن اور میگھ نادو  
بہادر ویش میں آکر ایک دوسرے سے بھڑتے ہیں۔

نہج چڑھ برش پبل انگار۔ مہی تے پرگٹ ہو میں جل مھارا  
لانا بھانت پپاچ لپاچی۔ مارو کاٹو دھن ہو میں ناچی  
آکاش میں آکے چڑھ کر مہ بہت سے انگارے برسے

لگا۔ پرتھوی سے جل کی دھارائیں پرگٹ ہونے لگیں۔ بھانت بھانت  
کے بھوت اور بھوتنیاں مارو کاٹ ڈالو کی آواز کرتے لگیں۔

شیشا پور پر دھڑ دھڑ مارا۔ برشے کسمتوں میں پلہ پلہ چھاڑا  
برش دھڑوری کینہہ سی انہی مارا۔ سو کھنڈہ اپن ہاتھ لپارا  
وہ کبھی تو دھنڈر گنڈا پیپ، خون بل اندھیاں برساتا

نقا اور کبھی بہت سے پتھروں کی بارش کرتا تھا۔ پھر اس نے دھول  
برب کر ایسا اندھیرا کر دیا کہ اپنا ہاتھ پار بھی نہیں سو جھٹکتا تھا۔

کیسی اکلانے پایا دیکھیں۔ سب کمر مران بنا ایہی لیکھیں  
کو تک دھڑو رام منکاٹے۔ جھنہ سہیت سکل کپی جانے

مایا دیکھ کر یاز فوج دل چھڑ پٹھن سبھی سوچنے لگے کہ سیلج  
میگھ نادو کی مایا جیتی رہی۔ تو اس حساب سے تو سب کی موت ہوئی  
سمجھو۔ یہ تماشہ دیکھ کر شری رام چند جی مسکرائے۔ انہوں نے جان  
لیا کہ بازو دل نہ کے مارے سہم گئے ہیں۔

ایک بان کاٹی سب مایا۔ جھکے دن کہ ہر نگر نکایا  
کر پا دھڑا کپی بھاٹو بھگے۔ جھنہ پر بل رن رہیں ترو کے

تب شری رام جی نے ایک ہی بان سے مایا کاٹ ڈالی۔ مانو سوج  
نے مہا اندھکار کو لٹھ کر دیا جو۔ پھر انہوں نے بازو بھاٹوں پر

کر پا دھڑا کپی جس سے وہ ایسے پر بل ہو گئے کہ لڑائی سے روکنے بھی  
نہیں دیتے تھے۔

اس ایش ماگ رام ہیں انگار آدی کپی ساٹھ  
لچھن چلے کرودھا ہوئے بان سراسن ہاتھ

شری رام جی کی آگیا مانگ کر لچھن جی کرودھا میں بھر کر ہاتھوں  
میں دھنش بان لئے ہوئے انگار دوسرے بازو دھاؤں کو ساتھ

لے کر پہلے۔  
چھنچن میں اربابو بسالا۔ ہم گری نیچہ تو کچھ ایک لالا

اہل دسانن سمجھٹ پٹھائے۔ نانا استر ستر کھہ دھائے  
ان کے ہال نیر ہیں۔ چھاتی چڑی ہے۔ اور بازو ایسے ہی ہمال



ایک ہی ایک سکے نہیں جیتی۔ نہ چھوڑ چل کر سے انتہی  
 کر دودھ و نت تب بھینٹو انتہا۔ بھینٹو رتھ سار تھی نہ مٹتا  
 ایک دوسرے کو حیت نہیں سکتا۔ میگھ ناد بہت داد  
 پنج اور دھرم دودھ کرنی کرتا ہے۔ تب شری لکشن جی بہت جوش  
 میں بھر گئے۔ انہوں نے میگھ ناد کے دتھ کو فدا توڑ ڈالا اور ساتھی  
 کو مار دیا۔

نانا پدھی پر دم کر سیشا۔ راجپس بھینٹو پران اوسیشا  
 راون لڑت پنج من الو مانا۔ سنگھ بھینٹو ہر بھی مہم پرانا  
 لکشن میگھ ناد ہر طرح کے وار کرنے لگے۔ جس سے میگھ ناد  
 قریب المرگ ہو گیا۔ تب میگھ ناد نے اپنے من میں سوچا کہ اب تو  
 میرے پران ہی لے گا۔ بڑا بھاری سنگھ آن پہنچا۔  
 میر گھانسی چھار بیسی مہائی۔ تیج پٹنچ پٹنچ اور لاگی کو  
 ہو کر چھائی بھیتی سکتی کے لاگیں۔ تب چلی گئیو نکٹ بھیتی لگیں  
 تب میگھ ناتھ نے دیر گھانسی رہا دروں کو ہلاک کر نیوال  
 شکتی لکشن پر دے ماری۔ وہ تیج پٹن شکتی لکشن جی کی چھاتی میں لگی۔  
 شکتی کے لکٹے ہی لکشن جی کو تھوڑا چھائی لکٹی۔ تب میگھ ناد بیدھر کر  
 ان کے نزدیک چلا گیا۔

میگھ ناد سم کوٹ سہت جو دھار ہے اٹھائے  
 جگت آدھار ایشیش کھٹے چلے کھینچا ہے

لکشن جی کے شریر کو سو کر دے میگھ ناد کے سمان بلوان پودھا  
 اٹھانے لگے۔ لیکن جگت کے آدھار سر دپ شری لکشن جی ان سے  
 کیسے اٹھائے جاسکتے تھے؟ تب وہ ہار مان کر شرمندہ ہو کر چلے  
 گئے۔

سنو گر بجا کر دودھ اٹھل جاسو۔ جارسے بھون جادی دس اسو  
 سک سنگرام جیت کو تاہی۔ بیلو میں سر تراگ جگ جاسی  
 شو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! سنو جن کی کر دودھ گئی چودہ لوگوں  
 کو ایک آن ہیں بھسم کر دیتی ہے۔ اور جن کی سیوا پوتا منش اور سب  
 جڑ جیتن پانی کرتے ہیں۔ ان لکشن جی کو بھلا سنسار میں کون حیت  
 سکتا ہے۔

یہ کو تو ہل جانے سوئی۔ جا پر کر پاپا رام کے ہوئی۔

سندھیا بھی بھر دودھ باہمی۔ لکے سنبھارن پنج پنج مانی  
 اس لیل کو وہی جان سکتا ہے۔ جس پر کہ شری رام جی کی  
 کر پاپو۔ شام ہونے پر دو طرفت کی سنیاداپس لوٹ پڑی۔ اور  
 مدو طرفت کے سنیادپتی اپنی اپنی سنیاد کی دیکھ بھال کرنے لگے۔  
 بیابک برہم اجت بھونیشور لکشن کہاں لکشن کو کر دونا کر  
 تب لک نے آئیدو سنو مانا۔ پنج دیکھ پر بھونائی دیکھ مانا  
 دیا پاک، برہم، اچے، برہانڈ کے سوامی اور دیا کے بھنڈل  
 شری رام چند جی نے پوچھا لکشن کہاں ہے؟ تب تک سنو مان جی  
 انہیں اٹھا کر لے آئے۔ چھوٹے بھائی کو اس مردہ حالت میں دیکھ  
 کر پر بھو بہت ہی دکھی ہوئے۔

جامونت کہہ سید شیشا۔ لکنا رہے کو پٹھنی لکینا  
 دھڑ لکھو روپ گینو سنو مٹتا۔ آئیدو بھون سمیت مٹتا  
 جامونت نے کہا۔ کہ لکنا میں سکھین نامی دیر تھاپے اس  
 کو یہاں لانے کے لئے کسی کو بھیجنا چاہئے۔ سنو مان جی چھوٹا روپ  
 دھڑ کر گئے اور سکھین دیکھو سمیت اس کے گھر کے نور اہی اٹھا لائے  
 رام پادار بند سیرناٹیدو آئے سکھین۔

کہا نام گری او شندھی جاہو لون ست لین  
 سکھین دیکھ آئے ہی شری رام چند جی کے چرن مکوں میں  
 سر لوایا اور کہا۔ کہ ہے سنو مان! دودھ مانا چل بربت پر سے سنجیوئی بوٹی  
 لینے جاؤ۔

رام چرن سر سرج اور رکھی۔ چلا پڑ بھون ست بل بھاکھی  
 اہاں دوت ایک مر م جنادا۔ راون کال بھی گرہ آدا۔  
 شری رام جی کے چرن مکوں کا ہر دے میں دھبان کر کے  
 پون کمار سنو مان جی اپنی طاقت کا سب کو یقین دلا کر چلے۔ آدھر  
 کسی جاسوس نے راون کو یہ اطلاع پہنچا دی۔ تب راون کال بھی  
 کے گھر آیا۔

دس مکھ کہا مر م تیہی سنا۔ پٹی پٹی کال نیہی سر و دھنا  
 دیکھت تھہ ہی بھو جیہیں جارا۔ تاش پتہ کو روکن پارا  
 راون نے اس کو سارا حال کہہ سنایا۔ کال نیہی سنو سیر  
 پٹینے لگا۔ اس نے راون کو کہا۔ کہ آپ کے دیکھتے دیکھتے جو ہوا دیر

اباں بھٹیں میں دیکھتیوں بھائی۔ گیان دشتی بل موہی اوجھیکاٹی  
وہ بولا۔ راون اور رام میں بڑا گھسان کارن پڑا ہے۔ بلا شک  
دشتی شری رام جی ہی جیتیں گے۔ میں یہاں بیٹھا ہی سبب یہ دھکا حال  
دیکھ رہا ہوں۔ ہے بھائی! مجھ میں دودھ دشتی کی بڑی شکنتی ہے۔  
ماگہل تھیں دینہہ کھٹل۔ کہہ کی نہیں اکھاؤں تھوہیں جل  
سر مجن کر آتے آوہو۔ دچھا دیئوں گیان جیہیں پاوہو  
سہمان جی نے اُس سے جل مانگا۔ تو اُس نے کھٹل دے دیا۔

سہمان جی نے کہا کہ اتنے تھوڑے جل سے میری پیاس نہیں بجھے  
گی۔ تب وہ بولا۔ تالاب میں نہا کر خوراک یہاں چلے آؤ میں تب تمہیں  
گرم تر دے دوں گا۔ جس سے تم گیان کو پراپت کر لو گے۔

سر بیٹھت کسی بد گہا مکر میں تب اکھان  
مادی سودھو دودھ دین چلی گئی چڑھ جان  
تالاب میں پاؤں رکھتے ہی ایک مچھلی نے سہمان جی کے  
پاؤں کو کاٹ لیا۔ تب تو سہمان جی گھبرائے سہمان جی نے اُس مچھلی کو مار  
ڈالا تب وہ دودھ شری پارک بھان پر چڑھ کر آکاش کو چلی۔

بکی تو درس مچھلیوں تشایا۔ مٹا تات منی بر کر سا پا  
منی نہ ہوئے نہ نیچر گھورا۔ مانہو سنیتہ یجن کہی مورا

اُس نے کہا۔ ہے سہمان! آپ کے درشن سے میں پاپ بہت  
مہ گئی۔ ہے تات! منی شری شیط کا شاپ مٹ گیا۔ ہے بازاریہ

منی نہیں ہے۔ بلکہ ایک بھیانک راکش ہے میرا یجن سچ مانو۔  
اس کہہ گئی اپچھرا جیہیں۔ نیچر نکٹ گئیو کہی تھیں

کہہ کی منی گرو دچھنا لیہو۔ پاچھیں ہم ہی منتر تھہ دسہو  
ایسا کہہ کر وہ اسپر اجمنی کے سراپ سے مچھلی بنی ہوئی

نئی اپنے اصلی روپ کو پارک چلی گئی۔ اُس وقت سہمان جی راکش  
کال بنی کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہے منی! پہلے گرو دکشا

نے لیجے اور نیچے مجھے گرم تر دینے۔

سر لٹ گرو لپیٹ پھارا۔ نچ تن پر گئی مرقی بارا  
رام رام کہہ چھاڑ پیسی پراتا۔ سن من ہرش چلیتہ سہمانا

سہمان جی نے اُس کے سر کو اپنی پونچھ میں لپیٹ کر اسے  
مار دیا۔ مرتے وقت اس نے اپنا اصلی راکش روپ پڑھ

لکا کوجلا کر صاف نکل گیا۔ اُس کا راستہ کون روک سکتا ہے ؟  
بھی رگھو پتی کر دھت اپنا۔ چھاڑ موہنا تھہ مرشا جلیپنا  
نیل کچ تن سندھ سیاما۔ ہر دے راکھ لوچن ابھیہر اما  
اس نے شری رگھو ناٹھ جی کا بھجن کر کے اپنا کھیان کر دیا۔  
ہے ناٹھ! جھوٹی لک بک چھوڑ دو۔ اکھوں کو شکہ دینے دے  
نیل کل کے سمان سندھ شام شریہ کا اپنے ہر دے میں دھیان

دھرو۔  
میں تیں مور موڑھنا تیاگو۔ ہما موہنی سو نت جھاگو  
کال بیاں کر پھچھٹ جوتی۔ سینے ہوں سمر کر جتنیے سوئی

استکار، ممتا، موہ کو تیاگ دو۔ گیان روپی رات میں سو  
رہے ہو۔ سو جاگ اٹھو۔ جو کال روپی سانپ کو بھی ڈرپ کرنے

والا ہے۔ کیا کہی وہ خواب میں بھی لڑائی میں جیتا جاسکتا ہے ؟  
سن وہ سن کھڑے ریمان اتنی تھیں من کیہ نہ بچار

لام دوت کر مڑوں برو یہ کھل رن مل بھار  
کال بنی کی ان باتوں کو سنکر راون آگ بگولا ہو گیا۔ تب

کال بنی نے من ہی من میں دچا کر کیا کہ دشت تو مہا پاؤں میں دبا  
تھا ہے۔ اس نے اس کے ہاتھوں سے مرے کی بجائے تو یہ کہیں

بہتر ہے۔ کہ شری رام جی کے دوت کے ہاتھوں مارا جاؤں۔  
اس کہہ چلا چلیسی لک مایا۔ سر مند بر باگ مٹ یا

مارت سٹ دیکھا شچھہ آشرم۔ منی ہی بوجھ حل پوں جانے شرم  
وہ من میں ایسا دچا کر کے چلا۔ اور راستے میں مایا رچائی۔

تالاب مند اور سندھ باغ بنایا۔ سہمان جی نے سندھ آشرم دیکھ  
کر سو جا کہ منی سے پوچھ کر حل پی لوں۔ جس سے شکاٹ دودھ ہو جائے

راچیس گیٹ پیش تھہ سوہا۔ مایا پتی دوت ہی چہہ موہا  
جائے پون بہت ناٹھ مانٹھا۔ لاگ سو کہے رام گن گھا قفا

راکش وہاں کپٹ سے منی کا بھسین بنائے شو بھا پارہا  
تھہ وہ مود کہ اپنی مایا سے مایا کے سوامی شری رام جی کے دوت کو

موہ میں ڈالنا چاہتا تھا۔ پون کمار سہمان جی نے اُس کے چروں میں  
جا کر سر جھکایا۔ وہ گئی شری رام جی کے گھنوں کی گھٹا میں کہنے لگا۔

ہوت جہاں راون رام تیں۔ جتہیں رام نہ سنیتہ یا مہیں



کیا۔ اور رام رام کہہ کر پران تیاگ، نیچے اس کے منہ سے رام رام  
کاست بدھن کر ہونامان جی بہت پرست ہوئے۔ اور آگے چل پڑے  
دیکھا سیل نہ اور شدھ جینہا۔ سہسا پئی اپار گری لینہا  
گہ گری لشی تھو دھا وندت بھینو۔ اور وہ پڑی اوپر کپی گینو  
ہونامان جی دونوں چل پرست پر پیچھے۔ لیکن سنجونی بونی کو  
تبہجان سکے۔ تب انہوں نے ایک دم بھاڑ کو ہی اکھاڑ لیا۔ پہاڑ  
کو لے کر ہونامان جی رات کو ہی آکاش ماہک سے دودھ کر چلے۔ اور  
ایودھیا پوری کے ادھر پہنچ گئے۔

دیکھا بھرت لیسال اتی نیچر من الومان  
بنو بھر سالیک مار سٹو چاپ ستر دن لگت بان

بھرت جی نے آکاش میں بہت ہی بڑے بھاری شریر  
دھاری کو دیکھا۔ تب انہوں نے من میں سوچا۔ کہ یہ کوئی راکش  
ہے، اُنہر نے کائنات تک دھنس کو کھینچ کر بنا چل کا ایک  
بان مارا۔

پر سٹو مورچھ ہی لاگت سالیک سترت رام رام رکھو نایک  
من پر پیچن بھرت تب دھلے۔ کہی سمیپ اتی آتر آئے  
بان لگے ہی ہونامان جی رام رام کہہ کر بے ہوش ہو کر زمین  
پر گر پڑے۔ رام رام کے پیارے بچپن کو سنکر بھرت جی دوسرے  
اور بڑے بے قرار ہو کر ہونامان جی کے پاس آئے۔

بکل بلوک لبیس اُر لاوا۔ جاگت نہیں بہت بھانت جگا  
مکھ ملین من بھٹے دکھاری۔ کہت بنجن بھر لوچن باری  
ہونامان جی کو دیکھ دیکھ کر بھرت جی نے انہیں چھاتی  
سے لگا لیا۔ انہوں نے بہت طرح سے ہونامان جی کو جگایا۔ لیکن  
وہ جاگتے نہ تھے۔ تب بھرت جی کا چہرہ اداس ہو گیا۔ وہ من میں  
بڑے دکھی ہوئے۔ اور نہیروں میں آنسو بھر کر یہ بچن بولے۔

جیہیں بدھی رام مکھ موسیٰ کینہا۔ تہیں نیی یہ وارن دکھ دینہا  
جوں مورین من نیچ اُر د کا یا۔ پریتی رام پد کسل امایا  
جس بدھانا نے مجھے شری رام جی سے پیچھ کیا۔ انہوں نے  
ہی اب یہ بھرتا قابل برداشت دکھ دیا ہے۔ اگر من بنجن اور شریر  
سے شری رام جی کے چرن مکوں میں میرا شکام اور سچا پریم ہے۔

توں کی ہو و بکت شرم سولا۔ جوں موپر رکھوتی اُنو کو لا  
سنت بنجن اٹھ بیٹھ کپیا۔ کہہ جے جے تی کو سلا دھینیا  
اور شری رکھو ناتھ جی مجھ پر پرست ہوں۔ تو یہ بان پیرا سے  
رہت ہو کہ تازہ دم ہو جائے۔ یہ بنجن سنکر ہونامان جی اور ہتی شری  
رام چندر جی کی جے ہو۔ جے ہو اکتے ہوئے اٹھ بیٹھے۔

لینہہ کی ہی اُر لائے پلکت تن لوچن سبیل  
پریتی نہر دے سمائے سمر رام رکھو کل تنک

بھرت جی نے ہونامان جی کو چھاتی سے لگا لیا۔ اُن کا شریر  
پریم کے مارے پلکت ہو گیا اور آنکھوں میں آنند کے آنسو چھلک  
پڑے۔ شری رکھو ناتھ جی کا سحر کر کے بھرت جی کے ہونے میں  
پریم اچھل اچھل پڑتا تھا۔

تات کسل کہو مکھ ندھان کی۔ سہت اُنچ اُر د مات جانکی  
کی سب چرت سمس بکھانے۔ بھٹے دکھی من ہنہ بھتھانے  
بھرت جی بولے۔ ہے تات بالکشن جی اور جانکی جی سمیت  
سکھ ندھان شری رام چندر جی کی کسل کہو شری ہونامان جی نے  
سب حل مختار کہہ سنایا۔ بھرت جی سنکر بہت دکھی ہوئے  
اور من میں بھتھانے لگے۔

اہم دیو میں کت جگ جانیوں۔ پر بھو کے ابھو کاج نہ انیوں  
جان کو او سرن دھرو دھیرا۔ نیی کی من بولے بل پیرا  
بادیو میں جگت میں دیرتھ ہی پیدا ہوا۔ جو پر بھو شری  
رام جی کے ایک بھی کام نہ آیا۔ پھر روئے دھونے کا ذلت نہ  
جان کر من میں دھیرج دھر کر مہا بون بھرت جی بولے۔

تات گہر ہو شیلی تو ہی جاتا۔ کاج نسائی ہی ہوت پر بھانا  
چڑھ مم سالیک سبیل سمیتا۔ سمجھو وں تو ہی جہنہ کر پانکتیا  
ہے تات انہیں جانے میں دیر ہو جائے گی۔ اور سورج

نیچے ہی کام بڑ جائے گا۔ اس لئے تم پرست سمیت میرے  
بان پر چڑھ جاؤ۔ میں تمہیں کہہ پا کے دھام شری رام جی کے پاس  
پہنچائے دیتا ہوں۔

من کی من لپجا ابھیمانا۔ موریں بھارتی ہی کے باتا  
رام پر بھا دپچا رہو ری۔ بندی چرن کہہ کی کر جندی

بھرت جی کی یہ بات سنکر سندان جی کے من میں اچھین  
پیدا ہوا کہ میرے بوجھ سے یہ بان بھلا کیسے چلے گا، لیکن پھر شری  
رام جی کی مہاکا دھار کے انہوں نے بھرت جی کی چرن بندنا کر  
کے ہاتھ جوڑ کر یہ بچن کہے۔

تو پرتاب اُر راکھ پر بھو جھینوں نانتہ ترنت  
اُس کہہ ایس پائے پد بندی حلیہ سہو منت  
ہے نانتہ! ہے پر بھو! میں آپ کے پرتاب کا ہر دے  
میں دھیان دھر کر خوراً چلا جاؤں گا۔ ایسا کہہ کر اور بھرت جی سے  
آگیا پا کر اُن کی چرن بندنا کر کے سندان جی چلے۔

اماں رام لکھن ہی نہاری۔ بولنے بچن منجے الو ساری  
اندھ رات گئی تھی کہی نہیں آیتو۔ رام اٹھائے اُج آئے لائو  
اُبھر لکھن جی کو دیکھ کر شری رام جی سادھا رن نشوں کی  
طرح بچن بولے۔ آدھی رات گزر گئی۔ ابھی تک سندان جی نہیں  
آئے۔ یہ کہہ کر شری رام چندر جی نے چھوٹے بھائی لکشن کو

اٹھا کر بھائی سے لگا لیا۔  
سکھو نہ دگھت دیکھ موی کاؤ۔ بندھو سد اٹھو دل سجھاؤ  
مم بہت لاگ تجھو پت ماتا۔ سہیو بین سم اتپ باتا  
اور بولے۔ ہے بھائی اتم مجھے کبھی دکھی نہ دیکھ سکتے  
تھے۔ تمہارا بڑا ہی کوئل سجھاؤ تھا۔ میرے سکھ کے لئے تم  
نے ماتا پتا کو چھوڑا اور بن میں جا کر اگرمی اور تیز ہوا سب کچھ  
برداشت کیا۔

سو اٹھو راک کہاں اب بھائی۔ اٹھو نہ من مم بچن بکلائی  
جوں جنتی بن بندھو بھو۔ پتا بچن خنتیو نہیں او بھو  
ہے بھائی! اب دھ پریم کہاں گیا، جو میرے دکھ بھرے  
بچن کو سنکر اٹھتے نہیں۔ اگر مجھے پہلے ہی سے پتہ ہوتا کہ بن  
میں بھائی کا بھوڑہ ہو گا۔ تو میں پتا کے بچن کو بھی نہ مانتا۔  
سنت بہت ناری بھون پر یوار۔ ہو میں جا میں جگ ہا میں بار  
اس بجا جیم جا گھو ناتا۔ طے نہ جگت سہو دھو بھارتا  
چتر دھن، استری، گھس، پر یوار یہ بار بار سندر  
میں ہوتے ہیں اور جاتے ہیں۔ لیکن دنیا میں ماں جاتے

بھائی نہیں بیٹے۔ ہر دے میں ایسا دھار کر ہے تات! جاگو۔  
جنتھا پنکھ بندھو کھگ اتی دینا۔ منی بنو پھنی کری بر کر ہینا  
اس مم جیوں بندھو بندھو تہ سی۔ جوں جڑو دیو جیادے مہری  
جیسے پھوں کے بغیر بیچھی، منی کے بغیر ساپ اور  
سود کے بغیر مانتھی بہت ہی دین دکھی اور بے بس ہو جاتے ہیں  
ہے بھائی! اگر مودھ قسبت مجھے بھی زندہ رکھے تو تمہارے  
بغیر میرا جیون بھی ویسا ہی دردناک ہو گا۔

جھینو اودھ کون ٹھہر لائی۔ ناری سہیو پر یہ بھائی گنوائی  
بھو ابچن سہیو جگ ہا میں۔ ناری ہانی بے بیش چھت ہا میں  
استری کے لئے پیار ہے بھائی کو کھو کر میں اودھ پوری  
میں کون سا منہ لے کر جاؤں گا؟ ہے بھائی! اس سے تو سیتا  
جی کے چھین جانے کی بدنامی سہن کرنا میرے لئے نہیں اچھا  
اور آسان تھا۔ کیوں کہ استری کے چھین جانے کی ہانی تمہارے  
جدا ہو جانے کی ہانی کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔

اب آپ لوگ سوک سوت تورا۔ سہیو ہی سٹھر کٹھور ارمورا  
نچ جنتی کے ویک کسارا۔ تات تاس نمہ پران اودھا  
ہے بھائی! میرا بے رحم اور کٹھور ہر دہ یہ بدنامی اور تمہارے  
دیوگ کا دکھ دونوں سہن کرے گا۔ لیکن ہے تات! اتم اپنی ماتا  
کے ایک ہی پیڑ اور پران اودھا ہو۔

سو سلیسی موی نمہ ہی گہ پانی۔ سب بادھی سکھ پریم ست جانی  
اترو گاہ دیہیوں تبھی جانی۔ اچھ کن موی سکھا دھو بھائی  
سب پرکار سے مجھے سکھ دینے والا لہ میری بہت ہی بھلائی  
کا خیال کر کے انہوں نے تیرا ہاتھ پکڑ کر مجھے سونپا تھا۔ میں اب جا  
کر انہیں کیا جواب دوں گا۔ ہے بھائی! اتم اٹھ کر مجھے کیوں نہیں  
سمجھاتے۔

بھہ بادھی سہیو سوچ ہو جوں۔ سروت کل را جودل لوچن ہا  
اما ایک اکھنڈ کٹھورانی۔ نرگنی بھگت کر پال دیکھائی  
جن کا سمرن کر کے سب جنتا دور ہو جاتی ہے۔ جنتا  
کو چھڑانے والے پر بھو بہت طرح سے سوچ کر رہے ہیں۔ ان  
کے کمل کی پہ کٹھوں کے سمان سندر نیتوں سے شوک کے



آندوں کی دھارا بہہ رہی ہے۔ شوجی کہتے ہیں۔ ہے پار تہی! شری  
رکھو ناغہ جی ایک واحد اور اکھنڈ میں۔ بھگت پر کر پار کرنے والے  
بھگوان نے پہلا کر کے منش کی حالت دکھائی ہے۔

پر بھو پر لاپ سُن کان بکل بھٹے باز نیگر  
اسے گینگو ہومان جھے کرونا جھنہ بیر رس  
پر بھو کے یلا مانو سے کئے گئے در لاپ کو کاؤں سے سُنکر  
باز مل دیا گل ہو گئے۔ اتنے میں ہومان جی آ پیچھے۔ مادر رس احد  
وہ پاتے پرسنگ میں ویزنا کا پرسنگ آ گیا ہو۔

چہر شرام بھٹیو ہومان۔ اتی کرنگیہ پر بھو پر سبھانا  
ترت بیدنب کینہہ اپائی۔ اُمٹھ میٹھے پنجن ہر شانی  
شری رام جی پر تن مہ کر ہومان جی کو گلے لگا کر لیے۔ پر بھو  
پر م چتر اور بہت ہی احسان مند ہیں۔ تب فوراً ہی سکھیں  
ویدنے دوائی تیار کر کے لکشن جی کو بھائی۔ وہ فوراً ہی پر تن ہو  
کر اُٹھ بیٹھے۔

ہر وہ لانی پر بھو بھٹیو بھرا نا۔ ہر شے سکل بھاؤ کی براتا  
کچا پنی بید تہاں پنہیا وا۔ جیہی بدھی نہیں تاہی لے آوا  
پر بھو شری رام جی لکشن جی کو چھاتی سے لگا کر لیے۔ بھاؤ  
اودہ بازوں کے دل سب پر تن ہو گئے۔ پھر ہومان جی جس طرح  
پیٹے سکھیں دید کو لٹکا سے لائے تھے۔ اُس پر کار اُسے وہاں  
پنہا آئے۔

یہ برتانت دسانن سینو۔ اتی لٹا دینی پی سر دھینیو  
بیا کل کنبھ کرن ہیں آوا۔ بر بیدھ جتن کرتا ہی جسکا داوا  
یہ سما جا رجب راؤن نے سنا۔ تو وہ کلش کے مارے بار  
بار سر پیٹنے لگا۔ وہ گھبرا ہوا کنبھ کرن کے پاس آیا اور بہت سے  
اپائے کر کے اُس نے اس کو نیند سے جگایا۔

جاگا لپچر دیکھے کیسا۔ ماہوں کال دیہہ دھر بیسا  
کنبھ کرن بوجھا ہو بھائی۔ کاہے تو مکھ رہے سکھائی  
کنبھ کرن اُٹھ بیٹھا۔ وہ ایسا دکھائی دیتا ہے۔ مانو کال  
محسوس روپ ہو کر بیٹھا ہو۔ کنبھ کرن نے راؤن سے پوچھا۔ کہو  
بھائی۔ تمہارے مکھ کیوں سٹو کھ رہے ہیں۔

کنبھ کی سب نہیں ابھی مانی۔ جیہی پر کار ستیا ہر آنی  
نات کینہہ سب نیچر مارے۔ مہا جہا یو دھا سنگھارے  
ابھی مانی راؤن نے ستیا جی کے ہرن سے لے کر اب  
تک کی ساری کنبھ کہہ کر سنائی۔ اور کہا۔ ہے نات! پھل  
نے سب راکشس مار ڈالے۔ بڑے بڑے مکھیا یو دھا قیل کو  
بھی ہلاک کر دیا۔

دُر مکھ سر دیو منج اہاری۔ بھٹ اتی کا یہ اکین بھدی  
اپر جہودر آدک بیرا۔ پرے سمر جی سب رندھیرا  
دُر مکھ، دیوانک، زراتک، اتی کا یا۔ اکین اور جہودہ  
وغیرہ مشہور مشہور دیر سبھی یڈھ میں کام آچکے ہیں۔

سُن دسکنڈ ہر پنجن تب کنبھ کرن بلکھان  
جگد مہا ہر آنی اب سٹھ جاہت کلیان  
تب راؤن کے پنجن سٹھ کنبھ کرن تڑپ کر بولا۔ اوہ  
مور کھ اجگت مانا جانے جی کو چھین کر اب تو اپنی بھلائی چاہتا ہے  
بھل نہ کینہہ تیں لیچر ناہا۔ اب مہی آئے جسکا یہی کام  
اجہوں نات تیگ ابھیانا۔ بھو رام مہیشی کلیانا  
ہے راکشس راج! تم نے اچھا نہیں کیا۔ اب مجھے بھگنے  
سے کیا مطلب؟ ہے نات! اب بھی ابھیان چھوڑ کر شری رام  
جی کا بھجن کرو۔ بس اسی میں تمہارا کلیان ہے۔

ہیں دس بیس منج رکھو نایک۔ جا کے ہومان سے پاپک  
اہمہ بندھو تیں کینہہ کھوٹائی۔ پر پختہ میں مہی نہ سناے ہی آئی  
ہے دس مکھ اجن کے سنبھان جیسے سیوک ہیں۔ وہ مکھونٹھ  
جی کیا منش ہیں؟ ہائے بھرتا! انہوں نے بہت بُرا کیا۔ پہلے ہی آکر  
یہ سارا حال مجھے کیوں نہ بتایا؟

کینہہ پیو پر بھو برو دھنی دیوک بیو برنجی سر جا کے سیوک  
نار دھنی مہی گیان جو کہسا۔ کنبھ تو ہی سے نہ رہا  
ہے سوامی! تم نے اس پر دم دیوتا سے دشمنی سپر لی ہے  
جس کے شیو بہما آدی دیوتا سیوک ہیں۔ نار دھنی نے مجھے  
جو گیان کہا تھا۔ وہ میں تجھے سنا تا۔ لیکن اب تو وقت ہی  
ہاتھ سے نکل گیا۔

مستراح ہو گیا۔ نہ بھینٹ مہر ہی بھائی۔ لہجہ میں کروں میں جانی  
بندھو بنس میں کینہہ اجاگر۔ بھجیہو رام سو بھیا سکھ سگر  
ہے بھائی! تو نے اپنے کل کو چار چاند لگا دیئے۔ جو شو بھا اور  
سکھ کے سمندر شری رام جی کے بھجن میں لگ گیا۔

بچن کرم من کیٹ حج بھجیہو رام دن دھیر  
جاہو نہ پنج پر سوچھ مہر بھیتوں کال بس پیر  
من بچن اور کرم سے کیٹ چھوڑ کر دن دھیر شری رام جی کا بھجن  
کرد۔ ہے بھائی! اب تم چلے جاؤ۔ میں کال کے دوش ٹھوں۔ مجھے اپنا  
پر اپا اس وقت کچھ نہیں سوچتا۔

بندھو بچن بھجیہو رام۔ آئیو جہنہ ترے لوک بھجوشن  
ناٹھ بھو دھرا کار سریرا۔ کنبھہ کرن آوت رن دھیرا  
بھائی کے بچن میں کر بھیشن جی لوٹ گئے۔ تینوں لوگوں کے مستراح  
شری رام چندر جی کے پاس آکر انہوں نے کہا۔ ہے ناٹھ! بہت کے  
سمان وکراں شریہ والا لاکاوی کنبھہ کرن آ رہا ہے۔

ایتنا کنبھہ سنا جب کا نا۔ کل کلائے دھامے بلواتا  
لئے اٹھا مئے ٹپا اردو بھو دھرا۔ لنگا تے دار میں تا اوپر  
بازروں نے جب کنبھہ کرن کے آنے کی خبر سنی تو وہ سب بازو دھا  
پرست مہر کر دوڑے۔ درخت اور پہاڑ انہوں نے اکھاڑ کر اٹھا لئے اور  
کر دو دھ سے دانت پس کر کنبھہ کرن کے اوپر بھینکے گئے۔

کوٹ کوٹ گری سکھ پر ہارا۔ کر میں بھالو کپی ایک ایک بار  
مریٹو من تن مریٹو نہ مار مریٹو۔ بھجے گچ اورک بھیلن کو مار مریٹو  
ریچھ اور بازروں نے ایک ساتھ ہی کر دوں پہاڑوں کے شکریوں  
اکووں کو کنبھہ کرن پر بھینکا لیکن کر دوں داروں سے نہ تو من میں وہ دھا  
گھرا یا اور نہ ہی شریہ سے ڈل گیا۔ وہ بازو دھالوں کے داروں کو کنبھہ  
خیال میں نہ لاتے ہوئے بار بار بھلا آ رہا ہے۔ جیسے کہ مستراح بھجوشن  
کی مار سے مست باغی پر کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔

تب مارت سنٹ مٹھیا کاہنیو۔ پر مریٹو دھرنی بیا کل سر دھینو  
پنی اٹھ تینہیں مار مریٹو سنٹ منٹا۔ گھر مینٹ بھونٹل پر مریٹو ترستا  
تب سندان جی نے کنبھہ کرن کے ایک زور سے گھونسا مارا جس سے  
ویا کل ہو کر وہ پر مریٹو پر پڑا پھر کنبھہ کرن نے سنبھل کر سندان جی کو مارا۔

اب بھرا نک بھینٹ مہر ہی بھائی۔ لہجہ میں کروں میں جانی  
سیام گات سر سیروہ لوجن۔ دیکھوں جاتے تاپ تے لوجن  
ہے بھائی! اب تو آخری بار مجھ سے بغلیہ سکرلے میں  
جا کر اپنے مریٹو میں کروں تینوں تاپوں کو چھرانے والے مشیام شریکل  
نمیر بھجوشن ان شری رام جی کے جا کر دشن کروں۔

رام روپ گن سمرت مگن بھیتو بچن ایک  
راون ماگنیو کوٹ گھٹ مدرا دھیش انیک  
شری رام جی کے روپ اور گنوں کا سمرن کر کے وہ دل بھر کے لئے  
اُن کے پریم میں مگن ہو گیا۔ پھر اس نے راون سے کر دوں شراب کے بھرے  
ہوئے گھڑے اور بے شمار بھینے منگوائے۔

تمش کھلے کر مدرا پانا۔ گر جابا بھرا گھات سمانا  
کنبھہ کرن دُر دُر رنکا۔ چلا اور گ تچ سین نہ سنگا  
بھینے کھا کر اور شراب پی کر وہ بھیلی کے سمان کر دکا۔ وہ راوان  
کے نشے میں بدست ہو کر دھ چھوڑ کر چلا۔ اُس کے ساتھ فوج نہ تھی۔  
دیکھ بھیشن آگیا۔ مریٹو چرن پنج نام سنا مریٹو  
ایچ اٹھا مئے ہر فہ تہی لائیو۔ رگھو پتی بھکت جان من بھائیو  
کنبھہ کرن کو دیکھ کر بھیشن جی آگے آئے اپنا نام بتلا کر وہ اُن کے  
چروں پر گر پڑے۔ چھوٹے بھائی کو اٹھا کر کنبھہ کرن نے بھائی سے لگایا اور  
شری رگھو ناٹھ کا بھکت جان کر وہ اُن پر بہت پرست ہوئے۔

تات لات راون مہر مارا سکست پریم ہت منتر بچا را  
تہیں گانی رگھو پتی ہیں آئیوں۔ دیکھ دین پر بھو کے من بھائیوں  
ہے تات! میں نے راون کو نیک صلاح دی تھی۔ لیکن اُس نے  
میرے مات ماری۔ اسی مانی کے مار سے میں شری رگھو ناٹھ جی کے پاس آیا۔  
مجھے دین دیکھ کر بھجوشن پر بہت پرست ہوئے۔

سٹو سہت بھیتو کال بس راون۔ سوکھ مان اب پریم سکھاوان  
دھنیہ دھنیہ دھنیہ بھیشن۔ مجھے ہوتا ت نیچر کل بھجوشن  
کنبھہ کرن نے کہا۔ ہے بیٹا! راون تو کال کے دوش ہو گیا ہے۔ وہ  
اب کسی کی نصیحت کیا مانے گا اور نفات اُس کے سر پر موت ناپا رہی  
ہے اس لئے اگر کوئی اُسے بھلے کی بات کہتا ہے۔ تو وہ اُسے بھی معلوم ہوتی  
(ہے) ہے بھیشن! وہ دھنیہ ہے۔ دھنیہ ہے۔ ہے تات! تو راکشوں کا



ہونان جی چکر کہ اگر دینا بزرگ رہے۔

بنی تل تل ہی اتنی پچھا دیکھی جہنہ تہنہ ٹپک ٹپک ہمار کسی  
چلی بلی ٹھکھ سین پرانی۔ اتنی جھجھ تریت نہ کو سو مانی

پھر اس نے تل تل کو بلی دھرتی پر دے مارا۔ اور دوسرے سے بے شمار  
بازو اور ہاتھ لایا۔ ہاتھ لایا کو ٹپک ٹپک کر زمین پر گر اویا۔ بازو جھجھ  
چلی۔ اس کے پیچھے کے مارے سب ڈر گئے۔ کوئی سامنے نہیں بھرتا۔

انگ آدی کپی مور چھت کر سمیت سگر پو

کانکھ داب کپی راج تہنہ چھا اہست بل سینو

بے حد ہوان کنہ کران نے سگر پو سمیت انگ دغیرہ بازو دھان کو  
مور چھت کر دیا۔ اور پھر سگر پو کو اپنی تل میں دبا کر وہ لگا کو چلا۔

اگر تہ رگھو پتی تریت لایا۔ کھیلست کر ڈھکے اسی تہنہ مہیلا  
مہر کپی جھنگ ہوا کال ہی کھائی۔ تہا ہی کہہ سہے لیسہ لائی و  
شو جی کہتہ ہیں۔ یہ پاپتی اشتری رگھو ناخج دیسہ ہی شری

لیسا کر۔ نہ ہیں۔ سب سے بزرگ سا بچوں کی ٹولیوں میں ہیں کہ کیا جہنہ بھگوان  
اپنی جیش آبرو دھان کے اٹا دے ماسے سے کان کو بھی دکھا جاتے ہیں۔  
انہیں کہیں کسی رانی شو جی دیتی ہے۔

جگ بادلی کیرتی بستر ہیں۔ گائے گائے بھونڈی زرتہ ہیں  
مور چھا گئی مارت مت جاگا۔ سگر پو ہی تب کھو گن لاگھا

بھونڈی اس طرح تریت کر کے سندا کر پڑ کر نے والی اپنی  
کیرتی رانی بچہ ہیں۔ جس کو گاکا کش سندا کر سے پار اتر

جائیں گے۔ ہونان جی کی مور چھا کھل گئی۔ جاگ کر وہ سگر پو کو پوڑنے لگے  
سگر پو پوڑ کے مور چھا سیتی۔ نیک گئیو تہی ہی مرتک پر تہی و

کاٹے سی دین ناسکا کا نا۔ گرج آکاش چلیو تہی ہیں جہا نا  
سگر پو کی بھی مور چھا کھل گئی۔ کنہ کران نے تو انہیں مراٹھا ہی جانا

قدہ مرقہ پاک نعل سے کوڑ گئے۔ انہیں نے اپنے دانتوں سے سبھ کران کی  
ناک اور کان کاٹ ڈالے۔ تب گرج کر آکاش کو چلے۔ تب کنہ کران نے جانا۔

گہیو پھر گہیو پچھا را۔ اتنی لاگھو اٹھ پئی تہی ہی مارا۔  
پئی آیتو پر جھو پھیں پونا۔ جے تی جے تی جے کر پانا جھانا و  
اس نے سگر پو کے پاؤں پکڑ کر اسے زمین پر ٹپک دیا۔ بڑی  
پھر سے اٹھ کر سگر پو نے اس کو پھر مارا۔ تب ہوان سگر پو پر بھو کے پس

آئے اور پوڑے کر پاندھان پر بھو کی جے ہو۔ جے ہو۔ جے ہو۔

ناک کوں کاٹے جہ جانی۔ پھر اگر دھ کر بھی من گانی و  
ہجج جیم جی پو شری ناسا۔ دیکھت کپی دل اپنی ترسا و

جب کنہ کران نے اپنے ناک اور کان کٹے پوڑے دیکھے۔ تو وہ  
بڑا کھسیانہ ہوا۔ وہ غصے میں بھڑکھڑ پھر باز سینا کی طرف لوٹا۔ ایک تو اس

کی شکل قدرتی ہی ڈراؤنی تھی۔ لیکن ناک اور کان کٹ جانے سے تو وہ  
بہشت ہی ڈراؤنی شکل کا ہو گیا۔ جس کو دیکھ کر بازو دل ڈر کے مارے  
سہم گئے۔

جے جے جے رگھو پنس منی دھائے کپی دے ہیں

ایک ہی بازو اس پر چھا نہہ گری تر تو جو و

رگھو پنس کے سرتاج شری رام جی کی جے ہو جے ہو۔ جے ہو۔  
ایسا بھار کر تم کو کر کے بازو ڈرے۔ اور سب نے ایک ہی ساتھ

اگر بہت سے پہاڑوں کے شہروں اور درختوں کو کھڑک کر دیا۔  
کنہ کران تل رنگ بر دھا۔ سگر پو چلا کال جن کر دھا و

کوٹ لڑکے کپی دھو دھ کھائی۔ جن ٹیٹری گری کھاں کھائی  
ان کے نشے میں ہست کنہ کران باز سینا کے مقابلے کے

لے یوں بڑھا۔ مافطیش میں آکر خود کال ہی بڑھا چلا دیا ہے۔ وہ کر ڈر  
کر ڈاٹھوں کو ایک ساتھ ہی پکڑ پکڑ کر کھانے لگا۔ بازو اس کے کولان کھ

میں ایسے گھس رہے ہیں مافطیش کی کچھ میں ٹڈیاں گھس رہی ہیں۔  
کوٹینہ نہہ شری پسن مروا۔ کوٹینہ نہہ بیج ملو ہی گردا و

مکھ ناس شری نہہ میں باٹا۔ لیسر یہاں بھاٹو کپی ٹھاٹا و  
کر ڈرں بازو کپڑا کر اس نے شری سے ہی مل دیا۔ کھٹوں

کو ہاتھوں سے بھینچ کر دھرتی کی خاک میں ملا دیا۔ پیٹ میں گئے ہوئے  
بازو اور جھانوں اس کے منہ ناک اور کانوں کے چھدوں سے نکل نکل کر

بھاگ رہے ہیں۔  
دن مدت لسا چر دیا۔ لہو گر ہی جن رہی بدھی اوپا

مرے سے بھٹ سب پھر میں پچھیک۔ سو جہنہ میں ٹھہریں ٹھہریں  
رانی کے نشے میں رہت رگھو پنس اس پر کال دھتھاں  
یہ گرجا مافطیشا نے سارا مقیاس ہی اس کے کھانے کے  
لے اپن کر دیا ہو۔ سب یو دھا مھاگ گئے وہ لگے نہہ ہی

جیسی ہوئے۔ انہیں آنکھوں سے کچھ سمجھائی نہیں پڑتا۔ اور نہ ہی بچاؤ کے  
راہوں سے تھے۔

گنہگار کی فوج بیداری۔ سن دھائی رتنی چہر دھاری  
دیگر ام جل گئی۔ رپہ انیک نانا بدھی آئی  
گنہگار نے باز فوج کو تتر بتر کر دیا۔ یہ سنکر راکش فوج

یہی چڑھ دھڑی شہری رام چندر جی نے جب دیکھا کہ بائرسینا حاملہ  
چھوڑ بیٹھی ہے۔ اور دشمن کی بھانت بھانت کی فوج چڑھ دھڑی ہے

سنو کے لیے ہمیشہ اس سنجہ راہ پر مسکن  
میں دیکھتوں کھل بل دل ہی بولے راہن

تب مکمل نیت شری رام چند رجی ہوئے۔ ہے سگر یو ہمیشہ  
بور مکشمن اسنو۔ ہیں تو دوشٹ کنہہ کرن سے طاقت آزالی کر تاحم

اگر سارا جہنم ساج کٹی جھاٹتھا۔ اسی دل و لہجے کے گونگے ہاتھ

پرعلم با ہم پر عبودیت منور را - رپوں بدھ صلیو کس سورا  
ہاتھوں میں منادنگ دھنن اور کرمیں ترکس کس کر شری

کیا جس کی دوائی آواز سنتے ہی راکشس دل بہرہ مہر گیا۔

سیدہ سلطہ چھانے سے سرگھیا۔ کال سرپ جن چلے سیدہ چھا  
جہنہ تہنہ چلے پکی نارا چھا۔ لگے کفن بھٹ بھٹ لپسا چھا

یہ بہت دھندلی سڑکی تھم چکد رہی تھی ایک لاکھ بان چھوڑے  
 وہاں ایسے بے خانہ پنگو ماے کال ہوئی سانب چلے ہوں۔ اور وہاں  
 بہت سے ماں چھوڑے جس سے ہر ماں کا کشتہ ہوا۔

نہیں مرن اور سر پہ دُعا۔ بہت تک سہر ہو مہر ہند تک پہنچا

ان کے پاؤں اٹھاتی، مراد رجبے بازو کٹ رہے ہیں۔

بیت سے بھاگل کے سوسو ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ زخمی سہروردی کا  
پیکر جگمگاند میں برنگ ہے ہیں ماں میں سے شرابیٹھ پور دھا پھر سنبھل

مُتد پر چند مُتد بنو دھا دیں۔ دھڑ دھڑ مار مار دھڑکی مار دھڑکی  
 بان لگے ہسی وہ بادل کی طرح گر جئے ہیں۔ بہت سے تو کھٹن

بائوں کو دیکھ کر بھاگ جاتے ہیں۔ پتا سر کے برابر چنڈا دھڑوڑ رہتا ہے۔

چھین مہنت پر جھوٹے ساجینہ کا گئے جیسے پتھر  
پتھر رگھو بیر شتاب مہنت پر بے سرب نالارح

کچھن بھر میں ہی پر بھوکے بالوں سے رانٹے سول کو کھاٹ  
کہ گڑو دیا۔ پھر مہ سبھی بان لوٹ کر شری رام جی کے ترکش میں ٹھس گئے

سبحہ لرن کن دیچہ وچاری بہت چن ماجور کساجی وھاری  
مجاتی کرووہ مہا بل سیرا گیٹہ رگ نایک ناو گمہ جیرا

شہری دام چنڈر جی نے راکشس سہیا کو مار ڈالا۔ تب وہ جہاں ہی یوہا غصہ

کو پمہی دھرنے آپاری۔ ڈارے چہنہ مرکٹ بھٹ بھارک  
آوت دیکھ سارے بھنہ کٹ رچ سارے ڈارے

دہ کر دھ میں بھر کر بھاڑ اٹھاڑ لایا۔ اور جہاں بھاری بانہ دھ

کہ اُسے اپنے بالوں سے چڑچڑ کر کے مٹی بنا کر زمین پر گرادیا۔  
 پنی دھن نہان کو بے رکھو نامک۔ جھانٹے اتنی کراں چھہ سماک

تو مہنت پر سب سے نرسر جاہیں۔ تجھے دامنِ گلشنِ راجہ سماں میں  
رکھو ناقد جی نے پھر غصے میں بھر کر دھنش کو تان کر بہت سے

بھیا نک بان چھوڑے وہ بان کنجھ کرن کے شریر میں گھس کر ایسے  
ٹیکل جاتے ہیں۔ جیسے کہ کجلی بادل میں چھپ جاتی ہے۔

سودیت صورت سودہ تن کارے۔ جن کج خلق گری گیر دنیا سے  
بکل بلوک بھاٹو کی دھڑے۔ پہنسا جہیں نط کی آئے

اس کے گائے سر میر سے خون نیکلتا تھا ایسے سو بھاپارم  
ہے۔ مانو کجا جل گئے پہاڑ سے لال گُیر و گے پر نہاے بہرے تھیں۔  
اسے اکٹھا کر کے ایک دکان میں بیٹھے

کئے۔ تب وہ ہنسا۔  
جہاں ناد کر گرا کہ ۔ ط ۔ بک ۔ ط ۔ ک ۔ کسے ۔



ہمیں پٹنگے گج راج اور سپتھ کرے دس سببیں

اور گھوڑے شہید کر کے گرجا اور کرڈ کرڈ کرڈ بانوں کو پکڑ کر ایرادت

مانجی کی طرح چنگ پٹک کر زمین پر گر گئے لگا۔ اور رادن کی قسم کھانے لگا

جھاگے بھانوں کی ہلکے جو بھٹا۔ ہر گھٹ بلوک جیسے ہمیشہ برہمنا

چلے بھاگ کپی بھانوں بھوانی۔ ہلکے پکار آرت بانی

یہ دیکھ کر باز اور بھانوں کے دل ایسے ڈر کر بھاگے جیسے

بھیرے تھے کہ دیکھ کر بھڑوں کا جھڈ بھاگ جاتا ہے۔ شو جی کہتے ہیں۔

ہے بھوانی! باز اور بھانوں کو چچ و پکار کر نہ بھاگ کھڑے ہوئے۔

یہ نیچر و کال سم اہنی۔ کپی کل ولس پر ان اب چہلپٹی

کر پا باری اور رام کھاری۔ پاری پاری پر نت اتی باری

وہ کہنے لگے کہ یہ راکشس یو دھا تو تھو کے سمان ہے۔ جو

بانو کل روپی دیش میں پڑنا چاہتا ہے۔ ہر کھڑے دشمن شری رام جی

ہر کپا کی بارش برسانے والے دگھو ناقد جی! ہماری راکش کیتے۔

سکر نچن منڈت بھوانا۔ چلے سدھا دسر اسن بانا

رام سبن پنج پاچھ میں گھالی۔ چلے سکوب مہا بل شالی

ان کے درد بھرے چنوں کو منکر بھوان شری رام جی دھش

بان سنبال کر چلے۔ مہا بل شالی شری رام جی نے باز فرج کو اپنے

پیچھے کر لیا۔ اور وہ گرد وہ میں بھر کر چلے۔

کھنچ دھش سرست مندھانے چھوٹے تیر سر پر سمانے

لاٹت سر دھا وار س بھرا۔ کدھر ڈگگت دولت دھرا

انہوں نے دھش بان کھنچ کر سو بان مارے وہ بان چھوٹے

ہی کنبہ کرن کے شری میں کھس گئے۔ بانوں کے لگتے ہی وہ آگ

بگلا سم کر ڈرا۔ اس کے دھرنے سے پر بت ڈگگاتے لگے اور زمین

تھر تھرا نہ لگی۔

لینہ ایک تہیں سیل اپائی۔ رگھو کل ملک بھجاسوئی کاٹی

دھا وایام بانو گری دھاری۔ پھو سوڈ بھجاکاٹ ہی پاری

اس نے ایک پہاڑی اکھاڑی۔ رگھو کل کے سرتاج شری رام

جی نے اس کا وہ بازو کاٹ ڈالا۔ تب وہ اپنے بائیں بازو میں پہاڑ کو

اٹھا کر ڈرا۔ پھو شری رام جی نے وہ بازو بھی کاٹ کر زمین پر ڈال دیا

کاٹ میں بھجی سوڈ کھل کیسا۔ پچھہ میں مند گری جھیا

اگر بلوکن پر بھومی بلوکا۔ گرسن چہت مانتھوں ترے لوکا۔

بازوؤں کے کٹ جانے پر وہ دشت ایسی شو بھاپانے لگا

مانو بھر پڑوں کے مندرا چل پر بت ہو۔ اس نے درانی اسٹھوں سے

پر بھو شری رام جی کی طرف دیکھا۔ مانو تینوں لوگوں کو نگل جانا چاہتا تھا

کر چکار گھورانی دھسا واد بن پکار

لگن سیدھ ستر راست ہاما ہیت پکار

وہ بڑے زور سے چکھا کہ مٹھ پھلا کر شری رام جی کی طرف

کو پکارا۔ آکاش میں سیدھ اور دیوتاؤں کے مارے ہا! ہا! ہا! پکار

پکارنے لگے۔

سبھے دیو کرونا دھی جانیو۔ شر دن پر جنت سراسن نا نیو

لیکھ کر نیچر لکھ بھو۔ ندی مہا بل بھومی نہ پر سیکو

دیاندھان شری رام چند جی نے دیوتاؤں کو ڈرے ہوئے

دیکھا۔ انہوں نے دھش بان کو کان تک کھینچا اور کنبہ کرن کے

منہ کو بہت سے بانوں سے بھر دیا۔ تو بھی وہ مہا بل راکشس یو دھا

دھرتی پر نہ گرا۔

سر نہ بھرا کھکھ دھا واد۔ کال تر دن سچو جن ادا لو

تب پر بھو کو پت تیر سر لینہا۔ دھرتے مین تاس سر کیتہا

لکھ میں بان بھرے ہوئے ہی وہ پھو شری رام جی کی

طرف دوڑا۔ مانو کال روپی جیتا جاگتا کرش ہی آ رہا ہو۔ تب پر بھو

نے غصے میں بھر کر ایک بہت ہی تیکھے بان سے اس کے سر کو دھر

سے جدا کر دیا۔

سو مسو پر پو دسان آگس۔ بلی بھائیو جے مین منی تیا س

دھرتی دھسے دھ دھا واد چنڈا۔ تب پر بھو کاٹ کنبہ کرے کھنڈا

وہ سر رادن کے سامنے جاگرا۔ جیسے منی چین جانے سے

سانپ دیا کل ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی کنبہ کرن کے سر کو دیکھ کر رادن

ترپ اٹھا۔ کنبہ کرن کا پرچہ دھرتی دھرتی سے زمین نیچے کو دھنے

لگی۔ تب پر بھو نے کاٹ کر اس کے دھرتی کے دو ٹکڑے کر دیے۔

یہ بھومی جے نیچہ تیں بھو دھرتی دھرتی دھرتی دھرتی دھرتی

تاس دینچ پر بھو دین سمانا۔ سر منی مہا بل بھو مانا

جیسے آکاش سے پہاڑ گرا ہو۔ ایسے ہی کنبہ کرن کے شری

دن کے امت پھر اس دودھانی سسر جی سے شرم گئی  
 رام کر پائی دل بل باؤ دھسا۔ جیسے ترن پائے لاکھانی دودھ  
 دن ختم ہونے پر دودھ کی فوجیں لاکھ پڑیں۔ آواز کے سیدھے میں  
 یودھا لوگ بہت ہی تنگ گئے۔ لیکن باؤ دھسا تو شری رام جی کی  
 کر پاسے پھر تروتازہ ہو گئی۔ ادا ان کا بل بڑھ گیا۔ جس پر کا دھسا  
 پھوس ڈالنے سے اتنی بہت بڑھ جاتی ہے۔

چھپ چھپ نسیم وں اودھانی۔ رنج ملکہ گیس جگرت جیسی بھاتی  
 بوم ہلاپ دستنھر کرتی۔ بندھو گیس پتی پتی اودھانی  
 جس پر کا دھسا نے اپنے نیک کر مون کی بڑائی کرنے  
 سے نیک کر مون کا بل گھٹا ہے۔ ویسے ہی راکشس دن رات گھٹتے جاتے  
 ہیں۔ راون بہت دلاپ کر رہا ہے۔ اور بار بار کتبہ کرن کے سر کو  
 اپنی چھاتی سے لگاتا ہے۔

روبوہیں ناری ہرے ہمت پانی۔ تاس تیج بل میل بھسانی  
 میگھ ناد تپھی ادھر آ میو۔ کہہ ہم کھٹا پتا سمجھا یو  
 اس کے تیج اور بل کو یاد کر کے استریاں دو متھر مارا  
 کر چھاتی پٹتی ہیں۔ اتنے میں میگھ ناد آیا۔ اس نے بہت سی  
 کھٹا میں کہہ کر راون کو سمجھایا۔

دیکھو کھاں موری منسانی۔ اہمیں بہت کاکروں بڑائی  
 اشٹ دلو سے مل دھک پائیں۔ سول تانت تو ہی دیکھا یوں  
 وہ کہنے لگا۔ کل کو میری مردانگی کے جوہر دیکھنا با بھی پلے ہی  
 بہت بڑائی کیا کروں۔ میں نے اپنے اشٹ دلو سے جو بل اور دھک  
 پایا ہے۔ وہ بل اور دھک ابھی تک آپ کو بھی میں نے نہیں دکھایا۔  
 اہمیں پدھی جلیت بھینو ہانا۔ چہنہ دو ار لاگے کپی نانا  
 است پئی بھانو کال سم پیرا۔ ات جتی ہر اتی رندھیرا  
 اس پر کا دھسا نے ہونے سوچا پو گیا۔ لاکا کے

چادوں دروازوں پر پھر باؤ دل ڈٹ گیا۔ اودھ کال کے سمان ہاتھ  
 بڑھایا۔ اودھ کال ہیں اور اودھ رندھیرا راکشس ہیں۔  
 کر پئی بھٹ پچ پچ جے تہینو۔ برنی نہ جائے سر کھٹک کیتو  
 دو طرف کے بہادر اپنی اپنی فتح کے لئے رڑ رہے ہیں۔  
 سہ گڑ ان کے بیٹھ کا بیان نہیں کیا جا سکتا۔

کے ٹکڑے کٹ کر پھوٹی پر گرے۔ ان کے نیچے بہت سے بھانو  
 باز اور راکشس دب گئے۔ کتبہ کرن کے شر سے نیچے نکل کر پھو  
 شری رام جی کے ٹکڑے میں سا گیا۔ یہ دیکھ کر دیتا اودھانی لوگوں کو بہت  
 بڑا اچھا ہوا۔

سہو دھمیں بھادیں ہر ہیں۔ استنی کر ہیں سمن بہہ پرست ہیں  
 کو مینتی سر سکل سدا دھائے۔ تپھی سہے دیور شری آئے  
 تقد سے بجا بجا کر دیتا خوشیاں مناتے ہیں۔ اور پر ہو  
 شری رام کی تعریف کرتے ہوئے پھولوں کی برت کرتے ہیں۔ تپتی  
 کر کے سب دیتا چلے گئے۔ لہنے میں دیویشی نار دھانی آ گئے۔

لگن آپر ہی گن گن گائے۔ رچر بیرس پر پھوٹن بھائے  
 بیگ ہتھو کھل کہہ منی گئے۔ رام سحر جی سو بھت بھٹے  
 آکاش پر سے ہی نار دھانی سے پر پھوٹن شری رام جی کی دیتا  
 کے سند گن گائے جسے سن کر پھوٹن برتن ہوئے۔ منی یہ کہہ کر  
 چلے گئے کہ جلدی دھٹ راون کر مارے۔ اس وقت شری رام  
 چند جی بدھو جی میں آکر شری پائے لگے۔

سنگرام پھو می براج رگھو پتی آئل بل کو سل دھنی  
 شرم بندھو ٹکھ راجو جی ارن تن سونت کپی  
 جج جگ پھیرت سسر اسن بھانو کپی چہر دھانی  
 کہہ واسن تپھی کہہ نہ سک جی سہر جی تپھی اتوں گھنے

لانی یودھا اودھ جی شری رگھو ناقد جی مل بھو می میں براج  
 رہے ہیں۔ ٹکھ پر پینے کی بوندیں ہیں۔ کل کے سمان تپوں میں کچھ  
 لانی آئی ہے۔ شر پر تھون کے قطرے ہیں پانیں دلو بھپائی ہیں  
 وہ دھنش بان گھٹا ہے میں۔ ان کے چادوں طرف نہ کچھ اودھانر  
 سہ کھڑے ہیں۔ تپھی داس جی کہتے ہیں کہ جن کے ہزار ٹکھ ہیں ایسے  
 شیش جی بھی پر پھوٹ کر اس شو بھا کا دھن نہیں کر سکتے۔

نیشچر ادم ملا کر تا ہی دینہ پچ دھام  
 گز پچا نے نہ مندی جے نہ بھجیں شری رام  
 شرجی کہتے ہیں۔ ہے پدتی اوج کتبہ کرن نیچ راکشس اور  
 پاپوں کی کھان تھا۔ تپھی دھانی رام جی نے پر دھام دے دیا اس  
 لئے دھن بہت ہی ملے دھتی ہیں جو ان شری رام جی کو نہیں بھتے۔



وہ جو بان چھوڑتا ہے وہ سانپ ہو کر پھٹو کے شریر میں لگتے ہیں۔

بیال پاس میں بھٹے کھاری۔ سو بس انت ایک اپیکاری  
نٹ اوپر پھرت کر نانا۔ سدا سونتر ایک بھگوانا  
جو بھگوان سونتر (مختار مطلق) انت ایک اور نوکار  
ہیں۔ وہ کھر کے دشمن شری رام چندر جی ہی ناگ پاش (زنجیر) میں بند  
گئے۔ شری رام جی نو سدا سونتر اور ادنیہ (رواجہ) بھگوان ہیں۔  
وہ مابادی کی بھانت طرح طرح کی بیلاد دکھا رہے ہیں۔

دن سو بھاگ پر بھو می بندھا یو۔ ناگ پاس دیونہ بھے پا یو  
یڈھ کی شوبھا بڑھانے کے لئے پھٹو شری رام جی نے  
اپنے کو ناگ پاش میں بندھا لیا۔ پھٹو کو ناگ پاش سے بے  
بس دیکھ کر دیتا لوگ سہم گئے۔

گر بچا جاس نام جب منی کا نہیں بھو پاس  
سو کہ بندھ تر آوے بیا یک بسو نو اس

(شو جی کہتے ہیں) ہے پار تہی اجن کا نام جب کر منی مسند  
کے جنم رن کے بندھن کو کاٹ ڈالتے ہیں۔ وہ سرو ویا یک اند  
جگت نو اس پھٹو شری رام جی کیا کبھی کسی بندھن میں بندھ سکتے ہیں  
چرت رام کے سنگن بھوانی۔ ترک نہ جا میں بڑھی بل بانی  
اس پچار جے تنگیہ براگی۔ رام جی بھجیں ترک مسبتنگی  
ہے بھوانی (شری) رام جی کی سکر بیلان کو بڑھی ادبانی  
کی شکتی سے ترک و ترک ردیل بازی۔ بحث مباحثہ کر کے نہیں  
جانا جاسکتا ارتھات ان کی بیلان مہا بھو امی کی شکتی  
سے باہر ہے۔ وہ تو کیدل شر دھا سے ہی سمجھ میں آسکتی ہے ایسا چار  
کر کے تو دیتا اور دیر ایہ دان پرش سب ترک و ترک کو چھوڑ کر شر دھا  
سے ان کا بھجن ہی کرتے ہیں۔

بیال کلک کینہہ کھن نادا۔ نی بھا پرگٹ کہے در بادا  
جا مونت کہ کھل رہو ٹھاٹھا۔ سن کر تا ہی کر دھاتی باٹھا  
میگھ ناد نے بازر سینا کو دیا کل کر دیا۔ پھر وہ ظاہر ہو گیا  
اود گا لیاں بکنے لگا اس پر جا مونت نے کہا۔ ارے دشت ا  
مٹھ ارہ۔ یہ سکر میگھ ناد کو بہن سنی کر دھو چٹھا۔

میگھ ناد مایا میں رہ پھٹو گینو اکاس  
گر جینو اشاس کر جھٹے کئی کٹکھی تر اس

میگھ ناد اسی مایا میں رہ پھٹو کر آکاش میں چلا گیا اور  
بڑے زور سے تھمہ لگا کر گرجا جس سے بازر سینا ڈر گئی۔  
سکتی سول تر وار کر پاتا۔ استر ستر کھن آیدھ نانا  
دار سے پرش پر گھ پاشا۔ لائیکو کر شتی کر سے بھ پاتا  
وہ شکتی، شکتی، تلوان کر پان وغیرہ استر شستر اور بجر  
وغیرہ بہت سے ہتھیار وغیرہ سے بازر سینا پر وار کرنے لگا۔ اور  
بہت سے بانوں کی بارش کرنے لگا۔

دس ویں سچ بان نمجھ چھائی۔ ماٹھوں مگھا میگھ بھیر لائی  
وہر دھ مار سبے دھن کانا۔ جو مار سے تیدی کو و نہ جہا نا  
دسل طرفوں میں آکاش میں بان چھا گئے۔ مالا مگھا نکھستر  
کے بادلوں نے جھڑی لگا دی ہو۔ پکڑو، پکڑو۔ "مارد، مارد" کی  
آوازیں کانوں سے سنائی دے رہی ہیں۔ پر جو مار رہا ہے۔ وہ کسی  
کو نظر نہیں آتا۔

گہر گری تر و آکاش کبی دھام میں دیکھیں تہی نہ دھت پھر دیں  
اگھٹ گھاٹ باٹ گری کندر۔ مایا بل کینہیسی سر پتھر  
بھاڑوں اور درختوں کو لے کر باز آکاش میں دوڑتے ہیں  
لیکن اُسے دیکھ نہیں پاتے وہ پھو دکھی ہو کر نا کام بوٹ آتے ہیں سو تھلا  
گنار لکھا تھوں، راستوں اور پر تھوں کی غاروں تک میگھ ناد نے اپنی مایا  
کی شکتی سے بانوں سے بھر دیا۔

جا میں کہاں بیا کل بھٹے بندر۔ سر تہی بندی یہے جن مسند  
مارت مسنت رنگد نل نبیلا۔ کینہیسی کل کل بل سبیل  
باز گھرا گئے۔ کہیں جانے کو راستہ نہیں ملتا۔ مانو پر بت اندر  
کی قید میں پڑے ہوں۔ ہوشان۔ انگ، تل، نیل وغیرہ بھی مگھ بھار  
یو دھاؤں کو میگھ ناد نے دیا کل کر دیا۔

بھی لچھن سکر پو بھیشن۔ سر تھہر مار کینہیسی جہر جرتن۔  
بھی لکھوتی سے جو جھے لاگا۔ سر جھانڑے مچنے لاہیں ناگا  
بھیر اس نے لکھوتی جی، سر گرو۔ بھیشن کو بان مار کر ان کے  
شریر دل کو چھین کر دیا۔ پھر وہ شری رگھو ناٹھ جی سے (ط) نے لگا

لئے چلا گیا۔

اہاں بمبیشین منتر بچا را۔ سُنہو ناختہ بل اقل اودا  
میکھ نادکھ کرے اپاون۔ کھل مایادی دیوستانوں  
ادھر بمبیشین نے صلاح و جا کر شری رگھو ناختہ ہی سے کہا ہے  
ناختہ ہے لاثانی فراخ دل پر رگھو اسٹے۔ دیوتاؤں کو متانے والا مایادی  
ڈشٹ میگھ ناد ایک اپو تریگیہ کر رہا ہے۔

جوں پر رگھو سیدھ چوٹے سو پانہی۔ ناختہ بیگ پٹی جیت نہ جانی  
سُن رگھو پتی اتسیدھ سکھ مانا۔ بوسے انگڑادی پٹی نہنا  
ہے ناختہ! اگر وہ یگیہ سمیڈن ہو گیا۔ تو ہے پر رگھو! پھر میگھ ناد  
پر فرج پانا آسان نہیں ہوگا۔ یہ سُن کر شری رگھو ناختہ جی نے بہت ہی سکھ  
مانا اور انگڑ وغیرہ بہت سے بازوں کو کہا کر کہا۔

لچھمن سنگ جابو سب بھائی۔ کر جو بد جنس جگیہ کر جانی  
توہم لچھمن مار میو رن اموی۔ دیکھ جیسے سُر ڈکھ اتی موہی  
ہے بھائی! اتم سب یودھا لکشن جی سے ساتھ ماو اور جا  
کر گیہ کو نشٹ کر ڈالو۔ ہے لکشن! یہ کھ میں تم میگھ ناد کو مارنا۔ دیتاؤں  
کو سبے ہوئے دیکھ کر مجھے بہت ڈکھ ہو رہا ہے۔

مار میو شہی بل بدھی اپائی۔ جہیں تھیں نیچر سسٹو بھائی  
جامونت منکر یو بھیشٹن۔ صہین سمیت رہیو تینو جن  
ہے بھائی! سُنو۔ اُس کو اس طرح بل اور بھو سے مارنا جس  
سے کہ اُس ڈشٹ راکشس کا ناش ہو۔ ہے جامونت! سگر یو اور  
بھیشٹن! تم تینوں فوج کو ساتھ لئے اُن کے ساتھ رہنا۔

جوب رگھو ویرنیم اوساسن۔ کٹی نشٹنگ بس سراج سر اسن  
پو رگھو پتا پ اور دھیر رند جہیرا۔ بولے گھن اور گرا گمجبیرا  
اس پر کار جوب شری رگھو ویر جی نے آگیا دی۔ متب کر میں گھن  
کس کر اید وشن بلوں کو سنبھال کر رن دھیر لکشن جی پر رگھو کے پتا پ  
کو ہر سے میں دھان کر کے بادل کے سمان گرج کرین جین بوسے۔

جوں جیسی آج بدھیں پتھ آفوں۔ قول رگھو پتی سوک نہ کہاؤں  
جوں مت سنکر کر میں سہانی۔ تندی تینیوں رگھو ویر دھائی  
اگرین اسے آج بنارے آؤں۔ تو شری رگھو ناختہ جی کا سیک  
نہاؤں! اگر سیکریں مہادیوی اس کی مدد کو آئیں تو بھی ہے رگھو ویر!

پوڑ جان سٹھ چھانڑیوں توہی۔ لاگے سی اوسم بچا سے موہی  
اس کہ ترل ترسول چیلایو۔ جامونت کر کہہ سوسے دھائیو  
ارے موہک! میں تجھے پوڑھا جان کر چھوڑ رہا تھا۔ اب تو  
مجھ کو ہی لٹکارنے لگا! ایسا کہہ کر میگھ ناد نے چپکے چپکے اتم ترسول چیلایا  
جامونت اُسی ترسول کو ہاتھ میں لے کر وڑے۔

مار سے سی میگھ ناد کے چھاتی۔ پر اچھو می گھ سبت سُر گھاتی  
پٹی رسان کہ چرن پھر اچو۔ مہم پچھا رنج بل دیکھ اچو  
اور اسے میگھ ناد کی چھاتی میں مارا۔ میگھ ناد چکر کر زمین  
پر گر پڑا۔ جامونت نے پھر کر دھ میں پھر کر اُس کے پاؤں پکڑ کر  
اُسے گھمایا۔ اور زمین پر پک کر اُسے اپنا بل دکھلایا۔

بر پر ساد سوہرے نہ مارا۔ تب کہہ پد لٹکا پر دارا  
ایاں دیویشی کر کر پٹھا پو۔ رام سمیب سپد سو آتیو  
لیکن اپنے انٹ ڈیو کے پائے ہوئے دردان کے پتا پ  
سے وہ مارے نہیں مرتا۔ تب جامونت نے اُس کے پاؤں پکڑ  
کر اُسے لٹکا پر دے مارا۔ اُدھر دیویشی نار دجی نے گڑ جی کو  
بھیجا۔ وہ فوراً ہی شری رام جی کے پاس پہنچے۔

کھگ پتی سب دھیر کھائے مایا ناک برودھ  
مایا بکت جیسے سب ہر شے بانر جو تھو  
پنچھی راج کر ڈجی سب مایا کے ساپن کے دلوں کو پکڑ  
کر کھائے۔ تب سب بانروں کے جھڈ مایا سے رہت ہو کر  
پر تن ہو گئے

کہہ کر ی پاو بپ ایل نکھو دھائے کیس رسائے  
چلے تھی چر بکلی تر گڑھ پر چڑھے پر اسے  
پر بت و مدحت، پتھر اور ناخن دھان کے باز آگ کجولامہ کو وڑے  
راکشس بہت ہی دیا کل ہو کر بھگ گئے۔ اور تلو پر چڑھ گئے

میگھ ناد کے ٹوڑ چھا جانی۔ پت ہی بلوک لاج اتی لانی  
ترت گنیو گری بر کندرا۔ کروں اجے مکھ اس من دھرا  
میگھ ناد کی مٹھ چاؤٹی۔ تب تپا جی کو اسے سامنے دیکھ کر اسے  
بڑی شرم آئی۔ وہ من میں ایسا دیوار کے کچھ کر کے میں ایسا بل پالت  
کہن کہ مجھے کوئی بھی نہ جیت سکے۔ پر بت کی گھیا میں پکے کرنے کے



آپ کی قسم کھاتا ہوں کہ آج میں اسے ضرور مار ڈالوں گا۔

رگھوپتی چرن نامے سرور چلیو ترنت انت

انگد نل میٹھ نل سنگ سبھٹ سہو منت

شری رگھو ناتھ جی کے چرنوں میں سر جھٹکا کر سیش انداز شری کشن  
جی فخر آپس دینے۔ دن کے ساتھ انگد نل، میٹھ نل، سہو منت، وغیرہ گنتی  
کے بازو دھاتے۔

جائے کینہہ سو دیکھا بیسیا۔ آہوتی دیت رو دھارو بھینسیا

کینہہ کینہہ سب کچھ بدھنسا۔ سب کچھ نہ اٹھے تب کر ہی پرستسا

بازوؤں نے چاکر دیکھا کہ میگھ ناد بیٹھا ہوا۔ خون اور بھینسوں

کی آہوتی دے رہا ہے۔ بازوؤں نے سب یگیشٹ کر ڈالا۔ لیکن میگھ ناد  
نہ اٹھا تب بازوؤں کی تفریق کرنے لگے۔

تدیی نہ اٹھے دھرم نہ کچھ جانی۔ لاتنہہ بہت بہت چلی پرائی

نئے ترسول دھارو اپنی کھانگے۔ آئے جہنہ راج آئے

جب وہ پھر بھی نہ اٹھا۔ تب بازوؤں نے اس کے بال پکڑے

اور لاتوں سے مار مار کر بھاگنے لگے۔ پھر میگھ ناد ترسول کے روڈو اتب  
بازوؤں کے کشن جی کے پاس آگئے۔

آوا پر م کرو دھ کر مارا۔ گرج گھور رو بار میں بارو

کو پ مروت ست انگد دھارو۔ بہت ترسول رو دھرنی گرائے

وہ آگ بجھلا سو کر آیا اور بھینکر شہ کر کے گر جے لگا۔ سہمان جی

اور انگد کر دھ کر کے اس پر پئے۔ اس نے ان کی چھاتی میں ترسول مار

کر انہیں دھرنی پر گرا دیا۔

پر جھو کہنہ چھٹا ترسول پر چڑھا۔ سرست کرت انت جگ کھنڈا

اٹھا جہنہ راجو مارو ستا جھوٹ راجا۔ تمہیں کو پ نہیں لکھا نہ باجا

پھر اس نے کشن جی پر چڑھ کر ترسول دے مارا۔ کشن جی نے بان

ملا کر ترسول کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ انگد اور سہمان اٹھ کر جوش میں بھر کر

اسے مارنے لگے۔ لیکن میگھ ناد پر ان کی مار کا ذرا بھی اثر نہ ہوا۔

پھر سے بیر پور سے نہ مارا۔ تب دھارو اگر گھور چیکاوا

آوت دیکھ کر دھو جن کالا۔ لچھن چھاڑے بسکھ کر والا

میگھ ناد مارے نہیں مڑتا۔ یہ دیکھ کر سب بازو دھارو اس سوکر

وٹ گئے۔ تب وہ گھور کر جاکر کے دوڑا۔ اسے کال کے سمان طیش میں بڑھا

آتا دیکھ کر کشن جی نے بھیلنگ بان چھوڑے۔

دیکھیں آت پر پسم بانا۔ ترنت بھینو کھل انترو دھانا

بمیدہ بیش دھ کر سے لرائی۔ کھونک پر کھونک درجانی

جب اس نے بحر کے سمان بانوں کو اپنی طرف آتے دیکھا۔

تب وہ دھشت ترنت ہی غائب ہو گیا۔ پھر وہ طرح طرح کے رقب

دھاروں کر کے لڑنے لگا۔ وہ کبھی خا سر ہو جاتا تھا۔ اور کبھی چھٹا تھا

دیکھا جے روڈو پیسے کبھیسا۔ پریم کرو دھ تیب بھینو اہمیسیا

لچھن میں اس منتر دیرھاوا۔ زیہہ پالی ہی میں بہت کھیلوا

دشن کو ناقابل فتح خیال کر کے بازوؤں کے تب سیش انداز شری

لکشن جی آگ بجھلا ہو گئے۔ انہوں نے اپنے من میں یہ فیصلہ کر لیا کہ اس

پالی کو میں اب بہت کھلا چکا۔ اب زیادہ دیر اسے زندہ نہ رہنے دیا جا

سیر کو سلا دھتیر پڑنا یا۔ سرست نہ جان کینہہ کر داپا

چھاڑا بان باجھو کر لا لگا۔ مرنی بار کپٹ سب تیاگا

اور دھتی شری رام جی کے پرتاب کا سہن کر کے کشن جی نے

اپنی بہادری پر ناز کر کے میگھ ناد کے بان مارا۔ وہ بان اس کی چھاتی میں

لگا۔ مرتے وقت اس نے سب کپٹ اور دیکھا دھوڑ دیا۔

واما ج کینہہ رام کینہہ اس کہہ چھاڑے سی پران

دھنیہ دھنیہ تو جنتی کہہ انگد سہومان

رام کے چھوٹے بھائی کشن کہاں ہیں؟ رام کہاں ہیں؟ ایسا

کہہ کر اس نے پران چھوڑ دیئے۔ انگد اور سہومان جی کہنے لگے تیری ماتا دھنیہ

ہے۔ دھنیہ ہے جس نے ایسا پڑیا کیا جس کے منہ سے مرتے سے

رام کا مشہد نکلا

بہو پران سہومان اٹھا تیلو۔ لٹکا دوار رکھ نہی آئی سو۔

ناس مرن مرن سرگنہ دھروا۔ چڑھ بھان آئے نہ سہروا

سہومان جی نے بڑی آسانی سے میگھ ناد کو اٹھا لیا اور اس کی

لاش کو لٹکا کے دروازے پر رکھ کر لوٹ پڑے۔ اس کے مرنے کی خبر

سن کر دیوتا اور گندھرو سب بھانوں پر چڑھ کر آکاش میں آئے۔

نیرش سمن دند بھیسر بجا وہیں۔ شری رگھو ناتھ بھل جس گا وہیں

جے انت ست جے جگہ او دھارا۔ تمہ پر بھو سب دیونہہ ستارا

وہ پھیل برسا کر نقارے مچاتے ہیں۔ اور شری رگھو ناتھ جی

کے ذلیل بن گاتے ہیں۔ یہ انتہا ہے جلالت کے اقرار۔ آپ کی  
جے ہو جے ہو۔ جے پر بھو آپ نے سب دیوتاؤں کا کین کیا ہے  
استغنی کر مگر بدھ سدھائے۔ لکھن کر پاسندھو ہیں آئے  
سنت بدھ سنا دسان جن ہیں۔ مگر جنت بھٹیو پر تو ہی تپ ہیں  
دیوتا اور بدھ استغنی کر کے چلے گئے۔ تب کشتن جی کر پاساگر  
جھگ ان شری رام جی کے پاس آئے۔ راوی نے جب میگو ناد کے  
مرنے کی خبر سنی۔ تب وہ بے ہوش ہو کر یرتھوی پر گر پڑا۔

مند دوری رُدن کر بھاری ۔ اُستادن بہہ بھانٹی پکاری  
مگر لوگ سب بیاکل سوچا ۔ سکل کہیں دسکت دھڑ بوجھا  
مند دوری بہت دیاکل ہو کر رونے پٹینے لگی وہ بار بار چھاتی  
کو بیٹتی ہے اور سخت آہ و زاری کرتی ہے ۔ لٹکانے کے لوگ شوک کے  
مارے دیاکل ہو گئے ۔ سبھی رادن کو نیچ کہنے لگے ۔

تہ میں کتنے بدبذہ بھٹی سمجھائیں سب تار  
نور روپ جگت میں کس سے ہر ذرے بچار  
تہ راون نے سب استرلیوں کو طرح طرح کے اپنی ر  
کے سمجھایا کہ یہ سب سنسار ناشوان روپ ہے ہر ذرے میں بچار  
کر دیکھو۔

تینہ ہی گیان پدیا راون۔ اسین مندر کھنچ سہی باون  
 پرو پدیں کسل بہتیرے۔ جے آچر میں تیر نہ کھنچیں  
 راون نے اُن کو گیان کا پدیش کیا۔ وہ خود تو یہ ہے۔ لیکن  
 اُس کی کھنچا پدیش (شعبہ) اور پوتر ہے۔ دوسروں کو پدیش کرنے  
 میں تو بہت سے لوگ ماہر ہوتے ہیں۔ لیکن اُس پدیش کے مطابق  
 خود میں کرنے والے دنیا میں بہنہ ہی کہہ سکتے ہیں۔

نہیں میراں بھٹیو بھٹیو ادا لگے ہیں تو کبھی چار بیٹھوں دورا  
 سمجھٹ بولا مئے دسان بولا۔ سن سمجھ جب کہ من ڈولا  
 رات گذر گئی۔ سویرا سو گیا۔ ریچھ اور بانر دل لگا کے دروازوں  
 پر آڈسے۔ پودھاؤں کو بلکا کر دس مکھ وادن نے کہا جس کا من دشمن کیے  
 سامنے لڑنے سے ڈرتا ہو۔

سوا ہمیں برد جاؤ پرائی ۔ سنگ بکھڑے ہیں نہ کھڑائی  
سج بکھڑے ہیں میر و بڑھاوا ۔ وہیں سے اُتر دھو لے چڑھ آوا

بہتر ہے وہ پہلے ہی یہاں سے بھاگ جائے۔ اگر یہ دیکھیں جا  
کر کہ کوئی بھاگا۔ تو پھر اچھا نہ ہو گا۔ میں نے اپنی قسمت بازو دے کے ہندو سے  
پر دشمنی بڑھائی ہے۔ جو دشمن لے کر پر چڑھ آیا ہے۔ میں اچھی طرح اُسے  
مزا دیکھوں گا۔

اس نہ مہر ت میگ رتھ سا جا۔ باجے سکل چھماؤ باجبا  
چلے پیر سب آتھت بی۔ جن نہ پھل کے آندھی چلی  
ایا کہہ کر اُس نے ہوا کی طرح تیز چلنے والا رتھ تیار کیا۔ لڑائی  
کے باجے بجنے لگے۔ سب لڑائی یو دھا بانر سینا کی طرف ایسے چلے  
ماڑ کا جلی کی آندھی غنی آدھی ہو۔

اسکُنِ اہست ہو بہرِ تپہی کالا۔ گئے نہ بھجج بل گریب لبِ لا  
اُس وقت، ہیشمارِ اشکن ہوئے لکے۔ نہیں چنکے راون گو  
اپنی قوت بازو پر بڑا نمازِ غما۔ اس لئے وہ کسی بھی اشکن کو خاطر بہا  
نہ لایا۔

اتنی گریب گئے نہ سُن سُن سُرور میں آیا جھوٹا بھرتے  
 بھٹ گریب رختے باجی گچ پکڑتے بھٹا بھٹا بھٹتے  
 گولے بیکہ کال کھڑ دوسراں بوہیں اتنی فتنے  
 جن کال دوت لوگ بوہیں جن پریم جیسے آونے  
 اپنے گھنڈے بل میں چوراء سُن سُن سُن کی پرواہ نہیں کرتا۔

مختصا و با مختصوں سے کر رہے ہیں۔ یہ دوا رتھ سے گزرتے ہیں۔ باغیچہ اور  
گھوڑے سے مل کر چھوڑ کر چنگی کرتے ہوئے بھاگ جاتے ہیں۔ گیارہ  
گیارہ کوٹے اور گھر سے منحوس بن کر رہے ہیں۔ اُن کو ایسے ڈرائی و آواز  
میں بول رہے ہیں۔ مانویم کے دُبت اُس کی موت کا عندیہ دے

1054

ہوا ہی کہ سب کو بچا کر لے گا۔  
 بھوت درودہ رشتہ و کس رام بچو رتی کو کم  
 جو جیوں کو نجات دے گا یہی لگا رہتا ہے جو آئین میں اندھا ہو کر  
 شری رام جی سے دشمنی کرتا ہے۔ اور جو دُشمن ہو گا وہیں میں اندھا ہو چکا  
 ہے۔ اس کو کیا کبھی خواب میں بھی خوشحال، اچھے تنگو، اور من کی شانتی  
 مل سکتی ہے۔

چلیو نیاجر کنگ ایارا۔ چیرنگنی انی بیسه دھارا





سورج و صبح تہی رتھ چاکا۔ منیہ سیل دودھ دھو جا پتا کا  
 بل بیک م پر بہت گھوڑے۔ چھما کر پامتا راج جوڑے  
 پوری استقلال اس رتھ کے پیچھے ہیں۔ سچائی اور نیک چلن اس  
 کا نشانہ اور جھوٹا نہیں۔ شکنجہ، مچھار، اندریوں پر قابو اور پراکھار خلق خدا  
 کی بھلائی پر چار اس رتھ میں بیٹھے ہوئے گھوڑے ہیں۔ یہ چار مل گھوڑے  
 کشاں رصاف کرنا، کر پاور مہار دہنی رسم رچی، اسی سے اس رتھ میں  
 جوتے ہوئے ہیں۔

ایں مچھن سا رتھی بھانا۔ برت چرم سنو سنش کر پانا  
 وان پرش بدھی سکتی پر چنڈا۔ برگیان کھن کو ونڈا  
 انجند کا بھن اس رتھ کا بھیمان سا رتھی ہے۔ دیر گہ ڈھال ہے  
 موہ سنو ش رصیر توار ہے۔ وان پر سا لکھاڑا ہے۔ بدھی پر چنڈ  
 شکتی ہے شریٹھ دیان ریتھ تو کا صبح گین کھن دھنش ہے۔  
 امل اچل من ترون مسمانا۔ سم جرم سلی مکھ نانا نو  
 کو مچ اچھید میر گر پوجا۔ اچھی سم بجے اپائے نہ دوجھا  
 شہہ اور بھر من ترکش کے سمان ہے شتم (من کو قابو میں کرنا)  
 یم راہنا منیہ چدی نہ کرنا۔ مینی کسی کاسن نہ چرانہ من چن کر م سے برہم  
 چریہ برت دھان کرنا۔ اپری گرو مینی شریہ بناو سکھ بھوگ ساگر کی  
 جج نہ کرنا نیم رہا ہوا اند کی صفائی سنو ش مینی صبر و قناعت۔ برت  
 آدی تپ، سوا دھیائے مینی ویدانت ست سنو ش کا پڑھنا، البیور پتی دھان  
 مینی البیور اپن مینی (یہ بہت سے بان ہیں۔ برہمنوں اور گرو کی پوجا پوٹھ،  
 زریکتر ہے اس کے بغیر فتح کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

سکھا دھرم مٹا اس رتھ چائیں۔ جیتن کہنہ نہ کہتوں۔ پوٹیاں  
 ہے مٹا ایسا دھرم مٹے رتھ میں کے پاس ہے۔ اس کے لئے  
 جیتنے کو کہیں دشمن ہی نہیں ہے۔ عار شہادت جو سب پیشوں پر فتح پا چکا ہے

مہا بے سنسار رو جو جیت سکے سو میر  
 جائیں اس رتھ ہوئے دودھ نہ ہو سکھا مٹی دھیر

ہے دھیر بھی لائے شہزادے مستقل مزاج دوست سنو۔

جس کے پاس ایسا صغیر ذرا پاؤں رتھ ہو۔ وہ بہا و ایل شرم رچی سنسار  
 جیسے بھائی دشمن کو بھی جیت سکتی ہے جس پر فتح پانا بہت ہی کمٹھی ہے۔  
 مچ پر چنڈو چن جیتن شہزادے کے پڑ چکے

ایہی مس موسیٰ ایسا بھو رام کر پاسکھ پنج  
 بر بھو کے چن سنگھ جیش برے پر تن ہوئے اور انھوں نے  
 ان کے چرن کل پکڑ لئے اور کہنے لگے۔ ہے کر پاؤں اور آند کے بھنڈا شری  
 دلم چند جی، آپ نے اسی بہانے مجھے امل اپن دیا ہے۔

اُت پچا و سنگھ دھرات انگر ہونان  
 رست لپاچ بھالو کی کر بچ بچ پر چو آن  
 اور تو را ون لکارا ہے امد اور سے انڈ اور ہونان لکاکھ

ہیں۔ راکش اور ہار اپنے اپنے سوامی کی قسم کھا کر لڑ رہے ہیں۔  
 شریہ م آدی بھٹھ مٹی نانا۔ دیکھت دن نہ چڑھے بھانا  
 ہم ہوا آئے نہیں سنگا۔ دیکھت رام چرت دن رنگا  
 برہما دی دیوتا اور بہت سے بھٹھ اور مٹی بھانوں پر چڑھ کر  
 آکاش ہے بدھ دیکھنے لگے شری کہتے ہیں سب پارتی! میں بھی اسی مثلی  
 کے ساتھ تھا اور شری رام جی کے بدھ کو رنگ ایسا دیکھ رہا تھا۔

صہٹ سر دس مٹھوسی مانے۔ مٹی بے سیل رام ملی تاتے  
 ایک ایک من بھر ہی پچا رہیں۔ اچھمنہ ایک مرد مٹی پار ہیں  
 دو طرف کے یو دھارانی کے نشے میں مبتلا ہے ہو رہے ہیں۔

بازوں میں تو شری رام جی کے بناب کا بل ہے۔ اس لئے وہ جیت  
 رہے ہیں۔ ایک دوسرے سے کھم کھن ہوتے ہیں۔ لڑنے کے لئے  
 لگا رہے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو کچل کچل کر زمین پر پٹک دیتے ہیں۔

مارچیں کامیں مھر مین پچا رہیں۔ سیں تو مسنہ سن مار ہیں  
 اور بدلا رہیں بھجنا آیا رہیں۔ لگہ پلاوٹی ٹیک بھٹ رہیں  
 وہ مار تے ہیں لکھتے ہیں پکڑتے ہیں اور پچھاڑتے ہیں۔ مٹھو

کو انہیں سروں سے دوسروں کو ہارتے ہیں۔ پیٹ پھاڑتے ہیں۔ بازو  
 کھٹاتے ہیں۔ اور یو دھاؤں کے پاؤں پکڑ کر انہیں دھرتی پر پٹک دیتے ہیں  
 نیچر بھٹ مٹی گاڑ ہیں بھاؤ۔ اور دھار میں بہتے پاؤ  
 بھیر مٹی سکھ بدھ برودھے۔ جو کھیت پل کال جن کر دے

بھاؤ دیر راکش یو دھاؤں کو زمین میں گاڑ دیتے ہیں۔ ان کے  
 اوپر بہت سی دینت ڈال دیتے ہیں۔ بازو دھا اپنے دشمن کے خلاف  
 نقشے میں ہے۔ ہے۔ لکھتے دھارت دیتے ہیں۔ مالا کر دھو ہے

ال ان کھیں کہتے ہوئے بہت سے لکھتے ہیں۔



مگر دھڑکتے ہوئے کھنکھانے کی قن سروت سوت رہیں  
مرد ہیں نہ سچ کنگ بھٹ بھٹ گھن گھن جے گا نہیں  
مار ہیں چیمپینہ ڈاٹ دانتہہ کاٹ لانتہہ میچیں  
چیکر ہیں مرکٹ بھاؤ بل کر میں چیں کھل چھیں  
یم کے سمان غصے میں لال پیلے ہوئے بازو دھاخن پیتے

ہوئے شریروں سے شو بھا پارہے ہیں۔ وہ ہالوان بازو دھاخن  
فوج کو کہتے ہیں اور بادلوں کی طرح حوش میں بھرے ہوئے گرتے ہیں  
تھوڑے ہاتھ ہیں۔ ڈانٹتے ہیں۔ دانتہہ سے کاٹتے ہیں۔ اور لاتی مار  
کر انہیں مل ڈالتے ہیں۔ بھاؤ اور باز چٹھاڑتے ہیں۔ اور ایسے داؤ  
پیچ کرتے ہیں جس سے دھنٹ دھنٹ نکلتے ہو جائیں۔

دھڑکال بھاڑ میں اُردار میں گل انتادری میٹیں  
پر ہلا دیتی ہیں بیدار تن کو دھڑکاتے ننگن کھینچیں  
دھڑکاؤ کاٹ پھیلا کھو کر اننگن بھی بھر رہی  
سچے رام جوتن تے کھیں کر کھیں تے کر تھن ہی

وہ راکشسوں کے گال پکڑ کر پھاڑ ڈالتے ہیں۔ پیٹ چڑھتے  
ہیں مان کی انٹر بان نکال کر گے میں ڈال لیتے ہیں۔ مانو پر ہلا دے سوامی  
زسنگ بھگوان بہت سے شریروں کا رن کر کے دن بھومی میں کھیں  
رہے ہوں۔ پکڑ مارو، کالو اور پچھاڑو وغیرہ گھوڑوں سے اکاش اور  
پر بھوی کو گچ اٹھی شری رام چندر جی کی ہے۔ جو پچ مچ تھکے جس کی  
اور نبل دست کو بھر کے سمان شکتی شالی بنا دیتے ہیں۔ اور بھر جی  
شکتی شالی دست کو تھکے کے سمان تیچے اور بل ہیں بنا دیتے ہیں۔

بچ دل بچلت دیکھیں سیس بچھا دس چاب  
وہ بچڑ چلیو دسان بچھو بچھو کر دایب

اپنے لشکر کو بھاگتے دیکھ کر میں بازوؤں میں دس دھنٹ لے  
کر دھڑکے اور راون رے انکار سے اپنی فوج کو ڈانٹتا ہوا کہتا ہوا  
کہ "لو لو ڈو" "ڈن" کے لئے آگے بڑھا۔

دھا تو پرم کر دھڑکے دھڑکے چلے ہوئے بند  
گچہ کر پادپ ایل بہارا۔ ڈارینہہ ناپر لیکھیں باران  
راخن آگ بولا ہو کر دوڑا۔ بازو ہڑکے ہوئے اس کاغذ  
کرنے کے لئے بڑھے انہوں نے ہاتھوں میں دھنٹ، پتھر اور پھاڑ

لے کر راون پر ایک ہی بار ڈال دئے۔  
لاگھیں سیل بحر تن تاسو۔ گھنڈ گھنڈ ہوئے پوٹھیں۔ اسو  
چلانہ ایل رہا رنڈ رونی۔ دن دھڑکے راون اتی کوئی  
داون کے بھر جیسے شریروں لگے ہی پریت ٹکڑے ٹکڑے  
ہو کر پھوٹ جاتے ہیں۔ ہمارے دھڑکی لڑائی کے لئے ہیں بدست  
راون اپنے رنڈ گوروک کر ایل کھڑا رہا۔

ات ات جھپٹ جھپٹ کی لودھا ہر دے لاک بھینڈنی کر دھا  
چلے پرائے بھاؤ کی نانا۔ ترہی ترہی انکھ نہ مانا  
بھیر کر دھ میں بھر کر ادھر ادھر جھپٹ جھپٹ کر دھا  
یودھاؤں کو کھینچے لگا۔ ہے انگ۔ ہے سہنمان! ہماری رکشا  
کر۔ ہماری رکشا کر۔ پکارتے ہوئے بہت سے بازو اور بھاؤ  
بھاگ کھڑے ہوئے۔

پاہی پاہی رگھو بیرو گوسائیں۔ یکھل کھائے کال کی نائیں  
نیہیں دیکھنے کی سکل پرانے۔ دھنوں چاب ایک نہ دھائے  
ہے رگھو! ہے گوسائیں! ہمیں بھاؤ! ہمیں بھاؤ!  
یہ دھنٹ کال کی طرح ہمیں کھا رہا ہے۔ اس نے دیکھا کہ سب بازو  
بھاگ چلے۔ تب دسوں دھنٹوں پر اس نے بان چڑھائے۔

سندھان دھن سرنگھیا ریکھی اڑک جے اڑا نہیں  
رہے پور سر دھرنی ننگن دسی بدی کہہ کیسی بھا نہیں  
بھینڈنی کو لال بل بل کی بھاؤ بھینڈنی اتے  
رگھو بیرو فانا سندھو ات بندھن رچنک ہرے  
اس نے دھنٹوں پر چڑھا کر بہت سے بان چھوڑے۔

وہ بان سانچوں کی طرح چھاتی میں جلتے ہیں۔ دھرنی اور آکاش  
میں دسوں اطراف میں بان پھرتے ہیں۔ بند بھاگ کر کہاں جا رہا  
کہرام مچ گیا۔ بازو اور بھاؤ دل گھبرا کر چکرنے لگے۔ ہے رگھو دیو!  
ہے دین نہ دھو! ہے بھگت کی رکشا کر خواہے بھگوان!

مچ دل بکل دیکھ کسی کس نشنگ دھن ہانڈ  
لچھن چلے کر دھ ہوئے نامے رام پد ماتھ  
اپنی سینا کو دیا کل دیکھ کر میں ترکش کس کو ادھ دھ  
دھنٹ لے کر شری رام جی کے چروں میں متک ٹیک کر کشن جی دھنٹ







بھگوان کی شریک دیکھ کر دیتا پستن ہو کر چھل برسائے اند  
خوبصورت لکھتی اند گزل کے دھام کر پاندھان پر بھگوان شری رام کی ہے ہو جے ہو  
جے ہو الیا جیکر کرنے لگے۔

ایہیں بیچ ناچو آئی۔ کسم سات آئی اتی گھنی  
دیکھ چلے سنگھ کی مچھا۔ ہنسے کال کے جن کھن گھٹا  
اتنے میں ہی راکشوں کا بھاری لشکر بھڑکی کے عالم میں  
آگے بڑھ آیا۔ اس کو دیکھ کر ہار دھا اس پر چکا آگے چلے۔ جیسے تیانن  
کے باروں کی گھٹا میں ہوں۔

پھر کر بان تر وار چکھیں۔ جن وہ دسی دامن دیکھیں  
لج رتھ ترک چکا دھوڑا۔ گو جہیں منہوں ہلاک گھوڑا  
بہت سے کپان اور لوہیں چکے تھیں۔ مازوں میں طواف میں بھیں  
چمک رہی حمل۔ ہاتھی رتھ اند گھوڑوں کی کھوڑا وازی معلوم ہوتی ہے۔  
ماؤ بادل کرک رہے ہوں۔

کسی سنگور پیل منہ چھائے۔ منہوں اند دھن اٹھے مہائے  
اٹھے دھوڑا منہوں جلد دھا۔ بان بندھے برشتی اپارا  
بانوں کی بہت سی سی سی سوچیں آکاش میں چھائی ہوئی ہیں۔  
ماؤ سند راند دھن پر گٹ ہو گیا جو۔ دھول ایسی اٹھ رہی ہے۔ مازو  
جل کی دھا راہو اس میں سے بان روپی لڑوں کی موسلا دھا بارش ہو رہی۔  
دھول دسی پر بہت کر میں پر ہارا۔ بھڑپات جن بار میں بارا  
رگھو پتی کوپ بان جھری لائی۔ گھائل بھے شیخر سندا آئی  
دونوں طرف کے پودھا ایک دوسرے پر بہت گراتے ہیں۔ مازو  
بھلی بار بار دسی ہے شری رام چندر جی نے جوش میں آکر بان کی چھری لگا  
دی جس سے راکشس فوج زخمی ہوئی۔

لگات بان بیر چکر ہیں۔ گھڑم گھڑم جہنہ تہنہ بھی پر ہیں  
حصوڑا سیل جن پر جھجھجھائی اسونت ستر کا درجے کاری  
بان لگے ہی بہادر چلا کر ادھ چکر کھا کھا کر ادھر اوہر زمین پر گر پڑے  
ہیں ران کے شریوں سے خون ایسے نکل رہا ہے۔ مازو پر توں سے بھاری  
چشموں میں ہے جل بہا ہے خون کی یہی ہوئی مذی بڑوں کے من کو غوت  
زور کر پڑی ہے۔

کادھینکر دھوڑا ستر تا سیلی پر م اپادنی

راکشس کا بڑا لشکر چلا جس میں بہت سے ہاتھی رتھ  
پیل اند گھوڑا ہیں۔ دھ دھٹ پر بھوکے سانسو گھسٹ رہے۔ مازو  
گنی کی طرف پٹے چکے پلے آرہے ہیں۔

اہں دیو منہا ستی کینہی۔ واروں پیتی ہم ہی دہیں منہی  
اب جن رام کھلا دھوڑا ہے۔ اتیر دھنٹ موت بیدھی  
ادھر دیوتاؤں نے استی کی کہ ہے ہوامی ارادوں نے ہم کو بہت  
دکھی کہ کھلے اب آپ اسے زیادہ دھلائے۔ ادھر جا لگی جی لگا  
بہت دکھی ہو رہی ہیں۔

دیو جن سن پر بھو مسکا نا۔ اٹھ رگھو پیر سدا رہے باا  
جنا جوٹ دھلا بانہیں ہاتھے۔ سوچ میں تین بیچ گاتھے  
دیوتاؤں نے جن سنگھ پر بھو شری رام جی شکر دیئے۔ پھر اندھ  
انہں نے بان سنبھا لے انہوں نے جانوں کے حوڑے کو شک پرک  
کر بانہ لیا۔ اس کے بیچ میں گز رہے ہوئے چھل شہا پار ہے ہیں  
ان میں بارون سیا ما۔ اکل لوک لوچن ابھیرا ما  
کٹی تھ پری رگشیو ننگا۔ کر کو دھ کھن سار ننگا  
ان کے مال تیر ہیں۔ بادوں کے سداں شیاں شری ہے۔ وہ مہب  
لوگوں کی آنکھوں کو سکھانے والے ہیں۔ پر بھونے کر میں چھٹا اور زکش  
باز دھ لیا اند ہاتھوں میں کھوڑا رنگ دھن لے لیا۔

سارنگ کرسند رتھنگ سی مکھا کر کٹی کٹیو  
بھج وڈھین منہ ہریت اردھرا شریا کٹیو  
کہ داس قشی جہیں پر بھو ستر چاپ کر پھیرنے لگے  
برہما نڈوگ گج کھٹ ایسی ہی بندھو بھو دھوڑا  
پر بھونے سدا رنگ دھن ہاتھ میں لے لیا اور میں بان کی  
کھن سند زکش بانہ لیا بان کے بازو لے ہیں۔ چھائی منہ اور پوری ہے  
اس برہمن مہر گج کے چروں کے نشان شوبھا پار ہے ہیں۔ تھی داس  
جی کہتے ہیں کہ جلہی پر بھو دھن بن کو ہاتھوں میں سے کر گھمانے لگے۔ لڑ  
ہی برہما نڈو دھنوں کے ہاتھوں کچھپ سیش جی پر تھوی۔ سند اور پر بہت  
سبھی دنگانے لگے۔

شو بھا دیکھ شری شری شری سنن اپار  
جے جے جے کرونا دھی چھی بل گن آکار















بھاگ چلے تب وحش کو کھینچ کر گھوڑوں کے سزاخ شری رام چند جی نے  
 ہنس کر ان سروں کو تیروں سے بندھوا لیا۔ ہاتھوں میں سروں کی دھانی  
 لے کر کال جو گئی کشتی ہم کو خون کی ندی میں اسٹان کرنے چلیں۔ اتو بدھ  
 دھنی بٹ پرکش رڈ کا درخت کی پو جا کرنے جا رہی تھیں۔  
 ہنگی دس گنٹھ کر دھو مچھنے چھا شری سکتی پر چند  
 چلی ہمیشہ سمنگ منوں کال کر دھو

تب راون نے جوش میں بھر کر پر چند سکتی چھوڑی۔ ہمیشہ  
 کی طرف ہم راج کے ڈنڈے کے سمان بڑھی۔

آوت ویکھ سکتی اتی گھوڑا۔ پرتا دھنی ہمچن پن مورا۔  
 توت ہمیشہ پاپھیں عیسا۔ شنگھ رام سہیو سوئی سیلا  
 ہنگوان شری رام چند جی نے جب اس ہا بھیا نک سکتی  
 کو ہمیشہ کی طرف آتے دیہا تپ انھوں نے من میں یہ دھار کر کھنڈنوں  
 کے ٹکڑے کاٹنے کا میں نے پرن ٹھکان دکھا ہے ہمیشہ کو پیچھے  
 کر کے وہ بھیا نک سکتی اپنے اوپر سہی۔

لاگ سکتی مورچھا کچھ بھٹی۔ پر بھو کورت کھیل سرنہہ بھٹی  
 ویکھ ہمیشہ پر بھو شرم پالو۔ کہہ کر گدا کر دھ جیسے دھالو  
 سکتی کے سکتے ہیں پر بھو کو کچھ مورچھا مگھی پر بھو نے تو بیلا  
 کی تھی۔ پردیو ناوگ گھبر گئے۔ پر بھو کو تھکا مورا جان کر ہمیشہ جی طیش  
 میں آ کر انھوں میں گدا لے کر دھے۔

دے کھیا گہ سٹھ مند کبڈ تھے۔ تیں سرنوئی ناگ بردھے  
 صا و سو کھنڈ سیں چڑھائے۔ ایک ایک کے کو ہنہ پاٹے  
 اور بولے اور تبت دم کو مینچ بھٹی داسے اتو نے دیوانہ  
 منوں جنیل ناگوں سہی سے دشمنی ڈھائی۔ تو نے شر دھاسے شوج کر  
 سر چڑھائے ایسی لئے ایک ایک سر کے دے کر دھیں سر پائے۔

تیبی کال کھل اب لگے پانچو۔ اب تو کال میں پر ناچو  
 رام بھگھو رٹھ جیسی سمپارا۔ اس کہہ تہی ما جھ او گدا  
 ایسی وجہ سے ہے تھٹا اتو اب تک زندہ ہے لیکن اب

تیری موت تیرے سر پر پانچ رہی ہے مارے نوکھ او شری رام جی کی  
 مخالفت کر کے خوشحالی جاستا ہے ہا یہ کہ کر ہمیشہ نے راون کی  
 چھاتی میں گدا ماری۔

گدا ما جھ گدا پر مار گھور گھور لاگت مہی پر لو  
 دس بدن سونت سروت ہی سہجا مہا یو رس پر  
 دو دھو سے اتی بل بل جڈو کر دھ ایک ایک ہی رہے  
 رگھو پیر بل دیت ہمیشہ کھال نہیں تاکہ نہ گئے

چھاتی میں گھوڑا کے بھاری دوسے چٹ لگتے ہی راون زمین  
 پر گر پڑا اس کے دسوں سروں سے خون بہنے لگا۔ اپنے آپ کو پھر  
 سنبھال کر وہ غصے میں بھر جوا دھلا۔ دو نو ہا ہوان بدھا پس میں گتھم  
 گتھا ہو گئے مل بیھ میں ایک دوسرے کو دشمن سمجھتے ہوئے وہ مارنے  
 لگے شری رگھو برجی کے بل کے گھنڈ میں ہمیشہ جی راون جیسے شہید دھوا  
 کو بھی پانگ کے بار نہیں گتے۔

اما ہمیشہ راون ہی سمنگ جتو کر کاو

سواب بھرت کال جیوں شری رگھو پیر بھوا

شوج کہتے ہیں۔ ہے پارتی ابو ہمیشہ راون کے سامنے دھے  
 مارے آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھ سکتا تھا۔ وہ اب کال کے سمان اس سے  
 دھرتے پاس ہے۔ یہ شری رگھو پیر جی کا ہی با بھوا ہے۔

ویکھا شرم ہمیشہ بھاری۔ دھوا مورا ہوان گری دھالو  
 رتھ نرنگ سار تھی نہا تا۔ ہرے ما جھ تیبی ما مہیسی لاتا  
 ہمیشہ جی کو بہت ہی تھکا مورا دیکھ کر سہان جی بہاڑا ٹھاکر دھے  
 اور اس کے دوسرے رتھ گھوڑے لود سا تھی کو مار ڈالا اور راون کی چھاتی

تیا لات ماری۔

مٹھا دھرا اتی کیمپ گاتا۔ گیو ہمیشہ جتہ جن ترانا  
 پنی راون پنی ہنچو بچا رتی۔ چلیو لگن کپی کو پچھ پاری  
 راون کھارا ہا لین اس کا شریر ہنچو تھکا بنے لگا۔ اتنے میں  
 ہمیشہ سیکو کی رکش کرنے والے ہنگوان شری رام جی کے پاس گئے  
 پھر راون نے لکھارٹھ ہوئے سہان جی کو مارا وہ کو پچھ کو پچھ لاکاش  
 میں چلے گئے۔

کھپسی کو پچھ کی بہت اگنا۔ پنی پھر پھر پیر بل سہا مانا  
 رت آکاش جیگی سم جودھا۔ ایک ہی ایک ہنٹ کر کر دھوا  
 راون نے سہان جی کی کو پچھ پلٹی۔ وہ راون کو کسی ساتھ لے جئے  
 آکاش میں اڑے ہا ہوان سہان گھوم کر پھر راون سے پھر گئے۔ برابر کے

دونوں دغا آکاش میں رٹتے ہوئے جوش میں بھر کر ایک دوسرے کو مارنے لگے ۔

سو ہمیں نہ تحصیل بل نہ ہرگز میں۔ کجبل گری سیمو جن لرہیں نوکو  
ملا جی بل نیشجر پورے نہ پار لو۔ تب ماوت ست پرچو منجاریو  
دو نوکو صدا او پرچ کرنے ہوئے اکاش میں رٹنے ایسے شو بھاپا  
رہے ہیں۔ مانا کابل کا پہلا اہم سیمو پربت لڑ رہے ہیں۔ جب کبھی اہم  
بل سے راون گرتے۔ اگر تب شری ہوٹلن جی نے پرچو شری رام چندر جی  
کا سامن کیا۔

سنہجہا دشمنی رکھو یہ وجہ ہے کہ کسی راوی ہنیدہ  
 مہی پت ہی اٹھارت دل نہ پہنچل ہنیدہ جے ہنیدہ  
 مہومت سنگ طو یکھد کٹ بھاؤر کردھانڑ جے  
 بلن مہت راوی ہنیدہ پرتھن مہل دل نے

نہری دنگھو دہجی کاسمن کر کے دھیر سہولان جی نے لکار کر راون  
کو مارا وہ وطن نہن پر گر پڑا۔ ادا تھ کر پھر اڑنے لگے۔ دیوتاؤں نے جہنم  
کی بھادی کی داد دی سہولان جی کو مٹھ میں دیکھ کر بازو بھاؤ غصہ  
میں دیا کل مہر کر دوٹے۔ لیکن لڑائی کے نقشے میں ستوا سے زمین نے سوار سے  
بازو بھاؤ دھانوں کو اپنے پر چڑھ بانوؤں کی شکستی سے کھل کر پس لڑا۔

تب دگھو میرزا سے وصال کیس پر تپ  
کپی بل پرل دیکھ نہیں کینہ پرگٹ پاشند  
نہ شری دگھو دی جی کے لکاسے پر مہا جوان مانو دوسے ہانوں  
کے جسدی بل کو دیکھ کر دلوان نے ما بار چائی۔

انتر و حمان بمعیث و حنین ایکا۔ نئی پر گئے کھل و پ انیکا  
رگھو نئی کنگھالو کسی جتے۔ جہنہ تہنہ پر گٹ مسان تے تے  
پل بھر کے لئے ران غائب ہو گیا۔ پھر اس دوشٹ نے اپنے  
بہت سے پوپ برگٹ کیے شری گھو ناقدی کے لشکر میں جتنے ریچھ باز  
مخفیہ۔ اتنے ہی راویں۔ دون طرف ظاہر ہو گئے۔

دیکھ کر بہت امت دس سیما جہت نشین مجھے بھالو اور کیسا  
 مہا گے باز دھرم دھیرا تر اسی تر اسی چھین دلو مہیہ  
 باز دل نہ بے شمار دس مکھوں دس دلوں دیکھے بھالو اور باز  
 اور بھالو دس دس بھالو چھ دھیرا ایسے بھالو کہ دھیرا جی نہیں

دھرنے میں اور پکارتے جاتے ہیں کہ ہے دشمن! ہے رگڑو دیا ہمیں بھائی  
وہ دسی دھاوا دی کونہ نہ راؤں۔ کہتے ہیں کہ کھوڑے سے بھگتے آؤں  
ڈرے سب سے سڑ چلے پرائی۔ جس کے آس تھوڑا بھائی  
دسوں اطراف میں کہ دوسراؤں دودھ سے ہیں۔ اور کھوڑے اور کھوڑے  
بھیاں گرجا کرتے ہیں۔ ڈر کے بارے میں دینا یہ کہتے ہیں بھائی  
چلے کہ ہے بھائی! اب فتح کی امید نہ رکھو۔

سب سے بڑے ایک سفید شہر۔ اس کا نام ہے تھوگرہ گری کنڈر  
 رہا۔ یہی تھوگرہ گری کنڈر ہے۔ جس کا نام ہے تھوگرہ گری کنڈر  
 ایک ہی راجہ نے اس کا نام رکھا تھا۔ اس کا نام ہے تھوگرہ گری کنڈر  
 راجہ نے اس کا نام رکھا تھا۔ اس کا نام ہے تھوگرہ گری کنڈر  
 اس کا نام ہے تھوگرہ گری کنڈر۔ اس کا نام ہے تھوگرہ گری کنڈر  
 اس کا نام ہے تھوگرہ گری کنڈر۔ اس کا نام ہے تھوگرہ گری کنڈر  
 اس کا نام ہے تھوگرہ گری کنڈر۔ اس کا نام ہے تھوگرہ گری کنڈر

[illegible]

ہاں میں نے تو ان مایا کے راضوں کو سچ منج کے راضن جانا ماہیں لئے ڈر کر  
 صلہء بازو دیا تو گھبرا گئے مگر یہ کہ پاؤں تھری رام جی! ہمیں بچاؤ  
 اس پر ہمارے سے یا کھل کر بھاگ کھڑے ہوئے لیکن مہاراجاں من کے  
 ہاتھ کے درمیان انکھیں، تیلی راستہ یہی ماری کپڑے جھجھکی سے پودوں کی  
 بھانت پیدا ہوئے کہ دروں کو دروں پودوں راضوں کو کہتے ہیں ۔

سفر باز دیکھنے کی مہینہ کو سلاطین  
سج سازنگ ایک سرستہ سلاطین  
دو تہوں اور بازوں کی گھبراہٹ دیکھ کر اودھ پتی شری رام چندر  
جی ہنسے اودھ سازنگ ہنس پرایک بان چڑھا کر ان بابائے مہملین  
کو مار ڈالا۔

پرمختو چمن مہمندہ مایا سب کاٹی - حجے ربی آئیں جا ہی تم بھائی  
راؤن ایک کچھ سر ہر شے - چھپرے سمن سے چھپرے چھپرے  
چھن چھن میں پرمختو شری رام گھنے سب مایا کاٹ ڈالی - جیسے



بھالو یو دھار خفی اور خوف زدہ کر دیئے۔ ایسا اپنا بل دیکھ کر راون  
بہت ہی پر تن ہوا۔

تب رگھوپتی راون کے سینس بھیا سر چاپ  
کاٹے بہت بڑھتی جیسے تیرتھ کر پاپ

تب تیری دھونا تھ جی نے راون کے سر بازو، پاں اور  
دھنش کاٹ ڈالے لیکن وہ پیر بہت بڑھ گئے۔ جیسے تیرتھ میں  
کٹے ہوئے پلوں کا بڑھیل پڑھتا ہی جاتا ہے۔

سبز بھج باؤدھ دیکھ دلو کیری۔ بھالو کپتھ رس بھی گھنیری  
مرت نہ ہوئے کٹے ہوں بھج سیسا۔ کپتھ بھالو بھٹ کیسا  
کوشن کے مردوں اور بازوؤں کو بڑھتے دیکھ کر بھالو اور بازو  
کو بہت کر دھ دھ پھایا۔ یو نہ بازو اور سر کٹنے پر بھی نہیں مڑتا ایسا  
کہہ کر بازو اور بھالو یو دھار خفی کھا کر دوڑے۔

بالی تینہ مارت تل نیلا۔ بازو راج دھیل سیلا۔  
بٹپ تھی دھکر ہیں پر ہار۔ سوئی گری تو کپتھ سو مارا  
بالی گمارا گنگا، تھکان، تل اور نیل، بازو راج سے گریو  
بھالو ان دو دھیرہ یو دھار راون پر دھنش اور بازوؤں سے وار  
کرتے ہیں۔ اور وہ انہیں پہاڑوں اور دھنشل کو پڑ کر بازوؤں کو  
مارتا ہے۔

ایک کھنہ یو پیش بداری۔ بھاگت ہیں ایک لاتھ ماری  
تب تل نیل سر نہ پڑھ گئیو۔ کھنہ لار بدانت بھئیو  
کوئی بازو اس کے شریوں کو اپنے نیزا خنل سے بھاڑ کر  
بھاگ جاتا ہے، تل اور نیل راون کے سروں پر پڑھ گئے اور خنل  
سے اس کی پیشانی بھاڑنے لگے۔

رو دھر دیکھ لٹا ڈاڑ بھاری۔ تینہ سی دھرن کپتھ بھیا پیار  
گئے نہ جا ہیں کر نہہ پر پیر ہیں۔ جن جگ دھیل کل بن چہر میں  
بتا ہوا خون دیکھ کر اسے میں میں بڑا دکھ ہوا۔ اس نے تل نیل  
کو پکڑنے کے لئے ہاتھ پھیلائے۔ لیکن وہ قابو میں نہیں آتے ہاتھوں  
کے اوپر ہی پھرتے ہیں۔ مالو دھوڑے کل کے بن میں کھیل رہے ہیں  
کو پ کو دودھ دھریسی بھوری۔ مہی ایک تھ بھج مویسی  
پنی سکپ دھن کر لینے۔ سر نہہ مار کھیل کپی کینے

سٹھ کے طور سے جوتے ہی تاریکی نشٹ ہو جاتی ہے۔ ویسے ہی سب  
راولن نشٹ گئے۔ اب ایک ہی لٹکا بنی راون کو دیکھ کر دیتا خوش  
ہوئے۔ اور انہوں نے لوٹ کر پھٹو پر پھٹو لوں کی بہت سی بارش کی۔  
بھج بھٹاٹے رگھوپتی کی پھیر سے۔ پھر ایک ایک نہہ تب میرے  
پر چھوٹ پائے بھالو کپی دھائے۔ تزل تملک سنجک جی آئے  
شری رام جی نے بازو کے اشارے سے سب بازوؤں کو  
لوٹایا۔ تب وہ ایک دوسرے کو پکار پکار کر لوٹ آئے۔ پر پھٹو کابل  
پاکر بھالو کھکی دوسرے، چنیل بازو جوش میں بھیرے ہوئے اچھل اچھل  
کر دن بھومی میں آئے۔

پشتی کرت دیتا تھ پھیں۔ بھیشٹوں ایک ہی انہہ کے لیکھیں  
سٹھ پھوڑا تھ مہر مرالیا۔ اس کہہ کو پکھن پھوڑا  
راولن نے دیتاؤں کو جب شری رام جی کی پشتی کرتے بھیا  
تو اس نے سو مارا۔ دیتا سمجھتے ہی کہ میں صرف ایک ہی راون رہ گیا ہوں  
اس نے خوشی سے تھلیں بھار۔ پھر ہی۔ دھنش سے بھالو پولا۔ اور  
مویکھو اتھ تو دھار سے ہی میری بازو کا نشانہ بنے۔ پھر ایسا کہہ کر وہ  
خفی کھا کر آکاش میں پڑھ کر دیتاؤں کی طرف بھاگا۔  
بھالو کھ کرت سر بھاگے۔ کھل ہو جا ہو کپتھ مویں اسے  
دیکھ کل سرانگہ دھالو۔ کو دھرن کپتھ بھومی گرا یو  
بھالو کرتے ہوئے دیتا بھاگے راون نے ان کو لٹا کرتے  
مہر کھا مارے دھوڑا میرے سامنے سے تم کہیں بھاگ جاؤ گے  
دیتاؤں کو دیکھ کر انکھ دوڑے اور اچھل کر راون کے پاؤں پکڑ  
کر اسے دھرتی پر گرا دیا۔

کپتھ بھومی پر لولاٹ مار یو بالی ست پر بھو پھیں گئیو  
سنجھار اٹھ دھن کپتھ کھوڑو گرجت بھئیو  
کر داپ چاپ چھائے دھن منہ ہان مہر پھ پھ  
کے کل بھٹ کھیل بھے کل دیکھ پچ بل ششٹی  
اسے زمین پر کرکرات مار کر بالی گمارا انکھ پر بھو رام جی کے  
پاس چلے گئے۔ راون سنجھل کر اٹھا اور بڑے زور سے بھیا کپ آواز  
سے گرجنے لگا۔ بل کے کھنڈ میں بھر کر اس نے دھن دھنشل کو کھن  
کر بہت سے بازوؤں کی بارش کی جس سے اس نے سب بازو اور

مہدی چھاؤں کے موسم میں جہاں کو اور بائیں پرچہ شری رام جی  
کے پاس آئے بلوچر سب راکشوں نے خوف زدہ ہو کر امن کو  
گھیر لیا۔

اس پلان  
چیمبرلین و شرم

تبدیلی ہوتی رہتی ہیں جانی۔ ترچھا کہہ سب کتھا سناؤ  
میرے چچا کا وہ سنت لپکیری سچا اسی تراں گھنیری  
اُسی رات سیتا جی کے پاس جا کر ترچٹانے پُوح کی ساری  
کتھا کہ سناؤ شرو کے سرور ادا پانہ دل کے بار بار بڑھنے کی خبر  
شکر سیتا جی کے من میں ہیں پڑا ڈر ہوا۔

مکمل میں اپنی من چاہت۔ ترجیحا سن بولی تب سنیا  
موسیقی کہا کہنسی نر۔ مانتا کہنسی بدھی موسیقی سوکھو کھو داتا  
سنیا جی کا چہرو اؤ اس ہو گیا۔ اُن کے من میں بہت فکر تھا  
وہ ترجیحات نہیں۔ ہے مانتا! بتاؤ اب کیا ہوگا؟ ساری دنیا کہ  
وہ کہہ دینے والا عالم راو ن کس طرح مرے گا؟

دکھتو تھی سرسریہوں نہ مرنی۔ بدھی بپریت چرت سب کٹی  
مورا بجائے جیادتا ابھی۔ چہیں مہل ہری پدکن چھوڑی  
شری دکھوتا کھجی کے بانوں سے سرکٹے پر بھی یہ دوش نہ ہیں  
مڑتا۔ بدھاتا سادی لبلاہم سے اٹ ہی کر رہا ہے۔ میری بدھیتی  
ہی وطن کو زندہ رکھے ہوئے ہے۔ رادراہ نے ہی مجھے پرستو سکھان  
کملوں سے ہدا کر دکھا ہے۔

جیہیں کرتا کپٹ سنگ مرئی تھا۔ اس میں سے جو مٹی میری پروردگار  
جیہیں جو مٹی کو کھودا وہ سہا ہے۔ لیکن کپٹ کپٹ بچن کہا ہے  
اس میری چھوٹی تقدیر نے ہی کپٹ کا جھوٹا سون مرگ  
نمایا تھا۔ نہ ہی اب تقدیر بھی مجھ پر دھڑکی ہوئی ہے جس دھاتانے  
مجھے ناقابل برداشت رکھ دئے اور میری آنکھیں مجھ جی کو کر دے

تب کہ مدد میں آکر راون نے اچھن کر اُن مدد کو پکڑ لیا جب  
وہ اُنہیں ہاتھوں سے پرتھو پر پٹکنے لگا۔ تب وہ وہو اُس کے  
بانڈوں کو مڑ کر چھٹ کر بھاگ گئے۔ پھر اُس نے سوں جھش  
لئے نور بانڈوں کو بانڈوں سے مار کر زخمی کر دیا۔  
معدود آوی ہوو جھت کر بندر۔ پاسے پر دوش پرش ہوو کندھ  
معدود جھت کر بھاگ کر بھاگ کر بھاگ کر بھاگ کر بھاگ کر  
سہماں وغیرہ سب بازو دھاؤں کو بے ہوش کر کے اور  
شام کا وقت دیکھ کر راون پر سن تھوڑا سا رے بانڈوں کو بیہوش دیکھ  
لن دھیر جھمونت دوڑے۔

منگ بھالو چھوڑ کر دوچار گیا۔ ماراں لگے پھلوی پچاری  
 مچھو کو کھڑا دن بولانا۔ گہم پھری گئے جھٹ ناتا  
 جاحوت کے ساتھی بھالو دوچار پر بت لہو رکش کوٹھا  
 گوکار لکار کر رادن کو مارنے لگے۔ مہا بلوان رادن جوش میں بھر  
 کر ان کے پاؤں پکڑ کر انہیں زمین پر ٹپکنے لگا۔  
 دیکھ بھالو تپتی بجج دل کھاتا۔ گوپ ماجھو اڑ مارے سی لاتا  
 اپنے دل کا کھات ہوتا دیکھ کر جاحوت نے غصے سے  
 بھر کر رادن کی چھاتی میں دھت ماری۔

اولات گھات پر چٹ لاکت بکلی رتھ تے جی پرا  
گہو جیوانو بنیے ہوں کر مہوہوں کھنڈے نیو جھکرا  
مور جیت بھوک پھونڈی پدیت بھالو پشی پھو پھیو کھو  
نسی جان سینڈن گھال تہہ ہی سبت چن کر تھو  
چھاتی میں لات کی زبردست چوٹ کھا کر راون دیا کل ہو  
کھنڈے سے زمین پر گر پڑا۔ اُس نے اپنے میں ہاتھوں میں بھالوں  
کو پکڑ رکھا تھا۔ مالومات کے وقت بھونرے کھلے میں ٹھہرے  
موتے ہوں۔ اُسے بے ہوش دیکھ کر اندہ اُس کی چھاتی میں ایک  
اولات مار کر بھالو راج جا موت پر جھوٹری رام جی کے پاس گئے  
رات کا وقت دیکھ کر سارنھنی نے راون کو رتھ میں ڈال لیا۔ اور  
(لٹکا کر لے جاتا تھا) اُسے ہوش میں لائے کی تھہیر کر کے لگا۔

میں نے جہاں تک بھالو کی سب آئے پر بھوباس  
نیچر کل راون ہی گھیر رہے اتنی ترانس



بچا ہوا ہے۔

دیکھو تو بڑے شرمیلی۔ تمکے تھک مار بار بار بڑے مادی و  
ایسے ہوں تو کہ جو راکھ ہم پرانا۔ سوئی بدھی تہا ہی جیسا و نہ آنا  
جو شری دیکھو تاجی کے دیوگ رہی بڑے زہریلے تیروں سے  
مکے تک کر مجھے بار بار مار رہا ہے۔ اور اتنے کشتے دینے پر بھی مجھے  
فائدہ و کد نہ ہے۔ مری دھاتا اس ہاؤن کو زندہ رکھ رہا ہے۔ وہی دھاتا  
اس راؤن کو زندہ رکھے ہوئے ہے۔ دوسرا کوئی نہیں۔

بڑے بدھی کر بلاپ جیانی۔ کہ کر شریوت کر پانہ جیانی و  
کچھ بڑے چا سٹو راجہ گھرا دی۔ اور سلاکت سر سے سر دی و  
جانی جی کر پانہ دھان شری رام جی کی یاد کر کے بہت دھپ کر رہی  
ہیں۔ تو جھانے کہا۔ ہے راجہ گھرا دی سٹو۔ دیتاؤں کاوشن راؤن ہر دے  
میں بان بٹھے ہی سر جائے گا۔

چھوٹے تانے لگے تھے نہ تھیں۔ لہی کے ہر دے بستی بیسی  
لیکن بڑے چا اس کے ہر دے میں اس نے بان نہیں مارتے۔ کہ  
اس کے ہر دے میں آپ جانی جی بستی ہیں۔

ایہی کے ہر دے میں جانی جانی اور م باس ہے  
مہم اند تھو اور انیک لاکت بان سبکناں ہے  
من بچن ہرش بشاد من مانی ویکہ چنی تر جٹ کہا  
اب سر سے ہی پڑو کہ ہی بدھی ان سلاکتی تھی فیٹھا  
اس کے ہر دے میں جانی کاؤ اس ہے اور جانی کے

ہر دے میں میرا شری رام جی کاؤ اس ہے۔ اور میرے ہر دے  
میں انیک برہما تھیں۔ اس نے راؤن کے ہر دے میں بان مارتے ہی سب  
برہما تھوں کا ناش ہو جائے گا۔ اس نے بڑے چا اس کے ہر دے میں بان  
نہیں مارتے۔ یہ سٹو سٹیا جی کے من میں آند بھی تھا اور دیکھ بھی تھا۔ دیکھ  
کر تر جٹانے پھر کہا۔ ہے سٹو دی اس بڑے بھاری بھرم کو چھوڑ دو اب  
جی طرح دشمن مرے گا۔ وہ بھی سٹو۔

کاشت ستر تھیں بک چھوٹ جائے ہی تو دھیان  
تب راؤن ہی ہر دے میں جانی رام سٹیا  
برہمن کے بار بار کشتے سے جب راؤن دیکھ کر ہو جائے گا اور  
اس کے ہر دے میں تیرا دھیان چھوٹ جائے گا۔ تب آخر جانی رام

راؤن کے ہر دے میں بان ماریں گے۔

اس کہ شریوت بھانت بھانی۔ مٹی تو پٹیا پٹیا بیون سدھانی  
رام سبھا و ستر سیدھی۔ اچھی بڑے بھاتی تھی  
ایہا کہ کر اور بہت طرح سے سٹیا جی کو سبھا کر تر جٹا پھر  
اپنے گھر جی گئی۔ شری رام جی کے سبھا کر یاد کر کے سٹیا جی کو بہت ہی  
شری رام جی جانی کاؤ کہ تھا۔

نسی ہی سٹی ہی شندتی بھجانی۔ تھک سم بھنی سرائی نرائی  
کریت پاپ من ہی من بھاری۔ رام بڑے جانی وکھا دی  
بہت طرح وہ رات کو اور چندرا کو پٹھانے لگی۔ رات ملے کے  
برابر ہی مٹ گئی۔ ختم ہونے میں نہیں آتی۔ شری رام چند جی کی جانی  
سے دیکھ کر جانی جی من ہی من میں ولپ رگید نادی کر رہی ہیں۔  
جیسا اتنی بھینڈ بڑے اردا ہو۔ پھر کھٹو بان من اردو باہو  
سٹو بچا ر دھری من دھیرا۔ اب نہیں کر پال رگھو سیدا  
جب جانی کے مارے ان کے ہر دے میں بہت جان بھسی۔  
تب ان کی بانیں آنکھ اور ایاں بانہ و پرک اٹھ۔ شگن (اچھی علامات)  
سمجھ کر سٹیا جی نے من میں دھیر دھری کر کہ پا کو شری دیکھو دیر غرض  
جلدی ملیں گے۔

ایہاں اور دھنسی راؤن جاگا۔ پنج سار سٹی من کھین لاگا و  
سٹو دن بھو می پھر لکے سی جوی۔ دھک دھک اٹھ من سٹی تو ہی  
ادھر لکائن آدمی رات کو راؤن جاگا۔ اور سٹیا جی کو جھجکا کر کہنے  
لگا۔ مارے سٹو کہ راؤن نے دن بھو می سے مجھے کہیں الگ کر دیا۔ اسے  
پنج اٹھ دھ بھی! پنج پر ننت ہے۔ ننت ہے۔

تیبیں پدگہ بڑے بدھی سمجھا و۔ بھو بھٹیں رتہ چڑھنی دھلا و  
من آگو نو دس بان کیرا۔ کہی دل کھر بھو بھٹ کھنیرا  
سار سٹی نے پاؤں پڑ کر راؤن کو بہت طرح سے سبھا یا۔ سو یا  
جوتے ہی وہ رتہ پر چڑھ کر پھر دھرا۔ راؤن کے آنے کی خبر سٹو بان و  
میں کھلی مچ گئی۔

چھوٹے تھکے بھو بھٹ پڑا دی، دھکے کٹھنے بھٹ بھلا  
بازو دھرا دھرا ہر دے پر بہت اور پھاڑ کھڑا کر دھیش میں بھر  
کر کٹ کٹ کرتے ہوئے دوڑے۔

پھٹے بگل باز صبا کو۔ پٹی لڑائی پر شے بالو  
باز صبا کو کہ جہاں بھی جاتے ہیں۔ وہاں آگ جلتی دیکھتے  
ہیں۔ باز صبا کو دیا کئی ہو گئے پھر ان کے اوپر گرم دھیت برسے

جہنم تہہ تنگت کر گئیں۔ گر جیہ بھڑکی دیکھیں  
پتھن کپڑے سمیٹتے۔ بچنے سکل پیرا چیت  
بازوں کو ابرو اوپر اید سے مہبت کر کے داہن پر گرنا  
لکشن جی اور سگر کو سمیت صبا با دھابے مہوش ہو گئے۔  
پارام پا رہ گئے نہ تھے۔ کہہ بیٹھتے تھے جس  
انہی پٹھی سگنی لڑائی تھی۔ تھیں کینہہ گہٹ جھوڑ  
ہوام۔ ہار گئے تھے کہہ کر پٹن یہ دھاتا تھے تھے۔ اس  
پر کور سب کو اداقت کو کٹ کر کے داہن نے پھر مری مایا  
رہائی۔

پھر گئے تھے پٹن ہار مان رہے تھے گھبراہٹ  
تھیں رہ گئیں تھیں۔ چھٹھوی برو تھ بنائے  
پھر ان کے بہت سے ہونے پڑ گئے جو پھرتے کر  
دھڑکے۔ پٹن کے چاروں طرف اگلے ہو کر شری رام چند جی کو  
جاگیرا۔

مار جو دھڑک رہی تھی جائے لگا نہیں پو پھر اٹھائے  
دھڑک رہی منگور براج۔ تھیں دھڑک رہی کو سل راج  
وہ پو پٹھا کر کٹ کر کٹ کر تے ہوئے پکار رہے تھے۔  
تارو تارو۔ پکڑو۔ جانے پاوے۔ ان کی پونچھ دھول وٹاٹل  
میں براج رہی ہے ماور ان کے بیچ میں اودھ پٹی شری رام چند جی  
تھیں پٹھو کو سل راج سندھو پیام تن سو بھا لہی  
جن انہو دھڑک رہی ایک کی مبارک تھ لہی  
پو پٹھو دھڑک رہی لہا دار سر دت راج جے جگرمی  
گھڑ پو پٹھو تھیں تیر کو پٹھو تھیں مایا ہری  
ان مایا کے بہت سے سہاراؤں کے گھرے میں اودھ پٹی شری  
رام جی سندھو پیام شری بھادی ایسے شو بھا پار تھیں جیسے تمال کا  
درخت ہے شارا رندو دھڑک رہے سندھو گھرے میں گھبراہٹ شو بھا

دھڑکے جو مر گئے تھیں بھا لہو کڑاں کر پھوڑ رہا  
آتی کو پکڑ کر پٹھو تھیں پٹھو تھیں پٹھو تھیں  
پٹھو تھیں پٹھو تھیں پٹھو تھیں پٹھو تھیں  
چھٹھوی پٹھو تھیں پٹھو تھیں پٹھو تھیں پٹھو تھیں

مہا ہون اور وکڑاں باز صبا کو دھاتا تھوں میں بہت  
لے نہ تھے۔ وہ غصے سے آگ لگا کر مار کر تے ہیں۔ ان  
کی مار سے داکش بھاگ کر رہے ہوئے۔ ہون باہوں نے داکش  
فوج میں کھلی ڈال کر پھر داہن کو گھیر لیا۔ چاروں طرف سے پھیر مار  
مار کر اوپر تھانوں سے اس کی کھال کاٹ کاٹ کر اسے دیا کھل  
کر دیا۔

دیکھ مہا مر گئے پٹھو تھیں پٹھو تھیں

انتر مہت ہوئے تھیں پٹھو تھیں پٹھو تھیں

مہا ہون بازوں کو دیکھ کر داہن نے دھڑک لیا۔ پھر اس نے

چھپ کر لی پٹھو تھیں مایا پٹھو تھیں

جب کینہہ تھیں پٹھو تھیں۔ پٹھو تھیں پٹھو تھیں پٹھو تھیں

بیتال بھوت پٹھو تھیں۔ کر دھڑک رہی دھڑک رہی

جب اس نے مایا جی۔ تب پٹھو تھیں پٹھو تھیں

بیتال بھوت ادا پٹھو تھیں دھڑک رہی دھڑک رہی

پٹھو تھیں۔

جو گئی تھیں کر پال۔ ایک ہاتھ منج کھال

کر سید سونیت پان۔ تپا پٹھو تھیں کر پٹھو تھیں

کال جو گئیں ایک ہاتھ میں تار اور دوسرے ہاتھ میں دھڑک

کی کھڑکی لے سارہ خون پی کر ناچے تھیں اور طرح طرح کے بھتے

گیت گئے تھیں۔

دھڑک مار پو پٹھو تھیں گھڑ۔ پٹھو تھیں پٹھو تھیں

تھیں پٹھو تھیں دھڑک رہی تھیں۔ تب پٹھو تھیں پٹھو تھیں

پٹھو تھیں پٹھو تھیں پٹھو تھیں پٹھو تھیں

کو دھڑکی ہیں۔ تب باز صبا نے

چھٹھوی جابیں مر گئے بھاگ۔ تھیں بہت تھیں آگ



بادا جو۔ پر جو کو دیکھ کر وہاں پرست ہوئے لیکن اس بات سے بھلا کوئی  
اپنے ہر دم سے ہے بھگوان شری رام آپ کی ہے ہو۔ جہ تو۔ ایسا  
جے کار کرنے لگے۔ تب شری رام نے جو بوجی نے غصہ کھا کر اپنے ایک ہی  
بان سے چھن بھر کر راون کی ساری مایا کاٹ ڈالی۔

مایا بخت کی بھلاؤ سر سے گری گھر سب بھڑکے  
سر نہر بھلاڑ سے رام راون باجوہ سر پہی نہی گھر سے  
شری رام راون سر جو حیرت انیک کاپ جو کا دہیں  
سست سنیں سر او کیم کی تیکو تدبی پار نہ پاہیں  
مایا دور ہر جانے پر بھلاؤ اور بار پرست ہو گئے۔ تب ہاتھوں  
میں پرست اور درخت اٹھا کر وہ سب اوڑے۔ شری رام جی نے  
بے شمار بان چھوڑے جس سے راون کے ہاتھ اور سر بھڑک کر زمین  
پر گر پڑے۔ ساگر سینکڑوں کیش، سرسوتی، ویدوہ، کوئی لوگ شری رام اور  
راون کے بیٹھ کی لیل کو بہت شمار کھیں تک گاتے۔ ہیں۔ تب بھی وہ  
اس کی تھکا نہیں پاسکتے۔

تا کے گن گن کچھ کہے جڑ متی تلمی واسس  
جیسے بچ بل الوڑ پنے ناچھو اٹھ ہے اکاس  
اسی دھ کی لیل کے کچھ کٹوں کے سموہ کا ورن محمد جیسے مند  
بھی کوئی نہ تلمی اس نے کیا ہے۔ جیسے تلمی اپنے بل کے مطابق  
آکاش میں اڑتی ہے۔

کاٹے سر بھج باہر ہرست نہ بھٹ نکلیں  
پر بھج کر پرت سر سہڑ خوشی بیاگل ویکھ کلیں  
سر اور بار نہ راون کے بہت بار کاٹو گئے۔ لیکن وہ بہاد  
یو دھارنے میں نہیں آتا۔ پر بھج شری رام جی تو لیل کر رہے ہیں لیکن  
مٹی سہڑ اور دوتا پر بھج کی لیل کو نہ سمجھتے ہوتے انہیں بے چین اور  
دکھی سمجھ کر لگا گئے۔

کاٹت پر بھج میں سمسدا کی۔ جسے پنا لاہو لوچو اوھیکانی  
مرست نہر پو شرم بھینو بھیسہ شا۔ رام بھیش تن نب دیکھا  
جیسے جوں جوں دھن ٹھٹھا ہے توں توں لاچ بھٹا تاہا ہے  
لیے ہی جوں جوں راون کے سر کٹے ہیں توں توں وہ بڑے جاتے  
ہیں۔ راون سرنے میں نہیں آتا۔ بہت جتن کئے گئے۔ تب شری رام چند

جی نے بھیشن کی طرف دیکھا۔

لگا کال مر جاکیں ایچھا۔ سو پر بھج جن کر پرتی پر بھیا  
سنو سر کچھ چراہر نایک۔ پر نہنپال سر منی شکھد ایک  
خو جی کتے ہیں۔ ہے پاربتی! جن کی چشیا ماتر سے کال بھی  
مر جاتا ہے۔ وہ پر بھج بھگت کے پریم کا امتحان لے رہے ہیں بھیش  
جی نے کہا۔ ہے سر و گہ! ہے جڑ جتن جگت کے ایڈر! ہے دیوتا  
اور نہنپل کو شکھ دینے والے اور شرنا کٹوں کا پالن کرنے والے پر بھج

سنے۔  
نا بھی کتہ پشیش بس پاکیں۔ ناخو جیت راون بل تاکیں  
سنت بھیشن کچن کربالا۔ ہر ش گے کر بان کرالا  
راون کے نا بھی کتہ میں امرت کا نواس ہے۔ ہے سوامی راون  
اسی گے بل پر نہ نہ ہے۔ بھیشن کے چن سنے ہی کر باجوہ شری رام  
جی بہت پرست ہوئے تب انہوں نے ہاتھوں میں بھیا نک بان  
لئے۔

اسجہ مون لاگے تب نانا۔ رو وہیں کھر سر کال بہر سوانا  
بوہیں کھک جگ اتی ہینو۔ پر گٹ بھینے نہجہ تہنہ کتہ  
اُس وقت طرح طرح کے اشکن (دبئی علامات) ہونے لگے  
بہت سے گدھے گیدڑ اور کتے رونے لگے۔ آتھ جیل وغیرہ بھی بول  
کر انہی مصیبت کا اظہار کرنے لگے۔ آکاش میں اوہر اوتھ بھن تارے  
(دھار تارے) پر گٹ ہو گئے۔

وس دوس واہ ہول اتی ناچا۔ بھینو پر بھجور بل اہر اگا  
ملا دوری اڑکتی۔ پر نہر اٹھیں مگ ہا  
دسون طرفوں میں آگ جلتی تھی۔ پیر لوگ مے ہی سورج  
ہونے لگا۔ ست دوری کی چھاتی ٹڑ سے زور سے دھڑکنے لگی۔ پیر نہنپل  
اپنی آنکھوں کے دلتے آٹو برسلنے لگیں۔

پر نہر اٹھیں ہی پانت نہجانی بات بہر دوتی جی  
برشیں ہلاک۔ نو دھوہر جرج اسجہ اتی سک گہی  
اتیات اسست پر کب بھج سر بل پوہیں جے جے  
سر سہے جان کر پال۔ کچھ پتی چاپ سر جوت بھے  
موندیاں نہ لگے۔ آکاش سے بار بار پانی گرنے لگی۔ پیر نہنپل

آگے۔ اہ ان کے عرش میں گھس گئے۔ یہ دیکھ کر دیوتاؤں نے نقارے بجائے۔

تاس تیج مسمان پر بھو آئن۔ ہر شے دیکھ سنبھو چتر آئن  
جے جے دھن لہدی برہمنڈا۔ جے رگھو سیر پرل بھنج دندرا  
رادن کا تیج پر بھو کے مکھ میں آکر سما گیا۔ یہ دیکھ کر شوجی لہ  
چتر مکھ برہما جی بڑے پرست ہوئے۔ برہماند بھر میں جے جے کی  
دھن جھانگی بسی اور مہاں شامتی شال بھجاؤں داسے شری رگھو ورجی  
کی جے ہو۔

برہمنہیں شمن دیو مئی برنڈا۔ جے کرپال جے جے تی مکند  
دیوتا اور مٹیوں کے سماج پھول برسائے لگے اور جے کار  
کرنے لگے۔ کرپالو بھگوان آپ کی جے ہو۔ دے پہ مکنتی کے دینے  
داسے پر بھو آپ کی جے ہو۔ جے ہو۔

جے کرپال مکند دیو نہر من سرن سکھ یو پر بھو  
کھل دل بدارن برہم کارن کارنیک سدا بھو  
سر سمن برہمن ہرش اسنکل باج وندھی گہر گہی  
سنگرام انگن رام انگ انگ بھ سو بھا ہی  
ہے کرپالے ٹول! ہے مکش داتا! ہے مکھ دکھ جمن  
آدی دوندل کے ہرنے داسے۔ ہے شرنانگل کو سکھ دینے  
پر بھو! ہے دشتوں کے دل کو کچنے داسے۔ ہے سرو دیا ایک آپ  
کی جے ہو۔ دیوتا پرست ہوئے پھول برسائے ہیں۔ گھن گھن نقارے  
بج رہے ہیں۔ دن بھومی میں شری رام جی کے انگوں راعفاؤں نے  
ہنٹ سے گا دیوؤں کی شوبھا پر اپت کی۔

میر جیا مکٹ پر سون تیج تیج اتی متوہرا جہیں  
جن نیل گری یزوت پل سیت اوگن بھرا جہیں  
بھج دند سیر کو دند پیرت رورکن تن اتی سنے  
جن دلے منیس نمل پر مٹھیں نیل سکھ آسے

میر جیاؤں کا مکٹ ہے۔ اس کے تیج تیج میں بہت ہی  
منوہر پھول بھو بھا دے رہے ہیں۔ مانو نیل گری پہاڑ پر بھلیوں کی ٹولی  
سمیت تاراگن شوبھا پار ہے۔ ہر شری رام جی اپنی بسی بھجاؤں سے  
ان اور دھن پھرا ہے۔ ہر شری رام جی دل خون کے چھینے کیسے مند

چلے گی۔ زمین ہٹے گی۔ بادل، خون، بال اور دھول برسانے لگے اتنے  
زیادہ انگل مہنے لگے کہ جن کا وزن نہیں کیا جاسکتا۔ ان بے شمار  
اپندوں کو دیکھ کر اکاش میں دیوتا دیا گل ہو کر شری رام جی کی جے ہو۔ ہے  
مہا بھار اٹھے۔ دیوتاؤں کو سمجھے ہوئے دیکھ کر کرپالو بھگوان شری  
رام جی جی دھن پر بان چڑھانے لگے۔

کھینچ سر اسن شرون لگ چھاڑے سر ایتھیں  
رگھو نایک ساریک چلے نامہوں کا پھنیں  
کانوں تک دھن کو تان کر پر بھو شری رام جی نے اکتیں بان چھڑے  
یہ شری رگھو مانا جے کے بان کا لڑ پنی سانپ ہو کر چلے۔

سبایک ایک نا بھی سر سو شرا۔ اپر لگے بھج مسر کر روتا  
لے سر با ہو چلے نا دا چھا۔ سر بھج ہیں رند جی نا چھا  
ایک بان نے رادن کے نامی مکند کے امرت کو شکھا ڈالا  
دوسرے تیس بان کر دودھ کر کے اس کے سروں اور بازوؤں میں لگے بان  
سروں اور بھجاؤں کو ڈاکر چلے۔ سروں اور بھجاؤں کے بغیر دھڑ زمین  
پر نا چنے لگا۔

دھرنی دھنے دھو دھا پر چڑا۔ تب سر پ پر بھو کرت ڈوئے کھنڈا  
گر جیو مرت گھو رو بھاری۔ کہاں رام دن متوں پچھا دی  
دھڑ بہت تیزی سے دھڑا جس سے زمین دھننے لگی تب  
پر بھو نے بان چھوڑ کر اس دھڑ کے دھڑکے کر دیئے۔ سرتے دنت  
رادن بڑے جوش سے گرج کر بولا۔ رام کہاں ہیں؟ میں انہیں لاکار کر  
یہ دھ میں ماروں گا۔

ڈولی بھومی گرت دسکندھر چھجھت مندھو سر دگ گج بھو دھڑ  
دھرنی پر بھو دو وکھنڈ بڑھائی۔ چاپ بھال کر کٹ سمکداتی  
رادن کے گرتے ہی زمین کا نیپ گئی۔ سمکد دخیل۔ دشاؤں  
کے ہاتھی اور پہاڑ دیا گل ہو گئے۔ رادن دھڑ کے دھڑکوں کو پھیلا کر بھالو  
اور بازوؤں کے دلوں کو اپنے نیچے دھاتا ہوا زمین پر گر پڑا۔

مندھو دی آگیں بھج سبسا۔ دھڑ سر چلے جہاں جگدیا  
پر بسے سب نشنگ فہنہ جانی۔ دیکھو سر مہہ دند بھیں بھائی  
رادن کے بازوؤں اور سروں کو مندھو دی کے آگے رکھ کر  
شری رام جی کے بان جہاں پر کہ جھٹ ایٹھ شری رام جی دھڑ جی تھیاں



لگے ہیں۔ لاف تمناں کے پیر پر بہت سندھ چڑھیں اپنے ہوا آفت  
میں ڈوبی مہٹی بیٹھی ہوں۔

گر بارش کی کوسٹھی پر بھٹوا بھی گئے مگر بند  
بھلا تو کبیس سب پرشے جے سکھ دھام مکند

کی بارش کی بارش کر کے پر بھڑ شری رام جی نے سب دیو  
سمراج کو زبے (بے خوف) کر دیا۔ ہارنا پر بھٹو پرسن ہو گئے۔  
اور سکھ کے دھام مکنتی داتا پر بھٹو آپ کی ہے ہو۔ ایسا پکارنے  
لگے۔

بتی سر ویکھت مند و دردی مگر چھت نکل دھرتی کس پری  
جھتی برند روت اٹھ دھائیں تیلہی اٹھ کے اون پہنیا آئیں  
بتی کے سر کو دیکھتے ہی مند و دردی دیا کل اور نور چھت ہو  
کر دھرتی پر گر پڑی۔ دوسری استریاں روتی مہٹی اٹھ دوڑیں اور  
اُسے اٹھا کر ادن کے پاس لے آئیں۔

بتی گنتی دیکھ تے کہیں پکارا چھوٹے کچ نہیں پیش سنہجارا  
اُترنا کر ہیں بدھی نانا۔ روت کر ہیں پرتاپ کھانا  
بتی کی دشت دیکھ کر وہ رونے پٹینے لگیں۔ بال کھل گئے  
شریر کی کچھ ستھ نہیں رہی۔ وہ بہت طرح سے چھاتی پٹتی

ہیں اور ادن کے پرتاپ کو یاد کرتی ہیں۔ سہ سسی زنی  
تو بل ناتھ ڈول نبت دھرتی، تیج ہن پاوک سسی زنی  
سیش کیمہ سہہ نہیں بھارا۔ سو تن بھوم می پر یو بھر چھپا  
وہ کہتی ہیں ہے ناتھ! تمہارے بل سے دھرتی سدا  
کانپتی رہتی تھی۔ اگنی، چندرما اور سورج تمہارے تیج کے  
سامنے تیج ہیں ہیں سیش ناگ اور کچھ پ بھی آپ کے جس  
شریر کا بھار سہہ نہیں سکتے تھے۔ یہی تمہارا شریر آج زمین پر  
مٹی سے لٹھڑا ہوا پڑا ہے۔

ہن کیر مریس سمیرا۔ من بکھ دھکا ہوں نہ دھیرا  
بھیل جتہ ہو کال جم سائیں۔ آج پر بھو ناتھ کی ناہیں

دن کیر اندر اور والو ان چاروں دیووں میں سے  
کسی نے بھی آپ کے سامنے دن میں دھیر ج دھان نہیں کیا۔  
اور تھانت کئی بھی آپ کا مقابلہ کرنے کا حوصلہ نہ کر سکا۔ ہے سدا ہی!

آپ نے اپنی موت مانوسے کال ادیم راج کو بھی جیت لیا تھا  
آج مہٹی آپ بے یار و مددگار زمین پر پڑے ہوئے ہیں۔

جگت بدت تمہاری پر بھٹانی۔ روت ترچن بل کی نہ جانی  
رام بکھ اس حال تمہارا۔ رہا نہ کو دھرتی روت ہارا  
مونا بھر میں آپ کی عظمت کا ڈنکا بجاتا تھا۔ آپ کے  
پس اور پر دیوار کے پھاروں کے بل کا تو پہان ہی نہیں ہو سکتا  
آپ کی یہ بد حالی شری رام جی کے ساتھ دشمنی کرنے کی وجہ سے  
ہوئی ہے۔ کہ آج آپ کے خاندان میں کوئی رونے والا بھی  
نہیں رہا۔

تو بس بدھی پر پنج سب ناتھ۔ سبھی سب پ نبت نام میں ناتھ  
اب تو سر نہج جیکٹ کھا ہیں۔ رام بکھ یہ ان نبت ناہیں  
ہے ناتھ! برہما کی سادی شری آپ کے آدھیں تھی روک  
پال دس کے مارے سدا آپ کے آگے ناتھ رگڑتے تھے۔ اب  
آپ کے سروں اور بازوؤں کو گھٹکھا ہے ہیں۔ شری رام جی کا  
دودھ کہ کے ایسی جبری حالت مہٹی ہی تھی یہ کوئی غیر فدا  
بات نہیں ہے۔

کال بس بتی کہا نہ مانا۔ اک جگت ناتھ منج کر حسابا  
ہے بتی اکال کے دشت ہونے کے کارن آپ نے میرا کہا  
نانا۔ اور جرتین جگت کے انیور شری رام جی کو پیش ہی جانا  
جانیو منج کر دھج کانن دھن پاوک ہری سیم  
جینہی نخت سو برہما کی سرنیہ جینہی نہیں گھنایم  
آج تم نے پروردہ رت پاوک کھئے تو تن ایم  
تمہہ ہو دیو پنج دھام رام نامی برہم زائیم  
راکشس دوی بن کو بھسم کر دیا ہے اگنی سروب خود شری  
بھوگان کو آپ نے سادھا دن منش سمجھا۔ شو اور برہما آدی۔  
دیوتاؤں کے سرتاج بھی جن کو نمسکار کرتے ہیں۔ ہے پریم!

دن دیا مے بھوگان کو آپ نے نہیں بھجا۔ جن سے لے کر ہی  
آپ کا شریر دوسروں کی بُرائی کرنے میں لگا رہا اور عمر بھر آپ  
کا شریر پاؤں کا اڈہ بنا رہا۔ لیکن پھر بھی جن نرو کا بھوگان شری  
رام جی نے آپ کو پریم بد دیا۔ ان کو میں نمسکار کرتی ہوں۔

اونا تھہ رگھو ناتھ سم کر پاس نہ تھو نہیں آن  
 جوگ برنڈ رگھو ناتھ تھی تھی دینہنی بھگوان  
 ہا ناتھ اشتری رگھو ناتھ جی کے سمان کر پا کا سندھ اور  
 دوسرا کوئی نہیں ہے۔ جن بھگوان نے آپ کو وہ آتم گتی دی۔  
 جو یوگیوں کے سماج کو دیکھ ہے۔  
 مند و درنی پن من کا نا۔ شرمی سیدھ سبنہ سکھ مانا  
 آج ہمیش نارو سندھادی۔ جے منی برہما رتھ بادی  
 مند و درنی کے پن کا نوں سے شکر دیوتا منی اور سیدھ  
 سبھی نے سکھ مانا، برہما، اشو نارو اور سندھادی اور بھی  
 تھو دنیا منشور تھے۔

بھیری لوچن رگھو ناتھ ہی تھی تھی سب بھگوان  
 رتھ کرت بھگوان سب نامی۔ رگھو بھگوان رتھ بھگوان  
 وہ سب انہیں بھگوان کر بھگوان کے درشن کر کے پریم میں  
 ملن ہو گئے۔ اور بہت ہی پرست ہوئے اپنی گھر کی سب انہوں  
 کو روتی پٹنی کر بھگوان بھگوان جی من میں بہت دکھی ہوئے اور  
 ان کے پاس گئے۔  
 بندھو دسا بلوک کھیتھا۔ تب پر بھگوان ہی ایس دینہا  
 لچھن نہی بہ بدھی سمجھا ہو۔ بہوری بھگوان پر بھگوان ہی ایس  
 انہوں نے بڑے بھائی کی حالت دیکھ کر بہت دکھ  
 پایا۔ تب پر بھگوان شری رام چندر جی نے چھوٹے بھائی لچھن جی کو  
 آگیا دی بخش جی نے انہیں بہت طرح سمجھایا۔ تب بھگوان  
 پر بھگوان کے پاس لوٹ آئے۔

کر پا اور شری پر بھگوان ہی بلوکا۔ کر مو کر پا پر سب سوکا  
 کینہہ کر پا پر بھگوان اس مانی۔ بدھی دت ولس کال جیہ جانی  
 پر بھگوان شری رام جی نے بھگوان کو کر پا اور شری سے دیکھا اور کہا۔  
 کہ شوکر چھوٹ کر دھن کے مزہ کر شری کا اتھ سندھاکر کر۔ پر بھگوان  
 کی آگیا پا کر ادم میں دیش اور کال کا دیا کر کے بھگوان جی نے  
 بدھی پوریک سب گریالی۔

مند و درنی آدمی سب دینے تلا نخلی تاہی  
 بھگوان گیس رگھو ناتھ گن گن برنت من ماہی

مند و درنی وغیرہ سب استریاں راون کو تلا نخلی دے کر امد  
 من میں شری رگھو ناتھ جی کے گن گن کان کرتی تھوئی محل کو گئے۔  
 آئے بھگوان ہی سب نہ نالو۔ کہ پاس نہ تھو تب رتھ بولایو  
 تمہہ کیسے ناگند تل نیلا۔ ہا مونت مانتی کے سیدھا  
 سب مل جا بھگوان سنا تھا۔ ہا مونت تلک لہو رگھو ناتھ  
 پتا بچن میں نگر نہ آدوں۔ آپ سرس کی رتھ پتھلوں  
 سب کر پا کر م کر کے بھگوان نے آکر بھگوان شری رام جی کو سرنایا  
 تب کر پاس کر بھگوان نے لکشن جی کو بولایا امد کہا۔ کہ تم بازو رتھ کر  
 انگہ تل نیل۔ ہا مونت اور سنا تھا سب نیستی کار لوگ مل کر بھگوان  
 کے ساتھ تھو۔ اور انہیں لکھا رتھ کر کر دے۔ پتا جی کے بچن کو  
 جو سب میں آبادی پر بھگوان جی سمجھا۔ اس لئے اسے ہی سمان ہار  
 اور بھگوان کے بھائی لکشن جی کو بھگوان نہیں۔

توت جیلے کی سون پر بھگوان بچنا۔ کینہہ جہا سے تلک کی رتھ  
 سادہ بھگوان بھگوان ہی۔ تلک سادہ بھگوان ہی  
 پر بھگوان آگیا پا کر بازو رتھ جیلے اور جا کر رتھ تلک کا سارا انتظام  
 کیا۔ اور کے ساتھ بھگوان جی کو تخت پر بٹھا کر ان کا رتھ تلک کیا۔  
 اور بھگوان کی تفریف کے گن گائے۔

جور پانی بہیں سرناٹے۔ سہنت بھگوان پر بھگوان ہی آئے  
 تب رگھو ناتھ لکھی کینہہ۔ کہہ پتھو بچنا سب کینہہ  
 سبھی نے رتھ کر کر لکھا پتی بھگوان جی کو سرنایا۔ اس کے  
 ساتھ بھگوان جی کے ساتھ سب پر بھگوان شری رام جی کے پاس آئے۔  
 تب پر بھگوان شری رام جی نے سب بازو کو بولایا اور پیار سے پیارے  
 بچن کے سب کو دکھی کیا۔

کے تلکھی کہہ پانی سدا سم مل تھارے کر بھگوان  
 پایو بھگوان رتھ بھگوان پر بھگوان شری رام جی نے  
 ہو ہی سہنت سب کینہہ رتھ پتھو بچنا سب کینہہ  
 سندھاکر بھگوان پر پاس بھگوان ہی آئے ہیں  
 اور رتھ کے سمان میلے بچن کہہ کر بھگوان نے سب کو دکھی  
 کیا اور کہا کہ تھارے ہی مل سے ہیں نے راون جیسے جہا لی دشمن پر فتنہ  
 پائی ہے۔ اور بھگوان نے رتھ پایا۔ اس کے کال تھادی بڑائی تینوں



لوگوں میں بت نہی رہی۔ جو لوگ شہوہا کے ساتھ میرے ساتھ  
تمہاری شدہ بڑائی کے موٹے گائیں گے۔ وہ بس جہاں سوار گرجم  
مرن روپی سوار کو سہا میں ہی پار کر جائیں گے۔  
پر بھوکے بچن شہر دن میں نہیں اٹھائیں گی پیچ  
بار بار سوار وہیں کہیں سکل پد کھینچ  
پر بھوکے بچن سن سن کر باز دل تربت ہی نہیں ہوتے  
وہ سب بار بار سر جھکاتے ہیں اور پر بھوکے چرن مکوں کو پکارتے  
ہیں۔

بہی پر بھوکے لول لیٹو ہوتا۔ لہذا جاہلو گھٹیو بھگوانا  
سما چار جانکی ہی سنا دھو۔ تاس کشل سے غمہ چل آوہو  
پر بھوکے شری رام جی نے پھر سونا جی کو بلایا۔ لہذا کہا۔ کہ تم  
لنکا میں جاؤ۔ یاد ستیا جی کو سب حال سناؤ اور ان کی آخریت  
کشل سے کر چلے جاؤ۔

تب سہو منت لگو مہنتہ آئے۔ سن لیچری لسا چو دھائے  
بہت پر کا تنہہ پو جا کینہی۔ جنک ستا دیکھتے ہی نہی  
تب سہو مان جی مگر میں آئے۔ ان کے آنے کی خبر سناؤ ان کا  
سواگت کرنے کے لئے راکشس راکشیوں سمیت دوڑے۔ انہوں نے  
بہت طرح سے سہو مان جی کی پوجا کی۔ اور پھر انہیں شری مانکی جی کے درشن  
کر لئے۔

وہ یہی تے پر نام کی کہتا۔ رگھو پتی دوت جانکیں چنہا  
کہہو تات پر بھوکے پانگینا۔ کسل راج کی سین سمیت  
سہو مان جی نے دور سے ہی ستیا جی کو پر نام کیا۔ جانکی جی  
نے پہچان لیا۔ کہ یہ وہی شری رگھو ناتھ جی کا دوت ہے۔ انہوں نے  
پوچھا ہے تات اکہو۔ کہ پاپکے دھام پر بھوکے کشن جی اور باز فوج  
سمیت خیریت سے تو ہیں؟

تب دھکی کسل کو سلا دھینسا۔ مات مگر ہیتو دس سیسا  
اچل راج بھیشن پالو۔ سن کی بچن ہرش ارچھا پو  
سہو مان جی نے کہا۔ سہ مانا اودھ پتی شری رام جی ہر  
طرح سے خیریت سے ہیں۔ انہوں نے یڈھ میں دس گھڑ راون کو  
جیت لیا ہے۔ اور بھیشن نے لنکا کا اچل راج پایا ہے۔ سہو مان

جی کے بچن سک سینا جی کا ہر وہ آند سے بھر پور ہو گیا۔  
انہی ہرش سن تن ملک لوجی سچ کہہ ہی نہی رہا  
کاویوں تو ہی ترے لوک مہنتہ کی کہیں نہیں باقی رہا  
سٹو مات میں پاتو اچل جگ راج آج نہ سنیسم  
رن جیت رپو دل بندھو جت پسامی رام انامیم  
شری جانکی جی کا من خوشی سے بیل اچل پرامن کے شری کے  
روٹے دکھڑے ہو گئے۔ انکھوں میں پریم اور آند کے آند بھرتے  
وہ بار بار سہو مان جی سے کہتی ہیں۔ سہو مان! میں نہیں کیا دن؟  
اس سہو مان کے برابر تو تینوں لوگوں میں کچھ ہے ہی نہیں! سہو مان جی  
نے کہا۔ سہ مانا! میں نے سہو مان (بلا شک و شبہ) آج ساری  
دنیا کا راج پایا ہے۔ سو میں یڈھ میں دشمن کی فوج کو جیت کر کشن  
سمیت نزد کار پر بھوکے شری رام جی کے درشن کر رہا ہوں۔

سہو منت سدا گن سکل تو سہو سہو منت  
سناؤ کول کو سکل پتی رہتوں سمیت انت  
جانکی جی نے کہا۔ سہ پتر اسٹو۔ سادے گن تمہارے ہر وہ  
میں فواس کریں! اور سہو مان اسیش اوتار کشن جی سمیت اودھ  
پتی پر بھوکے پر سدا پرتن رہیں۔

اب سہو جتن کر تہو غمہ ناتا۔ دیکھوں نہیں سام مودو گاتا  
تب سہو مان رام پھیں جانکی۔ جنک ستا کے کسل ستانی  
ہے تات! تم اب وہی جتن کر رہے ہیں اسے اپنی آنکھوں  
سے پر بھوکے کول شلیام شری کے درشن کروں۔ تب سہو مان جی نے  
شری رام جی کے پاس جا کر جانکی جی کی خیریت کی خبر سنائی۔

سہو سہو سہو بھائو کل بھوٹن۔ لول سے جب راج بھیشن  
مات سٹ کے سنگ سدا دھو۔ سدا دھو کے ستا لے آوہو  
سودریش کے سرتاج شری رام جی نے۔ سہو جی کا پیام سن  
کر لول راج اچل اودھیش کو بلایا۔ کہ تم سب سہو مان جی کے ساتھ جاؤ  
اور جانکی جی کو اور کے ساتھ لے آؤ۔

ثرت میں سکل گئے جہنہ سینا۔ سہو میں سب لیسچر میں بنیا  
بیگ بھیشن تنہہ ہی سکھا پو۔ تنہہ بھو جی مچن کروا پو  
وہ سب فوراً ہی ستیا جی کے پاس گئے۔ سب راکشیاں

پر بھوکے بچن کو سر پر دھارن کر کے من بچن کرم سے پڑھتا  
جی بولیں۔ ہے لکھن: اس تپا برت دہرم کی پرکشتا میں تم میرے  
دو گار بنو۔ اور جلد ہی آگ تیار کرو۔

سن لکھن سیتا کے بانی۔ برہ بیگ دھرم نیتی سانی  
لوچن سچل جود کر دوؤ۔ برہ بیگ من کوچہ کہہ سکت نہ آؤؤ

سیتا جی کی بانی سن کر جو دلوگ، وچار دہرم اور نیتی سے پری  
پودن مٹی۔ لکھن جی کے تیزروں میں شلوک کے آئندہ بہہ نکلے۔ وہ دوؤ  
ہاتھ جوڑے کھڑے رہے۔ اور پر بھوک شری رام جی سے کوچہ کہہ نہ سکے۔  
دیکھ رام رکھ لکھن دھائے۔ پادک پرگٹ کاٹھ بہہ لائے  
پادک پر بل دیکھ سیدھی۔ ہر وہ ہر ش نہیں بھگے کچھ تہی  
پھر شری رام جی کا راج دیکھ لکھن جی دوڑے اور آگ جلا کر بت  
سی لکھیاں لا کر آئے خوب پر چند گیا۔ آگ کی تیز لپٹیں دیکھ کر جانکی  
جی کے من میں بڑا آند ہوا۔ وہ ذرا بھی نہ ٹھنڈی۔

جہل من بچن کرم کم آرہا ہیں۔ شیخ رگھو جیر آن گتی ناہیں۔  
تو کرسان سب کے گتی جانا۔ موٹہ نہ ہوؤ شری گھنڈ سمانا  
سیتا جی بولیں۔ ہے گنی دیو! تو سب کے من کی گتی کو جانتا  
ہے۔ اگر من بچن کرم سے میرے ہرے میں شری رگھو ناتھ جی کے بغیر  
کوئی دوسرا آدھار نہیں ہے۔ ارضیات من، بچن کرم سے ایک ماتر  
میرا شری رگھو ناتھ جی ہی آشرہ بنے رہے ہیں۔ تو سنا گنی دیو تو میرے  
لئے چندن کے سمان شتیل موحا۔

شری گھنڈ سمان پادک پر ہیں گنیو ستر پر بھوک مینٹلی  
جے کو سلیس مہیں بدت چدن بتی اتی نرمل  
پر تی عجب آدو لوگ کلنک پر چنڈ پادک ٹھانہ جے  
پر بھوک جرت کاٹھوں نہ لکھئے نیچہ سر سہو مٹی دیکھیں کہے

جن پر بھوکے چرنوں کی بننا شری بہا دیو جی کرتے ہیں۔ اور جن  
کے چرنوں میں سیتا جی کا شہہ اور سپا پریم ہے۔ ان پر بھوک شری رام جی کا  
سمن گھوگے اور ان اودھ تپا شری رام جی کی جے بول کر جانکی جی نے  
چندن کے سمان شتیل ستر مٹی میں پرولش کیا۔ سیتا جی کا عکسی روپ  
رہا سٹے سیتا۔ چھایا موڑتی، اور ان کے سہتہ صو میں مہو ہوا لوک چرچا  
دوؤ گنی کی بیٹوں میں بھسم ہر گئے پر بھوک اس لیل کو کوئی نہ سمجھا۔ دیوتا

نہر تاسے اٹلی سیو اگر ہی نہیں۔ بھیش جی نے جلدی ہی راکشسیوں  
کو سمجھا دیا انہوں نے بہت اچھی طرح سیتا جی کو اشنان کرایا۔  
بہم پر کار بھوش پہن کر۔ سید کا رچر سباج پنٹی لیاٹے  
تا پر ہر ش چڑھی سیدھی۔ ستر رام ٹسکھ دھام سیتھی  
بہت پر کار سے سیتا جی کو گئے پہناٹے گئے۔ تب بھیش  
جی ایک سٹند پاکی سجا کر لے آئے سیتا جی سکھ کے دھام پر تیرم  
شری رام جی کا سمن کر کے پرتن جو کر پاکی پر سواٹھیں۔

سیتا پانی رچھٹ چہم پاسھا، چلے سکل من پر م ہلاس  
دھین بھالو کھیں سب آئے، رچھٹ کوپ لوادن دھائے  
پاکی کے چاروں طرف ہاتھوں میں چڑی لئے رکھشک (مخاند)  
چلے۔ سب کے من اٹھوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ بھالو اور باز  
سب سیتا جی کے درشن کرنے کے لئے آئے تب راکشس کرو دھ کر  
کے انہیں پیچھے مٹانے لگے۔

کہہ رگھو میر کہا کم مانہو۔ سیتا ہی سکھا پیا دیں انہو  
دیکھو ہوں کی جہنی کی ناہیں۔ بہی کہا رگھو ناتھ کو سمان  
جگت کے سوامی شری رگھو ناتھ جی نے منہ کر کہا۔ ہے مڑا  
میرا کہنا مالو اور سیتا کو پیل لے آؤ۔ ناکر باز ماتا کے سمان ان  
کے درشن کریں۔

سن پر بھوک بھالو کی ہر شے۔ شہہ تے ستر نہ من بہم پر شے  
سیتا پر ختم اٹل مٹھ راکھی۔ پرگٹ گنی چہم انتر سلی  
پر بھوک شری رام جی کے بچن شکر بھالو اور باز بہت پر سن ہوئے  
اکاش سے دیوتاؤں نے بہت سے پھولوں کی بارش کی۔ سیتا ہر کے  
وقت چونکہ اصل سیتا گنی میں پرولش کر گئیں نہیں اس لئے یہاں کے  
بھوگان نترامی اصل سیتا کو پرگٹ کرنا چاہتے ہیں۔

تیسہی کارن کرونا دھلی کہے کچھکٹ در باد  
سنت جالو دھانیں سب لاکھیں کر سے لبتاؤ

اسی کارن دیا کے بھٹا شری رام جی نے لیل ماتر سے سیتا جی  
کو کچھ کر دے بچن کہے جنہیں شکر سب راکشیاں بہت ہی دکھی ہوئیں  
پر بھوک کے بچن سیس دھرم سیتا۔ بولی من کرم بچن مینیتا  
لکھن ہوؤ دھرم کے مینیتا۔ پادک پرگٹ کوچہ کہہ مینیتا



سیدہ لودھی آکاش میں کھڑے ہو کر پر بھو کی اس سیلا کو دیکھ رہے ہیں۔

دھڑ دھڑ پاپک پانی گہ شری ستیہ شرتی جگ بدن جو  
ججے چھیر ساگر اندر اسی سمزنی آنی سو

سورام بام بھیاگ راستی رچراتی سو بھیا بھلی  
نویل نیرج نیکٹ مانہوں کنک پنچ کی کلی

تب لگنی دیو نے شری دھارن کر کے دید اور جگت میں پرندہ  
اصل ستیا جی کا ہاتھ پکڑا نہیں شری رام جی کے ویسے ہی حوالے کیا۔ جیسے  
کوساگر کشیر نے دشمنو بھوگان کے حوالے شری لکشی جی کو کیا تھا۔ وہ  
ستیہ جی شری رام چند جی کے بامیں پہنچو میں شوبھا پانے لگیں۔ ان کی  
سند شوبھا بہت ہی منور ہے۔ مانو نے کھلے ہوئے نیل گل کے  
پاس سنہری گل کی کٹی شوبھا پار ہی ہو۔

برشہیں سمن ہر شمسر با جہیں لگن نان

گا وہیں کتر شمسر بادھو نا چہیں چڑھیں بھان

دیو ہا پر سن ہو کر بھول برسانے لگے۔ آکاش میں نقارے بجنے  
لگے۔ کبوتر گانے لگے۔ دیو استرل بمانوں پر چڑھ کر ناچنے لگیں۔

جنگ ستا سمیت پر بھو شوبھا اہنت اپاد

دیکھ بھو لوبھی ہر شے ہے رگھو پتی سنگھ اپاد

شری جانی جی سمیت پر بھو شری رام جی کی انت اور اپا شوبھا  
کو دیکھ کر بھو اور بارہت پر سن ہو گئے۔ اور سنگھ کے سادھو پ  
شری رگھو ناتھ جی کی جے بکار تے لگے۔

تب رگھو پتی اوسا سن پانی۔ مائل چلیو چرن مسر نانی نو

آسنے دیو سدا سوار بھنی نو۔ بچن کہیں جن پر مار بھنی نو

تب شری رگھو ناتھ جی کی آگیا پاکر اندر کا سار بھنی مائل اپنے رتھ  
کو لے کر بھو کے چروں میں سر جھیکا کر چلا گیا۔ اس کے بعد سدا کے سوار بھنی  
اغرن کے بندے دیو نا آئے۔ وہ ایسے بچن کہنے لگے۔ ماتو تو گمانی ہوں۔

دین بندھو دیال رگھو راپا۔ دیو کیتھ دیو نیبہ پر دایا

لیو دروہ و ت یہ کھل کامی۔ راج اکھ گیتو کمار گ کامی

ہے دین بندھو ہے دیو شری رگھو ناتھ جی ہے دیوتاؤں  
کے دیو! آپ نے دیوتاؤں پر بڑی دیا کی۔ دنیا کی جانی میں حکا مراد شٹ  
کام اندھ اور گراہ را دن اپنے ہی پاؤں سے نشٹ ہو گیا۔

تھم سم روپ برہم ابنا سی۔ سدا ایک رس سچ ادا سی

اکل اکن اچ انکھ انا شے۔ اجت اموگہ سکتی کرونا شے

آپ سم روپ، برہم، ادا ششی، نیت، ایک رس اور سچا دے

ہی ادا سین (نرجش) ہیں۔ اکھنڈ، نرگن، ماجنما، اشپاپ (پاپ سے

رہت)، نرکار۔ ایسے (جو جیتا نہ جاسکے) اموگہ سکتی رحن کی شکتی

کبھی دیرتہ نہیں ہوتی اور دیا شے ہیں۔

مین کسمٹھ سوکر تر ہری۔ بامن پر سورام بچو دھری

جب جب ناٹھ مسر منہہ دکھ پالو۔ نانا تن دھر تھہ نالو

آپ نے مجھ بچو، سور، نرسنگھ، بامن اور پر سورام کے شری

دھارن کئے۔ ہے ناٹھ جب جب دیوتاؤں نے دکھ پایا۔ تب تب

بہت سے شری دھارن کر کے آپ نے ہی ان کے دکھ کا ناش کیا۔

یہ کھل بلن سدا سرور دھی۔ کام لوبھہ بدنت اتی کو ہیا

ادھم سرور منی تو پد پالو۔ یہ بھری من لبے آوا

راون و شٹ، ابلین من والا، دیوتاؤں سے سدا دشمنی کرنے

والا۔ کامی، لوبھی، امپکاری اور ہمار دھمی تھا۔ ایسے بچوں کے سرتاج

ہما بچ راون نے بھی آپ کا پر م پد پایا۔ یہ دیکھ کر سہارے من میں بڑا

آکھ چرج ہے۔

ہم دیوتا پر م ادھیکاری۔ سوار تخت پر بھو بھگتی لہاری

بھو پردھ سنفت ہم پر سے۔ آپ پر بھو پانی سرن اوتو سر سے

ہم دیوتا پر م پد پانے کے اتم ادھیکاری ہیں۔ لیکن خود غرضی

میں اندھے ہو کر ہم آپ کی بھگتی کو بھلا بیٹھے ہیں۔ اس لئے جنم مر

روپی سنار کے اندھی پردھ میں پڑے ہوئے ہیں۔ اب ہے پر بھو

ہم آپ کی شرن میں آ پڑے ہیں۔ ہماری رکشا کیجئے۔

کر بنیتی مسر سدا سب ہے جتھ تہنہ کر جوار

اتی سپریم تن بلیک بدھی استنتی کرات ہور

ایسی ستیتی کر کے دیوتا اور سیدہ منب اور ہر مہا تھ جوار

کر کھڑے سہے۔ تب بہت ہی پریم کے ساتھ چلکت شری ہو کر

برہما جی شری رام جی کی ستیتی کرتے لگے۔

جے رام سدا سنگھ دھام ہے۔ رگھو نایک سبک چاپ دھری

بھو بارن وارن سنگھ پر بھو۔ گن ساگر ناگر ناٹھ بھو

ہے تیرے کھ کے دھام اور دھوکوں کے ہرنے والے ہری  
ہے دھنش دھاری شری رگھو ناتھ جی۔ آپ کی جے ہو۔ ہے پر مہو جنم  
رونی ہستی کو پھاڑنے کے لئے آپ شیر کے سمان ہیں۔ ہے انتہا  
آپ گنوں کے سمندر، سرور اور سرور دیا یک ہیں۔

تن کام انیک اٹوپ چھپی۔ گن کاوت سدا منندر کی  
جس پاون راون ناگ ہوا۔ کھگ ناٹھ جتھا کر کوپ گھا  
آپ کے شری کی لاناٹی شو بھی بے شمار کا مڑیوں کے  
سمان ہے۔ سدا منندر اور کوئی آپ کے گن گاتے رہتے ہیں  
آپ کا پیش پوتر ہے۔ راون روپی جس کے ناگ کو گر کی طرح کر دھ  
کر کے آپ نے پڑ لیا۔

جن رنجن بھجن سوک بھنم۔ گت کر دھ سدا پر پھو بوہ خیم  
اوتار اوار اوار گنم۔ جی بھار بھجن گیان گنم  
ہے پر پھو بجت جنوں کو آپ آند دینے والے ہیں  
شوگ اور پنے کا ناش کرنا لے ہیں۔ کر دھ سے دھت ہیں اور  
سدا گیان سروپ ہیں۔ یہ آپ کا اوتار جہا اتم اور انتہا گنوں والا  
پر پھو کا بھار دھ کر نے والا اور گیان کا بھندار ہے۔

اج بیا یکیم ایکم انا دی سدا۔ کر دھ کر رام نسامی دیا۔  
رگھو نرس بھو شون ووشن ہا۔ کر ت بھو پنے جھش دیں دھا  
اوتار لے کر بھی آپ اپنے واسنوک سروپ میں اجنا  
ویا یک۔ ایک اور انا دی ہیں۔ ہے دیا کے بھندار شری رام جی! میں  
پر سن سو کر آپ کو نکار کر تا ہوں۔ ہے رگھو کیل کے سرتاج ہے  
راون کے بھائی ووشن کو مارنے والے بھیشن دیں نکھی ہتا۔ آئے آپ  
نے لکا کاراج بنا دیا۔

گن گیان بدھان امان اجم۔ نت رام تمامی بھنم برجم  
بھج دند پر جیت۔ پرتاپ نام کھل بر بد کھد جہا گنم  
آپ گیان اور گنوں کے خزانہ ہیں۔ مان رہتے ہیں۔ اجنا ہیں  
ویا یک اور بدھ کار ہیں۔ میں آپ کو اب اسی نکار کر تا ہوں۔ آپ  
کی لمبی بھائیوں کا پرتاپ اور دل بہت تیز ہے۔ ووشنوں کے لشکر کو  
ناش کرنے کے جن ہیں آپ بہت ہی مہر ہیں۔

نہ کا سن دیند بال منتم۔ چھی دھام مٹلی راکشتم

بھوتنارن کارن کان پدم۔ من سہو واران دوش ہرم  
آپ دیں دھوکوں پر بنا کارن ہی دیا کر نے والے امان  
کی بھ لانی کر نے والے ہیں۔ شہر بھا کے بھندار ہیں۔ میں شری  
جیانی جی سیت آپ کو نکار کر تا ہوں۔ آپ جنم مرن رو پی سدا  
ساگ سے پار اتار دے والے ہیں۔ کارن پر کتی اور کاویہ جگت  
دونوں سے پرے ہیں۔ من میں پیدا ہونے والے بھیا ناک ووشنوں  
کو ناش کرنے والے ہیں۔

سرسر چاپ منوسر تر دن دھرم۔ حل جاران لہچن بھوپ برم  
کھ مٹ دھندار شری رنم۔ مار مار دھ صا مٹ گنم  
آپ سدا دھنش بان اور ترکش دھان کر نے والے  
ہیں۔ لال گل جیسے شہ سدا نے آپ کے فیر ہیں۔ راجاؤں کے  
سرتاج ہیں۔ سکھ کے دھام ہیں۔ آپ سدا ہیں اور شری  
نکشمی جی کے پران پیارے ہیں۔ اس نکار کا کام اور بھوٹی مٹا کو  
ناش کرنا لے ہیں۔

اودیہ اکھنڈ نہ گوچر گو۔ سب روپ سدا سب ہوئے نہ گو  
اتی بید بندنی نہ ذنت کنتھا۔ زنی اتپ بھنم بھن جتھا  
آپ بے داغ ہیں۔ اکھنڈ ہیں اور اندریوں کے دشنے  
نہیں ہیں۔ اپنے مایا سے سب روپوں میں پر گٹ ہو کر بھی اپنے  
پرماتہ سروپ میں آپ نرا کار ہی ہیں۔ ایسا دیوں کا مٹ ہے  
یہ کوئی کپول کھنٹا نہیں ہے۔ جیسے سورج اور سورج کی روشنی الگ  
الگ ہیں اور نہیں بھی ہیں۔ ویسے سب نام روپ جگت کے  
آپ ادھار سروپ بھی ہیں۔ اور ان سے الگ بھی ہیں۔

کر ت کر تہیم بھو سب بانولے۔ نر گھنٹی تو آسن سدا ولسے  
دھاک جیون دیو سر پر ہرے۔ تو بھگتی بنا بھو بھول پرے  
ہے سرور دیا یک پر بھو دیو سب باز دھنی ہیں جو شروھا  
لے ساتھ آپ کے مٹھار بند کو دیکھتے ہیں مادر سہارے ان دیو  
شریوں کو دھکا ہے۔ جو آپ کی بھگتی مٹھول کر سدا کے  
بذھن میں پڑے ہوئے ہیں۔

اب دیند بال دیا کر تے۔ مننی موہ بھید کر ی ہریے  
جیہی تے سپریت کر دیا کر تے۔ دیکھ سو کھ مان ٹکھی چر تے



تاتے اُما موچہ نہیں پائیں۔ دشرقہ بھید بھگتی من لائیو  
شری رگھو ناتھ جی نے پتا کے تین پتے پریم کو دجا کر پتا  
کی طرف دتہ پریشی سے دیکھ کر ہی انہیں اپنے سڑپ کا دھڑ  
گیان کرادیا۔ جسے پاربتی اور دشرقہ نے بھید بھگتی میں اپنا من لگایا  
مقا۔ اس لئے انہوں نے موکش پر نہیں پایا۔

سگن اپا مسک موچہ نہ نہیں۔ تنہہ کہنہ رام بھگتی پنج پتہ  
بار بار کر پھو ہوا ہی پرنا ما۔ دشرقہ ہرش گئے سر دھاما  
بھگوان کے سگن روپ کی آپساکر نے دے بھگت  
موکش پر کی اچھا بھی نہیں کرتے۔ ان کو شری رام جی اپنی بھگتی دیتے  
ہیں۔ پر پھر شری رام جی کو بار بار پر نام کر کے دشرقہ پر سن ہو کر دیو لوک  
کو چلے گئے۔

انج جانی سہت پر بھو کسل کو سلا دھیں

سو بھا دیکھ ہرش من استتی کر سراس  
چھوٹے بھائی کشن جی اور جانی جی سمیت پریم کسل پر بھو  
ادوہتی شری رام جی کی شو بھا کو دیکھ کر دیو راج اندر پر سن ہو کر  
اپنے من میں استتی کرنے لگے۔

جے رام سو بھا دھام۔ وایک بدنت لشرام  
دھرت ترمن بر سر جاپ۔ بھج دتہ پرل پرتاب  
سے شو بھا کے دھام! شرنائوت کو سکہ آرام دینے والے  
سندر دھنشان اور ترکش دھان کئے ہوئے۔ مہا شکتی شلال  
پر تاپی لمبی بھجائوں دے شری رام چند جی آپ کی جے ہو۔  
جے دوشن اری کھداری، ہرون لچر دھاری  
پر دوشٹ مار بھو ناخ۔ بھٹے دلہ سکل سناختہ  
ہے کھر اودوشن کے شتراد۔ راکش دل کو ناش کرنے  
والے! آپ کی جے ہو۔ ہے ناخ اس مہا دوشٹ راون کو مار کر  
آپ نے سب دیوتاؤں کو بھوت اور محض کر دیا۔

جے من دھرتی بھار۔ مہما اڈار ایار  
جے رامن اری کر پال۔ کئے جانو دھان بہال  
ہے دھرتی کا بھادو دکر کرنے والے! ہے ابار ادا اتم

ہے دیند بال! اب دیا کیجئے۔ اور اپنے آپ کو پرغوسے  
جوا بھنے والی جو میری بھھی ہے جس بھھی سے میں اٹے کر م کرتا  
میں۔ دگہ نوئی سنا ملک دشرقہ بھوگوں کو ہی سکہ اور آتیا کے  
سادھن مان کو ان میں لین رہتا ہوں۔ ایسی میری اٹھی بھھی کو ہر  
لیجئے۔

کھل کھنڈن مٹن رامیہ چھا۔ بد پک سبوت سمبھو اُما  
نوپ ناپک سے پروان بدم۔ چرن اہنج پریم سدا بھجدم  
آپ دشرقہ کو چور چور دگتے والے اور پرغوی کا سندر  
سزنگا رہیں۔ شو جی اور پاربتی جی آپ کے چرن کسلوں کی سیرا  
کرتے ہیں۔ ہے راجائوں کے سراج! مجھے یہ ودوان دیکھئے کہ  
آپ کے چرن کسلوں میں سدا میرا سچا پریم ہو۔

بنے کینہہ چتر آسن پریم پلک اتی گات

شو بھا سندر بھو بلوکت لوچن نہیں اگھات

اس پر کار پریم جی نے بھگت شری پریم کر پریم بھری بھتی  
کی۔ شو بھا کے سندر شری رام جی کے دوشن کرتے کرتے اُٹھی اُنکھیں  
تھکتی ہی نہیں۔

تنبہی اودر دشرقہ تہنہ آئے۔ تنہہ بلوکت نین جل چھائے  
انج سہت پریم بھو بنن کینہہ۔ آسیر باد پتا تب وینہا  
انہی سے دشرقہ جی دہاں آئے۔ شری رام جی کو دیکھ کر  
ان کی آنکھوں میں پریم آنسو ڈھڑ بآئے۔ چھوٹے بھائی کشن جی  
سمیت پریم شری رام جی نے ان کی بندنا کی۔ اور تب دشرقہ جی نے  
ان کو آشر دادیا۔

تات سکل تو پتہ پر بھو۔ جیتیتوں اے نسا چر راؤ  
سہت پتہ پتہ اتی بادھی۔ نین سکل رومادلی بھٹ اودھی  
تات! یہ سب آپ کے پتہ گروں کا پر بھا ہے  
جو میں نے راکش راج راون جیسے ناقابل فتح دشمن پر فتح پائی ہے  
پھر گئے پتہ دشرقہ جی کا پریم بہت ہی بڑھ گیا۔ ان کی آنکھوں  
میں پریم جل چھایا اور شری رام کے رونگٹے کھڑے ہو گئے  
رگھو جی پر بھتم پریم الو مانا۔ چنے پتہ ہی وہ پتہ ہی دھڑک گیا

اور اتم بھیا والے! ہے رادن کے ستر و اور کر لگو بھگوان آپ  
کی ہے برسات نے رکشس دل کو بے حال کر دیا۔

لکھیں اتنی بل گرب۔ کئے لبیر سرگتدھرب  
مٹی سیدھ نرگھک ناگ۔ سپہ پنچھ سب کیں لاگ  
لکا پتی رادن کو اپنی طاقت کا بہت ہی گھنڈ تھا۔ اس  
نے دیوتا اور گندھو سب کو ہی اپنے آدھین کر رکھا تھا۔ اور وہ  
مٹی سیدھ، منش، پنچھی اور ناگ وغیرہ سب کے پیچھے ہاتھ دھو کر بڑ  
گیا تھا۔

پروردہ رتن اتنی دشت۔ پانیو سو پھیل پا پشٹ  
اب سنہو دیندیاں۔ راجپو مین لبال  
بڑہ سدا دوسروں کی بڑائی کرنے میں لگا رہتا تھا۔ اور ہاؤش  
تھا اس پانی نے دیا ہی پھیل پایا۔ ہے دیندیاں! سٹھے۔ ہے  
کل کے سمان بڑے نیتروں والے بھگوان! میری جیتی سنٹھ۔  
موہی را اتنی ابھیمان۔ نہیں کو تو موہی سمان  
اب دیکھ پر بھو پد کج۔ گت مان پر و دکھ پنچ  
مجھے بہت ہی ابھیمان تھا کہ میرے سمان دوسرا کوئی  
نہیں ہے۔ پر اب آپ کے چرن کلوں کو دیکھ کر دکھوں کو دینے  
والا میرا وہ ابھیمان جاتا رہا۔

کو تو برہم نرگن دھیا د۔ او بکت جیہی شرنی گا د  
مٹی بھاد کو سل بھوپ۔ شری رام سکھ شروپ  
کوئی ان نرگن برہم کا دھیان کرتے ہیں۔ جنہیں دیر زمانہ  
کے ہیں۔ لیکن ہے شری رام جی! مجھے تو ادھ پتی شروپ آپ کا  
سکھ روپ ہی بھاتا ہے۔

بید ہی امج سمیت۔ مہر وہ کر ہو نیکیت  
موہی جانتے جج واس۔ دے بھگتی رما تو اس  
شری جاگی جی اور چھوٹے بھائی لکشمی جی سمیت میرے  
میں کو آپ اپنا تو اس ستھان بنائے۔ ہے لکشمی تو اس! مجھے  
اپنا سبک سمجھ کر اپنی انیہ بھگتی دیجئے۔

دے بھگتی رما تو اس تو اس ہن مرن سکھ ایم  
شکھ دھام رام نہامی کا نامیک چھی رگھو نامیک

مہر برنڈ رنجن ووند بھنجن منجن تن اتکت لم  
برہما آدی سنا سیدہ رام نہامی کر و نا کو ظم  
ہے لکشمی تو اس! ہے شرنانگتوں کے بچے کو دور کر کے انہیں  
سکھ دینے والے پر بھو مجھے اپنی بھگتی دیجئے۔ ہے شکھ کے  
دھام! ہے بے شکھ کا دیوؤں کی شو بھا والے شری رگھو ناٹھ  
جی! میں آپ کو نمسکار کرتا ہوں۔ ہے دیو سمان کو سکھ دینے  
والے! ہے دکھ، شکھ، جنم مرن رو پنی و دندوں کو ناش کرنے والے  
منش شریر دھاری لاثانی طاقت والے پر بھو! برہما اور شو جی بھی  
آپ کی سبھا کرتے ہیں۔ ہے دیا سٹے! ہے لول سبھا د والے  
میں آپ کو نمسکار کرتا ہوں۔

اب کر کر پا بلوک موہی آیس دیو کر پال

کاہ کر مل سن پر نہن لے دیندیاں

ہے کر پاؤ! اب مجھ پر کر پا درشتی سے دیکھ کر آگیا دیجئے۔  
کہ میں آپ کی کیا سبھا کروں! اندھ کے پیارے پن سنکر دین  
دیاں پر بھو شری رام جی بولے۔

سکو شری پتی بھیا تو ہمارے۔ پر سے بھو می لشیچ نہہ جے مارے  
مہر مت لاگ بچے انہہ پرانا۔ سل جیا تو سر لیس سبجنا  
ہے دیوانہ! سنٹے۔ ہمارے بھاد اور باز جنہیں رکشوں  
نے مار ڈالا ہے۔ مرزہ حالت میں زمین پر پڑے ہیں۔ انہوں نے  
میری بھلائی کے لئے ہی اپنے پران تیاگ دیجئے ہیں۔ ہے ہاچر  
دیو راج! ان سب کو پھر سے زندہ کیجئے۔

سکو لکھیس پر بھو کے یہ بانی۔ اتنی اکا دھو جا نہیں مٹی گیلانی  
پر بھو سک تری بھون مار جیاں۔ کیول سکری دینہہ بڑائی  
کاک بھٹ ندی جی کہتے ہیں۔ ہے گڑ جی! سنٹھے پر بھو  
شری رام جی کے یہ پن بہت ہی گور و ہن۔ ان کو گیانی مٹی ہی سمجھ  
سکتے ہیں۔ پر بھو شری رام جی تین لوگوں کو مار کر زندہ کر سکتے ہیں  
باز اور بھاد کو زندہ کرنے کے لئے اندھ کو آگیا وے کر تو انہوں نے  
صرف دیو راج اندھ کا ملن بڑھایا ہے  
سدا ہارش کہی بھادو جیا مے۔ ہر ش اٹھے سب پر بھو سبھیں گئے



سدا بکشتی بچے دُجو دل اوپر۔ جیسے بھاؤ کبھی نہیں رہتی چر  
اندھ نے امرت برشا کر کے باز مل اور بھاؤوں کو زخمہ  
کر دیا۔ وہ سب پرسن ہو کر آٹھے اور پر بھو شری رام جی کے پاس  
آئے۔ امرت کی بارش دونوں دلوں پر ہوئی لیکن ریحیہ باز رہی ہندہ  
ہوئے۔ راکشش نہیں۔

راما کار بھئے تنہا کے من۔ مکت بھئے چھوٹے بھو بندھن  
سرا نیک سب کبھی اور بچیا۔ جسے مکمل رکھوتی کی اچھا  
شری رام چند جی سے دیو بھاد رکھنے کے کارن راکشوں  
کے من میں ہر وقت شری رام جی کی مودت بسی رہتی تھی۔ اس  
لئے سندھار بندھن سے چھوٹ کر وہ سب مکت ہو گئے۔  
اور باز دوتائوں کے انش روپ بچھے۔ انہیں قد و تہ بھوگوں سے  
ہی پریتی تھی۔ اس لئے شری رکھنا خدجی کی اچھا سے وہ سب  
زندہ ہو گئے۔

رام سرس کو دین چکاری۔ کہنے مکت لسا چر جھاری  
کھل مل وھام کام رت لائن۔ گنتی پائی جو گنتی بر پادین  
شری رام جی جیسا دین کو کھیلوں کا ہمدرد بھلا اور کون  
ہو سکتا ہے؟ جنہوں نے سارے راکشوں کو گھٹ کر دیا۔  
دُشت پاپوں کا گھر کام اندھ راعل نے بھی وہ اتم گنتی پائی جو  
ہنہیہد مل کے لئے ڈر لکھ ہے۔

سمن برش سب سر چلے چڑھ چڑھ چر بھیمان

دیگھ سو اور سر پر بھو ہیں اس بھو بھو سبھان۔  
بھوؤوں کی بارش کر کے اپنے اپنے سندھ بھانوں پر  
چڑھ کر سب دیوتا دیو لوگ کو چلے۔ تب شیخو موقع جان کر  
چتر شوچی پر بھو شری رام چند جی کے پاس آئے۔

پر م پریتی کر جو ر جگ نلن نین بھر باری

مکت تن گد گد گرا بنے کرت تر پاری

پر م پریم سے ہاتھ جوڑ کر کل نیتروں میں آنسو بھوک  
مکت شری اور گد گد بانی سے تر پاری شوچی پر بھو سے شیع

کرنے لگے۔

مام ابھر کھنڈہ رکھو کل نایک، دھرت بر چا پ بھکر سیک  
موہ مہا کھن پل پر بھنجن۔ سنیہ بن امل سر رجن  
بے شری رکھو نا تو جی! ہاتھوں میں سندھ دھنشان  
دھارنے کے ہوئے آپ میری رکھتا کیجئے۔ آپ مہا گیان  
رُوی گھنے بادلوں کی گھاؤں کو اڑانے کے لئے آدھی ہیں  
شکاؤں کے بن کو بھسم کرنے کے لئے اگنی ہیں۔ اور دوتاؤں  
کو آتنا۔ بنے والے ہیں۔

اگن سگن گن مندر سندھ بھرم تم پرل پرتاپ دوا کر  
کام کر دھو مل گنج پنجا نجن۔ لبھو زمر جن من کا ن  
آپ زمرن ہیں۔ سگن بھی ہیں۔ سندھ گنوں کے بھڑا  
ہیں۔ پر م سندھ ہیں۔ اگیان رُوی اندھیرے کو ناش کرنے  
والے نیجیوی اور پرتاپی سہیہ ہیں۔ کام کر دھو اگیان مڈی  
ہاتھیل کا ناش کرنے کے لئے آپ شیر کے سمان ہیں۔ یہ  
پر بھو! آپ اس سیک کے من رُوی بن ہیں سندھ اس کیجئے۔  
لشے منور بھت پنچ کنج بن۔ پرل تشار اوار پار من  
بھو بار دھی مندر پر م دو۔ بار پئے تاپے سنسری دستر  
دشے کا مناؤں کے سموہ رُوی کل بن کا ناش کرنے کے  
لئے آپ کڑا کے کا جاڑا ہیں۔ آپ اوار دل اور من کے من  
شکتی سے پر ہے ہیں۔ سندھار مندر کو مضن کر کے لئے  
آپ مندر اچل پریت ہیں۔ آپ ہمارے جنم مران رُوی بھاری  
بھے کو دُر کیجئے۔ اور اس مہا کھن رُوی سندھار سے پار  
کیجئے۔

سیام گات راجیو ملو جن۔ دین بنا بھو پرتاتی مرن  
آج جانتی سہت زمرن۔ لبھو وام نرب تم ار افر  
مسی رجن جس مناٹل منڈل۔ تلشی واس پر بھو تر اس بھٹن  
ہے شام تریر! ہے مکمل نیر! ہے دین بندھو اور  
تر ناگوں کو دکھ کے جال سے چھڑانے والے! ہے اہو رام چند  
جی! آپ لاکشمن اور جانی سہیت سلامیہ ہر دے کے  
اور لو اس کیجئے آپ سبوں کو سکھ دینے والے ہیں۔ اور

کے کوئل بچن سنگ دیندیاں پر بھو شری رام جی کے وصال نیتوں  
میں آٹو ڈبڈبائے۔

تو کوس گرہ مور سب ستیہ بچن سٹو بھرات

بھرت دسا سمرت مومی بخش کلپ سم جات  
شری رام جی نے کہا۔ ہے بھراتا۔ سنئے غم میں بالکل سچ  
سچ کہتا ہوں۔ تمہارا خزانہ اور گھر سب میرا ہی ہے۔ لیکن موت  
کی حالت کو یاد کر کے مجھے ایک ایک پل ایک لمحے برا لگتا رہا  
ہے۔

تاپس سیش کات کرس جیت زرنتر مومی

دیکھوں میگ س جتن کرو سکھا ہونو نیل تو مومی  
تیسری کے بھین میں کزود شری سے بھرت سدا میرا نام  
کا جپ کر رہا ہے۔ ہے مٹرا تم کوئی ایسا پائے کہ جس  
سے میں بھرت کو جلدی دیکھ سکوں۔ اس کا منہ کسے لئے ہیں  
تمہارا بہت ہی مشکور ہوں گا۔

ہیت میں او دھ جی جھاؤں جوں جھیت نہ پاؤں پھر

سمرت آج پریتی پر بھو مومی پچ پچک سر یہ  
اگر میں جودہ برس کی میاد ختم ہو جانے کے بعد ایک  
دن کی بھی دیر کر کے جاؤں تو بھرت کو زندہ نہ پاؤں لگا چھوٹے  
سہائی بھرت جی کے سچے پیار کا سون کر کے شری رام جی کے  
شری رتی دیں بار بار کھڑی سو رہی ہیں۔

کر مہو کلپ بھراج تمہو مومی سمر مہو من باہیں

نئی موم دھام پا مہو جہاں سنت سب جہاں  
شری رام جی نے پھر کہا۔ ہے ہمیشہ انم کلپ بھر  
راج کرنا۔ من میں سدا میرا سون کر سن رہنا۔ پھر تم میرے  
اُس پر دم دھام کو پا جاؤ گے۔ جہاں کہ سب سنت جہاں  
جاتے ہیں۔

پر بھو مومی کے شری رام میں تیسری داس کے سوامی ہیں۔ اور جنم  
مرن رو پی بھاری بھگے کو چور چور کرنے والے ہیں۔

ناخہ جہیں کوسل پریس ہو یہی تلک تمہار

گر پارسہ موم میں آب دیکھن جرت اوار  
ہے ناخہ اجب ایو دھیا پری میں آپ کا راج تلک ہوگا  
تب ہے کر پا کے سمندر! میں آپ کے اوار جرت کو اُس وقت  
دیکھنے کے لئے آئیں گا۔

کرنیتی جب سمجھو سدا ہے۔ تب پر بھو نیکٹ ہمیشہ آئے  
تائے چرن سرکہہ مومو پانی۔ بنے سنہو پر بھو سادنگ پانی  
جب بتی کر کے شری جی چلے گئے۔ تب ہمیشہ جی پر بھو  
شری رام جی کے پاس آئے۔ انہوں نے پر بھو کے چرن میں  
سر جھکا کر میٹھی بانی سے کہا۔ ہے ش رنگ دھنش دھاری  
پر بھو میری پرارتھا ستے۔

سکلی سکل پر بھو لادن مائیو۔ پاؤں جس نری بھون لتا رتو  
وین بلین بن منی جہا آتی۔ ہو پر کیا کینہہ ہم بھانسی  
آپ نے کل پر لار سمیت اور فوج سمیت لادن کو  
ہار کر دیا۔ اور نینول لوکل میں اپنے پوتیش کو پھیلا دیا  
جیسے۔ دین پانی، بھو من اور پنج رکش پر آپ نے بہت  
کر پائی ہے۔

اب جن گرہ نیت پر بھو کیجے۔ مہن کر پیے مہن شرم چھوٹے  
دیکھو کوس مند سمبدا۔ ویمو کر پال کینہہ کہتا تھا  
اب ہے ناخہ آب اس سیک کے محل کو پوتر  
کیجئے۔ اور وہاں جا کر ارشنان کر کے بڑھ کی ساری خدا کاوٹ  
کو دھ کیجئے۔ خزانہ مال و متاع پر کر پاد رشی کیجئے۔ اور ان کو  
پرس مہ کر اپنی مرضی انکو سار بانوں میں بانٹ دیجئے۔

سب باہمی ناخہ موم سی اپنا ہے۔ نئی مومی بہت اور دھ پر جی  
سنت بچن مومو دین و یا لا۔ سچل بھٹے دیو من لبلا  
ہے ناخہ! مجھے سب طرح سے آپ اپنا سیک  
بنالکے۔ مجھے دھ لے کر ایو دھیا پری کو پھانسی پھینچیں



مہی کو پا کے سمندر شری رام چندر جی بازوؤں کے ساتھ طرح طرح کے کھیل کھاتے کر رہے ہیں۔

اما جوگ جب وان تپ نانا مکھرت نیم

رام کو پا نہیں کر ہیں نس جس لکھول پریم

منو جی کہتے ہیں۔ ہے پاربتی! بہت طرح کے لوگ

جب، وان، تپ، یگیہ، ررت اور نیم کرنے پر بھی شری

رام چندر جی ویسی کر پا نہیں کرتے جیسی وہ انیہ (کچھ) پریم

سچنے پر کرتے ہیں۔

بھالو کہتے ہیں پٹ بھوشن پامے بہ بہر رگھو نئی ہیں آئے

نانا جین دیچ سب کیسا۔ نئی نئی مہنت کو سنا دیا

بھالو اور بازوؤں نے کپڑے پائے اور گئے پٹنے

تب وہ گئے کپڑوں سے سچ دھج کر شری رگھو ناتھ جی کے

پاس آئے۔ بہت سی جاتیوں کے بازوؤں کو دیکھ کر ادھ

پتی رام بار بار منن دے رہا۔

چتے سنبھہ پر کینہی دایا۔ بولے منو جی رگھو دایا

تمہریں بل ہیں راون مارنوتہ تلک بھیشن کہتے ہیں سنا دیا

شری رگھو ناتھ جی نے سب کو کر پا درشتی سے دیکھ

کر سب پر دیا کی۔ پھر وہ کو مل چن لولے ہے باز اور بھالو کو دھاؤ

تمہاری طاقت سے ہی میں نے دون کو جینا اور مارا ہے اور

بھیشن کو انکا کاراج تلک کیا۔

راج گویہ اب تمہ سب جاؤ۔ سب بھوشن مہی مہی مہی مہی

مہنت چن پریمیا اکل بانر۔ جو پانی بولے سب سداور

اب تم سب اپنے اپنے گھر جاؤ۔ سیرا سمن کرتے

پر مہنا کسی سے ڈرنا نہیں۔ یہ چن سنگ باز پریم کے مارے

دیا کل ہو گئے اور ہاتھ جوڑ کر بڑا ساد سے بولے۔

پر بھوشن مہی مہی مہی سب سوا مہی مہی مہی مہی مہی

دین جان مہی مہی سنا تھا۔ تمہ تر سے لوک ایس رگھو ناتھ

ہے پر بھوشن آپ جو کچھ بھی کہیں۔ وہ سب آپ کو سنا تا

ہے۔ لیکن آپ کے چن سنگ سب کو مہ مہتا ہے۔ ہے رگھو ناتھ

سنت بھیشن چن رام کے، ہر ش گہر گہر پا دھام کے

باز بھالو مکھ ہر خاٹے، گہر پر بھوشن مہی مہی مہی مہی

شری رام چندر جی کے چن سنتے ہی بھیشن نے

پرستہ ہو کر کر پا کے دھام شری رام چندر جی کے پاؤں پر

لئے۔ سبھی بھالو اور باز پرستہ ہو گئے۔ اور پر بھوشن کے پاؤں

پر گڑ کر ان کے سند گنوں کا گان کرنے لگے۔

بھوشن بھوشن بھوشن بھوشن۔ مہی گن بن بھان بھوشن

لے لپٹیک پر بھوشن آگے۔ مہی گن کر کر پا سنا دھوشن بھالو

بھوشن بھیشن جی راج محل کو گئے۔ اور رتوں سے بھر کر اور

مہنتوں سے بھر کر لپٹیک بھان کو پر بھوشن شری رام جی کے سامنے

لا کر رکھا تب کر پا کے سمندر شری رام چندر جی نے مہن

کر کہا۔

چوڑ بھان سنو سکھا بھیشن۔ گن گنا جائے بھوشن

منہ پر جائے بھیشن تب ہی۔ ہر ش دینے مہی مہی مہی

ہے مہنت بھیشن! سنو۔ تم بھان پر چڑھ کر آکاش

میں جا کر لیزول اور ان رتوں اور گنوں کو برساؤ۔ پر بھوشن

آگیا پاتے ہی بھیشن جی نے بھان پر چڑھ کر آکاش سے

سب مہی اور لیزول کی بارش کر دی۔

جوئے جوئے من بھالو مہی مہی۔ مہی مکھ میل ڈاکی ہی ہیں

ہنے رام شری راج سمیتا۔ پریم کوئی کر پا نکیتا

جس کے من کو جو پسند آتا ہے۔ وہ مہی لے لیتا ہے

مہیوں کو مہی میں ڈال کر اور پھر یہ جان کر کہ یہ کوئی کھانے کی

چیز نہیں۔ باز زمین پر پھینک دیتے ہیں۔ یہ تمہارا دیکھ کر

پریم مایادی کر پاندھان پر بھوشن شری رام جی لکھن جی اور دینا

جی سمیت ہنسنے لگے۔

مہی جیہی دھیان نہ پا دہی منتی منتی کہہ بید

کر پا سنا دھوشن کی پندہ سن کرت انیک بنو

دھیان لوگ کر کے بھی مہی مہی جن جن مہی مہی ان کو نہیں

پاتے۔ وہ جن کو خیتی منتی (یہ بھی نہیں یہ بھی نہیں) کہتے ہیں

اُن کے انتہائی پریم کو دیکھ کر شری رگھو ناتھ جی نے اُن سب کو بھان پر چڑھایا۔ اس کے بعد من ہی من میں برہمنوں کے چرفوں میں سر نوا کر اُن کی طرف بھان کو چلایا۔  
 چلت چلت بھان کو لابل ہوئی۔ بے رگھو بیر کے سب کوئی سنگھاسن اتنی اچھی منو بہر۔ شری سمیت پر بھو بیٹے تا پر بھان چلتے ہوئے پڑا شور دخل ہوا۔ سب کوئی شری رگھو دیر جی کی ہے کہہ رہے ہیں۔ بھان میں ایک بہت ہی ادب منوہر سنگھاسن تھا۔ اس پر شری رام چند راجی سبتیا سمیت بیٹھ گئے۔

راجت رام سمیت بھامنی۔ میرو سہرنگ جن گھن دامن پچر بھان چلیو اتنی آڑ۔ کینہی سمیں برشتی ہر شے سر پتی کے ساتھ شری رام جی ایسے شو بھا پار ہے ہیں۔ مانو سمیو بہر کی چٹائی پر بھلی کے ساتھ نیلا بادل براجمان ہو رہا۔ بھان بڑی تیز رفتا رہے چلا۔ دیتا پارس ہو کر پھیل برسانے لگے۔ پریم سنگھ چل تری بدھ ہادی۔ ساگر سر سیر نزل باری سنگھ ہو ہیں سندر چیتہ پاسا۔ من پر سن نزل نہجہ آسا تین پر کار کی دشمنیل، مند، سکھدھت، پریم سکھ دینے والد ہوا چنے لگی۔ سمیت راتالاب اور ندیوں کا جل نزل ہو گیا۔ چاروں طرف سندر سنگھ ہوئے بیٹھے۔ سب کے من پر سن ہیں۔ ساکاش اور اطراف نزل ہیں۔

کہہ رگھو بیر دیکھ رن سبتیا۔ لچھن اہاں بتیو اندر جمیتا خند مان انگد کے مارے۔ رن مہی پر سے لیا چر بھارے شری رگھو دیر جی نے کہا۔ بے مہتا ا دیکھو۔ یہاں اس جگہ رن بھومی میں مکشن نے اندر کو بیٹھنے والے میگھ ناد کو مارا تھا۔ ہنومان اور انگد کے مارے ہوئے یہ بڑے بڑے بھاری آکا دالے راشس پودھان بھومی میں پڑے ہیں۔

کنبھ کرن راون دوو بھائی۔ اہاں ہتے سرمنی دکھدانی دیوتاؤں اور مہیش کو دکھ دینے والے کنبھ کرن اور راون دوو بھائی یہاں مارے گئے۔

اہاں سبتیا پانڈھوں اور ہتھاپیوں سو سکھ دھام

جی! آپ تینوں لوگوں کے ایشور ہیں۔ ہم باندوں کو دین دکھی جان کہی آپ نے ہم سب کو نو نہال کیا ہے۔  
 من پر بھو بجن لاج ہم مر ہیں۔ مسک اچوں کھگ پتی بہت کہیں دیکھ رام رنج باز دیکھ۔ پریم مگن نہیں گرہ کے اچھا ہے پر بھو! آپ کے بجن سمن کر ہم شرمندگی کے مارے مر رہے ہیں۔ کیا کبھی تاجیز بھیر بھی پکشی راج گڑ کا کچھ اچھا کر سکتا ہے؟ اپنے اندر پر شری رام جی کو پرسن دیکھ کر باز اود بھائو پریم میں مگن ہو گئے۔ وہ پر بھو کو چھوڑ کر ہالکل گھر نہیں جانا چاہتے۔  
 پر بھو پر ریت کہی بھائو سب رام روپ اُر راکھ

ہر ش رت دہت چلے بنے بیداد بھی بھاش لیکن پر بھو کے سمجھانے پر سب باز اود بھائو شری رام چند راجی کے روپ کا ہر دے میں دھیان دھر کر اور بہت طرح سے بیٹی کر کے خوشی (اس لئے کہ ہمیں بھگوان کی سبوا کرنے کا شہدہ موقع ملا تھا) اور غم اس لئے کہ اب ہم بھگوان سے جدا ہو رہے ہیں) کے لئے جگے جذبات کے گھر کو چلے۔

کہی پتی نیل دیکھ پتی انگد نل ہنومان

سمیت جمیشن اپر بے جو خنپ کہی ہوان باز راج سگر دیو نیل، جامونت، انگد نل اور ہنومان اور جمیشن سمیت اور بھی سو جو ہوان باز سبتیا پتی ہیں۔

کہہ نہ سکیں کچھ پریم میں بھر بھر لوچن بادی

سنگھ جتو ہیں رن من جمیشن لاری نو

پریم کے مارے وہ کچھ بول نہ سکے۔ ان کے منوں سے دو لوگ کے آئندوں کی جھڑی لگ رہی ہے۔ وہ سب ٹکلی لگائے ہوئے کی حالت میں شری رام جی کے ٹکھ کی طرف دیکھ رہے ہیں۔

اتنیہ پرتی دیکھ رگھو رانی۔ لینے سکل بھان چڑھائی من مہنہ پر چرن سرنالو۔ اتنیہی ہی بھان چلاو



سب کیشوں کو دھڑکتی ہے۔ اور برہم لوگ کو لے جانے کے لئے  
سیڑھی کے سسمان ہے۔ پھر برہم پوتر اودھیا پڑی کو دیکھو۔ جو  
اودھیا تمک، اودھی دیوگ، اودھی بھوتک تینوں پرکار کے دکھیں  
اور جن مرن دیوی روگ کا ناش کرنے والی ہے۔

سیتا سہت اودھ کھنڈ کینہ کربال پر نام

سجیل بنن تن ٹپکت پٹی ہر شت رام  
پھر سیتا جی سمیت شری رام چند جی کو پالو پھونے  
اودھ پڑی کو پر نام کیا۔ نیز وہاں میں آنسو بھر کر ٹپکت شری ہر شری  
رام جی اور ہر پڑی کو دیکھو کہ بار بار پرستن ہو رہے ہیں۔

پٹی پر پھونو آئے تری بینی ہر شت مجھو کینہ

کینہ سہت سہت سہت سہت سہت سہت سہت سہت سہت  
پھر تری بینی میں آکر پرستن مہر پر پھونو شری رام جی ہائے  
اور بارہوں سمیت برہمنوں کو طرح طرح کے دان دینے۔

پر پھونو مننت ہی کہا بھائی۔ دھرم ٹنڈپ اودھ پھونو  
بھرت ہی کس سہادی سنائیو۔ سما چارے نہ پھیل آئیں  
اس کے بعد پر پھونو شری رام جی سے مندان جی کو سبھا کہاک  
نم برہمچاری کا جسیں بنا کر اودھیا پڑی کو جاؤ۔ بھرت جی کو سہادی  
خیریت کا پتہ لے کر جلدی چلے آنا۔

نرت پون ست گونٹ بھینو۔ تب پر پھونو بھرجاج ہیں گینو  
نانا جی منی پوہا پھینو۔ ماسنئی گونٹ آسنش دینئی  
پون کمار شری مندان جی شری رام جی کی آگیا پاکر خود آردانہ  
ہو پڑے۔ تب پر پھونو شری رام چند جی بھرجاج منی کے پاس  
آئے۔ منی نے بھگوان شری رام جی کی بہت طرح سے پوچھا کی۔ اور پھر

ابھیں آشیر داد دیا۔

منی بد بندی جگمل گر جوری۔ چڑھ بھان پر پھونو چلے بھوری  
اباں نشاد سنا کر پھونو آئے۔ ناونو وکھنڈ لوگ بولائے  
دونو ہاتھ جوڑ کر شری رام جی نے منی بھرجاج کے چڑوں  
میں پر نام کیا۔ پھر بھان پر پھونو کر آگے چلے۔ اور حسب ننداج

سیتا سہت کہ پاندھی سمجھو ہی کینہ پر نام  
میں نے یہاں سمندر پر پل بندھوایا۔ اور کھکے دھام  
شری شرجی کی عورتی کی ستھانیا کی راس کے لہر کر پانڈھان  
شری رام جی نے سیتا سمیت شرجی کو پر نام کیا۔

جہاں جہاں کہ پاسندھو بن کینہ باس نترام

سکل دیکھائے جانی ہی کہ سہنہ کے نام  
بن میں جہاں جہاں کہ پاس گ شری رام جی نے رہائش آرام  
کیا متحد وہ سب جگہیں پر پھونو نے جانی جی کو دکھلائیں اور سب کے  
نام بتلائے۔

نرت بھان تہاں چل آوا۔ ڈنڈک بن جہنہ پر م سہاوا  
کبھی آدی منی نایک نانا۔ گئے رام سب گیں ستھانا  
بھان جلدی ہی وہاں پہنچا جہاں کہ پر م سہند ڈنڈک بن  
مخفا۔ اور یہاں گشت آدی بہت سے پیشور دہتے تھے۔ شری رام  
سب منیوں کے شرموں میں گئے۔

سکل رشنہ سن پائے اسیدا۔ چتر کوٹ آئے جگد لسا  
تہنہ کر منہ نہ کیر سنوشت۔ چلا بھان تہاں تے جو کھا  
سب رفیوں سے آشیر داد پاکر جگت کے سوامی شری رام جی  
چتر کوٹ پہنچے۔ وہاں اپنے ورشن سے سب منیوں کو شنت کر  
کے پھر بھان پر وہاں سے آگے تیری کے ساتھ چلے۔

بھوری رام جانی ہی دیکھائی۔ جن کالی مل ہرنی سہائی  
پنی دیکھی بر سر پنی۔ رام کہا پر نام کر سیتا  
پھر رام جی نے کھجک کے پاپوں کو ناش کرنے والی سندھ  
جنا جی کے سیتا جی کے سیتا جی کو دشمن کر آئے۔ پھر پوترنگا جی کے  
دشمن کے شری رام جی نے کہا۔ سیتا انگا جی کو پر نام کر دو۔

تیر تھتی پنی دیکھو پر یاگا۔ نہ کھت جنم کوٹ ابھ بھاگا  
دیکھو پر م باونی پنی بینی۔ ہرنی سوگ ہری لوگ نسینی  
پنی دیکھو اودھ پڑی اتی باونی۔ تری بدھناپ بھو دوگ نساونی  
پھر تیر تھتی پر یاگ کو دیکھو جس کو دیکھنے سے کہ بڑوں  
جنوں کے پاپ بھاگ جاتے ہیں۔ پھر پر م پوتر تری جی کو دیکھو جو

نہ سنا کہ پھوٹا آگے۔ تب اُس نے سب لوگوں کو بلا کر ناؤ  
تیار کرنے کو کہا۔

شہر سہری نامہ جان تب آلو۔ اتر تیرت پھوٹا ایسے پالو  
تب ستیا پوجی شہر سہری۔ بہہ پرکا مٹی چرننہ پری  
اتنے میں ہی بھان گنگا جی کو پھوٹا آیا۔ پھوٹا آگیا  
پاکر بھان گنگا سے پورا۔ تب ستیا جی نے بہت پرکار گنگا جی کی  
لہجہ جی۔ اور گنگا جی کے پاؤں پر گر پڑیں۔

دینہہ ایس ہرش من گنگا سندی تو اسی وان ابھنگا  
سنت تھا دھام پریمیا کل۔ آئیدہ نکل پریم سکھ سنکل  
گنگا جی نے پرشن ہو کر ستیا جی کو اشر واہ دیا۔ بے سندی  
تھا راسہنگ اٹل ہو بھگوان کے کنارے پر اترنے کی خبر سن کر  
نٹ دراج گوہ پریم میں بے قرار ہو کر دوڑا۔ پریم آنند میں بھرتی ہو  
کر پھوٹے پاس آیا۔

پریم پوجی بہت بلوک بیہی۔ پر نیوانی تن سدھ نہیں تھی  
پر تھی چوم بلوک رگھو رانی۔ ہرش اٹھائے لٹو اور لائی  
اور نری جانکی جی سمیت پر بھو رام چند جی کو دیکھ کر وہ  
آنند میں ملن تھا زمین پر گر پڑا اُسے شریک کچھ سدھ نہ ہی شری  
رگھو ناتھ جی نے اُس کے انتہائی پریم کو دیکھ کر اُسے اٹھایا اور اپنی  
چھاتی سے لٹایا۔

لیٹو ہرے لائے کہ پاندھان سجان رائے پانی  
بھیچار پریم سیمپ بوجھی کسل سو کر جیتی  
اب کسل پدینچ بلوک پرچی سوسیمہ بچے

سکھ دھام پورن کام رام نامی رام نامی تے

کہ پاندھان چٹوں کے سراج کشمی تھی بھگوان شری  
رام جی نے گوہ کو اپنی چھاتی سے لگایا۔ اور بالکل اپنے پاس بیٹھا کر  
اس کی غیریت پوجی۔ وہ بیٹھ کر نے لگا کہ آپ کے جن چرن کھلوں کی  
سیوا برہما جی اور شری جی کرتے ہیں۔ اُن کے درشن کر کے میں ہوا آند  
میں نہیں۔ ہے ستیہ سنگھ کے دھام شری رام جی! میں

آپ کو فکار کرتا نہیں۔ بھکار کرتا نہیں۔

سب بھانت اوٹھم نٹ دسوہری بھرت جیوں ارا پو  
متی مت تسی داس سو پر پھوٹو موہ سب سیر اٹھو  
یہ راون اری چرتز یادن رام پد رتی پد سدا  
کام آدمی ہر بگیان کر سر سدھ مٹی گا دہیں مڈا  
سب پرکار سے پنج اس نٹ دراج گوہ کو بھرت جی کی  
طرح پر بھو شری رام جی نے سینے سے لگایا۔ تسی داس جی  
کہتے ہیں۔ کہ مجھ پنج بدھی نے اگیان کے وش ہو کر اُس پر بھو کو  
بھلا دیا ہے۔ راون کے دشمن شری رام جی کا پو تر کرنے والا چرتز  
سدا ان کے چرلن میں پریم پیدا کرنے والا ہے۔ یہ وشے وصال  
کو دور کرنے والا اند تو بوجھ کر کہنے والا ہے۔ دیوتا سدھ اوٹھنی  
پرشن ہو کر بے گتے ہیں۔

سمرنجے رگھو بھیر کے چرت جے سنہیں مسجان  
بیکے بییک بھوئی نٹ تنہہ ہی۔ دیہیں بھگوان  
جو چرت پرش شری رام جی کی راون پر نچ پانصک ایسا کہ  
نٹے ہیں۔ اُن کو بھگوان سدا فتح گیان اور مال و مستلہ دیتے  
ہیں۔

یہ کلی کال ملائیتن من کر دیکھو بچار نو نو

شری رگھو ناتھ نام تیج نامن آن آدھار  
ارے من اتو دھار کر کے دیکھو۔ یہ کھجٹ پالوں کا  
گھر ہے۔ اس کھجٹ میں شری رگھو ناتھ جی کے نام کو چھو کر  
اُن پالوں سے خلاصی پانے کا دوسرا اور کوئی سہارا نہیں ہے

مالس پارائن۔ ستا نیسواں وشرام

چھٹا سو پان سہایت تھو

لنکا کا ٹھ سہایت تھو









# اترکات

## ساتواں سوچان

شکوہ

کیلی کنڈھ اچھنیلم سرور بدست پیر پاؤ انج جہنم  
شوبھا دھیم پیت و سترم سر سچ بنیم سرور اچھنیلم  
پانو نار اچھنیلم پیا کیم کپی نچر شیم بند رھنا سببویما نم  
نومی اچھنیلم جانی ایشم رگھو درم ایشم ایشم ایشم ایشم

موم کی گردن کی چمک کے سمان شیاں رنگ، دیوتاؤں میں  
سریشٹ، برہمن بھگت کے پاؤں کے نشان سے شوبھا پامی سرور  
چھاتی والے شوبھا سے بھر پور، پیلے و ستر پینے، مکمل تیر سرور اچھنیلم  
ہاتھوں میں دھنش اور بان دھارن کئے ہوئے، بانہوں کی ٹولی کو  
ساتھ لئے ہوئے، لکشن جی جن کی سیوا کرتے ہیں، تو ریف کے قابل  
جانی جی کے سوامی، رگھو کل کے ستر ج سریشٹ بھان پر چڑھے ہوئے  
شری رام چندر جی کو نہیں سدا نمسکار کرتا ہوں۔

کو سلینڈر پر سچ منجھو، کو مل امج ہیش بند تو  
جانی کو سرور ج لا لیتو، چندنگیہ من بھرننگ سنگھو  
ادھ پوری کے سوامی شری رام جی کے سندر اور کو مل دو نو  
چرن کلوں کو برہما جی اور شو جی پر نام کرتے ہیں۔ اور جانی جی اپنے  
کلوں کے سمان سندر ہاتھوں سے جن کی سیوا میں رہتی ہیں، وہ چرن

کل ان کا سمن کر نوالے بھگت کے من روپی بھو زے کے سدا  
کے ساتھی ہیں۔ راتھات سمن کر نوالے بھگت کے من روپی بھو زے  
سدا ان چرن کلوں میں بسا رہتا ہے۔ ۲  
کنڈ اچھنیلم سرور گور سندر، امکا تیم اچھنیلم سرور  
کاؤ نیک کل سچ کوچیم، نومی سنگھم اننگ موچیم  
کنڈ کے پھول، چندرما اور سنگھ کے سمان سندر گورے رنگ  
والے جگت مانا شری پادتی جی کے پتی، من چلے پھولوں کے  
دینے والے، دین دیکھوں پر دیا کر نیوے، سندر کل کے سمان  
نیروں والے اور کامدیو سے چھڑانے والے بھگوان شوبھی مہاراج  
کو نہیں نمسکار کرتا ہوں۔

دوہا

رہا ایک دن ادھی کراتی آرت چھلوگ

جہنہ تہنہ سوچیں ناری نر کر سن رام ہوگ

چودہ سال کے پورا جو جانے میں حیب ایک دن باقی رہ  
گیا۔ تو بھگوان شری رام جی کے اوروہیا پدھار نے کی کوئی خبر نہ پا کر  
اوروہیا کے لوگ بہت سہجے ہیں جو گئے۔ شری رام جی کے  
دیوگ میں دے ہوئے اوروہیا کے نراری ادھو ادھو سچ میں

مکن ہیں۔

سنگ میں بند رکھل من پر سن سب کیر

پر کھنڈو آگن جہاں نگر دیر چہنہ پھیر  
انٹے ہیں ہی سب بند رکھل ہونے کے سب کے من پر سن  
ہو گئے یاد دھیا پوری بھی چاروں طرف سے پریم سہارا نہ ہو گئی  
ماو یہ سب علامات پر کھنڈو کے پھارنے کی خبر دے رہی ہیں

کو سلیا آدی مانس من آند اس جوئے

آہو پر پھوٹتہ سہری آگ جنت کی جہت اپنی  
کو شیا آدی سب ماؤں کے من میں ایسا آند جو رہا ہے  
جیسے اب کوئی آکر سیتا جی اور لکشمی جی سمیت پر کھنڈو شری رام چندر  
جی کے پھارنے کا شہدہ سندیش کہنا ہی چاہتا ہو۔

بھرت نین بھج دھین بھرت بارہی بار

جان سنگ من ہرش اتی لاگے کرن بجا  
بھرت جی کی دانتیں آنکھ اور دانتیاں بازو بار بار پھڑک رہے  
ہیں اسے شہدہ سنگ جان کو من میں پر سن ہو کر بھرت جی دھار کرنے لگے

چو پانی

رہیو ایک دل اودھی لوہدا ، سمجھت من دکھ بھنڈو اپارا  
کارن کون ناخہ نہیں آہو ، جان کھل کھول موہی لہر آہو  
آہا لکشمی جی بڑے دھنیا اور خوش نصیب ہیں جو شری  
رام چندر جی کے چرنا بند سے کبھی الگ نہیں ہوئے۔ مجھے تو کبھی  
لو کھل جان کر پھنڈو اپنے ساتھ نہیں لے گئے۔ ۳

جوں کرنی سمجھے پر کھنڈو موہی ، نہیں لہتا وکلیت مت کوری  
جہن اوگن پر کھنڈو مان نہ کاؤ ، دین بندھوئی مریٹل سبھاؤ  
اگر پھنڈو میری کرنی (عملوں) پر دھار کریں تو سو کوڑھ لگیوں  
نہک بھی میرا چہکارہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن مجھے صرف اسی ایک بات کا  
بھروسہ ہے کہ دین بندھوئے بے حد نرم ہو جائے دالے پر پھنڈو اپنے  
سنگ کے پھول کی طرف نہیں دیکھتے۔ ۴

مور سے جہیہ بھروسہ اور دھنڈو ، ملیں رام من سمجھ ہوئی  
بنتیں اودھی رہیں جوں پرانا ، لوہم کون جگ موہی سما  
کیونکہ شہدہ سنگ من پر رہے ہیں۔ اس نے مجھے پکا دھوس ہو کر  
شری رام جی عزو دیں گے۔ لیکن اگر میا پوری ہونے پر بھی پر کھنڈو  
لے اور میں نہ دھار پاؤں تو دنیا میں میرے برابر کچ لوہ کون ہو گا؟ ۵

رام پرہ ساگر ہنہ بھرت سنگ من ہوت

پریم روپ دھرتی من آہو گویں پوت

شری رام جی کے دیوگ روپی سمندر میں بھرت جی کا من  
دوب رہا تھا۔ اسی سے لہن کمار شری منومان جی برہمن کا روپ  
بنائے وہاں اس پر کار آگئے۔ ماو انہیں دھنڈے سے بچانے کے لئے  
کشتی آگئی ہو۔

میٹھے دیکھ کس اس جہاں مٹ کر س گات

رام رام گھوٹی جہت سردت نین جل جات

منومان جی نے دیکھا کہ بھرت جی کشاں پر بیٹھے ہیں۔ سو پر  
جواؤں کا مٹ ہے، شری روپ دھار گیا ہے۔ وہ اپنے منکھ سے رام رام  
دکھوتی کا جپ کر رہے ہیں اور کل کے سمان سندرا دکھوں سے  
پریم آند بہا رہے ہیں۔

چو پانی

دیکھت منومان اتی پریشو ، ٹپک گات لوچن جل برشید  
من ہنہ ہنہ بھارت کھائی ، لہو شری من سدھا سم بانی  
انہیں دیکھتے ہی منومان جی بہت پر سن ہو گئے۔ ان کا شری  
ٹپکت ہو گیا اور تیروں سے پریم آند بہنے لگے۔ من میں بہت پرکار  
سے شکھ مان کر وہ کانوں کے لئے امرت کے سمان میٹھی بانی بولے  
جاسں برہ سوچو دین رانی ، شہو زرتنگ گن پانتی  
رکھو کل تلک جہن سکھاتا ، آہو کھل دیہ منی ترنتا  
جن کے دیوگ میں آپ دن رات گن رہے ہیں اور جن کے  
گن گن کی قطاروں کو آپ سدا رہتے رہتے ہیں۔ شہو جہن پرشوں کو



سکھ دینے والے اور دیوتاؤں اور مٹی جنوں کے رکھشک (محافل)  
 رکھو کل کے ستراج شری رام چندر جی خیریت گئے ہیں۔ ۲  
 رگھو پن جیت جس سرگات ، ستیا سہت آج پرکھو اوت  
 سہت پن پرکھو کب دوکھا ، نرناؤنت جیے پاسے پویشا  
 موشن کویدھ میں جیت کر ستیا جی اور کشن جی سمیت پرکھو مری لم  
 جی آہے ہیں۔ دیوتاؤں کے سندرش کا گان کر رہے ہیں۔ یہ سن کر بھرت  
 جی کے من کا سا منتاب مٹ گیا۔ مانوس پیسے پرش کو امرت  
 مل گیا ہو۔ ۳

گوتمہ نات کہاں تے آئے ، موہی پریم پر یہ پن سناٹے  
 مات سہت میں کی ہنونا ، نام مور سنفو کر پاندھانا  
 بھرت جی نے پوچھا۔ ہے نات اتم کون جو اور کہاں سے  
 آئے ہو؟ تم نے مجھے بہت سی پیارے آئندہ۔ چنے لے پن سناٹے۔  
 ہندوان جی نے کہا ہے کہ پاندھان آئے ، میں پنوں کا پتر میں اور  
 جاتی کا پانڑوں ، میرا نام ہندان ہے۔ ۴  
 دین بندھو رکھو مری کرکھنکر ، سہت بھرت پٹیر اٹھ سادر  
 بلت پریم نہیں ہر دے سماتا ، نین بھوت حل پیکت گاتا  
 دین بندھو شری رکھو ناتھ جی کا میں میوک ہوں۔ یہ سن کر بھرت  
 جی کو بل کر تاریم بٹھا کہ ہر دے میں سماتا ہی نہیں تاکھوں سے  
 پریم اور آئندہ کے آئندوں کی جھڑی لگ گئی اور شری رکھو مری ہو  
 گئیں۔ ۵

کبی تو درس سکھ دیکھ بتیے ، بلے آج موہی رام پریتے  
 بار بار کو جھی کلاتا ، تو کوٹھ دیوں کاہ سٹو بھارتا  
 بھرت جی نے کہا۔ ہے ہندان اتھا سے دشن کر کے میرے  
 سہیے کھیش مٹ گئے ہیں۔ مانو مجھے آج شری رام جی بل گئے بھرت جی  
 نے بار بار ہندان جی سے شری رام جی کی خیریت پوچھی اور کہا ہے بھائی  
 سند ، اس منگل منڈیش کو سناٹے کا عوضانہ تمہیں کیا دوں؟ ۶  
 ابھی سندیس سرس جگ ماہیں ، نرناچا دیکھیں کچھ ناہیں  
 ناہن نات ارن میں تو ہی ، اب پرکھو چرت سنا ہو موہی  
 اس سندیش کا عوضانہ دینے کے لئے اس کے برابر دینا میں  
 کوئی بھی پارٹھ نہیں ہے میں نے۔ چار کر دیکھ دیا ہے۔ اس لئے

چند  
 رنج واس جیوں رکھو پنس بھوشن کہوں مم سرن کر پو  
 سن بھرت پن نیت انی کی پیکٹ پن چسہر تہنہ پر پو  
 رکھو دیو رنج مکھ جاس گن گن کہت اک جگ ناتھ جو  
 کہے نہ ہوئے نیت پریم پنیت سد گن سندھو سو  
 رکھو دشن کے سترناج شری رام چندر جی اپنے پیوں کی طرح  
 کیا کھی میرا جی کیا کرتے ہیں؟ بھرت جی سناٹا آئی سناٹت بھرت  
 بھنل کو سن کر سوناں جی کے شری کے روٹے کھڑے ہو گئے اور وہ بہت  
 جی کے چروں میں گر پڑے۔ وہ سن ہی من میں کہنے لگے کہ جو چارہ بھکت  
 کے سوامی ہیں۔ وہ شری رکھو دیو جی بھی اپنے مکھا بند سے بن گئے گن  
 کا دن کیا کرتے ہیں۔ وہ بھرت جی ایسے کوئل سو جوا ، پریم پو تو سچے  
 گنوں کے سمند رکھوں نہ ہوں؟

دو  
 رام پران پر یہ ناتھ تمہیں ستی پن مم نات  
 پن پن بلت بھرت پن ہرش نہ ہر دے سمات  
 ہندان جی نے کہا ہے ناتھ! آپ شری رام جی کو پرانی کے  
 سمان پیارے جو ، ہے نات! میں باطل سچ کہتا ہوں۔ یہ سنکر  
 بھرت جی بار بار ہندان جی کو گلے لگاتے ہیں۔ ان کے ہر دے میں  
 دھند سناٹا ہی نہیں دارمخات دہ خوشی کے مار کے چھوٹے نہیں  
 سماتے۔ ۲

اودھ پوری پر بھو آدھ جانی، بھئی سکل سو بھا کے کھانی  
 بڑے نہا دن تری بدھ سمیرا، جھٹے سر جو اتنی نرمل نیرا  
 پر بھو کو آئے جان کر اودھیا پوری سپورن شو بھائل کی  
 کھان ہو گئی تینوں طرح کی دشتیل مند سنگھت اسند واپس نے  
 لگی سرخندی کا جل بہت ہی نرمل ہو گیا۔ ۵

دو

بہشت گر پر بھن اچ بھو سر پر بند سمیت

چلے بھرت من پریم اتنی سنگھ کر پانکیت  
 گرو شنت جی کٹھنی چھوٹے بھائی شتر دھن اور برجن خٹل  
 سمیت برتن ہو کر بھرت جی انتہائی پریم بھرے من سے کیا خصل  
 شری رام چند جی پیشوائی کے لئے چلے۔ ۲

بہنک چڑھیں امار نہ پر بھن لگن بھان

دیکھ دھو سر بہشت کر بن سنگل گان

بہت سی استریاں چو بار دیں پر چھٹی ہوئی اکاش میں بھان  
 دیکھ رہی ہیں اور اُسے دیکھ کر خوشی کے مارے مہیٹے سندھو سر  
 منگل گیت گارہی ہیں۔ ۳

راکاسی رگھو پتی پر سندھو دیکھ بھان

بڑھو کو لالہ کرت جن ناری ترنگ سملن

شری رگھو ناتھ جی پورنکاشی کے چند مال ہیں اودھ پور  
 سمندر ہے جو اگل پورن چند مال کو دیکھ کر خوشی کے مارے شور  
 غل کرتا تھا اس کی اور بڑھ رہا ہے اودھ پور دھرتی ہوئی منس بھک  
 استریاں مانو اس سمندر کی لہریں ہیں۔ ۳

چو پانی

اہل بھانو گل کسل دو اگر، کینہہ دیکھا دت نگر منوہر

شرو بھیس انگد لسنکیسا، پادون پوری مچر یہ دیسا

اودھ سوچ کل روپی کلوں کو بھلانے والے سورہ شری رام چند  
 جی بھان بر سے بانوں کو منہ پر نگر دیکھا رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔

سٹھا  
 بھرت چرن برنلے تخت گوی کی رام پس  
 لگی کسل سب جائے ہرش چلیو پر بھو جان چھٹی

بھرت جی کے چروں میں سر جھکا کر نہاں ہی فوراً ہی شری  
 رام جی کے پاس واپس لوٹ آئے اودھاکر بھرت جی کی خیریت کی  
 خبر کہ سنائی تب پر بھو پرش ہو کر بھان بدھو کر چلے۔

چو پانی

ہرش بھرت کو سل پورائے، سماچار سب گرو ہی سنائے  
 پنی مند نہاں بات جانی، اودھ نگر کسل رگھو رانی  
 اودھ بھرت جی پرش ہو کر اودھیا پوری میں آئے اور انہوں نے  
 گورو جی کو سب شہ سماچار کہ سنایا پھر راج محل میں شہر بھر بھیجی کہ  
 شری رام جی بخیریت اودھیا پوری میں بدھ رہے ہیں۔

سنت سکل جینی اٹھ دھائیں، کہہ پر بھو کسل بھرت بہائیں  
 سماچار پر باسنہہ پائے، نرائند ناری ہرش سب دھائے  
 یہ منگل خبر سنتے ہی سب ماتا میں اٹھ دوڑیں بھرت جی نے  
 پر بھو کی خیریت کہہ کر سب کو سمجھایا۔ اودھیا پور کے واسیوں نے  
 جب یہ سماچار پایا۔ قصب استری پرش پرش ہو کر دوڑے۔ ۲  
 دھئی دربار دین پھل بھولا، تو تسی دل منگل مولا  
 بھرت پریم نھار بھامنی، گادوت چلیں سندھو گامنی  
 شری رام چند جی کا سواگت کرنے کے لئے دی، دھوب  
 گوروچن بھیل، بھیل اور منگل کے مول نئے تسی دل وغیرہ منگل  
 منے دستوئل کو سون کے محالوں میں بھرت کر سواگن استریاں ہننی  
 کسی مست جال سے گبت گاتی ہوئیں چلیں۔ ۳

جے جیسے تیسیں اٹھ دھائیں، بال پردھ کہنہ سنگ لاو ہیں  
 ایک ایک نہ کہنہ کہنہ بھائی، نہہ دیکھے دیال رگھو رانی  
 جو جس حالت میں تھا وہ اسی حالت میں اٹھ دوڑا دیر ہو  
 جانے کے دوسرے بھیل اور بھیل کو کوئی اپنے ساتھ نہیں لے  
 جا رہا ہے۔ وہ ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ ہے بھائی اتم  
 نے دیا تو شری رگھو ناتھ جی کو دیکھا ہے؟ ۴



مازلوں سے گزرو، انکو لود نکالتی جھینجی بسوئے لہری پڑی پڑی ہے  
ادب یہ پیش پڑا منور ہے۔

جدلی سب یکجہٹ بکھانا، بید پڑان بدت جگ جانا  
اودھ لپکی سم پر نہیں ٹوٹ، یہ پر سنگ جانے کو کو کو  
اگرچہ سب نے بکھٹ کی تعریف کی ہے، وہ پڑان بھی ایسا

ہی کہتے ہیں اور دنیا بھی ایسا ہی مانتی ہے۔ لیکن اودھ لپکی کے  
سمان بھگے، بکھٹ بھی پیارا نہیں ہے۔ اس بھگے کو کوئی کوئی گیانی  
لگ ہی جانتے ہیں۔

جتم بھومی مم پوری سہاونی، اتروی بہر جو پاونی  
جاوگن تے نہیں پر باسا، مم سیپ زیا دھیں باسا  
یہ سہاونا کر میرا جتم استھان ہے۔ اس کے شمال کی  
طرف پوز کر نیالی سر جو ندی بہر ہی ہے۔ جس میں اشنان کرنے  
سے منتر بنا کی محنت کے سامیہ کی (جس میں جیو کا بھید جھاونا  
رہتا ہے) لیکن اسے بھگوان کے پاس واس کرنے کی اتم جتنی سہی

کو پراپت ہو جاتا ہے۔  
اتی پر یہ موبھی اہاں کے باسی، مم دھانڈا پوری سکھ داسی  
ہر شے سب کچی سن پر بھو بانی، دھنیا اودھ جو رام بکھانی  
یہاں کسے رہنے والے بھی غم کو بہت پیاسے ہیں۔ یہ پوری  
نکھ کی راشی ہے اور میرے پر مہام کو دینے والی ہے۔ پر بھو کے  
بچن سون کر سب ہار پرتن ہو گئے اور کہنے لگے کہ دھنیا یہ نگر اودھ لپکی  
ہے جس کی بڑائی خود بھگوان اپنے مکھار بند سے کر رہے ہیں۔

دوا

آوت دیکھ لوگ سب کرہا سندھو بھگوان

نکر نکٹ پر بھو پر ریٹو اتر سو بھومی بھان  
جب کرہا کے سمت دھگوان شری رام چندر جی نے سب  
لوگوں کو آتے دیکھا۔ تب پر بھو کی مرضی پاکر بھان نکر کے نزدیک

زہن برآز آیا۔  
اتر کھیو پر بھو پیشک ہی تمہیں کھیو جی جاو  
پر برت رام چلیو سو ہر ش بر بھو الی تا ہو

بھان سے اتر کر پر بھو شری رام جی نے پیشک بھان سے کہا  
کہ تم کھیو کے پاس جاؤ۔ شری رام جی کی پریرنا سے وہ چلا۔ اُسے اپنے  
سوامی کھیو کے پاس جانے کی جی خوشی ہو رہی تھی اور دوسری طرف  
بھگوان شری رام جی کے دیوگ کا دکھ بھی بہت تھا۔

ہو پانی

آئے بھرت سنگ د ب لوکا، کر سن تن شری رگھو بھو کا  
بادلو شیشٹ منی تا پیک، دیکھے پر بھو منی دھنیں بھانیک  
بھرت جی کے ساتھ سب لوگ آئے، شری رگھو دیر جی

کے دیوگ سے سب کے شریو دے تپے ہو رہے ہیں۔ جب پر بھو  
شری رام جی نے منشیور بادلو اور شیشٹ جی کو آتے دیکھ کر  
اپنے دھنیں بان پر بھو پر بھو

دھانڈا دھکے کر چرن سرورہ، اتر نہت اتی پیک تنو  
بھنیت کسل اوجھی منی رایا، ہر من کسل بھانیں دایا  
اور چھوٹے بھانی مکشم جی سمیت دوڑ کر گوبھی کے چرن

کمل پڑنے پریم کے ماسے ان کے شریو دے کھڑے ہو رہے ہیں  
منی راج شیشٹ جی نے اٹھ کر انہیں لگے لگایا اور ان کی کسل پڑی  
پر بھو شری رام جی نے کہا کہ آپ کی دیا میں ہی ہماری کسل (حیرت) ہے

سکل دو جنہر مل نا تو ماسٹ، دھرم دھرم دھرم گھوٹل نا تھا  
کے بھرت پشی پر بھو بد پیکج، نعمت جنہر ہی شری سنگراج  
دھرم دھرم دھرم گھوٹل کے سوامی شری رام چندر جی نے پھر سب

برجن سے مل کر انہیں دندوت پر نام کیا۔ پھر بھرت جی نے پر بھو کے  
چرن کمل پڑنے۔ جن چرن سکوں کو دیوتا منی بھو جی اور برہما جی بھی سدا  
نکھار کرتے ہیں۔

پر سے بھومی انہیں اٹھٹ اٹھائے، بر کر کرہا ہندھو اڑ لائے  
میال گات روم بھٹے ٹھائے، نوراجو بن جل پاٹھے  
بھرت جی پر بھو کے چرنوں پر پر بھو پر پڑے میں اٹھانے

سے اٹھتے ہیں۔ تمہیں پاکر شری رام چندر جی نے انہیں زبونی  
اٹھا کر سینے سے لگا لیا۔ ان کے ساتھ شریو کے روٹے کھڑے  
ہو گئے اور دونو بھائیوں کے کمل نیرول میں سے پریم آنسوؤں کی دھلا

بہر نکلی۔

چند

راجو بوجن مروت جل تن ملت پکا ولی بنی

اتی پریم ہرے لگائے اچھی سے پھوٹری بھون دھنی  
پر بھو ملت اچھی سے موہیں جاتی نہیں ایسا کہی

جن پریم اڈو سنگا رتن دھڑلے برشتا ہی

کمل کے سمن سندھیتروں سے پریم آنسو بہہ رہے ہیں یونو  
کے سندھ شام شروں میں پریم کے مارے کھڑی ہوئی وہ نہیں مٹو بھیا  
پھوڑی ہیں تینوں لوگوں کے پیشتر شری رام چندر جی چھوٹے بھائی بھرت  
جی کو اتھائی پریم سے سینے لگا کر لے چھوٹے بھائی بھرت جی سے ملے  
ہوئے پریمو کیسی خوش بھلا ہے آپ جس کی اچھا دھن بہت اچھے سے  
کھی نہیں جاتی۔ انور پریمو لگا دھڑلے دھان کر کے بن رہے ہیں۔  
اور اچھو بھلا ہے۔

بوجت کہ پاندھی کسل بھرت ہی جن بیگ نہ آوی

سنو سوا سوکھ بھن من تے بھن جھان جو پاوی

اب کسل کو کسل ناخ آرت جان جن درسن دثو

بگورت برہ باریس کر پاندھان موہی کر گھہر لیو

کر پاندھان شری رام چندر جی بھرت جی سے ان کی خیریت  
پوچھتے ہیں۔ لیکن آنت کے مارے بھرت جی کے ٹکڑے بھن جلدی  
نہیں نکلتے۔ ہے پاربتی اسکو بھرت جی کے اس وقت کے آنکا  
کیا ٹھکانہ وہ پریم سکھ من اور بھن سے پرے ہے۔ اسے تو ذہنی  
حالت ہے۔ جو اسے پاتا ہے بھرت جی نے کہا۔ ہے اودھتی !  
آپ نے مجھے دیکھی دین جان کر درشن دیئے۔ اس نے آپ سب طرح  
سے طریت ہی ہے۔ دیوگ کے سمت میں دوتے ہوئے ہوئے ہوئے  
گو آپ کر پاندھان پر بھوٹے ہاتھ پکڑ کر بھایا۔ ۲

بنی پر بھو ہر شستر دھن بھنٹے ہرے لگائی

لچھن بھرت ملے تب پریم پریم و دو بھائی  
پھر پریم ہو کر پر بھو شری رام چندر جی شتر گھن جی کو لگے  
سے لگا کر بھگت ہوئے۔ تب لکھن جی اور بھرت جی دو بھائی  
پریم پریم سے بھگت ہوئے۔ ۵

بھرت اچھو لچھن بنی بھنٹے، پریم پریم سمجھو دکھ ملے  
سڈیا چرن بھرت سہر نادا، اچھو سمیت پریم سکھ پاوا  
پھر لکھن جی شتر گھن جی بھگت ہوئے اور اس پر کا دل کر  
دیوگ سے ناخال برداشت دکھ کو دور کیا۔ پھر شتر گھن جی سمیت  
بھرت جی نے سڈیا جی کے چرنوں میں برنوا یا اودھو بھائیوں نے  
پریم سکھ پایا۔ ۱

پر بھو دیوگ ہوئے پریم پریم، بھرت پریم سمیت سب نامی  
پریم آتر سب لوگ نہاری، کو تگ کہہ نہ کر پاں کھاری  
ایو دھیا پوری کے لوگ پر بھو شری رام جی کے درشن کر کے بہت  
بھنٹ پڑے۔ ان کے دیوگ سے پیدا ہوئے ان کے سب لکھن  
مٹ گئے۔ سب لوگوں کو پریم سے تڑپنے ہوئے دیکھ کر کے دشمن  
کر پاو بھو ان شری رام جی نے ایک بھنٹا کیا۔

امت روپ پر گئے تھی کالا، جھنٹا جوگ ملے سب ہی کر پالا  
کر پاو شری رام گھو بیرو کی، کئے شکل نہاری لبو کی  
اسی وقت کر پاو شری رام چندر جی نے اپنے آپ کو بہت  
سے دھوپوں میں پڑ گئے کیا اور سب سے ایک ساتھ بیٹھا دیوگ لے۔  
شری گھو دیر جی نے کر پاو شری سے دیکھ کر بھرت جی کے سب شری رام  
کو شک سے بہت کر کے پریم سکھ دیا۔ ۳

چھن جی سبھی ملے بھگت انا، انا پریم پریم کا ہوں نہ جانا  
ابھی بدھی سبھی لکھن کر پالا، آگے چلے سبیل گن دھما  
بھگت جی بھرت جی سب مل کر فارغ ہو گئے۔ ہے پاربتی !  
اس بھگت کو کسی نے نہیں جانا۔ اس پر کا سب کو سکھ کر کے شیل  
اور گھن کے دھما پر بھو شری رام چندر جی کے تڑپے۔ ۴

کو سبھی آوی مات سب دھائی، نہ کھ کھچھ جی دھنیو لوانی  
کو شلیا آدی سب ماتائیں بھو کو دیکھ کر اس طرح بے قرار ہو



دوڑیں، جیسے نکلیا ہی ہوئی گائیں اپنے پھڑوں کو دیکھ کر ڈھکی ہوں۔ ۵  
چست

جن دھبوں بالک پھج جگرہ چن بن پر بس گسیر  
دن انت پر رکھ سروت تھن ٹھکار کہ دھات بھیں  
آتی پریم پر پھو سب رات بھیں پھن پھن ہر دھجی کہے  
گئی بھن پھن جگرہ پھو تھن ہر شش شکھ اگت ہے  
ناتھنی بیای ہوئی گائیں پر ادھن ہو کر لپٹ چھوٹے چھوٹے  
پھڑوں کو گھڑ پھڑ کر شگل میں گھاس چست گئی ہیں اور شام کی وقت  
پھڑوں سے شگل کے لئے تھن سے دو دھج گائی ہوئی ٹھکار کہ گئی  
طرف دوڑی ہوں پر پھو نے انتھانی پریم سے سب ماتاؤں سے مل کر  
اُن سے بہت پرکار کہ کوئل پھن کہے۔ دیوگ سے پیدا ہوا اچا کلش  
دوڑ ہو گیا اور سب نے پھو ان کو مل کر بے حد شکھ ادا آند پایا۔

دو

بھیتو تینہ ستم تران رام چن رتی حیان

رام ہی علت کی گئی ہر دھج بہت سچک ان  
ستم تران اپنے تیر کشتن جی کی شری رام چن رتی کے چولوں  
میں پر تہی جان کر ان سے ملیں۔ شری رام جی سے ملنے و تہت کی گئی  
اپنے من میں بہت شرمندہ ہوئی۔ ۶

پھن سب ماتنہ مل ہر شش اس کش پائی  
کی گئی کہنہ پئی پئی ملے من کہ پھو پھو نہ جانی  
کشتن جی سب ماتاؤں سے ملے اور ان کا آشیراد پاکر بڑے  
پر تہن ہر دھج کی گئی سے بار بار ملے۔ لیکن ان کے من کا غصہ نہیں  
جاتا۔ ۷

چوپائی

سائنہ سن مل بیس دی، چہنہ لاک ہر ش آتی تہی  
دیس اسیں کو پھو کھانا، ہوئے اہل ٹھکار اہی و اتنا

جانکی جی سب سائنوں سے ملیں اور ان کے چروں میں  
گس کر انہیں بہنم ہی خوشی ہوئی۔ سب سائنوں میں ان کی خیریت پوچھ  
کر انہیں آشیراد دے رہی ہیں کہ تمہارا ٹھکانا اہل ہو۔  
سب رگھو پتی ٹھکانا مل پھو گسیر، منگل جان بن جل رو گسیر  
کنک تھار اتلی اتار ہیں، بار بار پر پھو گات تھار ہیں  
سب ماتاؤں شری رگھو ناتھ جی کے شکھ گیل کو دیکھتی ہیں ان  
کی آنکھیں پریم شغل سے بھری ہوئی ہیں۔ لیکن منگل سے جان کر وہ  
آندہ دل کو آنکھوں کے اندر ہی اندر روکے ہوئے ہیں۔ سولن منگل سے  
آتی آندہ ہیں اور بار بار پر پھو کے سندور شام شری کو دیکھتی ہیں۔  
ناتھنی بیای ہوئی گائیں پر ادھن ہو کر لپٹ چھوٹے چھوٹے  
پھڑوں کو گھڑ پھڑ کر شگل میں گھاس چست گئی ہیں اور شام کی وقت  
پھڑوں سے شگل کے لئے تھن سے دو دھج گائی ہوئی ٹھکار کہ گئی  
طرف دوڑی ہوں پر پھو نے انتھانی پریم سے سب ماتاؤں سے مل کر  
اُن سے بہت پرکار کہ کوئل پھن کہے۔ دیوگ سے پیدا ہوا اچا کلش  
دوڑ ہو گیا اور سب نے پھو ان کو مل کر بے حد شکھ ادا آند پایا۔

دو

پھن اڑو سبتا سہست پر پھو ہی بلوکت مات  
پرمانت مگن من پئی پئی پئی پائی گات  
کشتن جی اور سبتا جی سمیت پر پھو شری راج چند جی کو کوشیا  
جی دیکھ رہی ہیں۔ ان کا من پریم آندہ ہیں۔ دبا ہوا اور شری بار بار  
پلکت ہو رہا ہے۔

چوپائی

لکھن پھن مل نیلا، جامونت اگد سچک میل  
سہو آدی سب پائی پائی، دھرے حنور ہر منج سہو پائی  
لکھن پھن، بازراج سگرو مل، نیل، جامونت اگد

مہمان و غیرہ سبھی اتم سو بھادو والے بازو دھول نے منہ شری کے منہ شری  
مہمان کو گئے۔ ۱

بھرت سینہ میل برت نیما، سداور سب برہمیں اتی پر بھا  
دیکھ نگر باسنہ کے ریتی، سکل سر لہیں پھو پھو پھو پھو  
وہ سب بھرت جی کے پریم، برت اور نیوں کی بڑی  
فر دھا اس لیے جو پریم سے ترفیف کر رہے ہیں۔ اور نگر تو اسی لوگوں  
کے پریم اور اٹھادی کو دیکھ کر اور پھو کے جڑوں میں ان کے پریم کو

دیکھ کر وہ ان کے شیل کی سراپا کر رہے ہیں۔ ۲  
یہی رگھو پتی سب سکھا لڑکے، مٹی بڈلا لکھو سکل سکھائے  
خود بند ٹکل پوچھیم ہمارے، انہ کی کر پا دج رن مارے  
پھر شری رگھو ناتھ جی نے سب سکھائوں کو بلایا اور سب کو نصیحت

کی کہ مٹی و شیش جی کے جڑوں میں نمسا کر دے۔ یہ جو جو شیش جی ہمارے  
کل کے پوچھ کر دے ہیں ہان کی کر پائے ہی دیکھ میں ہم نے راکشوں کو لڑا ہے  
اے سب سکھا شہو مٹی میرے، بھگت میرے سا کہہ میرے  
مہم بہت لاگ جسم انہ ہاوسے، اچھ تھوڑے مٹی اچھک پیارے  
شری رام جی نے جو رگھو شیش جی کو مخاطب ہو کر کہا ہے مٹی

شریشٹھ اٹھتے یہ سب میرے سکھا ہیں، میرے لئے یہ رگھو شیش جی سکندر سے پار  
لکھنوی بھادو ہیں، یہی بھلائی کے لئے انہوں نے اپنا جیون اپن کر دیا ہے

یہ مجھے بھرت سے بھی بڑھ کر پیلا ہے۔ ۳  
مٹ پر بھگت مٹ مٹ سب بھگت، رگھو شیش جی بھگت سکھ نے  
پوچھو کے بچن سکندر سب پریم مٹ مٹ جو گئے اس طرح اپیل میں  
نئے سے بنا سکھ بڑھ رہے۔ ۵

دوہا

کو سلیبا کے چہ نہہ شتی تنہہ ناٹھ

سبش دینے ہر شتھ پریم جمے رگھو ناتھ

پھر ان لوگوں نے کو شلیا جی کے جڑوں میں ڈھوڑت پر نام  
کیا کو شلیا جی نے پرتن ہو کر انہیں آشیراودی کرتے ہوئے رگھو ناتھ جی

کے سیمان پیارے جو۔  
سمن برشتی نہہ سکل بھون چلے سکھ کند

چڑھی ٹاٹا نہہ دیکھیں نگر ناری نہہ برند  
جب آند کند بھوگن شری رام چندر جی اپنے محل کو چلے  
اکاش چھو لوں کی بادش سے بھگیا ہستری پرستوں کے گردہ کے گردہ  
جہادوں پر چڑھ کر شری رام جی کے درشن کر رہے ہیں۔ ۸

چو پائی

کچن کلن پتھر سنوارے، بہیں دھریج پنج پنج دوارے  
مبندن دار پتھا کا کشتو، سب نہہ بناے منگل مہنڈو کا  
نگر میں پڑا سیوں نے آند سے جان کر طرح طرح کے منہ  
کاش سجا سجا کر اپنے اپنے گھروں کے دواڑوں پر رکھے سندا پتوں  
کی جھالیں بٹن اور جھنڈے سب لوگوں نے مٹ مٹ کے لئے بنا کر  
لگائے۔ ۱

بیتھیں سکل سکندر سچائیں، گچ مٹی رنچ بہ چوک پرائیں  
ناتا بھارت سمنگل سا جے، ہر ش نگر ن تان بہہ باجے  
خوشبو دار تیل، گچ مٹکاؤں سے سجا کر بہت سے چوک پرانے  
گئے بھارت بھارت کے سمنگل سا جھنڈے گئے اور خوشی و آند  
کے ۸ سے نگر میں بہت سے نقادے بچنے لگے۔ ۲

چہ نہہ نہہ ناری بچھاوری کہیں، وہیں یہاں اسیں ہر ش بھریں  
کچن تھار آرتی، ناتا، جبتیں سچیں کہیں شہو گانا  
ادھرا دھرا ستریاں اپنے دواڑوں پر سندا روتھیں بھلا کر  
ہر ہی میں سہاگن ستریاں سون کے غافل میں بہت طرح سے آرتی سجا کر  
خوشی اور مٹ مٹ کے سمنگیت گارہی ہیں۔ ۳

کہیں آرتی آرتی ہر کہیں، رگھو کل پن دگر کہیں  
پڑ سوبھا سمپتی کلیانا، نگم سیش سارا بکھانا  
لوگوں کے ناشک اور سدا کل روتھیں کل بن کو کھلانے والے  
سندا شری رام چندر جی کی آرتی کر رہی ہیں۔ نگر کی شہو بھا، خوشحالی  
اور کلیان کا درشن، شیش جی اور روتھیں جی کرتے ہیں۔ ۴

نیتو یہ چرت دیکھ ٹھگ رہیں، اماناس مٹن زکے کہیں  
تو وہ بھی نگر کی وچتر شہو بھا کو دیکھ کہتے کی حالت میں ہو جاتے  
ہیں۔ رنٹھ جی کہتے ہیں، یہ پارتی، اچھ بھلا سیمارہ منٹ تو ان گھنٹ  
کلیان کیسے کر گئے ہے؟ ۵



ناری کندنی اووہ سر رگھوپتی برہ ونیس

است بھٹیل بگت بھٹیل نر کد رام را کیس

اووہ کی استریاں کندنی ہیں۔ ایوہ میا تالا ہے۔ اور  
شری رگھو ناتھ جی کا دیوگ سورج ہے۔ اس دیوگ نے پی سورج  
ہے۔ اس دیوگ نے پی سورج کی گرمی سے وہ استری روپی کندنی تر جا  
گئی تھیں۔ اب اس دیوگ نے روپی سورج کے غروب ہوئے پر شری  
رام روپی چور ما کو دیکھ کر وہ پھر کھل اٹھیں۔ ۹

ہو میں سنگن شمشید بھو بدھی با جہیں گن نیاں

پُر نر ندی سناٹو کر بھون چلے بھگوان  
طرح طرح کے شمشید شکل جو ہے ہیں۔ آکاش میں نکاتے  
نچ رہے ہیں۔ ان کے استری بھٹیل کو نوناں کر کے بھگوان شری  
رام چند جی محل کر چلے۔ ۱۰

چوپائی پر بھو جانی کیسی بھانی ، پر ختم تاس گر گئے بھوانی  
تاہی پر بھو بھنت لکھ دینا ، پتی نچ بھون گون ہری کینا  
شوجی کہتے ہیں ، ہے یا پتی ! یہ جان کر کیسی اپنے من میں  
نادم ہے ، پر پھر پیلے اس کے ہی محل میں گئے اور اسے سمجھا کہ بہت  
شک دیا۔ اس کے بھگوان اپنے راج محل کو گئے۔

کو پا بندھو جب منہ رکھے ، پُر نر ناری کھلی سب بھنے  
مگر بشت دو چلے بولائی ، آج سدھی سدن سمدا  
کہ با سا ر بھگوان شری رام جی جب اپنے محل کو گئے تب  
لگے کے استری پرش سب کھلی ہوئے اس سے گروہ و شنت جی  
لے بہنیل کو بولیا اور کہا کہ آج شمشید گھری شمشید دن وغیرہ شمشید

۶۔ سب دیو دیو پرش الوما سن رام چندر پھیں سنگھاسن  
منی بشت کے بچ سہائے ، سنفٹ کل بہنہ اتی بھائے  
اس لئے آپ سب برہمن پر حق ہو کر آگیا دیکھئے۔ تاکہ شری  
رام چند جی تخت پر بیٹھیں۔ منی و شہ ہٹ جی کے سہاؤ نے بچ سہائے

ہی سب برہمن منڈی پر تن ہو گئی۔ ۳۔

کہیں نچن سروو پیر انکا ، جگ بھیرام رام ابھیشیک  
اب منی برہمن پھیں گئے ، ہمارا ج کھنہ تنک کرتے  
برہمن سماج کو مل چن تھے گی کہ شری رام ہی کارا ج تنک  
ساری دنیا کو آخذ و خد والا ہے۔ ہے منی راج اب دیر نہ کیئے  
اور جلدی ہی ہمارا ج شری رام جی کوراج تنک کیئے۔ ۴۔

تب منی کیوہ سمنتر سن سنت چلیوہر شائے

رخہ انیک بہہ با جی گج نرت سنوارے جائے  
تب بشت جی نے سمنتر جی سے کہا ، وہ منے ہی پرش  
ہو کر چلے ، انہوں نے جا کر فدا ہی بہت سے متروک گھوڑے اور ہتھی  
سجائے۔ ۱۰

جھنہ تہنہ دھاون پٹھے ہی منگل دیو گئے

ہر ش سمیت بشت پدھی سرنا تیا آتے  
اورادھو اصرودوں کو بھیج کر منگل دستوں منگل کو پھر  
پرش ہو کر گروہ بشت جی کے چلوں میں آکر سر نہوایا۔ ۱۰۔

# نواہن پارائن

آٹھواں بوشرام

چوپائی

اووہ پیری اتی رچہ منائی ، دیوہ من برشی بھولائی  
رام کہا سیکھنہ بھائی ، پر پھر کھنہ انہو ادھو جانی  
ایوہ چیا پوی بہت ہی سند بھائی گئی ، دیوناؤں نے  
صہوں کی ہارش کی چھری لگا دی ، شری رام چند جی نے پھر کوئی  
لگا کر کہا کہ تم پہلے میرے ستروں کو استنان کر لو۔ ۱۔  
سنت بچن جھنہ تہنہ جن دھائے ، شکر لادوی تر ت انہو

پتی کو دمانہ جی بھرت منہ کڑے، رنج کر رام جیہا منہ آدے  
 یجن شتے ہی سیوک اور سرور دے اور کئے کو اثنان  
 کرایا۔ پھر دیا کے جھڈا شری رام چند جی نے بھرت جی کو بکویا اور  
 اُن کی جڈاں کو اپنے اُتھوں سے کھولا۔  
 اُٹھوائے پر جھوٹینید بھانی، بھگت پھیل کر پال گھوڑائی  
 بھرت جی ہاکیہ پر جھو کو ملانی، میش کوئی ست نہیں لگائی  
 اس کے بعد بھگت و نل دھوئوں سے بنیوں کی طرح پیار کرنے  
 واسے، کر پانو پر جھو شری رگھوناتھ جی نے تینوں بھائیوں کو استنہن کرایا  
 سو کر دیشی جی بھرت جی کی خوش قسمتی اور پر جھو شری رام جی کی طاقت  
 کو بیان نہیں کر سکتے۔  
 پتی رنج جیہا رام میرائے، گراؤ ساسن ماگ نہائے  
 کر مین پر جھو جھوٹن سا جے، انگ انگ دیکھ ست لاجے  
 پھر شری رام چند جی نے اپنی جڈاں کو کھولا اور گورو جی سے  
 آگیا مانگ کر استنہن کیا۔ اثنان کر کے پر جھو نے کہنے پہنچے اُن  
 کے شری کی ٹلو جی کو دیکھ کر سینکڑوں کا دیو بھی شرم کے مات پانی  
 پانی ہو گئے۔

دوا

سنا سنہ سادہ چانگی ہی محن تر ت گرائے

وہ میر بسن پر جھوٹن انگ انگ سبے بنائے

رئوس میں سانسوؤں نے چانگی ہی کو آدے کے ساتھ فوراً اثنان  
 کرایا اور اُن کے انگ انگ میں دو پرستار اور سند کہنے بہت اچھی  
 طرح سے پہنا دیئے۔

رام بام بدسی سوختی رماروپ گن گھان

دیکھ مات سب ہر شیں جنم پھیل رنج جان

گنوں اور روپ کی گھان شری ستیا جی شری رام چند جی کے  
 اچھی طرف شہو بھاری ہیں انہیں دیکھ کر سب مانائیں اپنے جنم کو پھیل  
 جان کر پرسن ہوئیں۔  
 سند کہتے ہیں یہی اور سر برہما سو منی برہند

چڑھو بھان آئے سب سر جھن سکھ کند  
 کاک جھنڈی جی کہتے ہیں، ایسے بکشی گر کر! سینے اس وقت  
 برہما جی، شری اور بنیوں کا سماج اور سب دیوتا ہاں پر چڑھ کر  
 آئندہ بھگوان شری رام جی کے درشن کرنے کے لئے وہیں آئے۔

پر جھو بلوک منی من اورا گار تروت ویر سنگھان ماگا  
 لبی سم تیج سو برن نہ جانی، مچھیر رام و جنہم سر نانی  
 پر جھو شری رام جی کو دیکھ کر منی دیشی جی کے من میں  
 پریم اُٹ گیا۔ انہوں نے جھٹ پیٹ ویر سنگھان منگوا یا۔ جس کا سویر  
 کے سنان تیج تھا اس تیج کی سندھ کا بیان نہیں کیا جاسکتا۔  
 بھمنوں کو پر نام کر کے شری رام چند جی اُس پر براجمان ہو گئے۔  
 جنک متا سمیت رگھوڑائی، پیکھ بہتے منی سمڈائی  
 بید منتر تب و جنہم اچا کرے، نمہو سر منی جے جتی پکھ  
 شری جانگی جی سمیت شری رگھوناتھ جی کو دیکھ کر بنیوں کی  
 منڈیا بہت ہی برتن ہوئی۔ تب برہمنوں نے وید منتر میں کا اچارن  
 کیا۔ اکاش میں دیوتا اور منی سبے ہو، جے ہو ایسا جکار کرنے لگے  
 پر پھرم تلک سیشٹ منی کہنیا، اپنی سب پرستار اُس دینہا  
 ست بلوک ہر شیں بہت اچھی، با سار آرنی اُتاری  
 پھر برہمن منڈی کو تلک لگانے کی آگیا دی۔ پھر کر دیکھ کر  
 سب مانائیں برتن ہو کر بار بار آرنی اُتاری ہی ہیں۔  
 ہر پرستار و ان بیدہ بدھ جی دیتے، جاچک سکل اچا پک  
 سنگھان پرترتی جھوٹن سانی، دیکھ سر نہد وند جین بھانی  
 انہوں نے برہمنوں کو طرح طرح کی قیمتی دستوبیں دان میں دیں  
 اور بھکاریوں کو اتنا دان دیا کہ وہ مالامالی ہو گئے۔ انہیں پھر مانگنے کی ناکل  
 ضرورت نہ رہی شری رام جی کو سنگھان پر براجمان دیکھ کر دیوتاؤں  
 نے نقد سے بجائے۔

چھند

نہج وند جیس با جیس میل گندھرب کتر گادھی

نا جیس اچھرا جند پرمانند سر منی پاد میں



الگ الگ سب دیتا سنتی کر کے اپنے اپنے ٹھکانوں کو  
چلے گئے۔ تب بھاٹوں کا روپ دھان کر کے وید شری رام جی  
کے پاس آئے۔ ۱۲

پوچھو سر وگیہ کینہہ اتی اور کرپانڈھان  
لکھنؤ نہ کاہوں مرم کچھ لگے کھن گن گان  
کرپانڈھان شری رام چند جی سوگیہ بھگوان ہیں۔ انہوں نے  
دیووں کو بھاٹوں کے روپ میں بچان لیا۔ ان کا بڑا اور کیا۔ اس  
بھید کو کسی نے بھی نہ جانا۔ وید گن گان کرنے لگے۔ ۱۲

چھند

جے سگن نرگن روپ انوپ بھوپ سرو منے  
دسکندھرا دی پر چند پھر پرل کھل بھج بل ہنے  
اوتار نرسنار بھار بھنج وارن دکھ دہے  
جے پرنتپال دیال پر بھو سنجکت سکتی نما مھے  
جے سگن اور نرگن روپ ہے اوتیم سب دھن روپ  
کا ثانی اور کوئی نہیں ہے) ہے راجاؤں کے سر تاج آپ نے  
اپنی قوت بازو سے راجن جیسے پر چند دھما بلوان ورنٹ  
راکشس مار ڈالے منٹش شریر میں اوتار لے کر آپ نے سنسار  
کے بھار کو نشت کر کے بھاری دکھوں کا ناش کر ڈالا ہے۔  
شرناگوں کی رکشا کر لیا ہے دیا کو پر بھو آپ کی جے خوشکنتی  
سروپ سنیا جی سمیت ہم آپ شکتیان پر بھو کو پناہ کرتے ہیں۔  
تو لبشم مایا بس سراسر ناگ نراگ جگ ہے  
بھو منیتھ بھرمت امت دوس لہی کال گرم گن بھرے  
جے ناتھ کر کو نا بلو کے تری بلادی دکھ تے نہ ہے  
بھو کھنڈ چھیل لائی دھچھ ہم کھنڈ چھرام نما مھے  
ہے ہری آپ کی پرل مایا کے اوش سب دیتا

بھرت آدمی اس بھیشن انگد ہنومادی بھیت

کہیں چیترا پتر بھنج دھن اس چرم سکتی برجتے  
اکاش میں بہت سے تقارے سج رہے ہیں گندھرو اور  
کتر گار رہے ہیں، اسپروں کی ٹولیاں کیولیاں باج رہی ہیں۔ دیتا اور  
سٹی پریم آند پارہے ہیں۔ بھوت، بھمن، بھنر و گن بھیشن انگد  
سومان آدمی سمیت سب چیترا پتر، چیترا پتر، بھنر و گن بھیشن انگد اور  
شکتی لے لے ہوئے شو بھا پارہے ہیں۔ ۱۱

شری سہت ون کر بنس بھوشن کام بھجی سوسہتی  
نوا مہو دھرم گات امبریت سر من مو مہی  
مکٹ انگد آدمی پتر بھوشن انگد انگنہر پتی سبھے  
ابھوج جنیں ببال ارجی دھنہ نر نر کھنتی جے  
شری ستیا جی سمیت سورج وشن کی شو بھا سے چھانے  
ہوئے ہیں، نئے پانی بھرے بادلوں کے سمان سندر شرم شریر  
پر پیلے وستر اسی شو بھا پارہے ہیں، کدوں کو دیکھ کر میٹوں کے من  
بھی مہ میں پڑ رہے ہیں۔ مکٹ، بارو بند وغیرہ عجیب غریب  
نیلوروں سے شام شریر کا انگد بجا مہا رہے کلوں کے سمان سندر  
غیر ہیں، چوڑی چھاتی سے۔ لہو بھجیا شری رام جی کو پرنس دھنہ ہیں  
جنہوں نے اس سب پر بھو شری رام جی کی شو بھا کو دیکھا ہے۔ ۱۲

دوا

وہ شو بھا سماج کھنڈ کہتے نہ سبھے کھنڈ

برہمن سما سیش شری سورس جان بھیش  
سبھے بھجی رات گز گز ہی وہ شو بھا، وہ سماج اور وہ کھنڈ کہتے  
نہیں ہوتا۔ سروپ جی، سیش جی اور وید سدا اس کا درس کرتے  
ہیں۔ اور اس کا سار شو بھا ہی اچھی طرح جانتے ہیں۔ ۱۲  
بھمن بھن سنتی کر گئے شری راج دھام  
بندی بھیش بید تب اس کے چہرہ شری رام

راکشس، ناگ، منٹ اور جڑ چتن بھی کال کرم اور گنوں سے  
صبرے ہوئے دن رات کبھی نہ ختم ہونے والے آواگن کے  
چکر میں بھٹک رہے ہیں۔ بے ناغہ! ان میں سے جن کو آپ  
نے کرپا درشتی کر کے دیکھ لیا۔ وہ ادھیاتمک، ادھی واپک اور  
ادھی جھونک تینوں پرکار کے دکھوں سے چھوٹ گئے۔ ہے  
جنم مرن کے کیشوں کا ناش کرنے میں کشل راہرا شری رام جی  
ہماری رکشا کیجئے۔ ہم آپ کو نکار کرتے ہیں۔ ۲۰

جے گیان مان بہت تو بھوہرن بھکتی نہ آوری  
تے پائے سرور لبھ پادپل پرت ہم دیکھت سری  
بسواس کر سب آس پر ہر اس تو جے ہونے رہے  
جب نام تو بنو شرم نہ ہیں بھونا نغہ سو سراسر ہے  
جو پیش کو رہے گیان کسا بھیمان میں مست ہوا  
سند بندھن سے چھڑانے والی آپ کی بھکتی کا آدھن کرتے  
ہے ہری اجو گیان پدو پوتاؤں کو بھی ڈر لہو ہے اس کی بار  
کر بھی وہ اس اوچریتھتی سے نیچے گرتے دیکھے گئے ہیں۔ لیکن  
جو سب آشاؤں کو چھوڑ کر آپ پر دروہ و فواس کر کھا ایک  
ماتر آپ کے جہنوں کا داس ہو رہتے ہیں۔ وہ آپ کے نام  
کا ہی سمرن کہے بنا کسی کرم آپا سنا آدی گھٹوں سادھنوں کے  
سندار گرسے پار ہو جاتے ہیں۔ ایسے آپ کا ہم سمن  
کرتے ہیں۔ ۳۰

جے چرن سواج پوجیہ درج سبھ پرس منی پتی نری  
نکھ نرگتا منی بند تا ترے لوک پادنی سر سری  
دھوج کلش انکس جبت بن بھرت کٹنگ کن پے  
پد کنج دوند مکند رام زمیں نتیہ بھیا مہے  
ہم ہما جی اور تنو جی جن جہنوں کی پوجا کرنے میں جن  
چرن کی شہد دھول کو چھو کر گوتم رشی کی پتی اپلی تر گئی۔ جن

چرنوں کے ناخنوں سے وہ پریم پوتر دیو ندی گنگا جی بہہ نکلیں۔  
جن کی منی بند کر تے ہیں اور جو تینوں لوگوں کو پوتر کرنے والی  
ہے۔ جو چرن دھو جا نشان، بھر زبلی، انکش اور کل ان  
آتش سے بیکت ہیں۔ جو پندرہ برس بن میں گھومتے وقت  
کاٹے چھنے سے گھٹے پڑ گئے ہیں سے منگنی داتا! ہے رام!  
ہے سنیاتی! ہم آپ کے اہی وہ نوہن کسلوں کو بت بھتے  
رہتے ہیں۔ ۴۰

ادیکت مولم انادی نرہ توچ چاری نگما گم بھنے  
شب کندھ سا کھا پنچ میں انیک پرن سمن گھنے  
چھل جھل پدھی کٹ مدھن بل اگیل جھبی آشرت ہے  
پلوت پھولت نول نیت سندار بٹپ نما ہے  
ویدت ستروں میں کہا ہے کہ سندار ایک برکش ہے  
پرکتی اس برکش کی چھال کی چار تہیں رجاگت، سوہن، سستی  
تریا ہیں۔ چھتنے (چھوک)، بیاس، جنم، مرن، دیکھ لینی شوک  
اور روگ! ہیں پنجیں تو رجا بھوت، اسکار، بدھی، ادیکت  
دس اندباں، من، پارچ اندلیں کے دوشے۔ اچھا دوشی، مکھ  
دکھ، سنگھات، گتیتا اور دھرتی! اس برکش کی شاخاں میں  
روکھو بھوت گیتا ادھیاتے ۱۲ اشوک ۵ و ۶ اس کے بے شمار  
نیتے اور پھول میں جس میں کڑے اہے عیٹے دو پرکار کے پھل  
لگے ہیں جس پر ایک ہما بیل ہے (سودھا کرم روپی سندکار)  
جو اسی کے آشرے رہتا ہے جس میں نیت نیت ہے اور  
پھول نکلتے رہتے ہیں۔ ایسے سندار برکش سرورپ کو ہم نمکلا  
کرتے ہیں۔ ۵۰

جے برہم اجم ادوتیم الو بھو گبیہ من پردھیا دیں  
تے کہنوں جانہوں ناتھ ہم تو سگن جس نیت گا دیں  
گرونا تھن پر بھوسد گتا کر دیو یہ برما گہیں  
من بچن کرم بکار تیج تو چرن ہم انور اکھیں



برہم اجنا ہے، لودیت (لانی، وحدت) ہے من  
 لودیت سے ہی جاتا جاتا ہے اور من سے پر ہے جو برہم  
 کے لیے سرور کا دھیان کرتے ہیں۔ وہ ہی ایسا کہیں اور  
 جانیں۔ لیکن سچے ناتھراہم تو آپ کے سچے روبرو کی بڑائی  
 کے ہی گن گاتے ہیں۔ سچے دیا کے جھنڈا پر بیٹھا ہے  
 سدگنوں کی کھان اچھے دیواہم آپ سے یہ در مانجے ہیں کہ  
 من، بچن اور کر مے و کا دل کو چھوڑ کر آپ کے چروں میں  
 ہی پریم کریں۔

دوہا  
 سب کے دیکھت بید نہر بنتی کینہہ دار

انتر دھان بھٹے بنی گئے برہم اکالہ  
 دیوں نے سب کے دیکھتے دیکھتے یہ اوار اوار  
 وشریشٹھ (بنتی کی - پھر وہ چھپ گئے اور برہم لوک کو  
 چلے گئے۔ ۱۲

بہتہ سٹھو سمجھو تب آئے تہنہ دکھو میر

بنے کرت گد گد گر اورت بیک سریر  
 لاک بھٹندی جی کہتے ہیں سچے گر دھجی اسٹے۔ تب  
 شوجی شری رام چندر جی کے پاس آئے۔ اور گد گد بانی سے  
 ہستی کرنے لگے۔ پریم کے مارے ان کے شر کے ساری  
 دوش کٹری ہو گئیں

چوپائی

جسے ام ہار منہ سسمن، سچو تاب بھیاں پاپی جنم  
 اور دھیس سر لیس میں بھجو، سزنا گت، ناگت پاپی بھجو  
 سچے رام! اے شفی بنی! اے جہنم من کے سناپ کا  
 ناش کرنے والے! آپ کی جے ہو سنار کے بھاری جے  
 سے دیا کل اس سیکو کی کھٹا کھٹے۔ سچے اور جہنم پر ہے  
 رما پتی! سچے دیا پاک پر بھیاں سچے دیواں کے سچے اچھے آپ  
 کی شر میں آیا جوں اور آپ سے ہی عدالت مانجھا میں کہ ہے

پر بھو! میری رکشا کیجئے!  
 دس سسین بناسن بس بھجا، کرت وعدہ ماہی بھو بجا  
 رجنی چوہ بند پینگ رہے، سمر پوک تیج پر چوہ  
 سچے دس سوں اور میں بھجاں دل والے راون کا ناش کر  
 کے پرتھوی کا بھاری بوجھ دھو کرنے دلے اور پرتھوی کے ہما  
 روگوں کا ناش کرنے والے شری رام جی! اکشسل کے دل  
 پینگے تھے۔ وہ سب آپ کے بان روپی انہی کی تیز پٹیل میں مہم  
 ہو گئے۔

مہی منڈل مسٹن چار تریم، دھرت سناگت چار تریم  
 مد موہ ہما ممتا رجنی اتم تیج دوا کر تیج اتی  
 آپ پرتھوی منڈل کا سندھو شرننگا میں۔ آپ مریشٹھ  
 بان، وحش اور ترکش دھان گئے ہوئے ہیں۔ ہما امہکار،  
 موہ اور ممتا رجنی اندھکار کے ناش کرنے کے لئے آپ موہ

کی روشن اور تیز کروں کے سموہ ہیں  
 من جات کرت نہات کئے امرگ لوگ بھوک سرین  
 ہست ناتھ ناخن باہمی ہر سے، اشیا بن بالور بھول ہے  
 کام دیو روپی کرت راجیل شکاری، انے منش روپی ہون  
 کے سینوں میں کھجور گد برے بھگ ولاس) روپی تیر مار کہیں  
 مار گرایا ہے۔ ہے ناخدا ہے ہری! دسے روپی بن میں بھولے  
 ٹھیکے ان پامر دھاریج، پرائیل کی رکشا کیجئے۔  
 لہو روگ بھو گنہہ لوگ جے بھو، انھیر زار دے کھلے  
 بھو سٹھو انکا دھ پر سے نہتے اپدینک پریم نہ جے کرتے  
 لوگ بہت سے روگوں اور کھشیوں کے مارے ہئے  
 ہیں۔ یہ سب آپ کے چروں کا اور نہ کرنے کا بھل ہے۔ جو  
 منش آپ کے چرن کھلوں میں پریم نہیں کرتے وہ گہرے سندھ

سمندر میں غوطے کھا رہے ہیں جو  
 اتی دین ملین دیکھی نیت میں، جنہ میں پدینک پرتی نہیں  
 اور مہم بھوت گت تھا جنہ میں، پریم سنت انت سردا نہیں  
 نہیں آپ کے چرن کھلوں میں پریم نہیں رہے وہ ماہی  
 ہوا کھی، لاچار اور اس رہتے ہیں جنہ میں آپ کی بیلا کی تھانوں

کا ہی ایک ماز سہارا ہے۔ اُن کو سنت جہان اور بھگوان سدا پیار سے ملے ہیں۔ ۶

نہیں راگ نہ کوہ نہ مان مد، تنہ کے سہم پیہ واپسدا  
ایہی تے تو سیک ہوت مد، منی تیاگت ہوگ کھووس سدا  
اُن میں نہوشے واسنا ہوتی ہے۔ نہ لایح ہی ہوتا ہے  
اور نہ وہ اپنی بڑائی ہی چاہتے ہیں۔ اور نہ ہی اُن میں ابھیان ہوتا  
ہے نہ کہ اور نہ کہ اُن کو یکساں ہیں ماری سٹے مٹی دگ کٹھن دیگ  
آدک سادھنوں کا سہارا چھوڑ کر بڑے پرشن ہو کر آپ کے سیک

بن جاتے ہیں۔ ۷  
مکر پریم نہ تر نیم بیسیں، پینچ سیکوت سدھ ہیش  
سم مان بزا در اور آہی، تپ سنت کھنچ کچرت نہی  
وہ پریم کے ساتھ نیم پورک (باقاعدہ طوبہ پر) پور سے  
قبضے (مدائندہ من سے آپ کے چرن مکوں کی سیداکتے  
رہتے ہیں۔ مان ایمان عزت بے عزتی کو یکساں بھارو سب  
سنت مہاتما کھی ہو کر پرتوی پر جرتے ہیں۔ ۸

منی مانس پینچ بھرت گھجے، رگھو بیر مہا نر بھیرا جے  
تو نام جہا می نام می ہری بھو رگ مہا لد مان ادی  
ہے مٹیں کے من پوئی مک کے بھو رے۔ ہے ہا، نہ جیو  
اے (جو جیتا نہ جائے) شری رگھو دیر جی! میں آپ کو بھجتا ہوں  
نہ ہری! میں آپ کا نام جیتا ہوں اور آپ کو دھرت پر نام کرتا  
تھیں آپ جنم من پوئی دگ کی اکیر دوا ہیں۔ اور مہا نکار خودی  
کے آپ دشمن ہیں۔ ۹

گن سیک کہ پاپ پریم، پر نام می نہ تر شری مرم  
رگھو نہ نہ کند یہ دوقہ کھنم، ہی پال یاد کیسہ دین جسم  
آپ گن شیل (مندر سوجوا) اور کپاس کے پر دم دھام میں  
میں آپ کو سدا پر نام کرتا ہوں، ہے رگھو نندن! آپ جنم من رگھو  
دکھ، راگ دلش آوی دوندوں کے تھوہ کا ناش کیجئے۔ ہے پرتوی  
کی پانا کرنے والے پر بھو! اس دین سیک پر بھی کو پادشہ کیجئے ۱۰

دو بار بار برما گیتوں ہرش دیو شری سنگ

پد مروج اپنا مینی بھگتی سدا ست سنگ  
میں آپ کے بار بار ہی وردن مانگتا ہوں کہ مجھے آپ کے  
چرن مکوں میں انجی بھگتی اور آپ کے بھگتوں کا سدا ست سنگ  
پر اپت ہو۔ ہے اکشی تی! پرشن ہو کر مجھے یہ ورد کیجئے۔

برن ابائی رام گن ہرش گئے کیلاش  
تپ پر بھو گنہر دوائے سبت پدھی کھو پرباس  
شری رام چندر جی کے گنوں کا درون کر کے پرشن ہو کر شری شری  
کیلاش پر پت کو چلے گئے۔ تپ پر بھو شری رام جی نے ہا نہ لھاؤں کو  
آرام وہ ڈیرے راٹن کے لئے دلا دیئے۔ ۱۱

چو پانی  
منو کھگتی یہ کھتا پانی، شری پدھتا پانی بھجے داوئی  
مہاراج کر سبھ اجیشید کا، سنت لہیں نہ پر پت بیگا  
سے نہ جی سٹے۔ یہ کھتا سب کو پوز کرنے والی ہے یہ  
ادھیانک، ادھی دیوک۔ ادھی بھوتک تینوں پرکار کے دکھوں  
کناش کرنے والی اور جنم من کے بھجے سے چھڑانے والی ہے۔  
مہاراج شری رام چندر جی کے شہد راج تلک کی کھنکاش کر منش دیو  
اور گیان کو پر اپت کرتے ہیں۔ ۱۲

جے سکام نہ نہیں جے گا دہیں، سکھ سیت پنا نا با دھی با دہیں  
مہر و رگھو کھج کر جاگ، نا ہیں، انت کال رگھو تی پر جا ہیں  
اور جو منش من میں کسی سدا رگ پادھن کی آشا تے ہوئے  
سکام بھاوسے بھی اس کھنکاش کو سنتے اور گاتے ہیں۔ وہ طرح طرح  
کے سکھ اور مال دولت پاتے ہیں۔ وہ سنہار میں دیوتاؤں کو بھی  
شکل سے حاصل ہونے والے سکھوں کو بھجے اور عرس کے بعد شری

رگھو ناخو جی کے پر مہام کو جاتے ہیں۔ ۱۳  
منہیں بھگتی برت اور شری، لہیں بھگتی سیت پنی نئی  
کھگت پنا رام کھنکاش میں، سو مٹی پلاس تر اس دکھ کرنی  
ہے سو جیون مکت، دیر لیکہ دان اور۔ بھوگی سنتے ہیں وہ  
بالتز توبہ بھگتی اور نہتے۔ ہے بھگت ولاس پاتے ہیں۔ ہے  
پنچ راج! نہ نہ شری رام جی کی کھنکاش اپنی بھجی کی ترنچ سکھ مٹا دیں



سنائی ہے۔ یہ کتنا جہنم کے چہرے اور دکھ کو مٹانے والی ہے ۳  
 ہستی جیسے کھینچتی اور ڈھکرتی، مودہ مذی کہنہ سندر نشی  
 نیت تو منگل کو سس پوری ہرشت رہیں لوگ سب کرے  
 یہ ویراگ، گیان اور جگتی بھاؤ کو غور کر کے دلی ہے اور  
 مودہ مذی سے پاسے ہلانے کے لئے سندرنا ہے۔ اور دھیا پوری  
 میں نیت نئے منگل ہونے کے بھی دونوں کے لوگ کھینچ رہے ہیں ۴  
 نیت نئی پریتی رام پد چنگ، سب کیس جہنم ہی نیت سوئی اج  
 منگل جہم پر کار پھر اسے، جو جہنم ان نانا بدھی پائے  
 شری رام جی کے جن چوں کموں میں شری منیشور لوگ اور  
 برہما جی سدا سر جھکتے ہیں۔ ان میں اور دھیا پوری کے لوگوں ک  
 نیت نئی پریتی مودہ ہی ہے، بھکاریوں کو بہت طرح کے ستر اور نذر  
 پہناتے گئے اور برہمنہ نے بھی طرح طرح کے دان پائے ۵

دو

برہما نند مکن کیس سب کیس پر بھو پد پریتی

جات نہ جانے وہ س تنہہ گئے ماس تھ متی  
 باز سب برہم آند میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ سب کی پرچو  
 شری رام جی کے چروں میں پریتی ہے دن گزرتے انہیں معلوم ہی نہ  
 ہوئے۔ بس اسی طرح باتوں ہی باتوں میں چہ ماہ گزر گئے۔ ۱۵

چو پانی

بسرے گرہ سپنے ہوں سدھنا میں، جگے پر درہ سنت من میں  
 تب رکھو پتی سب سکھا لیا گئے، آئے مسنہ سدا در مرنائے  
 انہیں اپنے گھر پھول ہی گئے۔ سپنے میں ہی ان کی یاد نہیں آتی  
 جیسے سنت جہانوں کے دل میں کبھی بھی دوسروں کی بُرائی کرنے کا  
 خیل ہیں آتا۔ تب شری رکھو ناخہ جی نے سب بار سکھا دکھایا  
 وہ سب آئے اور شروہا سے پرچو کو ڈھرت پر نام کیا۔  
 پریم پریتی سمیپ بٹھارے، بھگت سکھا دروچین لچا کے  
 تمہ انی تہینہ موری سیو کانی، مکنہ پریشی بدھی کر دل پرائی  
 شری رام چند جی نے ان کو بڑے پریم سے اپنے پاس  
 بیٹھایا اور بھگتوں کو سکھ دینے والے کو مل جی کہ کہ تم لوگوں نے میری

بڑی سیوا کی ہے۔ تمہارے من پر نہیں کس طرح تہدی بڑائی کروں ۲  
 تاتے مودہ ہی کہتی پر یہ لا کے، تم بہت لاگ بھون سکھ تیا گے  
 اچھ راج سمیتی مینہ ہی، مودہ پریشی بدھی پریشی  
 سب مہم پر نہیں کہتی سمانا، میرٹا نہ کہیں مودہ پائا  
 سب کیس پریشی سیوک یہ نیتی، مودیں اور کھٹ اس پر پتی  
 میری بھلائی کے لئے تم لوگوں نے اپنے گھروں کے سکھوں کو  
 تیاگ دیا۔ اس لئے تم لوگ مجھے پریم پیارے لگ رہے ہو۔ جھوٹے  
 بھائی راج، مال و مندرج، جاٹی، اپنا شری گھر پر لوار اور مٹر سب  
 مجھے پیارے ہیں۔ پر تو تم ان سے بھی بڑھ کر پیارے ہو۔ جھوٹ کہنے  
 کی عادت نہیں ہے۔ سیوک سبھی کو پیارے تھے ہیں۔ یہ نیت ہے۔  
 پر پرانو اپنے سیوکوں پر بھلائی ہی بہت نریدہ پریم ہے۔ ۳

اب گرہ جا ہو سکھا سب بھی مودہ ہی سدھ م

سدا سر بگت سب بہت محل کر ہو اتی پریم

ہے مودہ اب آپ سب اپنے اپنے گھر جاؤ۔ بڑے  
 در دھنیم سے مجھے بھینے رہنا۔ مجھے سدا سر دیا پاک اور سب بکا بہت  
 کر نیو لا جان کر مجھ میں بہت نفاذہ پریتی کرنا۔ ۱۶

چو پانی

سن پرچو پچن مکن سب بھئے، گو ہم کہاں بسر تن گئے  
 ایک ٹک رہے جو کر آ گئے، انہیں نہ کچھ کہتی لیا گئے  
 پرچو کے پچن سکھ سب پریم میں مکن ہو گئے۔ ہم کون ہیں۔  
 اور کہاں ہیں، ایسی دیہ کی کسی کو بھی سوش نہ رہی۔ وہ پرچو کے  
 سلسلے ہاتھ جوڑ کر نکلی لگاتے دیکھ رہے ہیں۔ بہت ہی پریم کے کلن  
 وہ کچھ کہہ نہیں سکتے۔ ۱

پریم پریم تنہہ کر پرچو دیکھ، کہا بدھ بدھی گیلن ہدیشا  
 پرچو سکھ کچھ کہن نہ پائا میں، سبھی پتی جہنم سرج نہا میں  
 پرچو نے اپنے تئیں جب ان کی پریم پریتی دیکھی تب بہت  
 طرح سے انہیں گیان آپدیش کر کے سمجھایا پرچو کے سلسلے وہ کچھ کہ  
 نہ سکے۔ بار بار پرچو کے چلن کموں کو دیکھ رہے ہیں۔ ۲

بالی مجھے آپ کی گود میں ڈال گیا تھا۔

اسمٰن سرن بڑا سنبھاری، مہر ہی جن تجھ کو بھگت نہ گھری  
مور میں غم پر بھوکہ گڑ پٹ ماتا، اھاؤں کہاں رخ پد چلی جاتا  
اس لئے ہے بھگتوں کے سہکاری پر بھوکا! میں بے پناہ تھیں  
لوہے پناہوں کو پناہ دینا آپ کا نیم ہے اپنی اس نیم کی رشتی کو  
باد کے مجھے نیا گئے نہیں جبکہ تو سوامی گڑ پٹا ماتا اور سب کچھ  
آپ ہی ہی سہے پر بھوکا! میں آپ کے چرن کھوں کو چھوڑ کر کھوں

جائیں۔ ۲

تھیں ہی بچا کر بھونڑنا ہلا، پر بھوکہ بھون کا جحم کا ہا  
بالک گمان مہر ہی بل مہر، راکھو سرن ناخدا جن دینا  
سہہ مہاراج! آپ ہی دھار کر کہیں کہ آپ کو چھوڑ کر کھوں  
میں کیا کام ہے بسے ناخدا میں مہر ہی گمان اور دل سے ہیں بالک  
ہوں۔ اس دین سبک کو اپنی شرن میں رکھئے۔ ۳

پیش ٹیل گرہ کے سب کچھ ہوں۔ پد پتھج بلوک بھوت تر ہوں  
اس کہ چرن پر پتھج پتھج پتھج، اب جن ناخدا کہہ کرہ جاہی  
میں گھر کی اونٹنے سے اونٹنے اسیدا کر دوں گا۔ اور آپ کے چرن  
کھوں کے روشن کر کے سنار ساگر سے پار ہو جاؤں گا۔ ایسا کہہ کر  
وہ شری رام جی کے چرنوں میں گر پڑے اور بولے ہے پر بھوکا! میری  
لکشا کیجئے۔ بسے ناخدا! اب مجھے گھر جانے کو نہ کہئے۔ ۴

دوا

انگد بھن نہیت سن رگھو تپ کر دنا سینو

پر بھوکا اٹھائے ارا لا نیو سبجل نین راجیو  
انگو کے عاجز بچن سندر دیا کی حد شری رگھو ناخدا جی نے  
ان کو اٹھا کر چھاتی سے لگایا پر بھوکا کی آنکھوں میں پریم آنسو  
لکڑ آئے۔ ۱۸

رخ ارمال سن منی بالی تینہ پیرائے

یاد کینہہ بھگوان تب ہم پر کار سمجھائے  
تب بھگوان نے اپنے ہر دے کی مالا دستر اور زن جڑت

تب پر بھوکہ بھوش من مگائے، رانا نارنگ نوپ سہائے  
لکڑ پو ہی پر بھوکہ پیرائے، سن بھرت پتھج ہاتھ بنائے  
تب بھوکہ نے طرح طرح کے رنگوں کے لانا نانی سند گئے  
اور کڑے ٹکڑے۔ سب سے پہلے لکڑ کو بھرت جی نے اپنے ہاتھوں  
سے بنا سوار کر سترام گئے پناہے۔ ۲

پر بھوکہ پر ریت لچھن پیرائے، لکڑ پتھج رگھو تپ من بھائے  
انگد بنیو رہا نہیں گودلا، پر پتھج دیکھ پر بھوکہ ناہی نہ بولا  
پھر بھوکہ شری رام چند جی کی آگیا پار کشتن جی نے لکڑ پتھج  
بھیش کو گئے کپڑے پناہے، جو شری رگھو ناخدا جی کے من کو بہت ہی  
بھلے سا انگد مالک ہے جس وحرکت میچے ہے۔ ان کے پریم کو دیکھ کر  
پر بھوکہ ان کو نہیں بلایا۔ ۳

دوا

جامونت نل آدی سب پیرائے رگھو ناخدا

میر دھرام نوپ سب چلے نائے پد ناخدا  
جامونت اور نل وغیرہ دھاروں کو شری رگھو ناخدا جی نے  
خدا اپنے ہاتھ سے گئے کپڑے پناہے۔ وہ سب اپنے ہر دے میں شری  
رام چند جی کے نوپ کا دھین دھوکے ان کے چرنوں میں دھوت  
پر نام کر کے چلے۔ ۴

تب انگد اٹھائے سر و سبجل نین کر جو رہ

اتی نہیت بلو تھج نین ہوں پریم کس بور  
تب انگد اٹھائے۔ انہوں نے پر بھوکہ کے چرنوں میں سر جھکیا  
آنکھوں میں آنسو جاتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر بے حولائمت جبرے  
ہوئے اور پریم دس میں ڈوبے ہوئے ہیں بولے۔ ۱۵

چو پانی

سنو سر و گبر کر پانگہ سندرھو، دین دیا کو آرت بندھو  
مرتی بیر ناخدا مہر ہی بالی، لکڑ پتھج پتھج ہی لکڑ پتھج کھالی  
ہے سر و گبر ہے کو باور لکڑ کے سمندر ہے دین دیکھوں  
پر دیا کرنے والے دیا لکڑ دین بندھو بھگوان! امرتے وقت میرا پنا



ذیوات بالی کمار انگ کو پہنا کر اور بہت پرکار سے سمجھا کر بدلا کر کیا۔ ۱۸۔

چو پائی  
مہرت انچ سو مٹر سمیت، پھٹون چلے بھگت کرت جیتا  
انگد ہر سے پریم نہیں کھنورا، پھر پھر چنڈ رام کیس اورا  
بھگت کی کرنی گویا دم کے بھرت جی چوٹے صائی لکشن  
جی اور شتر دگن سمیت انگد کو کچھ دوزنگ چھوڑنے چلے۔ اگد کے  
من میں بے حد پریم ہے۔ وہ پھر پھر کشری رام جی کی طرف دیکھتے

ہیں۔ ۱۹۔  
بار بار کھڑو دند پرنا ما، من اس رہن کہیں موسیٰ راما  
رام بھو کن بولن چلنی، مسر سہر سوچیت، سہس ملنی  
اور بار بار دندو دت پر نام کہتے ہیں۔ من میں ان کے بار  
بادیہ خیال آتا ہے کہ شری رام جی اب بھی مجھے یہاں رہنے کو کہ  
دیں۔ وہ شری رام جی کی کس پادشہی پر سندربانی استدر چال اور  
نہیں کر رہے گی ریتی کو یاد کر کے دیگ کا خیال کر کے دکھی ہو رہے

ہیں۔ ۲۰۔  
پریمو سنج ویکھنے ہر مہاشوا، چلیٹہ ہر وہ پد پتھج راگھی  
انی آدر سب کی پیہنچائے، بھیا مینہ بہت بہت پی لکھے  
لیکی پریمو کا رنج دیکھ کر بہت سے عاجز مانجین کہہ کر اور  
ہر سے میں پریمو کے چرن کلوں کا دھیان دھر کر وہ چلے۔ بڑے  
آدر کے ساتھ بارہاں کو کچھ دیر تک پیہنچا کہ بھائیوں سمیت بھرت

جی واپس آئے  
ترب شکر پوچرن کہہ تانا، بھانف سینہ کینہے ہنومان  
ن دس کر لکھو پی پد سدا، پنی توچرن دیکھو ہنوں دلوا  
تب ہنومان جی نے شکر پوچر کے چرن چکر ایک ہر کار سے  
پنی کی اور کہا، سدا یہ کچھ دن شری رگھو ناتھ جی کے چرنوں کی  
سدا کر کے پھر میں آکر آپ کے چرنوں کے چرن کر لوں گا۔ ۲۱۔  
پنچہ پنچ تمہ پران کسارا، سبھو ہو جائے کو یا آگارا  
اس کہہ پری سب چلے تھننا، انگد چھپے سہو سہو مینتا  
سگد کو نہ ہوا سچوں گدا، پنچہ پنچہ کے گھیر جوہ  
جا کر کیا دھان شری رام جی کی سدا کر وہ سب بارہاں ایسا کہہ کر دوا

چل پڑے۔ تب انگد نے کہا۔ ہے ہنومان ہسنو۔ ۵۔

دوا  
کہیو دندو دت پریمو میں تمہ ہی کیشن کو جوہ  
بار بار رگھو نایک ہی سرت کر اپہو مور  
نہن تم سے ہاتھ جوڑ کر کہتا ہوں، پریمو سے میرا دندو دت  
پنام کہنا اور شری رگھو ناتھ جی کو تم میری یاد کرانے رہنا۔ ۱۹۔

اس کہہ چلیٹو بالی ستہ پھر اتیو ہونف  
تاس پرتی پریمو میں ہی مگن بھگت  
ایسا کہہ کر بالی کمار انگد چلے، تب ہنومان جی دالچس  
ایوہ پلوٹ آئے اندا کر پھوٹے انگد کے پریم کا دین کیا ہاے  
سنگدھو گان پریم میں مگن ہو گئے۔ ۱۹۔

کاٹھو چاہ کھٹور اتی کو مل کسسم ہو چاہ  
چت کنگیس رام کر سمجھو پر سے کہو کا  
لاک بھٹ ہی جی بتے ہیں سے گرجی اشری رام جی  
کاچت بھر سے جی کھٹور ہے اند پھول سے بھی نرم ہے تب  
کہتے۔ دس کی سمجھ میں آسکتا ہے؟ ۱۹۔

چو پائی  
پنی کرمیال لکھول نشادا، دینے بھوشن سن پر سدا  
جاہو بھون مسمن گھوہو، من کرم پنچن دسرم اوہ سہو  
پھر کیا تو پریمو شری رام جی نے نشاد راج کوہ کو بلا  
لیا ملو اسے کہنوں ماہو پکڑوں کے خستے دیئے۔ اور کہا کہ تم بھی گرجو  
وہاں میرا سون کرتے رہنا اور میں پنچن اور کم سے دہرم کے نشاد

کر تو یہ کا پان کہتے رہنا۔ ۱۔  
تھو مسم سکھا بھرت سم بھرتا، سدا رگھو پکھت حاتا  
پنچ سکت اچھا مگھ بھاری، پریمو چرنی بھرت چرن باری  
پنچ میرے پتھو ہوا دھرت کے سمان میرے وزیر ہا  
ہو۔ ایوہ جیاس کہیں بھی سدا آتے جانتے رہنا۔ پنچن من نشاد راج کوہ

بڑا جہادی سگھ نہوا۔ خیروں میں تائب اور پریم کے آئندہ آئے  
 اور وہ پریم کے چرنوں پر گر پڑا۔ ۲  
 چرن میں اردھر گرہ آدا، پریم کو سبھاؤ پر چننہ نہاوا  
 رگھوپتی جرت دیکھ پرہاسی، پٹی پٹی کہیں دھنیہ سگھ راسی  
 پھر بھگوان کے چرنوں کا دھیان ہر دے میں دھر کر دھ گھر  
 آیا ادا کر اپنے پروردگاروں سے پریم کے سہو شیر اور سبھاؤ  
 کی آمنت کر کے سنانی، شرن رگھو ناخوجی کے اس چرن کو دیکھ کر اردھ  
 پر دوسی بار بار کہتے ہیں۔ کہ سگھ کے جھنڈا شری رام چندر جی دھنیہ  
 ہیں۔ ۳  
 رام راج پچیس تیرے لوکا، ہر شت بھتے گئے سب سوکا  
 بیڑ نہ کر کا ہو سس کوئی، رام پتا پت بشتا گھوئی  
 شری رام چندر جی کے شخت پر شینے سے تینوں لوگ پرست  
 ہو گئے۔ ان کے سارے دکھ اور نرک مٹ گئے۔ کوئی کسی سے دشمنی  
 نہیں کرتا۔ شری رام چندر جی کے پتا پ سے رب کے دوس سے  
 بھید بھاؤ بٹ گیا۔ ۴

دوا

بیکل آشرم پنج دھرم نرت بید پتھ لوگ

چلہیں سدا پاویں سکھ ہی نہیں بھے سوگن روگ

سب لوگ اپنے اپنے ورث اور آشرم میں دیر مایا کے  
 مطابق اپنے اپنے کرتوبہ کا پالن کر کے لکھ پاتے ہیں۔ نہ کسی کو  
 کوئی دکھ ہے نہ ڈر ہے اور نہ ہی کوئی روگ ہے۔ ۲

چوپائی

دیہک دیوک بھوتک تاپا، رام راج نہیں کا ہو ہی پایا  
 سب نر کہیں پر سپر پرتی، چلہیں سو دھرم نرت شری پتی  
 رام راج میں شادریک رنیر میں کوئی روگ وغیرہ جو جلتے  
 سے جو دکھ ہوتا ہے) دیوک راتھانی گری، مردی، بارش و  
 جھونچال وغیرہ سے جو دکھ ہوتا ہے) اور بھوتک (سناپ، شیر،  
 دشت سبھاؤ فتنوں اتیادی دوسرے شریوں کی وجہ سے جو دکھ ہوتا  
 ہے) تمیل تاپ کسی کو بھی نہیں سنا تے، سب منش آپس میں شیو

شکر ہیں اور وید رنا دوا کے مطابق اپنے اپنے کرتوبہ کا پالن کرتے  
 ہیں۔ ۱  
 پیار پوچھن دھرم جگ ماہیں، پور رہا سینے مہل گناہیں،  
 رام بھگتی رت نراؤ نامی، سکل پرمتی کے ادھکاری  
 ستیہ (سچائی) ششخ (اندا اور باہر کی صفائی) دیا اور دان  
 ان چاروں چرنوں سے دھرم سنداریں پری پوزن سہو رہا ہے،  
 سینے میں بھی پاپ لکھنے میں نہیں آتے۔ پُرش اور استری بھی شری  
 رام جی کی بھگتی میں ہیں اور سارے ہی موش پد کے ادھکاری ہیں  
 الپ حریو نہیں کو نیو پیرا، سب سنداریں بوجہ پیرا  
 نہیں پور کوئی دکھی نہ دینا، نہیں کوئی ابد نہ چھین چھینا  
 چھوٹی عمر میں کسی کی موت نہیں ہوتی۔ نہ ہی کسی کو کوئی پیرا  
 ہوتی ہے سبھی کے شریہ تندرست اور سنداریں۔ نہ کوئی غریب  
 ہے۔ نہ کوئی دکھی ہے۔ مادہ نہ ہی کوئی لاجلہ ہے۔ نہ ہی کوئی مورکھ  
 ہے۔ اور نہ ہی کوئی گنوں سے عادی ہے۔ ۲

سب نر دھرم نرت پتی، نراؤ ناری جیتر سب گئی  
 سب گن گھنڈت سب گیلانی، سب لکھ نہیں کہت سانی  
 کوئی پانچ تھی نہیں ہے۔ سب دھرم پالن اور پیہ آتے  
 ہیں۔ پُرش اور استری بھی جیتر اور گن دان ہیں۔ سبھی لوگ گنوں کو  
 جاننے والے (ارتھات ستیہ اسیتھ کا نرنے کرنے والے) نڈت  
 اور گیسان دان ہیں۔ سبھی احسان مند ہیں۔ مکارا اور دھوکے باز کوئی  
 نہیں ہے۔ ۴

دوا

رام راج نبھو گیس سنو سچا چر جگ ماہیں  
 کال کرم سبھاؤ سبھاؤ گن کرت دکھ کا ہو ہی نہیں  
 کاک بھشتادی جی کہتے ہیں۔ ہے سبھی راج گڑا ستے شری  
 رام جی کے راج میں جتنے جڑ چیتیں جو سنداریں ہیں۔ ان میں سے  
 کسی کو بھی کال، کرم، سبھاؤ اور گنوں سے بیدار ہوئے دکھ نہیں سنا تے  
 چوپائی  
 بھومی پدت ساگر مگھلا، ایک بھوپ رگھوپتی کو سلا



جھون ایک روم پر تھی جا سو، یہ پر جھٹکا کچھ بہت نہ تا سو  
 اودھ تھی شری گھونٹا تھی سات سمبندوں کی رو دھنی۔  
 رکر بندھ والی پر پھوٹی کے ایک ماز راہ میں۔ اُن کے ایک ایک دم  
 میں سے شہزادہ بہاؤ ہیں۔ پھر اگر وہ سات دوپوں کے راہ میں تو اس  
 میں اُن کی کونسی بڑائی ہے بلکہ اُن کی کسر شان ہے۔  
 سو وہاں سمجھت پر جھٹو گیری، یہ برنت ہینٹا گھنیری،  
 سو وہاں گھنیریں جنہہ جانی، پھر اس میں چرت تہہ ہونے والی  
 جگہ ان شری رام جی کے وراثت کوپ کی مہا کو سمجھ کر یہ کہنا کہ  
 وہ سات دوپوں والی تو بہن کرنے کے برابر ہے۔ لیکن ہے بچی راہ  
 جہن نے وہ مہا جان بھی ملی ہے۔ وہ جی شری رام جی کی سنسارک  
 راہ میں بڑا پریم مانتے ہیں۔  
 سو وہاں کے کر پھل پر لیلہ، کہیں مہا مئی بر دم سیلا  
 رام راہ کر سٹک سمیلا، مہا مہا نہ کے پھنس سا روا  
 گونڈا اسی مہا کا پھل پر لیلہ ہے، جیتند یہ مئی راہ الیا  
 کہتے ہیں ریش اور مروتی جی بھی رام جی کے سٹک اور سمیٹی خوشحالی  
 کو جان نہیں کر سکتے۔  
 مرب اور سب پر اپکاری، اور پیر چہل سینگ نر ناری  
 ایک ناری برت سب جھڑی، اتنے من پنج کرم تھی تہ کا سنی  
 سبھی نر ناری خراخرا ہیں۔ سبھی پر اپکاری ہیں۔ ویدوان اور  
 پھیمان برہمنوں کے جہنوں کے سب اس میں منٹش سماج میں  
 سب ایک تپتی برت دہرم والے ہیں رادھانت پنچ استری کے  
 بچہ کسی دوسری استری پر من، بچہ بکر سے کبھی بھی کام در شری نہیں  
 کرتے، اس پر کار استریاں بھی من، بچہ اور کرم سے اپنے تپتی کا بہت  
 کرنے والی ہیں۔

دو دھا  
 دند جتنہ کہ جھید جتنہ نرنگ نرنیہ سماج

جتنہ من ہی سنئے اس راچند کیں راہ  
 شری رام چند جی کے راہ میں دند صرف سنیا سیں کے  
 ہاتھ میں ہے اور جھید ناچنے گانے والوں کی منڈلی میں ہے جیت

کا شہد معوف من کے جیتنے کے لئے ہی سنائی دیتا ہے راہ  
 نیتی میں بکشت دشمن پر فتح پانے کے لئے، خام رو دشمن کو خوش  
 کر کے صلح کر لینا، فان رکھ دے کر قابو کر لینا، جھید دشمن کے  
 ٹول میں پھوٹ پیدا کر کے اسے قابو میں کر لینا، اور دند رجب آمد  
 کوئی آپا نے نہ رہے۔ تب بالآخر اسے طاقت سے دبا دینا، یہ  
 چار آپا نے بتلائے گئے ہیں۔ رام راہ میں کوئی دشمن ہی نہیں  
 ہے۔ اس لئے جیتنا شہد صرف من جیتنے کے ہی معوف ہیں سنو  
 ہوتا ہے۔ کوئی اپرا دھلی چوراہہ کو ہے ہی نہیں۔ اس لئے دند کا  
 شہد سنیا سوں کے ہاتھ کے دند سے کہ معوف ہیں استعمال ہوتا  
 ہے سبھی پر جا دل سے شری رام جی کی سبک ہے۔ اس لئے جھید  
 شہد کا استعمال نایاب اور گہنے والی منڈلیوں میں استعمال کے جھید  
 کے لئے ہی استعمال ہوتا ہے۔ ۲۲

چروانی

جھو لہیں پھر میں سدا تر و کانن، رہیں ایک سنگ گج پنچان  
 کھگ مرگ سہج ویر سرائی، سنبہ پر پیر پر تھی ٹھکانی  
 بنوں میں درخت سدا پھرتے پھرتے ہیں، مہا مئی اور شیر ایک  
 سادہ دیتے ہیں۔ لٹو اور بچھی سبھی نے اپنے اپنے بھاؤک ویر جھو  
 کو چھوڑ دیا ہے اور سب آپس میں پریم بھاؤ سے رہتے ہیں۔  
 گو جہیں کھگ مرگ نایاب برندا اور بھگے چہ میں بن کر ہیں انندا  
 سبتیل سر بھی پون بہہ مند، مہا مہا مئی نے چل مکرندا  
 پیچھی چھو مانتے ہیں۔ مہا مہا مئی کی ٹولیاں بن میں بے  
 خوف آئند سے گھومتی ہیں۔ سبتیل مند اور گھڑت تین پر کار  
 کی حوا چلتی رہتی ہے، جھوڑے پھولوں کے رس کو لے کر چلتے ہوئے  
 گنجا رکرتے ہیں۔ ۲

لتا ہٹب مانگیں مدھو چو میں، من بھاؤ تو دھینو پیر دھیں  
 سسی شہن سدا رہ دھرنی، تر تیا جھٹ کرت جگ کرتی  
 مانگنے سے ہی میلیں اور بکشت شہد پیر دیتے ہیں۔ گاتیں  
 من چاہا دودھ دیتی ہیں۔ زمین ہری بھری کھیتی سے سر سبز رہتی ہے  
 تر تیا جگ میں ست جگ کی کرتی نہ گئی۔  
 بگٹیں گر نہہ ببدھ مئی کھانی، جگد اتما جھوٹ جگ جانی

بہتریا مکمل ہیں بر باری، سنیل اہل سواد سکھ کاری  
سارے جگت کے آتا جگدن شری رام چندر جی پرتوی  
کے داج ہیں۔ یہ جان کہ پرتوں نے طرح طرح کی منیوں رتنوں کی  
کانیں بن کر دیں۔ غریبوں میں انم شیشیل، تیریل اور سکھ دینے والا  
میں بل بنے۔ ۴

ساگر پتھر مر جاواں رہیں، ڈاڈا میں رتن تشنہ نہ رہیں  
سر جھنک نکل تڑاٹھا، اتنی پریش و س دسا بھیا گا  
سندھیاچی مر پٹا رعدہ میں رہتے ہیں۔ وہ گت دوں پر  
دتن پھینک دینے میں جنہیں بخش ٹاٹا لیتے ہیں۔ سارے تالاب  
کلوں سے بھر لیے ہیں۔ دسوں طواف کے ملکوں میں بے حد خوشی  
اور شنتی ہے۔ ۵

پدھو جی پور میٹو کھنہ رتی نپ جینتہ کاج

گاہیں بارو دلہیں جل راج چندر کیں راج

شری رام چندر جی کے داج میں چند ماہ اپنی امرت مٹی کر دیں  
سے پرتوی کو امرت سے بھر ڈور کر دیتا ہے۔ سورج ضرورت کے  
مطابق گرمی دیتا ہے اور بار پل مانگنے سے ہی جل برسا دیتے ہیں۔ ۶  
چپاٹ کوٹنہ باجی میگھ پر بھو کینے، دان انیک و جنہ نہ دینے  
شرتی پتھیا لک دھرم دھرم دھرم، گن اتیت اڈ بھوگ پندر  
پرتو شری رام چندر جی نے کر ڈول انومیدھ جیہ کئے اور  
پرتو کہ بہت سادان دیا۔ شری رام چندر جی دیبا لک کے پائے  
والے دھرم دھرم دھرم پر گرتی کے تیز گنوں سے پسے اور فریب  
رہتے ہوتے سرگ کے راجہ اندر جیسے سکھ بھو گئے ہیں۔ ۱۰

پتی اٹو گول سدا رہ ستیا، سو بھاکھان سبیل بندیتا  
جانت کر پانہ بھو پرتھانی، سبوت چرن سل من لائی  
سو بھاکھان، سوشیل ادھنکر المزاج ستیا جی سدا اپنے جی  
کی مرضی کے مطابق چلتی ہیں۔ وہ کہ پانہ بھو ان شری رام جی کی ہوا کو  
جانتی ہیں بلکہ من لگا کر ان کے چین کلوں کی سیوا کرتی ہیں۔ ۲

جدی گرہ سیوک سیوک کینی، پل سدا سدا پدھی  
نچ کر گرہ پر سچر جا کئی، رام چندر اڈس اڈو مرٹ

اگر چہ گھر میں بہت سی داس داسیاں ہیں۔ اور وہ سب سیوا  
کرنے میں ماہر ہیں۔ تو بھی شری ستیا جی صرگی سدا سیوا اپنے ہی  
ہاتھوں سے کرتی ہیں اور شری رام چندر جی کی آگیا کا پالن کرتی ہیں  
جیسی بدھی کر پانہ بھو سکھ مانے، ہونی کر شری سیوا بدھی جانے  
کو سلیا دی سناٹس گرہ ماہیں، سیو سے سمبھ مان مدناہیں  
جس پر کار شری رام چندر جی کو سکھ دے ستیا جی مہی کچھ کرتی  
ہیں یکم در وہ سیوا کے ڈھنگ کو جانتی ہیں۔ گھر میں کو شلیا وغیرہ  
سب سادوں کی شری ستیا جی سیوا کرتی ہیں۔ ان میں اچھا اور  
استکار نام کو بھی نہیں۔ ۴

اکار ما برہما دی بندتا، جگ مہا سمنت منندتا  
شوجی کہتے ہیں، ہے پاتیتی ابرہما آدی دیوتا جن ستیا جگ مہا  
رجگت کی ماما جی کی بندنا کرتے ہیں۔ وہ ستیا جی سدا آند مگن رہتی  
ہیں۔

دوا۔ جاس کر پانہ چھ سر چاہت جینتہ سوئے

رام پدا بند رتی کرت سبھا وہی کھوئے  
جن آوشکتی ستیا جی کی کر پانہ شرو کو برہما دی اڈس دیوتا چاہتے  
رہتے ہیں۔ لیکن وہ ان کی طر، دھنیں بھی نہیں۔ وہ ہی سوانی جی اپنے  
اس سبھا کو جیو کر شری رام چندر جی کے چین کلوں میں سدا پرستی  
کرتی ہیں۔ ۲۴

چوپا، سیو ہیں سالو گول رب بھائی، رام چرن رتی اتی ادھی کانی  
پرتھو مکھ مل بلکت رہیں، کبھوں کر پال ہم ہی کچھ ہیں  
سبب بھائی شری رام جی کی مرضی موافق ان کی سیوا کرتے ہیں۔  
شری رام جی کے چرن میں ٹرہ چوہ کران کا پریم ہے۔ وہ سدا بھو  
کے مکھ جیسے سندھ مکھ کی طرف دیکھتے رہتے ہیں کہ کہ پانہ شری رام جی  
ہیں سیوا کرنے کی آگیا دیں۔

دامک ہیں بھرا تنہ پر پرستی، نانا بھانت سکھا میں منتی  
ہر شت میں نگر کے لوگا، گر میں سکھ سدا بھو  
شری رام چندر جی بھی بھائیوں پر بڑی پرستی کرتے ہیں انہیں  
طرح طرح کی نیتی کا اپیش کئے رہتے ہیں۔ نگر کے لوگ سدا پرست





لگے ہوئے ہیں۔ جنہیں دیکھ کر سریشٹھ منیوں کے من بھی موہے جاتے

ہیں۔ ۳۔

دھول دھام اور پنجو جیت کلس منہوں ربی سسی ٹی مند

بہر مہنی رچیت جگر لکھا بھرا جیس، اگر گریہ برتی سنی دیت کراہیں

اُبل محل تے او پچے ہیں کر اکاش کو چوم رہے ہیں۔ محلوں پر

کے کاش اپنی سُسندرتا سے لالہ سوسر بہ چند ما کے پر کاش کا بھی زار

کر رہے ہیں۔ بہت سے رن جڑت جھوٹے شو بھا پار ہے میں اد ہر ایک

گھر میں منیوں کے دیکھ شو بھا پار ہے ہیں۔ ۴۔

چھند۔ منی دیپ را جہیں بھون بھرا جہیں ہر میں بڑا پرچی

منی کھسک بھیت ریچی برچی کنگ مہی مرکت پھی

سُسندرتا مندر مند را جت اجڑ چوڑ پٹک رہے

پہنی دوار دوار کیاٹ پڑت ہنٹے بہر بھر نہ کھینچے

گھروں میں منیوں کے دیکھ شو بھا پار ہے ہیں۔ ٹوٹوں کی

بنی ہوئی دلیز میں چمک رہی ہیں۔ تپوں سے جڑی ہوئی سونے کی دیواریں

ایسی سُسندرتا ہیں مانو خود یہ سماجی نے اپنے ہاتھوں سے بنا سوار کر

رجائی مہل، محل سُسندرتا مندر میں۔ سُسندرتا مہر کے بنے ہوئے

آج ہیں۔ ہر ایک گھر کے دروازے پر بہت سے تراشے ہوئے

بہروں سے جڑے ہوئے سونے کے کوڑے ہیں۔

دوبا۔ چار چتر سالا گرہ گرہ پرتی، لکھے بنائے

رام چرت جے ریکھ مٹی تے من لہیں چکائے

گھر گھر میں سُسندرتا چتر لائیں (تصویر گھر) ہیں۔ جن میں

شری رام جی کے چتر بڑی سُسندرتا کے ساتھ سنوار کر بناے ہوئے

ہیں۔ جو دیکھنے پر مٹی لوگوں کے چیت کو لپی لیتے ہیں۔ ۵۔

چو پائی۔ سسمن باٹکا سبھیں لگا نہیں، بیدھ بھانت کہ جتن نہا نہیں

ننا لیت بہر جات سہا نہیں، پچھ نہیں سدا بہت کرنا نہیں

سبھی لوگوں نے الگ الگ قبول کی پچھلوایاں بنا کر سنوار کر لگا

رکھی ہیں۔ جن میں بہت سی شمعوں کی مندر منور ہیں سدا بہت کی

طرح پھولتی رہتی ہیں۔

گنجت دھوکر مکھ منور، مارت تری بدھ سدا بہر مندر

نانا کھگ بالک نہ جیائے، بولت مدھارات سہائے

جن پر منور شد سے بھونے کھجا کرتے ہیں۔ سدا بہنوں پر کار

کی سُسندرتا تو جیتی رہتی ہے۔ بچوں نے طرح طرح کے پتھری ہال رکھے

ہیں۔ جو پتھری ٹر سے چھپاتے ہیں۔ اور جب اڑتے ہیں تو بہت

ہی سُسندرتا لگتے ہیں۔ ۶۔

مور منس سارس پاراوت، بھونن پر سو بھاتی پاوت

جہنہ تہنہ دیکھیں پنج چھپا میں، بہر بدھی کو جس زت کر ہیں

مور منس سارس اور کبوتر گھروں کے اوپر بڑی ہی شو بھا پاتے

ہیں۔ وہ پتھری اور ہر اُدھر شراف پھنتوں اور دیواروں میں جب اپنے

سایہ کو دیکھتے ہیں تو وہ بہت پرک سے میٹھی تان سے چھپاتے ہیں۔ ۷۔

خوشی میں ناچتے ہیں۔ ۳۔

مک سار کا پڑھا وہیں بالک، اکھو دام رکھوتی جن پاک

راج دوار کھل بدھی چارو، بیٹھیں چوہٹ رچو بھارو

بالک طوطے اور مینا کو پڑھاتے ہیں۔ کہ کوہ "رام" رکھوتی

جن پاک سراج دوار سب پر کار سے سُسندرتا ہے۔ لگیں اجڑا ہے

اوسا زار پھی سُسندرتا میں۔ ۸۔

چیت

باچار چرن بنے برنت لستو بنو گھٹ یا بیے

جہنہ بھو پ رالاس تہنہ کی سمیدا کے گائیے

بیٹھے بھاج مران بنک انیک منہوں کسیر تے

سب کھنچی سب سچرت سُسندرتا ری نرسو جڑو جے

بازارتے سُسندرتا ہیں کہ ان کی سُسندرتا کا دفن کرنے نہیں

نتا۔ وہاں چیزیں بیری ہی طام کے بل جاتی ہیں۔ جہاں خود کشمی پتی

بھگوان شری رام چندر جی راہ مہل وہاں کی سمیتی کا دفن کس طرح

ہو سکتا ہے۔ ہزارہ صراف وغیرہ جو پاری بیٹھے ٹھہرے ایسے جان

پڑتے ہیں۔ رالو بہت سے کسیر مہل، استری و پٹن، بچے اور

بڑے جو بھی ہیں۔ وہ سب سُسندرتا سدا جاری اور کھنچی ہیں۔

دوبا۔ آتر وکسی مسر سچو بہر نرمل جل کھسیر

باندھے گھاٹ منور سولپ پنک نہیں تیر

آتر کی طرف مسر خود ہی بہر رہی ہے۔ جس کا جل نرمل اور

گہرا ہے اس پر منور گھاٹ سینے ہوئے ہیں۔ کناروں پر دوا بھر



بھی کھیڑ دیکھنے میں نہیں آتا۔ ۲۸۔

چراغی، دو درجہ ایک درجہ سے گھٹا، چھٹا چھٹا چھٹا چھٹا  
پہلی گھٹا پر دم منہ سر نانا، نہاں نہ پرش کر میں اسنا  
کچھ دوری پر ایک الگ سند گھٹا ہے۔ جہاں گھٹا  
اور ساتھیوں کے ٹھنڈ کے ٹھنڈ پانی بیاگتے ہیں۔ جل بھرنے  
کے لیے بہت سے الگ سند گھٹا ہیں۔ جو دیکھنے میں بڑے  
ہی منہ میں، وہاں پرش نہاتے ہیں۔ ا۔

[illegible]

گنہگار نہ بننا تیرا دوسرا، ہمیں گیان رت مٹی سنیاسی  
تیرا تیرا نہ سکا سہاٹی، برنہ پڑا ہوا ہمارا لگاٹی  
کہیں نہیں سرخو کے کنارے پرا داسین، گیان وان،  
مٹی اور سنیاسی رہتے ہیں پانی کے بہت سے سندھ پودے  
مٹیوں کے کنارے پر لگا رکھے ہیں۔ ۳

میر شو بہا کچھ بیان نہ جانی ، باہر سرگرم میر جانی  
و نہ کھیت میری کھل اکھ بھاگا ، بن زمین با پکا تراگا  
ننگ کی شو بہا تو کسی ہی نہیں جاسکتی ، ننگ کے باہر بھی بہت

سندزنامہ - اس پوری کے درمیان کرتے ہی سارے پایہ بھگا جانے ہیں۔ وہاں بن باغیچے باوقیاں اور زلالاب شہو بھا پارہے میں

چند - بایں تراگ الوپ کوپ منورایت سوہیں  
سویان مسند نیر نزل و کجور سہری موہیں  
ہر رنگ کج انک کھک کوہیں مدھ کج ہیں  
آرام رمیہ نکادی کھک روچن نیک کج ہیں

بے مثال سندھو بادلیاں، ٹالاب اور کنوئیں نینو بھاڑ سے  
 رچے ہیں۔ جن کی ہندو سڑکوں اور نیل جل کو دیکھ کر دیتا اور منی  
 بھی ہویت ہو جاتے ہیں۔ انیک رنگ کے گل ٹالابوں میں  
 کھلے ہوئے ہیں۔ بہت سے پتھری چھپا رہے ہیں اور دیکھو تر کے کچھار

کور ہے ہیں۔ بے حد دکھش یا غمچے کو گل وغیرہ چھپوں کی سند  
آواز سے مانو، انگیروں کو بلار ہے ہیں۔

دو:۔ رہا ناتھ جہنہ راجا سمیڈ برن کہ جہلے  
انیما وک شکھ سمیڈ ارہیں اودھ سب جیہے  
خود نکشی کے سوامی جہاں کے راجہ مہل۔ اُس ننگ  
شوبھا کا درن کس طرح کیا جاسکتا ہے؟ انیما آدی سدھیاں  
اُدھ سب شکھ سمیڈ، اودھ سب جیہا رہی ہے۔ ۲۹۔

اور سب کچھ چینی اور دھیا میں پکھا رہی ہے۔ -  
چو پائی: جہنم تہنہ نہ لکھوئی گن کاوہل بیٹھ بیٹھ رہی سکھاویں  
بھگت پرت سبئی پالاک رام ہی روتھو جیال روپین نام تو  
لوگ ادھر ادھر شری رگھو ناخندہ جے گن گانے میں اویٹھ  
کہ آپس میں ایک دوسرے کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ شرتا گنوں  
کی پالنا کرنے والے بھگوان شری رام چندر جی کا بھجن کرو روتھو  
شبل روتھ اور گنوں کے بھگت شری رام جی کو بھجو۔

سین روپے وصول سے بعد دوسری رام جی کو بھیج دیا۔  
جہاں بلوچین یہاں لگاتے ہی ایک نین اویسٹ لگاتے ہی  
وہ صحت سرچر چاہتے ہیں، اس وقت بی بی رتھیر بھی  
کھل نین کشیا، ہنر رتھیری رام جی کا بھجن کرو۔ جو رتھیر کو  
کی اس طرح رکھتے ہیں جس طرح کہ پلکیں آنکھوں کی،  
ان ہنری رام جی کا بھجن کرو۔ سنت روپی کھل بن کے لئے سورہ

روپی زندہ حیرت شری رام جی کا بھجن کر دو - ۲  
کمال کمال بیل کھٹک رہی بخت رام کام مہندا جی ہو  
لو بھو موہرگ جو تھک کر ات ہی، من سچ کر ہی کھنکھلا ہی  
کمال روپی دیکر سال سناپ کو کھا ڈالنے والے شری رام روپی  
گر رطجی کو بھجو لیتا کا بھیا دسے پر نام کرتے ہی متنا کا ناش کرنے  
والے شری رام جی کو بھجو، لو بھو، موہر روپی لپٹوں کی ٹوٹیوں کے  
ناش کرنے والے شری رام روپی بھیل کو بھجو۔ کا بدلو روپی دھنی کے  
لئے مشرودوب اور بگتور کو کھٹھ دینے والے شری رام جی کو بھجو۔

سے سیر روپ اور بیسوں کو دیکھ کر اس نے ہنسی بول کر کہا  
 عجب یہ سوک نمبر تم بھائی، و خ گھن گھن دھن کر رہا ہے  
 جب تک تہا بھینٹا رکھو رہا کہیں نہ بھجھو بھینٹ رہا  
 تنہا اور تنہا رہو تہا اندھکار کو فاش کرنے والے سپر  
 سو روپ تھری رام جی کہ بھجھو راکشش رچی گئے بن کو جھنم کرنے

و اے اگنی سُرُوپ شری رام جی کو بھیجو جنہر من کے سجے کو ناش  
کرنے والے شری جانکی جی سمیت شری رگھو دیو جی کا بھیجن کیوں  
نہیں کرتے ہم

بہرہ باسنا مسک ہم راسی ہی اسدا ایک رس اچ انبا ہی ہی  
منی رنجن بھنجن ہی بھاری تلمسی داس کے پر بھوسہ ہی اواری  
ہوت سے واسنا روپی مجھوں کے ناش کرنے والے شری  
رام روپی رون کے ڈھیر کو بھیجو اسدا ایک رس اجنا اواناشی بہرہ شری  
رام جی کو بھیجو منیوں کو آندنیے والے ادھرتی کے بھار کو دور کرنے  
والے شری رام جی کو بھیجو تلمسی داس کے دیا تو پر بھیجو شری رام جی  
کو بھیجو۔ ۵

دو ہا۔ ایہی بدھی نگر ناری سر کہ میں رام گن گان !  
سافو گول سب پر رہیں سنت کر پاندھان  
اس پر کارنگ کے انتری پرنش شری رام جی کے گن گان  
کتنے ہیں اور کر پاندھان شری رام جی سدا سب پر رہے حد رہن  
رہتے ہیں۔ ۲۰

چوپائی۔ جب تے رام پرتاب کیکیسا، اوت بھوئی پریل بنیلا  
پور پرکاس رہیو آہول لوکا بہنہ سکھ بہن من سوکا  
کاک بھنڈی جی کہتے ہیں۔ ہے پنجی راج گڑ جی ! جب  
سے ہم پرتاب روپی جہان تیسوی سوویہ ملکوں سوا ہے۔ غب  
سے تینوں لوگوں میں پورن چکا ش بھر گیا ہے۔ اس سے  
بہت سے جیوؤں کو سکھ اور بہت سے جیوؤں کے من میں شوک  
نوا۔ ۱

جنہر سوک نے کہیں کھانی رہی ختم ابد باسنا سانی  
اگھ اوک چہر تہہ گانے راکام کرو وہ کیرو چانے  
جن جیوئل کو شک جواہر ان کا بیان کرنا میں۔ چاروں  
طریف پرکاش بڑھنے سے پہلے نو اکیان روپی اندھیری رکت کا  
ناش تھا۔ پاپ روپی اتوا بھرا دھر چپ گئے۔ ادھ کام کو وہ  
روپی کندھیاں بڑھائیں۔ ۲۰

بیدہ کرم گن کال بھجوا اے جیکو لہو نہ ہو  
منسرا مان موہ مدھچرا را انہر کھنہ کو نھل اورا

بھانت بھانت کے کرم گن، کال اور سبھاؤ پر چکر  
ہیں۔ جی شری رام روپی سوویہ کے پرکاش میں کبھی سکھ نہیں پاتے  
حد، مان، موہ اور اسنا روتی چوروں کی رام روپی سوویہ کے  
پرکاش میں دل نہیں گنتی۔ ۲

دھرم تر ڈاگ گیان بگیانا، اے پنج بکے بدھی مانا  
سکھ سنشوش براگ بیک، بگنت سوک اے کوک انکا  
دھرم روپی تالاب میں گیان و گیان روپی طرح طرح  
کے کھل کھل گئے۔ سکھ سنشوش، ویراگیہ اور ویک روپی بہت  
سے چکے شک، رہت ہو گئے۔ ۲۰

دو ہا۔ یہ پرتاب رنی جانیں اور جب کوے پرکاس  
پہلے باو حصیں پر ختم جے کہے تے پام میں ناس  
جن کے ہر دے میں یہ شری رام پرتاب روپی سوویہ  
پرکاش کرتا ہے۔ ان کے ہر دے میں دھرم، گیان، و گیان،  
سکھ سنشوش ویراگیہ اور ویک بڑھ جاتے ہیں۔ اور پہلے کہے  
ہوئے ادیا، پاپ، کام، کروہو، کرم، کال، گن، سبھاو  
حد، آدی لٹھ ہو جاتے ہیں۔ ۲۱

چوپائی۔ بھرا نہر بہت رام ایک بار، سنگ پریم پریم بولن  
سندرا میں دیکھیں گئے۔ سب کو بہت پوتے  
ایک بار بھرا جیل سمیت شری رام چند جی پریم پیلے پلن  
کمار شری جھنڈان جی کو ساتھ لئے سندرا باغیچہ دیکھنے گئے وہاں  
کے سارے درخت چھلے ہوئے تھے ادھ ان میں نئے نئے  
پتے اور کو پتیں بھی ہوئی تھیں۔ ۱

جان سے سنگ اوک آئے، تیج پنج گن میل سوا تے  
برہما نند سدا کے لینا، دیکھت پالانہہ کا لینا  
موقع غنیمت جان کر شک آدی منی آئے۔ جوتیج کے  
ڈھیر سندا گن اور شیل و اے میں۔ وہ سدا برہما نند  
دوبے دہتے ہیں۔ دیکھنے میں تو وہ بالک ہی جان پیتے ہیں  
لیکن وہ بڑی عمر کے ہیں۔ ۲

روپ دھرم جن چارو بید، سدا رسی منی بکیت بھیدا  
اسا نسن بیکان یہ نہنہ ہیں۔ دھوہو تہی چرت تہہ نہنہ ہیں



اُن کا دُوب کیا ہی سندر ہے۔ مانو پانوں دینے ہی سنش  
شری جو دھارن کے ہوئے ہوں۔ وہ منی کسم دیشی ہیں۔ ادا لک کا بھید  
بھیا بالکل دھ ہو گیا ہے۔ اُن کا جو پھو پر دشا اس ہے۔ مانو وہی  
اُن کے بستر ہیں۔ جہاں شری دگھونا لک کی لیسلاؤں کی سندر کھتا ہوتی  
ہے۔ وہاں جا کر وہ اسے منہ دے رہی ہوتے ہیں۔ بس ایک مانراں کو بھی  
نقل رہتا ہے۔ ۲

تہاں ہے سنگ آدی بھوانی، جہنہ گھٹ سمجھوٹی برگیانی  
رام کھٹا منی برہہ سہ پرنی، گیان جونی پاک جے اونی  
یشو جی کہتے ہیں۔ ہے بھوانی ایک سے سنگ آدی منی اگت  
منی کے شرم میں رہتے تھے، سندر کھٹ منی اگت جی نے شری رام جی  
کی لیسلاؤں کی پرت ہی کھٹا منی ہی تھیں مارنی لکڑی کے سمان گیان  
رہی لکڑی کو پیدا کرتی ہیں۔ ۴

دو باب۔ دیکھ رام جی اورت ہرش وندوت کینے  
سو اگت پونچھ بیت پٹ پر بھو جی کھٹ دینے  
سنگ آدی منیوں کو آتے دیکھ کر شری رام چند جی نے برتن  
موگر وندوت کی اور اُن کا سو اگت کر کے اُن کی خیریت پوچھ کر بھو  
نئے بٹھنے کے لیے اپنا بیتا مہر بھیا دیا۔ ۲۲

چوٹی تینہ وندوت تینہ بھائی، سہت پلن ست سیکھ ادھیکانی  
منی دگھوٹی جی ائل بلوکی، جیسے مگن من سکے نہ روکی  
پھر منہاں جی سمیت تینوں بھائیوں نے وندوت کی سب  
کو طر آفد مہر ہے منی دگھونا جی کی بے مثال شری بھو کو دیکھ  
کراہی میں مگن ہو گئے وہ من کو روک نہ سکے۔ ۱

سیا مل گات سرورہ لوچن، سندر تا مندر بھو جی  
ایک ٹک ہے پیش نہ لافن، پر بھو کر جویں سیں لکڑیں  
سندر وندھن سے چھڑانے والے شام شری کل تین سندر تا  
کے دھام شری رام چند کو منی کھٹ لک کے کتے کی حالت میں کھٹے  
دیکھتے رہ گئے۔ وہ آنکھوں کی پلک بھی نہیں مارتے اور پر بھو ہاتھ جوڑ

کر مہر بھو کا رہے ہیں۔ ۲  
تہنہ کے دسا دیکھ کر بھو برا، سروت من جل پلک برا  
کر کھٹ پر بھو منی برہہ سہ پرنی، اچا دے

اُن کی پریم مگن دشا کو دیکھ کر شری دگھونا جی کی آنکھوں سے  
پریم آنسو بہنے لگے۔ اور اُن کا شری ریکلت ہو گیا۔ اس کے بعد پر بھو  
نے ہاتھ پکڑ کر سریشچ منیوں کو بٹھایا اور پریم متھن میں گئے۔ ۲  
آج دھنیہ میں منہو منسیا، جہنہ لک دس جاہاں لک بھیا  
برہہ بھاک پاپ بھت نرگا، ہنہیں پر یاں ہر میں بھو بھنگا  
ہے منیشہ روا سنے۔ آج میں دھنیہ میں آپ کے دوشن کر  
کے میرے سارے پاپ نشٹ ہو گئے ہیں۔ سبت سنگ بڑے  
ہی اچھے بھاگ سے ہوتا ہے۔ جس سے مینا ہی دیگ آدی سخت محنتوں  
کے سندر بندھن چھوٹ جاتا ہے۔ ۴

دو باب۔ سبت سنگ ایسٹ کر کامی بھو کر بٹھ  
اچھیں سبت کی کو بد شری بران سدر گھٹ  
منش کاست سنگ مکی کاراگ ہے اور کھلی پشوں کا  
سنگ جنم مرن کے بندھن میں ڈالنے والا مارگ ہے سبت کھلی  
پڈت اور دیو بران سدر شمشوں کا ایسا ہی سبت ہے۔ ۲۳  
چوٹی تینہ پر بھو جی ہرش منی جاری، پلکت تن اسٹی اوساری  
جے بھو گت اننت انا سے، انکھانیک ایک کو دنا سے  
پر بھو کے مگن مگن کر چاروں منی پرتس ہو کر پلکت شری سے اُن  
کی استی کرنے لگے۔ ہے بھو ان آپ کی جے ہو آپ امنت  
نرو کار انشاپ، انیک رنوں میں پرگٹ ہونے پر بھی ایک اور  
دیا ہے بھو ان میں۔ ۱

جے مگن جے جے مگن ساگر، سیکھ مندر سندر تا ناگر  
جے اندرا منی جے بھو دھر، الوکم اچ انا دی سو بھاکر  
ہے مگن آپ کی جے ہو اے بھو کر کے سندر آپ کی جے ہو  
جے ہو آپ کھٹ کے گھر سندر ادھ ہا چتر ہیں۔ ہے کھٹ منی آپ  
کی جے ہو ہے پر بھو کو دھارن کرنے والے پر بھو آپ کی جے  
ہو آپ ماثانی، اجتا، نادی اور بھو بھاک کے خزانہ ہیں۔

گیان ندھانی امان مال پرد، پادوں سچس پوان مبد  
نیکھ کر نیکھ اگتیا بھنجن، نام انیک انام شری  
آپ گیان کے بھٹار ہیں، مان سے مہرت ہیں دوسروں  
کو جرائی دینے والے ہیں۔ دیو اور جہاں آپ کے پوتر سندر

آپ بوشے بھوک کی کاٹنا، بجھے اور حسد وغیرہ بڑے بھادوں  
کو بڑھانے والے ہیں۔ سبے راجاؤں کے متراج! ہے پر عسری کے  
شرنگا دھری رام جی! جنم مرگ کے نامی پرواہ رُدپی ندی کے  
لئے ناؤ مڑوپ اپنی بھگتی ہمیں دیجئے۔ ۳

منی من مانس منس برنتر، چرن کل بندت آج منکر  
رگھو کل کیتو سینو سترنی رچھک، کال کر م بھاو گن چھک  
ہے منیوں کے من رُدپی مانس فو میں سداو اس کر نیوے  
منس رُدپ پر بھو ابرہا اور بھو جی بھی آپ کے چرن مکلوں کی  
بندنا کرنے ہیں آپ رگھو کل کے کیتو اور دید مراباوا کی رکشا کرنے  
والے ہیں۔ کال، کر م اسبھا اور گن آدی بندھنل کا ناش کرنے  
والے ہیں۔ ۴

تارن ترن ترن سب دوشن، تلسی واس پر بھو بر بھون بھون  
آپ ترن تارن و خود ترے جوئے اور دوسروں کو تارنوالے  
ہیں اور سب دوشن کو دیکھنے والے ہیں۔ آپ تلسی واس جی کے  
پر بھو ہیں اور تینوں لوگوں کا شرنگار ہیں۔ ۵

دوہا: بار بار استنتی کر پریم سہیت سرونائے  
برہم بھون نیک آدی بے اتی بھیشٹ برہم  
پریم کے ساتھ بار بار پر بھو استنتی کر کے اور ضرور اکر لور اپنا  
من چا مل دروان پا کر سنگ آدی منی برہم لوک کہ گئے۔ ۳۵  
جو پانی نیک آدک چھی لوک ہے، بھو اکر رام چرن مروتا  
پوچھت پر بھو ہی شکل سچا ہیں، جنت میں سب مارت مارت میں  
سنگ آدی منی برہم لوک کو جب چلے گئے تب بھائیوں  
نے شری رام جی کے چرن میں سر لوائے، سب بھائی پر بھو سے  
پوچھتے جوئے بچکچاے ہیں۔ اس لئے سب مہمان جی کی طرف  
دیکھ رہے ہیں۔ ۱

منی چھیں پر بھو کے بانی، جو من ہوئے شکل بھرم ہانی  
انتر جامی پر بھو سمجھ جانا، پوچھت کہو کاہ سدا مانا  
وہ پر بھو کے نکھار بند سے کچھ مندا چاہتے ہیں جسے سنگ  
سدا سے بھرموں کا ناش ہو جائے۔ انتر جامی پر بھو شری رام جی ان  
سب کے دل کی بات جان گئے اور مہمان جی سے پوچھنے لگے

نیش کان کان کرتے ہیں آپ تو کے جانے والے ہیں دوسروں  
کی سدا کا بدلو چکانے والے ہیں۔ اگیان کو ناش کرنے والے ہیں  
ہے مایا اتیت! آپ کے انت نام ہیں۔ لیکن واسو میں آپ  
سب ناموں سے پرے ہیں۔ ۲

ہمرب مرب گت مرب گرائے، بس سی سدا ہم کہنہ بریا لے  
دوند بیتی بھو چھند بھننے، ہر دی بس رام کام نہ گنجے  
آپ دشتو رُدپ ہیں۔ سرود پاک ہیں۔ اور سب کے ہرے  
آکاش میں لےنے والے انتر جامی پر بھو میں آپ ہماری رکشا سمجئے۔  
سکھ، سکھ، جتم مرن، لاغیر، اپنی آدی مٹنوں کے پھندے کو کاٹ  
ڈالنے اور ہمارے ہر دلوں میں بس کر کام اور انکا کر کا ناش کر گئے  
دوہا: پرمانند کر پامتن من پرتی پودن کام  
پریم بھگتی انیا تینی دیوہم سم سی شری رام  
آپ پرمانند مڑوپ، کر پائے سکھ اور من کی کامناؤں  
کو پورا کرنے والے ہیں۔ ہے شری رام جی! ہم کو اپنی سچھ اور دوجھ  
پریم بھگتی دیجئے۔ ۳۲

چوپائی: دیوہ بھگتی رگھو تپنی پادنی، ندی بدھ ناٹ دیوہ ناٹنی  
پرنت کام سر دھینو کلپتو، ہوئے پرنت دیجئے رگھو یو بڑو  
ہے رگھو مانجھ جی! آپ ہمیں بہت ہی پوز کرنے والی اور تینوں  
پرکار کے تاپوں سے چھڑانے والی اور سدا کر ہم بھاو کو لٹٹ کرنے  
والی بھگتی دیجئے۔ ہے شرنگوں کی کامناؤں کو پورا کرنے والے  
سکھام دھینو رُدپ اور سکھ پرنتش ہر دی پر بھو! پرنتش سو کر آپ  
ہمیں یہ دروان دیجئے۔

بھو بادھی کچھ رگھو نایک، سیت سکھ کل سکھانک  
ھن سکھ واران دھک دارے، دین بندھو ستا تباہے  
ہے رگھو ناتھ اسنا سار کو سکھا ڈالنے والے آپ  
ہگست منی ہیں۔ سدا کرتے ہیں آپ سکھ میں اور سب سکھوں کے  
منے والے ہیں۔ ہے دین بندھو! من میں سدا ہرے بھادی دکھلا  
کا ناش کیجئے اور ہمارے انتر کرن میں سم درشتی کے بھاد کو بڑھائے  
اس تر اس ابرشادی وارک، نیچے ایک برنی لٹارک  
چھو پ مڈلی منی مکمل دھرنی، دیوہ بھگتی شری شری



کہہ منہ مان! کیا بات ہے؟

جور پائی کہ تپ سہو مندنا سہو ویند پالی بھگو ننا  
ناخنہ بھرت کچھ نہ بچھن چہیں پرین کرت سن سچت چہاں

تنبہ ہوتاں جی نے ہاتھ جڑ کر کہا ہے دین دیال بھگوان !  
مستے اب سوای اجہرت جی آپ سے کچھ پوچھنا چاہتے ہیں لیکن  
پریشان کرنے پر عیسا آپ کے ساتھ لجانے (شرماتے) ہیں۔ ۳  
تھمہ جانہو گی اور سچاؤ، بھرت ہی مری کچھ انتر کاؤ  
من پرکھو بچن بھرت کچھ چڑا، مستہو ناخہ پر تھارتی ہرنا  
بھگوان شرما رام جی نے کہا ہے تبہوان اتیم میرے سچاؤ  
کو جانتے ہی ہو۔ مجھ میں اور بھرت میں کچھ بھی جھید نہیں ہے پر بھو  
کے چن مستکر بھرت جی نے ان کے چرن کپڑے ادا کہا ہے ناخہ!  
ہے شرنانتوں کے دھوکوں کو مٹانے والے! مستے۔

دو ہا یہ ناتختہ نہ مسمیٰ سند ہیہ کچھ کہہ سکتے تھےں سوکٹ ہوہ  
کیول کر یا غمناں دہی کر یا نند سند ہوہ

خے نامعظمانہ تو مجھے کوئی شنگ ہے اور نہ ہی کبھی مہینے ہیں  
بھی شوک اور مرہ ہے۔ ہے کرا اور نامہ کے بھڑا۔ یہ عرف آپ

کی کرپاکا ہی تھیں۔ ۲۶۔  
چو پائی بگر توبی کر پاندھی ایک تھائی، یہیں سیدو کہ تھہر جن تھائی  
مستنہ کے مہار گھوڑائی، چہرہ بدھی سید پرائتھ گائی  
تو جی ہے کر پاندھان ایس آپ سے ایک بات پوچھنے کی  
گستاخی کرنا جو میں سیدو کہوں اور آپ سیدو کو سکھ دینے والے  
ہیں۔ یہ گھوڑا تھائی اور پرائوں کے مستنہ کی مہار بہت

طرح سے کافی ہے۔  
شرعی حکم تو یہی کہ بیگمہ طرانی، انتہہ پسند چھوٹی پریشی اور کمالی  
سنا چھوٹی چھوٹی نہ کہ چھین کر کر پائے اور کون کیا ان چھین  
آپ نے بھی اپنے شری حکم سے ان کی طرانی کی ہے اور ہے  
پر کھو اُن پر آپ کا پریم بھی بہت ہے۔ ہے سلام و امن اُن کے  
مکش (حکمت) سننا سنا تھا ہوں آپ کے پریم کے سمندر میں اور کون  
اور گمان میں باہر بندت ہیں۔ ۲

سنت سنت جھنڈا بلگانی - ہر پتھریلے عرصے کی آہٹ جھٹائی

سنتھہ کے لچھن سنبھرا نا، اگنت شرقی پُران بکھیتا

ہے شرمناکوں کی پان کر کے دے، سنت اور امانت دونوں کے جھید الگ الگ کر کے مجھے سمجھائیے۔ شرمی رام جی نے کہا: ہے بھائی! سنتوں کی کوئی یہ شمار وید اور پرنیوں میں کبھی گئے ہیں۔ ۳

سنت استنہ کے اس کرنی، جسے کھارچین آجرنی  
کاٹے پرسن ملے بھائی، راج گن ویں سکھ لبانی  
سنتوں اور سنتوں کی کرنی ایسی ہے جسے کھارچ بھارچین کا  
آجرن (عمل) ہوتا ہے، اسے بھائی سنتوں کھارچ اسے کھارچ بھارچ  
کارن چین کے کھارچ ہے۔ لیکن چین اپنے سادھک بھارچ اس  
کھارچ کو اپنا گن دے کر اس کے بھی خوشبو بگا دیتا ہے۔  
دوہا: تانے سر بسنہ چڑھت چگت بلجھت شری کھنڈ  
اٹل داسی پیٹ کھن ہیں پری بدن یہ دند  
اسی گن کے کارن چین دین تانوں کے میروں پر چڑھتا  
ہے۔ اور سب کو پیار لگتا ہے اور شری کھنڈ کہتا ہے اور کھارچ  
کے مٹہ کو یہ دند ملتا ہے کہ اس کو آگ میں تیار کر پھر کھنوں سے پیٹتے

پہن - تم

ہیں۔ لیکن ایسی ہی ایک مثال ملے گی کہ، پروردگار کے حکم کے خلاف  
سب سے پہلے جو کچھ ہوتا ہے وہ یہ کہ وہ لوگوں کو اپنی طرف سے  
نہایت پریشانی میں مبتلا کرتے ہیں اور ان کے دل میں  
ایک گھبراہٹ پیدا کرتے ہیں۔ وہ دوسروں کے دل کو بھی  
ایک گھبراہٹ میں مبتلا کرتے ہیں۔ وہ دوسرے ہی ایمان  
میں مبتلا کرتے ہیں۔ وہ دوسرے ہی ایمان میں مبتلا کرتے  
ہیں۔ وہ دوسرے ہی ایمان میں مبتلا کرتے ہیں۔ وہ دوسرے  
ہیں۔ وہ دوسرے ہی ایمان میں مبتلا کرتے ہیں۔ وہ دوسرے  
ہیں۔ وہ دوسرے ہی ایمان میں مبتلا کرتے ہیں۔ وہ دوسرے

کو مل جیت دینے پر دایا، من بچ کر مسم بھگتی اما یا  
سب ہی جان پر آپ کافی، بھرت پران کم مسم نے پرانی  
وہ بڑے نرم سجادہ جو تھے ہیں، دین و تقیین پر دیا کرتے  
ہیں۔ من، بچن اور کرم سے شروہا کرتے تھے وہ بھی بھگتی کرتے  
ہیں۔ سب کی عزت کرتے ہیں۔ لیکن خود مان اور بلوئی سے بہت  
ہیں۔ بے بھرت! ایسے ساو مشور پُرش مجھے پرانوں کے سجان  
چھپا رہے ہیں۔ ۲۔





ہوتے۔ دوپہر میں مختوری تعداد میں ہوں گے۔ لیکن گھنگ میں تو  
 اُن کے گردہ گے گردہ ہوں گے (اور سخت اُنکی اکثریت ہوگی؟)  
 چوپائی: پر بہت سرس مہرم نہیں بھائی۔ پر پٹر اسم نہیں بھائی  
 بزنہ سکل پر ان بسید کر (پٹر اسم) تانت جاہیں بذر  
 سب بھائی (دوسروں کی بھلائی کرنے کے برابر کوئی دہرم  
 نہیں ہے اور دوسروں کو دکھانے چاہنے کے برابر کوئی دہرم نہیں ہے  
 سہ تانت اسارے دیدوں اور پڑا اقل کا یہ بخور ہے اس بات کو  
 بندت لگ جانتے ہیں۔

شرسیر دھرجے پر پیرا (کرنے سے نہیں جہا بھیرا  
 کہ میں موہ بس نہ لگھ ناتا، سوار تھرت پر لوک لسانا  
 منش شریر دھارن کر کے جو لوگ دوسروں کو ستاتے ہیں وہ  
 بڑے بھاری نرک کے عذاب کو سہتے ہیں۔ اگیان کے دش میں ہو کر  
 خود غرضی میں اندھے ہوئے منش بے شمار پاپ کرتے ہیں جس سے  
 اُن کا پر لوک لشت ہوتا ہے۔ ۲  
 کال روپ تہنہ کہنہ میں بھرتا، سبھارو انبھ کر بھل داتا  
 اس بچارچے پر م سبانتے، بھجی ہیں موی سسرتی دکھ جانے  
 سے بھائی (ہیں اُن۔ کہنے لگے کال روپ میں اور اُن کے  
 اچھے جڑے کرمل کا بھل دینے والا ہوں) البیاد سپار کر پر جڑے  
 لوگ سسار کے پر دلہ کو اُنیتہ اور دکھ روپ جان کر ایک ماتریلا  
 ہی بھجن کرتے ہیں۔ ۳

تیا نہیں کریم شہہ اشہہ دانک، بھجی ہوئے سسرتی نانک  
 سسرت اشہہ کے گوی بھاشے تے پر ہیں بھجی تہہ نکھ لکھ  
 اس لئے وہ شہہ اشہہ اچھے اور برے) بھل دینے والے  
 دوسرے کار کے کرمل کا تیا کر دیتے ہیں۔ اور دیوتا منش اور  
 مٹیوں کے سوامی جہہ کہی ایک مانر بھجتے ہیں۔ اس پر کار ہیں تے  
 سنوں اور سنوں کے گوی کہے ہیں۔ جن لوگوں نے ان گھوں پر  
 اچھی طرح سے دھار کر کے سوچ سمجھ لیا ہے۔ وہ جنم مرں کے  
 چکر میں نہیں پڑتے۔ ۴

دوہا: جنہو سہات مایا کرت گن اردووش انیک  
 گن یہ آجئے نہ دیکھتہ ہیں دیکھے سوا بیک

لوہی سہی اُن کا اور دھتا ہے اور لوہی ہی اُن کا بھجنا ہے۔  
 لٹوڑوں کی طرح جماع کرنے اور پٹ بھرنے کا ہی انہیں ایک  
 مانر شکل رہتا ہے۔ نرک بھی اُن سے خوف کھاتا ہے وہ نرک کی  
 سزا جزا سے نہیں ڈرتے جب وہ کسی کی بڑائی میں پاتے ہیں تو  
 ایسی سزا دے بھرتے ہیں۔ مانو بخار جڑھ آیا ہو۔ ۱

جب کا ہو کے پٹھیں مٹی۔ ٹکھی جھٹے ناہوں جگ بڑتی  
 سوار تھرت پر لوہار برو دھتی، لکھٹ کام لوہا ائی گرد دھتی  
 جب وہ کسی پر مہیبت آئی ہوئی دیکھتے ہیں تو ایسے خوش  
 ہوتے ہیں۔ مانو جیکر دہی راجہ بن گئے ہیں۔ وہ پٹو اپنے ہی سوار تھ  
 میں لگے رہتے ہیں۔ انہیں اپنے ہی جیش و آرام سے کام ہے پر لوہار  
 جلائے بھارت میں۔ انہیں پر لوہار سے دھار بھجی سہر دی نہیں سہتی۔  
 کام اور لوہی میں دھبے تے اور نہا کر دھتی ہوتے ہیں۔

مات پتا کر پیر نہ ماہیں، آپ گے ارد گھ لہیں آہیں  
 کر میں موہ لیس ورنہ پر لوہا، سسرت نرک سہی کھتا بھجواوا  
 وہ مانا تیا کر اور بھجن کسی کو بھی نہیں مانتے۔ آپ تو گئے  
 گذرے ہی ہیں۔ لیکن دوسروں کا بھی ناش کرتے ہیں۔ اگیان ہیں  
 اندھے ہوئے دوسروں کی بُرائی میں لگے رہتے ہیں۔ انہیں سنوں کی  
 صحبت اور بھگوان کی کھتا نہیں بھاتی۔ ۳

اگن نہا جھو مٹتی کامی، بید بدو شنگ پر دھن سوامی  
 پیر دروہ پر دروہ بپیشا، دھمیک پٹ چڑھیں سبیشا  
 وہ اگنوں (رجری صفات) کے سمندر منہ دھتی اور کامی ہوتے  
 ہیں۔ وہ دیووں کی تباہ کرنے والے ہوتے ہیں اور دوسروں کے مال  
 و فساد پر زبردستی قبضہ کیا جلتے ہیں۔ دشمنی تو وہ ہر کسی سے ہی کرتے  
 ہیں۔ لیکن دہرم مارگ دکھلانے والے دیدوان برہمنوں سے تو  
 انہیں خاص چڑھتی ہے۔ اُن کے متہ کرں ہیں تو پاکھنڈ اور  
 دغا بازی بھری رہتی ہے لیکن ظاہر داری کے لئے سمندر بھیس دھان  
 کئے رہتے ہیں (وہ بھیک کے لباس میں بھیک جے ہوتے ہیں) ۴

دوہا۔ ایسے اوتھم منج کھل کرت جگ تریانا ہیں  
 دوپہر کھجک برہم مہرم مٹیں لکھٹ۔ ۱  
 ایسے پنج اور دشت منش ست یک اور تریا ہیں

سن گن گان سماوی بساری ، سدا در پیش پریم ادھیکاری  
منک آوی منی ناردی کی سرانہ کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ منک آوی  
سہی پریم لکھتے ہیں۔ تو بھی پریم کے گن گان من گن کی سماوی چھوڑ  
جاتی ہے۔ وہ پریم ادھیکاری منی شری رام جی کی کھنکا کو بھی شرف  
سے سنتے ہیں۔ ۴

دو بار۔ جیون منک پریم پر چیت نہیں تھ دھیان  
تھے سری کھنکا نہ کریں رتی تنہا کے پیہ پاشان  
جیون منک اور پریم لکھتے منک آوی منی بھی اپنی دھیان  
سماوی کر چھوڑ کر شری رام جی کی میلہ کی کھنکا مل کو سنتے ہیں۔ یہ  
جان کر بھی جو بھگوان کی کھنکا سے پریم نہیں کرنے۔ ان کے ہرے  
تو سچ مچ پتھر کے سماں کھنکا اور جڑ میں۔ ۵

ایہی تن کر پھل لکھتے بھائی۔ سور گپو سولپ انت وکھائی

سہ بھائی اس دراجو منش شری کھنکا وشنے بھوگ نہیں ہے  
سورگ کے دو یہ بھوگ بھی تھوڑا دیر میں دیکھ دینے والے ہیں۔ پھر منک  
وشنے بھوگ کی کھنکا کا تو کہنا ہی کیا۔ اس لئے جو منش شری پر پا کر وشن  
میں من لگا دیتے ہیں۔ وہ منک امرت کو چھوڑ کر وشن سے لیتے ہیں  
تا ہی کہوں بھل کہے نہ کوئی گنجی گرسے پس منی کھوئی  
اگر چار لکھ چوراسی ، جونی بھرت پر جیو ابنا سی  
سہ پارس منی کو کھنکا اس کے بلے میں کھنچی مے۔ اسی  
کو کھنکی کوئی بھلا نہیں کہنا۔ دیکھو چار لکھان کی رائج ، جو جیو انڈوں سے  
پیدا ہوتے ہیں ، مرغ ، بطخ آوی ، ۱۲ سویدج ، جو پینے سے پیدا ہوتے  
ہیں۔ جیسے جوں آوی (۲) جواج ، جو جیسے پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے  
منش باد لپو آوی (۴) اور جیو ، جو پتھری سے اگتے ہیں (جیسے بنا پتی  
آوی) جو واسی لکھ تو یوں میں یہ بات لکھتی جو چکر لکھنا چاہیے۔ ۲  
بھرت سدا یا کہ پریرا ، کال کرم سچا و گن گبرا  
کھنکا کر گننا نہ دینے میں ، دیت ہیں جو پتھری میں  
پریم یا کہ بھرا یا کہ کال کرم سچا و گن گن سے گھرا یا  
کھنکا نہ دینے میں ، پتھری جو بنا ہی کارن جیووں پر دیا کرنے والے ہیں کھی  
دیا کر کے منش کا شریو دینے ہیں۔

ہے تات استو بایا سے رچے ہوئے ایک گن اور وشن  
ہیں۔ سچا گیان تو یہ ہے کہ ان گنوں اور گنوں دو تو ہی کو لکھ جائے  
اور بایا سے اتیت ہو جائے۔ کیونکہ گنوں اور گنوں میں بھنا ہی  
بایا میں بھنا ہے اور ہی اگیان ہے۔ اسے ہی بندھ سکتے  
ہیں رگن اور گن دو فہی سنا چکر میں بھرتے رہتے ہیں۔  
اچھے کرم اچھا پھل دینے کے لئے اور برا کرم برا پھل دینے کے  
لئے بار بار جو کو سنا چکر میں گھناتے رہتے ہیں۔ جو جو جب  
گیان لکھتی میں سچھی ، کار کے کر دیں اور گنوں کو بھسم کر دینا  
ہے۔ تب گن اتیت ہو کر موکش پر لکھ پراپت ہوتا ہے۔ موکش  
گیان سے ملتی ہے کرم سے نہیں۔ کرم اچھا ہو یا برا سنا  
بندھن کا ہی ہینو ہے۔ اچھا کرم سونے کی زنجیر ہے اور برا کرم  
لوہے کی ، اور جو کو باندھنے میں دو لہ سماں ہیں یاں۔ لے  
موکش چاہنے والے پرستوں کو چاہئے کہ وہ ان گنوں سے اوپر  
اٹھ جائیں

چو پانی بہ شری کھنکا منک بھائی ، ہر شے پریم نہ ہر وہی  
کر دیں نہ آئی بار ہیں بار ، ہنومان ہر شے لپا بار  
ان کے ہر وہی پریم نہیں سنا۔ وہ بار بار بڑی بیتی کرتے  
ہیں۔ ہنومان جی کے ہر وہی میں اتہما اندھڑا ہوا ہے۔ ۱  
پتی رگھو پتی رچ مندر گئے۔ ایہی بدھی چیت کرت ت  
بار بار ناردی آوی ، چیت پائیت رام کے گن میں  
اس کے بونشری رگھو تا کھنکا جی اپنے محل کو چلے گئے اس پر کار  
وہ ہر وہی سے نئی میلانے ہیں۔ ناردی الودھیا میں بار بار  
آتے ہیں اور شری رام جی کے پتھر چتروں کا گن گن کرتے ہیں۔  
تت نو چیت دیکھ منی جا ہیں ، پریم لوک سب کھنکا ہیں  
من بریجی اسی سکھ مانہیں ، پتی پتی تات گن گن کا ہیں  
ناردی الودھیا سے شری رام جی کی منی سے نئی تیلوں کو دیکھ  
کہ ہر وہی جانتے ہیں اور سب کھنکا پریم لوک میں جا کر مانتے ہیں۔  
پریم جی سکھ منک کھنکا مانتے ہیں اس سے ہیں سب تات بار  
بار شری رام چندر جی کے گنوں کا گن کرو۔ ۲  
منک لوک ناردی سرانہ ، ہدی پریم نرن منی انہیں



نورتن بھٹو بارہوی کھول میرا سنسکھڑت انڈر و میرا  
 کھرن دھار سارگر در دھار دوا ، دھار سار سار کھڑ کر پاوا  
 اس سندر سارگر کو پا کر نے کے لئے یہ منٹش عثر پر پڑا ہے  
 میری کر یا اس کی مطابق سمیت کی ہوا ہے۔ پیچھے گوروا میں مضبوط پڑے  
 ملاج ہیں۔ اس پر کار ایسا دھار لکھ سارو سامان جو کہ بھگوت کر پا سکتے ہیں  
 ہی میں بن گیا ہے۔

دوا: جو تہ ترے بھو ساگر تر سماج اس پائے  
 سو کرت نندک مہندی آتما میں گنتی جہا تھے  
 جو منٹش ایسے سارو سامان کو پا کر بھی اس سندر سارگر کو پا کر ہیں  
 وہ احسان فراموش اور مہذب جی آتم گھاتی کی گنتی کو پر پیت ہوتا ہے ۲  
 چوپائی بچوں پر لوگ ان کے چہرے میں مہم نچن ہر وہ در دھار لکھ کر  
 تسلیہ کھد مارگ یہ بھائی بھگتی موری پران شرتی گنتی  
 اگر اس لوگ میں اور پر لوگ میں لکھ چاہتے ہو۔ تو میرے بچوں میں  
 کر انہیں در دھار سے ہر سے میں دھار کر دو۔ یہ میری بھگتی کا راستہ آسان  
 اور سکھد انگ ہے۔ دیدار پر انوں نے اس بھگتی مارگ کا وزن کیا ہے ا  
 گیان الگ پر تپوہ انیکا۔ سادھن کھن نہ من کو نہ ٹیک کا  
 گرت کشت پیر پائے کو تو۔ بھگتی میں موری پر پیت سو  
 گیان مارگ در گم (دشوار گزار) ہے۔ اس میں انیک و گھن (خل  
 رکاوٹیں) ہیں۔ اس کے سادھن بھی مہا کھن ہیں۔ اس میں من کو الکا کر  
 کرتے کے لئے کوئی مہار نہیں ہے بڑے کشت اٹھا کر کوئی دھار لکھ کر  
 اس مارگ سے بھی نہ جاتا ہے تو بھی بھگتی رہت ہونے سے وہ مجھ  
 کو پیارا نہیں ہوتا۔ ۲

بھگتی جتنی شکل سکھ کھانی ، بنو بہت سنگ پاد میں پرانی  
 پیلیہ پین بنو پین نہ سننا ، سنت سنگتی سفسرتی کر انتا  
 بھگتی سہ تنتر ہے اور سب سکھوں کی کھان ہے۔ لیکن ست سنگ  
 کے بنا جو اسے نہیں پاسکتے۔ اور پیلیہ سکھ رہت سے جنم جہانتر کے  
 پڑ کر جب ایک ساتھ پھیل مینے لگیں (کے بناسنوں کا سنگ نہیں  
 بلتا ہے۔ ست سنگ سے ہی جنم نرن چکر کانت ہوتا ہے۔ ۳  
 پیلیہ ایک جگ نہیں نہیں دوجا ، من کرم مچن پیر پد پوجا  
 سا تو کوئل تیری پر مٹی دلیا ، جو تچ کپڑ کرے دوج سبوا

جگت میں ایک ہی ہے۔ دو سہرا نہیں۔ وہ یہ ہے کہ من  
 کرم اور بچن سے دوران اور تین ران پر ہنوں کے چرفن کی پوجا کرنا  
 ر پر بن شبد کی تشریح ہم پہلے کر چکے ہیں۔ جو بچے بھاوا اور شردھا  
 سے پر ہنوں کی سیداکر تہ ہے اس پر ہی مٹی اور دینا پر تہ تہ تہ ہے  
 دوا: اور تو ایک گیت دھرت سب ہی کہیں کر جو ر  
 سنسکھڑت بچن بنا تر بھگتی نہ پاوے موری

اور مٹی ایک مارگ ہے جو پردہ راد میں ہے۔ اس سے میں سب  
 کے ہاتھ چڑ کر کہتا ہوں۔ وہ یہ کہ شردھ کی بھن بنا منٹش میری بھگتی  
 نہیں پاتا ہے۔ ۲۵

چوپائی پر کہ بھگتی پتھ کون پر یا سا۔ جو گت مکھ جوتیہ اپو اسما  
 نرل سبھا نہ من گت لائی۔ جتھا لاکھ تہنوں سدا مٹی  
 کہو تو بھلا بھگتی مارگ میں کون سی بات مشکل ہے۔ اس میں  
 تو لوگ کی شرم دم پر آتا مادی کھن سادھنا ہے۔ نہ نیگیہ ، نہ پ  
 اور کھن بدت کی عزت ہے۔ اس میں تو فقط یہی کرنا پڑتا ہے  
 کہ سبھا میں سادگی ہو۔ من میں کسی پر کار کی گت لائی (دھو کہ بازی  
 ریا کاری) نہ ہو اور جو کچھ ملے اسی پر قناعت کرے۔

مور داس کہا مے نر آسا ، کرے تو کہ ہو کہا لیو اسرا  
 بہت کہنوں کا کتھا بڑھائی ، ابھی آچرن بسہ میں بھائی  
 میرا بھگت کہا کھی جو پر کرت منٹش کا آسرا تاکہ نہ تہا ہے  
 تو تم ہی کہو۔ اس کا کیا دشواس ہے ، رادھت سبھا بھگت مہی  
 ہے۔ جو اپنی جیون یا تر میں شردھ شیکتان پر بھو پر ہی اٹل دشواس رکھے  
 اور کسی بھی دنیاوی جو پر بد کے لئے تکیہ نہ لگا سکے (بیٹھے) دیادھات  
 بڑھانے سے کیا حاصل۔ بے بھائیو! میں تو ایسے در دھار دھوا

بھگتوں کے دش میں ہوں۔ ۲  
 سیر نہ بکرہ آس نہ تر آسا ، سکھ مے تہا ہی سدا سب  
 انار مہا انیکیت امائی ، انگھ اور چھ دھچھ گیانی  
 جو نہ کسی سے دیر کرے نہ لڑائی جھگڑا کرے۔ نہ کسی کی  
 آشا اور نہ ہی کسی کا ڈر رکھے۔ اس کے لئے سبھی اطراف سکھ ہی سکھ  
 ہے۔ جو پھل کی اچھیا سے کرم نہیں کرتا۔ جو گھر بار کی متا سے  
 رہت ہے رادھت ان میں اہم بھاو نہیں کرتا (جو اپنی لڑائی

منشیو بہت جگہ جنگ اسی نمونہ تھا سبک اساری  
سوار تھو بہت نکل جگہ ماہیں سفید ہوئے پھو پڑا تھا  
ہے راکشوں کے قتل و اسرار میں اشکام بھاد سے بھلانی  
کرنے والے یا تو آپ ہیں اور یا آپ کے سبک۔ باقی تو بھی غرض  
کے بندے ہیں۔ ان میں تو کچھ نہیں بھی پر مار تھ بھاد

۲

سب کے چمن پریم رس سنے، سُن رگھو ناتھ شری دھرم شری  
بچ بچ کر گئے گئے گئے پانی، برنت پر بھوت ہی پہلی  
سب کے پریم رس سے بھر پور چمن سُن شری رگھو ناتھ جی  
من میں بہت پریم ہوئے۔ تب سب آگیا پا کر اور پھر شری  
رام جی کی سند رات چیت کی تشریف کرتے ہوئے اپنے  
اپنے گھروں کو گئے۔ ۴

دوہا:- اما اودھ باسی نزاری کرتا رتھ روپ  
بس ہم سچا اندھن رگھو نایک جتنہ بھو پ  
منشیو کہنے ہیں سبے پارتی! اودھیا تو ہی کے دھنڈے  
سب استری پرش تو نہ گت روپ ہی ہیں۔ جہاں کہ خود پیدا  
تند گھن برہم شری رگھو ناتھ جی راجہ ہیں۔ ۵  
چو پائی: ایک بار سب شری آئے، جہاں رام گھو دھام سہا  
اتی اور رگھو نایک گینہا، پیکھا یاد دوک لینہا  
ایک دفعہ منی و شت جی سند سکھ کے دھام شری  
رام چندر جی کے پاس آئے شری رگھو ناتھ جی نے اُن کا بہت ہی  
اودھیا اُن کے چرن دھو کر چرن امرت لیا۔ ۱

رام شہو منی کہہ کر جوری، کر پانندھو منی کچھ مودی  
دیکھو دیکھو آج رن تھا را، موت مودہ مہ ہرے اپارا  
منی نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔ ہے کہ پاس کر پھو امیری کچھ  
بنیتی سُنئے۔ آپ کی منش لیلوں کو دیکھو دیکھو میرے من میں  
بے حد مودہ لود بھرم ہوئے۔ ۲

مہما امرت ہید نہیں جانا، میں کہی بھانت کہیوں کو انا  
اپروہینہ کرم اتی مندرا، بہدیر ان سمرتی کرنی  
ہے بھو گوان! آپ کی مہما کی کوئی حد نہیں۔ وہ بھی اُس

اودھ تشریف تین چاہتا۔ باب ہیں ہے، کرودھ نہیں کرتا۔ بھگتی کرنے  
میں چتر اور وگیان دان ہے۔ ۲

پر تری سدا سچن سسرگا، زن سیم نشے سورگ اپرگا  
بھگتی بچہ بچہ نہیں بھگتی، مودت ترک سب دھم بھانی

جوسنتوں کے رنگ سے سدا پر تری رکھتا ہے ادا اس  
ملک اودھ سورگ کے بھوگ سے کہ بھگتی کے سامنے موکش سکھ کو بھی  
تک کے سمان سمجھتا ہے، جو بھگتی مت کی نور و شور سے تشریف  
کرتا ہے لیکن دوسرے متوں کے کھنڈن کی مود رکھتی نہیں کرتا،  
جو فضیل بحث مباحثے کو تیاگ چکا ہے۔ ۴

دوہا: ہم گن گرام نام رت گت ممنا مدموہ  
نار سکھ سوئے جائے پرمانند سندوہ

جو ممنا، مداموہ سے بہت ہو کر ایک ماتر میرے گن  
گنوں اور میرے نام پر ہی ایک چکا ہے، اس کا سکھ دہی  
جانتا ہے جو پریم آند رانی پریم سکھوں کے دھیر کو راتھات  
پرمانند سے ایک روپ ہو کر جو آند مٹا ہے اسے پریم آند

کہتے ہیں کہ پراپت ہے۔ ۴  
چو پائی: برنت سدھام چمن رام کے گے سبن پد کر یادھام کے  
جننی جنک گربندھو سہا، کر پانندھان پران تے ہار  
شری رام جی کے امرت کے سمان چمن سُن کر سب نے گریا  
کے گھر شری رام جی کے چرن پکڑ لئے اودھ کہ ہے کر پانندھان! آپ  
ہمیں پراپتی سے بھی بڑھ کر پیارے ہیں۔ ہمارے سب کچھ ماما  
پتا گور بھانی آپ ہی ہیں۔ ۱

تین دھن دھام رام بھکاری، سب پر تری تہ پرتانی ہاری  
ایں سکھ تہ تہو تہی نہ کوہ، مات پتا سوار تودت اودھ  
ہے شرتا گنوں کے دکھوں کو ہرنے والے پر بھو اہمارے تن  
دھن، گھر بار سب کچھ ایک ماتر آپ ہی ہیں اور ہمارے سب  
سے بڑھ کر بھلائی کرنے والے بھی آپ ہی ہیں۔ الیا امرت مٹے  
اپریش آپ کے نیر اور کوئی نہیں دے سکتا۔ ماما پتا تک بھی سوار تھ  
میں دودھ رہتے ہیں۔ اس لئے وہ بھی پریم بھکاری نہیں اور نہ ہی  
ایسی امرت مٹی شکتا دے سکے ہیں۔ ۲



پار نہ پاسکے۔ پھر نہیں اسے کس پر کار کہہ سکتا ہوں؟ پر وہ سب کا پیشہ  
بہت ہی نیچا ہے۔ دید پران اور سہری گرنہ سبھی اس کی نسبت  
کرتے ہیں۔ ۳

جب زلیخا میں تب بھی موی، کہا لاہور گیسٹ ڈیوی  
پر ناخدا برہم نہ رو پا، موی بھی رگھو کل بھوش بھو  
میں اس پر وہ سب کے پیشے کو لیتا نہیں تھا۔ تب بہا  
جی نے مجھے سمجھا کر کہا کہ بے بیبا آگے چل کر نہیں اس سے لاہ  
مورگا۔ خود پر مانتی برہم منش مشر میں اذکارے کر رگھو کل کے  
سرتاج لاہور ہوں گے۔ ۴

دو ہا۔ تب میں ہر وہ بچار اچوگ جگہ برت مان  
جاگتہ کرے سو پستول دھرم نہ ابھی سم آن  
تب میں نے اپنے من میں دچا کیا کہ جس بھگوت پر اپنی  
کے لئے ہاگھن لوگ، جگہ، برت اور دان کئے جاتے  
ہیں۔ اگر ان اشیاء کو میں اس پر نہ ہائی کے کر کے سچ میں ہی  
پاساؤں تو اس کے برابر دوسرا کوئی دھرم نہیں ہوگا۔ ۵  
چو پانی، جب تب نیم جوگ رنج و ہر ما شرفی سمجھنا یا شجر گرا  
گیان دیاد م تیرنہ مجن، جہنم لکھم کہت شرفی سخن  
اسم نگم پران انیکا، پر طہیں سننے کر بھل پر بھو ایکا  
تہ پید پچ پر تہی ترنتر، سب ساوہن کر یہ پھل سند  
جب، تب، نیم، لوگ اپنے اپنے دن آشرم کے دھرم  
ویدیں کہے ہوئے انیک شجر کر م، گیان، دیا، دم لاہریوں پر  
تاگر پانا اور تیرنہ اشٹان وغیرہ وغیرہ جہاں تک دید اور جانت  
لوگوں نے دھرم کہے ہیں اور ت ستروں، ویدوں اور پرائوں آدمی  
انیک کر غفلت کو پڑنے سننے کا بھل ایک ہی ہے اور سب  
سداوہوں کا بھی ہی ایک سند بھل ہے کہ آپ کے چرنوں میں

سدا پریم بنا رہے۔ ۶  
چھپے تل کر مل ہی دھوئیں، گھرت کر باد کو سہاوی ہونیں  
پریم بھگتی جل بو رگھو پرائی، اچھینتر مل نہیں نہ جانی  
میل کے ساتھ دھونے سے میل دھوئیں موی، جل کو سننے  
سے کبھی گھی نہیں مل سکتا۔ اسی پر کار ہے رگھو ناخدا آپ کی پریم بھگتی

رہی نزل جل کے بغیر اندہ کرن کی میل کبھی دھوئیں چسکتی۔ ۷  
سوئی سر پھینگیہ سوئی پندت، سوئی گن گرہ بگیان اکھشت  
وچھو کل بھجن جت سوئی، ہا میں پر سورج رتی موی  
موی سر دیکر (سہر دان) ہے۔ موی تر و تپا رتی شناس ہے  
اور موی پندت ہے۔ موی گھوٹ کا بھند اور اکھنڈ گیان والا ہے  
موی چتر اور سب سند رگھوٹوں والا ہے جس کا کہ آپ کے چرنوں  
میں بے حد پریم ہے۔ ۸

دو ہا۔ ناخدا ایک برہما گیسٹ رام کر یا کر دیو  
جہنم جہنم پر بھو پیکل کہیں گئے جن نیو  
ہے ناخدا ہے شری رام جی! میں آپ سے ایک دزدان  
مانگتا ہوں کہ پکار کے دیجئے۔ بے پر بھو! جہنم جہنم میں ہی  
میرا پریم آپ کے چلن کھل میں کبھی نہ گئے۔ ۹  
اس کہ منی لکھٹ گرہ آئے، کر یا سندھو کے من اتی بھا  
سہو مان بھرت اوک بھرتا، سنگ لے سیکو ٹکھانا  
ابیا کہ کر مٹی پشٹ جی اپنے گھر آئے۔ پر بھو شری رام جی  
اُن پر بڑے پر سن ہوئے۔ پھر سیکو کو ٹکھ دینے والے شری رام جی

نے سہو مان اور بھرت وغیرہ سب بھائیوں کو ساتھ لیا۔ ۱۰  
پہی کر یا کر پر باہر گئے، رنج رنج ترگ مگدیت بھتے  
دیچھ کر یا کر سکل سرا ہے، دیئے اوت جہنم جہنم ہی چاہے  
اور کر یا کر شری رام جی نگر کے باہر گئے۔ وہاں انہوں نے ہاتھی  
رنگ گھوڑے منگوائے۔ کر یا دشتی سے دیکھ کر بھو نے سب کی  
سراہنا کی۔ پھر جس نے جو مانگا۔ منا سب سمجھ کر اس کو دی دیا۔ ۱۱  
ہرن سکل شرم پر بھو پائی۔ گئے جہاں سنیل امرانی  
بھرت دینہم رنج لہن دوسانی، بیٹھے پر بھو میں سب بھائی  
سب دنیا بھر کی ٹکھا دیوں کو دور کر دیا۔ پر بھو شری رام جی  
نے ٹکھا وٹ محسوس کی۔ تب وہ سنیل اعلیٰ کے باغیچے میں گئے  
وہاں بھرت جی نے اپنا بستر بچھا دیا۔ پر بھو اس پر بیٹھ گئے

اور سب بھائی اُن کی سبوا کر نے لگے۔ ۱۲  
مارت رت تب مارت کئی، ایک شیش رچن جل جہنم  
سہو مان سم نہیں بڑ بھائی، نہیں کو رام چرن اور کئی

اُس سے ہون کما شری سہان جی پر جھو کو بچھا کرنے لگے  
اُن کا شری پر لپکت چمک ادا سکھوں میں آئندہ ڈبا آئے سہان  
جی کے سہان تو کوئی خوش قیمت ہے اور نہ ہی کوئی شری رام

جی کے چروئل کا پر پی ہے۔  
گر بجا جاس پر پتی سید کاٹی، بار بار پر جھو بچ نکلا کاٹی  
ہے پار پتی اجن کے پریم اور سیا کی سرامہا خود بار بار پر جھو  
شری رام جی نے اپنے شری منکھ سے کی ہے۔ ۵

دوہا: تنہیں اوسر منی نارد آئے کرتل بین  
گادون لگے رام کل کیرتی سدا بین  
اتنے میں نارد جی ہاتھ میں بین لئے دھال آئے اور شری رام  
جی کی تیت تھی رہنے والی کیرتی کے گن گان گنے لگے۔ ۵۰  
چوپائی: سام اولو لید پنچ لوجن، کربا لکین سوچ بوجن،  
نیل تام رس سیام کام اری، اہرن کچ مکوندھ صلی  
ہے کربا اور شری سے ہی سوک کو منانے والے کل تیر پھو  
مجھ پر بھی کربا اور شری کہتے۔ ہے ہری! آپ نیل کل کے سہان  
شیام شری اور کام دیو کے دشمن شوجی کے ہر دے کل کے پریم  
رس کو پاں کر نیو لے بھو نرے ہیں۔ ۱

جانو دھان بودھ بل بھجن، منی مسجن رجن، لکھن  
مجھو مہر سسی نو ہند ملاک، اسرن سرن دین جن گاہک  
آپ راکشسوں کی سینیا کے بل کو چڑ چڑ کر مڑاے ہیں۔  
منیوں اور سنت مہانوں کو آئندہ دینے والے اور پالوں کو  
ناش کرنے والے ہیں۔ برہمن بدی کھیتی (دھان) کے لئے آپ  
نئے بادل کی گھٹائیں ہیں۔ شرمن میں آئے ہر دوں کو ہرن دینے  
والے اور دین دیکھوں سید کل کے آپ گاہک ہیں۔ ۲

بھج بل بھار مہی کھنڈت، کھروشن براودھ بدھ پند  
راول اری شکھ روپ بھوت کجے ورفہ کل گد سدھا کر  
اپنے قوت بازو سے پڑھوی کے بڑے بھادی بھار کو چوڑ  
چوڑ کر نیو لے ہیں۔ کھروشن اور درادھ کو مارنے میں چتر وراون  
کے دشمن، راماؤں کے سرتاج، آئندہ روپ اور دشرظ جی نے  
کل روپی گد کے چند مال شری رام جی! آپ کی جے ہو۔

سجس پُران بدت نگلم، گادوت شری سنت سہانم  
کارنیک بیدیک سد کھنڈ، سب جی کل کو سلا منڈم  
آپ کا سندیش وید اور پانوں آدی شاستروں میں پڑے  
ہے۔ دیتا، منی اور سنت جن بل کر گاتے ہیں۔ آپ دیا کرنے والے  
اور جھوٹے مد کا ناش کر نیو لے ہیں۔ آپ نسب پر کار سے سرفرو  
ہیں۔ اور ایدو جی پودی کے شرنگار ہیں۔ ۴

کل مل متفن نام مہتا من، تہسی واس پر جھو پتی پرتھن  
آپ کا نام کھلک کے باپوں کو متہ ڈلنے والا ہے اور متا  
کا ناش کرنے والا ہے، یہ تہسی واس کے پر جھو! شرتاگت جن  
کی رکشا کیجئے۔ ۵

دوہا: پریم سہمت منی نارد برلن رام گن گرام،  
سو بھانیدھو ہر دے دھر گئے جہاں دجی صام  
پریم کے ساتھ شری رام جی کے گن گنڈ کا دھن کر کے منی  
نارد جی شو بھا کے سمند پر جھو شری رام جی کا ہر دے میں  
دھیان دھر کر پریم لوک کو چلے گئے۔ ۵۱  
چوپائی: گربھا سہو لید کہتا، میں سب کھی مہی متی جتھا  
رام چیرت ست کوئی اپارا، شرتی سار دانا بڑے پارا  
شوجی کہتے ہیں۔ ہے پار پتی! سنو۔ یہ زبل کہتا میں نے  
اپنی مہی کے مطابق کہی ہے۔ شری رام جی کے چتر رابل ہیں  
بلکے شمار ہیں۔ جن کا ورن وید اور سر سق جی بھی نہیں  
کر سکتے۔ ۱

رام انت انت انت گنی، جنم کرم انت نامانی،  
جل ہی کرمی رچ گن جاپن، رگھو پتی جت برلن مرلہن  
پر جھو شری رام جی انت ہیں، ان کے گن بھی انت ہیں  
ان کے جنم، کرم نام بھی انت ہیں، جل کے قطرل اور پڑھوی  
کے ذول کی گنتی کرنا نامکن ہو سکتا ہے، لیکن شری رگھو ناتھ جی  
کے چتر ورن کرنے سے ختم ہی نہیں ہوتے۔ انتات ان کا  
ورن کرنا نامکن ہے۔ ۲

کل کہتا ہری بد واپی، بھگتی سوئے سن انیا مینی  
اما کہیں سب گتھا سہانی، جو جھنڈی کھنڈی ہی سانی



یہ نزل کتنا بھگوان کے پر دم کو دینے والی ہے۔ اس کے  
 مستننے سے درڑھ بھگتی کی پراستی جیتی ہے۔ ہے پارتی میں نے  
 شری رام جی کی انت کھٹا دل میں سے مسند رکھنا کہی ہے  
 جو کاک بھٹندی جی نے پیچی راج گر جی کو سنانی مٹی - ۳  
 کچھل رام گن کبھیوں بھائی، اب کا نہیں سو کہو بھوانی  
 سن بھگت کھٹا انا ہر شانی، بولی اتی بیت مر دو بانی  
 میں نے شری رام جی کے خنڈے سے ہی گوں کا درن کیا  
 ہے۔ ہے پارتی! کہو۔ اب امد کی سنانا چاہتی ہو، شری رام جی  
 کی شجہ کھٹا سن کر پارتی جی بہت پر تن ہوئیں اور بڑی بیتی  
 کتی ہوئی کوئی بانی بولیں - ۴

دھنیہ دھنیہ مٹی دھنیہ پراری، سنیں رام گن بھو بھاری  
 ہے تر پراری! میں دھنیہ مٹوں، دھنیہ مٹوں، دھنیہ مٹوں  
 جو میں نے جنم مر کے بھے کا ناس کرنے والے شری رام جی  
 کے گن سنے - ۵

دو ہا۔ تمہری کرپا کو پائین اب کرت کرت تیر نہ موہ  
 جانیوں رام پنناپ پر بھو جیدانند سندوہ  
 ہے کرپا کے گھر! اب آپ کی کرپا سے میرے سب  
 منہ نہ سمجھل ہو گئے اور میرا سدا بھرم دھو ہو گیا۔ ہے پر بھو  
 میں جیدانند گن پر بھو کے پنناپ کو جان گئی - ۵۲  
 ناخند تو ان سسی سرور کھٹا سدا گھر پر  
 شری رام جی کے چرنوں میں پان کر نہیں کھات مٹی دھیر  
 ہے ناخند! آپ کے مکھ چندرما سے جو شری رام کھٹا دلی  
 امرت رستا ہے اس کو کافوں کی راہ سے پی کر میرا من نریز  
 ہی نہیں ہوتا ہے - ۵۲

چاپائی۔ رام چرت جے سفت لکھا میں، رس بیت جانا تیر نہ  
 جیوں مکت ہما سنی جیو، مہری گن نہیں زنت تیر نہ  
 شری رام جی کے چرنوں میں سن کر جو اکن جاتے ہیں بھو بھوانی  
 نے اس کے اصلی رس کو جانا ہی نہیں۔ جو جیوں مکت ہما سنی ہیں وہ  
 بھی بھگوان کی لیل سنا سنتے رہتے ہیں - ۱  
 منو ساگر جہ پار جو پاوا، رام کھٹا نا لہند درڑھ ناوا

بشنہ کھٹا شری ہری گن گراما، شری من سکھ اور من ابھیرا  
 جو جہ مر مٹی سند سمندر سے پار اتنا چاہتے ہیں ان  
 کے لئے شری رام جی کی کھٹا مضبوط ناو ہے۔ شری ہری کے گون  
 گوں کی کھٹا تو دے بھو کی پریش کے لئے بھی کافوں کو سکھ  
 دینے والی اور من کو آند دینے والی ہے - ۲  
 شری من دنت اس کو جگ ماس۔ ہما ہی رگھونی چرت میں  
 تے جرجیوں آٹک کھٹا، جہنہ ہی رگھونی کھٹا سوانی  
 سند میں کان والا الیا کون پرش ہے جیسے شری رگھونہ  
 جی کی لیل لکھٹا اچھی نہ لگتی ہو۔ جنہیں شری رگھونہ جی کی کھٹا  
 اچھی نہیں لگتی۔ اُن ابا کے جڑ (مردک) جیوں کو آتم ہندیا سے  
 ہی جانا چاہئے - ۳

بہری چرت ماس نہ گادا، سن میں ناخند انت سکھ پاوا  
 نہ نہ جو کہی یہ کھٹا سہائی، کاک بھٹندی گر پرانی گائی  
 ہے ناخند یہ جو شری رام چرت ماس آپ نے کہا۔ آپ سے سن کر  
 ہے ناخند میں نے بڑا ہی سکھ پایا۔ آپ نے جو یہ کہا کر یہ سند  
 کھٹا کاک بھٹندی جی نے گر جی سے کہی مٹی، ۴  
 برت گیان بگیان درڑھ رام چرن اتی تیر نہ  
 بالیں من رگھونی بھگتی موہی پر سندھیم  
 سو وہ کوئے کی یونی پاگو بھی دیرا یہ کھان امد گیان میں  
 جڈھ ہیں اُن کی شری رام جی کے چرن میں ہے حد پر تہی سدا  
 انہیں شری رگھونہ جی کی بھگتی بھی حاصل ہے۔ ایک کوئے  
 میں یہ سارہ کھان۔ اس بات کی مجھے ساری شنگا ہو ہی ہے ۵۳  
 زہرہ مہرہ سفا پراری، کوو ایک سہی دہرم برت دھاری  
 دھرم میل کوٹک مہرہ کوئی بھگت برکات رت ہوئی  
 ہے تر پراری! سنئے۔ ہرادل منوں میں کوئی ایک دلا  
 ہی دہرم برت دھاری ہوتا ہے اور کڑوں دہرم شیل پریش  
 میں کوئی دلا ہی ایک دے بھو گوں کا تیل اور دیرا تہیہ دان  
 ہوتا ہے - ۱

کوٹ مکت مدھ شری مہرہ، سمیکان مکت کھٹا  
 گیان دنت کوٹک مہرہ کوو، جیوں مکت مکت جگ سوو

شرقی تہمتی ہے کہ کروڑوں ویرکت پرشوں میں سے کوئی ایک  
ویرلا پرش ہی سچا گیان والن ہوتا ہے اور کروڑوں گیان والن پرشوں  
میں سے جگت میں کوئی ویرلا ہی جیون مکت ہوتا ہے۔

تہمتہ سہسرتھ سب کھکھانی، ویرلہ برہم لین بگیا نی  
وہر شیل برکت اُرد گیانی، جیون مکت برہم پر پرانی  
سب نے سوڈ لہو سر رایا، رام بگیتی رت گت عرما  
سوسہری بگیتی کاگ کے پانی۔ بیوناٹھ مہری کہو بھجانی

ہزاروں جیون مکتوں میں بھی سب سکھوں کی کھان برہم  
میں لین و گیان والن پرش اور بھی ویرلہ ہیں۔ وہر شیل ویرا گیان  
گیانی بر جیون مکت اور برہم لین ان سب میں بھی ہے۔ مہادیو جی!  
وہ پرش ویرلہ ہے۔ جو انکھار اور مایا سے رمت ہو کر شری رام جی  
کی بھگتی کو کوٹے نے کیسے پایا، مجھے سب سمجھا کر ہے ۱۲

رام پرائن گیان رت گنا گارنتی دھیر  
ناٹھ کہو کہی کارن پائیو کاگ سر  
ہے ناٹھ اچھے۔ ایسا شری رام جی کا بھگت گیانی گنوں  
کا دھام اور دھیر دھیر ہو کر اُس نے کوٹے جیسے اوسم شری

گوکس کا بن دس پایا؟  
پیر پیر جو چرت پوتر سہاوا، کہو کر پال کاگ کٹھ پاوا  
تھمہ کہی بھانت سناہ نامی، کہو موی اتی کوٹک بھاری  
ہے کہ پاوا! بتائیے، اس کوٹے نے پیر پیر کا یہ پوتر اہ  
سندر چرت کہاں سے پایا۔ اور یہ کا دیو کے شتر و! یہ بھی  
بتائیے، آپ نے اسے کس پرکار سنا مجھے اس بات پر پیر بھاری  
انچیز مہا ہے۔ ۱۳

گمہ مہا گیانی گن راسی، ہری سیوک اتی نکٹ نوہی  
تہمتی کہی سہیتو کاگ سن جانی، سستی کتھا منی نگر ہسانی  
گر جی تو بھاگیانی اور گنوں کے گھر ہیں بھگوان کے بھگت  
اور ان کے بالکل ہی نزدیک رہنے والے ہیں۔ انہوں نے منی  
سراج کو چھوڑ کر کسی کا بن دس کوٹے کے پاس جا کر یہ ہری کتھا  
سنی؟ ۲

کہو کون بدھی بھا سناہوا، دودھ ہری بھگت کاگ ارگاوا

گوہی گرامن سرل سہانی، بولے سہو سادہ سکھ پانی  
کہئے۔ کاگ بھٹندی اور گرٹان ورتو بھگت بھگت کی  
بات چیت آپس میں کس پرکار ہوئی؟ پاربتی جی کے سرل اور منڈ  
بچوں کو سنکر شوجی بڑے پرش ہوئے۔ اور وہ بڑے کور کے  
ساتھ بولے۔ ۳

دھنیستی پادون سستی توری، رگھو پتی چرن پرتی نہیں تھدی  
سہو پر م نیت اتھاسا، جوئن شکل لوگ بھرم ناسا  
ہے سستی! تو دھنیہ ہے۔ نہاری بڑی ہی پوتر بھمی ہے  
رگھو ناٹھ جی کے چرنوں میں بھی تھا اسے حد پریم ہے ماب وہ  
پریم پوتر کتھا سنئے، جسے سن لینے سے سادہ سے لوگ کے بھرم  
کاناش ہو جاتا ہے۔ ۴

اچھے رام چرن لبواسا، چھو بندھی تر تر نہیں پرپاسا  
اور شری رام جی کے چرنوں میں وٹو کس بیڑا ہوتا ہے،  
اور منش بنا ہی کسی کڑے سادھنوں کے سنسار ساگر سے  
تر جاتا ہے۔ ۵

ایسے پرش بھنگ تہی کیہنہ کاگ سن جانی  
سنو سب سادہ کہہ نیل سہو امان لانی  
چنچی راج گر جی نے بھی کاگ بھٹندی جی کے پاس جا  
کر ایسا ہی سوال کیا تھا۔ ہے پاربتی! میں وہ سب شردھاکے

ساتھ کہوں گا۔ تم غور سے سنو۔ ۵۵  
میں جگے کتھا منی بھو موچنی، سو پر سنگ سنو کھی سوجنی  
پر ختم دچھ گرہ تو اونا رار، سستی نام تب رہا تھدا  
اس سنسار بندھن سے چھڑانے والی کتھا کو جس پرکار  
میں نے سنا ہے۔ ہے سندر مگھی اور سندر نیروں والی پاربتی!  
وہ پر سنگ سنو۔ پہلے تھدا جنم پر جاپتی دکھش کے گھر مٹا تھا۔ اور  
تھدا نام سستی تھا۔

دچھ جگے تو بھا ایکسانا، تھمہ اتی کرو دھتے تب پرانا  
مم تو چرنہ کیہنہ کتھ بھگا، جا تھو تھ سوکل پر سنگنا  
دکھش کے یگی میں تھارا زیادہ مٹا تھا۔ تب تم نے کرو دھ  
میں آکر اپنے پران تیاگ دیے تھے، اور تب میرے گنوں نے



دسیو کوں نے) یگیہ کر نشٹ کر دیا تھا۔ وہ سارا پر سنگ تم جانتی  
ہی جو - ۲

تب اتنی سوچ بھینو من ہو رہی، دکھی بھینوں بیوگ پر تھیں  
سندربن گری سرت تراگا، کو تک نکھت پھریوں پر لگا  
تب میرے من میں بڑی جنت ہوئی - ہے پر یہ! تب تھا ہے  
دیوگ میں میں بہت دکھی ہو گیا - میں درکت تھا سندربن،  
پھاڑ، ندی اور تالابوں کے من غر دیکھتا ہو لکھو مت پھرتا تھا -  
گہری سیمر اتر دوس دوری، تھیل ایک سندربن جھڑی  
تھا سو نکھت تھے پھڑ پھڑتے، چار چار سوئے من جھانے  
سیمر پھت کے دھن کی طرف بہت دور ایک بہت  
ہی سندربن پر بت ہے ماسی کی سندھ من مے (سہری) چوٹیاں  
میں - ان میں سے چار سندربن چوٹیاں میرے من کو بہت ہی  
پیاری تھیں - ۳

تھنہ پر ایک ایک بیسب لہلا، بڑا سپر پاکی رسالا  
سیل اپر سر سندربن سوہا، متی سوہان دیکھ من جوہا  
ان چاندل چوٹوں میں ایک چوٹی پر بڑگا، دو شری پر پین  
کاتیری پر پا کر کا اور چوٹی پر آم کا ایک بھاری درخت ہے -  
پر بت کے اوپر ایک سندربن تالاب شو بھا پارہا ہے جس کی منی  
جڑت میڑھوں کو دیکھ کر من موہت ہو جاتا ہے - ۵  
سفیل اکل مدھر جل جل جل میل بہہ رنگ  
کو جت کل رو سنس گن گنجوت منجل بھرنگ  
اُس کا جل شبیل، نرمل اور میٹھا ہے اور اس میں رنگ  
برنگے گل کھلے ہوئے ہیں - سنس گن میٹھے سر سے بول رہے ہیں  
اور بخورے سندربن گھار کر رہے ہیں - ۵۶

تھیں گری پھر ایسے کھل گئی، تھیں تھیں تھیں تھیں  
مایا کرت گن دوش انیکا، موہ منوج آدی ابیکا  
رہے بیاب سمست جگ تھیں، تھیں گری نکھت تھیں تھیں  
تھنہ تھیں تھیں ہی تھیں جگے کاگا، سو سو آما بہت انوراگا  
اُس سندربن پر بت پر ہی تھیں کاگ بھٹندی رہتا ہے  
پرے کال میں ہی اُس کا ناش نہیں تھیں - پایا سے - ۵۷

بے شمار گن دوش، موہ، کام آدی اگیں جو سارے جگت میں جھا  
رہے ہیں - اُس پہاڑ کے نزدیک کبھی چٹک تک نہیں سکتے -  
وہیں رو کر جس پر کارہ کاگ بھگوان کا بھجن کرتا ہے - ہے انا!  
اُسے شردھا کے ساتھ سنو - ۲۰۱

پھر شردھ تھیں دھیان سو دھنی، جاپ جگیہ پاکی تر گری  
آم چھا تھہ کر مانس پو جھا، حج ہری بھجن کا ج نہیں دوجا  
وہ پیل کے درخت کے نیچے دھیان کرتا ہے، پا کر  
کے نیچے جب یگیہ کرتا ہے - آم کی چھایا میں مانسک پو جاتا  
ہے بھگوان کے بھجن کے بغیر اُسے اور کام نہیں ہے - ۲  
برتر کہ ہری کتھا پر سنگ - آدہیں تھیں انیک بہنگا  
رام چرت بچتر بدھی نانا، پریم سہت کر سار گانا  
بڑکے درخت کے نیچے وہ شری ہری کی کتھاؤں کا  
پر سنگ کرتا ہے - وہاں بے شمار بچھی آکر ہی کتھا سنتے ہیں -  
شری رام جی کی سندربن لکھو وہ بہت طرح سے پریم کے ساتھ  
شردھا سے گان کرتا ہے - ۴

سنس گن کل متی کل مرالا - بس ہیں زتر جے تھیں تھیں  
جب میں جائے سو گن دیکھا، اور اچھا آند بے شام  
سب نرمل بوجی والے سنس جو اُس تالاب پر سدا رہے ہیں  
اُسے سنتے ہیں - جب میں نے جا کر - اچھا دیکھا - تب میرے  
من میں بڑا آند بڑھا - ۵

تب کچھ کال مرال تھیں دھر تھنہ کیمنہ نواس  
سار سن رگھو تھی گن نیچی آئیں کیلا س  
تب میں سنس کا روپ دھارن کر کے کچھ دقت دیا تھا  
اور شری رگھو ناتھ جی کے گنوں کو آدے کے ساتھ سن کر پھر واپس کیلاش  
کو چلا آنا - ۵۷

گر بھیا کہیں سو سب انہا سا، میں جی ہی کے کیل کھل پاسا  
اب سو کتھا سنو جی ہی ہی، گنوں کا گن میں کھل کل گنوں  
ہے پارتی! میں نے وہ سب اتھاں کہا کہ جس وقت میں  
کاگ بھٹندی کے پاس گیا تھا اب وہ کتھا بھی سنو جس کا کہن کہ  
کاگ بھٹندی کے پاس جی ہی کل کے کیو گڑھی گئے تھے - ۱

دیاں کو کہ وہ دیوہشی نار دھمی کے پاس گئے۔ اُن کے من میں  
جو فتنہ تھی۔ وہ انہوں نے نار دھمی کو کہہ سنائی۔ یہ سن کر نار دھمی کو اُن  
پر بڑی دیا آئی وہ کہنے لگے۔ سبہ تجھی گڑا سنئے۔ شری رام جی کی  
مایا بڑی ہی بھوان ہے

جو گیا نہہ کر چت اپہرائی، بری یائیں بھوہ من کرنی  
جیسیں بھہ بار پنچا داموہی، سوئی بیانی ہنگ تپی توہی  
جو گیا نیوں کے چت کو بھی اچھی طرح ہریتی ہے۔ اور اُن  
کے من کو بدوستی بھرم میں ڈالتی ہے جس نے مجھ کو بھی بہت دھنچ  
پنچا ہے۔ تجھی راج اگھی مایا تم پر چھا گئی ہے۔ ۲  
ہما موہ اپچا آر توہیں، مینی نہ بگ کہیں کھگ میں  
چتر آسن نہیں جاہو کھلیا، سوئی کر تپو جیسی ہوئے ندلیا  
ہے گڑ تیرے انتہ کرن میں بڑا بھادی موہ پیدا ہو گیا ہے۔

یہی رہے سہا نے سے جلدی دود نہ بگا۔ تم برہما جی کے پاس جاؤ اور  
جیسی وہ آگیا ہیں۔ ویسا ہی کرنا۔ ۳

اس کہہ چلے دیوہشی کرت رام گن گان  
ہری مایا بل برنت نی پنی پریم سچان  
ایسا کہہ کر پریم چتر دیوہشی نار دھمی رام جی کے گن گاتے  
اور بھگان کی مایا کی مہاشکتی کا دھن کرتے ہوئے چلے۔ ۵۹  
تب کھگ تپی پچھی نہیں گئیو، رخ سندہیر سداوت بھیتی  
من برنجی رام ہی سہر ناوا، سمجھہ پتناپ پریم اتی جھلاوا  
تب تجھی راج گڑ برہما جی کے پاس گئے اور انہوں نے  
اپنی تشکا برہما جی کو کہہ سنائی۔ اسے من کر برہما جی نے شری رام جی  
کو سر نہایا اور اُن کے پتناپ کو سمجھہ کر اُن کے ہرے میں بے حد  
پریم چھا گیا۔ ۱

من مہنہ کرے بچار بدھانا، مایا بس کی کو بد گیتا  
ہری مایا کر امنت پر بھاوا، میل ہا جیسیں موہی پنچاوا  
برہما جی میں ہی من میں دھار کرنے لگے۔ کہ کوئی پنت  
اور گیتی سچی مایا کے دس میں ہیں۔ شری بھگان کی مایا کا بھجاوا  
بار ہے جس نے مجھ کو بھی بار بار ناخ پنچا ہے۔ ۲  
اگ جگ مٹے جگ جم اپراجا، نہیں سچر ج موہ کھگ راجا

جب گھو مٹہ کینہہ رن کر پرا، سمجھت چرت تہ مہی بر پرا  
اور جیت کر آپ بندھایو، تب نار دھمی گڑ پچھایو  
مجھے بھگان کی اس بیٹھیل کی یاد آتے ہی بڑی تپا آتی ہے  
جب انہوں نے اپنے آپ کو میگنار کے ہاتھوں سے بندھوا لیا  
تب نار دھمی جو نے گڑ جی کو بھیجا۔ ۲

بندھن کاٹ گئیو آر گا دا، اپچا ہرے چر پٹ پٹا دا  
پر بھو بندھن سمجھت بھہ بھانتی، کرت بچار گ آراتی  
ناگ پھانٹ کو کاٹ کر سانہوں کے بھٹنگ گڑ جی جب  
گئے تہ اُن کے من میں بڑا بھادی کلش بڑھا۔ پر بھو کے بندھن  
کو پھو کر کے سانہوں کے دوشن گڑ جی بہت طرح سے دھا کر نے  
لگے۔ ۳

بیایک برہم برج باگیسا، مایا موہ بار پریم ایسا  
سو اوتا سنیوئل جگ مایاں، دیکھتیوں سو پر بھاوا کچھ ناہیں  
جو دیا یک، بندھا، بانی کے تپی اور مایا موہ سے اتیت  
پر برہم پریشوہ ہیں۔ میں نے سنا تھا کہ انہوں نے ہی شری رام جی  
کے سوپ میں اوتا رہا ہے۔ پر میں نے اُن کا پر بھاؤ تو کچھ  
نہیں دیکھا۔ ۴

بھو بندھن تے چھو نہیں نہر جب حبا کر نام  
کھرب نسا چر بانہ دھیتی ناگ پاس سوئے رام  
جن کا نام جب کر منش سارے بندھن سے چھوٹ  
جاتے ہیں۔ ان شری رام جی کو ایک ناچیز کشس نے ناگ بندھن سے  
باندھ لیا۔ ۵۸

نانا بھانت نہہی سمجھاوا، پر گٹ دیگیان ہرے بھرم جھلاوا  
کھید کھن من ترک بڑائی، بھیتیوں میں ہرے ہی نانی  
گڑ جی نے بہت طرح سے من کو سمجھا یا۔ لیکن اُن کے من  
میں گین پر گٹ نہ جڑا بلکہ گین اور بڑھ گیا۔ شدا کے اس دکھ سے  
تو کسی جو کہ میں دلیل بازی کر کے وہ تمہاری ہی طرح بھرم دوشن  
ہو گئے۔ ۱

جیساں گئیو دیوہشی پاپاں، کہیسی جو سفیر پنج من پاپاں  
سن نار دھمی ناگ اتی ڈاوا، سنو کھگ پر مل لوم کے مایا



تب بولے بھی گرا سہائی، جان ہمیں رام پر بھکتی  
 یہ سدا جڑ جتن سنار میرا چایا ہوا ہے۔ جب مجھے بھی  
 بدل یا ناچار بچاتی ہے تب اگر کچھ راج کر کر کو موہ لگیا تو اس  
 میں جراتی کی کیا بات ہے تب برہما جی سندھ بانی بولے کہ  
 شری رام جی کی مہا کو شری مہا دیو ہی جانتے ہیں۔  
 بنیتیں سنیکر ہیں جاہو، تاتانتا پوٹھو جن کا ہو  
 تہنہ ہو نہی تو سنہانی، چلیو تہنگ منٹ بھجی بانی  
 ہے گڑ اتم شری کے پاس جاؤ۔ ہے تاتانتا اور کسی سے نہ  
 پوچھنا۔ تمہاری سب شکاں کا ناش وہیں ہوگا۔ برہما جی کے جن  
 سنتے ہی گڑ جی چل دیے۔

پرم اتم بہنگ نئی آئیو تب موہا س  
 جات رہیوں کیر گرہ رہیو انا کیلا س  
 تب بڑی بے تابی سے پہنچی راج گڑ میرے پاس آئے۔  
 ہے انا! اس وقت میں کیر جی کے گھر جا رہا تھا۔ اور تم کیلا ش  
 پھیں۔ ۴۰

یہی مہا در سر ناوا، تیا اپن سندھ سدا  
 سن تارینتی مر دو بانی، پرم بہنت میں گھنیں بھانی  
 گڑ جی نے آمد کے ساتھ میرے چروں میں بر جھکا یا اپنے  
 دل کی شکا کہ سنائی۔ اُن کی منیتی اور کول بانی کو سکر میں نے پریم  
 کے ساتھ اُن سے کہا۔

پلیو گڑ مارک خٹہ موہی، کون بھانت سمجھا مدل توہی  
 نہیں ہوئے سب سنہ بھنگا، جب تہ کال کرے مت سنگا  
 ہے گڑ اتم مجھے راستہ میں ملے ہو۔ راستہ میں میں نہیں کس  
 طرح سمجھاؤں، سب شکاں کا ناش تو تب ہو جب بہت دلف  
 تک ست سنگ کیا جائے۔ ۲

سنتے تھاں ہری کٹھا سہائی، نا نا بھانت منہ جو گائی  
 چھی منہ آدی مدھیہ اوسانا، پھر پویتی یا دیو رام بھوانا  
 اور اس ست سنگ میں سندھ ہری کٹھا سئی جائے جسے  
 منیشروں نے بہت طرح سے گایا ہے۔ اور جس طرح کے شروع،  
 درمیان اور آخر میں بھوان شری رام جی ہی دچارے یوگیہ پر بھو ہیں۔

نیت ہری کٹھا موت خٹہ بھائی، پٹھو دل تھاں سنہو تہہ جانی  
 جانی کٹھا نکل سندھ سدا، رام جی پر مہی اتی نہیں  
 ہے بھائی! جہاں ہر روز شری رام جی کی کٹھا ہوتی ہے۔  
 کوہاں بھجتا ہوں۔ تم جا کر اُسے ستر، اُسے سنتے ہی تمہارا سب  
 بھرم دور ہو جائے گا۔ اور شری رام جی کے چروں میں بے حد پریم ہو  
 جانے گا۔ ۳

نوسنت سنگ نہ ہری کٹھا تہی بنو موہ نہ بھاگ  
 موہ گئیں بند رام پد ہوتے نہ مدھ انوراگ  
 ست سنگ کے بغیر سنتے نہ ہری کٹھا نہیں ملتی اداس کے  
 سنتے بغیر وہ دگر نہیں سہنا۔ موہ کا ناش ہوئے بغیر شری رام جی کے  
 چروں میں سچا پریم نہیں ہوتا۔ ۴۱

پلیس نہ لکھو نئی بنو اوراگا، کیس حوک تب گیان براگا  
 اتر دس سندھ کر ہی نیلا، تہنہ کاک بھٹندی سنہلا  
 چاہے جتنے بھی لوگ، تب گیان اور وراگ کر دیکھ پریم  
 کے بغیر شری گھو ناتھ جی نہیں جتے اتر کی طرف ایک سندھ نل پرت  
 ہے وہاں پریم سوشیل کاک بھٹندی جی رہتے ہیں۔ ۱

رام بھکتی ستھ پریم پر بنیا، گیانی گن گرہ بہہ کالینا  
 رام کٹھا سو گئے نہ نتر، سادہ نہیں بدھ بہنگ بر  
 وہ رام جی کی بھکتی کے مارگ میں چتر اور ناہر ہیں۔ وہ گیان  
 وان اور گوں کے گھر ہیں اور بہت لمبی عمر کے ہیں۔ وہ ہر دن گاندا  
 شری رام جی کی کٹھا کہتے ہیں۔ جسے طرح طرح کے سندھ بھی دوا  
 سے سنتے ہیں۔ ۲۰

جائے سنہو تہہ ہری گن بھوری، ہو نہی موہ جنت لکھوری  
 میں جو بہنتی سب کہا بھائی، چلیو پرش مہ پرش نانی  
 وہاں جا کر شری ہری کے گن گوں کو سکو۔ تمہارا موہ سے  
 پیدا ہو اکیش مٹ جائے گا۔ میں نے جب سب کچھ سمجھا کوئے  
 کہا تب وہ میرے چروں میں بر جھکا کر رتن ہو کر چلا گیا۔  
 تانے امانہ میں سمجھاوا، دگھوئی کر پا مرم میں پاوا  
 مہمئی کیہنہ کہوں ابھیانا، سو کھوئے چہ کر پا نہھانا  
 ہے پارتی امیں نے اس کو اس لئے نہیں سمجھا یا کہ میں

شری رگناتہ جی کی گرباسے حمید جان گیا تھا گرنے کبھی  
 جھین کیا ہوگا جس کو کہ کجا کے جھنڈا شری رام جی دھڑکنا چاہتے ہیں۔  
 کچھ تیری تے پتی میں نہیں رکھا، نیچے کھگ کھگ ہی کے بھاگھا  
 پر بھو مایا بلونت بھوانی، جاہی نہ وہ کون اس کیانی  
 اور دوسرے اس کارن بھی میں نے اسے اپنے پاس نہیں  
 رکھا کہ تجھ بھی ہی کی بولی سمجھتے ہیں سب پاربتی! پر بھو شری رام  
 جی کی مایا بڑی دیوان ہے۔ ایسا کونسا لیان وان ہے جس کو یہ مودہ  
 نہیوے؟

گیانی بھگت سرومنی تری بھون پتی کر جان  
 تاہی مودہ مایا نہ پامر کہیں گمشان  
 سو گرجی گیانی بھگتوں میں کس کے سزاج اور تینوں لوگوں کے  
 سوامی شری بھگوان کا واسن ہیں ان کو بھی مایا میں ڈال دیا۔ اسے  
 دیکھ کر بھی پامرش اپنی چٹائی پر گھسٹ کرنے سے نہیں ڈھتے۔

## ماس پارائن

### اٹھا مہسوان و شرام

سو برہمی کہنہ موبے کو ہے میرا آن  
 اس جیہ جان بھجیں مئی مایا پتی بھگوان  
 یہ مایا جب برہما جی اور شو جی کو بھی مودہ لیتی ہے۔ تو دوسرے  
 جیوں کا تو کہنا ہی کیا۔ من میں ایسا جان کر ہی منی لوگ مایا کے  
 سوامی بھگوان کو بھی کرتے ہیں۔ ۶۲  
 گنہ گنہ لیسے بھگت، منی اٹھتے ہی بھگتی اٹھنا  
 دیکھ بیل پر تن من بھٹیو، مایا مودہ سوتج سب گنیو  
 گرجی تب تیز رہی والے انیہ بھگت بھگت کاک بھگت  
 کے پاس گئے۔ اس پر بت کو دیکھ کر ان کا من پر تن ہو گیا اور سب  
 مایا اندھینا محبت گئی۔

کرنا اک محن جل پانا، بیٹا سر گنیو ہر وہ ہر شانا  
 پردہ پردہ ہنگ تہا تے، سنے رام کے چرت مہا تے  
 تالاب میں اشنان اور جل پی کر وہ من میں پر تن ہو کر بڑے  
 درخت کے نیچے گئے۔ وہاں شری رام جی کے سندھ چتر نسنے کے  
 لئے ٹوٹے ٹوٹے کڑھے پکشی تے مئے پختے ۲  
 کھٹا آر بھ کرے سوئی چا، تہی سے گنیو کھگ ناہا نہ  
 آوت دیکھ کل کھگ راجا، ہر شینو باس سہت سماجا  
 کاک بھگت کھٹا شروع کر نے ہی لگے تھے گدا تھے جی  
 پیچھی راج گر دہاں جا پیچھے پیچھیں کے راجہ گرجی کو آتے دیکھ کر  
 کاک بھگت ہی سمیت سارا پیچھی سماج پر تن ہو گیا۔ ۳  
 اتی آد کھگ پتی گنہیا، سواکت پوچھ سو آسن دینہا  
 کر پوچھا سمیت انو راکا، مدھن جن تب بولینو کاگا  
 انہوں نے پیچھی راج گرجی کا بہت ہی آد کیا۔ ان کی  
 خیریت پوچھ کر بھٹنے کے لئے سندھ آسن دیا پیر پریم سہت ان  
 کی پوچھا کر کے کاک بھگت ہی جی مٹھے شمدل میں بولے۔ ۴  
 ناخہ کتا رہتھ بھٹیو میں تو دس سن کھگ راج  
 آسینو دیکھ سو کروں اب پر بھو آسینو کہی کا ج  
 ہے ناخہ! یہ پیچھی راج! آپ کے مدشن کو کے بن کر تھ  
 ہو گیا ہوں ہے پر بھو اب جو آپ کی آگیا ہو۔ فہی کروں آپ  
 کس کاریہ کے لئے یہاں تشریف لائے ہیں؟ ۵  
 سدا کر تار تھ روپ تھہ کہہ ہر دو جن کھگس  
 جیہی کے آنتی ساد رنج مکھ گنہ مہا پس  
 پیچھی راج گرجی نے کوں جن کہے۔ آپ تو سدا ہی کرتا رہتھ  
 روپ ہیں۔ جن کی بڑائی خود شری شو جی مہاراج نے آد کے ساتھ  
 اپنے مکھ سے کی ہے۔ ۶  
 مہنوتا جیہی کارن آئیوں، سو سب بھٹیو رس تو بائیوں  
 دیکھ پریم پاپن تو آشرم، گنیو مودہ گنیہ نا نا بھرم  
 ہے تاں! شے ہی جس کارن سے آیا ہوں وہ تو سب  
 کے پریم پوڑ آشرم کو دیکھ کر ہی میرا مودہ، شکا اور طرح طرح کے  
 بھرم سب دھڑھو گئے۔ ۱









جس پر کار بالی کا بلوان لپیٹھا اُس وقت میں کہنے لگوں وہ سب کچھ ہی ۳۶  
 نیچے کیس لائی بیسی سیدھے پر کار  
 کھینچ کر گرن کہیں ناؤ گر بل پھر مندر سنگھار  
 پھر راکش رسول اور بانوں کی لائی گاڑنیک پر کار سے  
 درخیز کر کے تھیتہ کرنا اور میٹھا دیکھے بل صاف صاف اور ان کے منے  
 کی کہنی کہی ۳۶

نسیچر نیکو مرلین بدھی نانا، رگھو پتی راو لکھن کھانا  
راهن بدھ مندوری سوکا، راج بھیشین دیو اسو کا  
پھر راکشسوں کے لشکر کا مرنا اور دشتری رگھو ناتھ جی آمد  
راون کے انیک پرکار کے بدھ کا دھن کیا۔ راھن کا مرنا اور مندوری  
کا شوک میں ولایب کرنا۔ بھیشین کا راج گدی پر بیٹھین اور دیوتاؤں  
کا شوک رمت ہو جانا یہ سارا پر سنگ کہا۔  
سنیا رگھو پتی ملن بہوری، شرنہ کینہہ استنی کرجوری  
پہی کشیک چڑھ کینہہ سنیا، ادھ چلے پر بھو کرپا نکیت  
پھر سنیا جی اور دشتری رگھو ناتھ جی کے ملاب کا پر سنگ  
کہا۔ اور جس پرکار دیوتاؤں نے ہاتھ جوڑا استنی کی اور پھر بازوں  
سمت جس پر کار کشیک بھان پر چڑھ کر کہا پاندھان پر بٹھو ادھ  
پوری کو چلے۔ وہ ساری کھتا کہی۔ ۲

پوری کو چلے۔ وہ ماری لٹھا ہی۔ ۲۔  
جیسی بدھی رام نگر بیچ آئے، بالیں لہجہ سب گائے  
کھنسی بدھی رام ابھیشیکا، پر برتت نرپ تیتی انیکا  
بھج جس پر کار بھگو ان رام الودھیا میں آئے۔ وہ سب آتم  
کٹھا کا کٹھنڈی جی نے دستار سے کافی بھیر نری رام جی کے  
راج تنک کی کٹھا کہی۔ اور الودھیا پوری کا اور ایک۔ پیکار  
کی راج نیتی کا وصف کیا ہے ۳۔

کھٹا سمیت بھٹنڈ بھٹانی، جو پھر غلام مسکن کہی جھوانی  
 مسن سب رام کھٹا کھگ ناہا، کہہ کھٹن کھٹن مہن مہن اچھا ہا  
 شوخی کہتے ہیں۔ سپکا رہتی اسی رہتی رہتی رہتی رہتی رہتی  
 گر گرجی کو وہ ساری کھٹا کہہ سکتی۔ جو نہیں نے تمہارے کہی رہتی  
 ساری رام جی کی کھٹا کو شکر چھین راج گر گرجی میں بہت  
 پرست ہو کہ نہیں کہنے لگے۔ ۴

گیت ہو سند پیدہ صبیحوں شکل رکھتی تھی چہیت  
 بھینچو رام پیدہ نہ تو چوسا دیا لیسہ بلیک  
 شری رام نے شری رام کی مدد میں لکھا میں نے سنی  
 جس سے میری شکل کا میں میٹا گئی ہے کاک شری رام کی آپ کی  
 مہربانی سے شری رام کی کسے جوتوں میں میرا پریم ہو گیا۔ ۶۸  
 موہی بھینچو اتنی محو پر بھینچو بندھن دن مہشہ ترکھ  
 چہا نہ سند سند رام کی کل کارن کون  
 پر بھینچو شری رام کی کو ناگ ہیں اس میں بندھا ہوا دیکھ کہ  
 مجھے بے حد موہ ہو گیا تھا کہ شری رام چند ہی تو چہا نہ لکھن  
 ہیں۔ وہ نہیں دیا کل ہیں۔ ۶۸

دیکھو چرتاؤں نے ان کو سہاڑی، بھینٹوں پر مسمسہ بھاری  
 سونے بھرم اب بہت کر میں مانا، کینہوں کو گرہ پاؤں حانا  
 سادہ دارن منقش جیسا بھگون کا آچرن دیکھ کر میرے  
 من میں بڑی بھاری شنکنا سو گئی تھی۔ یہ شنکا داستوں میں میری  
 بھلائی کے لئے ہی مہم تھی۔ میں ایسا سمجھتا نہیں۔ کہ پانڈوان  
 پر بھونکے دھیرے من میں شنکا پیدا کر کے اور اس کے ذہن  
 ارغھ آپ کے ٹھکانے سے سری چرتاؤں نے اس کو بھاگ پر اپت کر کے  
 مجھ پر بڑی بھاری کرپاکی ہے۔

جو اتنی آتب بیاکل ہوئی۔ تو چہا یا سکھ جانے سہی  
 جو نہ نہیں ہوت مہ اتنی مہی اہستہ تات کون بھمی نہی  
 جو جھوب سے سخت دیا کل ہو جاتا ہے۔ وہی درخت  
 کے سایہ کے سکھ آرام کو جاتا ہے۔ رہے تات! اگر مجھے اتنا بڑا  
 مہ نہ ہوتا۔ تو میں آتب سے کس پر کار ملتا؟ ۲

سنتوں کے ہری کھٹا سہائی، اتنی بچتر تہہ جھی غمہ گائی  
ننگا گم بران مرت ایسا کہ میں بدھی نہیں بندیا  
اور تلب برادھت سندھری کھٹا سنتا۔ جو کتاب نے  
بہت پرکارتے نگار سنا ہے۔ وید، شاستر اور برانوں کا یہی مت  
ہے اور سدھ اور مٹی بھی ہی کہتے ہیں۔ اس میں دنا جبر بھی شک نہیں  
سنت ایسا جو ملین، برہمن، جیو میں رام کر یا کر جیوی  
رام کر یا کر سدھ سن مھو، تو پر سدھ سن مھو

موہ نہ اندھ کیہ نہ کبھی، کو جگ کام نچ نہ جیہی  
 تر سناں کبھی نہ کیہ نہ لودا، کیہی کہ ہر وہ کردہ نہیں داما  
 اُن میں سے اس موہ نے کس کس کو موہت نہیں کیا؟  
 جگت میں ایسا کون ہے جس کو کام نے نہ نچایا ہو؟ ترشتانے  
 کس کو پاگل نہیں بنایا؟ کردہ لگنی نے کس کے ہر دے میں جلن  
 پیدا نہیں کی؟

کیا بانی تاپس سور کبھی کو بد گن آگاہ  
 کیہی کے لوبھ بد مہنا کیہ نہ ایہیں سنسار  
 گیانی، پیسوی، شور ویر، کوتی، پندت اور گنوان (گنوں کا  
 جھنڈا) ایسا کون ہے جس کا لوبھ نے خاک نہ اڑایا ہو۔۔۔  
 شری مد بکر نہ کیہ نہ کبھی پر بھنجا بدھ نہ کبھی  
 برگ لوجن کہ نہیں سر کو اس لاگ نہ جاہی  
 دولت کے گھنٹے نے کس کو بد مزاج نہیں بنایا؟ حکومت  
 کے نشے نے کس کو بہرہ نہیں کیا؟ ایسا کون ہے جسے مرگ نینی  
 (چشم آہ) سندھی کے نیربان (تیرنگاہ) نے زخمی نہ کیا ہو؟  
 گن کر ت سنیہ پات نہیں کبھی، کو نہ بان بدھ سنیہ نیلی  
 جوں جو کبھی نہیں بلکا دا، ممتا کبھی کر جس نہ لسا دا  
 گنوں کا کیا نوا، سر سام کسے نہیں تھا؟ ایسا کون نہیں ہے جسے  
 مان اور مد نے بغیر اپنی لاگ لگا کے کورا چھوڑا ہو۔ جوانی کے بھار نے  
 کس کو جوش نہیں دلایا؟ اور ممتا نے کس کے لیش (مان عزت) کا  
 ناش نہیں کیا؟

مجھ کا ہی کلنک نہ لا دا، کا ہی نہ سوک سمیر ڈو لا دا  
 چنتا سنبی کو نہیں گھایا، کو جگ جاہی نہ بیالی مایا  
 حسد نے کس کو کلنک نہیں کیا؟ شریک روپی ہوائے کس  
 کے من کو ڈالواں ڈول نہیں کیا؟ چنتا روپی ناگن نے کس کو نہیں کھا  
 لیا؟ سنسار میں ایسا کون ہے جس پر بایا نہ جھپائی ہو؟  
 کیٹ منور تھ دارو سریرا، جیہی نہ لاگ گھن کو اس دھیل  
 سنت بت لوک ایشنا مینی، کیہی کے متی انہر کرت نہ مینی  
 منور تھ گھن کا کیٹرا ہے۔ اور شریر روپی لکڑی کو یہ منور تھ  
 روپی گھن نہ لگا ہو، پتر دھن اور تہرت ان تینوں پر ل اچھاں

سچے سنت مہاتما اُس پرش کو ہی ملتے ہیں جس پر کہ  
 شری دام جی کی کر پادشٹی ہو، شری رام جی کی کر پاسے آپ کے درشن  
 ہوئے اند آپ کی کر پاسے میری ساری شنگھاٹ گئی۔  
 سُن ہنگ پتی بانی مہت بنے انوراگ  
 پلک گات لوجن سچل من ہر شینا اتی کاگ  
 پکشی راج گرجی کی ملائمت اند پریم بھری بانی سُن کر کاگ  
 بھٹندی جی کا مثر پلکت ہو گیا تاکھوں میں پریم آسو ڈبڈبا  
 آئے۔ اور وہ من میں بہت پرستن ہوئے۔ ۶۹  
 شری تاسمتی سکیل سچل کھتا ربک ہری داس  
 پائے اما اتی گہیم اپی شجی کر ہیں پر کا کس  
 ہے پار تہی! مہاتما پرش جب سندھ بھیمان سوسیل  
 اد پلے تر تھتا سے پریم کرنے والے ہری سیک کو پاتے ہیں  
 تو سب کے سامنے نہ پرگٹ کرنے والے گورھو رہے کو بھی وہاں  
 پر پرگٹ کر دیتے ہیں۔ ۶۹

لوبھو کا بھٹندی بھوری، نہجگ ناخہ پر پتی نہ تھوری  
 سوب بدھی ناخہ پوجیہ تھ میر، کر پات تھو ناٹک کیے  
 کاگ بھٹندی جی بھر لے۔ پیچھی راج گرجی پران کا بھو  
 پریم تھا سب ناخہ! آپ سب پر کار سے میرے پوجیہ ہیں  
 اور شری رگھو ناخہ جی کے کر بلہا تر ہیں۔

تھہ ہی نہ سنبہ موہ نہ بایا، موہ ناخہ کیہ نہ تھہ دایا  
 پیچھے موہ میں کھگ تپا تھی، رگھو پتی دہیم بر ملائی موہی  
 آپ کو نہ کوئی شنگا ہے نہ موہ ہی ہے۔ اور نہ ہی مایا ہی ہے  
 ہے ناخہ! آپ نے تو محمد روایا کی ہے۔ سہ پنجی راج! موہ کا بہانہ  
 گر کے آپ شری رگھو ناخہ جی کے پیچھے ہوئے میری عزت افزائی  
 کے لئے یہاں آئے ہیں۔ ۷۰

تھہ پنج موہ ہی کھگ سائیں، سونہیں کچھ آچر جگوسائیں  
 نادر بھو بر جی سنگ آدی، جے مٹی ناٹک آرم بادی  
 ہے پیچھی راج! آپ نے اپنا موہ کہا۔ سو ہے گہ سائیں! یہ  
 کچھ اشجی کی بات نہیں ہے۔ نادر جی، شرجی، برما جی اور  
 سنگ آدی جی تو توتیا ہیں۔



نہیں کسی کی بڑھی کو نہیں بگاڑ دیا ۳

یہ سب مایا کر پر لوارا ، پھر بل امت کو برنے پار  
سو چتران جا ہی ڈیرا ہیں ، ابر جو کبھی لیکھے ماہیں  
یہ سب مایا کا اتنا طاقتور کھنڈ ہے کہ جس کی اپار شکتی کا  
ورن نہیں کیا جاسکتا۔ شتو جی اور برہما جی تک بھی اس سے ڈرتے  
ہیں۔ تب دوسرے جیوں کی کتنی ہی کیا ہے ۴

بیاب دینو سنار مہشہ مایا کٹک پر جھنڈ  
سینا پتی کام آدی بھٹ دم جو کپٹ پاکھنڈ  
مایا کی پر جھنڈ سینا سنار میں چھانی ہوئی ہے ، کام ،  
کہ وہ آدی اس کے سینا پتی میں اور دم جو کپٹ اور پاکھنڈ ہما  
بلوان لودھا ہیں۔ ۵

سو داسی رگھو بیر کے سمجھیں منتخب سو پنی  
چھوٹ نہ رام کہ پانہو ناتھ کھنڈ پد روپی  
وہ مایا شری رگھو دیر جی کی داسی ہے اگرچہ وجار کرنے پر  
تو وہ متھیا ہی مٹھتی ہے لیکن سُرُوپ سے متھیا ہونے پر بھی  
رام جی کی کر پاتا اس سے چھٹکارا نہیں ملتا۔ ہے ناتھ! یہیں پڑ گیا  
کہ کے کہتا ہوں راتھات دعویٰ سے کہتا ہوں ۶

جو مایا سب جگ ہی بچاوا ، اجاں جوت لکھ کاموں نہ پاوا  
سوئی پر بھو بھو بلاں کھنڈ لاجا ، ناتھ نئی اور سہت سماجا  
جو مایا ساری دنیا کو بچاتی ہے اور جس کے چتر میں کو کوئی  
بھی نہیں دیکھ پاتا ہے ، ہے چھٹی راج گڑ جی! اُمی مایا شری  
رام جی کی جنتش آبرو ہی سے اپنے سماج سے ت نہت کی طرح  
ناچتی ہے۔ ۷

سوئی مسجد اندھن رانا ، راج بگیان رُوپ بل دھاما  
بیابک بیابا یہ اکھنڈ انشا ، اکھنڈ اموگھ شکتی بھگوت  
شری لہم جی وہی مسجد اندھن ہیں۔ سو اجنہا ، وگیان سُرُوپ  
رُوپ ادبل کے گھر ہیں۔ وہ مایا پاک۔ دشنو رُوپ اکھنڈ ،  
انت، سمیون، اموگھ شکتی (جس شکتی کا بھی وار خالی نہ جائے)

کیٹ بھگوان ہیں رگھو گراگو نیتا ، سب دسی اتھو یہ جیتیا

نرمم نراکار ، نرموہا ، نیتہ نرمن سکھ سندوہا ،  
وہ نرمن ہیں ، سب سے بڑے ہیں۔ بانی اندھادیوں  
سے پر۔ یہ ہیں۔ درشیہ جگت کے ایک ماتر دشتا ہیں ، نرندش  
اے ، ممتا سے رمت نراکار ، گیان سُرُوپ ، انیتہ ، مایا انیتہ  
سکھ کی راشی ہیں۔ ۲

پر کرتی پار پر بھو سب ارباسی ، برہم نرہہ برج اناسی  
اهاں مہہ کرکارن ناہیں ، ربی سکھ تم بھوں کہ جاہیں  
وہ پر کرتی سے پرے ہیں۔ سب کے ایک ماتر سوامی  
ہیں اور سب کے ہر دوں میں بستے ہیں۔ وہ اچھا ہمت ، نرکار  
اوناشی برہم ہیں۔ اُن شری رام جی میں مہہ کارکارن نہیں ہے کیا  
تاہی کی لکھنا میں کبھی سورج کے سامنے ٹھہر سکتی ہیں۔ ۳  
بھگت ہینو بھگوان پر بھو رام دھرم شون بھو  
کئے چرت پادوں پر پر اکرت نرانو رُوپ  
بھگوان پر بھو شری رام جی نے بھگوت کے ہمت ارفد راہ

کا شری دھان کیا اور ساودھان منقول کی طرح پر پو تر جرتے ،  
جنتھا انیک بیش دھرم نرہہ کر کے نٹ کوٹے  
سوئی سوئی بھوا ویکھا دے اپن مہے نہ سوئے  
جیسے کوئی ایک ہمت سے بھیں دھان کر کے ناتھ کرتا ہے  
اندھیسے ہی تیسے بھاد دکھاتا ہے۔ جیسا کہ اس کا سُرُوپ بنا ہوا تھا  
ہے راکوہ راہ کا بھیں دھان کرتا ہے تو راجاؤں جیسی بیل کرتا ہے  
اور اگرچہ راجا بھیں دھان کرتا ہے تو چر کا پاٹ ادا کرتا ہے پر  
آپ اپنے اصلی سُرُوپ میں تو وہ ویسے کا دلہا ہی بنا رہتا ہے اس  
کے اصلی سُرُوپ میں تو کوئی انتر نہیں ہوتا۔ ۴

اس رگھو نئی لبلا اُگاری ، دج بھوسن جن سکھ کاری  
جے متی ملن شے نس کامی ، پر بھو پر مہہ دھرم ہی سولی  
ہے گڑ جی! شری رگھو ناتھ جی کی مہی ایسی ہی لبلا ہے جو  
راکشسوں کو مہہ میں ڈالتی ہے اور بھگوت کو سکھ دینے والی ہے۔  
ہے سوامی! جو مذہبی ہندو شہلہ ہندو سے کامی پُرش ہیں مہی  
پر بھو پر مہہ کا آسپ ردوش انکارا کرتے ہیں۔ ۵  
نہیں دوست جا کہتے جب ہوئی میت بل کسی کہہ مہوئی

سمجھتے ہیں۔ ۲۴-۷

”جس پر کارسیدہ سارے لوگ کی آنکھ نہ تاجو ابھی لوگوں کی آنکھوں سے باہری دوش سے پت نہیں ہوتا، اسی پر کارسیدہ اکیلا آتا سب بھوتوں کا انتر آتا ہوتا ہوا ابھی بھوتوں کے باہری دوشوں سے پت نہیں ہوتا“ ۲۰-۵-۱۱-کھٹ ۲۰، ۱۱۷۵

”ایک ہی دیوبس بھوتوں میں گورٹھ و سرو دیابی ادوسب کا انتر آتا ہے۔ وہ ہی گروں کا ادوسب سب پرانیوں میں بسا ہوا سب کا ساشی، سب کو چشت دینے والا اور سب آپادھیوں کے دوشوں سے رست شدھ اور زنگن ہے“ شونیا شور تراپند ۱۱-۷

زنگن روپ سلجھاتی سگن جان نہیں کوئے  
سگن اگم نانا چرت سن منی من بھرم ہوئے

بھوکان کا زنگن روپ تو سچ ہی میں سمجھ میں آ جاتا ہے۔ لیکن سگن روپ کو کوئی نہیں جانتا۔ سگن روپ دھان کر کے میلانا زسے بھوکان نانا پرکار کے ایسے سچ اور گھٹن چرت کرتے ہیں کہ جن کو سگن رشتہ دوس کے من کو بھی بھرم ہو جاتا ہے۔

سنو کھلیس رگھو پتی پرچھاتی۔ کہیوں جتنی منی کھتا سہانی  
جیہی بدھی موہ بھنچو پرچھو موہی، سو سب کھتا سنا دوش توہی

سچ بھنچ راج گرجی اشری رگھونا تو جی کی مہا سنے میں اپنی برھی کے مطابق یسندر کھتا کہتا ہوں ہے پر بھو مجھے جس پرکار بھرم ہوا۔ وہ سب کھتا میں آپ کو سنا ہوں۔ ۱

رام کرپا بھیا جی تھمستہ تاتا۔ سہری گن پریتی موہی کھتا  
تاسے نہیں کچھ تمہ میں دوا دوش، پریم کرپہ بندہ سرگا دوش

سچ تات آپ شری رام جی کے کرپا کے بات میں شری بھوکان کے گوں میں آپ کہہ رہے ہیں۔ جو گوں کہ کھتہ کو سگن دینے والے ہیں۔ بھوکان کے گوں میں آپ کی پریتی کو دیکھ کر میں آپ

سے کچھ بھی بھید نہیں کھتا۔ اور گورٹھ بھید کی باتیں آپ کو کرنا تو میں سنو رام کر سچ سمجھاؤ، جنہا بھیدان نہ رکھیں کاؤ

سنو رشتہ سگن پرمانا، سکل سکل ایک ابھیانا  
شری رام تیند جی کا سچ سچا دینے والا ہے اپنے بھوکان

میں کبھی بھی ابھیانا نہیں دیتے۔ کیونکہ ابھیانا جن من دیلی

جب جی دس بھرم ہوئے کھلیسا، سو کہتہ پتیم ائیو ونیسا  
جب کسی کو نتر دوش رخت یسارت، یتان وغیرہ  
ہوتا ہے۔ تب وہ چندرا کو پیسے رنگ کا ہوتا ہے، پیسے بھی راج گڑھ! جب کسی کو دشا بھرم ہو جاتا ہے۔ تب وہ کہتا ہے کہ سورج بچیم سے نکلا ہے۔ ۲

تو کاروٹھ جلت جگ دیکھا، اچل موہ بس آپ ہی لیکھا  
بالک بھر جیس نہ پھر جیس گرا دی، کہیں پریم پتھیا بادی  
ناو چڑھا ہوا پرش جیسے موہ دشا اپنے آپ کو تو سحر ساکن

سچت ہے اور دنیا کی دوسری چیزوں کو جیتی ہوئی (متحرک) دیکھتا ہے۔ بالک گھومتے ہیں۔ پگھر وغیرہ نہیں گھومتے۔ پردہ ایک دوسرے کو چھوٹ بھرتے ہیں۔ ۳

ہری بشیک اس موہ بہنگا، سپنے ہوں نہیں اکیان پر سنگا  
مایا بس منی مسند ابھائی، ہرے چنگا بھم بدھی لاگی  
ہے گرجی ابھوکان کے دشنے میں موہ کی کھلیسا بھی ایسی

ہی ہے بھوکان میں تو اکیان کا پر سنگ سپنے میں بھی نہیں ہے لیکن جو مایا کے دشا، مسند بدھی بنییب ہیں اور جن کے ہرے میں طرح طرح کے اکیان روپی پردے بڑے ہوتے ہیں۔ ۴

تے سچہ مہم بس سنہ کرپہ، سچ اکیان رام پردھر ہیں  
وہ موہ کو بھو کے دشا ہو کر ایسی شنگ کیا کرتے ہیں اور اپنا اکیان شری رام جی پر دھرتے ہیں رجیے دشا تو اکیان اپنی بھوکان

میں ہے۔ لیکن وہ دن کہ ہی انوہی رات مانتا ہے) ۵  
کام کر دودھ مد لوہ رت گرہ اسکت دودھ روپ  
تے کے جہا نہیں رگھو پتی ہی گورٹھ ہے تم کو پ

جو کام کر دودھ، اور لوہہ بھیا پریتی لگا سے ہوئے ہی اور دودھ روپ گرجت میں پیسے ہوئے ہیں۔ وہ شری رگھونا تو جی کو کیسے جان سکتے ہیں؟ وہ موہ کہ تو انہی کے گوں میں بڑے

ہوتے ہیں۔ ۷

جیسے گیتا میں جی بھوکان سنا کہتا ہے۔ سہ ارپن اکیانی  
لوگ میرے پریم اور ناشی اور جروا تم بھاؤ کو نہ جانتے تمہ سے مجھ  
اندونی مان رشا کر، کہ منش شری بھوکان یا ہوا موہ رتی مان (سکار)



سنگار کا محل کا وہی ہے اور طرح طرح کے کیشوں اور سببوں  
لہجہ وغیرہ کا دینے والا ہے۔ ۳

تاتے کرین کر پانڈھی دوری، سیوک پر مہناتی ٹھیکری  
جیسے سسوزن برن ہوئے گوسائیں، مات چاؤ کھٹن کی نائیں  
جو بڑھکتوں سے شری رام جی کو بہت ہی پریم ہے اس  
لئے کہ باغیچاں بھگوان شری رام بھگوان کے اس ڈکھانک ابھیان  
کو دور کر دیتے ہیں۔ سبے سواری جیسے جو بچے کے شریر میں پھنسا  
ہو جاتا ہے تو مانا اس پھڑے کو تیز فتر سے چڑا دیتی ہے بلکہ ہر  
مانا کی یہ کرنی پڑی کھٹو معلوم ہوتی ہے۔ پر تو یہ بالک پر اس کے سید  
پریم کے گاند اس کی بھلائی کے لئے ہی ہوتی ہے۔ ۴

جدی پر ختم دیکھ پاوے رووے بال ادھیر  
بیا دھنی تاس بہت جینی گنت نہ سو سوسو پیر  
اگرچہ فتر لگے وقت بچہ ڈکھ پاتا ہے اور بے حال ہو کر  
روتا پٹتا ہے۔ تو بھی اس رنگ کو ناش کرنے کے خیال سے ماتا  
بچے کے رونے پٹنے کی طرت بالکل دھیان نہیں دیتی اور پھوٹے  
کو چروا دیتی ہے۔ ۵

تھے رکھوتی بیج واس کر تہیں مان بہت لاگ  
تمسی واس ایسے پر جھنکی کس نہ جھنکی بھرم تیاگ  
اسی پر کا شری رکھو ناتھ جی بھگوان کے بہت ادھتہ ان کے  
ابھیمان کو ہر لیتے ہیں، تمسی واس جی کہتے ہیں کہ ایسے پر بھو کو سب سے

سے بہت ہو کر کیل نہیں جھتے؟ ۶  
رام کر پاپانی جو پتانی، کیشوں کھکس سنہو من لانی  
جب جب ام پنج من دھریں بھگت پتو لیلہ بہہ کر ہیں  
ہے پیچی راج کر گرجی، ایسے منری رام چندر جی کی کر پا اور اپنی  
موت کھنا کا بیان کرتا ہوں۔ من لگا کر سنے جب جب شری رام چندر  
جی منش شری دھارن کرتے ہیں اور بھگوان کے بہت ادھتہ بہت  
سی لیلہ کرتے ہیں۔

تب تب اوکھ پیری میں جلاؤں، بال جرت بلوک ہر شانوں  
جنم مہا اتو دیکھوں جانی، برش باج تہہ رتوں دھانی  
تب تب میں اوکھ پیری جاتا ہوں اذان کی لیلہ کو دیکھ

کہ بہت ہوتا ہوں میں وہاں حاکم شری رام جی کا جنم اتو دیکھتا مہا ادھ  
بھگوان کی بال لیلہ کو دیکھنے کے لئے لپٹا ہوا پانچ برس تک وہاں  
رہتا ہوں۔ ۲

ارنٹ دیو مم بالک راما، سو بھا پیش کوٹ رت کا  
پنج پر بھو بدن تمہاری نہاری، لورین سیکھ کر کھل ارگاری  
سہ گرجی اجن کے منہ میں ہر لوں کا دیو لوں کی شو بھا ہے  
ان بالک رام اپنے ارنٹ دیو پر بھو کا کھنڈ دیکھ کر میں اپنے نیروں  
کو پھیل کرتا ہوں۔ ۳

لکھو باہیں پو دھری سنگا، دیکھیں بال جرت بھنڈا  
چھوٹے سے کوٹے کا شریر دھر کر اور بھگوان کے مسافہ  
مسافہ پھر کر میں ان کی طرح طرح کی بال لیلہ ان کو دیکھتا ہوں رام  
کریکا میں جہنہ جہنہ پھر ہیں تہنہ تہنہ سنگا اڑوں  
جو بھگوان پرے اور جہنہ سواٹھ سے کر کھاؤں

بال اسحق میں بھگوان رام جہن جہاں پھرتے ہیں وہاں  
وہاں وہاں میں ان کے مسافہ مسافہ پڑتا ہوں۔ اور آنگن میں ان  
کے کھانے کی جو بھگوان اور ہر پڑی مہتی ہوتی ہے۔ وہ میں  
اٹھا کر کھاتا ہوں۔ ۷

ایک بار انسیہ سب جرت کے رکھو دیو  
سمرت پر بھو لیلہ سوئے نکلت بھو شری  
ایک بار شری رکھو دیو جی نے سب بال لیلہ اتھلی

خوبی سے کی۔ پر بھو کی اس لیلہ کا سرن کر تہ ہی پریم کے بارے  
کا کہ بھنڈی جی کی شری کی رو میں کھڑی ہو گئیں۔ ۸

کچے بھنڈے سٹہ کھگ تانک، رام جرت سیوک بھگوان  
نرپ مہندر سندھ سب جھانٹی، کچھوت نک مہی نا نا جاتی  
بھنڈی جی تہنہ لگے۔ ہے پیچی راج! سنے شری

رام جی کی لیلہ سیوکوں کو کھج دینے والی ہے۔ اوکھیا کا راج  
محل سب پر کار سے سندھ ہے جس سودن محل میں طرح طرح  
کی فتنوں کے رتن چڑے ہوئے ہیں۔ ایک کھیل میں تب چلے بھائی

برن نہ جاسے رچرا نکاتی، جہنہ کھیل میں تب چلے بھائی  
بال نوڈ کرت رکھو رانی، پچرت اجر جینی ش کھانی

اُس محل کے سندرگن کا درن نہیں کیا جا سکتا تھا  
پر کہ چاروں بھائی ہر طرف کھیلے ہیں۔ شرعی رکھو ویرجی مانا کو کھنڈ  
دینے والی پال کر لیا کرتے ہیں۔ اور آگن میں دھیر گھوم رہے  
ہیں۔ ۲۔

مرکت پر دل کلپور سیما، انگ انگ پر تھی بھیم کاما  
نور اجیو اُن مہرو چرنا، پرجہ پر کھنڈ سسی دت ہرنا  
نیل منی کے سمان سندر جھکیلا نازک شہام شریہ۔  
جس کے انگ انگ میں بہت سے کادیوں کی شو بھا چھائی  
ہوتی ہے۔ سنے کھلے ہوئے گل کے سمان لال لال نازک پاؤں  
میں۔ سندر انگلیاں ہیں اور انھن اپنے تیج سے چند مال کی چمک

کو ہر تے ہیں۔ ۳۔  
لبت انگ کس آدک جاری، نور پرجہ دھرو کاری  
چار پٹ منی رچت بنائی، کٹی ٹنگنی کل مگر سہائی  
تلوے میں بحر، بخش، دھو جا اور کل، یہ چاروں سندر  
رکھا میں ہیں، چروں میں میٹھا شبد کر نوالے سندر زبر پاؤں  
کا زبید ہیں۔ رنل سے جڑت سندر سون کر دھنی کا شبد  
بہت ہی سہلانا لگ رہا ہے۔ ۴۔

رکھا ترے سندر اور نا بھی دھیر گھیر  
اور آیت بھرا جنت بیدھی بال بھوشن چیز  
چھاتی پر سندر تین رکھا میں ہیں۔ نا بھی سندر اور  
گہری ہے۔ چھاتی چڑی ہے اور اس پر انیک پر کار کے چوٹ  
کے زلیور اور لبت شو بھا بار ہے میں۔ ۵۔

اُن پان نکھو کرج مننہ سر، باہو لبال بھوشن سندر  
کندھ بال کیری در کر لیا، چار چمک آن جھپی سیوا  
لال گل کے سمان سندر ہاتھ ہیں۔ ناخن اور انگلیاں  
من کو مونہ والی ہیں اور لمبے بازوؤں پر سندر زبید سجے ہوئے  
ہیں۔ بشیر کے نیچے کے سمان سندر اور دشاں کندھ ہیں۔ اور  
شکم کے سمان کھنڈ ہے۔ ٹھوڈی سندر اور چہرہ تو شو بھا کی  
حدی ہے۔ ۱۔

کل بن بچن اور اُنارے، فٹے فٹے دن لپد بر بارے

لبت کیول منور ناسا، سکل شکھ سسی کر سم ہاسا  
نوتلے بچن ہیں۔ ہونٹ لال لال ہیں، صاف، سندر  
اور چھوٹے چھوٹے اور پریچے دو دو دانستہ ہیں۔ سندر  
منور گال ہیں۔ منور ناک ہے اور سب کھنڈوں کو دینے والی  
چند رنگی کرؤں کے سمان سندر مسکرا رہا ہے۔ ۲۔

نیل کچ لوچن بھو موچن، بھرا جنت بھال نلک گور وچن  
ریکٹ بھرنی سم شروں سہلے، نیچت پر جھپک جھپی چھائی  
نیل گل کے سمان سندر نیر ہیں جو جنم مرل دوتی بندھن  
سے چھڑانے والے ہیں۔ ماتھے پر گو لوچن کا تلیک شو بھا بار ہے  
بھو میں ٹھہری ہیں۔ کان دو نو ایک جیسے اور سندر ہیں۔ کالے  
گھنگھرا لے بالوں کی شو بھا چھار ہی ہے۔

پیت جھن جھنگل تن سوہی، کلک جنت بھات مہی  
روپ ماسی زب اجر ہاری، ناچہیں رچ پرتی تب نہای  
پیلے رنگ کا اور باریک کرتہ شریر پر شو بھا بار ہے اُن  
کی کلکاری اور جنت تو میرے من کو بہت ہی بھاتی ہے راج محل  
میں دھرتے ہوئے روپ کے بند اور شری رام جی اپنی چھاپیں  
کو دیکھ کر ناسچتے ہیں۔ ۳۔

موہی سن کر ہیں بیدھ بھری کر لیا، برنت موہی موت اتی بر لیا  
کلکت موہی دھرن جب دھام میں، چلیوں بھاگ تب کو پٹیا میں  
اور مجھ سے بہت پر کار کے کھیل کرتے ہیں۔ جن کا درن  
کرتے مجھے لجا آتی ہے، کلکاری مار کر جب وہ مجھے پکڑنے دوتے  
تب میں بھاگ جانا۔ یہ دیکھ کر پر بھو مجھے میٹھی پوری دکھاتے  
تھے۔ ۵۔

آوت نلک سہنہیں پر بھو بھاجن دوتن کر ہیں  
جاؤں سیرپ گمن بد بھیر بھیر چتے پراھم میں  
میرے نزدیک آنے پر بھو جنت ہیں اور بھاگ جانے  
پر دوتے ہیں۔ اور میں جب اُن کے چروں کو چھونے کے لئے  
پاس جاتا ہوں۔ تب وہ پچھلے پاؤں میری طرف دیکھتے ہوئے  
بھاگ جاتے ہیں۔ ۴۔

برا کرت سسوا لیلادیکھ بھینو موہی موہ



کون چتر کرت پھو سچہ اندر سندھ  
سادھان چن جیسی اُن کی لیل کو دیکھ کر مجھے شذکا  
ہوئی کہ سچہ اندر گھن پھو کے ان چتروں میں کیا برائی ہے؟  
ایتنا من آنت کھلک رابا، رگھوپتی پریت بیانی مایا  
سودا یا نہ کو کھد موسی کاہیں، اُن جیوا وسنرت ناہیں  
ہے بچھی راج! من میں اس شذکا کے اٹھنے ہی شری رگھو ناٹ  
جی کی پریرنا سے پریری ہوئی مایا مجھ پر چھا گئی۔ لیکن وہ مایا مجھے  
نہ تو کھد انک جان پڑی اور نہ ہی دوسرے جیوں کی بھانت مجھے  
جنم مرن سنار بندھن میں ڈالنے والی ہوئی کیوں کہ میں امرن  
نامتھ اہل کچھ کارن آنا، سنہو سودا دھان ہری جانا  
گیان اکھنڈ ایک ستیا بر، مایا پسہ جیو سچہ اچسہ  
ہے ناٹھ! یہاں کچھ اور ہی کارن ہے وہ سنو بھو ان  
کے واسن گرڈجی! اُسے اچا گرمن مہ کر سنئے۔ ایک ستیا پتی  
شری ام جی اکھنڈ گیان سروپ ہیں۔ اور سب جڑ چن جیو  
ہیں۔ وہ مایا کے آدھین ہیں۔ ۲

جمل سب گیس نہ گیان ایکس، البتہ جیو ہی بھید ہو کس  
مایا پسہ جیو ابھیمانی، ایس پسہ مایا گن کھانی  
اگر سب جیو کس کہ اکھنڈ گیان رہے تو تہا دھیر جیو اور  
البتہ میں بھید ہی کیلہ گیا، ابھیمانی جیو مایا کے دش میں ہیں  
اور تینوں گنوں کی کھان مایا البتہ کے دش میں ہے۔ ۳  
پرس جیو سو میں بھو گنٹا، جیو انیک ایک شری کنتا  
مدھا بھید چھپی کرت مایا، بنو ہری جائے نہ کوٹ اپایا  
جیو پر نتر ہے اور بھو ان موتر ہیں۔ جیو انیک ہی امہ  
لکشمی تہی بھو ان رام ایک ہیں۔ اگرچہ جیو اور بھو ان میں یہ بھید  
مایا کی اپدھی کی وجہ سے ہے اس لئے است ہے تو بھو ان  
کے بھجن بنا کہ دودن اپانے کرنے پر بھی یہ اپادھی کرت بھید  
نہیں ہوتا۔ ۴

رام چندر کے بھجن بنو جو جہہ بد زبان  
گیان و نرانی سو نر پو بنو تو بھو ان  
شری رام چندر جی کے بھجن بنا جو موکش پد چاہتا ہے وہ

منش گیان دان سونے پر پو پو اور سیکوں کے بغیر پو ہے۔ ۵  
راکانتی شوٹرس ایتھیں تارا گن سمڈانی  
سکل گر نہہ دولائے بنو رتی رات نہ جانی  
سولہ کلا سچو دن چندر سب تاراؤں کی منڈلی کے ساتھ  
چڑھ جائے اور سب پر توں میں داوا اہل بڑی بھیا نک بن کی  
آگ (لگا دی جائے۔ تو بھی سورج کے چڑھے بغیر رات نہیں  
بہی جاسکتی۔

ایس میں سری بنو بھجن کھلیا، مٹے نہ جیو نہہ کیر کلیسا  
ہری سیوک ہی نہ بیاب اپدیا، پر بھو پر ریت مایا پتی اپدیا  
ہے بچھی راج! ایسی پرکار شری ہری کے بھجن بنا جیو  
کا کدیش نہیں مٹ سکتا۔ ہری بھگنوں پر ادیا کا کچھ پر بھاڈ  
نہیں پڑتا۔ کیونکہ پر بھو کی پریرنا سے اُن پر دیا کا پرکاش  
ہو جاتا ہے۔ ۱

بھو ان نے گنیا میں بھی کہا ہے۔ جو بھگت جن پریم  
پو دوک سارا میرا بھجن کرتے ہیں۔ میں انہیں وہ مدھی لوگ دیتا  
ہوں۔ جس سے وہ مجھے پہنچ جاتے ہیں۔ اُن کے بہت ارتھ  
میں ادیا سے بڑھے مہے اندھکار کو آتم بھاو میں سخت ہوا  
جنگ گتے گیان دیپک سے ناش کرتا ہوں۔ ۱۰-۱۱-۱۲

تاتے ناس نہ سوئے داس کر، بھید بھگتی باڈھے ہنگ  
بھرم نہیں جکت رام موسی دیکھا، بننے سونو جوت لبیشا  
ہے بچھی راج! اس لئے داس کا ناش نہیں ہوتا اور بھید

بھگتی بڑھتی ہے۔ شری رام جی نے جب مجھے موہ سے بلان  
دیکھا۔ تب وہ سنئے۔ وہ ادبھت چتر سنئے۔ ۲

تہی کو تاک کر مر م نہ کاہوں، جانا انج نہ مات تیا مہل  
جاں پان دہائے موسی دھنا، سیال گات اُن کر چرنا  
اس تہا شے کا بھید کسی نے نہ جانا۔ نہ تو جھوٹے

بھائیوں کو کچھ پتہ چلا ادا نہ مانتا تیا کو ہی۔ زانو ادا مہنوں کے  
بل و شام شری لال لال ہاتھ اند پاؤں دالے پر بھو شری رام

مجھے پکڑنے کو دوسرے۔ ۳  
تب میں بھاگ کلپنوں آرگاری، رام ہن کہنے بھجا لپاری

جسے جسے دُور اُڑا دل اکا سا، تنہہ بھج ہر دیکھیوں بچ پاسا  
 بے سانیوں کے دشمن گڑھی تپ میں بھاگ چلا۔ شری  
 رام جی نے مجھے کپڑے کے لئے بازو بڑھایا۔ میں جیسے جیسے  
 دُور اکاش میں اُڑتا گیا۔ ویسے ہی ویسے شری ہری کے بازو کو  
 اپنے نزدیک پاتا تھا۔ ۴

برسم لوک لگ گئیوں میں جتنوں پاچھ اُرات  
 جگ انگل کر بیچ سب اُم بھج ہی مہی نات  
 میں برسم لوک تک گیا اور اُڑتے اُڑتے جب میں پہنچے  
 کل طرف دیکھتا تو بے تات! شری رام جی کے بازو اور مجھ  
 میں صرف دو ہی انگل کا فاصلہ تھا۔ ۵

سیتا سہل بھید کر جہاں لگیں گئی موری  
 گئیوں تہاں پر بھج بھج کر کھیا گل بھٹیوں پوری  
 ساتوں پردوں کو چھید کر کے جہاں تک کہ میری گئی  
 تھی۔ وہاں تک میں گیا۔ پردوں بھی پر بھج کے بازو کو دیکھ کر  
 میں بیاگل ہو گیا۔ ۷

دو دیوئوں میں ترست جھٹیل، اپنی جہت کوسل پر گئیوں  
 موی بلوگ را، مٹکا جھیں، بہت ترست گئیوں مٹکا میں  
 جب میں اُڑ گیا۔ تب میں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔  
 پھر آنکھیں کھول کر دیکھی۔ تو اپنے کو ایودھیا میں پہنچا ہوا پایا۔  
 مجھے دیکھ کر رام مٹکارنے لگے۔ اُن کے ہنسنے ہی میں فوراً اُن  
 کے منہ میں گھس گیا۔ ۸

اور ماجھ ستوا اُڑ چرایا، دیکھیوں بہر بہر نہ نکایا  
 اتنی بچتر تنہہ لوک انیکا، رچنا ادھک ایک تے ایک  
 ہے چھپی راج! میں نے اُن کے پیٹ میں بہت سے بہانے  
 کے سہوہ دیئے۔ مگر بہر نہ دل میں بے شمار ترالے لوگ تھے  
 جن کی رچنا ایک دوسرے سے بڑھ کر تھی ۲

کو تنہہ خیر آئن گور لیا۔ اگنت اُگن رنی رجنیا  
 اگنت لو کپال جم کاللا۔ اگنت بھو دھر بھومی لبلا  
 ساگر سر سہرین ابارا۔ ناتا بھانت سرشی ستارا  
 سر منی ستھ ناک ترست چار پرکار جو سچا چر

اُو بھج و جراج کر جڑ جیتن جیو دیکھیے۔ ۳-۴  
 جو نہیں دیکھا نہیں سنا جو منہوں میں نہ تھا  
 سو سب اوجھت دیکھیوں پہل کون پہنچا  
 جو نہ کھن دیکھا نہ تھا۔ اور جس کا من میں خیال بھی نہ آ  
 سکتا تھا۔ وہ سب عجیب غریب دنیا میں نہ دیکھی اُس کا  
 دھن کس پرکار کیا جائے۔ ۸۰

ایک ایک برہم سنا نہ رتوں برش ست ایک  
 ایہی بدھی دیکھت پھر میں میں اندک اُنیک  
 میں ایک ایک برہم ٹ میں ایک ایک سو برس تک

رجہ اس پرکار نہیں بے شمار برہم ٹوں کو دیکھتا پھرا۔ ۸۰-۸۱  
 لوک لوک پرتی جین برھاتا، جین شینو سو مندوس ترانا  
 تر گندھرب بھوت بیت لا، کتر شینو کھٹ کھٹ بیلا  
 ہر ایک لوک میں الگ الگ برہم۔ الگ الگ دشمنو  
 منو، دگیل، سر، منش، گندھرو، بھوت، دتیاں، کتر، راکش  
 لپو، پھنسی اور سانپ تھے۔

دیو و بچ گن ناتا جانی اسکل جیو تنہہ آن ہی بھانتی  
 ہی سر ساگر سر گری ناتا، سب پر تیخ تنہہ آنے آنا  
 اور وہاں بہت سی جاتیوں کے دیوتا اور دینت تھے بھی

جیو وہاں دوسری ہی طرح کے دیکھے، بہت سی جیو میاں، دیباں و  
 سمندر، تالاب، پربت وغیرہ شری کی رچنا اور ہی بھانت کی دیکھی  
 اند کو س پرتی پرتی بچ روپا، دیکھیوں جنس انیک انوپا  
 اودھ پرمی پرتی بھون نیاری، سر جھ بھون بھون خوار  
 ہر ایک برہم ٹ میں میں نہایت بڑے دیکھی ملازمینارے  
 مثال چیزیں دیکھیں۔ ہر ایک بھون میں الگ الگ اودھ کو  
 الگ الگ سر جو دی اور الگ الگ بھون کے نہاری تھے۔



بہتر منہ کو سلیا سنو تانا، جہر دھوپ بہتر آؤں بھرتا  
پرتی برہما ندرام ادا تارا، دیکھو ہال بنو داپارا!  
ہے تانتا سننے، دہر منہ، اکو شیدا اور بھرت جی وغیرہ  
بھائی بھی جہا خدا شکوں کے سننے، میں ہر ایک برہما ندرام  
ادار ادا ان کی اپار بال کر پڑا کو دیکھتا پھرتا رہا - ۴

بھگت بھگت میں دیکھو منہ اپنی بچتر مری جان  
اگت بھگت میں بھگتوں پر بھگتوں پر بھگتوں پر  
ہے مری جان میں نے سبھی کچھ جدا جدا اور بے حاجت  
غریب دیکھا، میں بے شمار برہما ندرام میں گھوٹا پر شری رام چندر  
جی کو میں نے دھری طرف نہیں دیکھا - ۵

سوئی سبھو میں سوئی سوئی سوئی کر پال گھوٹو  
بھگت بھگت دیکھت بھگتوں پر بھگتوں پر بھگتوں پر  
سب جگہ ہی بھگت، دھری شو بھا اور دھری کر پال شری  
رگھو دیو اس پر کار موہ روپی ہوا کی پر راسے میں بھگت بھگت میں  
(لوک لوک میں) دیکھتا بھرتا تھا - ۶

بھرت منہ ہی برہما ندرام، بھگتوں بھگتوں بھگتوں  
بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت  
ان بے شمار برہما ندرام میں گھوٹے گھوٹے مجھے بالادیک  
سو کلپ گزرتے، پھرتا پھرتا نہیں اپنے آشرم میں آیا اور کچھ  
کال وہاں رہ کر گزرا - ۷

بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت  
دیکھو بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت  
میر جیب میں نے اپنے پر بھرت شری رام جی کے اور دھوڑی  
میں جنم لینے کی طر پائی، تب پریم نے بھرت لورہ میں بھرت بھرت  
دورا جاکر میں نے جنم آؤں دیکھا، میں کائنات پہلے بیان کر

چکا ہوں - ۸  
رام اور دیکھو بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت  
نہنہ پتی دیکھو بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت  
شری رام جی کے پیٹ میں میں نے بہت سی دنیا میں  
(مخلوق) دیکھی، جو دیکھتے ہی بنتی ہیں، کہنے میں نہیں آسکتیں

وہاں بھرت میں نے سر دیو مایا پتی کر پالو بھگت ان شری رام جی کو  
دیکھا - ۹

کر پال بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت  
اُبھے گھری مہنہ میں سب دیکھا، بھرت بھرت میں موہ بھرت  
میں بار بار چار کرتا تھا، میری بھرتی موہ روپی دلیل میں  
بھرت گئی تھی، یہ سب کچھ میں نے دھری گھری میں دیکھا  
میں بے حد موہ کے کارن میں تھک گیا - ۱۰  
دیکھ کر پال بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت  
بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت  
مجھے دیا کل دیکھ کر تب کر پالو شری رگھو دیو جی میں  
پہلے سے دھرتی گھرتی! سننے، ان کے ہنسنے ہی میں  
منہ سے باہر نکل آیا - ۱۱

سوئی کر پال میں کر پال بھرت بھرت بھرت بھرت  
کھٹ بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت  
شری رام جی بھرت میں نے ساتھ وہی پہلے کا سا دیکھ کر  
لگے، میں ان میں کر پال طرح سے سمجھتا تھا، لیکن وہ ناشتی  
نہیں پاتا تھا - ۱۲

دیکھو بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت  
دھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت  
یہ بال بھرت دیکھ کر ادا ان کے دھرتی بھرت کی مہا کو یاد کر  
کے میں شری رام کے ساتھ بھرت گیا، میرے منہ سے کوئی بات نہ  
نکلے تھی، ہے دھرتی بھرتوں کے رشتہ، میری رشتہ کیجئے، میری  
رشتہ کیجئے، ایسا کہتا تھا میں دھرتی پر گھوٹا - ۱۳

پریم بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت  
کر پال بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت  
مجھے اس طرح پریم سے دیا کل نہ دیکھ کر پر بھرت شری رام  
چند جی نے اپنی مایا کو رک لیا اور میرے سر پر بھرت نے  
اپنا ہاتھ رکھا اور اس طرح دھرتی دیا بھرت ان شری رام  
جی نے میرے سارے دھرتی کو دھرتی - ۱۴

کہہ دیا رام بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت  
سیوک بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت بھرت

بھجن میں سکھ کوئے کا جا۔ اس بچار بولیوں کھگ لاجا  
جیسے نمک کے بغیر بہت طرح کے بھوجن کے پادھ  
پھیکے ہیں۔ ویسے ہی بھگتی کے بغیر سب گن اور سب سکھ بے فزا  
ہیں۔ بھجن کے بغیر سکھ کس کام کا ہے؟ ہے پچھی راج! یہ دوچار  
کر میں لولا۔

خوں پر بھو ہوئے پرین بر دیوہ ہو کر ہو کر ہو کر یا اور نہ ہو  
من بھادت برائیوں سوامی بھسا دار اور اسز جامی  
ہے پر بھو! اگر آپ پرین ہو کر بھجے در دینا چاہتے ہیں  
اور مجھ پر کر یا اور پریم کو تے ہیں۔ تو ہے سوامی! میں اپنا من چاہا  
ور دان مانگتا ہوں۔ آپ تو بڑے لوار اور ہر دے کے بھیت  
کی جانے والے رہتے ہیں۔

ابرل بھگتی لکھتے تو تیری پران جو گاؤ  
جیہی کھوجت جو گیس می پر بھو برساؤ کو دیاؤ  
وید اور پران آپ کی جس گھٹی اور سکھ بھگتی کو گاتے ہیں  
جسے دی گشتہ سنی کا ش کرتے رہتے ہیں اور ان میں سے بھی  
پر بھو! آپ کی کر یا سے گھٹی ہی پاتا ہے۔  
بھگت کلپتہ پرست ہست کر یا سے بھو بھو دھام  
سوئی بچ بھگتی موہی پر بھو دیوہ دیا کر رام  
ہے بھگتوں کو سب من پر ہے پادھ دینے والے  
کلب برش روپ پر بھو! ہے شرنا گھٹ کے ہنکاری! ہے  
کر پاس گرا ہے سکھ کے دھام شری رام جی! مجھ پر دیا کر کے گھے  
وہی بھگتی دی بھتر۔

الوم اسٹو کہہ رکھو کل نایک، ابو نے جن پریم سکھ انک  
سنو بایس نہیں سچ سچا نا، کا ہے نہ ماگ سی اس دروانا  
"ایسا ہی ہو" کہہ کر شری رکھو نا تھ جی پریم سکھ دینے  
والے جن بولے ہے کاگ! سن تو سچا د سہمی چتر ہے  
پھر ایسا دروان کہیں نہ مانگتا؟

سب سکھ کھان بھگتی نہیں ماگی نہیں جگت تو ہی سم بھگتی  
جو تھی کوٹ جتن نہیں لہیں، جے جب جوگ انور میں  
کوئے سب سکھوں کی کھان بھگتی مانگ لی۔ تمہارے برابر

پر بھتا پر بھتم بچار بچاری۔ من مہنت مہنت ہر شرتی بھاری  
سید گھل کے سکھانا اور کر پا کے بھندار شری رام جی نے  
مجھے بالکل موہ سے بھڑا دیا ان کی پہلے والی ہمارا کو دچا کر میرے من

میں بڑا بھاری آندھا ہوا۔ ۲  
بھگت بھگتا پر بھو کے دیکھی، اچھی مہم پر پتی لبیشی  
سجلی نین پلکت کر جوری، کینہوں پہ بدھی نے ہو ری  
بھگتوں کے تیل پر بھو کے پریم کو دیکھ کر میرے من میں بے  
حد پریم بڑھا۔ پھر آنکھوں میں پریم کے تلو بھیر کر ادھ پلکت شری  
موہک میں نے ہاتھ جوڑ کر بہت طرح سے بنیتی کی۔ ۴

من پریم مہم بانی دیکھ دین بچ داس  
جن سکھ گھیر مہم بولے رمانو اس  
تہ پریم کے ساتھ میری بنیتی کو سن کر اور اپنے بیوک  
دین دیکھ کر گشتی تو اس شری رام جی سکھ انک گھیر اور کو مل بچ لے  
کاگ بھگتندی ماگ برائی پرین موہی جان  
انما دیک بھجی پر ر دھی موچھ کل سکھ کھان  
ہے کاگ بھگتندی! تو مجھے بے حد پرین جان کر دروان  
مانگ لے۔ انما اوک آتھ بدھیاں، دھیاں اور سمپون آندوں  
دشنتی کی کھان موکش لے۔

گیان بیگ برتی بگیا نا، مہنی در لکھ گن جے جگ نانا  
آج دہوں سب سنیہ ناہیں، ماگ جو تھی بھاد من باہیں  
گیان اور چار، دیرا گئے، تو تین اور وہ ایکوں گن جو تھیں  
کو بھی گھٹنا سے بٹتے ہیں۔ یہ میں گھے آج سب دوں گا۔

اس میں سندید نہیں، جو تیرا دل چاہے وہ دروان مانگ لے  
من پر بھو بھجن ادھک، اور انکھوں، من انراں کرن نہ لائوں  
پر بھو بھجن سکھ سبھی، بھگتی اپنی دین نہ کہی  
پر بھو کے جن سن کر میں پریم سے بہت ہی بھر پور ہو  
گیا۔ تب میں اپنے من میں سوچنے لگا کہ پر بھو نے سب  
سکھوں کے دینے کی بات کہی ہے۔ یہ تو سب ٹھیک ہے  
لیکن اپنی بھگتی دینے کا ذکر نہیں کیا۔ ۲

بھگتی ہیں گن سب سکھ ایسے، لولن بنا بہ بجن جیسے



بے شمار طرح طرح کے جڑ جین جنجیو ہیں۔ وہ سبھی مجھے پیدا ہے ہیں۔  
کیونکہ سبھی میرے پیدا کئے ہوئے ہیں۔ لیکن ان میں سے منشی

محبہ کو سب سے زیادہ پیارے ہیں ۔ ۲  
 تنہہ تنہہ دوج دوج پہنٹھ مٹتی دھاری تنہہ تنہہ ہم دہرم اوساری  
 تنہہ تنہہ پرویدہ کت بھی کیسانی ، کیانی مٹتے اتی پر یہ بگیانی  
 اُن منٹوں میں بھی برہمن ، برہمنوں میں بھی وید پاشٹی اور اُن  
 وید پاشیوں میں بھی خود دیک دہرم پر چلنے والے ، اُن میں بھی  
 ویراگہ وان مجھے پیارے ہیں دیراگہ وانوں میں پھر دمجہ کو آتما  
 جانتے والے (کیانی اور گیانیوں میں بھی آتم الجوبھی جہاں تباہی حد

پیارے ہیں - ۲  
 رہتے تھے بچی مری پر یہ رنج و اسسا جی بھی گئی موری نہ دوسری آسا  
 بچی بچی سنیہ ہوں تو ہی پاہیں اہو ہی سیوک کم پر یہ کوڈ ناہیں  
 ان دھبائی جہاتوں سے بھی مجھے اپنا سیوک پیارا ہے  
 جو مجھ کو چھوڑ کر اور کوئی آشنا نہیں رکھتا جس کا ایک ماتر میں ہی  
 ادھار ہوں۔ میں تجھے بار بار سچ کہتا ہوں کہ مجھے اپنے سیوک کے  
 سمان اور کوئی پیارا نہیں ہے - ۴

بھگتی ہمیں برنجی کن ہوئی، سب جیسے موسم پر یہ موسیٰ موسیٰ  
بھگتی دنت اتی تیجھو پرانی، موسیٰ پران پر یہ اس مہم بانی  
بھگتی کے بنا بھلے ہی برہما ہو۔ دھرمی دوسرے سادھان  
جیوؤں کے سمان ہی پیارا ہے۔ لیکن بھگتی مان مہا تیج پرانی میں مجھے  
پرانوں کے سمان پیارا ہے یہ میرا منت ہے۔ - ۵

سچی سوسپیل ریوگ ستمی کہہ گا ہی لاگ  
 نشرتی پُران کہہ نیتی اس سادو وہان سٹو کاگ  
 بناؤ اپتر سوسپیل اسٹو ریوگی والا سیدو کس کہہ پیارا  
 نہیں لگتا جاوید اور پُران ایسی ہی میتی کہتے ہیں - ہے کاگ سادو وہان  
 ہو کر سن - ۲۶

ایک پتہ کے پیل کٹا رہا، جو میں پر تھک گئی، سبیل اچھا  
 کوڑے پھٹ کوڑے تالپس گیانا، کوڑے دھن دھن سویر کوڑے دانا  
 کوڑے سر بجیر دھرم رت کوئی، سب پریت ہی پریتی سم مہنی  
 کوڑے پتھر بھگت بچن من کرنا، سپنے ممل جان دوسر دھرم

دُنیا میں کوئی بھی خوش قسمت نہیں۔ مٹی لوگ بھی جس میری بھگتی  
 کہ چپ، لوگ اور پنج اگنی سے شریک دنیا نا آدی کروڑوں  
 سا و حقیقہ کا اوشن گمان کرنے پر بھی نہیں پاتے۔ ۲  
 دیکھو بھائی دیکھو تیری چترانی، مانگتے بھگتی مہر سی اتنی بھائی  
 سفو بہنگ پر ساو اب ہوگیں، سب سمجھ گئے ہمیں اُر تو رہیں  
 وہی بھگتی گونے مانگے۔ میں تمہاری اس چترانی مہر پر پارس  
 مہل۔ تمہاری یہ بات مجھے بہت سی اچھی لگی ہے۔ سہمیجی !  
 مسکو میری کر پاسے سب شیخ گئے تیرے ہر دے میں نہیں  
 گئے۔ ۳

بھگتی، گیان، بگیان براگیا، جوگ چیز زریسیہ بھجباگا  
 جانب نہیں سب ہی کہ بھجید، اہم پر ساد نہیں سادھن کھجید  
 بھگتی، گیان، تو گیان، دیہ اگیہ، لوگ اور میری سیلاؤں کے  
 گوڑھ بھجید اور بھاگوں (رحمتوں) کے بھجید کو تو میری گریاہی جان  
 جانے گا۔ تجھے اور کسی سادھن کا کشت نہیں ہوگا۔ ۴

مایا سمجھو بھرم سب اب نہ بہا پ ہی تو ہی  
 جانیتو برہم انادی اچ ان گنا کر موہی  
 نایا سے پیدا ستوا کوئی بھی بھرم اب تجھ کو نہ سنائے گا  
 مجھے انادی، اجنا، فرگن اور گنوں کی کھان برہم جاننا ۵۷  
 موہی بھگت پر یہ سنت اس بچار ستوا کاگ  
 کا یا بجن من مہ بد کر لیتو اجل انور راگ  
 مے کاگ اس مجھے بھگت سدا بہارے ہیں الیا دجار

کر من : چن اور شیر سے میرے چرواہوں میں اہل یرم کرنا۔  
ابن یرم بہل مم باقی۔ سیدہ نگاوی پنکھانی  
ریج بہدھانت سناوول توہی سنو من وھر سب سچ بھجو مومی  
اب تم میری سچی بھگت (سمجھنے میں آسان) اور دیدھاترول  
مہر کہہ دو اور دو تار کو سنو۔ بس تھکے اپنا مات سناتا ہوں۔

[illegible]

میرا سر نہ اور بچن کرتے رہنا۔ پر بھوکے اسرت بھرے بچن سنکر میں  
ترپت ہی نہیں ہوتا تھا۔ میرا شریر ہلکت تھا اور من میں میں بہت  
ہی پرست ہو رہا تھا۔ ۱

سو سکھ جانے من اڑو کا نا۔ نہیں رسنا یہیں جلے بکھانا  
پر بھوک سو بھاسکھ جاتیں دنیا۔ کہہ کے کہیں نہیں ہی نہیں دنیا  
وہ سکھ من اور کان ہی جانتے ہیں۔ جیسے سے اس کا  
بیان نہیں کیا جاسکتا۔ پر بھوک کی شہ بھانے اس سکھ کو آنکھیں کھا  
جاتی ہیں۔ لیکن وہ اس سکھ کا وزن کیسے کر سکتی ہیں، کیونکہ وہ بولنے  
میں سارے نہیں کہتیں۔ ۲

بہر بادھی موی پر بودھ سکھ دی، لگے کرن سکھ کو تک تھی  
سجل میں کچھ سکھ کھڑو کھا، چستے مات لائی اتنی بھوک کھا  
مجھے بہت پرکار سے اچھی طرح سمجھا کر اور سکھ دے کر  
پر بھوک شری رام جی پھر موی بال لیل کر لے گئے خیروں میں جل بھر کر  
اور کچھ مٹہ کو د کھا ساربا کر وہ ماتا کی اور دیکھنے لگے۔ مانو اشارے  
سے سمجھا رہے ہوں کہ بہت بھوک لگی ہے۔ ۳

دیکھ مات اتر آکھ دھانی۔ کہہ موی بچن لے اڑ لائی  
گو دراکھ کر اد پنے پانا۔ رکھو تہی جرت لنت کر گانا  
یہ دیکھ کر ماتا فوراً اٹھ دوڑی اور بیٹھے بیٹھے بچن کہہ کر انہوں  
نے پر بھوک کو چھاتی سے لپٹا لیا۔ گو وہ میں ڈال کر دودھ پلانے لگی

اور شری رکھو ناہج جی کی منور لیسائیں گانے لگیں۔ ۴  
جیہی سکھ لاگ پراری اس بھوکیش کرت سکھ  
اودھ پوری نرنارائی تہی سکھ مٹہ سنت مسکن

جس سکھ دانند کے کوہ سے سب کو سکھ دینے والے  
شری شوجی نے اسکل مٹے چھیں دھارن کیا۔ اس سکھ میں اودھ  
کے نرنارائی سا مسکن رہتے ہیں۔ ۵

سوئی سکھ کو لیس جتہ بادک سینوئی لہیہ  
تے نہیں گرن کر لیس بھوکیش ہی بچن سکھ  
اس سکھ کے انش باز کو بھی چھوں نے ایک بار بیٹھے میں  
بھی حاصل کر لیا۔ یہ بھوکیش راج اودھ سنہرے بھوکیش والے نیک پرش  
برہم لوک کے سکھ کو بھی اس کے مقابلے میں لکھ نہیں گئے۔ ۶

ایک پتا کے چت سے پتر ہوتے ہیں۔ اور ان کے گن بھاد  
اور آچار الگ الگ ہوتے ہیں، کوئی پتہ سے ہے تو کوئی تپسوی ہے  
کوئی گیان دان ہے تو کوئی دھوان ہے، کوئی مٹو دیر ہے تو  
کوئی دان دیر ہے کوئی سب دویا دن کا گیتا ہے تو کوئی دہراتا  
ہے پتا کی سب پر ایک جیسی ہی پرتی ہے۔ لیکن ان میں سے  
اگر کوئی من بچن، مکر مے پتا کا ہی بھگت ہے۔ اور ان کی سیوا  
کرنے کے علاوہ بیٹھے میں بھی کوئی دوسرا دھرم نہیں جانتا۔ ۱۰  
سو سوت پر یہ پت پران سکھانا، جدیدی سوسب بھانت ایانا  
ایہی بدھی جو جو چر جے تے، نری جگ دیو زاسر سیستے  
وہ پتر تپا کو پرائوں کے سمان ہی پیارا ہوتا ہے۔ چاہے  
وہ سب پرکار سے اگیا ہی ہو ماسی پرکار پشو بچھی، دیو، مٹش  
اور راکشوں سمیت جتنے بھی جڑ چھین چھو ہیں۔ ۱۱

اکھل لپو یہ مود اپا یا۔ سب پر موی براری دایا  
توبہ مٹہ جو پر ہر مد مایا۔ بھگے موی من پرچ اڈو کا یا  
یہ سب سرشتی میری ہی پیدا کی ہوئی ہے۔ اس لئے سب  
پر جیری برابر دید ہے۔ لیکن ان میں سے جو اسکا راور مایا کو چھوڑ  
کر من بچن اور شریر سے ایک مٹر میرا ہی بچن کرتا ہے۔ ۱۲

پریش نپسک ناری دیا جیو چار چر کو تے  
سرب بھاد بھج کپشک موی پر پر یہ سوتے  
وہ پریش ہو یا مٹش ہو، انتری ہو یا جڑ چھین کوئی بھی چھو  
ہو، کپشک چھوڑ کر سچے بھاد سے جو بھی میل بچن کرتا ہے، وہی بھٹے

پر م پیارا ہے۔ ۱۳  
ستہ تپوں کھگ تو ہی سچ سیک م پران پر یہ  
اس بچار بھو موی پر ہر اس بھروس سب  
ہے بچھی میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ سچا سیک بھٹے  
پرائوں کے سمان پیارا ہے۔ ایسا دیا چار کر سب آتہ بھروس چھوڑ

کر ایک مٹر میرا ہی بچن کر۔ ۱۴  
کہوں کال تہ بیاب ہی تو ہی۔ مٹر بھوکیش نرنارائی موی  
پر بھوک بچن اسرت من نہ اٹھائوں۔ مٹش ہلکت من اتی بھوک  
تجھے کبھی مٹو نہیں ستا سیکگی۔ انکھات تو امر رہے گا اسکا



میں نیچی اور وہ سبیل کچھ کالا دیکھیں بال بنو درسا لا  
 ملام پر ساد بھگتی بر پائیوں، پر پھوپھندی رخ آشرم آئیں  
 میں کچھ غفوری دیو اور ایو دھیا لڑی میں رہا اور شری رام جی  
 کی دل بھانے والی بال بیلانی دیکھتا رہا۔ شری رام جی کی کرپا سے  
 نہیں نے بھگتی کا درد ان پایا آخر پر بھو کے چرنوں میں دندوت  
 کر کے نہیں اپنے آشرم میں آ گیا۔ ۱

تب تے موسیٰ نہ پائی پایا، جب تے رگھو نایک اپنایا  
 یہ سب گیت چرت میں گاوا، ہری پایا جیے موسیٰ بچاوا  
 اس پر کار جب سے شری رگھو ناخو جی سنو بھے اپنا  
 سیوک قبول کر لیا۔ تب سے آج تک مجھ پر کبھی بھی پایا کا پر بھاؤ  
 نہیں پڑا۔ جیسے جیسے شری ہری کی پائے مجھے ناخو بچیا۔ وہ  
 سب گیت چرت پر اسرار کہانی) میں نے کہا۔ ۲

رچ انو بھو اب کہیں کھلیسا۔ بنو ہری بھجن نہ جا ہی کھلیسا  
 رام کر پان بنو سنو کھگ رائی، حانی نہ جائے رام پر بھگتی  
 ہے پیچی راج گڑا اب میں آپ سے اپنے ذاتی تجربے  
 کی بات کہتا ہوں۔ کہ شری ہری کے بھجن کے بغیر کبھی کلپش نہیں  
 ملنے، ہے پیچی راج! سنئے شری ملام جی کی کرپا کے بغیر ان کی مہما  
 نہیں حانی جاتی۔ ۳

جانی بنو نہ موئے پرتی، بنو پرتی موئے نہیں پرتی  
 پرتی بنا نہیں بھگتی ڈوہائی، جے کھگ پتی جل کے چکائی  
 ہے پیچی راج! جہا کو جانے بغیر مکن پر و شواس (اعتقاد)  
 نہیں جنتہ بناو شواس کے پر بھو کے چرنوں میں پریم نہیں مہتا۔  
 مود پریم کے بغیر بھگتی ویسے ہی سبقت نہیں مہتی۔ جیسے کہ چکائی  
 پر نہیں بھرتا۔ ۴

بنو کہ موئے کہ گیان گیان کہ موئے براگ بنو  
 گا و مل بید مہان سکھ کہ لپے ہری بھگتی بنو  
 گوئے بغیر نہیں گیان ہو سکتا ہے، ادا گیان ہمیں درایہ  
 کے بغیر ہو سکتا ہے؛ اسی طرح دیو اور پیراں کہتے ہیں کہ شری  
 ہری کی بھگتی کے بنا کیا کبھی سکھ مل سکتا ہے؟ ۵  
 کو ویشرام کہ پاؤ نات، سچ سنو شری بنو

چلے کہ جل بنو ناو کوٹ جتن پنج پنج مرئے  
 جے تات! بھوگ ستوش کے بغیر کیا کوئی آرام پا سکتا  
 ہے؟ چاہے کہ وڑوں جتن کر کے پنج پنج مرئے (خون پسینہ  
 ایک کرے) پھر بھی کیا کبھی جل کے بغیر ناو چل سکتی ہے؟  
 بنو ستوش نہ کام لب ہیں۔ کام اچھت سکھ سینے ہوں نہیں  
 رام بھجن بنو شہیں کہ کاہا۔ بھل بہن تر و کیہوں کہ جہا  
 ستوش کے بغیر کا منا کا ناں نہیں مہتا۔ اور کا منا کے شے  
 بغیر کبھی سینے میں بھی سکھ نہیں ہو سکتا اور شری رام جی کے بھجن  
 بغیر کا منا نہیں کبھی نہیں مل سکتا۔ جیسے کہ پر مغوی کے بغیر پڑ  
 نہیں آگتا ہے۔

بنو بگیان کہ سمتا آوے۔ کو واکا س کہ نہ بنو پادے  
 شردھا بناو ہرم نہیں مہتی۔ بنو مہی گندھ کہ پادے کوئی  
 تو گیان کے بنا کیا کبھی بھید بھاو مٹ کر سمتا آ سکتی ہے  
 اکاش کے بنا کیا کوئی اوکوش (جلا) پاسکتا ہے؟ شردھا کے  
 بغیر کوئی گندھ پاسکتا ہے؟ ۶

بنو تب تیج کہ کو لبستارا۔ جل نمبر رس کہ موئے سنسارا  
 سبیل کہ بل بنو بدھ سید کاہی۔ جے پی تیج نہ روپ گو سائیں  
 تپ کے بغیر کیا کبھی تیج بڑھ سکتا ہے؟ جل جتو کے  
 بغیر کیا سنسار میں دس ہو سکتا ہے؟ بدھیا لوں کی سیوا بغیر  
 کیا سدا چار پر اپت ہو سکتا ہے؟ ہے سو امی! جیسے تیج کے  
 روپ نہیں مہتا ہے روپ کا ادھن تری دیونا لگتی ہے لگتی  
 تتر کے بغیر سنسار میں روپ نہیں ہو سکتا۔ ۷

بنو سکھ بنو مین موئے کہ پھیرا، پرس کہ موئے بہین سیرا  
 کو میو سدھی کہ بنو لبواسا، بنو ہری بھجن نہ بھو بھجنا سا  
 آتم سکھ کے بغیر مین نہیں بھرتا۔ واکو تتر کے بغیر پھرش  
 (چھوٹ) نہیں ہو سکتا۔ و شواس اور شردھا بغیر کوئی سدھی نہیں  
 ہو سکتی۔ اور شری ہری کے بھجن کے بغیر جنم مرن روپی سنسار  
 کے بھے کا ناں نہیں ہو سکتا۔ ۸

بنو لبواس بھگتی نہیں تہی بنو وڑ ہیں نہ رام  
 رام کہ پا بنو سینے ہوں جیو نہ لہر شرام

و شواس ر مشردھا کے بغیر بھگتی نہیں ہوتی بھگتی کے بغیر  
شری رام جی پرست نہیں ہوتے۔ اور شری رام جی کی کرپا کے بغیر جیو  
سنے میں بھی شانتی نہیں پاتا۔ ۹۰۔

اُس بھار منی دھیرج کترک سنہ سکل  
بھجو رام رگھو دیو گر گونا گر سندر تھکھد  
ہے دھیر بھجی! ایسا دھار کر سب شنگاؤں اور کترک  
(فضول واد و دلو) کو چھوڑ کر دیا نرھان سندر اور سندر دینے والے  
شری رگھو دیو جی کا بھجن کیجئے۔ ۹۰۔

بج منی سرس ناتھ میں گائی، پر بھو پرتاپ ہما بھگوانی  
کھینو نہ کچھ کر بھگتی بیشی، یہ سب میں بج منی میں دیکھی  
ہے سوامی! میں نے اپنی بوجھی کے مطابق پر بھو شری  
رام جی کے پرتاپ اور ہما کا گان کیا ہے۔ سب بھجی راج! میں  
نے سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہوا کہہ ہے۔ میں نے  
کوئی بات دلیل بازی سے بڑھا چڑھا کر نہیں کی ہے۔ ۱۔  
ہما نام روپ گن کا متھا، سکل امت انت دگھو ناتھا  
بج منی منی ہری گن گاد میں، نگم شیش سو پار نہ پاد میں  
شری دگھو ناتھ جی کی ہما، نام، روپ امل گنوں کی کھتا  
سبھی انت اور انتھا ہے، منی لوگ اپنی اپنی بوجھی کے مطابق  
شری ہری گن گان کرتے ہیں۔ دید شیش اور شوب جی بھی اُن کا  
پار نہیں پاتے۔ ۲۔

تھہری آدی کھگ مسک پر خنتا۔ نہہرا میں نہیں پاد میں انتا  
تھہری دگھو تی ہما ا د گانا۔ تات کھنوں کو دیا کو کھتا  
آپ سے لے کر پھر تک خنتے پھمی اکاش میں راتے  
ہیں اُن میں سے کوئی بھی اکاش کا انت نہیں پاسکتا۔ اسی پر کار  
ہے تات! شری دگھو ناتھ جی کی ہما انتھا ہے۔ کیا کبھی کوئی  
اُس کی انتھا پاسکتا ہے؟

رام کام ست کوٹ بھگتن۔ دُرگا کوٹ امت اری مرون  
سکر کوٹ ست سرس بلاسا۔ نہہر ست کوٹ امت ا د کاسا  
شری رام جی کا شری رام جی کا دیوؤں کے سمان سند ہے  
وہ انت کوٹ کوٹ دیوی کے سمان وشنوں کا ناش کر نیلے ہیں۔

ارہوں اندر دل کے سمان اُن کا بھوگک الیو یہ ہے۔ ارہوں اکاش  
کے برابر شری رام جی کا پھیلاؤ ہے۔ ۲۔  
مرت کوٹ ست سکل سکل بی ست کوٹ پیکاس  
سسی ست کوٹ سکتیل سمن سکل بھو تر اسس  
ارہوں پون دیو کے سمان اُن میں نہان بل ہے ارہوں  
سورہ دیو کے سمان اُن کا پیکاش ہے۔ ارہوں چندر ہاس کے  
سمان دھ سکتیل اور سنار کے سارے جگے کا ناش کرنے  
والے ہیں۔ ۹۱۔

کال کوٹ ست سرس اتی و شتر دگ دُرنت  
وہوم کھنوں ست کوٹ سم دُر دھش بھو نت  
ارہوں کال کے سمان وہ ہما کھنوں، دُرگم دُر دھوار گنور  
اور ہما پر چنڈ ہیں۔ وہ بھوگان ارہوں بھیل سار دل کے سمان  
بھینکر ہیں۔ ۹۱۔

پر بھو اگا دھ ست کوٹ تپالا۔ سمن کوٹ ست سرس کرالا  
تیر تھامت کوٹ سم پاولن۔ نام اکل اگلہ کوٹ لسان  
ارہوں پاتال کے سمان پر بھو انتھا ہیں۔ سلا دیوں کی راج  
کے سمان بھیلنگ ہیں۔ سانت کوٹ تیر تھوں کے سمان وہ پوتر  
کرنے والے ہیں۔ اُن کا نام سمپوں پالوں کے سمودہ کا ناش کرنے  
والا ہے۔ ۱۔

ہم گری کوٹ اچل رگھو دیو اہنڈھو کوٹ ست سم گمبھرا  
کام دھنیو ست کوٹ سمانا۔ سکل کام داک بھگوانا  
شری رگھو دیو جی کر دودھ ہمالیہ پر بت کے سمان اچل میں  
وہ ارہوں سمندر دل کے سمان گہرے ہیں۔ بھوگان ارہوں کام  
دھنیو کے سمان سب میں چاہے پدارتھوں کے دینے والے ہیں۔ ۲۔  
سار کوٹ امت چترائی۔ بدھ ست کوٹ ست شیش نیانی  
کھنوں کوٹ سم پالین کرتا۔ دُر کوٹ ست سم سنگھرتا  
وہ انت کوٹ کوٹ مروتی کے سمان چتر ہیں۔ ارہوں برہما کے  
سمان شری کی رچنا کرنے میں ماہر ہیں اور ارہوں دد کے سمان  
شری کی پرستہ کرنے والے ہیں۔ ۳۔  
دھند کوٹ ست سم دھنوانا، مایا کوٹ پینچ نڈھانا





پوچھتا ہوں۔ ہے کہ پا کے سندر آپ مجھے اپنا سیوک جان کر پریم  
لوگوں کہتے۔ ۹۲۔

تمہ سر جیہ نگیہ تم پارا۔ ستمی سوسیل سرل آجارا  
گیان برن بگیان نواسا۔ لکھو نائک کے تمہ پر یہ داسا  
آپ سب کچھ جاننے والے ہیں۔ تو دیتا ہیں اور اگیان سے  
پرے ہیں۔ اتم بھلی دلے۔ سوسیل لود سرل آجارا والے میں گیان  
ویراگ اور تو گیان کے بھندار میں اور شری رگھوناتھ جی کے پیارے  
سیوک ہیں۔

کارن کون دھیہ یہ پانی۔ تات نسل موی کہو نہ جھائی  
رام جرت سندر سوامی۔ پانیو کہاں کہو نہ جو گامی  
پھر کسی کاں وش آپ لکھوے کا شریا یا، ہنتا!  
سب کچھ سمجھا کر کہتے۔ ہے سوامی! ہے آکاش میں اڑنے والے!  
یہ سندر رام جرت مانس آپ نے کہاں سے پایا۔ سو کہتے۔ ۲  
ناقد سنا میں اس سو پا میں۔ مہا پرلے مہل ناس تو ناہیں  
مدھا بجن میں الیور کہتی۔ سو تو مور میں سنہی اسہی  
ہے ناقد میں نے شوجی مہاراج سے سنا ہے کہ مہا پرلے  
میں بھی آپ کا ناش نہیں تھا۔ شوجی کے یہ بچن کبھی جھوٹے نہیں ہو  
سکتے۔ اس لئے میرے من میں سندھیہ ہے کہ۔ ۳

اگ جگ جیو ناگ نر لہوا۔ ناقد سکل جگ کل لکھیا  
اندکھا اہمت لکے کاسی۔ کال سد اور مکر مہاری  
ناگ، ز اور دیوتا اوک جتنے بھی جڑ جتن جیو ہیں۔ اعد دیو  
اوک جتنے بھی لوک ہیں وہ سب موت کا نوالہ میں بے شمار رہا ہوں  
کا سنگھار کرنے والا کال بڑا ہی وکراں ہے۔ اس کے بچے سے  
کوئی بھی نہیں چھوٹ سکتا۔ ۴

تمہ ہی نہ بیات کال اتی کرال کارن کون  
موی سو کہو نہ گریال گیان پر بھاؤ کہ جوگ بل  
ایسا وہ جہا بھینک کال بھی آپ پر کچھ پر بھاؤ نہیں ڈال  
سکتا۔ اس کا کیا کارن ہے؟ ہے کہ پا لہوا مجھے بتلائیے یہ گیان  
کا پر بھاؤ ہے یا لوگ کال ہے؟ ۹۳  
پر بھو تو آشرم میں مود مود بھسوم بھاگ

کارن کون سونا تھ سب کہو نہ سہت انوراگ  
ہے پر بھو! آپ کے آشرم میں آتے ہی میرا سب مود  
اور بھرم بھاگ گیا۔ اس کا کیا کارن ہے۔ ہے ناقد ایسا سب  
پریم کے ساتھ کہتے۔ ۹۴۔

خرد گر اسن ہر شینو کاگا۔ لولیسو انا پریم انوراگا  
وہنیہ وہنیہ تو مٹی آر گاوی۔ پرسن تھلہ موی اتی پیاری  
شوجی کہتے ہیں۔ ہے پارتی اگر شرجی کی بانی سن کر کاک  
بھٹندی جی بڑے پرسن ہوئے اور بڑے پریم سے کہنے لگے۔ ہے  
سائیل کے دشمن گر شرجی! وہنیہ ہے، آپ کی بھی وہنیہ ہے  
آپ کے پرسن رسوال! مجھے بہت ہی پیارے لگے ہیں۔  
شن تو پرسن سیریم سہائی۔ بہت جنم کے بعد موی اتی  
سب کچھ کھتا کہیوں میں گائی۔ تات سہو سادہ من لائی  
آپ کے سندر پریم بھرے پرسن کو سن کر مجھے اپنے  
بہت سے پہلے جنم کی یاد آگئی ہے۔ میں آپ کو دتار سے اپنے  
سب جنم کا کھتا کہتا ہوں۔ ہے تات! اشرودھا سے من لگا کر سنئے۔ ۲  
جب تپ مکر دم برت دانا، برت بیگ جوگ جیانا  
سب کر جیل رگھوناتھ جی پریم، سہی پنو کو نہ پاوے جھیا  
انیک جب، تپ، ایگہ شرم دم (من لید اندری نگر) برت  
دانی، ویراگ، گیان، چار، لوگ، اتم تو کا گیان ان سب کھیں  
شری رگھوناتھ جی کے جرنار پندوں میں پریم مہنا ہے اس کے بغیر  
کوئی گیان نہیں پاسکتا۔ ۳

ایہیں تن رام بھگتی میں پانی، تاتے موی منا ادھکانی  
جیہیں میں کھنچ سولہ نہی، تہیہ پر مٹا کر سب کوئی  
مہنا نے اسی کو سے کے شری میں شری رام جی کی بھگتی  
پانی ہے۔ اس لئے مجھے اس دیہ پر بڑی مٹتا ہے جس سے اپنا کھ  
مطلب بدھ ہو۔ اس پر بھی مٹا کر تہیہ۔ ۴

پنگاری اس نیتی شری سکت سجن کہیں  
آتی نیچو سن پریشی کیے جان نیچ پریم ہمت  
ہے سائیل کے دشمن گر شرجی! ویدوں میں ایسی نیتی ہے  
اور مہاتما پرش بھی کہتے ہیں کہ اپنا پریم ہمت جان کر پنج سے بھی





جو پیر یا دھن ٹھپ کر جائے وہی پٹر مانا جاتا ہے۔ جو جھوٹ  
 لون ہے اور دوسروں کا مذاق اڑاتا ہے۔ کلچنگ میں وہی گنواں سمجھا

جاتا ہے۔  
 تر آچار جو شرقی پنجہ تیاگی، کلچنگ سوئی گیا فی سوہراگی  
 جاگیں نکھارو جٹا بالالا، سوئی تاپس پر سڈھ کل کلا  
 کلچنگ میں جو دیو مارگ کانیاگ کو کسے بے عمل ہو کر نکلتے  
 بھیڑ رہتے ہیں وہی گیا فی تاور دیو لید دان پُرش سمجھے جاتے ہیں۔ جس کے  
 لمبے ناضق اور بڑی بڑی جٹا جی ہیں۔ کلچنگ میں وہی تپسوی  
 کہلاتے ہیں۔ ۲

ایک پیش بھوشن دھرم میں بھیجھو اچھو جھکھائیں  
 تپسوی جو گنواں سڈھو کر جو جیہ تے کلچنگ ماہیں  
 جو اسٹکل بھیس اور اسٹکل بھوشن رز یور فنی کنڈل آدی دھان  
 کرتے ہیں اور کھانے کے قابل اور کھانے کے ناقابل سب چیزیں  
 ٹھپ کر جاتے ہیں۔ وہی یوگی اور سڈھ کہلاتے ہیں اور کلچنگ میں  
 ایسے پُرشل کامان اور پُچھا ہوتی ہے۔ ۹۸

جے ایکاری جاز نہتھ کر گورو مانیہ تپسوی  
 من اکرم انجن لبار تپسوی بکتا کلی کال مہنت  
 پرانی مانی کنا ہی جن کا شیوہ ہے۔ اُن کی ہی برسی عزت  
 ہوتی ہے اور وہی پُچھیا مانے جاتے ہیں۔ جو من، انجن، کرم سے  
 جھوٹ بونے والے ہیں۔ وہی کلچنگ میں اچھے مقرر سمجھے جاتے ہیں  
 ناری مجلس نرسکل گوسا میں۔ ناچہیں نٹ مرکٹ کی ناہیں  
 سڈھو رو جھنہ ایدس ہیں گیا نا۔ میل جلیو لیہیں کڈا نا  
 ہے گوسا میں اسجی مردوزن مرید ہو تھو ہیں اور بازیر کے  
 بندر کی طرح عورتوں کے اشارے پر ناسیجے ہیں۔ برہمن کو شوق  
 گیان اپدیش کرتے ہیں اور گلے میں جیو ڈال کر دان کو دان لیتے ہیں  
 سب نر کام لوچھو رست کر دھوی، دیو پیر شرقی سنت بردھی  
 من میند سندھ پتی تیاگی، جھجھیں ناری پُرشن ابھاگی  
 مین پُرش کام اور لالچ میں اندھے اور کر دھوی جوتے ہیں، دینا  
 برہمن، دیو سنت جہانواں کے مخالف جوتے ہیں۔ یہ نصیب  
 استریاں گنواں کے گھر سندھ پتی کو چھوڑ کر دوسرے پُرشن کا چنتن

پوری میں رہے گا۔ وہ ضرور ہی شری رام جی کا بھگت ہو جائے گا۔ ۳  
 اودھ پر بھیا و جان تب پرانی۔ جب اُر لہیں رام دھنو پانی  
 سوکھی کال کٹھن اُر گاری۔ پاپ پراپن سب نرناری  
 اودھ کا پیر بھیا و پرانی تھی جاتا ہے۔ جب پانٹوں میں  
 دھن و دھان کرنے والے شری رام جی اُس کے ہر دے میں لپتے  
 ہیں۔ سہکڑی! وہ کلچنگ بڑا کٹھن تھا راتیں میں بھی نرناری  
 پاپوں میں ہی لین رہتے تھے۔

کلی بل کر سے دھرم سب پُشت پُشت سڈھ کر نہتھ  
 دھنہ پنج منی کھپ کر پُکٹ کئے بہم پیٹھ  
 کلچنگ کے پاپوں نے سب دھرموں کا نانش کر دیا دیو  
 آدی سڈھ کر نہتھ سب چھپ گئے۔ یا کھنڈی، چلاک لوگوں نے  
 اپنی منہ کھینا سے بہت پیٹھ پُکٹ کر دیے۔ ۹۹

بھنے لوگ سب مودہ پس لوچھو کر سے سڈھ کرم  
 شلوہری جہان گیان ندھی کپٹو کلچنگ کلی دھرم  
 سب لوگ اگیان میں اندھے ہو گئے۔ لالچ نے سب  
 شیعہ کرموں کا نانش کر دیا۔ ہے گیان کے بھڈار شری ہری کے  
 دھن کر گری! پیر کلچنگ کے کچھ دھرم کہتا ہوں۔ ۱۰۰  
 بہن دھرم نہیں آشرم چادی شرقی برودھوت سب ناری  
 دوج شرقی بیگت چھو پ پر جان۔ کوہ نہیں مان نگم اوسا سن  
 کلچنگ میں نہ دل دھرم ہی رہتا ہے اور نہ برہمچریہ آدی

کھل دل آشرم ہی رہتے ہیں۔ سب استری پُرش دیدوں کی مخالفت  
 کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ برہمن دیدوں کو بیچنے والے اور راجہ پر جا  
 کو ٹھپ کرنے والے ہوتے ہیں۔ کوئی بھی دیو مرید اگر نہیں مانتا۔  
 مارگ سوئی جا کہنہ جوئی بھاوا۔ پیڈت سو جو کال کھباوا  
 جتھیا کو نہج دھم رت جوئی۔ تا کہنہ سنت کہے سب کوئی  
 جو جس کو اچھا لگے وہی مارگ ہے۔ جو بڑھو جڑھ کر شیخی  
 بگھاوے وہی پیڈت ہے۔ جو متھیا او میر جٹا ہے اور پا کھنڈ  
 کرنے میں لگا رہتا ہے اُس کو ہی سب کوئی سنت کہتے ہیں۔ ۱۰۱  
 معوی بیان جو بر دھن ہاری۔ جو کر دھم سو بڑا چپاری  
 جو کہ جھوٹ مسخری سمبانا۔ کلچنگ سوئی گن دت کھانا





کہہ گئی ہے جو دیوار پر ان کو نہیں مانتے۔ کھجک میں وہ ہی الشیور بھگت  
 اور سچے مہاتما کہلاتے ہیں۔  
 کبھی برباد اور دنی نہ سنی۔ تھن دوشک برات نہ کھلی گئی  
 کھلی بارہیں بار د کال پر سے۔ بتو آن د کھی سب لوگ مرے  
 شاعر لوگوں کے تو گروہ کے گروہ ہو گئے۔ پروانا لوگوں کی  
 تو نہیں آوارہ ہی سنائی نہیں دیتی۔ گنوں میں دوش لگانے والے  
 تو بہت ہیں، پر گنوں کوئی بھی نہیں ہے۔ کھجک میں بار بار تھوڑتا  
 ہے ماد سب لوگ ان کے نہاد کھی مہار پران چھوڑتے ہیں۔ ۵۔  
 ٹنکو کھلیس کی کپٹ مٹھو مٹھو دوش لکھنڈ  
 مال موہ مارادی ہر پاپ رسے برہما نڈو  
 بے پھنی راج گرڈا سنئے۔ کھجک میں کپٹ مٹھو مٹھو چاری  
 حسد باکھنڈ، مان، موہ، اسہکارا د کام کرودھا آدی د گنوں سے  
 برہما نڈ چھا گیا۔

تاپس دہرم کہہ ہیں نہ چپ تپ برت مکھ دان  
 دیو نہ برہمن دھرم میں بیٹے نہ چاہیں دھان  
 سب لوگ جب، تپ، برت، میگہ اعد دان تاسی  
 بھاو سے کرتے ہیں۔ دیوتا پر فحوی پر جل نہیں برساتے اور بھاتا

اناج پیدا نہیں ہوتا۔ ۱۰۔  
 اطلال کھجک بھوشن بھوشن چھوڑ چھا، دھن میں د کھی مٹھا پھدھا  
 سکھ چاہیں توڑو توڑو دہرم توتا، مٹھی مٹھی کھجک نہ کو مٹتا  
 کھجک میں استر نلی کا شرنکار ایک مانر بال ہی رہ گئے ہیں  
 اد کوئی زید نہیں رہا۔ ان کا پٹ کھی نہیں بھرتا۔ وہ دھن سے  
 خالی ہیں سادہ بہت طرح کی مٹا کے کادن د کھ اکھاتی ہیں۔ وہ  
 مٹو کھ سکھ چاہتی ہیں لیکن دہرم میں پتھی نہیں کھتیں مان کی  
 مٹھی بہت فحوی ہے۔ سبھا کھوڑو ہے۔ نئی نام کو نہیں ۱۰۔  
 نہ پٹ ریک نہ بھوگ کہیں۔ ابھیان پرودھا اکا رہیں  
 کھجک میں سنیت پنچ دسرا۔ کھانت نہ ناس کھانی آسا  
 دوکھ سے پھنش د کھی ہیں ریکھ کا نام دلشن نہیں ملتا  
 غیر کادن سے ہی ابھیان اور دہرم (نشتی) کہتے ہیں۔ پانچ دیں  
 جس کا (چند سالوں کا) فکوڑا سا جیون ہے اھ گھنڈا اتنا بڑھا ہوا

کہہ ہیں پاپ پا دی ہیں د کھ بھجے راج سوک ہوگ  
 کھجک میں سب لوگ دن سنکر حرام کی اولاد اور وید  
 مہا وادے الگ ہو گئے ہیں۔ وہ پاپ کرتے ہیں۔ اور ان کے نتیجہ  
 کے طور پر د کھ بھجے، ریکھ، شوک اور پیاری و متویش سے جڈائی  
 پاتے ہیں۔ ۱۰۔

شرتی سمت ہری بھجتی پتھ سنجت برتی بیک  
 تپہیں نہ چلیں نرموہ لیس کھیں پتھ انیک  
 ویدوں میں کہا ہوا ویرا گیہ اور گیان سے نیکت جوا الشیور بھگت  
 کامارگ ہے۔ اگیان وشن منش اس مارگ پر تو جلتے نہیں اور طرح  
 طرح کے نئے سے نئے سمت متا متروں کی کھپنا کرتے ہیں۔ ۱۰۔  
 بہم دام سنوا میں دھام جتی، لیشیا بہر لیشیا نہ سکی برتی  
 تپسی دھن ورت دیو دھن ہی، کھلی کو نہک تان نہ جات ہی  
 سنیا سی لوگ بہت دھن عرض کہ کے گھر سجاتے ہیں ان  
 میں ویرا گیہ نہیں رہا۔ اسے دیشیل نے چھین لیا ہے۔ پتھی لوگ تو  
 کھجک میں دھن دان ہیں اور گھستی لوگ کھکال ہیں۔ بے تات  
 کھجک کی عجیب سیلا کچھ بھی نہیں جاتی۔

کل وشتی نکار ہیں زاری تھی۔ گرہ انہیں چیری ریسری گتی  
 سست ما نہیں مانتے پتا تپوں۔ ابلان دیکھتے ہیں جب لوں  
 کل وتی اور سستی استری کو پش گھر سے نکال دیتے ہیں اور نرم  
 دھیا کو چھوڑ کر دسی کو گھر میں ڈال لیتے ہیں۔ پٹر مانا پتا کو بھی نکالتے  
 ہیں۔ جب تک کہ استری دھو، بیوی کی شکل نہیں دیکھی۔ ۲۔  
 سسراری پیاری لگی جب تپیں۔ رپوڑو پ کھمپھ بھتے تپتیں  
 نہ پ پاپ پران دہرم نہیں۔ کر دھ پٹھو پ پاپ پران نہیں  
 جب سے سسرال سے پیار بڑھا۔ تب سے کھجک دشن  
 مٹھو ہو گئے۔ راجے پاپ آجادی ہو گئے۔ ان میں دہرم نہیں رہا۔  
 وہ پر جا کو بت آتے دن ستاتے ہیں اعدان کی سنی اڑا تے ہیں  
 دھن ورت کلین ملین اپنی۔ دوش چھنہ چھنہ اکھار تپتی  
 نہیں ملن پران نہ بید ہی جو۔ ہری سبک سنیت سہی کی  
 دھنوان خاندانی مانے جاتے ہیں خواہ وہ ہمدیج بھلی براتوں  
 کی پیمان صرف جینہ مانر ہی دے گیا ہے۔ اھ گھنڈے بدن تپوں کی پیمان



ہے۔ مانو پرے کال میں بھی اُن کا نشان نہیں ہوگا رینج و سا کار تھ  
 بچا جس سال بھی چھوٹا ہے۔ یعنی بچا جس سال تھوڑی سی عمر پہنچا  
 ارتھ ہوگا۔ پرنو بچا ہمارے تھیں کوئی انتر نہیں ہے  
 گلی کال بہال لئے مینجا۔ نہیں مانت کو آنجا تنجہ  
 نہیں تو شہ پچار نہ سیتلش۔ سب جاتی کچھلنی بھنے مکت  
 کھجک نے سب لوگوں کو بے حال کر دیا ہے نہ کوئی بہن  
 کو مانتا ہے نہ بیٹی کو۔ لوگوں میں تو صبر ہے نہ گمان ہے اور نہ ہی  
 من میں شانتی ہے۔ ذات اور بے ذات سب مانگنے والے  
 ہی ہو گئے۔ ۳

ارٹھا پر و شہا چھو لو لیتا۔ بھر لو پر ہی سمتا بکتا  
 سب لوگ بیوگ لبوک چھوٹے۔ برن آشرم دھرم اجبار گئے  
 سہرا سخت کلامی احمد لایح سنسار میں چھل گئے ہیں سیتا  
 (سب کو بڑھ بھینا ماوا اور شتی اچلی گئی ہے۔ سب لوگ دیوگ  
 بے حد شوک سے مرے پڑے ہیں۔ درن آشرم دھرم سمبندھی  
 سب اچھل مٹ گئے۔

و م دان دیا نہیں جانتی۔ بڑتا پر پنچمتا اتی گھنی  
 تن پوشک ندی تو اسکو ہے۔ پر بندک جے جگ مو بگے  
 دم (اندلیوں پر تان پانا) دان، دیا اور سمجھاری کسی ہمیش  
 رہی۔ محمدکچن احمد دوسوں کو ٹھکنا بہت ہی بڑھ گیا ہے انتری  
 پور پرش سارا وقت شری کے پالن پوشن رارخصات پریش کے  
 وحندل میں) میں ہی لگاتے ہیں۔ دوسروں کی نیندا کئے والوں  
 کا ہی سنسار میں بول بالا ہے۔ ۵

ستو بیال ادی کال کلی ط او گن آگار  
 گنٹو بہت کھجک کر ہو پریا میں نستاو  
 ہے سانیوں کے دشمن گرجی! سنے کھجک پاپ او گنٹو  
 کا گھر ہے۔ لیکن اس کھجک میں ایک ساڑ بھاری گنٹو بھی ہے۔  
 وہ گنٹو ہے کہ اس کھجک میں ایک کسی محنت کے سنسار بندھوں سے  
 بکٹی بل سکتی ہے۔ ۱۰۲

کرت جگ تریتا دو اپر پو چا مکھ او جوگ  
 جو گنٹو ہوئے سو کی ہری رام گنٹو پاد ہیں لوگ

ست میگ، تریتا اور دو اپر میں جو اتم گنی پوجا گیا اور لیگ  
 مرادھنل سے ملتی ہے۔ وہی اتم گنی کھجک میں عرف بھوگان کا  
 نام سمران سے ہی لگ پایا جاتے ہیں۔ ۱-۲

کرت جگ سب جوگی بکھیا نی۔ کرہ ہری دھیان تر میں بھو پرانی  
 تریتا سب جگہ نہ کرہ ہیں۔ پوجو ہی سب کرم بھو تر میں  
 ست میگ میں سب لوگ اتم دیتا سوتے ہیں۔ اس میگ  
 میں بھوگان کا دھیان کر کے سب پرانی سنسار گر سے تر جاتے  
 ہیں۔ تریتا میگ میں لوگ طرح طرح کے گیہ کرتے ہیں اور اُن کو  
 پر بھو کے ارین کر کے سنسار ساگر سے پار ہو جاتے ہیں۔ ۱

دو اپر کر گھو پتی پو پوجا۔ نہ بھو تر میں آپائے نہ دو چا  
 کھجک کیوں ہری گن گما۔ گادوت نہ یاد ہیں بھو تھا  
 دو اپر میں لوگ شری دگھو ناخہ جی کے چرنوں کی پوجا کر کے  
 سنسار ساگر سے پار ہو جاتے ہیں۔ دوسرا کوئی آپائے نہیں ہے  
 اور کھجک میں تو صرف شری دگھو ناخہ کے گنٹوں کی کٹھاؤں کا گان  
 کرنے سے ہی اس سنسار ساگر کا پار پا جاتے ہیں۔ ۲  
 کھجک جوگ نہ جگہ نہ گمانا۔ ایک آدھار رام گن گنا  
 سب بھروسہ جو بھو رام ہی۔ پریم سمیت گا گن گرام ہی  
 کھجک میں نہ تو لوگ ہے نہ بگیہ ہے اور نہ ہی گمان ہے۔  
 شری رام جی کے گن گمان کا ہی ایک ماتر سہارا ہے۔ سب بھروسوں  
 کو چھوڑ کر ایک ماتر جو شری رام جی کا بھجن کرتا ہے اور پریم کے ساتھ  
 اُن کے گن گنٹوں کا گان کرتا ہے۔ ۳

سوئی بھو تر کچھ مسنیہ نا ہیں۔ نام پرتاپ پرگٹ کلی ماہیں  
 کلی کر ایک پیت پرتاپا۔ مانس پیتہ پو پتی نہیں پایا  
 وہی بھو ساگر سے تر جاتا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں  
 کھجک میں نام کی ہمار پرگٹ ہے اور کھجک میں ایک پو تر بڑانی  
 اور بھی ہے۔ وہ پرگٹش میں میں اگر پیتہ کر میں کا چٹن کرتا ہے  
 تو اس کا سے بچہ پچل ملتا ہے۔ لیکن اگر پاپ کر میں کا چٹن  
 کرتا ہے تو اسے پاپ نہیں گنا رارخصات مانسک پچن تو

ہوئے لیکن مانسک پاپ نہیں ہوتا  
 کھجک سم جگ ان نہیں جوں نہ کر لبو اس

بازیر کا کیا ہو ایک چتر (جادوگری، اندر جالی) بڑا ہی کٹھن  
ہوتا ہے۔ لیکن وہ دیکھنے والوں پر ہی پر بھاؤ ڈالتا ہے۔ بازیر  
کے اپنے سیدک پر وہ بازیر کی جادوگری کوئی اثر نہیں ڈالتی  
ہری مایا کرت دوش گت بند ہری بھین نہ جاہیں  
بھیسے رام پنج کام صاب اس بچا پر من ماہیں  
ایسے ہی شری ہری جی کی مایا کے رجائے ہوئے گت  
اور دوش ہری بھین کے بغیر نورت تہیں ہوتے من میں ایسا چار  
کر کے سب کا من میں کہ چھوڑ کر سچے ہر دے سے شری رام جی کا

بھجن کرنا چاہئے۔ ۱۰۲

تہیں کی کال برش بھر بھول دھو گیس  
پر بھو کال بتی بس تب میں گیسوں بدیس  
ہے بھینجی راج گڑا میں اس کا جگ میں بہت سال اودھیا  
میں دہا۔ ایک بار سخت تھپڑ لگیا۔ تب میں مصیبت کا مارا کسی  
دوسرے دیش کو چلا گیا۔ ۱۰۳

گیسوں اچنی شوار گاری۔ دین بلین ودر دھوادی  
گت کال کچھ سمیتی پائی۔ تہنہ پنی کر تویں سمیٹو کال  
ہے سہنوں کے روشن گڑجی باسنے میں لاچار اواس  
کنکال اور دھکی مہر اچن نگری میں آیا۔ کچھ وقت گزر جانے  
کے بعد کچھ دولت پائی۔ وہاں پھر میں دہی شری شوجی مہاراج  
کی سیوا کرنے لگا۔

پیر ایک بیدک سوچو جا۔ کرے سد اتہی کا ج نہ دوجا  
پر مہادھو پر مار فہ بندک۔ سمجھو اپارک نہیں ہری بندک  
وہاں ایک دیدیتی اوسار شوجی کی پوجا کرنے والے  
برہمن رہتے تھے۔ انہیں شتو پوجا کے بغیر اور کوئی کام نہیں تھا۔ وہ  
بہت ہی نیک اور پر مار فہ تھو کو جاننے والے تھے۔ شوجی کے  
اپاسک تو تھے لیکن شری ہری کی نندا کرنے والے نہ تھے۔ ۱۰۴

تہی سیوول میں کپٹ سمیتا۔ دوج دیالی اتی متی نکیت  
باہج نمدیکھ موسی سامیں۔ پیر مہادھو پیر کی نیامیں  
نہیں کپٹ کے ساتھ اس برہمن کی سیوا کرتا تھا۔ برہمن  
بڑے ہی دھول اندیشی کے گھر تھے۔ ہے سوامی! نا سطور پر

گائے رام گن گن بھل بھو تر نہیں پر پاس  
اگر منش و نواس کرے تو کھجک کے سمان دوسرا کوئی  
بھی جگ نہیں کیونکہ اس جگ میں شری رام جی کے نزل گنوں کا گن  
کرنے سے ہی سندار سا گرتا جاتا ہے اور لوگ، تپ آدی کٹھن  
سدھن نہیں کرنے پڑتے۔

پر گٹ چار بدھرم کے کلی مٹھ ایک پردھان  
جین کین بدھی دینے دان کے کلیان  
ستہ، دیا، تپ اور دان دھرم کے چار چرن پر سدھ ہیں  
جن میں کھجک میں ایک دان دھنی چرن ہی پردھان ہے خواہ وہ  
کسی طرح کیا جائے۔ دان کلیان ہی کرتا ہے۔ ۱۰۵

نت جگ دھرم جو ہیں سب کیرے، ہر وہ رام مایا کے پریرے  
شدھ ستو سمتا بگیا تا۔ کرت پر بھاؤ پر سن من جانا  
شری رام جی کی مایا کی پریرنا سے سب کے ہر دے میں  
سمیٹو گنوں کے دھرم نت ہوتے رہتے ہیں۔ شدھ ستو گن سمیتا  
مگیاں اور من کا شانت ہوتا۔ یہ ست جگ کا پر بھاؤ جانے  
ستو بہت سچ کچھ دتی کرما۔ سب بدھی سکھ تر بن کر دھرم  
پہر رج سولپ ستی کچھ تاس۔ دوا پر دھرم ہر ش بھے مانس  
ستو گن کی زیادتی ہو۔ کچھ رج گن کا انش بھلا ہوا ہو۔ کچھ گنوں  
بھی بھلا ہوا ہو۔ من میں آند بھی ہو اور اس آند کے چھن جانے کا  
قد بھی ہو۔ یہ دوا پر کا دھرم ہے۔ ۱۰۶

تاس بہت شوجن غور۔ کلی پر بھاؤ برو دھ جہتہ اورا  
بھجک دھرم جل من ماہیں۔ پنج اوہرم ہتی دھرم کر اہیں  
نموجن بہت سہر رج گن غور اہو۔ چاروں طرف دیو دھو  
ہی پیدلا بھو۔ تو اسے کھجک کا بد بھاؤ سمجھنا چاہئے۔ بدھیان  
لوگ ہر ایک جگ کے الگ الگ دھرموں کو من میں پہچان کر  
لوہرم کا تیاگ کرتے ہیں اور دھرم سے پریم کرتے ہیں۔

کال دھرم نہیں دیا نہیں تاسی، رگھو پتی جین پر پتی اتی جاہی  
نٹ کرت بکٹ کٹ کھک دیا، نٹ سیوک ہی نہ جاپے مایا  
جس کا شری رگھو ناتھ جی کے چروں میں بے حد پریم ہے  
اس پر ان جگ کے دھرموں کا پر بھاؤ نہیں پڑتا ہے بھی لاج



میری سبوا اور غبتی کو دیکھ کر وہ مجھے اپنے بیٹے کی طرح پیار سے  
پڑھاتے تھے۔ ۴

مجھ کو منتر مہر ہی دوج بر دینا۔ سمجھا پدیس بیدہ بدھی کینہا  
چہ پوئیں منتر سو مند ر جانی۔ سرورہ دھجھ ہم انی اودھکائی  
ان برہمن شتر شٹھ نے مجھ کو شری شوجی کا منتر دیا۔ اور  
بہت طرح سے نیک اپدیش کیا۔ میں شکوہ مند میں جبکہ منتر

جنتا جیسے انتہ کرن میں پاکھٹ اور انکھار برھو گیا۔ ۴  
میں کھل مل سنگل منی میج جاتی بس موہ  
ہری جن دوج دیکھیں جرنیل کر نیل لٹو کر وہ  
میں دشت پاپوں سے بھری ہوئی بدھی دلا ریج جاتی  
موہ کے وش مہا شری ہری نے بھگتوں کو دیکھ کر شہ کے مارے  
جلا کرتا ماور پستھو بھگوان کے تیش دیر بھاو رکھتا۔ ۱۰۵

گرتت مہر ہی پر بودھ دیکھت دیکھت اپن مم  
مہر ہی انکے اتی کر وہ دیکھ ہی مہر ہی کی بھاوئی  
گر دوجی مجھے ہر روز اچھی طرح سے سمجھاتے تھے۔ وہ میرے

آچرن کو دیکھ کر بے حد دکھی تھے۔ مجھے ان کی نصیحت پر طراغہ  
آتا تھا۔ پاکھٹ دی پرش کو کیا بھی دہرم اپدیش اچھا لگتا ہے؟  
ایک بار گرولینہ بولائی۔ مہر ہی مہر ہی بھانت سیکھائی  
سید سید اکھیل شت سوئی۔ ابرل بھکتی رام پد مہر ہی  
ایک بار گرو جی نے مجھے بلایا اور بہت طرح سے  
دہرم اپدیش کیا اور کہا ہے بیٹا! شوجی کی سبوا اکھیل ایک ماز

یہی ہے۔ کہ شری رام جی کے چروں میں گودھ بھگتی تھو۔ ۱  
رام جی بھیجیں تات سو دھانا۔ نرنا مر کے کینک باتا  
جاس چرن آج سو اودراگی۔ تاش دروہ سٹھ جی بھائی  
ستہ تات اچھا ہے میج پرانی کی تو بات ہی کیا ہے  
شری رام جی کا بھجن تو شوجی اور برہما جی تک کرتے ہیں۔ جن کے  
چلوں کے شوجی اور برہما جی آپا سنگ ہیں۔ سبے بھیسب اود

ان سے دیر کر کے سکھایا ہوتا ہے۔  
سہر کہ شری سبک کر کہتے۔ سن کنگ ناختر وہ مم دہر  
ادھم جاتی میں بیٹا پائیں۔ بھٹیول جتھا ہی دودھ دیا ہیں

ہے سچھی راج! گرو جی کے مکھ سے یہ بات سن کر کہ شوجی شری  
برہی کے سنگ ہیں۔ میرا کھجول اٹھا۔ میں نیج جاتی کا دودھا  
پڑھ کر ایسا ہو گیا تھا۔ جیسے دودھ پلانے سے سانب اوندھ ہرلا

سو جانا ہے۔ ۲  
مانی کٹل کھیا گیکھ جاتی۔ گر کر وہ کر نیل وٹ رانی  
اتی دیال گرو سولیت کر وہ دھا۔ مہر ہی مہر ہی سیکھا دھجھو دھا  
اچھائی کٹل، بدھمت اور بدات میں رات دن گرو  
جی سے کینہ رکھتا۔ گرو جی ایسے دیا لو سٹے کر وہ مجھ پر ذرا بھی کر وہ  
نہ کرتے تھے۔ اور بار بار مجھے اچھی نصیحت کر کے سمجھاتے تھے۔  
جیہی تے نیج بڑائی باوا۔ سو پر بھتمیں مت تا ہی لساوا  
دھوم انل سچھو سنو بھائی۔ یہی بھجھا وکھن بدوی پائی  
نیج منش جس سے بڑائی پاتا ہے وہ سب سے پہلے اسی  
پر دھتھ صاف کر کے اُسے نشٹ کرتا ہے۔ مہر بھائی! سٹھ  
اگ سے پیدا سوا دھو آں بادل کما مرتہ پا کر اسی انکی کو بھجھا دینا

۵۔  
رج ملک پری نراور مہر ہی۔ سب کہ پد پر پارت مہر ہی  
مرت اڑاؤ پر بھتم تہی بھرتی۔ نیلی نرپ من کر شینہ برہی  
دھول راہ میں بے عزت پڑی رہتی ہے اور سب کے  
پاؤں کی مار کو ہر روز سہتی ہے۔ جب سوا سے اڑاتی ہے تو سب  
سے پہلے وہ سوا کو گرد آلودہ کر دیتی ہے۔ اور پھر راجاقل کی اکھوں

ادھ تاج پر پڑتی ہے۔ ۶  
سٹھو کھٹت تہی اس سمجھ پر سنگا۔ بدھ نہیں کہیں ادھم کر سنگا  
کسی کو بدگا وہیں اس ریتی۔ کھل سن کلہہ کھل نہیں برہی  
ہے سچھی راج! گرو جی! سٹھ ان سب باقل پر دھا کر کے  
بدھیم لوگ نیج لوگوں کا سنگ نہیں کرتے شاعر پنت لوگ  
ایسی تہی کہتے ہیں۔ مک دشت کے ساتھ تو رطانی جھکرا ہی اچھا

سوا تہا دہر برہم کرنا ہی اچھا ہے۔  
اوا سوان شتہ دھن کو سانس۔ کھل پان ہر جیسے سوان کی پائیں  
میں کھل ہر وہ کبٹ کھٹائی۔ گر سٹھ دھن سے مہر ہی سوا پائی  
ہے گو سائیں! اُس سے تو سدا ادا میں ہی رہنا چاہیے۔

دشت کو کٹے کی طرح دور سے ہی تباہ دینا چاہئے۔ میں دشت  
مخبر میرے سردے میں کپٹ اور کٹت بھری تھی۔ اس لئے  
اگرچہ گرجی مجھے میری بھلائی کے لئے ہی نصیحت کرتے تھے۔  
لیکن وہ مجھے اچھی نہیں لگتی تھی۔ ۸۔

ایک بار سرد درجیت رہیوں سو نام  
گرو تیرے اچھیل تے اٹھ نہیں کہینہ پر نام  
ایک بار میں شومندر میں شرجی کے نام کا سرن کر رہا تھا  
کہ اتنے میں گرجی وہاں آئے لیکن اچھیل کے مارے میں نے  
اٹھ کر گرجی کو پر نام نہ کیا۔ ۱۰۶

سو دیال نہیں کہیں کچھ آ رہا روش لو لیس  
اتنی اٹھ کر آ گیا تا سہہ نہیں سکے نہیں  
گرجی دیا تو تھے۔ اس لئے انہوں نے نہ تو کچھ کہا اور نہ ہی  
اُن کے سردے میں اُنش مارت بھی کرو دھضا۔ پر گرجی کے ایمان  
کے اس مہاپاپ کو شرجی سہہ نہ سکے۔ ۱۰۷

مندر ماچھ بھٹی بندھ بانی۔ رے ہن بھالیہ گیہ اچھیلانی  
جدی تو کرکس نہیں کرو دھا۔ اتنی کراپل چیت سمیک لودھا  
تدنی ساپ سٹھ دیوئل تو ہی۔ نتی برو دھ سو ہائے نہ مہی  
خول نہیں دنگر دل کھل تو را۔ بھر شٹ ہوئے شرتی مادگ مورا  
من رہیں آکاش بلنی ہوئی۔ اسے بدنت موروکھ لھیلانی  
اگرچہ تیرے گرجی کو تیری اس کرکوت پر کرو دھ نہیں ہے، وہ بجد  
رھل ہیں۔ اور جتھا رتھ گیان دان ہیں۔ تو بھٹی ہے موروکھ  
نچو میں شاپ دؤل گا۔ کیونکہ دیرم مبادا کا درودھ مجھے منظور  
نہیں ہے۔ ہے دشت اگر میں تجھے سزا نہ دؤل تو میرا دیک  
مارگ بھر شٹ ہو جائے گا۔

جے سٹھ گرجن ایرشا کر ہیں۔ زور و نرک کوٹ جگ پر ہیں  
تری جگ جتنی بچی دھر ہیں میرا۔ ایت جتم بھرا ہیں میرا  
جو موروکھ گرجے کینہ رکھتے ہیں۔ وہ کرو دؤل مچل تک دت  
نرک میں پڑے رہتے ہیں۔ پھر وہاں سے نکل کر وہ لپٹ بچتی  
ادک تریک لپٹ نہیں میں دیرم دھال کرتے ہیں اور دس ہزار  
جنوں تک دکھ بھو گئے رہتے ہیں۔

بیٹھ رہیسی اجگر او پانی۔ سر پہ تہی فصل دل منی بانی  
مہا بپ کو تر مٹھ جانی۔ رہو او حکم او حکم او حکم جانی  
اگرچہ پانی اڑو گرجی کے سامنے آ رہے کی طرح بیٹھا  
رہا سردے دشت اتیری بدھی پر سانپ کے سبھا دئے غلبہ  
پایا ہے۔ اس لئے تو سانپ مہا جارا رے مہا بیج بالہاں  
کی پیچ ٹوٹی کو باکرسی پڑے بھاری درخت کی کھوہ میں جارہ  
ہا ہا کار کینہہ گرو وارن من جو ساپ  
کیت مہی بلو ک اتی اڑو اچھا پناپ  
شوجی کے اس بھیا نک شاپ کو شکر گرجی ہا ہا کاد  
کرنے لگے۔ مجھے کاہتا تو اویکھ کر اُن کے سردے میں بجد  
کلیش بڑھا۔ ۱۰۸

گرد و دت میریم دوج سو سٹھ گرجی  
جے کرت گد گد شوبہ سٹھ گرجی مورو  
پریم کے ساتھ دت دت کر کے وہ برہمن شری شوجی  
مہاراج کے سامنے ہاتھ جوڑ کر میری بھتیگر گیتی کو دھا کر گد گد  
بانی سے بنی (پر دھضا) کرنے لگے۔ ۱۰۹

نما میش میشان روان رویم۔ بھیم دیاکم برہم دیو سو موم  
نجم برہم زرو کیم۔ زریہم۔ چڈا کا شتم آکاش واکم جے اتم  
ہے مکتی روپ، دیایک، برہم اور دیو سٹھ پالیاں  
دشا کے لیو اور سب کے مالک شری مہا دیو جی انہاں آپ  
کو نمکا کرتا ہوں۔ آپ سو تھو را زو دھیا ہیں۔ زنگن ہیں  
نمو کلب رھیل دھت، اچھا دھت، چڈا تند سٹھ پ آکاش  
ہیں۔ آپ آکاش میں بھی دیایک ہیں۔ آپ کو میں بھیجتا ہوں  
نرکا رام اوکا مٹو لم کریم۔ گرا گیان کو تیتیم ایشیم کریشیم  
کرالم جہا کال کاکم کر بالم۔ گنا گار سنمار پارم تھو اہم  
نرکا بار اوکا مٹو مٹو، تیشو گنڈ سے چے، بانی  
گیان اور اندر دیوں سے پرے ییادش کے سوامی، وکرال اچھیلانک  
مہا کال کے بھی کال، کرناو گول کے گھر سٹھ سٹھ پرے  
آپ لیو کو میں نمکا کرتا ہوں۔ ۱۱۰  
نشا اور سٹھ کاش گوم بھیم۔ جتو بھوت گیتی پر بھا شری شری





ساب انوکھہ تھوئے جیسے نانتھہ تھوئے ہیں کال  
ہے دیندیاں بھگوان شنکر جی اب اس پر کر پاکیجئے جس  
سے ہے نانتھہ! تھوئے ہی وقت میں شاپ کے پر بھاڑ سے  
پر چھوٹ جائے۔

ابھی کر ہوئے پر م کیلانا۔ سوئی کر ہو اب کر پاندھانا  
بیر کر امن پرست سانی۔ ایوم استوائتی بھٹی نہجہ بانی  
ہے کر پاندھان اب آپ دہی کچھ کیجئے جس سے اس  
کارم کلیان ہو۔ دوسروں کی بھادنا سے پری پورن برہمن کے بچوں

کو سنکر بھیراکاش بانی ہوئی "ایسا ہی ہو" ۱  
جہلی کیپنہ ایسے دارن پایا۔ میں نیچی دینہ کرپ کر سہا پا  
نہری تمہارے دھتا دیکھی۔ کہہ سوں ابھی پر کر پاندھانی  
اگر چاس نے بڑا بھاری پاپ کیا ہے۔ اور میں نے بھی  
کرودھ کے مارے اسے شاپ دیا ہے۔ تو بھی تمہاری نیکی کاخیل  
کرتے ہوئے ہیں اس پر بہت زیادہ کر پا کر ڈل گا۔ ۲

چھریل بے پر اکیاری۔ تے دوج مہوی پر یہ جنتا کھاری  
موتھراپ دوج میرتھ نہ جائی۔ جنم سہس اوسہ یہ پانیسی  
ہے برہمن! جو لوگ گناہاں اور دوسروں کی بھلائی کرنے  
دلے ہوتے ہیں۔ وہ مجھے کھر کے دشمن شری رام جی کے سمان پیارے  
ہوتے ہیں۔ ہے برہمن! میرا شاپ دینتھہ نہیں جاسکتا۔ میرا رحم  
تو فروری پائے گا۔ ۳

جنت مرث دھمہ دھمہ ہوئی۔ ابھی سولہوی نہیں بیاب ہی سوئی  
کو پھول جنم شے ہی نہیں کیلانا۔ من ہی سو دھم جنم پر وانا  
لیکن جنتے اور مرتے وقت جو ناقابل برداشت دھم ہوتا ہے  
اس کو وہ دھم دھم بھی محسوس نہ ہوگا۔ اور نہ ہی کسی جنم میں اس کا گیان  
پائے گا۔ ہے شورو! میرے برائے بچوں کو سن۔ ۴

دھم دھم جنم تو بھیندو۔ پنی میں مہم سیوا من دھو  
بدری پر بھاوا انوکھہ موریں۔ رام بھگتی ایسی اور تو رہیں  
ایک تو میرا جنم شری دھم نانتھہ جی کی نگری میں ہوا پھر تو  
نے میری سیوا میں لگایا۔ ایدھیا پوری کے بھاد اور میری کرپا  
سے تیرے پردے میں رام جی کے متیں بھگت ہوا ہوئی۔

سنو من جنم ستیاب بھائی۔ ہری تو شربرت دوج سیوکائی  
اب جن کر ہی میرا پسانا۔ جانیو سبذ انت سمانا  
ہے بھائی! اب میری سچی بات سن۔ بھگوان کو یہ سن کر نے  
کے لئے برہمنوں کی سیوا ہی سب سے اتم سادھن ہے۔ اب کبھی  
برہمنوں کی تنہک نہ کرنا۔ سنوئی کو انت بھگوان کا ہی ندپ سمجھنا۔ ۵  
اندھ کھس مہم ٹول لبالا۔ کال دندہ ہری چسک کر الا  
جہراہہ کہ مارا نہیں مرے۔ بیر دردہ پاوک سو جہرے  
اندھ کے بھرا اور میرے دیشال ترشول، کال کے دند اور شری  
ہری کے سدرشن چکر کے مارے بھی جو نہیں مڑنا۔ وہ بھی برہمنوں سے

ذیر کرنے کی انگی میں دگھہ ہو جاتا ہے۔ ۶  
اس بیگ راکھو سن ماہیں۔ تمہہ کہہ جگ دھو کچھ نہا میں  
اور وایک اسٹش موری۔ اپرت ہت گتی ہو تھی توری  
من میں ایسا دجا رکھنا۔ پھر تمہارے لئے دنیا میں کچھ بھی  
دولہ نہیں ہوگا۔ میرا ایک اور بھی آشیراد ہے کہ تجھے ہر جگہ ہی کامیابی  
ہوگا! اپرت ہت شبد کے وارنہ ہیں "سجے" اور "نذر دکانوا"  
اس واسطے یا تو یہ ارتھ ہو سکتا ہے کہ ہر جگہ تیری جے مہم کی یا یہ کہ تو  
ہر جگہ بے روک ٹوک جاسکے گا!

سنو من جنم ہرش گراہیم استوائتی بھاش  
مہم پر پودھ کیل گراہیم بھو جرن اور راکھ  
شوجی کی اس آکاش بانی کو سنکر گرو جی ہمارا ج پست ہو گئے  
اور اب ہی ہو۔ کہہ کر مجھے بہت سہجی کر اور شوجی کے چروں کا دھیان  
ہوے میں کرتے ہوئے اپنے گھر گئے۔ ۱۰۹

پر برت کال بندھ گری جائے بھتیو میں سال  
پنی پر یاس تو تن بھتیو گئیں کچھ کمال  
کال کی پریرتا سے میں بندھیا چل میں جا کر سانپ بندھ  
کچھ کال کے لید لیر کسی تکلیف کے نہیں تے دوسانپ کا شریہ  
چھوڑ دیا۔ ۱۰۹

جوتی تن دھو پھول نچوئل پنی انا یاس ہری جلان  
جئے تو تن پٹ پھر سے پھر سے پھر سے پھر سے  
ہے دھن بھگوان کے دامن گرو جی! میں جو بھی شریہ





میں کوئی بھید نہیں ویسے ہی تیرے آتما اور برہم میں کوئی بھید نہیں  
تو آتم سرور سے وہ برہم ہی ہے۔ ۲۰۱۔ ۲

بیدار بھانت مٹی سمجھا دے۔ نرگن مت مہرہ نہ ادا  
پتی ہیں کہیں نانی پائسیا۔ سگن اپا سن کہ ہو مٹسیا  
منیشور نے مجھے بہت طرح سے آپش کر کے سمجھانا چاہا۔

لیکن یہ نرگن مت میری سمجھ میں نہیں بیٹھانے میں پھر مٹی کے چولہے  
میں سر جھکا کر کہا۔ ہے منیشور! مجھے سگن برہم کی آپا بنا کا آپش کیجئے  
رام جگتی جل مہ من مینا۔ کے بلکا مٹی مٹس پر مینا  
سوئی آپا پس کہ ہو کر دایا۔ پنج مینہہ و بھووں رگھو راپا  
میرا من شری رام جی کی بھٹی رگھو جی کی بھلی ہے۔ ہے بھجڑ  
منیشور! پھر من کیسے ان سے الگ ہو سکتا ہے۔ آپ کر یا کر کے  
مجھے وہی آپش کیجئے۔ جس سے کہ میں شری رگھو ناتھ جی کے درشن  
اپنی آنکھوں سے کروں۔ ۵

پھر لو جن بلوک ادھسیا۔ تب مٹسوں نرگن آپا  
مٹی بھی کہہ مری کھٹا لوپا۔ کھٹا سگن مت اگن نر و پا  
پہلے اپنی آنکھوں سے جی پھر کر شری ایدھیا ناتھ کے درشن  
کر دے۔ تب نرگن برہم کا آپش سنوں گا۔ مٹی نے پھر بے مثال ہری  
کھٹا ہی اور سگن مت کا کھٹن کر کے نرگن مت کا مٹن کیا۔ ۶  
تب میں نرگن مت کر دوسری۔ سگن نر و پوں کر مٹھ بھو مری  
اتر پتی اتر میں کینہسا۔ مٹی تن بھجے کر دھ کے چنہا ہا  
تب میں نرگن مت کا کھٹن کر کے سگن مت کا مٹن  
کرنے لگا۔ میں نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ اس سے مٹی کے شری

میں کر دھ کے چنہا (نشانیاں) پیدا ہو گئے۔ ۷  
سنو پر بھج بہت او گیا کیس۔ اپن کج کر دھ گیا نہہ کے مٹس  
اتی مٹش جوں کر کوئی۔ اٹل پر گٹ چندن تے ہوئی  
ہے پھو! سٹے، بار بار ایمان کرنے پر گینوں کے من میں  
بھی کر دھ پڑھاتا ہے۔ مار کوئی چندن کی لکڑی کو بار بار رگھو تاہی  
جائے تو اس سے بھی اتنی پرگٹ ہو جاتی ہے۔ ۸

بار بار سکو پ مٹی کر سے نر وین گیان  
میں اپن من بھج نہ کر دھ لو مان

دیکھ چرن سر و نا یو جن کہو اتی دین  
مید پر بت کی چرئی پر بڑ کے سائے تے تو ش نامی مٹی  
بیٹھے تھے۔ انہیں دیکھ کر میں نے ان کے چہروں میں سر جھکا یا اور طبی  
آدھتیا سے دین چن کہے۔

ن من مچن بنیت مر دھ مٹی کر پال کھگ راج  
موسی ساد پر پخت بھجے دوج آپو کیہی کاج  
ہے بھجی راج! میرے بے حد عاجزانہ اور ملاحت بھرے  
بچن سکر پالو مٹی مچر سے بڑے اور کے ساتھ پوچھنے لگے۔ ہے برہن!

آپ یہاں کس مطلب کے لئے آئے ہو؟ ۱۰  
تب میں کہا کہ یا ندھی تمہیں سر جھج سجان  
سگن برہم اور دھن موسی کہ ہو بھگوان  
تب میں نے کہا۔ ہے کہ پان دھان! آپ سب کو چر جانے  
ولے ہیں۔ اور چر ہیں۔ ہے بھو ان! آپ مجھے سگن برہم کی ارادھنا کا  
آپش کیجئے۔ ۱۱

تب مٹس رگھو مٹی گن کا کھٹا۔ کہے کھجک ساد کھگ ناتھا  
برہم گیان مت مٹی بجیانی۔ موسی پر م ادھیکاری جانی  
لاگے کرن برہم آپا۔ راج ادویت اگن ہر دیبا  
اکل انیہ نام ارد پا۔ الو بھو مہ بھٹا الو پا  
من گو تیت امل اناسی۔ نر و کار نر دھ مٹی سکھ راسی  
سون میں تاسی تو ہی نہیں بھیل۔ باری سچ اد کا وہیں بید  
تب ہے بھجی راج! منیشور نے مجھے شری رگھو ناتھ جی کے  
گٹوں کی کچھ کھٹائیں شرو دھا کے ساتھ کہہ سنائیں۔ پھر وہ برہم گیان میں  
لین تھو دیتا مٹی مجھے آتم ادھکاری جان کر برہم گیان کا آپش کرنے  
لگے کہ وہ برہم اجندا، ادویت رادھ لاشریک (نرگن اور ہر دھ سے کا  
مواہی ہے۔ کلا اتیت رادھتات کسی بھی بدھی آدمی کلا سے اس کا  
پار نہیں پایا جا سکتا) کا منا بہت، نام بہت، رپ بہت یعنی  
زاکار، الو بھو سے جاننے بولگیہ، اکھنڈ اد بے مثال ہے۔ وہ  
من اور اندریوں سے پر ہے۔ نرل اندر دناشی ہے۔ نر و کار  
سیما بہت (غیر محدود) اور سکھ کا گھر ہے۔ دیدیا سکتے ہیں۔  
کہ ایک مارتوہ برہم ہی تیرے آتما ہیں۔ جیسے سمندر اور اس کی لہر



منی کرو دھ کے ساتھ تلخی کی حالت میں بھی بار بار مجھ کو  
گیان سمجھانے لگے۔ تب میں بیٹھا بیٹھا اپنے من میں طرح طرح کے  
خیالی پلاؤ کرنے لگا۔ ۱۱

کرو دھ کہ دوشیت بدھی بنو دوشیت کہ بنو اگیان

ما یا اگیان پر بھین جڑ جیو کہ ایس سمان

کہ بنا دوشی کے خیال کے کرو دھ کیسا اور اگیان کے بغیر دوشی

کا خیال کیسے ہو سکتا ہے؟ ما یا کے دوش رہنے والا جڑ اور چھ جیو

کیا کبھی انشور کے برابر ہو سکتا ہے؟ ۱۱

کہہ نہیں کہ دھ سب کہ بہت نکالیں نہ ہی کہ دیور پر منی جاکیں

پر در دوشی کی جو میں لسنکا - گاھی جی کہ رہیں اگیانکا

سب کی بھلائی کرنے والے کو کیا کبھی دھ ہو سکتا ہے؟

جس کے پاس پاس منی جو اس کے پاس کیا کبھی کنگالی بھر سکتی ہے؟

دوسروں سے دیر بڑھانے والا کیا کبھی نڈرا دیر بے دھڑک رہ سکتا ہے؟

اور کام میں اندھا کیا کبھی بے داغ رہ سکتا ہے؟

بنس کہیرہ دوج انتہ کینہیں - کرم کہ ہو میں سورویہ کی جینیں

کا چھ منی کہ کھل سنگ جانی - سچ گئی پاؤ کہ پر تر یا گاھی

بھین کا جڑا کرنے سے کیا کبھی دوش رہ سکتا ہے - کیا آتم گیان

ہو جانے پر کاموں میں رغبت رہ سکتی ہے؟ بدوں کی محبت سے

کیا کبھی کسی کی آتم بدھی سہی ہے؟ کیا پرانی سنری کے پانچ کام پڑی

سے جانے والا کبھی آتم گئی پا سکتا ہے؟

مجھو کہ پر میں پر ماتما بندک - کبھی کہ ہو میں کہہ ہوں ہری بندک

راج چکر رہتی نینتی بنو جانیس - اگہ کہ رہیں ہری جرت بھانیس

پر ماتما کے سر دیو کو جاننے والا کیا کبھی جنم مرن سلسلہ

میں پڑ سکتا ہے؟ کیا بھگوان کی بند کرنے والا پرش کبھی بھگوان

ہے؟ کیا نیتی کو جانے بغیر راج ہو سکتا ہے؟ بھگوان کی بیداری کی کھلا

کا دین کرنے پر کیا کبھی باب نزدیک چٹک سکتا ہے؟ ۱۲

پاؤں جس کہ پیسہ بنو ہوئی - بنو اگہ جن کہ یاد سے کوئی نہ

لاچہ کہ کچھ ہری بھگوان سمانا - جیہی گا د میں شری سنت پانا

بنیائیں کرم کئے کیا کبھی پویش بل سکتا ہے؟ نیا پائے

بھی کیا کوئی بنام ہو سکتا ہے؟ شری ہری کی بھگوان کے برابر جس کی

مہما کہ دید سنت اور بیان گانے میں کیا کوئی دوسرا لہجہ بھی ہے؟

ہانی کہ جگ ایہی سم کچھ بھائی - بھجیجے نہ رام ہی زرتن پانی

اگہ کہ پنتا سم کچھ آنا - دہرم کہ دیو اس میں ہری جانا

منش جنم پا کر بھی شری رام جی کا بھجن نہ کرنا کیا اس کے برابر

بھی دنیا میں کوئی دوسری ہانی ہے؟ چلی کرنے کے برابر کیا کوئی دوسرا

پاپ ہے؟ اور ہے رشتہ بھگوان کے واسن! دیا کے برابر کیا کوئی

دوسرا دھرم ہے؟ ۱۳

ایہی بدھی اہت بھگوان من گنیوں - منی اپدیس نہ ساد سنیوں

نی دوسرے کچھ میں بدو یا - تب منی بونو بچن سکوپا

اس پر کارمن میں نہیں بے شمار دایس چھانتا تھا اور شری

کھے ساتھ منی کے اپدیس کو نہیں سٹتا تھا - بار بار میں سگن بکشت کامن

کرنا تھا تب منی کرو دھ کے ساتھ بچن بولے - ۱۴

ٹوڑ دھ پر م سچ دیوں نہ مانس - آتر پرتی آتر بہنہ انس

ستینہ بچن لبواس نہ کر ہی - بالیں اوسب ہی نے شری

ارے ٹوڑ دھ! میں تجھے سب سے آتم اپدیش دیتا ہوں - تو

بھی تو کسے نہیں مانتا بہت سی بلیں چھانتا ہے اور تو کی بہ ترکی جواب

دیتا ہے، میرے ستینہ بچن پر دشواس نہیں کرنا - کوڑے کی طرح بھی

سے دیتا ہے - ۱۵

بسطہ سچو تو ہر وہ لبسالا، سپد ہو ہتی بچھی چنڈالا

پینہ شراب میں پس چڑھائی، تہیں کچھ بچھے نہ دنیا آئی

ارے مڑو کہ اتیرے ہرے میں اپنے بکشت کا بڑا بھائی

سچ ہے راہ قحط تو اپنے مت کو بندھ کرنے کے لئے بڑا

بھاری سچہ کر رہا ہے، اس لئے تو جلدی چنڈال بھی کو آہر جاہی

نئے منی کے شباب کو آتم کے ساتھ سر بچڑھا گیا - مجھے نہ تو

کچھ بچھے تھا اور نہ ہی اس شباب کا کوئی دھک تھا -

نرت بھٹیوں میں گانگ تب نی منی پد سرونائی

سم رام رگھو منس منی پرشت چلیں اڈائی

تب میں خود ہی کو آہر گیا - پھر منی کے چرنوں میں سر بھکا

کر اور بھوکے کے سر تاج شری رام جی کا سمن کر کے میں پرست ہونکر

۱۱۲ - ۱۱۳

مٹی نے کچھ دقت تک مجھے اپنے پاس رکھا۔ تب انہوں نے  
شری رام چرت مانس مجھ سے کہا۔ بڑے آدر کے ساتھ مجھے یہ کہنا  
سنائی۔ تب پھر مٹی بندرانی بولے۔ ۵

رام چرت سرگیت سہاوا۔ سمجھو پر ساد قرات میں پاوا  
نہی ہی بج جگت رام کر خانی۔ تانیں میں سب مہیوں بکھانی  
ہے تانت ایسند اور گیت رپا سار۔ رام چرت مانس  
میں نے شری شوجی کی کرپا سے پایا تھا۔ تجھے شری رام جی کا  
بج جگت جان کر ہی میں نے تمہیں اس کی کھتا دستار سے کہہ سائی ہے  
رام بھگتی جنہ کس ارنائی میں۔ تمہیں نہ تانت کیسے نہ تہہ پامیں  
مٹی موسیٰ بیدہ بھانت سمجھاوا۔ میں سپریم جی پد سبر و ناوا  
ہے تانت اجن کے ہر دے میں شری رام جی کی بھگتی  
نہیں ہے۔ ان کے سامنے اسے کبھی بھی نہ کہنا۔ مٹی نے مجھے بہت  
طرح سے سمجھایا۔ تب میں نے بڑے پریم کے ساتھ مٹی کے

چروں میں سر نہایا۔ ۶

بج کرمل پرین مم سیسا۔ سر شبت اسیش دینہہ منسیا  
رام بھگتی ابرل اور قوریں۔ بسہی سدا پر ساد اب مودیں  
مٹی نے اپنے کمل کے سمان مندر رہا غفل کو میرے  
سر پر پھرا اور پرست ہو کر مجھے آنند وادی کہ اب میری کرپا سے

نیرے ہر دے میں شری رام چند جی کی گودھ بھگتی سدا ہی رہی۔ ۸

سدا رام پریم ہو ہو ہو تمہے سمجھ گن بھون امان

کام روپ اچھا من گیان براگ بدھان

تم سدا شری رام جی کے پیارے ہوؤ اور شہج گنوں کے

دھام اور مان رہت ہوؤ۔ اپنی مرضی مطابق روپ دھارن کرنے

میں شکتی والے۔ اپنی مرضی سے اپنا شریر چھوڑنے والے اور گیان

دیراگہ کے بھندار ہوؤ۔ ۱۱۳

جیہیں آنندرم تمہے لب لب نہی سمرت شری بھگت

بیاب ہی تمہے نہ ابدیا جو جن ایک پر جنت

جس استھان میں تم بھگوان کا سمن کرتے ہوئے ہا کر دگے

اُس استھان میں جا کر اس کی دندی تک نایا اور مودہ ہی بھگت

سکین گے۔

اُما جے رام چرن رت بگت کام ند کر دودھ

بج پر بھو منے دیکھیں جگت کیہیں کر ہیں برودھ

بشو جی کہتے ہیں۔ ہے بارتی! جنہیں شری رام جی کے چروں

میں بھوم ہے اور کام، انگار اور کر دودھ سے جو رہت ہیں۔ جو

جگت کو بھگت سروپ ہی دیکھتے ہیں۔ پھر وہ کس سے کر دودھ

کر ہیں۔ جب کر کوئی دوسرا ہے ہی نہیں۔ ۱۱۶

سنو کھگس نہیں کچھ شری دوشن۔ اُر پریرک گھو منس بھو شن۔

کر پانندھو مٹی مٹی کر بھوری۔ لینہی پریم پرچھا موری

ہے پیچھی راج اسنے۔ اس میں ریشی جی کا کوئی دوش نہیں ہے

رگھو ل کے سرتاج شری رام جی سب کے ہر دوں میں پرینا کرنے

والے ہیں۔ کرپا سا کر بھگوان شری رام نے مٹی کی بدھی کو بھو کر دیا

اور اس طرح پریم کی پرکھتا را دنا میں ہے۔ ۱

من بج کر م مٹی بج جن مانا۔ مٹی مٹی بی بھیری بھگوانا

پیشی مہم بہت سبکتا دیکھی۔ رام چرن لبو اس لبیشی

من، بچن اور کر م سے جب بھگوان نے مجھے اپنا سچا

سویک جانا۔ تب انہوں نے مٹی کی بدھی کو پیلٹ دیا۔ ریشی نے

جب میری اتنی بڑی بہن شیوا بھو نخل اتوت برداشت اور شری

رام جی کے چروں پر میرے حد بھو اس دیکھا۔ ۲

اتی لبسے نہی پچھا تائی۔ سدا مٹی مود ہی لینہہ لولائی

مم پر توشن بیدھ بھی کینہا۔ سر شبت رام منتر تب دینہا

تب تو ان کو بڑا دکھ ہوا۔ انہوں نے بار بار پچھا کر مجھے آند

کے ساتھ اپنے پاس بلا لیا۔ بہت طرح سے میری دھیر ج بدھائی

اور پرین ہو کر مجھے رام منتر دیا۔ ۳

بالک روپ رام کر دھیا نا۔ کہیو موسیٰ مٹی کر پاندھانا

سندھ سکھد موسیٰ اتی بھاوا۔ سو پرچھ میں میں تمہے ہی سناوا

میر کر پاندھان مٹی نے بالک روپ شری رام چند جی کا

دھیان کرنے کو کہا سندھ اور سکھ دینے والا شری رام جی کا یہ دھیان

مجھے بہت ہی اچھا لگا۔ وہ میں پہلے ہی آپ کو سن چکا ہوں۔ ۴

مٹی موسیٰ کچھک کال تہہ را کھا۔ رام چرت مانس تب بھگھا

سدا مود ہی یہ کھتا سنائی۔ مٹی بولے مٹی کر اس مہان



کال کریم گن دوش سجادہ کیچھو دوش تھم ہی نہ بیاب ہی کاؤ  
 رام رہیہ لیت یچی نانا گیت پر گٹ انہاسل چرانا  
 کال کریم گن دوش سجادہ سے پیدا ہونے والے  
 سب دیکھوں ہی سکتے تھے کسی کو لڑ بھی دیکھ نہ سکتا کیگا۔ طرح طرح  
 کے سندھو شری رام جی کی گیت اور پرکش ہیں۔

نوشرم تھم جانب سب سو۔ نت تو نیم رام پل ہوؤ  
 جواچھا کر پھو من ماہیں۔ مہری پر سادہ کچھ در لیکھ نامیں  
 تم ان سب کو سچ ہی پر با حاد کے شری رام جی کے  
 چوں میں تھا ایت نیاریم بھقتار ہے کہ سچ تم من میں اچھا  
 کو گے۔ شری بری کی کرپا سے تھم سے لے تھدی اچھا پوشتی  
 کے لے کچھ بھی جو لیکھ نہ ہوگا۔

من جی اسٹش سٹو منی وچلار بریم گن گبیر  
 ایوم اسٹو تو بیک منی گبیر۔ یہ ہم بھگت کر من بانی  
 ہے وچیر جی کر جی امنی کی اس اشیرادہ کو سٹو  
 آکاش میں گبیر (سجید) بریم بانی جونی کو سہ گیا ہی منی اچو کچھ  
 تم نے جن کہے ہیں۔ سب ستیہ مہلی گے۔ یہ کریم من اور جن  
 سے میل لگت ہے۔

من نہ کر امش مودی بھو۔ پریم گن سب سنیہ گبیر  
 کر منی منی سب سنیہ بانی۔ پل سٹو جی منی سنیہ بانی  
 ہر ش بہت اچھا۔ انہاسل پل سٹو پل سٹو پل سٹو پل سٹو  
 اہاں بہت مہی سٹو گبیر ایسا۔ سب سنیہ سنیہ سنیہ سنیہ  
 آتش بانی سٹو گبیر بریم ہو گیا۔ میں پریم میں گن ہو گیا

او جیہ سب شک و شہات دور ہو گئے اس کے بعد منی کی  
 بار بار جیتی کر کے ان کی آگیا پار ادرن کے چوں کسلوں میں بار۔  
 ہر ش جیت کر پستہ کہ میں جہاں اس آشرم میں آیا۔ وچو شری  
 رام جی کرپا سے جس نے در لیکھ وروان پالیا ہے۔ سچ ہی من  
 مجھے یہاں رہنے ہوئے تائیں کلب گزرتے ہیں۔ ۵-۲  
 کر تیل سدا رگھو منی گن گنا۔ سدا رہیں اہناک سب جانا  
 جب جب ادھ میں رگھو پرا۔ وہو پری وچیت بہت سچ سچ  
 تب تب جائے رام پری رہیوں۔ سب سنیہ لیکھ لیکھ لیکھ لیکھ

پتی اور راکھ رام سسودو دیا۔ پتھ آشرم آؤں کھگ بھو  
 یہاں میں سدا شری رگھو ناتھ جی کے گن گان کرنا رہتا  
 چوں۔ پتھ پتھ شری شری سب سنیہ ہیں۔ ایدو جی پوری میں  
 بھگتوں کی بھلائی کے لئے جب جب شری رگھو دیو جی من  
 شری رہا دن کرتے ہیں۔ تب تب میں جا کر ایدو جی پوری  
 میں رہتا ہوں اور ان کی بال لیلوں کو دیکھ کر آندہ کو پامیت  
 ہوتا ہوں۔ سچ ہی راج۔ اچھ شری رام جی کے بال روک  
 دھیان ہر دے میں دھان کر کے منی لپے آشرم میں آ  
 جاتا ہوں۔ ۵-۴

کھنکا سکل میں تھم ہی سنیہ۔ گان دہیہ جی کا من بانی  
 کہیوں تانتا سب پر تن تھا ہی۔ رام بھگت مہمانی بھوانی  
 علی طرح میں نے کوئے کا شری پایا۔ وہ سب کھنکا  
 میں نے آپ کہہ سنا۔ سب تانتا میں نے آپ کے  
 سب پشوں کے اتر کہہ دیئے ہیں۔ یہ سب کچھ شری رام جی  
 کی بھگت کی مہمانی بتا رہے۔ ۵-۵

تالے یہ تن مہی پر یہ بھو رام پریہ  
 رنج پو بھو درسن پائوں کے سکل سنیہ  
 مجھے اس کوئے کے شری سے اس لئے پیار ہے کہ  
 اس شری میں ہی مجھے شری رام جی کے چوں میں پریم پاپت ہوا  
 اس شری میں ہی میں نے اپنے پو بھو کے درشن پائے ادیری  
 سب شکا میں مٹ گئیں۔ ۱۱-۲

ماں پاراٹن

املیواں وکرم

بھگت پچھ سٹو کر رہیوں دینہ ہا رہی سب  
 منی در لیکھ پائوں دیکھو بھجن پرتا سب  
 بھگت پیش پر سٹو کر کے میں دھارہ جس سے ہری اوش





یہاں میں دیکھتی تھی کہ اور نہ گیان کا ہی کچھ پکچھات (طرغدار) کرتا ہوں۔ وید پران اور سنوں کا ہی مست پیش کرتا ہوں۔ ہے سانہیں کے دشمن گرہی اور ایک نرالی ریت ہے کہ ایک استری کے روپ پر دوسری استری موبہت نہیں ہوتی۔ ۱۰

مایا بھگتی سنہو غمہ دوو۔ ناری پرگٹانے سب کو دے پنی رگھو پیری بھگتی چاری۔ مایا کھل نرنگی چاری آپ سنئے مایا اور بھگتی یہ دو ہی استری جاتی ہیں اسے سب کوئی جانتے ہیں۔ پھر شری رگھو پیری کو بھی بھگتی چاری ہے

مایا بھگتی تو یقیناً ناچنے والی تھی ہے۔ ۲۰

بھگتی ہی سانو گول رگھو دیا۔ تاتے تھی ڈستی اتی مایا رام بھگتی نزو پیم نرو پا دھی۔ بسے جاس ایدا ابا دھی شری رگھو ناتھ جی بھگتی پر پڑا پرسن رہتے ہیں۔ اسی کارن سے مایا بھگت سے بے حد درتی تھی ہے۔ جس کے من میں شری رام جی کی بے مثال زردگیں بھگتی بنا کسی روک ٹوک کے بستی ہے۔ ۳۰

تھی بلوک مایا سکچائی۔ کر نہ سکے کچھ پنج پر بھگتی تھی اس بچار جے تھی بگیا تھی۔ جوا پریں بھگتی شکل شکھ کھانی اسے دیکھ کر مایا شرماتا جاتی ہے۔ وہ اس پر اپنا کچھ پھینکا نہیں ڈال سکتی۔ ایسا دھار کہی جو آتم دیتا مٹی میں ہیں وہ بھی سب سکھوں کی کھان بھگتی کی ہی یا چنانہ کھانا کرتے ہیں۔ ۴۰

یہ دہریر رگھو ناتھ کر مجب نہ جانے کوئے جو جانے رگھو تھی کر پانچا بیہوں موہ نہ ہوئے شری رگھو ناتھ جی کے اس گورھ پھید کو کوئی جلدی نہیں جان پاتا۔ جو پرسن شری رگھو ناتھ جی کی کہ پلے سے اسے جان جاتا ہے۔ اسے تو پسینے میں بھی موہ نہیں ہوتا۔ ۱۱۴

ادو گیان بھگتی کر بھید سنہو سپرین جو من ہوئے رام پد پریتی سدا اچھین ہے پڑ گریہ گیان اور بھگتی نہیں جوا اور بھید ہے وہ بھی سنئے جس کے سنئے سے شری رام کے چروں میں سدا اٹوٹ پرتی ہو جاتی ہے۔ ۱۱۶

سنہونات یہ اکتھ کہانی۔ سمجھت بنے شہائے بھگانی

ایشور انس جیو انا کسی۔ چین امل سچ سکھ راسی ہے تات! اس اکتھینہ (نکٹے نو گہ) کھانی کو سنئے۔ یہ سمجھے ہی بنتی ہے کہی نہیں جاسکتی جیو ایشور کا ہی ایش ہے۔ یہ ادناشی ہے اچتین وشدتہ ہے اور سبھاو سے ہی آندہ سوپ ہے۔ ۱

سو مایا بس جھینو گوسا نہیں۔ بندھینو کیر مرگٹ کی نا نہیں جڑ چتین گر نکتی پر گئی۔ جیو پنی مرشا چھوٹ ٹٹ ٹٹ ٹٹ ہے گو سانی! وہ طوطے اور بندر کی طرح خود ہی مایا کے دس ہر کارفتات مایا کے موہ میں پھنس کر بندھ گیا رگھو طے اور بندر کو لگے میں رستی باندھ کر اگر بہت دیر رکھیں۔ اور اس کے بعد ان کے گھسے سے رستی کھیل لیں۔ تو وہ بھاگتے نہیں۔ انہیں یہ متعیا بھرم بنا دیتا ہے کہ ہمارے گھسے میں اب بھی رستی بندھی ہوئی ہے اس پکا دھڑ بڑ مایا اور چتین جیو میں آپس میں گانٹھ پڑ گئی۔ اگرچہ ان دونوں میں گانٹھ دیر بدشتہ متعیا ہی ہے۔ رکیو نہ جڑ اور چتین کا ملاپ سیتہ نہیں ہو سکتا۔ جڑ بڑ ہی رہتا ہے اور چتین چتین ہی۔ ستھتی اور گتی کی بھانت ان دونوں کا سبھاو سے ہی درودھ ہونے کے کارن ان کا سنچوک سیتہ نہیں ہو سکتا۔ ان پڑش اور ٹھونڈ کی بھانت متعیا سمجھو جو کہتا ہے (تو بھی اس گانٹھ کھٹنے میں بڑی مشکلات ہیں) تب کے جیو جیو سنساری۔ چھوٹ نہ گر نکتی نہ ہوئے سکھاری شرتی پران بھہ کہیو آپائی۔ چھوٹ نہ لو حک اداک جھائی تب سے ہی جیو سنساری ہو گیا۔ اب نہ تو یہ متعیا گانٹھ کھٹتی ہے اور نہ ہی یہ سکھی ہو تلبے دید پکڑوں میں بہت سے آپاٹے کہے ہیں۔ پر وہ گانٹھ دیتھارنہ گیان نہ ہونے کے کارن کھٹتی نہیں بلکہ الٹی زیادہ سے زیادہ الجھتی جاتی ہے۔ ۳۰

جیو ہر دے تم موہ بیشی۔ گر نکتی چھوٹ کیے پر سے نہ دیکھی اس سنچوک اس جب کرئی۔ تہوں کدا چت سو نزو ارئی! جیو کے ہر دے میں موہ روپی ہا اندھ کار چھا رہا ہے اس لئے یہ گانٹھ اسے نظر ہی نہیں آتی پھر کھٹے تو کیسے رجب تک جیو اس گانٹھ کو نہیں دیکھ پاتا۔ ادھات جوب تک وہ مایا نڈی جڑ شریر کے ساتھ اپنے سنچوک کو سچا سمجھ کر شریر ہی بن بیٹھا ہے تب تک یہ متعیا گانٹھ بھی متعیا سنچوک بھی نہیں چھوٹتا۔ کیونکہ متعیا رستہ







پریم بد بے حدود لہو ہے۔ لیکن بے گوسائیں! وہی موش رُوپی پریم پد شری  
رام جی کے بھجن کرنے سے بنا چاہنے کے بھی اپنے آپ آدھ بھگتی ہے  
جیسے نخل جو جل رہا نہ سکا ئی۔ کوٹ بھانٹ کوڈ کرے اپائی  
تنہا جو چٹکھ سٹو کھکائی۔ وہ نہ سکے ہری بھگتی بھائی  
جیسے وہن کے لیز جل نہیں ٹھہر سکتا۔ خواہ کوئی کھنڈل طرح  
کسی نے کیوں نہ کرے۔ ہے بھی راج! سنئے۔ دیے ہی موش آند

بھی ہری بھگتی کو چھوڑ کر کہیں نہیں رہ سکتا۔ ۳  
اس بجا ہری بھگت سیانے، ممکن زیادہ بھگتی لبھانے  
بھگتی تکر تہو جن پر یا سا۔ سنسرتی مول ابد یا سا  
ایسا و جا کر بدھیاں ہری بھگت بھگتی پرشید ہرے بھگتی  
کوٹھانے میں بھگتی کرنے سے جنم مرن سنسار کی جڑ اودیا بغیر کسی جتن اند  
کوئی محنت کے اپنے آپ ہی لٹ ہوجاتی ہے ۴

بھوجن کرتے ترستی بہت لاگی۔ جسے سوان پچوے جھڑ آگ  
اس ہری بھگتی شکم سکھائی۔ کہ اس ٹھوڑے جا ہی سوکائی  
جیسے بھوجن کو ترستی کے لئے کیا جاتا ہے اور اس بھوجن کو جھڑ  
اگنی (حرارت غریبی) اپنے آپ بغیر کھانے والے کی پیشٹھا کے پچا  
ڈالتی ہے۔ ایسے ہی ہری بھگتی بھی اپنے آپ ہی موش آند کو لاڈالتی  
ہے۔ ایسی آسان اور پریم شکم دینے والی ہری بھگتی جسے اچھی نہ لگے یا  
مٹھ نہ کھان سکا ۵

سینک سید بہاؤ بندہ بھو نہ تر بیے ارگاری  
بھو رام پد بھج اس سدھانت مچساری  
ہے سچوں کے روشن گرو جی! سینک اور سوامی کے بھا کے  
بغیر سنسار رُوپی سندھ بار نہیں کیا جاسکتا۔ ایسا سدھانت و چار کر  
شری رام جی کے چرن کھل کا بھجن کیجئے۔ ۱۱۹

جو چیتن کو جڑ کرے جڑ ہی کرے جیتن  
اس سمرتہ رگھو نایک ہی بھجیں جیتن دھیتن  
جو چیتن کو جڑ کرتے ہیں۔ اور جڑ کو چیتن کرتے ہیں ایسے شری رام جی

پریم شری رگھو ناتھ جی کا جو جیتن کرتے ہیں۔ وہ دھیتن ہیں۔ ۱۱۹  
کہنچوں گیان سدھانت مچساری۔ سنہو بھگتی مٹی کے پرستانی  
رام بھگتی چیتن مٹی سندھ۔ بسے گرو جی کے ار انتر

میں نے گیان کا سدھانت آب کو سمجھا کر کہا۔ ہے اب  
بھگتی رُوپی مٹی کی ہما سنئے۔ شری رام جی کی بھگتی سندھ جتن  
مٹی ہے۔ ہے گرو جی! یہ بھگتی جس کے ہر دے میں سستی ہے۔  
پریم پرکاش رُوپی دن راتی۔ نہیں کچھ چھپتے دیا بھرت بائی  
موہ و درنیکٹ نہیں آوا۔ لوجہ بات نہیں تا ہی بھنڈا  
وہ دن رات پریم پرکاش سب دھتہ ہے۔ اُسے دیکھ  
گھی باتیں کچھ بھی نہیں چلتے۔ کیونکہ مٹی ستم پرکاش ہے! موہ  
اور درد رتا (کنگالی) اس نے نزدیک نہیں آسے۔ کیونکہ جس کے  
پاس مٹی ہو اس کے پاس موہ یعنی ادھیرا کنگالی کیسے رہ سکتی ہے  
ادھیرا رُوپی ہوا اس مٹی کو بچھا نہیں سکتی۔

پہلے اودیا تم سٹ جانی۔ ہا رہیں سکل سلیہ سمدانی  
کھل کام توی ٹھٹھیں جاسیں۔ بسے بھگتی جاگے ار ماہیں  
اس بھگتی رُوپی مٹی کے پرکاش سے اودیا رُوپی مہا بلوان  
ادھیرا مٹ جاتا ہے۔ اور ادھیرا رادی تہنگوں کے سموہ مار مان جاتے  
ہیں۔ جس کے ہر دے میں بھگتی سستی ہے۔ کام آدک و شٹ تو  
اس کے پاس بھی نہیں ٹھہر سکتے۔ ۳

گرل مٹھ جھاسم ادی بہت ہوئی۔ تہی مٹی نوٹھ پاد۔ کوئی نا  
بیا پھیں مانس روگ نہ جھاری۔ جھنڈ کے بسے سب جھوڈ کھاسی  
نہر اس کے لئے امرت اور دشمن وہ صحت بن جاتے ہیں۔

اس مٹی کے بغیر کوئی شکم نہیں پاسکتی۔ جن بھاری مانس روگ کے  
دش میں ہو کر سب جھوڈ کھی ہو سکتے ہیں۔ وہ مانس روگ اسے  
نہیں ستاتے۔ ۴

رام بھگتی مٹی اریس جاگیں۔ دکھ لوہیں نہ سینٹیہوں تاکیں  
چتر مڑ مٹی تھیں جاگ ماہیں جسے مٹی لاگ سچن کر ماہیں  
شری رام بھگتی رُوپی مٹی جس کے ہر دے میں سستی ہے۔ اُسے  
سچے میں مٹی مانس روگ نہیں ہوتا۔ دنیا میں وہ ہی پرش عقندوں  
میں مرنے جاتے ہیں۔ جو اس بھگتی رُوپی مٹی کو حاصل کرنے کے لئے چن  
کرتے ہیں۔ ۵

سو مٹی جی پریگٹ جگ امٹی۔ رام کر یا نو نہیں کو کو امٹی  
سکھم اپاے پائیے کیرے۔ نہ مت بھاگدہیں بھٹ بھیر



دلو تہا ہیں، جو اُس گمان رُوپی مت را چل پر بت کی صفائی سے  
 اس وید رُوپی سمندر کا منتقل کر کے اس میں سے کھتا رُوپی اسوت  
 نکالتے ہیں جس میں بھگتی رُوپی جڑھ رس ہے۔ ۱۲۰  
 برنی چرم اُس گمان میں لکھو جو دلو تہا  
 جے پاٹے سوہری بھگتی دیکھو کھنکھیں بھار  
 ویرا گیدہ کی دھال سے اور گمان کی ٹوڑ سے دلو تہا اور موہ  
 رُوپی دشمنوں کو مار کر جو فتح حاصل کرتی ہے سوہری بھگتی ہی ہے  
 ہے پیچھی راج اُسے وچا کر دیکھئے۔ ۱۲۰

پتی سپریم بولنڈ کھگ راؤ۔ جو کربالی مری اور بھو  
 ناٹھ موہی راج سیدک جانی۔ سپت پرین کم بھو کھانی  
 پیچھی راج گر ٹھہر پریم کے ساتھ بولے۔ ہے کربالو اگر  
 آپ کو مجھ سے پریم ہے۔ تو ہے ناٹھ بھگتی پنا سیدک جانی کر  
 میرے سات پریشوں کے اترو ستار سے کہئے۔ ۱

پر پھنکھیں کہو ناٹھ متی دھیرا۔ سب تے دیکھو کون سریرا  
 بڑو کھو کون کھو بھائی۔ سوہری بھگتی پنا سیدک جانی  
 ہے ناٹھ سب بھگتی دھیرا۔ ہے ناٹھ سب بھگتی دھیرا۔ ہے ناٹھ سب بھگتی دھیرا۔  
 سب سے دلو تہا کون سا شری ہے، پھر سب سے بڑا دلو تہا کون لسا  
 ہے اور بڑا سب کو نسا ہے۔ وہ بھی وچا کر مختصر طور سے کہئے۔ ۲  
 سنت اسنت مرم نہ جانو۔ تنہ کہ سچ بھو بکھا نہو  
 کون نیٹھ شرتی بدت لسا لا۔ کہو کون اکھ پریم کوالا  
 سنت اور اسنت دونوں کے بھید کو آپ جانتے ہی ہیں  
 اُن دونوں کے بھادک گنوں کا درن کہئے پھر یہ بھی بتلائیے کہ وہ بیدل  
 میں کہا ہوا سب سے بڑا نیٹھ کون سا ہے اور سب سے بڑا بھیدک  
 باپ کونسا ہے۔

مانس رنگ کہو سمجھ سانی۔ تنہ سر بگیکر پا دھیکانی  
 تات شہو ساو اتی پریتی۔ میں سچھ پیکر پیکر یہ نیتی  
 پھر مانس رنگوں کو سمجھا کر کہئے۔ آپ سب کچھ جانتے ہیں  
 اور مجھ پر آپ کی بڑی بھاری کر پا بھی ہے کاک بھٹندی جی بولے  
 ہے تات اشر دھو پریم کے ساتھ سنتے! میں یہ نیتی مختصر  
 طور سے کہتا ہوں۔ ۴

اگر چہ منی جگت میں پرگٹ ہے۔ پر شری رام جی کی کرپا  
 کے بنا کہ سے کوئی پا نہیں سکتا۔ اُس کے پانے کے آپاٹے بھی  
 آسان ہی ہیں۔ لیکن بدست منش انہیں ٹھکرا دیتے ہیں۔ ۶  
 باہل پر بت سید پیمانا۔ رام کھنکھ رچا کر نانا  
 مری ستن سستی کڈاری۔ گمان براگ مین اگاری  
 وید پڑان پو تر بت ہیں۔ مری رام جی کی ہمت طرح کی  
 کھنکھیں اُن پر نہیں میں سندھ کھنکھیں رک نہیں! میں بھگوت  
 جگت ان کے بھید کو جانتے داسے ہیں اور سندھ بڑھتی کوال ہے  
 ہے گر جی اگمان اور ویرا گیدہ یہ وہ اُن کی آنکھیں ہیں۔

بھو دھت کھو جے جو پانی، پاد بھگتی منی سب کھانی  
 موہی من پو بھو اس لبو اسما۔ رام تے ادھگ دام کر داسا  
 جو پانی شروہا کے ساتھ تلاش کرتا ہے یہ سب کھوں  
 کی کھان بھگتی رُوپی منی کو پا جاتا ہے۔ ہے پو بھو میرے من میں  
 تو ایسا شوا اس ہے کہ شری رام جی کے جگت شری رام جی سے

بھی طرح کہیں۔ شری رام جی دھیرا۔ لیکن شری رام جی سنت  
 رام جی دھو کھنکھن سچ وچیرا۔ لیکن شری رام جی سنت  
 سب کھیل مری بھگتی شہانی۔ سوہری سنت نہ کا مہل پانی  
 شری رام جی سمندر میں تو دھیرا سنت باہل ہیں شری  
 ہری چندن کے درخت ہیں تو سنت ہوا ہیں۔ سب سادھوں  
 کا پھل سندھ ہری بھگتی ہی ہے اسے سنتوں کے بنامی نے نہیں  
 پایا سنت باہل اس لئے ہیں کہ وہ بادلوں کی بھانت شری  
 رام نتو جھل کو سب کہیں برساتے ہیں اور وہ ہوا اس لئے ہیں  
 کہ ہوا کی بھانت وہ رام رُوپی چندن کرش کی سنگدھ کو سب کہیں  
 پہنچاتے ہیں!

اُس بچار جونی کر سنت سنگا، رام بھگتی تنہی سلیہ بہنگا  
 ایسا وچا کر جو بھی سنتوں کا سنت سنگ کرتا ہے۔ ہے  
 گر جی! اُس کے لئے شری رام جی کی بھگتی کا پانا ٹاڑا ہی آسان ہے  
 برہم بیونڈھی سندھ گمان سنت شرا ہیں  
 کھنکھ سدا متھ کاٹھ بھی بھگتی دھننا جانی ہیں  
 وید سمندر ہے گمان مند باہل پر بت ہے سنت

نق من نہیں کوئی دیہی۔ جیو جیو چر جانت نبھی  
 نک سورگ اپرگ لیتی۔ گیان برک بھکتی سبھ دیہی  
 منش شری کے سمان کوئی شری نہیں ہے چوچو سبھی جیو منش  
 شریک نام کہتے ہیں۔ یہ منش شری میں ہی گیان دور لگی اور بھکتی  
 لی سکتی ہے ۵

سوتن دھرم سہی ابھی نہ جے نہ۔ ہمیں بٹے رت مند مند تر  
 کا پنج کرش جیو لیں نے یہیں۔ کرتے ڈاریم منی یہیں  
 ایسے منش شریک پار بھی جو لوگ شری ہری کا جمن نہیں کرتے  
 اور نہ سے نیچ دے بھو گول میں ڈوبے تے ہیں۔ وہ تو ایسے بڑے  
 ہیں جو پارس منی کرتا ہے سے پچھلے کر اس کے بدلے کا پنج کا  
 مکرہ اٹھاتے ہیں۔ ۶

نہیں دیندہ رسم دکھ جگ ماہی۔ سنت ملن سم سکھ جگ ناہی  
 پر ایچا بچن من کا یا۔ سنت سچ بھگوا دکھ گایا  
 سنسار میں کنگالی سے بڑھ کر کوئی دکھ نہیں ہے اور منتوں  
 کے ملنے کے برابر اور کوئی سکھ نہیں ہے اور ہے تیجی راج امن بچن  
 لغز سے دوسروں کی بھلائی کرنا ہی سنتوں کا سچ بھگوا ہے  
 سنت یہ ہیں دکھ پرست لاگی۔ پردہ کھینچو اسنت ابھلاگی  
 بھوج تر و سم سنت کر پالا۔ پرست نہت سہم منی لیسالا  
 سنت دوسروں کے ہت ارتھ دکھتے ہیں اور بدھنت  
 اسنت (رڑے آدمی) دوسروں کو دکھ پہنچانے کے لئے دکھتے  
 ہیں۔ کہ پاؤ سنت بھوج دھنت کے سمان دوسروں کی بھلائی  
 کے لئے بھاری سے بھاری بناتے ہیں۔

من اپکھل پر بندھن کوئی۔ کھال کدھائے متی سہم منی  
 کھل قیو سوانقہ پر اپکار دی۔ اہی تو شک او ستوا گاری  
 من سکھو دے کی طرح دھشت لوگ دوسروں کو باندھتے  
 ہی ہیں۔ اہم دوسروں کو بندھن میں ڈالنے کے لئے اپنی کھال بچھا  
 کر تکلیف سہر کر جاتے ہیں۔ ہے ساخول کے دشمن گر جی!  
 سٹے وشت بند کسی غرض کے لئے ساپ اور چوہے کی طرح  
 دوسروں کو اپنی پہنچاتے ہیں۔ ۹  
 پر سچا اپنا کس لیا ہیں۔ جسے سنی ہت ہم اپنی بلاریں

وشت اف سے جگ آتی ہفتی۔ جینتیا ہفتی اور ہم گرہ کھتو  
 وہ دوسروں کی خوشحالی کا ناش کر کے خود بھی نشٹ ہو  
 جاتے ہیں۔ جیسے اوسکھیتی کا ناش کر کے خود بھی نشٹ ہو جاتے  
 ہیں۔ دوسروں کا بھٹنا (بھینا بھولنا) مہا بنام نیچ کیتو گرہ  
 (دراستارہ) کے بڑھنے کے سمان دوسروں کے دکھ کا ہی

کامن ہوتا ہے۔ ۱۰  
 سنت او سے سنت سکھ گاری۔ ایسے سکھ جسے اندہ تھاری  
 پریم دھرم شرتی بدت انہسا۔ پر نندا احم اگھ نہ کر لیسا  
 سنتوں کا بڑھنا بھولنا سوا ہی سکھو ایک من تانے جیسے  
 سورج اور چندرما کا طلوع ہونا و شوشو بھر کے لئے سکھ دیتے والا  
 ہے۔ دیوں میں انہسا (من بچن) کرم سے کھی کو سنا نا اہم  
 دھرم مانا گیا ہے اور دوسروں کی نند (عیب جوئی) کے برابر بھاری  
 پاپ نہیں ہے۔

سکر نندک وافر مہی۔ جنم سہسرا پتن سوئی  
 دو ج بندک پتھ ترک بھوگ۔ جگ تنے بالیس سر پتھ  
 بھوجی مہا راج اور گرو کی نند اگر سنا لا منش آئید  
 جنم میں مینڈک کی یونی کو پاپت مہتا ہے۔ اور ہزار برسوں  
 تک اسے مینڈک کی یونی میں ہی بھگنا پڑتا ہے۔ برہمنوں کی  
 نندا کرنے والا منش بہت سے ترک بھوگ کر چھوٹا ہو کر دنیا  
 میں بنتا ہے۔ ۱۲

سر شرتی نندک جے الجھانی۔ ردو دھنک پر ہی تے پانی  
 مہی لوگ سنت نندانت۔ مہو لسا پوہ گیان بھانوکت  
 جو ابھینیان پرش دیو اور دوتاؤں کی نند کرتے ہیں۔ وہ  
 ردو ترک میں گرتے ہیں۔ سنتوں کی سوانندا میں لگے ہوئے پرش  
 لوگ یونی کو پاپت مہتا ہیں۔ جن کے لئے گیان دھپنی سورہ  
 است مہ جانا ہے۔ ادا گیان روپی رازی سے انہیں پریم ہوتا  
 ہے۔ ۱۳

سب کے نند اچے طر کر ہی۔ نئے چکا دھوئے او تر ہی  
 سنہو تات اب بالس روگا۔ جنہن نے دکھ پاد ہیں سب لوگا  
 جو مڑو منش سب کی ہی نندا کرتے ہیں۔ وہ آئید جنم



میں چکر ڈال کر کوئی کو پراپت ہو تے ہیں۔ سبے تانتا! سنئے۔ اب مانس  
 دوگ کہتا ہوں۔ جن سے سب لوگ دکھ پائے ہیں۔ ۱۲  
 موہ کل بیاہ جھٹھ کر مولا، تنہہ نے تھی اچھیں بٹہ سولا  
 کام بات کچھ لو بھرا پارا، کر دھ پتہ نوت چھانی جارا  
 لیکن سب روگوں کی طرح۔ ان روگوں سے بھر پوت  
 دکھ بڑھتے ہیں۔ کام بات رباہ کاروگ (سبے لوگ بڑھتی ہوئی  
 بلغم جیسا اور کھد پت (صفر) سبے جو سدا چھانی کہ جلا کر تانا

۱۵  
 پتی گویاں تینوں چھانی مایچے ستیہ بات دکھدانی  
 ریشے منو منو کر گم تانا۔ تے سب سول تام کو جاتا  
 اگر کہیں تینوں چھانی کام، لو بھ اور دودھ لبات،  
 کھاد، پیتا، مل چاہی تو دکھداتک ستیات کاروگ ہو  
 جاتا ہے۔ جو طرح طرح کی کھتتا سے پراپت ہونے والے روگوں  
 کی فوگمان ہیں۔ وہ سب ان روگوں سے بڑھتا ہوا ہے  
 وہ بے شمار ہیں۔ لیکن کوئی نہیں کر سکتا۔ ۱۶  
 ممتا اور کستہ ارشانی۔ ہرش ایشاد کرہ ہستانی  
 پرشکد ویکھ ہرن ہولی جیسی۔ کشت و ہشتا من کشتانی  
 ممتا واد ہے۔ ہمد خارش ہے، خوشی اور غمی جگے کے  
 گل کشت کشتہ لالا آوی بڑھتے ہوئے روگ ہیں۔ دوسروں کی  
 خوش حال کر دیکھ کر جو میں جھن ہوتی ہے وہ دہکاروگ ہے

۱۷  
 من کاہنٹ بن اور عیا تہن ہی کر دھ ہے۔ ۱۸  
 اسکا لوانی دکھد و مروتا، دھیر کپٹ دمان غیر آ  
 تہر شتا گور پودھی اتی بھاری، تری بدھی ایشا من تجاری  
 اسکا بے حد پیرا ہے۔ دل کٹھیا کا رنگ ہے۔ ترشنا  
 بڑا بھاری جلو وھر رنگ۔ تہن میر کا لکی (دھن، پتر اور تہرت)  
 بڑھی ہوئی خوش ہفت ہی بولن تجاری کاروگ ہے۔ ۱۸  
 جگ بڑھی جو ترشتر ایلیکا۔ ترشتر اکسم کوں کاروگ باتکا  
 ڈاہ اور تھکتا تہر پتر کاسے بجا میں۔ تہن کھان کھن  
 اس پر کاو کے بھانک روگ بے شمار ہیں۔ ۱۹  
 ایک بیاہ جی بس نرم ہیں سے اسدا بھیا دھی

پتر میں سنت جیو کھن سو کے لے اسدا دھی  
 ایک ہی بیماری سے لاچار ہو کر منش مر جاتا ہے۔ پھر یہ  
 تہرت سے کھن روگ ہیں۔ یہ سب روگ سدا ہی جیو کو کشت  
 دے کر تر پاتے رہتے ہیں۔ ایسی حالت میں پھر بھلا وہ کیسے شانت  
 چوت رہ سکتا ہے؟ ۲۱

نیم دھرم آ جا تپ گیان جگہ جپ دان  
 بھلیشہ پچی کو تہن نہیں روگ جاپی ہری جان  
 نیم رمند جیسا شانت آدمی اور ہم مانچھے گرم تپ گیان  
 یگیہ، جپ اور دان وغیرہ کر دوس دو ایلی ہیں۔ سب ہری اہنہ  
 ان سے یہ روگ مگر نہیں ہوتے۔ ۲۱  
 ایسی بڑھی سکل جیو جگ روگی۔ سوک ہرش بھے پرتی ہوگی  
 مانس روگ کچھک نہیں گاسے۔ جوں سب کس لکھ پر لکھ پائے  
 اس پر کاروگیا کے سب لوگ ہی روگی ہیں۔ جو شوک  
 رخمی (ہرش خوشی) اور ا پریم اور دیوگ کے دکھ سے جہ بھی نتر  
 شپے تے ہیں۔ تہن سے کچھ ہی مانس روگوں کا وزن کیا ہے۔ یہ  
 روگ سبھی کہ پتر ایلیا ہے ہیں لیکن کوئی دہلا پرش ہی ان کو

جہل پاتا ہے۔ را  
 جہانیت جیو ہیں کچھ پانی۔ ناس نہ پا دھیں گنا بڑھتی  
 ریشے کیتھتھیلے ہکڑے۔ مٹی ہو ہر دہ کار با پڑے  
 یہ پراپت کہ بھلا نہ دے پانی رنگ جانتے مارتے  
 کچھ کر دھ تو بڑھتے ہیں لیکن بالکل منش نہیں ہوتے۔ ہشتے  
 رخمی ناقص نما پا کہ تینوں کے ہرے میں بھی بڑھ آتے ہیں پھر  
 سدا جہان منشوں کا کہہ گنا ہی کیا۔ ۲۲

رام کر پتا ایلی سب روگا۔ جوں ایلی بھانت نہ سنجو کا  
 سند کر سب نہ چین لہو اسنا۔ سنجم یہ نہ پڑے کے آسنا  
 اگر شری دام جی کی کہ پا ہر اور ان کی کر پائے اس پر کا  
 کاسوگ راتفاق میل ابنہ جاسے۔ تو ان لوگوں کا مانس ہو  
 پچے کو رو پوی وید کے چھنل پر شرمہا جو۔ پشیوی کی آشا چھوڑنے  
 کا ہی بڑھ پڑے۔ ۲۳  
 رخمی جیو جیو جیو۔ انہ پان شرمہا متی کو پری

ایہی بدھی بھلیس سر روگ نہیں۔ ناہیں نے جتن کو نہیں جانی  
شری رکھنا نہ جی کی بھگتی بھجینی بونی ہو شر دھائے بدھی اس  
رام بھگتی بونی بھجینی بونی کے ساتھ کھایا پیا جانے والا انہی ان روٹی  
کے ساتھ یا شہد یا شربت آدی دستور گرن کی جاتی ہے (ہو جب  
کبھی ایسا جوگ بن جائے تب بھلے ہی یہ روگ نشٹ ہو  
جائیں۔ نہیں تو کر دس اپائے کرنے سے بھی یہ روگ دور نہیں ہوتے  
جائے تب من برنج گوسائیں۔ جب اربل براگ اوصھائی  
شمتی چھڑھا باو سے بت نہی۔ لپٹے آس و ریتا گئی  
سے گوسائیں! جب ہر دے میں ویراگہ کابل بڑھ جائے  
اور پشیدوں کی آشار بونی کزوری دور ہو کر شدہ بدھی بونی بھوک  
ہر روز بھتی ہے۔ تب ان روگوں سے من کو صحت یاب جانا  
چاہیے۔ ۵

بھل گیناں جل جب سہ نہائی۔ تب بدھ رام بھگتی اچھائی  
سو آج سک سدا کا دک نادر سے منی برہم بچارا بارو  
اس پر کارب روگوں کے دند ہونے پر جب من گیناں  
روپی صاف پانی میں غسل صحت کرتا ہے۔ تب اس کے ہر دے  
میں رام بھگتی چھا جاتی ہے شیوجی، برہماجی، شکر دیو، سنگ

آدی اور نادر آدی برہم گیناں جتنے منی ہیں۔ ۶  
موت گنت کھاگ ناک ایہا۔ کرئیے رام پد پتھ تہیا  
شرتی پران سب گنتہ کہا ہیں۔ رکھتی بھگتی بنا سکھ ناہیں  
سے پنچمی راج ان کا سب کا یہ موت ہے کہ شری رام جی کے  
چرن کسوں میں پرستی کرنی چاہئے۔ وید، پان اور بھی گنتہ کہتے  
ہیں کہ شری رگھو ناتھ جی کی بھگتی کے بغیر سکھ نہیں ہے۔ ۷

کھٹھ پیٹھ جا نہیں برہما بارا۔ بندھیا سنت بڑو کا ہوس مارا  
چھو نہیں نہجہ بڑو ہٹھ بدھی چھو لا۔ جیو نہ لہ سکھ ہری پرتی کو لا  
بھلے ہی چھوے کی پیٹھ پر بال اک آئیں اور باجھ کا لٹکا  
بھلے ہی کسی کا خون کر ڈالے۔ اکاش میں بھلے ہی سنگ برنج بھول  
کھل اٹھیں رہے ناممکن امر ممکن ہو جائے، لیکن شری ہری سے  
جکھ مہر جیو کو سکھ کی پراپتی ناممکن ہے۔ ۸

ترشا جائے بڑو مرگ جل پانا۔ برو جا نہیں سس سس لٹانا

اندھ کار بڑو دی ہی نہا ہے۔ رام جکھ نہ جیو سکھ پاوے  
مراب کے جل پینے سے بھلے ہی پیاس بجھ جائے۔

خروگش کے سر پر بھلے ہی سینک نکل آویں۔ اندھیل بھلے ہی سورج  
کا ناکش کر ڈالے ران ناممکنات کا ممکن ہوتا بھی بالفرض محال  
مال میں! لیکن شری رام جی سے جکھ مہر کر سکھ کی پراپتی کرنا بھی  
کے لئے سر اسر سمجھو ہے۔ ۹

ہم نے اہل پرگٹ پڑو ہوئی۔ جکھ رام سکھ پاوے نہ کوئی  
بھٹ سے بھلے ہی انگی پر چٹھ ہو جائے رہے انہوں بات  
بھی اگر ہو گئی مان لی جائے، لیکن شری رام جی کے جکھ مہر جیو  
سکھ کو پراپت کر سکے یہ بالکل ناممکن ہے۔ کوئی جیو شری رام جی  
سے جکھ مہر کر سکھ حاصل نہیں کر سکتا۔ ۱۰

باری شتھیں گھرت ہوئے ہو سکھاتے ہوئے تھیل  
بنو ہری بھجن نہ بھو ترئیے یہ سدھ صانت اہل  
جل کو متھنے سے بھلے ہی مکھن نکل آوے اور ریت  
کو پروٹے سے بھلے ہی تیل نکل آوے غار مھات، اہیو کو سمجھو  
مان لیا جائے، لیکن شری ہری کے بھجن کے بغیر سنار گچی  
سمندر بھی نہیں ترا جا سکتا یہ نیم اہل ہے۔ ۱۱

مسکھی کیے برنجی پر بھو اچھی مسک تھیں  
اس بچارا بچ سنہ رام ہی بھجیں برہمن  
برہم جیو جکھ کو برہم کر سکتے ہیں اور برہما کو مچھ سے بھی  
تھچہ بنا سکتے ہیں۔ ایسا ہچارا سب شکرانل کو دور کر کے  
چتر پرتی شری رام چند جی کا ہی بھجن کیا کرتے ہیں۔ ۱۲

پتھ پتھ بامی تے نہ انیتھا۔ بچا نہی ہے  
جہرم ترا بھجنتی لے اتی دستور ترنتی تے  
میں بالکل اچھی طرح سے نشی کی ہوئی بات آپ سے  
کہنا سہل۔ میرے بچن مھتیا (جھوٹے) نہیں ہیں کہ جو متش  
شری ہری کا بھجن کرتے ہیں وہ ہی اس ہوادکٹ مایا کو  
آسانی سے تر جاتے ہیں۔ ۱۳

کہتو نافہ ہری چرت الزا۔ ہیاں سماں سوئی اوتھ پا  
شرتی سدھ صانت اچھے اگراری۔ رام بھجئے سب کا جیو باری



ہے ناخدا میں نے اپنی بڑھئی کے مطابق آپس تو دستار  
 نہ رکھیں شیشید محقر آسمے شری ہری کی بے مثال لیلہ  
 کا درشن کیا ہے۔ ہے سچوں کے دشمن گرجی اودیوں کا یہی  
 علت ہے کہ سب کاموں میں میں کو چھوڑ کر ایک ماز شری رام  
 جی کا ہی بھجن کرنا چاہئے۔ ۱

پندرہ رکھو تھی چھ سیتے کا بھی۔ مومسی سے سٹھ پر مٹھا جی  
 تھوڑے بگیاں لکھیں آپس میں کرنا۔ ناخدا کے تھوڑے پرائی جھوٹا  
 پندرہ شری رکھو ناخدا کی کھجور کراد کر بھجن کیا جاتے

جن کا چھوٹے سڑوہ پڑھی پریم ہے؟ ہے ناخدا آپ دیوان  
 لکھ ہیں۔ آپ کو مودہ نہیں ہے آپ نے تو مجھے شری  
 رام جی کی کھتا کہتے کا شجہ اوسروے کر اٹھ مجھ پر ہی کہ پاکی ہے  
 پوچھو مجھ پر ام کھتا اتنی یاد دینی۔ سنک سنک آدی بھجن میں بھادنی  
 ست سنک اتنی دیکھو سنسار انا شش دھ بھڑکیو بارا  
 آپ نے مجھ سے وہ پریم پوچھو ام کھتا پوچھی جو سنک کر لوجی  
 سنک آدی اور شری کے من کو بھی پراری لگتی ہے۔ سنسار میں  
 گھڑی بھڑک یا بل بھڑک بھی ست سنک ملنا کھٹن ہے۔

دیکھو گرجی سچ ہر وہ بھاری میں رکھو بھجن اودھیکاری  
 سنک اودھیکاری بھانت اپاوں۔ پوچھو کہی کہیہ بہت جگیاؤں  
 ہے گرجی! اپنے ہر دے میں دھار کر دیکھئے کہ کیا میں  
 کو آج بھجنوں میں سب سے نیچ اور پوچھو پوچھی ہے شری رام جی  
 کے بھجن کا اودھیکاری نہیں؟ لیکن ایسا ہونے پر بھی راز قات  
 نیچ کو آج ہونے پر بھی پر بھڑنے مجھ اشدہ پرانی کو بھی جگت کو  
 پوچھو کہنے والا پر سیدھ اتم پرانی کر دیا۔ ۲

آج دھنیہ میں دھنیہ اتی جی پی سب بدی ہیں  
 نیچ جن جان رام مہی سنت سماں دین  
 اگرچہ میں سب طرح سے نیچ ہوں۔ تو بھی آج میں دھنیہ  
 میں اندا قی انت دے حد دھنیہ نہیں۔ جو شری رام جی نے  
 مجھے اپنا بھگت جان کر آپ جیسے صفوں کے درشن کرنے کا

شجہ اوسرو دیا۔ ۱۲۲  
 ناخدا جتنا متی بھائیوں رکھیں نہیں کچھ کوئی

چکرت مندھو گھوٹا ایک تھوا کہ پاد سے کوئی  
 ہے ناخدا میں نے اپنی بڑھئی کے مطابق سب شری رام  
 کھتا کہی ہے میں نے آپ سے کچھ بھی چھپا کر نہیں رکھا۔ لیکن  
 شری رکھو ناخدا جی کی لیلہ میں تو اعتقاد اودے انت سمندر  
 ہے۔ اس کا انت کون پاسکتا ہے؟ ۱۲۳

سمر رام کے گن گن ناتا۔ پنی پنی ہرش بھٹندی سچانا  
 مہما گن انیتی کر گائی۔ آتیت بل پرتاپ پر بھتانی  
 شری رام جی کے بے شمار گن گن گن گن کا سمرن کر کر کے

چتر کاگ بھٹندی بار بار پسن ہر دے ہیں۔ جن کی مہما  
 ویدوں نے "یہ بھی نہیں" "یہ بھی نہیں" ایسا کہہ کر گائی ہے  
 جن کا بل پرتاپ ادرائی لاشانی ہے۔ ۱

سوا ج پوچھو چرن رکھو رانی۔ موم پر کر یا پر ممد ولانی  
 اس سچاؤ لکھ شیشوں، نر دیکھیں گھڑی گھڑی گھڑی گھڑی  
 جن شری رکھو ناخدا جی کے چرنوں کی شوجی اور بھائی

پوچھو کہتے ہیں۔ ان کی مجھ جیسے اودھم جیو پر بھی کر یا مہنی  
 ان کی انتہائی نرم مزاج ہے۔ ایسا نرم بھوا دیکھی سکا سنا

ہے اور نہ ہی دیکھا ہے اس لئے ہے پنچھی راج! میں شری  
 رکھو ناخدا جی کے سمان اور کس کو گنوں؟ ۱۲۴ راز قات ان جیسا

اور سوامی کون ہو سکتا ہے؟ ۲  
 سادھک سیدھ مکت اواسی، کہی کو بد کرنگہ سنیا سسی  
 جوجی سوسر ستاپس گیسانی۔ دھرم نرت پنڈت گیسانی

سادھک، سیدھ، جنیون مکت، اواسین، کوی  
 پنڈت، کرحدل کے گیانا، سنیا سسی، پوچی، شورویر، مہا تپتوی

گیانی، دھارنک پرش، بدوان اور گیسانی مہا تپا۔  
 تم میں نہ پوچھو سب سوامی۔ رام مہامی مہامی مہامی

سرن گیس موم سے اگر داسی۔ ہوں میں سیدھ مہامی مہامی  
 یہ سب میرے سوا جی شری رام جی کا بھجن کئے بغیر ہوا کر

سے نہیں ترکتے۔ میں انہیں شری رام کو بار بار نکسار کرتا ہوں  
 جن کی شرن میں جانے پر مجھ جیسے پاپوں کے گھر بھی شدھ

ہو جاتے ہیں۔ میں ان اونا شری پر بھوکو نکسار کرتا ہوں۔ ۱۲۵

جائیں نام بھو بیجن مہرن گھوڑے شول

سو کمال موی تو پر سدا رہتو انوکول

جن کا نام جنم مرن روپی مدگوں کا ناش کرنے والی اکیر لائی  
ہے اور او جیا تک وادھی دیوک اور ادھی بھونک تینوں پرکار  
کے دکھوں کو دور کرنے والا ہے۔ وہ کرپا لوشری۔ ام چندر جی بھو  
پرا اور آپ پر سدا رہتے ہیں۔ ۱۲

نشن بھو بیجن کے جن سید دیکھ رام بدنیہ

لو پتو پریم بہت گرا گرا طبت سندھیم

کاگ بھشندی جی کے شیکہ بجن سنگر اور شری رام جی کے  
چروں میں ان کے بے حد پریم کو دیکھ کر سندھیم بہت گڑ جی  
رحن کی سب شکا نہیں مٹ گئی تھیں لیے گڑ جی پریم بھو سے  
چن لوبے۔

میں کرت کرتی بھینوں تو بانی، سن رگھو بیجھکتی رس سانی

رام چرن نوٹن لیتی بھئی۔ مایا جیت بیتی سب گئی

شری رگھو دیو جی کی بھکتی رس سے بری پورن آپ کی بانی کو  
نن کر میرے سب سونٹ سچل ہو گئے شری رام جی کے چروں میں  
میری پر تپنا زہ ہو گئی اور مایا سے بڑھی ہوئی بیتا دکھ دیو سب  
بھاگ گئی۔ ۱

موہ جلد جی بوہت تھہر بھئے۔ موکھ ناتھ پیدہ سکھ وئے

مہو نہیں جوئے نہ پرتی اُنکا را۔ بندھو تو پد بار ہیں بارا

ہو وہ روپی سمندر سے پار لے جانے والے آپ میرے

لئے ہزار ہوئے۔ بے ناتھ! مجھے آپ کے بہت طرح کے ٹیکے

دیئے۔ میں اس کا کچھ بدلہ نہیں چکا سکتا۔ میں تو بار بار آپ کے

چروں کی بندھا ہی کرتا ہوں۔ ۲

پورن کام رام انور کی۔ تمہارے تانت نہ کوؤ بڑ بھائی

سنت پوپ سر تارگی وھرنی، پر بہت بہتو سینہ کے کرنی

آپ پورن کام ہیں اور شری رام جی کے پریمی ہیں۔ ہے

تانت! آپ کے برابر کوئی بھی خوش نصیب نہیں ہے۔ سنت

درخت، ہادی، پہاڑ اور زمین ان سب کی کرپا دوسروں کی بھلائی

کے لئے ہی ہوتی ہے۔

سنت ہر وہ نویت سمانا۔ کہا کہ نہ پر کچھ نہ حیا نا

ریخ پر تپا پوئے نویتا۔ پر وکھ وروہیں سنت پستیا

کوئی لوگوں نے کہا ہے کہ سنتوں کا ہر وہ مکھن کے سمان

کوئل ہوتا ہے۔ لیکن ان کو یوں نے یہ بات چار گر نہیں کہی کیونکہ

مکھن اور سنت کی کوئی ایسی نہیں مکھن تو اپنے کو آریخ گئے سے

بچھتا ہے۔ لیکن پریم پوتر سنت دوسرے پرانیوں کے دکھ سے

بچھل جاتے ہیں۔ ۳

چوین جنم سچل تم بھنو۔ تو پر سدا سنہ سب گپو

جیا تھو سدا موی ریخ کنگر۔ پتی پتی اُنکا کے بہنگ پو

میرا جیون اور جنم سچل نہو گیا۔ آپ کی کرپا سدا سدا

شکا میں مٹ گئیں۔ مجھے سدا اپنا سپوک جانا۔ شوبی کتہ میں

ہے پارتی انچھی سر لکھ گڑ جی بار بار ایسا کہہ سکتے ہیں۔ ۵

تا سو حیرن میرنا کے کرپا تم بہت مٹی اوھیر

گپو گڑ بیکٹھ تب ہر وہ راگھو رگھو ہسیر

شروہا کے ساتھ کاگ بھشندی کے چروں میں سرور

کو اور دوسرے میں شری رگھو دیو جی کا دھیان دھیر کر دھیر بدھی

شری گڑ جی بیکٹھ دھام لے چلے گئے۔ ۱۲۵

گر جب سنت سماگم سم نہ لاجھ کچھ آل

ریو ہری کرپا نہ ہوئے سوگا وہیں بید پران

ہے پارتی! سنتوں کے ست سنگ کے سمان لور وور

کوئی لاجھ نہیں ہے اور وہ ست سنگ شری ہری کی کرپا کے بنا

پر اپت نہیں ہو سکتا۔ ویو اور پورنوں کا ایسا مت ہے۔ ۱۲۵

کمیو پریم پیت انہا سدا سنت شروں چھو پھو پاسا

پہنت کلپتہ کو کرنا پنچبا۔ اچھے پر تپا رام بد گنچبا

میں نے تم سے پریم پوتر کچھ لیا ہے۔ ہے کافوں سے

سنتی سنسار نہا جن چھوٹ جاتا ہے۔ پر رام کتھا شرونگت کی

منو کا منادوں کو پورا کرنے والا کلپ برکش ہے۔ اور اسے سنکر

ہر وہ میں شری رام جی کے چرن کلپوں میں پرینی پیدا ہو جاتی ہے۔

من کر مچن جنت اٹھ جانی۔ مچن میں کے کتھا شروں من لائی

تیرنخان سدا وھن سمدانی۔ جوگ براگ گیان نہانی تو



جو کانوں سے من لگا کر اس رام کو تھا کہ سنتے ہیں مان کے من  
 بچن ادا کر کے پیدل ہوتے سب باپ تشوہر جاتے ہیں ہر ترقی تارا  
 لوگ، میرا گئے گیان میں مہارت - ۲

تانا کر دم و حرم برت تانا، شجر و اجڑت تپ مکھ تانا  
 بھوت و باد و وح گریہ گانی، پدیا ہے بیگ بڑا  
 جہنم لگے ساروں میں بیکھانی، سب کو بھیل ہری بھگتی بھوانی  
 سو رکھو تانہ بھگتی شری گانی، لاکھ کرپا کا ہوں ایک پانی  
 طرح طرح کے شجر کر دم و حرم، برت اندواں بھات  
 بھات کے سینم (ضبط) دم چپ، تپ آئینہ، پرائیں پر دیا  
 بنمن اور گھر کی سیوا، دے دیا عاجزی اور انجھ و چارہ کا ہونا اور  
 جہاں تک سدھن ویدوں نے بتلائے ہیں۔ ہے پارٹی اُن  
 سب کا بھیل شری ہری کی بھگتی ہی ہے۔ ویدوں میں گائی ہوئی  
 شری رکھو تانہ جی کی بھگتی کو شری رام جی کی کرپا سے کسی دوسرے پرش

نہی پایا ہے ۔ ۱۲۹  
 مٹی اور پھر ہری جھنگلی تریاویں نہیں ہیں پر یا  
 جے یہ کھنڈا ترنتر سے نہیں ملے کیوں نہیں  
 جو پیشہ لاشروہا سے اس کھنڈا کے شے ہیں ۔ وہ شری رام  
 جی کی جھنگلی کو جو کہ میٹھوں کے لئے بھی درلید ہے ۔ پنا کسی محنت  
 کے سے ہی اس پر عاتق ہے ۔ ۱۲۹

سوی مسکوئیہ یعنی مسکوئی گیارہ سوئی ہی مشیت چھتہ و آٹا  
 و ہرم چون سوئی مکمل ترخانہ رام چرن جا کر من را گار  
 جن کامن شری رام جی کے چرلوں میں نہیں ہے وہی سب  
 کچھ جاننے والے ہیں وہی منی اور گیارہ ہیں وہی پرستوی کے  
 شری نگا و بیٹیت اور دانی پرش ہیں وہی وھارک پرش ہیں اور  
 وہی کل کے رکشک ہیں۔

نیتی نہیں سوئی پریم سپیانہ شرفی سیدھانت نیت میں جانا  
سوئی نگی کوئی سوئی نگی چھیرا جو چھیل چھاپے رگھو بہرا  
سچے مجھاد سے جو سب آت میں کو چھوڑ کر ایک ساتھ شری  
رگھو ورجی کا ہی بھون کرتے ہیں۔ وہی نیتی میں ماہر ہیں۔ وہی پریم چتر  
ہیں۔ انہوں نے ہی ویدوں کے سدھانت کو ٹھیک سمجھا ہے

وہی کوئی پندت اور شور و برہم۔

[illegible][illegible]

میں نے اپنے دل سے یہ سوچا کہ میں اس شخص کو روک دوں گا۔ لیکن جب میں اس کے پاس گیا تو وہ میری طرف سے ہنس رہا تھا۔ اس نے کہا: "میں نے تم کو روکنا نہیں چاہتا، میں تم کو جاننا چاہتا ہوں۔" اس نے کہا: "میں نے تم کو روکنا نہیں چاہتا، میں تم کو جاننا چاہتا ہوں۔" اس نے کہا: "میں نے تم کو روکنا نہیں چاہتا، میں تم کو جاننا چاہتا ہوں۔"

ہمیشہ ہوں اور شری رام جی کی ایلا کو سن لگا کر نہ سنتے ہوں۔ لکھنؤ  
گردہ جی اور کامی پیش اور چراغ جگت کے سوامی شری لاکھ جی کا  
بھروسہ نہ کرتے ہوں۔ یہ لکھنؤ ایسی پریش کو نہیں سنانی جانتے ۲۰

ابھی سنہیں انوسون کر این سنے گو پدا او بھونڈی ترہیں  
جو کپٹ چھوڑ کر مشہور بھاؤ ناسے اس رام کھن کو گاتے  
ہیں وہ منٹ اسنے مندر کھنوں کو پھیل کرتے ہیں۔ جو پدا ترہیں  
اور اس کی دیا کھیا کرتے ہیں۔ وہ اس سسناہ بھنڈو کو گاتے کے  
کھڑے سنے ہوئے گڑھے کے سمان پدا کر جاتے ہیں۔

سمن سب کھتا ہر وہ اتی بھائی، گر جا پو لی گر اس سہائی  
ناخہ کر یا تم گت سندھیا، رام چرن گوبیند نو تھیا  
یہی داک جی بھر داج مٹی سے کہنے لگے کہ یہ سب کھتا  
سنہ شری پارتی جی کامن بہت پر سن چہ اور وہ سندھیا پو لیں  
کسے ناخہ آپ داکر پاسے میرا بھرم فدا ہو گیا ہے اور شری رام

جی کے چرن میں تانہ پریم پیدا ہو گیا ہے۔ ۲  
بہن کرت کر تہیہ بھینوں اب لو پر سدا ہو لیں  
اُچی رام بھگتی دہرہ دھرتی سے نکلی کھیں  
ہے دھرتی ناخہ آپ کی کر پاسے میں کر ناخہ ہو گئی۔

مجھ میں دھرتی بھگتی پیدا ہو گئی ہے۔ اور میرے سارے  
کیش نشٹ ہو گئے ہیں۔ ۱۲۹

یہ سچ سمجھو اما سندھاوا۔ سکھ سمپادن سمن لٹاوا  
بھو بھن سمن گنچن سندھیا۔ سمن رجن سچن پر یہ ایہیا  
شو جی اور پاربتی جی کا یہ سندھیا ربات چیت، کیان  
کاری، سکھوں کو بھلائے والا اند شوک کا ناش کرنے والا ہے  
جنم مرن کے بندھن کو کاٹنے والا اور شنکاؤں کا ناش کرنے والا  
سچ بھگتی کو شک و شبہ والا اور سر لٹھ پٹھ پریشوں کا پیدار ہے۔

راوا سب سے بگ ماہی۔ ابھی سمن پر تہہ کس کچھ ناہیں  
رگھوپتی کر با بھتا مٹی گاوا۔ میں یہ پاؤں چرت سہاوا  
سندھیا میں جتنے بھی شری رام جی تھے پاسک ہیں ان  
کو اس کھن کے سمان کچھ بھی پیارا نہیں ہے۔ شری رگھو ناخہ جی کی کرپا  
سے اپنی بھگتی کے مہا پتی میں نے یہ پوتر کرنے والا اندر چر کر گیا ہے  
نہیں کلی کال نہ سداھن دو جا، جو گت جگہ جب تب برکت ہو جا  
رام ہی سہیہ گائیے رام ہی، نہنت شنت رام من گرام ہی  
تمسی ماس جی کہتے ہیں۔ اس کھجک میں یوگ گئیہ، جب تپ

دو ج ورم ہی ہی نہ تھائیے کہوں۔ شری سمن مٹی خوب جھڑوں  
رام کھتا کے تیری اویہکاری نو جینہ کس مت سنگی اتی پیاری  
بہنوں کے ورم ہی مخالف کو اگر وہ دلیانہ کے سمان  
ایوہریہ کا صدا بھی کہوں نہ ہو تب بھی یہ کھتا اُسے کھن نہ سنانی  
چاہیے، شری رام جی کی کھتا کے سننے کے اویہکاری چہ چرن میں  
جنہیں مت سنگ سے بے حد پریم ہے۔ ۳

گر پید پرستی تہی رت حدی۔ دوج سیوک اویہکاری تہی  
تا کہ یہ پیش سکھائی۔ جا ہی پران پیہ شری رگھو رانی  
جنہیں گرد کے چرن میں پریم ہے۔ جو سدا دہرم پرائیں ہیں اور  
بہنوں کے سیوک ہیں۔ ورم ہی اسی کھتا کے اویہکاری ہیں۔

جسے شری رگھو ناخہ جی پرانوں کے سمان پیادے ہیں، اس  
کے لئے تو یہ کھتا بہت ہی سکھ دینے والی ہے۔ ۴

رام چرن رتی جو چہر اٹھوا پدا نربانی  
بھاو نہت ہو یہ کھتا کو شرون پٹ پان  
جو پرش شری رام جی کے چرن میں پریتی چاہتا ہے یا

مکھتی پدا پراپت ہونا چاہتا ہے۔ وہ شردھا کے ساتھ اس کھتا  
کو اپنے کھن رومی دھنوں سے پان کرے۔ ۱۲۸

رام کھتا کر جا میں برنی۔ کل ملی سمن منول جھرنی  
سنہرتی روگ سمجھوں جوری۔ رام کھتا گاویں شری شوری  
ہے پاربتی! کھجک کے پاؤں کا ناش کرنے والی اور من کی  
میل کو دور کرنے والی شری رام کھتا کا میں نے درن کیا ہے۔ وہ  
تھو دو ان چرخ ملیا کہتے ہیں کہ یہ رام کھتا جنم مرن رومی روگ کا  
ناش کرنے والی سنجیونی ہو گئی ہے۔ ۱

ایہی جہر چر سیت سو پانا۔ رگھوپتی بھگتی کیر سچھانا  
اتی ہری کر با جا ہی پر مٹی۔ پاؤں دیہی ایہیں مارگ موٹی  
اس میں سست سندھیا سیر جیاں ہیں۔ جو شری رگھو ناخہ  
جی کی بھگتی کو پراپت کرنے کے مارگ ہیں۔ ان سیر جیہی ہے  
وہی پاؤں دھرتا ہے جس پر کہ شری رام چن دجی کی بے حد  
کریا ہو۔ ۲

من کھنا سندھیا تر پاوا۔ جیہ کھتا کپٹ جی گاوا





ہانس مرقی ہانسوہ میں بھگتی بھاد سے عوطر لگا تے ہیں۔ وہ  
 سنار روپی پر چند سوڑج کی تیز کونوں سے نہیں دگر ہوتے  
 ہانس پارائن، تھیسواں و شرام۔ نوامں پارائن، نواں و شرام  
 اتر کا نڈر سما پتہم  
 اوم شانتی شانتی شانتی شانتی !!!  
 بولورام بھگوان کی ہے

ہا یا مود مل اپہم سوہم برہم امیہ پرم مشہم  
 شری مدرام جہرنت مانسم اوم بھگتیا اوگا ہنتی جیے  
 تے سنسار پتھک گھور کج مہی و ہینتی نو مالوا  
 یہ شری رام جہرنت ہانس پتہم روپ ہے۔ پاپوں کو ہرنے  
 والا ہے۔ سدا بھگوان کاوی ہے۔ وگیان اور بھگتی کو دینے والا پرم  
 پوتر پد جی سے بھر گور اور سکھ روپ ہے۔ جو پرش اس رام جہرنت

## آرتی شری رامائن جی کی

سہتی شری رامائن جی کی  
 کیرتی بھکت لبنت سیاپی کی  
 گادوت برہما دک مٹی نازو  
 سک سنکا دک سیش ارد سارو  
 کیرتی بھکت لبنت سیاپی کی  
 گادوت دیلہ چوان انشت دس  
 منی جین دھن سنتن کوسر بس  
 کیرتی بھکت لبنت سیاپی کی  
 گادوت سنت سمبھو بھوانی  
 جاس کوی کبی برج بھمانی  
 کیرتی بھکت لبنت سیاپی کی  
 گلی مل ہرنی پتہ رس بھیک  
 دین روگ بھو موری امی کی  
 کیرتی بھکت لبنت سیاپی کی  
 اوم شانتی شانتی شانتی شانتی

ہانس مرقی ہانسوہ میں بھگتی بھاد سے عوطر لگا تے ہیں۔ وہ  
 سنار روپی پر چند سوڑج کی تیز کونوں سے نہیں دگر ہوتے  
 ہانس پارائن، تھیسواں و شرام۔ نوامں پارائن، نواں و شرام  
 اتر کا نڈر سما پتہم  
 اوم شانتی شانتی شانتی شانتی !!!  
 بولورام بھگوان کی ہے



# لوکش کاند

## آٹھواں سوپان

### منگلاچرن

### شلوک

شوریم پر سیدھم گنی گاترم مہا نو بھاوم رگھو و نش کیتم -  
 ستویم پر بھو ستو نیا ولیندھوہ ستیا سوام پر نمای رام

بہادری میں مشہور۔ کوئل جسم والے۔ یہاں دیا تو رگھو و نش کے بازو خود بھگوان و نے آدی کے  
 ساگر باہن طرف سیتا جی۔ ایسے راجندر جی کو میں منسکار کرتا ہوں

پر بھل نیلوتپل نول لوچتم و دھو پرتی دوش مکھانگ مجد یتم

شیش نش پر بھو کوئل چیم نمای رام ہمید مگرت کئی  
 جن کی مکھ موئے نیل بل کی مانند آنکھیں ہیں۔ چندرما کے چہرے کی آب و تاب سے شرماتا ہے جن کے کوئل  
 رنگوں کی چھپی سرس کے پھول کی مانند ہے۔ جو استومیدھ لیکھ کرنے والوں میں بڑا ہے۔ ایسے راجندر کو  
 میں منسکار کرتا ہوں۔

رگھو پتی کتھا پتیت ائی۔ صنی ملکہ پرریان

بولے دوو کر پور سنی۔ نننے تو یا ندھان

وزند پجارت رام کتھا کو سن کر کر پور جی خوش ہو گئے پھر دونوں ہاتھ جوڑ کر شری کا گ جھنڈ جی سے بولے





پوری کو عزت سے منسکارت کیا۔ پھر جا کر گنگا جی کو پرنام کیا  
از حد شکھ یا کہ سب خوش ہوئے۔  
مہی مسر دندھی تھی سنیا سی۔ پوچھے کر یا بندھو شکھ  
وین ان کچھ برنی نہ جانی۔ وہند کبیریش سجانی  
کر یا بندھو شکھ اسی پر چھوئے برامہنوں۔ دندھوں  
پیشوں اور سنیا سیوں کا پوجن کیا اور اتنا دان  
دیا جسکایان نہیں ہو سکتا۔

دو دن  
تہاں رہے پر چھو اہمت دن۔ شکھی کیے مہی برنی  
آئے مہی چنگر مہنہ۔ نہر شرت کر ونا کنت  
اس طرح کاشی میں بہت دن رہ کر پر چھوئے مہیوں کو  
شکھ دیا۔ پھر کر ونا ساگر کھگوان رام سب لوگوں  
سمیت اپنی راجدھانی اودھ میں آ گئے  
برنی دن اودھ آئند اچھاؤ۔ دان دی برنی دن سنیا  
دکھ پریچ شوک نہیں ہوئے۔ کوچن کہوں شش کھگوان  
ایو دھیا میں روز مرہ نیا آئند ہوئے لگا۔ مہاراج رتہ  
دان دیتے تھے اودھ میں پریچ دکھ کسی کو نہ تھا۔ رتہ  
بول کوئی بھی نہیں بولتا تھا۔  
سن ہی جاں ہوں فدیورانا۔ دوسر دھرم نہ کا ہو جانا  
دن دن برنی دیکھ کھگوانا۔ آئی آئند سلکل پور جانا  
جہاں تہاں لوگ دیدیران سننے تھے۔ کوئی دوسرا  
دھرم نہیں جانتا تھا۔ پر چھو کی کر یا دیکھ اودھ کو آنا  
بڑے خوش و خرم رہتے تھے۔ اور راجہ میں خوشی  
سجی خدشی کھتی۔

شش سمیت بریاں ہمارا۔ بھگے شریچ و شام اڈارا  
اشو مہر دھمکھ کر وں شہائی۔ کائے ترہا نہ چھو شہر  
ایک دن کھگوان راجا بڑے ہی فکر مند ہو گئے اور  
انہوں نے سوچا کہ میں یہاں عرف کیا رہ ہزار سال  
ہی رہتا ہے۔ اس لئے ایک اشو مہر دھمکھ کر وں  
کرنا چاہئے۔

رودر سہسر وریشش کھک الیا  
کینہہ خیرت رتی رتی جگد لیا  
سو سب و سب کھک لیا  
کہوں سنوں جگ مت ارکاری  
ہے کر رتی رام جانے گیارہ ہزار برس اودھ میں  
چرتے تھے۔ وہ سب کھک دنیا کی بھلائی کے لئے  
تفصیل سے کہتا ہوں۔ سو سنئے۔

دو دن  
رودھی ور وچن سنجھاری آر۔ راحت کر یا این  
یکل جو ری شو کھجا نہر کھ۔ نہت کوئی شت مین  
برصا جی کے وجوں کو مان کر کھگوان راجہ راجا  
رہے تھے۔ یکل جو ری کی شو کھجا دیکھ کر کر وروں کلندو  
شتر بندہ ہوتے تھے۔

آج سچو پر چھو کر جا بکائے۔  
گر و کرہ ساڈر شش سنگ آئے۔  
کر ماس زوی پرو سہاوا۔  
ودا مانک گورو پد مہر ناوا۔  
ایک دن رام جی بھائیوں۔ شتر یوں۔ دوستوں کے  
سمیت گورو دیو و شش جی کے گھر گئے تھے۔ مگر میں  
شتر شور یہ پرو جاں کر سب نے گورو سے اوداع  
مانگی اور جروں میں سر جھکایا۔

کاشی کھشتر دھرم سے جانا  
ہلے سکلی سنجی باہن نانا۔  
خیرنگنی آئی سب سہاوا۔  
ریتی رودھی سکوں کینہہ رگھو ناٹھا۔

کاشی کھشتر کو پور مان کر سب طرح طرح کی سوار یوں  
میں بیٹھ کر چلے۔ خیرنگنی فوج سجا کر رگھو ناٹھا جانے  
کوچ کیا تھا۔

پنج واس کر شو پور آئے سہنا دریدی شیش مہن نا  
آئے شریچ کینہہ پرنا ما۔ آجئے آئنت پائے شہر نا  
رہتے میں مقام کرتے ہوئے کاشی پہنچے سب نے

دنیا کے تمام بندت اور شاعرانہ کربھی رام راجیہ کا  
شکھ بیان نہیں کر سکتے ہیں۔ اگر سمندر کی دوات بھی  
بنائی جاوے اور کاجل پیار کی سیاہی تیار کیجاوے  
(۴)

کر ہی لیکھنی سر تروداری۔ سیت دیپ مہی پتر و چاری  
بانی ہری ہرودھی سمدانی۔ سہس کلپت لکھیں بتائی  
تمام روئے زمین کا کاغذ بنایا جائے۔ کلب پرکھ  
کی قلم تیار کیجاوے۔ برہما۔ وشنو۔ مہیشی پھر  
ہزار برس تک اسے لکھیں  
سور رکھا

تدلی نہ پاوہی پار۔ رام کاج کو تک آیت  
سنو اب چریت پار۔ جس کھل پتی اگے بھجو  
تو بھی رام راج کی سیلاؤں کا پار نہیں پا سکتے۔  
ہے گر گرجی! اب ان اپار سیلاؤں میں سے ایک  
چتر دیلا، مینے۔

چو پانی  
راجت راج سبھا سب بھرا۔ تہنہ آہ اک دوج بلکھاتا  
کھک کہت کھکرت پکارا۔ سہس وکش پور بھو سنسارا  
ایک دن سب بھائی راج سبھا میں بیٹھے تھے وہاں  
ایک روتا ہوا برہمن آیا وہ چلا چلا کر کہہ رہا تھا کہ مہو  
وش کے رہتے ہوئے سنسار ڈوب گیا۔

(۵)  
رگھو دیپ شو سگر نہ لٹیا۔ آیت پرچھا و بھئے اودھیشا  
پتو جیوت شمت تیا گہو پریا۔ پرچھو انتزایا شن کا نا۔  
رگھو۔ دیپ۔ ششو۔ سگر وغیرہ بڑے بڑے پرتاپی  
اودھ نہریش (راجا) ہو چکے ہیں۔ لیکن ایسا کبھی  
نہیں ہوا کہ والد کے سامنے لڑکا پران تیاگ دے۔

(۶)  
نر لیلاکر رام کر یالا۔ لگے و چار کرن تبت کالا۔  
کارن کون میر تک شمت بھجو۔ دوج دکھ و بھیکل پرچھو بھجو  
اس برہمن کو بلکھتا دیکھ کر پھر بھو رام جی بڑے دھکی ہوئے

پتی ج دھام ہی تریت سدھانوں۔ و دھی ورجن نہ جو کنگال  
پرات جاے گورو بھون سہستی۔ کہوں کروں سب ریتی  
پھر میں اپنے دھام چلا جاؤں گا۔ برہما کے جن کو پورا  
کرنا ہے۔ ہر اتہ کال گورو کے مکان جا کر ان کے حکم  
کے مطابق یکبیر شتر دے کروں گا

دوہا  
اس چاری ار رکھی کر۔ گریا سہ ہوتی مہر  
کے چریت نانا آیت۔ ہرن شوک بھو پھر  
گریا سا گرتی دھیر بھونے دل میں ایسا و چار کر کے تو کھ  
چتر کر کے جو شوک جو سنسار کے ڈر کو دور کر نوالے ہیں۔

دوہا  
رگھو و راج و راج اتی سکل آونی اکھ بھال  
و چری گن کان پیل۔ نہہیں سہیت انوراک  
رام راجیہ ہونے سے پر بھوی کا تمام پاپ دور ہو گیا  
تھا۔ مٹی لوگ پریم اور محبت کے ساتھ جنگل میں پلا  
خوف و خطر گھوٹنے لگے تھے۔

چو پانی (۱)  
آونی شہاونی کانن چارو۔ کھک برگ اک سنگت بہارو  
وہ نہ مینے رام کے راجا۔ رہیں دھیر بن سن کھک لجا  
ہے گر گرجی! پر بھوی اور جنگل شو بھان تھے۔ لیشو  
پشو بکشی ایک ساتھ گھومتے پھرتے تھے رام راجیہ  
میں دشمنی کا نام و نشان بھی نہیں تھا۔

(۲)  
نانا گر بھت سہتی سہو دانی۔ گائے سکیں نہ رام پر بھو پانی  
سار و چتر ان کو رلیسا۔ کوئی کوئی اکنت ای ایسا  
انیک گر بھت اور سہرتیاں بھی رام کی پر بھو نا کا نہیں  
سکتی تھیں۔ برہما۔ مہادیو۔ سرشتی اور گورو  
شیش ناگ بھی۔

(۳)  
نوی کو و دلی جگ ماہیں۔ رام راج گن نہیں سکے کلبیں  
اسیت آدمی کھل گری بھوری۔ پے بندھا پاتر سار تاروری



جب چار گھنٹی دن رہ گیا۔ تب رام سمجھا پھر چڑھی  
سب بھائیوں سمیت راجی نے پورا ن سنا۔ اور  
پھر دان دیا۔

(۳)

سب ہی سنا دیا ورنہ کینہا + کبوں چلے پر چھو آئے۔ کینہا  
بنتیہ کوئی پر چھو آوے۔ وہ سب + سنا چھوئے سب کینہا میں  
پر چھوئے پر چھوئے کینہا پر چھوئے + بول نہ ایک سو سنی کینہا  
پھر سنا دیا ورنہ کینہا پر چھوئے سے اجازت لیکر سب اپنے  
اپنے گھر گئے۔ سنا دیا کے وقت شہر کے دوت یعنی  
رخصیہ پولیس آئے۔ پتہ اور کھگوان کو شہر کے حالات  
سناتے تھے۔ راجی نے سب دوتوں کی باتیں الگ  
الگ سنیں۔ ان میں سے ایک دوت نہیں بولا۔

گھنٹہ

کچھ کہی نہیں سو پوچھی سنا دے ورنہ کینہا نے آوئی  
ایک رات کینہا کہت دانت وینک بچن سناوئی  
سنی سکل کر یا نہ صان چر کے بدھیا ار رکھے نہری  
نشی سوپن دیکھت کینہا پتی جانی دانت کھ لری  
جب وہ نہیں بولا تو تب راجی نے اس سے عزت سے  
دریافت کیا۔ اس نے کہا کہ ایک دھوئی اپنی عورت کو  
ڈانٹ ڈپٹ کر کالی گلوچ دے رہا تھا۔ راجی نے دوت  
کی پوری بات سنکر دل میں رکھ لی۔ رات کو خواب میں  
بھی راجی نے وہی دیکھا اور وہ بڑے دکھی ہوئے۔

دو ما

بنتی آوے پیران پت کینہا و چار کربال  
ایک مہینہ پیران پت کینہا کو کچھ کولی میں ہی کال  
جب رام کو راجی کرتے ہوئے دس ہزار سال ختم ہو گئے  
تب انہوں نے سوچا کہ تپا کا ایک ہزار سال کاراجیہ  
ابھی اور کرنا ہوگا۔ دشر کھ جی اکال میں مرے تھے

چو پانی دا

تپا کوں جنگ ستاں نامی پر رکھوں شہر تی پتھ مہ نہ جاپیں  
قے من کھوں سپا پتھ آئے سادہ لوسے بچن سہاے

پر چھوئے ویکھ لگن کھ پانی۔ شو دیتے سن سازنگ پانی  
بندھیا چل کھوڑن ما سنا۔ دوج سنت ہتھو مرن نہا  
رام کو سوچ میں پڑا دیکھ کر آکاش بانی ہوئی۔ کہے راجی!  
آپ کے چار دوتی راج میں بندھیا چل پر ایک شودر  
تپ کر رہا ہے اسی سے برہمن کا رکا مرا ہے۔

چھٹ

ابھی بھائی دوج سنت ترک سنی رتھ ساجی پر چھوئے چلے  
دوے پتھ سبیل ولو کی باون۔ بات جیت سنکھ چلے  
مہا کرودھ سنکھ پتھ ویکھ چھوئے ماکھ لے پیر لگو  
ور کھ گئی آرتی جانی پتھ دے آوے پتھ پتھ کینہا  
برہمن کر راجی رتھ سجا کر چلے۔ سنا سے دو تو بصورت پیر  
دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئے۔ رام نے ایک بان مارا  
جو تپوئی شودر کا سر کاٹ کر بکینہ کو سر سمیت چلا گیا۔  
اسے دکھی دیکھ کر پر چھوئے کھ گئی کاوردان دیا اور آپ  
نے تیرتھ برت کیا۔

دو ما

دوج وریا لک مرنگ جو کھ پتھوئے شنائے  
آئے پیر کھوئی کھ گئی۔ پتھ کھ گئی کھ گئی  
اور اسی وقت اس برہمن کا مرا ہوا پتھ نہ ہو کر  
اکھ بیٹھا۔ کھ گئی کے دکھ دور کرنے والے رکھنا تھ  
جی اسی وقت اودھ میں جاہو پتھ۔

چو پانی دا

اکھ پتھ نہ کینہا کھوئے نرن۔ پوچی براری کھ گئی۔  
کھوئے شینہ کھ گئی کینہا۔ پتھ دھام سنن پتھ کینہا  
راجی نے سنا دیا ورنہ کینہا اور کھ گئی کو کھ گئی  
دینے والے شینو جی کا پوچھ کیا۔ اور شودر کو مار  
کا پیران پتھ کیا

(۴)

رہا دوس جب کھ کا چاری + جری سجم تپاے کھ لری  
سنی پیران پر چھوئے سبنا + دے ان صیکھ دیا نکیتا

جی آئے۔ پر بخوبی پر سر جھکا کر پیغام کیا۔ لیکن راجی  
کچھ نہ بولے۔

(۲۲)  
بدن بلوکی سفتکلت الکا۔ شری بہت دیکھ ویشکر بلکا  
تھر تھر کانیت تینوں بھائی۔ جانی نہ جائے چرت رکھو رانی  
راجی کا کہلا یا ہوا چہرہ دیکھ کر اور ان کی بلین  
رنگت دیکھ کر وہ تینوں بھائی تھر تھر کانپتے لگے  
شری رام کا چہرہ تر جانا نہیں جانا۔

(۲۳)  
لہی سانس اور کسے جانی بولے کوڑھ منو پر بانی  
بچن مور ار لکھو بھانا پ لے بن جاؤ جانکی تاتا  
لہی سانس کھینچ کر اور میرا وقت جان کر شری  
راجی بولے۔ بے بھائی میرا حکم مانو اور جانکی جی کو  
جنگل میں چھوڑ آؤ۔

(۲۴)  
سو کھی سہی سن مچن آلا۔ جریے کات آرا بچی آلا  
ہنسٹ کہ سنت کہت کھو ریا۔ آسمجس ار سنی کھو ریا  
ایسے کھوڑ وچن سن کر سب سہم کر شو کھ گئے۔  
دل میں جلن سی ہوئے گی۔ سارا جسم جلنے لگا۔ سوچنے  
لگے کہ راجی مذاق کر رہے ہیں۔

بھرت آدمی ویاک آج۔ نہیں آوت کہیں بین  
جو رکھل کر شتر وین۔ کہت نہ بھر بین۔  
بھرت وغیرہ تینوں بھائی ویاکل تھے کسی کے  
سنہ سے بات تک نہ نکلی۔ تب دونوں ہاتھ جوڑ کر اور  
آنکھوں میں آنسو بھر کر شتر گھٹن جی بولے۔

چوپائی  
سن پر چھو وچن نہ دیہ بلکھانا۔ جگت جننی ساسٹ جلا  
جگت پتیا پر چھو سب آریا ہی۔ ست جین گھن آنڈر آسی  
سے سوای آپ کا وچن سن کر دل میں بڑی دیا کلتا  
پیدا ہوئی ہے۔ تمام دنیا جانتی ہے کہ آپ جگت پتا ہیں

سیتا جی کو جنگل میں بھجودوں گا جس سے ویدارگ  
رہے اور دھرم نہ جائے۔ یہ فیصلہ کر کے راجی سیتا  
جما کے پاس گئے۔ اور سادہ وچن بولے۔

(۲۵)  
رہن چھاپا ہی راکھی و نیتا پ۔ رہو جانک دھام سنیا  
پر چھو پد بندری گئی سوئی پ۔ جیو چر آخر لکھی تگوائی  
بے بیتے تم اپنا عکس دنیا میں چھوڑ کر اپنے دھام  
کو چلی جاؤ۔ پر چھو کا حکم پا کر سیتا جی آکاش میں اڑ گئیں  
یہ فیصلہ کسی نے نہ جانی۔

(۲۶)  
تاسن پر چھو اس کہا بھائی پ۔ سن بھاوت مانگو پر جانی  
ناکھ سا تھ مٹی دھام مہائی پ۔ آئی جی گرہ من سچائی۔  
سیتا جی کی چھاپا سے پر چھو نے کہا جو اچھا لگے  
وہ لے مانگو۔ سیتا جی نے کہا ہے ناکھ۔ سنتوں کے آشرم  
چھوڑ کر میں اودھ چلی آتی ہوں۔

(۲۷)  
منی تہ بھوشن سکل سہا پ۔ پھرائے پر چھو جو سن بھائے  
سنہی گئی کر پانکیت سکا پد۔ پو جین من انجلا سن غیلے  
تب راجی تھے منی استری کے پار چات سنگو کر سیتا جی کو  
بہنائے۔ اور کہا صبح سویرے تمہاری منو کا سنا پوری  
کر دیجائے گی۔

دو ہا  
بھوت پر اتہ جب جگت پتی۔ جائے ربا تو اس  
یا یک جن گاوت پرت۔ لکھت لکھت پکاش  
صبح سویرے نکشتی تو اس شری رام چند راجی جب آئے  
تو یا چا۔ لوگ ان کا چاند سا کھڑا دیکھ کر خوشی میں کانٹے  
لگے

چوپائی  
بھرت نشن رپو من سیتا۔ آئے جہاں پر چھو کر پانکیتا۔  
کینہہ پیام ماکھ مہی لائی۔ بولے نہیں کچھ خیر راکھی  
چپوں کھو ان جی تھے وہاں لکھن جی۔ بھرت جی اور شتر



اور جانکی جی جگہ مہا ہیں۔

(۲)  
شکستہ تپ رگت گناہیں پورن نہ سکھیں یاد اپنی  
شوہنجا کھان جانی تانا پڑہت اُنکل سنگل داتا  
سیتا جی آپ کی پرکشش شہتی ہیں آن کا بیان نہ تو دید  
کہہ سکتا ہے اور نہ شنش جی کر سکتے ہیں وہ شوہنجا کی کان  
جانکی جی سنگل داتا ہیں۔

(۲)  
کارن کون جانکی تیاگی پُ من وچن کرم تو پیدا نورگی  
سنی سرور گہ سگر جیتی جانی پُ رس پرپس گئی سنیہ سبانی  
کس کارن سے آپ نے جانکی جی کا تیاگ کیا ہے  
وہ تو تن من پران اور وچن سے آپ سے ہی پریم کرتی ہیں  
وہ گرہہ وئی ہیں آپ غصہ میں ہیں یا سنی میں ہیں۔

(۳)  
چھایا جی نہی تپ ورتہ ہر ہیں پُ تے ناری بھو کو پ نہ کہیں  
نیل بن میں گئے بیٹے کرپالا پُ کرشی کی رہ بن بارو مالا  
ان کی چھایا کے مطابق بھی تپ ورت رکھ کر مستور  
بھو ساگر سے تر جاتی ہیں۔ اسے کرپالو کیا پانی کے ہنا  
تھیلی زندہ رہ سکتی ہے؟ بادل پنا کھیتی کیسی۔

(۳)  
پنکج بن بنیر مہری آئے پُ کہی پر یہ وچن آج بھجائے  
آئیں مور شہری جوتانا پُ رہیں نہ پران تات تم گاتا  
یہ سنتے ہی رام کے بنیوں میں آئیں بھجائے انہوں  
نے پر یہ وچن کہہ کر بھائیوں کو سمجھایا یہ حکم عدوی کا  
تو میں مرجاؤں گا۔

(۴)  
اس تم بن چھن جیے کہہ سیتا پُ گیان منی اتی نہیں ویتا  
سنی کر ونا سنے وچن شہری پُ کہی بھرت تم شہر منی  
آپ کے بنیر گیان وئی سیتا جی ایک لمحہ بھی زندہ  
نہ رہیں گی۔ بھجوا ان نے بھرت کے وچن سن کر کہا ہے  
بھائی تم نے اچھی نہی کی ہے۔

(۴)  
سری اچھا بھجوا دی بلوانا پُ تم کہنت تات سدا کلیانا  
یہ تم وچن پالی لکھو بھجالی پُ تات جانکی جی جا بولوائی  
ایشور کی مہی اور ہونہار بلوان ہے۔ تمہارے لئے  
سدا کلیان ہے۔ اسے میرے چھوٹے بھائی! میری  
بات مانو اور جانکی کو بن باس دے آؤ۔

(دوہا)  
تندید نرب ہی چا سیدا۔ راج بنی دھن دھن  
وٹوہا پاتپ شہری جی۔ وچن بنی پچی کرم  
تو بھی راجہ کو سدا بنی۔ دھن اور دھرم کی رکھشا  
کرنی چاہئے۔ شوک رہت ہو کر پوتر کر موں دوارا  
پرکھوئی کا پالن کرنا چاہئے۔

سور کھٹا  
سنی پر بھو وچن کھور۔ بھرت کہو یک کر  
نا تم نہیں سنی حقوری۔ سنیہ بنی رگہ پر بھو  
رام کے یہ سخت وچن سکر بھرت جی نے لکھ جوڑ کر  
کہا۔ ہے نا کہ میری عقل چھوٹی ہے اور آب بودھ  
ساگر دسمندر میں۔ میری سنیہ سنئے۔

(چو پائی)  
دوت جرت جس سبب سو نہیو پُ کل کلنک یہ دائن بھو  
ترتی وٹس نرب بھئے انیکا پُ ایک ایک لے نہیں وولیکا  
دوت سے جو دھوئی کی جو بات سنی تھی وہ رام  
نے کہہ سنائی۔ پھر پو لے ہمارے خاندان میں یہ میرا  
کلنک دکا ہے۔ شوہر وٹس میں ایک سے ایک سکر برتانی را  
ہوئے ہیں۔

(چو پائی)  
سینس وٹس جگ میں وکھیا تانا پُ دشرختہ تپ کو شلیا ماتا  
نیر بھوئی پُ بھو سب جگ جانا پُ گا وچن شہری وید پنا  
صورتہ وٹس کا نام تمام عالم میں مشہور ہے دشرختہ  
جی ہمارے تپا اور کو شلیا جی ہماری ماتا ہیں اور تینوں  
لوگوں کا مالک آپ کو تمام دنیا جاتا ہے۔

(۲۱)  
 تھی اگلا پرانی اتر کر بیوہ میری بن سوچ جنم بھری میری  
 جنگ شہری رخت تریت پر صائی کنگ سہیب پھر تو پہچانی  
 اگر تم میرا حکم نہ مان کر کے جواب دو گئے تو میرے بنا  
 جنم بھر کھتا دے۔ اس لئے جانکی کو رخت میں بھلا کر گناہے  
 پار چھوڑاؤ۔

(۲۲)  
 اتنی گھوڑی جہاں کوئی پچھان نہ موتا بتن کر سوئی  
 پھر موتی مٹی چین اوسا پڑ مرن کھان کری چلے تیرا سا  
 از حد گھوڑی جنگل میں چھوڑا۔ جہاں کوئی نہ ہو۔ اور  
 ادا اس ہو کر میرے وچن مٹ کاٹو۔ اپنا مرن جان کر  
 لکشن جی وہاں سے چلے۔

(۲۳)  
 سبھک وہاں سیا بیٹھائی شٹ بھوشن بھر دھسے بنائی  
 اپنی آنند من چلی جانکی پارتیہ پیریہ کر ونا بندھان کی۔  
 سند رخت میں سیتا جی کو بھلا کر کپڑے اور خوراک  
 بھی رکھ دے۔ راجی کی پیاری جانکی دل میں خوش ہو کر  
 چل پڑی۔

(۲۴)  
 وورن لکشن نہا رسیا چکت وکل جھنی بال  
 بھرے وچا رہیں سات مٹی بن ویا گل بیال  
 لکشن جی کو ویا گل دیکھ کر سیتا جی اس طرح گھبرائیں  
 جیسے مٹی کے بغیر رہنا پ گھبرا ہے وہ اپنے دلی خیالات  
 ظاہر نہ کر سکیں۔

(۲۵)  
 اتری دیوہری پاں سوناواہ اتی ادیان دیکھ بھے پاوا  
 کاہن اتری جانی بھے بھیتا پو لوی وچن منوہر سیتا  
 گنگا کے کنارے ایک گھنے جنگل میں رخت سے  
 اتر کر سیتا جی ڈر گئیں۔ کچھ رسیہ جان کر خوفزدہ  
 ہو کر سیتا جی نے کہا۔

(۲۶)  
 رگھو دیپ سوا بھیمو جانا پ۔ سگر بھگتیر تھید بکھانا  
 دھرت و دت جان جگ تیکے۔ وچن نہ مار تو لارچ جی کے  
 رگھو دیپ سوا بھیمو۔ ہنو۔ سگر۔ اچ۔ بھاکر  
 جیانی وید میں بھی موجود ہے۔ راجہ دھرت کو دیکھو  
 جنوں نے قول کے ساتھ اپنی جان دیدی۔  
 مٹی کی رسیک تھننے کنگو سہیب جیو جگ اہم انکو  
 سٹوہر کلیہ شکل بھے لاریا رت رت کنگ وچا پ گماری  
 اس پور تر رگھو ویش میں ذرا بھی کنگ ہو جائے  
 تو زندہ رہنا دو بھر کھو بھرت جی بولے۔ سے خوف کا  
 خاتمہ کرنے والے سیتا جی بالکل ہی کنگ سے رت  
 لینے دیر دوش میں۔

(۲۷)  
 ودمی تیری بدوی دیکھی تھائی پیاوک ادلی کنگ سم بھائی  
 جے تھر تھر مٹی سیتے ہو یا ہیں پیاہ تھر جگ لکھی ان کھائیں  
 برہما۔ وشنو ہمیش نے سیتا جی کو آگ میں تپا کر سونے  
 کے سمان تولیف کی ہے۔ تھر تھر مٹی کوئی ایک بھی ایسا نہیں  
 جو سیتا کے چال چلن پر کنگ لگانا ہو۔

(۲۸)  
 تھے تھوڑے روز نکل تھنہ۔ کوئی کلب کری باس  
 رہیں کوئی ست وگ لیں۔ بھو نہیں رگ لوس  
 اگر کوئی آن کو کنگنی کہیگا تو وہ کوئی کلب  
 نہ روز نکل میں نواس کرے گا۔ روگی رہ کر نکل  
 بھو گتا رہے گا۔

(۲۹)  
 ریس تھ دیکھی تھن کر تھچھے ہلے بھرت لکشن کے پیچھے  
 سٹوہر تھری جھانڈ بھو سٹوہر جگ بھل کہے کہو کس تو  
 تھری رام کا کرو دھت رن دیکھ کر اور تھر جی  
 آنکھیں دیکھ کر بھرت جی لکشن جی کے پیچھے جا کھڑے  
 ہوئے۔ رام بولے لکشن جی! سننا چا  
 بھلا کہے یا تھرا



دیکھتے تھے بہنیں کے دھماکے جانتا کہاں پہنچ سکا  
کھرک جھرک جھوڑا لالا۔ کڑی کپڑی بھل جھاگ سگلا  
اے دیور یہاں تو سنتوں کے آئیں نہیں ہیں  
تم کہاں جا رہے ہو؟ یہاں۔ کپڑی بھرنی بھرنی سیانپ  
ہاتھی۔ بانکھ۔ پھیرا۔ سیار بھرے ہیں۔

(۳)

کوئی مٹی ریت نہ آجتی تھی۔ نکست پران تات مگاتا  
سیتا کل لکھی من ہی آسینا کہن لگے کہہ کیہ نہ دھیا  
کوئی سا دھو بھی آتا جاتا دکھائی نہیں دیتا۔  
میرے جسم سے پران نکلے جا رہے ہیں۔ سیتا جی جی  
گھبراہٹ دیکھ کر لکھن جی نے سوچا۔ کہ برہما جی نے  
یہ کیا کیا۔

مور جھپت رہتے تھے ہار ہار بھوئی گرت تپاں سنہارا  
سیا بلو کی من دھیرج آنا۔ جیون بن اب نکست پرانا  
سیتا جی مور جھپت ہو گئیں۔ لیکن زمین پر گرنے  
سے لکھن جی نے سنبھال لیا۔ سیتا جی کی گھبراہٹ  
دیکھ کر لکھن نے سوچا کہ پتا موت پران مگر ادنیٰ

دو

دھرتی ساویا کل نہ لکھی۔ پران گنٹ گت جان  
تجن جنت تو عیش نش تپ۔ دھک دھک جیون پران  
جانکی جی کی گھبراہٹ دیکھ کر اور ان کے پران  
کنٹھ گت جان کر وہ بھی اپنی زندگی کو دھکارنے  
ہوئے اپنی جان دینے پر تیار ہو گئے۔

جواہری

پران بنا لکھن کہاں دیکھی  
لکھن گرا تب بھی دیکھی  
سنو سو متری جاہو سیانپا کی  
جنگ متری کا جیون سنبھال  
لکھن جی کا بچے دیکھ آکاش بانی ہوئی۔ یہ  
لکھن تم سیتا کو چھوڑ کر چلے آؤ۔ سنبھاگ وئی

سیتا زندہ رہی گی۔ (۲)  
لکھن گرا سن دھیرج کینہا۔ ہاتھ جوڑ پر دھکشن دینہا  
لے رہتے پران بن سیانپا کے چلے آؤ وہ آؤ اس گھنٹے  
آکاش بانی سے لکھن جی کو وصلہ ہوا۔ ہاتھ جوڑ  
سیتا جی کے رہتے پران جی کے وہ آؤ وہ پوری کوٹ چلے  
چلتے وقت پر نام کر لیا۔

(۳)

جاگی سیانپا دھیرج دیکھا۔ نہیں رہتے آسوم نہیں تپا  
سیتی دھیرج رہے ہیں نا۔ سیتی سوئی جنت نہ کرن بیان  
غش کھلنے ہی جانکی جی نے چاروں طرف دیکھا انکھ  
رہتے گھوڑے لکھن جی نہ دکھائی دیے۔ وہ بولیں میری  
زندگی دکھ برداشت کرنے میں سخت جان واقع ہوئی  
ہے۔ یہ پران اب بھی نہ لکھیں گے۔

(۴)

گرونا گرت بن اتی بھاری۔ باللیک آئے بن جاری  
سیتا باللیکی سیتی جانا۔ پران آؤن کچ جرت بلکھانا  
سیتا جی جنگل میں بے حد واپس کر رہی اتنے ہی میں  
باللیکی مٹی کھو متے ہوئے وہاں آئی۔ سیتا نے ان کو  
پچانا اور اپنا سب حال کہا۔

دو

مٹی میں متری جنگ کی۔ رام پر یہ جنگ جان  
تیا گن میت نہ جانوں کھو۔ دھک دھک اتی بلوان  
بے مٹی میں راجہ جنگ کی متری اور متری راجہ جڑ  
کی استری ہوں۔ میں نہیں جانتی کہ سونہ سے مجھے چھوڑا  
گیا ہے۔ جیسی قیمت موتی ہے وہی ہوگا۔

جواہری

دیور لکھن کے سنیائی۔ مٹی نہ کھج جانوں مٹی رانی  
سن کینا متھلا مٹی مور۔ پریم شمشیر سب دھک دھک  
دیور لکھن مجھے یہاں پہنچا گئے ہیں۔ لیکن میں اس کا  
سبب نہیں جانتی ہوں۔ باللیک جی لوے مٹی ہمارے  
پتا جنگ میرے شاگرد ہیں۔

شور سن کر راجی لکشمی جی کے محل میں گئے آہوں  
نے اپنے گیان سے ماناؤں کو سمجھایا۔ ان کے پردے  
کھل گئے۔ ماناؤں نے جو وردان مانگے وہ راجی نے دیے  
تب سب ماناؤں نے یوگ اگنی پر گھٹ کر کے اپنے  
اپنے شیر تیاگ دئے۔

دوہا

یوگ اگنی نندو بھسترم کری۔ سکل گئیں پتی دھام  
بھرت شترو سونی لکھن + شوک بھون برام  
یوگ کی آگ سے اپنا اپنا شیر برہسم کر کے تینوں  
راہیاں پتی دھام کو گئیں۔ تب شری رام۔ بھرت  
لکشمی اور شترو من چیتا میں ڈوب گئے۔

توپانی

اودھی پت کر کے کرم شری گائے + پر بھونے کو رو سا کر وائے  
دین دان پتی کوئی پر کارا پ کی اس کوئی جو نے یارا  
گو رو جی نے سب کر یا کرم ویدوں کے مطابق سی  
کر وائے۔ کئی طرح سے دان دیا ایسا کوئی شاعر دنیا  
میں نہیں ہے جو اسکا بیان کر سکے۔

ایک بار گو رو گرہ سکھائی + گے سنگ اوج سچو رگھو رانی  
کینہہ دناوت ہو سہرائی + بیٹھے پر بھونے آستیش پانی  
ایک بار کھائیوں اور شترو من سمیت رام جی  
گو رو جی کے گھر گئے زمین پر ماتھا رکھ کر پر نام کیا اور  
آشیر واد حاصل کر کے بیٹھ گئے۔

(۳)

تو ریساد جب بگیا انیکا + کینہے امت ایک تے ایک  
ناکھ سچھل پتر من میں پو دیکھا آتشو مبدھ پر بھون  
وہ بولے آپ کی داس سے میں نے ایک سے ایک  
بڑھ کر گیس کر لئے ہیں۔ لیکن عوام ایک اشو مبدھ  
بگیا دیکھنے کا خواہش رکھتے ہیں۔

(۴)

جس کچھ آئیں دیکھ ناکھا سو میں گرب ناکھائے پد ناکھا

جب تاب جی کرو سکھاری برہما ہیں تو ہی شیش سکھاری  
سا در پورن کئی سیا آئی پر کرمی جن پتی سب گتی جاتی۔  
اب تم فکر مت کرو۔ آخر میں تم کو راجی پھر ملیں گے  
ہایت عزت اور احترام کے ساتھ وہ سیتا جی کو اپنے  
آشرم میں لے گئے اور سب حالات سنئے

(۵)

وودھ بھانتی مٹی دھیرا دینا + سائب سہری مجھ کی کیا  
سہری رگھو رانی آرا گئی + دیکھ بھل مٹی آیسو بھائی  
مٹی نے وصلہ بندھایا۔ تب سیتا جی نے گنگا  
میں اشنان کیا۔ پھر راجندر جی کی مورتی دل میں ہارن  
کی۔ مٹی نے آشیر باد دیا اور بھل دیے۔

مٹی ور کتھا انیک پر سینگا + کہیں منہ نہیں سیا سنگ بھنگا  
گیان انیک پر کار در شعا ہے + لکشمی سنو اودھ تپ لے  
مٹی کئی طرح کی کتھائیں کہتے تھے۔ سیتا کے ہمراہ  
پرند بھی سننے بھنے طرح طرح کے وچار دل میں دھارن  
کر لے لکشمی جی اودھ میں آئے۔

چھند

آئے جو لکھن تیاگ سیتا میں۔ کل رنج انہم گے  
ہو بھانتی رو دن مات سن کئی ریا دارن دکھ کوئے  
مٹی سہری مور جھت مات بانی وکل جی چھنی مانی گئے  
وودھ بدی کئی بھانتی کو کہہ پتی دارن دکھ بھئے  
لکھن جی سیتا جی کو تیاگ کر آئے دیا کل مو کر اپنے  
محل میں گئے وہ رو رو کر شترو جی سے سیتا جی کا دکھ  
بھرا افسانہ کہنے لگے جسے سن کر مانا بے ہوش ہو گئیں

جیسے مٹی بن سانپ

سیتی شور راج سیت لکھن رام رنج مندر گئے۔  
راج گیان دے بھائے شری تب کھلے پت آشر نے  
پر بھون سونی سونی لکھو مات دین کر و ناو رتے  
تنق شوبھی کر ہی شچھ یوگ اگنی جاتی بھائی ساد رتے



منشی چلیکے منی وین سپریتی : کس نہ کہو تم سندھیری  
اگر آپ آگیا دینا تو جرنوں میں سر رکھ کر اسکا انتظام  
کیا جائے۔ یہ سن کر وشنیشٹ جی بہت خوش ہوئے اور  
بولے آپ جی سے بھر پور وین کیوں نہ لیں گے۔

(۷)  
کہ نہیں من اچھلاش تمہاری : اچھو بھرت آپ کی پٹاری  
منشی منی وین بھرت پر پو دو تو : ہر کسی کو بھین کرہ کو تو  
آپ کی منو کا منہ صبا جی پر صبا جی تو زنی کر گیا اچھو  
بھرت جی اور بگیہ کا انتظام کرو۔ گوڑو کی آگیا پا کر بھرت  
شتر و گھن۔ بھین راج محل میں چلے گئے

دو  
سیوک : ہر جن سچو سب۔ سادہ تر بنا بلا  
ہاٹ : ہاٹ پر دو لکیرہ۔ چہوہ تیاں بنا  
انہوں نے شتر لیوں۔ سیوکوں اور لکھیا  
لوگوں سے کہا۔ بازار۔ گھر۔ گھار اور دروازوں  
کو منڈپ بنا کر نے ہاؤ۔

چو پائی  
گوڑو سمیت پر چھو او دھائے : دیکھی بنا و بہت سکھائے  
میتھلا پور جرنرت سدھائے : دیش دیش کے پتی بکائے  
گوڑو کے ہمراہ راجی ایدھیا میں آئے دہان کی  
سجاوٹ دیکھ کر بہت جی خوش ہوئے۔ انہوں نے حکیمو  
نکا۔ کشکندھائے راجاؤں کو مخترن بھجودیا۔

جامونت : سگر تو۔ وکیشیا : آرٹل نیل دو پو وچھو ش  
آئے سب تھان رام کر یا لاپ : ورن کیر۔ اندر کیم کا لا  
جامونت : سگر تو۔ نیل ویشیا : دو پو وچھو  
کولایا۔ ورن کیر۔ نیم۔ کال وغیرہ دیو تاجی شری رام  
کے پاس آئے۔

۳  
چھو و مان سر نہ استہائیں : کرکٹ کان کل کنٹھ لپائیں  
آدھ میں منی منی تو کھ کیرے : وہیں کر ایدھ میں روئے

و مانوں پر بچھ کر سندھرا پتر میں کوئل کے کنٹھ  
رنگے کو تر مندہ کرنے والی کالے لگیں۔ مہاتماؤں کے  
دل آنے لگے۔ بھگوان نے سب کو سندھر ڈیرے دیے  
(۴)

شنشی : روئی ہری ہری سنکا دی : آئے ہرے ہرے آبادی  
و شوا پتر سنگ منی چھاری : پھنس سات رشی اچھا چاری  
چندر مان۔ سورج۔ وشنو۔ مہادیو۔ برصا۔ سنکا دی  
منی آبادی دیو تا بھی آئے۔ و شوا پتر جی کے ہمراہ سا  
نزار یوگا لوگ بھی آئے

(دو پا)

پارا شتر بھرگو۔ انکرا۔ نار۔ دیاس۔ اگست  
آئے یو کھپ سنگل منی : پول سمیت پوجت  
اس کے بعد پارا شتر بھرگو۔ انکرا۔ نار۔ دیاس۔  
اگستید اور دیوں سمیت پلستید جی وغیرہ سب  
ہما تاشریف لائے۔

چو پائی

مگھ متھل آئی دیکھ متاوا : نانا بھائی دیکھ متاوا  
میتھلا پور تو دو وقت منڈھائے : دیکھ گروا متھلا بھائی  
آئے دالوں کو لگہ کا مقام دیکھ کر بہت شکھ ہوا  
جو دوت جبک پور گئے تھے آن کو دیکھ کر جنگ پور  
دالوں کو بڑا شکھ ہوا۔

(۶)

دوار پال من خبر قانی : اودھ نگر تے پتری آئی۔  
شنشی : و وہہ سہا اکھ دھائے : ورن منی منی منی منی چھائے  
دو اتوں نے دوار پال کی معرفت راج کے پاس یہ خبر  
بھیجی کہ ایدھیا سے چھو آئی ہے۔ جسے سن کر جنگ  
اکھ دوڑے شری راجت ہر گیا اور آنکھوں میں آنسو  
بھر آئے۔

(۷)

چھو چھو من اندھ جتا : کہی نہ سکے سادہ راسی تیا  
میتھل انک پرب والے آئے : دیکھی تو ات الیہ کھ پائے

کہو کسل رکھو بی سب بھائی + کہ گد گنڈ نہ کھو کھی جانی  
 راجہ جنک کو جو آند ہوا اس کا بیان سنیں اور شاد  
 بھی نہیں کر سکتیں۔ دروازے پر آکر قاصدوں کو دیکھ کر  
 بہت خوش ہوئے۔ راجہ جنک نے کہا شری رام جی اور  
 سب بھائیوں کی خیر و عافیت کہو ان کا دل گد گد ہو گیا۔  
 اور آگے بولا نہیں گیا۔

دو ما  
 بھوپ پریم بھی ہے جس بی نہ سیکے ہی دھیر  
 نسی بھینو آچھا پس۔ جے جے شہ گنجیر  
 اس وقت راجہ میں جو پریم تھا۔ اسے کوئی دھیرہ ان بھی نہیں  
 کہہ سکتا۔ اس وقت مارے خوشی کے گنجیر جے  
 جے کا رہا۔

(۲)  
 بوجھے وودھ پر کا زپ + ساد روت منکاری  
 گورو وگرہ گوتے ٹٹ منی پائے پدارتھ چاری  
 غرت کے ساتھ قاصدوں کو بلا کر راجہ نے انکا آدور  
 ستکار کیا۔ تب گو مارا راجہ چارو پدارتھ پا کر اپنے گورو  
 شتانند کے آشرم پر گئے۔

جو پائی  
 سکل کتھا جی پال سانی + شتانند آند اوھکا کی  
 چلو نہ پتی تاکہ پھنٹھائی + سا جو جائے سکل کتھی  
 راجہ نے تمام کتھا سانی۔ گورو شتانند کو بڑا بھاری  
 آند ہوا وہ لوے اپنی تمام فوج کو سناؤ۔ چل کر  
 وہ گیکہ نینیا دیکھیں گے۔

(۲)  
 کر پتی نہت من۔ راتے + ساد رسیوک شکل بلانے  
 سچو سین چتورنگ شہائی + بھون گئے سب ہی سچائی  
 پر نام کر کے راجہ محلوں میں آئے۔ سیکو کوں کو باغ  
 بنایا اور کہا چتورنگی فوج سجاؤ۔ اودھ کو چلنا ہے۔  
 پھر وہ راج محل کو گئے۔

(۳)  
 تیری سہیت ماری گہ آئے + باجی نہ پتی سکل سنائے  
 آند سب رنواس بلالی + دیے دان پتی دیوں آئی  
 وہ چھٹی لے ہوئے رنواس میں گئے اور سب کو  
 پھر بڑھ کر سنائی۔ خوشی کے مارے رنواس نے برہمنوں  
 کو بل کر بہت سادان دیا۔

(۴)  
 پانچت پریم نہ ہرے سہا تا + چور پتی کھی نہیں باتا  
 نگر کاوں پر اسکل سا جو + انت اپار باجنے باجو  
 چھٹی بڑھتے وقت دل میں نچت نہائی نہ بکھی۔  
 قاصدوں کو بلا کر وہ نہیں کر بولے۔ گھر۔ دروازے  
 بازار سجاؤ اور باجے بجائے۔

چھندر  
 چلو راو منی گن شہیت پتی بجائی نشان۔  
 پرات تیرے پر ہوئی۔ اودھ نگر نہران۔  
 گورو کے ہمراہ فوج سجا کر راجہ جنک چلے اور  
 دوسرے دن ایو دھیا کے نزدیک جا پہنچے۔

جو پائی  
 پو رہا پر نہر لو سچا تیرا + پاس دینہ نہرت گھوہرا  
 شہ پتی آج کہنے راج سا جو + آئے پر چھو جہاں تیر پتی را  
 خوش ہو کر رام نے راجہ جنک کو سیر جو کے کنارے  
 کھرایا۔ پھر راجہ کا ج کا بھار چھو لے کھائیوں کو  
 سوئیپ کر شری رام جی راجہ جنک کے پاس گئے

۲  
 پتی نہ پتی نگر بھائی + کہ گئے مرد و جن آجائے  
 بدن منیک تر کھنگا + آند مان نہ ہرے سہا تا۔  
 راجہ نے دل کر ان کو بھٹلایا۔ کہ گد ہو کر مدھر وچ  
 بولے۔ اچھی کا چند دیکھ کر خوشی میں سانی تھی۔

۳  
 پر چھو پتی کر ہی سب سیکو کانی + سچو نچت پتی لے بلالی  
 تیرپ سیکو اسب پھر سنا + رتی چھو کھائی پتی اند راجہ



بھروہ بولے اے راجا! رتنوں سے جڑی ہوئی سونے  
کی ایک سیتا جی کی ایک مورتی بنائیے۔

انک ایک سبب بھوشن سا چچا، نامور پل لکھی تھی پی لایا  
سنا لکھی تھی نہ سکھیں تیار رہی، سیا دیبھیں سب اچھا مانی  
ان کے انک میں زیورات سجائے گئے۔ ان کا روپ  
دیکھ کا روپ بھی شرمندہ ہو گیا۔ کوئی بھی آن کو اچانک  
پہچان نہ سکا۔

(دو ہا)

بہتی او سہر شو بھجا ایت۔ کو کوئی برائے پار  
جلد آدھر کرایا پرچھو۔ کیسے چرت آیا  
اس وقت کی شش بھجا کا ذکر کون شاعر کر  
سکتا ہے۔ جگت کے آدھار رام چندر جی نے  
اُور وچر کر کیا۔

(۲)

ایک سہرے دیوہر مندیریم پروین۔  
جانی شہر تیکرشی شکل۔ رہی مہر شاہ آدھین  
دو ہزار شیش ہزار من جوید کو زبانی یاد کئے  
ہوئے تھے یاگیہ کرانے کے لئے راجا نے مقرر کئے۔

جوبانی دن

مکراس رتو شیش شہانی، تاکھ منڈل بیچھے رکھائی  
تب بولے گورو جن شہانے، آہو یا جی جوید بتائے  
اماگھ کی شہر رتو میں شہری راجا یاگیہ شالا  
میں بیچھے۔ تب و شیش جملے کہا۔ جیسا دید  
نے کہا ہے ویسا ایک گھوڑا منگوائیے۔

(۳)

لچھمن سنی گورو جن آئے، بار بار پید پیکج بنائے  
میشینا لاسا دریا اسے۔ وودھ بھوشن پی پیر  
گورو کے وچن سکھ لچھمن جی بہت خوش ہوئے گورو  
بار بار پرنام کر کے وہ گھوڑا شالا میں گئے ایک گھوڑے  
کو سب آجھوشن پہنائے۔

راجا نے وئے گئی سینوا کر کے منتری سمیت بھرت  
کو بلایا۔ راجہ جنگ کی تمام سینوا کا بار بھرت لے سنبھالا۔  
وہ بہت ہی خوش تھے۔

(۴)

آئے گورو جی سا دیوہر نائے، من بھاوت پر شیش پائی  
پتی پرچھو شکل دیو کو رو بندے، اچھمت اسیش پائی آندے  
بھگورو جی کو پرنام کیا اور آشیر وادیا یا۔ بھگورو جی  
نے سب دیوتاؤں کو اور مہاتماؤں کو پرنام کیا اور سب  
سے آشیر وادیا۔

(دو ہا)

دس سہرے منتری و شیش۔ آئے پرچھو گھم دھام  
بولے وچن و نیت گورو۔ منتر شیشو م رام  
دس ہزار سا وھو و شیش منتری راجا یاگیہ شالا میں  
آئے۔ تب و شیش جی نے و نیت وچن کہے۔ اے رام تم  
میری بات سنو۔

جوبانی

وھم سمل جی وید بھانے، شیش پوران لکھانے  
بن پرہ سچیل نہ ہوئی تھری، اب چنے مھیش کماری  
جن گیوں کا ذکر ویدوں نے کیا ہے وہ بنا استری کے  
سکت نہیں ہوتے۔ اس لئے اب جانی جی کی بہت ہی ضرورت  
آپری ہے

(۲)

سنی سنی وچن مون گہی رہیو، ستیہ استیہ نہ ایکو کہیو  
مہ پرین وردہاں نہی ریا، رہے شکت جی کر ہو وایا  
گورو کی بات سن راجا جی رہ گئے جھوٹے سچ  
کچھ بھی نہ بولے، اے گورو دیو میری زندگی کی  
حفاظت کرتے ہوئے آپ ہی کوئی آپا کے بتلائیں۔

(۳)

دو گورو ملی نارد سنگا دی، دھم کہیو سنی پرمانادی  
کنک جیٹ منی سندریالا، رچی سینا روپ شیش و شالا۔  
و شیش شالا نارد سنگا دی نے متورہ کیا

لکھی باندھو سے سیں اری + یہ سنی جت آوٹنی چاری  
کھارگو آدی شکل مٹی سنگا + آئے جہاں رگھو کش پنگا  
یہ بات چھی میں لکھی گئی تھی۔ جوگ آدی بہت ہے  
مٹی لوگ یہ حال سکر دیاں آئے جہاں رگھو کش مٹی  
شری راجندر جی تھے۔

(۶۷)  
کھیا شکل لونا سر کیری + مٹن تیراں جن دینہ گھنیری  
سنی مٹی وچن پین جل جھا + بہوری رام نک تیروں سنگائے  
ان مٹیوں نے لونا سر کی کھیا تھی۔ جس نے مٹیوں کو بہت  
دکھ دیا تھا۔ راجی کو بڑا دکھ ہوا۔ اور انہوں نے اپنا  
ترکس سنگوایا۔

(دوہا)  
دینہ رپو سودن ہی سو بان اموگہ کراں  
سنتار تیرھی مای بہت چھیو شکل جھوال  
ایک بان نکال کر شتر گھن کو دیا اور کہا۔ اس گھوڑے  
کے خلافی سینا پتا بن کر تمام راجاؤں پر فتح حاصل کرو  
اور اس بان سے لونا سر کو مار کر آؤ۔

(چو پائی)  
بہری و بھش رام بلائے + سادو رائے ماتھ تن نائے  
لونا سر کے چرت اپار آ + یو جھے دن مٹی و کش آوارا  
پھر راجی نے و بھش جی کو بلایا۔ انہوں نے آکر راجی  
کو پرنام کیا۔ رام نے آن سے لونا سر کے  
حالات دریافت کئے۔

(۶۸)  
کرنگ جو ر لیا چرنا ہا + سنہ کھوں اب سنیو اکا ہا  
بھاشی و ماتر نا تھ سو موری + لکھ مٹی تینی نام بہری  
ہاتھ جوڑ کر و بھش بولے۔ اے کوشل آدیش  
میری ایک سوٹلی بہن تھی جس کا نام لکھ مٹی  
تھا۔

منو پت ورن سندر تیراں + رومی ہے جت منہ سنو  
جس جڑو نہ جانا + رومی رکتھ جی آت جگ جانا  
ماتھے مور پیکہ مٹی لاگے + سوئی پیکہ کھت دیگی آوارا  
اس گھوڑے کا رنگ سفید تھا۔ کان کالے تھے۔ جو  
سورہ دیو کے گھوڑوں کو بھی شرمندہ کرتا تھا۔ گویا  
کام دیو نے اسے اپنے ہاتھ سے بنایا تھا۔ جڑا و زین  
کسا گیا۔ ماتھے پر مور پیکہ تھا۔ جس میں منیاں چھپاری  
تھیں۔

(دوہا)  
سٹھٹی مٹس دس پیر دیر۔ راما کج رندھیر  
نہیہ تائی انہیہ تہاں جہاں رام رگھو پیر  
اس پیکہ کے گھوڑے کے پیچھے ساٹھ ہزار دیو لگا کر  
چھمن جی آ سے پیکہ شالیں لائے۔ اس گھوڑے  
کی شان نیرائی تھی۔

(چو پائی)۔  
یو جھو پیر جھو نئے جگ جے مٹو  
جس چھو کھسا گا دمی کل کینو  
دینہ وودھ ودمی دان انیکا  
گامی سی پتر سوئی گرمی اھی شیکا  
مینا کو فتح کرنے کی خواہش سے راجی نے اس گھوڑے  
کا بوجھ کیا۔ بہت سادان دیا اور ایک وجے پتر  
لکھ کر مانجا۔

(۶۹)  
ایک ویر کوشل پور مایا۔  
اڑی دل دن شیش سنگای  
چھوٹل ہوئے گھو سوئی باجی  
دند ویتو بن جائو کہ بھاجا  
کوشل پور میں ایک ویر دستوں کا ہاتھ کرنے والا  
تھا۔ جس سے اندر بھی ڈرتے ہیں۔ جس میں طاقت ہووے  
اس گھوڑے کو لے کر اور پھر پیرانے کر جنگ میں کھاگے



دیوتا باجے بچانے لگے۔ اس طرح لڑاکا فوج (نبرد آزا)  
کے ہمراہ شتر و گھنٹے نے یونا سر کے شہر کو گھیرے  
میں لے لیا۔

(۴۷)  
بیل لیان بنے تھی کالا + مٹی نیچر تھی گروہ و شالا  
شہر گھٹ پر چارت گڑب آوا + دیکھی گھٹ گڑب آئی شکھیاوا  
گجھار راجہ شکر لونا سر کو پڑا بھان ہوا وہ گرجتا  
اور ہلکا زنا ہوا آیا۔ اور وہ اپنی فوج سجا کر بہت  
خوش ہوا۔

(۴۸)  
ارو شہد مٹی گھٹ کا جی + مٹی باجنے دواؤ شہی باجی  
بج پر گھوڑی جے چوری جانی + مٹی بھرے گھٹ مٹی مٹی  
مارو باجہ مٹی کر ہادر لوگ خوش ہو گئے۔ دونوں  
فوجیں آمنے سامنے ہوئیں۔ اپنے اپنے راجہ کی جے بول  
کر ہادروں نے اپنا اپنا جوڑ چھانٹ لیا۔

دو با  
وچلت آئی بلو کی بج۔ لونا سر سر سٹ  
سنگ نے مانگ گھٹ + دوسر کیتو گھٹ  
گھنڈی لونا سر نے اپنی فوج میں گھرا مٹ دیکھی۔  
تب اپنے دونوں میوں مانگ اور کیتو کو اپنے  
ساتھ لے کر آگے بڑھا۔

جو پانی

پر گھوڑی گھٹ مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی  
یوپ کیتو کیتو کیتو کیتو کیتو کیتو کیتو کیتو کیتو کیتو  
شتر و گھنٹے جی کے بڑے بڑے گھٹ مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی  
لڑنے لگے ہوں۔ یوپ کیتو بھی کیتو سے بھر گئے  
لڑنے لگے ہوں۔

(۴۹)

یوپ کیتو کیتو کیتو کیتو کیتو کیتو کیتو کیتو کیتو کیتو  
وہاں مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی  
یوپ کیتو نے غصہ میں بھرے ہوئے کیتو کو مار کر زمین پر

(۵۰)

مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی  
تینہ تاسو لونا سر گھٹ + مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی  
آگم تاسو تپ شکر جانا + دینہ شول شکر کر پانہ جانا  
اس کا دواہ دواہ دیتے ہوئے تھا۔ اس کے  
ایک پیر لونا سر ہوا۔ جس نے یو جینہ شیو جی کی  
تسلیا کی تھی۔ شکر گھٹ ان نے اسے ایک  
نر شول دیا تھا۔

(دو با)

لے ہی بل پر گھوڑی گھٹ مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی  
جینی شکر شکر شکر شکر شکر شکر شکر شکر شکر شکر شکر  
اس نر شول کے بل دھات سے وہ انسانوں  
دیوتاؤں۔ ناگوں وغیرہ کسی کو بھی کچھ نہ سمجھتا تھا۔ وہ  
بہتیروں کو جیت چکا ہے۔ اور باقی ماندہ کے پیچھے پڑا  
ہوا ہے۔

(جو پانی)

تاسو جرت مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی  
سین شکر چترنگ بنائی + لے ساتھ دواؤ شہی سہائی  
اس کا حال سن کر راجہ دل ہی دل میں مٹی مٹی  
شتر و گھنٹے کو اپنا بل دیکر اپنے برابر کیا۔ شتر و گھنٹے نے  
اپنے دونوں بیٹے اور فوج ہمراہ لی۔

(۵۱)

مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی  
وہاں کے وٹو دھا گھٹ مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی  
کوچ کے وقت میں ہزار لگا رہے ایک سا گھٹ مٹی مٹی  
گھنٹیوں کی گرج سے زمین ہل گئی۔ سواریہ رکتہ کو  
شتر مندہ کرنے والے دس ہزار رکتہ سجائے گئے۔

(۵۲)

یوپ کیتو کیتو کیتو کیتو کیتو کیتو کیتو کیتو کیتو کیتو  
یوپ کیتو کیتو کیتو کیتو کیتو کیتو کیتو کیتو کیتو کیتو  
یوپ کیتو کیتو کیتو کیتو کیتو کیتو کیتو کیتو کیتو کیتو

گر پڑے۔ مورچیت ہوتے سے بھی یہی ہونے سے  
رکھو کل ملک راجی!

ہو یا بی

مورچیت بند ہو سبیا ہوئی: جیسے اس آفتاب سے نہیں ہوئی  
کھن بان کر دھار بار بار: چھانڈو تین کوئی اک بار  
سبیا ہوئے بھائی کو مورچیت دیکھا۔ اسے بہت غصہ  
آیا اور وہ روکے سے بھی نہیں رکا۔ اس نے غصہ کر کے  
تین طرح کے کراں بان چھوڑے۔

(۲)

نای کل کرئی رنج سیمیا: آترو پور کھو کل دیسا  
لگے ہاں تاسوٹن ماہیں: تیر پور آونی تل سہو کھن ناہیں  
اس را کھشس کو دیاکل کر سبیا ہو بھائی کے نزدیک  
گیا۔ ٹوپ کیتو کے جسم میں تیر کھسے ہوئے تھے ان کو  
ذرا بھیا ہوش نہ تھا۔ وہ ویا کل پیر کھوی پیر پڑے  
ہوئے تھے۔

(۳)

ایچی سناگ تن باہر کینہا: رام نام ور آو شہی دینہا  
اچھی مچی انگ آج کے سنگا: دلیچھ و ہنسی دھنوبان تشکا  
سبیا ہوئے سناگ جم سے کھنچ لی۔ رام نام کی سدا  
اوشہ صی ان کو دی۔ وہ آٹھ بیٹھے اور ان کا تشر  
سندر ہو گیا۔ تب سہس کر ٹوپ کیتو نے شش  
بان لیا۔

(۴)

جاگیو تشہر دیکھی لڑائی: چلیو گنگ لے سنگ بھائی  
شہر تیری تیری کال سنگائی: ہمار سہر مہنہ سن کھکرائی  
کیٹھ را کھشس مورچیا سے جاگا۔ اور اس نے  
بید ہو نا ہوا دیکھا۔ وہ اپنے بھائی جامپک کو فوج  
سمیت لے آیا۔ لیکن وہ بھی لڑائی میں ہار گیا۔

(۵)

نایو ما کھ آن کر جوری: تات سہر رچی ٹو جی موری  
راون پو کھو بھرتا جانو: تنے تاسوٹن شیل نہ صاف

سلا دیا۔ ادھر سبیا ہونے بھی آتنگ کے ہاتھ پاؤں  
کاٹ ڈالے۔ اور ہار کریم لوک کو بھیج دیا۔

(۱)

کرئی چیل کرئیسی: ہو دھنر تھو: آسٹر شستر گہ سب سیر  
دھرو دھرو: ہار مار سہر کرئی: لڑیں نہ بھٹ سبیا ہو پیں  
نونا سہر کے بابا کر کے انیک دیوتاؤں کو پیدا کر دیا  
وہ بھیار لے ہوئے تھے اور مار دکا ٹو چلا رہے تھے  
شتر گھن کی فوج ان کا تماشہ دیکھنے لگی۔

(۲)

پرتھو سن بھو شش شہاری: جو رو وھش سہر تیر پوری  
جی تم آجے تری گو سوئی: پتھر آہنیں دیکھے کوئی۔  
را فوجی کا دیا ہوا بان شتر گھن جی نے وھش پر  
چڑھایا۔ اور سبیا جی کو من ہی من پر نام کیا۔ بان کے  
رکھنے ہی مالا کے تمام دیوتا غائب ہو گئے۔

(۳)

سہر ساج کھنوں نہیں دیکھا: چلیو سبیا موکل جن ولینا  
کل سبھا رو گھو سول جادی: تو اس کوئی گدا کوپ ہاری  
یہ دیکھ سبیا موکل کے سہان گرج کر لونا سہر سے  
ہوئے۔ ارے وھش اب تو اپنا وہ تر شول سبھا لے  
یہ کہہ کر اس کا چھاتی میں گہا ہاری۔

(۴)

سہر نہ سبیا سو تچ اپار: مورچیت آونی پیر پور کر آرا  
کے بچہ نام ویر بلو آنا: مورچیت نونا سہر ش جانا۔  
تو کھسبان سول بے دھاوانو ٹوپ کیتو کے سہکھ آوا۔  
نونا سہر اس چوٹ کو سہر نہ سکا۔ ویا کل ہو کر وہ  
مورچیت ہو گیا۔ کیٹھ نام کے را کھشس نے جو یہ دیکھا  
تو تر شول لے کر ٹوپ کیتو کے سامنے آیا

سور کھا

مار پیری ہر دیہ سبھا: کرے جیت کر فنان  
مورچیت پیر کرائی۔ راجہ بندہ دن کی ملک  
ٹوپ کیتو کی چھاتی میں تر شول مار دیا۔ وے رام کہہ کر



جوانی (۱)

تاسو من سنی سب سہر تو تھا چھٹی وانی نہج دیو تھا  
 باجہیں دندو بھی ورتہن چھوٹا آجنا کھیتے سب سہر  
 لونا شہر کا مران سب دیوتا دھانوں پر چھڑا آکاش  
 میں آئے۔ باجا بجا کر پھول پر سائے اور بولے۔  
 ہے نا تھا آج سنگٹ گیا۔

(۲)

پہاں ایک نگر چھٹی رات پر رکھے تھے نیکل بل پورے  
 مختصر نام حکمت نہیں جانا کو دوسروں جو دید لکھاتا  
 شتر و گھن جمائے دوشند نگر چھے اور دونوں  
 ٹیکوں کو وہاں کاراج دے دیا۔ ایک نگر کا نام مہرا  
 تھا جسے سارا سنسار جاتا ہے۔ اور دوسرے کا  
 نام وودت تھا۔

(۳)

چند تھیں بڑی شالا نام سہا وودت مہی مال  
 راگہو پھینا تھیں بلی کھوری وودت نگر پھنم ہو دوری  
 بلی بڑی میں مہان بڑے پتر سہا کو مختصر اناراجہ بنایا  
 اور دوسرے پتر ٹوپ کیتو کو وودت کاراجہ بنایا  
 جو پھنم میں بہت دور تھا۔

(۴)

چرخ پو کی مئے نشانا وکشن اشو جلاہ جانا  
 پیچوئے راگھت ست سنگا آترے سب دل بمن ترگا  
 پتروں کو راجہ بنا کر شتر و گھن نے نقارہ بجایا۔  
 شتر و گھن نے دیکھا کہ اشو میدھ کا گھوڑا دکن  
 کی طرف مڑ گیا۔ تو وہ فوج سمیت جہاں میں آترے

(۵)

بڑی تھیا بد مذی کے چلی سہن بے سنگ  
 سہنیں شتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر  
 دیوتا لوگ اس میں سینا پھولوں کی برشا کرتے گئے۔  
 جہاں جی خرن بندنا کر کے شتر و گھن جی سینا سمیت  
 اس پار آترے گئے۔

ناپو ماتھالی کی چوری پات پتیر چلیو جی موری  
 راون راو لکھی بھرا جانا پتے تاسو بل نیکل دھاتو  
 آسن نے اگر نا تھا بھرا اور گہرا اسے تات آج راکی  
 میں میری لاسا پوری ہوئی ہے راون کے دشمن ہے  
 چھوٹے بھائی شتر و گھن جی کے پتر پتر اور پتر کے  
 گھن میں۔

کوین شتر و گھن پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر  
 پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر  
 زوئی تھیا پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر  
 کوڑوں پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر  
 پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر  
 فوج جہاں دیو دون کا۔ اور پتر پتر سمیت شتر و گھن  
 کو ماروں گا۔

(۶)

بھریے پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر  
 لاکھ لاکھ پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر  
 پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر  
 پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر  
 پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر  
 اپنے چور کے ساتھ لڑتے رہ گئے۔

(۷)

ساجی باجی گج باجی گج باجی گج باجی گج باجی گج باجی گج  
 آتو شتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر  
 پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر  
 میں آیا۔

(۸)

شہری اور دھیتی خرن گج پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر  
 پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر  
 شتر و گھن جہاں سہر رام کے پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر  
 دیا پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر  
 وہ سنگٹ کر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر پتر

بان چلایا کہ ایک نیا بان سے ہزار مسوڑا مٹھوں میں ملے

سورگھ

سنو مینی بال مرال دیو استوئج کو بی سچ  
پوچی نہیں تبت کال کریں جنم سچ سچیل پوچھو  
تبت تک شتر و گھن بھی آگئے۔ وہ پورے مہس ہئی  
مینی کمارو اپنا کرودھ تیاگ دو اور گھوڑا داپس  
کر دو۔ تو پور پو رام جی تمہاری پو جا کریں گے۔ اور  
اپنا جنم سچیل کریں گے۔

۱۲۷

کون نام زیب کہیو تیر باسو  
پھر سو بہین تیر سین پر کا سو  
چھوڑی باجی تیر ہی تانا  
لکھیو تیر باجی تیر گاتا  
لڑکے بوسے اسے راجہ تیرا نام کیا ہے۔ کس  
گلوں میں رہتے ہو۔ فوج لیکر خگلوں میں کیوں  
پھرتے ہو۔ کیوں گھوڑا چھوڑا اور کیوں ایسا  
وجہ پتر لکھا۔

نہیں تپ تی بلی پور کہ بھائی  
چھانڈ لو تیرا بھائی بگرہ جانی  
سنی رہو میں کنوڑا لجا رہے  
گہو آسترا اس کنوڑا

مگر تمہارے جسم میں بھی نہیں تو تیرے میت گھوڑا  
چھوڑ کر بھاگ جاؤ۔ شستر و کھن جی نے مسکراتے  
ہوئے کہا تو اچھا منہ پیار بگڑو۔

[illegible]

چو پایانی آسمینا  
 بالیک تفل باجی سمینا  
 سیاهت ویر بر بند آ  
 گھوڑے سمیت ساری فوج و  
 والیک جی کا آشرم کھا۔ و  
 رتے تھے جو سورہ سنان  
 چو پایانی آسمینا  
 بالیک تفل باجی سمینا  
 سیاهت ویر بر بند آ  
 گھوڑے سمیت ساری فوج و  
 والیک جی کا آشرم کھا۔ و  
 رتے تھے جو سورہ سنان

۲  
ویریلی ہے دیکھو آئی ہاں بیویاں بھی سہتر بنائی۔  
سہتر سہاگت تھائی آئی گئے جہاں زخمیوں کا تھا  
ان دور لوگوں نے گھوڑے کے ماتھے والا وجہ تیر  
رٹھا اور اس گھوڑے کو باندھ لیا۔ ایک سزا سزا  
گھوڑے کے پاس ہی تھے۔ وہ تین دونوں لکڑیوں  
کے پاس گئے۔

تو دور نازید میو با جی بلو کی پالک جان سہل رس رو کی  
وہو تنگ گرہ جا مو سہا پ دھنیہ بات پوہنہ تم جائے  
مانہو بھیکہ ستر خڑھی بھائی کستری گاہیں ٹھٹک لٹائی  
سپاہیوں نے دیکھا کہ گھوڑا ایک درخت سے بندھا  
ہوا ہے۔ اور دوست کمار بیچھے ہیں۔ اس نے انہوں  
نے غصہ کو روک لیا۔ وہ بوسے بالکوں! تمہارے ماما  
یتا دمنیہ میں جنہوں نے تم کو الیاد ویر روپ دیا۔  
گھوڑا تمہیں دے دو اور گھر بھاگ جاؤ۔ بالکوں نے  
کہا کستری ہو کر بھیکہ مانگتے ہو۔

جنی کشتی پلہیر زندگیاں و سوسہ سہاوی  
 پلہیریں ترنگ پروین چاند و جامہ بنت کرا اپنے  
 بل میں بجن کچھن حضور بالک جان فضا عاوت  
 ستران ایک ہی بان کو ہنسی سے تن خبر فریاد  
 لڑکے کہنے لگے گفتاری ہو کہ کل زندگ متا ہو  
 بہادر ہو تو لڑائی کرو۔ اگر تم تیرے ہو تو گھبرا جھوڑ کر  
 بھاگ جاؤ۔ یہ سن کر دیر لوک غصہ لگے۔ تو نے ایک ایسا



آکھن اوٹ سو واپس آنا : آکھن کرودہ چرھت مگانا  
لکھن جی بولے مے سنی کماروں اپنے پیران بیکر  
جلدی ہی بھاگ جاو۔ سورہ و نش دیوتا اور برہمنوں  
کا محافظ ہے۔ تم آنکھوں سے اوچھل ہو جاو۔  
ہم کو غصہ آ رہا ہے۔

(دوہا)  
سن لکھن کے وچن ورنہ بیکر  
اچ بلوکت جاو گھر شہو مہار بیکر  
لکھن جی کی بات سن کر دونوں بھائی خوب  
ہنسے۔ پھر پڑے بھائی تو نے کہا۔ اپنے جھوٹے بھائی  
کو پرھوئی پر پڑا دیکھو کر آپ اپنے گھر تشریف لیجائیے

چھائی آئی بلانی  
بچ سہائے ششہ آئی بلانی  
کیوں تو میں نہ مٹے بھلائی۔  
سنی کش لکھن بان سیدھا نا  
کا بچا بھو بھی شیش اکلانا۔  
لکھن جی بولے کیا بکنا ہے مورکھ تو اپنے مددگاروں  
کو بلالا۔ کیوں دو بچوں کا خون کرنا کوئی ہمارا  
نہیں۔ تب چھوٹے شش نے ایک بان تانا۔

کاٹھی و شش و شش سن بھائی  
کوٹک کر ہی وودھ کھرائی  
تل بیکل دو او بھرے پر جاری۔  
کر ہی ششکھین نہ ماہنیں ماری  
اے گرڑھی بان سے بان کاٹا بھج جاتا ہے۔ اور  
بانوں کے انیک کوٹک ہوتے ہیں۔ کش نے لکھن  
جی سے تلیدہ شروع کر دیا۔ وہ کوئی بھی مار  
نہیں مانتے ہیں۔

(۳)  
مششک ایک وچر سم ماری پوکل لکھن سن مانو ماری  
سمہوشلا و شش کھرائی : ماریو بان وکل تو ڈارچی

میں لکار رہے ہو۔ تالی چانے سے شیر نہیں ڈا کرتا  
یہ کھکر انہوں نے وچرائی بان اٹھا لیا۔ اور اپنے گرو دیو  
والہیک کا دل میں دھیان کیا۔ پھر شتر گھن کے گھوڑے  
رکتھ سارکتی (رکتھبان) مار ڈالے۔

(دوہا)  
ایک ہی ایک چار کر ہی۔ مٹے سکل زرن سو  
آئے سب رکتھ ویرہینہ کاکر کرنی کور  
دونوں کماروں نے لکھن لاکار کر چیتے ہوئے ویر  
کو مار ڈالا۔ دھیرے دھیرے انہوں نے ساری سینا  
کاٹ ڈالی۔ کچھ کاکر بھاگ کر راجندر جی کے پاس  
پہنچے۔

چھائی ام  
پوچھو سکل پھان کل نامقا  
زلیو کے کے سکل گن گاتھا  
لکھن سنگ جاو سب بھائی  
شش بالک باندھو بیری آئی  
راخی کے پوچھنے پر انہوں نے شتر و بالکوں  
کی سب کھتا کہ شانی۔ تب راجا نے حکم دیا  
تم لوگ لکھن کو ساتھ لے جاؤ اور مٹی کے دونوں  
دونوں لڑکوں کو پکڑ لاؤ۔

(۴)  
مار ہو جی آہیہو پور ماہیا۔  
رشی سبت بدھو ایت بھل ناہیں  
چلی شش سنگ سینا اپارا  
آئے شرت سمر جہاں بھارا  
دیکھو ان کو جان سے مت مارنا۔ سنت کماروں  
کو مارنا اچھ نہیں ہے۔ اس لئے لکھن جی کے  
سمراہ لائتھ فوج روانہ ہوئی اور سب لوگ لڑائی  
کے میدان میں جا پہنچے۔

(۵)  
لے گھر چو جاو مٹی بالک دن کر و نش دیو واک

کوسل پور ماہیں پیری بیکارا  
توان کردہ بان لکشن جی کی بھائی میں مار دیا  
لکشن جی بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔ راجندر  
جی کی تمام فوج اسی سیدھی بھاگ گئی۔

(۳۵)  
برنی سسکل پیدہ کے کرنی  
پنچمن ویر پیر پیر جی دھرتی  
جے ہا و دھنی سنگل سنگل سنگل  
نچ لو جن سم نامہ ہنار  
سپاہیوں نے راجا کے سپاہیوں کو لڑائی کا سارا  
حال بیان کیا اور کہا شتر لکشن اور لکشن دونوں  
بھائی بے ہوش پڑے ہیں۔ اور دو ہزار کی فوج  
میں سے دس پانچ ہی بچے ہیں۔

(۳۶)  
بھرت جو کر کہیو تب جن امت لکھا  
سیا تیا کی پھل دینہ دھرتی پیر لکھا  
اپنے نامہ رگر بھرت جی روئے لگے اور بولے کہ  
سیا تیا کی پھل برما جی نے دے دیا۔ تب  
بھگوان راجندر جی ہمارا ج کہنے لگے۔

(۳۷)  
راج سمر نامہں تم پیہ ہارے  
سا جھوئے رکتھ گج شوارے  
رمو گیکہ رگو دیکھو یوں جانی  
بالک راؤن نسیم دھرتی  
اسے بھائی کیا تم لڑائی سے ڈرتے ہو۔ ہاتھی  
گھوڑے رکتھ سوار۔ تم گیکہ کی حفاظت کرو  
اور میں جا کر دیکھتا ہوں۔ یہ دونوں بالک  
راؤن۔ کنبھ کرن جیسے دھرتی جان پڑتے ہیں

(۳۸)  
تیر جن سن بھرت لکھن بہت بھائی رگھو تیلہ  
پر کھن سب لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن لکھن

تب بڑے بھائی نوئے ایک گھوڑہ لکشن  
کی بھائی میں مارا جو بھر کی طرح لگا۔ دیا کل موکر  
لکشن نے دل ہی دل میں ہار مان لی پھر راجا کو  
یاد کر کے لکشن نے تیروں سے مار کر نو کو گرادیا

(۳۹)  
شیر سیا منی چرن شہائے  
گت مور جھا نو اثر آئے  
شکر جیت آری جے شتر مالے  
نے سب مال کافی ٹھہری ڈالے  
سیا جی اور منی جی کو یاد کر نو جلدی ہا  
بے ہوشی سے جاگ پڑے لکشن کے جن تیروں  
نے مسکھنا دگو مارا تھا ان کو لڑکوں نے تنگوں  
کی طرح کاٹ کر زمین پر گرادیا۔

(۴۰)  
راما نچ وسمے وکل۔ دیکھ سکل آراتی۔  
سیا تیا کی آسوج پڑ۔ پران میں کئی بھائی  
اسیے بلوان بالکوں کو دیکھ پنچمن جی بیت چران  
موئے لگے۔ دل میں سیا تیا کی کا دیکھ تو کھا  
وہ پران تیا گئے کئی بات سوچنے لگے۔

(۴۱)  
گمشدہ گری کر پو دھرتی شیش سولہ  
منتر پیر پیر کو رو پیر پیر پیر  
ناک تر سائل بھوٹا ماہیں  
یہ شتر چھوئے نیچے کو واپس  
تب نوئے وہ بان اٹھایا جو بالک جی نے  
دیا تھا۔ پیر پیر آکاش۔ باتال میں کوئی بھی  
چاندرا اس بان کی چوٹ سے بچ نہیں سکتا تھا

(۴۲)  
مار پو تاک شیش آری ماہیں  
پیر پیر دھرتی تب شتر چھ ماہیں  
جلی بھاج سب آری آری



تب تکسا بانر لوگ بھی ہوش میں آگئے تھے۔  
تب بھرت جی نے وہ بھیشن سے کہا۔ کہ ان بہادر  
بانروں کو ہمراہ لے جا کر ان دونوں مٹی بالوں  
کو باندھ لاؤ۔

ایسی بات سن کر بھرت جی شرمندہ ہو گئے تب راجی  
نے بھرت کی غرت کی اور بوسے ہمارے نکسا کاٹ ڈالے  
دوستوں کو بلاؤ۔ ہنومان۔ انگ۔ جامونت وغیرہ  
سکو بلاؤ۔

جامونت۔ کچی راج و بھیشن  
دوی و۔ مہندہ تیل کل بھیشن  
ریوہیں مار گئے ستر بھائی  
تانت اچھ دو او آہو جانی  
جامونت۔ انگ۔ و بھیشن۔ شکر یو  
مہند۔ دوی و۔ د۔ ٹل۔ ہنومان کو ہمراہ  
لے جاؤ۔ دونوں لڑکوں کو پکڑ لاؤ۔ اور شتر گھن  
سمیت لچھن کو لے آؤ۔

دو ہا۔  
سمر سیاست ویر دو۔ آئے گئے لو  
و بھیشن دے سب بھائی کچی تبا ہنومان  
جب بھرت کی فوج جنگ میں پہنچی تب لو  
گش وہاں آگئے۔ ان کو دیکھ کر تمام رچھ۔ بانر  
ڈر گئے۔ تب شری ہنومان جی ان لڑکوں کے  
پاس گئے۔

و شتر مہندہ دو و ہندہ کچی جیسے ہی سہاگرم  
آئے پتی تہاں سب بھرت بچھو دھا تاہم  
دونوں بھائیوں نے وہ مارا ماری کر رکھا کہ نام  
بانروں سمیت یہ ہوش میں آگئے تب آخر میں  
بھرت جی ان دونوں کے سامنے آئے۔

چھ پانی  
و پانی بھائی سب آوی  
بان سس من آتی دکھ ناوی  
جامونت کچی راج بلانی۔  
انگد ہنومان سکھ دانی۔

(۲۱)  
سب ملی سہیت بسا چر راج  
دھرمی آن مو دو و بال سماجا  
جائے جے کچی بھائی بھائی  
جن کچھو پیر بھو مہا نہیں جانی  
سب رچھ بانر و بھیشن کو گھیر کر اکٹھے ہو گئے  
اے پاروئی ان سب نے سیتا جی کی مہا کو اس  
وقت تک نہیں جان پایا تھا۔

(۲۲)  
بوسے کش سنو بالی گمارا  
تب بل و دت جان کنسارا  
پتھی مراے مات پیر مہلی۔  
شکل لاج آئے مہم پتھی۔  
کش بوسے اے انگد تہارا بل تمام دنیا جاتی ہے  
پتا کو موت کے گھاٹ اتروا کر۔ ماما کو دوسرے  
آدمی کو سوپ کر تم یہاں شرمندگی دور کرنے  
آئے ہو۔

(۲۳)  
سو پھیل لیو ستر مہندہ آج  
تیا گھو شکل کلنک سماجو  
شنت کرودھ انگد آہ چھاوا  
کچی گرمی ایک تاہی پیر دھاوا  
اس کا پھل لڑائی میں ہو اور تمام شرمندگی  
دور کر ڈالو۔ چھوٹے بالک کش کا یہ طعنہ سنکر  
انگد کو بہت غصہ آیا۔ اور ایک پہاڑ اکھاڑ کر  
وہ دوڑ پڑے۔

دیکھی بھرت سب سین بنائی۔  
 کوئی بان مار پو لو چھائی۔  
 آدھ نوٹے سگر پو کو مار گرایا۔ یہ دیکھ بھرت  
 جی نے رکھ آگے بڑھایا۔ اور ایک بان تاک کر  
 نو کی چھائی میں مار دیا۔

پیر پو مور چھی کشش دیکھ رسانا  
 جاب چڑھا کے بان سندھانا  
 شروٹ پیرینت کھینچی دھنڈو ویرا  
 بھرت پیر دے مار پو شت تیرا  
 نو بے ہوش ہو کر گر پڑے یہ دیکھ کر چھوٹے کمار  
 کش بہت غصہ میں بھر تھکے۔ اس مہار لڑکے نے  
 تان کر ایکسو تیر بھرت جاکے مارے۔

دو ہا  
 سمر جھومی سو بھرت۔ لوہی لینہ لڑا  
 شمر مات گورو چرن یک۔ لہے سمر جے پلے  
 تب بھرت جی بھی بے پوش ہو کر رکھ سے گر  
 پڑے۔ کش نے اٹھا کر اپنے بڑے بھائی نو کو  
 چھائی سے لگا لیا۔ گورو اور مانا کے پر بھاؤ سے  
 دونوں کی فتح رہی۔

چوپائی  
 آئے خبر لین چر چاری  
 بھرت سین بن شکل نہاری  
 ششونت سہرتیا دیکھ ڈرانے  
 بے کج ہے جات رکھ جانے  
 چار دوت رام نے خبر لانے کے لئے بھیجے تھے  
 انہوں نے اگر دیکھا کہ ایک بھی نہیں بچا۔ خون  
 کی ندی بہہ رہی ہے۔ جس میں رکھ گھوڑے  
 ہاتھی بہہ جا رہے ہیں۔

(۲)  
 پھرے دوت کو شل پور آئے

دو ہا  
 آوت سب و سال کھی بل سمر پتی کیتہ  
 انگد گرو اپارانی۔ تیس کھل رکھ پتی دینہ  
 کش نے ایسا بان چلایا جس سے وہ وشنان  
 پہاڑ رانی رانی ہو کر بچھ گیا۔ حساب انگد کو بل کا بھون  
 تھا۔ ویسا ہی اٹیور نے اس کا گھنٹہ توڑا۔

چوپائی  
 تمکی تالی کشش بان چلایا  
 انگد سبیل آکاشش اڑاوا  
 آوت جان پو بھی سہی بھاری  
 مارا بان پیر چاری پیر چاری  
 کش نے دو بانوں سے انگد اور تیل کو آسان  
 میں اڑا دیا۔ جب وہ گرنے لگے۔ تب پھر دو  
 تیروں سے دونوں کو آکاش میں بھیجا گیند جیسا  
 کھین کرنے لگے۔

(۲)  
 جین آکاش چمن بھول مامی + لوے شرن شرن پھو  
 رہیو گرو ہم کہیں بھگوانا + اک جگ ناتھ نہ ہم بچانا۔  
 وہ کبھی آسمان میں اور کبھی زمین پر آئے جانے  
 لگے۔ تب وہ بولے بے بھگوان! بہت ہوئی۔ ہم  
 دونوں کو طاقت کا بڑا گھنٹہ تھا۔ جسے آپ نے چور  
 چور کر دیا۔ اب حفاظت کرو۔

(۳)  
 پانچ بان بیدھے کئی دوو + دین جانی تیا گوہنہ سولی  
 جامونت منومان کپنسیا + دھاوت گری ترو نے ہو گلیا  
 تب کش نے دونوں کو پانچ بانوں سے بیروٹ  
 کر کے ڈال دیا۔ تب جامونت اور منومان جی  
 لمبے لمبے درخت لے کر آگے بڑھے۔

(۴)  
 کھینچی دھنش گن چھا پو شایک  
 کئی پتی آدی مئے پتی نایک



سما حیار سب پر نی سناے  
خیر و زوین سنت دکھ پاوا  
تیا کو دکھ بچ کنگ بناوا  
دوت بھاگ کر ابو دھیا پہنچے تمام حالات  
رام سے بیان کئے۔ قاصدوں سے حال سنگرمی  
طیعی بڑے دکھا ہوئے۔ پگیہ مثالا سے نکل  
آئے۔ اور فوج اکٹھی کی۔

(۳)

تھے سکوب کر پا تو اودارا  
آئے جہاں کنگ سنگھارا  
مٹی پانک ور دیکھی سہائے  
میر نو اسے پر چھو نکٹ بلائے  
آدار حیت راجی غصہ میرا کھر کر چلے جہاں  
وہ میرا بھارت موٹھا۔ وہاں آئے۔ جب کہ  
دونوں خولصورت لڑکوں کو دیکھا۔ تب ان کو  
مسکار کیا۔ اور اشارے سے پاس بلایا

دو ہا

پوچھو بال بلائے دوو کہو یا تو نام  
دیش گرام رنج کہو سب۔ برہمنے تو سنگرم  
راجی بوسے تم اپنے ناتا کا نام بتلاؤ اپنا  
دیش اور اپنا گاؤں بتاؤ۔ تم نے تو نکل بھارت  
فتح کر ڈالا ہے۔

جوبانی ۱

کہو استر جی کہو کہانی۔ پوچھو سورک اس جانی  
و کش نام بنو پوچھو ناتا۔ بنوؤں نہ پاں منو پرتا  
لڑکے بوسے کہو ست۔ مہیقار پکڑو سورک  
میں جا کر تمام حالات معلوم کرنا۔ رام نے کہا بنام  
اور خاندان جانے بہارے کو مل جم پر میں پاں نہیں  
نہیں چلاؤں گا۔

ناتا مسیا سنگھ کی جانا

والی ایک مٹی پاو تانا۔  
تیا کو کش نہیں جانو آجو  
تو کش نام شنو رکھو راجو  
میر بوسے ہاری ناتا کا نام سیتا ہے وہ  
راجہ جنگ کی بیٹی ہیں۔ مہا مہاشری والی ایک جی  
نے میں بال لا پوسا ہے۔ پتا کو ہم جانتے ہی نہیں  
تو اور کش ہمارا نام ہے۔

(۳)

مٹی سب کتھار لکھی من لہری  
بال بلو کی بدھو بھسل ناہیں  
آوت سبھٹ سموہ ہمارے  
رہیں تم سن سمر سکھائے  
اس کہی انگر نیل اکھاوا  
جامونت کپی پٹیدی بلاوا۔  
راجی نے سوچا کہ ان کو مارنا اچھا نہیں ہے۔  
تب راجی نے انگر۔ ہومان۔ جامونت۔ سنگریو  
و کمیشن کو اپنے پاس بلایا۔

دو ہا

میاو و مکان دھنواں نے دھائیو کو بلو  
سنگرم کے و کمیشن۔ پوچھو پھری رہاں  
تب بلو ان کو ہوتا ہوا کہو کہ پتا دھنیش بان  
لے دڑے۔ اور و کمیشن کے سامنے جا کر کھڑے  
ہو گئے اور غصہ میں بھر کر پتھر لگے

چھائی

سنو سبھٹ پتھری سمر جانی  
شہر و ہی پٹیو پریم لہرائی  
پتا سہاں مہا دھنیش پتھرا  
پتھرا تاسو کے کھر تھہر  
ار سے پتھر تو تو ہے جو دھنیش جانا  
تھا اور اپنے سکے بھائی۔ ان کو لڑائی میں لڑا دیا  
تھا۔ پتھرا پتھرا کے پتھروں کو لڑائی میں لڑا دیا

جوانی

جو گری تو گئی دھاری جانی ہر جہنم کر ہی تھی دھاری  
 سچ بان بچی کھائی کینے جو جس اُجیت سوس پھل دینے  
 جو ہار اور درخت بانز ان کے اوپر بھینکتے ہیں۔  
 ان کو وہ دونوں بہادر بھائی تھے کی مانند کاٹ  
 گر لے رہے ہیں۔ پھر انہوں نے بانزوں کو زخمی کر ڈالا۔

۲  
 مروے تا کی نو مار یو شاہک  
 یو قن سات گھو گئی تا یک  
 دھاکے بھا لو پھر کوپ بھائی  
 آئی پدھ گھنٹن گھنٹن بھائی  
 سچ بل بھا تو ہی اونی چھا ہرا  
 دو او کر چرن بانڈھی ہو کر ارا

لو نے ایک بان سگری کی چھاتی میں ایسا ہارا  
 کہ وہ وہاں سے اڑ کر اٹھا پیش کو سیرا گرا  
 تب عامونت دورے کش نے تل پدھ کیا  
 کش نے جانکی جی کی یاد کی اور عامونت کو ٹپک  
 کر ان کے ہاتھ پیر باندھ دیے۔

(۱۳)

منونت ہی بانڈھیو میں جانی  
 را گھو نیکٹ اشتو گھن آئی  
 رکھواری تب جھانڈیو ویرا  
 آلو چلے رکھو نا یک رتیرا  
 اسی طرح بنو بان جی کو بھی باندھ دیا۔ منوان  
 جی اور عامونت کی گھنٹنی لاکر گھوڑے کے  
 نزدیک رکھ دیا۔ لو کو رکھوالی پر چھوڑ کر کے  
 کش رام کے نزدیک گئے۔

(۱۴)

دیکھو رکھو تیری ہی سہو یہ گھو ویرت الراج باکو گئے  
 سہو گھنٹن گھنٹن گھنٹن گھنٹن گھنٹن گھنٹن گھنٹن  
 دیکھا کہ راجی پتیا ہرا اور گھنٹن گھنٹن گھنٹن گھنٹن

پانی بات سہی کے بارا  
 سو پتئی یہ دھرم تمہارا  
 کور مر ہو سگر منہ جانی  
 مرو گری کاٹی اوہم انیائی  
 ارے پانی تو نے بانزوں بار اے بابا بکر لکار  
 ہوگا۔ اسکا تو نے بیوی بنا لیا۔ اے سچ ظالم  
 تو سمندر میں ڈوب کر مر گویں نہیں گیا۔

(۱۵)  
 سمر جھو می تم سنگھ آوا  
 لاج موت نہیں گال بجاوا  
 آنکھن آگے تے گری جیالی  
 نامیں تے مر شو نیکٹ کھل آئی  
 ٹرائی کے میدان میں میرے سامنے اگر کال  
 پجاتے ہوئے تھے سترم نہیں آئی۔ میرا کھوں کے  
 دھانے سے ہٹ جا۔ نہیں تو تیری موت ابھی آئی  
 ہے۔ دیر نہیں ہے۔

(۱۶)

سنی کھیاں گرا لیں ہیا + ستر متی کھنڈ کھنڈ تو کینی  
 گری کوش کر شول چلایا + لو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو تھو  
 یہ ستر شرمندہ دل و بھیشن نے اسی گدا  
 اٹھائی۔ لو نے ان سے اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا  
 تب و بھیشن نے ایک ایسا تر شول چلایا۔ جو  
 لو کے جسم میں گھس گیا۔

دو ہا

دوڑی شول کر ہی بند ہوو ویرت پتیا  
 جامونت کی راج تل جانکد گری واپ  
 دونوں بھائیوں نے وہ تر شول کھنچ لیا۔ پھر دونوں  
 کے تیز بانوں سے جامونت۔ سگریو اور انگد  
 یو دھا تو بہ تو بہ پکارنے لگے۔





## کاسب حال بتایا

بلے تے دوو ہر دے لکائی  
 سدا برہی سب سیں جیانی  
 بھرت آدی جائے سب بھرتا  
 لچھمن چلے جہاں سیا مانا  
 راجی نے اپنے دونوں بیٹوں کو چھاتی سے  
 دکایا۔ باب بیٹا پوروک و دھلے۔ اتر و دشا  
 کر دیوتاؤں نے تمام فوج زندہ کر دی۔ بھرت  
 وغیرہ سب جاگے۔

(۳۲)  
 بہوری رام لچھمن ہی بلائی۔  
 سنو و نات اس و جن سنانی  
 نات و جن من مانو بھائی  
 سب ستن دووہ لہو تم جائی  
 راجی نے لچھمن جی کو بلایا اور کہا تم سیتا جی  
 کے پاس جاؤ۔ ان سے سخت لو۔ تب لچھمن  
 جی چلے۔

(۳۳)  
 لچھمن جہاں شیش پد ناوا  
 کشن کہی بہو و دھی سمجھاوا  
 برہی اچھا سیا من اس آوا  
 شیش سیں پھنی آن دکھاوا  
 کشن جہاں جا کر سیتا جی کو پر نام کیا  
 خرو عافیت پو پھنے کے بعد شری لچھمن جی  
 نے دیکھا کہ شیش اوتار کا روپ ماہر نکل  
 ہزار پھن دکھلاتے تھے۔

(۳۴)  
 جیت منن سنگھاسن سادہ سیا دھے  
 بھو آو پ پانال منہ بہا کی جائے  
 رتنوں سے جڑے سنگھاسن پر سیتا جی کو دھکا

وہ پانال میں چلے گئے۔ یہ لوگ ہر کس طرح ہی چکے

چو پائی

لچھمن چرت دیکھ سب ٹھاٹے  
 بنن پیرواہ چلے آتی گاڑھے  
 سکل جرت سنی گریا بھھانا  
 چلن ہمار سیا من جانا  
 لچھمن جی نے کھڑے کھڑے سب نظارہ دیکھا  
 ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی دھارا بہ نکلی  
 راجی نے یہ حال سن کر دیا کیا۔ کہ اب آخری  
 وقت آگیا۔

(۳۵)  
 تنے سہت پر بھو رنج پور آنے  
 ودا کے منی ورنہ بلالے  
 جنک ہی پوجی ودا پر بھو کہنا  
 دوو گورو پوجی پدودگ لینا  
 ستروں سمیت پر بھو ایدو دھیاں آئے۔ یکہ  
 وائے منیوں کو اوداع کیا۔ اور دونوں گوروں  
 کا پوجن کیا۔

(۳۶)  
 لہی جو دھی وپل کال مینی گہو  
 رنج پور من سو او سر بھو  
 مینی او دھی برہم جب جانی  
 نار دھنی سن کہنا بکھائی  
 اس طرح اپنے لوک جانے کا وقت آگیا  
 رام اوتار کا وقت ختم دیکھ کر برہما جی نے ٹھہر  
 دیا کہ بلایا۔ اور ان کو تمام حال سمجھایا۔

(۳۷)  
 رنج پور آون جاہت کھارنی  
 دھرم راج کو کہیو منکھاری  
 وندی بہو ورنی تب بھاکھی  
 چلیو دھرم رکھو پتی آر راکھی



شہو ورجی ہری جو آہیں آہ  
اس استھان پر میں اور آپ دو ہزارہ جا میں  
میری بات تیسرا سننے کا تو اس کا ناش ہو جاویگا  
اگر برہما وشنو ہمیش بھی ہوں تو ان کو بھی  
شراب دیدوں گا۔

(۴) لکھن بیہوشی دوائے  
ہنسن کو و آو نہ گلا آچار سے  
اٹھنے پہر آو نہ پھنی تھوئی۔  
مار میں ستیہ مر گیا نہیں ہوئی  
تب راجی نے کہا۔ اے لکھن تم پرے پر  
رہو۔ یہاں کوئی نہ آوے اور نہ دروازے پر  
بات چیت کرے۔ پھر بھی جو آوے گا  
اس کی موت یقینی ہے

دو ہا  
لو لے تا پس وچن مردو  
یا ہی یا ہی رگھو نا کھتہ  
کھنہ سٹل اتھاس سنی  
کھنی پنی نا یو ماسفہ  
تب وہ تینوی بولا۔ اے رگھو نا کھتہ جگا!  
رکھشا کرو۔ رکھشا کرو۔ میں یرم دھام جانے  
کا اشارہ دینے آیا ہوں۔ یہ کہہ کر دھرم راج  
نے پرنام کیا۔

چو پانی  
پر مگو اچھا مچھا دی بلوانا  
دروا سا سنی آئے تلانا  
سنی میں دیکھی لکھن چلے آگے  
کے نکٹ زینتی الہ راکے  
ہو بنا ر بڑی بلوان ہے۔ اسی وقت پر  
دروا سا رشتی آ پہنچے دریا سا جی کو آتا دیکھ  
لکھن جی نے آگے بڑھ کر عرض گزار کی

شہری راجی اپنے دھام سا گھٹ کو جانا  
چاہتے ہیں۔ دھرم راج کو بکاو۔ دھرم راج نے  
جا کر برہما کو پرنام کیا۔ اور ان کا حکم پا کر دھرم راج  
جی چلے۔

دو ہا  
آئے نیم رگھو ویر پور۔ سنی درویش بنا  
پچ پچ سندر ترن۔ سنی مرگ جرم شہا  
دھرم راج جی سندر ترن پچ پچ پچ پچ پچ پچ  
بنا کر چلے۔ ان کی کمر میں خوبصورت مرگ بھالا  
پٹی ہوئی تھی۔ وہ ایودھیا میں پہنچے۔

چو پانی  
ترنت شیش جو خر جانی  
سندت بجن آئے رگھو رانی  
سنی ہی بڑھئی پر مگو کینا پرنام  
سادر اچت سگھو وشنو  
دھرم راج جی آئے آنے کا حال لکھن جانی  
راجی سے کہا۔ سنتے ہی راجی دروازے  
پر آئے۔ سنی کو رام نے پرنام کیا۔ اور بیٹھنے کو  
آسن دیا۔

۲  
ارگھیبہ دینا آسن بیٹھاری  
سنی سادر پنی گرا اچاری  
شنو سہو گہ کر یا تو دینشا  
آیو میں سنی ور کے ویتنا  
ارگھیبہ دے کر سنی راج کا پوچن کیا۔ سنی نے  
کہا۔ اے سہو گہ کر یا تو شور یہ کل کے مالک  
میں تمہارے روپ میں دھرم راج ہوں

(۵)  
میں تم رہوں اور نہیں کوئی  
تس رے سنت ناشائے ہی پنی  
ستہ ہی وچن تیلی دیہوں شا پو

لے آؤ۔ لکھن جی نے جا کر کہا۔ چاہیے منی جی  
رگھو ناکھ بلا رہے ہیں۔

جمن سر  
آتی تیج تیج ولو کی اوت  
اُجیت اُجیتی اُجسن دیوہ۔  
جمن آتی سادر چرن دھوے  
شو بھگت یاد اوہک لیوہ  
جن جانی منی وردیہو آئوہ  
بھگت سمو سادر گروں  
بھو کال کشودھت کر پائتین۔  
بن آسن دن منی میں مروں  
محو ان رشی دریا سا کو آنا دیکھ کر راجی اُج  
بھگت۔ اور ان کو مناسب آسن دیا۔ پانی لاکر  
دن کے پاؤں دھوئے اور چرن امرت لیا  
لوئے اے سر لکھن تیسوئی سیوک جان کر  
حکم دیجئے۔ آئے میں سادر کروں گا۔ منی  
لوئے میں بھو کا ہوں۔

دوہ  
من بھو بھو جن دین رگھوتی  
بھت وودھی بھتی کرما۔  
سنتوشش پائے منیش  
سنتی ونے کرئی آئیش بھری  
کر ووداع منی وردیہو  
چھمن مردے دارن دکھ بھئے  
بھرت آدمی اُج سمیت  
بھرت جن تا ہی چھن دکھمن گئے  
راجی نے منی کو بھو جن کرایا اور آں کو  
عرض کیا۔ سنتوشش سنے منی نے آئیش  
دیا۔ منی کو ووداع کہہ کر لکھن جی کی  
طرف دکھ کر راجی کو بڑا دکھ ہوا۔ تب  
بھرت وغیرہ اور شہر کے تمام لوگ وہاں آئے

تو حجت منی کہاں رگھو لیا  
نہاں جاو میں شہنوں اہلیا  
چو پرئی آتر کرئی بو آجہ۔  
بھسم کرووں تو گھر میرا جو  
منی نے پوچھا سری راجی کہاں ہیں؟ میں نے  
پاس مانا خانہ ہوں۔ اگر تم جواب دے گئے تو  
میں تمہارا راجیہ وغیرہ نگر سب بھسم کر دوں گا۔

کائیے لکھن سنت منی ہائی  
نچ بدھ جانیں جئے بھوانی  
دواو کرئی جو ری کہاں بھوانی  
درباسا منی آون چاہی  
لکھن جی منن کر کا چنے گئے۔ وہ اپنی  
سوت کو نزدیک دیکھ کر مل دیئے۔ دونوں  
ہاتھ جوڑ کر بھوسے کہا۔ بہاراج دریا سارشی  
آنا چاہتے ہیں۔

نات کیہا آئی اوگن بھاری  
کال کریم گئی شری نہ ماری  
کھینو ووجن دن کرمل کھینو  
شہن کھک آیر کھتا کر پھیر  
راجی لوئے بھائی اُج نے بہت برضا قصور  
ہو نہار ملے سے منن ملتی۔ اے گرو جی!  
اب آگے کی کھتا سنو۔

دوہ  
تربت کھینو منی آن ہوہ  
سادر کر پائندھان  
جلو بیگ منی لوئے اب  
کھنن سام بھکوان  
کر پائندھان نے کہا۔ منی کو جلد از جلد



۲  
 بد و نئی ٹھٹھے جوری کر دو  
 تہاں لکھی اتی کانپ ہی  
 بھری مین پینچ پیر آرٹ  
 بھرت سول پیر بھو بھو  
 اب گورو ہی آنتو ویکی سادر  
 و کمیت اتی آثر چلے  
 سب کھٹا گورو ہی ستائے  
 آرٹ یان چرھی آت جلی  
 پر نام کر کے سب لوگ کھڑے ہو گئے۔  
 وہ سب رام کا چہرہ دیکھ کر ڈر سے کانپنے  
 لگے۔ آنکھوں میں آنسو بھر کر بھرت جی سے بولے  
 غرت پوروک گرو دیو کو ملا لاؤ۔ بھرت جی نے  
 حاکر گرو جی سے سب حال کہا۔ تب رخصت  
 ہو کر گورو وسیشٹ جی فوراً ہی رام کے  
 پاس آئے۔

۳  
 آئے ویشٹ بلو کی رکھوتی  
 سکل رکھی جینن پرے  
 ستمو اد شنی منتی ستمے جانیو  
 تیا کین میں اب توف ہرے  
 شنی وین شیش و چارنج  
 ار رام بنو دھک جیو نو  
 گہی جین سر جو تیر آئے  
 دیکھی جبل شہد پاو نو  
 گورو کو آیا دیکھ کر رام اور دوسرے تمام  
 شہری ان کے چرنوں پر گرے۔ راجا کی  
 بات چیت سے گورو نے جان لیا کہ اب  
 ساکیت گمن کی تیاری ہو رہی ہے۔ لکھن  
 جی نے دیکھا کہ رام کے بنا زندگی بیکار ہے۔  
 وہ رام کو پر نام کر سر جو ندی کے نزدیک چلے گئے

دو  
 کئی پرینت جبل بھیمہ میں  
 کینمول دھیان اکھنڈ  
 یوگ یگیہ کرمی رام جہاں  
 پچھو رہو پنج پر صند  
 کرتک پانی میں کھڑے ہو کر لکھن جی نے  
 اکھنڈ سنا دھی لگائی۔ رام کا دھیان کر کے  
 انہوں نے اپنا برھمانڈ یوگ شکتی سے کھول دیا

۲  
 رام دھام ہو پنجے لکھن  
 تریٹ جتہ شتھم تھماگ۔  
 شنی ویا کل راگھو نی بھرت  
 ستمے سکل اتو راگ۔  
 شری رام کے چوتھے انش شری لکھن جی  
 فوراً ہی رام دھام ساکیت لوک جا پہنچے  
 یہ سن کر بھرت اور راجا بہت دکھی ہو گئے  
 ان کی ساری خوشی کا فور ہو گئی۔

۳  
 جو پانی  
 میں نہنیں تچا تچا مو ہے تاتا  
 کرو سو میں جو دیکھوں بھرتا  
 کر مو بھرت پور راجہ شکھاری  
 سنت کرے مہی ویا تل بھاری  
 راجی نے کہا میں نے بھائی کو نہیں تہاگا کھتا  
 لیکن بھائی نے مجھے تیاگ دیا۔ سب بھائی  
 سے ملنے کا فوراً انتظام کرو۔ بھرت جی تم  
 راجہ کرو۔ یہ سنتے ہی بھرت جی گر پڑے

۲  
 جہرت چلن اب پیران گسائیں  
 چمن لکھن بن رو نہ سکائی  
 تات چلے ہو کھی تے ہلائے  
 کینا تلک ہو مینی سیکھائے

اپنے سروپ میں لین کر لیا۔ جس دہانی کو چھو کر  
شتر و گھن خمی بھی چلے گئے۔ باز لوگ اپنے اپنے  
لوگوں کو چلے گئے۔ وہ دیوانش تھے۔ سگریو بھی  
جھگوان کو پر نام کر کے شور یہ لوگ گئے۔

۲  
شہر سہیت دن کر و نش جھوش  
آن جہل اشہت رہے۔  
تے ہی شے بولی آنا دی پر جھو  
جو وچن پاؤں مئے کئے۔  
اک ماس رہی سہری تور  
نیم نم تور ہی جیو جے آویں  
سے ہی تسو جھک دیو ہماں پد  
نروان جو عم پاؤں ہیں۔

سب سے آخر میں جھگوان رام نے سر جو میں  
کھڑے ہو کر برہما جی کو بلایا اور کہا۔ تم ایک مہینے  
تک سر جو کے کنارے ٹوا س کرو۔ میرے لوگ  
میں جو جانا چاہیں ان کو وہاں دے کر برابر  
جھپٹے رہو۔

۳  
کھی وچن آخر دھیان پر جھو  
جیوں دامنہ گھنوں لیو۔  
نتیجہ جیتی جے جے کار پر جھو  
جیتی جے سہر کھو۔  
اسی بھانٹی رکھو پتی جاک  
پھر آخر شکل نے جج دھام کو  
سو لہیو ام ہی کر یا ہیں۔  
ار را کھی سادہ رام کو

یہ کہہ کر پر جھو رام چند راجی اس طرح سے  
لین ہو گئے۔ جیسے آسمان میں بجلی دیوتا لوگ  
جے جے کار کرنے لگے۔ اس طرح اسے جھگوان  
کو ساتھ لے کر ساکیت بہاری رام ساکیت

بھرت نے کہا۔ تاجتہ میرے پران نکلتا  
جی پاتے ہیں۔ بنا لکھن کے بھرت بھی زندہ  
نہیں رہ سکتا۔ چلو مہاراج! آپ بھی چلو  
رام نے پتروں کو بلایا۔

۴  
سب کہ سب ودھی تھیر دیا  
آپو گھن سر جو تھ کینا۔  
کھشن بھرت باہر پلو دو لو  
تور باسی سب باج کل تر لو  
سب کو سمجھا کر راجی سر جو کے کنارے گئے  
دائیں طرف بھرت اور بائیں طرف شتر و گھن تھے  
پیچھے لگے نو اسی اور رشتہ دار بھی لوگ تھے

۵  
چڑھی ومان پر جھو قعمام سیدھا  
شکل امر پتی گھن سکو جائے  
شمن ویشی نتیجہ ہوئے آبارا  
ہوئی ناد و ودھی وید آچارا  
سب لوگ ومانوں میں بیٹھ بیٹھ کر رام لوگ کو  
جانے لگے۔ آسمان سے دیوتاؤں نے جھو لوں  
کی بارش کی اور آسمان سے ہی وید و ودھی  
ہونے لگی۔

۶  
آجرت وید پرسی بھرت  
کر یا تو نتیجی سادہ لیو۔  
جہل پرسی کر رہو دوں  
سیا در پدم بن راجت بھو  
پسی آدی تو نتیجی سکھا  
پر جھو کے شکل پج لوگ گئے۔  
شگریو پر جھو پد وندی۔  
بارہی باز روی منت ل گئے  
وید کا آچار ل کرتے ہوئے بھرت جی کو راجی



وہ سرشتیہ بھگوت بھگتی جو مٹیوں کو بھی شکل  
ہے۔ انسان بلا کوشش ہی پا جاتا ہے۔ اگر  
اعتقاد سے رامن کو سننا ہے۔

چلے گئے۔ تب رام کو دل میں دھمارن کر کے  
کرپا ساگر شکر جی نے ماما پاروتی جی سے کہا

گر جانتا ہوں کہ تم نہ لاکھ کھان  
بن نہری کرپا نہ ہوئی۔ سو گاویں وید  
اے پاروتی جی سنت ساگم سان کوئی لاکھ نہیں  
ہے۔ پتا بھگوان کی کرپا کے ست سنگ حاصل  
نہیں ہوتا ہے۔ ایسا وید پڑان کہتے ہیں۔

(۲)  
مٹی در لکھ مری بھگتی ور۔ پاؤں بن ہی پاس  
جو یہ کتھا تیرتہ۔ سنہیں مات ویشواش

ایسی وہی سہل کتھا سنی ہر دے را کھی گھوہر  
تا سوچن سہنائے کری۔ کبہو و گہوہر مٹی دھیر  
اسی طرح مکمل رام کتھا شکر شری رکھو کتھا جی  
کو دل میں یاد کر کے اور گورو کاگ بھگت جی کو  
پرنام کر کے گرر جی بیکٹھ چلے گئے۔  
اتی لوکش کانڈ  
سہا پتم

## اکھ آرئی شری راجندر جی

شری راجندر کریال بھج من بن بھو بھہ دارم  
نوکج لوجن جھکھہ مکر سنج پد سکتھ شرم  
کندر آب اکنت امت چھی نوہ نیل نیرج شدرم  
شپیت مانو تریت مری چھی نومی جنک متا ورم  
نچ دین بندھو ونیش دا نو دیت ویش نلندم  
رگھونند آند کند کوشل جند وشر تھ تندم  
سر کرپٹ کندل تلک چار آدار انگ وچھونم  
آجا نو بھج شری چاب دھہ شکر ام جت کھرو وچھونم  
اتی ویت نلسی داس شکر شمش مٹی سن رجنم  
تم ہر دے بھج نو اس کرہ کام آدی مکھل دل رجنم

















